طلسم زعفران زار سلیمانی

منجملہ دفاتر

داستان امیر حمزہ صاحبقران

اس دفتر کا سلسلۂ سخن اسطرح آغاز ہوا ہے کہ مارا جانا جمشید ثانی کا اور خبر ہونا وزیر بدتدبیر کو جو کہ جنگ
مین مصروف تھا اس خبر کو سنکے اُسکے حواس باختہ ہوے چالیس افسر اسکے ہمراہ ہین یہ بقصد فرار اُڑ کر
چلا سرداران صاحبقران نے جو دیکھا کہ ساحر اُڑے ہوئے جاتے ہین تیر مارے کئی ساحر گرے وزیر
نکل گیا ایک پہاڑ پر اگر ٹھہرا سر اُٹھا کر دیکھا کہ رستم بیلتن علمشاہ نوجوان جنگ کرکے پلٹے ہین مگر انتہا کے
زخم دار ہین سردار بغلون مین ہاتھ دیے ہوے طرف بارگاہ کے لیے جاتے ہین پس وزیر ٹپکر جو گرا علمشاہ
کو اٹھا لیگیا پس اسکا طلسم زعفران زار مین لیجانا جہان کے ساحر بڑے زبردست ہین اور سمک یلطاقی عیار کا
اپنے آقا کی فکر مین چلنا۔ بیان قلعہ طلسمی و گنبد فیروزہ و چمنہاے زعفرانی اور غیرہ وغیرہ بکمال خوش بیانی سے تحریر ہین

جسکو

منشی احمد حسین صاحب قمر مرحوم نے آغاز کیا تھا مگر قضا نے مہلت ندی ناتمام رہا تھا چنانچہ حسب الحکم
مالک مطبع رئیس عالی وقار ملک التجار گوہر بحر مروت قدر شناس علم و ہنر جناب منشی پراگ نرائن صاحب دام اقبالہ
بلبل ہزار داستان چمن فصاحت گل بوستان بلاغت شیخ تصدق حسین صاحب داستان گو نے باعانت مولوی
محمد اسمعیل اثر تکمیل کیا اور بکمال زیبائش شعر و سخن سے آراستہ و پیراستہ کرکے اختتام کو پہونچایا چنانچہ پہلی

یہ جلد اول

مطبع نامی منشی نولکشور واقع لکھنؤ مین چھپی

۱۹۰۵ء

اطلاع - اس مطبع مین ہر علم وفن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیئے موجود ہی جسکی فہرست مطول ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہی جسکے معائنہ وملاحظہ سے شائقان اصلی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہین قیمت بھی ارزان ہی اس کتاب کے ٹیٹل پیج کے تین صفحہ جو سادے ہین اُن مین بعض کتب قصہ جات اردو نثر ونظم درج کرتے ہین تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہی اُس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدردانون کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو

نام کتاب	قیمت
کتب قصہ جات نثر	
داستان امیر حمزہ صاحبقران - جسکی ترتیب وتزئین آٹھ دفترون مین ہی - جسکو ابو الفیض فیضی فیاضی وزیر اکبر بادشاہ نے شہنشاہ اکبر کی تفریح طبع کے لیے یہ مبسوط داستان تصنیف کی اور امرا وسلاطین کے دربارون مین داستان گوؤن کے حسن بیان سے تا این زمان یادگار زمانہ رہی چونکہ نسخہ نایاب تھی ہر شخص چاہتا تھا کہ اسکا ترجمہ اردو مین ہو جائے لہذا مطبع منشی نولکشور مین دفتر اول سے دفتر ہشتم تک ترجمہ ہو کر طبع ہوا جسکی قیمت درج ذیل ہی -	
۱ - نوشیروان نامہ جلد اول -	عما پ
۲ - " " جلد دوم -	عما پ
۳ - ہرمز نامہ متعلقہ نوشیروان نامہ جلد دوم -	للعہ پ
۴ - ہومان نامہ متعلقہ نوشیروان نامہ جلد دوم -	عما پ ۸
۵ - کوچک باختر -	عما پ
۶ - بالا باختر -	عما پ
۷ - ایرج نامہ جلد اول -	عما پ
۸ - " جلد دوم -	عما پ
۹ - طلسم ہوشربا - جلد اول -	عما

نام کتاب	قیمت
۱۰ - طلسم ہوشربا - جلد دوم -	عما/
۱۱ - " جلد سوم -	عما/
۱۲ - " جلد چہارم -	سے/
۱۳ - " جلد پنجم کا حصہ اول -	عما/ ۴
۱۴ - " " حصہ دوم -	عما/ ۴
۱۵ - " جلد ششم -	سے/ ۸
۱۶ - " جلد ہفتم -	عے/
۱۷ - بقیہ طلسم ہوشربا جلد اول مصنفہ منشی احمد حسین قمر -	عمہ/ ۱۲
۱۸ - ایضاً - حصہ دوم -	عما/
۱۹ - صندلی نامہ دفتر ششم -	عما/
۲۰ - تورج نامہ جلد اول دفتر ہفتم داستان امیر حمزہ صاحبقران -	سے پ
۲۱ - تورج نامہ جلد دوم "	صہ پ
۲۲ - لعل نامہ جلد اول دفتر ہشتم -	عما پ ۴
۲۳ - ایضاً - جلد دوم "	عما پ ۱۲
۲۴ - دفتر آفتاب شجاعت متعلق جلد دوم لعل نامہ	للعہ پ
طلسم فتنہ نور افشان - جلد اول -	سے پ
۲ - " جلد دوم -	سے پ ۸
۳ - " جلد سوم -	للعہ پ
ایضاً - کامل جلد یکمشت ہر سہ جلد کے لیے	[illegible]

فہرست مضامین داستانہاے طلسم زعفران زار جلد اول

طلسم زعفران زار سلیمانی

منجملہ دفاتر

داستان امیر حمزہ صاحبقران

اِس دفتر کا سلسلہ سخن اسطرح آغاز ہوا ہی کہ مارا جانا جمشید ثانی کا اور خبر ہونا وزیر بدتدبیر کو جو کہ
جنگ مین مصروف تھا اس خبر کو سنکے اُسکے حواس باختہ ہوے چالیس افسر اسکے ہمراہ مین
بقصد فرار اور کر چلا سرداران صاحبقران نے جو دیکھا کہ ساحر اوڑے ہوئے جاتے ہین تیر مارے
کئی ساحر گرے وزیر نکل گیا ایک پہاڑ پر اگر ٹھہرا سر اُٹھا کر دیکھا کہ رستم پیلتن علمشاہ نوجوان جنگ کر کے پلٹے
ہین مگر انتہا کے زخم دار ہین سردار بغلون مین ہاتھ دیے ہوے طرف بارگاہ کے لیے جاتے ہین پس وزیر تکمہ
جوگرا علمشاہ کو اُٹھا لیگیا بس اسکا طلسم زعفران زار مین لیجانا جہان کے ساحر بڑے زبردست ہین اور سمک الطاقی
عیار کا اپنے آقا کی فکر مین چلنا ۔ بیان قلعہ طلسمی گنبد فیروزہ چہنہاے زعفران اور غیرہ وغیرہ بکمال خوش بیانی سے تحریر ہین

جسکو

منشی احمد حسین صاحب قمر مرحوم نے آغاز کیا تھا مگر قضا نے مہلت ندی ناتمام رہا تھا چنانچہ حسب الحکم
مالک مطبع رئیس عالیوقار ملک التجار گوہر بحر مروت قدرشناس علم و ہنر جناب منشی پراگ نرائن صاحب دام اقبالہٗ
بلبل ہزار داستان چمن فصاحت گل بوستان بلاغت شیخ تصدق حسین صاحب داستان گو نے باعانت
مولوی محمد اسمعیل اثر تکمیل کیا اور بکمال زیبائش شعر و سخن سے آراستہ و پیراستہ کر کے اختتام کو پہونچایا چنانچہ پہلی مرتبہ

جلد اول

مطبع نامی منشی نولکشور واقع لکھنؤ مین چھپی

سنہ ۱۹۰۵ ع

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد خالق بے نیاز رب کارساز حاکم اقلیم عالم جسکے خلیفہ روے زمین ہوے حضرت آدم محترم و محتشم بشر سے محال ہو
اوسیکے نام نامی سے لذت حیات زبان پر آتی ہی اُسیکی محبت راہ نجات دکھاتی ہی نرگس شہلا دیدۂ انتظار ہی
کسکے دیدے کے واسطے بیقرار ہی صاف ظاہر ہوا کہ سرو دلجو خواہان ہی کہ اگر دو سراپا نون ہو تو تیری جستجو مین رواں
ہون انسان کی کیا مجال ہی زبان خامہ لال ہی اُسکے اوصاف حمیدہ اور قدرت برگزیدہ کون لکھ سکتا ہی قلم
دو زبان کو سکتا ہی باغ مین ہر غنچہ و گل اسی کا خواہان ہی کہ حمد رب اکبر مالک بحر و بر ادا کرون لیکن کیا طاقت
ہی کہ رنگ قدرت مین دخل دے یا غنچہ سربستہ زبان کھولے سوسن صد زبان عاجز و حیران سنبل پریشان
لالہ داغ بر دل ہر چند کہ نرگس شہلا انتظار کامل کرتی ہی کو بے حمد مین قدم دھرتی ہی بقول شاعر نظم

لکھے بسم اللہ لکھیے وصف ایسے شاہ کا — کہ بسم اللہ بھی جادہ ہی جسکی راہ کا — ببیکدہ قرآن ہی مجمر میخوار عالیجاہ کا
ہو مزہ منھ مین کباب مرغ بسم اللہ کا — دیگر — لقب یافتہ خود و بستان بہاری — قیام آموز سرو جوے باری
بلندی بخش ہر ہمت بلندی — بہ پستی انگن ہر خود پسندی — گنہ آمرز رندان قدح خوار
بطاعت گر پیران ریاکار — انیس خلوت شب زندہ داران — رفیق روز در محنت گذاران

اسقدر تحفۂ حمد الٰہی مین زبان کھولی مگر قلم دو زبان اقرار عجز کرتا ہی نعت احمد مختار لکھنے کا ارادہ ہوا اسی کا شوق سب سے زیادہ ہے

نعت جناب اشرف انبیا حبیب کبریا

سبحان اللہ کیا مرتبہ پروردگار نے دیا کہ اپنے پاس عرش اعلیٰ پر بلا لیا کتب ہاے مستند مین مسطور ہی کہ جب کہ حضرت عرش اعلےٰ پر پہونچے تو پاے مبارک مین نعلین تھی حضرت نے پاے اقدس سے اُتاری آواز آئی کہ اے حبیب ہمارے نعلین کیون پانون سے دور کی حضرت نے عرض کی کہ جب حضرت موسیٰ وادی مقدس مین پہونچے تو حکم ہوا تھا کہ نعلین پانون سے اُتار ڈالو وہ مقام زمین تھا یہ عرش برین ہی حکم ہوا کہ اے حبیب ہمارے سنو اس ماجرا عجیب و غریب کو جب ہمنے عرش اعظم کو پیدا کیا ہر وقت متزلزل و متحرک تھا دریافت کیا کہ باعث بیقراری کیا ہی عرش اعظم نے عرض کی کہ اے رحیم و کریم تونے جس شی کو پیدا کیا اسکو زیور بھی مرحمت ہوا اسیوجہ سے بیقرار و مضطر ہون طلبگار زیور ہون تو ہمنے عرش سے وعدہ کیا کہ اپنے حبیب کو بلاینگے اُسکی وہ شب معراج ہوگی نقش نعلین میرے حبیب کی تیرے سر کی تاج ہوگی اُس وعدے کو میرے وفا کر مع نعلین قدم رکھدیے عرش پر سبحان اللہ ما شاء اللہ کیا مرتبہ اعلےٰ ہی قریب پردۂ حجاب راز و نیاز کے کلام ہوے ابن عباس سے روایت ہی کہ مین نے حضرت سے پوچھا کہ جب حضور قریب پردۂ حجاب پہونچے تو پروردگار نے کس زبان مین کلام کیا حضرت نے سکوت فرما کر ارشاد کیا کہ میرے وصی کی آواز آئی مین نے عرض کی کہ اے پروردگار تو کلام کرتا ہی کہ حیدر کرار آواز آئی کہ اے حبیب ہم جانتے ہین کہ تمکو ہمارے ولی سے محبت ہی تمکو آج مہمان بلایا مناسب یہ ہی کہ مہمان کو جو چیز دل سے عزیز ہو وہی سامنے آئے زبان علی ولی مین کلام کیا کہ تو مسرور ہو اے اشرف انبیا زبان خامہ کی کیا طاقت ہی کہ ایک فقرہ نعت مین لکھے عنان توسن خامہ پھیرتا ہون کچھ اشعار نعتیہ لکھتا ہون

نظم

قرآن سے اگر بحث کرے روے محمدؐ — حق ہو طرف چہرۂ نیکوے محمدؐ

ہی صفحۂ قرآن ورق روے محمدؐ — بسم اللہ قرآن ہی ابروے محمدؐ

یوسف ہی نہین شیفتۂ روے محمدؐ — موسیٰ بھی ہی وابستۂ گیسوے محمدؐ

بیہوش ہوے دیکھ کے جس نور کو موسیٰ — وہ طور پہ تھی پرتوِ روشنی روے محمدؐ

ہر چند گئے چرخ چہارم پہ مسیحا — پہونچے نہ مگر تا سرِ زانوے محمدؐ

پیدا گل شاداب ہوئے واہ ری تاثیر
جس خاک پہ ٹپکا عرق روئے محمدؐ

جاری جو ہوا روز ازل لوح پہ خامہ
ہر سطر لکھی صورت گیسوئے محمدؐ

کیا کعبہ کی قندیل ہی کیا قبلہ کی محراب
یہ روئے محمدؐ ہی وہ ابروئے محمدؐ

سب دیکھکے کہتے تھے ید اللہ کی جرأت
ہی شیر ہی قوت بازوئے محمدؐ

خاک لحد فاطمہ مٹھی مین اُٹھا کر
سونگھیے جو کوئی آئے ابھی بوئے محمدؐ

کسطرح دبائے سے دبون شیر فلک کے
مین بھی ہون اسیر ایک سگ کوئے محمدؐ

ن قلم دو زبان کو اس وادی سبزہ زار سے پھیرتا ہون منقبت حیدر کرار لکھتا ہون کہ کرار غیر فرار ہی وصی بلافصل احمدؐ مختار ہی

منقبت جناب حیدر کرار وصی بلافصل احمد مختار

ماشاء اللہ جیسا نبی برحق ویسا اُسکا وصی مطلق صاحب اعجاز و کرامات زوج زہرا اطہر پدر شبیر و شبر شیر بیشہ رب اکبر فاتح صفین و حنین ولی رب مشرقین و المغربین و الد نامدار حسن و حسین جب جناب پیغمبر آخر الزمان برائے جہاد تشریف لیگئے جناب حیدر کرار سینہ سپر ہوئے جنگ کو فتح کیا کبھی کسی پہلوان سے منھ نہین پھیرا قاتل عمرو و عنتر یہ چند اشعار منقبت مین تحریر کرتا ہون جسکا وصف پروردگار ہو انسان اُسکی مدح و ثنا مین کیون نہ بیکار ہو بقول شاعر نظم

جوار رحمت حق ہی مقام حیدر کا
کہان کلیم نے پایا کلام حیدر کا
قریب پردۂ قدرت جو لامکان مین گئے
نبی کی شکل ہی نقشہ تمام حیدر کا

چمن ہی روضۂ دار السلام حیدر کا
محب ساقی کوثر ہون کیون نہ مست الست
سنا وہان بھی نبی نے کلام حیدر کا
نہین ہی خوف قیامت ذرا محبون کو

یہان فصاحت گفتار ہی وہان لکنت
بھرا ہی بادۂ عرفان سے جام حیدر کا
علی کی شکل مین ہی صورت نبی بالکل
اسیر ہوگا وہان اہتمام حیدر کا

دو کلمہ داستان حیرت بیان ابتدائے طلسم زعفران زار و ذکر عجائبات قلعۂ طلسمی و دیگر حالات متعلقۂ داستان ہذا ساقی نامہ تصنیف مصنف

بیا ای ساقی مہوش طرار
ز تقویٰ عاجزم مدہوش ہا کم

بکن از نو مرا مدہوش و سرشار
خیال بیخودی مدہوش کردہ

بدہ جام شراب ارغوانم
کہ جام عشق را ہم نوش کردہ

گل گلزار باغ نوجوانی
معطر کن دماغ آرزویم
خیال آرزویم کرده مجذوب
دلم میکرد شغل آه و زاری
خیال خال او پیش نظر است
که ناظر میشود محو تماشا

شوم خاموش بر این نوحه خوانی
نہال قامت دلجوے رعنا
تو محبوبی تو مطلوبی تو مطلوب
ز مہجوری بر آمد جان بر لب
بگو ساقی ترا این هم خبر هست

گل ہستی ز باغ آرزویم
شگفته میکند گلہاے دل را
فراقت کرد زینسان ضعف طاری
درخشان میشود بر چرخ کوکب
بخوانم قصۂ دلچسپ و زیبا

چہرہ مرحلہ پیمایان دشت طراری و رہ نوردان منزل عیاری

اس داستان شوکت بیان کو یون تحریر فرماتے ہین شعر مصنف ترنم سرایان شیرین مقال ✤ چنین
می نگارو ز کلک خیال ✤ خدمت ناظرین والاشان مین عرض رسان ہون کہ تازگی اس طلسم کی بنظر غور
ملاحظہ فرمایئے مصنف کی آبرو بڑھایئے جسوقت کہ جمشید ثانی واصل جہنم ہوا ظلم و بدعت کم ہوا وزیر
اسکا یا تو فوج کو لڑا رہا تھا اور سحر کرتا جاتا تھا کہ کان مین آواز آئی کہ جمشید ثانی مارا گیا وزیر نے جو
یہ جملہ سنا ہوش اُڑ گئے کہتا تھا کیا غضب ہوا کہ خداوند مارے گئے افسرون سے کہتا تھا کیون یارو
کیا ارادہ ہے خداوند نے تو چولا تبدیل کیا اب لڑائی فتح نہ ہوگی چار دن اور چار راتین جنگ کرتے
گذرین مین تو اب نکلا جاتا ہون اس صلاح مین چالیس افسر یک زبان ہوے ہر ایک کا یہی قول تھا
کہ ہم آپ کے ساتھ ہین آپ ہی کے ساتھ چلینگے آپ ہی کے ہمراہ رہینگے چالیس افسر آگے آگے
اسکے وزیر بلند بیر اُڑکر چلا مگر جنگ مغلوبہ ہو رہی ہے سرداران صاحبقران نے جو دیکھا کہ ساحر اُڑتے
ہوے جاتے ہین تیر مارنے لگے کئی ساحر گرے مگر وزیر نکلگیا ایک پہاڑ پر آکر ٹھہرا سر اُٹھاکر دیکھا کہ اب
رستم پیلتن علمشاہ نوجوان جنگ کرکے پلٹے ہین مگر انتہا کے زخمدار ہین سردار بغلون مین ہاتھ دیے
ہوے طرف بارگاہ کے لیے جاتے ہین وزیر بے پیر موسوم بہ ہنگام شبگرد تڑپ کر جوگرا علمشاہ کو
اُٹھا لیگیا سب ساتھ والون سے کہا طرف طلسم زعفران زار کے چلو وہان کے ساحر بڑے زبردست
ہین باوجہ کبر و نخوت سے مست ہین سب راضی ہوے ہنگام قید رستم لیکر چلا مگر سمک یلداقی کہ عیار
رستم ہے فکر مین اپنے آقا کی چلا مگر ہنگام قید رستم لیے ہوے سامنے قلعۂ طلسمی کے پہونچا دیکھا اسکے
چمن ہاے زعفران زار آراستہ ہین اور اسکے بعد ایک گنبد فیروزہ بنا ہے اسپر ایک طاؤس منقار کھولے
بیٹھا ہے آواز ہیہات اور افسوس دے رہا ہے مگر جب منقار کھولتا ہے تو چنگاریان آگ کی دہن سے

گرتی ہین آتش شعلہ زن ہو دھوان بلند ہو عمارتین متعدد دیگر دھوان اِسقدر پیچیدہ ہو کہ صورت مکانون کی نہین معلوم ہوتی ہو وزیر نے ایک عرضی لکھی کہ مضمون اُسکا یہ تھا کہ یا خداوند خود پرست ہمارا خداوند مارا گیا آپ کے دامن پناہ مین آئے ہین امیدوار ہین کہ زیر سایہ دامن دولت اوقات بسر کرین یہ عرضی تمام نہ ہونے پائی تھی کہ ہوا سے صرصر چلی سب کی آنکھین بند ہوگئین اب جو آنکھین کھولین اپنے کو زیر قصر پایا دروازے پر قصر کے ایک چوبدار کھڑا تھا اُسنے پوچھا کیا چاہتے ہو وزیر نے کہا سامنے خداوند عجائب نگار کے جائین گے چوبدار نے حکم دیا آنکھین بند کرلو وزیر نے آنکھین بند کین بعد تھوڑی دیر کے جو آنکھین کھولین تو دیکھا کہ قصر بلند مین بیٹھا ہون کئی سو نازنینان مہ جبین وسیمبران مہ تمکین کھڑی ہین وزیر کو دیکھکر براے تسلیم خم ہوئین مگر جو سب کے آگے نازنین کھڑی تھی نہایت چست وچالاک وبیباک اُسنے بڑھکر وزیر کا ہاتھ تھام لیا اور کہا کہ اے وزیر اعظم مجھکو قدرت نے تمھارے واسطے پیدا کیا ہو مین تمھاری بہت مشتاق تھی باغ زعفران مین چلیے وہان جاکر آرام کیجیے وزیر اعظم اُس نازنین کے ساتھ ہوکر طرف باغ زعفران کے جاتے ہین کہ ذکر اسکا وقت پر ہوگا مگر رستم پیلتن علمشاہ نوجوان کو جو وزیر قید کرکے لایا تھا ایک مکان مین بند کردیا علمشاہ پڑے سو رہے تھے مگر مسلسل ومطوق کسی شخص نے آکر جگایا علمشاہ کی آنکھ جو کھلی دیکھا ایک نازنین جگا رہی ہو گورے گورے ہاتھ جو علمشاہ کے جسم پر رکھے ہوے جسم علمشاہ کے استادہ ہوے اُٹھ بیٹھے پوچھا ای حور طلعت ای گل بوستان مروت مین تیری صورت زیبا دیکھکر ایسا مبہوت ہوا ہون کہ بیخود ہورہا ہون اُس نازنین نے ہاتھ رستم کا تھام لیا اپنے ہمراہ لیچلی لاتے لاتے سامنے ایک باغ کے پہونچی رستم نے کہا کیون صاحب یہ باغ کسکا ہو اُس نازنین نے کہا یہ باغ قدرت نے میرے واسطے بنوا دیا ہو تشریف لیچلیے باغ کی فضا ہوا کھائیے علمشاہ ساتھ اُس محبوبہ کے جو باغ مین آئے تو دیکھا گلہاے رنگارنگ وشگوفہاے بوقلمون کھلے ہوے ہین تمام چمن گلہاے معقول سے آراستہ ہو عندلیبان خوشنوا یہ اشعار گا رہے ہین نظم

التماس شکر مین دل رہگیا	سر پہ کچھ احسان قاتل رہگیا	رحم آیا ناتوانی پر مری
ذبح کرتے کرتے قاتل رہگیا	تمنے اک بوسہ دیا احسان کیا	بات میری رہگئی دل رہگیا
صلح کی امید پر کل پھر گئے	سہل ہوکر کار مشکل رہگیا	تیری جلدی سے نہ بر آئی مراد
ای اجل دیدار قاتل رہگیا	کاوش صیاد نے فرصت نہ دی	دل مین ارمان تھا دل رہگیا

جلوۂ رخسار نے ساکت کیا
آئینہ ہو کر مقابل رہگیا
غیر ممکن ہو کہ آسان ہو سکے
رہگیا جو امر مشکل رہگیا
پھر طبیعت اپنی گھبرائی نسیم
امتحان فکر کاہل رہگیا

رستم سیر دیکھتے ہوئے ساتھ اُس نازنین کے بارہ دری مین آئے مسند پر آکر بیٹھے تو ایک طرف چند نازنینان مہ جبین وسہ جبینان مہر تمکین دوپٹے بھاری اوڑھے ہوئے زیر جامے زربفت کے پہنے زیور پھولون کے زیب جسم نمایان ہوے اور ایک نازنین معشوقہ طرحدار سب کے آگے خرامان سامنے رستم کے آکر آنکھ ملائی اور ہنسکر کہا صاحب بڑے بے وفا ہو یہ کہکر خوب ہنسی دور آکر بیٹھ گئی جب رستم اشارہ کرتے ہین کہ قریب آکر بیٹھو تو وہ نازنین ہنسکر جواب دیتی ہو کہ خداوند نے میرے بھی نام کا ایک باغ بنایا ہو باغ بیخزان اُسکا لقب ہو وہان تشریف لے چلیے تو آپکو زیادہ کیفیت حاصل ہووین اسوقت اسی وجہ سے آئی تھی کہ آپ کو دیکھ لون نہین معلوم تقدیر کیا دکھائے کیا مقدمہ پیش آئے شکر کرتی ہون خداوند کا کہ مین نے آپ کو دیکھ لیا بس اب مین رخصت ہوتی ہون یہ کہکے ابروون سے اشارہ کیا رستم نے کلیجہ تھام لیا جیسے ہی وہ پلٹی رستم اُٹھے پکارتے ہوے اُسکے پیچھے چلے وہ پلٹ پلٹ کر کہتی ہو آؤ رستم چلے آؤ رستم اُسکے ساتھ چلے آتے ہین ولولہ جنون کی ترقی ہو دامن صبر چھوٹا شیشۂ دل بدست عشق سے ٹوٹا ساتھ ساتھ اُسکے چلے آتے ہین جب باغ سے وہ نکلی جھونکا ہوائے سرد کا چلا رستم کی آنکھین بند ہونے لگین ہر چند اپنے کو روکا مگر نہ رک سکے بعد تھوڑی دیر کے آنکھین کھلین اپنے کو اور باغ مین پایا دیکھا وہی نازنین در باغ پر کھڑی ہو مگر انتظار اشتیاق رستم مین خاموش ہو رستم قریب اُس نازنین کے آئے بے اختیار بول اُٹھے کہ اے مہ جبین یہ باغ تو لایق رہنے کے نہین ہو تم یہان مجھے کیون لائین اُس نازنین نے ہنسکر کہا کہ چند ساعت یہان ٹھہریے ناظر صاحب آتے ہونگے باغ کو آراستہ کرینگے تب آپ سے اطلاع ہوگی رستم خاموش ہو رہے بعد تھوڑی دیر کے ایک خواجہ سرا آکر حاضر ہوا اور رستم سے دست بستہ عرض کی کہ خلوت شاہی مین آپ کی طلب ہو رستم اُٹھکر ساتھ ہوے مگر وہ نازنین غائب ہو گئی رستم ساتھ ساتھ خواجہ سرا کے باغ سے نکلے سامنے دیکھا دوسرے باغ کا دروازہ مثل آغوش عاشق کھلا ہو بقول شاعر

نظم

محو نظارۂ گل رعنا
اُس گلستان روح افزا کا
باغ کا دربان دیدہ وا
جتنے گل ہین جہان کے اندر
سب ہین اسی بوستان کے اندر
باغبان ازل چمن پیرا
ہر خیابان مین دوڑتی ہو نسیم

لیے کاندھے پر اپنے بار شمیم
نہین فوارہ یہ اچھلتا ہی

سر بسر جلوہ سراپا ناز
تاک انگور پردہ طرفہ بہار

میکشون کو نوید دیتے ہین
لیکہ مشتاق سیر باغ بڑے

صورت نخل شمع خود سیراب
اکطرف کو وہ لطف ریحان پر

کہین بلبل کی لحن داؤدی
اکطرف حوض مین باب و تاب

حوض کا حوصلہ نکلتا ہی
سنبل اسطرح گرد عارض گل

جیسے خمیازہ کش کوئی میخوار
سرو آراستہ ہین دوش بدوش

دیکھ لو ایک پانون سے ہین کھڑے
داغ لالہ مین لبسکہ پیدا ہی

سبزۂ خط یار سے بہتر
دیدۂ عاشقان کی طرح پُر آب

اکطرف کو صنوبر طناز
جیسے رخسار یار پر کاکل

خوشے جھونکے ہوا سے لیتے ہین
شکل مینائی سبز پر مدہوش

نہین کوئی درخت طالب آب
حسن اور عشق سب ہویدا ہی

کہین گلشن مین نخل داؤدی

رستم تماشاے باغ دیکھتے ہوے جاتے تھے کہ ایکطرف سے کراہنے کی آواز آئی رستم طرف صدا کے متوجہ ہوے آکر دیکھا کہ ایک نخل کے سایے مین ایک پلنگڑی پر ایک معشوقہ شعلہ جوالہ صاحب حسن وجمال ابرو ہلال عارض ماہ آسمان کمال سہی قد خورشید خد ابرو کو اگر کمان کہون تو کیا خطا ہی جسمین تیر مژگان دلدوز آٹھ پہر خونریزی پر لیس ہین رستم جمال دیکھکر اوس مہ جبین کا تھرا گئے ہاتھ پانون مین رعشہ آیا قلب تھرایا مگر وہ نازنین ضعف نقاہت سے زار بستر ہو رہی ہی جب آہ کرتی ہی اور ٹھنڈی سانسین بھرتی ہی تو شاخہاے نخل ہلجاتی ہی زمین اُسکی آہ سے تھراتی ہی رستم نے قریب آکر دوپٹہ اسکے چہرے سے ہٹایا اور بہ محبت پوچھا کہ کیون صاحب کیا حال ہی کس وجہ سے قلب پر ہجوم غم و ملال ہی اُس نازنین نے جو رستم کو دیکھا ایک کاغذ کہ سینے پر رکھے ہوے تھی اُسمین نظارہ جمال کرکے ایک آہ کی اور بے اختیار پکار اُٹھی اور کہنے لگی فرد
مرا کشتی و تکبیرے نگفتی ٭ عجب سنگین دلی اللہ اکبر ٭ یہ چیخ مار کر جو روئی تو وہ کاغذ ہاتھ سے گر پڑا رستم نے جو اُس کاغذ کو دیکھا تو اپنی تصویر پائی حیران ہو کر سر اُسکا اپنے زانو پر رکھ لیا اور پوچھا کیون صاحب یہ تصویر کیونکر پائی اُس نازنین نے ٹھنڈی سانس بھر کر کہا صاحب کیا پوچھتے ہو مین بادشاہ شبستان کی بیٹی ہون ایکدن اپنے قصر مین تھی کہ محلدار آئی اُسنے عرض کی کہ ایک تاجر آیا ہی مین نے تاجر کو بلوالیا کئی ہزار روپے کا اسباب خرید کیا پھر ایک صندوقچہ جو کہ بند تھا تاجر نے پیش کیا اور یہ کہا کہ ایک آئنہ مندسود بیچتا ہون اسکو یون ہی خرید لیجیے میرے سامنے کھولکر نہ دیکھیے مین نے

قیمت پوچھی اُسنے کہا لاکھ روپیہ لونگا خیال مین آیا کہ نہین معلوم اِس صندوقچے مین کیا سودا ہے کہ کھولنے کو
منع کرتا ہے خیر وقت پر دیکھینگے تاجر کو روپیہ دیدیا اور یہ سودا اُس سے لیا بعد تاجر کے جانے کے اسی
باغ مین بیٹھی تھی کہ صندوقچہ یاد آیا منگوا کر اسی محل کے نیچے کھولا اُس صندوقچے سے یہ تصویر نکلی تصویر کے
دیکھتے ہی یہ نقشہ ہوا کہ نار بستر ہوگئی اُٹھنے بیٹھنے سے معذور ہوئی سب کنیزون نے ساتھ چھوڑا ہماری
محبت سے منھ موڑا تنہا پڑی رہتی تھی جفائے فرقت سہتی تھی آج فلک مہربان ہوا کہ تمھارا جمال بیمثال
دیکھا آج روز عید ہے عجب وقت سعید ہے یہ کہکے آواز دی اری گلچہرہ و لالہ رخسارہ و گلبدن و یاسمن
و سیمتن وغیرہ آکر حاضر ہوئیے جو اُس مہ جبین نے آواز دی کئی سو خواصین دُر در گوش سراپا مرصع پوش
آکر حاضر ہوئین اُس نازنین نے اشارہ کیا کہ بارہ دری کو درست کرو آج مہمان آیا ہے کنیزون نے جاکر
بارہ دری کو درست کیا اُس نازنین نے نام اپنا غنچہ سربستہ بتایا رستم کو ساتھ لیکے بارہ دری مین آئی
رستم کو مسند پر بٹھا با گائن سے اشارہ کیا وہ سامنے بیٹھکر یہ اشعار عاشقانہ گانے لگی نظم

وہ گل ہون رنج چمن چھوٹ کر چمن سے ہوا — وطن کا داغ نکلکر مجھے وطن سے ہوا
گلِ مراد دل عاشق پر ارمان ہون — وہ پھول ہون کہ نہ واقف کبھی چمن سے ہوا
لباس گل کی اُڑین دھجیان گلستان مین — مقابلہ جو شہیدون کے پیرہن سے ہوا
تمام عمر نہ چھوٹا دل اُسکے گیسو سے — کبھی فراغ نہ اِس چاند کو گہن سے ہوا
چھوڑا با نزع کے عالم نے درد ہجران سے — الٰہی شکر کہ فارغ غم و محن سے ہوا
رہا نہ مجھ مین دم آواز لن ترانی سے — کلیجہ خون مرا تیرے اس سخن سے ہوا
رہا نہ ہوش سراپا کا جوش وحشت مین — خبر بھی مین نہ کبھی اپنے تن بدن سے ہوا
جہان مین دھوم ہوئی ہر طرف قیامت کی — خدائی مین وہ تلاطم ترے چلن سے ہوا
قفس بسانے جو صیاد کے چلا مجھکو — گلون سے ملکے مین رخصت چمن چمن سے ہوا
مجھ امحاسبہ دینا تھا ای ہنر مجھے — حساب پاک مرا عشق پنجتن سے ہوا

رستم خوش بیٹھے مین کہ وہ نازنین اپنے مقام سے اُٹھی پکار کر آواز دی ارے گلابی لانا ایک کنیز
نے لاکر جام و گلابی پیش کی اُس نازنین نے جام لبریز کیا اور سامنے رستم کے لائی رستم نے ہاتھ
رکھدیا نازنین نے کہا مین بھی کبھی نے آپ سے قسم لی ہے مین تو مشتاق جمالی ہون رستم نے کہا ملکہ

فقط مذہب کا خیال ہو اُسنے سنکر کہا ای شہر یار جسبر وز تصویر دیکھی تھی تو آپ کا مذہب بھی اختیار کیا تھا مجھکو
اعتقاد وحدانیت ہی یہ سنکر رستم نے جام اُسکے ہاتھ سے لیا بے اندیشہ انجام پی گئے جام پیتے ہی اُس نازنین
نے آواز دی کہ آکر حاضر ہو کئی ہزار جادوگرنیان سامنے آکر موجود ہوئین اب رستم نے دیکھا کہ وہ نازنین
ایک مرد سیاہ فام اسباب سحر ہاتھ مین لیے ہوے نعرے کر رہا ہی کہ منم فریب جادو رستم کو سب
جادوگرنیون نے گرفتار کر لیا مسلسل اور کشان کشان لے چلین راہ دور و دراز تھی رستم بہت
بدمزاج ہوے مگر سحر مین فریب جادو کے مبتلا ہین زنجیرین ہلاتے ہوے آتے ہین سامنے ایک قصر ملا
فریب جادو رستم کو اُس قصر مین لیگیا رستم نے دیکھا ایک بادشاہ پیر تخت پر بیٹھا ہی فریب جادو نے
عرض کی ای سماوات جادو یہ جوان علامت طلسم پر آیا تھا مینے اِسکو گرفتار کیا ہی سماوات نے
حکم دیا کہ اس جوان کو قید کرو بادشاہ طلسم کو عرضی لکھی جائیگی رستم کو تو قید خانے مین بھیجدیا کہ حال قید
خانہ تحریر کرونگا مگر سماوات جادو فریب جادو سے باتین کر رہا ہی کہتا ہی یا سماوات ابکی جشن مین
واعظ نے بالاعلان بیان کیا کہ طلسم کے میعاد کا خاتمہ ہوا اب جو کوئی آئے اُسکو قتل کیجیے ایسا نہو
کہ طلسم کشا آجائے فریب نے کہا میرے دل کو یقین نہین آتا کسکی مجال ہی کہ طلسم زعفران زار مین
قدم رکھے قدرت نے وہ انتقام کیا ہی کہ وابھی تھراتی ہوئی آتی ہی کہ آسمان پر سناٹا ہوا ایک طاوس
نے آکر ایک کاغذ سامنے سماوات کے ڈالدیا اور کہا کئی ہزار جوان سامنے علامت کے کھڑے مین
امیدوار ہین کہ خدمت مین آئین سماوات نے حکم دیا کہ دریافت کرو کہ وہ کون لوگ ہین آنیکا کیا
باعث ہو طاوس نے عرض کی کہ وزیر جمشید ثانی ہی امیدوار ہو کر آیا ہی کہ ہمکو دامن پناہ دیجیے سماوات
نے حکم دیا کہ ای طاوس انکو راستہ دو فریب نے کہا مین جاؤن بجھا کر لے آؤن سماوات نے حکم دیا
کہ ای فریب جادو جاؤ فریب جادو سامنے آیا ہنگام شبگرد نے پکار کر آواز دی کہ ای فریب جادو
ہمکو راستہ ملے تو ہم بھی داخل طلسم ہون فریب نے طاوس کو اشارہ کیا طاوس گنبد سے اُڑا آواز مہیب آئی
ہوئی آتی شق ہوئی اور رستہ پیدا ہوا کہ اسی سڑک پر چلے آؤ مگر زعفران زار پر نگاہ نہ ڈالو ہنگام نے
خوف سے آنکھیں بند کر لین کئی مقام پر گرا بھی ساتھ والون نے سنبھالا جب اُٹھا نگاہ زعفران زار
پر پڑگئی سب ہنسنے لگے فریب اپنے ساتھ لیکر سامنے سماوات کے آیا سماوات نے حال پوچھا
کہ کیا ماجرا گذرا ہنگام شبگرد نے سب کیفیت بیان کی کہ قدرت یون مارے گئے سماوات نے کہا کہ

کیسے خداوند تھے کہ اپنی جان نہ بچا سکے ہمارے قدرت کے سامنے اگر کوئی اور کی موت کا نام لے
تو قدرت اُسیوقت اُسکو زندگی جاوید عطا کرین کسکی مجال ہی کہ قدرت کو مار سکے قدرت خود ایسی تقدیر
کرتے ہین کہ دنیا مین ہزارون روز پیدا ہوتے ہین اور ہزارون روز انتقال کرتے ہین مگر قدرت
کو سب معلوم ہو جاتا ہی افسر فرماتے ہین کہ یا خداوند آپ کو سبکی موت زلیست کا حال معلوم ہوتا رہتا
ہی تو قدرت فرماتے ہین کہ ہم ہی نے پیدا کیا ہم ہی نے مٹایا فرشتے ہمکو خبر دیتے ہین مگر ای فریب جادو یہ
ہنگام شبگرد کو رکھو جلسئہ خداوندی مین لے چلین گے فریب جادو نے ایک مکان مین لاکر وزیر کو
اُتارا شام کے وقت ایک نازنین کھانا لیکر آتی ہی سب کو کھِلا کر چلی جاتی ہی مگر ہنگام شبگرد اُس نازنین
کو دیکھکر عاشق ہوا جب وہ آتی ہی تو یہ ستاتا ہی وہ ہنسکر خاموش ہو رہتی ہی اور جواب دیتی ہی کہ ای ہنگام
ہمکو تمھارے آنے سے خوف ہی ایسا نہ ہو کہ مسلمان اِدھر بھی توجہ کرین تو ہم لوگ عاجز ہونگے کیونکہ تم اپنا
گھر برباد کرکے آئے ہو لیکن اب وہ تدبیر کرنا چاہیے کہ مسلمانون کو بھاگتے راستہ نہ ملے وہ نازنین سمجھا کر
ہنگام شبگرد کو چلی جاتی ہی مگر صاحبقران زمان جنگ جمشید ثانی فتح کرکے جب بارگاہ مین آئے مُلکہ
آسمان پری کو تو رخصت کیا کل مال طلسمی قرلیشہ کو دیا قرلیشہ و آسمان پری بالشوکت تمام روانہ ہوئین پھر
صاحبقران نے سب سرداروں کو دیکھا مگر رُستم کو نہ پایا پوچھا کیون یارو کچھ تمکو دریافت ہو کہ رُستم
کہان گئے سردارون نے عرض کی ہنگام شبگرد جو شکست کھا کر پلٹا سب اپنے اپنے کام مین تھے اُسنے
رُستم کو اُٹھا لیا نہین معلوم کہان لے گیا مگر سمک بلدآفی تعاقب مین گیا ہی پلٹ کر نہین آیا صاحبقران
نے فرمایا خواجہ زادون کو بلاؤ فرزندان بزرگ جمھر حاضر ہوے صاحبقران نے فرمایا ملاحظہ فرماینگے
کہ رُستم کو کون لیگیا کہان لے گیا خواجہ زادون نے سوا ہاتھ زمین لیپ کر قرعہ پھینکا بعد عرصہ کے سر
اُٹھایا صاحبقران زمان نے پوچھا کہ کیا آپ نے ملاحظہ کیا خواجہ زادون نے عرض کی ہنگام شبگرد
نامے وزیر جمشید ثانی اُٹھا کر لیگیا او طلسم زعفران زار مین رُستم کا داخلہ ہوا وہان جاکر قید ہوے
جبتک حضور بذات خود کوشش نہ کرینگے تب تک رہائی رُستم ناممکن ہی صاحبقران نے پوچھا فتاح اُس
طلسم کا کون ہی خواجہ زادون نے طرف صاحبقران کے اشارہ کیا کہ حضور فتاح طلسم ہین مگر خواجہ عمرو
پہلے جائین عمرو نے کہا ای آقاے نامدار مجھکو حکم دیجیے کہ مین خواجہ بزرگ امید کو بھی ساتھ لیکر جاؤن
بزرگ امید نے کہا خواجہ تم جانتے ہو کہ جو کچھ ہمارا علم خبر دیتا ہی ہم وہی بیان کر دیتے ہین آیندہ آپکو اختیار ہی

جبتک تو ہمارے حکم مین فرق نہین پڑا صاحبقران نے فرمایا خواجہ تم اب روانہ ہو اور تدبیر رہائی رستم کرو
عمرو نے کہا آپ میرے حال سے بخوبی واقف ہین کہ قرضدار مجھکو گھیر لینگے جانے نہ دینگے کہین گے قرضہ
ادا کرو امیر نے برہم ہوکر فرمایا کہ خواجہ جہان تمسے کسی کام کو کہا اور تمنے جھگڑا قرضہ کا نکالا اگر منظور ہو
تو جاؤ ورنہ اگر نامنظور ہو تو انکار کرو خواجہ نے کہا میرے قرضہ کی ادائی کی صورت کیجیے مین جانیکو
موجود ہون مگر ایسا نہ ہو کہ مہاجن کے آدمی ملجائین آقا آپ آگاہ نہین ہین مقدمہ قرضہ کا نازک ہوتا ہی
پکڑ لیجاتے ہین مکان مین بند کرتے ہین پانی چھڑک چھڑک کر مارتے ہین اسی تکلیف کو ڈرتا ہون یہ
سنکر صاحبقران بہت ہنسے اور دس توڑے منگوا کر پیش کیے عمرو نے کہا سرداران رستم بیٹھے ہین
یہ لوگ کچھ نہ دینگے سرداران رستم نے بھی موافق اپنے حوصلے کے بہت کچھ دیا مگر خواجہ جب پانون
پھیلانے لگے تو چالاک یہ کہکر اُٹھا کہ حضور آپ کیون پریشان ہوتے ہین مین جاؤنگا اول تو نمک
کیا ہو وہ ضرور فکر کریگا یقین ہو کہ رستم کو رہا کر لاے غلام بھی جانیکو موجود ہی عمرو نے چالاک کو جھڑکا کہ او
بے حیا رئیسون کا فراج خراب کرتا ہی یہ وہ مقام نہین ہو کہ جاؤ اور مطلب حاصل ہو چالاک نے کہا
مین آپ کے عقب مین آؤنگا عمرو نے کہا قران و منتر برق فرنگی کو بلائیے یہ لوگ بھی چلین تب قران
سامنے آئے عمرو نے کہا ای قران بسم اللہ روانہ ہو برق فرنگی نے بانہا سے عیاری ذات پر آزمانہ
کیے اور کہا اُستاد مین تو جاتا ہون عمرو نے کہا اِسکو بڑی جلدی ہی جیتا جاتے ہی قید ہو جاؤگے ہین
آکر رہا کرینگے برق نے کہا خدا کو اختیار ہی یہ کہکے برق بھی روانہ ہو گیا بعد برق کے خواجہ بھی روانہ
ہوے منزل بمنزل جاتے ہین جب کوئی قریہ ملا پہلے فقیر بنکر بازار تحصیلی پھر مسافر بنکر زمیندار کے
مکان پر آئے زمیندار نے پوچھا میان کہان جاؤگے عمرو نے کہا کابل جاؤنگا کئی مہینے گذرے کہ
یون ہی مارا مارا پھرتا ہون زمیندار نے ڈیوڑھی پر چارپائی بچھادی اول تو چبینا لاکر دیا کہا اسکو
جبتک کھالیے پانی پیجیے پھر مین کھانا تیار کراتا ہون خواجہ نے وہ چبینا لے لیا زمیندار سے کہا مین
تڑکے ہی چلا جاؤنگا میری تلاش نہ کیجیے گا زمیندار نے کہا مجھسے ملاقات کرکے جانا عمرو نے کہا جو
کچھ دینا ہو ابھی دیدیجیے گا انتظار نہ کیجیے میری راہ کھوٹی ہوگی زمیندار نے کچھ پیسے نکالکر خواجہ کو دیے
خواجہ نے کہا آپ کی لیاقت سے بعید ہی کہ آپ کی سرکار سے پیسے لیکر جاؤن زمیندار نے کہا روپے
رکھے ہین مگر تحصیلدار کا چپراسی کہ گیا ہی کہ کل سرکار مین روپیہ داخل کرنا ہی قسط کا زمانہ ہو اسیکو تقاضا

بیٹھے خواجہ خاموش ہو رہے کچھ رات گئے زمیندار کھانا لایا خواجہ نے خاصہ نوش کیا زمیندار جا کر
اندر سویا خواجہ اُٹھے کمند مار کر کوٹھے پر چڑھے کوٹھے سے اُترے دیکھا پوٹلہ روپے کا بندھا ہوا رکھا ہے
اُٹھا کر نذر زنبیل کیا دیکھا زوجہ زمیندار کی پڑی سو رہی ہے پانوؤن مین چاندی کے کڑے ہین خواجہ نے
کڑے بھی اُتار لیے زمیندار کو بیہوش کر کے زنبیل مین رکھ لیا اُسی کی شکل بنکر آرام فرمایا منظور ہے کہ صبح کو
گانوُن تحصیل لونگا صبح کو جو اُٹھے باہر آکر سپاہیون کو حکم دیا کہ سب اسامیون کو بلا کر لاؤ اور انکو حکم دو
کہ بیباقی سال تمام کی لیتے آؤ جو کوئی نہ لائیگا اُسکی زمین نکلجائیگی یہی حکم آیا ہے سپاہی جا کر اسامیون کو بُلا لا
خواجہ نے سب کو حکم مذکور دیا کہ سال کی بیباقی کرو سب نے عرض کی ٹھاکر صاحب یہ بات تو آپ نے
نئی کہی قسط پر دینگے عمرو نے کہا زمینون کے بیعنامے لکھ لو ہمنے یہ زمین تمھارے ہاتھ بیچی اسامی خوش
ہوگئے خواجہ نے سب کو بیعنامے لکھکر روپیہ تحصیل لیا چلتے وقت زمیندار کو ڈیوڑھی مین ڈالدیا
اور نکلکر روانہ ہوے مگر ہنستے ہوے جاتے تھے اور دل مین کہتے ہوے کہ پہلی منزل تو خوب کٹی
اب دوسری منزل مین دیکھون کیا ہو مگر کسی بھاگوان کا سامنا ہو جسسے مقابلہ پڑے یہ کہتے ہو
چلے یہان صبح کو زمیندار جو بیدار ہوا اسامیون نے بیعنامے پیش کیے زمیندار سر پیٹتا تھا اور کہتا تھا
کہ یہ بیعنامے مین نے نہین لکھوائے اسامیون نے کہا ہم تو زمین نہ چھوڑینگے روپیہ قرض لیکر ادا کیا ہم
زمیندار خیال کرتا ہے کہ سارا گانوُن بیچ ہوگیا آخر روتا پیٹتا جنگل کو نکلگیا مگر خواجہ پھرتے ہوے سامنے ایک
باغ کے پہونچے معلوم ہوتا ہے کہ اندر باغ کے کوئی یہ اشعار عاشقانہ بآواز مستانہ گا رہا ہے نظم

عاشقون مین کون مجھسا ناتوان پیدا ہوا — نالہ بھی میرے دہن مین بے فغان پیدا ہوا
بے نشان رنگ پریدہ کا نشان پیدا ہوا — یہ وہ طائر ہے کہ جو بے آشیان پیدا ہوا
پردہ پوشی قاتل بے رحم کی منظور تھی — ہر دہانِ زخم عاشق بے زبان پیدا ہوا
خاکساران محبت کو نہین رفعت پسند — آفتابِ داغ دل سے بے آسمان پیدا ہوا
دوست کی آمد مین دشمن کا بھی مژدہ ساتھ تھا — جب بہار آئی ہمین خوف خزان پیدا ہوا
دیکھنا اسکا بھی مشکل یار نا ممکن رہا — شوق اپنے دل کا آنکھوں سے نہان پیدا ہوا
وائے قسمت اہل دنیا ہوتے ہین مردہ پسند — اُٹھ گئے جب ہم تو اپنا قدردان پیدا ہوا
انتہائے اوج کو پستی بھی ہوتی ہے ضرور — دیکھ لو ہر آسمان پر آسمان پیدا ہوا

ایک صورت پر رہے صورت نہ مانند خیال　　جب ہوئی ہستی مجھے نقل مکان پیدا ہوا
کس بلا کی شام گیسو تھی نظر آئی نہ صاف　　آنکھ جب اُٹھی نگاہوں مین دھوان پیدا ہوا
روز اِک آفت ہو سر پر اِسکے شاید اے نسیم　　خاک کا پتلا برائے امتحان پیدا ہوا

خواجہ یہ آواز سُنکر دیوار باغ پر آئے دیکھا ایک شاہزادی والا قدر چہرہ مثل بدر نہایت حسین و جمیل مسند پر بیٹھی ہو ہر چند کہ گائن سامنے گا رہی ہو مگر مالک صحبت منھ پھیرے بیٹھی ہو آنکھون مین آنسو بھرے ہوے چہرہ اُداس گائن کو اشارہ کیا کہ گانا موقوف کرو گائن خاموش ہوکر اُٹھی برائے رفع حاجت ایک گوشے مین آئی خواجہ نے دیوار سے اُترکر گائن کو بیہوش کیا اُسکو تو کنارے ڈالدیا زیور سب اُتار لیا اور اُسیکی شکل بنکر محفل مین آئے کہا اے ملکۂ عالم چند شعر اور سُن لیجیے یقین ہو کہ آپ پسند فرمائین نظم

عجب ہو کیا احباب دیکھتے ہو　　انکھین دیکھو مجھے کیا دیکھتے ہو　　خبر بھی ہو یہ ہو تا قتل ہو کون　　یہ کسکا تم تماشا دیکھتے ہو

ملکہ نے اِن اشعارون کو سُنکر بہت پسند کیا کہا اے شعلہ رخسار قسم ہو تیرے گانے نے دل مین جگہ کی جی چاہتا ہو تیرا گانا سنے جاؤن مگر دیکھون انجام کیا ہو خواجہ نے پوچھا ملکۂ عالم کیا مراد ہو مین حضور کا نام نامی بھول گئی ملکہ نے کہا آہ ہو چشم اے شعلہ رخسار اتفاق کی بات ہو کہ مین دربار مین سماوات جادو کے گئی ایک شخص جری و بہادر حسین و جمیل گرفتار ہو کر آیا مگر اُسکے چہرے سے جلالت وجرأت آشکار تھی فریب جادو نے بڑے مکر سے گرفتار کیا زنجیرین ہلاتا ہوا آیا جسبرو زسے اُسکو دیکھا ہو دل کا عجب حال ہو قلب پر ہجوم غم و ملال ہو اپنا تو یہ حال ہو نظم

کسقدر خاطر غم دیدہ ہو دشوار پسند　　جز اجل کچھ نہین کرتا ترا بیمار پسند
سر و تن دیدۂ و دل جان جگر حاضر ہین　　آج محروم نہ رکھ کچھ تو کر اے یار پسند
دیکھ لیتے ہین تمھین جب اِدھر آجاتے ہو　　کسطرح ہوتا ہمین روزن دیوار پسند
رحم کچھ عیب ہو جس سے کہ خفا ہوتے ہو　　یہ خوشی ہو جو کہین دلبر آزار پسند
جی کو بھایا ہو کچھ ایسا کہ نہین کچھ بھاتا　　میل صحرا ہو نہ ہو جلوۂ گلزار پسند
کام غلمان سے اُسکو نہ غرض حورون سے　　کچھ نہین کرتا تیرا طالب دیدار پسند
خار سے آبلۂ پا کو ہے رغبت ایسی　　جسطرح حضرت منصور کو تھی دار پسند
خانہ قید سمجھکر نہ بسر کی اس مین　　اسلیے روح کو آیا نہ تن زار پسند

تم ہمین لاکھ کرو دل نہین سمجھنے کا مرا — جی مین جو آئے کہو ہو سب مجھے تکرار پسند
کسلیے چین بجبین ہو کہو کیسا ہو مزاج — کون سی فکر مین ہو خاطر اغیار پسند
دام الفت سے بجز مرگ رہائی مشکل — کیا کرے غیر قضا تیر اگنہگار پسند
کیا مزے ہم نفس سرد مین پاتے ہین نسیم — کس لیے عشق کی ہو گرمی بازار پسند

خواجہ نے یہ سنکر کہا ای ملکۂ عالم پھر کیا ارادہ ہو آہو چشم نے کہا کوئی وجہ وہان جانیکی نہین ہو ورنہ رہا کرلاتی خواجہ نے کہا کوئی حیلہ کرکے چلیے آہو چشم نے کہا میرا جانا دشوار ہی سماوات جادو ضرور فکر کریگا یہ باتین تھین کہ آسمان سے ایک طائر اڑتا ہوا آیا کاندھے پر آہو چشم کے بیٹھا اپنی زبان مین زمزمہ سرائی کرنے لگا ملکہ نے کہا کیون شعلہ رخسار مراد دلی حاصل ہوئی سماوات نے ایک جلسہ کیا ہو ہمین طلب فرمایا ہو بس اب مین اسی قیدی کو رہا کرلاؤن گی مگر ایک خوف ہو کہ تمام اہالیان طلسم میرے ساتھ دشمنی کرینگے خواجہ نے کہا مین بھی آپ کے ساتھ رہونگی ملکہ نے کہا ای شعلہ رخسار حیرانی و پریشانی حاصل ہوگی تکلیف اٹھاؤ گی بہت گھبراؤ گی شعلہ رخسار نے کہا اسوقت حضور کو تردد ہو کوئی تو کام مجھے بھی ایسا پڑے کہ انتشار دفع ہو ملکہ نے کہا کل چلنا ہوگا شعلہ رخسار نے کہا مین ضرور ساتھ چلونگی ملکہ نے قبول کیا جب وہ دن گذرا سر شام آہو چشم تخت پر سوار ہوئی شعلہ رخسار نقلی کو قریب بٹھالیا تخت اڑتا ہوا چلا یہان سماوات جادو نے جلسہ آراستہ کیا ہو سب جادوگر جمع ہین کہ آہو چشم بھی آکر پہونچی شعلہ رخسار نقلی ساتھ ہو آہو چشم نے سماوات سے کہا کہ ہماری گائن کا گانا سنو سماوات نے اشارہ کیا خواجہ بیچ مین آکر بیٹھے اور یہ اشعار عاشقانہ شروع کیے

نظم

زخم بالیدہ ہوے داغون پہ جوبن آگیا — پرورش پایا کیا جو زیر دامن آگیا
اشک خون آلودہ سے ہی پیرہن بلبل فریب — اور ہی رنگینیون پر اب تو دامن آگیا
کولنعایہ خاکسار آتا ہو دیکھ ای شہسوار — اک بگولا سا قریب گرد توسن آگیا
دست وحشت نے مٹادی آج دونونکی خلش — کچھ گریبان جھک گیا کچھ پاس دامن آگیا
شورش برخیز محشر نے جگایا تھا مگر — میری آنکھون کو لحاظ خواب مدفن آگیا
ہوگیا دل خون ہو کر رہگیا درد فراق — دوست کے بدلے مرے پہلو مین دشمن آگیا

آتش داغ تمنا پرورش کرنے لگی — مثل اخگر دل تہ داماں گلخن آگیا
باغ عالم میں بشکل بلبل تصویر ہوں — کچھ غرض رکھتا نہیں گر سوئے گلشن آگیا
آج راحت پائی احسان اجل سے ای نسیم — فاتحہ پڑھنے لحد پر یار بدظن آگیا

خواجہ نے اس رنگ سے اُن اشعاروں کو گایا کہ سماوات بہت خوش ہوا خواجہ نے عرض کی
ایک کمال میں اور جانتی ہوں سماوات نے پوچھا وہ کیا کمال ہی خواجہ نے کہا ساقی گری خوب
کرتی ہوں ان ہاتھ سے بتاؤں پاؤں سے ناچوں سر سے شراب پلاؤں سماوات نے کہا یہ تو بہت
دشوار ہی خواجہ نے کہا کنجی میخانے کی مجھکو مرحمت فرمایئے تو ابھی تماشا دکھاؤں سماوات نے کنجی
میخانے کی ساتھ خواجہ کے پھینکدی خواجہ کنجی لیکر سامنے میخانے کے آئے میخانے میں اگر شراب
کو خراب کیا یعنی سب میں بیہوشی ملائی اور پکار کر آواز دی کہ صاحبو شراب لیجاؤ میں ساقی ہوتا ہوں
کوئی باقی نہ رہے خدمتگار دوڑے گلابیاں وغیرہ اُٹھا کر لیگئے مگر خواجہ نے سب گلابیاں شیشے ارغوانی
سے آراستہ کیں جیسا کنٹر اسی رنگ کی شراب انمیں بھری اور کشتی لیکر محفل میں آئے سماوات
نے کہا ای آہو چشم حقیقت میں تمھاری کان بڑی کامل واکمل ہو کس لطف سے شراب لائی ہو کہ دیکھکر
جی چاہتا ہو شراب پیئیں خواجہ نے لاکر گلابیاں محفل میں رکھیں آہو چشم کے قریب آکر کہا ای
ملکۂ عالم میں سب کو بیہوش کرتی ہوں آپ آمادہ رہیں رستم کو رہا کیجیے گا آہو چشم نے کہا ای
شعلہ رخسار دیکھیے یہ سب ساحر محفل میں جمع ہیں اگر ایک بھی ان میں سے آگاہ ہوا تو بڑی آفت
برپا ہوگی خواجہ نے کہا ای ملکۂ عالم اگر کسی کو قتل بھی کر دوگی تو کوئی سر نہ ہلائیگا آہو چشم خوش بیٹھی
ہو اور سحر تیار کر رہی ہو مگر خواجہ نے اول جام سماوات کو پلایا پھر طرف محفل کے رجوع ہوے
ہر جادوگر کو بہ خوشامد پلایا جسنے جام پیا اُسے کچھ انعام بھی دیا اور ہر ایک کا یہ قول تھا کہ ایسی
ساقی گری ہمنے کبھی نہیں دیکھی شعلہ رخسار کمال کر رہی ہو مگر خواجہ نے دیکھا کہ پشت پر سماوات
کے مہتر سمک یلداقی ایک کمتر کی شکل بنا ہوا خاموش بیٹھا ہو اور مگس رانی کر رہا ہو بیٹھے بیٹھے
سر اُٹھا کر طرف آسمان کے دیکھنے لگا پکار کر آواز دی آیئے آپ سب صاحب شریک صحبت ہوجیے
مگر خداوند طلسم زعفران زار نہیں آئے کسی کام میں ہونگے یہ کہکر آیئے آیئے کہتا ہوا اُٹھا دو قدم
چلا تھا کہ ٹھوکر کر گرا سب اہل دربار لینا لینا کہتے اُٹھے جو اُٹھا وہ گر کر بیہوش ہوا تھوڑے ہوے

ہین سب گر گر بیہوش ہوے خواجہ خنجر لیکر چلے آہو چشم نے منع بھی کیا کہ خواجہ اسے قتل نہ کرو مگر خواجہ نے کچھ جواب نہ دیا لپک کر خنجر مارا جیسے ہی خنجر پڑا اور دھار خون کی نکلی زمین شق ہوئی ایک جادوگر یہ بات کہتا ہوا نکلا عمرو کا ہاتھ پکڑ لیا کہا کیون او عیار بان زادے غضب کرتا ہی کہ حاکم کو یہان کے قتل کرنا چاہتا ہی منم ناصر جادو یہ کہکے چاہا کر خنجر کمر سے نکالے سمک یلغراقی بیٹھا ہوا تھا کہ قبلہ و کعبہ قتل ہوتے ہین اپنے مقام سے اُٹھا پکار کر کہا اے ناصر جادو اسکا سر کاٹ لے یہ عیار بان زادہ کیونکر آیا ناصر نے کہا تو بھی قریب آ نا مجھکو تو بھی عیار معلوم ہوتا ہی سمک نے کہا پشت پر دیکھیے کون کھڑا ہی ناصر پلٹا سمک نے حلقہ ہاے کمند مارے حلقے گردن مین پڑے سمک نے جھٹکا مارا ناصر چاہتا ہی تڑپ کر نکلون سمک نے خنجر مارا کہ ناصر کا سر کٹ کر گرا خواجہ نے رہائی پائی مگر آہو چشم نے اُٹھکر خواجہ کا ہاتھ تھام لیا کہا اے شہنشاہ اوج عیاری آپ کے فرزند نے بڑا کام کیا اب آپ اس قصر سے نکلیے مین رستم کو لیکر آتی ہون خواجہ و سمک جست و خیز کر کے نکلے مگر چلتے چلتے خواجہ نے تاج سماوات کا اُٹھا لیا اور چند کے لباس بھی اُتار لیے مگر سماوات کے بچنے کا بڑا افسوس ہی کہ کیون خواجہ یہ ساحر اگر مارا جاتا تو بہت کچھ ملتا مہاجن انتظار مین ہونگے کہ خواجہ عیاری کرنے گئے ہین کچھ لیکر آئینگے اور جب خالی ہاتھ دیکھینگے تب گھبرا اُٹھینگے اور کہینگے خواجہ کچھ لوٹ مار کے نہین لاے تو کیا جواب دونگا لیکن آہو چشم بلند ہو کر اُس مکان پر گری چھت توڑ کر اندر آئی دیکھا رستم سر زنجیر پر سر خم کیے بیٹھے ہین آہ آہ کر رہے ہین کہ یکایک چھت مین شگاف ہوا اسطرح کی برق چمکی کہ رستم کی آنکھ جھپک گئی نظم

حسن ایسا کہ جسے دیکھ مہ چہار دہم	آنکھ ملکر جو دیکھا تو ہو اک جلوہ پوش	غرق دریاے جواہر مین ہو وہ پاؤن تلک
یاد کرتی رہے دامن مژگان کی جھپک	یک بیک دیکھے تو اک جند ہی رہتا جھپک	چہرے مین ایسی ہو گرمی کہ شب و روز جسے
زلفین یون بکھری ہوئی چہرہ پہ ناگین تھین جل	جلوہ وہ نور کہ گھٹنے مین ہو جسکی ہر لہر	اگر ڈبو دینے کو ہو عشاق کے دریا اٹک
	جسطرح ایک کھلونے پہ بیٹھی ہو بالک	یہ رستم نے جو وہ صورت زیبا دیکھی

پسینہ آ گیا قلب تھرا گیا بلکہ بینی گلشن جمال کی کر رہے ہین کہ آہو چشم نے قریب آ کر سحر اُتارا مار سان سیاہ جو رستم کے جسم سے لپٹے ہوے تھے وہ چھوٹ کر گرے زنجیر بین جو اصلی باقی رہگئی تھین اُنکو رستم نے توڑ کر پھینکدیا بغلون سے خون جاری ہوا آہو چشم نے دوپٹے سے خون پونچھا کہتی تھی اے شہریار آپ نے کیون جلدی کی رستم نے کہا مین سحر سے ناچار تھا جب سحر اُتر گیا تب زنجیرون کی کیا حقیقت تھی

آہو چشم نے کہا مین آپ کو لینے آئی ہون لہذا یہان سے نکل چلیے رستم نے کہا اے آہو چشم مین چاہتا ہون
کہ اس طلسم کو فتح کرون آہو چشم نے کہا یہ کنیز فکر کریگی مگر لوح اس طلسم کی معدوم ہے میری مادر مہربان کو
معلوم ہے وہ یہ کیسے گوارہ کریگی کہ مسلمان طلسم کو توڑے قدرت سے بہت موافقت رکھتی ہین اور
بادشاہ طلسم موسوم بہ شنگال کج طینت بڑا ساحر زبردست ہے سترہ ہزار ساحر اِک اِک سامری عہد و
جمشید زمان اپنے اپنے سحر پر ناز رکھتے ہین وہ سب شنگال کے رفیق ہین لہذا اگر مین سے کوئی
حضور کے شریک ہو گیا تو پھر لوح کا پتہ ملیگا رستم نے کہا مین کوئی کوشش اٹھا نہ رکھونگا آہو چشم نے
رستم کو تخت پر سوار کیا اور لے اڑی تخت اڑتا ہوا جاتا ہے مگر خواجہ عمرو وسمک یلداقی جو قفس سے نکلے
خواجہ نے کہا بیٹا الگ الگ جاؤ اپنی اپنی ڈفلی اپنا اپنا راگ یہ سنکر سمک ایک جانب بھاگا یہان
آہو چشم رستم کو تخت پر لیے ہوے جاتی ہے کہ ایک کوہ دکھائی دیا کہ نہایت بلند و مرتفع تھا آہو چشم
نے کہا دیکھیے بر سر کوہ چشمہ آب بھی ہے اگر فرمایئے تو ٹھہر جاؤن قصد تو یہ تھا کہ بیرون طلسم جا کر ٹھہرون
مگر سرحد طلسم بہت دور تک ہے یقین ہے کہ کل نکل جائین رستم نے کہا تخت اُتار و رستم چاہتے ہین کہ طلسم
کے باہر نہ جاؤن اندر طلسم کے آکر نکلجانا عین نامردی ہے کیا عجب ہے کہ لوح دستیاب ہو آہو چشم نے
تخت اُتار ا اور چشمے کا پانی پیا ایک مچھلی چشمے مین تڑپی اور مثل انسان کے آواز دی کہ اے کوہان
سنگ بار جلد دوڑ کہ آہو چشم قیدی کو لیے جاتی ہے مچھلی یہ آواز دیکر غرق دریا ہوئی جب مچھلی غائب
ہو گئی تو رستم نے کہا اے آہو چشم یہ کیا شعبدہ تھا کہ مچھلی کی ماہیت سے آگاہ نہ ہوے کہ یہ کیا شے تھی
آہو چشم نے کہا طریقے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہان کوئی ساحر رہتا ہے یہ باتین تھین کہ پہاڑ تھرا کے
شق ہوا ایک ساحر نے سر نکالا سر پر اپنے سل پتھر کی رکھے ہوے چند سنگریزے ہاتھ مین فوراً
نکلتے ہی نعرہ کیا کہ ہم کوہان سنگ بار ہاتھ مین جو سنگریزے تھے وہ پھینک مارے رستم پر پتھر
برسنے لگے مگر آہو چشم نے دو سپرین کاغذ کی بنا کر سر پر رستم کے اڑادین جو پتھر گرتا ہے سپرین سینہ سپر
کرتی ہین کوہان نے جو دیکھا کہ آہو چشم نے میرے سحر کو روک لیا کمر مین ہاتھ ڈالا ڈبیہ خاک قبر جمشید کی
نکالی سامنے آہو چشم کے وہ خاک اڑادی آہو چشم بیہوش ہو کر گری رستم کے بھی ہاتھ سے تلوار گری
یہ دونون بیکار پڑے ہین کوہان نے جو دیکھا کہ میرے سحر سے یہ بیکار ہوے تلوار کھینچکر قریب آہو چشم
کے آیا کہتا تھا کہ کیون او گیسو بریدہ گرم و سرد عالم نہ دیدہ تو نے غضب کیا کہ قیدی کو رہا کرلائی اب

مین تجھکو قتل کرتا ہون کہ ایک طرف سے آواز آئی کہ ای کوہان خبردار آہو چشم کو قتل نہ کرنا ورنہ قدرت
کے خلاف ہوگا کوہان رُک گیا دیکھا سامنے ایک جادوگر نامہ ہاتھ مین لیے پکارتا ہوا آتا ہی کہ خبردار اگر قتل
کریگا تو بہت پچھتائیگا کوہان نے پکار کر کہا تیرا کیا نام ہی اور کسنے تجھکو بھیجا ہی ساحر نے کہا مجھکو سماوات نے
بھیجا ہی اور حکم دیا تھا کہ آہو چشم کو لاؤ لہذا اس نامے کو پڑھو یہ کہکر قریب آیا نامہ ہاتھ مین کوہان کے
دیا کوہان نے جو نامہ ہاتھ مین لیا دھوان زمین سے نکلا کوہان کو کچھ آواز معلوم ہوئی جھلا کر کہا او
سارہبان زادے میرے ساتھ مکر کرتا ہی خواجہ نے چاہا جست کرکے نکلون لیکن کوہان نے سحر کیا کہ
خواجہ گرے اور پانون زمین نے تھام لیے کوہان نے تلوار چمکائی کہا او سارہبان زادے تجھکو قتل کرونگا
خواجہ نے بیقرار ہوکر ہاتھ طرف آسمان کے اُٹھائے اور دعا کرنے لگے کہ ای خالق بے نیاز وای رب
کارساز مجھکو اس آفت سے بچالے اسوقت بہت بیقرار ہون موت سامنے پھر رہی ہی واسطہ خاصان
خدا کا یا علی مرتضیٰ اکر مشکل کشائی کیجیے اس عاصی کو بچائیے

نظم

غم سے مجھکو چھڑا دیجیے مولا
ہون محبت مین آپ کی کامل
اپنی صورت دکھائیے مولا
اپنے اللہ سے گنہ میرے
اب اس آفت سے چھڑائیے مولا
ہین ضلالت مین مردم دنیا
آکے جلدی چھڑائیے مولا

دستگیری ضرور رہی میری
چاہیے آزمائیے مولا
رہنما تم مین راہ گم گردہ
حشر مین بخشوائیے مولا
مثل سلمان مرے بچانے کو
راہ ایمان بتائیے مولا

آئیے جلد آئیے مولا
گر پڑا ہون اٹھائیے مولا
قبر تک شوق دید لے آیا
راہ مجھکو بتائیے مولا
بند مین سخت ہو رہا ہون خراب
شیر کی طرح آئیے مولا
دام غم مین یہ ہی اسیر اسیر

خواجہ دعائین کر رہے ہین مگر کوہان تلوار کھینچے ہوے ہر مرتبہ
ارادہ کرتا ہی کہ خواجہ کا سر کاٹ لون اور خواجہ دم دے رہے ہین کبھی کہتے ہین روپیہ لے لے
کبھی جواہر دینے کو کہتے ہین مگر کوہان کچھ نہین مانتا ہی یہی چاہتا ہی کہ خواجہ کو قتل کرون اور آہو چشم
بہ نگاہ حسرت رستم کو دیکھ رہی ہی دل سے کہتی ہی کہ اگر مین جانتی کہ یہ آفت پڑیگی تو انکو قید خانے سے
نہ لاتی ایسا حسین وجمیل صاحب شوکت ولیاقت یکہ تاز میدان جرأت گل گلزار مودت گوہر دریائے
محبت اسیر یہ مصیبت مگر کوہان کہ آہو چشم پر عاشق ہوا ہی اکثر اشارے سے کہتا ہی کہ اگر مجھکو قبول
کرو تو مین البتہ رہا کردون مگر اپنے رقیب کو ضرور قتل کرونگا ہر مرتبہ قریب رستم کے آتا ہی چاہتا ہی

قتل کرون مگر آہو چشم منع کرتی ہو کہ خبردار اُنکے قریب نہ جانا آہو چشم نے جب دیکھا کہ کوہان قتل رستم پر بہت آمادہ ہی بیقرار ہوکر رونے لگے آنسو جو آنکھون سے گرے صاف ظاہر ہوتا تھا کہ صدف کا منھ کھلا ہی گوہر آبدار اشک متصل جاری ہین چونکہ عاشق جال ہوچکا ہو رونا آہو چشم کا کوہان کو شاق ہوا قریب آکر کہا او شہنشاہ خوبی و اے سرو باغ محبوبی کیا چاہتی ہو مین تو عہد کرتا ہون کہ رقیب کو قتل کرونگا تیرے ہاتھ تھما دونگا اگر وصل سے اِنکار بھی کروگی تو تمکو قید کرونگا اور ساربان زادے اور رُستم کو قتل کرونگا مجھکو زندہ رہنا رقیب کا گوارہ نہین جسوقت سماوات سُنے گا تو بہت خوش ہوگا مین سماوات سے درخواست کرونگا کہ اپنی بیٹی کی شادی میرے ساتھ کردو مگر عمرو کو پہلے قتل کرونگا اِس ظالم کے ہاتھ سے وہ وہ ساحر مارے گئے ہین کہ جنکا دل پر داغ ہو ملکہ دمامہ جادو کہ بادشاہ زبرجد نگار تھی اُسکو کس حسرت سے قتل کیا ہی برق جادو اسی ظالم کی معشوقہ زبرجد نگار مین بادشاہ ہین خوب چین کر رہی ہین وہان بھی جاکر آفت برپا کرونگا سلطنت اُسکی چھین لونگا تب میرے دل کو آرام آئیگا ساحر شمشش کیسا ساحر جلیل تھا کہ خداوند ساحران کہلاتا تھا اِس ظالم نے اُسکو کس بدعت سے قتل کیا وہانکی علمداری اُسکی اُٹھ گئی فرعونیہ پر بھی جاؤنگا اُسکو بھی خالی کراؤنگا عمرو نے جو سُنا کہ میرے قتل پر زیادہ آمادہ ہی بلک کے روئے کہا اے کوہان مین چاہتا ہون کہ چند اشعار عاشقانہ سماعت کرو دیکھو تو کیسا گاتا ہون یہ کہکر خواجہ نے پڑے پڑے یہ اشعار عاشقانہ شروع کیے

نظم

عشق کا تیر اگر پیس ہو چلنے کے لیے
مستعد روح بھی ہو تن سے نکلنے کے لیے

ضعف جب قصد گرانے کا مرے کرتا ہو
یا علی منھ سے مین کہتا ہون سنبھلنے کے لیے

اُٹھ گئے سیکڑون اس بزم جہان سے احباب
رہگیا مین کف افسوس کے ملنے کے لیے

کیا کرون دل کی کسی رنگ سے وحشت نگئی
لاکھ گلشن مین پھرا دل کے بہلنے کے لیے

جب مین جاتا ہون وہ کہتے ہین تم آیا نکرو
زہر لاتے ہو مرے گھر مین نگلنے کے لیے

جانیوالے نے خبر کی نہ سفر کی اپنے
مستعد ہم بھی تو تھے ساتھ ہی چلنے کے لیے

کوے جانان مین چلو کہتی ہو میت میری
لوگ رہجاتے ہین کاندھا جو بدلنے کے لیے

دیکھ اِکدن تو تماشہ مری دل سوزی کا
آؤن مین بھی ترے پروانون مین جلنے کیلیے

یار کے شعلۂ رخسار کی گرمی جو سُنی
دل مرا ہوگیا موجود پگھلنے کے لیے

خوش خرامی کو تری دیکھ کے طاقت نہ رہی	کبک و طاؤس ترسنے لگے چلنے کے لیے
تا کجا رنج و الم فرقت جانان مین ہر بر	کوئی تو شکل کرو دل کے بہلنے کے لیے

خواجہ نے جو یہ اشعار عبرت آثار گائے کوہان یہ اشعار عبرت آثار سنکر ہر چند کہ بہت خوش ہوا مگر
جھلا کر کہا او ساربان زادے مین خوب جانتا ہون کہ یہی گانا تیرا سحر ہو اسی جال مین تو سب کو پھنساتا
جانتا ہون تو میری فکر کر رہا ہو مگر مجھپر کچھ قابض نہ ہوگا ہمارے خداوند وہ بندہ نواز ہین کہ مجھکو خبر دیتے
ہین جو تیرے دل مین ہو وہ خبر مجھکو معلوم ہو یہ کہکر تلوار کھینچکر بڑھا خواجہ نے سر تو جھکا دیا مگر آنکھوں سے
آنسو بہ رہے ہین دعائین مانگ رہے ہین کہ اے رحیم و کریم بڑے ظالم سے سامنا ہوا اسکے ہاتھ سے
بچالے اس ظالم کے دست ظلم سے نجات دے مگر کوہان تلوار کھینچے ہوے بڑھا کہ محو ہے گرد اٹھی
دیکھا ایک شاہزادی مرکب پہ سوار تیر و کمان ہاتھ مین شکار کی جویا گھوڑا دوڑاتی پھرتی ہو دور سے
دیکھا کہ آہو چشم زمین پر پڑی ہو ارادہ کرتی ہو اٹھون مگر سحر سے کوہان کے اٹھ نہین سکتی سر پٹک
مارتی ہے کبھی پتھرون سے سر ٹکراتی ہو اس نقابدار نے گھوڑا اپنا بڑھایا پہاڑ پہ آ کر کوہان سے کہا اے
کوہان سنگ بار اس نالایق سے کیا خطا ہوئی کہ جو تنے اسکو گرفتار کیا کوہان نے کہا اے ملکہ
غزالہ خوش چشم آہو چشم قیدی کو لیے جاتی ہین اسی خطا سے مین نے گرفتار کیا ہو غزالہ نے کہا اے
کوہان اسکے حال پر رحم کرو اور مناسب ہو تو چھوڑ دو کوہان نے کہا مین اسکو نہ چھوڑونگا مین
جو اس سے کہتا ہون اگر یہ قبول کرے تو یہ جو کہے وہ مین کرون غزالہ نے کہا آخر کیا کہتے ہو کوہان
نے کہا اگر اسکی شادی میرے ساتھ کر دیجیے تو خدمت گذاری کرونگا غزالہ نے کہا او پاجی جنگلی آدمی
ایسا کلمہ کہتا ہو یہ کیونکر قبول کرے تجھ ایسے نابکار کو کیونکر قبول کرے جمال رستم دیکھکر غزالہ کو بھی
محبت ہوئی کہا اے نور نظر تمنے بڑا غضب کیا کہ کل اہل طلسم کو اپنا دشمن بنایا مین کس کس کا شکوہ کرونگی
اے نور نظر اب تم ہمسے چھوٹین اے کوہان اب جاؤ اسکے قتل سے باز آؤ کوہان نے کہا کیون ملکہ غزالہ
بیٹی کا پاس کرتی ہو اور طلسم کا کچھ خیال نہین مین خداوند کے سامنے تمھاری شکایت کرونگا اسوقت
احوال معلوم ہوگا جب غضب خداوندی مین مبتلا ہوگی غزالہ نے کہا او بیہودہ سامنے سے ہٹ جا
مین کیونکر گوارہ کرون کہ بیٹی قتل ہو اور مین دخل نہ دون کیونکر اسکو نہ بچاؤن اسکی وجہ سے میرا نام
روشن ہو اور مین اب دربار قدرت مین نہ جاؤنگی [illegible] اوقات بسر کرونگی [illegible]

اور چند کنیزین جو غزالہ کے ساتھ تھین وہ بھی آگئین انھون نے بھی اگر کوہان کو بہت سمجھایا مگر کوہان
نہین مانتا ہی تلوار کھینچکر طرف رستم کے چلا غزالہ نے بہت منع کیا مگر اُسنے نہ مانا اور کہا کیون او کوہان ہمارا
کہنا نہ مانو گے کوہان نے کہا مین قیدی کو ضرور قتل کرونگا غزالہ نے کہا تلوار تو اُٹھا پھر مزا دیکھ کہ کیا
رنگ ہوتا ہی کوہان نے ارادہ کیا کہ رستم کو قتل کردن غزالہ نے مسکرا کر پشت پر کوہان کی ہاتھ
پھیرا اور کہا جا کر کوہ دشت کی سیر کرو کوہان کانپا اور تلوار نیام مین کر کے ایک جانب بھاگا غزالہ
نے بعد جانے کوہان کے خواجہ پر سے سحر اُتارا اور کہا کیون شہنشاہ اوج عیاری اب اِسکے معین
ہین اِسکی آبرو بچائیے گا خواجہ نے کہا یہ ہماری جان کے ساتھ ہی اگر کوئی اسیر ہاتھ ڈالیگا تو ہم
ضرور دخل دینگے اور جہانتک ہوسکیگا اِسکو قید سے رہا کرینگے مجھپر کیا موقوف ہی کل عیاران اسلام
اِسکے واسطے جان لڑائین گے صاحبقران زمان خود اِسکی مدد کرینگے غزالہ نے آہو چشم کو گلے
سے لگایا اور کہا ای نور نظر خدا حافظ جب ہماری خواہش ہو تب اِسی صحرا مین تلاش کر لینا آہو چشم نے
رو کر جواب دیا کہ ای مادر مہربان جو کچھ تقدیر مین ہو مین تو اب اُنکے ساتھ ہون ہر مقام پر مدد کرونگی
شنکال سے مقابلہ پڑیگا جو کچھ ہو وہ جھیلونگی جان پر کھیلونگی مگر اُنکا ساتھ نہ چھوڑونگی ماں بیٹیان
ملکر خوب روئین پھر آہو چشم نے تو رستم کو تخت پر سوار کیا ایک طرف روانہ ہو گئی غزالہ اُسی صحرا مین چلی
ایک مقام پر بارگاہ استادگرائی کنیزون کو ساتھ لیکر اُتر پڑین کنیزون نے کہا ابھی کہ مکان کو چلیے
غزالہ نے کہا اب گھر یہی صحرا ہی شنکال کو ضرور خبر پہونچی ہوگی یقین ہی کہ کوہان بلبلاتا ہوا دربار
شاہنشاہ مین جائے اور وہان جا کر آفت برپا کرے شنکال ضرور میری فکر کریگا اِسی مقام پر لڑونگی
یا تو مین اپنی جان دونگی یا اگر فتح تقدیر مین ہوگی تو فتح و فیروزی پاؤنگی مگر سامنے شاہ کے نہ جاؤنگی
کنیزین خاموش ہو رہین مگر کوہان جنگلون مین پھرتا ہوا سامنے قصر شنکال کے پہونچا وہ وقت
ہی کہ شنکال تخت پر بیٹھا ہی آٹھ نو لاکھ فوج گرد قصر کے فروکش ہی افسران فوج اپنے اپنے خیمے مین
بیٹھے ہین کہ لشکر مین ہنگامہ ہوا شنکال نے کہا ارے دیکھو تو یہ کیا معرکہ ہی کہ ہرکارے دوڑتے
ہوے آئے پہلے ہاتھ اُٹھا کر بد دعا دی قطعہ ای سرت سبز تا خزان بچرند ٭ شکمت طبل تا سگان
بدرند ٭ گرز آتش ہزار رنگارنگ ٭ بر سر تو موکلان بزنند ٭ شہنشاہ کے دوستون کو سوز و
گداز ہو مسلمانون کی عمر دراز ہو ای شہنشاہ نیا معرکہ درپیش ہی کہ آپ کے غلامون کو پسینے

اکہ کوہان سنگ بار دیوانہ وار وحشی مثال لشکر پر آگرا ہی کئی افسر مارے ہزار ہا دون سپاہیون کو قتل کیا
شنگال نے حکم دیا کہ ایک ساحر جنگلی صحرا نشین شہنشاہ کے لشکر کو ویران کر رہا ہی مگر وزیر جو بیٹھا ہوا ہین
بیٹھا ہی برفان برف بار اُسکا نام ہی عرض کی اے شہنشاہ طریقے سے معلوم ہوتا ہی کہ کوہان کسی کے
سحر مین ہی بیہوشی مین یہ حرکتین کر رہا ہی اگر ہوش مین ہوتا تو ایسی بے ادبی نہ کرتا اگر حکم ہو تو جا کر اُسے
گرفتار کر لاؤن شنگال نے حکم دیا کہ تمہین جاؤ مگر یہ بات مشہور نہ ہو کہ بادشاہ کے وزیر نے کوہان
کو گرفتار کیا ہابدولت کے واسطے بدنامی ہی برفان اٹھا باہر آکر دیکھا کہ کوہان سنگ بار بڑے زور
سے لڑ رہا ہی کئی خیمے گرا دیے مین کسی خیمے مین آگ لگا دی کہین پانی برسا دیا کہین شیر دوڑا دیے
برفان نے للکارا کہ او کوہان کیا چاہتا ہی کیون غربا کو قتل کر رہا ہی جو تو کہے وہ مین بجا لاؤن کوہان
ہنس پڑا کہا اے برادر تم وزیر اعظم ہو تم نہ مدد کروگے تو کون کریگا یہ کہکر دوڑا ہوا سامنے برفان
کے آیا برفان نے دیکھتے ہی کوہان کو ایک طائر چھوڑا اُس طائر نے گرد سر کوہان چرخ مارا منھ سے
شعلہ ہائے آتش چھوڑے اپنی آگ مین آپ جلگیا خاک اُس طائر کے سر پر کوہان کی گری کوہان
نے کہا اے وزیر اعظم یہ خاک کیسی گری برفان نے کہا یہ خاک قدم خداوندی ہی منھ پر مل لو بڑا نفع ہوگا
یہ سُنتے ہی کوہان نے وہ خاک چہرے پر ملی جیسے ہی خاک چہرے پر ملیکا ہوش آگیا دوڑ کر قدمون پر
برفان کے گرا کہا اے وزیر اعظم مین عجب طرح کی مصیبت مین ہون ذرا انصاف کرو میری کچھ خطا نہین بی
غزالہ نے بیٹی کی محبت مین مجھپر سحر کیا کہ مین آکر لشکر پر گرا میری کیا طاقت تھی کہ لشکر خداوند کو قتل کرتا مگر
دیوانہ وار وحشی مثال ہوش مین نہ تھا اِسوجہ سے یہ معاملہ ہوا برفان کوہان کو ساتھ لیے ہوے
سامنے شنگال کے آیا کہا اے شہنشاہ انقلاب شروع ہو گئے شنگال نے کہا بیہودہ مت بک اُس
طلسم کا وہ انتظام ہی کہ ہوا بھی تھرا آتی ہوئی آتی ہی اے کوہان تجھپر کیا سحر کہ گذرا کوہان نے کہا اے
شہنشاہ ساحران میرے پہاڑ پر آہو چشم قیدی کو لیکر آئی سارسیان زادے نے آکر دھوکا دیا مگر آپ جانتے
ہین کہ مین دھوکا نہین کھا سکتا مجھکو معلوم ہو گیا کہ یہ عمرو عیار ہی مین نے اُسکو بھی گرفتار کر لیا بعد
تھوڑی دیر کے آہو چشم کی مان بی غزالہ آکر پہونچین مجھکو سمجھانے لگین اور فرماتی تھین کہ انکو چھوڑ دو
سزا نہ دو مین نے جواب دیا کہ اتنی بڑی خطا فاش کی ہی مین نہین معاف کر سکتا اُنھون نے بالون
مین لگا کر مجھپر سحر کیا کہ میرا قلب اُلٹ گیا حضور کی فوج پر آپڑا مین گنہگار ہون جو چاہیے سزا دیجیے

مگر مین اپنے ہوش مین نہ تھا ان سب کا خون میری گردن پر ہوا شغنکال نے ہنسکر کہا کیون صاحبو القائے اسی کا نام ہی کہ ایک ساحرہ اگر ہماری دشمن ہوگی تو ہمارا کیا کرسکتی ہو کوئی ساحر اگر جاے اور بجاکر غزالہ کو گرفتار کرلائے ہم ابھی اسکو قتل کرتے ہین دیکھین تو اسکو کون بچاتا ہی بڑے بڑے سردار ساحران ملک بیٹھے ہین کہ اپنے کو سامری وجمشید جانتے ہین ایک ساحر موسوم بہ آہن تاب اپنے مقام سے اُٹھا کہا ای شہنشاہ مین غزالہ پر مدت سے عاشق ہون مین جو اُسکو گرفتار کرکے لاؤن تو آپ میرے کہنے سے اُسکی خطا معاف کردیجیے گا مین اُسکو اپنے گھر ڈالونگا اپنی زوجہ بناؤنگا شغنکال نے حکم دیا کہ خبردار جاتے ہی گرفتار کرلینا لاکھ روپے پیشے مگر خیال نہ کرنا جو تمنے کہا ہی وہی کرونگا تم اُسکو زوجہ بنانا آہن تاب اپنے مقام سے اُٹھا چالیس پتلے فولادی اپنے ساتھ لیکر آہن تاب چلا یہان ملکہ غزالہ صحرا مین اُتری ہین اور فرمارہی ہین نہین معلوم بیٹی پر کیا گذری اُس کمبخت نے مجھکو ساکن صحرا کیا اُسکو خدا ہر آفت سے بچائے ہر وقت اُسی کا خیال ہی مگر ملکہ آہو چشم رُستم کو ساتھ لیے ہوے اُسی صحرا مین ایک باغ ویران ہی اُسمین اگر ٹھہری ہی رُستم سے کہا میرا نیند کے مارے بُرا حال ہی رُستم نے آہو چشم کو زانو پر لٹا لیا آہو چشم کی آنکھ بند ہوگئی مگر ملکہ غزالہ دربارگاہ پر ٹہل رہی ہین کہ صحرا سے گرد اُڑتی دیکھا آہن تاب مع چالیس پتلون فولادی کے آکر پہونچا آتے ہی آواز دی کہ ای غزالہ رومال سے اپنے ہاتھ باندھ لو شہنشاہ نے یاد فرمایا ہی ای غزالہ اگر سرکشی نہ کروگی تو کیا تعجب ہی کہ خطا معاف ہوجاے اور اگر سرکشی کروگی تو قتل ہوجاؤگی غزالہ اپنے مقام سے اُٹھی چاہا سحر کرون آہن تاب نے آواز دی ای حشتام تیر پران جلد آؤ غزالہ کو گرفتار کرلو صحرا سے گانے کی آواز آئی کہ کوئی خوش آواز بصد سوز وگداز یہ اشعار عاشقانہ گا رہا ہی

نظم

ہمپہ جو جو کچھ ہوا سب آپ پر کھل جائے گا — بندہ پرور دیکھنا جب دل کسی پر آئے گا
تیغ زنگ آلودہ خنجر کند بازو ناتوان — مجھکو مرنے کے لیے جلاد بھی ترسائے گا
فاتحہ پڑھیے کہ رُکنے کا نہین تیر نگاہ — اُنکو اِس سے کیا غرض کوئی اگر مرجائے گا
منھ پہ گلگونہ لہو کا میرے ملکر شرم سے — دیدۂ جوہر نیام تیغ مین چھپ جائے گا
پاکدامن فیض ابر تیغ کر سکتا نہین — رنگ خون قاتل کے پیراہن کیونکر جائے گا
گو تقاضاے اجل سے جان لب پر ہی مگر — اور بھی کچھ دن ہمین وعدہ ترا ٹھہرائے گا

تار نگہ رکھتے نہین دامن کہان ہوائے نسیم	اشک اگر آنکھ مین کیا کیا ہمین شرماے گا

یہ آواز جو کان مین غزالہ کے پہونچی دیکھا ایک جوان مرکب پر سوار اشعار مذکور کہتا ہوا آتا ہے غزالہ نے
تکی کی اسکو مٹاؤن مگر وہ جوان گھوڑا بڑھا کر قریب آگیا غزالہ نے ایک دستک دی کہ ایک نازنین مہ جبین
آکر پہونچی اور آکر اس جوان کا ہاتھ تھام لیا کہا صاحب باغ دلکشا مین چلکر سیر گل و غنچے تیار ہین نرگس
شہلا کو تمھارے انتظار مین یہ کہکر اس جوان کا ہاتھ تھاما اس نازنین نے منھ پر جوان کے ہاتھ پھیرا
جیسے ہی ہاتھ پھیرا وہ جوان گھوڑے سے کود اساتھ اس نازنین کے طرف صحرا کے روانہ ہوا آہن تاب
بہت جھلایا پتلون کو اشارہ کیا وہ پتلے دوڑ کر غزالہ کو لپٹ گئے کسی نے منھ پکڑا کسی نے ہاتھ تھام لیا
اسطرح لپیٹ کر غزالہ کو سامنے آہن تاب کے لائے آہن تاب نے غزالہ کو سپرد کیا اور پتلوں سے
اشارہ کیا کہ سب افسرون کو گرفتار کرلو پتلون نے تھوڑے ہی عرصے مین سب افسرون کو گرفتار
کرلیا فوج والون نے چاہا کہ آہن تاب پر جا پڑین لیکن آہن تاب نے ایسا سحر کیا کہ سب بیٹھے
کے بیٹھے رہگئے اگر اُٹھتے مین تو زمین ہلجاتی ہے اس ناچاری مین سب بیٹھے ہین مگر آہن تاب قصد
کر رہا ہے کہ قیدی کو لیکر روانہ ہون غزالہ کی آنکھون مین آنسو بھرے ہوے دعائین مانگ رہی ہین
کہ اے رحیم و کریم و اے سمیع و علیم اس ظالم کے ہاتھ سے بچالے اس آفت سے نجات دے **نظم**

خداوندہ ستم رارہ نہ گردان	چو روز اندر جہان فیروز گردان	شبے دارم سیہ چون بخت امید
درین شب روسپیدم کن چو خورشید	توئی یاری دہ فریاد ہر کس	بفریاد من فریاد خواہ رس

اے بے نیاز رحم اپنا شریک کر بے قرار ہو کر جو غزالہ نے دعا کی صحرا سے گرد اڑی ایک جادوگر نوجوان
نامہ ہاتھ مین پکارتا ہوا آتا ہے کہ اے آہن تاب خبردار غزالہ کو قتل نہ کرنا شہنشاہ کا حکم ہے کہ غزالہ
ہمارے طلسم کی رونق ہے شاہنشاہ اِسے پہلو مین جگہ دینگے یہ کہکے غزالہ سے آنکھ ملائی اور ظاہر
کیا کہ اے غزالہ مین ہون عمرو عیار تمھاری رہائی کو آیا ہون غزالہ نے اشارہ کیا کہ اگر آہن تاب قتل ہو
تب بہتر ہے خواجہ نے کہا اے غزالہ تاسف کا مقام ہے کہ تمنے ایسا سحر نہ کیا کہ ان پتلون سے بچتین
غزالہ نے کہا خواجہ یہ پتلہا ے طلسمی ہین جبتک آہن تاب نہ مٹیگا جبتک یہ زور دن پر رہینگے
خواجہ نے غزالہ سے باتین کرکے آہن تاب سے کہا اے آہن تاب تمنے کیا کار نمایان کیا ہے کہ اس
بافیہ کو گرفتار کر لیا ہے مگر دیکھو پہاڑ پر آگ جل رہی ہے معلوم ہوتا ہے کوئی ساحر آتا ہے آہن تاب

اسطرف پلٹا خواجہ نے خنجر اسکی کوکھ پر مارا کہ شکم چاک قصہ پاک مرتے ہی آہن تاب کے وہ سب پتلے
جلنے لگے کچھ جلگئے کچھ بھاگے خواجہ نے غزالہ کو رہا کیا غزالہ نے کہا اے شہنشاہ اوج عیاری آپ نے بڑا
احسان کیا مگر فساد شروع ہوا اسکا خیال رکھیے گا دو پتلے بھاگ گئے ہین وہ شاہ کو خبر کرینگے حقیقت مین
وہ پتلے بھاگے ہوے جاتے تھے ایک صحرا مین پہونچے تھے کہ آسمان سے شعلہ گرا دونون جلنے
لگے اسی حال مین لباس اپنا نوچتے ہوے سامنے شنکال کے پہونچے شنکال نے جو دیکھا کہ پتلے
فولادی جل رہے ہین سامنے حوض بنا ہوا تھا اشارہ کیا کہ یہ آب غسل سامری ہے آ مین پھاند پڑو دونون
پتلے اس چشمے مین کود پڑے لباس جو پہنے ہوے تھے وہ تو جلگیا جسم سالم رہا شنکال نے پوچھا
ارے کیا ہوا پتلون نے سب کیفیت بیان کی کہ آہن تاب نے جاتے ہی غزالہ کو پکڑ لیا مگر ایک
جادوگر نے آکر سر میدان آہن تاب کو مارا ہملوگ جلنے لگے جب بھائی ہمارے جلے تب
ہملوگ بھاگے راہ مین تھے کہ آسمان سے شعلۂ آتش گرا ہملوگ جلنے لگے یہ نہ جانتے تھے
کہ آب غسل سامری سے صحت ہوگی ورنہ سب کو بچا لاتے شنکال نے کہا اے طیران جادو اب
تم جاو طیران جادو اپنے مقام سے اٹھا کہا اے شہنشاہ مجھکو خبر ملی ہے کہ بی آہو چشم ور تم بھی اسی
صحرا مین ہین لیکن مقام معلوم نہین ہے یقین ہے کہ جب جاؤن تو معلوم ہو جاوے یہان خواجہ ساتھ
غزالہ کے اترے ہوے ہین غزالہ کو تخت پر بٹھایا اور فرمایا یہ صحراے رنگین حصار ہے تمھین ہم
اس مقام پر قایم کرتے ہین تم لشکر لیکر اترو ہم ساحر کو نہ آنے دینگے دل و جان سے کوشش کرینگے
غزالہ نے عرض کی اگر آپ عنایت فرمائین گے تو مین براے مقابلہ شنکال موجود ہون خواجہ نے
حکم دیا کہ بھرتی جاری کرو غزالہ تخت پر بیٹھی بھرتی جاری ہے ساحر ملازم ہو رہے ہین مہتر برق فرنگی کہ
جنگل مین پھر رہا تھا اسنے خبر سنی کہ صحراے رنگین حصار مین استاد بھرتی کر رہے ہین حیران تھا کہ
استاد سے کیونکر ملاقات کرون اس سوچ مین بیٹھا تھا کہ سامنے سے دیکھا ایک مہاجن آگے
آگے دس مزدور پشت پر ہر ایک مزدور پر ایک ایک توڑا لدا ہوا برق نے جو روپے دیکھے تڑپ گیا
رنگ و روغن عیاری کا نکالا ایک برہمن کی شکل بنا لوٹیا اور ڈول ایک طرف رکھ لیا کونا دھوتی
کا بچھا کر اسپر ستو گوندھنے لگا اور دہی ستو کے پنڈے بنا بنا کر انگوٹھون سے ہاتھ کے نگل رہا ہے
مہاجن نے قریب آکر ڈنڈوت کی برہمن نے کہا بچہ بھلا ہو مہاجن نے کہا کیون مہاراج دیوتا کیا

نمک نہین ہی برہمن نے کہا ہمارا آج نمک کہان میسر ہو اپنا پیٹ پھر رہے ہین مہاجن کو بڑا رحم آیا کہا
برہمن دیوتا ہاہم تمکو نمک دینگے مزدورون سے کہا توڑے رکھدو پانی پی لو تب آگے بڑھنا مزدورون
نے توڑے رکھدیے برہمن نے ڈول بھر اپہلے مہاجن کو پلایا پھر مزدورون کو پلایا سب پیتے ہی پانی
کے بیہوش ہوے برق فرنگی نے وہ دسون توڑے ایک درہ کوہ مین گاڑ دیے اور آپ وہانسے
ساحر کی شکل بنکر نکلا اُس مقام پر آیا جہان لوگ بھرتی ہو رہے تھے خواجہ نے پکار کر کہا جو ملازم ہوگا
اُسکو ہزار روپی کی ضمانت دینا پڑیگی ایک ساحر تڑپ کر نکلا کہا اوشہنشاہ اوج عیاری مین باہر کا رہنے
والا ہون یہان کوئی ضامن نہین ہو نقدی روپیہ فرمائیے تو جمع کر دون خواجہ نے ہاتھ پکڑ لیا کہا او
مکار مین نے تجھکو پہچانا نقدی روپیہ کہان سے آیا جلد بتا برق نے کہا اُستاد ایک مہاجن جاتا تھا
مین نے آپ کا نام لیکر اُسکو بیہوش کیا دس توڑے اُس سے لیے ہین وہ درہ کوہ مین چھپا دیے ہین
خیال مین آیا کہ اُستاد کو آگاہ کردون اُستاد کو روپی کی ضرورت رہتی ہو خواجہ نے گلے سے لگا لیا فرمایا
او فرزند مین تجھی کو اپنا نائب کرونگا تو اس لایق ہو کہ تجھکو زنبیل ملے برق فرنگی نے وہ دسون توڑے
جو کہ مہاجن سے لیے تھے وہ لاکر خواجہ کو دیے خواجہ نے وہ توڑے نذر زنبیل کیے برق کو
لیکر لشکر مین آئے کہا او ملکہ غزالہ یہ معتبر برق فرنگی عیار ہو اسکا خیال رکھیے گا یہ کسی ساحر کو نہ آنے دیگا
ملکہ غزالہ نے برق فرنگی کو کرسی معقول دی برق فرنگی بیٹھا ہو کہ ہرکارون نے آکر خبر دی کہ طیران جادو
آتا ہی غزالہ نے تھرا کر کہا کہ یہ وہ ساحر ہو کہ جسکے نام سے ہوش سب کے اُڑتے ہین ایسا سحر کرتا ہی کہ اگر
لاکھ ساحر سامنے ہون تو دم بھر مین تسخیر ہو جائین سب کو دیوانہ بنائین یہ سُنکر برق فرنگی روانہ ہوا
یہان طیران دربارگاہ پر اپنے بیٹھا تھا کہ سامنے سے ایک عورت نہایت حسین وجمیل دیوانہ وار

یہ اشعار عاشقانہ گاتی ہوئی با ناز و انداز آئی ہو نظم

اشک اُمڈے تو دامن سے ٹپک کر نکلا
گھٹتے گھٹتے نکل آیا دم خنجر باہر
خاک پیوند لحد کے لیے لائی ہو صبا
نکل آئے مرے پہلو سے کچھ اخگر باہر
خوف آوارہ مزاجی ہین آتا ہی نسیم

قعر دریا سے نکل آئے شناور باہر
جذب مشتاق شہادت کو نظر کر ظالم
کارسازی کے سب اسباب ہین باہر باہر
گر نہین ضبط کا یارا ہی تو ہان بسم اللہ
طفل اشک آنکھ سے رہنے لگے اکثر باہر

اِسقدر جوش محبت سے گلو نے کھینچا
اُدھر گل آیا ہی کمرے ترے خنجر باہر
نہ ملا حضرت دل کا تو پتا وقت شگاف
چھوڑ پہلو کو نکل جا دل مضطر باہر
طیران نے جو اُس عورت کو دیکھا

اشارے سے بلایا وہ سامنے آکر بیٹھ گئی بال کھولدیے کھیلنے لگی اسقدر کھیلی کہ طیران نے حیران ہوکر کہا
معلوم ہوتا ہو کہ اِسکے سر پر کوئی آسیب ہو اُسی نے اِسکو آوارہ کیا ہو ملازمون نے کہا کسی ملا سیانے کو
ڈھونڈھین گے طیران کہتا ہو اگر اِسکا علاج ہو اور یہ ہوش مین آجاسے تو مین اسکو صحبت مین رکھونگا
اور خاتون محل قرار دونگا یہ سب باتین کر رہے تھے کہ طرف سے گانون کے دیکھا کہ ایک شخص باریش
سفید جامہ پہنے ہوے کتاب بغل مین بکتا ہوا آتا ہو کہ کیون او نالایق مین نے تجھکو کیونکر جلا دیا مین
پہلے ہی سمجھاتا تھا کہ اِسکو چھوڑ دے مگر تو نے نہ مانا ایک فتیلے مین آخر جلگیا طیران نے کہا دیکھو وہ سامنے
عامل آتے ہین کسیکو جلا کر آئے ہین کہتے ہوے آتے ہین لوگون نے مولوی صاحب کہکر پکارا وہ
مولوی آئے اُس عورت نے بھی مولوی کو دیکھکر منھ زمین مین چھپانے لگی مولوی صاحب نے کہا کیون
او نالایق تو نے اس غریب کو ستایا ہو بس اب ہٹ جا ورنہ جلا دونگا طیران نے پوچھا کیون مولوی صاحب
یہ کون ہو مولوی صاحب نے کہا یہ لاہور کا الگوری ہو ایک اور شخص پر یہ آتا تھا مین نے اِسکو تسخیر
کرکے دفن کیا تھا کسی نے وہ مقام کھولدیا ہوگا اِسکی عادت ہو کہ عورتون کو بہت ستاتا ہو طیران
نے کہا مولوی صاحب جو یہ عورت صحت پائے تو جو مانگیے گا مین وہ دونگا مجھے اُس عورت پر بڑی
توجہ ہو اسکا بیقرار ہونا اور جنگل مین پھرنا مجھپر شاق ہو مولویصاحب نے کہا خیمے مین چلئے ابھی اسکو
جلا دونگا طیران مولویصاحب کو ساتھ لیکر بارگاہ مین آیا اُس عورت کو بھی کھینچ کھینچکر لائے
چاہتی ہو کہ مولویصاحب کی صورت نہ دیکھون جب آنکھ ملاتی ہو تب مولوی صاحب فرماتے ہین کیون او
نالایق اسکے سر سے نہ اُتریگا بارگاہ مین آکر پھول منگوائے عطر منگوایا کہا کچھ سونا رکھیے طیران نے
چند اشرفیان رکھین مولوی صاحب نے کہا اِسکے تول لکھے ہین سوا سیر سے کم وزن نہ ہو طیران نے
سوا سیر سونا منگایا مولوی صاحب نے کتاب مین سے ایک فتیلہ لکھا اور کہا اِسکو روشن کیجیے
مگر آپ بہ نگاہ غور اِسکو ملاحظہ فرمائیے گا طیران نے وہ فتیلہ ہاتھ مین لیا ایک چراغ مین رکھکر روشن
کیا پانچ چھ آدمی مصاحبون مین بھی طیران کے ساتھ تھے جیسے ہی فتیلہ روشن ہوا اسقدر دھوان
ہوا کہ تمام بارگاہ دھوئین سے بھر گئی بارگاہ دھوئین سے بھرتے ہی طیران و ساتھ والے سب بیہوش
ہوے وہ عورت خنجر گھسیٹ کر اُٹھی خواجہ نے ہاتھ پکڑ لیا کہ او حیا اِسکو قتل نہ کرنا لپشتارہ باندھکر لیجا
سامنے غزالہ کے پہونچا شاید یہ اطاعت اسلام کرے پیشانی اِسکی روشن معلوم ہوتی ہو برق فرنگی نے

اپنے نام کا نعرہ کیا نعرہ برق
تڑپنے مین ہین برق رفتار ہون
ارسطوے ذی علم شاگرد ہی

منم برق رفتار خنجر گذار
کے کون مکار و غدار ہون
بزیر قدم غرب ہی شرق ہی

کہ استاد ہین خواجہ نامدار
کرون سیکڑون کوس کی راہ طی
چھلاوہ ہون مین نام بھی برق ہی

خواجہ نے وہ سونا وغیرہ اٹھالیا اور روانہ ہوگئے مگر برق نے پشتارہ طیران کا باندھ لیا اور سراچہ چاک کرکے چلا طلاے پر گھمسان آتشبار تھا اُسنے دور سے دیکھا کہ ایک سیہ پوش پشتارہ بدوش جاتا ہی سوچا کہ اگر پکارونگا تو یہ بھاگ جائیگا سحر کرکے اُڑتا ہوا چلا صحرا مین آکر برق ایک نخل کے سایہ مین ٹھہرا تھا کہ گھمسان نے سحر کیا کہ برق فرنگی دھڑ سے گرا آواز آئی کہ منم گھمسان جادو برق نے دیکھا کہ درخت سے ایک جادوگر اُترا اُسنے جو طیران کو پشتارے مین بندھا دیکھا گھبرا گیا کہا او نابکار تونے اِنکو کیونکر پایا برق نے کہا مجھسے فرمایا تھا کہ مجھکو بارگاہ مسلمانان مین لے چلنا مین غزالہ و آہو چشم کو گرفتار کرونگا موافق وعدے کے لیے جاتا ہون گھمسان نے کہا تونے بیہوش کیون کیا برق نے کہا جیسا وعدہ تھا وہ کیا بارگاہ مسلمانان مین لیجاکر ہوشیار کرونگا یہ غزالہ کو گرفتار کرلین گے مین تو اِنکا نوکر ہون گھمسان حیران ہی کہ ہر ایک بات کا جواب دیتا ہی شاید ایسا ہی ہو کہ پہلو سے آواز آئی کہ اس مکار کو زندہ نہ چھوڑنا یہ بلاے روزگار ہی اگر یہ قتل ہوگا تو عمرو کو بڑا صدمہ ہوگا اُنکا شاگرد رشید ہی عمرو کو اُسپر بڑا ناز ہی گھمسان نے پلٹ کر دیکھا کہ ایک جادوگر نحیف وضعیف روتا ہوا آتا ہی گھمسان نے کہا کیون بھائی تمہاری اِسنے کیا خطا کی ہی جادوگر نے کہا یہ چور ہی وہ سامنے جنگل مین جو چھپر پڑی ہی اُسمین اسباب رکھا تھا یہ چرا لیگیا مین کئی دن سے اِسکو ڈھونڈھتا تھا آج مین نے اِسکو دیکھا کہ تمہارے ہاتھ سے گرفتار ہوا اب اِسکو زندہ نہ چھوڑنا اِسکی ذات سے ساحرون کو بہت آزار پہونچین گے طیران جادو کے گرفتار ہونے کی خبر سنکر دوڑا آیا یہ مارا جاے تو فساد دفع ہو آپ کا نام نامی کیا ہی گھمسان نے کہا کہ مین طلایہ دار لشکر طیران کا ہون مین نے دور سے دیکھا کہ یہ پشتارہ بدوش جاتا ہی مین سحر کرکے آیا اُس ساحر نے برق کو ایک لات ماری اور کہا کہ بتا میرا اسباب کہان ہی برق نے کہا سامنے جو غار ہی اُسمین اسباب رکھا ہی جاکر اُٹھا لیجیے برق سب کو ساتھ لیکر چلا مگر وہ ساحر دمبدم برق کو مارتا ہی اور کہتا ہی خبردار دھوکا نہ کرنا اگر ایک چیز بھی کم ہوگی تو تیری جان لونگا زندہ نہ چھوڑونگا ایک گٹھڑے مین اوپر کوٹے تھے اور نیچے اُسکے روپیہ تھا وہ بھی تو اُٹھا لیگیا برق نے کہا وہ سب موجود ہی ابھی اُسمین تقسیم نہین ہوا قریب

اس غار کے لایا غار کو دیکھا کہا وہ دیکھیے سامنے اسباب رکھا ہی گھمسان جھکا کہ مین دیکھون کہ کیا کہتا ہی اُس بڈھے نے پشت سے حلقہ ہاے کمند مارے اور اپنے نام کا نعرہ کیا نعرۂ خواجۂ عمرو

عمرو ہون مین عیار صاحبقران
زمانے کا مکار و غدار ہون
اُڑا دون صبا کے بھی مین ہوش کو
جہانگیر عالم کا عیار ہون

مرے مکر سے کانپتا ہی جہان
مرا تیز رفتار ہو گر قدم
نہ پائے مری گرد پاپوش کو

تراشندۂ ریش کفار ہون
صبا ٹھوکرین کھاے ہر ہر قدم
دوندہ جہانگرد طرار ہون

برق سے کہا ابے بھاگ برق تو پشتارہ لیکر ایک جانب بھاگا خواجہ ایک طرف گئے لیکن شنکال دربار مین بیٹھا تھا جس مہاجن کا برق نے روپیہ لیا تھا اُسنے آکر فریاد کی کہ دس ہزار روپے میرے فلان جنگل مین لٹ گئے آپ حاکم ہین دلوا دیجیے شنکال نے کتاب دیکھی ہنسکر کہا برق فرنگی عیار اسکو دم دیکر روپیہ لیگیا بارو راہ مین ہوشیاری سے چلا کرو عیار جا بجا پھرتے ہین جیسا موقع ہوا ویسی عیاری کرتے ہین گھمسان راہ مین مارا گیا اور برق فرنگی طیران کو لے گیا اُسکے فوج والون کو نامہ لکھو کہ تم لوگ لشکر کشی کرکے جاؤ شاید تمھارے خوف سے اسکو نہ قتل کرین بی غزالہ کو ایسی سزا دونگا کہ عمر بھر یاد کرین مابدولت کے مقابلے مین اُتری ہوئی ہین وہ لشکر کشی کرین کو بھاگتے راستہ نہ ملے نہین معلوم بی غزالہ کیا سمجھی ہین نامہ شنکال کا ایک طائر لیکر چلا طیران کا بھائی سیران جادو بارگاہ مین بیٹھا ہوا افسوس کر رہا ہی کہ بھائی صاحب کو کون چرا لیگیا طلاے والون نے خبر دی کہ گھمسان پیچھے عیار کے گئے تھے پلٹ کر نہین آئے ایک ساحر نے کہا کہ اُنکا لاشہ تو جنگل مین پڑا ہی یہ سُنکر سیران بہت پریشان ہوا کہ طائر نے آکر نامہ دیا شنکال کی طرف سے لکھا تھا کہ اے سیران تم اپنے بھائی کی رہائی کو جاؤ اور اُسکو رہا کرو فوج کو بھی حکم دیدو کہ وہ لوگ بھی جائین اگر راہ مین کوئی روکے تو مقابلہ کرو اور پھر کر طیران کو لاؤ سیران یہ نامہ دیکھتے ہی غرق زمین ہوا زمین کاٹتا ہوا چلا یہان برق فرنگی پشتارہ طیران کا لیے ہوے دربار مین آیا غزالہ نے حکم دیا کہ طیران کو باندھو وہ طیران کو ستون سے باندھا زبان مین سوزن دی برق نے طیران کو ہوشیار کیا طیران کی جو آنکھ کھلی اپنے کو دربار غزالہ مین پایا حیران تھا کہ مین یہان کیونکر آیا برق نے پکار کر کہا اے طیران مین تجھکو گرفتار کر لایا اب سامنے غزالہ کے موجود ہو لات ومنات پر لعنت کرو پیدا کرنے والے کے مطیع ہو طیران نے غصے سے طرف برق کے دیکھا غزالہ نے کہا اے برق اسکو قتل کرو یہ سیاہ رو نہ مانیگا اسکو اپنے سحر پر

بڑا گھمنڈ ہی سارا گھمنڈ نکلجائیگا برق نے نیمچہ کھینچا کہا ای طیران ایک ہاتھ مارتا ہون کہ سر تمھارا اُڑ جائےگا
اب بھی بہتر ہی کہ اطاعت اسلام کرو طیران نے اِنکار کیا غزالہ نے کہا ای برق اسے جلدی قتل کرو برق
نیمچہ کھینچکر بڑھا کہ ہاتھ مارون کہ زمین شق ہوئی نعرہ ہوا کہ منم سیمران جادو طیران کی کمر مین نیمچہ دیکے لے اُڑا
غزالہ نے چاہا پیچھا کرون ساحرون نے روک لیا کہ ملکہ اِسکے تعاقب مین نہ جایئے ساحر زبردست ہی
ایسا نہ ہو کہ راہ مین کوئی اُفتاد پڑے مگر غزالہ نے نہ مانا پر پرواز پیدا کر کے چلین کئی سو مصاحب انکے
ساتھ اُڑے راہ مین جا کر غزالہ نے نعرہ کیا کہ او سیمران کہان جاتا ہی ٹھہر جا مین آ پہونچی یہ سُنکر سیمران
زمین پر آیا اور یہ سوزن طیران کی زبان سے نکالی اب تو طیران چٹک کر سحر کرنے لگا جسپر سحر کیا وہ بیہوش
ہوگیا طرف غزالہ کے چلا غزالہ آگ برسا رہی ہی مگر طیران نہین مانتا کہ صحرا سے گرد اُڑی کل لشکر طیران کا
آکر پہونچا اور غزالہ کو گھیر لیا غزالہ نے جو اپنے کو اِس آفت مین مبتلا دیکھا گھبرا گئی کہ دوسری طرف سے
گرد اُڑی لشکر غزالہ بھی آکر پہونچا دونون لشکر آپس مین ملگئے سحر ہو رہے ہین ساحر گر رہے ہین کوئی
قتل ہوا کوئی مارا گیا کوئی بھاگ گیا مگر طیران جو بلند ہوا نگاہ اِسکی طرف باغ ویران کے گئی دیکھا رستم
بیٹھے ہین اور آہو چشم زانون پر سو رہی ہی حیران ہو گیا کہ یہ یہان کہان تڑپ کر گرا دونون کو اُٹھا لایا
غزالہ نے دور سے دیکھا کہ بیٹی گرفتار ہو گئی اور رستم بھی پھنسے چٹک چٹک کر لڑنے لگی یہی چاہتی ہی
کہ رستم و آہو چشم کو رہا کرون مگر طیران بلاے روزگار ہی وہ وہ سحر کر رہا ہی کہ آگ پانی برس رہا ہی جسطرف
غزالہ جاتی ہین شعلہ ہاے آتش دیکھکر ہٹ جاتی ہین جو سردار انکا قریب آگ کے پہونچا اُسکو آگ نے
کھینچ لیا اور جلا کر خاک کیا کئی سو ملازم غزالہ کے جلے تب غزالہ نے بیقرار ہو کر طرف آسمان کے ہاتھ
اُٹھائے اور پکار اُٹھی کہ ای رحیم و کریم رحم اپنا شریک کر ای خالق بے نیاز ہو ای رب کارساز بچالے نظم

یالطیف و خبیر یا حافظ — یا سمیع و بصیر یا حافظ — یا قوی یا سلام یا قدوس — یا ولی یا قدیر یا حافظ
یا ملک یا سلام یا باری — یا علی یا کبیر یا حافظ — یا خفی یا لطیف یا شاہد — یا رضی یا نصیر یا حافظ
یا قریب و مجیب یا واحد — یا مجید و منیر یا حافظ — یا بدیع و سریع یا دافع — یا ہو اللہ نظیر یا حافظ
یا جمیل و جلیل یا حافظ — یا مبین و مجیر یا حافظ — پھر اُسے روز عیش دکھلا دے — رنج مین ہوا اسیر یا حافظ

غزالہ نے جو بیقرار ہو کر دعا کی تیر دعا ہدف مراد پر پہونچا آسمان پر نعرہ ہوا کہ منم شکال بن شکل دیکھا
تخت اُڑتا ہوا آتا ہی تاج سر پر آواز دی کہ ای طیران ذرا میرے پاس آؤ تو مین وہ سحر کرون کہ سب جل جائین

کوئی زندہ نہ بچے طیران جادو بلند ہوا قریب تخت آیا سیبران دیکھ رہا ہی کہ بھائی صاحب قریب تخت تاجدار
پہونچے تاجدار نے ہاتھ بڑھایا ہاتھ پکڑ کر طیران کا اوپر کھینچ لیا دیکھکر کہا ای طیران سامنے آگ جل رہی ہی
جیسے ہی طیران اوسر پلٹا خواجہ نے خنجر کو کمر پر مارا کہ شکم چاک قصہ پاک طیران کے مرتے ہی آگ سب بجھ گئی
سیبران حیران ہوا مگر کہتا تھا کہ شہنشاہ سے شکایت کرونگا کہ آپ نے طیران کو کیون مارا مگر غزالہ نے
جھکر سحر کیا کہ آگ بہنے لگی کئی سو ساحر جلکر خاک ہوے تاثیر سحر طیران موقوف ہوئی غزالہ نے ڈھونڈکر رستم
و آہو چشم کو رہا کیا آہو چشم کو تخت پر سوار کر لیا رستم مرکب پر آہو چشم نے بھی سحر کیا کہ پانی برسا ہزارون ساحر
غرق دریاے لعنت ہوے سیبران نے ناچار ہو کر طبل بازگشت بجوایا اور لشکر لیکر پلٹا ساحرون سے کہا
مین دربار شہنشاہ مین جاتا ہون شہنشاہ سے جاکر شکایت کرونگا کہ آپ نے طیران کو کیون مار ڈالا
مین آپ سے دعویدار ہون سامنے خداوند کے فریاد کرونگا آخر سبب کیا ہی اُسنے کیا خطا کی تھی مین نے
آنکھون سے دیکھا کہ آپ نے طیران کو بلایا اور تخت ہی پر قتل کیا یا شاید کوئی شعبدہ ہو یہ سوچکر لشکر اسی
مقام پر اُتارا اور آپ دربار مین شمشکال کے آیا پایہ تخت کو بوسہ دیا ہاتھ باندھکر سامنے کھڑا ہوا کہا ای
شہنشاہ مین کچھ عرض کرنا چاہتا ہون امیدوار ہون کہ جواب باصواب ملے مین بموجب آپ کے حکم کے
دربار غزالہ مین گیا اور طیران کو لے نکلا راہ مین آکر غزالہ نے گھیرا لشکر بھی پہونچ گیا او نکا لشکر بھی آیا
طیران نے وہ آگ روشن کی کہ ہزارہا ملازمان غزالہ جل رہے تھے عین وقت پر حضور پہونچے ہمکو گھمنڈ
ہوا تھا کہ شہنشاہ آگئے غزالہ کو گرفتار کرینگے مگر آپ نے طیران کو قتل کیا پس اُسکی کیا خطا تھی شمشکال
نے ہنسکر کہا مین نے اپنے مقام سے جنبش بھی نہین کی مین طیران کو کیون قتل کرتا سیبران نے کہا اب
عذر نہ کیجیے مین نے اپنی آنکھون سے دیکھا ہی کہ آپ نے طیران کو قتل کیا ہی شمشکال نے جھلا کر جواب دیا
اِسکو سامنے سے ہٹاؤ بیہودہ بکے جاتا ہی سب سردار موجود ہین جسوقت سے ہم دربار مین آئے ہین نے
دربار سے جنبش نہین کی اور یہی کہے جاتا ہی کہ آپ نے طیران کو قتل کیا ہی لوگون نے سیبران کو ہٹایا
سیبران روتا ہوا باہر نکلا لوگون نے سیبران سے پوچھا کیون بھائی کیون روتے ہو سیبران نے کہا ہمپر
بڑی بدعت ہوئی شہنشاہ نے ہمارے بھائی کو مار ڈالا سبب پوچھا تو خفا ہوتے ہین اب ہم جاکر غزالہ سے
ملین گے وہ قدر شناس ہی جب تو مقابلہ شاہ مین اُتری ہی اُسی کے ساتھ جانبازی کرینگے اگر اُنکی محبت مین
مارے گئے تو جنازہ دھوم سے اُٹھیگا سب اہل اسلام ساتھ ہونگے یہ کہتا ہوا چلا خدمتگارون نے

اگر شنکال سے خبر کی کہ سیران جادو رنجیدہ ہوکر گیا ہی کہتا ہی جاکر غزالہ کا شریک ہونگا شنکال نے یہ
سنکر آفت جادو کو حکم دیا کہ جاؤ جاکر سیران کو پکڑ لاؤ آفت جادو چلا بیس ہزار جادوگر ساتھ لے لیے
اگر یہان سیران جادو اپنے لشکر مین آیا افسرون کو جمع کیا انسے سب حال کہا اور کہا یارو میرا یہ ارادہ ہی
کہ جاکر غزالہ کی اطاعت کرون اور سامری و جمشید پر لعنت ہو اب مین شہنشاہ کی بربادی کی فکر کرونگا سب نے
کہا بسم اللہ چلیے ہم بھی شریک ہین سیران گینڈے پر سوار ہوا لشکر کو ساتھ لیکر چلا مگر ساتھ والون سے کہتا ہی
کہ یارو ایک بات افسوس کی ہی کہ ملکہ غزالہ کیا خوش ہونگی کہ کوئی کام کرکے نہین آئے کچھ قدر نہ ہوگی بڑا
افسوس کرتا ہون کہ کیا منھ لیکر ملون یہ سوچتا ہوا جاتا تھا کہ آواز مہیب کان مین آئی کہ ای سیران کہان
جاتا ہی ہم فرستادۂ شہنشاہ آفت خیز سیران نے جو آفت کو آتے ہوے دیکھا فوج کو اشارہ کیا کل
اہل فوج آمادہ ہوگئے مگر آفت آکر گرم سحر ہونے لگے سیران بھی جم جکر سحر کر رہا ہی آفت نے جو دیکھا کہ
سیران بڑے زور و شور سے لڑ رہا ہی اسکا گرفتار ہونا دشوار ہی تلوار کھینچکر پکارا کہ او سیران ٹھہر جا
مجھسے تو مقابلہ کر شہنشاہ تجھسے بہت خفا ہین تونے غضب کیا کہ شہنشاہ پر تہمت رکھی وہ قسمین کھاتے ہین کہ
ہین نہین گیا مین نے طیران کو نہین مارا مگر تم اپنی ہی کہے جاتے ہو آخر شہنشاہ آزردہ ہوے مین وعدہ
کرتا ہون کہ تیری خطا معاف کرادونگا پھر وہی عہدہ ملیگا اپنے مصاحبون مین درج فرمائینگے سیران نے
پکار کر کہا کہ او آفت جادو کیا بکتا ہی مین اُسکے ساتھ بیٹھنا نہین چاہتا ہون یہی خواہش ہی خوب دل کو
کاہش ہو کہ دربار غزالہ مین پہونچون اور شہنشاہ سے لڑون آفت نے ایک دو منتر مارا کہ آگ برسنے
لگی مگر سیران نے آگ کو بجھایا دو چار سحر آفت نے کیے مگر سیران نے دفع کر دیے آخر آفت سحر کرتا
ہوا قریب آیا سیران نے ایک دستک دی اور پکارا کہ ای دل نواز اِس سرکش کو لینا صحرا سے ایک
نازنین مہ جبین پیدا ہوئی اور یہ اشعار عاشقانہ گاتی ہوئی ناز و کرشمہ دکھاتی ہوئی مسکراتی آئی النظم

حیا بڑھنے نہین دیتی ارادہ نوجوانی کا — اِشارہ ہوکے رہجاتا ہی ہمیر مہربانی کا
نہین سُنتا اُسے اب دل لگاکر کوئی رغبت سے — مزا محفل مین تیری لٹ گیا میری کہانی کا
خیال وعدہ ہی ای مرگ آنکھین بند کیا ہونگی — نہ جائیگا نگاہون سے تعلق پاسبانی کا
نگاہون مین سُبک ہون اُسکی پی جاے کیون ظالم — لہو ہلکا ہوا ایسا مزا دیتا ہی پانی کا
خیال وعدہ اُنکا گو تسلی بخش ہی لیکن — نسیم ابتک وہی عالم ہی اشکون کی روانی کا

وہ نازنین قریب آفت کے آئی آفت نے جو جمال بے مثال دیکھا ہاتھ مین ہاتھ ڈالدیا اور سیران سحر کو
زور دے رہا ہو چاہتا ہو کہ اسکو آفت مین پھنساؤن مگر اُس نازنین نے پشت پر آفت کی ہاتھ پھیرا اور کہا
کہ صاحب ہمراہ سیران کے چلو آفت جادو ہاتھ باندھکر سامنے سیران کے آیا سیران نے ہاتھ تھام لیا
کل لشکر پر بھی تاثیر سحر ہوئی سب ساتھ ہوے مگر سیران جب قریب لشکر غزالہ پہونچا غزالہ نے خبر سُنی کہ سیران
آتا ہو آہو چشم سے کہا کہ جاکر استقبال کرکے لاؤ آہو چشم نے آکر استقبال کیا سیران نہال ہوگیا کہتا تھا یہ لوگ
صاحبان خلق و مروت ہین کہ ملکہ غزالہ نے اپنی بیٹی کو برائے استقبال بھیجا بڑی قدر شناس فلک اساس ملکہ
آہو چشم بہ خلق و مروت آکر سیران سے ملین کہا اے سیران جادو تکلیف فرمانیکا کیا باعث ہوا سیران نے
کہا ہمکو ثابت ہوا کہ شکال ہم ہمسون کا دشمن ہو یہ گری جنگ مین آکر طیران کو مارا اور جب ہمنے شکایت کی
تو جواب صاف دیا کہ ہمنے نہین مارا اور نہ ہم اپنے مقام سے ہلے مین دل سے آپ لوگون کا مطیع ہوا مین
جانتا ہون کہ بادشاہ سے لڑنا دشوار ہو کیونکہ ہزارہا جادوگر جسکے دربار مین بیٹھتا ہو روز اسطرح اگر ایک
ایک کو بھیجا کرے اور آپ ہی غالب آئیگے تو سالہا سال کی اُسکو فرصت ہو بھیر فوج بھیجی تھی آفت خیز آیا تھا
خوب مغلوب ہوئی مگر مین نے اُسکو گرفتار کیا ہو وہ دیکھیے سامنے دیوانہ وار آتا ہو دلنوازہ اُسکو لاتی ہو مگر
آہو چشم نے ہنسکر کہا اے سیران انشاءاللہ تم دیکھ لینا کہ یہ تمام صحرا فوجون سے بھر جائیگا اور شاہ کو مشکل پڑیگی
اللہ مالک ہو خدا خواجہ عمرو کو سلامت رکھے اُنھون نے اپنا ایک شاگرد یہان چھوڑا ہو وہی بڑھکر ساحرون
کی خبر لیتا ہو اب مشہور ہوا ہو کہ سامان جادو گمان مروارید پوش اُسکی زوجہ یہ دونون ساحر پردۂ ظلمات
سے آتے ہین برابر کوہ دُخان کے آکر اُترے ہین آپس مین اسی طرح دیر تک باتین رہین سیران کو جو خیال
تھا کہ میری کون قدر کریگا وہ دل سے اسکے نکلگیا آہو چشم نے سیران کو ساتھ لیا اور لیکر دربار مین آئین
دربار سب معمور ہو رستم دنگل زرین پر بیٹھے ہین آہو چشم آگر تخت پر بیٹھین سب سردار اپنے اپنے مقام پر
بیٹھے ہین میان برق فرنگی ایک کرسی پر بیٹھے ہین مگر اُستاد کی شکایت کر رہے ہین فرماتے ہین بڑے افسوس
کی بات ہو کہ عیاری تو ہم کرین اور مال اُستاد دے لیتے ہین اگر کچھ کہو تو خفا ہوتے ہین اور وہ چھین لیتے ہین
جو قیمتی ہو یہ راہ مین ساحر کو مارا تاج اُسکا لے لیا مین نے ہر چند فریاد کی مگر اُستاد کب دیتے ہین مین تو پکارتا
ہون کہ تاج دیتے جائیے وہ جواب دیتے ہین ایسے کپڑے بھی اُسکے اُتار لیے یہ ذکر تھا کہ آفت اندر بارگاہ
کے آیا ملکہ غزالہ کو سلام کیا ہاتھ باندھکر کھڑا ہوا کہ جو حکم دیجیے وہ بجا لاؤن غزالہ نے کہا اے سیران یہ سحر مین مبتلا ہو

اسکی بات کا کیا اعتبار کرین سیران نے سحر اُتارا آفت جادوگر کہ بیہوش ہوا وہ نازنین بھی چلی گئی لیکن
آفت جادو قدسون پر گرا غزالہ سے کہہ رہا ہی کہ ای ملکۂ عالم مین دل سے تابعدار ہون حقیقت مین شنکال
بڑا ظالم ہو کیسکی لیاقت کا پاس نہین دیکھیے انجام کیا ہو ملکہ غزالہ نے کہا ای آفت تو بخوبی آگاہ ہو گا کہ کتاب
سامری تیرے پاس ہی ایکی مرتبہ جلسہ مین واعظ نے بالاعلان کہا کہ عمر طلسم خاتمہ ہو گئی اب طلسم کشائی آمد ہی
محرابے رنگین حصار مین اسقدر سحر ہوگا اور اسقدر ساحر لڑینگے کہ خون کے دریا بہ جائینگے واعظ نے یہی
کہا تھا کہ گھر ہی سے آگ لگے گی وہ تو ہوا کہ میٹی کی وجہ سے مین بھی بگڑی اور لشکر کو لیکر اُتری ہون اگر خدا نے
فضل کیا تو لڑتے بھڑتے تا بہ باغ سامری پہونچین گے یہ ذکر تھا کہ ہرکارون نے آکر عرض کی کہ ساتھ والے
آفت کے جو کچھ بھاگ کر گئے تھے انھون نے جاکر شنکال سے کہا شنکال نے ملکہ گھر آرا کو روانہ کیا ہی
ستر ہزار ساحرون سے وہ آپہونچی کل اسی مقام پر بارگاہین استادہ ہونگی اب جانتی ہین کہ جیسی وہ ساحرہ ہی
آتے ہی قیامت برپا کریگی آیندہ جیسا کچھ ہو آفت نے کہا اگر مجھکو حکم ہو تو جاکر بی گھر آرا کی آبرو لون
مین مدت سے اُسپر عاشق ہون شاید مجھپر رحم کرین اکثر جو مین نے عرض کیا تو کچھ جواب نہین دیا مسکراکر خاموش
ہو رہتی ہین ملکہ غزالہ نے طرف رستم کے دیکھا اور کہا کہ کیا ارشاد ہوتا ہی آفت کو واسطے روکنے بی ملکہ
گھر آرا کے روانہ کرون یا آنے دون رستم نے جواب دیا کہ ملکۂ عالم مقدمۂ ساحران مین مین کیا کہون اگر
کوئی پہلوان ہوتا تو مین خود جاتا اور جاکر اُسکو روکتا ساحر کو مین روک نہین سکتا جو مناسب وقت ہو
وہ کیجیے مگر آفت کے جانے مین ایک خرابی ہی کہ ابھی یہ آئے ہین کچھ آرام نہین اُٹھایا آیندہ جیسا مناسب
وقت ہو مگر مین واسطے شکار کے جاؤنگا لیکن حال دربار صاحبقران عرض کرتا ہون کہ خواجہ زادون
نے صاف صاف بیان کیا کہ صاحبقران زمان کو اس طلسم پر جانا چاہیے یہی اس طلسم کے فتاح ہین
امیر با توقیر نے فرمایا کہ خواجہ زادون کو خلعت دو اور رخصت کرو اور اے مقبل ہمارے چلنے کی تیاری
کرو مگر افسوس ہی کہ کچھ حال رستم نہ معلوم ہوا خواجہ بیٹھے بیٹھے ہنسے کہا ای شہریار رستم نے رہائی پائی اور
معشوق انکی مقابلہ شنکال مین اُتری ہی برابر مقابلے ہو رہے ہین میان برق کو چھوڑ آیا ہون
صاحبقران نے یہ حال سنکر مقبل کو حکم دیا کہ جلد تیاری کرو ہم صبح کو روانہ ہو جائین مقبل نے اپنے
بارہ ہزار تیر انداز تیار کیے اور بہرام بھی اپنی فوج کو لیکر آگئے مگر صاحبقران جو آئے آتے ہی اشقر پر
سوار ہوے بہرام کو حکم دیا کہ تم بادشاہ کے ساتھ رہو ہم رخصت ہوتے ہین لنندھور نے آکر رکاب تھامی

اور عرض کی کہ غلام کو ضرور ساتھ لیجیے مقام تاسف ہی کہ حضور جائین اور یہ غلام ہمراہ رکاب سعادت انتساب
نہ ہو صاحبقران نے ناچار ہو کر قبول کیا کہ دوسری طرف سے آکر مالک نے رکاب تھام لی اور عرض کی کہ ای
آقاے نامدار تاسف کا مقام ہو کہ ہندی پہتی خور تو ساتھ ہو اور جوانان صف شکن نیزہ باز یہین رہین امیر نے
فرمایا ای مالک بادشاہ جمجاہ نے بڑی تکلیف اٹھائی ہو طلسم نوخیز کے فتح کرنے مین کیا کیا جستجو کی ہو اب
مین چاہتا ہون کہ وہ چندے آرام پائین آپ لوگ خدمت شاہ مین رہین کہ انکو آرام ملے غنچۂ خاطر کھلے
صاحبقران سرداروں سے یہ باتین کر رہے ہین مگر شاہزادہ جہانگیر خاموش کھڑا ہی یہ سب باتین سن رہا ہی
چابک نے عرض کی کہ ای آقاے نامدار آپ نے خبر سُنی کہ رُستم لشکر لیے ہوے مقابلۂ شنکال مین اُترے
ہین دو صورتین ساتھ ہین غزالہ خوش چشم اُنکے لشکر کی بادشاہ ہو اور رعنا ہو چشم دختر غزالہ شاہزادے پر عاشق ہی
اِسی وجہ سے ماں نے ساتھ دیا ہو تو آپ قبل مین چلیے چلکر رُستم سے ملیے رُستم کو خوشی ہوگی کہ بھائی ہمارا
ہماری مدد کو آگیا رستم آپ سے بڑی محبت کرتے ہین بہت ہی خوش ہونگے اور یہ عرض کرتا ہون کہ غلام
بھی چلکر نام کرے خواجہ عمرو اِس طلسم کی بڑی تعریف کرتے تھے اور کہتے تھے کہ جو ساحر مقابلے مین
آیا خزانہ ضرور لایا ہمارے قبلہ و کعبہ خزانے کے جویا ہین جس جادوگر کو مارا خزانہ اُسکا لوٹ لیا جہانگیر
نے جب دیکھا کہ چابک سمجھا رہا ہی مالک و لندھور کو صاحبقران نے ہمراہ لیا ہو فوجین انکی تیار
ہو رہی ہین اسی وجہ سے صاحبقران کے روانہ ہونے مین دیر ہو مگر شاہزادہ جہانگیر فوراً روانہ
ہوے اور چابک صبا رفتار کو ساتھ لیا اور چند سردار بھی ساتھ ہوے بارہ ہزار جوان ساتھ مین
کئی سو افسران فوج گھوڑوں پر سوار ہو کر سامنے آئے جہانگیر نے گھوڑا بڑھایا صاحبقران زمان
نے فرمایا ای فرزند کہان جاتے ہو جہانگیر نے پلٹ کر جواب دیا کہ مین بھائی صاحب کی زیارت کو جاتا
ہون صاحبقران خاموش ہو رہے اور فرمایا کہ عیار نے انکو آمادہ کیا چاہتے ہین کہ میر ابھی نام ہو دے
حقیقت مین جہانگیر کا عیار چابک صبا رفتار بلاے روزگار ہی یقین ہو کہ جا کر کچھ کام کریگا بعد تھوڑی
دیر کے لشکر مالک و لندھور تیار ہو کر آئے صاحبقران اِن دونون جوانون کو ساتھ لیکر طرف طلسم
زعفران زار کے چلے مگر شاہزادہ جہانگیر گھوڑے کو اُڑاے ہوے جاتے ہین چابک رکاب پر
ہاتھ رکھے ہوے مرکب طرار سے بھرتا ہوا جاتا ہی مگر گھبرا رہا اے شیرین کلام ایک پہاڑ پر آکر ٹھیری ہی
لشکر زیر کوہ اترا ہی کہ صحرا سے گرد اُڑی دیکھا آگے آگے شتر سوار اہتمام کرتے ہوے آتے ہین یہ نازنین

دیکھنے لگے ناگاہ دیکھا کہ نوجین نمایان ہوئین ایک جوان رشک آفتاب و ماہتاب حسن مین لاجواب زلفین خلیلی
وخال سبز ورگ ہاشمی چہرے پر اثر اسنہ اور ایک عیار طرار و بلا تیلار کاب پر ہاتھ رکھے ہوے جست وخیز کرتا ہوا
ساتھ ہو کل لشکر پشت پر مسعود کو ہی سپہ سالار لشکر انتظام فوج کرتا ہوا اسی مقام پر آکر لشکر ٹھہرا لیکن
گہر آرا اے شیرین کلام کی جو نگاہ جمال بیمثال شاہزادہ جہانگیر پر پڑی پسینہ آگیا کلیجے پر ہاتھ رکھ لیا کنیز سے
کہا دریافت تو کر کہ یہ لشکر کسکا ہو کہان جاستے ہین کنیز نے جاکر دریافت کیا آکر کہا واری شاہزادہ جہانگیر
نام ہو فرزند رشید صاحبقران اپنے بھائی عظمتشاہ رستم نوجوان کی ملاقات کو جاتے ہین گہر آرا نے کنیزون
سے حکم دیا کہ جب لشکر انکا اترے تو ہمکو خبر کرنا اٹھکر بارگاہ مین آئی سوچ رہی ہو کہ گہر آرا یہ کیا ستم ہوا کہ یہ منزل جبر کے
واسطے آفت ہوگئی اب دل قرار نہین پکڑتا کیونکر جاکر ملون ار صحبت مین اس جوان کی بیٹھون حکایت شکایت
کے دفتر کھلین شاید اس ظالم کو میرے حال پر رحم آئے اور یہ محبت سے تو البتہ غنچہ آرزو کھلے تنہائی مین
بیٹھی اسطرح دل سے باتین کر رہی ہو کہ پردہ بارگاہ کا اٹھا عیار اسکا مہمیز تیز رو حاضر ہوا قدمون کو بوسہ
دیا کہا حضور آپ نے بڑی تکلیف اٹھائی مہینون سے آپ سفر مین ہین آج سفر تمام ہوا سامنے لشکر مسلمانان
آگیا اب بہتر یہ ہو کہ انکو تباہ کیجیے اور مٹائیے گہر آرا نے دانہ ہاے مروارید مالے سے نکالے سامنے
عیار کے رکھدیے مہمیز نے پوچھا کیون خداوند نعمت یہ موتی مجھکو مرحمت ہوے ہین گہر آرا نے کہا ای
مہمیز عجب طرح کا معرکہ گذرا ہو کہ شاہزادہ جہانگیر والا غدیر فرزند صاحبقران دامنۂ کوہ مین آکر اترا ہو
مین نے جسوقت سے دیکھا ہو قلب پھڑک رہا ہو چاہتی ہون کہ یہ مروارید لو اپنے صرف مین لاؤ اور مجھے
شاہزادہ جہانگیر سے ملاقات کراؤ عیار نے کہا مین ابھی جاتا ہون اگر حکم ہو تو چرا لاؤن خدمت مین
پہونچاؤن گہر آرا نے کہا انکو تکلیف ہوگی مین تکلیف دینا نہین چاہتی عیار اسی وقت قنطورہ وغیرہ
لگاکر کوہ سے اترا چونکہ دن بہت کم باقی تھا ٹہلتا ہوا لشکر جہانگیر مین آیا چابک صبا رفتار لشکر کا
نظارہ کرتا پھرتا ہو دوکانداروں کو آباد کر رہا ہو کوتوالی چبوترے پر اسی کا انتظام ہو پیادے گرد کھڑے
ہین حکم کے مشتاق ہین کہ کوتوال صاحب حکم دین تو مصروف کاروبار ہون چابک خاموش بیٹھا ہو
گرد شاگرد اپنے اپنے کمال بیان کر رہے ہین کہ سامنے سے آواز آئی کہ یا ہادی یا مرشد چابک نے
دیکھا کہ ایک شخص پیر ضعیف شنجرفی لباس پہنے ہوے ہو حق کرتا ہوا آتا ہو چابک نے شاگردون سے
کہا کہ اس فقیر کو تو بلاؤ شاگردون نے آواز دی کہ شاہ صاحب ذرا یہان آئیے مہمیز شاگردون کے

سامنے سامنے چابک کے آیا چابک نے کہا شاہ صاحب آپ کا نام نامی کیا ہی مہمیز نے سر جھکا لیا ٹھہر کے
جواب دیا کہ مجھکو درویش بینوا کہتے ہین چابک نے باتین کرتے کرتے کہا شاہ صاحب دیکھیے آپ کے
بھائی صاحب آتے ہین مہمیز پلٹا چابک نے حلقہ ہاے کمند مارے سمجھ گیا تھا کہ یہ کوئی مکار ہی مہمیز کو گرفتار
کرلیا ستون سے باندھکر ہوشیار کیا کوڑا لیکر کھڑا ہوا کہا او مکار کسلیے آیا تھا مہمیز نے چابک کو اپنے قریب
بلایا اور کان مین کہا مین فرستادہ معشوق خوبرو ہون ملکہ گھر آرا نے مجھکو بھیجا ہی سامنے اپنے آقا کے مجھکو
لے چلیے چابک نے مہمیز کو رہا کیا مگر مہمیز بہ نگاہ حسرت چابک کو دیکھ رہا ہی جی مین کہتا ہی کیا بلا کا عیار
ہی کہ مجھکو پہچان گیا چابک مہمیز کو ساتھ لیے ہوے بارگاہ شاہزادہ جہانگیر مین آیا جہانگیر نے جو چابک
کو دیکھا فرمایا ای یار وفادار کیونکر آنیکا اتفاق ہوا چابک نے مہمیز کو سامنے کیا کہا ای شہریار ملکہ گھر آرا
آپ لوگون کے روکنے کو آئی تھین مگر آپ کو دیکھکر عاشق ہو لین آپ کی خیر و عافیت کو بھیجا ہی اور حال
مزاج دریافت فرمایا ہی جہانگیر نے کہا ہماری جانب سے اُنکا مزاج پوچھنا اور کہنا کہ یہ خانہ بے تکلف ہی جب
چاہیے تشریف لائیے شام کو تخلیہ ہوتا ہی رونق افزا ہجیے ای چابک تم بھی ساتھ جاؤ اور اپنی زبانی پیغام دینا
کہ آپ نے بڑی تکلیف اُٹھائی لہذا تشریف لائیے ہم بھی آپ کے مشتاق ہین چابک صبا رفتار ساتھ
مہمیز کے چلا راہ مین باتین کرتا ہوا مہمیز نے کہا ای مہتر والا گہر ایک تدبیر ہی اگر بن پڑے تو فوراً فتح ہو جائے
اور طلسم بے مشقت قبضہ مین آجائے شنکال کا دستور ہی کہ بعد سال بھر کے جشن پیدایش سامری کرتا ہی
یہ سُنکر چابک نے کہا کیونکر ستے اُس بزم مین رسائی ہو مہمیز نے کہا کسی طور سے اُس محفل مین پہونچکر ہم آپ
قبضہ کرین اگر اُس محفل مین عیاری بن پڑی تو بادشاہ طلسم قبضے مین آجائیگا اگر بادشاہ طلسم پر قبضہ ہوا تو
پھر طلسم کا کون انتظام کریگا اسی طرح کی صلاحین کرتے ہوے قریب باغ گھر آرا کے پہونچے مہمیز نے
آگے بڑھکر ملکہ سے اطلاع کی ملکہ نے حکم دیا کہ بلا لو عیار سے اُنکے کیا پردہ ہی جو اُنکا رازدان ہی وہ ہمارا
بھی رازدان ہوگا چابک اندر آیا باغ کو دیکھا کہ سارا باغ سرسبز و شاداب نہرین لاجواب سامنے ملکہ
گھر آرا کے آیا گھر آرا نے چابک کو قریب بٹھایا پوچھا ای مہتر چابک مزاج کیسا ہی چابک نے عرض
کی دعاے ترقی حسن و جمال مین مصروف رہتا ہون ملکہ نے کہا ای مہتر چابک ہم چاہتے ہین کہ شاہزادہ
جہانگیر سے ملاقات ہو چابک نے کہا بہت خوب مین شاہزادے کو لاؤنگا وہ بھی آپ کا نام سُنکر
مشتاق ہین کہ ملاقات کرین چند ساعت چابک بیٹھا ملکہ سے رخصت ہوکر خدمت جہانگیر مین آیا کہا

اے شہریار آپ صاحب اقبال ہین وہ ساحرہ آپ پر عاشق ہوئی ہو کہ جسکی وجہ سے بڑی بہبودی ہوگی تشریف
لے چلیے شاہزادے نے کہا شام کو چلین گے جہانگیر انتظار ہین ہین کہ دن گذرے تو جا کر معشوق سے
ملاقات کرین مگر شنگال تخت پر بیٹھا ہو سامنے میز پر ایک گلدستہ رکھا ہو اُسمین سب رنگ کے پھول ہین
اور کچھ غنچے بھی ہین شنگال نے دیکھا کہ غنچے چٹکنے لگے اور ایک پھول مرجھا کر گرا شنگال نے اُس پھول
کو اُٹھا کر سونگھا اور جھلا کر کہا کہ بڑا غضب ہوا کہ گُہر آرا فرزند صاحبقران سے ملگئی اب ملاقات کی تیاریان
ہو رہی ہین اِن مسلمانون کا حُسن عابدکش و زاہد فریب ہو گہر آرا نے جمال جہانگیر دیکھ لیا ہو اب بیتاب
ہو رہی ہو کوئی ساحر ایسا جاے کہ گُہر آرا و جہانگیر کو گرفتار کر لاے کرسی زرین پر ملکہ یاقوت لب
بہن گہر آرا کی بیٹھی تھی جھلا کر اُٹھی کہتی ہوئی کہ اے شہنشاہ مین جا کر گُہر آرا کو لاتی ہون لیکن ایسے وقت پہ
جاؤن کہ جہانگیر بھی وہین ہون شنگال نے کہا اے یاقوت لب آج شب کو عاشق و معشوق ایک
جگہ ہونگے اُس جلسے مین پہونچو یاقوت لب نے کہا مین وقت ہی پر جاؤنگی مگر لشکر میرا عقب مین اوٹّے
جب مین اُنکو گرفتار کر چکون تو لشکر پہونچ جاوے مگر یہان شام کو کہ رات پردہ پوش عاشقان ہو بقول
شاعر **فرد** شب آمد ساز کار عشق بازان ۔ شب آمد راز دار عشق بازان جہانگیر مسلح ہو کر سوار ہوے
مگر چابک نے کہا اے شہریار اسوقت دل دھڑکتا ہو ایسا نہ ہو کہ جب آپ باغ مین جائین تو کوئی افتاد پڑے
جہانگیر نے کہا مکان مین معشوق کے کون ہوگا ہم دن بھر منتظر رہے شکر ہو کہ شام ہوئی معشوق سے
ملاقات کر آئین اُنکو بھی انتظار ہوگا چابک خاموش ہو رہا جہانگیر گھوڑے پر سوار ہوے چابک کو
ساتھ لیکر چلے یہان گہر آرا در باغ پر کھڑی ہو انتظار آمد جہانگیر کر رہی ہو کہ سامنے سے دیکھا کہ شاہزادہ
جہانگیر گھوڑے پر سوار چابک ہمراہ آتے ہین گہر آرا بیقرار ہو کر باہر نکل آئی کہ چابک نے جہانگیر
سے کہا کہ اے شہریار وہ دیکھیے سامنے دروازے پر باغ کے گہر آرا کھڑی ہین جہانگیر نے جو آنکھ اُٹھا کر
دیکھا کہ ایک معشوق شعلہ رخسار سرو قد خورشید خد ماہتابان دونون رخسار ابروے خمدار کھنچی ہوئی تلوار
بقول شاعر **نظم** جبین مطلع صبح ایجاد حُسن ۔ بھوین دست بازوے جلاد حُسن ۔ اجل کا مکان گوشہ چشم مین ۔
قیامت نہان گوشہ خشم مین ۔ جہانگیر گھوڑے سے کود پڑے گہر آرا نے ہاتھ مین ہاتھ ڈالدیا باغ مین
لیکر چلین مگر چابک نے ایک کنیز کو اشارے سے الگ بُلایا اور اُسکو بیہوش کیا اُسکی صورت بنکر
محفل مین آیا شاہزادہ جہانگیر و گہر آرا آکر مسند پر بیٹھے چابک بصورت کنیز سامنے آیا دست بستہ عرض کی

اے ملکۂ عالم اگر حکم ہو تو سامنے شاہزادے کے کچھ گاؤن ملکہ نے کہا ہان اے غنچہ دہن تجھکو تو گانے کا شوق زتھا
عرض کی واری آج تو ارادہ کرتی ہون اگر لایق سماعت ہو تو انعام ملے اور اگر لایق ملاحظہ نہو تو کنیز کو محفل
سے نکالدیجیے گا یہ کہکر بایان کھینچا سیدھا سیدھا ٹھیکہ بجا کر یہ اشعار عاشقانہ بآواز بلند شروع کیے نظم

جسنے دیکھی ہو ترے رخسارۂ روشن کی بہار — کب خوش آتی ہو اُسے ای دوست گلشن کی بہار
فرقت جانان ہجوم و رنج و بیتابی کے جوش — دل ٹھکانے ہو تو دیکھین چلکے گلشن کی بہار
جلوۂ رخسار تابان کا جو ہر جانب ہے عکس — برق تابان کی چمک دیتی ہو دامن کی بہار
کیون خفا ہوتا ہو چھینٹون سے لہو کے باربار — اور بڑھجائیگی ظالم تیرے دامن کی بہار
سبزۂ نوخیز سے لطف گلستان ہو عیان — دیکھ آکر او ستمگر میرے مدفن کی بہار
گر نہین کوئی نہو باقی ہو کسکو احتیاج — دیکھنی ہو بیکسی اب میرے مدفن کی بہار
کیون نہ صدقے جایے ایدل ہجوم داغ کے — کم نہین ہو جلوۂ گلزار سے تن کی بہار
ہان اُٹھا اب پردۂ رخسار روشن ای پری — دیکھنے آئے ہین ہم بھی تیرے جوبن کی بہار
مثل پیراہن ہوئی ہو زیور وحشت کی قدر — کم گریبان سے نہین ہو طوق گردن کی بہار
سوز فرقت سے بھڑک اٹھتی ہو جب سینے مین آگ — گرد ہو جاتی ہو اکثر شمع روشن کی بہار
داغ ہجر یار سینے پر غنیمت ہو نسیم — دیکھتے ہین ہر سحر ہم اپنے گلشن کی بہار

یہ اشعار گا کر سامنے چاپک ملکہ کے بیٹھا ہو ملکہ شاہزادے سے باتین کر رہی ہین کہ آسمان پر برق چمکی
ملکہ یاقوت لب آسمان سے اُتری گھر آکر اپنے جو بڑی بہن کو دیکھا اپنے مقام سے اٹھی جھک کر سلام
کیا یاقوت لب نے بہن کو گلے سے لگایا اور کان مین کہا کیون بہن یہ کیا حرکت کی کہ شاہ کے دشمن
کو بلا کر بٹھایا ہو تم کسواسطے آئی تھین اور کیا کرنے لگین گھر آکر اپنے بہن کے سامنے ہاتھ باندھے اور کہا
ہمشیرہ صاحبہ میری کیا مجال ہو کہ خلاف حکم شاہ کرون لیکن مین نے خود اِنکو بلوا بھیجا ہو میرے بلانے سے
آئے ہین بعد تھوڑی دیر کے چلے جائین گے مین ہر کرکے اِنکو روکونگی نہ جانیدونگی بی غزالہ کی بھی فکر مین
مصروف ہون خبر سن چکی ہون کہ سیران و آفت جادو شریک غزالہ ہوے ہین بخوف لشکر لیے اُترے ہین
کچھ اُنکو خوف نہین کہ شاہ کیا کرینگے یاقوت لب نے کہا دیکھو ہمشیرہ یہ حرکتین اچھی نہین ہین تمام اہالی
طلسم تمھارے دشمن ہو جائین گے اور بادشاہ نے جو کچھ کہا تھا وہ آکر مین نے اپنی آنکھون سے دیکھا

شاہ سے واقف ہو کہ آٹھ پہر ملک کے حال دریافت کرتے رہتے ہین وہ جو گلدستہ سامنے رکھا ہو سحری
بنا گئے ہین سب حالات ظاہر ہوتے ہین بیٹھے بیٹھے بہت غصہ آیا اور پکار کر کہا کہ کوئی ساحر برا سے گرفتاری
گہر آرا جائے بہن مجھسے نہ ہو سکا کہ تمھارے عیش مین فتور کرون مگر اب میرا کہنا مان لو خدمت شاہ
مین چلکر حاضر ہو اور جہانگیر کو لیتی چلو یقین ہے کہ شاہ تجسے بہت خوش ہونگے اور تمکو ملک زیادہ دینگے
جہانتک شاہ کی عملداری ہو وہانتک تمھارا نام ہوگا گہر آرا اسنے ہاتھ باندھکر کہا ہمشیرہ صاحبہ یہ مناسب
نہین ہے کہ اپنے گھر مین جو مہمان آیا ہو اُسپر دست اندازی کرین اب اِسوقت تو چلی جایئے تھوڑے عرصے
مین یہ بھی چلے جاوینگے پھر نہ بلاؤنگی نہ اونکی صحبت مین جاؤنگی یاقوت لب نے کہا بہن مجھے فقرہ
دیتی ہو لیکن مین اخیر کی بات تجسے کہتی ہون کہ تمھاری عزت افزائی اسی مین ہے کہ جہانگیر کو گرفتار کرلو
شاہ بہت خوش ہونگے اگر اِسکے خلاف کروگی تو مین تمکو گرفتار کرونگی گہر آرا نے کہا ہمشیرہ مین تو
تجسے مقابلہ نہین چاہتی مجھکو گرفتار کرکے لے چلو مگر مہمان پر میرے دست انداز نہ ہو یاقوت لب نے
بگڑ کر کہا یہ مہمان شاہ کا دشمن ہو آخر تکرار بڑھی یاقوت لب نے ہاتھ بڑھا کر جہانگیر پر سحر کیا جہانگیر نے
قبضہ شمشیر پر ہاتھ ڈالا یاقوت لب نے سحر کیا کہ تلوار ہاتھ سے چھوٹ گئی گہر آرا کو بہت ناگوار ہوا
کہا ہمشیرہ صاحبہ ہوش مین آؤ مہمان کو نہ ستاؤ یاقوت لب نے کہا مین تو اِسکی مشکین باندھکر لیجاؤنگی
اب تمھارا کہنا نہ مانونگی گہر آرا نے چاہا تڑپون اور تڑپ کر بلند ہون اور برق بنکر اسپر گرون اور ر
دو ٹکڑے کردون یاقوت لب نے مسکرا کر کہا دیکھو ہمشیرہ بے ادبی نہ کرنا اسطرح پر یاقوت لب نے
کہا کہ گہر آرا خاموش ہوگئی اور زبان بند ہوئی سحر فراموش دریاے حیرت کا جوش زبان منھ سے
نکالدی یاقوت لب نے زبان مین سوزن دی اور گہر آرا کو گرفتار کرلیا جہانگیر پہ اشارہ کافی
تھا دونون کو گرفتار کیا گرفتار کرکے مسند پر بیٹھی کنیزون سے کہا دو قفس آہنی لاؤ دو قفس آئے
دونون کو اُن قفسون مین بند کیا اور ہوشیار کیا کہا کیون ہمشیرہ تمنے میرا سحر دیکھا اب جاتی ہون لشکر
جہانگیر پر جا کر سحر کرونگی سب کو سحر مین مبتلا کرون کہ کسی کا قدم نہ اُٹھ سکے سب گھٹ گھٹ کر جانین دین
یہ کہکر اُٹھی اور لشکر جہانگیر پر آکر سحر کیا کہ سارا لشکر دھوئین مین مبتلا ہوگیا سب اپنے اپنے مقام پر بیٹھے
ہین مگر اُٹھ نہین سکتے دیکھتے ہین کہ چہار طرف دیوارین دھوئین کی چھاگئین یہ سحر کرکے یاقوت لب پھر
آئی اور جیسے ہی مسند پر آکر بیٹھی چابک سے بڑھکر عرض کی کہ امیدوار ہون میرا گانا سُنئے مین نے

لات و منات کو خواب میں دیکھا وہ مجھکو دو کمال دیگئے ایک کمال گانے کا دوسرا ساقی گری کا عنایت فرمایا اور حکم دیا ہو اور یہ بھی فرمایا تھا کہ یاقوت لب کی اطاعت کرنا میں حضور کی تابعدار ہوں یاقوت لب نے پوچھا تیرا نام کیا ہو چاپک نے کہا مجھکو غنچہ دہن کہتے ہیں یہ کہکے سامنے بیٹھی اور یہ اشعار عاشقانہ ترک تعرک کرکے گانا شروع کیے نظم

کعبہ نہیں ہو زاہد غافل نشان دوست — دل ڈھونڈھ عاشقوں کا یہی ہو مکان دوست
گر خاک بھی ہوا تو ہوا کوے یار کی — بعد فنا بھی چھٹ نہ سکا آستان دوست
جھگڑا مٹا عذاب گیا مخلصی ملی — کہتے تھے ایک دل سو ہوا مہمان دوست
نکلے نہ منھ سے بات بجز ذکر یار کے — لب آشنا کسی سے نہیں جز بیان دوست
کیا تاب مدعی جو لگائے نظر کہیں — رہتے ہیں آہ و نالہ مرے پاسبان دوست
جان لیکے بھی خوشی نہ ہوئی سیرے یار کی — راضی نہ ہو سکا دلِ نامہربان دوست
ہوتی ہو مشق بے ادبی کا لبوں کے ساتھ — رکھتی ہو اور طرح کا جیسکا زبان دوست
ہیں داغ سینہ صورت آتش دہک رہے — ہاں آجکل بہار پہ ہو گلستان دوست
مانند گل دہان جراحت شگفتہ ہیں — ہو اور رنگ پر چمن بے خزان دوست
دل صاف ہو تو راز حقیقت کھلے تمام — دیکھا کرے بصورت آئینہ شان دوست
دیکھی جو برگ گل تو بدن کا ہوا گمان — غنچہ نظر پڑا تو ہیں سمجھا دہان دوست
دھوکے دیے نزاکت جانان نے اے نسیم — پایا عدم میں بھی نہ نشان میان دوست

اس رنگ سے میان چاپک نے غزل گائی کہ یاقوت لب بہت خوش ہوئی کہا اے غنچہ دہن قدرت نے تمکو کمال دیا چاپک نے عرض کی اب ساقی گری ملاحظہ فرمائیے یاقوت لب نے کہا اے غنچہ دہن تمکو کل کنیزون کا افسر کرونگی ایسی خدمت کرو چاپک نے کہا آپ راضی رہیں چاپک نے کہا کنجی میخانے کی مجھکو مرحمت ہو یاقوت لب نے پکار کر کہا ارے کنجی میخانے کی کسکے پاس ہو ایک کنیز نے بڑھکر کنجی پیش کی یاقوت لب نے کہا اے غنچہ دہان یہ کنجی میخانے کی موجود ہی چاپک صبا رفتار کنجی لیکر میخانے میں آیا پکار کر آواز دی اے شراب کے پینے والو چلو آج ہم ساقی ہونگے کوئی باقی نہ رہے سب کنیزیں دوڑیں گلابیاں اٹھا کر لیے جانے لگیں مگر چاپک نے چند گلابیاں مے ارغوانی سے

بھرین جس رنگ کی شراب اسی رنگ کی گلابی کشتی کا ندمے پر رکھکر محفل مین آیا یاقوت لب نے کہا دیکھو صاحبو
کرامت اسکو کہتے ہین کہ قدرت نے جو کمال رحمت کیا ہو کس سلیقے سے شراب لائی ہو کہ دل خواہش کرتا ہو کہ شراب
پیین مگر چابک نے سامنے کھڑے ہو کر گت ناچی سب اہل محفل تعریف کرنے لگے چابک نے جھک کر جام لبریز
کیا جھوکرین لگاتا ہوا سامنے یاقوت لب کے آیا شراب پیش کی یاقوت لب نے مسکرا کر جام لیا جیسے ہی
جام ہاتھ مین آیا ہنسکر کہا کیون غنچہ دہن شراب مین بیہوشی ملا کر لائی ہو چابک گھبرایا تاکا وہ شراب چرخ
مار کر اڑ گئی اور جام بھی ٹوٹا یہ انجام ہوا چابک نے کہا حضور کو ناحق گمان ہو مین شراب سادہ لائی ہون
دیکھیے درخت پر جانور بیٹھا ہو گیا کہ رہا ہو یاقوت لب پلٹی چابک نے خنجر مارا یاقوت لب نے اپنے کو
بچایا چابک سمجھ گیا کہ قتل ہونا اسکا دشوار ہو کود کر بھاگا جبتک یاقوت لب اٹھے چابک دیوار کود
کر گیا یاقوت نے کنیزون پر غصہ کیا کہا کیون صاحبو عیار تم مین کیونکر آیا کنیزون نے کہا کہ ہم نہین جانتے
کہ یہ عیار کیونکر آیا یاقوت لب نے کہا طریقے سے معلوم ہوتا ہو کہ تم لوگ چاہتی تھین کہ مجھکو عیار گرفتار
کرلے مین نے وہ سحر سیکھا ہو کہ سب چیزین مجھکو ملتی رہتی ہین مگر یاقوت لب نے کنیزون کو ایک مقام پر
بٹھا دیا اور سحر کیا کہ اُٹھ نہ سکین سب کو اسی حال مین چھوڑ کر جہانگیر و گُل اندام کو لے گئی دربار شاہ مین لائی
شاہ نے حکم دیا کہ ان قفسون کو لٹکا دو ایک کمرے مین دونون قفس لٹکا دیے مگر بادشاہ نے کہا اے
یاقوت لب ایک کام اور کرو کہ رستم دیو آہو چشم و غزالہ کو گرفتار کر لاؤ لشکر تمھارے واسطے قریب
کوہ دخانیہ ساٹھ ستر ہزار سوار و پیدل اس مقام پر فروکش ہین یہی حکم دیدیا ہو کہ حکم ملکہ یاقوت لب
کے رہنا دونون کو قید کر کے یاقوت لب کوہ دُخانیہ پر آئی لشکر کو ساتھ لیا طرف لشکر رستم کے چلی
قضا سے کار منتر برق فرنگی کہ جنگل مین پھر رہا تھا دیکھا لشکر ساحرہ جاتا ہو سمجھا کہ یہ سب فکر مین رستم کی
جاتے ہونگے ایک ساحر کو بیہوش کیا اُسکو تو کنارے ڈالدیا اسی ساحر کی شکل بنکر لشکر مین آیا کہ ہر
جانب پھرتے پھرتے سامنے بارگاہ یاقوت لب کے آیا ساحرون سے پوچھ رہا ہو کہ برآمد ہونے
مین شہنشاہ کے کیا دیر ہو ساحر عرض کر رہے ہین کہ ملکہ عالم برآمد ہوا چاہتی ہین کہ اندر سے چند حبشنین
نکلین انھون نے آتے ہی برق کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا اے منتر والا گھر تشریف لے چلیے آپ کو ہماری مالک
نے بلایا ہو برق نے بہت خوب کہکر ہاتھ چھڑایا جس کنیز نے کہا تھا اُس سے کہا سامنے دیکھو ملکہ کھڑی
ہوئی کیا فرماتی ہین جیسے ہی وہ پلٹی برق نے خنجر مارا کہ شکم چاک قصہ پاک اُس ساحرہ کے مرنے سے

اندھیرا ہوا برق اس اندھیرے مین نکل بھاگا ایک غار مین جا کر چھپا مرنے کی جو اس کنیز کے آواز بلند ہوئی ملکہ
یاقوت لب نے سُنی باہر نکل آئی دیکھا لاشہ کنیز کا پڑا ہی اور کنیزون سے پوچھا کہ اسکو کسنے قتل کیا سب نے
کہا حضور آج عجب معرکہ ہوا جب ہم سب نے آکر برق کو گھیرا وہ اس کنیز کو مار کر نکل گیا یاقوت لب مسکرائی
دیکھا ایک طائر درخت پر آکر بیٹھا ہی منقار کھولکر رہجاتا ہی یاقوت لب نے کہا ای طائر ساحری کیا کہتا ہی کیون
رک جاتا ہی طائر نے منقار کھولکر نہین معلوم اپنی زبان مین کیا کہا کہ یاقوت لب ہنسی اور ساحرون سے
کہا کہ اس غار کو تو گھیر لو نگوڑا بھٹور یا اسمین چھپا ہی ساحرون نے غار کو گھیرا برق نے جو اندر سے دیکھا
کہ غار گھر گیا خنجر پکڑ کے ایک جانب نقب کھودنے لگا مہرہ دور جا کر توڑا برق تو نقب توڑ کر نکلگیا مگر
جب یاقوت لب غار مین اُتری تو کسی کو نہ پایا مہرہ نقب کا دیکھا جھلاتی ہوئی نکلی کہا تو صاحب وہ مکار
نکلگیا پریشان پریشان اپنی بارگاہ مین آئی کہا جا کر وہ آفت برپا کرون کہ بی غزالہ کو بھی معلوم ہو کہ
سلطنت کرنے کا یہ انتظام ہو سب کو قید کرونگی اسی دن یاقوت لب نے کوچ کیا مقابلہ لشکر رستم
مین پہونچی غزالہ کو جو معلوم ہوا کہ یاقوت لب مقابلے مین آگئی لشکر کو آراستہ کیا کہ یاقوت لب نے
طبل جنگی بجوایا ہرکارون نے خبر غزالہ کو پہونچائی غزالہ نے بھی طبل جنگی بجوائے دونون لشکر مین تیاریان
ہونے لگین رات بھر تیاری رہی یاقوت لب نے رات بھر سحر تیار کیے ہین صبح کو غزالہ سوار ہوئین ملکہ
آہو چشم کو تخت پر بٹھالیا رستم مرکب پر غزالہ سب کے آگے بڑھی ہوئی اُدھر سے یاقوت لب میدان
مین آئی آتے ہی ایک دستک دی کہ لکہ ابر آسمان پر آیا مینہ برسنے لگا غزالہ نے ایک تیر مارا کہ ابر کو
توڑ کر نکلگیا ابر ٹکڑے ٹکڑے ہوا کئی سحر یاقوت لب نے کیے مگر غزالہ نے دفع کیے یاقوت لب
نے پکار کر آواز دی کہ ای غزالہ کیا مجھسے واقف نہین ہو مین وہ سحر کرون کہ دیوانی ہو جاؤ غزالہ نے
کہا کہ کوئی کمال اُٹھا نہ رکھنا لیکن یاقوت لب نے جھولی پر ہاتھ ڈالا بیضہ مرغ نکالا اُسکو تر اشا طرف
آسمان کے پھینکا ایک گنبد آہن آسمان سے چرخ مارتا ہوا زمین پر آیا دروازہ گنبد کا کھلا تھا ملکہ
غزالہ گنبد مین گئین رنگ چہرے کا اُڑا ہوا تھا ہاتھ پانون مین رعشہ دیوانہ وار وحشی مثال گنبد مین
جا کر بیٹھین یاقوت لب نے پکار کر آواز دی بی آہو چشم اب تمھاری مشتاق ہون مگر سیران جادو
نے بڑھکر گنبد پر گولہ مارا جیسے ہی گولہ پھٹا اُسمین سے ایک دھوان نکلا سیران جادو نے ایک آہ کا
نعرہ کیا اور پکارنے لگا النفسیم

پھر غلغلہ ہی آمد فصل بہار کا
کیا پہلوے مزاج ہی پہلو ہی یار کا
رحم آچکا تھا شرم نے سمجھا دیا کچھ اور
احسان نہ لیتے راحت خواب مزار کا
ای چرخ بس تنبیہ تکلیف اب نہ کر
ای دل رہے ضرور لحاظ انتشار کا
جب دیکھیے کجی کے سوا راستی نہیں
شرمندہ ہو گناہ بھی کیا ایک بار کا
پابوس آسمان سے شرف ہوتے ہین نصیب
وعدہ بہت دراز ہی روز شمار کا

بگڑا مزاج میرے دل بیقرار کا
ہوے قریب سے جو لب یار کے لیے
بگڑا نصیب پھر کسی امیدوار کا
یہ وہ خلش نہین کہ طبیعت کو چین ہو
احسان اُٹھا چکے ہین بہت روزگار کا
جب دیکھیے قرار نہین ایک شکل پر
بل لے لیا مزاج نے کچھ زلف یار کا
آتے نہین وہ ہاے یہان حال غیر ہو
پھر حوصلہ بلند ہی اپنے غبار کا
وحشت مین بھی نہ ترک محبت ہوئی نسیم

آرام کی ہوس دل بیتاب مین کیون
برہم معاملہ ہو مرے اعتبار کا
گرجاتے جگائیگی بر خیز حشر کی
کھٹکا نہ جائیگا مژدہ آبدار کا
وصلت کی راتھو سے شب غم نہ بھولن
میرا سا ابتو حال ہوا روزگار کا
دم بھر کے دیکھنے کی تمنا ہمین نہین
اقبال اوج پر ہی شب انتظار کا
ہو جاے جبکہ پرسش اعمال ابھی تو خوب
منھ آبلون نے چوم لیا نوک خار کا

شل دیوانون کے وہ بھی اوس گنبد مین داخل ہوا آفت جادو نے چاہا کہ اس گنبد کو گرا دون پس جیسے ہی گولہ مارا آفت پر بھی وہی آفت پڑی کہ شل دیوانون کے یہ بھی اوسی گنبد مین گیا یاقوت لب نے آواز دی ای رُستم تمھاری رُستمی دیکھنا چاہتی ہون رُستم نے مرکب بڑھایا آہو چشم دوڑ کر قدمو سے لپٹ گئی کہتی تھی ای شہریار آپ اِس مکارہ کے مقابلے مین کہان جاتے ہین رُستم نے کہا وہ میرا نام لیکر پکارتی ہی آہو چشم و رستم آپس مین کلام کر رہے ہین کہ گنبد مین ایک روزن پیدا ہوا کئی سو پنجے سنہری اوسمین سے نکلے ایک پنجے نے رُستم کو اُٹھا لیا آہو چشم نے سحر کرنا شروع کیا کئی پنجے آہو چشم کو لپٹ گئے ایک پنجہ منھ پر تھا کہ سحر نہ کر سکے دوسرا پنجہ ہاتھون مین لپٹا ایک پنجہ کمر مین پڑا آہو چشم و رُستم کو بھی اوسی گنبد مین لے گئے اب یاقوت لب نے لشکر پر سحر کیا لشکر والے بے دست و پا کہ افسر انکے قید ہوے دعائین مانگ رہے ہین کہ ای رب بے نیاز ای خالق کارساز اس مشکل کو آسان کر کہ اس ظالمہ نے بہت عاجز کیا ہے اِسکی بدعت سے نجات دے کیا تیری صفت بیان کرون نظم

توگوئی ہر آنکس کہ در رنج وتاب　　دعائے کند من کنم مستجاب
درین عاجزی چون نخوانم ترا　　چو عاجز رہانندہ دانم ترا

بیقرار ہو کر جو سب نے دعا کی صحرا سے گرد اُڑی سب نے دیکھا علمہاے زنگاری کے پھریرے کھلے ہوے صاحبقران زمان پشت عشقر پہ سوار خواجہ عمرو

رکاب تھامے ہوئے پشت پر تمام لشکر صاحبقران نے جو دور سے دیکھا کہ زنتم ایک گنبد مین مقید ہین اور دو شاہزادیان اور دو سردار اسی گنبد مین گرفتار بیٹھے ہین صاحبقران نے وہین سے گھوڑا بڑھایا اور نعرہ کیا کہ باشید اے کافران بیحیا و اے نابکاران پُر دغا نعرہ صاحبقران زمان

امیر عرب ضیغم روزگار
یکے تیغ عقرب یکے ذوالجام

بحکم خدا بستہ شمشیر چار
بُن کافران از جہان پاک کرد

یکے تیغ صمصام و قمقام نام
سر سرکشان جملہ در خاک کرد

نعرہ کرکے صاحبقران آپڑے عمرو نے کہا اے شہریار اسم اعظم الٰہی پڑھیے ساحرہ سحر کر رہی ہے امیر نے بڑھکر اسم اعظم جو بہ آواز بلند پڑھا طلازمان آہو چشم کر سحر سے یاقوت لب کے پراگندہ ہو رہے تھے کوئی خاموش کھڑا تھا کسی کا ارادہ تھا کہ جان بچاؤن سامنے سے حریف کے بھاگ جاؤن مگر آواز صاحبقران جو کان مین پہونچی قلب مین قوت آگئی جمکر لڑنے لگے مگر یاقوت لب نے دیکھا کہ اس شخص پر سحر تاثیر نہین کرتا حیران تھی کہ کیا تدبیر کرون یاقوت لب ساحرہ بہت ہوشیار ہے جھولی سے ماش کے دانے نکالے صاحبقران پر پھینکے مگر صاحبقران اسم اعظم الٰہی پڑھ رہے ہین وہ دانے ماش کے گرد صاحبقران گرنے مگر کچھ تاثیر نہ ہوئی یاقوت لب نے خنجر کمر سے نکالکر پھینکدیا صدہا خنجر برسنے لگے مگر صاحبقران پر تاثیر نہ ہوئی اور کئی سو جوانون کے سر اُڑ گئے یاقوت لب ناچار ہو کر ایک گوشے مین آئی جھولی سے ایک چراغ دان نکالا ایک کٹوری برنجی نکالکر چار بتیان اوس کٹوری مین رکھین روغن اوسمین ڈالکر چومک کو روشن کیا سامنے اوسکے ہاتھ باندھکر کھڑی ہوئی پکار کر آواز دی اے روشن رائے یہ کیا سبب ہے کہ حمزہ پر سحر تاثیر نہین کرتا ایک شعلہ بھڑکا آواز دی کہ اے یاقوت لب صاحبقران صاحب اسم اعظم ہین اونپر سحر تاثیر نہین کریگا ہم اونکے قریب نہین جاسکتے اگر جاتے ہین تو بدن مین آگ لگتی ہے پہلو مین یاقوت لب کے سرخیل جادو نامے ایک ساحر کھڑا تھا کہ دس ہزار ساحرون کا افسر ہے یاقوت لب نے کہا اے سرخیل مین سحر کرتی ہون کہ گنبد آہنی جسمین کئی قیدی ہین یہ بلند ہوگا تم اسکے ساتھ جاؤ دربار شاہ مین انکو پہونچاؤ مین بھی لڑ بھڑ کر نکل آؤنگی سرخیل کمر باندھکر آمادہ ہوا مگر یاقوت لب وہ چراغ روشن اُٹھا کر پیچھے ہٹی اور وہ چراغدان گنبد پر کھینچ مارا وہ گنبد تھرایا زمین کانپی مع طبقہ زمین کا اور وہ گنبد بلند ہوا چرخ مارتا ہوا چلا صاحبقران نے جو دیکھا کہ گنبد چرخ مارتا ہوا جاتا ہے کئی پتھر پھینکے مگر گنبد نہ رُکا صاحبقران دو دستی تلوار کھینچے اور لڑتے

ہوے چلے مگر بیٹے کی قید دیکھکر بہت پریشان ہوے کوئی زور نہ چلا سرخیل جادو گنبد کی پشت پر
گنبد اُڑاے ہوے جاتا ہی صاحبقران لڑتے بھڑتے صفونکو توڑ کر سامنے یاقوت لب کے پہونچے
یاقوت لب نے خاک اوڑائی صاحبقران نے دیکھا اندھیرا ہوگیا مگر امیر نے جو اسم اعظم پڑھا وہ غبار
ہٹا صاحبقران روشنی دیکھکر طرف یاقوت لب کے بڑھے یاقوت لب نے ایک دستک دی
اور پکار کر کہا کہ او کوہان ببر سوار آکر حمزہ کو مار ریگ صحرا سے گرد اُڑی ایک زنگی مہیم وشہیم گینڈے پر
سوار گرز ہاتھ مین پکارتا ہوا کہ او ملکۂ عالم مین حاضر ہون جس سے کہیے اوس سے مقابلہ کرون یہ
سنکر یاقوت لب نے اشارہ کیا کہ حمزہ کو ٹوک دے وہ زنگی سیاہ رو گینڈے کو بڑھا کر سامنے
صاحبقران کے آیا اور امیر پر گرز مارا امیر نے اسم اعظم پڑھکر گرز کو کاٹا گرز کٹتے ہی زنگی نے چاہا کہ
لپٹ پڑون صاحبقران نے اسم اعظم پڑھا اور زنگی کو ایک تمانچہ مارا کہ سر زنگی کا اُڑ گیا زنگی کا مرنا
کہ یاقوت لب بہت گھبرائی برابر سحر کرنے لگی مگر صاحبقران اسم اعظم پڑھتے ہوے قریب یاقوت لب
پہونچے جب یاقوت لب نے دیکھا کہ صاحبقران قریب آگئے تو اپنے ہاتھ تلوار کا مارا امیر نے
تلوار کو تلوار پر روکا اُلجھاوے سے ہاتھ نکالکر ہاتھ مارا تلوار چھٹک کر گری یاقوت لب کے
دو ٹکڑے ہوے مرتے ہی یاقوت لب کے سب ساحر بھاگے صاحبقران بہ فتح و فیروزی پلٹے
مگر وہ گنبد اُڑتا ہوا جاتا تھا جب دربار مین شاہ کے پہونچا اور سرخیل نے عرض کی کہ او شہنشاہ
یہ قیدی حاضر ہین شنکال اپنے مقام سے اُٹھا کہ قیدیون کو گنبد سے نکالون کہ وہ گنبد پھٹ گیا
غزالہ نے نکلتے ہی سحر کرنا شروع کیے جب سحر کرتی ہی اندھیرا ہو جاتا ہی چاہتی ہی اندھیرے مین نکلجاون
مگر شنکال روک رہا ہی آہو چشم نے چاہا رستم کو لے بھاگون بڑھکر کمر مین پنجہ دیا چاہا کہ لیکر بلند ہون
شنکال نے قریب آکر سحر کیا کہ آہو چشم و غزالہ کے پاؤن زمین نے تھام لیے بلند نہ ہو سکین انکو
شنکال نے منہ پیٹ کر کہا کہ یارو غضب ہوا طریقے سے معلوم ہوتا ہی کہ یاقوت لب قتل ہوئی
مگر ان قیدیون کو لیجا کر زندان طلسم گوہر بار مین قید کرو وقت پر سمجھا جائیگا اگر حکم خداوند ہوا تو
انکو قتل کرونگا اگر قید کا حکم ہوگا تو میعاد قرار دونگا اُس میعاد پہ یہ لوگ قتل ہونگے ساحرونکو
شنکال نے حکم دیا کہ دونون جادوگرنیون کی زبان مین سوزن دو جادوگرون نے جا کر اول
غزالہ کی زبان مین سوزن دی پھر آہو چشم کو بھی اسطرح مقید کیا رستم کو ہتھکڑیان بیڑیان پہنائین

سیبران وآفت بھی خاموش کھڑے ہین اونکی بھی زبانون مین سوزن دیگئی جب رستم بھی سلسل ہوچکے
توشنکال نے آواز دی کرستم زندان خانہ کو بلاؤ اوسی وقت ساحر گئے بعد تھوڑی دیر کے دیکھا کہ ایک
شاہزادی حسین وجمیل تخت پر سوار آکر پہونچی شنکال نے کہا او ملکہ دلکشا ان قیدیون کو لیجاؤ اپنے
قید خانے مین لیجا کر قید کردو مگر انکو وہ تکلیف پہونچے کہ اپنی زندگی سے بیزار ہون جب جو حکم بھیجون
وہ بجالانا مگر خبردار اپنر رحم نہ کرنا غزالہ کی ذات سے بڑے صدمے اُٹھائے ہین اگر یہ عذر کرے اور
پھر خداوند کو سجدہ کرے تو مجھسے اطلاع کرنا جیسا مناسب جانین گے ویسا کرینگے دلکشا نے اِن
پانچون قیدیون کو تخت پر سوار کیا اور لیکر روانہ ہو گئی مگر صاحبقران زمان بعد قتل یاقوت لب
جنگ کو فتح کرکے جب دربار مین آئے تو فرمایا کہ خواجہ اگر ہوسکے تو فکر رستم وجہانگیر مین جاؤ عمرو
نے کہا آپ آگاہ ہین کہ قرضدار آجکل فکر مین رہتے ہین اس مہینے مین سو دبھی اُنکو نہین پہونچا مجھے
خوف ہو ایسا نہ ہو کہ مین نکلون اور وہ مجھکو پکڑ لیجائین امیر نے فرمایا مین خود طرف طلسم کے جاتا ہون
مین جا کر علامت دیکھون کہ کیا رنگ ہو عمرو نے کہا جب آپ علامت دیکھین گے تو مین بھی اوس سے
آگاہ ہون مین بھی تدبیر کرونگا صاحبقران سوار ہوے سامنے قلعۂ طلسمی کے آئے دیکھا چمنہاے
زعفران زار سامنے آراستہ ہین جو اُدھر سے گذرتا ہو ہنستا ہوا جاتا ہو جبتک سامنے رہتا ہو ہنستے
جاتا ہو جب سامنے سے گذر جاتا ہو اور چمن نگاہون سے مخفی ہوتے ہین تب ہنسنا موقوف
ہوتا ہو اور سر قلعہ پر گنبد ہو اوسپر ایک طاؤس چھینین مار رہا ہو جب منقار کھولتا ہو شعلہ ہاے آتش
نکلتے ہین خندق مین آگ جوش مار رہی ہو اور قلعے پر کچھ طائر اُڑ رہے ہین کہ سر پر طاؤس کے
آکر چرخ مارتے ہین اور سایہ فگن ہوتے ہین صاحبقران نے ایک گنہگار کو طلب کیا اور
حکم دیا کہ قلعے کے پاس جا اور قلعے کو چھو کر چلا آ تجھکو رہائی ہوگی وہ گنہگار چلا جب سامنے
زعفران زار کے پہونچا تو قہقہہ مار کر ہنسنے لگا جب قہقہہ مار کر وہ گنہگار ہنسا تو ایک طائر نے
قلعے سے آکے سر پر اوس گنہگار کے سایہ ڈالا پھاٹک قلعہ کا کھلا ایک عورت حسین وجمیل اندر سے
نکلی دو کرسیان لا کر بچھا گئی تھوڑا عرصہ نہ گذرا تھا کہ اندر سے قلعے کے ایک شاہزادی بکمال زینت
بھاری لباس پہنے ہوے آکر کرسی پر بیٹھی وہ جوان ہنس رہا تھا آواز دی کہ او گنہگار مجھ تک تو آ
وہ جوان نے سر اُٹھا کر دیکھا کہ یہ نازنین مجھکو بلاتی ہو خوش ہو گیا سامنے اُس نازنین کے آیا

اوس نازنین نے ہاتھ تھام لیا کرسی پر بٹھایا کنیز سے کہا گلابی شراب کی لاؤ کنیز جاکر گلابی شراب کی اور جام
بلورین لائی اپنے ہاتھ سے لبریز کیا جام آفتاب نما پنجۂ خورشید مثال پر رکھکر ہاتھ سامنے کیا اوس جوان نے
بلاتکلف جام اٹھا کر پی لیا جام پیتے ہی چہرہ سرخ ہوا دست درازی کرنے لگا وہ نازنین منع کرنے لگی کہ
او بیباک مین پرائی تابعدار ہون مجھکو ہاتھ نہ لگانا مگر اوس جوان نے نمانا گلے مین ہاتھ ڈالدیا وہ
نازنین ہرچند ٹالتی ہی مگر یہ سہنکر لپٹا جاتا ہی کہ اندر سے قلعے کے آواز آئی کہ او بیباک او سفاک
میری معشوقہ سے بے ادبی کررہا ہی اور کیون او گیسو بریدہ تو نے بھی کچھ خوف نہ کیا دیکھا ایک
جوان تیغ برہنہ کھینچے ہوئے قلعے سے نکلا اور آتے ہی اوس جوان کو للکارا کہ او بے ادب اب بھی
خوف نہین کرتا اوس گنہگار نے چاہا کہ اپنے مقام سے اٹھون مگر وہ جوان آپڑا آکر اوس گنہگار کو
ہاتھ مارا ایسی جلدی آیا کہ وہ جوان اٹھ نہ سکا مار کر اوس جوان کو طرف اوس نازنین کے متوجہ ہوا
کہا کیون او گیسو بریدہ تو نے اسکو کیون بلایا مین تجھکو قتل کرونگا اوس نازنین نے سر جھکا دیا اوس
بیدرد نے ہاتھ تلوار کا مارا کہ اوس نازنین کے بھی دو ٹکڑے ہوئے مار کر اوس نازنین کو اوس جوان
نے پکار کر آواز دی ای آیندہ و روندہ جو اپنی جان سے بیزار ہو وہ قریب قلعے کے آئے عمرو اور خردم
یہان آنیکا ارادہ نہ کرنا ورنہ یہی حال ہوگا صاحبقران نے چاہا جاپڑون مگر عمرو نے دامن پکڑ لیا
کہ آقائے نامدار شب کو دعا کیجیے جیسا حکم ہو ویسا بجا لائیے صاحبقران نے قبول کیا شب کو ایک
خیمہ سفید استادہ کرایا فرش وغیرہ بچھوا کر سجادہ بچھوایا دو رکعت نماز حاجت کی پڑھکر دست دعا بلند کیے
کہ ای کریم و رحیم و ای سمیع و علیم اس عجائب مین کیونکر داخل کرون ای بے نیاز اپنے بندے کی رہبری
کر روتے روتے صاحبقران بیہوش ہو گئے دیدۂ ظاہری بند ہوئے دیدۂ باطنی وا ہوئے کہ آواز
کان مین آئی ہوشیار رہو صاحبقران اوسی خواب مین اٹھ بیٹھے کہ ایک تخت آسمان سے اترا ایک
پیر روشنضمیر اوس تخت پر سوار تھے فرمایا صاحبقران کیون انتشار ہو امیر نے عرض کی چاہتا ہون کہ
طلسم مین داخل ہون حضرت نے فرمایا کہ صبح کو جو بیدار ہونا تو طرف دست چپ کے جو صحرائے خارستان
ہو وہان جاکر ایک نخل کے سائے مین بیٹھو اور یہ اسم ورد زبان کرو ایک طائر پیدا ہوگا اور باغ
دلکشا مین لیجائیگا جاکر باغ کی سیر کرو اوس طائر کا بھی حال کھلیگا لیکن مناسب یہ ہی کہ یہ پرچہ تمکو دیتے
ہین اسکو بجائے مکتوب کے پاس رکھنا جو ضرورت ہوگی وہی حکم نکلے گا صاحبقران نے وہ پرچہ لیا

چاہا کچھ اور پوچھین کہ آنکھ کھل گئی خواجہ عمرو حاضر تھے امیر نے فرمایا اب مین جاکر صحراے خارستان
مین اسم پڑھتا ہون طائر آئیگا مجھکو طرف باغ دلکشا کے لیجائیگا یہی حکم ہوا ہی یہ فرماکر بیرون عبادت خانہ
آئے لندھور سے کہا او دارا اے ہند تم لشکر سے ہوشیار رہنا مین صحراے خارستان مین جاکر اسم
پڑھتا ہون انشاء اللہ تعالی جو حال ہوگا وہ تمکو ثابت ہوگا مین نہایت ہی پریشان ہون رستم اور
جہانگیر کا قید ہونا مجھپر نہایت ہی شاق ہوا انشاء اللہ تعالی جاکر اُنکی رہائی کی تدبیر کرتا ہون لندھور
نے عرض کی غلام انتظام کو حاضر ہی لیکن مقام افسوس ہی کہ یاقوت لب قتل ہوئی مگر سرخیل جادو
قیدیون کو لیجا چکا تھا اسی وجہ سے قتل کرنا یاقوت لب کا مفید نہ ہوا امیر نے لندھور کو بخوبی
سمجھا کر لشکر صحرا مین چھوڑا خود صاحبقران صحراے خارستان مین آئے بیٹھکر اسم بتایا ہوا بزرگ کا شروع
کیا سوم مرتبہ پڑھ چکے تھے کہ آسمان پر سناٹا ہوا دیکھا ایک طائر سفید رنگ منقار کلان چیخین مارتا ہوا
آتا ہی زمین پر آکے اُترا صاحبقران نے جست کی پشت پر اوس طائر کی سوار ہوے طائر امیر کو
لیکر بلند ہوا مگر خواجہ عمرو عقب مین صاحبقران کے چلے خواجہ نے تھوڑی دیر مین دیکھا کہ وہ
طائر آنکھون سے غائب ہوگیا خواجہ بہت گھبرائے جی مین کہتے ہین کہ افسوس ہی کہ آقاے نامدار
سے چھوٹا اس سوچ مین تھے کہ سامنے سے دیکھا گرد اُڑی ایک ساحرہ نحیف و ضعیف پشت پر آہو کی
سوار نصف جسم ساحرہ کا بالاے آہو اور نصف جسم زمین مین لٹکتا ہوا عمرو نے دور سے جو اُس
ساحرہ کو دیکھا گھبرائے ایک غار مین چھپ گئے وہ ساحرہ اُسی غار پر آئی اور پکار کر آواز دی کہ او
عمرو نکل آ اِسی مین بہتر ہی ورنہ آفت برپا کرونگی خواجہ نے دیکھا کہ ساحرہ کے آواز دیتے ہی
بدن مین رعشہ پڑگیا زمین ہلنے لگی خواجہ گھبرا کر نکل آئے سامنے آکر سلام کیا ساحرہ نے کہا کیون
او لنگوڑے تو ہماری فکر مین آیا تھا مین نے تجھکو گرفتار کیا اب کیا تو زندہ بچیگا عمرو نے ہاتھ باندھکر
کہا کہ مین تو تابعدار ہون جہان فرمایے وہان چلون مین تو خواہش رکھتا تھا کہ آپ سے ملاقات
کرون انتہا کا قرضدار ہون یہ بھی یقین ہی کہ یہ مسلمان نہ ادا کرینگے اگر کسی ساحر کے ساتھ چندے
رہونگا تو قرضے سے ادا ہو جاؤنگا اوس ساحرہ نے کچھ فرمایا نہ سُنی ایک چھڑی پشت پر عمرو کے
ماردی کہ خواجہ زمین پر گرے ایک آہو کی شکل بنکر تیار ہوے آگے آگے وہ ساحرہ جاتی ہی پیچھے
اوسکے خواجہ بشکل آہو چلا گئین بھرتے ہوے جاتے ہین ایک مقام پر ایک باغ ویران تھا

اُس ساحرہ نے اشارہ کیا کہ اِس باغ مین جا کر ٹھہرو جیسا حکم ہوگا ویسا کیا جائیگا خواجہ آہو بنے ہوے اُس باغ مین داخل ہوے دیکھا باغ ویران درخت تمام بے برگ و بار پتے تلک کسی درخت مین نہین خواجہ ناچار اُسی باغ مین پھرنے لگے جب کئی دن خواجہ کو گذرنے ایک دن سارے باغ مین پھرے ایک دیوار مین کھڑکی لگی ہوئی تھی اُسطرف باغ سرسبز و شاداب پھل جو درختون مین خواجہ نے لگے ہوے دیکھے بھوک سے بیقرار تھے اُس باغ مین گئے کچھ پھل وغیرہ گلے سڑے کھائے کسیقدر تسکین ہوئی کہ کان مین گانے کی آواز آئی کہ کوئی خوش آواز بصد سوز و گداز یہ اشعار گارہا ہی نظم

آباد غم و درد سے ویرانہ ہی اسکا
جس آنکھ مین ہی کیف وہ میخانہ ہی اسکا
بیہوش اگر مین ہون تو یا ہوش کہان ہی
سینہ جسے کہتے ہین پریخانہ ہی اسکا
اے دل ہوس وصل سے مشتاق ہین محروم
جو دل صفت شمع ہی پروانہ ہی اسکا
جب فصل گل آئی ہو صدا دینی ہی وحشت
کہتے ہین جسے سوت وہ پروانہ ہی اسکا
گر گوش حقیقت شنوا ہی تو سمجھ لے
سامان کئی روز سے شاہانہ ہی اسکا
آگاہ نہین قصۂ منصور سے اے دل

ٹوٹا ہوا جو دل ہی وہ کاشانہ ہی اسکا
جب دیکھیے کہتا ہی وہی ذکر سنا او
جو خلق ہی اس دہر مین دیوانہ ہی اسکا
جوبن کی صفائی سے جھلکتی ہین نگاہین
جان اول دیدار مین بیعانہ ہی اسکا
کہتے ہین جسے حسن وہ ہی شمع جہانتاب
زنجیر کا غل نالۂ مستانہ ہی اسکا
گوہر سے فزون دیدۂ عاشق کے ہین آنسو
جو شور رہا اس دہر مین افسانہ ہی اسکا
منھ عاشق صادق سے نہ موڑو او نگار
دشمن ہون نہ ہمدرد وہ یارانہ ہی اسکا

جس دل مین کہ ہی شوق وہ بیمار ہی اسکا
معلوم ہوا شوق بھی دیوانہ ہی اسکا
دن رات ہی یہ مسکن انوار تصور
پڑتی ہی جدھر آنکھ پریخانہ ہی اسکا
جو سینہ کہ روشن ہی وہ ہی منزل الفت
کہتے ہین جسے عشق وہ پروانہ ہی اسکا
دیکھا تو سفر روح سے ہوتا ہی اسی سے
دامن مین ہی معشوق کے جو دانہ ہی اسکا
کچھ رتبۂ عاشق سے بھی انجان ہو خبردار
ہر حال مین جو حال ہی رندانہ ہی اسکا
کیا پوچھتے ہو حال نسیم جگر افگار
دیکھا جسے خوش رنج وہ دیوانہ ہی اسکا

خواجہ اس گانے کو سنکر سامنے بارہ دری کے آئے دیکھا ایک نازنین دلفریب مسند پر بیٹھی ہوئی گانا سن رہی ہی خواجہ کو پہلو ملا سامنے اُس نازنین کے آکر ناچنے لگے گائن نے کہا ملکۂ عالم یہ آہو سکھایا ہوا ہی دیکھیے سم پر پانون مارتا ہی اُس نازنین نے چمکارا آہو گود مین آکر بیٹھ گیا ملکہ نے محبت سے جسم پر ہاتھ پھیرا اور گائن سے اشارہ کیا گائن گانے لگی آہو ناچ رہا ہی اُس نازنین نے آہو کو گود مین بٹھایا اور سر پر ہاتھ پھیرا دیکھا ایک کیل فولادی سر مین اُس آہو کے ہی اُس نازنین نے وہ کیل نکال لی آہو نے زمین پر غلطک ماری بشکل اصلی ہو گیا

اُس نازنین نے کہا ارے تو کون عمرو نے قدمون کو بوسہ دیا اور کہا ای ملکۂ عالم مین قوم کا گویا ہون سامنے جو جنگل ہی وہان گا رہا تھا کہ ساحرہ آہو پر سوار آئی اُسنے نہین معلوم کیا کر دیا کہ مین آہو بنگیا آج تین دن سے بے آب و دانہ ہون شکر ہی کہ آپ تک پہونچا ذرا گانا تو میرا سنیے یہ کہکر عمرو نے یہ چند اشعار سامنے اس نازنین کے گائے نظم

پھر اُسکے پھندے مین جا رہے ہین کہ جسکے پھندا مین جا چکے تھے	وہی مصیبت اُٹھا رہے ہین کہ جو مصیبت اُٹھا چکے تھے
کہو جو بیجا بجا ہی مجھکو سزا ہی جو نا سزا ہی مجھکو	کہ اُنکا رونا پڑا ہی مجھکو جو مدتون تک رُلا چکے تھے
جو اُنکی خو تھی سو اُنکی خو ہی جو گفتگو تھی سو گفتگو ہی	پھر اپنے مٹنے کی آرزو ہی جو ہر طرح سے مٹا چکے تھے
عدو کا مین ہون عدو ستمگر برابر آگے ہے برابر	بھلا بدلتا نہ رنگ کیونکر وہ رنگ اپنا جما چکے تھے
کسی سے کوئی نہ دل لگائے نسیم کیا کیفیت بتائے	وہی اب آنسو بہانے آئے لہو جو میرا بہا چکے تھے

وہ نازنین گانا سُنکر بہت خوش ہوئی پوچھا تیرا نام کیا ہی عمرو نے کہا تان دراز خان وہ نازنین ہنس رہی ہی اور خواجہ باتین بنا رہے ہین وہ نازنین خوش ہو رہی ہی کہ ایک کنیز دوڑی ہوئی آئی اور عرض کی کہ ای ملکہ فتانہ آپ کی نانی جان آتی ہین ملکہ کھڑی ہوگئین خواجہ نے دیکھا وہی جادوگرنی آکر پہونچی عمرو کو دیکھکر بہت بگڑی کہا ای فتانہ اس ظالم کے مکر سے بچنا مگر مجھے خوف ہی کہ تمھارے ساتھ مکر نہ کرے فتانہ نے کہا میرے ساتھ کیا مکر کریگا کیون نانی امان یہ شخص کون ہی آہوان جادو نے کہا بی بی یہ عمرو عیار ہی اِسنے اُن ساحرون کو مارا کہ جنکے نام سے ہم لوگون کی آبرو تھی مجھکو خوف آتا ہی کہ ایسا نہ ہو تمکو دھوکا دے فتانہ نے کہا آج تو اِسکو چھوڑ جائیے کل لیجائیے گا آہوان ناچار چلی گئی مگر فتانہ نے کہا کیون خواجہ تمنے سُنا کہ نانی امان کیا کہتی تھین عمرو نے کہا میری جان بجائیے مین آپ کے ساتھ فریب نہ کرونگا فتانہ نے کہا مین تمکو بھائی کہتی ہون عمرو نے بھی بہن کہا خواجہ نے خوب غزلین سامنے فتانہ کے گائین گاتے گاتے باغ مین ٹہلنے لگی ایک طرف کھڑکی تھی عمرو نے سر ڈالکر دیکھا کہ دریا جوش مار رہا ہی عمرو اندر چلا آیا اور سوچا کہ یہان سے نکلنا سی دشوار ہی سامنے فتانہ کے آیا کہا ہمشیرہ لشکر والے انتظار کرتے ہونگے لہذا مین کیونکر باہر جاؤن گرد باغ کے دریا ہی فتانہ نے کہا بھیا مین تمکو نکال سکتی ہون مگر خوف یہ ہی کہ آہوان جادو فساد برپا کریگی عمرو نے کہا مین سمجھ لونگا فتانہ نے انگوٹھی اُتار کر دی اور کہا اِسکو دریا مین پھینکدیجیے اور

بآسایش اُس پار اُتر جایئے آپ کو پانی نستائیگا خواجہ نے انگوٹھی لی اور کھڑکی سے سر نکالکر انگوٹھی
دریا مین پھینکی انگوٹھی پھینکتے ہی دریا مین راستہ پیدا ہوا خواجہ طے کرتے ہوئے چلے نصف راستہ طے کیا
تھا کہ آواز آئی او ساربان زادے تو یہانتک کیونکر آیا عمرو نے دیکھا وہی ضعیفہ آہو سوار پانی پر
دوڑی ہوئی آتی ہی خواجہ عمرو نے ایک جست کی کہ کنارے پر پہونچے گلیم اوڑھلی آہوان جادو
حیران ہوئی کہ ساربان زادہ کہان غائب ہوگیا چہار جانب خواجہ عمرو کو ڈھونڈھا جب نہ پایا تو طرف
لشکر کے چلی دارائے ہند لشکر کو لیے ہوئے اُترے ہین صاحبقران کے انتظار مین ہین کہ آسمان پر
لکۂ ابر آیا اسقدر پانی برسا کہ گرد دریا ہوگیا دریا سے دھوان نکل رہا ہی ہر ایک نخل جل رہا ہی تمام لشکر
بیہوش وہ مدہوش لندھور بھی بارگاہ مین بیہوش پڑے ہین مالک اپنے مقام پر بیہوش ہین یہ سامان
کرکے آہوان جادو تو نکل گئی مگر خواجہ پھرتے پھراتے جو آئے دیکھا لشکر دریا مین ہی حیران ہوگئے
چہار جانب پھرے کہ لشکر مین جاؤن مگر راستہ نہ ملا ناچار ہو کر پھر باغ مین فتانہ کے آئے فتانہ
نے پوچھا کیون بھیا کیون پلٹ آئے عمرو نے سب کیفیت بیان کی کہ لشکر ہمارا مبتلائے آفت ہی
گرد دریا جوش مار رہا ہی فتانہ نے کہا تمکو بیرون باغ دیکھکر نانی امان اسفدر چیلا آئین کہ آپ کے
لشکر پر جاکر سحر کیا ہین آپ کو لے چلونگی مگر خواجہ خوف کرتی ہون کہ ایسا نہو کہ تم کچھ فتور کرو عمرو نے
کہا تمکو بہن کہا ہی تمھارے ساتھ مکر کرونگا لیکن مجھکو مکان آہوان جادو کا پتہ دو کہ مین جاکر اُسکی فکر
کرون فتانہ نے کہا خواجہ نہ گھبراؤ ایک کنیز کی شکل بنکر تیار رہو مین تمکو تخت پر بٹھا کر لے چلون
جس مقام پر آہوان سو رہی ہی وہان پہونچا دون خواجہ رنگ بروغن عیاری کا نکالکر ایک کنیز
کی شکل بنکر سامنے آئے فتانہ نے تخت سحر تیار کیا خواجہ کو اُسپر بٹھا لیا بعد تھوڑی دیر کے ایک
قلعہ دکھائی دیا جس مین صدہا برج بنے ہین اور ہر برج مین گینڈے اور اژدران آتش فشان
و شیران صحرا اشتعل رہے ہین مگر فتانہ دیکھتی ہوئی داخل سر حد قلعہ ہوئی ایک طرف سے آواز
آئی کون جاتا ہی فتانہ نے اپنا نام بتایا وہ نگہبان خاموش ہوا تخت آگے بڑھا ایک قصر عالی
سامنے بنا تھا فتانہ تخت کو لیکر اُس مکان مین آئی دیکھا سامنے چھپر کھٹ پر آہوان جادو پڑی
سو رہی ہی خواجہ سامنے آہوان کے آئے دیکھا کہ سو رہی ہی بغور دیکھ رہے ہین فتانہ ایک
کونے مین کھڑی ہوئی دعائین مانگ رہی ہی کہ عمرو کا مطلب ہو جائے ایسا نہو کہ جاگ پڑے

اگر خواجہ جب قریب چھپرکھٹ پہونچے تو نیا معاملہ دیکھا کہ آہوان کا بستر تر ہی اسقدر پسینہ آیا ہی کہ زمین تر ہو گئی ہی مگر خواجہ نے خیال کرکے دیکھا کہ غافل سو رہی ہی خواجہ نے کنچہ عیاری نکالا چاہا کہ بیہوشی آہوان کو دون آہوان نے آنکھ کھولکر ہاتھ پکڑ لیا کہا کیون او ساربان زادے تو مجھے مارنے آیا تھا عمرو قدمون پر گر پڑا کہا مین تو غلام ہون آہوان نے ہاتھون کو عمرو کے بوسہ دیا کہا او شہنشاہ اوج عیاری تمکو فتانہ لیکر آئی ہی خواجہ نے کہا بیشک ملکہ فتانہ میری معین و مددگار ہین فتانہ نے جو سُنا کہ خواجہ سے باتین ہو رہی ہین ناچار ہو کر سامنے آئی آہوان نے فتانہ کو قریب بلا کر گلے سے لگا لیا کہا او نور نظر تیری وجہ سے مین نے یہ فخر پایا کہ شریک اسلام ہوئی مین جو سب پر سحر کرکے آئی اور آکر سوئی عالم خواب مین ایک بزرگ آئے اور مجھے مسلمان کیا اور یہ پتہ دیا کہ عمرو تیرے ہی گرفتار کرنے کو آتا ہی اوسکا ساتھ دے دیکھ جو سامنے وہ مکان آتش ہی برائے کافران بنا ہی اور وہ باغ بہشت عنبر سرشت برائے مسلمانان ہی اسیوجہ سے میرے ہاتھ پانون مین رعشہ پڑ گیا اور اپنے ساتھ والون کو دیکھا کہ آگ مین جل رہے ہین اور ہمراہیان حمزہ کو اُسی باغ مین دیکھا کہ چین کر رہے ہین طائر مصروف زمزمہ سرائی ہین پھل عمدہ سب نخل باردار بہار و بانکی کنیز پھولون کو رعنائے عزیز اسی حال مین تھی کہ اون بزرگ نے فرمایا کہ عمرو تجھکو بیہوش کیا چاہتا ہی مین نے اوسکو پکڑ لیا مگر مین آگئی اور تمھاری دونون کی تابعدار ہون خواجہ نے آہوان کو گلے سے لگایا آہوان نے بہت شکر یہ ادا کیا اور کہتی تھی خواجہ مجھے ہمیشہ سے اسلام پر توجہ تھی اب وقت آیا تو آپ کی شریک ہوئی چلیے سحر اُتارون یہ کہکر خواجہ کو تخت پر سوار کیا فتانہ بھی تخت پر سوار ہی وہ وقت ہی کہ لشکر لندھور بلک رہا ہی اور سب سردار دعائین مانگ رہے ہین کہ او کریم کارساز و او رب بے نیاز ہمکو اس آفت سے نجات دے ساحرہ کے سحر سے بچالے قطعہ

بر حال من خستۂ درویش نگر	ہر چند نیم لایق بخشایش تو
شاہا ز کرم بر من درویش نگر	بر من منگر بہ کرم خویش نگر

کہ آسمان پر سناٹا ہوا اور خواجہ عمرو کی آواز آئی سب نے دیکھا کہ خواجہ کے پہلو مین ایک ساحرہ بیٹھی ہی اور دھوئین کو ہر طرف کر رہی ہی ایک تڑاقا ہوا ابر لخت لخت ہو گیا ابر کے پھٹتے ہی جو سردار کہ بیہوش ہو گئے تھے وہ نام خدا لیکر اُٹھ بیٹھے وہ تخت زمین پر آیا لندھور نے جو فتانہ کو دیکھا بیقرار ہو گئے جمال فتانہ عابد کش و زاہد فریب ہی فتانہ نے کہا او دارائے ہند جو سردار تمھارے مقابلے

مین آئیگا مین اُسکو بڑھکر روکونگی لندھور وفتانہ وآہوان وخواجہ بارگاہ لندھور مین آئے فتانہ وآہوان لندھور سے کہکر رخصت ہوئین کہ شنکال فوج کے تار باندھ دیگا لہذا ہوشیار رہیے گا مگر لندھور نے کہا میری ہوشیاری دم سے خواجہ کے ہی خواجہ نے کہا مین تو فکر مین آقاے نامدار کی جاتا ہون جا کر دیکھون کہ اُنپر کیا گذری خواجہ لندھور سے رخصت ہو کر تلاش مین صاحبقران کی چلے کہ اِنکا ذکر وقت پر تحریر ہوگا

دو کلمۂ داستان حیرت بیان صاحبقران زمان کا پہونچنا باغ دلکشا مین باقی حالات متعلقۂ داستان ہذا ساقی نامہ تصنیف مصنف

پلا ساقیا جام صہباے جوش
کہ ہو رند مشرب کو بیہوش ہوش
ترے لطف کا ہون مین امیدوار
گیا دل نے مجھکو بہت بیقرار
پلا جام الفت بصد شد و مد
کرے طبع روشن قمر کی مدد
ترے حسن نے ساقیا جان لی
خبر عاشقون کو مصیبت کی دی
رخ خوب ہی یا گل نوبہار
کہ بلبل جو دیکھے تو ہو بیقرار
قدش سرو گلزار باغ مراد
ہی لالہ چمن مین چراغ مراد
تری زلف ہی یا کہ شبہاے تار
اسی رات مین ہی قمر بیقرار
فقط تیرے ملنے کا ارمان ہی
کہ ہونٹون پہ عاشق کے اب جان ہی
نہال مرادم خزان دیدہ است
دلم بہر تو خاص رنجیدہ است
جو بلبل کا نالہ چمن مین سنا
تو سر جا کے گلشن مین اپنا دھنا
مجھے یاد آتا ہی لطف وصال
کہ دلبر ہی ہر وقت رنج و ملال
قمر حال صاحبقران کر رقم
کہ سامان کوشش ہوا ہی بہم

چہرہ سیاحان بہارستان عجائب وطوطیان شکرستان غرائب اس داستان حیرت بیان کو تحریر فرماتے ہین شعر مصنف گہرسنجان دریاے معانی ہو چنین آرد متاع نکتہ دانی ہ مگر صاحبقران زمان پشت پر طائر کی سوار جاتے ہین کہ دور سے دیکھا ایک کوہ سامنے حایل راہ ہی صاحبقران پریشان ہوے فرمایا ای طائر یہ پہاڑ سدِ راہ ہی کیونکر گذر ہوگا طائر نے مثل انسان کے جواب دیا کہ آپ مالک اسم اعظم ہین اور شب کو اوس بزرگ نے ایک پرچہ کاغذ دیا تھا امیر نے فرمایا وہ کاغذ بجاوے پر رہگیا طائر نے کہا آپ نے بہت خلاف کیا مگر اب پلٹنا ناممکن ہی اسم اعظم ورد زبان کیجیے صاحبقران اسم پڑھتے ہوے سامنے کوہ کے آئے دیکھا ایک مرد پیر کتاب ہاتھ مین درہ کو

صاحبقران نے دیکھا کہ ایک راستہ نہین ہی شہریار اسطرف زمین بیٹھا ہی امیر کو دیکھکر اُٹھا اور پکار کر آواز دی کہ ای
فرمایا ہم اسیطرف جائینگے اُس ضعیف نے کتاب دے ماری ایک کاغذ اُسمین کا اُڑتا ہوا سامنے
امیر کے آیا اُسمین تحریر تھا کہ یہ کتابدار نگہبان طلسم ہی اپنے کو بچانا اور رحم کر درے کے اُس پار جانا
طائر نے کہا ای شہریار بڑھیے اسکے کہنے پر نور کیجے صاحبقران نے اپنے کو بڑھایا طائر تڑپ کر
نکلا اُس پار آکر دیکھا کہ ایک بارگاہ اِستادہ ہی اور ایک لشکر اُترا ہوا ہی اُس طائر نے مثل انسان
کے آواز دی کہ ای سرفراز شاہ طلسم کشا آگیا ہوشیار ہو جاؤ پردہ بارگاہ کا اُٹھا ایک تاجدار تاج
زرین پہنے ہوئے بارگاہ سے نکلا کئی سو مصاحب اُسکی پشت پر تھے طائر نے صاحبقران کو اُتارا
اُس تاجدار نے آکر صاحبقران کو سلام کیا اور عرض کی کہ آپ باغ دلکشا کے جویا ہین امیر نے
فرمایا ضرور جاؤنگا اُس تاجدار نے امیر کو تخت پر سوار کیا مگر وہ طائر سفید رنگ سر پر امیر کے
سایہ فگن ہوا مثل نقیبون کے آواز دیتا تھا کہ ای اہل طلسم زعفران زار آگاہ ہو جاؤ کہ طلسم کشا
آگیا اور باغ دلکشا مین جاتا ہی کہ صحرا سے گرد اُڑی اور ایک تاجدار ساٹھ ہزار فوج اسکے ہمراہ
وہ تاجدار بھی پشت پر صاحبقران کی آگیا اِسطرح کئی تاجدار فرداً فرداً آئے سات تاجدار جمع ہو گئے
جب سات تاجدار آچکے تب اُس طائر نے آواز دینا موقوف کیا اور زمین پر گرا غلطک مار کر بصورت
انسان بنگیا امیر کے قدمون کو بوسہ دیا اور عرض کی ای شہریار میرا نام سفید پوش جنی ہی اور پایۂ
تخت پر ہاتھ رکھدیا امیر اُسی عظم و شان سے ساتھ اُن تاجدارون کے چلے تھوڑا راستہ طے کیا تھا
کہ سامنے سے بوئے خوش دماغ مین آئی امیر نے دیکھا دروازہ ایک باغ کا مثل آغوش عاشق کھلا
ہی اون سب تاجدارون نے ملکر امیر کو تخت سے اُتارا اندر باغ کے لیکر داخل ہوئے وہ سب
تاجدار بھی ساتھ آئے امیر نے باغ مین آکر دیکھا کہ باغ بہشت آئین گلہائے رنگا رنگ و شگوفہ ہائے
بوقلمون نہرین پر از آب شفاف حباب لب جو مثل چشم معشوق خوشنمو موجہ اُسکا خنجر آبدار ہزار ہا طائر
زمزمہ سرائی کر رہے ہین کہ اندر سے بارہ دری کے چھماکے کی آواز آئی امیر نے دیکھا ایک
نازنین دلجو غیرت حور مین سو کئی سو کنیزین پشت پر ایک تخت کو کاندھے پر لیے ہوئے آکر امیر کو سلام کیا
وہ تاجدار خود قبل سے صحرا مین اُترا ہوا تھا کہ جسکا سرفراز شاہ نام ہی امیر نے دیکھا کہ اس نازنین
کو دیکھکر وہ تاجدار بیقرار ہو کر یہ اشعار پڑھنے لگا نظم

دشمن ترے ہزارون ہین تجھکو خبر نہین
منظور جو حسین ہے وہ پیش نظر نہین
امید رات کٹنے کی اب عمر بھر نہین
کمسن ہو تیز تیز تمھاری نظر نہین
یا رب یہ اہل دید کو فرصت ہے کسلیے
فردا کا وعدہ یہ کسے سمجھاے جلتے ہو
دیکھا بھی ہو کسیکو جو ہمسا تو جانو قدر
وقت شب وصال کا بس کچھ نہ پوچھیے
سچ مچ ہمارے واسطے بت بنگیا ہے تو
بدنام ہو رہے ہو رقیبون کے واسطے
کاٹی شب وصال تو دیدیگے دم مجھے
مجھکو بلاے جاتے ہو کسوقت آؤن مین
انداز تجھمین حور کے ہین ڈھب پری کے مین

ای ہے مرے لہو مین تو ہاتھ اپنا بھر نہین
آنکھون تارے ڈھونڈھ رہے ہین قمر نہین
ہے مگر چاندنی شب غم کی سحر نہین
ان برچھیون کا زخم کوئی کارگر نہین
پھر عاشقون کا چاک گریبان سحر نہین
سمجھیگا کیا وہ جسکو امید سحر نہین
بیدرد ہو وفا کے تمھین کچھ نظر نہین
برق شرر فشان نہین عمر شرر نہین
یہ آنکھین دیکھنے کی ہین ظالم نظر نہین
اپنی خبر تو لو جو ہماری خبر نہین
طرہ سنو کہ ہوتی ہے وقت سحر نہین
تم حور ہو بہشت مین شام و سحر نہین
یہ بات آدمی کے لیے ای قمر نہین

صاحبقران نے کہا ای سرفراز شاہ باعث گریہ کیا ہے سرفراز شاہ نے عرض کی کہ یہ مہ جبین موسوم بہ گلرخسار اسی باغ مین رہتی ہے مین مدت سے اسپر مرتا ہون اِسنے وعدہ کیا تھا کہ جب طلسم کشا آئینگے تو وہی عقد پڑھینگے مجھے اِسوقت وعدہ اُسکا یاد آگیا لہذا حضور مین عرض کرتا ہون کہ میرا عقد پڑھ دیجیے صاحبقران نے اُس نازنین سے پوچھا وہ رونے لگی اور کہتی تھی حضور آگاہ نہین ہین یہ بڑا مکار ہے مجھے جان کا خوف ہے کہ ایسا نہو کہ عقد کرکے میرے ساتھ بیوفائی کرے مگر مین حکیم جالینوس ثانی کو بلاتی ہون جیسا وہ فرمائین گے بجا لاؤنگی یہ کہکے سامنے سے چلی گئی بعد تھوڑی دیر کے چند خادم آئے سلام کرکے امیر کو اُسی مقام پر ڈرے اور عرض کی کہ حکیم صاحب آتے ہین سفید پوش جنی نے عرض کی کہ غلام تو رخصت ہوتا ہے سفید پوش جنی تو چلا گیا مگر امیر نے دیکھا سامنے سے ہوادار پر ایک مرد پیر سوار کئی سو خادم پشت پر وہ حکیم آکر اُترا صاحبقران کو سلام کیا صاحبقران نے فرمایا ای جالینوس ثانی سرفراز شاہ کا عجیب حال ہے

گلرخسار پر جان دیتا ہو حکیم نے عرض کی کہ حضور کے آنے پر یہ مقدمہ موقوف تھا بسم اللہ مین بھی یہی
چاہتا ہون کہ تقریب عقد ہو جاے یہ کہکے حکیم نے شربت نبات تیار کیا اور جام لبریز کر کے سامنے
امیر کے پیش کیا کہا اسکو نوش فرمائیے اے پہلوان عرب سے ہین آپ سے بہتر کون عقد پڑھیگا امیر نے
جام لے لیا یہ تو سمجھ چکے کہ یہ سب مسلمان ہین ورنہ تقریب عقد پر کیون راضی ہوتے امیر نے جام
نوش فرمایا جام پیتے ہی سرفراز شاہ نے آواز دی کہ تو یار و مبارک ہو کہ طلسم کشا نے جام نوش
فرمایا اُس نازنین کو دیکھا کہ ایک ساحرہ غدارہ کی شکل بنکر سامنے آئی امیر نے چاہا اسم اعظم پڑھین
اسم اعظم فراموش تھا اُس ساحرہ نے قریب آکر کہا کیون یا صاحبقران آپ کو اسم اعظم پر بہت ناز
تھا ابتو فراموش ہوا اب زندان خانہ طائران آپ کا مقام ہوگا کہ جہان النسان کا گذر نہین اُس
ساحرہ نے امیر کو مسلسل و مطوق کیا اور قفس مین بند کیا اور لیکر چلی صاحبقران افسوس کر رہے
ہین کہ مین نے کیون شربت پیا یہ نہ جانتا تھا کہ یہ سب مکار ہین اب دیکھیے کیونکر رہائی ہو وہ ساحرہ
موسوم بہ بخش جادو قفس صاحبقران کا لیے ہوے ایک مکان مین آئی کہ صدہا قفس طائرون کے
وہان لٹکے تھے اُس ساحرہ نے اُسی مکان مین قفس امیر کا لٹکا دیا کہا انھین طائرون مین رہو
وہ طائر سب پھڑکنے لگے چاہتے تھے کہ قفس توڑ کر نکلجائین مگر وہ قفس ایسے نہ تھے کہ وہ توڑ سکتے
تڑپ تڑپ کے رہگئے مگر صاحبقران اُس قصر سنسان مین بیٹھے ہین ہر چند اسم اعظم یاد کرتے ہین
لیکن اسم اعظم نہین یاد آتا ہو دن بھر اُسی حال مین گذارا رات اندھیری چراغ کا نام و نشان نہین
صاحبقران کو وہ رات بہت شاق ہو تڑپ رہے ہین اور دعائین مانگ رہے ہین کہ اے کریم و رحیم
وای سمیع و علیم اس شب تیرہ و تار کو روشن کر اندھیرے کو دفع کر اس اندھیرے مین گھبراتا ہون
اے کریم و رحیم رحم اپنا شریک کر ایسا نہ ہو کہ اندھیرے مین دم پھڑک کر نکل جاے صاحبقران نہان
معروف دعا تھے کہ چھت اُس مکان کی شق ہوئی امیر نے دیکھا کہ سفید پوش جنی پسینے پسینے کانپتا
ہوا نمایان ہوا امیر نے فرمایا اے یار وفادار تم ایسا غائب ہوے ہمکو آگاہ نہ کر گئے کہ یہ سب مکار ہین
اُس حکیم کو دیکھکر مجھکو یقین آگیا کہ یہ سب اہل اسلام ہین شربت اُنکا دیا ہوا پی گیا اُسکا یہ انجام ہوا
کہ اسم اعظم فراموش ہوا تب اُس ساحرہ نے گرفتار کیا جسکا گلرخسار نام تھا وہ بخش جادو ٹھہری
اُسی نے لا کر یہان پہونچایا بارہ پہر بے آب و دانہ گذرے ہین اسی وجہ سے بہت بیقرار ہون

سفید پوش نے کلیجی کے کباب اپنے پاس سے نکالے اور امیر کو اپنے ہاتھ سے کھلائے اور عرض کی
کہ صبح کو ایک طائر آئیگا کہ اُسکے سینے پر اسم لکھا ہوگا اُس اسم کو پڑھیے گا مین بھی وقت پر آؤنگا آپ کو
نکال لے چلونگا یہان سے آگے بڑھکر آپ کے غلام کا باغ ہی جب اُسمین تشریف لے چلیے گا تو فرحت
تازہ و سرور بے اندازہ حاصل ہوگا سفید پوش جنی صاحبقران کو یہ سمجھا کر چلا گیا تڑپ تڑپ کے
امیر نے وہ رات کاٹی کہ سفیدۂ سحری ظاہر ہوا امیر نے قفس مین بیٹھے بیٹھے دیکھا کہ ایک طائر قفس توڑ کر
نکلا سر پر امیر کے لہرانے لگا امیر نے دیکھا کہ سینے پر اُسکے اسم یا جلیلُ لکھا ہے امیر نے اُس اسم کو یاد کیا
سات آٹھ مرتبہ پڑھا تھا کہ قفس ٹوٹا حمزۂ صاحبقران رہا ہوے بس اب طائر پھڑکنے لگے اور مثل
انسان کے آواز دیتے تھے کہ مقام افسوس ہے طلسم کشا تشریف لائین اور ہم رہائی نہ پائین امیر
نے قفسون کو توڑا اور ان طائرون کو نکالا وہ زمین پر گرکے انسان بنے چالیس جوان رہا ہوے
امیر نے انتظار کیا کہ سفید پوش جنی نے آنے کو کہا تھا پکار کر آواز دی کہ اے سفید پوش جنی
کہان ہو پہلو سے اُسی مکان کے سفید پوش سامنے آیا امیر کو اپنے کاندھے پر سوار کیا اور
وہ چالیسون جوان بھی ساتھ ہوے سفید پوش امیر کو ایک باغ مین لیکر آیا اور کہا آپ یہان
باغ مین تشریف رکھیے جو کوئی آئیگا وہ آپ کے ہاتھ سے شکست پائیگا امیر آکر مسند پر بیٹھے اور
وہ چالیسون جوان بھی حاضر خدمت ہین مگر گھبرا رہے ہین کبھی در باغ پر جاتے ہین کبھی اندر آتے
ہین بعد تھوڑی دیر کے ایک جوان نے عرض کی کہ ایک پہلوان دروازے پر حاضر ہے کہتا ہے امیر
سے مقابلہ کرونگا صاحبقران اُٹھے باہر آکر دیکھا کہ ایک پہلوان گینڈے پر سوار پشت پر کئی سو
سوار ہین للکار رہا ہے کہ او طلسم کشا میرے مقابلے مین نہین آتا ہے امیر نے نعرہ کیا کہ او مکار مین
تیرے مقابلے کو آتا ہون آگاہ ہو کہ منم زلزلۂ قاف ثانی سلیمان حمزۂ صاحبقران نعرۂ صاحبقران

امیر عرب ضیغم روزگار یکے تیغ عقرب یکے ذوالحجام	بحکم خدا البتہ شمشیر چار بن کافران از جہان پاک کرد	یکے تیغ صمصام و قمقام نام سر سرکشان جملہ در خاک کرد

اُس پہلوان نے سوارون کو اشارہ کیا کہ اِس جوان کو مار لو وہ سب سوار لینا لینا کہکر دوڑے
امیر نے ایک سوار کو مار کر مرکب لیا اور سوار ہوکر مقابلے مین اُس پہلوان کے آئے اُسنے
ہاتھ تلوار کا مارا امیر نے تلوار کو تلوار پر روکا ہاتھ تیغ قمقام کا مار دیا کہ اس پہلوان کا سر زخمی ہوا

زخمی ہوتے ہی وہ پہلوان بھاگا امیر نے پیچھا کیا وہ پہلوان بھاگ کر جنگل مین غائب ہوا امیر نے چاہا
پلٹون راستہ نہین ملتا عرصہ دراز تک جنگل مین پھرے مگر راستہ نہ پایا آخر ناچار ہوے ایک نخل کے
سایے مین ٹھہرے کہ سامنے سے سفید پوش جنی آیا عرض کی او شہریار آپنے باغ سے کیون قدم باہر
رکھا مین نے تو عرض کیا تھا کہ باغ ہی مین رہیے گا اب اُس باغ مین جانا دشوار ہو سامنے میرا قصر ہو وہان
تشریف لے چلیے مگر اُس قصر مین ہزارون آفتین ہین آپ کو بہت ہوشیار رہنا ہوگا صاحبقران نے
فرمایا مین سب آفتون کو جھیلونگا سفید پوش نے کہا آپ نے بڑی غلطی کی کہ مکتوب بھول آئے امیر نے
فرمایا وہ حافظ حقیقی و مالک تحقیقی نگہبان ہو ہر مقام پر رحم کریگا سفید پوش جنی امیر کو ساتھ لیے ہوے
ایک قصر مین آیا کہ قصر عالی نہایت آراستہ و پیراستہ ایکطرف مسند بچھی تھی اُسپر لاکر صاحبقران کو بٹھایا اور
کہا کہ غلام رخصت ہوتا ہی بہت ہوشیاری سے بسر کیجیے گا ایسا نہ ہو کہ کسی آفت مین پھنس جاسے امیر نے
فرمایا اے سفید پوش اسم اعظم ابتک فراموش ہی یہ اسم اعظم کیونکر یاد آئیگا سفید پوش نے کہا یہ راز مجھپر
ظاہر نہین ہی مین اسکا وظیفہ نہین جانتا مگر یہ سُنا تھا کہ جب آہو ہفت رنگ آئے اور اُسکو شکار کیجیے گا
اور کباب نوش فرمایے تب اسم اعظم یاد آئے یہ کہکر سفید پوش جنی چلا گیا مگر صاحبقران اکیلے بیٹھے
ہین دروازہ قصر کا کھلا ہی کہ دیکھا ایک آہو ہفت رنگ بھاگا ہوا آتا ہی اور پیچھے پر تیر پڑا ہی پلٹ پلٹکر
دیکھتا ہوا آتا ہی جب امیر کے سامنے پہونچا تب امیر نے کمان کیانی کاندھے سے اُتاری اور تاک کر
تیر مارا کہ آہو گرا امیر نے قصر سے نکلکر بقربانی پہونچایا اُسی مقام پر بیٹھ گئے کباب آہو کے لگانے چاہا
کباب منھ مین ڈالون کہ صحرا سے گرد اُڑی وہی پہلوان گینڈے پر سوار سامنے امیر کے آیا اور پکار کر
کہا کہ کیون طلسم کشا تجھے کچھ خوف نہ کیا اور آہو کو مار لیا یہ خیال نہ کیا کہ تیر کسکا لگا ہوا ہی بڑی خطا کی
امیر نے آواز دی کہ ابتو جو کچھ ہوا سو ہوا جو تجھسے ہو سکے تصور نہ کر مگر اُس پہلوان نے ہاتھ تلوار کا مارا
امیر نے تلوار کو تلوار پر روکا اُلٹا دے سے ہاتھ نکالکے وار کیا سر پہلوان کا زخمی ہوا یہ کہکر بھاگا کہ
میرے پیچھے آئے تو احوال معلوم ہو امیر اُس پہلوان کے پیچھے چلے تھوڑی دور راستہ طی کرکے
اُس پہلوان نے آواز دی کہ اے نجس جادو جلد آؤ کہ طلسم کشا میرا پیچھا نہین چھوڑتا پہلو سے دیکھا کہ
ایک ساحرہ گھوڑے پر سوار گھوڑے کو دوڑاتے ہوے آتی ہو اور پکار کر آواز دی کہ اے ساحران
صحرائی جلد آؤ اور طلسم کشا کو گھیر لو کئی ہزار ساحر گنوار و تیغ برچھیان ہاتھ مین لیے ہوے آتے ہی

صاحبقران کو گھیر لیا امیر کباب نہ کھا سکے ساحرون سے لڑنے لگے عین گرمی جنگ ہی اودعہ ساحرہ سحر بھی کر رہی ہی لیکن صاحبقران اپنے کو بچا رہے ہین لڑتے بڑھتے سامنے ساحرہ کے پہونچے اوس ساحرہ نے ہاتھ تلوار کا مارا امیر نے چاہا روک کر ہاتھ مارون مگر اُس ساحرہ نے اپنے کو پشتِ مرکب سے گرا دیا پر پرواز پیدا کرکے چاہا اُڑکر نکلجاوُن امیر نے تیر مارا کہ سینے کو توڑکے اُس ساحرہ کے پشت سے گذر گیا لاشہ اُسکا زمین پر گرا امیر نے جو اوس ساحرہ کو مارا وہ پہلوان بھی جلگیا وہ ساحر بھی جلنے لگے کہ سفید پوش جنی سامنے آیا عرض کی کباب آہوے ہفت رنگ نوش جان فرمایئے امیر نے آکر شکم اُس آہو کا چاک کیا اُمین سے ایک صندوقچی نکلی اُس صندوقچی کو کھولا ایک طائر نکلکر اُڑگیا امیر کو اسم اعظم یاد آیا لیکن زبان لکنت کرتی تھی امیر نے کباب نوش فرمایا تب اسم اعظم یاد ہوا سفید پوش جنی صاحبقران کو ساتھ لیے ہوے پھر اُسی قصر مین آیا آپ رخصت ہوگیا کہ پہلوسے آواز آئی مین بھی آوُن امیر نے فرمایا آوُ پہلوے قصر کے ایک نازنین چہاردہ سالہ نہایت حسین وجمیل سامنے آئی آتے ہی جمال امیر دیکھکر مبہوت ہوگئی عرض کرتی تھی اے شہریار میرا نام موہنی ہی آپکی گرفتاری کو آئی تھی مگر دام زلف مین پھنس گئی امیدوار ہون کہ میرے باغ مین چلیے وہان آرام سے بیٹھیے صاحبقران ساتھ ساتھ اُس نازنین کے روانہ ہوے اُس قصر سے نکلکر سامنے ایک باغ تھا وہ نازنین صاحبقران کو لیے ہوے اُسی باغ مین آئی امیر آکر ایک مسند پر بیٹھے موہنی پہلو مین بیٹھی آواز دی ارے کنیزین کہان گئین مہمان نے مجھے سرفراز کیا ہی مین مطیع اسلام ہوئی کہ چند کنیزین نہایت آراستہ کنج باغ سے نکلین اور سامنے صاحبقران کے بیٹھکر یہ اشعار عاشقانہ گانے لگین

نظم

جال سے کوڑا گلون کی ڈالیان ہوجائینگی
گل نہ ہونگے ایکدن پامالیان ہوجائینگی

تنکے چنوائے گا اکدن زیور گوش صنم
میرے سودیکی مگر بالیان ہوجائینگی

سخت بھی مجھکو کہوگے اختلاطاً تم اگر
مصری کی ڈلیان تمھاری گالیان ہوجائینگی

اُنکی ورزش یاد جب آئیگی یہ رووُنگا مین
میرے اشکون سے زمین مین نالیان ہوجائینگی

طائر دل روزن دیوار مین ہوگا اسیر
جال دیوار صنم کی جالیان ہوجائینگی

مجھسے کہتا ہی کہ تجھکو توم کر رکھدونگا مین
ایکدن رو ئیگا گا.لا گالیان ہوجائینگی

کان تک پہونچا اگر عکس درِ دندان یار
موتیون کی صاف ساری بالیان ہوجائینگی

یہ مثل مشہور ہو دیوانہ را ہوے بس است
چٹکیان ای نور مجھکو تالیان ہوجائینگی

صاحبقران خوش بیٹھے ہین معشوق پہلو مین کنیزین خدمت کر رہی ہین کہ ایک آندھی سیاہ چلی اُس نازنین نے کہا ای شہر یار ہوشیار ہوجائیے کمیل جادو آتی ہو کہ وہ آندھی دفع ہوگئی ایک ساحرہ سیہ فام بد انجام سر جھاڑ منھ پہاڑ آسمان پر ظاہر ہوئی پکار کر آواز دی کہ کیون بی موہنی تمنے دشمن شہنشاہ کو پہلو مین جگہ دی شاہ بہت خفا ہونگے موہنی نے ہنسکر کہا خالا امان یہ صاحب اسم اعظم ہین اور سب کتابون مین لکھا ہو کہ فتاح طلسم زعفران زار امیر با توقیر ہین اب جو تمسے ہوسکے تصور نہ کرو اس ساحرہ نے آگ برسائی امیر نے اسم اعظم پڑھا آگ برسنا موقوف ہوئی تب اُس ساحرہ نے تلوارین برسائین مگر اُن تلوارون نے بھی امیر پر تاثیر نہ کی اُس ساحرہ نے بال اپنے نوچکر پھینکے کہ ماران سیاہ بہنے لگے اسقدر سانپ برسے کہ تمام صحرا ماران سیاہ سے مملو ہوگیا کہ قدم رکھنے کی جگہ نہ تھی مگر امیر نے جو اسم اعظم پڑھا ماران سیاہ جلنے لگے جب سب ماران سیاہ جلگئے تب کمیل جادو نے پر پرواز پیدا کیے اور چاہا اُڑکر نکلجاؤن امیر نے ایک تیر مارا کہ توڑ کر پشت کو پار گذرا ساحرہ گری اور جلکر خاک ہوئی موہنی نے کہا آپ نے بڑی مکارہ کو مارا اب آپ کے ہاتھ فتح ہو مین آپ کو محفل شنگال مین لے چلونگی اگر آپ نے بادشاہ کو مار لیا تو طلسم فتح ہوجائیگا امیر فرما رہے ہین کہ جہان لے چلوگی مین وہان چلونگا مین خود چاہتا ہون کہ اپنے کو دربار شنگال مین پہونچاؤن اور تخت پر چڑھکر اُسکو مارون کہ اوسکو بھی معلوم ہو کہ طلسم کشا آگیا اگر اوسکی قضا ابھی نہین ہو تو مین ناچار ہون مگر موہنی نے کنیزون کو بلایا ایک کنیز موسوم بہ لالہ فام سے کہا کہ دربار شاہی مین جاؤ دربار مین دریافت کرو کہ کیا سامان ہو رہا ہو اگر شاہ مجھکو پوچھین تو کہنا کہ باغ ہمیشہ بہار مین ہین حاضر ہونگے لالہ فام روانہ ہوئی دربار مین شنگال کے آئی وہ وقت ہو کہ شنگال تخت پر بیٹھا ہوا ہو کئی ہزار مصاحب وزرا اُمرا خرا جگذار حاضر دربار ہین شنگال کہہ رہا ہو کہ اوساکنان طلسم زعفران زار تمنے سُنا کہ طلسم کشا طلسم مین آتا ہو لیکن وہ وقت برپا کرون کہ وہ بھی چاہے کہ اِس طلسم سے نکلجاؤن مگر مین غافل نہین ہون موہنی گئی ہو آنکھ ملتے ہی صاحبقران کو تسخیر کریگی لیکن مین نے اُس سے کہدیا ہو کہ طلسم کشا کو گرفتار کرکے لانا موہنی وہ ساحرہ ہو کہ اُسکے

سحر سے کوئی بچ نہین سکتا ہو ایسا سحر کرتی ہو کہ اندھیرا ہو جاتا ہو اسی اندھیرے مین آنکھین چمکا کر تسخیر کرلیتی ہو
ز آسمان سے نقارے کی آواز آئی شفنکال نے سر اُٹھا کر دیکھا کہ ایک ساحر سیاہ فام ڈھول گلے
مین پڑا ہوا ڈھول بجا بجا کر نعرے کر رہا ہو کہ خلق خدا کی ملک بادشاہ کا کل شب کو جلسہ ولادت سامری
ہوگا دربار مین شفنکال کے حاضر ہون سعادت دارین حاصل کرین شفنکال نے میر منشی کو بُلایا
اور حکم دیا کہ نامے خراجگذارون کو روانہ کرو کہ کل شب کو سب آئین جشن مین سب شریک ہون
یہ کہکے کتاب اُٹھائی ہنسکر کہا ای اہل دربار ایک نئی بات کتاب مین لکھی ہو کہ کل کے جلسے مین
طلسم کشا ضرور رہو گا لیکن ساحرون نے عرض کی کہ ای شہنشاہ ساحران طلسم کشا کی کیا مجال ہو کہ اس
جلسے مین قدم رکھے اگر یہان آوے تو جلا کر خاک کر دین شفنکال نے کہا یارو یہ وہ کتاب ہو
کہ خداوند سامری نے اپنے ہاتھ سے لکھی ہو اِسکے احکام مین غلطی نہین ہوتی جو جو لکھ گئے ہین
وہی ہو رہا ہو مگر ایک بات کا مجھے تردد ہو کہ سامری صاف صاف لکھتے ہین کہ عمر طلسم تمام ہوئی
سب ساحر قتل ہونگے مسلمانون کی عملداری ہوگی مجھے تردد ہوتا ہو کہ یہ فقرہ سراسر غلط ہو سامری
کے ہاتھ مین قلم تھا جو مزاج مین آیا وہ لکھ دیا یہ وہ مقام ہو کہ سامری و جمشید یہان رہے اور
بڑا آرام پایا آخر طلسم زعفران زار بنایا اور آپ ہی لکھتے ہین کہ فلان سنہ مین عمر اِسکی تمام ہوگی
مگر آجتک کوئی نہین جانتا کہ لوح طلسم کہان ہو مین بادشاہ طلسم ہون آجتک نہین آگاہ ہوا کہ لوح
طلسم کہان رکھی ہو کیون صاحبو جب لوح کا پتہ نہ ہوگا تو طلسم کشا کیا کریگا صدہا جوان شاہزادے
ساحران غدار شاہان عالی وقار پہلوانان زور آزما طلسم کشائی کو آئے آخر قید ہوے اِسی طلسم
مین تڑپ تڑپ کے مرے خیر اب کل جشن تو ہو اگر طلسم کشا آئیگا تو کیا ہم لوگون کے ہاتھ سے
بچکر جائیگا جلا کر خاک سیاہ کر دینگے وہ وہ ساحر در بندون پر ہین کہ اگر لاکھ ساحر لشکر کشی کرکے
آئین تو یہان کے عجائب سے مہلت نہ پائین کنیز جو آئی تھی سُنکے یہ سب حال سُنا دربارگاہ
شفنکال سے نکلی طرف باغ موہنی کے چلی یہان موہنی انتظار کر رہی تھی کہ لالہ فام آکر پہونچی
عرض کی کہ ای ملکۂ عالم ڈھنڈھورا پٹ گیا کل جشن ہوگا موہنی نے کہا ای شہریار اب دریافت ہو گیا
مین کل آپ کو لیجاؤنگی صاحبقران نے فرمایا اگر سفید پوش جنی آجاتا تو خواجہ عمرو کو بلواتا اگر
وہ ہوتا تو کیا تعجب تھا کہ شفنکال کو بیہوش بھی کر لیتا یہان تو یہ ذکر ہو مگر خواجہ عمرو پھرتے پھرتے

قریب اُس باغ کے پہونچے روشنی جو اُس باغ کی دیکھی دیوار پر چڑھے دیکھا کہ صاحبقران زمان پہلو مین ایک مہ جبین کے بیٹھے ہین اور موہنی کی وزیرزادی خوش نگاہ ایک طرف بیٹھی ہی خواجہ نے بغور دیکھا سراپا کو اُسکے پسند لیا کہ نہایت حسین وجمیل کلام معقول کر رہی ہی عمرو کا ذکر جو آیا تو خوش نگاہ نے کہا حضور اُس مکار کا ذکر نہ کیجیے ساحر اُسکے نام سے تھراتے ہین ایسا نہ ہو کہ وہ آپ کے ساتھ ہو اور محفل مین کچھ فتور کرے شنگال ساحر جہاندیدہ ہی ایسا نہ ہو کہ یہان جائے تو باعث خرابی ہو یہان تو یہ ذکر ہو رہا ہی مگر خواجہ اچھی طرح دیکھکر دیوار سے اُترے گلیم عیاری اوڑھ لی قریب خوش نگاہ کے آئے لالٹین سامنے خوش نگاہ کے رکھی تھی وہ اُٹھالی اور گل کرکے نذر زنبیل کر لی خوش نگاہ نے بیقرار ہو کر کہا ای شہریار اسم اعظم پڑھیے دیکھیے یہ لالٹین کیونکر غائب ہو گئی معلوم ہوتا ہی کوئی بھوت پلید آیا امیر نے ہنسکر فرمایا اُسکے نام مین تاثیر ہی جہان تین مرتبہ نام لیا تو وہ آجاتا ہی خواجہ وہ لالٹین لیکر ایک نخل پر جا بیٹھے خوش نگاہ نے سر اُٹھا کر دیکھا کہا ای شہریار ملاحظہ فرمائیے وہ درخت پر کون بیٹھا ہی امیر نے سر اُٹھا کر فرمایا بھائی صاحب آئے خوش نگاہ نے کہا آپ آسیب کو کہتے ہین یہ تو جلمانس ہی یا بن مانس یا مرچیا جن ہی یا مٹھیا دیو عمرو نے ہنسکر کہا مین تو خاصہ بھلا مانس ہون امیر نے فرمایا زیادہ باتین نہ بناؤ اب نخل سے اُتر آؤ خواجہ نخل سے اُترے امیر نے گلے سے لگا لیا خواجہ خوش نگاہ کو بہ نگاہ غور دیکھ رہے ہین کہ عجب مہ جبین ہی بقول شاعر نظم

وہ ٹھاٹھ وہ نور کا سراپا
ایسا نہین حور کا سراپا
وہ صبح جبین تھی صبح جنت
ہر چین تھی موجۂ لطافت
آنکھین اُستاد ساحری تھین
نشہ مین شباب کی بھری تھین
دنبالہ جو اُنمین سرمہ کا تھا
بیمار کے ہاتھ مین عصا تھا
بینی کے قریب کب تھے ابرو
شہباز نے وا کیے تھے بازو

خوش نگاہ نے کہا میری جانب کیون گھور گھور کے دیکھتا ہی عمرو نے کہا کیا مین برا لگتا ہون خوش نگاہ نے کہا خاموش رہو مجھے مسخرے پن کی باتین نکرو خواجہ سامنے آکر بیٹھے امیر نے فرمایا ای خوش نگاہ یہ ہمارا عیار ہی ہان خواجہ کچھ گاؤ خواجہ جانتے ہین کہ صورت تو بہت معقول ہی مگر سیرت اپنی دکھاؤن یہ سوچکر سامنے آبیٹھے اور یہ اشعار گانے لگے نظم

الطاف جو وہ آپ کے پائے نہین جاتے
تکلیف تو کیا ناز اُٹھائے نہین جاتے
اللہ رے بیدردی سر مدفن عاشق
دو اشک بھی آنکھوں سے بہائے نہین جاتے

جو ہمپہ گذرتی ہو کہین جلد گذر جاے | ہر روز کے صدمے تو اُٹھائے نہین جاتے
دشنام تمھارے لب شیرین سے سنین کیا | دم تلخ نوالے ہین کہ کھائے نہین جاتے
ی دینے مین یہ بخل ذرا سوچ تو ساقی | پانی کے بھی دو گھونٹ پلائے نہین جاتے
کوئی نہ پھرا قافلہ ملک عدم سے | کیا پانون گڑے ہین کہ اُٹھائے نہین جاتے

خوش نگاہ نے جو گانا عمرو کا سُنا کچھ توجہ ہوئی خواجہ رات بھر گانے مین مصروف رہے مگر خوش نگاہ دمبدم کہتی ہو کہ یا صاحبقران اِسکو منع کیجیے کہ یہ مجھپر آوازے پھینکتا ہو صاحبقران فرماتے ہین کہ ای خوش نگاہ اِنکا یہی دستور ہو کہ جسپر عاشق ہوتے ہین اُسکو ذلیل کرتے ہین اِنسے بچنا چاہیے رات بھر اسی ہنگامے مین گذری چار پہر رات گذر کر ستارۂ سحری آسمان پر چمکا موہنی نے پھر کنیز کو بھیجا کہ آج دن بھر اُسی دربار مین رہنا جو جو ساحر آئے اُسکا نام دریافت کرکے آنا وہی کنیز لالہ فام روانہ ہوئی دربار شنکال مین آئی دیکھا ساحر چلے آتے ہین فرش بچھ رہا ہو شنکال اہتمام کرتا پھرتا ہو جو ساحر آیا اُسکے لیے بارگاہ استادکرائی لشکر کے اُترنے کا مقام بتایا بڑے بڑے تاجدار و بڑے بڑے ساحران غدار محفل مین جمع ہوے شنکال کہ رہا ہو یارو ایک خیال رہے آج کے جلسے کی فال سامری تحریر فرما گئے ہین کہ آج طلسم کشا ضرور آئیگا اسکا خیال رکھنا سب نے کہا حضور کیا مجال ہو کہ آپ کی صحبت مین طلسم کشا قدم رکھے ابھی تو بالکل بیکار ہو کوئی تحفہ اس طلسم سے نہین ملا شنکال نے کہا وہ خود صاحب اسم اعظم ہین سحر تاثیر نہین کرتا کہ لالہ فام نے دیکھا کہ صحرا سے گرد اُڑی اور دتانے کی آواز آئی مکار حیلہ ساز تانے ایک عیار چست و چالاک عیاری مین بیباک لباس عیاری پہنے ہوے چار سو پیک بجے اُسکی پشت پر آکر پہونچا شنکال کو سلام کیا شنکال نے پوچھا ای مکار کیسے رہے مکار نے عرض کی کہ ای شہنشاہ ساحران مین نے خبر سنی ہو کہ آپ کے دربار مین آج طلسم کشا آنے کو ہو تو دیکھون کہ اِس دربار مین کیونکر آتا ہو مین گرد عمارت طلایہ دونگا آتے ہی گرفتار کرلون وہ زک دون کہ عمر بھر یاد کرین یہ کہکر اپنے عیارون کو ساتھ لیا اور گرد قصر پھرنے لگا کنیز نے جو یہ انتظام دیکھا دربار سے نکلی آتے ہی موہنی سے اطلاع کی کہ حضور بڑا انتظام ہو مکار حیلہ ساز طیار آیا ہو گرد مکان پھر رہا ہو موہنی نے کہا یا صاحبقران یہ وہ عیار ہو کہ ہوا جو چلتی ہو تو شک کرتا ہو یقین ہو کہ آپ کو پہچان لے بڑا نگاہ باز ہو صاحبقران نے فرمایا ای ملکہ بڑی غلطی مجھسے ہوئی کہ

مکتوب بجا دے پر بھول آیا اگر مکتوب ہوتا تو حال کھلجاتا مگر مین ضرور چلونگا موہنی نے کہا اے شہریار اگر
حال کھلا تو نکاسی دشوار ہوگی ہرچند کہ میرے چند عزیز بھی صحبت شاہ مین ہین لیکن وہ لوگ کیونکر میرا
ساتھ دینگے بلکہ کیا عجب ہی یہی جستجو کرین کہ موہنی کو گرفتار کرو خواجہ نے کہا اب تو شام کو چلین گے
مین جاکر وہان کا رنگ دیکھون اُس عیار کا امتحان لون یہ کہکر خواجہ اپنے مقام سے اُٹھے موہنی
نے بہت منع کیا مگر امیر نے فرمایا اسکو جانے دو یہ جاکر کوئی رنگ جمائیگا لیکن خواجہ عمرو و قنطورے
وغیرہ لگا کر ایک ساحر کی شکل بنکر تیار ہوے طرف دربار شنکال کے چلے یہان مکار حیلہ ساز گرد
قصر پھر رہا ہی جو تاجدار آتا ہی اُس سے ملاقات کرتا ہی کھڑا ہوا دیکھ رہا ہی کہ سامنے سے دیکھا ایک
ساحر آتا ہی شاگردون سے کہا اِس ساحر کا خیال رکھو جب مین اِس سے باتین کرون تب چہار جانب
سے آکر گھیر لینا خواجہ نے اِشارون کو مکار کے سمجھا اور پکار کر کہا منتر صاحب مین آپ کی ملاقات
کو آیا ہون کچھ عرض کرونگا مکار نے کہا آئیے جو کہیے وہ بجا لاؤن جب خواجہ قریب مکار کے
آئے اور باتین کرنے لگے تو شاگرد گرد کھڑے ہوے عمرو نے کہا یارو راستہ چھوڑ کر کھڑے
ہو شاگرد الگ ہٹے مکار نے باتین کرتے کرتے کہا میان ساحر صاحب کیا مراد ہی عمرو نے کہا
وہ دیکھیے بادشاہ آتے ہین جیسے ہی مکار پلٹا عمرو نے دھول مار کر کلاہ لی اور اپنے نام کا نعرہ کیا

عمرو ہون مین عیار صاحبقران
زمانیکا مکار و غدار ہون
اُڑا دون صبا کے بھی مین ہوش کو
جہانگیر عالم کا عیار ہون

مرے مکر سے کانپتا ہی جہان
مرا تیز رفتار ہو گر قدم
نہ پائے مری گرد پاپوش کو

تراشندہ ریش کفار ہون
صبا ٹھوکرین کھائے ہر ہر قدم
دوندہ جہانگرد طرار ہون

اور جست کرکے بھاگے مکار نے غل مچا کر کہا یارو یہ جانے
نہ پاوے شاگرد اسکا منتر قران کہ بڑا چست و چالاک ہی اور شاگرد تو پیچھا کرکے ٹھہر گئے مگر قران
نے تعاقب نہ چھوڑا جب خواجہ جنگل مین پہونچے اور پلٹ کر دیکھا کہ قران چلا آتا ہی کھینچکر ٹھہر گئے
اور پکار کر کہا کیون او ذلیل مجھکو کیا سمجھا ہی کہ پیچھے چلا آتا ہی حران نے آکر پنجہ مارا خواجہ نے پیچھے
کو نیچے پر روکا اور ہنسکر کہا تو تمھارے اُستاد بھی آتے ہین حران پلٹا عمرو نے حلقہ ہاے کمند
مارے کہ حران گرا عمرو نے حباب مار کر بیہوش کیا کچھ سوچنے لگے سوچکر یہ تدبیر کی کہ حران کو درخت
سے باندھ دیا اور حران کی شکل بنکر پلٹے یہان مکار حیلہ ساز شاگردون سے کہ رہا ہی کہ مجھے

تمنے کہا تھا کہ اسکو گھیر لینا شاگردون نے کہا اُستاد اُسنے ایسا فقرہ دیا کہ ہملوگ ہٹ گئے کہ دیکھا حران
سامنے سے آتا ہو مگر بدن پر چھینٹین خون کی پڑی ہوئی ہین سامنے مکار کے آیا مکار نے پوچھا کہ ای
حران کیا گذری حران نے کہا مین نے جا کر اسکو جنگل مین گھیرا میرے اُسکے تلوار چلی مین نے کئی
زخم کھائے مگر آخر مین ہاتھ تلوار کا مارا کہ داہنا پیر اُسکا کٹ گیا لنگڑاتا ہوا بھاگا مین نے دور تک
پیچھا کیا مگر اُستک نہ پہونچا سوچا کہ آگے جا کر گر پڑے گا اسوجہ سے پلٹ آیا مگر اُسے بیکار کر آیا اب
اس لایق نہین رہا کہ عیاری کرے اگر آئیگا تو ایکی مرتبہ سر اڑا دونگا مکار نے بہت تعریفین کین اور
کہا ای حران یہ بڑا کام کیا خواجہ ساتھ مکار کے باتین کر رہے ہین وہان جنگل مین حران کی جو آنکھ
کھلی اپنے کو بندھا ہوا پایا غل مچانے لگا گھسیارون نے آکر حران کو کھولا یہان خواجہ فکر مین ہین
کہ مکار کو گرفتار کرون کہ ایک شاگرد نے بڑھکر کہا کہ اُستاد دیکھیے دوسرا حران آتا ہو خواجہ نے
کہا مین تو چھپا جاتا ہون یہ وہی ساربان زادہ ہو کہ میری شکل پر آتا ہو جب آئے تب گرفتار کرکے خوب
مارو یہ کہکے خواجہ ایک نخل کی آڑ مین چھپ گئے مگر حران جیسے ہی قریب آیا سب عیار لپٹ گئے
کسی نے سپٹے پکڑے کسی نے لات ماردی ہر چند حران غل مچاتا ہو مگر کوئی نہین مانتا آخر اُسنے پکار کر کہا
اُستاد والا تزاد آپ نے مجھ کیا گمان کیا ہو مکار نے کہا او ساربان زادے تو نے غضب کیا کہ ہم
مین چلا آیا اُسکا بدلہ تجھکو ملا حران نے رات کے پتے دیے تب سب ٹھہرے مگر عمرو نے پردے
سے نکلکر ایک لات ماری اور کہا او بے حیا تو نے مجھکو نہین جانا تھا کہ مین یہان موجود ہون تیرا خوب
علاج ہوا حران نے پکار کر کہا اُستاد آپ نہین سمجھے کہ مین حیران ہون مجھکو اسکو دونون کو قتل کر دیجیے
کہ آپ کا تو مطلب ہو عمرو نے کہا بہت اچھا یہی ٹھیک کہتا ہو مکار حیران ہو کہ دونون اپنے کو حران
کہتے ہین مین کیا تدبیر کرون آخر سوچکر کہا کہ گرم پانی لاؤ عمرو نے قریب آکر کہا اُستاد صاحب مین آپ کو
نہلائے دیتا ہون ذرا سر جھکائیے مکار نے سر جھکایا عمرو نے پھر دھول ماری اور کلاہ لیکر بھاگے
ہر چند مکار چلایا کہ لینا اسکو جانے نہ پائے مگر کسی شاگرد نے پیچھا نہ کیا خواجہ عمرو نکل گئے شام قریب
تھی خدمت مین صاحبقران کی پہونچے تمام کیفیت بیان کی اور کہا مکار بڑا تیز عیار ہو انتظام کر رہا
ہو موہنی نے کہا بسم اللہ سوار ہو جیے لیکن صورت اپنی بدل لیجیے خواجہ اپنے آقا کی صورت بدلیے
میری کنیز کی شکل بنا دیجیے امیر نے کہا مین تو یہ گوارہ نہ کرونگا عمرو نے کہا کیون کوئی خواجہ سرا نہین ہو

ملکہ نے کہا سامنے میان فیروز موجود ہین عمرو نے امیر کو بشکل فیروز بنایا اور آپ کنیز کی شکل بنکر تیار
ہوے موہنی بھی تخت پر بیٹھی اور خوش نگاہ کو بھی برابر بٹھا لیا تخت اُڑتا ہوا چلا یہان مکار بڑی ہوشیاری
سے انتظام کر رہا ہی جو سردار آیا اوس سے ملاقات کی سراپا دیکھکر رخصت کرتا ہی مکار کھڑا ہوا ہی کہ آسمان
پر برق چمکی دیکھا موہنی تخت پر سوار پہلو مین میان فیروز ایک طرف خوش نگاہ و چند کنیزین گرد بیٹھی
ہین موہنی آمادہ ہی کہ اگر مکار صاحبقران کو پہچان لے تو لیکر نکلجاؤن امیر بھی اسم اعظم پڑھتے ہوے
قبضے پر ہاتھ رکھے ہوے اس خیال مین کہ ذرا کوئی ہان کہے تو مین مصروف جنگ ہون کہ تخت آسمان
سے اُترا مکار نے موہنی کو دیکھا کہا ای ملکۂ عالم آج کیا سبب ہی کہ خواجہ سرا کو بھی ساتھ لائی ہو یہ سنکر
موہنی نے کہا آج جشن ولادت سامری تھا میان بھی مشتاق ہوے ہین انکو بھی لیتی آئی اور یہ بھی
خیال تھا کہ ایسا نہو عمرو عیار میرے باغ مین آئے اور اِنکی صورت بنجائے مکار خاموش ہو رہا
ملکہ آگے بڑھین عمرو کہتا ہوا آتا ہی کہ ای شہریار بڑا خدا نے فضل کیا کہ مکار کے سامنے سے نکل آئے
مجھکو یقین تھا کہ مجھکو ضرور پہچان لیگا لیکن اوسکو گمان بھی نہوا انشاء اللہ اب دربار مین شنکال کے
کیفیت ظاہر ہوگی یہ باتین کرتے ہوے خواجہ ایک جنگل مین آئے شاخ نخل توڑ کر ہاتھ مین لے لی
مگر حیران تھے کہ دربار مین شنکال کے دیکھیے کیا ہو امیر کو ساتھ لیے ہوے دربار مین شنکال کے
آئے دیکھا شنکال تخت پر بیٹھا ہی کئی ہزار ساحر دربار مین جمع ہین اپنے اپنے کمال دکھا رہے ہین کوئی
ایسے دنگل پر بیٹھا ہی کہ جسکا چہرہ مثل شیر کے ہی شیر منھ پھیلاے بیٹھا ہی کوئی ایسے دنگل پر بیٹھا ہی کہ جسکا
چہرہ مثل مار سیہ کے ہی مار سیاہ کفچہ پھیلاے بیٹھا ہی اپنے اپنے عجائب دکھا رہے ہین موہنی نے بڑھکر
سلام کیا شنکال نے پوچھا یہ خواجہ سرا کون ہی کہ ہمکو سلام نہین کیا موہنی نے کہا حضور یہ نئے ملازم
ہوے ہین مرتبہ نہین پہچانتے شنکال نے اِشارہ کیا کہ رنگ و روغن چہرے کا صاحبقران کے
اُڑ گیا شنکال نے پکار کر کہا ارے اِنکو گرفتار کرلو موہنی نے بڑا غضب کیا کہ طلسم کشا کو لے آئی
اب یہ زندہ نجانے پائے سب ساحر اپنے مقام سے اُٹھے سحر کرنے لگے مگر امیر جو اسم اعظم پڑھتے ہین
کسی کا سحر تاثیر نہین کرتا صاحبقران نے تلوار کھینچی اور نعرہ کیا نعرۂ صاحبقران زمان

امیر عرب ضیغم روزگار
لیکے تیغ عقرب لیکے ذو الحجام

بحکم خدا بستہ شمشیر چار
بن کافران از جہان پاک کرد

لیکے تیغ صمصام و قمقام نام
سر سرکشان جلد در خاک کرد

اسم اعظم بھی بآواز بلند پڑھ رہے ہین تلوار چل رہی ہو جس ساحر نے سحر کیا امیر نے اسم اعظم پڑھکر ہاتھ
مار دیا اُس ساحر کے دو ٹکڑے ہوے کئی سو ساحر ہاتھ سے صاحبقران کے مارے گئے لیکن
شنکال کھڑا ہوا سحر کر رہا ہو جب سحر کرتا ہو زمین ہلجاتی ہو مگر صاحبقران پر تاثیر نہین ہوتی عین گرمی
جنگ مین شنکال تخت سے کود ا اور سامنے صاحبقران کے آیا ہاتھ تلوار کا مارا امیر نے
تلوار روک کر ہاتھ مار دیا کہ شنکال کے دو ٹکڑے ہوے مرتے ہی شنکال کے اندھیرا ہو گیا
صاحبقران کو معلوم ہوا کہ اِسقدر اندھیرا ہو کہ اپنا ہاتھ اپنے کو سوجھ نہین پڑتا بعد تھوڑی دیر کے
امیر نے اسم اعظم پڑھا تب روشنی ہوئی دیکھا کہ وہ بارگاہ نہین ہو ایک صحرا ہو اُسمین کھڑا ہون اور
ہزارہا ساحر امیر کو گھیرے ہوے ہو مگر موہنی نہین ہو صاحبقران حیران ہوے کہ موہنی کہان
گئی کہ سامنے سے دیکھا عمرو دوڑتا ہوا آیا کہا اے شہریار موہنی گرفتار ہو گئی شنکال نے یہ شعبدہ کیا
تھا کہ اپنے کو قتل کروا کے موہنی کو گرفتار کر لیا آپ کو دربار سے نکالا یہ اُسکے سحر کی تاثیر تھی لیکن
امیر لڑ رہے ہین کہ زمین شق ہوئی اور سفید پوش جنی زمین سے نکلا پکار کر عرض کی کہ سامنے دیکھیے
دو ساحر جسکے دو سر ہین اسکو قتل کیجیے تو یہ لڑائی فتح ہو امیر لڑتے ہوے بڑھے دیکھا ایک
ساحر کہ جسکے مقام سر پر دو سر ہین کھڑا ہوا سحر کر رہا ہو امیر نے للکارا کہ او مکار کہانتک شعبدے
دکھائیگا دو سر جادو نے بڑھکر وار کیا امیر نے تلوار اوسکی روکی اُلجھا دے سے ہاتھ نکالکر
ہاتھ مار دیا کہ اُس ساحر نے بھاگنے کا راستہ نہ پایا تلوار جو پڑی دو سر جادو کے دو ٹکڑے ہوے
مرنا دو سر جادو کا کہ ایک ہنگامہ ہوا کہ سب ساحر جلنے لگے آواز آئی کہ کشتی مرا نام من دو سر جادو
بود امیر دو سر جادو کو مار کر ایک گوشے مین کھڑے ہوے یہی خیال ہو کہ ایسا نہ ہو کوئی فساد
پڑے کھڑے ہو کر اسم اعظم پڑھنے لگے کہ عمرو قریب آیا کہ اے شہریار عجب اتفاق ہوا کہ شنکال نے
آپ پر سحر کر کے یہ فقرہ کیا کہ موہنی جو کھڑی ہوئی لڑ رہی تھی مکار کو اشارہ کر دیا کہ اسکو گرفتار کر لو
عیار نے پشت سے آکر حلقہ ہاے کمند مارے ملکہ گرین شنکال نے خود اپنے ہاتھ سے زبان
مین سوزن دیے قفس آہنی مین بند کر کے دیا کہ جہان مسلمان قید ہین وہین اسکی بھی قید لیجاؤ
اور پھر بقہر و غضب پکار اُٹھا کہ کیون موہنی یہ تو نے کیا کیا کہ طلسم کشا کو لیکر ہمارے دربار
مین آئی ملکہ نے کچھ جواب نہ دیا سر جھکائے بیٹھی رہی آنکھون مین آنسو بھرے بیٹھی تھی آخر شنکال نے

حکم دیا کہ اسکو سامنے سے لیجاؤ کنیزین قفس لیکر چلین ملکہ رو کر یہ اشعار بیساختہ پڑھتی تھی نظم

نہ جائیگی تری وحشت کی رائیگان فریاد ۔ یقین ہی کہ ہو زنجیر آسمان فریاد
فلک تو کیا ہو لب عرش تک نہ جائیگی ۔ مین ناتوان ہون نہین میری ناتوان فریاد
شب فراق بڑے لطف سے گذرتی ہو ۔ انیس نالہ فغان دوست مہربان فریاد
بہت دنون مین ہمین آج نیند آئی ہو ۔ نہ کر مزار پہ رو رو کے نوحہ خوان فریاد
یہ ضعف ہو کہ ہم اک آہ کو ترستے ہین ۔ اسیر سینہ ہو کیا آسکے تا زبان فریاد
کمال قاعدہ دان ستم ہو برسون سے ۔ اُٹھا چکی ہو بہت صحبت نہان فریاد
اثر بھرا ہو وہ درد فراق کا مجھ مین ۔ کریگی بعد فنا میرے اُستخوان فریاد
بہت دنون مین دل آزاریان یہ سیکھیگی ۔ ابھی نہین ہو تمھاری مزاج دان فریاد
نہ تخت عرش نہ کرسی نہ لامکان دیکھا ۔ نہ جائیگی ابھی میری کہان کہان فریاد
کبھی تو جذب محبت اثر دکھلائیگی ۔ کبھی تو لائیگی اُنکو کشان کشان فریاد
خیال کا کل شب رنگ سے یہ حال ہوا ۔ مرے دہن سے نکلکر ہوئی دُھوان فریاد
یہی ہو ای فلک پیر صورت انصاف ۔ سُنے وہ نغمۂ مطرب کرون مین یہان فریاد

مگر کنیزون نے ایسا کچھ خیال نہ کیا قفس کو لیکر قید خانے مین آئین علمشاہ نوجوان جو قید خانے مین تھے ایک طرف قفس مین غزالہ دوسری طرف آہو چشم بھی قفس مین سرنگون بیٹھی تھین کہ کنیزون نے قفس موہنی لاکر لٹکا دیا رستم نے پوچھا کیون ای موہنی تجھسے کیا خطا ہوئی ہو موہنی نے رو کر کہا حضور جرم عشق مین گرفتار ہوئی کہ طلسم کشا کو لیکر دربار شنگال مین گئی صاحبقران پر تو زور انکا نہ چلا مین گرفتار ہو گئی آپ کو صاحبقران سے بہت مشابہ پاتی ہون غزالہ نے کہا یہ اُنکے فرزند ہین اسی جرم مین گرفتار ہوے ہین نہین معلوم صاحبقران کسطرف کو گئے موہنی نے کہا ادہر کوئی ہاتھ نہین ڈال سکتا لیکن آپ کی رہائی کی فکر مین کوشش کر رہے ہین رُستم خاموش ہو رہے مگر موہنی بہت بیقرار ہو دمبدم دعائین مانگتی ہو کہ ای کریم و رحیم و ای سمیع و علیم رحم اپنا شریک کر اس قید سے نجات دے میرا تو عجیب حال ہو قلب پر ہجوم غم و ملال ہو اصل مین یہ کیفیت ہو نظم

افزایش و نپہ تھا قلق دل تمام رات ۔ کاٹی ہو ہمنے یار بہ مشکل تمام رات

ہر لحظہ دل مین شوق شہادت کے جوش تھے
ہمکو رہا تصور قاتل تمام رات

محظوظ تھا وہ دیکھ کے اپنا فروغ حسن
آئینہ ماہ کا تھا مقابل تمام رات

فرصت نہ پائی ریزش گریہ سے ایکدم
جاری رہا ہو آبلۂ دل تمام رات

کیا پوچھتے ہو عاشق مضطر کی سرگذشت
بیتابیان تھین صورت بسمل تمام رات

فرصت نہین تصور جانان سے ایکدم
رہتا ہو سامنے مہ کامل تمام رات

دامن مین آ کے اشک ٹپکتے ہین اے نسیم
لٹتی ہو خوب دولت حاصل تمام رات

مگر صاحبقران اُسی صحرا مین حیران و پریشان کھڑے ہین آج اُسی جنگل مین رہین گے خواجہ سے فرمایا ایک بارگاہ اِستاد کرو ہم تم چلکر بیٹھین آج رات کو عیش او رجیش رہے صبح کو نبرد مین مصروف ہونگے خواجہ نے امیر سے کہا اس دشت پر خار مین بارگاہ کہان سے لاؤن لیکن اگر فرمایے توکرایہ کی لاؤن یہ کہکر امیر سے رقعہ لکھوایا اور جنگل مین آکر بارگاہ دانیالی استاد کی کل سامان زنبیل سے نکالکر رکھا صاحبقران کو لاکر مسند پر بٹھایا امیر خواجہ سے باتین کرنے لگے فرماتے ہین کہ کیون خواجہ رُستم کی رہائی کیا تدبیر کرین عمرو نے کہا اے شہریار مقام افسوس ہو کہ دربار شنکال مین پہونچے تھے وہان جاکر یہ فتور ہوا شنکال نے آپ کو پہچان لیا بیٹھنے بھی نہ پائے لیکن گرفتاری ملکہ موہنی کی بہت شاق ہوئی دیکھیے یہ لوگ کیونکر رہا ہون عمرو نے کہا اگر حکم ہو تو مین جاؤن اور تدبیر رہائی کرون امیر نے فرمایا آج کی شب تو تامل ہو کل فکر کیجاویگی اگر خدا نے چاہا تو چھڑا کر رہا کرونگا یہ فرماکر صاحبقران نے خواجہ سے کہا کیون خواجہ رہائی رُستم کی کیا تدبیر نکلیگی عمرو نے کہا مین جاتا ہون رہائی کی تدبیر کرونگا یہ کہکر رات بھر صاحبقران نے عیش کیا صبح کو خواجہ امیر سے رخصت ہوے وہان بعد جانے صاحبقران کے سردارون نے شنکال سے پوچھا کیون اے شاہ طلسم کشا کو کیا کیا شنکال نے کہا جب مین سحر سے عاجز ہوا او ریہ خیال کیا کہ طلسم کشا پر سحر تاثیر نہین کرتا تب مین نے اپنے کو غائب کیا میرا ہم شبیہ حاضر ہوا او راُسکو مین نے قتل کرایا اُسکے قتل سے یہ تاثیر ہوئی ہمذات جنگل مین پہونچا اور دو سر جادو کو حکم دیا کہ جنگل مین جاکر ابھی گھیر لے آخر دو سر جادو بھی اُنکے ہاتھ سے مار اگیا سحر اُنپر تاثیر نہین کرتا بعد مارے جانے دو سر جادو کے اُسی جنگل مین قیام کیا کہ عیار اُٹھا کہا اے شاہ مجھکو حکم ہو کہ جاکر جنگل سے عمرو کو لاؤن یہ کہکر مکار چلا

جب جنگل مین پہونچا چہار جانب دیکھتا ہوا جاتا تھا خواجہ نے جو دور سے دیکھا کہ مکار جنگل مین کھڑا ہی
گوشے مین آکر جیسے ہی گنبد مین حشن پوش کمین مکار اسی مقام پر آیا جب بیچ حلقہ ہاے گنبد کے پہونچا
تو خواجہ نے شیر کی آواز دی مکار رُکا خواجہ نے جھٹکا مارا مکار گرا خواجہ نے حباب مار دیا مکار
بیہوش ہوا خواجہ نے مکار کو گرفتار کیا اور ایک درہ کوہ مین ڈالدیا اُسیکی شکل بنکر روانہ ہوے
دربار مین شنکال کے پہونچے شنکال نے پوچھا اے مکار کیا کیا خواجہ نے کہا راہ مین مقابلہ
پڑا مین نے اونکا ایک ہاتھ کاٹ ڈالا سامنے سے بھاگا مگر اے شہنشاہ اسقدر نہین بھاگا مین نے
ہرچند جستجو کی لیکن وہ نکلگیا آج بیا معرکہ گذرا مین پلٹا ہوا آتا تھا کہ ایک شخص کو دیکھا کہ پانوٗن تو زمین
پر اور سر آسمان پر مین ڈرا اُسنے پکار کر کہا اے مکار کیون ڈرتا ہی فرشتۂ خداوند قدرت ہون میرے
نام حکم ہوا ہی کہ مکار کو دو کمال عطا کرو اول تو گانا ایسا بے مثل ہو جسنے وہ راضی ہوجاوے
دوسرا کمال یہ ہی کہ ساقی گری تجھکو عطا ہوئی جو کام عمرو کرتا ہی وہ تجھکو مرحمت ہوے تو اے شاہ میرا
امتحان کیجیے شنکال نے ہنسکر کہا کہ اے مکار کمال اپنا سُناوٗ خواجہ نے سامنے بیٹھکر یہ اشعار
عاشقانہ شروع کیے

نظم

بلا ہی کون جانبر ہو سکے آفت کا سامان ہی — نفاطا فعی رہزن تری زلفونکی افشان ہی
گلو سے تا کمر گھٹ بڑھ ہی میری سیر گریہ کی — کبھی طوق گریبان ہی کبھی زنجیر دامان ہی
خیال یار کے بیٹھے ہین چوکیدار آنکھونمین — کہان سے نیند آئے مردم دیدہ نگہبان ہی
دورنگی سے نہین جاتے تقاضائی تمنا کے — کبھی بوسون کی حسرت ہی کبھی وصلت کا ارمان ہی
ارادے تھک گے رخصت طلب ہی طاقت جسمی — کہانتک طی کرین ہم ہمنزون طول بیابان ہی
ہزارون کوس سے دل کو یہی کہ کھٹکے لانے مین — اُٹھا جلدی قدم وہ دیکھ آگے کوی جانان ہی
نظر پڑتی ہی جس پہ پردہ وہین اک شعلۂ روشن ہی — تماشا دیکھ لے عاشق ترا سرو چراغان ہی
پڑی زنجیر پیرون طوق لپٹا آکے گردن مین — جنون میرا اسیر آرزو سامان زندان ہی
وہی رفعت ہی دیوانگی تیرے بعد مردن بھی — ہوا کے ساتھ گردون پر غبار تن پریشان ہی

خواجہ اسطرح یہ اشعار گانے کہ شنکال بہت خوش ہوا تعریفین کرنے لگا کہتا تھا کہ اے مکار
حقیقت مین یہ کمال تجھکو قدرت نے دیا عمرو نے کہا کنجی میخانے کی مرحمت فرمایئے شنکال نے

کنجی مینجانے کی سامنے پھینکدی خواجہ کنجی لیکر مینجانے مین آئے شراب کو خراب کیا ٹکار کر آواز دی کہ یارو
مین ساقی ہوتا ہون کوئی باقی نرہے خواجہ کے خدمتگار دوڑے گلابیان اٹھا کر لیگئے خواجہ نے
پچاس گلابیان مے ارغوانی سے معمور کین وہ گلابیان لیکر دربار مین آئے سب نے کہا کہ ای شہنشاہ
دیکھیے کس تکلف سے شراب لایا ہون کہ خود بخود جی چاہتا ہی کہ شراب پیجیے خواجہ نے سامنے کھڑے ہوکر
گت ناچی کر سب تعریفین کرنے لگے شنکال بہ نگاہ غور دیکھ رہا ہی وزیرون سے کہتا ہی کہ یارو تم
مکار کی چالاکی دیکھتے ہو سب کہتے ہین حضور کمال کر رہا ہی عمرو نے جام شراب لبریز کیا اور سامنے
شنکال کے سر پر رکھکر آیا سر جھکا کر کہا ایسے شاہون کو سر سے شراب پلانا چاہیے یہ کہکر سر جھکایا
شنکال نے جام ہاتھ مین لیا شراب چرخ مارنے لگی مثل شعلے کے اڑگئی اور جام بھی ٹوٹا شنکال
نے کہا ارے تو کون ہی خواجہ نے قصد کیا کہ بھاگ کر نکلجاؤن مگر خیال کیا کہ پانؤن زمین مین جم گئے
خواجہ ناچار ہوے شنکال نے سحر کیا کہ رنگ روغن عیاری چہرے سے خواجہ کے اڑگیا
شنکال نے حکم دیا کہ اسکو گرفتار کرو کیون او ظالم تو نے مکار کے ساتھ کیا کیا جب تو دربار مین
آیا تھا جب ہی مین سمجھ گیا تھا کہ یہ مکار نہین ہی عمرو نے کہا ای شاہ مین جو حمزہ کا نوکر ہون تین روپیہ
مہینہ ملتا ہی اسمین بسر نہین ہوتی چاہتا تھا کہ کسی شاہ کی ملازمت کرون تو مین اسواسطے حاضر ہوا تھا
کہ کمال اپنا پسند کراؤن حضور نے دیکھا کہ کس طور سے شراب پلائی کوئی اسطرح کا ہو کہ مثل میرے
ساقی گری کرے شنکال نے کہا کہ ای عمرو تیرے دل کی مجھے خبر مل رہی ہی مین مکار کو بلاتا ہون
یہ کہکے آواز دی کہ ای غائب جادو مکار کو اٹھا لاؤ بعد تھوڑی دیر کے دیکھا ایک ساحر سیاہ فام
بد انجام مکار کو پنجے مین دبائے ہوے دربار مین لیکر آیا شنکال نے کہا اسکو ہوشیار کرو اُس
ساحر نے مکار کے منھ پر ہاتھ پھیرا مکار ہوشیار ہوا عمرو کو دیکھکر اٹھا کہ عمرو کو قتل کرون شنکال
نے کہا کہ ای مکار یہ کیا کرتا ہی ہمارے طلسم کا یہ آئین نہین ہی کہ قیدی کو فوراً قتل کرین جب حکم خداوند ہوگا
تب اِسکو قتل کرینگے مگر تم کیونکر گرفتار ہوے تھے مکار نے سب کیفیت بیان کی شنکال نے حکم دیا
کہ ای غائب جادو جہان سب قیدی قید ہین اِسکو بھی لیجاؤ غائب جادو عمرو کو کشان کشان لے چلا
راہ مین عمرو نے بڑے بڑے فقرے دیے لیکن غائب نے کچھ نہ قبول کیا اور یہ بھی کہا کہ خواجہ
مین بے اختیار ہون میری یہ مجال نہین ہی کہ تمکو رہا کرون لیکن شاہ کو اختیار ہی مجھکو صرف اتنا حکم ہوا ہی

کر عمرو کو لیجاکر قید خانے مین قید کرو مین آپ کو قید خانے مین لیے چلتا ہون غائب جادو عمرو کو
لیے ہوے قید خانے مین آیا رستم وغیرہ نے جو خواجہ کو دیکھا بیتاب ہو گئے فرماتے تھے لو غضب
ہوا کہ خواجہ عمرو بھی قید ہو گئے غائب جادو تو قفس لٹکا کر چلا گیا رستم نے خواجہ سے کہا کیون اے
عم نامدار آپ کی گرفتاری کا کیا باعث ہوا عمرو نے بیان کیا کہ مین نے مکار حیلہ ساز کو گرفتار کیا
تھا اُسی کی شکل بنکر گیا شنکال نے پہچان لیا مین رنگ اپنا جما چکا تھا عین وقت پر شنکال نے غضب
کیا مین گرفتار ہو گیا مگر یہ جو مجھکو لیکر آیا تھا غائب جادو نا ہے یہ بڑا سخت ہو راہ مین مین نے کیا کیا
فقرے دیے مگر اُسنے نہ مانا یہی کہے گیا کہ مین رہا نہین کر سکتا انشاء اللہ تعالی رہا ہو جاؤنگا لیکن تم
سب کی رہائی بہت دشوار ہو شنکال ہر وقت خیال رکھتا ہو دیکھیے انجام کیا ہو دن بھر ان باتون مین
گذرا شام کو دروازہ قید خانے کا کھلا عمرو نے دیکھا ایک نازنین خوان کھانے کا سر پر رکھے ہوے
قید خانے مین آئی سب کو کھانا کھلایا مگر جہانگیر نے کہا مین نہ کھاؤنگا مجھکو اس کھانے مین گمان ہو
جب رزاق مطلق پہونچائیگا تب ہم کھانا کھائین گے ہر چند کہ رستم نے بھی کہا کہ بھائی صاحب ضد نکرو
نہایت بے اختیار ہین مگر جہانگیر نے کہا بھائی صاحب آپ دخل نہ دیجیے مین جب ہی کھانا کھاؤنگا
جب رزاق مطلق رحم اپنا شریک کریگا وہ نازنین یہ کہکر گئی کہ او قیدی کیون غمزے کرتا ہو یہان کون
تیری بات کو پوچھیگا یہ تصدق ہو ملکہ سلماے مہر جمال کا کہ قیدیون کی خبر لیتی ہین اور کھانا بھجواتی ہین
شاہ کا تو حکم ہو کہ قیدیون کو بے آب و دانہ رکھو جہانگیر نے کہا ہم صدقہ نہین کھاتے جاکر اپنے
مالک سے کہدینا وہ کنیز پلٹی اور بکتی ہوئی چلی گئی یہان ملکہ سلماے مہر جمال کہ شنکال اسپر عاشق ہو
یہ اپنے باغ مین رہتی ہو دسترخوان بچھا ہو ابھی کھانے پر ہاتھ نہین ڈالا کہ وہ کنیز بکتی ہوئی آئی ملکہ نے
پوچھا کیون کنیز خیر تو ہو کنیز نے کہا واری اصل کیفیت یہ ہو کہ چھوٹا بیٹا جو حمزہ کا ہو جسکا جہانگیر نام ہو بڑا
ضدی ہو مین نے ہر چند کہا کہ کھانا کھا لیجیے یہی جواب دیا کہ ہم کھانا نہ کھائین گے تب مین نے کہا کہ صدقہ ہو
ملکہ سلماے مہر جمال کا کہ تم سب کو کھانا ملتا ہو اسپر وہ جوان بہت بگڑا کہتا تھا کہ جب ہمارا رزاق
مطلق دیگا تب کھائین گے سلماے مہر جمال نے کہا اے شعلہ رخسار اس زبان درازی کو
تیری آگ لگے ہمنے کب حکم دیا تھا کہ صدقے کا نام لینا وہ فرزندان صاحبقران ہین ایسی
لفظین کب سن سکتے ہین آخر اُنھون نے اپنے اوپر جبر کیا اور کھانا نہ کھایا یہ کہکر سلماے مہر جمال نے

کہا ہم بھی کھانا نکھائینگے دسترخوان اولٹ دیا ہرچند کہ کنیزون نے کہا مگر سلما نے کھانا نکھایا پلنگ پر جا کر لیٹ رہی بڑی ترپ رہی ہو اور یہ اشعار زبان پر ہین

نظم

یہان تک طول تھا ای ہمنفس کل ہجر کی شب مین
دعا مین جاگ کر سو سو رہین آغوش مطلب مین

بھرا ہون کچھ نکل جائے نہ منھ سے ضبط مطلب مین
کہ ہو جاتی ہو ریزش پیشتر جام لبالب مین

ہرے آنسو کے قطرے ہین جسے شبنم سمجھتے ہو
ٹپکتا ہو زلال اشک چھن کر دامن شب مین

یہان تک راہ دیکھی زلف شب پر نور پیری ہو
کہین آ آ کے جھک آئین ہین نیندین چشم کوکب مین

بیے انکار ساقی نے ہزارون خون گردن پر
نگاہین ڈوب کر رہ رہ گئین جام لبالب مین

بلندی پر ہو اقبال محبت خاکسارون کا
شرار آہ خوابیدہ ہوے پہلوے کوکب مین

لب ورخسار و کاکل چشم و ابرو سب کے بوسے دو
کہ ہوتے ہین بہت سے لطف معجون مرکب مین

بہا ہو نور کا دریا ترے چاہ زنخدان سے
بلندی حسن نے پائی سطح پایا ہو غبغب مین

یہان تک جذب دکھلایا مری بیتابی دل نے
کہ تاثیر خود آئین چرخ سے آغوش مطلب مین

کئی کنیزین آئین اور انھون نے حال پوچھا مگر سلماے مہر جمال نے کچھ نہین بتایا وزیرزادی گلرخسار جو آئی تو دیکھا کہ ملکہ رو رہی ہین گلرخسار نے قدمون کو بوسہ دیا تلوون سے آنکھین ملین کہا کہ کیون واری کیا صدمہ ہو کہ آپ نے کھانا بھی نہین نوش کیا اور اسقدر بیقرار ہین کہ آنکھین سرخ ہو رہی ہین ملکہ نے ٹھنڈی سانس کھینچی کہا ای گلرخسار کیا پوچھتی ہو آج شعلہ رخسار نے عجب صدمہ دیا کھانا کھلانے قیدیون کو جاتی ہو آج کہتی تھی کہ چھوٹا بیٹا حمزہ کا جری صف شکن بہادر تیغ زن حسین وجمیل اُسنے کھانا نکھایا اور یہی کہے گیا کہ ہمارا رزاق مطلق جب کھلائیگا تب کھائین گے اس لفظ نے مجھکو بیقرار کیا ہو اور شعلہ رخسار نے کیون یہ کہا کہ ملکہ کا صدقہ تمکو ملتا ہو ایسا جلیل کیون گوارہ کرتا کہ لیسے لفظ پر کھانا کھاتا مجھکو یہی انتشار ہو کہ قید خانے مین کیسا گھبراتا ہوگا دن بھر قید خانے مین گذرا ہوگا بھوکے پیاسے رہے یہ پہاڑ سی رات اُسیر کیونکر کٹے گی اگر ہو سکے تو اُسکو قید خانہ سے لے آؤ مین اپنے ساتھ کھانا کھلاؤن گلرخسار نے کہا واری یہ کتنی بڑی بات ہو ابھی جا کے لاتی ہون کنجی قید خانے کی آپ کے پاس ہے مجھکو دیجیے مین انکو نکال لاؤنگی سلما نے کہا ای گلرخسار یہ خیال رہے کہ اورون کو یہ خبر نہ ہو جب وہ لوگ صبح کو دیکھینگے کہ ایک قیدی غائب

ہو گیا خاموش ہو رہین گے اُنکے ظاہر ہونے سے یہ خوف ہو کہ شاید آپس مین ذکر کرین کہ جہانگیر کو سلما نے بلوا لیا اور شاہ کو خبر ہو گئی تو وہ آفت برپا کریگا میرا دشمن ہو رہا ہو کئی سال سے یہی کہتا ہو کہ میرا وصل اختیار کرو اور مین ٹال رہی ہون اپنے کو بچاتی ہون بہت برہم ہو گا گلرخسار نے کہا اسطرح لاؤن کہ کسی کو خبر نہ ہو یہ کہکر دونون پاؤن زمین مین مارے غرق زمین ہو کر چلی پاس شہزادہ جہانگیر کے آکر سر نکالا جہانگیر نے کہا تو کون گلرخسار نے سحر کیا کہ جہانگیر بیہوش ہوے گلرخسار نے جہانگیر کو اُٹھا لیا اُسیطرح زمین کو کاٹتی ہوئی باغ مین لیکر آئی لیکن جہانگیر بیہوش مین سامنے ملکہ کے لاکر جہانگیر کو لٹا دیا ملکہ نے کہا ہوشیار کرو گلرخسار نے سحر اُتارا جہانگیر ہوشیار ہوے سامنے دیکھا ایک آفت جان نہایت حسین وجمیل ابرو ہلال عارض ماہ آسمان کمال بقول شاعر **نظم**

ہوش گم ہو گئے نگہ کے ساتھ	صبر نے ہاتھ کھینچا آہ کے ساتھ	پاؤن کانپے اُٹھا جگر مین درد
ہو گیا رنگ رخ کا فوراً زرد	ہوش آیا تو قلب تھا سوزان	جسم مردے کی شکل تھا بے جان

جہانگیر کو پسینہ آگیا قلب تھرا گیا اُٹھ بیٹھے سلما نے مسکرا کر کہا کیون صاحب مزاج کا کیا حال ہو جہانگیر نے کہا قلب پر ہجوم غم و ملال ہو کیا پوچھتی ہو تمھارے شعلہ رخسار نے دل کو جلا دیا دیکھو پسینے پسینے ہو رہا ہون سلما نے سینے پر ہاتھ رکھدیا جہانگیر اُٹھے سلما نے کنیزون کو اِشارہ کیا ساقیان سیمین ساق و مطربان خوش آواز آکر حاضر ہوے ایک مہ جبین خوش آواز کرشمہ ساز سامنے بیٹھکر یہ اشعار عاشقانہ گانے لگی **نظم**

پابند زیست تھا نہ اسیر مزار تھا	تھا جوش اشتیاق قدمبوس یار تھا
کیا پوچھتے ہو اب تو اسیر قفس ہون مین	دو دن کی بات ہی کہ شریک بہار تھا
کیون جانتا تھا حُسن پریشانیان مری	اے روزگار مین بھی نگر زلف یار تھا
دونون سے شرمسار رہا اضطراب مین	پاس کفن مجھے نہ لحاظ مزار تھا
وہ بھی مثال سیاہی زلف سے	کچھ دم کو عکس مہ جو ردائے مزار تھا
اس جسم پر ذلیل کیا تونے اے ہوس	دو استخوان کے واسطے شوق مزار تھا
کھٹکا کیا ہون خاک کو بھی خاک ہو کے آہ	مین سینۂ مزار کا اپنے غبار تھا
برسون رہا زبان صغیر و کبیر پر	میرا فسانہ بھی ستم روزگار تھا

منت بھی کی مگر نہ کسی نے مری سنی — مانند قول یار مین بے اعتبار تھا
ای روزگار مجھسے دو رنگی تھی کیا ضرور — مین حسرت خزان نہ امید بہار تھا
پوچھی نہ مجھسے یار نے کچھ میری سرگزشت — مین روز بازپرس بھی ننگ شمار تھا
ثابت ہوا کشاکش دنیا سے یہ ہمین — تھے چند رنج نام فقط روزگار تھا
آئے لحد مین بالش مسند سے ای نسیم — انجام عیش دہر یہ کنج مزار تھا

جہانگیر خوش بیٹھے ہین ملکہ نے دستر خوان بھجوایا صبح ہوتے ہی دونون نے کھانا کھایا یہان قید خانے مین جو روشنی ہوئی اور صبح نمودار ہوئی لہ رستم نے خیال کیا کہ زنجیر کی آواز کان مین نہین آئی گھبرا کے فرمایا کہ شاہزادہ جہانگیر کا آج مزاج گیا ہو گھبرا کے آنکھون مین آنسو بھر کر کہا کہ رات سے شاہزادہ غائب ہو کوئی اُنکو لے گیا یہ ذکر تھا کہ غائب جادو آیا اُسنے جو جہانگیر کو نہ دیکھا طرف قیدیون کے متوجہ ہوا کہتا تھا کیون صاحبو جہانگیر کہان گئے اور تو کوئی نہ بولا مگر رستم نے جواب دیا کہ ہم قید ہین دوسرے کا حال کیا جانین غائب جادو نے چار جانب دیکھا وہان کی خاک اٹھائی اور سامنے شنکال کے آیا کہا ای شاہ عجب معرکہ ہوا کہ قید خانے سے جہانگیر غائب ہو گیا شنکال نے کہا وہان کی خاک اٹھالاؤ غائب جادو نے کہا مین خاک لیتا آیا ہون شنکال نے خاک ہاتھ مین لی اور پکار کر کہا کہ تو کسکا سحر ہی جہانگیر کو کون لیگیا خاک سے آواز آئی کہ ای بادشاہ طلسم زعفران زار یہ سحر تو ملکہ سلما کا ہی وزیرزادی اُنکی اگر جہانگیر کو لیگئی اب اوسی کے باغ مین ہین شنکال نے جو نام سلما کا سنا چپ ہو گیا اور حیران تھا کہ اگر اسپر جبر کرون تو مجھسے بیزار ہوگی اگر نہ دخل دون تو انتظام طلسم مین فرق آتا ہو مگر سلما نے بڑی دلیری کی یہ سوچکر حکم دیا کہ کل میدان خونی کی تیاری ہو باقی قیدیون کو قتل کرونگا اُسیوقت ڈھنڈھورا پٹا ڈہل زن پکارتا پھرتا ہو کہ خلق خدا کی حکم شہنشاہ شنکال کا بیرون قلعہ صحرائے نیرنگ مین مسلمان قتل ہونگے اہل طلسم کو مناسب ہو کہ آکر تماشہ دیکھین جابجا اشتہار بھی چسپان ہو گئے مگر ہرکارے لشکر صاحبقران کے جو برائے خبر حاضر تھے خبرین لیکر بھاگے صاحبقران دربار مین تشریف رکھتے تھے یہی ذکر ہو رہا تھا کہ ہرکارے حاضر ہوئے بعد دعا و ثنا کے عرض کی کہ ای شہریار شنکال نے حکم دیا ہو آج صحرائے نیرنگ مین تیاری ہو رہی ہو

دشمنون کو آپ کے فرزندون کے قتل کا ارادہ ہو سلما ایک مہ جبین ہو کہ وہ چڑھ آکر جہانگیر کو لیگئی ہو
اسی وجہ سے شغال نے یہ سامان کیا ہو کہتا ہو جو قیدی آئیگا اب اُسکو قید نہ کرونگا قتل کرونگا امیر
نے ہرکارون کو حکم دیا کہ دمبدم کی خبر ہمکو پہونچاتا ایسا نہ ہو کہ اُنپر کوئی اُفتاد پڑجائے اور برق فرنگی کو
بلاکر حکم دیا کہ مہتر صاحب جہانگیر کی جاکر خبر لاؤ برق تڑپ کر چلا پھرتا پھراتا قریب باغ سلما پہونچا کہ
گانے کی آواز کان مین آئی کہ کوئی خوش آواز یہ اشعار عاشقانہ گا رہا ہو نظم

باتین نکالنے لگے خورشید و ماہ مین — جچتا نہین ہو کوئی ہماری نگاہ مین
مشتاق قتل کے ابھی کتنے ہین راہ مین — کتنے سسک رہے ہین پڑے قتل گاہ مین
ظالم خدا کے واسطے کیون چھیڑتا ہو تو — ہلنے لگین گے ارض و سما ایک آہ مین
کوٹھے پہ جلوہ گر تمھین ایجان دیکھکر — پھرتی ہو کوہ طور کی بجلی نگاہ مین
قاتل نگاہ بد سے بچائے خدا تجھے — دریا لہو کا بہنے لگا قتل گاہ مین
گھر میرے آکے خوش تو مجھے ایکدن کرو — کیا لطف ہو ہوئی جو ملاقات راہ مین
مشکل نہین ہو چاہ ہزارون سے ین پڑے — ہو لطف اے صفیر تو اُسکی پناہ مین

برق فرنگی پشت باغ پر آیا کمند مار کر دیوار پر چڑھا دیکھا کہ جہانگیر والا تدبیر پہلو مین ایک مہ جبین
کے بیٹھے ہین خواصین مصروف کارگذاری ہین برق فرنگی دیوار سے اُترا اور بصورت اصلی سامنے
جہانگیر کے آیا جھک کر سلام کیا جہانگیر نے پوچھا مہتر صاحب کیونکر آنیکا اتفاق ہوا برق نے
کہا مجھکو صاحبقران نے بھیجا ہو اور فرمایا ہو کہ جاکر شاہزادے کی حفاظت کرنا آپ کی خبر شغال
کو پہونچ گئی ہو لیکن بسبب جوش محبت ملکہ سلماے مہرجمال کے تم پر لشکر کشی نہین کی اُسکو یہ خیال
ہو کہ سلما آزردہ ہوگی ایسا نہ ہو کہ معشوق کو رنج پہونچے سلما نے کہا وہ بہیا جھوٹا ہو اپنے گھر
مین عشق بگھارا کرتا ہو بے موت مرتا ہو اے برق فرنگی ہمنے بھی خبر سُنی ہو کہ کل رستم وغیرہ کو بھی قتل
کریگا اگر خدا نے چاہا تو اُن سب کو رہا کرینگے یا اپنی جان دینگے برق نے کہا صاحبقران زمان
نے بھی ہرکارون کو حکم دیا ہو کہ ہمکو دمبدم خبر پہونچے صاحبقران وقت پر ضرور جائین گے
ایسی تلوار چلیگی کہ شغال بھی یاد کریگا یہ فرماکر صاحبقران خاموش ہو رہے یہان میدان خونی
کی تیاری ہوئی شغال سوار ہوا حکم دیا کہ قیدیون کو لاؤ ملازم دوڑے قیدیون کو قید خانے سے

نکالکر ارابہ پر سوار کیا طرف میدان خونی کے لے چلے شنکال کی پشت پر ہزارون ساحر ترنج و نارنج لیے ساتھ ہین شنکال چلا آتا ہی کہ دیکھا ایک طرف سے باغ سلما کے ابر سیاہ اُٹھا شنکال دیکھنے لگا ابر آکر پھٹا دیکھا سلما سے مہر جمال تخت پر سوار اسباب سحر آگے رکھا ہوا آکر پہونچی شنکال سلما کو دیکھکر نہال ہوگیا پوچھا کیون ملکہ عالم تمھاری تو بڑی خطا مشہور ہی سلما نے کہا اوسکا حال آج آپ پر کھلے گا مین سرکار کی خیرخواہ ہون مجھسے کبھی خطا نہ ہوگی اور جو خطا آپ نے سنی ہی اُسکا احال معلوم ہوگا شنکال چونکہ سلما پر عاشق ہی خوش ہوگیا کہ ملکہ عذر کرتی ہین معشوق کا عذر کرکے کہنا دل پر شنکال کے تاثیر کر گیا خاموش ہوگیا سلما بھی ایک طرف ٹھہری ارابے آکر پہونچے رُستم زنجیرین ہلاتے ہوئے ارابہ پر بیٹھے ہین شاہزادیان سرنگون آنکھون مین آنسو بھرے ہوئے چہار جانب دیکھ رہی ہین تھوڑے عرصے مین مجمع کامل ہوگیا مگر رُستم زنجیرین ہلاتے ہوئے قریب دار پہونچے جلاد موجود ہین شنکال نے اِشارہ کیا اول رُستم کے پانون باندھے اور دار مین لٹکا دیا اب سب شاہزادیان دارون مین لٹکائی گئین شنکال تیر و کمان لیکر کھڑا ہوا بارہ ہزار تیر انداز پشت پر کھڑے ہین امیدوار ہین کہ شنکال تیر مارے تو ہم بھی سب تیر اندازی کریں اور قیدیون کو غربال کر دین اُسوقت رُستم بیقرار ہوکر دعائین مانگنے لگے کہ اے خالق لیل و نہار رحم کر

تو گوئی ہر آنکس کہ در رنج و تاب	دعائے کند من کنم مستجاب	چو ما غرقہ باشندہ دانم ترا
درین عاجزی چون نخوانم ترا	ہر کس بکسے نازو مارا تو بسے	من پیش کہ نالم کہ مرا نیست کسے

بیقرار ہوکر رُستم نے دعا کی شنکال نے قصد کیا ہی کہ تیر مارون کہ صحرا سے گرد اُڑی سب نے دیکھا شاہزادہ جہانگیر والاتدبیر گھوڑے پر سوار گھوڑا اُڑاے ہوے آتے ہین جہانگیر کے آتے ہی ایک دنا ٹا ہوا کہ اندھیرا ہوگیا جہانگیر نے آکر نعرہ کیا اور تلوار کھینچی لڑتے ہوے قریب دار پہونچے اور زنجیر رُستم کاٹی رُستم نے چھوٹتے ہی غزالہ کو رہا کیا غزالہ رہا ہوتے ہی قریب اپنی بیٹی کے آئی آکر آہو چشم کو رہا کیا آہو چشم نے رہا ہوتے ہی گہر آرا کو رہا کیا یہ سب شاہزادیان لڑنے لگین مگر خواجہ نے جو دیکھا کہ قفس ٹوٹا اور خواجہ گر سے اُٹھتے اُٹھتے گلیم اور ڈھولی اور حقہ ہاے آتش بازی مارنا شروع کیے شنکال نے جو دیکھا یہ دنا ٹا کیسا ہوا سحر کرنے لگا شنکال کے سحر سے جو جہان کھڑا تھا وہین رہگیا شاہزادیان بیکار ہوئین شنکال نے حکم دیا کہ ان سب کے سر کاٹ لو

ساحر بڑھے اور قصد کیا کہ ان سب کو قتل کریں کہ ایک ہوا چلی کہ سب ساحرون کے سر اڑ گئے شغکال نے حیران ہوکر کہا سب شاہزادیان گرفتار ہو گئین یہ سحر کسنے کیا طرف سلما کے متوجہ ہوا دیکھا کہ سلما سحر کر رہی ہی کہا کیون سلما تم دشمنون کو بچا رہی ہو سلما نے جواب دیا کہ مین تو تدبیر کر رہی ہون کہ دشمنون کو گرفتار کرون آپ نہین معلوم کیا کہتے ہین آپ ملاحظہ کیجیے میرے سحر سے یہ سب گرفتار ہوے یہ کہکر پھر ہاتھ ہلا دیا کہ غزالہ وغیرہ رہا ہوئین شغکال نے کہا کیون اے ملکہ سلما یہ کسنے سحر کیا کہ یہ لوگ رہا ہو گئے سلما نے کہا آپ ہی ملاحظہ فرمائیے مین خود حیران ہون کہ سحر کو کون الٹا کر دیتا ہی ظاہرا معلوم ہوتا ہی کہ آپ نے جو سحر کیا سحر آپ کا الٹا ہو گیا مجھپر نہ طعن کیجیے شغکال نے پھر سحر کیا یا تو سب شاہزادیان لڑ رہی تھین یا لڑتے لڑتے اسباب سحر ہاتھ سے پھینکدیا اور خاموش ہوکر کھڑی ہوئین شغکال نے پھر اشارہ کیا کہ ان سب کو قتل کرو ساحر بڑھے کہ انکو قتل کرین کہ صحرا سے گرد اڑی سب نے دیکھا کہ صاحبقران آگے بڑھے ہوے آتے ہین آتے ہی نعرہ کیا نعرۂ صاحبقران

امیر عرب ضیغم روزگار
یکے تیغ عقرب یکے ذوالحجام

بحکم خدا بستہ شمشیر چار
بن کافران از جہان پاک کرد

یکے تیغ صمصام و قمقام نام
سر سرکشان جملہ در خاک کرد

پشت پر جملہ سرداران امیر نے آکر اسم اعظم بآواز بلند پڑھا کہ شاہزادیان رہا ہوئین سحر کرنے لگین ان شاہزادیون نے جو جگر سحر کیا فوج شغکال مین ہلڑ ہو گیا مگر غزالہ نے چند سنگریزے طرف صحرا کے پھینکے کہ ایک آواز ساتھ خوش آوازی کے آئی ملازمان شغکال نے دیکھا کہ آگے آگے ایک نازنین ماہ رخسار یہ اشعار عاشقانہ گاتی ہوئی با ناز و کرشمہ آتی ہی

نظم

کس منھ سے کہتے ہو کہ ترا وقت ٹلگیا ۔ کچھ آپ کا مزاج نہ تھا جو بدل گیا
خالق کو تھی پسند جو برگشتگی مری ۔ تیلہ ہزار بار بنا اور بدل گیا
اب جاے خون دہان جراحت مین پیپ ہی ۔ کیا انقلاب ہی کہ لہو تک بدل گیا
مانند طفل اشک ہون ابتر سرشت مین ۔ پیدا ہی ہوتے آنکھ سے باہر نکل گیا
انجام عمر سے بڑھی کیا کیا خمیدگی ۔ دن کم رہا تو سایۂ دیوار ڈھل گیا
اللہ ری بیکسی کہ یہ نوبت ہی آجکل ۔ ارمان تلک بھی دل سے ہمارے نکل گیا
پھبتی سنائی یار نے آئے ہلال عید ۔ ملنے کو جھک گئے جو قریب بغل گیا

ہان التفات یار سے بیمار جان بلب
بوسون سے غیر کے لب شیرین ہوئے ہین تلخ
ممکن نہین کہ راست کبھی کج مزاج ہو
پھر کہدیا کچھ اُس بتِ وعدہ خلاف نے
تھا خوف اِسقدر چمن روزگار سے
صبا و ساتھ ہو چمن کائنات مین
مدت کے بعد ربط سخن پھر بڑھا نسیم

اچھا تو کیا ہوا ہو مگر کچھ سنبھل گیا
بگڑی وہ چاشنی وہ قوام عسل گیا
اِس چرخ پیر کا نہ جوانون سے بل گیا
پھر کچھ دنون مریض محبت سنبھل گیا
جب کوئی گل ہنسا تو مرا جی دہل گیا
قسمت کو کیا کرینگے اگر دل بہل گیا
مضمون کی تازگی سے ذرا دل بہل گیا

ساتھ والون نے شنکال کے جو یہ اشعار سنے بیقرار ہوکر سر ٹکرانے لگے کوئی کنوئین مین جاکر گرا کسی نے گریبان اپنا چاک کیا مگر غزالہ نے بڑھکر صاحبقران سے عرض کی کہ ہماری رہائی کو غنیمت جانیے سلما نے آج کارنمایان کیا کہ سرمیدان سامنے شنکال کے سحر کیا ہم سب کو رہا کیا اب بہتر یہ ہو کہ ڈٹ کر نکل چلیے صاحبقران نے اُن سب کو بیچ مین لیا اور لڑتے ہوے چلے شنکال نے ہرچند کوشش کی مگر صاحبقران نہ رُکے اپنے مقام پر آئے غزالہ نے عرض کی اب حضور طلسم مین جانیکی فکر کرین ہم لوگ آپ کے بعد ٹھہر لین گے جو گذرے گی وہ جھیلین گے صاحبقران نے فرمایا ای غزالہ مجھکو بڑا تردد ہو ملکہ سلماے مہرجمال کا کہ سب ہمراہ ہمارے آئے مگر سلما نے کیون ہمارا ساتھ نہ دیا یہ ذکر تھا کہ ابر گلنار آسمان پر آیا رعد کی گرج برق کی چمک مینہ برستا ہوا برقین ٹوٹ کر زمین پر گرنے لگین سب سردار دیکھ رہے ہین کہ وہ ابر پھٹا غزالہ نے دیکھا کہ ملکہ سلماے مہرجمال تخت یاقوت پر سوار تاج جواہر سر پر لباس پرتکلف در بر آکر پہونچی امیر کو سلام کیا امیر نے پوچھا کیون سلما تم ہمارے ساتھ نہ آئین اب کیونکر آنا ہوا سلما نے عرض کی ای شہریار باعث یہ ہو کہ شنکال بن شنکل مجھپر عاشق ہو اور ہمیشہ طالب وصل ہوتا ہی مگر مین نے ابتک اُسکو دھوکے پر رکھا آج بھی اِسی خیال مین رہا کہ ان لوگون کو گرفتار کر لو جب آپ لوگ نکل آئے تو شنکال نے کہا ان سب کو نہ روکا مین نے کہا جب آپ کے سحر سے نہ رُکے تو مین کیا روکتی آخر مجھکو حکم دیا کہ اُن سب کو گرفتار کر لاؤ مین یہ حیلہ کرکے چلی آئی اب مین آپ کی شریک ہون اب حضور کیا چاہتے ہین جو حکم ہو وہ بجا لاؤن صاحبقران نے فرمایا کہ مین

چاہتا ہون کہ طلسم زعفران زار مین داخل کرون اور اس طلسم کو فتح کرون سلما نے کہا اول آپ کوہ بے ستون کی سیر کرین تب آپ کو طلسم زعفران زار مین جانا ہوگا یہ بھی طلسم سامری وجمشید نے اپنے ہاتھ سے بنایا ہو اور بادشاہ طلسم شنکال کو قرار دیا ہو صاحبقران نے فرمایا کوہ بیستون کا راستہ کسطرف ہو ایسا نہو کہ بعد میرے جانے کے شنکال فوج پر بلوہ کرے اور یہ سردار پریشان ہون مگر رستم نے آہو چشم سے کہا کہ تمھارا کیا ارادہ ہو اگر کہو تو ہم تم نکل چلین قبلہ وکعبہ کے ساتھ رہنے کا موقع نہین ہو اِنکے ساتھ اگر رہین گے تو کوئی کام نہ کرسکین گے چاہتے ہین کہ اگر ہم فتاح طلسم نہین ہین تو چند دربند تو فتح کرین آہو چشم نے کہا نکل چلیے اور صاحبقران نے قصد کیا ہو کہ کل صبح کو طرف کوہ بیستون کے جائین گے سلما نے سب راستے بتا دیے اور کہا بیستون جادوگر مالک کوہ بیستون ہو بڑی بڑی آفتین برپا کریگا صاحبقران نے حکم دیا کہ کل صبح کو ہم جائین گے اور کوہ بیستون کی خبر لائین گے یہ فرماکر دربار آراستہ کیا مگر رستم آہو چشم کو ساتھ لیکر اول شب کو استر مالا کبود پر سوار ہوے طرف صحرا کے نکل گئے مگر جہانگیر جو اپنی بارگاہ مین آے سلما بھی آئین کہا اے شہریار آپ کا کیا ارادہ ہو جہانگیر نے کہا مین یہ چاہتا ہون کہ اس طلسم مین عظم وشان پیدا کرون سلما نے کہا چلیے نکل چلیے مین آپ کے ساتھ ہون جس مقام پر پہونچیے گا صورتین بتاؤنگی آپ کو طلسم زعفران زار مین پہونچاؤنگی جہانگیر بعد رستم کے جانیکے بارگاہ سے نکلے سلما بھی ساتھ تھی جب کنارے سے لشکر کے نکلے دھڑوکے کی شیر کے آواز آئی سلما نے دیکھا کہ ایک شیر جنگل سے جست کرتا ہوا آتا ہو سلما نے کہا لیجیے شہریار غضب ہوا کہ یہ شیر میری فکر مین آتا ہو سلما نے چاہا کہ تڑپ کر نکل جاؤن مگر اُس شیر نے جھپٹ کر سلما کو اپنے منھ مین دبایا جہانگیر نے بھی چند کوششین کین کہ مین اس شیر کو مارلون مگر وہ شیر نکلگیا اور جنگل مین جاکر آواز دی کہ ہم شہنشاہ شنکال اب سلما کو لیے جاتا ہون تمھاری بھی تدبیر ہوجائیگی دوسری طرف سے ایک ریچھ آیا اُسنے جہانگیر کو اُٹھا لیا اور لیگیا چابک صبا رفتار یہ معرکہ دیکھ رہا ہو روتا ہوا پلٹا صبح کو خدمت صاحبقران مین آیا عرض کی کہ اے شہریار سلما کو آکر شنکال لے گیا اور جہانگیر کو بھی اُٹھالے گیا اور رستم وآہو چشم ایک طرف نکل گئے صاحبقران یہ سُنکر بہت رنجیدہ ہوے فرمایا ان نوجوانون نے بہت تنگ کیا ہو نہین معلوم کہان نکل گئے گرفتاری سلما وجہانگیر

اور زیادہ شاق ہوئی ہو دیکھیے اُنپر کیا گذرے لیکن مین تو طرف کوہ بیستون کے ضرور جاؤنگا کر دریافت
کرون کہ طلسم مین داخلہ ہوا اہل طلسم کو بھی معلوم ہو کہ طلسم کشا آگیا جو پڑیگی وہ جھیلین گے طلسم کشائی مین
جان پر کھیلین گے یقین ہو کہ اِن قیدیون کا بھی پتہ ملے مجھے اِنکا گرفتار رہونا بہت شاق ہوا اور اُنکی
مفارقت سے میرے دلپر نہایت صدمہ و رنج رہیگا جبتک اُنکا سراغ نملیگا یہ فرماکر خواجہ سے فرمایا کہ خواجہ تم
جاکر تلاش جہانگیر کرو اور مین طرف کوہ بیستون کے جاتا ہون عمرو نے کہا کہ میرا ساتھ رہنا حضور
کے ہمراہ ضرور ہی ایسا نہو کہ راہ مین کوئی اُفتاد پڑے امیر نے فرمایا کہ ہمارا پروردگار مالک ہی جو
اُفتاد پڑیگی وہ سامان سے مشکل کو آسان کریگا انسان کی کوشش بیکار ہی وہی معین و مددگار ہی
ہر شخص کا مالک پروردگار ہی ناچار ہوکر خواجہ تلاش مین جہانگیر کی چلے مگر صاحبقران زمان یکہ و
تنہا بموجب خواہش سلما ایک جانب چلے مگر اول ذکر شنکال تحریر کرتا ہون کہ جب صاحبقران
میدان جنگ سے نکل گئے اور سلما یہ کہکر چلی کہ مین سب کو گرفتار کیے لاتی ہون بعد جا نے سلما کے
شنکال نے تیرہ بخت جادو کو حکم دیا کہ جاکر دریافت کرو کہ سلما کو کیون عرصہ ہوا دیکھو کیا
کر رہی ہی تیرہ بخت نے آکر خبر دی کہ ملکہ سلما جاکر شریک صاحبقران ہوئین شنکال جھلاکر اُٹھا
کہ مجھے کیا کہ گئی تھی اور کیا کیا مین اُسکو چین نہ لینے دونگا صحرا مین آکر شیر کی شکل بنا اور ایک ہاتھ
ہلا دیا کہ صحرا سے ریچھ پیدا ہوا دونون کو گرفتار کر کے شنکال لایا کہا کیون سلما تم کیون دشمن
ہوئین اب مین تمھارا عذر نہ قبول کرونگا یہ کہکے حکم دیا کہ ان دونون کو زندان طلسمی مین لیجاؤ
مگر نگہبانون سے کہدینا کہ جب سلما خواہش کرے کہ ہم شاہ سے ملاقات کرینگے تو اُسکو ہمارے
پاس لے آنا جب تکلیف اُٹھائیگی تب سمجھ جائیگی یقین ہو کہ راہ پر آجاوے نگہبان قیدیون کو لیکر
روانہ ہوگئے بعد جانے سلما و جہانگیر کے شنکال تخت سے اُٹھا ایک گوشے مین آکر یہ اشعار بحالت
بیقراری مین عاشقانہ پڑھ پڑھکر رونے لگا نظم

کاٹیے راہ طلب مین جو قدم اُٹھتے نہین	پھوڑیے اُس سر کو جس سے کوہ غم اُٹھتے نہین
مرکے اُٹھنے کی دعا ہی یون تو ہم اُٹھتے نہین	ہاتھ اُٹھتے ہین ترے در سے قدم اُٹھتے نہین
ایک دو جھٹکے اگر ہون دل اُٹھا لے عشق مین	لاکھ پیچ ای گیسو پر پیچ و خم اُٹھتے نہین
ای گرانباری کرو را احسان تیرے بعد مرگ	کوچۂ محبوب مین لاکھو لنے ہم اُٹھتے نہین

آرزو مجھکو بھی ہو رہجائین بنکر سنگ در
بیٹھکر جس بُت کی چوکھٹ پر صنم اُٹھتے نہین

بیٹھکر پہلو مین میرے چٹکیان لو دل مین تم
ایسے صدمے ایسے رنج ایسے ستم اُٹھتے نہین

جنکو راہ شوق مین ای دل تھکا دیتی ہی یاس
بیٹھ جاتے ہین جہان پھر لیکے دم اُٹھتے نہین

دور ہو غفلت تو دیکھین تیرا جلوہ چشم دل
پردہ دروازۂ دیر و حرم اُٹھتے نہین

مٹ نہین سکتی مٹائین لاکھ اپنی سرنوشت
حرف اِسکے صورت نقش قدم اُٹھتے نہین

طرفہ دکھلاتے ہین سیر اُسکی گلی مین دونون پاؤن
سو تو جاتے ہین ہم لیکن قدم اُٹھتے نہین

حشر برپا کر دیا ٹھکرا کے اُسنے میری قبر
دیکھنے یہ سیر یاران عدم اُٹھتے نہین

اشک بنکر کب نہین گرتے نظر سے ای جلال
دور ہو کر کب کسی محفل سے ہم اُٹھتے نہین

وزراسنے آکر سمجھایا کہ ای شہنشاہ ابتو معشوقہ قبضے مین ہی کیون اِسقدر بیقرار ہوتے ہو شنکال نے کہا کہ افسوس یہ ہی کہ معشوقہ ہماری دوسرے کے قبضے مین ہی جہانگیر پر جان دیتی ہی اب کیونکر یقین کرون کہ پھر وہ مجھکو ملیگی مین نے جو خیال کیا دیکھا تو معلوم ہوا کہ وہ محبت مین جہانگیر کی بیتاب و بیقرار ہی اب اسکا مجھے متوجہ ہونا دشوار ہی یہی خیال دل کے ٹکڑے کرتا ہی اسی خیال سے بیقراری زیادہ ہی کئی سال گزرے کہ مین نے اِس ظالم سے سوال وصل کیا اسنے فقرہ دیکے ٹال دیا اگر مین یہ جانتا کہ یہ میرے قبضے سے نکلجائیگی تو ایسا سحر کرتا کہ مثل میرے دیوانی ہو جاتی اب ناممکن ہی اب وہ اور رنج مین مبتلا ہو گئی اب اُسکا مجھپر خیال کرنا دشوار ہی کد و کاوش بیکار ہی مگر کیا کرون کہ صبر نہین ہو سکتا دمبدم دل یہی خواہش کرتا ہی کہ اُسکو پہلو مین بٹھاؤن ناز معشوقانہ اُٹھاؤن سنکال تو اس خیال مین ہی مگر دونون قیدی جاکر زندان طلسم مین قید ہوے کہ اِس زندان کا بھی ذکر لکھونگا مگر صاحبقران زمان یکہ و تنہا صحرائے خارستان مین جاتے ہین خار بیابان اکثر دامن مین اُلجھتے ہین مگر صاحبقران زمان کانٹون سے بچتے ہوے صحرا کو طی کر رہے ہین کہ ایکطرف سے زنجیر کی جھنکار کان مین آئی دیکھا کہ ایک دیوانہ ژولیدہ مو ایک درخت کے سایے مین بیٹھا ہی سامنے اکھاڑا کھدا ہی دو دیوانے اُسمین لڑ رہے ہین یہ دیوانہ جو سامنے بیٹھا ہی ظاہرا معلوم ہوتا ہی کہ لڑنے والون کو تعلیم کر رہا ہی دمبدم بتاتا جاتا ہی کہ سنبھلکر لڑو ہاتھ بڑھا دیا تو ان کُشتا کو امیر نے جو دور سے دیکھا کہ دیوانہ تعلیم کر رہا ہی قریب آگئے ہوے دیوانے نے کہا اور اگر

توکیون کھڑا ہو صاحبقران نے فرمایا ہم بھی کشتی لڑینگے دیوانہ اُٹھا کہا مجھسے مقابلہ کیجیے امیر فوراً اکھاڑے
مین پھاند پڑے دیوانے سے لڑنے لگے ہرچند کہ دیوانہ برابر زور رہی مگر صاحبقران نے عاجز کر دیا ہی
ہر مرتبہ دیوانہ کہتا ہی اے آقاے سرخ اب نہ لڑونگا امیدوار ہون کہ پلٹ جائیے ایسا نہ ہو کہ مجھکو غصہ آجائے
اور آپ کو کوئی صدمہ پہونچے امیر نے فرمایا کوئی بات اُٹھا نہ رکھو دیوانہ جھک جھک کر لڑ رہا ہی ایک
مقام پر امیر کو لے دوڑا صاحبقران دم کے بھروسے پر قدم کے شمار پر چھ سات قدم ہٹ کر پیچھے
آئے ہکا مارا کہ بایان گھٹنہ امیر کا آشنا بہ زمین ہوا مگر تڑپ کر لنگر مارا کہ پشت پا تک غرق ہوے دیوانہ او پر
چھایا کمر مین ہاتھ ڈال کے ایسا زور کیا کہ اگر پہاڑ پر زور کرتا تو اکھیڑ لیتا مگر صاحبقران کے لنگر مین
جنبش بھی نہین پائی تھک کر ہاتھ اُٹھا لیا کہا اب تمھارے زور کا مشتاق ہون صاحبقران اپنے
مقام سے اُٹھے دیوانے کو لے دوڑے سترہ قدم تک ریلکر لائے وہان لا کر ہکا مارا کہ دونون
گھٹنے دیوانے کے آشنا بہ زمین ہوے امیر نے کمر زنجیر مین ہاتھ ڈالکر زور کیا کہ دیوانے کو اُٹھا لیا
اور زمین پر دے مارا کود کر چھاتی پر سوار ہوے خنجر کمر سے نکالا گردن پر جو خنجر رکھا دیوانہ رونے
لگا کہا اے شہریار مین مسلمان ہوتا ہون آپ کی مین بصدق دل اطاعت کرونگا یہی خواہش ہی کہ
آپ کی غلامی کرون امیر نے دیوانے کو چھوڑ دیا دیوانہ اُٹھتے ہی قدمون پر گرا کلمہ پڑھکر بصدق دل
مسلمان ہوا امیر نے فرمایا تیرا نام کیا ہی دیوانے نے کہا مجھکو بلند خان صحرانشین کہتے ہین مین
بچپن ہی سے دیوانہ پیدا ہوا باپ میرا اخلاق تاجدار ہی جو کہ اسی صحرا مین رہتا ہی اکثر مجھکو دیکھنے
آتے ہین دیوانہ جانکر چلے جاتے ہین اگر حضور فرمائین تو مین باپ کو بھی بلا لاؤن اُسکو بھی قدمونپر
سرکار کے گراؤن تب آپ کا مدعاے دلی حاصل ہووے صاحبقران نے فرمایا جاؤ اخلاق تاجدار
کو بلا کر لاؤ دیوانہ یہ سُنکر بھاگا اُسوقت پہونچا کہ دیکھا باپ اِسکا تخت پر بیٹھا تھا بیٹے کو دیکھکر خوش ہو گیا
پوچھا اے فرزند آج کیا معرکہ ہی کہ تم خود آئے ہو دیوانے نے کہا مین پاس سے آقاے سرخ کے آتا
ہون اُنھون نے مجھکو زیر کیا مین اُنکا تابعدار ہوا آپ بھی چلیے اخلاق تاجدار خوشی خوشی ساتھ
ہوا دیوانہ باپ کو ساتھ لیے ہوے خدمت صاحبقران مین آیا امیر نے فرمایا اے دیوانہ بلند خان
تمھارے باپ سے مل چکے اب ہم رخصت ہوتے ہین دیوانہ قدمون سے لپٹ کر رونے لگا امیر نے
فرمایا رونے کا کیا باعث ہی دیوانے نے کہا آقا سے نامدار سامنے کوہ بلور ہی اشفاق مردم در

ناسے پہلوان کہ اپنے زمانے کا رستم ہی ہمیشہ قزاقی کرتا ہی مین اُسکی دختر پر عاشق ہون کہ نام نامی اُسکا
یاقوت گہر وندان ہی یہی آپ کے غلام کے واسطے خرابی کا سامان ہی میرے باپ نے پیغام دیا
تو اُسنے جواب دیا کہ دیوانے کے ساتھ شادی نہ کرونگا مین ناچار ہوا لشکرکشی کر کے گیا اُسکے ہاتھ سے
زخمی ہوا آپ میرے آقا ہین اور اپنی مصیبت کس سے کہون آپ اس مشکل کو آسان کیجیے امیر نے
فرمایا کہ مین ضرور چلونگا دیوانے نے ایک چیخ ماری کہ کئی ہزار دیوانے حاضر ہوے اُن سب کو لیکر
صاحبقران چلے بعد قطع منازل و طے مراحل سامنے کوہ بلور کے پہونچے اشفاق کو خبر ہوئی کہ دیوانہ
کسیکو اپنا مددگار بنا کر لایا ہی اشفاق نے اُسی وقت بارہ ہزار جوانون کو ساتھ لیا اور قلعے سے
نکلا وہ وقت ہی کہ بیٹی اشفاق کی اپنے قصر بلند مین بیٹھی ہی کہ ایک کنیز نے آکر خبر دی کہ آپ کے والد
لشکرکشی کر کے گئے ہین سُنا ہی کہ دیوانہ بلند خان صحرا نشین آتا ہی اور یہ بھی مین نے سُنا ہی کہ امیر کو
اپنے ساتھ لایا ہی اُنہین سے زیر ہوا ہی اُنسے سوال کیا ہی کہ معشوقہ دلوا دیجیے وہ ساتھ آئے ہین
یہ سُنکر یاقوت گہر وندان طرف صحرا کے دیکھنے لگی کہ دیکھا صحرا سے گرد اُڑی آگے آگے سب کے
صاحبقران ایک وہ دیوانہ نوجوان سبزہ رنگ بیباک و جست و چالاک سنہرا طوق گلے مین
پہنے ہوے لباس چاک چاک زنجیرین کمر مین بندھی ہوئی دو ہزار دیوانے چوبدستین کاندھون پر
جست و خیز کرتے ہوے آتے ہین ملکہ نے جو دیوانے کو دیکھا بیتاب ہو گئین فرماتی تھین صاحبو
نام تو دیوانہ ہی مگر ہوشیارون سے بہتر ہی دیکھو کس شوکت سے آتا ہی یہ کہکر چپکے چپکے یہ اشعار عاشقانہ
بیقرار ہو کر پڑھنے لگی

نظم

جان عاشق کی نے لی کوئی رُسوا ہو گیا ۔۔۔ تمنے مارا نام بیچاری قضا کا ہو گیا
اِسکا رونا کیا کہ سو ٹکڑے کلیجا ہو گیا ۔۔۔ ہان ستم ہو گا اگر خون تمنا ہو گیا
کب یہان ٹھہرا اگر آبھی گیا وہ بے وفا ۔۔۔ دل ہمارا ہجر مین قاصد تمھارا ہو گیا
جان نثاری کا ہمارے جعل سازی کا تری ۔۔۔ عاشقون مین شہرہ معشوقون مین چرچا ہو گیا
گر پڑا یون تھا مگر دل کو مین اُنکے سامنے ۔۔۔ وہ بھی یہ کہتے ہوے دوڑے اسے کیا ہو گیا
آہی جاتا ہی لبون تک ضبط کیونکر سے کرین ۔۔۔ شکوہ دلبر بھی کیا اپنا کلیجا ہو گیا
ہاے وہ کہنا کسی کا تم ہو دیوانے جلال ۔۔۔ ہوش مین بھی تھے تو یاد آتے ہی سودا ہو گیا

ملکہ بہت بیقرار ہین دیوانے نے بارگاہ استناد کرائی صاحبقران داخل بارگاہ ہوے ایک طرف دیوانے
اُترا ساتھ والون کے غلغلے دیوانے بیچین و بیقرار ہو رہے ہین کوئی چوبدست اُٹھا کر کہتا ہو کہ ہمارے
آقا کا دشمن کہان ہی دوسرا کہتا ہو میدان مین بجھ لینگے بعضے ناچ رہے ہین بعضے زنجیرین ہلا رہے
ہین مگر اشفاق نے حکم دیا کہ طبل جنگی بجے تیار ہان ہونے لگین امیر نے بھی دیوانے سے کہا
کہ تم بھی طبل جنگی بجاؤ دیوانہ باہر نکلا چوبدستون کو درختون پر دیدے مارتا ہو سب دیوانے دوڑے
پوچھا اے افسر یہ کیا معرکہ ہو دیوانے نے کہا کہ آقاے سُرخ نے طبل جنگی بجنے کا حکم دیا ہو لہذا لڑا
کر رہا ہون یہی طبل جنگی بجنے کی صورت ہو صاحبقران نے بارگاہ سے نکلکر منع کیا کہ او دیوانے
یہ کیا کر رہا ہو دیوانے نے جھلا کر کہا واہ آقاے سُرخ آپ ہی حکم دیتے ہو اور پھر منع بھی کرتے ہو
ایک چوبدست مار دونگا یہ کہکر جھپٹا چوبدست لگائی صاحبقران نے چوبدست تھام لی اور چھینکر
پھینکدی دیوانہ لپٹ پڑا امیر نے ایک دو تھاپچے مارے اور ہاتھ تھام لیا دیوانے نے ہرچند
زور کیا مگر ہاتھ نہ چھوٹے ناچار ہو کر رونے لگا کہا آقاے سُرخ معاف فرمائیے اب طبل جنگی
نہ بجاؤنگا صاحبقران نے نقارہ نوازون کو حکم دیا تب طبل جنگی بجا دیوانہ حیران دیکھا کیا
سر جھکا کر کہتا تھا کہ آقاے سُرخ بڑے نامنصف ہین پہلے ہی کہا ہوتا کہ نقارہ بجاؤ مین وہی بجوا دیتا
خیر جو انکی خوشی اب تو ہم انکے ساتھ ہین جسدن غافل پاؤنگا مار ڈالونگا مگر ملکہ یاقوت گہر دندان قصر
سے یہ سب معرکہ دیکھ رہی ہی کنیزون سے کہتی ہو کہ دیکھو صاحبو کیا آقا مہربان ہین حقیقت مین یہ بڑا دیوانہ
ہو جو بات کرتا ہو اُس سے دیوانہ پن پیدا ہو مگر آقاے نامدار کیا مہربانی فرماتے ہین مجھ بدنصیب کے
واسطے کشت و خون ہوگا والد کو کون سمجھاے کہ فساد نہ کیجیے کاہے کو سنین گے اب تو لشکرکشی کرکے
وہ آگئے مگر مین چاہتی ہون کہ کشت و خون نہ ہو بارہ بجے تک کنیزون سے باتین کیا کی جبکہ زلف
لیلاے شب کمر سے گذری کنیزون کو ملکہ نے ہٹایا کمند نکالکر پھینکی اور قصر سے اُتری ٹہلتی ہوئی
قریب دیوانے کے پہونچی ہاتھ جسم پر رکھکر جگایا دیوانے نے آنکھین کھولکر جو معشوق کو دیکھا
رونے لگا یاقوت نے کہا او دیوانے مین تیرے لیے نکل آئی اب نکل چل مین تیرے ساتھ
ہون ایسا نہ ہو کہ صبح کو آفت برپا ہو دیوانہ خوشی خوشی بیٹھ گیا کہا میرے کاندھے پر سوار ہو جاؤ
یاقوت نے کہا مین تیرے ساتھ ساتھ چلونگی دیوانہ و یاقوت گہر دندان ایک طرف چلی یہ تو

دونون طرف صحرا کے جاتے ہین کہ اِنکا ذکر تحریر کرونگا لیکن صبح کو قصر مین آئین ملکہ کو نہ پایا بیقرار ہوئی
سارے محل مین تلاش کیا جب کہین نہ پایا تو آپس مین صلاح کی کہ چلکر اِنکے باپ سے اطلاع کر دیہان
اشفاق لباس پہن رہا ہی ہتھیار جسم پر لگا رہا ہی کہ کنیز بھی آکر پہونچی آتے ہی اطلاع کی کہ حضور آپکی
صاحبزادی کا پتہ نہین ایک کمند پشت محل پر پڑی ہی معلوم ہوتا ہی کہ اُسی کمند سے اُتر گئین یہ سُنکر اشفاق
بہت جھلایا دس پانچ سوارون سے کہا کہ تم آگے بڑھو اگر ملجائے تو روکنا اور قتل کر ڈالنا مین بھی
آتا ہون گھُرم خرس طینت کر دس بیس سوارون کا افسر ہی پندرہ سوار ساتھ لیکر چلا یہان یاقوت
دو دیوانہ کوس دو کوس نکلکر ایک نخل کے سایے مین ٹھہرے ہین یاقوت کہتی ہی کہ نکل چلو آگے بڑھو
ایسا نہ ہو کہ کوئی تعاقب مین آتا ہو تو باعث خرابی ہو دیوانہ لپٹا جاتا ہی اور کہتا ہی کہ ای نرگس مین
تیرے لیے بیقرار تھا آج آرزو پوری ہوئی جو کوئی تعاقب مین آویگا میرے ہاتھ سے مارا جائیگا
یاقوت ہر چند کہ رہی ہی مگر دیوانہ نہین بڑھتا مسخرہ پن کر رہا ہی یاقوت عاجز ہو رہی ہی جی مین کہتی ہی
عجب وحشی کا ساتھ ہوا دیکھیے اسکے ساتھ کیونکر گذرے اور کیا انجام کرے اسکے ساتھ زندگی دشوار
ہو جائیگی مگر تقدیر مین ہماری اسی کے ساتھ پھوٹی ہی بسر کرنا ہوگا یہ باتین ہو رہی تھین کہ صحرا سے
گرد اُڑی گھُرم خرس طینت جو چلا تھا پندرہ سوار اُسکے ساتھ تھے دور سے یاقوت کو دیکھا
سوارون سے اِشارہ کیا کہ اِن دونون کو گھیر لو سوار چلے گھُرم نے گینڈا بڑھایا دیوانہ یہ کہکے
بڑھا کہ او خر دمنڈے آ تو ایک ہی وار مین پر اُٹھا کر دونگا گھُرم تلوار کھینچکر بڑھا دیوانہ نے
چوبدست اُٹھائی گھُرم چاہتا تھا کہ قریب پہونچون تو وار کرون مگر دیوانے نے بڑھکر چوبدست
لگائی اول گینڈے کا سر پھٹا گھُرم کو دے پڑا دیوانے نے دوسرا ہاتھ مارا کہ گھُرم کا خاتمہ ہوا
ہڈیان وغیرہ ٹوٹ گئین سوارون نے جو دیکھا کہ افسر مارا گیا سب بھاگے یاقوت نے کہا
اب خبر ملگئی بھاگ چلو کسی پہاڑ مین چلکر چھپو دیوانے نے کہا مین نہ چھپونگا آقائے سرخ کو خلاف
گذریگا بلکہ اب لشکر مین چلو تمکو اپنی بارگاہ مین رکھونگا یاقوت نے کہا اسمین خرابی ہوگی دیوانے
نے کہا وہان آقا موجود ہین وہ مدد کرینگے ہر چند یاقوت نے کہا مگر دیوانے نے نہ مانا کہا پلٹ
چلو مگر اشفاق مردم در غصے مین بیٹھا ہوا ہی کہ رہا ہی کہ بڑی بدنامی کی بات ہی کہ بیٹی نکلگئی اور مین
کوشش نہ کرون کہ وہ سوار آکر پہونچے کہا حضور گھُرم مارا گیا ہم لوگ خوف سے دیوانے کے

بھاگ آئے وہ دیوانہ بڑا زبردست ہی اشفاق سوار ہوا فوج کو ساتھ لیکر چلا تھوڑی دور گیا تھا
کہ دیکھا دیوانہ آتا ہی اور پیچھے پیچھے یاقوت گھروندان ہی للکار کر آواز دی کہ او گیسو بریدہ تو
دیوانے کے ساتھ جنگل مین پھر رہی ہی دیوانہ چوبدست ہلاتا ہوا بڑھا اور للکار کر آواز دی کہ او
خود منڈے تو کہان آیا ہی اشفاق نے پلٹ کر فوج کو اشارہ کیا چار طرف سے فوج نے
دیوانے کو گھیر لیا مگر دیوانہ جسے چوبدست مار دیتا ہی اُسے پرا ٹھا کر دیتا ہی بڑی جانبازی سے
لڑ رہا ہی لیکن صاحبقران زمان بارگاہ مین بیٹھے تھے کہ ہرکارے نے خبر دی کہ دیوانے کے
ساتھ معشوقہ اُسکی بھاگی تھی دیوانہ راہ مین گھر گیا اشفاق نے جا کر گھیرا ہی صاحبقران یہ سُنکر
اپنے مقام سے اُٹھے پشت مرکب پر سوار ہوے اور طرف صحرا کے چلے اُسوقت پہونچے
کہ دیوانہ گرفتار ہو چکا ہی اہل فوج چاہتے تھے کہ یاقوت کو بھی گرفتار کر لین مگر یاقوت بیقرار
ہو ہو کر دعائین مانگ رہی ہی کہ اے کریم و رحیم و اے سمیع و علیم اس آفت سے نجات دے مجھ
مظلومہ کو بچا لے کہ تیر دعا یاقوت کا بدرجۂ اجابت پہونچا سامنے سے گرد اُڑی دیکھا کہ امیر
با توقیر گھوڑا سرپٹ اُڑاے ہوے آتے ہین اور وہین سے نعرہ کیا کہ او اشفاق خبردار اس
عورت پر ہاتھ نہ ڈالنا ورنہ آفت برپا کرونگا یاقوت نے جو امیر کو آتے ہوے دیکھا فورًا
سوارونکو اشارہ کیا وہ تیر مارنے لگے مگر دیوانہ کہ بندھا ہوا ہی زنجیرین ہلانے لگا امیر لڑتے ہوے اول
قریب یاقوت آئے یاقوت نے رکاب تھام لی امیر تلوارین مارتے ہوے قریب دیوانے
کے پہونچے اور آ کر زنجیرین کاٹین نگہبان چھوڑ کر بھاگ گئے امیر نے دیوانے کو رہا کیا
جو دیوانہ چھوٹا اور صاحبقران کو لڑتے ہوے دیکھا ایک درخت اُکھیڑ لیا زمین پر اُسکو مارا
شاخین اُسکی ٹوٹ گئین ڈنڈ کا ہاتھ مین لیکر ہلاتا ہوا چلا جسپر ہاتھ مار دیا اُسکو پیوند خاک کیا مگر
اشفاق نے جب دیکھا کہ دیوانے نے خوب جنگ کی سب سوار بھاگتے پھرتے ہین اشفاق جو
مقابلہ صاحبقران مین آیا ہاتھ تلوار کا مارا امیر نے وار رد کر کہ ہاتھ مارا کہ سر اشفاق کا زخمی
ہوا مگر امیر نے ہاتھ روک لیا اور فرمایا کہ او اشفاق اب جاؤ جا کر اپنا علاج کرو جب صحت پانا
پھر مقابلہ کرنا اشفاق کو غنیمت ہوا ناچار ہو کر بیٹھا صاحبقران دیوانے و یاقوت کو ساتھ لیکر
لشکر مین آئے دیوانہ معشوقہ کے ساتھ ہی کبھی بلائین لیتا ہی کبھی گرد پھرتا ہی امیر نے فرمایا او

دیوانے نے نکاح تو کر لے پھر وصل ہوگا ابھی تو مجاز نہین ہو کر اسکو ہاتھ لگائے گناہ ہوتا ہو دیوانے نے
کہا ای آفتاب سرخ آپ ہی نکاح پڑھ دیجیے صاحبقران بارگاہ مین دیوانے کی آکر بیٹھے ایجاب
قبول کرا کے عقد پڑھا اور فرمایا اب ہوشیار رہنا کہ اشفاق مایوس ہوکر گیا ہو مگر اشفاق جو دربار
مین گیا امرا نے پوچھا ای شہنشاہ پہلوانان کیا ہوا اشفاق نے سب کیفیت بیان کی عیار اسکا
شب گرد غرامی اپنے مقام سے اٹھا عرض کی یا شہنشاہ اگر حکم ہو تو ملکہ یاقوت کو گرفتار کر لاؤن
اشفاق نے کہا ای شب گرد اگر یہ کام تو نے کیا تو مین بہت خوش ہونگا شب گرد یہ سنکر اٹھا
باہر آیا اور طرف لشکر صاحبقران کے چلا ایک ضعیفہ کی شکل بنکر لشکر مین پہونچا دیکھا وہی دیوانہ
لشکر مین شلنگین لگا رہا ہو اور چوبدست ہلاتا ہو ساتھ والون سے کہتا ہو کہ آج تو مین نے نرزک
سے بڑے مزے اڑائے دیوانے کہ رہے ہین کہ آقا ہمکو بھی شریک کیجیے دیوانہ کہتا ہو مقدمہ
معشوق مین نہ کہو مین نہ قبول کرونگا مگر شب گرد یہ سب باتین سنا کیا پشت بارگاہ پر آیا ایک
گوشے سے نقب دینے لگا نقب کھودتے کھودتے گوشۂ بارگاہ مین پہونچا زمین سے نکلا دیکھا
کہ یاقوت سو رہی ہو اسنے قریب آکر یاقوت کو بیہوش کیا پشتارہ باندھکر لے بھاگا بھاگا ہوا
جاتا ہو قضا سے کار مہتر برق فرنگی جنگل مین پھر رہا تھا کہ سامنے سے دیکھا ایک عیار پشتارہ بدوش
آتا ہو سوچا کہ لشکر سے صاحبقران کے آتا ہو کیا عجب ہو کہ کسی پر دست انداز ہوا ہو یہ سوچکر ایک
گوشے مین چھپا کمندین خس پوش کر دین شب گرد پھرتا ہوا کمندون کے قریب آیا برق نے
شیر کی آواز دی شب گرد ڈرکا برق نے جھٹکا مارا شب گرد گرا برق نے نکلکر جاب مارکر اسکو
بیہوش کیا پشتارہ کھولکر جو دیکھا ملکہ یاقوت گم دندان کو پایا برق نے یاقوت کو ہوشیار کیا
یاقوت نے اپنے کو صحرا مین پایا برق سے پوچھا کہ مہتر صاحب مین یہان جنگل مین کیونکر آئی
برق نے کہا یہ عیار تمکو لیے جاتا تھا مین نے اسکو گرفتار کرکے بیہوش کیا اب تم تو لشکر مین جاؤ
مین اسکی شکل پر جاکر عیاری کرون شاید کوئی مطلب نکلے کہ سامنے سے زنجیرون کی آواز آئی
دیکھا دیوانہ کلیجہ پکڑے ہوئے آتا ہو معشوق کو دیکھکر کودنے لگا کہتا تھا کیون او نرزک تو یہان
کیونکر آئی یاقوت نے سب حال بیان کیا کہ مجھکو عیار لیے جاتا تھا برق نے رہا کیا طرف لشکر
کفار کے گیا ہو دیوانہ معشوقہ کو ساتھ لیکر پلٹا مگر مہتر برق فرنگی بشکل شب گرد بارگاہ مین اشفاق

کے آیا اشفاق نے پوچھا کہ کیون منتر صاحب کیا کیا برق نے کہا مین پتہ لگا آیا ہون کل لے آونگا
اشفاق نے کہا کیا پتہ لگا آئے ہو برق نے کہا اسکے رہنے کا مقام دریافت کرلیا کل جاکر لاؤنگا
مگر اب علحدہ چلیے مین کچھ راز کی باتین کہونگا اشفاق اپنے مقام سے اٹھا تنہا خیمے مین برق فرنگی
اشفاق کو لیکر آیا برق نے باتین کرتے کرتے اشفاق کو بیہوش کیا اور اشفاق کو ایک صندوق
مین بند کیا اور آپ اُسکی شکل بنکر باہر آیا تخت پر آکر بیٹھا کہا مین جاتا ہون جاکر حمزہ کو گرفتار کرلاؤن
یہ کہکر برق اٹھا رفیقون نے کہا کہان جائیے گا ایسا نہ ہو کسی آفت مین مبتلا ہو جائین آپ بخوبی واقف
ہین کہ صاحبقران بہادر بے نظیر ہین ایسا نہ ہو کہ آپ اُنپر غالب نہ آئین برق نے کہا مین سمجھ لونگا
تم لوگ لشکر سے خبردار رہو مین ابھی آتا ہون یہ کہکر سب کو بخوبی سمجھایا اور گھوڑے پر سوار ہو کر چلا
راہ کو طے کر کے لشکر صاحبقران مین پہونچا صاحبقران نے خبر سُنی کہ اشفاق آتا ہی صاحبقران زمان
نے فرمایا کہ استقبال کر کے لاؤ چند سردار گئے اشفاق اندر آیا برق کو منظور ہی کہ صاحبقران
کو بہکا کر پلٹ جاؤن لندھور کو جو آتے ہوے دیکھا صاحب سلامت کر کے کہا ای دارا اے ہند
سنم برق فرنگی مین نے اشفاق کو پکڑ لیا صندوق مین بند کر آیا ہون آج رات کو لشکر کفار کو شبخون
مارنا اور مین اشفاق کو قتل کرونگا لندھور نے کہا ای برق مین نہین کہ سکتا کہ صاحبقران یہ
قبول نہ فرمائین گے ای برق فرنگی تم بخوبی مزاج سے آگاہ ہو کہ نامردی سے حریف کو مارنا نہین
چاہتے لہذا اب تم یہین ٹھہرو برق نے کہا ای دارا اے ہند خیال تو کرو کہ اُسنے عیار کو بھیجا تھا
کہ یاقوت کو گرفتار کر کے لے گیا اگر مین نہ پہونچتا تو اسکو دربار مین لے جاتا اشفاق سفلہ
مزاج ہی نہین معلوم کیا کرتا مین نے اُسکو گرفتار کیا ہی اُسی کی شکل پر جاکر اشفاق کو لیا اب وہ
میرے قبضے مین ہی جیسا فرمایئے ویسا کرون لندھور نے کہا مین صاحبقران سے تو کہونگا
مگر ایک سردار کو بطور شبخون روانہ کردونگا وہ اگر شبخون مارے تم اپنا کام کرلینا ایسا نہ ہو کہ
غافل ہو جاؤ برق فرنگی نے کہا مین ہوشیار رہونگا یہ کہکے برق پلٹا اپنی بارگاہ مین آیا تاج سر پہ
رکھے تخت پر بیٹھا سرداروں نے پوچھا حضور برائے گرفتاری صاحبقران گئے تھے کیا انجام ہوا
برق نے کہا اب رات کو حال روشن ہو جائیگا اسوقت موقع نہ تھا یہ کہکر خاموش ہو رہا لندھور
نے عادل شیر دل کو حکم دیا کہ شب کو لشکر اشفاق پر شبخون مارنا تھا را نعرہ ہوتے ہی لشکر بھاگیگا

عادل نے دوپہر رات گئے لشکر تیار کیا اور لشکر اشفاق پر نعرہ کر کے گرا خیمے مین آگ لگادی اور بازارین لوٹ لین مگر برق جو اُٹھا اُسنے اشفاق کا سر کاٹا اور نکلکر بھاگا اہل فوج نے جو دیکھا کہ افسر ہمارا بھاگ گیا سب بھاگنے لگے عادل شیر دل پلٹ آیا مگر صبح کو فراری ایک صحرا مین جاکر ٹھہرے اشفاق کا بھائی اخلاق کر گدن سوار جو جنگل مین آیا بھائی کا لاشہ دیکھکر بیقرار ہو گیا کہتا تھا یارو میرے بھائی کو کسنے قتل کیا ہر کارون نے خبر دی کہ مہتر برق فرنگی نے فقرہ دیکر اشفاق کو قتل کیا اخلاق نے کہا جرأت سے تو صاحبقران کی بعید ہی اگر امیر کو آگاہ کیا جاے تو کیا عجب ہو کہ برق کو سزا دین وہ کسی پر شبخون نہین مارتے اور کسیکو دھوکے سے قتل کرنا نہین چاہتے اخلاق نے لاشہ اشفاق کا ایک چارپائی پر رکھا اور روتا پیٹتا سامنے صاحبقران کے آیا عرض کی کہ اے شہریار مین آپ سے شکایت کرتا ہون آپ کا تو قانون ہی کہ آپ کسی کو دھوکے سے قتل کرنا نہین چاہتے بس اشفاق کو برق فرنگی نے کس حال سے قتل کیا اور آپ نے شبخون مارا امیر نے فرمایا مین اپنی بارگاہ سے نکلا بھی نہین آخر سوارون نے بیان کیا کہ ہمراہیان لندھور عادل شیر دل نے آپ کے نام سے شبخون مارا تھا امیر نے فرمایا تم جاکر آرام کرو کہ اشفاق مارا جاچکا ہم برق سے پوچھین گے اخلاق لاشہ اشفاق کا لیکر اپنے مقام پر آیا یہان امیر نے مہتر برق فرنگی کو بلایا اور پوچھا کیون اے برق تمنے اشفاق کو کیون قتل کیا برق نے کہا اُسنے مکر سرکار کے ساتھ کیا مین نے اُسکو گرفتار کیا اُسکی شکل بنکر اشفاق کو قتل کیا امیر نے فرمایا ہمارا حکم نہین ہی کہ کسی پہلوان یا شاہ کو دھوکے سے قتل کرو تمنے خلاف ضابطہ کیا برق ہاتھ باندھکر کھڑا ہوا کہ معاف فرمائیے امیر نے فرمایا کہ میرے قریب آؤ جیسے ہی برق قریب آیا صاحبقران نے ہاتھ تھام کر ایک جھٹکا مارا کہ برق منھ کے بل گرا برق کی اپنے ہاتھ سے مشکین باندھین اور مقبل سے فرمایا اِس متفنی کو پاس اخلاق کے لیجاؤ اور کہنا کہ معاوضے مین اپنے بھائی کے خون کے اسکو قتل کرو مقبل برق کو لیکر چلا برق فریاد کرتا ہی کہ اے سرداران نامی و اے پہلوانان گرامی مجھکو بچاؤ تو اخلاق قتل کریگا سب سردار افسوس کر رہے ہین مگر بخوف صاحبقران کوئی نہین بول سکتا جب مقبل برق کو لیکر باہر نکلا اور چالاک بن عمرو نے دیکھا دل بیقرار ہو گیا کہ اے چالاک غضب ہوا اگر اخلاق نے برق کو قتل کر ڈالا تو بڑی خرابی ہو گی بڑا عیار معقول ہی

کیسی کیسی عیاریان کین مگر صاحبقران نہین چاہتے کہ کافر کی بھی ہتک ہو یہ سوچتا ہوا چلا برق نے بہت
غل مچایا مگر لشکر مین کسی نے دخل نہ دیا مقبل برق کو لیے ہوے لشکر اخلاق مین آیا اخلاق بیٹھا ہوا
تھا کہ مقبل نے برق کو لاکر حوالے کیا اخلاق نے حکم دیا کہ میدان خونی کی تیاری کرو مین ابھی اسے
قتل کرونگا کیون ای برق یہ دن تمھین یاد نہ تھا صاحبقران بڑے عادل و منصف ہین ایسے عیار کو
یون حوالے کر دیا برق نے کہا ای اخلاق مین تو ایک حقیر ہون ہمارے اُستاد خواجہ نے آمر
بن الوس کی جب ناک کاٹی ہو تب صاحبقران نے عمرو کا پاس نہ کیا اور گرفتار کرکے حوالے کر دیا
مجھے جسطرح چاہو قتل کرو جو مین نے خطا کی ہو اسکا یہی بدلہ ہو کہ مین بھی قتل ہو جاؤن مگر ای اخلاق
مجھے تم جانتے ہو کہ مین جھوٹھ نہین بولتا مین نے اشفاق کو قتل نہین کیا ایک درہ کوہ مین چھپا
دیا ہو اگر مجھکو حکم دو تو اُنکو لے آؤن ورنہ اُسی مقام پر کوئی شیر یا بھیڑیا کھا جائیگا اخلاق نے کہا
اگر تم بھاگ جاؤ تو مین تمکو کیونکر پاؤن برق نے کہا کیا مین نے چوری کی ہو جو مین بھاگونگا آقا نے
گرفتار کیا تمکو دیدیا ہو انھین سے خطا معاف کراؤنگا پھر لشکر اسلام مین جاؤنگا تمسے بھی رسم رہا
اخلاق نے کہا اگر اشفاق کو زندہ لادو اور وہ کہنا تمھارا سچ نکلے تو جو مانگو گے وہ دونگا برق نے
کہا مین ابھی لایا اخلاق نے کہا ای برق فرنگی اتنا خیال رکھو اگر بھاگ جاؤ گے تو مین امیر سے
جاکر فریاد کرونگا وہ تمکو لشکر مین نہ رہنے دینگے برق نے کہا یہ تو مین خوب جانتا ہون کہ صاحبقران
میرا رہنا قبول نہ فرمائینگے مگر خدا اُستاد کو سلامت رکھے وہ خطا معاف کرائینگے یہ کہکے برق تڑپتا ہوا
چلا جنگل مین جاکر دیکھا کہ ایک گنوار آتا ہو جھپٹ کر اُسکو حباب مارا بیہوش کرکے ایک گوشے مین
لایا مخل سے باندھکر اُسکو ہوشیار کیا مگر صورت اُسکی اشفاق کی بنا دی جب وہ ہوشیار ہوا تو
صورت اپنی عجیب و غریب بناکر کہ دو سر بہت سی آنکھین وہ ہاتھ کا ندھے پر اور کالی کالی صورت
بناکر سامنے گنوار کے آیا اُس گنوار نے جو یہ صورت دیکھی کانپنے لگا پسینہ پسینہ ہو گیا برق نے کہا
ای شخص تو نے مجھکو پہچانا اُسنے گھگھیا کر کہا گو ستیان مین تو آپ کو نہین پہچانتا برق نے کہا نم ملک الموت
قدرت خداوند کا حکم ہوا تھا کہ اِسکی روح قبض کرو مجھکو تیرے حال پر رحم آیا مین نے تجھکو بصورت
اشفاق مردم ور بنایا مین تجھکو لیے چلتا ہون تخت نشین ہونا مگر خبردار جو کوئی پوچھے کیا نام ہو
تو اشفاق مردم ور بتانا ہمیشہ سلطنت کیا کرنا اگر کسی سے مقابلہ پڑے تو بھاگ کر اپنی جان بچانا

ایسا نہ ہو کہ جان پر بنے بخوبی سمجھا کر برق اُس گنوار کو لے چلا راہ مین ہنس ہنس کے باتین کرتا ہوا
کہتا ہوا کہ ای اشفاق تمنے بڑی تکلیف اُٹھائی اشفاق نقلی جواب دیتا ہو کہ آپ کی عنایت شرط ہو
برق فرنگی باتین کرتا ہوا سامنے اخلاق کے لایا اخلاق نے جو بھائی کو دیکھا اُٹھکر لپٹ گیا مگر
دیکھتا ہو کہ بھائی کا قد چھوٹا تھا بڑا کیون ہو گیا رنگت بھی خلاف معلوم ہوتی ہو برق نے جو دیکھا کہ
اخلاق حیران حیران دیکھ رہا ہو بڑھکر کہا ای شہنشاہ آپ کو یہ حیرت ہو گی کہ قد انکا کیون بڑا ہو
چونکہ اِنکا پیمانۂ عمر لبریز ہو چکا تھا اور سررشتۂ حیات منقطع ہوا تھا سامری نے اپنا ہاتھ پھیرا انکا قد بھی
بڑھگیا اور عمر بھی بڑھی اب یہ کئی سو برس جئین گے مگر مین اُمیدوار ہون کہ مجھکو نوکر رکھ لیجیے یہ سنکر
اخلاق نے کہا ای معتبر برق فرنگی تمھارا گھر ہو بیٹھو رہو برق رہنے لگا اشفاق نقلی تخت پر بیٹھا ہو
اُمرا اور وزرا انتظام کر رہے ہین اخلاق لشکر کا منتظم ہو مگر ہرکارون نے یہ خبر صاحبقران کو پہونچائی
کہ برق نے جاکر یہ فتور کیا ہو کہ اب اخلاق کا معتبر ہو صاحبقران نے فرمایا وہ بڑا مکار و غدار ہو اُسنے
اپنا رنگ جمالیا کہ چالاک اپنے مقام سے اُٹھا ہاتھ باندھکر سامنے صاحبقران کے آیا عرض کی
ای شہریار برق فرنگی نے خوب رنگ جمایا ہو آپ اپنی جلالت کرچکے کہ برق ایسے عیار کو باندھکر دیدیا
مگر اُسنے اپنا رنگ جمایا اب اگر مناسب ہو تو خطا اُسکی معاف کیجیے صاحبقران غصے مین بیٹھے تے
فرمایا کہ چالاک کو نکالدو مقبل نے جب چالاک کو نکالا تب کل اہل دربار ہتھر آگئے اور ہر ایک کا
قول تھا کہ اب چالاک کا آنا دشوار ہو لوگون نے کہا خواجہ عمرو آکر صفائی کرا دینگے لندھور کے
منھ سے نکلا کہ آقا سے نامدار عمرو کے فرزند کو نکلوا دیتے ہین خواجہ آکر شکایت کرینگے اگر
مناسب ہو تو چالاک کو بلوا لیجیے صاحبقران نے فرمایا دارا ے ہند تمکو غیرت نہین آتی کہ اُسوقت
مین شبخون مارا لندھور نے کہا آقا سے نامدار مین تو نہین گیا مگر البتہ عادل شیر دل نے جاکے
میرے نام کا نعرہ کر دیا یہ مشہور ہوا کہ جانشین صاحبقران نے شبخون مارا ہر چند کہ برق نے مجھے
کہا تھا مگر مین نے قبول نہین کیا صاحبقران نے فرمایا کہ عادل شیر دل سے کہو کہ ہمارے لشکر سے
نکلجائے اور شبخون مین جو ساتھ گئے تھے وہ بھی عادل کے ساتھ جائین لندھور نے شرماکر سر
جھکا لیا مقبل نے بڑھکر عادل شیر دل سے کہا کہ اب تم اُٹھ جاؤ دربار مین تمھاری جگہ نہین ہو
عادل شیر دل شرماکر اُٹھا باہر آکر پانچ ہزار جوانون کو ساتھ لیا اور ایک صحرا مین جاکر اُترا اُس

بیابان مین ایک پہلوان رہتا تھا کہ ابہام خارہ شکن اُسکا نام ہو اُسنے جو خبر سُنی کہ ایک جوان ہیرے
صحرا مین آکر اُترا ہو چالیس ہزار جوانون کو ساتھ لیکر عادل کے مقابلے مین آیا وارا ب کلبرگی عیار لندھور
کو عادل کے ساتھ آیا ہو اور افسوس کر رہا ہو کہ اوعادل تمسے وہ خطا ہوئی ہو کہ صاحبقران معاف نکرینگے
مگر خواجہ بزرجمہر عافیت پلٹ کر آئین انکو مزاج مین صاحبقران کے بہت دخل ہو کیا عجب ہو کہ وہ یہ
کیفیت تمام سنکر فیصلہ کرادین مگر صاحبقران کو بہت ناگوار ہوا کہ ایک بندۂ خدا کو بیوجہ قتل کیا شاید
مسلمان ہوتا چالاک اور برق بھی پاس عادل کے آئے ہین کہ ہرکارون نے خبر دی ابہام خارہ شکن
چالیس ہزار فوج سے آیا ہو عادل نے کہا کیا پرواہ ہو فوج کے زیادہ ہونے سے کیا ہوتا ہو
میدان مین جب مقابلہ پڑیگا تو سمجھ لونگا برق نے کہا اوعادل اگر حکم دو تو اُسکی مشکین باندھکر
لاؤن عادل نے کہا برق ایک مرتبہ تمھارا کہنا ماننے سے مغضوب بارگاہ صاحبقران ہوا
اب میدان مین سمجھ لونگا یہ ذکر تھا کہ ابہام نے طبل جنگی بجوایا ہرکارون نے آکر عادل کو خبر دی
کہ ابہام نے طبل جنگی بجوایا ہو عادل نے بھی نقارۂ رزمی بجوایا تیاریان ہونے لگین چار پہر رات
گذر کر وہ وقت آیا کہ ستارۂ سحری آسمان پر نمودار ہوا

نظم

اُڑا آشیانے سے طاؤس نور
سپہ کی علامت سپیدا ہوا
کہ پہلے کیا زاغ شب کو شکار

وہ طاؤس مشرق کا تھا بادشاہ
نشان آگے آگے خطِ صبح کا

یکایک ہوا وان سحر کا ظہور
بہت گرم خو اور روشن نگاہ
کیا دبدبہ خلق پر آشکار

دونون لشکر میدان مین آئے ابہام میدان مین نکلا عادل
شیردل مقابلے مین پہونچا بعد ردوبدل آپس مین نیزہ چلا عادل نے نیزہ ابہام کا نکالا ابہام
نے تلوار کھینچی عادل سپر کو سر کی پناہ کرکے آگے بڑھا منظور یہ تھا کہ تلوار چھین کر لپٹ پڑون مگر
گینڈے نے سکندری کھائی سپر ہاتھ سے ہٹی عادل زخمی ہوے چالاک وغیرہ آکر عادل کو ہٹا
لے گئے ابہام گینڈے کو مہمیز کرنے لگا چونکہ لشکر اسلام قریب تھا داراب نے جاکر لندھور
کو خبر سنائی کہ عادل زخمی ہوا ابہام بلبلا رہا ہو لندھور نے کہا مین کیا کرون مین اُنکی مدد کو نہین
جاسکتا مگر فرہاد خان بکیفری بیٹا لندھور کا اپنے مقام سے یہ کہکر اُٹھا کہ ہم تو جاکر اپنے بھائی کی مدد
کرینگے اگر صاحبقران بارگاہ مین نہ آنے دینگے ہم بھی اُسی مقام پر رہین گے یہ کہکر باہر نکلا اور
کرگدن مست پر سوار ہوکے چوبدست گران سنگ کاندھے پر رکھکر طرف صحرا کے روانہ ہوے

اسوقت پہونچے کر ابہام پکار رہا ہی کہ ای فرقۂ خداپرستان و اوخبر دہشتان کوئی میرے مقابلے مین
نہین آتا کہ آواز آئی او بہیا مین تیرے مقابلے مین آتا ہون کیون اسقدر زیادہ بلبلاتا ہی ساتھ والون
نے عادل کے دیکھا کہ فرہاد خان گینڈے کو اڑاے ہوے آتا ہی اور مقابلہ ابہام مین پہونچے
ابہام نے ہاتھ تلوار کا مارا فرہاد خان نے چوبدست پر روکا روک کر وار کیا چوبدست جوپڑی ابہام
نے سپر آگے کی مگر چوبدست جوپڑی ابہام کا ہاتھ کانپا سپر سر پر آئی سر گردن مین گردن سینے مین اور
سینہ شکم مین ایک تھالہ خون کا معلوم ہوتا تھا فرہاد خان مار کر ابہام کو فوج پر جا پڑا ملازمان
عادل بھی پہونچے مار کر سب کو بھگا دیا سب کو شکست دیکر فرہاد خان نے مال و اسباب لوٹ لیا اور
بہ فتح و فیروزی پلٹے آکر عادل سے ملاقات کی کہا بھائی صاحب آپ نے کیون تکلیف فرمائی ایسا
نہو کہ صاحبقران کے خلاف ہو فرہاد نے کہا ہم ملازم قدیم ہین جو چاہین ہمکو سزا دین مگر افسوس
یہ تھا کہ بھائی کا لشکر تباہ ہوتا ہی کیونکر نہ آتے اگر اس خطا پر صاحبقران ہمکو نکالدینگے تو ہمکو قبول ہی
کیا عجب ہی کہ والد نامدار پر بھی خفگی ہو یہ کہکر فرہاد خان پلٹے یہان ہرکارے نے صاحبقران کو پرچہ
دیا کہ فرہاد خان نے جا کر ابہام خارہ شکن کو مارا اور عادل شیر دل کی مدد کی اب لشکر مین
آتے ہین صاحبقران نے فرمایا ای مقبل جا کر فرہاد خان کو روک دو کہ ہمارے لشکر مین نہ آئین مقبل
نے کنارے پر لشکر کے جا کر فرہاد خان کو روکا فرہاد خان نے کہا ای مقبل انصاف کرو کہ بھائی قتل
ہوتا تھا مین کیونکر مدد کو نہ جاتا مجھکو صاحبقران کے سامنے لے چلو مین عذر کرونگا مقبل نے کہا یہ
حکم نہین ہی یہی ارشاد فرمایا ہی کہ فرہاد خان کو جا کر روکو جنکی مدد کو گئے تھے انھین کے پاس رہو
فرہاد خان ناچار پلٹا بارگاہ عادل مین آیا عادل نے پوچھا کیا ہوا فرہاد خان نے کہا مین بھی شامل
تمھارے نکالا گیا اب تمھارے ساتھ ہین جو کہو وہ بجا لائین عادل نے کہا بھائی یہ تمھارا گھر ہی میری
آنکھون پر رہو مین خدمتگذاری کرونگا بلکہ تمھارے آنے سے تسکین ہوئی کوئی افسر کلان نہ تھا
اب مجھے تسکین و ڈھارس ہوئی کہ آپ سرپرست ہین عرض مراد یہ ہی کہ فرہاد خان و عادل اسی
مقام پر رہے یہ خبر ہرکارون نے شنگال کو پہونچائی کہ دو سردار حمزہ کے اور دو عیار نکالدیے
گئے صاحبقران کے لشکر مین انتشار ہی شنگال طرف وزیرون کے بادشاہ وزیر کامل کہ دست راست
پر بیٹھا ہی اسنے سر جھکایا شنگال نے کہا ای آہوان صحرا نورد یہان سے جاؤ اور دونون سردار

جو بارگاہ سے حمزہ کی نکالے گئے ہین انکو گرفتار کر لاؤ صحرا نورد اُٹھا کہا مین ابھی لایا صحن بارگاہ مین
آکر سحر کیا کہ بازوون پر پر پیدا ہوے اُڑتا ہوا چلا یہان وہ وقت ہی کہ عادل و فرہاد خان کرسیون
پر بیٹھے ہین کمیدان رسالدار حاضر دربار ہین ذکر ہو رہا ہی کہ دیکھیے ہم لوگون کی صفائی کیونکر ہو یقین
ہی خواجہ آکر اس مقدمے کو صاف کرین انکو مزاج مین صاحبقران کے دخل ہی ایسے وقت کہین گے
کہ صاحبقران قبول فرمائین کہ آسمان پر برق چمکی اور صحرا نورد بارگاہ مین آیا اکڑتا ہوا سامنے پہونچا
اور دونون جوانون کو اُٹھا لیا اور منھ سے دھوان چھوڑا کہ بارگاہ مین اندھیرا ہو گیا سب سردار
گھبرانے لگے اور صحرا نورد لیکر چلا گیا اور سامنے شنکال کے لایا بڑا ناز کرتا تھا کہتا تھا کہ بارگاہ مین
گھس گیا دونون کو اُٹھا لایا کوئی متعرض نہ ہوا مشہور ہی کہ مسلمان ساحر کو مار ڈالتے ہین مگر میرے
مقابلے مین کوئی نہ اُٹھا شنکال نے کہا ای صحرا نورد صاحبقران یا بادشاہ کو لاؤ تو البتہ معلوم ہو
صحرا نورد نے کہا ابھی جاتا ہون اور حمزہ کو لاتا ہون یہ کہکر صحرا نورد چلا ایسا جوش مین تھا کہ لشکر
مین ٹہلتا ہوا دربارگاہ پر پہونچا پہلوان عادی جو بیٹھے تھے اُنھون نے آواز دی کون آتا ہی یہ دربار
صاحبقران ہی صحرا نورد نے نعرہ کیا کہ ہم آہوان صحرا نورد او درگہ سالار چپکا بیٹھا رہ زبان نہ ہلانا
ورنہ دیوانہ بنا دونگا عادی خاموش ہو گئے صحرا نورد اندر پہونچا دیکھا صاحبقران دنگل شوکت
پر بیٹھے ہین اور گرد سرداران نامی مثل لندھور و مالک و بہرام وغیرہ اپنے اپنے مقام پر بیٹھے
ہین صحرا نورد نے صاحبقران پر سحر کیا کہ آگ برسنے لگی صاحبقران نے اسم اعظم الہی ورد زبان کیا
سب آگ موقوف ہو گئی صحرا نورد نے ہاتھ سے اشارہ کیا ہوا ٹھنڈھی چلی مگر امیر پر تاثیر نہ ہوئی صحرا نورد
سمجھا کہ مین نے سحر کیا اب ہاتھ پانون بیکار ہو گئے ہونگے بڑھا کہ صاحبقران کو اُٹھا لون جیسے ہی
اپنے قریب آکر ہاتھ بڑھایا امیر نے کلائی تھام کر ایک تمانچہ مارا کہ سر صحرا نورد کا اُڑ گیا مگر یہان
فرہاد خان و عادل دربار مین شنکال کے بیٹھے تھے سحر مین صحرا نورد کے مبتلا تھے جب یہان صحرا نورد
مارا گیا ان دونون کے اوپر سے سحر اُتر گیا دونون جوان نعرہ کرکے اُٹھے کئی ساحرون کو چیر کر پھینکدیا
اُنکے مرنے کا اندھیرا ہوا اُس اندھیرے مین یہ دونون جوان لڑتے ہوے باہر نکلے باہر ساحرون نے
گھیرا اور سحر کرکے گرفتار کر لیا کشان کشان سامنے شنکال کے لائے شنکال نے کہا بڑا غضب ہوا
میرا وزیر مارا گیا مین منع کرتا تھا کہ حمزہ کو لینے نہ جا مگر وہ ان دونون کو لاکر ایسا مغرور ہوا کہ آخر کو

مارا گیا ای چالاک جادو لیجا کر انکو اُس مقام پر قید کر و جہان سلطان مہر جمال و جہانگیر قید ہین اور
بکدر بیٹھے ہین کہ فرہاد خان اور عادل شیر دل آکر پہونچے اور اسی قید خانے مین آکر قید ہوے
جہانگیر نے پوچھا ای فرزند لندھور و ای عادل شیر دل تم کیونکر قید ہوے دونون نے بیان کیا
کہ صاحبقران ہمسے ناخوش ہوے برق نے یہ سارا فساد برپا کیا اور ایک ساحر ہمارے دربار
سے ہکو لے آیا ہمنے سُنا ہو کہ وزیر شنکال ہکو لے آیا تھا مگر وہ دربار مین صاحبقران کے جا کر مارا گیا تب ہم لوگ
رہا ہو گئے تھے اور دربار شنکال سے نکل گئے تھے مگر باہر جا کر قید ہوے ساحرون نے سحر کیا
ہمارے ہاتھ پانؤن بیکار ہوے مگر خدا کا شکر کرتے ہین کہ قبلہ و کعبہ سے جدا ہو کر جنگل مین رہتے
ہین کیا کیا جفائین سنتے ہین اُس حال سے یہ رنگ ہمارے و اسطے بہتر ہی کہ ہم قید مین رہے آقا
رہا کرینگے صفائی بھی ہو جائیگی یہ لوگ تو قید خانے مین ہین کہ ذکر انکا تحریر ہوگا مگر صاحبقران زمان
نے اول مکتوب منگایا کہ جو خواب مین مرحمت ہوا تھا اُسکو جو دیکھا تو یہ مضمون نکلا کہ اول کوہ بیستون
کی سیر کیجیے اُسکی فتح کے بعد قلعۂ طلسمی ملیگا تب اُسمین داخلہ ہوگا صاحبقران یہ حکم دیکھکر طرف کوہ
بیستون کے چلے بیستون جادو اپنے دربار مین بیٹھا تھا کہ ایک زاغ نے آکر کانؤن کانون
کی بیستون نے کہا کہ بڑا غضب ہوا کہ طلسم کشا اِسطرف آتا ہی کوئی ہم مین ایسا ہی کہ جا کر صاحبقران
کو روکے اور اِسطرف نہ آنے دے یہ سُنتے ہی قیلاس سپہر گردان اپنے مقام سے یہ کہکر اُٹھا کہ
جا کر اول لشکر حمزہ کو تباہ کرون اُسکے بعد حمزہ کو روکون قیلاس نے اول ایک آہو بنا کر چھوڑدیا
اور کہا جا کر حمزہ کو بھٹکا نا اور آپ طرف لشکر کے چلا یہان لشکر صاحبقران اُسی صحرا مین فروکش ہی
کہ قیلاس نے آکر ایک گولہ مارا تمام لشکر مین دھوان چھا گیا اور بیخوف بارگاہ مین آیا لندھور اور
مالک کو اُٹھا لیا اور لیکر چلا دونون کو بغلمین دبائے ہوے ٹہلتا ہوا جاتا ہی اور چہار جانب
دیکھتا ہوا لیکن لشکر اسلام پر دھوان چھایا ہوا ہی سب لشکر بیقرار ہی مگر قیلاس مالک و لندھور
کو لیے ہوے دربار شنکال مین آیا کہا یہ دونون سردار موجود ہین اِنکو حمزہ سے لڑوائیے شنکال
نے لندھور پر سحر کیا کہ لندھور قدمون پر شنکال کے گرے اور کہا ای شہنشاہ
جو حکم دیجیے وہ بجا لاؤن شنکال نے پانچ ہزار ساحر ساتھ کیے اور کہا جا کر صاحبقران کو روکو
لندھور روکنے کو امیر کے چلے اور مالک جا کر پاس جہانگیر کے قید ہوے قیلاس پھرا ہوا

آتا تھا کہ کان مین آواز آئی کہ کوئی خوش آواز بصد سوز و گداز یہ اشعار عاشقانہ گا رہا ہو لطف ہم

نہ آنکھ دیکھ سکے جب وہ بے نقاب ہوا
تحیر نگہ شوق خود حجاب ہوا

خجل جو ہیکے مین اک ساغر شراب ہوا
سبد عرق سے بھرے کچھ یہ آب آب ہوا

وہ آئے کیا شب وعدہ قیامت آپہونچی
ستارہ بخت کا چمکا تو آفتاب ہوا

لگی نہ دیر جدائی مین دل کو بھر جاتے
نگاہ یار کی ٹھہری مرا شباب ہوا

سنبھالتے دلِ بیتاب کو فراق مین کیا
اثر نہ آہ مین ٹھہرا وہ اضطراب ہوا

لبون پہ جان جو آکر ٹھہر گئی دم نزع
کسی کے بوسون کا ارمان سدّ باب ہوا

نگاہ کتنی ہو اوسکی کہ اُٹھے محفل سے
جو دل کو بار رہا کیا وہ باریاب ہوا

ہماری آنکھون مین اُنکی آرزو ہی رہی
تمام عمر نہ بیدار بخت خواب ہوا

وہ مست ہون کہ مرے ہوش کے تجسس مین
بہت سا پیر خرابات بھی خراب ہوا

اگر بہشت ہو یارب مقام آسایش
تو کوے یار مین مجھپر یہ کیون عذاب ہوا

مین کہکے آرزو وصل آپ پچھتایا
مرا سوال ہو گویا ترا جواب ہوا

نکالی آکے جوانی نے بھی نہ دل کی اُمنگ
بھلا ہوا کہ نہ شرمندہ شباب ہوا

دلاسے دیکے کسی نے ستم کیا ہمپر
تسلیون سے جلال اور اضطراب ہوا

قیلاس نے جو یہ صداے دلفریب سُنی پلٹ کر دیکھا کہ ایک طفل کرتہ چکن کا پہنے ہوے مشروع کا پاجامہ دیوانہ وار آتا ہو قیلاس نے پکارا کہ میان صاجزادے کہان جاتے ہو لڑکے نے کہا اسوقت مین بات نہین کرسکتا کہ میرا وقت حصول مطلب ہو بھٹی پر شراب کی جاؤنگا وہان گاؤنگا ہر ٹھمری پر وہ لوگ ایک پیسہ دیتے ہین چار چھ آنے جمع ہو جاتے ہین جاکر مادر مہربان کو دیتا ہون وہی وجہ معاش ہو باپ ہمارے تان رس خان کوٹھے سے گر پڑے اُنکا کولا اُتر گیا اب گھر کی بسر ہماری ذات سے ہو مان نے ہماری پتہ دیا ہو کہ بھٹی پر جایا کرو قیلاس نے کہا تمھارا نام کیا ہو کہا کہ مجھکو تان توڑ خان کہتے ہین قیلاس نے کہا ہم تمکو روپے دینگے ہمارے ساتھ چلو یہ کہکر روپیہ کمر سے نکالا اور لڑکے کے سامنے پھینکدیا لڑکے نے روپیہ دیکھکر منھ پھیر لیا کہا حضور ہمکو نہ بہلائیے ہم یہ چینی کا روپیہ نہ لینگے ہمکو پیسے سے کام ہو آپ تو یہین

دھوکا کرتے ہین نہین معلوم مکان پر جا کر کیا آفت برپا ہو فیلاس سمجھ گیا کہ یہ لڑکا بیوقوف ہی کہ روپیہ نہین لینا اور پیسے کا طالب ہی ہنسکر کہا میان صاحبزادے اس روپے کے بہت سے پیسے ملین گے لڑکے نے کہا مجھکو باتون مین نہ بہلایئے فیلاس بڑھا کہ ہاتھ لڑکے کا تھام لون وہ لڑکا سامنے سے بھاگا جنگل مین جا کر غائب ہوگیا فیلاس کو بڑا افسوس ہی کہ اس طفل کا گانا نہ سُنا اسی سوچ مین ایک جھیل پر آیا اور وہان ٹھہرا صحرا کی کیفیت دیکھ رہا ہی مگر صاحبقران زمان جو طرف کوہ بیستون کے چلے تھے ایک مقام پر آکر ٹھہرے سامنے دیکھا ایک قصر سیاہ دروازے پر اُسکے کئی سو زنگی بیٹھے ہین صاحبقران کو جو آتے ہوے دیکھا آپس مین اشارے کرنے لگے کہ طلسم کشا آگیا اسکو مار لو کئی سو زنگی لینا لینا کہکر دوڑے صاحبقران زمان نے نعرہ کیا کہ باشید اے کافران بےحیا و اے نابکاران پُر دغا کیا تم لوگون کو چھوڑتا ہون **نعرۂ صاحبقران زمان**

امیر عرب ضیغم روزگار
یکے تیغ عقرب یکے غوا لجام

بحکم خدا البتہ شمشیر چار
بُن کافران از جہان پاک کرد

یکے تیغ صمصام و قمقام نام
سر سرکشان جملہ در خاک کرد

تلوار کھینچکر جا پڑے جس زنگی پر ہاتھ مارا اُسکے دو ٹکڑے کیے مگر لاش غائب ہوجاتی ہی جب امیر نے دو چار زنگیونکو مارا اور خود زخمی ہوے مگر شیرانہ لڑ رہے ہین وہ زنگی دور سے تیر مارتے ہین نیزے مار کر بھاگتے ہین خیال مین گذرا کہ مکتوب کو دیکھین مکتوب کو دیکھا اُسمین نوشتہ پایا کہ یہ مقام زندان حوالی طلسم ہی اکثر بندگان خدا یہان قید ہین اگر چاہتے ہو کہ یہ قیدی رہا ہون تو خیال کرکے دیکھو کہ سر قصر پر ایک طائر بیٹھا ہی اور آواز افسوس دے رہا ہی اسی کے سحر سے یہ زنگی لڑ رہے ہین تیر سے اُس طائر کو مارو جب زبان کھولے اسطرح تیر مارو کہ تیر جا کر دہن مین پڑے اور اگر تیر نے خطا کی تو وہ تیر پلٹ کر تمھارے سینے پر پڑیگا اور توڑ کر پشت کو پار گذریگا صاحبقران نے سر اُٹھا کر دیکھا کہ ایک طائر ہفت رنگ سر قصر پر بیٹھا ہی آواز افسوس دے رہا ہی جب اُسنے منہ کھولا تو امیر نے تیر مارا حلق مین اُسکے پڑا کہ توڑ کر گُدّی کو پار گذرا اُس طائر نے ایک چیخ ماری کہ زمین ہلگئی اور زمین پر گرا جلنے لگا سب زنگی بھی جلکر خاک ہوے آواز آئی کشتی مرا نام من زاغ جادو بود نگہبان زندان حوالی طلسم امیر زاغ جادو کو مار کر قریب دروازے کے آئے دروازہ خود بخود کھلگیا امیر اندر داخل ہوے دیکھا کئی سو جوان

مسلسل و مطوق بیٹھے ہین مگر آپس مین کہ رہے ہین کہ آج خوشی کا دن ہی کہ جو سانپ ہمکو گھیرے ہوے
تھے وہ سب بدن سے چھوٹے ایک نے کہا مین نے خواب دیکھا تھا کہ طلسم کشا تشریف لائین گے
تو ہم لوگ رہائی پائین گے شاید آج وہی دن ہی امیر کو دیکھکر وہ سب شاہزادے سلام کرنے لگے
امیر نے کلمہ پڑھا کر سب کو رہا کیا رہا ہوتے ہی اُن جوانون نے کہا کہ سامنے جو کوٹھے بند ہین اُنمین
مال ہی اور بارگاہین ہین امیر نے بارگاہ نکلوائی اور وہ بارگاہ استادہ ہوئی صاحبقران بارگاہ مین
داخل ہوے اور پانچسو سوار صاحبقران کے ساتھ ہین بعیش و فرحت اسی مقام پر اُتر پڑے امیر
اُترے ہوے ہین وہ سب شاہزادے گرد بیٹھے ہین باتین ہو رہی ہین کہ صحرا سے گرد اُڑتی دیکھا
امیر نے کہ لندھور بن سعدان ایک مست ہاتھی پر سوار پشت پر پانچ ہزار ساحر ہرکارون نے
لندھور کو خبر دی کہ سامنے صاحبقران اُترے ہوے ہین لندھور بھی اسی مقام پر اُتر پڑے
اور صاحبقران سے کہلا بھیجا کہ مین بحکم شہنشاہ طلسم آیا ہون بہتر اسی مین ہی کہ میرے ساتھ چلیے
سوار نے آکر صاحبقران سے کہا امیر کو یہ سُنکر حیرت ہوئی مگر جواب مین فرمایا کہدینا کہ او ہندی
جو تجھسے ہو سکے قصور نہ کرنا مین سب طرح موجود ہون لندھور نے یہ جواب سُنکر طبل جنگی بجوا دیا
امیر کو خبر ہوئی امیر نے بھی طبل جنگی بجوایا دونون لشکرون مین تیاریان ہونے لگین چار پہر رات
تیاری مین گذری وہ وقت آیا

نظم

سحر چون زاغ شب پرواز برداشت	خروس صبحدم آواز برداشت
عنادل لحن دلکش بر کشیدند	لحاف غنچہ از رو در کشیدند
بنفشہ جعد عنبر بوے خود شست	سمن از آب شبنم روے خود شست

لندھور سوار ہوا پانچ ہزار جوان ہمراہ لیکر میدان مین آیا
اُدھر سے صاحبقران تشریف لائے اور وہی سو جوان ساتھ ہین صاحبقران ایک مرکب
عربی پر سوار ہو کر میدان مین آئے لندھور نے ہاتھی بڑھایا امیر سمجھے کہ اسکے بیٹے اور بھانجے
کو جو نکال دیا ہی اُسیکا بدلہ لینے آیا ہی مگر خیال کر کے دیکھا کہ لندھور کا چہرہ سرخ ہو رہا ہی گرز کاندھے
پر رکھے ہوے میدان مین آیا پکار کر آواز دی کہ یا صاحبقران میرے مقابلے مین آئیے
صاحبقران نے گھوڑا بڑھایا مرکب عربی طرارہ بھر کے میدان مین آیا لندھور نے جیسے ہی
صاحبقران کو دیکھا نیزہ مارا امیر نے نیزے کو نیزے کی سنان پر لیا صاحبقران بڑے زور و
شور مین لڑ رہے ہین نیزہ لندھور کا نکالا لندھور نے غصے مین آکر گرز دو دستی اُٹھایا پکار کر

آواز دی کہ یا صاحبقران اِسکا نام گرز خردی و مردی ہی اِسکا وار رو گیے امیر نے گرز سام بن نریمان
اُٹھا کر چہرے کی پناہ کیا مگر لندھور نے بقوت تمام گرز مارا اِس زور سے گرز پڑا کہ گھوڑے کی
امیر کے کمر ٹوٹ گئی امیر گھوڑے سے گرے چونکہ صدمہ پہونچا آنکھ بند ہو گئی لندھور ہاتھی سے
کود پڑا اُسی حال مین صاحبقران کو گرفتار کیا ہر چند شاہزادون نے غل مچایا مگر لندھور نے نہ مانا
خیال بھی نہ کیا کہ کون پکار رہا ہی کسکو منع کرتا ہی امیر کو گرفتار کرکے اراب پر ڈال لیا اور لیکر روانہ
ہوا شاہزادون نے جو دیکھا کہ ہمارے آقا کو لیے جاتا ہی تلوارین کھینچکر جا پڑے لندھور نے تھوڑے
ہی عرصے مین چند کو قتل کیا وہ بیچارے بھاگے لندھور صاحبقران کو لیے ہوے دربار شنکال
مین آیا اور عرض کی ای شہنشاہ مین امیر کو گرفتار کر لایا مین سب کو جواب دونگا شنکال نے وزرا سے
صلاح کی لندھور تو ایک دنگل پر آکر بیٹھا ہوا جھوم رہا ہی اور کہتا ہو ای شہنشاہ مین سب کو جواب
دونگا جو مجھسے مقابلہ کریگا ایک ضرب گرز مین پیوند خاک کر دونگا میری ضرب خالی نہین جاتی شنکال
نے سحر سے امیر کو مسلسل و مطوق کیا اور امیر کو ہوشیار کر دیا امیر کی جو آنکھ کھلی دربار شنکال دیکھکر
زنجیرین ہلانے لگے مگر اسم اعظم نہین یاد آتا پکار کر آواز دی کیون لندھور تو نے نامردی سے
مجھکو گرفتار کیا نہ پہچانا تو نے مجھکو کئی مرتبہ تجھکو زیر کر چکا ہون انشاء اللہ پھر سزا پاوگے لندھور نے
کچھ جواب نہ دیا مبہوت بیٹھا ہی مگر شنکال نے جلاد کو اِشارہ کیا کہ جلد سر کاٹ لے جلاد قریب آیا
کوئلے کا خط گردن پر دیا صاحبقران نے جو یہ رنگ دیکھا اپنے مالک سے دعائین مانگنے لگے
کہ ای کریم و رحیم و ای سمیع و علیم رحم اپنا شریک کر اس آفت سے نجات دے **نظم**

ای کہ شد ذات تو در دیر و حرم مسجود ما — مطلب و مقصود ما و شاہد و مشہود ما
تشکل دل ہستی بہ پہلوے دل و جانم نہان — مثل جان پوشیدہ اندر وجود بود ما
سوز غم داریم از چشم جہان در دل نہان — ہست اندر سینہ مخفی آتش و بیدود ما
رہبری کن رہبری ای رہنماے گمرہان — مینماید دور زین جا منزل مقصود ما
سرنگون در سجدہ کی گوہ دیجو امداد تو — نفس شیطان و شریر و کافر و مردود ما
حمد حق گویم ہندی در زبان پارسی — ہست گرچہ کشور ہندوستان مولود ما

امیر تو دعائین مانگ رہے ہین اور قیلاس جادو دنگل پر بیٹھا سیر دیکھ رہا ہی مگر برق دچالاک نے

جو یہ خبر سنی کہ صاحبقران کو گرفتار کر کے لندھور لیگیا چالاک نے کہا ای برق تم طرف قیلاس کے جاؤ مین دربار مین جاتا ہون برق نے کہا بسم اللہ چالاک طرف دربار کے بھاگا ایک ساحر کی شکل بنکر دربار مین پہونچا جلاد کو ہٹایا جلاد نے پوچھا تو کون ہو کہا مین حمزہ سے بہت جلا ہون میرے کئی عزیز انھون نے مارے ہین آج اونکے خون کا بدلہ لونگا ہرچند کہ صاحبقران غصے مین بیٹھے ہین مگر جلاد نقلی خنجر بکف آتا ہو آج دربار مین شنکال کے بہت جماؤ ہو پہلوان و ساحر جمع ہین اور یہ خبر جو سُنی کہ طلسم کشا کو گرفتار کر لیا سب تماشہ دیکھنے کو آتے ہین ہر ایک کا قول ہو کہ ای شاہ آپ اقبالمند ہین کہ طلسم کشا قتل ہوتا ہو کبھی آجتک ایسا نہین ہوا کہ طلسم کشا قتل ہو جس طلسم پر یہ لوگ گئے اُس طلسم کو اِن لوگون نے فتح کر لیا مگر آپ کے اقبال نے کیا زور کیا ہو کہ جانشین حمزہ آپکا مطیع ہوا ورنہ کسکی مجال تھی کہ اِنکو گرفتار کر کے لاتا لیکن برق فرنگی رنگ و روغن عیاری نکالکر ایک نازنین کی شکل بنا اور سامنے قیلاس کے آیا قیلاس نے جو صورت زیبا دیکھی بیقرار ہوکر پکارا کہ ای مہ جبین کہان سے آتی ہو وہ نازنین قریب آکر رونے لگی کہا ای شخص میرا حال تو جانتا ہو مین آفت مین مبتلا ہون میرے شوہر نے مجھکو مار کر نکالدیا مین چاہتی ہون کہ میرے شوہر کو سزا ملے قیلاس نے کہا تیرا شوہر کہان ہو اُس نازنین نے کہا کہ گھر مین بیٹھا ہو مجھکو نکالکر بہت خوش ہو اب وہ چاہتا ہو کہ یہ گھر مین نہ آئے تو آپ میرے ساتھ چلیے اوسکو سزا دیجیے اور مجھکو گھر مین بٹھا کر چلے آئیے قیلاس سوچا کہ اِسکو گھر مین بٹھا کر اِسکے شوہر پر سحر کرونگا وہ بیکار ہوگا تب یہ راضی ہوگی یہ سوچکر اسکے ساتھ چلا برق لگائے ہوئے لیے جاتا ہو ایک مقام پر گھیر لا کر کہا ای قیلاس وہ سامنے دیکھو جلاد آتا ہو سونٹا ہاتھ مین ہو آج یہی چاہتا ہو کہ مجھکو مار ڈالے قیلاس پلٹا اور کہا کہ کدھر آتا ہو جیسے ہی وہ پلٹا برق نے حلقہ ہائے کمند گلے مین ڈالدیے اور جھٹکا مارا گرتے گرتے خنجر مار دیا کہ شکم چاک پاک ہوا یہان قیلاس مارا گیا وہان امیر کی قید ٹوٹ کر گری اور اسم اعظم یاد آگیا صاحبقران اُٹھے اور نعرہ کیا کہ باشید ای کافران بیحیا دای نابکاران پر دغا کہانتک مکر کروگے نعرۂ صاحبقران

امیر عرب ضیغم روزگار	بحکم خدا بستہ شمشیر چار
یکے تیغ وصمصام وقمقام نام	یکے تیغ عقرب یکے ذوالحجام
سر سرکشان جملہ در خاک کرد	بن کافران از جہان پاک کرد

شنکال نے کل پہلوانون کو اشارہ کیا امیر لڑنے لگے اور

اسم اعظم الٰہی پڑھ رہے ہین سحر شنکال کا تاثیر نہین کرتا چار طرف سے پہلوانون نے جو صاحبقران
پر حملے کیے صاحبقران زخمی ہوے ایک نے پشت پر سے ہاتھ مارا کہ امیر لڑکھڑا کر گرے شنکال نے
جو دیکھا کہ امیر گرے اپنے مقام سے چلا سینے پر صاحبقران کے چڑھ بیٹھا اور چاہا کہ صاحبقران کا
سر کاٹے لون لندھور نے جو دیکھا کہ صاحبقران قتل ہوتے ہین اپنے مقام سے اٹھا اور شنکال
کو ایک لات ماری اور لڑنے لگا کہتا تھا آقاے نامدار اُٹھیے صاحبقران کو آواز دیتا ہو کہ آقاے
نامدار کفار نے بلوہ کیا امیر اسم اعظم پڑھتے ہوے اُٹھے لندھور لڑ رہا ہو اور صاحبقران
اسم پڑھ رہے ہین مگر صاحبقران لڑکھڑاتے ہوے اُٹھے شنکال نے جھلا کر کہا کہ لندھور بھی
بگڑ گیا ان سب کو گرفتار کر لو اور فرہاد خان اور عادل شیر دل کو لا و جادوگر گئے اور فرہاد خان
اور عادل کو کھینچتے ہوے لائے امیر نے اسم اعظم پڑھا کہ سحر ساحرون کا باطل ہوا لندھور نے
بڑھکر فرہاد خان اور عادل کو بھی رہا کیا لندھور نے دیکھا کہ صاحبقران گر پڑینگے دوڑ کر
گود مین اٹھا یا اور لڑتا ہوا چلا فرہاد خان اور عادل سے کہا ای فرزندان یہ وقت جانبازی ہی
آقا بیہوش ہوے جاتے ہین مگر برق بھی مار کر فیلاس کو اُسوقت پہونچا کہ لندھور صاحبقران کو
کاندھے پر سوار کیے ہوے باہر نکلے ہین ایکطرف فرہاد خان ایکطرف عادل شیر دل جنگ کررہے
ہین مگر ساحرون نے گھیرا ہو جب سحر کرتے ہین تو لندھور و فرہاد خان و عادل لڑتے لڑتے رک جاتے
ہین ساحر چاہتے ہین کہ گرفتار کرلین کہ آسمان پر برق چمکی ملکہ غزالہ رفتانہ و آہوان جادو آکے
پہونچین دیکھا صاحبقران بیہوش و مدہوش ہین لندھور صاحبقران کو کاندھے پر لادے ہوے ہے
فرہاد خان و عادل و برق فرنگی و چالاک بن عمرو بھی جنگ کر رہے ہین غزالہ نے آتے ہی
سحر کیا کہ اِن سب پر سے سحر اُترا اور سحر کرتی ہوئی زمین پر آئین مگر آہوان و فتانہ نے اِسطرح کا
سحر کیا کہ ان لوگون کے گرد دھواں بلند ہوا جو کوئی ساحر آیا اور دھوآن اوسکی آنکھ مین لگا
نابینا ہو گیا ٹٹولتا پھرتا ہی مگر غزالہ نے اسطرح کے سحر کیے کہ شکال افسوس کر رہا ہو کہ یار و یہ
جادوگرنیان ارا کین سلطنت شریک مسلمانان ہو گئین بڑے غضب کی بات ہی دیکھو کیا کیا سحر
کر رہی ہین مگر انکو نکلجانے دو روکنے سے اِنکے ساحر قتل ہوتے ہین آئیندہ سمجھ لونگا مگر لندھور
صاحبقران کو کاندھے سے نہین اُتارتا لڑتا بڑھتا ہوا جاتا ہی اور رفتانہ وغیرہ سحر کر رہی ہین جب سحر

کرتی ہین دس بیس کے ہزار جاتے ہین اندھیرا ہوجاتا ہو اُسی اندھیرے مین یہ جادوگرنیان بڑھتی ہین
اسطرح سے رنجھ کے صاحبقران کو نے نکلین اور لشکر شنکال پلٹ گیا پہچانہ کرسکے سمجھے کہ یہ
جادوگرنیان بلاے روزگار ہین سب کو مٹا دینگی اس خوف سے ساحر مُڑکے جب صحرا مین لیکر امیر
کو لندھور پہونچا تو صاحبقران کو ہوش آیا دیکھا چالاک و برق و لندھور و فرہاد و عادل
یہ سب انتہا کے زخمی ہین جادوگرنیون نے عرض بھی کی کہ حضور یہ لوگ مغضوب حضور ہین صاحبقران
نے فرمایا اگر یہ لوگ اسوقت نہ ہوتے تو مین زندہ نہ بچتا لندھور نے عین وقت پر مدد کی اور
لندھور قدمون سے لپٹ گیا عرض کی ای آقاے نامدار اے مولاے قدرشناس میری
جان و مال آپ پر نثار ہو فرہاد خان بھی قدمون پر گرا عادل شیر دل نے بھی عفو تقصیر چاہی
چالاک بن عمرو و برق فرنگی بھی قدمون پر گرے امیر نے سب کی خطا معاف کی اور فرمایا کہ
آپ لوگ لشکر مین جائین مین طرف کوہ بیستون کے جاتا ہون لندھور و فرہاد خان و عادل
شیر دل و برق فرنگی و چالاک بن عمرو کو ساتھ لیکر لشکر مین آئے دیکھا کہ سب لوگ پروردگار کا
شکر کر رہے ہین لندھور نے پوچھا کیون یارو کیا معرکہ تھا سب نے کہا یکایک آسمان پر ابر
آیا اسقدر دھوان بلند ہوا کہ ہم سب جلے جاتے تھے ہزارون بیہوش ہوے ہزارون ہوش مین
تھے ابھی تھوڑی دیر ہوئی کہ دفعتاً ہوا دھوان وغیرہ برطرف ہوگیا لندھور نے کہا برق نے
بڑا کام کیا کہ قیلاس کو مارا مین بھی اُسکے سحر مین تھا مین نے بھی جب رہائی پائی ورنہ آقاے نامدار
قتل ہوجاتے آج بڑی جنگ ہوئی جادوگرنیون نے خوب وقت پر پہونچکر سحر کیا اگر یہ لوگ نہ
پہونچتے تو ہم لوگ نہ نکل سکتے جادوگرنیان ایک طرف آکر ٹھہرین لندھور داخل بارگاہ ہوے مگر
صاحبقران زمان جو چلے صحرا کو طے کرتے ہوے جاتے ہین ایک بلندی پر چڑھکر دیکھا کہ سامنے
کوہ بیستون معلوم ہوتا ہی اور مکتوب نے بھی خبر دی مگر بیستون جادو تخت پر بیٹھا ہی کئی سو ساحر
جمع ہین کہ ایک طائر سامنے آیا اور سامنے بیستون کے آکر اشک حسرت آنکھون سے گرا دیئے
بیستون نے زانو پر ہاتھ مارا کہا لو یارو غضب ہوا کہ طلسم کشا قریب آگیا قیلاس جادو نے بڑا
انتقام کیا تھا مگر عیارون نے گھیر کر اوسکو مارا اور طلسم کشا اب کوہ زنگار تک آگیا ہی یارو
تم مین کوئی ایسا ہی کہ جاکر طلسم کشا کو روکے کہ چوبدار نے بڑھکر عرض کی کہ دروازے پر ایک

نامہ دار حاضر ہی بیستون نے کہا دریافت کرو کہ نامہ دار کہان سے آیا ہی چوبدار نے دریافت کرکے عرض کی کہ حکیم اسقلی نوس نے نامہ بھیجا ہی بیستون نے حکم دیا بلاؤ نامہ دار اندر آیا اور بیستون کو نامہ دیا بیستون نے پڑھوا کر سُنا مرقوم تھا کہ اے شہنشاہ بے ستون کہ آپ بخوبی آگاہ ہین کہ یہ نام حکم تھا کہ جب طلسم کشا آئے تو اسکو جاکر روکنا سامنے کوہ بیستون کے جو پہاڑ ہی اُسپر طلسم کشا بیٹھا ہی اگر حکم ہو تو جاکر روکون ایسا آوارہ کرون کہ عمر بھر طرف کوہ بیستون کے متوجہ نہ ہو بیستون نے خوش ہوکر پیشانی پر دستخط کیے کہ حکیم صاحب تم لوگ نگہبان طلسم ہو جاکر روکو جو بن پڑے وہ کمال صرف کرو نامہ دار کو عرضی واپس دی اور کہا یہ عرضی ہاتھ مین حکیم صاحب کے دینا وہ نامہ دار پلٹا حکیم صاحب کو لاکر وہ نامہ دیا حکیم صاحب نے وہ حکم دیکھکر حکم دیا کہ لشکر تیار ہووے اور فلان قفس مین جو طائر عنقا قید ہی اُسکو رہا کرو دو ملازمون نے قفس کھولا وہ طائر اُڑتا ہوا چلا اور آنکھون سے غائب ہوگیا حکیم صاحب تخت پر سوار بارہ چودہ ہزار جوانان سفید پوش ہمراہ لیے نوبت و نقارہ بجتا ہوا علمہاے زنگاری کے پھر ہرے کھُلے ہوے جنمین تعریف پروردگار مرقوم اُمد فوج کی دھوم اس عظم و شان سے حکیم صاحب چلے اور ایک کتاب بغل مین دبائے ہوے ہین دمبدم اُسکو دیکھکر فرماتے ہین یارو دیکھنے سُنا جسوقت کے ہم مشتاق تھے وہ وقت آگیا سب کہتے ہین ہم تو آپ کے تابعدار ہین جو حضور ہدایت کرینگے وہ بجالائین گے یہ صلاح کرتے ہوے حکیم صاحب جاتے ہین مگر فرماتے ہین کہ یقین ہی بیستون جادو بہت بڑی کوشش کریگا حقیقت مین سحر مین طاق شہرہ آفاق ہی جو اُس سے ہوسکیگا وہ کیا اُٹھا رکھے گا یہان صاحبقران کوہ زنگار رنگ پر بیٹھے تھے کہ نوبت نقارے کی آواز کان مین آئی سر اُٹھاکر دیکھا کہ ایک شخص حکیم وضع تخت پر سوار پشت پر بارہ چودہ ہزار جوانون کی فوج علمہاے زنگاری کے پھر ہرے کھلے ہوے وہ تخت قریب پہاڑ آکر اُترا حکیم صاحب تخت سے اُترے بالاے کوہ آکر صاحبقران کو سلام کیا اور عرض کی کہ تشریف لے چلیے اور تخت پر سوار ہوجیے سب آپکے مشتاق ہین مکتوب دیکھ لیجیے امیر نے مکتوب کو ملاحظہ کیا اُسمین نوشتہ پایا کہ انھین کی ذات سے پتہ لوح کا ملیگا صاحبقران حکیم کے ساتھ ہوے اور کوہ سے اُترکر تخت پر سوار ہوے امیر جیسے ہی تخت پر سوار ہوے نوبت و نقارہ بجنے لگا ایک طرف سے سناتا ہوا ایک طائر عنقا

سر پر امیر کے سایہ فگن ہوا اور مثل انسان کے آواز دینے لگا کہ اے اہالی طلسم آگاہ ہو کہ طلسم کشا آگیا
مناسب یہ ہے کہ اسکی اطاعت کرو جو اسکی اطاعت نہ کریگا وہ مارا جائیگا حکیم کہتا ہوا کہ یارو سنتے ہو کہ یہ
طائر کیا کہتا ہو تم لوگ آگاہ ہو گئے کہ اس طائر کا اسرار طلسمی نام ہے کیا آواز دیتا ہے سب نے کہا بیشک
یہ طلسم کشا ہیں کہ طائر اسرار کہ آواز دے رہا ہے کہ یہی طلسم کشا ہیں حکیم صاحب نے اس طائر کو اشارہ کیا
وہ طائر سر پر حکیم کے آیا اور آواز دی کہ اے اسقلی نوس تمنے بہت خوب کیا کہ اطاعت طلسم کشا کی
بڑے مرتبے پاؤگے یہ کہکے وہ طائر غائب ہوا حکیم صاحب صاحبقران کو لیے ہوے ایک قصر مین
آئے کہ وہ قصر موسوم تھا ساتھ نام و لقب ہشت پہل کے اسمین لاکر صاحبقران کو بٹھایا اور حکیم صاحب
سامنے ہاتھ باندھکر کھڑے ہوے اور عرض کی غلام حضور کو براے سعادت لایا ہے اور یہ بھی چاہتا ہے
کہ یہان کے عجائب و غرائب آپ ملاحظہ کریجیے بادشاہ طلسم سابق بیسماے بلند آواز کہ کافرون مین
قید ہے اسکو بھی ملاحظہ فرمالیجیے یہ ذکر تھا کہ آسمان پر سناٹا ہوا امیر نے دیکھا کہ ایک تاجدار ملول و
حزین تخت پر بیٹھا ہے مگر زنجیرون مین بندھا ہوا ماران سیاہ ہاتھ پانوٗن مین لپٹے ہوے وہ ساحر اُس
شاہ پر بدعت کرتے ہین وہ شاہ پکارتا ہے کہ اے طلسم کشا مجھے رہا کیجیے مین آپ کا مشتاق ہون امیر
اپنے مقام سے اُٹھے کہ وہ تخت آنکھون سے غائب ہو گیا حکیم صاحب نے کہا اے شہریار یہ مقدمات
طلسمی ہین کیون آپ برہم ہوتے ہین آپ کو یہ شعبدہ بیستون نے دکھایا ہے مگر یہ بادشاہ سابق طلسم
ہے ضرور یہ رہا ہوگا اُسپر وزشتکال پر آفت آئیگی یہ بادشاہ ساحر زبردست ہے آپ کو یہ شعبدہ دکھایا گیا
اس سے واقف نہ تھا کہ طلسم کشا آگاہ ہو کر آیا ہے رہائی کی تدبیر کریگا جب یہ رہا ہو جائے گا تب آپ کے
ساتھ ہر مقام پر رہیگا اور ہدایت کریگا اسکی جستجو سے لوح ملیگی صاحبقران نے فرمایا مین سمجھ گیا اگر وہ
لوگ نہ بھاگ جاتے تو مین ابھی رہا کر لیتا حکیم نے کہا یہ تو شعبدہ تھا یہ اصلی نہ تھا آپ کو دکھانے لائے
تھے صاحبقران نے فرمایا حکیم صاحب یہ کہان قید ہین کہ مین انکی رہائی کی تدبیر کرون حکیم نے کہا
وہ راستہ بند ہے جب کوہ بیستون فتح کیجیے گا تب راستہ کھلیگا اول حضور سے مقابلہ پڑیگا بیستون سے
اور جبتک بیستون جادو و دلتسخیر ہوگا تب تک راستہ نہ ملیگا صاحبقران تو اسقلی نوس حکیم سے
باتین کر رہے ہین مگر خواجہ عمرو کہ تدبیر رہائی جہانگیر مین نکلے تھے قریب قصر کے پہونچے چند کنیزین
در باغ پر کھڑی ہین ایک کو اشارے سے بلایا پہلے اوس سے پوچھا اس باغ مین کون رہتا ہے

اُسنے کہا ملکہ لالان حور پیکر اس باغ مین رہتی ہین خواجہ نے پوچھا انکو شنکال سے کیا تعلق ہو
کنیز نے کہا یہ شنکال کی بھانجی ہین اکثر اُنکے دربار مین جاتی ہین یہ سوچکر خواجہ نے اُس کنیز کو بیہوش
کیا اُسکی شکل بنکر چلے مگر سناٹا آگیا کہ خواجہ کیا حماقت کی ہو کہ کنیز کا نام نہ دریافت کیا تھوڑی دور چلے
تھے کہ ایک کنیز نے پکارا ابُو اسوسن کہان گئین تھین خواجہ نے کچھ جواب نہین دیا اُس کنیز نے
قریب آکر کاندھے پر ہاتھ رکھا کہا کیون خیلہ بات کا جواب نہین دیتی تب خواجہ سمجھے کہ میرا نام سوسن
ہو اندر تشریف لائے دیکھا مسند پر لالان حور پیکر بیٹھی ہو گرد سب کنیزین کھڑی ہین خواجہ نے ہاتھ باندھکر
عرض کی کہ ملکہ عالم آج مین نے خواب دیکھا ہو کہ خداوند سامری خواب مین آئے فرمایا کہ مین نے تجھے
کمال گانے کا دیا ذرا سماعت تو فرمایئے لالان نے کہا مین بہت مشتاق ہون خواجہ سامنے
بیٹھکر یہ اشعار عاشقانہ گانے لگے

نظم

خواہان ترے درد کا ہو ہر دل
کچھ کہنا ہو جان بے وفا سے
موسیٰ سے بجا تھی لن ترانی
شرملتے ہو صورت آشنا سے
ایجاد ہوا رہِ وفا مین
ہم کشتہ ہوے مین جس ادا سے

طالب نہین دل کے دلربا سے
پیغام طلب ہین جا بجا سے
دل دون کر نہ دون کسی صنم کو
پہچان گیا تری صدا سے
کیون کان لگاے سُن رہے ہو
مٹتا مرے نقش مدعا سے
دنیا ہو جلال اور دل ہو

دعویٰ ہو مگر کسی ادا سے
دم بھر کے لیے لبون تک آجاے
لیتا ہو یہ مشورہ خدا سے
آئینے سے بھی ہو چشم پوشی
کیا کام تمھین مری دعا سے
دیکھو نہ عدو کو وہ دکھاتا
کیا کیا شب غم دیے دلا سے

اس رنگت سے خواجہ نے یہ اشعار گائے کہ لالان بیقرار ہو گئی موتیون کا مالا گلے سے اُتارا
کہا سوسن قریب آؤ مین یہ مالا تمکو پہنا دون خواجہ جیسے ہی قریب آئے اُسنے مالا پہنایا موتی چٹکے
اور ٹوٹ گئے اور رنگ و روغن عیاری کا خواجہ کے چہرے سے اُڑ گیا بصورت اصلی ہوے
لالان نے خواجہ کو گرفتار کیا اور کنیز کو پکارا کہ او سنبل اس ساربان زادے نے بہت پریشان
کیا اسکو خدمت شہنشاہ مین لیجا سنبل خواجہ کو لیکر چلے پنجے مین دبا لیا اُڑتی ہوئی جاتی ہو یہ
وقت ہو کہ صاحبقران حکیم سے باتین کرتے ہوے اُٹھکر ٹہلنے لگے حکیم باتین بیان کر رہے
ہین کہ آسمان پر سناٹا ہوا صاحبقران نے دیکھا کہ ایک جادوگرنی خواجہ عمرو کو پنجے مین دبا
ہوے لیے جاتی ہو امیر بیقرار ہو گئے اور کمان کیانی کاندھے سے اُتاری تیر بہ زہ کمان مین

پیوست کرکے سنبل کو تاکا اور تاک کر تیر مارا کہ سنبل کے سینے پر پڑا اور توڑ کر پشت کو پار گذر الاشہ
سنبل کا ایکطرف گرا مگر خواجہ نے پکار کر آواز دی کہ آقاے نامدار غلام کو بچا لیجیے اگر گرونگا تو
ہاتھ پانوں ٹوٹ جائینگے امیر نے عمرو کو ہاتھوں پر روکا مگر عمرو متوحش ہوا بیہوش ہوگئے
تھے امیر نے لاکر خواجہ کو ہوشیار کیا عمرو نے جو دربار دیکھا قدموں سے لپٹ گیا پوچھا کہ آقا
یہ کون صاحب ہین امیر نے فرمایا یہ حکیم اسقلی لنوس ہین کوہ رنگا رنگ سے مجھکو لائے ہین
بادشاہ سابق طلسم کی قید دیکھی تھی چاہا تھا رہا کردوں وہ نکل گیا دم بھر مین نگاہوں سے مخفی ہوا
عمرو نے کہا جناب حکیم صاحب آپ نے کون کون کتابین پڑھی ہین حکیم صاحب نے کہا جن کتابوں
کی حکیم کو ضرورت پڑتی ہی وہ رسالے مین نے پڑھے ہین خواجہ نے چند باتین حکیم سے کین کہ حکیم
بہت خوش ہوے کہا خواجہ حقیقت مین تم بڑے ذی کمال ہو عمرو نے کہا ایک رسالہ میرے
پاس ہی کہ جس مین مزاج انسان کی شناخت و تشخیص حکمت ہو سکتی ہی وہ مین دوں اُسکو ملاحظہ
فرمایے حکیم نے کہا خواجہ مین ایسی کتاب کا بہت مشتاق ہوں عمرو نے کہا تشخیص امراض اور
شناخت مزاج وغیرہ سب چیزین موجود ہین حکیم صاحب مشتاق ہوے عمرو نے زنبیل سے کتاب
نکالی اور حکیم صاحب کے سامنے پیش کی حکیم صاحب نے اُسکو دیکھنا شروع کیا زبان پر انگلی لگاتے
ہین اور ورق اُلٹتے ہین بیس پچیس ورق اُلٹے تھے کہ حکیم صاحب کا دل گھبرایا کہا خواجہ ان
اوراق مین کیا لگا ہی کہ اسکی انگلی جو زبان پر لگی تو زبان لکنت کرنے لگی دل گھبراتا ہی عمرو نے
کہا اور ملاحظہ کیجیے آگے بڑھکر سب مطلب کھلیگا حکیم صاحب پھر پڑھنے لگے ورق اُلٹتے جاتے
ہین مگر ہاتھ مین رعشہ پسینے پسینے ہو رہے ہین پچاس ساٹھ ورق اُلٹے تھے کہ کتاب ہاتھ سے
چھوٹی اور لڑکھڑا کر گرے جیسے ہی بیہوش ہوے عمرو نے اپنے نام کا نعرہ کیا نعرۂ خواجہ عمرو

گزان اُستاد عیاران عالم
جہان سرہنگ در خنجر گذاری

سراپا دانش و عقل مجسم
بہر کشور بلاے جان کفار

بہ باغ دین ز نکرش آب یاری
عمرو آن شاہ عیاران عیار

خنجر کھینچکر عمرو چلا تھا کہ امیر نے ہاتھ تھام لیا فرمایا ہان خواجہ کیا کرتے ہو یہ دوست صادق
و یار موافق ہی عمرو رُک گیا صاحبقران نے حکیم کو ہوشیار کیا جب حکیم کی آنکھ کھلی کہا کیوں خواجہ
کیا منظور تھا کہ مجھکو بیہوش کیا عمرو نے کہا یہی خیال تھا کہ شاید مکر ہو اور اسی صورت سے ممکن ہی کہ تمکو

بیہوش کرین حکیم صاحب نے بہت عذر کیا اور کہا خواجہ پہلو مین میرے قصر کے ایک حکیم رہتا ہی کہ نہایت مکار و حیلہ ساز ہی مجھی سے علم پڑھا اب مجھی سے مقابلہ کرتا ہی اور کہتا ہی کہ مین نے آپ سے نہین پڑھا اور مین آپ کا شاگرد نہین ہون بلکہ یہ بھی خیال ہی کہ جب آقاے نامدار طرف بیستون کے جائین گے تو وہ ضرور فتور کریگا عمرو نے کہا کل مین ضرور جاؤنگا حکیم نے یہ بھی بتا دیا کہ صبح کا وقت اُسکے مطب کا ہی مریض جمع ہوتے ہین نبض دیکھکر اپنے پاس سے دوا دیتا ہی حقیقت مین دوا اُسکی تاثیر دار ہی جسکو دوا دی اُسنے صحت عارضہ سے پائی خواجہ نے کہا کل انشاء اللہ تعالیٰ انکو دیکھیے مگر حکیم نے شب کو سامان دعوت کیا بڑی دھوم سے شب کو امیر و خواجہ نے کھانا کھایا مگر حکیم نے خواجہ سے کہا ای شہنشاہ اوج عیاری مین چاہتا ہون کہ کچھ آپ کا گانا سنون خواجہ عمرو نے سامنے بیٹھکر یہ اشعار گانے نظم

زاہد نے خاک لطف اُٹھائے شباب کے / دو گھونٹ بھی گلے سے نہ اُترے شراب کے

طوفان گریہ میرا یہان تک ہوا بلند / سب حرف دھو دیے ورقِ آفتاب کے

کی بیکشتی ہی بحر مین کس بحر حُسن نے / دریا مین سرنگون ہین کٹورے حباب کے

ایسے جفا شعار سے اظہار آرزو / دیکھو تو حوصلے دلِ خانہ خراب کے

صحن زمین دیار فلک دونون غرق ہین / دریا ہین جوش پر مری چشم پُرآب کے

بس ہو چکی امید وفا آپ سے ہمین / بدلے ہوے ہین ڈھنگ ابھی سے جناب کے

نالون کے زمزمون سے کسی دم نہین فراغ / نغمے خوش آتے ہین کسی چنگ و رباب کے

زاہد نہ بک کہ اپنی طبیعت بدل گئی / کچھ اور کہ رہے ہین ارادے شباب کے

سینہ ہجوم داغ سے گلزار ہی نسیم / تختے کھلے ہوے ہین برابر گلاب کے

ہنگامۂ عیش و نشاط گرم ہو حکیم تعریفین کر رہا ہی کہ خواجہ حقیقت مین گانا تمھارا سحر ہی دل یہی رغبت کرتا ہی کہ گانا تمھارا سنے جائین خواجہ عرض کرتے ہین کہ جناب حکیم صاحب جسقدر چاہیے گا سُنیئے مین ہر وقت حاضر ہون صاحبقران بھی مسند پر بیٹھے ہوے خواجہ کی تعریفین کر رہے ہین خواجہ نے کہا مین رفع حاجت کر آؤن امیر نے کہا بسم اللہ خواجہ جیسے ہی اُٹھے اور جیسے ہی محفل سے نکلے آسمان پر برق چمکی ایک ساحر تڑپ کر گرا اور خواجہ کو اُٹھا لیگیا خواجہ نے ہرچند غل مچایا کہ آقا مجھے بچایئے صاحبقران نے جستجو کی اپنے مقام سے اُٹھے مگر وہ ساحر نکلگیا صاحبقران

فرمایا کیون حکیم صاحب یہ ساحر کون ہی جو کہ عمرو کو لے گیا اسقلی نوس نے کہا کہ اُسی حکیم کی یہ شرارت ہی
شیاطین کارگزار اُسکا نام ہی صد ہا ساحر اُسکے نوکر ہین اُسکو یہ معلوم ہوا ہوگا کہ صاحبقران و خواجہ عمرو
حکیم صاحب کے یہان مہمان آئے ہین اسی وجہ سے کسی ساحر کو حکم دیا ہوگا وہ عمرو کو آکر اُٹھا لیگیا امیر نے
فرمایا کہ عمرو اُسنے سمجھ لیگا رہا ہو کر آئیگا مگر اصل مین یہ معرکہ گذرا کہ شیاطین بسبب اختلاف مذہب حکیم
اسقلی نوس کا دشمن ہی اپنے مقام پر بیٹھا تھا کہ ہرکارون نے اسکو خبر دی کہ آج تو حکیم صاحب کے
یہان بڑا جلسہ ہی شیاطین نے حکم دیا کہ دمبدم کی خبر مجھکو دینا مین چاہتا ہون کہ عمرو کو گرفتار کرکے
قتل کر ڈالون پہر رات گئے اِسکو خبر ملی کہ خواجہ گا رہے ہین ہنگامۂ عیش و نشاط گرم ہی شیاطین
نے اثرم جادو کو حکم دیا کہ عمرو کو اُٹھا لا اثرم آیا اور خواجہ کو اُٹھا لیا اور سوچا کہ پہلے جا کر پہاڑ
پر ٹھہرون اور عمرو سے کچھ مال لون یہ سوچکر ایک پہاڑ پر لایا اور عمرو کو ہوشیار کیا اور کہا او عمرو
مین سنتا ہون کہ تو نے مال بہت جمع کیا ہی لہذا مناسب یہ ہی کہ مجھکو بھی کچھ دے مین تیری سفارش کرونگا
خواجہ نے کہا آپ کا نام نامی کیا ہی مجھکو کہان لیے جاتے ہو اثرم نے کہا کہ شیاطین کارگذار جو
حکیم صاحب ہین حکیم اسقلی نوس کے اُستاد اُنھون نے مجھکو حکم دیا تھا کہ عمرو کو اُٹھا لاؤ مین تمکو لیے
جاتا ہون مگر مین تمھاری سفارش کرونگا اور میرا نام اثرم جادو ہی خواجہ نے کہا مال تو میرے
پاس بہت ہی مگر دور رکھا ہی تم اُٹھا لو کوئی منع نکریگا اثرم نے کہا جہان رکھا ہوگا مین اُٹھا لونگا عمرو
نے زنبیل کھولی اثرم نے دیکھا کہ روپیہ کا انبار ہی جا بجا اسباب بھی رکھا ہی دریا موج مار رہا ہی ایکطرف
ہزارون جادوگر لنگوٹیان باندھے ہوے ٹوکری سر پر ایک گز کی ڈولی ہاتھ مین مکھیان بھنک رہی ہین
جادوگر نے گھبرا کر سر نکال لیا کہا خواجہ حقیقت مین مال تو بیحساب رکھا ہی لیکن ہزارون جادوگر ٹوکریان
ڈھو رہے ہین عمرو نے کہا قبر سامری بن رہی ہی اُسپر یہ سب مٹی ڈالتے ہین تم کچھ گھبراؤ نہین اچھی طرح
دیکھ کے ایک تاج اُٹھا لو تمکو فراغت ہو جائیگی اثرم نے سر ڈالا اور ہاتھ بڑھایا کہ تاج اُٹھا لون
نگہبان نے ہاتھ پکڑکر کھینچ لیا اور کہا او چوٹے دن دہاڑے چوری کرتا ہی جیسے ہی زنبیل مین گرا
سب بھول گیا مزدورون نے آکر گھیرا ایک کہتا ہی کپڑے اُتار ناچار اثرم نے کپڑے اُتارے
اُن لوگون نے ایک لنگوٹی باندھ دی اور ٹوکری سر پر رکھوائی میان اثرم بھی ٹوکری ڈھونے
لگے لوگون سے پوچھتا ہی کہ یہان کا قیدی کیونکر رہائی پاتا ہی وہ مزدور کہتے ہین کہ بمقام زنبیل

خواجہ عمرو یہی یہان کا قیدی تا قید حیات نجات نہین پاتا ہی مرنے کے بعد پانچ آنہ پیسے سرکار سے ملتے
ہین کہ اسکا دفن وکفن کرو ہم لوگ وہ پیسے لے لیتے ہین اور مردے کو پھینکدیتے ہین جنگل مین
جانوران درند اُسکو کھا جاتے ہین اثرم بہت رویا کہتا تھا مین کیا جانتا تھا کہ اِس آفت مین پھنسونگا
ورنہ عمرو کو لینے نہ آتا مگر خواجہ نے بعد گرفتاری اثرم رنگ وروغن عیاری کا نکالا اور اثرم کی
شکل بنکر دربار شیاطین مین آئے شیاطین نے پوچھا کیون عمرو کو نہ لائے خواجہ نے کہا حضور
وہان بڑے انتظام ہین اور صاحبقران مالک اسم اعظم الٰہی ہین اُنکے سامنے ساحر نہین جاسکتا
مگر مین پتہ لگا آیا ہون جب عمرو وہان سے اُٹھیگا تب گرفتار کرلاؤنگا مگر ملاحظہ فرمایئے کہ مجھکو بخار
چڑھا آتا ہی شیاطین نے کہا بخار کی مجال ہی کہ میرے نوکر کو بخار آئے سامنے جو ڈبیان رکھی ہین
ایک ڈبیہ سے دوا نکالی اور ایک کاغذ مین لپیٹ کردی اور کہا کہ اسکو پانی مین گھولکر پی لو خواجہ
نے پانی مین اُسکو گھولا قریب آکر کہا حکیم صاحب ذرا آپ تو چکھیے مجھکو ڈر معلوم ہوتا ہی کہ ایسا نہو
اسکو پی کر مرجاؤن شیاطین نے کہا یہ دوا معقول ہی بدگمانی نہ کر عمرو نے کہا جبتک حضور نہ پیئینگے
مین نہ پیونگا شیاطین نے ایک گھونٹ پیا جیسے ہی دوا حلق سے اُتری گھبرا کر اُٹھ کھڑا ہوا کہا
اثرم کچھ عجب بات ہی کہ سر گردش کرنے لگا پسینہ چلا آتا ہی ہاتھ پاؤن مین رعشہ ہی دل گھبرا رہا ہی
خواجہ نے کہا اُٹھکر ٹہلیے معلوم ہوتا ہی دوا گرم ہی ٹہلنے سے فرحت ہوگی شیاطین گھبرا کر اُٹھا بیہوشی
نے تمانچہ مارا لڑکھڑا کر گرا خواجہ نے نعرہ کیا نعرۂ خواجہ عمرو

عمرو ہون مین عیار صاحبقران
زمانے کا مکار وغدار ہون
اُڑا دون صبا کے بھی مین ہوش کو
جہانگیر عالم کا عیار ہون

مرے نکر سے کانپتا ہی جہان
تراشندہ ریش کفار ہون
مرا تیز رفتار ہوگر ہمقدم
صبا ٹھوکرین کھائے ہر ہر قدم
نہ پاوے مری گرد پا پیکش کو
دوندہ جہانگرد طرار ہون

نعرہ کرکے پشتارہ شیاطین کا باندھا اور لے بھاگے صبح کو حکیم اسقلی نوس سامنے امیر کے
بیٹھے ہین اور فرما رہے ہین کہ عمرو کو عرصہ ہوا پلٹ کر نہین آیا نہین معلوم کیا گذری اسقلی نوس
کہتے ہین اے شہریار تدبیر کیجیے ایسا نہو کہ وہ خواجہ کو مار ڈالے امیر نے فرمایا اُسکو کوئی قتل
نہین کرسکتا وہ آتا ہوگا یہ ذکر تھا کہ زنگ کی آواز بلند ہوئی دیکھا خواجہ عمرو پشتارہ بدوش آکر
پہونچے اور شیاطین کا پشتارہ سامنے ڈالدیا اسقلی نوس نے کہا خواجہ اِسکی زبان مین

سوزن نہ دی یہ بڑا ساحر ہی علم نیرنج و شعبدہ سے بخوبی ماہر ہی اگر ہوشیار ہوگا تو نکل جائیگا خواجہ عمرو نے زبان مین شیاطین کی سوزن دی اور ستون سے باندھکر ہوشیار کیا شیاطین کی جو آنکھ کھلی اپنے کو گرفتار پایا سر ٹپکنے لگا حکیم صاحب نے اُٹھکر کہا کیون بچہ بڑا غرور کرتا تھا مین کہتا تھا کہ جسروز طلسم کشا تشریف لائینگے اُسروز تیرا علاج ہو جائیگا تو کہا کرتا تھا کہ طلسم کشا یہان نہین آسکتا تو نے قدرت خدا کو دیکھا اب یا تو اطاعت کر یا تجھکو ابھی قتل کرونگا شیاطین نے کہا کہ ای استقلی نوس اگر صاحبقران مجھے فرمائین تو مین اسلام اختیار کرون مگر تمھارے کہنے سے جواب سخت دونگا مین اسلام نہ اختیار کرونگا صاحبقران نے فرمایا ای شیاطین تو کسکا معتقد ہی شیاطین نے کہا یہان سے تین کوس پر ایک کوہ ہی اُسپر ایک گنبد بنا ہی اُس گنبد مین روشنی پیدا ہوتی ہی اور آواز آتی ہی کہ منم خداوند کوہ نشین جو دل مین جسکے ہوتا ہی وہی آواز آتی ہی اگر مجھکو اُسکا حال معلوم ہو تو مین ضرور خداے آسمان کو سجدہ کرون صاحبقران نے حکم دیا کہ شیاطین کو لیجا کر قید کرو جب ہم خبر لائینگے تب ہم اُس سے سوال اسلام کرینگے عمرو نے کہا کہ خواجہ یہ مذہب کو تشنیع دیتا ہی جا کر دریافت تو کرو کہ اُس گنبد مین کون رہتا ہی کوئی شعبدہ باز ہوگا اور شیاطین کہتا تھا کہ کئی کوس تک اُسکی خدائی کا ہنگامہ ہی دیہات و قریہ والے آتے ہین اور مراد اپنی اپنی پاتے ہین روپیہ خوب چڑھاتے ہین عمرو نے کہا کیا عجب ہی کہ اُسنے روپیہ جمع کیا ہو آج ہی خبر لاؤنگا یہ کہکر خواجہ روانہ ہوے صبح کو سامنے کوہ کے پہونچے دیکھا ہزارون آدمی زیر کوہ جمع ہین اور گنبد سے برقین گر رہی ہین اور میلے مین سب طرح کے لوگ جمع ہین چڑھاوا چڑھ رہا ہی ہزارہا طائفے حاضر ہین سامنے گنبد کے ناچکر یہ اشعار عاشقانہ گا رہے ہین

نظم

ہین بیخود ہون کسیکا روے زیبا دیکھکر
کہتے ہین احباب میرے مجھکو کیا کیا دیکھکر

سب یہی کہتے تھے وہ بیرحم ہی بیدرد ہی
دل دیا اُس بیمروت کو بھلا کیا دیکھکر

دوست روتے ہین عزیز و اقربا بیہوش ہین
تمکو رحم آتا نہین کچھ حال میرا دیکھکر

کیا کہون کیسی بلا آئی ہی میری جان پر
او بت کافر تری زلف چلیپا دیکھکر

تیری آنکھون کی بھلا وہ مستیان یاد آگئین
وقت بیہوشی صنم تا شیشہ صہبا دیکھکر

ساتھ ہی تھا قافلہ طفلان ایذا دوست کا
وہ بھی کچھ گھبرا گئے میرا جوش سودا دیکھکر

ہین نے اِک دریا بہایا انگھوں سے بے تیرے گل | اور لہر آئی مجھے بھی موج دریا دیکھکر
وہ ابھی آئے نہین دم ہے خدا کیواسطے | ای اجل گھبرا گیا تیرا تقاضا دیکھکر
کیسے یہ بیدرد ہین یارب کہ بدلے رحم کے | لوگ ہنستے ہین کسیکا مجھکو شیدا دیکھکر
شب جو تھی ہم وہ بہم جوش حسد سے یہ فلک | تہرلایا عاشق ومعشوق یکجا دیکھکر
دوستون نے رو دیا جب شکل دیکھی ای نسیم | کیا کہون کیا حال تھا وہ حال تیرا دیکھکر

کہ گنبد سے آواز آئی سنم خداوند گنبد نشین آج معلوم ہوتا ہی کہ کوئی مسلمان حیلے مین آیا ہی وہ جو لوگ کھڑے تھے طرف عمرو کے دیکھنے لگے اور وہ سب دوڑے کہ عمرو کو گرفتار کرلین خواجہ عمرو بھاگے اور ایک غار مین چھپے دن بھر میدہ رہا شام کو خواجہ غار سے نکلے سر اُٹھا کر دیکھا کہ گنبد مین سناٹا پڑا ہی سمجھے کہ کوئی شعبدہ باز ہی رات کو یہان سے چلا جاتا ہی رات بھر اُسی مقام پر بسر کی چار گھڑی رات رہے خواجہ اُٹھے اور میخین گاڑ کر پہاڑ پر چڑھے پہاڑ پر آکر گنبد مین پہونچے دیکھا گنبد مین مال بہت جمع ہی ایک طرف مٹھائی رکھی ہی خواجہ نے سب مال اُٹھا کر نذر زنبیل کیا جس سوراخ سے آئے تھے اُسی سوراخ مین کمند صفا کو لگا دیا جیسے ہی صبح ہوئی عمرو نے دیکھا کہ سامنے سے برق چمکی ایک طفل نہایت خوبصورت چمکتا ہوا آتا ہی جیسے ہی پاس روزن کے آیا اور سوراخ مین قدم رکھا کمند مین پانون مین اُلجھین عمرو نے جال مارا اور اُس طفل کو گرفتار کیا اب جو دیکھا تو ایک طفل سیہ فام چوٹیان سر پر جال مین تڑپ رہا ہی عمرو نے کہا ارے تو کون ہی اُسنے کہا اسلم شیطان بچہ عمرو نے کہا اب مین نے تجھکو گرفتار کیا تیری شکل بنکر سب کو لوٹ لونگا اسلم شیطان بچہ خاموش ہو رہا عمرو نے اُسکو جال مین لپیٹا اور نذر زنبیل کر دیا اور اُسی طرح روزن مین بیٹھے اور شعلہ ہاے آتش پھینکنے لگے حاضرین کو آواز دی کہ یارو آج خداوند کے یہان شادی ہی جو جس سے ہو سکے وہ لائے نفع یہ ہوگا کہ مال دونا ہو جائیگا یہ سُنکر لوگ دوڑے کوئی اپنی زوجہ کا زیور اُتار لایا کسی نے محلے سے مانگ لیا تھوڑے عرصے مین بہت مال جمع ہوا عمرو نے کہا گنبد کے سامنے رکھکر ہٹ جاؤ اور آنکھین بند کر لو پھر جو آنکھین کھولوگے تو مال دونا پاؤگے سب نے خوشی خوشی مال اپنا رکھدیا خواجہ گنبد سے اُترے نگر گلیم اوڑھے ہوے سب مال اُٹھا کر نذر زنبیل کر لیا اور جست کر کے نکل گئے بعد جانے عمرو کے سب نے

آنکھین کھولین دیکھا مال ندارد دھوکر روتے پیٹتے سب اپنے اپنے گھر گئے ہر گھر مین یہی ذکر تھا کہ قدرت نے آج لوٹ لیا مگر خواجہ عمرو نے آکر ایک صحرا مین اسلم کو نکالا اسلم نے کہا خواجہ مین تمکو بہت سا مال دونگا اگر مجھکو رہا کر دو مال کا نام سُنکر خواجہ نے اُسے جال سے نکالا جیسے ہی اسلم جال سے نکلا غائب ہوگیا اور ایک آواز آئی کہ خواجہ مین رہا ہوگیا اب مجھکو نہ پاؤ گے عمرو نے کہا او بیحیا میرے ہاتھ سے بچکر کہان جائیگا یہ کہکر ایک جانب چلے جو مکان راہ مین ملتا ہو اُسمین تلاش کرتے ہین مگر اسلم کا پتہ نہین ملتا تین دن برابر ڈھونڈھتے ڈھونڈھتے خواجہ ایک باغ مین پہونچے دروازے پر باغ کے سُنا کہ کوئی خوش آواز بصد سوز وگداز یہ اشعار عاشقانہ گا رہا ہو دل کو برما رہا ہو

نظم

حرفون کے ملے جوڑ بڑھا حسن رقم کا　ہر لفظ کے پیوند مین بخیہ ہی قلم کا
عاشق کو نہین دولت دنیا کی تمنا　جو داغ ہی سینے مین نمونہ ہی درم کا
آنکھون کو سکھا دیجیے بیداری کا حال　احسان اُٹھائینگے نہ ہم خواب عدم کا
سوئینگے بھلا خاک جھپک جائینگی آنکھین　آجائیگا جھونکا جو کوئی خواب عدم کا
آنکھون کے تقاضے سے خبردار رہو اسن　کچھ اور ارادہ ہو مرے ابر کرم کا
ہم خوب سمجھتے ہین یہ ایجاد تمھارے　ضبط لب خاموش اشارہ ہو تبسم کا
رہتے ہین تسنیم اُس رُخ گلگوں کے نظارے　جلوہ ہو مری آنکھ مین گلزار ارم کا

خواجہ پشت باغ سے کمند مار کر دیوار پر چڑھے دیکھا وہی لڑکا سیہ فام چھٹیا سر پر مسند پر بیٹھا ہو گرد چند کنیزین کھڑی ہین اور ایک کنیز بیٹھی گا رہی ہو خواجہ ایک گوشے مین چھپے گائن واسطے رفع حاجت کے اُٹھی گوشے مین آکر بیٹھی خواجہ نے گائن کو بیہوش کیا اور رنگ و روغن عیاری کا نکالکر اُسکی شکل بنکر سامنے اسلم کے آبیٹھے اور اشعار خوب خوب گائے کہا یا خداوند آج مین چاہتی ہون کہ تمکو ایک کمال دکھاؤن کہ سرے شراب پلاؤن آپ بہت خوش ہونگے اور آپ کو معلوم ہوگا کہ تیری گائن مقبول بارگاہ سامری و جمشید ہوئی اسلم نے حکم دیا کہ کیا چاہتی ہو خواجہ نے کہا کہ کنجی میخانے کی مجھکو دیجیے تو مین شراب لاؤن قدرت بہت خوش ہونگے اسلم کو بالکل خیال نہین کہ عمرو کہان ہو جھٹ سے کنجی میخانے کی دیدی خواجہ عمرو میخانے مین آئے شراب کو خراب کیا کہ سب مین بیہوشی ملائی مگر وہ قاتل بیہوشی ملائی ہو کہ اگر دریا مین ڈالدیجیے تو مچھلیان نکل آئین خواجہ

گئی سو گلا بیان آراستہ کرکے لائے اول گت ناچی پھر جام کو سر پر رکھا اسلم شیطان بچہ بہت خوش ہو
عمرو نے قریب آکر سر جھکایا اسلم کو جام دیا اسلم نے جو شراب ہاتھ مین لی شراب سرخ ہوگئی اور چرخ
مارنے لگی اسلم نے کہا تو کون ہی خواجہ نے خنجر مارا بدن پر اسلم کے پڑا مگر تاثیر نہ کی خواجہ جست
کرکے بھاگے اسلم نے کہا لینا جانے نہ پاے کنیزین دوڑین خواجہ نے پلٹ کر دیکھا کہ کالی کالی
صورت کے لڑکے پیرے پیچھے آتے ہین خواجہ جست کرکے نکل گئے اسلم نے پکار کر کہا کہ او
ساربان زادے کہان جائیگا اب تیری فکر کرونگا خواجہ نے کہا او بیبیا مجھکو کب پا سکتا ہو اسلم
سمجھ گیا ہو کہ یہ مرد طماع ہو روپیہ کے لالچ مین پھنسے گا کنیزون سے کہا مین جاتا ہون اور عمرو کو ابھی
گرفتار کرکے لاتا ہون یہ کہکے اسلم روانہ ہوا مگر خواجہ جو باغ سے بھاگے کئی کوس نکل گئے
دیکھا سامنے ایک تکیہ ہو شام کا وقت ہو ایک چھپر پڑی ہو اسمین چراغ جل رہا ہو اور آواز
آتی ہو صاف معلوم ہوتا ہو کہ کوئی روپیہ گن رہا ہو خواجہ نے پہلو سے دیکھا کہ ایک ضعیفہ عمریان
چھپرے پر پڑی ہوئی روپیہ گن رہی ہو خواجہ کے خیال مین آیا کہ اس جنگل مین یہ ضعیفہ بڑی مالدار ہو
رنگ و روغن عیاری کا نکالا ایک طفل حسین کی شکل بنکر سامنے آئے بڑھیا کو سلام کیا اور کہا
نانی امان تسلیم عرض ہو بڑھیا نے کہا بیٹا جیتے رہو یہان تم کیونکر آئے تم تو کئی دن سے غائب تھے
اب خواجہ گھبرائے کہ کیا جواب دون مگر سوچکر کہا نانی امان مین بھاگ گیا تھا مگر اسی جنگل مین
چھپا تھا ایک مقام پر مار سیاہ نکلا اسکو مار انیولے نے نکلکر چاہا کہ مجھکو کاٹے مین نے اسکو بھی
مار لیا منھ مین نیولے کے ایک پھول تھا وہ مین نے لے لیا جسوقت سے وہ پھول میرے
ہاتھ مین آیا زمین کے سب خزانے معلوم ہوتے ہین ہر مقام پر یہی ثابت ہوتا ہو کہ روپیہ دفن ہو
کسی مقام پر مال گڑا ہو ایک پتی مین نے اُس پھول کی کھالی تھی ایک پتی نانی امان تم بھی کھالو بڑھیا
نے منھ کھولدیا کہا لاؤ بیٹا پھر جوان ہوجاؤن اور تمھاری پرورش کرون بڑھیا نے پتی جو کھائی
گھبرا کر اُٹھی بیہوش ہوکر گری خواجہ نے اور بیہوشی اُسکے دماغ مین اُتار دی کہ پہر دو پہر ہوشیار
نہ ہو جو روپیہ سامنے رکھا تھا وہ تو اُٹھا کر نذر زنبیل کیا دوسری طرف دیکھا اور روپیہ ڈھیر ہو
اُٹھا کے زنبیل مین رکھتے جاتے ہین مگر روپیہ کم نہین ہوتا ہو جی مین کہتے ہین خواجہ حقیقت مین
اِس بڑھیا نے خوب روپیہ جمع کیا ہو یہ سب ہماری تقدیر کا تھا آخر روپیہ اُٹھاتے اُٹھاتے تھک گئے

اور روپیہ کم نہین ہوتا کہ پہلو سے آواز آئی کہ او ساربان زادے یہ کنکر پتھر کیون اُٹھاتا ہی عمرو نے دیکھا پہلو سے اُس پھیر کے اسلم چلا آتا ہی آتے ہی جا ہا عمرو کا ہاتھ تمام لون خواجہ بھاگے اسلم نے جو جست کی کاندھے پر خواجہ کے سوار ہو گیا اور عمرو کو گرفتار کر کے بڑھیا کو جگایا عمرو نے دیکھا وہ بڑھیا نہین ہو ایک طفل دوازدہ سالہ چیٹیا سر پر اُڑتی ہوئی اُسنے اُٹھکر کہا یا خداوند اس ساربان زادے نے مجھکو بڑی تکلیف دی کلیجہ جل رہا ہو تمام ہڈیان سلگ رہی ہین اسلم نے کہا دریاے محیط شیطانی مین جا کر نہاؤ سب تکلیف دفع ہو جائیگی لیکن عمرو کو بھی لیجاؤ دریاے محیط شیطانی مین آواز دینا کہ اے نہنگ شعلہ خوار اس قیدی کو رکھو قدرت نے قیدی بھیجا ہی چند مچھلیان پیدا ہونگی وہ عمرو کو لپٹ جائینگی لیجا کر قید کرینگی وہ لڑکا عمرو کو لیکر چلا خواجہ نے راہ مین کہا آپ کا نام کیا ہی لڑکے نے کہا ضعیف شیطان میرا نام ہی قدرت نے حکم دیا تھا کہ روپیہ لیکر یہان بیٹھ وہ جانتے تھے کہ عمرو کو بڑی طمع ہی روپے کے لالچ مین پھنسیگا وہی ہوا کہ روپیہ دیکھکر تمھاری رال ٹپک پڑی آخر گرفتار ہوے دریاے محیط وہ مقام ہی کہ جو وہان گیا پھر قید سے نہ چھوٹا وہین تڑپ تڑپ کر مرا خواجہ نے کہا سامنے چشمہ ہی مین پانی پی لون تو پھر تمھارے ساتھ چلون ضعیف شیطان نے کہا کہ خواجہ تم میرے ساتھ مکر نہ کرنا عمرو نے کہا تمھارے ساتھ مکر نہ کرونگا اوسنے عمرو کو کنارے چشمے کے بٹھا دیا خواجہ پانی پیتے پیتے چشمے مین پھاند پڑے ضعیف شیطان نے پکار کر کہا کہ اے نہنگ چشمہ نشین عمرو کو گرفتار کرے عمرو نے دیکھا کہ ایک نہنگ پیدا ہوا اُسنے عمرو کو پکڑ لیا چند مچھلیان آکر عمرو کے لپٹ گئین کشان کشان عمرو کو ایک مکان مین لیجا کر بند کر دیا عمرو اکیلے مکان مین گھبرا رہا ہی نکل نہین سکتا جب رات زیادہ آئی تو معلوم ہوا کہ کہین گانا ہو رہا ہی اور کوئی بڑے لطف سے یہ اشعار عاشقانہ گا رہا ہی نظم

جلوہ رُخِ پُر نور کا ہر سو نظر آیا
آئینۂ خورشید مین بھی تو نظر آیا

زیر صفتِ مژگان وہ نہین چشم فسون گر
شیرون کے نیستان مین آہو نظر آیا

آنکھون نے خیال لب جان بخش بھلا یا
اعجاز سے بڑھکر ہمین جادو نظر آیا

پرتو جو پڑا گال کا خال سرِ مو مین
تابندہ چراغ شب گیسو نظر آیا

چمکا سر گیسو مین جو افشان کا ذرہ
ظلمات مین اُڑتا ہوا جگنو نظر آیا

دانتون کا پڑا عکس جو زیور پہ گلے کے
ہیرون سے جڑا یار کا جگنو نظر آیا

کہتے ہین کہ تلوار سے کاٹونگا مین کو چین
دھوکا ہوا خورشید پہ ظلمات کا مجھکو
فانوس مین مین شمع سرِ طور کو سمجھا
دم دھکدھکی مین حسرت دیدار مین اٹکا
باز آیا مین مضمون سے بیتابی دل کے
حاصل ہوئی اونور خوشی عید کی دل کو

اب میری گلی مین جو کبھی تو نظر آیا
بکھرا ہوا عارض پہ جو گیسو نظر آیا
پردے مین جو اُس حور کا بازو نظر آیا
گردن مین جو اُس حور کی جگنو نظر آیا
عمدہ نہ دم فکر جو پہلو نظر آیا
جسوقت ہلال خمِ ابرو نظر آیا

خواجہ نے پلٹ کر دیکھا کہ اُسی مکان مین فرش بچھا ہوا ہی اسلم مسند پر بیٹھا ہو شراب پی رہا ہو عمرو نے پکار کر کہا یا خداوند مین آپ کو سجدہ کرتا ہون مجھکو اپنے پاس بلائیے اسلم نے اشارہ کیا خواجہ اُٹھے اُٹھتے ہی گلیم اوڑھ لی اسلم پکار رہا ہو کہ او عمرو کہان گیا خواجہ نہین بولتے خاموش ایک گوشے مین کھڑے ہین جب عمرو نے آواز نہ دی اسلم تخت پر سوار ہوا اور ساتھ والون سے کہا نکل چلو خواجہ نے جو دیکھا تخت سے لپٹ گئے تخت بلند ہوا اُڑتا ہوا چلا خواجہ پایۂ تخت مین لٹکے ہوے ہین تخت جاتے جاتے جب دریا کی سرحد سے گذر گیا تب خواجہ نے پایۂ تخت کو چھوڑا مگر گلیم اوڑھے ہوے ہین پیچھے تخت کے چلے جاتے تھے اسلم کا تخت قریب ایک باغ کے پہونچا اسلم وہان اُترا خواجہ بھی اُسی باغ مین آئے ہزارہا شیطان بچے اُس باغ مین تھے اسلم جو آیا ہزارون لڑکے دوڑتے ہوے آئے مُنھ سے دھوان چھوڑتے ہوے ایک لڑکا سب کے پیچھے رہگیا تھا خواجہ نے اُسکو بیہوش کیا اور اُسیکی شکل بنکر سامنے اسلم کے آئے کہا یا خداوند آپ قعر دریا سے کیون چلے آئے اسلم نے کہا وہ ساربان زادہ چھوٹ گیا اسوجہ سے مین چلا آیا کہ ایسا نہ ہو کچھ مکاری کرے بس خواجہ عمرو نے باتین کرتے کرتے کہا یا خداوند دیکھیے وہ پہاڑ اور گنبد چلا آتا ہو آپ نے کیا تقریر معقول کی ہو اسلم ادھر پلٹا کہتا تھا یہ نئی بات ہو کہ کوہ بھی چلا آیا مین نے تقریر برجستہ کی میری تقریر مین یہ طاقت ہو کہ پہاڑ بھی چلا آیا جیسے ہی اسلم پلٹا خواجہ نے حلقہ ہاے کمند آصفا باصفا مار کر حباب مار دیا کہ اسلم بیہوش ہوا خواجہ نے کمند اصفا مین اسلم کو باندھ لیا اور رجال مین لپیٹ کر زنبیل مین داخل کر دیا زنبیل مین جو اسلم گیا عجب ہنگامہ دیکھا چند مزدورون نے آکر اسلم کو خوب ٹھیک کیا کوئی دھول مارتا ہو کوئی ڈھیلا مار کر بھاگتا ہو

اسلم بھاگتا ہوا قریب دریا کے پہونچا دیکھا ایک کشتی آتی اسپر سے چند شاہزادیان اُترین ملاح نے
پکار کر کہا کہ میان صاحبزادے اگر سوار ہو تو دریا کی سیر کرو اسلم کشتی پر سوار ہوا اور چند شاہزادیان بھی
اُس کشتی پر سوار ہین اسلم اُن شاہزادیون کو دیکھکر بہت خوش ہوا جب کشتی بیچ دریا مین پہونچی تو
دیکھا کہ ایک کنیز نے کشتی مین سوراخ کر دیا کشتی چرخ مار کر ڈوبی اسلم نے جو دیکھا کہ کشتی ڈوب رہی ہے
تو پھاند پڑا اور دریا مین غوطے کھانے لگا ملاح نے ہاتھ تھام لیا کہا صاحبزادے تم کیون کود پڑے
معلوم ہوتا ہے تازہ وارد ہو اسلم نے سب حال اپنا بیان کیا کہ مین خدائی کرتا تھا مگر عمرو نے مجھکو
قید کیا ہے اب یہان سے کیونکر رہائی پاؤن ملاح نے یہ سُنکر ہاتھ اسلم کا چھوڑ دیا اور کہا اگر تو عمرو
کا گنہگار ہے تو کوئی تجھکو امان نہین دیسکتا تو بیکا باغی ہے تو دعوی خدائی کرتا تھا اسلم غوطے
کھاتا ہوا چلا کئی کوس بہتا ہوا گیا ایک مقام پر دیکھا کہ ایک ماہی گیر جال پھینک رہا ہے اسلم جال
مین پھنسا ماہی گیر نے کھینچ لیا سمجھا کہ کوئی ماہی کلان پھنسی ہے جب جال قریب آیا تو ماہی گیر نے اسلم کو
دیکھا اسلم قدمون پر گر پڑا اور کہا اے ماہی گیر تو نے بڑا احسان کیا مجھکو اپنے مکان پر لے چل مین
تیری خدمت کرونگا ماہی گیر اسلم کو ساتھ لیکر اپنے مکان پر آیا زوجہ سے کہا لو صاحب پروردگار
نے ایک اولاد عطا فرمائی اسکو رکھو زوجۂ ماہی گیر نے اسلم کا ہاتھ تھام لیا اور مکان مین اپنے
لائی فرش پر اُسکو بٹھایا اسلم نے کہا اے مادر مہربان مجھکو شراب کی عادت ہے زوجہ ماہی گیر نے
دو بوتلین نکالکر سامنے اسلم کے رکھین اسلم اُٹھا کر پی گیا عورت نے کہا ارے تو کون ہے کہ دو بوتلین
بلا تکلف پی گیا اسلم نے سب حال اپنا بیان کیا اُس عورت نے جو سُنا کہ یہ خدائی کرتا تھا ایک
دوہتڑ مارا اور کہا او نالایق تو ہمارے پیر مرشد کا گنہگار ہے تجھکو کون جگہ دیگا جا دور ہو اسلم
مُنھ کے بھل گرا بیہوش ہو گیا بعد تھوڑی دیر کے جو آنکھ کھلی تو دیکھا ایک جنگل مین کھڑا ہون اور
ایک گنوار بڑے قد کا جوان لٹھ لیے کھڑا ہے اسلم نے ہاتھ باندھکر کہا مین نے تیری کیا خطا کی
ہے جو مجھکو لٹھ مارنے کا ارادہ کرتا ہے اُس جوان نے کہا او بے حیا تو نے غضب کیا کہ پیدا کرنے
والے سے ہمسری کی اب تیرا بدلہ ہو جائیگا جا دور ہو جنگل سے نکلجا ہمارے جنگل مین تو نہین
رہ سکتا ہے ورنہ تیرے ہاتھ پاؤن توڑ ڈالونگا یہ کہکر ایک لٹھ مارا اور وہ لٹھ سر پر پڑا چرخ کھا کر
گرا بیہوش ہو گیا نہین معلوم کتنی دیر تک بیہوش رہا جب آنکھ کھلی تو دیکھا کہ سامنے ایک قصر کے

کھڑا ہون اور اُس قصر مین کئی سو جوان ہتھکڑیان بیڑیان پہنے ہوے کھڑے ہین اور اسلم کو بلا رہے
ہین اسلم بھی اُس مکان مین گیا چند سپاہی اسکو دیکھکر دوڑ پڑے اور ہتھکڑیان بیڑیان اسلم کو پہنائین
اسلم بھی اُنھین قیدیون مین شریک ہو کر بیٹھا مگر وہ قیدی اُسکو ستا رہے ہین کوئی دھول مار رہا ہی
کوئی تھپڑ مار دیتا ہی اسلم حیران ہو کہ جسکے پاس جا کر بیٹھتا ہو وہ دھولین مارتا ہی جسطرف گیا مصیبت مین
پھنسا ایک گوشے مین بیٹھکر رونے لگا جی مین کہتا ہو کہ ای اسلم کاشکو مین عمرو کو نہ قید کرتا تو اِس مصیبت
مین نہ پھنستا رو رہا تھا کہ ایک طرف سے آواز آئی کہ ای فرزند کیون روتا ہو دیکھا کہ ایک ضعیفہ سیاہ فام
بدانجام ٹہلتی ہوئی آتی ہو مگر منھ سے بوے بد آتی ہو کہ سب قیدیون نے منھ پھیر لیا مگر اسلم نے پکار کر
کہا کہ ای مادر مہربان آؤ وہ ضعیفہ اِسکے قریب آئی اگر بیٹھ گئی اور مسکرا مسکرا کر باتین کرنے لگی لیکن
اسلم بھی بہ محبت باتین کر رہا ہی مگر سب قیدیون نے اُس ضعیفہ کی طرف سے منھ پھیر لیا ہی وہ ضعیفہ
اسلم سے کہنے لگی کہ یہ زنبیل عمرو کی ہی اور یہ عجائبات سارے معجزات کے ہین مین بھی اِس زنبیل
مین قید ہون اور تم بھی قید ہو یہان وصال دوصل) کا کیا ذکر جبتک عمرو نہ تجھکو نکالے اور نہ رہا کرے
رہائی اِس مقام سے غیر ممکن ہو یہان کا قیدی بدون اوسکے حکم کے رہا نہین ہو سکتا ہو مین بھی
مدت دراز سے قید ہون مگر آزاد ہون مزدوری کرتی ہون زنبیل کے باہر نہین جا سکتی ہون ایسی
یہ دوسری مصیبت ہی تیرے اوپر کہ تو زنبیل مین بھی قید ہی اور یہان کے زندان کا بھی قیدی ہو اسکا
سبب یہ ہی کہ تو نے دعوی خدائی کیا تھا اور شرک خواجہ کے مذہب کے موافق کیا پس یہ سزا اُسکی
تجھکو ملی ہو خیر تو یہان رہ مین روز آیا کرونگی فرصت کے وقت تیرا دل خوش کر جایا کرونگی اسلم نے
جواب دیا کہ ای مادر مہربان جو کچھ ابتو گذریگی اُسکی برداشت کرینگے یہ کہکر اسلم نے اُسکے منھ کے بوسے
لیے اور گلے سے لگایا اور کہا کہ ایسا نہ کیجیے گا کہ نہ تشریف لائیے اور مجھکو اپنے فراق مین تڑپایئے
مین آپ کے فراق مین ہلاک ہو جاؤنگا اُس لکاتا نے جواب دیا کہ تم اطمینان رکھو مین ضرور آؤنگی
تمھارے پاس آنے سے تو مجھکو لطف زندگی ملتا ہو مین بہت بیقرار رہتی کیونکہ جب سے زنبیل مین
خواجہ نے داخل کیا تھا اسدن سے مین اِس کام کے لیے ترس گئی تھی کوئی پوچھتا بھی نہ تھا مین
خود خواہش کرتی تھی مگر کوئی رُخ بھی نہ کرتا تھا آج تو میری مراد دلی حاصل ہوئی مدت کے بعد مین
اپنی خواہش کو پہونچی اگر مین نہ آؤنگی تو مجھکو میری خواہش لائیگی یہ کہکر وہ قحبہ اسلم کو اُسی زندان

چھوڑ کر چلی گئی اسلم خاموش ہو رہا اور سب قیدی منھ پھیرے ہوے اُن دونون کی باتین سُنا کیے جب
وہ قحبہ چلی گئی اسلم سر جھکا کر ایک گوشے مین جا کر بیٹھ رہا اب راوی بیان کرتا ہو کہ اسلم تو خواجہ عمرو کی
زنبیل مین قید ہو اور اسطور سے بسر کرتا ہو کہ وہ بھی قحبہ آتی ہو اور اُس سے ہر روز مُنھ کالا کرا کے
چلی جاتی ہو اسکا حال آیندہ تحریر ہو گا اسکو تو قید رکھا جاتا ہو اب یہان کا حال تحریر ہوتا ہو کہ جب
خواجہ نے اسلم کو عیاری کر کے نذر زنبیل کیا بعدہٗ اُن سب بچہ ہاے شیطان کو بھی بیہوش کر کے
بعض کو انھین سے قتل کیا اور بعض کو نذر زنبیل کیا جو کہ اُس باغ مین تھے اور سب مال و اسباب
وہانکا لیکر نذر زنبیل کر کے اِس خیال سے چلے کہ خدمت صاحبقران مین پہونچکر اس حال سے
صاحبقران کو آگاہ کرون تاکہ حکیم شیاطین سے صاحبقران بیان فرمائین وہ مُنکے دین اسلام قبول
کرے خواجہ اُس باغ سے نکلکر حکیم اسقلبینوس کے مکان کی طرف چلے اِنکا ذکر آیندہ کیا جائیگا
اِنکو راہ مین رکھا جاتا ہو وہان صاحبقران پاس حکیم اسقلبینوس کے تشریف فرما ہین حکیم صاحب
خاطر مدارات مین مصروف ہین صاحبقران کا یہ قصد ہو کہ خواجہ کوہ کی خبر لیکر آلین کہ وہان اُس
گنبد مین کون شعبدہ گر ہو تو پھر مین شیاطین کو مسلمان کر کے طرف کوہ بیستون کے بہ صلاح
حکیم صاحب روانہ ہون اور کوہ بیستون کو فتح کر کے بادشاہ سابق کو رہا کرون اور طرف طلسم
کے روانہ ہون صاحبقران کو خواجہ کے انتظار اور ان خیالات مین مصروف رکھا جاتا ہو اب حال
بیستون جادو کا ملاحظہ ہو کہ جب اِسکو یہ خبر ملی تھی کہ طلسم کشا کوہ رنگا رنگ پر آگیا ہو تو اِسنے
اپنے اہل دربار سے کہا تھا کہ کوئی جا کر طلسم کشا کو گرفتار کر لائے افسوس ہو کہ قیلاس جادو
ہاتھ سے عیارون کے مارا گیا ورنہ وہ ضرور اسیر کر لاتا کسی نے جواب نہ دیا اتنے مین چوبدار نے آکر
کہا تھا کہ ایک نامہ دار آیا ہو اِسنے طلب کیا تھا جب وہ نامہ دار آیا تھا اور اِسنے نامہ لیکر پڑھا تھا
تو معلوم ہوا تھا کہ حکیم اسقلبینوس کا نامہ ہو اُنھون نے لکھا ہو کہ اگر حکم ہو تو مین جا کر طلسم کشا کو روکون
اِسنے جواب لکھا تھا کہ جا کر روکو تو حکیم صاحب آکر صاحبقران کو اپنے مکان پر لے گئے تھے
جیسا کہ تحریر ہوا ہو و منشی احمد حسین قمر مرحوم نے لکھا ہو صاحبقران تو اُدھر گئے تھے یہان بیستون
اِس خیال سے بے فکر بیٹھا تھا کہ حکیم صاحب تو گئے ہین وہ طلسم کشا کو گرفتار کرلین کیا ضرورت ہو
کہ اور کسی کو روانہ کرون اسکو اسی خیال مین کوہ بیستون پر مبتلا رکھا جاتا ہو اور یہ اپنے مقام پر پہو

اسکا ذکر آیندہ ہوگا لشکر صاحبقران کو لندھور لیے ہوے بمقابلۂ اخلاق فروکش ہین ملکۂ غزالہ
و ملکۂ گوہر آرا و سیبران جادو و آفت جادو مع اپنے لشکر کے شریک اسلام ہین آمد صاحبقران
کا انتظار کر رہے ہین چالاک وغیرہ عیار بھی یہان ہین جہانگیر و سلمائے مہرجمال قید شنکال ہین
ہین شنکال بعد جنگ و پیکار و نکلجانے صاحبقران و عادل شیردل و فرہاد خان و غزالہ وغیرہ
کے اپنے دار الخلافت مین بیٹھا ہوا یہ فکر کر رہا ہو کہ کیا تدبیر کرون کہ یہ بلا دفع ہوا ور طلسم کشا گرفتار
ہو جاے اور طلسم نہ فتح ہو اِسکو دم بدم کی خبرین مل رہی ہین اسکو اسی فکر مین رکھا جاتا ہو اور لشکر
اسلام کو بمقابلۂ اخلاق چھوڑا جاتا ہو اور سماوات جادو کو اُسکے ملک مین چھوڑا جاتا ہو اور
وزیر جمشید ثانی کو سماوات کا مہمان رکھا جاتا ہو بادشاہ کو طلسم نوخیز مین مقیم رکھا جاتا ہو کہ بعد فتح طلسم
کے صاحبقران تو مع لندھور و مالک و مقبل و بہرام و خواجہ و چالاک و برق وغیرہ کے
براے فتح طلسم زعفران زار کے تشریف لے گئے یہان بادشاہ و کل سردار و کل لشکر مقیم ہو
اور بادشاہ کو یہ انتظار رہی ہو کہ صاحبقران طلسم فتح کر کے تشریف لائین تو جسطرف فرمائین اُس
سمت کو کوچ کیا جاے یہان طلسم نوخیز مین سب مقیم ہین انکو مقیم رکھا جاتا ہو اب حال رستم
پیلتن و پیلکین گشندۂ قوییل ہندی و دوییل ہندی و کیتی تان فرنگی و ملکۂ آہو چشم کا تحریر ہوتا ہو منشی
احمد حسین صاحب قمر نے صفحہ ۰ ے مین علمشاہ کے حال کو اس مقام پر ترک کیا ہو کہ جب سلمائے
مہرجمال نے جہانگیر پر عاشق ہو کر اپنی وزیرزادی کے ذریعے سے قید خانے سے چھڑوا منگایا
تھا اور علمشاہ وغیرہ بھی اُس قید خانے مین قید تھے جب شنکال بادشاہ طلسم کو اِس حال کی
خبر ہوئی کہ کوئی جہانگیر کو قید خانے سے لیگیا بہت غصہ آیا برہم ہو کر حکم دیا تھا کہ میدان خونی
بیرون شہر تیار ہو ہم کل سب قیدیون کو قتل کرینگے ایک کو زندہ نہ چھوڑینگے جسکو تماشا دیکھنا
ہو وہ آکر قتل کا تماشا دیکھے وہان میدان خونی کی تیاری ہونے لگی اُدھر ہرکارون نے جا کر امیر کو
آگاہ کیا کہ جہانگیر قید خانے سے غائب ہو گئے اُسیر شنکال کو بہت غصہ آیا اُسنے حکم دیا ہو
کہ کل ہم سب اسیرون کو قتل کرینگے لہذا کل سب قتل ہونگے یہ خبر صاحبقران نے سنی فرمایا ہم
جا کر عین وقت پر سب کو رہا کرینگے اور ہرکارے مقرر فرماے تھے کہ ہمکو دم بدم کی خبر دو
اُدھر جہانگیر باغ سلمائے مہرجمال مین بیٹھے ہوے تھے پہلو مین ملکہ کے برق فرنگی نے جا کر

اس حال سے جہانگیر کو آگاہ کیا تھا ملکہ نے کہا تھا کہ کل مین ان سب کی کمک کرونگی چنانچہ جب وہ وقت آیا اور سب تماشائی بیرون شہر آکر جمع ہوے تھے اور شنکال بھی مع اپنے ارا کین دولت و لشکر کے آیا تھا اور میدان خونی طیار ہو چکا تھا اور قیدی بلوا کر زیر دار بٹھاے گئے تھے اُسوقت ملکہ سلماے مہرجمال آکر پہونچی تھی اور ایک طرف کھڑی ہوئی تھی جب شنکال نے سحر کیا کہ قیدی مبتلاے سحر ہون ملکہ نے رد سحر کیا اِسی طور سے کچھ عرصہ گذرا تھا کہ صاحبقران آپڑے اور لڑنے لگے خوب مقابلہ ہوا صاحبقران و مہرجمال نے سب کو رہا کیا اور لشکر شنکال کو شکست دی امیر علمشاہ و ملکہ غزالہ و ملکہ آہو چشم وغیرہ کو لیکر اپنے مقام پر آئے تھے بعد تھوڑی دیر کے ملکہ سلماے مہرجمال جہانگیر کو ہمراہ لیکر لشکر اسلام مین آئی تھین اور شریک صاحبقران ہوئی تھین یہان راے ہونے لگی تھی کہ اب کیا کرنا چاہیے سلماے مہرجمال نے کہا تھا کہ آپ کو طرف کوہ بیستون کے جانا چاہیے کوہ کو فتح فرمائیے اُسکے بعد داخل قلعہ طلسمی ہو جیے طلسم کو فتح فرمائیے یہ کیکر سب راہون سے آگاہ کیا تھا ادھر صاحبقران سے سلماے مہرجمال یہ کہہ رہی تھین اُدھر رستم پیلتن دیلمین نے آہو چشم سے کہا تھا کہ باباجان کے ساتھ رہنے مین کوئی فائدہ نہین ہی لہذا میری یہ راے ہو کہ لشکر سے نکلچلو چلکر الگ کسی مقام پر قیام کرین اور ترقی شان و شوکت کی کوشش کرین گو فاتح اس طلسم کا مین نہین ہون مگر شاید ایک دو مرحلے ہمارے ہاتھ سے فتح ہو جائین آہو چشم نے عرض کیا تھا کہ جو آپ کی راے ہو پس اُسوقت اول شب علمشاہ رومی اشترمالا کبود فرنگی پر سوار ہو کر آہو چشم کو ہمراہ لیکر ایک طرف کو روانہ ہوے تھے اُنکے جانے کے بعد باہم جہانگیر و سلماے مہرجمال مین راے ہوئی یہ دونون بھی بارگاہ سے نکلکر ایک سمت کو چلے تھے کہ شنکال شیر بنکر ملکہ اور جہانگیر کو اسیر کر کے لے گیا تھا اور لیجا کر قید کیا تھا اور صاحبقران بوقت صبح موافق فہمایش ملکہ سلماے مہرجمال کے طرف کوہ بیستون کے روانہ ہوے خواجہ کو برآے خبر جہانگیر کے روانہ کیا تھا اب ناظرین کی خدمت مین گذارش ہو کہ علمشاہ رومی کی داستان بلبل ہزار داستان طوطی گلشن فصاحت و بلاغت یعنی منشی احمد حسین صاحب قمر نے صفحہ ۲۰۰ مین ترک کی تھی اب یہ حقیر داستان علمشاہ رومی سے شروع کرتا ہو ناظرین کی خدمت مین عرض ہو کہ منشی احمد حسین صاحب قمر نے یہ طلسم شروع کیا تھا اور ایک سو بارہ صفحہ تک لکھا کہ انتقال ہو گیا

اِس جہان فانی سے طرف عالم جاودانی کے رحلت کی آگے لکھنے کی فرصت نہ ملی دل کی ہوس دل ہی مین رہ گئی ایکسو بارہ صفحہ تک لکھنے کی نوبت آئی تھی اُنکے انتقال کرنے سے تحریر اس طلسم کی موقوف رہی اور یہ طلسم ناتمام رہا مگر یہ ذخیرہ دفتر مین رہا اب جو مین خدمت جناب مستطاب معلی القاب غریب پرور شریف نواز جناب بابو پراگ نرائن صاحب بہادر مدظلہ العالی کی حاضر ہوا اُنھون نے مجھسے فرمایا کہ تو اس طلسم کو تمام کر مین نے عرض کیا کہ کس طلسم کو فرمایا طلسم زعفران زار سلیمانی کو کہ جسکو منشی احمد حسین صاحب قمر نے شروع کیا تھا اُنکو اجل سے مہلت نہ ملی کہ وہ تمام کرتے اب تو تمام کر مین نے یہ سُنکر سر جھکا لیا ابھی کچھ جواب نہ دیا تھا کہ ہمارے افسر اعلیٰ اور ہم سب کے سرپرست غریب نواز جناب منشی امراؤ لعل صاحب نے میری طرف سے فرمایا کہ بھلا حضور یہ آپ کے حکم کو ٹالین گے ضرور آپ کے فرمانے کو بجا لائین گے اور میرے لیے سعی فرمائی اور میری سفارش بابو صاحب سے کی خداوند کریم جناب بابو صاحب و نیز جناب منشی صاحب کو ہم سب کے سر پر سلامت دبا کرامت رکھے کہ یہ صاحبان موصوف ہم شریفون پر رحم فرماتے ہین اور پرورش کا ہمہ وقت خیال رکھتے ہین کہ کسی طور سے اِن سب کی پرورش ہو جب اِسطور سے جناب بابو صاحب نے فرمایا اور جناب منشی صاحب نے میری سفارش بابو صاحب سے فرمائی مین نے اِن دونون صاحبون کی فرمانے سے اور اس خیال سے کہ الامر فوق الادب قبول کیا اور غریب خانہ پر آ کر اِس طلسم کو تحریر کرنا شروع کیا خداوند کریم مجھکو اس بار عظیم سے سبکدوش کرے الٰہی آمین یارب العالمین

دو کلمہ داستان جلالت عنوان طلمشاہ رومی و ملکہ آہو چشم کو ملاحظہ فرمائیے غزل بجائے ساقی نامہ

گلون نے کپڑے پھاڑے ہین قبائے یار پر کیا کیا — حنا پس پس گئی ہو دست و پائے یار پر کیا کیا
کیے ہین شکر کے سجدے جفائے یار پر کیا کیا — رہا ہو دل مرا راضی رضائے یار پر کیا کیا
رہا مجمع ہمیشہ عاشقان بے تحمل کا — اُڑے مفلس در دولت سرائے یار پر کیا کیا
کیا ہی اک جہان دیوانہ اُسکی جامہ زیبی نے — گریبان چاک ہوتے ہین قبائے یار پر کیا کیا
قبائے تنگ پر رکھے کلاہ کج جو دیکھا ہی — ہماری جان نکلی ہو ادائے یار پر کیا کیا
اُٹھانے ہی نہ آنکھ اور یہ شب وصل اُس پر پردہ کو — چڑھا ہی جن مری ضد سے حیائے یار پر کیا کیا

نہین آئیگا میرے بعد شانہ کا خیال آتش		پڑ ینگے پیچ گیسوے رسائے یار پر کیا کیا	

بیت نگارندۂ معنی دلفریب ٭ عروس سخن راچنین داد زیب ٭ چہرہ کشایندگان راہ معنی و سیاحان دشت نکتہ دانی وصحرا نوردان میدان فصاحت وسیر کنندگان گلشن بلاغت اس داستان جلالت عنوان کو صفحۂ قرطاس پر نوک قلم عنبر سرشت سے اسطور سے رقم کرتے ہین کہ ناظرین کو یاد ہوگا کہ علمشاہ رومی کی داستان منشی احمد حسین صاحب قمر مرحوم نے صفحہ ۸۰ مین اس مقام پر ترک کی تھی کہ وہ باہم صلاح کرکے مع آہو چشم کے اول شب مرکب پر سوار ہوکر لشکر سے نکلکر روانہ ہوے تھے ایک سمت کو اور آہو چشم بالاے ہوا سے اُڑتی ہوئی جاتی تھی یہانتک کہ کئی کوس لشکر سے شاہزادہ و ملکہ نکل آئے راہ مین قریب نصف شب کے گذری جب لیلاے شب تاکمر پہونچی اتفاق سے شاہزادہ اس شب ماہ مین بعد قطع منازل وطے مراحل کے ایک جنگل مین پہونچا کہ وہ صحرا نہایت شاداب و پر بہار تھا ایک چشمہ آب صاف وشفاف کا جاری تھا اُسکے کنارے ایک چبوترہ تھا جب شاہزادہ وہان پہونچا خیال کیا کہ اب تو کئی کوس نکل آئے ہین اور رات بھی قریب نصف کے گذر گئی ہو اب کوئی براے تلاش نہ آئیگا یہ باقی رات اسی مقام پر بسر کرو وقت صبح طرف منزل مقصود کے روانہ ہونگے یہ خیال کرکے قریب چبوترہ مرکب پر سے اترے مرکب کو چھوڑ دیا خود زین پوش بچھا کر لیٹے ملکہ بھی بالاے ہوا سے زمین پر آئی سامنے علمشاہ کے بیٹھ گئی باہم باتین ہونے لگین یہانتک وہ رات باتون مین بسر ہوگئی ستارۂ سحری آسمان پر چمکا سلطان شب مع افواج سیارگان کے طرف مغرب کے روانہ ہوا آمد آمد شاہ خاور کی افق مشرق سے شروع ہوئی نور سحری پھیل گیا علمشاہ نے دیکھا کہ زمانہ شب کا برطرف ہوا خانہ شب سے صبح برآمد ہوئی جھونکے نسیم بہاری کے چلنے لگے اور دلون کو بے اختیار کرنے لگے وطائران صحرائی شاخہاے درخت پر بیٹھکر اپنے آشیانون سے نکلکر تعریف وتوصیف خالق ارض وسما کی بزبان بے زبانی کرنے لگے اشجار صحرا وجد مین آکر جھومنے لگے زمین کو چومنے لگے کوئی سربسجود تھا یہ معلوم ہوتا تھا کہ زاہدان عبادت گذار رکوع وسجود مین مصروف ہین جھونکے نسیم سحری کے چل رہے تھے غنچۂ دل کو شگفتہ کر رہے تھے علمشاہ نوجوان کی نگاہ جو پڑی دیکھا کہ جابجا سرو کے درختون پر فاختہ قلندر مشرب بیٹھی ہوئی صداے کوکو کر رہی ہو کہین صداے تیہو ج کا شور کہین نالۂ حق حق

کی دھوم علی العموم صدا اے مرغ سحری و خندۂ کبک دری سے صحرا مزرعۂ بوم تھا نمونۂ فیض جنت ارم
تھا عجب خوشگوار وادی مینا کار تھا جو اشجار تھا میوہ دار تھا سامنے باغبان قدرت کے نگونسار تھا دشت
گلشن پستی و بلندی سے ہموار تھا گلہاے رنگارنگ و شگوفہاے رنگ برنگ و میوہ ہاے گوناگون
سے صحرا پر بہار تھا کوسون تک سبزۂ زمردگون آب پاشی شبنم سے نم تھا جو شجر تھا سجدۂ خالق مین خم تھا شعر
گل جو تھا اُس دشت مین بے خار تھا ✤ سبزۂ رشک زمرد سبزۂ رخسار تھا ✤ دیگر ز جرم کوہ تا میدان غرۂ
کشیدہ خط گل طغرا الطغرا ✤ یہ جو عالم علمشاہ نوجوان نے اُس صحراے مینوسواد کا ملاحظہ فرمایا وجد طاری
ہوا بیقرار ہوکر حمد خالق زمین و زمان کرنے لگے باغبان قضا و قدر کی وحدانیت کا دم بھرنے لگے
عالم وجد مین اگر یہ شعر زبان پر جاری ہوا شعر ہر گیاہے کہ از زمین روید ✤ وحدہ لاشریک لہ گوید ✤
یہ جملہ زبان پر لائے۔ برگ درختان سبز در نظر ہوشیار ✤ ہر ورقے دفتریست معرفت کردگار ✤ یہ شعر اُس دشت
پر بہار کو دیکھکر پڑھا شعر اگر فردوس بر روے زمین است ✤ ہمین است و ہمین است و ہمین است ✤ دیگر
این سبزہ و این صحرا بوے زجنون دارد ✤ دیوانگی ہستی امروز شگون دارد ✤ یہ شعر پڑھکر اُٹھے کنارے
چشمے کے آئے وضو کیا فریضۂ سحری کو بصد خضوع و خشوع ادا کیا جب نماز پڑھ لیے فراغت پائی صحرا کی سیر کرنے لگے
ملکۂ آہو چشم بھی سیر دشت مین مصروف ہوئی علمشاہ رومی نے جو وہ صحراے رشک باغ شداد دیکھا
اور گلہاے رنگارنگ و میوہ ہاے گوناگون و شگوفہاے بوقلمون پر نگاہ پڑی فوراً خیال آیا کہ کیا
اُسکی قدرت کاملہ ہے کہ اُسنے اپنی قدرت سے ایسے ایسے دشت پر بہار پیدا کیے ہین وہ بڑا خالق
مطلق اور رزاق برحق ہے جسنے یہ صنعت اپنی خدائی کی دکھائی اور اپنے بندونکو اپنی قدرت کاملہ
سے عقل عطا فرمائی ایک مشت خاک کو یہ مرتبہ بخشا کہ اشرف مخلوقات کیا کماحقہ اُسکی عنایتون کا
شکریہ ادا کیا جاے اے رستم خیال تو کرو کہ تم اُسکے بندے گنہگار کو یہ قوت و طاقت مرحمت فرمائی
کہ ہزارون پہلوانان زبردست کو تمھارے ہاتھ سے زیر کرایا اگر وہ یہ طاقت و قوت نہ مرحمت
فرماتا تو تمھاری یہ بھی مجال تھی کہ تم غالب آتے اے رستم یہ کیا حرکت تمسے سرزد ہوئی جو آجتک کسی سے
تمھارے خاندان مین نہ ہوئی تھی اے رستم یہ تمنے کیا کیا کہ عورت کو لشکر سے اپنے ہمراہ لیکر نکلے بڑی
نامردی کی بات ہو کہ عورت ہمراہ ہو جو کوئی ہمچشم یا غیر دیکھے گا یہی خیال کریگا کہ علمشاہ عورت کے
بھروسے پر مقابلہ کرتے ہین اسی طور سے انھون نے یہ شوکت اور نام آوری حاصل کی ہو کہ ساحرہ کو

اپنے ساتھ رکھتے ہین جہان مقابلہ پڑا ساحرہ نے سحر کیا پس جو حریف تھا وہ بسبب سحر کے کم زور ہوا
انھون نے زیر کر لیا کتنی بڑی بدنامی کی بات ہو اور کسقدر ہیکی ہو دوسرے یہ امر ہو کہ تمھارے مذہب
اور مشرب مین ساحرہ کے ساتھ عقد بھی جائز نہین ہو جبتک وہ سحر سے توبہ نکرے ایسی حالت مین
یہ کیا حرکت تمنے کی کہ ملکہ آہو چشم کو لشکر سے ہمراہ لیکر نکلے اور قصد یہ ہو کہ ملک گیری کرو اور شوکت
بہم کرو اور اگر خداوند کریم کمک کرے تو طلسم فتح کرو اور عورت ہمراہ بڑی نادانی اور نامردی ہو
آہو چشم کے ہمراہ ہونے سے یہ ہوگا کہ ہر ایک بدنام کریگا اور گمان فاسد کریگا اس امر سے کیا حاصل
کہ جس سے بدنامی کے سوا دوسری بات حاصل نہ ہو ای علمشاہ بہتر یہ ہوگا کہ ملکہ کو سمجھا کر لشکر کو روانہ
کرو اور تم بھی تنہا کسی طرف کو ذات خدا شریک کرکے راہی ہو گواہ علمشاہ آہو چشم نے تمھارے
ساتھ بہت مصیبت اٹھائی ہو تمھارے سبب سے وہ اپنے یگانون سے چھوٹی بدنام ہوئی تمھارے
ساتھ قید رہی مگر مجبوری ہو کہ کیونکر ہمراہ رکھون کیونکہ بدنامی کا خوف ہو جس خداوند کریم نے اپنے
فضل و کرم سے تمکو یہان تک پہونچایا قید سے نجات دی وہ ہی تمھارے مطلب کو بر لائیگا عورت
کا ہمراہ ہونا بالکل خلاف ہو یہ باتین دل سے کرکے ملکہ کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ ای ملکہ آہو چشم
تمسے اسوقت ایک بات کہنا چاہتا ہون اگر تم سنو اور اُسکا جواب باصواب دو اور جو مین کہون
اُسکو قبول کرو ملکہ نے جواب دیا کہ ارشاد فرمایئے مین حاضر ہون اگر آپ فرمائین کہ تم اپنا سر کاٹ کر
میرے قدم پر ڈالدو تو مین عذر نہ کرونگی فوراً آپ کے حکم کو بجا لاؤنگی علمشاہ نے ملکہ کی طرف
دیکھکر فرمایا کہ ای ملکہ یہ بتاؤ کہ تم ہماری عزت و ابرو کی خواستگار ہو یا ذلت کی ملکہ نے کہا کہ ای شہریار
یہ کنیز آپ کی عزت و آبرو کی ترقی کی خواستگار ہو اور یہی ہر وقت فکر ہو کہ کوئی صورت ایسی بہم ہو
کہ آپ کی شان و شوکت زیادہ ہو اور اس طلسم مین آپ کا نام ہو اور آپ کے اسم مبارک کا شہرہ
ہو اور ڈنکا بجے اور آپ کے نام نامی کو سُنکے لوگ خوف کرین بھلا یہ بھی اس کنیز کی تاب و طاقت
ہو کہ خدانخواستہ حضور کی ذلت کی خواستگار رہون میری تو یہ خواہش ہو کہ جہان پر شہریار کا پسینہ
گرے وہان مین اپنا خون گراؤن یہ کیا آپ کو کنیز کی طرف سے خیال پیدا ہوا اور کونسی ایسی
بات لونڈی سے سرزد ہوئی جو حضور نے اس قسم کا سوال کیا علمشاہ نے فرمایا کہ ای ملکہ خدانخواستہ
تمسے کوئی خطا نہین ہوئی مگر مجھکو اسوقت ایک امر کا خیال پیدا ہوا اُس امر کی بابت مین تم سے

کہنا چاہتا ہون ذرا گوش ہوش سُنو وہ امر یہ ہی کہ ای ملکہ واقعی تمنے میرے ساتھ بڑی بڑی تکلیفین اور بڑے بڑے مصائب اُٹھائے مصیبتین جھیلین اپنون سے بیگانی ہوئین ہزارون دشمن ہوکے میرے ساتھ قید رہین اُسکی مصیبت اُٹھائی مگر اسوقت مین وہ بات تمسے کہتا ہون جوکہ مروت کے خلاف ہی کیونکہ جسنے اِسقدر مصیبتین گوارا کین ہون اپنے نزدیک اُس سے ایسی بات کہنا خلاف مروت و محبت ہی مگر عالم مجبوری ہی کیا کیا جاے بدون کہے رہا نہین جاتا ہی وہ امر یہ ہی کہ ای ملکہ تمکو یہ بخوبی معلوم ہی کہ مین جو لشکر سے نکلا ہون تو صرف اِس غرض سے نکلا ہون کہ چلکر ایک دو ملک فتح کرون اور ملکون کو تسخیر کرون اگر بن پڑے تو لوح طلسمی کو تلاش کر کے طلسم کو فتح کرون اور اپنی شوکت بڑھاؤن کیونکہ اس امر سے تو مین آگاہ ہوگیا کہ تمھاری والدہ صاحبہ ملکہ غزال خوش چشم نے بے مروتی کو کام فرمایا گو وہ حالات لوح سے آگاہ نہین مگر اُنھون نے لوح کی کوشش نکی بلکہ اس اس امر سے چشم پوشی فرمائی اور تمنے بھی کچھ کد و کوشش نکی اگر تم کوشش کرتین تو ضرور تھا کہ ملکہ غزال لوح کے حالات سے آگاہ فرماتین اور مجھکو لوح لاکر دیتین مین اُسکے ذریعے سے طلسم کو فتح کرتا مگر اُنھون نے کچھ خیال نہ فرمایا صرف بے مروتی کو کام فرمایا خیر یہ اپنی تقدیر اور مقدر اس امر کی شکایت کرنا بیکار ہی اب مین اسی خیال سے نکلا ہون کہ کوشش کر کے لوح کو دستیاب کرون اور طلسم کو فتح کرون اور اِس اثنا مین جو دو ایک ملک اور فتح ہو جائین وہان اپنی شوکت دکھاؤن اور وہ شان و شوکت بہم کرون کہ جو میرے ہم چشم اور ہم پلہ مین وہ حسد کرین ای ملکہ مجھسے بڑی نادانی ہوئی کہ مین لشکر سے تو یہ خیال کر کے نکلا مگر تمکو ہمراہ لے لیا یہ بات نہایت نامردی کی ہی کہ ملک گیری تو کرنے نکلے عورت ہمراہ ہی جو کوئی دیکھیگا خواہ اپنا ہو خواہ بیگانہ مثل ہلال عید کے انگشت نما کریگا اور ہر ایک کی زبان پر یہی کلمہ جاری ہوگا کہ علمشاہ بڑا نامرد ہی عورت کے بھروسے پر ملک گیری کرتا ہی ای ملکہ اجتک میرے خاندان مین کسی نے ایسی حرکت نہین کی کہ ملک گیری کو نکلا ہو عورت ہمراہ لی ہو ای ملکہ جس خداوند کریم نے مجھکو یہانتک پہونچایا اور ہر آفت سے بچایا قید سے رہا کیا وہی میری ہر مقام پر کمک کریگا اور اُسنے ہمیشہ کمک و مدد کی ای ملکہ مجھکو سوائے اُسکے دوسرے کی کمک درکار نہین ہی ہمیشہ اُسی کی ذات پر بھروسہ کر کے ملک گیری کی کسی کی مدد کا خواستگار نہین ہوا سوائے خداوند کریم کے افضال کا تو ضرور خواستگار رہوا مجھپر کیا منحصر ہی میرے خاندان مین کوئی

سوائے امداد خدا کے دوسرے کی امداد کا خواہان نہوا ای ملکہ بڑے بڑے معرکے پڑے مگر اکیلے و
تنہا سر کیا ای ملکہ یہ امر مجھسے بالکل خلاف طریقہ خاندان کے ہوا کہ تمکو ہمراہ لیکر چلا ہون ملکہ تمھاری
ہمراہی مین میری بڑی بدنامی ہو گو میرا دل خود اس امر کو گوارا نہین کرتا ہو کہ تمکو اپنے سے جدا کرون
کیونکہ تمنے میرے ساتھ بہت مصیبتین اٹھائین مگر مجبور ہون ساتھ رکھنے مین بھی تو خرابی ہو اسوقت
کی بے مروتی بہتر ہو اُس بدنامی سے لہذا میرے نزدیک مناسب یہ ہو کہ تم لشکر کو چلی جاؤ اور وہان
جا کر براحت و آرام قیام کرو انشاء اللہ جب تم شان و شوکت بفضل خداوند کریم پیدا کرکے اور
ملکون کو فتح کر کے آئینگے تو تمسے ملین گے تم ہمارے آتے تک لشکر مین اپنی مان کے پاس
رہو بیکار کی تکلیف اُٹھانے سے کیا حاصل اور ہم لوگون کا تو یہی طریقہ ہو کہ یکہ و تنہا نکل جاتے
ہین خداوند کریم اپنے فضل و کرم سے سب سامان مہیا کر دیتا ہو میرے ہمراہ تمھارا رہنا کسی طور سے
بھلا نہین ہو تمکو ہمارے سر کی قسم تم کچھ رنج و صدمہ نکرو مین بہت آؤنگا اور اگر یہ خیال ہو کہ لشکر سے
نکل آئی ہون اب مین کس منھ سے لشکر مین جاؤن تو اور کسی مقام پر قیام کرو جب مین طلسم کو
فتح کرکے اور ملکون کو خواہ فتح کر کے واپس آؤنگا تو تم مجھسے آ کر ملنا ای ملکہ تمھارے ہمراہ ہونے
مین میری بڑی بدنامی ہو اول تو یہی حرکت خلاف ہوئی اور یہ بھی بدنامی کیا کم ہو کہ علمشاہ عورت
کو ہمراہ لیکر نکل گئے اُسپر یہ طرہ ہو کہ عورت ہر مقام پر ساتھ ہو مین اس بدنامی کو گوارا نکرونگا تم
اسکا نہ خیال کرو کہ یہ اکیلے کدھر جائینگے خدا مالک ہو جسنے قید سے رہا کیا وہی ہر مقام پر کمک
کریگا پس تم طرف لشکر کے چلی جاؤ تو بہتر ہو ورنہ جہان تمھارا جی چاہے جب مین آؤنگا تو پہلے
تمسے ملاقات کرونگا تمکو تلاش کر کے ملونگا ملکہ تم خود خیال رکھنا جب میرے آنے کی خبر سننا میرے
پاس چلی آنا مین تمسے بہت خوش ہون تمنے میرے ساتھ بڑی تکلیف اُٹھائی بدنام ہوئین اپنے پرائے
کو اپنا دشمن کیا قید اُٹھائی اگر تمکو میری خوشی منظور ہو تو جو مین نے کہا ہو اُسکو منظور کرو یہ جو علمشاہ
نے ملکہ آہو چشم سے کہا اِس تقریر کا سُنتا تھا کہ ملکہ کے حواس جاتے رہے چہرے کا رنگ زرد
ہو گیا یا تو وہ عارض جوش گل تر کے تھے یا ایکبار زرد ہو کر مثل گل پژمردہ کے کمھلا گئے منھ پر
ہوائیان اُڑنے لگین دل بیقرار ہو گیا مثل تصویر کے ساکت ہو کر رہ گئی تھوڑی دیر تک شاہزادہ
کی طرف بحسرت دیکھا کی دل کا یہ حال تھا کہ سینے مین بیقرار تھا ہاتھون اُچھل رہا تھا ایک مرتبہ دیکھئے

دیکھتے آہ سرد دل پُر درد سے بھر کر رونے لگی آنکھون مین آنسو ڈبڈبا آئے جب یہ خیال کیا کہ شاہزادہ سے
جدائی ہوگی تو انکے فراق مین تڑپونگی یہ روے زیبا و شکل رعنا نظر نہ آئیگی جب تو میری زندگی کیونکر ہوگی
تڑپ تڑپ کر مرجاؤنگی یہ شاہزادے نے کیسی بات کہی اور فلک تفرقہ انداز نے یہ کیا سنایا کاش مین
نہ ہوتی کہ ایسی بات نہ سُنتی وہ کونسی کمبخت گھڑی تھی کہ مین پیدا ہوئی تھی مجھسا تو بدنصیب کوئی بھی نہ ہوگا
وہ کون سی ساعت تھی جو میرا دل اِس شہریار پر آیا تھا اُس گھڑی کو آگ بھی نہ لگی کاش مین مرجاتی
کہ یہ صدمے نہ اُٹھاتی اے دل اب کیا کرون کیا نہ کرون میرا سا بدنصیب کوئی نہ ہوگا شعر نہ ہوگا مجھسا
بھی محروم وصل یار کوئی ✽ کہ خواب بھی کبھی دیکھا نہ اِن خیالون کا ✽ یہ بیٹھے بٹھائے کیا ہوا اب میری
زندگی کیونکر ہوگی اِس شہریار سے جدا ہوکر ایسے ایسے خیال جو ملکہ نے کیے دل قابو مین نہ رہا
یہی دل نے تقاضا کیا کہ گریبان چاک کرکے جنگل کو نکلجا مثل مجنون کے کوہ و صحرا کی سیر کر رادی
کہتا ہو وحشت دل نے جوش کیا رنگ و رو متغیر ہو گیا دل مثل ماہی بے آب تڑپنے لگا نظم

دل سے کرنے لگا تپیدن ناز ✽ رنگ چہرے سے کرگیا پرواز ✽ ہاتھ جانے لگا گریبان تک
چاک کی پہیلے پانون دامان تک

دل پر قابو نہ رہا بیقرار ہو کر ایک آہ کی اور دل کو دونون ہاتھون
سے پکڑکر کہا اے شہریار یہ کیا آپ نے فرمایا کہ میرا دل مثل ماہی بے آب کے بیقرار ہو گیا یہ کیسی تقریر
فراق آمیز آپ نے اس کنیز سے کی کہ جسکے سنتے ہی دل پر قابو نہ رہا وحشت دل نے جوش کیا
یہ کہکر ملکہ نے کہا اے شہریار آپ کو تو یہ امر لازم نہ تھا کہ اپنی کنیز سے اِس قسم کی تقریر کرتے کہ جس سے
بوے فراق آتی یہ کہنے کو تو کہا مگر اِسقدر ضبط نہ ہوا فورًا ملکہ کی آنکھ سے آنسو نکل آئے جسکو شاعر
نے نظم کیا ہے شعر دو طفل اشک آئے نظر ✽ ایک اِسطرف ایک اُسطرف ✽ گر گر گئے دونون مچل کر
ایک اِسطرف ایک اُسطرف ✽ ملکہ نے آنسو پونچھکر اور دل پر ہاتھ رکھکر کہا کہ اے شہریار ذرا میری
دل کی حالت کو ملاحظہ فرمائیے کہ کسقدر اس تقریر درد آمیز کو سُنکر بیقرار ہے اے شہریار ایسا تو ترک
آپ سے تو مجھکو اس قسم کی امید نہ تھی کہ آپ ایسی بیوفائی فرمائیے گا میری تو آپ کی الفت و محبت
مین یہ حالت ہے کہ مین آپ کی ایک پل کی جدائی ہزار برس کے برابر خیال کرتی ہون یہ مین کیونکر
گوارہ کرونگی کہ آپ سے جدا ہون بھلا خیال تو فرمائیے کہ آپ سے جدا ہو کر مین زندہ بھی رہونگی
قسم ہے مجھکو آپ کے سر عزیز کی اِدھر آپ میری آنکھون سے جدا ہوے اُدھر میرا دم نکل جائیگا

گھڑی بھر بھی آپ سے فراق کو مین گوارا نہین کرسکتی ہون میری زندگی اب صرف آپ کے دم سے
ہی مجھکو اس بیوفائی کی امید نہتھی مگر سچ کسی نے کہا ہی شعر وفا کا لاکھ طرح سے کرے قرار کوئی ٭ کرے
کسی کی نہ الفت کا اعتبار کوئی ٭ دیگر لوگ کہتے ہین چاہ مشکل ہی ٭ سب غلط ہی نباہ مشکل ہی ٭ ای
شہریار خیال تو فرمایئے کہ مین نے آپ کی الفت و محبت مین سب کو چھوڑا تمام عالم کو اپنا دشمن
بنایا پردہ ننگ و ناموس کا خیال نہ کیا رشتہ حیا کو الفت و محبت مین توڑا اپنون سے بیگانہ ہوئی
ہر ایک کی نگاہ مین حقیر ہوئی سب دشمن ہوگئے مگر مین نے کچھ پرواہ نہ کی آپ کی محبت سے منھہ
نہ موڑا مین کیونکر اس سے کنارہ کرتی کیا حضرت دل پر اختیار تھا یہ جو کچھ ہوا اِس دل خانہ خراب
کے سبب سے ہوا اِسی کے ہاتھون مین تباہ ہوئی اگر مین جانتی کہ الفت و محبت مین یہ مزے
ہوتے ہین اور عاشق معشوق کے ہاتھون روتے ہین تو کبھی نہ اِس کوچے مین قدم رکھتی اگر
مین جانتی کہ یہ دکھ اُٹھانا پڑینگے تو کاہیکو آپ سے الفت کرتی اپنا دل آپ کے دام عشق مین
کیون پھنساتی مگر مین کیا کرون یہ امر مین نے اپنے اختیار سے نہین کیا بلکہ عالم ناچاری سے
دل نے مجبور کر دیا اگر یہ معلوم ہوتا تو اس کمبخت کو منع کرتی کہ یہ کیا کرتا ہی آگے پچتائیگا مگر کیا کرون
قابو نہ تھا ای شہریار میرے حال پر رحم فرمایئے مجھ جگر سوختہ خانماں آوارہ کو اپنے سے جدا نفرمایئے
ورنہ مین تڑپ تڑپ کر مر جاؤنگی مثل اُس بلبل زار کے کہ جو دید گل سے مایوس ہو کر قفس مین
سر کو ٹکرا کر اپنی جان دیتی ہی یہ مرغ روح اِس قفس جسم مین اِسقدر بیقرار ہوگا کہ نکل جائیگا ای
شہریار عالیوقار ایسے کلمے نہ فرمایئے خیال تو فرمایئے کہ یہ کیونکر ہو سکتا ہی اُس شخص سے کہ جو کہ
روے زیبا کا مشتاق ہو اور جسکی زندگی صرف دید رخ پر منحصر ہو وہ کیونکر گوارہ کرے کہ جس
رُخ کی دید باعث حیات ہو اور وہ آنکھون سے پوشیدہ ہو جاے آپ انصاف فرمایئے
کہ مین آپ سے جدا ہو کر کیونکر زندہ رہ سکتی ہون کچھ تو دل مین انصاف کیجیے اِسقدر میرے
اوپر ظلم نہ فرمایئے ای شہریار مین آپ کی جدائی کی حالت مین تڑپ تڑپ کر مر جاؤنگی مجھکو اپنے
سے جدا نہ فرمایئے یہ کہکر ملکہ آہ سرد بھر کر رونے لگی اور کہنے لگی کہ اگر مین جانتی کہ اِس الفت کا
یہ انجام ہوگا تو پہلے ہی مین اپنے کو ہلاک کرتی بموجب مثل جو ایسا مین جانتی کہ پیت کیے دکھ ہو
نگر ڈھنڈھورا پیٹتی کہ پیت نہ کیجیے کوئی یہ کہکر اور دل بیقرار کو تھام کر کہا از براے خدا ای شہریار

اس خیال کو اپنے دل سے دور فرمایئے مجھکو اپنے ہمراہ لیتے چلیے مین آپ سے ایک پل جدا نہونگی واقعی عاشق لاکھ جان دے معشوق کے کچھ بھاوین نہین ہوتا سچ لوگون نے کہا ہی وہ بے پروا ہوتا ہی جیسا کہ کسی نے کہا ہی شعر آہ دئی کیسے کی اِن چاہت کے سنگ ٭ دیپک کی من بھاوین نہین اور جل جل مرے پتنگ ٭ وہی میری حالت ہی کہ مین تو مرتی ہون آپ کو کچھ پرواہ نہین ہی ای میرے اللہ مین کیا کرون عجب بے وفا سے سامنا پڑا ہی میری تو یہ مثل ہی کا کہون کا سے کہون اور کو اُو نہ پتاے ٭ گونگے کا سپنا ہوا سمجھ سمجھ پچتاے ٭ ای شاہزادے میرے اوپر رحم فرمایئے مین آپ کی عاشق شیدا ہون آپ کے شمشاد قد کی قمری ہون روے گل کی بلبل زار ہون اس تقریر سے بیقرار ہون اگر یہی آپ کو منظور ہی کہ مین ہلاک ہون تو میرے نزدیک مناسب یہ ہی کہ اپنی کمر سے خنجر آبدار نکالیے اور میرا سر تن سے جدا فرمایئے اور اسی مقام پر اپنے ہاتھ سے دفن فرمایئے تا کہ عاشقون مین میرا نام ہو گو آرزوے وصل نہ بر آئی تو یہی آرزو پوری ہو کہ آپ مجھکو اپنے ہاتھ سے دفن کرین ای شہریار اس مرنے سے تو یہ بہتر ہو گا کہ آپ کے فراق مین تڑپ تڑپ کر مرون اور میرے قفس جسم سے نکلکر روح مثل طائر آشیان گم کردہ کے آپکی تلاش مین آوارہ پھرے آپ جو اپنے ہاتھ سے قتل کرینگے روح میری آپ کے ہمراہ ہوگی میری یہ خوشی ہی کہ اگر مین نہ ہمراہ چلی روح میری آپ کے ہمراہ رہے اب آپ شوق سے مجھکو قتل فرمایئے مین تو آپسے جدا ہونا کسی طور سے گوارا نہ کرونگی میری یہی آرزو پوری فرمایئے کہ اپنے ہاتھ سے قتل فرما کر دفن فرمایئے یہ کہکر ملکہ نے یہ شعر پڑھا شعر تمہین لحد مین اُتارو تمہین پڑھو تلقین ٭ کبھی تو محبت راز و نیاز نہ ہو جائے ٭ مجھکو یہ حسرت تھی کہ مین آپ سے لپٹ کر سوؤن لذت وصل سے کامیاب ہون خیر اگر وہ نہین تو یہی سہی یہی آرزو پوری ہو کہ معشوق نے اپنے ہاتھ سے قتل تو کیا اور اپنے ہاتھ سے دفن کیا جو کچھ ہو عاشق کو ہر ادا معشوق کی بدل بھاتی ہی مین اسی قتل کرنے اور دفن کرنے کو وصل خیال کرونگی لے اب دیر نہ فرمایئے شوق سے میرا سر جدا فرمایئے یہ کہکر اور فلک کی طرف دیکھکر آنکھون سے اشک ٹپکا کر آہ کھینچکر کہا کہ کیون ای فلک تجھکو میرے ساتھ ایسا ہی سلوک کرنا تھا مین نے تیرا کیا بگاڑا ہی جو تو نے میرے ساتھ یہ ظلم کیا اور ستم پر ستم کیے نہ معلوم یہ تیری کیا حرکت ہی اور کیسا تجھکو عاشق و معشوق سے

حسد ہی کہ عاشق معشوق کو ایک مقام پر نہین دیکھ سکتا ہی تجھکو یہ فکر رہتی ہی کہ عاشق و معشوق مین فراق رہے تو سنگ دل تفرقہ ڈالنے کی فکر مین رہتا ہی یہ آسمان کی طرف خطاب کر کے کہا اور آہ بھر کر شاہزادے سے کہا کہ ای شہر یار کیا عرض کرون کہ جو اسوقت میرے دل کی حالت ہی اگر آپ کو باور نہ ہو تو میرا سینہ چاک کر کے ملاحظہ فرمایئے کہ مثل ماہی بے آب کے تڑپ رہا ہی اگر بس ہوتا تو مین چاک کر کے دکھا دیتی بس یہی بہتر ہی اس امر سے کہ مجھکو چھوڑ کر جائین اور مین آپ کے فراق مین تاب نہ لا سکونگی یہ بہتر ہوگا کہ آپ مجھکو اپنے ہاتھ سے قتل کرین اور دفن فرما کر شوق سے جدھر جی چاہے تشریف لے جائین مین مانع نہین ہون مین مفارقت مین تڑپ تڑپ کے مرنے سے اس وقت کے مرنے کو اچھا جانتی ہون کیونکہ آپ کے ہاتھ سے مٹی تو نصیب ہوگی کفن تو ملیگا مین بجائے وصل کے اسی امر کو وصل خیال کرونگی اوس لپٹ لپٹ کے سونے کو یہی خیال کرونگی کہ معشوق نے اپنے ہاتھ سے مٹی تو دی گویا یہی میرے لیے وصل ہی اور مین اسی کو لذت وصل تصور تصور کرونگی میری روح تو خوش ہوگی کہ معشوق نے اپنے ہاتھ سے دفن و کفن کیا ای شاہزادے اب اس سوختہ جگر کا سر تن سے جلد جدا فرمایئے یہ کہکر رونے لگی آنکھون سے اشکون کے قطرے ٹپکنے لگے جھڑی بندھ گئی صدف چشم سے گوہر آبدار نکلنے لگے آہ سرد لب پر تھی دونون ہاتھ جوڑے ہوئے شاہزادے کی منت کر رہی تھی کہ یا تو مجھے اپنے سے جدا نہ فرمایئے اگر یہی منظور ہی کہ مین اسکو ہمراہ نہ لے جاؤن تو مجھکو قتل فرمایئے ہر مرتبہ فلک کی طرف دیکھکر اُسکی شکایت کرتی تھی کبھی زمانہ کا گلہ کرتی تھی کبھی بیوفائی کی شکایت کرتی تھی اسقدر ملکہ روئی کہ ہچکی بندھ گئی وہ پھول سے عارض آنسوؤن سے تر ہوگئے یہ جو عالم شاہزادے نے دیکھا کہ ملکہ نے اپنی حالت تباہ کی ہچکی لگ گئی اسقدر روئی اور رقت کا جوش ہی قریب ہی کہ کلیجہ منھ کو آجائے دل سے کہا کہ کیا تدبیر کرون اگر ہمراہ رکھتا ہون تو تمام مین بدنامی ہوتی ہی اگر جدا کرتا ہون تو یہ ہلاک ہو جائیگی کچھ بن نہین پڑتا ہی کس آفت مین مبتلا ہوا ہون میری نادانی ہوئی کہ اسکو ہمراہ لیکر لشکر سے چلے کاش اس سے نہ کہتے بدون اسکی اطلاع کے چلے آتے تو بہتر تھا یہ نہ معلوم تھا کہ یہ انجام ہوگا علمشاہ تو ادھر یہ دل سے باتین کر رہے ہین اُدھر آہو چشم رو رہی ہی جب اُسنے دیکھا کہ شاہزادہ خاموش بیٹھا ہی کچھ میری بات کا جواب نہین دیتا ہی تاب نہ رہی بیقرار ہو کر

آہ کھینچکر شاہزادے کے قدمون پر گر پڑی اور رو کر کہنے لگی کہ ای میرے سرپرست مین تمپر سے نثار
ہون از برای خدا اپنی اس کنیز اسیر دام عشق کو جدا نہ کرو مین مثل کنیزون کے خدمت کرونگی
صرف مجھکو حسرت دید ہی یہ دل چاہتا ہو کہ اس روے زیبا کو دیکھے جاؤن اور ان عارض نازک
کی بلائین لیے جاؤن میری ہلاکت کے درپی نہ ہو یہ جو ملکہ نے کہا شاہزادے کو اُسکے حال پر
ترس آیا اور اپنا اُسکو عاشق صادق وشیفتہ پایا سر اُسکا اپنے سینے سے لگایا اپنے دامن سے
آنسو پاک کیے اور فرمایا کہ ای ملکہ اسقدر بیقرار نہ ہو اپنی حالت تباہ نہ کرو سمجھو تو کہ میرا منشا کیا ہی
ای ملکہ میرا منشا یہ نہین ہی کہ تم مجھسے ہمیشہ جدا رہو جب مین طلسم کو فتح کرکے مع سپاہ و لشکر
کے آؤنگا تو تمکو اپنے سے جدا نہ کرونگا اسوقت مین تمھارے ہمراہ ہونے سے میری خرابی
اور بدنامی ہی ای راحت قلب ناتوان تم اسقدر کیون بیقرار ہوتی ہو رو رو کر اپنی حالت کھوتی
ہو بہت عرصہ نہ ہوگا خدا پر نظر رکھو وہ مسبب الاسباب ہی کوئی نہ کوئی ایسی صورت پیدا کرے گا
کہ مین بہت جلد واپس آؤنگا انشاء اللہ تعالی مع خدم وحشم کے آؤنگا تمھاری بیقراریون سے
میرے حواس جاتے رہے ای ملکہ دل کو سنبھالو یہ امر ضرور ہی کہ تم میری عاشق صادق ہو
خداوند کریم کسی کو اس بلاے عشق مین گرفتار نہ کرے یہ عجب بد بلا ہی اسکا بیمار اچھا نہین ہوتا
ہی سواے وصل یار کے کسی کو اسپر قابو نہین ملتا ہی یہ وہ مرض ہی کہ جہان اسمین مبتلا ہوا پھر
رہا ہونا مشکل ہی خدا تمپر رحم کرے ای ملکہ مین تو اس قابل بھی نہین ہون کہ کوئی مجھکو محبت کرے
ایک بدشکل انسان جاہل سپاہی بے مروت ملکہ تم میری محبت سے ہاتھ اُٹھاؤ اپنے دل کو قابو
مین لاؤ گو یہ امر ضرور ہی کہ جب حضرت عشق کی کشور دل پر چڑھائی ہو جاتی ہی اور وہ اپنے قبضے
مین کر لیتے ہین تو پھر اُنکا دفع ہونا مشکل ہوتا ہی مگر ہر ایک کو لازم ہی کہ صبر کرے اور دل پر جبر
کرے اسطور سے بیقرار اور بے طاقت نہ ہو کچھ تو صبر کو کام مین لاؤ اور دیکھو کہ پردۂ غیب سے
کیا ظاہر ہوتا ہی اُسکے فضل وکرم پر نگاہ رکھو اور صبر کرکے مجھکو بدنامی سے بچاؤ ای ملکہ قطع ہون
وہ ہاتھ جو تمپر اُٹھائے جائین اس قصد سے کہ تمکو قتل کیا جائے اور کور ہون وہ آنکھین
جو تمکو بنگاہ کج دیکھین یہ تم کیا کہتی ہو کہ مجھکو اپنے ہاتھ سے قتل کرو اور دفن کرو آجتک کسی
معشوق نے اپنے عاشق کو اپنے ہاتھ سے قتل کیا ہی جو مین قتل کرون یہ کیونکر مین گوارا کرون

تم ایسی حور جمال پری تمثال کو قتل کرون ایسا دل کہان سے لاؤن میرے نزدیک تو کوئی ایسا سخت دل نہ ہوگا کہ جو اپنے اوپر مرے اُسکو اپنے ہاتھ سے قتل کرے اے ملکہ تم اِسقدر مہربانی کرو کہ میرے آنے تک لشکر مین جا کر قیام کرو مین بہت جلد آتا ہون اسطور سے جو علمشاہ نے کہا ملکہ نے علمشاہ کو اپنے حال پر مہربان پایا آہ بھر کر کہا کہ اے شہریار مین کیا کرون دل پر قابو نہین ہے جب یہ خیال کرتی ہون کہ آپ سے جدائی ہوگی بیقرار ہو جاتی ہون از برائے خدا یہ نہ فرمایئے مجھسے صبر نہوگا اِس بارے مین کچھ نہ فرمایئے مین کیا کرون ایک شب کی جدائی گوارا نہین کر سکتی ہون جو میرے دل کا حال ہے وہ خدا پر بخوبی روشن ہے شاہزادے نے فرمایا کہ ملکہ مین بھی تو ناچار ہون تمھین بتاؤ کہ مین کیا کرون مجھکو کچھ بن نہین پڑتا ہے اگر یہ خیال کرتا ہون کہ تمکو ہمراہ لے چلون تو بدنامی و طعنۂ ہمچشم کا خیال ہے اگر نہین لیے جاتا ہون تو تمھاری ہلاکت کا خوف ہے مین عجب طرح کی کشمکش مین ہون میری تو وہ مثل ہے اگر گویم تو مشکل و گرنہ گویم تو مشکل بموجب قول آتش شعر غم صیاد ذکر باغبان ہے ✦ دو عالم مین ہمارا آشیان ہے ✦ اے ملکہ میری تو عقل خبط ہو گئی ہے تم ہی کوئی تدبیر بتاؤ کہ مین کیا کرون جب علمشاہ نے اِسطور سے کہا ملکہ نے آنسو آنکھ سے ٹپکا کر یہ جواب دیا کہ اے شہریار کیا بیان کرون میرے ذہن ناقص مین ایک بات آئی ہے اگر آپ قبول فرمایئے اُسمین کئی فائدے ہین اول تو یہ فائدہ ہے کہ میری جان بھی بچتی ہے اور مین آپ سے جدا بھی نہین ہوتی ہون ہر وقت آپ کے ہمراہ رہتی ہون دوسرے آپ پر کوئی بدنامی بھی نہین ہوگی تیسرے آپ کو راحت بھی ملیگی یہ سنکر شاہزادے نے فرمایا جلد بیان کرو ملکہ نے کہا اے شہریار مین اپنے کو قمری بناتی ہون کیونکہ مین آپ کے شمشاد قد کی شیفتہ ہون مجھکو یہی لازم ہے کہ اپنے کو جامہ انسانی سے صورت حیوانی مین لاؤن مین سحر سے قمری بنتی ہون آپ کے ہمراہ رہونگی جہان آپ کو شام ہوگی اپنے کو حیوان سے انسان بناؤنگی آپ کے جیلیے کل سامان راحت موجود کر دونگی پانؤن دبایا کرونگی کسی پر ظاہر نہ ہوگا کہ مین آپ کے ہمراہ ہون سب یہی خیال کرینگے کہ قمری ہے اِسی مین میری جان بچ رہی ہے آپ کا کوئی نقصان نہین ہے بلکہ آپ کی راحت کا سامان ہے ہر منزل پر آپ کو راحت بھی ہوگی اے شہریار اِسکی یہ تدبیر ہے کہ مین سحر سے ایک چھڑی بناتی ہون جب آپ اُسکو مجھسے چھوا دیجیےگا مین انسان سے حیوان ہو جاؤنگی اور جب دوسری طرف سے اُسکو میری جسم سے لگایئے گا

مین جامہ انسانی مین آجاؤنگی بلکہ یہ امر بھی ہوگا کہ تنہائی مین آپ سے کلام بھی ہوگی آپ کی منزل راہ خوب
کٹے گی شاہزادے نے یہ سُنکر فرمایا کہ اے ملکہ تمنے تدبیر تو خوب بتائی مگر ایک شرط ہی کہ تم کسی مقام پر سحر نکرنا
کسی قسم کی بلا مین مین مبتلا ہون تم کبھی سحر نہ کرنا میرا خدا میری مدد کریگا اگر یہ امر منظور ہو تو کیا مضائقہ ہی کو
مین قبول نکرتا اگر کوئی اور ہوتا لاکھ اپنے کو ہلاک کرتا مگر تمھارا ایسا ہی پاس ہی اور تمنے میری ایسی
خدمت کی ہی اور ایسی ایسی مصیبتین اُٹھائی ہین کہ جس سبب سے مین اس امر کو گوارا کرتا ہون کیونکہ تم
اپنی حالت ابتر کرتی ہو اور ہلاک ہوئی جاتی ہو اگر دوسرا اس مقام پر ہوتا تو کبھی نہ قبول کرتا خیر
اگر یہ شرط ہی تو بسم اللہ کرو مین نے قبول کیا یہ جو شاہزادے نے فرمایا ملکہ خوش ہوگئی اُٹھکر گرد
پھرنے لگی بلا گردان ہوئی اور دوڑی ہوئی ایک درخت گل سُرخ لگا ہوا تھا اُسکے قریب آئی
اور اُسکی ایک شاخ کاٹ کر لائی اُسکو ایک طرف صاف کیا یعنی ایک پہلو سے پوست اُتار ڈالا
اور ایک سمت کو پوست رہنے دیا اسکے بعد چشمے سے پانی لیکر زمین کو لیپا چوکا دیا چشمے مین
غسل کیا اُس چوکے مین آکر بیٹھی جھولی سے بخورات نکالے اگیاری روشن کی وہ شاخ سامنے
رکھی بخورات جلانا شروع کیا اور اسم سحر پڑھکر اُس شاخ پر دم کرنا شروع کیا شاہزادہ بیٹھا ہوا
دیکھ رہا ہی اور دل مین کہتا ہی کہ کیا کرون وہ تو اپنے کو ہلاک کیے ڈالتی ہی گو جی تو ہمراہ لیجانے کو
نہین چاہتا ہی مگر مجبور ہون اجتک جو کچھ ہوا اُسنے انسانیت سے اس امر کو گوارا کیا کیا کہون مین
ایسا نہ جانتا تھا کہ یہ ایسی میری عاشق ہی میرے عشق مین انسان سے حیوان ہونا گوارا کریگی خیر
اسکی خوشی ہی لازم ہی جو ایسا اپنا دوست ہو اُسکو ناراض کرنا خلاف مروت ہی شاہزادہ یہ باتین اپنے
دل سے کر رہا تھا اُدھر آہو چشم نے سحر سے اُس شاخ کو درست کیا جب درست ہوگئی اُسکو
لیکر چوکے سے باہر آئی سب اسباب سحر اُٹھا کر جھولی مین رکھا شاہزادے کے پاس آئی ہاتھ
جوڑکر کہا کہ اے شہریار بسم اللہ اب آپ شوق سے مجھکو انسان سے حیوان بنائیے یہ جو آپ نے
فرمایا کہ میرے اوپر کیسی ہی بلا نازل ہو اور مین کیسی ہی آفت مین مبتلا ہون تو مدد نہ کرنا اے شہریار
جبتک کہ مین جامئہ انسانی مین نہ آؤنگی اُسوقت تک سحر نہین کرسکتی ہون کیونکہ طریقہ یہ ہی کہ جب
ساحر کایا پلٹ ہوتا ہی تو وہ اُس حالت مین کہ جس حالت مین ہوتا ہی سحر نہین کرسکتا ہی جبتک اپنے
جامہ اصلی مین نہ آئے بس میرا انسان ہونا حیوان سے آپ کے اوپر منحصر ہی جبتک آپ انسان

نہ بناوین اسوقت تک مین انسان نہ ہونگی پس جبتک مین اپنے جامہ اصلی مین نہ آؤنگی اسوقت تک
آپ کی کمک کیونکر کرونگی اور سحر کیونکر کرونگی اب مین آپ کے قابو مین ہون شاہزادے نے فرمایا
کہ ای ملکہ مین ناچار ہون میرا جی نہین چاہتا ہی مگر تمھارے کہنے سے مجبور رہون صرف یہ خیال ہی کہ تم
ہلاک نہ ہو جاؤ ملکہ نے کہا کہ آپ نے یہ قبول کر کے مجھکو زندہ فرمالیا ورنہ مین ضرور ہلاک ہوتی
یہ کہکر شاہزادے کو وہ شاخ ساختہ سحر دی اور کہا کہ جسطرف اسکے پوست ہی جب آپ اسطرف سے
میرے جسم پر لگا دیجیے گا مین قمری ہو جاؤنگی اور جدھر پوست نہین ہی جب ادھر سے لگا دیجیے گا
مین اپنے جامہ اصلی مین آ جاؤنگی ای شہریار جب آپ منزل پر پہونچیے گا بس تنہائی مین مجھکو انسان
بنا لیجیے گا مین خدمت کرونگی رات بھر آپ کا دل بہلاؤنگی پاؤن دباؤنگی سامان راحت ہر مقام
پر موجود کر دیا کرونگی مجھکو اپنے سامنے بٹھا کر شاخ میرے جسم سے لگا دیجیے گا اسوقت تماشہ
ملاحظہ فرمائیے گا علمشاہ نے فرمایا جو تمھاری خوشی یہ کہکر علمشاہ نے اُس شاخ کو کہ جدھر پوست
تھا آہوچشم کے جسم سے لگائی شاخ کا لگانا تھا کہ ملکہ ایک مرتبہ زمین پر گری اور لوٹ مار کر اب جو
اٹھی علمشاہ نے دیکھا کہ بجاے ملکہ کے ایک قمری نہایت خوش رنگ اور بہت خوبصورت
سامنے بیٹھی ہوئی ہی علمشاہ نے جو قمری کو دیکھا اور خوبصورت پایا ہاتھ بڑھا کر پکڑ لیا اب جو
بنظر غور دیکھا تو ہر بال و پر کو خوشنما پایا عجب خوش وضع قمری تھی طوق جو گلے مین تھا کیا حسن دیتا
تھا اس رنگ و قماش کی قمری آجتک نہ دیکھی تھی کیا مزا دیتا تھا وہ طوق جو گلے مین تھا شاہزادہ
اُس قمری کو دیکھکر تعریف کرنے لگا اور ہنسکر کہنے لگا کہ اب ہم بھی ایسے ہو گئے کہ انسان سے
حیوان بناتے ہین واقعی کیا خوشنما طوق ہی یہ کہکر قمری کو پیار کرنے لگا اُس قمری نے جو اپنے
حال پر شاہزادے کو مہربان پایا بزبان فصیح یون گویا ہوئی کہ ای شہریار مین آپ کے
شمشاد قد کی عاشق تھی اس سبب سے یہ وضع پسند آئی آپ ہر مرتبہ جو میرے طوق کی تعریف
فرماتے ہین یہ طوق نہین ہی بلکہ آپ کے عشق کا اثر ہی مین نے آپ کے دام عشق مین اسیر
ہو کر یہ طوق پہنا ہی آپ کی شیفتہ و فریفتہ ہون یہ طوق منت ہی بموجب شعر اسیری عشق کو منظور
تھی میری لڑکپن مین ✽ پہنایا طوق منت کے بہانے میری گردن مین ✽ آپ کی محبت و الفت کی
منت کا طوق ہی وہ قمری جو اس خوش بیانی سے گویا ہوئی شاہزادہ بہت خوش ہوا اُس قمری کو

خوش ہوکر ہاتھ پر بٹھا لیا اپنے ہاتھ سے مرکب کو آراستہ کیا سوار ہوکر اُس صحرا سے ایک سمت کو
توکلت علی اللہ روانہ ہوے یہ شعر ورد زبان تھا اور چلے جاتے تھے شعر کوئی حرم کو کوئی بتکدہ
کو جائے ہے ؀ کوئی تلاش معیشت مین جان کھپائے ہے ؀ مین تجھسے پوچھون ہون اے دل کدھر کو
جائے ہے ؀ تو بھر کے آنکھ مین آنسو یہ کیا سنائے ہے ؀ علی الصباح چو مردم بکار و بار روند ؀ بلا
کشان محبت بکوے یار روند ؀ یہ پڑھتے جاتے تھے قمری ہاتھ پر بیٹھی ہوئی تھی جہان پر جی چاہتا
تھا قمری سے ہمکلام ہوتے تھے وہ بھی بفصاحت ہمکلام ہوتی تھی یہ خوش ہوکر اُسکو پیار کرتے تھے
وہ قمری انکی مونس تنہائی تھی مرکب اُڑاتے چلے جاتے تھے جہان پر شام ہوئی مقام معقول
دیکھکر قیام کیا اُس قمری کو انسان اُسی طریقے سے بنایا اُسنے کل سامان راحت مہیا کر دیا رات بھر
باہم صحبت پاکبازانہ رہی حکایت گل و بلبل بیان ہوئی کبھی لشکر کا ذکر ہوا کبھی شاہزادے نے
اپنے سفر کو نکا ذکر کیا جب صبح ہونے لگی شاہزادے نے آہو چشم کو قمری بنا کر ہاتھ پر بٹھا لیا مرکب
پر سوار ہوکر روانہ ہوے اسی طور سے طے مراحل و قطع منازل کرتے چلے جاتے تھے رات کو
باہم صحبت ہوتی تھی اسی طور سے تین شبانہ روز گذرے دن بھر راہروی مین بسر کی شب کو
براحت و آرام بسر کرتے تھے یہان تک کہ چوتھے دن جو نماز صبح پڑھکر شاہزادہ مرکب پر سوار
ہوکر ایک سمت کو مرکب اُڑا کر چلا وہ صبح کا سہانا سہانا وقت وہ طائران رنگا رنگ کا شاخہاے
درخت پر بیٹھے ہوے بزبان بیزبانی بصد خوش الحانی حمد الٰہی مین مصروف ہونا گلہاے رنگا رنگ
و شگوفہ ہاے بوقلمون کا شگفتہ ہوکر مہک دینا گلہاے خود رو کا کھلنا نسیم سحری کے جھونکونکا چلنا
دل کو باغ باغ کیے دیتا تھا وہ آفتاب عالمتاب کا افق مشرق سے برآمد ہونا وہ ہلکی ہلکی دھوپ
کا درختون پر ظاہر ہونا عجب سمان دکھاتا تھا وہ آفتاب کا طلوع ہونا کیا اچھا معلوم ہوتا تھا معلوم
ہوتا تھا کہ گل سرخ کھلا ہوا ہے جیسا کہ شاعر کہتا ہے شعر تھا چرخ اخضری پہ یہ رنگ آفتاب کا ؀ کھلتا ہے
جیسے پھول چمن مین گلاب کا ؀ یہ سمان علمشاہ نے صحرا کا دیکھا ہوا سے سرد کے جھونکون نے
دل کو شگفتہ کیا وجد مین آکر حمد الٰہی زبان پر لاے اُسکی صنعت کی تعریف کرنے لگے قمری ایسی
خوش بیان ہے ہاتھ پر بیٹھی ہوئی نعرۂ حق سرہ بلند کر رہی ہے کہ جسکی صدا سے صحرا گونجا ہوا ہے علمشاہ
نے وجد مین آکر بند قبا کھولدیے اُسی عالم مین ایک طرف کو چلے جاتے تھے تھوڑی دور

راہ چلے تھے کہ ایک طرف سے لوگون کے بولنے کی صدا آئی اب جو دیکھا تو ایک بہت بڑا بھاری
صحرا ہی کو سون سبزہ لگا ہوا ہی گلہاے خودرو کھلے ہوے ہین لالہ کے جو درخت صحرا مین تھے لگے
ہوے ہین دور سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ شفق پھولی ہوئی ہی یا صحرا مین آگ لگی ہوئی ہی اُس صحرا کو
دیکھکر شاہزادے نے اب جو بغور دیکھا یہ نظر آیا کہ بہت سے خیمے و بارگاہین برپا ہین حسن و خوبی
سے آراستہ ہین لشکر اُترا ہوا ہی قرینے سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ کوئی بادشاہ جلیل اِس صحرا مین آکر
فروکش ہوا ہی سوار و پیدل پھر رہے ہین اُنھین کے بولنے کی یہ صدا ہی جو کان مین آئی تھی
شاہزادے نے دل مین خیال کیا کہ چلکر اس لشکر مین دریافت کرو کہ یہ لشکر کسکا ہی اور اسکا
افسر کون ہی اور کیا نام رکھتا ہی اور مذہب کیا ہی یہ خیال دل مین کرکے مرکب اُسطرف کو اُٹھاکر
چلے جب قریب لشکر پہونچے اہل لشکر نے دیکھا کہ ایک جوان مرکب پر سوار نہایت حسین و خوبصورت
چہرہ مثل آفتاب تابان کے روشن لباس پرتکلف زیب تن مرکب پری پیکر تہ ران مسلح و مکمل خود
سر پر کچھ فقیری سے شوق قمری کا ذوق ایک ہاتھ پر بیٹھی ہوئی نہایت خوش و خوبصورت مرکب کو
اُڑاے ہوے اِدھر کو چلا آتا ہی یہ دیکھکر اُنھین سے چند آدمی یہ خیال کرکے دل مین اور باہم یہ
صلاح کرکے کہ یہ ساحر اِدھر کو آتا ہی اِدھر کا رہنے والا نہین معلوم ہوتا ہی کیونکہ وضع اور ترکیب لباس
سے ثابت ہوتا ہی کہ کسی اور اقلیم کا باشندہ ہی مگر کوئی جلیل القدر ہی اور یہ ہمارے لشکر کا قصد
کرتا ہی اسکی خبر بادشاہ کو کرین اگر وہ اجازت دین تو لشکر مین آنے دین ورنہ روکین یہ مشورہ
کرکے وہ لوگ بارگاہ مین آئے یہان بادشاہ بارگاہ مین تخت پر بیٹھا ہوا تھا گرد و پیش ارکین
دولت امیران سلطنت بصد شوکت دنگاون اور کرسیون پر بیٹھے ہوے تھے کہ وہ لوگ سامنے
بادشاہ کے آئے مجراگاہ پر سے مجرا کیا بعبودیت سے زمین ادب کو بوسہ دیا اور دعا و ثناے
بادشاہی بجا لاکر یون گویا ہوے کہ جہان پناہ کی عمر دراز ہو ہم لوگ حد لشکر پر کھڑے ہوے تھے
کہ ہمنے دیکھا مشرق کی طرف سے ایک مسافر مرکب پر سوار ہی مگر طریقے سے معلوم ہوتا ہی کہ کوئی
مرد جلیل القدر ہی کیونکہ لباس پرتکلف پہنے ہوے ہی ہتھیار مرصع کار لگاے ہوے مرکب خوش رفتار
پر سوار طرحدار خوبصورت چہرہ مثل ماہ کامل کے روشن چہرے سے رعب و داب ہیدا ہی آثار
شجاعت و بہادری رُخ سے ہویدا ہی مگر کچھ درویشی سے ذوق ہی کیونکہ ایک قمری بہت خوبصورت

ہاتھ پر بیٹھی ہوئی ہی ہر مرتبہ اُسکو پیار کرتا ہی ہمارے لشکر کی طرف چلا آتا ہی ہمنے جو اُسکا رُخ ادھر کو دیکھا ہمنے خیال کیا کہ آپ کو اِس حال سے آگاہ کرین اگر آپ اجازت دین تو اُس مسافر کو لشکر مین آنے دین ورنہ منع کرین پس ہم اِدھر کو چلے آئے اب جیسا حکم ہو ہم بجا لائین اُنکی یہ تقریر سُنکے بادشاہ نے فرمایا کہ اگر مسافر اِدھر کو آتا ہی اور اس وضع اور طریقے کا ہی اور شریف معلوم ہوتا ہی تو آنے دو کیونکہ خداوند نے ہمکو رعایا پرور عدل گستر بنایا ہی ہمکو اس واسطے خلق زیبا ہی کہ ہم بیکسون وغریبون کی کمک کرین وقت بر مین جو مفلس ہون اونکے ساتھ سلوک کرین جو راہ بھول گیا ہو اُسکو راہ بتائین بلکہ زاد راہ دیکر اُسکی دستگیری کرین نہ معلوم کون ہی شاید راہ تو نہین بھول گیا ہی اُسکو شوق سے آنے دو بلکہ ہمارے پاس لے آؤ اگر ہم اُسکو مرد بہادر اور شریف دیکھین گے اور وہ بھی منظور کریگا تو اپنا ملازم کرلین گے اگر وہ افسری اور سرداری کے لایق ہوگا تو افسری و سرداری دونگا جاؤ اُس مسافر کو میرے پاس لے آؤ وہ لوگ یہ کلام بادشاہ سے سُنکے بارگاہ کے باہر آئے اور اُسطرف کو چلے اِدھر سے یہ حد لشکر پر آکر پہونچے اُدھر علمشاہ قریب لشکر آگئے اور قصد کیا کہ لشکر مین داخل ہون دریافت کرون کہ یہ کسکا لشکر ہی پھر خیال کیا کہ تمکو کیا ضرورت ہی کہ اپنی راہ کھوٹی کرو اور لشکر مین جاؤ ہوگا کسیکا لشکر اپنی راہ لو یہ سوچکر اُدھر سے قصد کیا کہ آگے کو بڑھون چونکہ قریب پہونچ چکے تھے اب جو قصد آگے جانے کا کیا اور اُن لوگون نے دیکھا کہ یا تو وہ مسافر اِدھر آتا تھا اور قصد لشکر مین آنیکا اُسکا تھا یا خود بخود قریب لشکر پہونچکر اور طرف کو روانہ ہوا لشکر مین نہ آیا یہ دیکھکر وہ لوگ پکارے کہ او میان مسافر کدھر کو جاتے ہو لشکر مین آؤ تمھارے اِدھر آنیکی ہمارے بادشاہ کو خبر ہوئی اُنھون نے سُنکے فرمایا کہ اُن مسافر کو ہمارے پاس لے آؤ او مسافر بادشاہ ہمارا بڑا رحم دل اور شریف پرور ہی اگر تمھاری قسمت نے یاوری کی اور تمنے بھی خواہش کی تو ملازم کرلے گا اور مرتبہ اعلی دیگا بہت عزت کریگا بادشاہ بہت مسافر نواز ہی اگر نوکری کی خواہش نہ ہوگی تو مال وزر اِسقدر دیگا کہ تم مالا مال ہو جاؤ گے ادھر آؤ تمکو بادشاہ نے یاد فرمایا ہی یہ جو اُن لوگون نے پکار کر کہا شاہزادے نے سُنایا تو اور طرف جانیکا قصد کیا تھا پلٹ پڑے قمری نے شاہزادے کو پلٹتے ہوئے دیکھا بحسرت شاہزادے کے چہرے پر نگاہ کی مگر شاہزادے نے نہ دیکھا کیونکہ

کیونکہ یہ تو اُدھر کو متوجہ تھے پس مرکب اُترا کر اُن لوگون کے قریب آئے اور فرمایا کہ کیون
مجھکو پکارا تھا کیا ضرورت ہی مین مسافر ہون میری راہ کھوئی ہوتی ہو بیان کرو اور یہ لشکر کسکا
ہی اور یہان کیون اُترا ہی اور بادشاہ کا تمھارے کیا نام ہی اور یہان کس ضرورت سے
آیا ہی اور مجھکو کیون تمنے پکارا ہی اُن لوگون نے وہی تقریر بیان کی اور کہا کہ ہمارے بادشاہ
کا نام عنطاق کج کلاہ ہی شہر عنطاقیہ کا بادشاہ ہی پانچ لاکھ سپاہ زیر حکم ہی بڑے بڑے افسر بارگاہ
مین دنگلون پر بیٹھے ہین اور ہزارون پہلوان زبردست لشکر مین ہین ہمارا بادشاہ مع اپنے
برادر انور جادو کے اور چند افسرون و سردارون و پہلوانون اور کچھ سپاہ کے برائے
صید و شکار تشریف لایا ہی یہ اُسیکا لشکر فروکش ہی اور بارگاہ و خیمے وغیرہ برپا ہین سب لشکر
اُترا ہوا ہی کل سے شکار کا بندوبست ہوگا صید افگنی ہوگی کیونکہ گنوار لوگ ہکوے کے
لیے گئے ہین کل صبح سے بادشاہ مصروف شکار ہوگا آج اس سبب سے یہان فروکش ہوا
ہی کہ تھکے ہوے آئے ہین کسل راہ دفع ہو جاے گو شہر یہان سے قریب ہی مگر اُسیر کسل
ہوگیا ہی اِسوقت بادشاہ بارگاہ مین تشریف فرما ہی اور سب سردار و افسر حاضر ہین کہ آپکے
اِدھر آنیکی اُنکو خبر ہوئی فرمایا کہ وہ مسافر جو اِدھر کو آتا ہی اُسکو میرے پاس لے آؤ اگر وہ
شخص مسافر مرد شجاع و بہادر و شریف ہی اور وہ بھی قبول کریگا تو ملازم کر لونگا مرتبہ اعلیٰ دونگا
اگر وہ نہ قبول کریگا تو کچھ دیکر رخصت کرونگا کیونکہ مین مسافر نواز ہون اور رعایہ پرور
ہون و غریب دوست ہون اور اِسی لیے خداوند نے مجھکو خلق فرمایا ہی اے مسافر تیری خوش قسمتی
اور خوش تقدیری تھی جو تو اِدھر آگیا اور بادشاہ تک تیری خبر ہوگئی اور اُنھون نے یاد
فرمایا اے مسافر بڑے بڑے ذی مرتبہ اور اراکین دولت و شاہزادے اس امر کی خواہش
کرتے ہین کہ بادشاہ کی خدمت مین نیاز حاصل ہو اُنکی یہ امید پوری نہین ہوتی ہی خبر تک نہین
ہوتی ہی جو مثل تمھارے خوش تقدیر ہوتا ہی اُسکی خبر ہو جاتی ہی لے اب چلو دیر نہ کرو یہ تو بتاؤ
کدھر سے آنا ہوا اور کیا نام ہی اور کدھر جاتے ہو اور کیا ضرورت ہی معلوم ہوا کہ آپکو
قمری سے بہت شوق و ذوق ہی کہ یہ قمری ساتھ ہی مگر کیا خوبصورت قمری ہی ہمنے آجتک ایسی
قمری نہین دیکھی تھی کچھ اپنی حالت اور اِس قمری کی کیفیت سے آگاہ کرو کہ یہ قمری کہانسے

ہاتھ آئی شاہزادے نے فرمایا کہ مین اپنا حال تمسے کیا بیان کرون جبکہ بادشاہ نے یاد فرمایا ہی اُنکے روبرو بیان کرونگا اپنی بھی حالت اور قمری کی بھی کیفیت اُن لوگون نے جوابدیا کہ جو آپ کی مرضی تشریف لے چلیے علمشاہ یہ اُنسے سُنکے اُنکے ہمراہ طرف بارگاہ کے چلے اُدھر لوگون نے بادشاہ کو خبر کی کہ وہ مسافر مع قمری کے آپ کے دربار مین بموجب آپکے طلب کے آتا ہی حضور کیا گزارش کرین کہ کیا خوبصورت قمری ہی کہ جسکو دیکھکر ہی جی چاہتا ہی کہ اِس مسافر سے چھین لین بادشاہ نے جوابدیا کہ اگر آتا ہی تو آنے دو اور ایک دنگل مرصع کار طلب کرکے اپنے تخت کے روبرو بچھوایا ادھر علمشاہ قریب بارگاہ آکر پہنچے مرکب پرسے اُترے راوی بیان کرتا ہی کہ باوجودیکہ کوئی آپ کے حال سے آگاہ نہ تھا نہ کسی قسم کا تزک وحشم وسامان شوکت ہمراہ تھا کہ ہر ایک وہ سامان شوکت وحشم دیکھکر سلام کرتا مگر رعب وداب وجاہ وجلال واقبال یہ تھا کہ جدھر سے گزرتے تھے اُن لوگون کے مع اہل لشکر وو کاندار وغیرہ کے خود بخود ہاتھ برائے سلام کے اُٹھ جاتے تھے رعب وداب دیکھکر یہ سب کو جواب سلام دیتے ہوے قریب بارگاہ کے آئے تھے درگہ سالار نے جو دیکھا کچھ ایسا رعب وداب چھایا کہ فوراً دیکھکر اُٹھ کھڑا ہوا جھک کر سلام کیا کہ بسم اللہ تشریف لے چلیے اور ایک اپنے خادم سے کہا کہ آپکے مرکب کی باگ لے لو تاکہ آپ بادشاہ کے پاس تشریف لے جائین یہ جو درگہ سالار نے اپنے ملازم سے کہا اُسنے بڑھکر باگ مرکب کی لی یہ باگ مرکب کی اُسکے ہاتھ مین لیکر مع قمری کے داخل بارگاہ ہوے علمشاہ نے بارگاہ کو خوب آراستہ پایا خادم وخدمتگار وغلامان زرین کمر زرین ترکش ہر مقام پر کھڑے ہوے تھے بیرون بارگاہ افسرون وسردارون وپہلوانون کی سواریان کھڑی تھین یہ جلو خانون کو طے کرکے صحن بارگاہ مین تشریف لاے تو دیکھا کہ دربار آراستہ ہی ایک جوان تاج شاہی سر پر کج رکھے ہوے تخت پر بیٹھا ہی عقب پشت وزیر باتدبیر بال ہما کی مرچھل سے مگس رانی کررہا ہی سب ارکین دولت ومشیران سلطنت وامیران ابہت وسرداران باشوکت وپہلوانان زبردست دنگلون وکرسیون پر متمکن ہین یہ تو اُس دربار کو دیکھتے ہوے بلاخوف وخطر اکڑتے ہوے اُدھر کو چلے جو جو پہلوان زبردست اُس مقام

تھے اُنھین پر انکی نگاہ پڑتی تھی ادھر بادشاہ وسب اہل دربار نے دیکھا کہ ایک جوان کہ چہرہ جسکا مثل آفتاب کے درخشان ہی مثل ماہ تابان کے لباس زرنگار پہنے ہوے خود سر پر رکھے ہوے اسلحہ مرصع کار لگاے ہوے ایک قمری ہاتھ پر بیٹھی ہوئی توی تن قوی من زلفین دوش پر پڑی ہوئین تیغچہ کمر سے لگا ہوا کمان کیانی دوش پر ترکش ہزار تیرون کا لگاے ہوے گردہ سپر کا پشت پر اکڑتا ہوا اِدھر کو چلا آتا ہی رُخ سے آثار شجاعت وجوانمردی وتہوری آشکار ہین معلوم ہوتا ہی کہ کسی ملک کا بادشاہ یا جلیل القدر افسر ہی ایسا رعب وداب پیدا تھا کہ جیسے ہی یہ ایوان مین پہونچے اور وہ سب دیکھ رہے تھے کچھ ایسا رعب طاری ہوا کہ ہر ادنیٰ واعلیٰ براے استقبال کھڑا ہو گیا ہر ایک نے سلام بہت ادب سے کیا بادشاہ کی یہ کیفیت ہوئی کہ بسبب اِن کے رعب وجلالت کے اپنے تخت پر سے اُٹھ کھڑا ہوا تعظیماً اور پہلے بادشاہ کا ہاتھ براے سلام اُٹھا علمشاہ نے سب کو جواب سلام دیا بادشاہ سے بہت خندہ پیشانی کے ساتھ صاحب سلامت کی اور ایک بار نہایت ہی تن کر تمام بارگاہ کو بغور دیکھا اور ہر ایک پر نظر ڈالی اُدھر بادشاہ وہر ایک اہل دربار نے اپنے دل مین خیال کیا کہ ضرور یہ کسی ملک کا بادشاہ ہی اور جلیل القدر وصاحب شوکت ہی کیونکہ چہرے سے پیدا ہی کسی سبب سے آوارہ ہو کر اپنے ملک سے نکلا ہی اسکے آنے سے دربار کا اور رنگ ہو گیا کیا رعب ہی کیا دبدبہ ہی دیکھو کس نگاہ سے دیکھ رہا ہی تو اہل دربار سے بھی بخوبی آگاہ ہی اِدھر اہل دربار تو یہ باتین اپنے دل مین کر رہے ہین ادھر بادشاہ نے علمشاہ کو اشارہ کیا وہ سلام کر کے کرسی خواہ دنگل مرصع کار پر جو کہ روبروے تخت کے بچھا ہوا تھا بیٹھ گئے جب یہ بیٹھ چکے اُسوقت بادشاہ نے شاہزادے کی طرف متوجہ ہو کر کہا کہ اے جوان مسافر آپ کا کسطرف سے تشریف لانا ہوا اور کدھر تشریف لے جائیگا اور کیا اسم مبارک ہی اور آپ کس خاندان سے ہین مجھکو تو آپ کسی خاندان بزرگ سے معلوم ہوتے ہین مین خیال کرتا ہون کہ یا تو آپ کسی ملک کے خود فرمانروا تھے کسی سبب سے غربت اختیار کی یا کسی ملک کے شاہزادے ہین کسی کی سودائی محبت والفت مین یہ صعوبت وکربت گوارا کی یا کوئی سردار بزرگ وافسر ہین اور کسی سبب سے خواہ کہین مقابلہ پڑا ہو

مرکب نکال لایا ہو یا اسی قسم کا کوئی سبب اور واقع ہوا ہو کہ آپ لشکر سے جدا ہو کر ادھر کو
نکل آئے سوائے اِن امرون کے کوئی دوسرا امر نہین ہو راوی کہتا ہو کہ جب سے اہل دربار
و بادشاہ نے قمری کو دیکھا ہو اور علمشاہ کو ہر ایک کی نگاہ اِسی طرف لڑی ہوئی ہو جہان
اہل دربار باہم علمشاہ کی تعریف کرتے ہین وہان قمری کی بھی تعریف کرتے ہین باہم کہتے
ہین کر دیکھو کیا خوبصورت قمری ہو ہر عضو اِس قمری کا کیسا معقول ہو طوق گلے مین کیا
خوشنما ہو ہمنے تو ہزارون جانور دیکھے اور لاکھون قمریان نگاہ سے گذرین مگر ایسی
خوبصورت قمری نہین دیکھی نہ معلوم یہ اِس جوان مسافر کے ہاتھ کہان سے آگئی اصل
امر یہ ہو کہ جیسا یہ جوان ہو ویسی قمری بھی ہو دوسرے نے جواب دیا کہ بھائی حُسن وجمال
وہ شی ہو کہ ہر ایک اِسکا فریفتہ ہوتا ہو انسان پر کوئی منحصر نہین ہو کہ وہی حسن وجمال کو
پسند کرے بلکہ حیوان بھی پسند کرتے ہین چونکہ یہ جوان بہت خوبصورت ہو اور یہ قمری
گو حیوان ہو مگر اِسکو پسند آئی اِسکی مطیع ہو گئی دیکھو کیسی پلی ہوئی ہو کہ نہ تو یہ اُسکو پکڑے
ہو نہ قفس مین بند کیے ہو صرف کلائی پر بٹھائے ہوئے ہو مگر وہ نہین اِسکے پاس سے
جاتی ہو وہ جو یہان آیا ہو اور بیٹھا ہو تو کس بے خوفی سے یہان بھی بیٹھی ہوئی ہو گو ہم سب
غیر ہین مگر اسکو اصلا خوف نہین ہو کہ کوئی ایسا نہ ہو اسیر کر لے اپنے مالک کی طرف
دیکھ رہی ہو ہمنے آجتک حیوان کو اِسقدر محبت کرتے ہوئے اپنے پالنے والے
سے نہین دیکھا کہ جیسی اِس قمری کو ہو گویا عاشق ومعشوق ہین یہ جوان بھی معلوم ہوتا
ہو کہ اِسکو بہت دوست رکھتا ہو اِسی سبب سے تو ہر مقام پر اپنے ساتھ رکھتا ہو جدا نہین
کرتا ہو ایک بولا کہ اگر یہ قمری مجھکو ملجاتی تو مین کیا خوش ہوتا مگر کیون یہ جوان دینے لگا
اگر یہ ہزار دو ہزار روپیہ طلب کرے تو مین اِسکے معاوضہ مین اِسکو دون دوسرے
نے کہا کہ تم بھی کسقدر نادان ہو بھلا کوئی بھی اپنے پالے ہوئے جانور کو کسی کو دیدیتا
ہو اور جانور بھی وہ جانور جو کہ نایاب ہو بھلا تمسے تو کوئی اُس چیز کو طلب کرے جو کہ تمھاری
پسند ہو اور تم دیتو دو کبھی نہ دوگے اِسی طور سے خیال کرو ایسے امر کا خیال کرنا اور ایسی
سوال کرنا بیکار ہو اہل دربار تو یہ تقریر کر رہے ہین علمشاہ سُن رہے ہین مگر جواب نہین

دیتے ہین ادھر بادشاہ نے جو قمری کو دیکھا تھا بہت پسند کیا تھا اور اِسنے بہت تعریف کی تھی اسکے
بعد علمشاہ سے وہ تقریر کی تھی جو کہ مذکور ہوئی ابھی علمشاہ نے جواب نہ دیا تھا کہ بادشاہ کو تاب
نہ رہی صبر نہ ہوسکا ایک مرتبہ کہا کہ ای مسافر مین ایک بات اور دریافت کرتا ہون اُسکا بھی
جواب مجھکو دینا وہ بات یہ ہی کہ واقعی کیا خوب قمری تمھارے پاس ہی ایسی خوبصورت قمری مین نے
نہین دیکھی میری زبان اس لایق نہین ہی کہ اِسکی تعریف کرسکون زبان قاصر ہی اسکی تعریف مین
یہ تمکو کہان سے ملی ذرا اسکے بھی حال سے آگاہ کرو کہ یہ طائر خوشنما دخوش لقا کیونکر تمھارے
پاس آیا اور تمنے کیونکر اِسکو اسیر کیا کسقدر تمسے ہلا ہوا ہی راوی بیان کرتا ہی کہ عنطاق کج کلاہ
کو وہ قمری بہت پسند آئی تھی نہایت درجہ اُسکو رغبت تھی اُسکی طرف اسی سبب سے اُسکی
تعریف کی تھی اور اس خیال سے تعریف کی تھی کہ جب مین اِسکی تعریف کرونگا تو یہ مسافر خیال
کرے کہ بادشاہ تعریف کرتے ہین کیا اصل ہی ایک مشت پر کی والی ملک تعریف کرتا ہی دیدونگا
تو کوئی بات نہین ہی اگر یہ دیدیگا تو مین اِسکے صلے مین اسکو بہت کچھ دونگا مگر علمشاہ نے
یہی نہ خیال کیا کہ بادشاہ کہتا کیا ہی خاموش بیٹھے تقریر بادشاہ کی سُنا کیے اہل دربار نے یہ تقریر
بادشاہ کی سُنکے اور علمشاہ کی کم توجہی کو دیکھکر باہم کلام کیا کہ یہ مسافر عجب مغرور اور کم قسمت
شخص ہی کہ بادشاہ نے قمری کی تعریف کی اِسنے کچھ توجہ نہ کی ایک مشت پر کی کیا اصل ہی بادشاہ
سے عوض کرتا کہ حاضر ہی اتنے بڑے والی ملک سے اسنے یہ مشت پر عزیز کیے دو ایک نے
کہا کہ بھائی اپنے شوق کی چیز ہی نہین دینے کو جی چاہتا ہی کسی کا تابعدار نہین ہی انھون نے
جواب دیا کہ یہ امر تو ضرور ہی مگر بادشاہون کی خوشی ہر ایک کو لازم ہوتی ہی اگر بادشاہ اشارہ
کرین تو ہم اس سے زبردستی لے لین یہ کیا کریگا اکیلا ہی جواب دیا اُن لوگون نے کہ یہ تو
سراسر ظلم ہوگا ادھر تو یہ باتین ہو رہی ہین مگر علمشاہ سب کی تقریر سُن رہے ہین کچھ جواب
نہین دیتے ہین جب بادشاہ اپنی تقریر ختم کرچکا اُسوقت علمشاہ نے بادشاہ کی طرف دیکھکر
فرمایا کہ ای جہان پناہ مین اپنا حال کثیر الاختلال بیان کرون عالم ضعیفی مین جوانی کی کیا کیفیت بیان
کرون ایک آوارہ مصیبت کا مارا سرگردان و پریشان مسافر ہون خانماں سے دور بیگانون
سے فراق دوست آشناؤن سے جدا وطن سے آوارہ پڑا پھرتا ہون انتو مدت سے

کوہ و صحرا اپنا مسکن ہی جہان جگہ ملگئی رات بسر کرلی دن بھر دشت و در کی خاک چھانتا ہون ہان کبھی اپنا بھی زمانہ تھا مگر ابتو عرصہ ہوا کہ یہی حالت ہو زمانے کی خوبی ہی مین کیا بیان کرون کہ کہان سے آتا ہون اگر کوئی مقام مقرر ہو تو بیان کرون نہ یہ عرض کرسکتا ہون کہ کدھر جاؤنگا جدھر مقدر لیجائیگا ادھر کو جاؤنگا ہم آوارگان دشت غربت کا کوئی مقام نہین ہی جہان جی چاہا پڑ رہے جہان شام ہوگئی وہی مقام جاے قیام ہوگیا جو کہ خانہ بدوش ہو وہ اپنے مقام کا کیا نشان دے اور مین گمنام کیا نام بتاؤن کیونکہ مین اب اس قابل نہین ہون کہ اپنے نام سے آگاہ کرون پس میرا نام یہ ہو کہ خاکسار آوارہ خانہ بدوش عزیز و آشنا سے بیگانہ خدنگ مصیبت دائم کا نشانہ یہی نام ہی اور یہی نشان ہی ہان اگر اپنا بھی زمانہ ہوتا تو نام و نشان ظاہر کرتے یہ نوبت بہم پہونچی ہی کہ لوگ ترس کھا کر بولاتے ہین کیا زمانے کی گردش ہی ایک وہ وقت تھا کہ لوگ ہمسے طلب حاجت کرتے تھے اور ہم اُنکی حاجت روائی کی کوشش کرتے تھے یا اب یہ وقت ہی کہ ہم دوسرون کے پاس اپنی حاجت لے جاتے ہین کیا بیان کرون بموجب مصرعہ خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا اور سُنا افسانہ تھا ؎ وہ زمانہ گذر گیا اب اُن باتون کا یاد کرنا اور لوگون کے روبرو بیان کرنا عبث ہی لوگ اپنے دل مین اُنکو سُنکر خیال کرینگے کہ یہ شخص بھی کسقدر شیخی خورا ہی حالت تو یہ ہی مگر وہ حال بیان کرتا ہی کہ جو کبھی خواب مین بھی نہ دیکھا ہوگا یہ جو آپ نے فرمایا کہ تم کسی خاندان عالی سے ہو یا تو کسی ملک کے بادشاہ ہو یا شاہزادہ ہو یا افسر اعلیٰ ہو یہ سب آپ کا خیال ہی اور صرف قدر دانی ہی ورنہ مین کہان اور بادشاہت اور افسری کہان مین ایک ادنی شخص ہون یہ بڑے لوگون کا کام ہی ہان کچھ کسی زمانے مین تھا اُسکا ذکر بیکار ہی بقول درد رباعی ہمنے بھی کبھی جام و سبو دیکھا تھا ؎ جو کچھ کہ نہین ہی سو بھی دیکھا تھا ؎ اُن باتون کو اب جو یاد کرتے ای درد ؎ کچھ خواب سا تھا وہ جو کبھو دیکھا تھا ؎ میری حالت بیان کرنے کے قابل نہین ہی وہ زمانہ گذر گیا وہ بات گذر گئی ہم تو ہمیشہ سے ایسے ہی تھے

نظم

ای آہ و نالہ مجھسے نہ آگے چلو کہین | جبکہ رہون سو ہون غرض آفت رسیدہ ہون

نہ بلبل چمن نہ گل نو دمیدہ ہون | بھٹکا ہون کاروان سے مسافر جریدہ ہون

مین موسم بہار مین شاخ بریدہ ہون | مین کیا کہون کہ کون ہون بقول درد

ای بادشاہ اس فلک ناہنجار و گردون غدار و آسمان تفرقہ انداز

زمانۂ ناساز کے ہاتھون کا برباد کیا ہوا ستایا ہوا ہون اپنے عزیزون اور یگانون سے بیگانہ ہون
مجھکو اپنا حال بیان کرتے ہوے شرم آتی ہی کیا عالم شباب کا حال زمانہ پیری مین بیان کیا جاے
بقول شاعر شعر جب کہ ہم گل تھے تو لگتے تھے ہزارون کے گلے ؛ جب سے ہم خار ہوے ہین
اکیلے ہی بھلے ؛ یہ تو میرا حال ہی اور اس قمری کا جو واقعہ دریافت فرمایا اسکا واقعہ یہ ہی کہ یہی تو
میری مونس تنہائی ہی اور ہمدم مصیبت مسافرت و باعث رفع صعوبت ہی اگر یہ قمری نہ ہوتی تو نہ
معلوم ابتک میرا کیا حال ہوتا نہ معلوم کدھر کو نکل جاتا کن کن جنگلون و صحراؤن کی ٹھوکرین کھاتا
میری یہ حالت ہوئی کہ جانور ترس کھانے لگے اگر یہ انیس تنہائی نہ ہوتی تو مین ابتک دیوانہ
ہوجاتا اِسے بڑی مدد کی کیا بیان کرون کہ یہ کیونکر ہاتھ آئی اسکا واقعہ عجیب و غریب ہی وہ
یہ ہی کہ جب سماعت فرمائیے گا تو تعجب فرمائیے گا مین اپنے مقام سے بوقت صبح چل نکلا منزل
طی کرتا چلا جاتا تھا کہ قریب دوپہر ایک جنگل مین پہونچا پیاس کی شدت تھی اور اشتہا بھی غالب
تھی اُس صحرا مین پہونچکر جو تلاش کیا کہ کوئی چشمہ یا چاہ ملجاے تو اُسکے کنارے بیٹھکر کھانا بھی
کھائین پانی سے بھی سیراب ہون اُسی چاہ مین ہر طرف نظر دوڑا رہا تھا کہ ایک چاہ دکھائی
دیا اُسکی جگت پختہ بنی ہوئی تھی اُسکے کنارے ایک درخت لگا ہوا تھا اُسکا سایہ تھا مین اُسکو
دیکھتے ہی مثل تیر کے اُس چاہ پر پہونچا مین نے مرکب کو چھوڑ دیا اور چاہ کی جگت پر آیا مرکب
سبزہ دیکھکر چرنے لگا نگاہ جو میری اُٹھی تو مین نے دیکھا کہ اُس درخت کی شاخ پر ایک قمری
بیٹھی ہوئی ہی اور میری طرف دیکھ رہی ہی مین نے بھی اُسکو دیکھا اور دیکھکر مین نے اپنا
سر جھکا لیا اور پانی کو چاہ سے بھرا ہاتھ منھ دھویا مرکب کو پانی پلایا اُسکے بعد زین پوش
بچھاکر جو نان و نمک ہمراہ تھا اُسکو کھانے لگا کہ یکایک یہ قمری درخت پر سے اُڑکر میرے
سامنے آکر بیٹھی مین نے چند چھوٹے چھوٹے ٹکڑے روٹی کے کرکے اِسکے آگے ڈالدیے
یہ چگنے لگی مین اپنے کھانے مین مصروف ہوا کہ پھر مین نے دیکھا کہ وہ قمری میریطرف دیکھ
رہی ہی اور وہ ٹکڑے ہو گئے ہین مین نے دوبارہ اور روٹی توڑکر اُسکے قریب ڈالی
یہ آکر کھانے لگی قصہ مختصر کہ چوتھی مرتبہ مین نے اِسقدر قریب ڈالی کہ جب یہ کھانے مین مصروف
ہوئی تو مین نے اِسکو پکڑ لیا کیونکہ یہ مجھکو خوشنما و پیاری معلوم ہوتی تھی مین نے اِسکو پکڑ کے

خوب پیار کیا چمکارا پکڑنے سے نہ بھڑکی نہ تڑپی اب مین کھانا بھول گیا اُسی کو ٹکڑے توڑ توڑ کر اپنے
ہاتھ پر کھلانے لگا یہ ایسی ہلی ہوئی تھی کہ جیسے میری پالو تھی میرے ہاتھ پر کھانے لگی پہلے تو مجھکو گمان
تھا کہ صحرائی قمری ہو جب اِسنے اس طور سے میرے ہاتھ پر کھایا تو معلوم ہوا کہ کسی کی پالو ہو کسی سبب سے
اپنے مالک کے پاس سے چلی آئی ہو اور اپنے مالک سے جدا ہو گئی ہو مجھکو دیکھا چونکہ یہان
جنگل ہو انسان کا نام نہین ہو یہ رہنے والی انسانون مین کی ہو مجھکو دیکھکر اُتر آئی مین نے جو پکڑ لیا
تو اسی سبب سے نہین تڑپی کہ پالو ہو ای بادشاہ مین نے اِسکو اپنے زانو پر بٹھا لیا اِسکے سر و پشت
پر ہاتھ پھیرنے لگا یہ خاموش بیٹھی رہی اسنے حرکت تک نہ کی مین نے ہاتھ اُٹھا لیا اسپر بھی یہ
بیٹھی رہی اُڑی نہین مین نے اپنے دل مین خیال کیا کہ چلو اچھا ہوا کہ پالو قمری ہاتھ آئی یہ جو
پاس رہیگی تو بوقت تنہائی اِسی سے کلام کرینگے اپنا درد اِسکے روبرو بیان کرینگے گو کہ یہ
بے زبان ہو جواب کیا دیگی مگر مصیبت کو سُن تو لیگی یہ خیال کر کے مین نے زانو پر بٹھا لیا اور
کھانا کھانے لگا جب کھانے سے فراغت پائی ہاتھ منھ دھویا پانی پیا مگر یہ اُسی طور سے بیخوف
زانو پر بیٹھی رہی جب کھانے وغیرہ سے فراغت ہوئی تو اُس درخت کے تنہ سے لگ کر
بیٹھ گیا قمری کو پیار کرنے لگا ہوا سرد چل رہی تھی اسی عالم مین خیال اپنی غربت اور پریشانی
کا آیا اور خیال کیا کہ اب تم ایسے ہو گئے ہو کہ تمپر جانوران صحرائی جو کہ بے زبان ہین ترس کھاتے
ہین یہ باتین دل سے کر رہا تھا کہ ہوائے سرد کے جھوکے چلے اِس سبب سے راحت جو ملی
غنودگی طاری ہوئی سو گیا بعد تھوڑی دیر کے آنکھ کھلی تو اُس قمری کو اپنے پاس بازو پر
بیٹھا ہوا پایا اب تو اور زیادہ جرات ہوئی اور خیال کیا کہ خداوند نے اپنی قدرت سے ایک
ہمدم پیدا کر دیا گو بے زبان ہی تو ہو مگر عالم تنہائی تو نہین ہو اُسکی قدرت کے کارخانہ
خیال کر کے خاموش ہو رہا مرکب پر زین پوش کس کے سوار ہوا اور ایک طرف کو روانہ
ہوا اُسدن سے یہ قمری میرے پاس ہو جب مین زیادہ پریشان اور کلفت زدہ ہوتا ہون تو اس سے
کہتا ہون کہ تم بھی باتین کرو تو یہ قمری حق سرہ کی صدا لگاتی ہو کہ وہ سب کلفت اسکی خوش الحان
صدا سُنکے برطرف ہو جاتی ہو مین اِسکو اپنے سے ایک پل جدا کرنا نہین چاہتا ہون کیونکہ یہ
میری بڑی رفیق اور شفیق ہو اور اس طور سے ہاتھ آئی ہو کہ جسطور سے مین نے بیان کیا

راوی کہتا ہی کہ علمشاہ کا یہ منشا تھا کہ کسی تدبیر سے یہان قیام کرون اور اِس ملک کو اسلام آباد
کرون اور اِن لوگون کو مسلمان کرون کیونکہ سُن چکے تھے کہ یہ لوگ کافر ہین اور کوئی مرتد
بچہ شیطان ہی اُسنے اپنے کو خداوند عجائب نگار مشہور کیا ہی یہ اُسکو سجدہ کرتے ہین جب یہ یہان
آکر پہونچے تھے تو انھون نے یہ قصد کرلیا تھا کہ اگر یہ بادشاہ مجھسے کہیگا کہ تم نوکری میری کرو
تو مین کرلونگا یہان دو چار دن قیام کرکے یہان کی سب حالت دریافت کرکے اُسکے
بعد اِنکے مسلمان کرنے کی تدبیر کرونگا یکایک اپنے کو ظاہر کرنا قرین قیاس نہین ہی اسی
سبب سے جھوٹ بولے تھے اور قمری کی حالت کو بھی دوسرے طور سے بیان کیا تھا اصل
حال سے نہین آگاہ کیا تھا کہ ایسا نہو یہ لوگ کوئی فساد برپا کرین بموجب اس عبارت کے
اور قول سعدی کے دروغ مصلحت آمیز بہ از راستی فتنہ انگیز علمشاہ نے وہ تقریر مذکور الصدر
بیان کرکے بادشاہ سے کہا کہ یہ واقعہ میرا ہی جو کہ مین نے عرض کیا اور یہ سانحہ قمری کا ہی جو کہ گذارش
ہوا بادشاہ و کل اہل دربار یہ واقعہ سُنکے نہایت متحیر ہوے اور کہنے لگے کہ خداوند عجائب نگار کی بڑی
قدرت ہی اگر ایسے نہوتے تو خدائی کیون کرتے حیوان کو انسان پر فریفتہ کر دیا وہ جو چاہین
وہ کرین خداوند ہین کسی کو اُنکے کامون مین کیا مداخلت اُدھر بادشاہ نے اپنے وزیرون
سے کہا کہ آپ لوگون نے سُنا کہ مسافر نے کیا حال بیان کیا مقام حیرت ہی عقل کام نہین
کرتی ہی اُنھون نے عرض کیا کہ خداوند عجائب نگار کی قدرت سے کچھ بعید نہین ہی بادشاہ
نے جواب دیا کہ تم لوگ درست کہتے ہو یہ کہکر علمشاہ سے کہا کہ ای مسافر میری ایک اور
خواہش ہی وہ یہ ہی کہ اِس قمری سے تم کہو کہ یہ کلام کرے ہم بھی تو ذرا سنین علمشاہ نے فرمایا
کہ بہت خوب یہ کہکر قمری کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ ای ہمدم مونس تنہائی کچھ کلام کرو یہ علمشاہ
کا فرمانا تھا کہ اُس قمری نے نعرہ حق سرہ کے لگانا شروع کیے اس خوش آوازی اور سوز و گداز
سے لگانے کہ سب اہل دربار دنگ ہوگئے حیران حیران ہو کر مثل آئینہ دیوار بہ پشت ہو کر
رہ گئے ہر ایک ششدر تھا ہر ایک پر سکتہ کا عالم تھا صدا اُسے قمری سُنکے یہی ہر ایک کا جی چاہتا
تھا کہ گریبان چاک کرکے صحرا کو نکل چلیے جنگلون کی ہوا کھائیے وہ دربار نہ معلوم ہوتا تھا
شہر خموشان معلوم ہوتا تھا ایک سناٹے کا عالم تھا یہ معلوم ہوتا تھا کہ سب گلی تصویرین ہین

کسی صناع چابک دست نے یہ گلی دربار بنایا ہو تھوڑے عرصے تک یہی عالم رہا جب اُس
قمری نے آواز لگانا موقوف کی بعد تھوڑے عرصے کے وہ حالت برطرف ہوئی اُنھو ہر در و دیوار
سے صدا ے تحسین و آفرین آرہی ہو ہر ایک یہ کہہ رہا تھا کہ یہ قمری نہین ہو کوئی فرشتہ قدرت ہو
اس جامے مین اس مسافر کے پاس بحکم خداوند آیا ہو یہ مسافر کوئی بہت بڑا مقبول بندہ ہو
خداوند کا اِسپر خداوند کی بڑی مہربانی ہو اور عنایت ہو کہ ایسے طائر کو فریفتہ کیا ضرور کوئی
نہ کوئی اس جوان سے خدمت معقول اور عبادت ہوئی ہو کہ جسکا صلہ یہ ملا ہو اہل دربار
ادھر یہ باہم باتین کر رہے تھے اُدھر علمشاہ نے اپنی تقریر تمام کی عنطاق کج کلاہ نے سنکے
اور اس حال سے آگاہ ہوکے علمشاہ سے کہا کہ ای مسافر میری دو خواہشین ہین اگر آپ
قبول کرین تو آپ کی بڑی مہربانی ہو علمشاہ نے فرمایا کہ اگر لایق قبول کرنے کے ہونگی
تو مین ضرور قبول کرونگا عذر نہ کرونگا عنطاق نے کہا کہ ایک میری خواہش یہ ہو کہ آپ میری
ملازمت کرین مین آپ کو اپنے لشکر کا افسر کرونگا مرتبہ اعلیٰ دونگا بارگاہ مین اپنی مین آپ کو
جامے معقول دونگا کیونکہ خداوند عجائب نگار نے ہم لوگون کو اِسی واسطے خلق فرمایا ہو کہ
اُن لوگون کی کمک کرین کہ جو کہ بیکس و مظلوم ہون اور جو کہ غریب ہون پس مین نے جو آپکے
آنے کی خبر سُنی تو آپ کو طلب کیا کہ مین آپ کی ایسے وقت مین کمک کرون اور آپ کو مرتبہ اعلیٰ
دون دوسری خواہش یہ ہو کہ یہ جو قمری آپ کے پاس ہو مجھکو مرحمت فرمائیے کہ اسکو اپنے پاس
رکھون کیونکہ مجھکو بہت پسند آئی ہو ایسا جانور کبھی مین نے نہین دیکھا گو لاکھون قمریان دیکھین
مگر ایسی قمری کوئی نگاہ سے نہین گذری نہ ایسی خوش گلو جس نے تمام دربار کی یہ حالت کی
کہ سکتہ کی نوبت ہوگئی ایسی صدا اٹھی کہ دل کو کھینچتی تھی اِسکے عوض مین جو آپ طلب کرینگے مین
آپ کو بخوشی دونگا علمشاہ نے یہ سنکے جواب مین فرمایا کہ ای بادشاہ آپ کے پہلے سوال کا یہ
جواب ہی کہ مین ایک مرد سودائی خفقانی مزاج ہون مجھکو آبادی وغیرہ پسند نہین آتی ہو صحرا
بھاتی ہی ہمہ وقت اختلاج قلب رہتا ہو مزاج مین سودے کی کثرت ہو کسی کی صحبت بھاتی
نہین ہی پس مین مجبور ہون ملازمت نہین کرسکتا ہون مجھکو معاف فرمائیے آپ کی مہربانی سے
میری بسر اوقات کے موافق میرے پاس ہو اور بابت قمری کے جو آپ نے فرمایا اسکا جواب

یہ ہی کہ یہ ایک مشت پر ہین کوئی اُنکی اصل نہین ہی آپ پر سے تصدق ہین مگر عرض کرچکا ہون کہ مین اُنکی ایک منٹ کی جدائی گوارہ نہین کرسکتا ہون یہ میری روح وجان ہی بھلا یہ ہو سکتا ہی کہ جسم سے روح جدا ہوجاے اور انسان زندہ رہے بقول کسے ایک روح دو قالب ہین بس مین اس قمری کو نہین دیسکتا ہون معاف فرمایا جاؤن عنطاق کج کلاہ نے جواب دیا کہ مین نے دوام کیے ہین نوکری کے بارے مین آپ کو اختیار ہی جاہے کیجیے جاہے نہ کیجیے مگر یہ قمری مجھکو مرحمت فرمایئے لاکھ دو لاکھ روپیہ مجھسے لے لیجیے اور جدھر جاہے تشریف لے جائیے اور قمری کو پرورش فرمایئے گا میری بھی خوشی ہوجائیگی علمشاہ نے جواب دیا کہ یہ غیر ممکن ہی یہ قمری تو نہ دونگا اور نہ ملازمت کرونگا لاکھ دو لاکھ روپیہ کی کوئی اصل اِس قمری کے مقابلے مین نہین ہی دوسرے آپ کی عنایت و مہربانی سے اِسقدر تو میرے کیسے سے بھی ہو سکتا ہی اِس قمری پر سے لاکھون روپیہ نثار ہی یہ جو فرمایا کہ اور مال لینا تو یہ امر کیا اپنے اختیار مین ہی مقدر سے ملگئی اسکو مین آپ کو دیکر اپنی راحت مین فرق لاؤن عنطاق کج کلاہ خاموش ہو رہا مگر بہت بڑا صدمہ ہوا اِسکے بھائی رموز جادو نے جو دیکھا کہ بھائی کا میلان قمری کی جانب ہی اور مسافر سے طلب بھی کی اُسنے اِنکار کیا بُرا معلوم ہوا اُسوقت دربار سے اُٹھا اور باہر آکر اپنے خیمے مین آیا اور جو کا دیا ماش کا آٹا نکلا اُسکا ایک باز بنایا اُسپر سحر کیا سحر کرنا تھا کہ وہ باز ایک مرتبہ تڑپ کر اُڑا اِسنے سحر کرکے اُس باز سے کہا کہ بارگاہ مین بادشاہ کی ایک جوان بیٹھا ہی اُسکے پاس ایک قمری ہی اُسکو بادشاہ نے پسند کیا ہی اُسکو اُسکے پاس سے لے آؤ وہ باز اُڑکر چلا ادھر سے باز جاتا ہی یہ سحر کو زور دیرہا ہی وہان علمشاہ بارگاہ مین بیٹھے ہوے تھے بادشاہ سے باتین کر رہے تھے اہل دربار یہ باہم کہہ رہے تھے کہ یہ شخص بڑا مغرور ہی کہ بادشاہ نے خود اپنی زبان سے قمری کو طلب کیا اور یہ اسنے اِنکار کیا ایک مشت پر عزیز کیے بادشاہ دو لاکھ روپے دینے پر راضی تھا دو لاکھ روپے لیتا اُس سے تجارت کرتا یہ کیا حرکت کی کہ والی ملک سے ایک مشت پر کے لیے اِنکار کیا اگر وہ حکم دیدے تو ابھی ہم ہاتھ مروڑکر چھین لین اِسکو خوف بھی نہ ہوا کہ ہم اکیلے ہین اور بادشاہ سے اِنکار کرتے ہین ایسا نہو بادشاہ کو غصہ آجاے اور زبردستی لے لیوے علمشاہ اُن لوگون کی تقریر

بادشاہ تقریر سن رہے تھے کچھ جواب نہین دیتے تھے بادشاہ سے باتین کررہے تھے
کررہا تھا علمشاہ اِنکار کررہے تھے کہ یکایک ایک برق چمکی سب نے دیکھا کہ ایک باز پیدا
ہوا اور کندے جوڑکر طرف قمری کے چلا اُس باز کا عکس جو علمشاہ پر پڑا ہاتھ پانون کی حس و
حرکت جاتی رہی وہ باز اُس قمری پر گرا اور پنجے مین دبا کر لے چلا علمشاہ نے قصد کیا کہ باز
کو پکڑلون مگر ہل نہ سکے یہ دیکھکر رہ گئے وہ باز قمری کو لیکر اُڑ گیا یہ منھ دیکھکر رہ گئے جبتک
وہ باز بارگاہ مین رہا علمشاہ نے لاکھ لاکھ اُٹھنے کا قصد کیا مگر نہ اُٹھ سکے جب وہ باز قمری کو
پنجہ مین دبا کر لے گیا تب اِنکے ہاتھ پانون مین حرکت پیدا ہوئی یہ گھبرا کر اُٹھے اور طرف صحن
کے چلے کہ اگر باز اُڑتا ہوا جاتا ہو تو تیر مار کر اُسکو گرا دون صحن بارگاہ مین آکر دیکھا تو
نہ پایا بیرون بارگاہ آئے وہان بھی نہ پایا لاکھ لاکھ نگاہ دوڑا کر آسمان کی طرف دیکھا لیکن پتہ
نہ پایا بہت بڑا افسوس ہوا کف افسوس ملتے ہوے اور دل سے یہ باتین کرتے ہوے
کہ مین کیون یہان آیا کیا ضرورت تھی مفت مین قمری کو کھویا عنطاق کج کلاہ نے بڑی دغا
کی ہاے بڑا غضب ہوا چلو عنطاق پر دباؤ ڈالکر قمری کو لین معلوم ہوتا ہو کہ قمری اُسکو پسند
آئی تھی اُسنے مجھسے طلب بھی کی تھی مین نے اِنکار کیا تھا کوئی ساحر اُسکے پاس ہو اُسنے اُس
ساحر سے کہکر اُٹھوا منگایا عجب نہین ہو کہ اسکا بھائی رموز جادو ہو یہ اُسی کی کارروائی ہو
جب اُسپر دباؤ ڈالوگے تو شاید ملجاے یہ تو اُدھر کو چلے وہان اہل دربار حیران ہین کہ یہ کیا
واقعہ ہو باز آیا اور قمری کو لے گیا یہ باز کیسا تھا اہل دربار حیران ہین اور خود عنطاق شاہ
بھی حیران تھا یہ لوگ تو حیران بیٹھے ہوے تھے وہان باز نے قمری کو لیجا کر رموز جادو
کے پاس ڈالدیا رموز نے اُس قمری کو ایک قفس مین بند کیا اور ایک رقعہ بھائی کو تحریر کیا
کہ مین نے قمری کو سحر سے منگا لیا ہو باز سحر بھیجکر اُٹھوا لیا اگر وہ مسافر کوئی امر کہے تو برا نہ مانیے
کیونکہ جسکی چیز جاتی ہو اُسکا جو جی چاہتا ہو وہ کہتا ہو کیونکہ آپ کو پسند تھی آپ نے اُس سے
طلب کی اُسنے اِنکار کیا مجھکو برا معلوم ہوا مین اپنے خیمے مین آیا اور سحر کر کے منگا لیا وہ قمری
موجود ہو جب وہ مسافر چلا جائیگا تو حاضر کرونگا یہ لکھکر بھائی کے پاس ایک خادم کے ہاتھ
روانہ کیا وہ خادم نامہ لیکر چلا اُدھر علمشاہ اندر بارگاہ کے آئے مگر حالت یہ تھی کہ چہرہ سرخ

تھا ابرو چڑھے ہوے تھے منھ مین کف تھا نہایت غیض طاری تھا یہ عالم تھا کہ کانپ رہے
تھے دنگل پر تو بیٹھ گئے اہل دربار و بادشاہ نے جو علمشاہ کی یہ حالت دیکھی سب خاموش بیٹھے
ہوے دیکھ رہے تھے یہ علمشاہ نے بیٹھکر عنطاق کج کلاہ کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ اے بادشاہ
تمھاری بارگاہ مین آکر میری قمری کو باز اٹھا لیگیا پس اسی مین خیریت ہے کہ میری قمری کو منگا دیجیے
زمین بارگاہ مین آنا نہ قمری میرے پاس سے جاتی یہ کون سی حرکت ہے کہ اپنے گھر مین بلا کر کسی کو
تکلیف دینا یہی مہمان نوازی و مسافر نوازی ہے یہی امر بادشاہون کو لازم ہے کہ کسی کی چیز زبردستی
چھین لین واہ کیا خوب مین آپکی بارگاہ مین آکر خوش ہوا یہ تو دیدہ و دانستہ ظلم ہے کوئی ایسا بھی
ظلم کرتا ہے بس مذاق ہو چکا قمری منگا دیجیے جب یہ علمشاہ نے فرمایا اہل دربار نے ایک
بلند قہقہہ لگایا اور کہنے لگے کہ دراصل یہ مسافر دیوانہ ہے لو اور سنو باز ایک جانور پرند ہے وہ
قمری کو اڑا لے گیا اُسنے کھا بھی لیا ہوگا یہ بادشاہ سے کہتے ہین کہ قمری منگا دیجیے مذاق ہو چکا
اس حماقت کا بھی کوئی ٹھکانا ہے واہ رے احمق کوئی باز بادشاہ کا تابعدار ہے کہ وہ منگا دین
نہ معلوم کدھر لیکر گیا یہ امر علمشاہ کو از حد ناگوار ہوا اُنکا ہنسنا اور باہم یہ تقریر کرنا اور سُننا
کہ یہ سب مجھکو احمق بناتے ہین اور غصہ آیا کیونکہ یہ تو آتش مزاج شعلہ خو ہین انکا بھلا ان باتون
کی کب سُننے کی تاب ہے اُن لوگون کو تو کچھ جواب نہ دیا مگر بادشاہ سے کہا کہ آپ نے میری
بات کا کچھ جواب نہ دیا جواب دیجیے کہ آپ کو کیا منظور ہے بادشاہ نے مسکرا کر کہا کہ اے مسافر
یہ کون سی بھلا عقل کی بات ہے کہ ایک جنگلی باز آکر تمھاری قمری کو لیگیا نہ معلوم کدھر لیگیا ہے مین
کہان سے منگا دون اگر کوئی آدمی لے جاتا تو تم خیال کرتے کہ میری سازش سے لے گیا
جانور ہے مین کیونکر منگاتا تم سچ کہتے ہو کہ میرا مزاج سوداوی ہے اسوقت معلوم ہوتا ہے تمھارے
سودے نے زور کیا ہے اسی سبب سے یہ تقریر کرتے ہو یہ بھی کوئی بات ہے اور واقعی تمکو صدمہ
ہوگا کیونکہ تمھاری تو پالو تھی جبکہ تمکو صدمہ ہے جانے دو اور پال لینا اگر تم کہو تو لاکھ دو لاکھ روپیہ
منگا دون یہ تقریر علمشاہ کو بادشاہ کی نہایت ناگوار گذری ایک مرتبہ بگڑ کر فرمایا کہ کیون مجھ سے
باتین بناتے ہو تمھاری سازش سے میری قمری گئی ہے تمنے مجھسے طلب کی تھی مین نے دینے سے
انکار کیا تھا تمنے اپنے بھائی سے کہا چونکہ وہ ساحر ہے اُسنے باز سحر بھیجکر اُس سے قمری کو اٹھوا لیا

وہ باز جنگلی نہ تھا باز سحر تھا اگر یا جاتا تو ناگین چیر کر پھینکدیتا اسی مین خیریت ہی کہ قمری کو منگا دو ورنہ
خون سے بارگاہ لال کردونگا ایک کو زندہ نہ چھوڑونگا ایک قمری کے عوض مین اتنون کی
جان لونگا کیا سہل ہی قمری کا میرے پاس سے لے لینا دن دہاڑے ڈانکا ڈالتے ہو مین کپڑے
بھی تو عمدہ پہنے ہون ہتھیار بھی تو عمدہ لگائے ہون مرکب بھی تو نایاب ہی یہ بھی چھین لو اسکے
لینے سے تو نفع ہی قمری کے لینے سے کیا نفع ہی اسے لے لو کیا اسی لیے بولا یا تھا یہ جو علمشاہ
نے کہا اہل دربار اور بہت زور سے ہنسے اور باہم چشمک کرنے لگے کہ تقریر سنتے ہو کہ یہ
مسافر کیا کیا کہتا ہی کہ باز سحر قمری کو لے گیا تمھارے بھائی نے سحر سے منگالی میری قمری منگا دو
نہین بارگاہ خون سے لال کرونگا واقعی اسکو خلل دماغ ہی تو یہ کہ وہ تنہا ہو کر ہزارون کو
قتل کرینگے بڑے بہادر ہین نہ معلوم اپنے دل مین کیا تصور کرتے ہین اگر بادشاہ حکم دین
تو ابھی منھ کچل کر رکھدین ایک مشت پر کے لیے بادشاہون سے ایسی تقریر کرتا ہی یہ بھی
علمشاہ نے سُنا بادشاہ نے علمشاہ کی اس تقریر کا یہ جواب دیا کہ ای مسافر تم کیا دیوانے
ہو گئے ہو کچھ خلل دماغ ہو گیا ہی بھلا مین کہان اور بازہ کہان یہ صرف تمھارا خیال ہی کہ سحر کے
باز سے منگا لیا اگر مجھکو زبردستی لینا ہوتا تو تم اکیلے تھے مین دو ایک اپنے سردارون سے
کہتا وہ تمسے چھین لیتے تمھاری عقل کو کیا ہو گیا مرد جہاندیدہ ہو کر کیسی باتین کرتے ہو ذرا
زبان کو سنبھالکر بات کرو خیال تو کرو کہ ایک مشت پر کے لیے کہ جسکی کچھ بھی اصل نہین ہی
تم کیا کلمات زبان سے نکالتے ہو کیا تمنے کبھی کسی کا دربار نہین دیکھا کیا بادشاہون کی
صحبت مین نہین بیٹھے ہو شریفانہ تقریر کرو اس تقریر بیجا کو جانے دو یہ دربار شاہی ہی اور
مین بادشاہ ہون میرا کچھ تو خوف لحاظ کرو مجھکو ہر طرح کا اختیار ہی یہ کوئی ایسی ویسی صحبت
نہین ہی دربار ہی اسی مین بہتری ہی کہ اپنی زبان روکو اور اگر ایسا ہی غصہ ہی تو اسوقت
یہان سے چلے جاؤ مین نے تمھارا بہت پاس کیا صرف اس خیال سے کہ تم میری بارگاہ
مین آئے ہو میرے طلب کیے ہوے ہو اور مسافر ہو ورنہ اس سخت کلامی کی سزا دیتا ہمارے
بڑون کی تو یہ طاقت ہی نہین کہ میرے روبرو کلام کرسکین نہ یہ کہ یہ کہین کہ بارگاہ کو لال کرینگے
بھلا تم اکیلے کیا لال کروگے لاکھ دو لاکھ تو آکر لال کرین اور یہان سے زندہ نکل جائین بس

اب کچھ نہ کہنا اگر تمکو بیٹھنا ہی تو خاموش بیٹھے رہو ورنہ چلے جاؤ زیادہ تقریر نہ کرو یہ جو عنطاق نے کہا
اب انکو کب تاب ہی آگ ہوگئے تمام جسم کے بال کھڑے ہوگئے ایک مرتبہ تیور بدلکر جواب دیا
کہ اب تو ہم بدون قمری کو لیے ہوے یہان سے نہ جائینگے اور دیوانے اسٹری تم لوگ ہو
مین اکیلا اس بارگاہ کو لال کردونگا کیا خوب ایک تو چوری دوسرے منھ زوری دیکھون تو
کون قمری نہین دیتا ہی اتنے یہان بیٹھے ہین مین کسی مین یہ دم نہین پاتا ہون کہ قمری کو نہ دے
معنی اس امر کے یہ ہین کہ قمری کو سامنے لاکر رکھدو اور پھر لے جاؤ تو مین جانون یہ کیا حالت
غفلت مین لے گئے وہ لیجانے والا حرامزادہ میرے سامنے تو آئے اور مین خود اس امر کا
پاس کرتا ہون کہ تمھاری بارگاہ مین آیا ہون ورنہ مین اسقدر تامل بھی کرتا ابتک کب کا دو
ایک کو قتل بھی کرچکا ہوتا اگر قمری نہ آتی مین تو کسی کو ایسا نہین پاتا ہون کہ مجھکو سزا دے
بہتری اسی مین ہی کہ قمری منگا دو زیادہ فساد کو طول نہ دو تمھارے اہل دربار باہم کہہ رہے
تھے کہ بادشاہ کو قمری نہین دی انھون نے طلب بھی کی ہمکو حکم دین تو ہم ہاتھ مروڑ کر چھین
لین مین سب سن رہا تھا وہ تمھارا بھائی دربار سے چلا گیا اُسکے جانے کے بعد یہ واقعہ
ہوا کہ باز آکر قمری کو لے گیا یہ اسیکا کام تھا اب زیادہ تقریر نکرو قمری منگا دو آیندہ تمکو اختیار ہی ابھی
تک مجھکو غصہ نہین آیا مین منت وخوشامد تمسے کر رہا ہون اگر غصہ آجائیگا تو بہت بڑی خرابی
ہوگی یہان سر لوٹتے نظر آئینگے آیندہ تمکو اختیار ہی عنطاق شاہ نے جو یہ تقریر سنی اور اہل دربار
نے اہل دربار کو بہت گران گذری ہر ایک اپنی تلوار کے قبضے کو دیکھنے لگا اور جھومنے
لگا اور یہ خیال کرنے لگا کہ اگر بادشاہ حکم دین تو مارے تلوارون کے اسکے ٹکڑے کر ڈالین
یہ بڑا بے ادب اور گستاخ ہی اور سب سنبھلکر بیٹھے اُدھر علمشاہ نے کہا کہ یہ جو تمنے کہا کہ یہ دربار
بادشاہ ہی اور کوئی اصحبت نہین ہی ایسے ایسے بہت سے دربار بنا دیے ہین اور یہ جو کہا کہ
شریفانہ تقریر کرو ہمنے بہت سے پاجیون کو شریف بنا دیا ہی معلوم ہوتا ہی کہ تمکو آجتک کسی
شریف سے صحبت کا اتفاق نہین ہوا ہی سواے کمظرف لوگون کے اور مین تو زبان کو اسوقت
تک نہ روکونگا جسوقت تک قمری نہ آئیگی بادشاہ نے جواب دیا کہ تو بڑا گستاخ معلوم ہوتا
ہی اور وہی کہتا ہی کہ اب عنطاق کو بھی یہ تقریر سنکے غصہ آگیا تھا جب ایسی تقریر کی ورنہ خاموش

بیٹھا سن رہا تھا عنطاق نے کہا کہ ثابت ہوا کہ تو ادب سے بے بہرہ ہی بادشاہون سے ایسی
بیہودہ تقریر کرتا ہی تیری بھی یہ لیاقت ہوئی کہ تو ہمارے رو برو ایسی تقریر کرے بڑا پاجی معلوم
ہوتا ہی جہانتک ہم ٹالتے ہین وہانتک سر چڑھا چلا آتا ہی ہی شرط کہ اہل دربار سے کہدون کہ
وہ کان پکڑ کر بارگاہ کے باہر نکالدین اور جب تو ہم انکار کرتے تھے کہ ہم قمری کے حال سے
نہین آگاہ ہین ہمکو تیرا کوئی خوف نہ تھا کہ اس سبب سے اِنکار کرتے تھے دراصل آگاہ نہین
ہین اب جب تجھکو یقین نہین آتا ہی تو سُن لے کہ ہان قمری ہمنے زبردستی بذریعہ سحر کے چھین لی
دیکھین تو ہمارا کیا کرتا ہی اور اب تو بدون قمری لیے یہان سے نہ جاتا اور ہم بھی نہ دینگے
تجھکو بھی دیکھنا ہی کہ کیونکر اکیلا بارگاہ کو لال کرتا ہی اور کیونکر پاجی کو شریف بناتا ہی یہ کہنا تھا کہ
یہ معلوم ہوا کہ تودہ بارود مین آگ لگادی علمشاہ کی تو یہ حالت ہوئی اِس تقریر کو سُنکے کہ ایک
دم وغلیظ تھا کہ کاخ دماغ کو توڑ کر نکلگیا آتش غیض وغضب کا نون سینے مین مشتعل ہوئی اور
ایکمرتبہ ڈانٹ کر جواب دیا کہ او عنطاق پاجی تو اور تیرا باپ او بے ادب وگستاخ تو
اور تیرے تمام بزرگ بس اب بیہودہ تقریر مجھسے نہ کرنا اور ذرا مین بھی تو دیکھون کہ وہ
کون سے اہل دربار ہین جو کہ میرے کان پکڑ کر بارگاہ سے نکال دینگے ذرا مین ان لوگون کا
منھ تو دیکھون اور یہ جو تو نے کہا کہ ہم کہتے ہین کہ قمری ہمنے نہین لی ہم قمری سے آگاہ نہین
ہین مگر تم یقین کرتے ہو جب نہین لی تھی اب لی دیکھین کیا کرسکتے ہو اُسکا جواب یہ ہی کہ ہوشیار
کر کے قمری کو لے جاتے تو مین جانتا اور اُسے لیجانے والے کو مرد خیال کرتا اِس دھوکے
مین نہ رہنا کہ مین اکیلا ہون اور تم بہت ہو میری نگاہ مین یہ لوگ سماتے بھی نہین ہین او
عنطاق قرمساق اب جو کچھ سخت کہیگا یاد رکھ کہ گُدی سے زبان تیری کھینچ لونگا اور ایک ایسا
طمانچہ مارونگا کہ سر گو کھاتا پھریگا عجب بدتمیز اور تو پاجی ہی بہادرون سے ایسے کلام کرتا ہی معلوم
ہوا کہ تجھکو سوائے رذیل کے کسی شریف سے صحبت کا اتفاق نہین پڑا ہی تو مغرور کس امر پر ہی
اگر اِن اہل دربار پر مغرور ہی تو کسی سے کہ کہ وہ مجھکو یہان سے نکال دے دیکھ تو سہی او
نطفۂ حرام کسقدر سر زمین پر لوٹتے نظر آتے ہین یہ جو علمشاہ نے فرمایا اہل دربار کا تو یہ
حال ہوا کہ ہر ایک فرط غصے سے کانپنے لگا اور باہم کہنے لگے کہ بڑی سخت کلامی کر رہا ہی ہم بادشاہ

خوف سے خاموش بیٹھے ہین ورنہ اسکو سزا دیتے اُسکی اجل سر پر بول رہی ہو عنطاق کج کلاہ نے جو
یہ سُنا اور دیکھا کہ مسافر بگڑ گیا اور گالیان دے رہا ہی نہایت درجہ غیظ آیا اور پکار کر کہا کہ معلوم ہوا
کہ تیری اجل تجھکو یہان کھینچ لائی ہی ہو شرط کہ اپنے اہل دربار کو حکم دون کہ وہ تجھکو اس سخت کلامی کی
سزا دین اور تیری زبان سنان نیزہ سے کھینچ لین علمشاہ نے فرمایا کہ او ولد الزنا راستہ کسکا دیکھتا ہی
اگر تو ایک مان اور ایک باپ کا ہی تو حکم دے اور تماشہ دیکھ کہ مین یکہ و تنہا کیا کرتا ہون یہ جو
علمشاہ نے کہا عنطاق کو اب تاب نہ رہی اُسنے پلٹ کر دست چپ کی طرف دیکھا اُسکے دربار
مین اُسوقت چپ و راست کی طرف بہت سے سردار بیٹھے ہوے تھے سب اپنے کو رستم وقت
و اسفندیار خیال کرتے تھے دست چپ کی طرف اُسکے ایک پہلوان زبردست بیٹھا ہوا تھا کہ
جسکا نام طیفور آدم خوار تھا عنطاق نے طیفور سے کہا کہ ای طیفور لینا اِس بے ادب کو اور
اِسکو اسکی سخت کلامی و گستاخی کی سزا دینا بہت بڑا بے ادب ہو ایک مشت پر کے لیے یہ سخت
کلامی کرتا ہی یہ حکم دینا تھا کہ طیفور بل کر کے اپنے ڈنگل پر سے اُٹھا اور طرف علمشاہ کے یہ کہتا
ہوا چلا کہ او مسافر رہ جا مین آتا ہون اور تجھکو سزا دیتا ہون تیری بوٹیان کاٹ کر کھا جاؤنگا میرے
سامنے بادشاہ کی خدمت مین یہ بے ادبی بس زبان اپنی بند کر یہ کہکر اور جست کر کے چلا علمشاہ
نے فرمایا کہ ذرا سنبھلکر آنا اور ہوشیار ہو کر آنا اُسنے کہا کہ مین ہوشیار ہون اور آتے ہی اُسنے
قصد کیا کہ اِس جوان کو کرسی پر سے اُٹھا کر باہر بارگاہ کے لیجا کر ہلاک کرون راوی بیان کرتا ہی
کہ علمشاہ بے خوف کرسی پر بیٹھے ہوے ہین کچھ خوف نہین ہی جیسے ہی اُسنے اس قصد سے ہاتھ
علمشاہ کی طرف دراز کیا شاہزادے نے جب دیکھا کہ ہاتھ قریب آیا اُسکا ہاتھ جھپ سے
پکڑ لیا اور جھٹکا دیا کہ وہ منھ کے بل اِنکی طرف آیا اِنھون نے بائین ہاتھ سے ایک تمانچہ جو مارا
ایک تڑاقے کی صدا پیدا ہوئی تمام بارگاہ گونج گئی معاذ اللہ یہ تمانچہ علمشاہ کے ہاتھ کا ملک الموت
تھا بھرپور جو پڑا سر جیسے گردن سے اُڑ گیا دور جا کر گرا اِنھون نے کاسہ سر چھوڑ دیا دھڑ زمین پر
گرا اور تڑپنے لگا اُسکے خون سے فرش رنگین ہو گیا یہ قوت و طاقت اہل دربار و بادشاہ نے جو
دیکھی سب کے ہوش جاتے رہے ہر ایک نے اپنے دل مین کہا کہ بڑی طاقت قوت رکھتا ہی
بلا کا آدمی ہی کہ جسنے ایک تمانچے مین طیفور ایسے پہلوان کا کام تمام کیا راوی کہتا ہی کہ بادشاہ کا

تو یہ حال ہوا کہ دنگ ہو کر رہگیا مگر اہل دربار قبل سے بگڑے ہوے تھے سب خون کے گھونٹ
پی رہے تھے علمشاہ کی تقریر سے بدظن ہو رہے تھے مگر بخوف بادشاہ کے کوئی نہ بولتا تھا تیغ و
سپر سنبھالے ہوے بیٹھے تھے کہ ضرور بادشاہ حکم دیگا کیونکہ تکرار کو طول ہو گیا ہی جسکی طرف
بادشاہ نے اشارہ کیا وہ جا پڑیگا وہی ہوا کہ جیسے طیفور کی طرف اشارہ کیا تھا اور رکھا تھا وہ جا
پڑا تھا مگر کام آیا اُسکا مرنا تھا کہ اُسکے بھائی صیفور آدم خوار کی نگاہ مین بھائی کا خون دیکھکر زمانہ تیرہ و تار
ہو گیا ایک مرتبہ اپنے دنگل پر سے یہ کہکر اُٹھا کہ او مسافر اب کب مین تجھکو زندہ چھوڑتا ہون تو نے
غضب کیا کہ میرے بھائی کو سر دربار قتل کیا یہ کہکر اور لپک کر آیا اور آتے ہی تلوار نیام سے
لیکر سر علمشاہ پر تلوار کا وار کیا سب دیکھ رہے ہین کہ وہ مسافر اُسی طور سے کرسی پر بیٹھا ہی ذرا
بھی ہراس نہین مگر چہرہ فرط غیظ سے لال ہی یہ تو سب دیکھ رہے ہین اُدھر اُسنے جو تلوار کا وار
کیا یہ بیٹھے رہے مگر تلوار کی طرف اِنکی نگاہ تھی جیسے ہی تلوار قریب سر آئی اُلٹا ہاتھ مار کر تلوار
پٹ پڑی ہاتھ بڑھا کر کلائی اُسکی پکڑلی اور ہاتھ مروڑ کر تلوار چھین لی اور اب جو جھٹکا دیا اور پکڑ کر
کھینچا کہ وہ قریب آیا ایک گھونسہ یہ کہکر مارا کہ او حرامزادے کیا کہتا تھا اب کہ جو تجھکو کہنا ہو گھونسہ
مارنا تھا کہ سر اُسکا مثل تربز کے شق ہو گیا اور تمام مغز سر پراگندہ ہو گیا اُسنے جھک کر کہا اور گرا
گرتے ہی اُسکی روح دار اسفل کو راہی ہوئی یہ واقعہ دیکھکر عنطاق نے اہل دربار سے کہا لینا سب اہل
دربار تلوارین علم کر کے اپنے اپنے مقام سے اُٹھے اور طرف علمشاہ کے چلے علمشاہ نے
جو یہ واقعہ دیکھا یہ بھی کرسی پر سے اُٹھ کھڑے ہوے اور تیغہ کپیتان فرنگی کو نیام انتقام سے
کھینچ لیا وہ لوگ چارون طرف سے بلوہ کر کے آئے اور وار کرنے لگے یہ ہمہ تن جسم بیٹھے
ہوے ہین جسنے وار کیا اُسکے وار کو خالی دیکر اب جو ہاتھ مارا دو پر کالے کیے سرداروں کو
تلوار سے قتل کیا اب تو ہلڑ ہو گیا کہ دربار مین تلوار چلنے لگی اُس مسافر سے اور اہل دربار سے
خوب جنگ ہوئی اُسکی قمری کو باز لیگیا اُسنے بادشاہ سے طلب کیا بادشاہ نے اِنکار کیا کہ مین واقف
نہین ہون باہم سخت کلامی کی نوبت آئی بادشاہ نے طیفور کو حکم دیا کہ اسکو باہر نکالدو وہ
باہر نکالنے کو چلا اُس مسافر نے طیفور کو بھی قتل کیا اور اُسکے بھائی صیفور کو بھی مارا اور
کئی سرداروں کو قتل کیا تلوار چل رہی ہی یہ جو غل و شور ہوا جسقدر لشکر تھا اُسمین اسیوقت

گر بندی ہونے لگی بیرون بارگاہ تو لشکر تیار ہو رہا ہی اور آ آ کر گرد بارگاہ جمع ہو رہا ہی اور جو سردار
بیرون بارگاہ تھے وہ مسلح و مکمل ہو ہو کر اندر بارگاہ کے آئے یہان آکر دیکھا کہ ایوان بارگاہ مین
تلوار چل رہی ہی مثل نگینۂ انگشتری کے سب نے اُس جوان مسافر کو گھیر لیا ہی مگر اُسکے تیور پر ذرا
بھی بل نہین بے خوف ہر ایک کے وار کو رد کرتا ہی اور جسپر اپنا وار کرتا ہی اُسکا کام تمام ہو جاتا
ہی تمام فرش بارگاہ خون سے رنگین ہو رہا ہی کئی لاشے پڑے لوٹ رہے ہین بادشاہ تخت پر
کھڑا ہوا تماشہ دیکھ رہا ہی اور کہہ رہا ہی کہ مار لو یہ جانے نہ پائے سردار جھپٹ جھپٹ کر جاتے ہین
اور تیل ماش ہوتے ہین یہ جو سرداروں نے دیکھا کہ ایک تن تنہا نے تہلکہ ڈالدیا ہی بڑا بہادر
معلوم ہوتا ہی یہ لوگ بھی تلوارین علم کر کے چلے اُدھر علمشاہ نے خیال کیا کہ ای علمشاہ تم ان
سب کو کہانتک قتل کروگے بہتر تو یہ ہوگا کہ بادشاہ پر جا پڑو اُسکو قتل کرو تاکہ قصہ فیصل ہو جائے
یہ خیال کر کے عنطاق کی طرف رُخ کیا اور فرمایا کہ کیا دور کھڑا ہوا لوگون کو تیل ماش کرا رہا ہی
اگر مرد میدان وبہادر ہی تو آکر مقابلہ کر میرے تیرے فیصلہ ہو جائے نہین مین خود آتا ہون
یہ کہکر قصد کیا اُسنے جو دیکھا کہ یہ مسافر مثل شیر غران کے ہی اور میری طرف آتا ہی جب اِسنے اِسقدر
سردارون کو قتل کیا وہ ایسے ویسے نہ تھے جو یون مارے جاتے تو میری کیا اصل ہی مین اِس سے
نہین لڑسکتا ہون یہ تصور کر کے اور تخت پر سے کود کر صحن کی طرف بھاگا اور اہل دربار سے
پکار کر کہا کہ لینا اِسکو میری طرف نہ آنے دینا یہ اُسکا کہنا تھا کہ سب اہل دربار طرف علمشاہ کے
تلوارین لیکر چلے اور درمیان عنطاق اور علمشاہ کے حائل ہو گئے سب نے قصد کیا کہ علمشاہ
کو قتل کرین یہ شیر بھی اُنپر نعرہ کر کے حملہ ور ہوا اور جب علمشاہ نے دیکھا کہ مین نے جو عنطاق کی
طرف رُخ کیا وہ مجھکو اپنی طرف آتے ہوے دیکھکر تخت پر سے کود کر بھاگا اور اہل دربار کو کہتا
گیا کہ لینا جانے نہ دینا اُسکے کہنے سے سب میری طرف چلے اور میرے اُسکے درمیان مین سب
حایل ہو گئے ای علمشاہ جسطور سے ہو عنطاق کو قتل کرو اُسکے پاس پہونچو اُدھر عنطاق جو
ایوان سے صحن کی طرف بھاگا تو صحن مین آکر اُن سردارون کے درمیان مین کھڑا ہوا جو کہ
یہ خبر سُنکے بیرون بارگاہ سے اندر آئے تھے اُدھر بیرون بارگاہ جسقدر لشکر عنطاق شاہ
کے ہمراہ تھا سب مسلح و مکمل ہو کر گرد بارگاہ آگیا تھا ایک تلاطم مچا ہوا تھا کہ اِس مسافر کو جانے نہ دینا

اسنے بڑا غضب کیا کہ بادشاہ پر تلوار کھینچی اور ہمارے مالک سے سخت کلامی کی اور کئی سرداروںکو
قتل کیا بڑا خونی ہی بیرون بارگاہ تو یہ ہنگامہ ہی اندرون بارگاہ اُن سرداروں سے کہ رہا ہی جو کہ اسکے
پاس کھڑے ہین کہ اے سردارون مابدولت نے آجتک ایسا زبردست جوان نہین دیکھا اگر مین
یہ جانتا کہ یہ فساد ہو گا تو کبھی اِسکو نہ بلاتا نہ معلوم اِسکی قمری کو کون لیگیا کوئی بڑا دشمن تھا اور یہ سارا
ضرور دیوانہ ہی اور عقل سے خارج ہی بھلا خیال تو کرو کہ ایک باز صحرائی آکر قمری کو پنجے مین دبا کر
لیگیا یہ مسافر کہتا ہی کہ تمنے قمری کو غائب کیا مین قمری تمسے لونگا تمھارا بھائی ساحر ہی یہ باز سحر تھا جو
قمری کو لیگیا مین نے لاکھ لاکھ سمجھایا مگر اُسنے نہ مانا نوبت تکرار کی آئی مین نے طیفور کو حکم دیا کہ
اسکو سزا دو وہ اِسکے ہاتھ سے مارا گیا اُسکا بھائی مقابل ہوا وہ بھی مارا گیا اور کئی سردارون کو
قتل کیا اب میری طرف چلا تھا مین اُسکا اِرادہ سمجھکر یہان چلا آیا دیکھیے خداوند عجائب کیا تقدیر
فرماتے ہین اُن سردارون نے عرض کیا کہ حضور پریشان نہ ہون ہم غلام ضرور اِسکو قتل کرینگے
یہ اکیلا ہی ہم ہزارون ہین کہانتک جواب دیگا بادشاہ نے کہا کہ دیکھیے کیا ہوتا ہی یہان بادشاہ
و سردارون مین یہ تقریر ہو رہی تھی مگر سب اُسی طرف نگران تھے اور حیران تھے کہ کیا جوانمرد ہی
اُدھر علمشاہ نے جو عنطاق کو صحن بارگاہ مین دیکھا اور سردارون کو درمیان مین حائل پایا
ایک بارہ یہ نعرہ کرکے شیرانہ حملہ کیا اور نعرہ کرکے جا پڑے درہم و برہم کرنے لگے نعرۂ علمشاہ

علمشاہ رومی شہ فیل زور
ارشد اولاد امیر عرب

دیگر

کہ بر تخت مرزوق افگندہ شور
کیست علمشاہ چو رستم لقب

منم رستم پیلتن و پیلکن وکشندۂ کپیتان فرنگی و قویل ہندی و دویل ہندی منم گل گلزار صاحبقرانی
منم پسر زلزلۂ قاف سلیمان ثانی منم فرزند جگر بند حمزۂ صاحبقران منم علمشاہ نوجوان یہ نعرہ کرکے
اب جو تیغۂ کپیتان کا وار کیا ایک ہی وار مین پانچ سردارون کو قتل کیا اور راستہ پیدا کیا وہ
تیغۂ خون آلود لیکر یہ فرماتے ہوئے اور قتل کرتے ہوئے طرف عنطاق کے چلے کہ او عنطاق
تو میرے ہاتھ سے بچکر کہان جائیگا او کافر خاسر مین تجھکو امان کب دیتا ہون بدون دین اسلام
قبول کرائے اور اپنی قمری لیے ہوئے راوی کہتا ہی کہ جب علمشاہ نے نعرہ کرکے حملہ کیا اور
اپنے نام کو ظاہر کیا اب سب کو معلوم ہوا کہ یہ جوان خداپرست ہی اور فرزند حمزۂ عرب ہی یہ بڑا

زبردست ہولسنے یکہ وتنہا جاکر فرنگستان کو فتح کیا کپیتان کو قتل کیا اسکے واقعے اور کارنامے ہمنے
اخبارون مین سنے ہین یہ وہ جوانمرد ہی کہ جسنے دویل وقوی‌ایسے پہلوانون کو مع فیل کے اٹھاکر
خندق قضا و قدر مین ڈالدیا تھا اِس سے کون لڑسکتا ہی بڑا غضب ہوا کہ یہ خداپرست یہان
آگیا اب اسکا زندہ رہنا اچھا نہین ہی کیونکہ یہ دشمن خداوند ہی ہان اسکو سب مارلو عنطاق نے
پکار کر کہا کہ اب یہ خداپرست جانے نہ پائے مجہپر فرض ہوا کہ اِسکو قتل کرون اگر یہ زندہ بچ گیا
تو قیامت برپا کریگا اخبارون سے ثابت ہوتا ہی کہ یہ لوگ جہان گئے اُس سرزمین کو تباہ
کیا مگر اِسکی قضا یہان لائی تھی اب لازم ہی کہ یہ زندہ نہ بچے یہ عنطاق کا کہنا تھا کہ پھر سب سردارون
نے حملہ کیا چارون طرف سے گھیر لیا مگر علمشاہ کی یہ حالت ہی کہ ہمہ تن چشم بنے ہوے
لڑرہے ہین جسنے وار کیا اُسکے وار کو خالی دیکر اب جو ہاتھ مارا اُسکے دو ٹکڑے تھے
اسی طور سے قتل کرتے ہوے ایوان کے باہر آئے اب جو عنطاق کج کلاہ نے
دیکھا کہ علمشاہ نے کئی سردارون کو قتل کیا اور ایوان سے نکل آیا اور اب سردار روبرو
سے اسطور سے بھاگتے ہین جیسے گوسفند گرگ کو دیکھکر بھاگتے تھے اور جدھر یہ جوان رُخ
کرتا ہی سردار اِسطور سے ہٹ جاتے ہین جیسے کائی پھٹ جاتی ہی تیغہ خون آلود ہاتھ مین
لیے میری طرف آتا ہی اب تو یہ گھبرایا اور پریشان ہوا سردارون سے کہنے لگا کہ دیکھتے ہو کہ
یہ خداپرست سب کو قتل کرتا ہوا میری طرف آتا ہی کوئی روکتا نہین ہی ایک تن تنہا سے سب
بھاگے جاتے ہین ایک جوان نے کسقدر سردار مارے ہین اور تم اتنے ہو اور اُسکا کچھ
نہین کرسکتے ہو یہ جو عنطاق نے کہا سردارون نے جواب دیا کہ حضور یہ اب بچ کر جائے گا
کہان ہم لوگون کو کہانتک قتل کریگا کبھی تو تھکیگا عنطاق نے جواب دیا کہ مین یہ دیکھتا ہون
کہ وہ تم سب کو قتل کرکے میرے قریب آئیگا اور مجھکو بھی قتل کریگا دیکھو اُسنے ادھر کا رُخ کیا
ہی یہ جو عنطاق نے کہا ایک بہت زبردست سردار قریب عنطاق کے کھڑا ہوا تھا بلکہ وہ
ہی لشکر کا سپہ سالار تھا اُسنے بادشاہ کو جواب دیا کہ آپ اطمینان رکھیے مین جاکر اُسکو
ابھی قتل کیے لیتا ہون مجہپر ثابت ہوگیا کہ یہ جوان اِنہین سے کسی کے ہاتھ سے نہ تو قتل
ہوگا نہ اسیر یہ کہکر اور تیغے کو تولتا ہوا طرف علمشاہ کے چلا علمشاہ خود ادھر کو آتے تھے

اس سردار نے کہ جسکا نام اجلال نیزہ باز تھا پکارکر اُن سردارون سے کہا جو کہ روبرو علمشاہ
کے تلوارین علم کیے ہوے شاہزادے پر وار کررہے تھے کہ تم سب روبرو سے اس جوان
کے ہٹ جاؤ مین اِس خداپرست کو مارے لیتا ہون آنے دو میری موجودگی مین یہ بادشاہ
کا کچھ نہین بنا سکتا ہی اِسکی کیا مجال جو یہ بادشاہ کو بنگاہ کج دیکھ سکے ہین اُسوقت نہ تھا ورنہ
اسقدر کشت وخون نہ ہوتا مین پہلے ہی اِسکو سزا ہو پچاتا جب اِسنے بادشاہ سے سخت کلامی
شروع کی تھی اُسوقت اِسکو قتل کرتا یہ جو اجلال نے پکارکر کہا اُن سردارون کو یہ امر غنیمت
ہوا وہ تو عاجز تھے سامنے سے علمشاہ کے ہٹ گئے علمشاہ اُسیطور سے چلے آتے تھے
ادھر سے یہ بڑھا جب مقابلہ ہوا تو اجلال نے ڈانٹ کر کہا او خداپرست ٹھہر جا کدھر آتا ہی
بس اُگے قدم نہ بڑھانا ورنہ سزا پائیگا کیا تو میرے حال سے اور نام سے آگاہ نہین مین
وہ بہادر ہون کہ ایک ضرب مشت سے فیل مست کو ہلاک کرتا ہون اکثر شیران صحرائی
کی ٹانگین چیر کر پھینکدی ہین یکہ وتنہا ہزارون سے لڑتا ہون بدون ایک ہزار کے مین تلوار
نیام سے نہین نکالتا ہون ہان جب ایک ہزار جمع ہو کر میرے اوپر حملہ کرتے ہین اُسوقت
مین بھی حملہ کرتا ہون میرے خوف سے بہرام گور و رستم و اسفندیار و زال و سام گوشۂ
قبر مین جاکر پوشیدہ ہوے ہین اگر وہ لوگ ہوتے تو میری غلامی کا اقرار کرتے مین تو
برسون اُنکو فنون جنگ تعلیم کرتا میرے نام سے پیر فلک کو تپ لرزہ آتی ہی میرا تیغہ
کوہ گران کو اِسطور سے قلم کرتا ہی جیسے کارد سے کسی ترچیز کو تراشو میرا نیزہ دل کوہ مین
گھر کرتا میرے قدم کی دھمک سے زمین کو زلزلہ ہوتا ہی میرے لنگر کو گاو زمین نہین اُٹھا سکتی
ہی مین وہ ثابت قدم ہون اگر میرے اوپر پہاڑ بھی پھٹ کر گرے تو اپنے مقام سے نہ
ہٹون میرا گرز جگر زمین کو شق کرتا ہی تمنے سُنا ہو گا کہ یہ جو شاعر نے شعر کہا ہی میرے ہی
حسب حال کہا ہی اور میری شان مین کہا ہی شعر کوہ ٹلجائے مرا پانون اگر رہنین گڑجائے
حال رستم کا کھلے گر سامنا مجھسے پڑے ہے مگر افسوس اِس امر کا ہی کہ تمسے کسی ایسے مقام پر
سامنا نہ ہوا کہ جہان پر ہزارون کا لشکر ہوتا اور تمھاری ہمراہی بھی ہوتے تو لطف مقابلہ
تھا مجھکو تو تم لوگون سے مقابلے کی آرزو تھی اور یہ ہی خواہش تھی کہ کسی طور سے خدا پرستون

مقابلہ ہو تمھاری جرأت و مبارزی کی جو جو شہرت سنتا تھا وہ خوش ہوتا تھا مگر مجبور اسی امر سے تھا کہ بادشاہ کا حکم نہین تھا بلکہ کئی مرتبہ عرض کیا کہ خدا پرستون پر لشکر کشی فرمائیے لیکن اُنھون نے فرمایا کہ کیا ضرورت ہی جب وہ اِدھر آئین گے تو اُنسے مقابلہ کیا جائیگا میرے دل مین حمزۂ عرب سے مقابلے کی خواہش ہی خیر وہ تو نہین آئے تم ہی سہی تم بھی تو اُنکے فرزند ہو تمھاری بھی بہت شہرت ہی خیر مین تو تمسے اِسوقت مقابلہ نہ کرتا کیونکہ تم اکیلے ہو جبتک تمھارے ہمراہی اور حمزہ مع لشکر کے نہ ہوتا اور اِسی سبب سے اِسوقت تک خاموش کھڑا دیکھا کیا مگر اب تمھارے ظلم و ستم کی بہت زیادتی ہی اور حد نہین ہی لہذا مجھکو لازم ہوا کہ تمکو سزا دون بس اب قدم آگے نہ بڑھانا پہلے مجھسے مقابلہ کر لو پھر اور کسی امر کا قصد کرنا یہ جو اجلال نے کہا شاہزادے نے برہم ہو کر فرمایا کہ کیا بیہودہ بکتا ہی تیری بھی یہ لیاقت ہی کہ تیرے خوف سے اسفندیار و سام پوشیدہ ہوے تو کیا اُنکو فن جنگ کی تعلیم کرتا پہلے تو اپنی تو جان میرے ہاتھ سے بچالے کیا تو نے نہین دیکھا کہ مین نے کتنون کو تیرے ہمراہیون مین سے قتل کیا دیکھ یہ اُن سب کی لاشین پڑی ہین خیریت اِسی مین ہی کہ رومال سے ہاتھ باندھکر میرے روبرو حاضر ہو اور میری اطاعت کر اور دین اسلام قبول کر ورنہ اپنے کردار کی سزا پائیگا اور مین کیا ہون ایک خداوند کریم کا بندہ ہون میری کیا شہرت ہوگی مین کیا جانون کہ بہادری کسے کہتے ہین تو کیا شیران صحرائی کو ہلاک کریگا تیرے نام سے کیا کسی کو تپ لرزہ آئیگی تو کیا ثابت قدمی دکھائیگا جیسا تیرا بادشاہ بھگوڑا ہی ویسا ہی تو بھی ہوگا اور یہ جو تو نے کہا کہ میرے دل مین آرزو تھی کہ خدا پرستون سے مقابلہ کرون اور حمزۂ صاحبقران سے لڑون تو تو اُن لوگون سے کیا مقابلہ کریگا اُنکے غلامون کے مقابلے مین بھی تو تو سر بر نہین ہو سکتا ہی حمزۂ صاحبقران سے کیا لڑیگا وہ وہ بہادر اور جوانمرد ہین کہ جنھون نے قاف مین جاکر دیو عفریت دسمندون ہزار دست کو قتل کیا اور زلزلۂ قاف لقب پایا جسکے نام کے سُننے سے بہادرون کو تپ آتی ہی اندام مین رعشہ ہوتا ہی مریخ فلک و بہرام چرخ کانپتا ہی جسکے نعرے کی صدا سے شیران دشت کوسون بھاگتے ہین اُنسے تو مقابلے کی خواہش رکھتا ہی مین ایک ادنی اُنکا غلام ہون تو پہلے مجھسے لڑ اور

مجھکو قتل کرلے تو مین جانون او کافر خاطر مجھ ایسے اُس لشکر مین لاکھون ہین بلکہ کرورون ہین
تجھ ایسے نوادر نکے غلامون کے غلام ہین بس اب بیہودہ نہ بکنا ابکی مرتبہ جو اُنکا نام لیگا تو
پس پشت سے تیری زبان کھینچ لونگا اگر کچھ تو جوانمردی رکھتا ہی اور بہادری کا دعوی کرتا ہی
تو وار کر او ناہنجار تو اُسوقت سے کہان تھا جب اِسقدر تیرے ساتھی مارے گئے اب
مقابلے کو نکلا ہی پہلے ہی کیون نہ مقابلہ کیا اِسی سے ثابت ہوتا ہی کہ تو بڑا بہادر ہی کہ مارے
خوف کے پوشیدہ ہوگیا تھا نہ معلوم کیا سبب ہوا جو مقابلے کو آیا ہی مجھکو خود ننگ وعار ہی
کہ تجھ ایسے نامرد سے کیا مقابلہ کرون تجھپر کیا موقوف ہی جسقدر یہان پر ہین سب نامرد ہین
لے وار کر اور اپنی ہنر جنگ دکھا یہ کہتا تھا کہ ایک مرتبہ اُسنے تلوار نیام سے لی چونکہ اندر
بارگاہ کے یہ معرکہ تھا وہان کیونکر نیزہ وغیرہ چلنا اُسنے تیغہ نیام سے لیا یہ معلوم ہوا کہ درہ
کوہ سے اژدر نکل آیا نیام کا منھ جو وا رہ گیا یہ ثابت ہوتا تھا کہ غار اژدر ہی ادھر اُس
شقی نے تیغہ علم کرکے اور یہ کہکر کہ او خداپرست و پسر حمزہ خبردار ہو جا مین وار کرتا ہون
یہ نہ کہنا کہ خبردار نہ کیا تھا علمشاہ نے جواب دیا کہ مین خبردار ہون وار کر یہ کہنا تھا کہ اجلال
نے سر پر تیغے کا وار کیا اسطرح جو اس شاہزادے کے رہے کہ سپر تک کو بھی چہرے کی
پناہ نہ کیا اُسی طور سے کھڑے رہے مگر نگاہ تلوار سے لڑی رہی جیسے تلوار قریب سر
آئی جھپکی جو دی تلوار پٹ پڑی پنجہ یلی دراز کرکے قبضے پر ہاتھ ڈالدیا نامرد کے
قبضے پر قبضہ کیا اُسنے قصد کیا کہ تلوار کو چھوڑا لون اب کب چھوٹتی ہی کہین شیر کے پنجے
سے شکار بھی رہا ہوتا ہی وہ زور کرتا رہا اِنھون نے ہاتھ مروڑ کر تلوار چھین لی یہ معرکہ
دیکھکر سب دنگ ہو گئے ہر ایک کہنے لگا کہ اس خداپرست نے تین سومن کا تیغہ اجلال
کے ہاتھ سے یون چھین لیا کہ جیسے کوئی طفل خوردسال کے ہاتھ سے چھری چھین لیتا ہی
جیسا اِن لوگون کو سنتے تھے اُس سے زیادہ پایا جو اس تو دیکھو کہ اِسقدر تو دشمن مین
اُنکے یون بلاخوف و خطر لڑ رہے ہین سپر تک کو نہ اُٹھایا اور تلوار چھین لی عنطاق کے
تو جو اس جاتے رہے دل مین کہتا ہی کہ کیا غضب کیا تو نے کہ اِس جوان کو بارگاہ مین
طلب کیا اپنی راہ راہ جاتا تھا جانے دیا ہوتا ادھر عنطاق تو یہ خیال کر رہا ہی اِسکا ایک

ہی کہ نام اسکا بے شنگ خنجر زن ہی وہ دس اسکے شاگرد ہین یہ اسوقت بارگاہ مین نہ تھا جنگل کی سیر کر رہا تھا کہ بے شنگ خنجر زن کے کان مین شور و غل کی صدا پہونچی کہ لشکر مین کچھ غوغا ہو رہا ہی یہ وہان سے شور و غل سنکے صرف اس خیال سے کہ چلکر دیکھو کہ یہ کیا غوغا ہی لشکر مین آیا یہان آکر تمام لشکر کو مسلح و مکمل گرد بارگاہ کے صف بستہ پایا لوگون سے جو دریافت کیا کہ یہ کیا معرکہ ہی انھون نے سب ابتدا سے حال بیان کیا بے شنگ خنجر زن بارگاہ مین آیا دیکھا کہ بادشاہ خنجر لیے بارگاہ مین کھڑا ہوا ہی اور گرد سردار ہین اور کچھ سردار ایک طرف کھڑے ہوے ہین اور دس بارہ ایوان بارگاہ مین مثل طیفور وغیرہ کے پڑے ہوے ہین اور ایک جوان آفتاب مثال تیغہ بکف کھڑا ہوا ہی اور اجلال اسکے مقابلے مین ہی مگر سب سرداروں و بادشاہ کا یہ حال ہی کہ مثل بید کے کانپ رہے ہین بے شنگ خنجر زن نے سامنے بادشاہ کے آکر بادشاہ کو سلام کیا اور عرض کیا کہ یہ کیا معرکہ ہی کچھ ارشاد تو فرمایئے عنطاق کج کلاہ نے جواب دیا کہ کیا بیان کرون یہ میری حماقت ہی اے بے شنگ مین بارگاہ مین بیٹھا ہوا تھا کہ ہرکارون نے آکر بیان کیا کہ ایک مسافر کسی طرف سے ادھر آتا ہی کیا جوان ہی اور ایک قمری بھی اوسکے پاس تھی مین نے صرف اس خیال سے اپنے پاس طلب کیا کہ اگر اس لایق ہو کہ لشکر مین نوکر رکھون اور وہ بھی نوکری کرے تو ملازم کر لون یا کچھ زاد راہ دیکر رخصت کرون کیونکہ مین بادشاہ ہون اور بادشاہون کو زیبا ہی کہ ہر ایک کی خبرگیری کرین پس مین نے ان ہرکارون کے ذریعے سے طلب کیا یہ جوان میری بارگاہ مین آیا مین نے جو صورت دیکھی بہت لایق پایا عزت سے بٹھایا باہم کلام ہوا اسنے بہت فصاحت سے کلام کیا ایک قمری اسکے پاس تھی وہ بہت خوبصورت تھی میری پسند آئی مین نے اس سے طلب کی اسنے انکار کیا میرے اسکے باتین ہو رہی تھین کہ یکایک ایک باز آیا اندر بارگاہ کے اور اس قمری کو لے گیا اسکے ہاتھ پر سے یہ جوان اسکے تعاقب مین گیا پرند تھا قمری کو لیکر اڑ گیا یہ بیرون بارگاہ تک گیا مگر وہ باز ہاتھ نہ آیا یہ جوان جو کہ اب معلوم ہوا کہ خداپرست ہی اور پسر حمزہ عرب ہی پھر بارگاہ مین آیا اور مجھ سے قمری طلب کی مین نے انکار کیا بظاہر تو یہ ہوشیار اور لایق معلوم ہوتا تھا مگر عجب احمق نکلا میرے انکار کرنے سے برہم ہو گیا کلام سخت کرنے لگا مجکو بھی غصہ آیا نوبت تکرار پہونچی یہ مجکو نہ معلوم تھا کہ یہ خداپرست ہی ورنہ مین

نہ طلب کرتا نہ اس سے آگاہ تھا کہ اسکی قمری کو باز لیجائیگا اسپر یہ فساد برپا ہوگا پس جب مجھکو غصہ آیا
مین نے سردارون سے کہا کہ اسکو بارگاہ سے نکالدو سردار اُٹھے اُسنے اُنکو قتل کیا دیکھو وہ لاشین
پڑی ہوئی ہین اب اجلال سے مقابلہ ہو یہ میری طرف چلا تھا مین تخت پر سے کود کر بھاگ کر یہان
آ کر کھڑا ہوا اب جو اِسنے نعرہ کیا اور اپنا نام ظاہر کیا تو معلوم ہوا کہ یہ مسلمان ہو اور فرزند حمزہ ہو پس
مجھپر فرض ہوا کہ اسکو قتل کرون ای بے شنگ یہ جوان دیوانہ معلوم ہوتا ہو کہتا ہو کہ قمری منگادو یہ
باز سحر تھا جو کہ قمری کو لیگیا ورنہ مین سبکو قتل کرونگا کوئی بھی اس حماقت کی اصل ہو ایک مشت پر کے
لیے یہ فساد ہوا اور ہاتھون کی جانین گئی ہین دیکھیے انجام اِسکا کیا ہوتا ہو بے سنگ نے عرض کی
کہ آپ پریشان نہ ہون مین ابھی اسے عیاری کے ذریعے سے اسیر کیے لیتا ہون اسکی اصل کیا ہو
یہ کہکر باہر بارگاہ کے آیا اور اپنے شاگردون سے سب حال کہا اور کہا کہ چلو کمندین لیکر چلین
اور کمندین مارکر اسیر کرلین سواے اس تدبیر کے دوسری کوئی تدبیر نہین ہو یہ یون نہ اسیر ہوگا
بلکہ سب کو قتل کر کے نکل جائیگا اسوقت سے بڑھکر کوئی وقت نہ ہوگا کہ وہ اجلال سے لڑ رہا ہو
ہم تم سب عقب سے چلکر کمندین مارین اور پکڑ لین سب نے کہا کہ اُستاد اسے تو خوب ہو یہ سُنکے کہا
کہ چلو پس بے شنگ اپنے سب شاگردون کو لیکر عقب بارگاہ آیا اور سراچہ چاک کر کے اندر بارگاہ
کے آیا ہر ایک کے ہاتھ مین کمندین تھین ادھر علمشاہ اجلال سے لڑ رہے تھے پس پشت کی خبر نہ تھی
اُدھر سے بے شنگ مکار چلا راوی بیان کرتا ہو کہ وہ خادم جو کہ رموز جادوبر اور عطاق کا
نامہ لیکر عطاق کے پاس اپنے مالک کے ہاتھ سے چلا تھا جس نامے مین قمری کے غائب
ہونے کا حال تھا اور رموز نے لکھا تھا کہ اگر وہ جوان کچھ سخت و سست کہے تو برداشت فرمایے
کیونکہ اسکی قمری مین نے باز سحر کو بھیجکر منگالی ہو اسکے لیے وہ نامہ خادم لیکر چلا تھا قریب بارگاہ
آیا یہان یہ واقعہ نظر آیا کہ لشکر گرد بارگاہ صف بستہ کھڑا ہو ایک غل مچ رہا ہو کہ وہ مسافر مسلمان
نکلا اور فرزند حمزہ ہو اُسنے براے قمری آفت برپا کر رکھی ہو تمام بارگاہ کو تہ و بالا کر دیا ہو کئی
سردار اسکے ہاتھ سے قتل ہوے ہین بادشاہ پریشان ہین وہ اگر باہر زندہ آئیگا تو ہم سب ملکر اسکو
قتل کرینگے یہ جو اُس ملازم نے یہ حال دریافت کیا سب نے حال بیان کیا جب یہ حال سُن چکا
یا تو بادشاہ کے پاس آیا تھا نامہ لیکر یا اُلٹا واپس چلا اپنے مالک کے پاس اِس خیال سے کہ

اس حال سے آگاہ کرون وہان رموز جادو اپنے خیمے مین بیٹھا ہوا اپنے خادم کا انتظار کر رہا تھا
سامنے قفس قمری کا رکھا ہوا تھا قمری آنکھین پھڑک رہی تھی مثل ابر نوبہار کے اُسکی آنکھون سے آنسو
جاری تھے مگر ناچار تھی کیا کرسکتی تھی صیاد کے بس مین تھی صیاد بھی بے رحم تھا کہ رموز کے بھی کان
مین کچھ شور و غل کی صدا آئی اب اسنے سر اُٹھا کر اور کان لگا کر سُنا کہ یہ صدا کدہر سے آرہی ہی ہمکو
معلوم ہوا کہ یہ صدا غل و شور کی لشکر مین ہی اسنے خیال کیا کہ میرا ملازم نامہ لیکر گیا ہی جب وہ آئے گا
تو حال معلوم ہو جائیگا یہ تصور کر کے قمری کی طرف متوجہ ہوا اور کہا کہ ای قمری نوا اسیر قفس کچھ کلام
کر اور چہکارنے لگا قمری اُسی طور سے خاموش بیٹھی ہوئی ہی اشک بہ رہے ہین جب قمری نے
کچھ جواب نہ دیا تو رموز نے کہا کہ مالک سے خوب کلام کرتی تھی اب یہ اپنے دل سے بھلا دے
کہ تو پھر اُسکے پاس جائیگی یہ امر اب غیر ممکن ہی اب تو کہان اور وہ کہان اسیر بھی قمری نے کچھ
جواب نہ دیا رموز قمری سے باتین کر رہا تھا کہ وہ خادم آکر پہونچا حال اُسکا یہ تھا کہ بدحواس تھا
منھ پر ہوائیان اُڑ رہی تھین رنگ فق تھا سانس پھولی ہوئی تھی ہانپ رہا تھا آتے ہی سامنے
رموز کے کھڑا ہو گیا رموز نے جو اسکو اِس حال سے دیکھا یہ بھی حیران ہوا کہ یہ کیا اسکی حالت ہی
گھبرا کر پوچھا کہ یہ کیا حال بنایا ہی کچھ حال تو بیان کر بھائی صاحب کو نامہ دے آیا اُنھون نے کیا
جواب دیا یہ شور و غل کیسا ہی تب اُسنے عرض کیا کہ حضور مین اندر بارگاہ کے جانے ہی نہ پایا
وہان تو بڑا غضب ہوا وہ مسافر مرد مسلمان پسر حمزہ نکلا قمری کے لیے اُسنے آفت برپا کر رکھی ہو اندر
بارگاہ کے ایک طلاطم مچا ہوا ہی کئی سردارون کو اُسنے قتل کیا ہی تمام لشکر گرد بارگاہ کے مسلح
و مکمل کھڑا ہوا ہی مین نامہ کسکو دیتا ذرا چلیے تو کہین ایسا نہ ہو کہ وہ جوان سب کو قتل کر کے کہیگا
آپ نے ایک قمری اُسکی لیکر غدر مچوا دیا ہی یہ جو اُسنے بیان کیا رموز کے حواس جاتے رہے
یا تو بیٹھا ہوا تھا یا ہائین کہکر اُٹھ کھڑا ہوا قفس کو تو اُٹھا کر سقف خیمے مین لٹکا دیا اور اپنے
ملازمون سے کہا کہ بہت ہوشیار رہنا کسی کو اندر آنے نہ دینا مین بارگاہ مین ہو آؤن دیکھون
کہ وہان کیا معرکہ ہی یہ کہکر اور وہان سب کو چھوڑ کر پر پرواز پیدا کر کے چلا راوی بیان کرتا
ہی کہ اِسکا خیمہ تو اُس لشکر مین تھا مگر دور تھا یہ اُدھر سے چلا اب اِدھر کا حال ملاحظہ ہو کہ
جب شاہزادے نے تلوار اجلال کے ہاتھ سے چھین لی اب تو اجلال بہت خفیف ہوا اور

خیال کیا کہ اس جوان نے ان سب کے روبرو میرے ہاتھ سے تلوار لے لی اور مین اسکا کچھ نہ کرسکا بڑی غیرت کی بات ہی یہ تصور دل مین کر کے شاہزادے سے لپٹ پڑا اب باہم کشتی ہونے لگی داؤن پیچ ہونے لگے سب دیکھ رہے ہین کہ جو بند وہ باندھتا ہی یہ جوان کھول دیتا ہی کوئی پہر بھر کشتی ہوئی تھی کہ اب اجلال کا دم چڑھنے لگا سانس پھول گئی ادھر بے شنگ عیار بھی قریب آکر پس پشت کھڑا ہو گیا مع اپنے شاگردون کے کشتی کا تماشا دیکھنے لگا یہ اسنے خیال کیا کہ اگر اجلال نے اِسے زیر کر لیا تو خیر ورنہ جب یہ اجلال کو زیر کریگا اور قصد اُسکے ہلاک کرنے کا کریگا اُسوقت کمندین مار کر اسیر کر لین گے کیونکہ یہ تو غافل ہوگا عیار تو یہ اپنے دل مین سوچ رہا ہی اُدھر اجلال نے دونون بازو شاہزادے کے تھام کر اب جو زور کیا لیکر چلا کوئی تین قدم یہ پیچھے ہٹے تھے کہ خیال آگیا ای علمشاہ کدھر جاتے ہو بس اُسی مقام پر لنگر قایم کیا اب جو اجلال زور کرتا ہی تو ذرا بھی حرکت نہین پاتا ہی اُس کوہ وقار کے لنگر کو ذرا بھی جنبش نہ ہوئی یہانتک کہ تھک گیا کنپٹیون اور انگلیون سے خون جاری ہوا آخر عاجز ہو کر ہٹ گیا علمشاہ نے فرمایا کہ تو زور کر چکا اپنے دل کی حسرت نکال چکا یہ نہ کہنا کہ مین نے زور نہین کیا اگر ابھی اور کچھ آرزو باقی ہو تو نکال لے تا کہ کوئی حسرت باقی نہ رہے اُسنے جواب دیا کہ مین اپنے امکان بھر زور کر چکا اب تو اپنا زور کر علمشاہ نے فرمایا کہ اس امر کا خیال رہے کہ تو کہہ چکا ہی کہ اگر پہاڑ بھی پھٹ کر گرے تو مین اپنے مقام سے نہ ہٹون اب مین زور کرتا ہون ہوشیار ہو جا اُسنے جواب دیا کہ ہوشیار ہون یہ سُنکے شاہزادے نے اُسکے دونون بازو پکڑے اور سر سینے مین اڑا کر اب جو لیکر چلے تو وہ اسطور سے چلا کہ جیسے ہوا کے زور سے پتہ اُڑتا ہوا جاتا ہی کوئی دس بارہ قدم پر لا کر اب جو جھٹکا مارا دونون گھٹنے آشنا بزمین ہوے اُسنے قصد کیا کہ تڑپ کر لنگر قایم کرون حریف زبردست ہی بھلا کب لنگر قایم کرنے دیتا ہی اُسنے تو لنگر کے قایم کرنے کا قصد کیا تھا اُنھون نے کمر زنجیر مین ہاتھ ڈالکر ادر جگر سے نعرۂ اللہ اکبر کھینچکر اب جو زور کیا پہلے ہی زور مین اُس کوہ پیکر کو سر سے بلند کر لیا اور گرد سر چرخ دینا شروع کیا یہ واقعہ دیکھکر سب کے حواس جاتے رہے سب ششدر ہو کر رہگئے اُسکے دو بھائی تھے ایک کا نام کوہان کوہ سر دوسرے کا نام سوہان فیل پیکر تھا اُنھون نے

جو یہ واقعہ دیکھا کہ بھائی کو اس مرد خدا پرست نے سر سے بلند کیا اور اب اسکا یہ قصد ہے کہ زمین پر
مارے کہ تمام استخوان ریزہ ریزہ ہو جائین انکو تاب نہ رہی باہم یہ صلاح کر کے چلے کہ چلو بھائی
کو اسکے ہاتھ سے بچائین اور ہم تم ملکر اسکو قتل کرین یہ مشورہ کر کے اور دونون برہنہ تلوارین
علم کر کے علمشاہ کی طرف چلے اُدھر عیار نے قصد کیا تھا کہ کمندین مار کر اس جوان کو پکڑ لین
ان دونون نے اپنی بہادری اور جوانمردی کے غرہ مین اسکو منع کیا اشارے سے اس خیال
سے کہ لوگ یہ طعن کرینگے کہ اسقدر سردار تھے اور ایک جوان کو اسیر نہ کر سکے عیار کے ذریعہ
سے گرفتار کیا اُنکے منع کرنے سے عیار تھم رہا اور علمشاہ نے جو اُن دونون کو اپنی طرف
آتے ہوے دیکھا یا تو چرخ دے رہے تھے با اجلال کو زمین پر پھینکا اور جست کر کے
اُسکے سینے پر سوار ہوے زانو سے دبا کر کہا کہ حالا در شناخت پروردگار عالم چہ میگوئی
اُسنے جواب دیا کہ مین اپنا دین آبائی نہ ترک کرونگا اور سخت و سست کہنے لگا اب انکو کب تاب
ہی فورًا اُسکے سینے پر سے اُٹھے اُسکے ایک پانوٗن کو دونون پانوٗن سے اپنے دبایا
ور ایک کو دونون ہاتھون سے پکڑ کر اب جو جھٹکا دیا مثل کرپاس کہنہ کے چیر ڈالا دونون
بھائی اسکے یہ کہتے ہوے چلے تھے کہ خبردار بے ادبی نہ کرنا ہم آتے ہین اُنھون نے
ایک زنسنی چیر کر پھینکدیا اسی عرصے مین ایک دہنی طرف تلوار لیکر آگیا دوسرا بائین طرف
اور بھائی کی یہ حالت دیکھکر دونون کی آنکھون مین خون اُتر آیا تمام دنیا سیاہ ہو گئی
کچھ دکھائی نہ دیتا تھا جیسے شاہزادہ اُسکو چیر کر سیدھا ہوا تھا اور اُٹھنے کا قصد کیا تھا کہ
ایک نے دست راست کی طرف سے دوسرے نے دست چپ کی طرف سے وار کیا
شاہزادہ تلوارون کی چمک کو دیکھکر جھکا تھا کہ دونون کے وار سر پر پڑے دونون کی
تلوارین سر مین در آئین زخم چوپارہ ہوا مگر کیا حواس تھے تلوارین کھا کر اب جو سنبھلے
داستانہ جو مارا دونون تلوارین سر سے نکلگئین مگر چادر خون کی منھ پر آئی فورًا اوسکو
رومال سے پاک کیا اور زخم سر کو خوب مضبوط پکڑ کر فرمایا کہ اے نامردون میرے ہاتھ سے
جاتے کہان ہو اُن دونون نے قصد کیا تھا کہ پھر وار کرین جب یہ شاہزادے نے کہا
یہ دونون کانپ گئے ہاتھ رک گئے شاہزادے نے پلٹ کر سوہان فیل پیکر پر تیغ

وار کیا اُسنے سپر کو سر کی پناہ کیا تیغہ قبہ سپر پر آکر جبکا سپر کو کاٹ کر خود پر آیا خود دو بلغہ کو تراشتا ہوا
کاسئہ سر مین در آیا تا دو ابرو پہونچا تھا اُنھون نے قصد کیا تھا جھٹکا دون کہ اسکا کام تمام ہو
اُدھر سے کوہان نے فرصت پاکر اپنا پھر وار کیا یہ تلوار پھر سر پر پڑی اسکے مرتبہ زخم کاری لگا
اُدھر زخم کو جو حرکت ہوئی اور ہاتھ کو جو تکان ہوئی وہ زخم بھی ہاتھ سے چھوٹ گیا اُدھر تو
اِنھون نے داستانہ مارا تیغہ تو اُسکا یعنی کوہان کا سر سے نکلا اُسکا جو ہاتھ رُکا اُسنے بھی دستانہ
مارا یعنی سوہان نے تلوار اُنکی بھی اُسکے سر سے نکلی چادر خون کی جاری ہوئی اُسپر غشی طاری
ہوئی وہ تو گرا ادھر یہ بھی قریب تھا گرین کہ خیال آگیا خون سر سے بہہ رہا ہی فوراً رومال کو
پھاڑ کر سر کو دبا کر خوب مضبوط کسکر باندھا اور تلوار کو لیکر طرف کوہان کے چلے وہ دو
وار کر کے ہٹ گیا تھا اِس خیال سے کہ یہ تین زخم کھا چکے تھے یہ زخم کاری لگا ہی اب فوراً
گر پڑینگے مین سر کاٹ لونگا وہ تو یہ سوچ رہا تھا اور یہ اپنے کو سنبھال کر اسکی طرف چلے
جاتے تھے خبردار خبردار کہکر تلوار کا وار کیا اُسکا شانہ لشانہ ہوا تکان جو پہونچی وہ رومال
کی تھی زخم کھلگیا ہوا جو لگی زخم مین خون جاری ہوا چادر خون کی سر پر آئی یہ رومال سے
خون کو پونچھ رہے ہین اِس خیال سے کہ خون کو پاک کر لون تو پھر اسپر وار کرون یہ سب
حال دیکھکر کل لوگون کے حواس جاتے رہے ہر ایک خیال کرنے لگا کہ اِسکا اسیر ہونا بہت
دشوار ہی مجروح ہوے پر جب یہ حال ہی کہ اِسنے اُن دونون کو بھی مجروح کیا اپنا عوض لیا
حالت غفلت مین چوٹ کھائی ایسے بہادر کہین پیدا ہوتے ہین کون لڑ سکتا ہی سردار تو
یہ خیال کر رہے ہین عنطاق دیکھ چکا تھا کہ عیار کمندین لیے ہوے کھڑے ہین کوہان
وغیرہ کے کہنے سے رک گئے ہین ورنہ اسیر کر چکے ہوتے عنطاق نے بے شنگ سے
پکار کر کہا کہ تم اپنا کام کر دے شنگ مع شاگردون کے کمندون کے حلقے درست کر کے
چلا اُدھر شاہزادے نے اتنی مہلت جو پائی خون کو پاک کر کے پھر سر کو رومال سے کسکر
باندھا اور تلوار لیکر کوہان پر چلے کوہان کو کچھ نہ بن پڑا بھاگ کھڑا ہوا اور آکر اُن سردارون
مین ملگیا یہ اُسی طور سے تلوار لیے ہوے اُن سردارون پر چلے راوی بیان کرتا ہی کہ
یہ رعب و داب تھا باوجودیکہ مجروح ہو چکے تھے مگر کسی کا اب یہ ہوا و نہین پڑتا تھا کہ روکین

یہ تو ادھر کو جاتے ہین جو اجل رسیدہ سامنے آیا اُسکو ہاتھ مارا وہ گرا یہ چلے ہی تھے کہ رمونجاج
بالاے ہوا آکر پہونچا ہین بیان کرچکا ہون یہ خبر پاکر چلا تھا یہان جو آیا تو اِسنے بلندی پر سے
دیکھا کہ بادشاہ اور سب سردار تو ایک طرف کھڑے ہین اور وہ ہی جوان زخم کھاے ہوے
تلوار لیے ہوے اُنکی طرف جاتا ہی اور ایک سمت اجلال کی لاش پڑی ہی اور ایکطرف
سوہان پڑا ہوا ہی اور دس۱۰ بارہ۱۲ لاشین طیفور وسیفور وغیرہ کی پڑی ہین جوان مسافر
تلوار لیے ہوے بادشاہ اور سردارون کی طرف جاتا ہی وہ سب خاموش کھڑے ہین
اسکو یہ دیکھکر تاب نہ رہی اِسنے اسی مقام پر سے سحر کرکے ماش کے دانے جو طلسشاہ پر مارے
انکے پانوٗن زمین نے پکڑ لیے یہ تھے کہ اِسنے سحر کیا کہ ہاتھ سے تلوار گر پڑی اب جو اِسنے سحر
کیا اپر غشی طاری ہوئی ایک تو خون کے نکلنے سے ضعف ہوچکا تھا دوسرے سحر کے
سبب سے اور زیادہ غشی کی حالت ہوئی جھومنے لگے کہ عقب سے بے شنگ نے آکر
مع شاگردون کے حلقہاے کمند مارے کہ یہ اُسمین اُلجھکر زمین پر گر پڑے اِنکا گرنا تھا کہ
سب سردار لینا لینا کہکر دوڑ پڑے اور اسیر کرلیا از روے بلوے کے اِنکا اسیر ہونا
تھا کہ اُسوقت غل مچگیا کہ وہ جوان اسیر ہوگیا سب نے ملکر پکڑ لیا یہ خبر جو باہر اہل لشکر کو
معلوم ہوئی سب اُسیوقت اپنے مقام پر چلے آئے کمر کھولڈالی اِدھر شاہزادہ کو سب نے
ملکر پکڑ لیا اور ہاتھون ہاتھ ایوان مین لائے یہ بسبب سحر کے بیہوش ستھے انکو خبر نہ تھی کہ
مجپر کیا گذر رہی ہی جب یہ گرفتار ہوگئے تب عنطاق شاہ ایوان مین آیا تخت پر بیٹھا حکم
دیا کہ لاشون کو اُٹھا کر بیرون بارگاہ لے جاؤ اور جو کہ مجروح ہین اُنکو شفاخانہ مین پہونچاؤ
جو مارے گئے ہین اُنکے ورثا کو ہم اُنکی جان کے عوض مین بہت کچھ دینگے ذرا ہم اس
جوان کے مقدمے سے فراغت پالین یہ حکم دینا تھا کہ اُسیوقت وہ لاشین بیرون بارگاہ
لائی گئین اُنکے ورثا موجود تھے اُنکے حوالے کی گئین وہ اُن لاشون کو لیکر شہر عنطاقیہ
مین آئے اہل شہر نے جو دریافت کیا کہ یہ کیونکر مارے گئے اُنھون نے سب حال بیان
کیا اور کہا کہ اُس خداپرست کو بادشاہ نے اسیر کرلیا ایک مشت پر یہ فساد ہوا مگر خوب
ہوا کہ ظاہر تو ہوا کہ یہ خداپرست ہی اور اسیر بھی ہوگیا نہ معلوم رہ جاتا تو کیا آفت برپا کرتا ای

بھائیون یہ جوان جو کہ اسیر ہوا ہی یہ پسر حمزہ ہی جو کہ صاحبقران کہلاتا ہی جسکے واقعات کی کتابین
اور دفتر منشی تصدق حسین نے لکھکر ہم سب کو آگاہ کیا ہی اور جسکی جوانمردی اور جرأت کی شہرت
ہی بہت بڑا خدا پرست ہی وہ اسیر ہوا ہی یہ بادشاہ کا اقبال تھا ورنہ یہ کسی کی قدرت تھی کہ
اِن لوگون کو اسیر یا قتل کر سکے اب تو یہان شہر مین بھی ہر طرف یہی چرچا ہو رہا ہی وہ جو کو ہان
و سو ہان مجروح ہوے تھے اُنکو بھی لوگ لیکر شہر مین آئے اور شفا خانے مین داخل کیا
اُنکا علاج ہونے لگا یہان جب سب لاشین اُٹھ گئین اور فرش وغیرہ بھی بدلا گیا دوسرا فرش کیا
گیا سب سردار اپنے اپنے مقام پر آکر بیٹھے ہر ایک علمشاہ کی جوانمردی و بہادری کی
تعریف کر رہا تھا اور کہتا تھا کہ اگر بے شنگ یہ تدبیر نہ کرتا تو اِسکا اسیر ہونا مشکل تھا اب تو
بے شنگ کی تعریف ہو رہی تھی بادشاہ نے بہت بڑا بھاری خلعت دیا تھا سامنے تخت
کے فرش پر علمشاہ بیہوش پڑے ہوئے تھے ابھی کچھ حکم عنطاق نے نہ دیا تھا کہ اُسکا بھائی
رموز جادو آکر پہونچا بھائی کو سلام کیا اور برابر تخت کے اپنے مقام پر آکر بیٹھا عنطاق
نے اُسکی طرف منھ کرکے کہا کہ ای بھائی تم کہان تھے یہان تو بڑا معرکہ پڑا پندرہ سولہ سردار
میرے مارے گئے میرا سپہ سالار کام آیا بڑا صدمہ ہی وہ جوان مسافر جسکے پاس قمری تھی
خدا پرست نکلا یہ سب واقعہ اُسکے ہاتھ سے ہوا بے شنگ نے تدبیر سے اسیر کیا ورنہ
اُسکا اسیر ہونا مشکل تھا یہان ایک مشت پر کے لیے میرے سردارون کی جان گئی
اور میرا سپہ سالار مارا گیا نہ معلوم وہ باز کہان سے آیا تھا جو قمری کو لیگیا یہ سارا فساد
اُس باز کا تھا اور اُسی کا جھگڑا کیا ہوا ہی یہ کہکر کل واقعہ اول سے آخر تک عنطاق نے
بھائی سے بیان کیا اور کہا کہ دیکھو یہ سامنے وہ جوان گرفتار کیا ہوا پڑا ہی یہ سُنکر رموز جادو
مسکرایا اور کہنے لگا کہ بھائی صاحب وہ جوان سچ کہتا تھا کہ باز سحر میری قمری کو لیگیا ہی جب
آپ نے اُس سے قمری کو طلب کیا اور اُسنے اِنکار کیا مین نے دیکھا کہ آپ کی رغبت ہی اور
یہ جوان قمری دیتا نہین ہی مین یہان سے اپنے مقام پر گیا اور ایک باز سحر کا تیار کیا اُسکو
روانہ کیا وہ آکر قمری کو لے گیا قمری میرے پاس قفس مین بند ہی مین نے آپکو رقعہ لکھا
تھا تاکہ آپ آگاہ ہون اور اُسکو کچھ دیگر زحمت کرین یہان یہ فساد برپا ہوا میرا خادم جو آیا

اونے جو یہ واقعہ دیکھا وہ مع رقعہ کے واپس گیا اور مجھسے جاکر سب حال بیان کیا مین وہان سے
سحر کرکے اڑا اور یہان اسوقت آکر پہونچا جبکہ وہ تلوار لیے ہوے حالت زخمداری مین انکی
طرف چلا تھا مین نے جو یہ دیکھا سحر کیا کہ اُسکے پانوٴن زمین نے پکڑ لیے طاقت کم ہوگئی تلوار
ہاتھ سے چھوٹ پڑی میرے سحر مین مبتلا ہوا غشی طاری ہوئی جھومنے لگا کہ بے شنگ نے
کمندین مار کر اسیر کر لیا یہ واقعہ گذرا جو مین نے بیان کیا وہ قمری موجود ہی خیر سردار مارے گئے
قمری تو ہاتھ آئی عنطاق نے جواب دیا کہ اب معلوم ہوا کہ یہ سب کارستانی آپکی تھی آپ نے
یہ فساد برپا کرایا اگر ایسا ہی تھا تو جب قمری تمھارے پاس پہونچ گئی تھی تو چلے آتے
اور اسکو بھی سحر کرکے اسیر کر لیتے جیسے اب آکر اسیر کیا یہ کشت وخون کیون ہوتا رموز
نے جواب دیا کہ مجھکو اِس حال کی خبر نہ تھی کہ یہ جوان قمری کے لیے اِسقدر فساد برپا کریگا
خیر اب جو گذشت گذشت عنطاق نے بے شنگ سے کہا کہ اِس جوان کو ہوشیار کردو
رموز نے جوابدیا کہ بھائی صاحب یہ بے شنگ کے ہوشیار کرنے سے ہوشیار نہوگا
جبتک کہ مین اسپر سے اپنا سحر نہ دفع کرونگا عنطاق نے کہا کہ پھر سحر اُتار لو رموز نے جوابدیا
کہ آہنگرون کو طلب فرمایئے اور اِسکو مسلسل ومطوق فرمایئے مگر قید گران ہو ایسا نہو
کہ یہ توڑ ڈالے عنطاق نے جواب دیا کہ اگر مسلسل ومطوق نہ ہوگا تو کیا کریگا کیونکہ اسکو
اتنی اسقدر طاقت بھی نہ ہوگی کہ اُٹھ سکے رموز نے کہا کہ یہ خیال نہ فرمایئے گا ہوشیار
ہوتے ہی فساد برپا کریگا یہ لوگ بڑی آفت کے بنے ہوے ہین خداوند نے ان مین
کوٹ کوٹ کر قوت بھردی ہی یہ جو رموز نے کہا عنطاق نے حکم دیا کہ آہنگرون کو حاضر
کرو اُسیوقت بموجب حکم عنطاق کے آہنگر حاضر ہوے اشارہ کیا کہ اِس جوان کو قید
سخت وسلاسل مین اسیر کرو آہنگرون نے اُسیوقت چار سو من کی قید جسم علمشاہ پر ڈالی
کی عنطاق نے اپنے بھائی اور اہل دربار سے دریافت کیا کہ اب مجھکو کیا کرنا چاہیے
اسکو قتل کرون یا اسیر کرون جب یہ اچھا ہوجائے تو اِسکو سمجھا بجھا کر ثابت پرست کرون اور
اپنا ملازم کرون کیونکہ ایسے بہادر ممکن نہیں ہوتے ہین سب نے ایک زبان ہوکر جوابدیا کہ
ہمارے نزدیک تو یہ مناسب ہو کہ اِسکو قتل فرمایئے کیونکہ یہ خداپرست ہو اور دشمن خداوند کا

اسیر رکھنا بیکار ہے اسلیے کہ یہ جو آپکا خیال ہی کہ جب یہ اچھا ہو جائے تو اسکو عجائب پرست
کرون اور اپنا ملازم یہ محال ہی یہ وہ لوگ ہین کہ اگر انکے سر پہ آرے بھی چل جائین گے تو یہ
دین اسلام کو نہ ترک کرینگے لبس کیا ضرورت ہو کہ اسیر رکھا جائے دوسرے اسیر رکھے
جانے مین دو نقصان ہین اول تو یہ کہ جب یہ خبر اہل اسلام کو پہونچیگی تو سب کے سب
اسطرف آئین گے بڑے معرکے پڑینگے سپاہی تو لڑینگے کیونکہ یہ جبکہ پسر حمزہ ہی سب اسکے
لیے اپنی جان دینگے خیال تو فرمایئے کہ ایک خدا پرست نے تو یہ آفت برپا کر دی کہ کوئی
نہ قتل کر سکا نہ اسیر پھر اسقدر کثرت سے جب آئین گے تو کون مقابلہ کریگا سوائے قتل
ہونے کے دوسری تدبیر نہ بن پڑیگی دوسرا نقصان یہ ہو کہ جب یہ خبر عیاران اسلام کو پہونچیگی
تو سب عیار ادھر کو آئینگے اور عیاریان کرینگے اُن سب مین بہت بڑا عیار و مکار عمرو
ہی اگر وہ آگیا تو تمام شہر کو بھی لوٹ لیگا اور رہا بھی کر لیجائیگا صلاح یہ ہی کہ قتل فرمایئے
قید نہ رکھیے آئندہ جو رائے حضور کی عنطاق نے جواب دیا کہ تم سب کی رائے بہت
ٹھیک ہی اسیر رکھنے مین علاوہ ان نقصانات کے اور بھی بہت سے نقصان ہین کیا
ضرور ہی کہ ہم اپنے ملک مین خدا پرست کو اسیر رکھین مین نے پہلے ہی تجویز کر لیا تھا مگر
تم سب کی رائے درکار تھی اگر تم لوگ یہ رائے دیتے کہ اسیر رکھیے تو مین انھین دلیلون
سے ثابت کرتا کہ قتل کرنا بہتر ہی مگر قبل اسکے کہ مین اپنی رائے ظاہر کرون تم سب نے میری
رائے کے موافق رائے دی مین بہت خوش ہوا اگر تم لوگ یہ بیان کرتے کہ جو کوئی ادھر
آئیگا آپ کے برادر رموز جادو سے ہم اسیر کرلین گے تو اسکا یہ جواب تھا کہ حمزہ جو ان سبکا
صاحبقران ہو وہ مالک اسم باطل سحر ہی لبس سحر بھی بیکار ہے ابس خدا پرست کا قتل ہی ہونا بہتر ہی
یہ کہکر رموز سے کہا کہ اب سحر آتار لو کیونکہ قید سخت مین مبتلا ہو چکا ہو رموز نے سحر آتار اسحر کا
آتار نا تھا کہ علمشاہ کو ہوش آگیا آنکھ کھولی تو دیکھا کہ عنطاق تخت پر بیٹھا ہوا ہی اور سب سردار
حاضر دربار ہین اسکا بھائی رموز بھی برابر اسکے تخت کے دنگل پر بیٹھا ہوا اور اپنے کو طوق و
زنجیر مین اسیر پایا خیال کیا کہ تم تو ان سب سے لڑ رہے تھے عنطاق تمھارے خوف سے
تخت پر سے کود کر بھاگا تھا تمنے کئی سرداروں کو قتل کیا تھا مگر تمھارے ساتھ مکر کیا گیا تھا اسلئے

غفلت مین تیر وار کیے گئے اُسکے سبب سے تم مجروح ہوے تھے مگر تمنے اُنکو بھی مجروح کیا تھا اور
تلوار لیکر عنطاق کی طرف چلے تھے کہ راہ مین تمکو غش آنے لگا تھا شاید اُن لوگون نے غافل
پاکر اسیر کر لیا خیر جو مرضی خداوند کریم کی وہ ہی حافظ ہی اگر قضا ہی تو کیا چارا ہی یہ خیال کر کے اور دِل
کر کے اُٹھے گو خون بہ جانے کے سبب سے ضعف تھا مگر اِس بل سے اُٹھے کہ سب کو یقین ہوا
کہ قید کو توڑ ڈالا جب سنبھل کر بیٹھے تو پکار کر کہا کہ سلام میرا اُس شخص پر جو خدا کو واحد جانتا ہو اور
لعنت کرتا ہو اور سب خداوندان باطل پر یہ جو علمشاہ نے کہا سب اہل دربار مین ایک
شور ہوا کہ یہ جوان بڑا زبان آور و گستاخ ہی قید بھی ہی اور مجروح بھی ہو مگر اپنی حرکت سے باز
نہین آتا ہی بقول کسے رسی جل گئی مگر اُسکا بل نہ گیا علمشاہ نے یہ جواب دیا ای کافران پر دغا و ای نابکاران
بے حیا کیسی رسی جلنا اور کیسا بل تم نہین جانتے کہ ہم لوگ موت سے خوف نہین کرتے ہین بلکہ موت
کو حیات ابدی خیال کرتے ہین تم سب نے میرے ساتھ مکر و دغا کی اول تو مجھکو حالت غفلت
مین جبکہ مین اجلال کو قتل کر کے اُٹھا تھا مجروح کیا دوسرے یہ فریب کیا کہ مجھکو غافل پاکر اسیر
کر لیا جوانمردی و بہادری کے یہ معنی ہین کہ یکہ و تنہا لڑکے اسیر یا قتل کرتے تو مین جانتا خیر اب تو
تمھارے بس مین ہون اگر میری قضا آئی ہو تو مین راضی ہون اُسکی رضا پر اور اگر میری قضا نہین
ہو تو مجھکو کوئی قتل نہین کر سکتا ہو تمھاری کیا اصل ہو میرا خدا خود حافظ و نگہبان ہو اگر مین زندہ
بچا اور رہا ہو گیا تو دیکھ لینا اِسکا عوض کیسا لیتا ہون بدون اس ملک کو اسلام آباد کیے
ہوے اور اپنی قمری بیبی لیے ہوے یہان سے نہ جاؤنگا کل اہل شہر کو تہ تیغ کرونگا یہ سنکر عنطاق
نے جواب دیا کہ او خدا پرست خاموش رہ کیا بیہودہ بکتا ہو اب اپنے دل سے اس خیال کو دور کر کہ
تو زندہ بچے گا اور رہا ہو گا مین تجھکو قتل کرونگا اس حال سے کہ مرغان ہوا اور ماہیان دریا تیرے
حال پر رحم کھائینگے اور مجھکو رحم نہ آئیگا تو نے میرے کلیجے پر وہ داغ دیے ہین اور میرے اُن
سرداروں کو قتل کیا ہو کہ جنکا مثل و نظیر نہ تھا میرے سامنے تو نے خداے نادیدہ کا نام لیا
ہمارے مذہب مین خدا پرست کا قتل کرنا ثواب ہو اگر ایک خدا پرست کو قتل کیا تو گویا خدمت خدا کی
بجا لاے پس ہم ایسے ثواب کو کب چھوڑتے ہین ضرور یہ ثواب لین گے اور یہ جو تو نے کہا کہ
مجھکو مکر و دغا سے اسیر کیا اسکا جواب یہ ہو کہ سپاہی کے چھتیس فن ہین جس فن سے چاہا اسیر کر لیا

ہان اب تیری جان اِن صورتون سے بچتی نظر آتی ہی کہ اول تو میری اطاعت کر دوسرے دین
اسلام ترک کر خداوند عجائب نگار کو سجدہ کر اور قمری کے خیال سے دست بردار ہو قمری مجھکو دے
اگر تو اِن صورتون کو قبول کریگا تو مین تجھکو رہا کر دونگا تیرا علاج کرونگا بعد اچھے ہونے کے
تجھکو اپنے لشکر کا سپہ سالار کرونگا اور تیرا بڑا مرتبہ کرونگا علمشاہ نے برہم ہو کر فرمایا کہ او کافر خام
نطفہ حرام کیا بیہودہ بکتا ہی کیا کرون ناچار ہون ورنہ اس گفتگو کی سزا دیتا گو مجروح ہون اور بکثرت
میرے جسم سے خون نکل چکا ہی مگر اس حالت مین بھی تم سب کے لیے کافی ہون تو میرا کیا بڑا مرتبہ کریگا
لاکھ لاکھ لعنت ہی تیرے خدا پر وہ بھی کوئی بچہ شیطان ولد الحرام ہوگا اب ایسے کلمے زبان پر نہ لانا
مین ایسے نامردون کی اطاعت نہین کرتا ہون جو ایک تن تنہا کے خوف سے تخت پر سے کود کر
بھاگے اور سردارون مین جا کر پوشیدہ ہو رہے قمری کا معاملہ اگر مین زندہ ہون تو قمری تیرے
باپ سے لونگا تیری کیا اصل ہی مین پہلے ہی کہچکا ہون اگر میری موت آئی ہی تو کوئی خوف نہین
بموجب شعر شعر سر نپیچم ز شمشیر حبیب ٭ ہرچہ آید بر سر من یا نصیب ٭ موت سے کیا خوف ہم وہ
لوگ نہین ہین کہ موت کے خوف سے دین اسلام کو ترک کرین اور کافر کی اطاعت کرین ہم
اِس راہ مین مرنے کو ثواب جانتے ہین اور زندگی سے اِس موت کو بہتر خیال کرتے ہین
اگر قضا نہین ہی تو تو کیا ہی اگر تمام دنیا ایک ہو کر میرے مار ڈالنے کا قصد کریگی تو میرا ایک
موے تن بھی نہ کم ہوگا بقول شاعر شعر اگر تیغ عالم بجنبد ز جاے ٭ نہ برد رگے تا نخواہد خدا ٭
تو شوق سے اپنے دل کی حسرت نکال لے میرے قتل کا حکم دے کیون عرصہ کرتا ہی مجھے اور
کسی امر کی امید نہ رکھ یہ جو فرمایا عنطاق نے کہا معلوم ہوگیا کہ تیری قضا ہی خیر اسوقت تو نہین
کل تجھکو قتل کرونگا سب اہل شہر و اہل لشکر کو جمع کرونگا اُنکے سامنے قتل کرونگا کہ دوسرونکو
عبرت ہو پھر کوئی ایسی حرکت نہ کرے کہ ایک مشت پر کے لیے بادشاہ سے تکرار کرے دوسرے
سب کو معلوم ہو کہ یہ مرد خدا پرست ہی اور پسر حمزہ ہی سب تیرے حال سے آگاہ ہون اور تاکہ
اور خدا پرستون کو خیال ہو کہ جو ادھر کو جائیگا مارا جائیگا علمشاہ نے فرمایا کہ تجھکو قتل کا اختیار
ہی چاہے آج قتل کر چاہے کل یہ تو یہ فرما کر خاموش ہو رہے عنطاق نے داروغۂ زندان کو
طلب کیا اور حکم دیا کہ اس قیدی کو لیجاؤ اور قید کر دو مگر بڑی حفاظت کرنا پہرہ چوکی زبردست

مقرر کرنا کیونکہ اسکے ہواخواہ بہت ہین وہ سب آئینگے اسکو کھانا پانی کچھ نہ دینا داروغہ یہ حکم سنکے سلام
بجا لایا اور سرا زنجیر کا پکڑ کر کہنے لگا کہ او قیدی چل علمشاہ نے خیال فرمایا کہ کیا ضرورت ہے ان لوگونکو
پریشان کرو نظر بخدا رکھو دیکھو پردۂ غیب سے کیا ظاہر ہوتا ہے اسکے ساتھ چلے جاؤ یہ تصور فرما کر
اُٹھے وہ انکو لیکر بیرون بارگاہ آیا ادہر عنظاق نے حکم دیا کہ تمام دیہات و قصبات و شہر و صحرا مین
مشتہر کیا جائے کہ جسکو قتل کا تماشا دیکھنا ہو وہ کل صبح کو یہان آئے ہم اُس مسافر کو قتل کرینگے
کہ جسنے ایک مشت پر کے لیے گستاخی کی اور ہمارے کئی سردارون کو قتل کیا اور اب جو دریافت
کیا تو وہ مسلمان نکلا بس اُسکا قتل ہمپر اور بھی واجب و لازم ہوا بس سب آکر شریک ہون اور
یہ بھی دیکھ لین کہ جو ایسی گستاخی کریگا اُسکو یہ سزا دیجائیگی پس بموجب حکم عنظاق ہر مقام پر ڈھنڈورا
پٹا سب کو حکم بادشاہ سے آگاہ کیا ہر مقام پر چرچا ہونے لگا کہ کل چلکر ضرور تماشہ دیکھینگے
ہر ایک اپنا بندوبست کرنے لگا ادہر بعد حکم دینے کے عنظاق نے دربار برخاست کیا سب
سردار اپنے اپنے خیمے مین آئے رموز اپنے خیمے مین آیا دیکھا کہ قفس قمری کا لٹکا ہوا ہے مگر قمری
سر جھکائے بیٹھی ہے گنگا جمنی کلھیان رکھی ہین اُسمین دانہ پانی بھرا ہے اسنے دیکھا کہ قمری نے دانہ پانی
کچھ نہ کھایا سب سابق دستور رکھا ہے اسنے قفس سامنے رکھ لیا باتین کرنے لگا مگر خاموش قمری
بیٹھی ہے یہ تو یہان اپنے خیمے مین بیٹھا ہوا ہے عنظاق اپنے خیمۂ خاص مین ہے اس انتظار مین
کہ یہ دن و رات تمام ہو تو بوقت سحر اُس خدا پرست پسر حمزہ کو قتل کرون اور سب لوگ
کل کا انتظار کر رہے ہین اِنکو تو انتظار مین رکھا جاتا ہے علمشاہ کا حال تحریر ہوتا ہے کہ داروغہ
زندان علمشاہ کو لیکر داخل شہر ہوا اور لاکر خاص زندان خانۂ شاہی مین قید کیا اور دس ہزار
سوار جرار برائے پاسبانی مقرر کیے اور خود بھی اسی مقام پر قیام کیا اور سوار و پیادون کا
ایک افسر بہت زبردست نخوت شیر صورت وہ در زندان پر و نگل اپنا بچھا کر بیٹھا اور سب
سوار و پیادے گرد زندان اُترے پہرے چوکی کا بندوبست ایسا ہوا کہ پرندے کا بھی وہان
گزر نہ تھا بقول کسے پتہ کھڑکا بندہ سرکا ذرا بھی آہٹ ہوئی سب نے تلوارین اُٹھالین اور
حیران ہو کر دیکھنے لگے کہ کون آتا ہے علمشاہ زندانخانے مین زانو پر سر رکھے قمری کی یاد مین
رو رہے ہین دل سے فرماتے ہین کہ اِس صحرا مین آکر کس بلا مین مبتلا ہوا اگر مجھکو معلوم ہوتا کہ

یہ آفت نازل ہوگی تو مین کبھی ادھر نہ آتا جو خیال مجھکو تھا کہ عورت کے ہمراہ ہونے مین بڑی خرابی
ہو اسی سبب سے مین نے ملکہ سے کہا تھا کہ تم چلی جاؤ ملکہ نے نہ مانا اپنے کو بھی بلا مین مبتلا کیا اور مجکو
بھی قہری حالت انسانی سے جامۂ حیوانی مین آئی میری جدائی نہ گوارا تھی مگر اُسپر بھی جدائی نصیب
ہوئی نہ معلوم اُس حریق آتش فراق پر کیا گذری اور کیا حال ہی اور وہ کہان ہی وہ باز کہان
لیگیا کون ایسا دشمن تھا کہ جو باز بنکر لیگیا اِس اپنی حرکت سے باز نہ آیا بڑا دغاباز تھا اب دیکھیے
اُس سے ملاقات بھی نصیب ہوتی ہی یا نہین یہ جو خیال کیا اور کچھ دل گھبرایا بے اختیار خیال
ملکہ مین یہ شعر عاشقانہ پڑھنے لگے نظم

نہین ہوس وقت بجوش مستی فتنہ خفیدہ ہی کچھ جگاکر	بتون کا بندہ رہیگا کبتک خدا خدا کر خدا خدا کر
یہ کیسی نیند آگئی الٰہی مسافران رہ عدم کو	کچھ ایسے سوئے کہ پھر نہ چونکے تھکے ہم انکو جگا جگا کر
کہان سلیمان کہان سکندر کہان ہی جم اور کہان ہی دارا	یہ سب کے سب خاک کے تلے ہین تیلے بگاڑ ڈالے بنا بنا کر
ہمشہ یہ بیدار دیو لنے نہ دی اگرچہ نیند اب اُچٹ گئی ہی	تصور اسکے مین سو رہو تم بغل کے تکیے گلے لگا کر

یہ چند شعر ورد زبان ہین اور کچھ غزل کے شعر پڑھ رہے ہین ملکہ کی خیالی تصویر آنکھون کے سامنے
پھر رہی ہی مگر مجبور قید مین بیٹھے ہوے ہین کبھی شکوہ فلک ناہنجار کا کرتے ہین کبھی شاکی زمانہ
غدار کے ہوتے ہین یہ تو اس حال مین مبتلا ہین انکو اسی حال مین مبتلا رکھا جاتا ہی آیندہ انکا حال
تحریر ہوگا اب کچھ دوسرا حال تحریر ہوتا ہی ناظرین اُسکو ملاحظہ فرمائین اب دو کلمہ حال تجخیر دیوانہ کے
ملاحظہ فرمایئے راوی بیان کرتا ہی کہ عنطاق کی ایک بہن ہی اُسکی شادی ہوگئی ہی اُسکا ایک لڑکا
بہت حسین وخوبصورت ہی حسن وجمال مین کوئی اُسکا ہم پلہ نہین ہی مگر دیوانہ ہوگیا تھا اِسوجہ سے
اُسکا نام تجخیر دیوانہ رکھا بڑا زبردست وبہادر ہی اُسکے مثل کوئی اُس جوار مین نہین ہی سب اوسکے
ہاتھ سے زک اُٹھا چکے وہ اپنے مان وباپ سے جدا ہوکر ایک صحرا مین آکر قیام پذیر ہوا وہ
صحرا قریب شہر عنطاقیہ کے ہی اُسنے اُس صحرا کو اپنے رہنے کے لایق درست کیا ہی ایک چھوٹا سا
قلعہ بنایا ہی اُسکو آراستہ کیا ہی پندرہ سولہ ہزار دیو اُسکے ماتحت ہین یہ اُن سبکا افسر ہی اُسنے
اُن سب کو زیر کیا ہی وہ اِسکی اطاعت کرتے ہین اسکا سن سولہ سترہ برس کا ہی جب سے اِسنے
یہان آکر قلعہ بنایا ہی تب سے ماموں کے پاس آیا کرتا تھا بلکہ دربار مین بھی حاضر رہتا تھا عنطاق

بھی اُس سے بہت محبت کرتا تھا یون تو گاہے گاہے آتا تھا مگر بسبب قریب رہنے کے ہر وقت
آتا تھا بکثرت آنیکے سبب سے عنطاق اُسکو بہت عزیز رکھتا تھا چنانچہ اب کچھ دنون سے وہ ماموں سے
اپنے خفا ہو گیا تھا آنا جانا بھی ترک کر دیا تھا بہت بہت عنطاق نے طلب کیا اُسنے انکار کیا خود
عنطاق لینے کو گیا اُسپر بھی نہ آیا اُسکو کچھ ماموں کی پروا نہین ہے وہ ایسا بہادر اور جری ہے کہ وہ
عنطاق کے لشکر و سرداروں کی حقیقت نہین جانتا ہے سب اُس سے خوف کرتے ہین ایک تو
وہ بہادر ہے دوسرے دیوانہ ہے راوی بیان کرتا ہے کہ ماموں سے خفا ہونے کا سبب یہ ہے کہ
عنطاق کج کلاہ کی ایک دختر ہے کہ وہ اپنا حسن و جمال مین مثل و نظیر نہین رکھتی ہے اگر اُسکو ماہ
آسمان حسن و جمال کہیے تو زیبا ہے یا بلقیس ثانی یا زہرۂ فلک کہیے تو زیبا ہے عارض مثل گل تر
کے لب مثل برگ گل سرخ کے صراحی دار گردن مثل بدر کامل کے روشن زلفین دل عشاق کی
اسیر کرنے والی ابرو خمدار دندان گوہر آبدار سینے پر جوبن کا اُبھار سینہ تختۂ بلور کے مانند بازو
ساعد رشک وہ ساعد حور و پری ٹانگین قمر حسن کے ستون حنائے کف پا سے ماہتاب شرمندہ
ہوتا تھا ہر ایک اُنگلی شمع کی لو قصہ مختصر بہت حسین تھی اُسکا نام ملکہ ماہ عنطاقی تھا واقعی اسم
بامسمے ہے یعنی اُسپر یہ دیوانہ ہے عنطاق شاہ کا بھانجہ عاشق ہوا وہ حور بھی اسپر مائل ہوئی باہم راز
نیاز کی باتین ہونے لگین یہ گھر مین بھی آتا جاتا تھا اس سے کوئی پردہ نہ تھا خوب باہم ملکر بیٹھتے
تھے ایک دن خود دیوانے نے اپنے ماموں عنطاق سے اس امر کی خواہش کی کہ اپنی دختر کی
شادی میرے ہمراہ کر دیجیے مجھکو اپنی غلامی مین قبول فرمایئے عنطاق چونکہ دیوانے سے اُلفت
دلی رکھتا تھا انکار نہ کیا کہا کہ کل جواب دونگا دیوانہ خاموش ہو رہا وہان سے اپنے مقام پر چلا
جب عنطاق دربار برخاست کرکے محل مین گیا زوجہ سے اس امر مین مشورہ کیا اُسنے انکار کیا
بادشاہ نے سبب انکار دریافت کیا اُسنے جواب دیا کہ وہ دیوانہ ہے گو تمہارا بھانجہ ہے تو ہو مگر دیوانہ
ہے میری لڑکی آفت مین مبتلا ہو جایگی دیوانہ کے ساتھ کیونکر بسر کریگی ہر وقت کی کوفت ہوگی ایسا
نہ ہو کہ کوفت مین مر جائے سوائے اِسکے کوئی اور لڑکی بھی نہین اور نہ کوئی لڑکا ہے کہ جس کے
سبب سے غم غلط ہوگا دیدہ و دانستہ ایسا امر کرنا زیبا نہین ہے کوئی دیکھ بھال کر جیتی مکھی نہین کھاتا
بادشاہ کو اُسکا کہنا پسند آیا وقت شب وزیرون امیرون مشیرون کو طلب کیا اُسنے اس امر کا مشورہ لیا

اور دیوانہ کا پیام کہ سُنایا اور اپنا ملکہ سے کہنا یعنی اپنی زوجہ سے اور اسکا انکار کرنا اپنا سبب دریافت کرنا اُسکا سبب بیان کرنا سب بیان کیا اور کہا کہ تمھاری کیا راے ہی ہر ایک نے ملکہ کی راے کی تصدیق کی اور بادشاہ سے کہا کہ دیوانے کو جواب دیجیے دوسرے دن جب دیوانہ آیا اور اپنے ماموں سے اپنے سوال کا جواب طلب کیا تو بادشاہ نے صاف انکار کیا اور کہا کہ یہ امر غیر ممکن ہی چونکہ یہ تو اُسکی اُلفت مین مبتلا تھا اور اُسپر مرتا تھا جان دیتا تھا اور وہ اسپر یہ سُنکر خاموش ہو رہا برا آئے گیا جب پھر زیادہ آتش فراق نے ستایا تو پھر اِسنے ماموں سے سوال کیا عنطاق نے پھر انکار کیا اِسی طور سے کئی مرتبہ ہوا مگر اُدھر سے انکار ہوا یہ امر اِسکو بہت ناگوار ہوا یہ اپنے قلعے مین رہا اس خیال سے کہ لشکر جمع کر لون تو ماموں سے مقابلہ کرون اور جنگ و پیکار کر کے اپنی معشوقہ کو ماموں سے لون گو ممکن ہی کہ مین اکیلا تمام لشکر و سرداروں پر کافی ہون مگر فساد کا ہونا بھی ضرور ہی یہ اُسدن سے ماموں کے پاس نگیا بلکہ فوج کی بھرتی بھی شروع کر دی تھی یہ صرف اس امر کا منتظر تھا کہ میرے پاس ایک لاکھ سپاہ ہو جائے اور مین اپنی کل سپاہ کو قواعد جنگ سے آگاہ کر لون تو پھر ماموں پر لشکر کشی کرون خواہ اُسکو قتل کر کے خواہ اسیر کر کے اپنی معشوقہ پر قبضہ کرون اور اُسکے وصل سے کامیاب ہون بروں اِسکے معشوقہ ہاتھ نہ آئیگی یہ خیال کر کے اِسنے فوج کی بھرتی شروع کر دی اسکے ماموں نے اسکو طلب کیا اور خود لینے آیا یہ نگیا عنطاق خاموش ہو کر بیٹھ رہا کسی قسم کا خوف اُسے نہ تھا صرف دو ایک خیال سے ایک تو یہ کہ بھانجہ ہی دوسرے یہ کہ دیوانہ ہی یہ کیا کر سکتا ہی تیسرے یہ کہ کچھ مال و دولت نہین رکھتا ہی کہ لشکر و سپاہ نوکر رکھ کے مقابلہ کریگا یہ سب امروں کی سبب سے عنطاق اِسکی طرف سے بے خوف تھا دیوانہ بھرتی سپاہ کی کر رہا تھا کہ یہ بیٹھا ہوا تھا اُسوقت ملکہ کی تصویر اسکے سامنے رکھی ہوئی تھی اُسکو مخاطب کر کے باتین کر رہا تھا اور آہین سرد بھر رہا تھا کبھی شعر پڑھتا تھا کبھی روتا تھا کہ کیون اے فلک تو یہ باہم تفرقہ ڈالے رہیگا ہم عاشق و معشوق کو ایک مقام پر نہ بیٹھنے دیگا کبھی کہتا تھا کہ اے ملکہ وہ دن کب آئیگا کہ مین اور تم دونون ایک جا ہو کر بیٹھین اور مین تمھارے شربت وصل سے سیراب ہون کبھی اُس تصویر کے بیقرار ہو کر بوسے لیتا اسکا یہ رنگ تھا سامنے صحرائے سبزہ زار تھا ہر رنگ کے درخت لگے ہوے تھے سبزہ روئیدہ تھا یہ بار الٰہی

بیٹھا ہوا ان حرکتون مین مصروف تھا کہ جو کہ مین نے تحریر کی ہین کہ یکایک اسکے کان مین ڈھنڈھورے
کی صدا آئی کہ اسنے سر اُٹھا کر طرف صحرا کے دیکھا دیکھا کہ ایک شخص گلے مین ڈھول ڈالے ہوے
کچھ پکار کر کہتا ہوا اور ڈھول پر چوب لگاتا ہی یہ جو اسنے دیکھا خیال کیا کہ دریافت کرنا چاہیے کہ یہ
کیسا ڈھنڈھورا ہو رہا ہی جو پٹتا ہی اسنے آواز دی کہ کوئی حاضر ہو رادی بیان کرتا ہی کہ اسکا حکم ہی کہ ہمارے
پاس بدون ہمارے طلب کیے کوئی نہ آئے پس سب ملازم و غیر ملازم جہان یہ بیٹھتا ہی اُس کمرے
کی بارہ دری کے باہر منتظر اسکی آواز کے کھڑے رہتے ہین جہان پکارا حاضر حاضر کہکر دوڑ پڑے
جو حکم دیا اسکو فوراً بجا لائے پس اُسی طریقے کے موافق لوگ کھڑے ہین جیسے دیوانہ نے
کہا کہ کوئی حاضر ہی چند خدمتگار و غلام حاضر حاضر کہکر اندر آئے سلام کیا اور عرض کیا کہ کیا حکم ہی
دیوانے نے فرمایا کہ دیکھو وہ سامنے ڈھنڈھورا یا ڈھنڈھورا پیٹتا ہوا چلا جاتا ہی اسکو بلا لاؤ
مین دریافت کرونگا کہ کیسا ڈھنڈھورا پیٹتا ہی اُنھون نے عرض کیا بہت خوب یہ کہکر برآمدہ پر
آئے اُنھون نے قصد کیا تھا کہ آواز دین کہ وہ خود قریب آیا اور اسنے آواز لگا کر ڈھول پر
چوب لگائی جب وہ چوب لگا چکا اُسوقت اسنے اسکو آواز دی کہ ذرا میان جی یہان آؤ ہمارے
آقا تمکو طلب فرماتے ہین کچھ دریافت کرینگے ہر ادنی و اعلی اس حال سے آگاہ ہی کہ اس قلعے
مین بادشاہ کا بھانجہ رہتا ہی اور سب اُسکے ملازمون کو پہچانتے ہین جیسے اسنے پکارا وہ
ڈھنڈھوریا بلا عذر زیر قلعہ آیا دیوانے کو جھک کر سلام کیا دعا دی دیوانے نے دریافت
کیا کہ یہ کیسا ڈھنڈھورا پیٹتے ہو کس امر کی اہل شہر کو خبر دیتے ہو وہ کون ایسا تھا جو امر واقع ہوا
ہی تب ڈھنڈھوریے نے عرض کیا کہ بادشاہ کا حکم ہی کل ایک خداپرست کو قتل فرمائینگے وہ کسی
طرف سے اِدھر آگیا تھا اسنے کئی سردارون کو قتل کیا آخر خود بھی اسیر ہوا اب وہ کل قتل ہوگا
اُسکے قتل کی خبر دیتا پھرتا ہون تاکہ جسکو تماشا دیکھنا ہو وہ فلان مقام پر کل صبح کو آئے اور قتل
خداپرست کا تماشا دیکھے دیوانے نے کہا کہ اُس سے خطا کیا سرزد ہوئی جو قتل کیا جاتا ہی اور اُسکا
نام کیا ہی تب اسنے جواب دیا کہ بہت بڑی خطا تو یہ ہی کہ خداپرست ہی دوسرے اُسنے ایک
مشت پر کے لیے بادشاہ کو بہت سخت و سست کہا کہ جس سے نوبت کشت و خون کی پہنچی
یہ کہکر اُسنے کل حال قمری کا اور اُسکو باندھ کے لیجانے کا اور باہم تکرار ہونے کا بیان کیا اور

عرض کیا کہ اس جوان کا نام علمشاہ رومی ہی اور پسر رشید حمزہ صاحبقران ہی یہ سنکے دیوانے نے
اُسکو رخصت کیا اور اپنے ملازمون سے کہا کہ صبح کو ہم بھی براے سیر قتل خدا پرست جائینگے
سواری طیار رہے وہ ملازم بہت خوب کہکر باہر چلے آئے یہان اِسکو پھر تصور ملکہ کا بندھا
اسی عالم مین خیال آیا کہ اے تجخیر یہ لوگ یعنی خدا پرست سُنا جاتا ہی کہ بڑے بہادر اور دلاور ہوتے
ہین اِنسے کوئی مقابلہ نہین کرسکتا ہی اِنھون نے لاکھون ملک غارت کر ڈالے ہزارون طلسم
فتح کیے دوسرے ہر ایک کی مشکل و آفت مین مدد کرتے ہین جو جسنے کہا کہ یہ کام ہمارا کردیجیے
اُسمین کوشش کرکے پورا کیا سُنا گیا ہی کہ ہزارون عاشقون کو معشوقون سے ملایا ہزارون
کی مراد پوری کی خصوصاً جو انپر احسان کرتا ہی اُسکے اجراے کار مین بہت کوشش کرتے ہین اے
تجخیر یہ خدا پرست تیری قسمت سے یہان آیا ہی تو اِسکو کسی تدبیر سے رہا کرکے یہان لا اور اِس سے
اپنا درد دل بیان کر یقین ہی کہ وہ عنطاق کو شکست دیکر تیری معشوقہ کو لا دیگا بدون اُسکے
کوشش کیے تو اپنے مطلب سے کامیاب نہ ہوگا اِس امر کو زمانہ درکار ہی کہ فوج جمع ہووے
اور وہ دفنون جنگ سے باہر ہووے اُسوقت لشکرکشی کیجائے اِسکو ایک مدت چاہیے
نہ معلوم مین جبتک فراق معشوق مین زندہ بچون یا نہ بچون اور اسوقت بہت جلد تو اپنے
کام سے بہرہ مند ہوتا ہی ہان اس خدا پرست کا اقرار کرلینا ہی پھر چاہے دنیا ادھر کی ادھر ہوجائے
یہ میری معشوقہ کو ضرور مجھے دلادیگا کیونکہ سُنا گیا ہی کہ یہ لوگ اپنے قول کے پابند بہت ہین
جس امر کا اقرار کرتے ہین پھر بدون اُسکو پورا کیے ہوے نہین چھوڑتے بس تو وہ تدبیر کر کہ
اِس خدا پرست کو کسی تدبیر سے رہا کر یہ قید سے نکلکر آفت کر دیگا رہا ایک امر وہ اس بات کو ضرور
کہیگا کہ دین اسلام قبول کر پھر تیرا کیا نقصان ہی اگر کوئی یہ کہے کہ ہم تیری معشوقہ دلائے
دیتے ہین تو ہمکو سجدہ کر تو مین اُسکو ضرور سجدہ کرون نہ یہ کہ وہ تو ایک مذہب اسلام رکھتا ہی
جسکو کرورون نے اختیار کیا ہی اور سب مذہبون پر یہ مذہب افضل ہی اور برحق ہی اور مذہب
تباہ و برباد ہوتے گئے مگر اِسکو ترقی ہوتی گئی یہ دین برحق و سچا ہی اگر وہ اس امر کو کہینگے
تو مین قبول کرونگا یہ باتین دل سے کرکے فکر کرنے لگا کہ کس تدبیر سے رہا کرون فکر کرتے
کرتے خیال مین آیا کہ کچھ لشکر لیکر اور کسی خدا پرست سردار زبردست کے نام کا نعرہ کرکے

زندانخانے پر جا کر گرادر پاسبانون کو قتل کر کے اُس جوان خداپرست کو رہا کر کے لا اُس سے اپنا درد دل بیان کرون یہ سوچکر خیال کرنے لگا کہ اب کس بہادر خداپرست کا نعرہ کرون کہ جو کہ نامبر آوردہ اور ذی مرتبہ صاحب لیاقت ہو خیال کر کے اُٹھا اور الماری سے کتابین اور پرچہ اخبار نکالے اِس خیال سے کہ اِن کتابون مین جو کہ اہل اسلام کی بہادری اور جوانمردی سے مملو ہین کسی بہادر زبردست کا نام دیکھلون جیسے کتاب کھولی پہلے ہی نگاہ اُسکی ملک قاسم کے نام پر پڑی اب جو دیکھا تو اُس بہادر کے واقعات جو نگاہ سے گزرے بہت پسند کیا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ یہ جوان جو کہ یہان اسیر ہوا ہی یہ اُسکا باپ ہو یعنی ملک قاسم اِس جوان کا فرزند ہو پس ملک قاسم ہی کے نام کا نعرہ کرو دیوانے نے نعرہ یاد کر لیا اور یہ بھی دیکھ لیا کہ یہ جوان ملک قاسم ہمیشہ سرخپوش رہتا ہو بس جب دیکھ چکا اپنے سردارون کو طلب کیا وہ حاضر ہوے اُسنے کہا کہ تم لوگ یہ تدبیر کرو کہ دس ہزار سوارونکو حکم دو کہ وہ لباس سُرخ سے آراستہ ہو کر اور منھ پر نقاب ڈالکر دس بجے رات کو زیر قلعہ آکر کھڑے ہون مین آؤنگا انکو اپنے ہمراہ لیکر ایک کام کو جاؤنگا اور تم لوگ بھی مسلح و مکمل ہو کر آنا اُن سب نے عرض کی بہت بہتر اُسیوقت دس ہزار سوار انتخاب کر کے اُنکو لباس سُرخ و نقاب سے آراستہ کیا اور خود بھی آراستہ ہوے اور قریب پہر رات گئے زیر قلعہ آکر کھڑے ہوے اور دیوانے کا انتظار کرنے لگے یہان دیوانہ یہ حکم دیکر انتظار شب مین اپنے مقام پر بیٹھا ہوا تھا جب شام ہوئی اِسنے خاصہ کھایا ذرا مسہری پر جا کر لیٹا کہ اِسکی آنکھ لگ گئی خواب مین کیا دیکھتا ہی کہ ایک مرد بزرگ باریش سفید چہرہ نورانی درویش وضع سرہانے کھڑے ہوے ہین ایسا کچھ رعب رُخ سے پیدا ہوا کہ دیوانہ اُسی عالم خواب مین کھڑا ہو گیا جھک کر سلام کیا اُن مرد بزرگ نے اپنا ہاتھ اِسکی پشت پر پھیرا اور کہا کہ اے تیغیر دیوانہ شاباش و مرحبا تو نے بہت اچھا کام کیا اے دیوانے تیرا انجام اچھا ہوگا تجھکو لازم ہو کہ تو علمشاہ کی پیروی کر اُسکو اس قید سے رہا کر وہ تجھکو تیری معشوقہ سے ملا دیگا اُسکے وصل سے تیرے دل کو شاد کریگا اِن لوگون کی اطاعت مین دونون جہان کی راحت حاصل ہوتی ہو تیرے دل مین بہت عمدہ خیال پیدا ہوا تو بڑا نیک ہی تجھکو لازم ہو کہ دین اسلام قبول کر یہ فرما کر اُس دیوانے کو جہنم و بہشت

دکھائی اور فرمایا کہ جو خدا پرست ہوگا اُسکے لیے یہ مقام ہی اور جو اور دوسرا دین رکھتا ہوگا وہ
اِس آگ مین جلایا جائیگا دیوانہ یہ واقعہ دیکھکر بہت خوف زدہ ہوا اور کانپنے لگا عرض کرنے لگا
کہ مجھکو آپ مسلمان فرمایئے اُن مرد بزرگ نے کلمہ تعلیم کیا دیوانہ اسی عالم خواب مین کلمہ پڑھکر مسلمان
ہوا جب کلمہ پڑھ چکا اُسوقت اُن مرد بزرگ نے فرمایا کہ اب اُٹھ اور جا تیرا اے رہائی علمشاہ کیو
تیرے ہمراہی بموجب تیرے حکم کے مسلح و مکمل زیر قلعہ تیرا انتظار کر رہے ہین اب عرصہ نہ کر ورنہ
وقت ہاتھ سے جاتا رہیگا یہ جو کہا دیوانے کی گھبرا کر آنکھ کھلگئی دیکھا کہ قریب سوا پہر رات
کے آئی ہی فوراً اُٹھا لباس سرخ سے آراستہ ہوا ہتھیار لگا کے نقاب منھ پر ڈالی بیرون قلعہ
آیا یہان خادم مرکب لیے ہوئے کھڑا تھا انتظار کر رہا تھا کہ دیوانہ آیا خادم نے سلام کیا یہ
مرکب پر سوار ہوا اور بیرون قلعہ چلا خادم سے کہا کہ تو اِسی مقام پر ٹھہر وہ ٹھہر گیا یہ در قلعہ کھلوا کر
بیرون قلعہ آیا دور سے دیکھا کہ زیر قلعہ سردار مع سوارون کے کھڑے ہوے ہین اور قلعہ
کی طرف دیکھ رہے ہین یہ مرکب اُٹھا کر اُدھر کو چلا اُن سب نے دیکھا کہ ایک سوار اِدھر کو آتا
ہی آواز دی کہ کون آتا ہی دیوانے نے کہا کہ مین ہون اب سب کو معلوم ہوا کہ ہمارا افسر ہی
سب نے سلام کیا دیوانے نے سردارون سے کہا کہ سب تیار ہین اُنھون نے عرض کی کہ
سب حسب الحکم موجود ہین اُسوقت دیوانے نے سردارون سے کہا کہ مین تمکو آگاہ کرتا ہون
کہ وہ جو خدا پرست اسیر ہوا ہی اُسکے رہا کرنے کو جاتا ہون کیونکہ میرے اور ماموں جان کے
دشمنی ہوئی ہی لہٰذا مین اُنکے قیدی کو ضرور رہا کر دونگا تا کہ اُنکو صدمہ ہو لیس مین اِس جوان
کے فرزند کا نام لیکر اور اُسکے نام کا نعرہ کر کے پاسبانون پر گرونگا اُنکو قتل کر کے اُس جوان
کو رہا کر لونگا اِس امر کا خیال رہے کہ یہ راز کسی پر نہ ظاہر ہو اور کوئی اس حال سے آگاہ نہو
کہ مین ہون سب یہی جانین کہ اِس جوان کا فرزند ہی جب مین نعرہ کر کے اور تلوار لیکر پاسبانون پر
گرون تو تم بھی فوراً حملہ کرنا اُنکو دم لینے کی مہلت نہ دینا کہ وہ دریافت نہ کر سکین اور ایک
کو زندہ نہ چھوڑنا سب نے عرض کی کہ ہم آپ کے تابع حکم ہین اگر آپ فرمایئن تو ہم آپ کے
ماموں سے مقابلہ کرین سر میدان اُنکو ٹوک لین دیوانے نے کہا کہ وہ وقت یہی ہی اطمینان رکھو
یہ کہکر اور سب کو خوب سمجھا بجھا کر اُنکو ہمراہ لیکر مرکب کو مہمیز کر کے طرف شہر کے چلا یہ حالات شہر کے

بخوبی واقف ہی ہر مقام سے آگاہ ہی بہ مثل سچ ہی کہ گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے اس سے کوئی مقام
پوشیدہ نہین ہی یہ فوراً مع دس ہزار سپاہ کے بہ تدبیر داخل شہر ہوا جب سے عنطاق شکار کو گیا
ہی رات بھر شہر پناہ کا دروازہ کھلا رہتا ہی نہ معلوم بادشاہ کسوقت تشریف لائے اور پھاٹک بند
ہو تو ہمپر عتاب نازل ہو اِس سبب سے یہ بلا خوف و خطر داخل شہر ہوے انکو دروازہ کھلوانا
بھی نہ پڑا ہان اگر درِ شہر پناہ بند ہوتا تو مشکل پڑتی راوی بیان کرتا ہی کہ جب یہ داخل شہر ہوے
دیوانہ مع کل لشکر کے طرف زندان خانے کے مرکب اُٹھا کر چلا یہ تو ادھر سے جاتا ہی وہا نکا
حال ملاحظہ ہو کہ نخوت شیر صورت در زندان پر دنگل بچھائے ہوے بیٹھا ہی سامنے
صندلی پر سپر و تلوار رکھی ہوئی ہی خادم سامنے پس پشت دست بستہ کھڑے ہین ایک داروغہ
زندان خانہ دنگل پر بیٹھا ہی اُسکے بھی ملازم کھڑے ہین باہم دونون مین باتین ہو رہی ہین اور
دس ہزار سوار گرد زندان خانہ اُترے ہوے ہین کچھ سوار گرد زندان خانہ مسلح و مکمل پھر رہے
ہین باقی بستر بچھائے ہوے بیٹھے ہین کسی مقام پر وہ بد تماش تاش کھیل رہے ہین کسی جگہ پر
بادشاہ جنگ ہو رہا ہی کہین چوسر بچھی ہوئی ہی دس دو دو بارہ کی صدا بلند ہی کھیلنے والا بدرنگ
ہی کہین پچیسی کھل رہی ہی پچیس تیس کی صدا آرہی ہی گوٹ پر گوٹ پٹ رہی ہی کہین شطرنج کے کھیل
مین فیلسوار و پیادے لڑ رہے ہین کہین سولہ گٹی ہو رہی ہی کہین کاپ تین مین پو نیکلے کا شور ہی
کہین سُولی مین نو ۹ سات کا زور ہی کہین طبلہ پر تھاپ کہین ستارہ کی صدا بلند ہی کوئی بے تکا
بے سُری تان لے رہا ہی کوئی دارا بجا کر جرس کی دھن مین خیال خام مین بر ست ہی غرض ہر
ایک اپنے رنگ مین مبتلا ہی یہی فکر ہی کہ کسی طور سے رات بسر ہو جائے اور قیدی بھی
یہان سے بادشاہ کے پاس چلا جائے ایسا نہ ہو کہ ہم سو جائین حریف موقع پاکر او رہمکو غافل
دیکھکر اپنا کام کر جائے کوئی اپنی معشوق کو بغل مین لیے ہوے بیٹھا ہی باہم راز و نیاز ہو رہا ہی
جام شراب چل رہا ہی عجب رنگ کی صحبت ہی مگر سب کے پاس سپر و تلوار رکھی ہوئی ہی طلایہ
پھر رہا ہی صدا اے حاضر باش و ناظر باش و بیدار باش و ہوشیار باش کی بلند ہی پنج شاخے
جل رہے ہین روشنی خوب ہو رہی ہی دور تک کا آدمی دکھائی دیتا ہی ایک لٹھا جل رہا ہی
حقے بھر بھر کے پیے جا رہے ہین یہ لوگ تو اس بند و بست مین بیٹھے ہین ذرا سا کھٹکا ہوا

سب ہوشیار ہوگئے ایک نے دوسرے کو آواز دی مگر دیوانہ جو یہان اگر پہونچا اُسنے جو یہ بندوبست دیکھا اپنے ہمراہیون سے کہا کہ بہت چوکی پہرہ ہی کچھ پرواہ نہین تم سب خبردار ہو جاؤ مین نعرہ کرکے اِن سب پر گرتا ہون راوی بیان کرتا ہو کہ اِسقدر تو پاسبانی و ہوشیاری تھی مگر ایک سمت زندان خانے کی خالی تھی اُسطرف کوئی نہ تھا سوا سے چند خدمتگارون کے اُسی طرف یہ لوگ آئے تھے جیسے دیوانہ قریب اِن سب کے پہونچا اور اِن لوگون کے کان مین سم مرکب کی صدا آئی ہر ایک نے سر اُٹھا کر دیکھا چونکہ روشنی تھی سب نے دیکھا کہ ایک نقابدار خوش مرکب پر سوار اسطرف کو آتا ہو اور اُسکے عقب مین بہت سے نقابدار ہین اِن لوگون نے بڑھ کر آواز دی کہ تم کون لوگ ہو اور اِدھر کو کیون آتے ہو یہ زندان خانہ شاہی ہو یہان ایک بہت بڑا مجرم شاہی قید ہو اِدھر سے کسی کے آنے کا حکم نہین ہو دیوانے نے اُنکے اِس کلام کو سُنا مگر کچھ جواب نہ دیا بلکہ اور مرکب کو تیز کر دیا جبتک وہ لوگ ہوشیار ہون دیوانہ مع اپنے ہمراہیون کے اُنکے سر پر پہونچ گیا اور ایک مرتبہ تلوار علم کرکے پکارا کہ ای کافران بیحیا و ای نابکاران پُر دغا گذارم کہ از دست من زندہ و سلامت بدر روید منم ملک قاسم عالیشان منم شاہزادہ خاور سیاہ منم لال خفتان خونریز خاوری **نعرۂ ملک قاسم**

ملک قاسم آن شاہ خاور سیاہ	زنم تیغ برابر نیزہ بہ ماہ ‖ دگر ‖ آفتاب مشرق دین پروری
شہسوار لال پوش خاوری	یہ نعرہ کرکے اور تلوار لیکر جو گرا قتل کرنا شروع کیا جو سامنے

آیا وہ دو ٹکڑے تھا اِسکا حملہ کرنا تھا کہ اِسکے ہمراہی بھی آ پڑے وہ جبتک خبردار ہون اُسوقت سیکڑون کا خاتمہ ہو گیا غُل پڑ گیا کہ قید خانے پر خداپرست آکر گرے ہر طرف سے وہ سوار پیادے تلوارین و خنجر لیکر چلے جو کہ گرد زندان پہرہ دے رہے تھے بازار مرگ گرم ہو گیا ملک الموت روحین قبض کرنے لگے راوی بیان کرتا ہو کہ یہ لوگ اِس حال سے آگاہ نہ تھے کہ یہ سانحہ گذریگا اگر آگاہ ہوتے تو اِسقدر غافل نہ ہوتے جبتک طیار ہون بہت قتل ہو گئے جو باقی رہے مسلح و مکمل ہو کر لڑنے لگے دیوانہ ہر مرتبہ نعرہ کوہ شگاف کرتا ہو بنام قاسم ذی جاہ اُسکے نعرے کی صدا سے لوگون کے دل ہلجاتے ہین کیونکہ یہ لوگ اِن لوگون کی بہادری سے بخوبی آگاہ ہین اور سُن چکے ہین ہر مرتبہ سو دو سو مر کر گرتے ہین ہزارون خاک پر تڑپ رہے

ہین مثل مرغ نیم بسمل لوٹ رہے ہین ایک تلاطم برپا ہی صدا ے ہو حق بلند ہی بزن و بکش کی صدا بلند ہی چقا چاق خنجر نکل رہی ہی کسی مقام پر تلوار چل رہی ہی اسکی جھنکار بلند ہی شپا شپ کی صدا آرہی ہی صدا ے سمہا ے مرکبان سے زمین ہل رہی ہی ایک قیامت برپا ہی وہ مقام تیک آہنگران معلوم ہوتا ہی گھٹا ے سپران اٹھی ہوئی ہی اُسمین برق شمشیر کوند رہی ہی مینھ سپر دن کا برس رہا ہی دریا ے خون جاری ہی اُن سب پر ہراس طاری ہی ہنگامۂ رستخیز برپا ہی ایسی تلوار شب کو کبھی نہین چلی جیسی اسوقت چل رہی ہی سب اپنے اپنے مقام پر بے خوف غافل سورہے تھے کسی کو کیا خبر کہ یہ آفت شہر مین شب کو برپا ہوگی یہ شور و غل جو برپا ہوا ہر ایک اپنے مکان مین بیدار ہوا مگر صدا کان مین آرہی ہی خاموش سب بیٹھے ہوے سن رہے ہین کوئی گھر سے نہین نکلتا ہی راوی بیان کرتا ہی کہ جب یہ ہنگامہ برپا ہوا اور وہ سوار لڑنے لگے اور قتل ہونے لگے نخوت در زندان پر بیٹھا ہوا تھا اُسنے جو یہ شور سُنا کان کھڑے کیے سر اُٹھا کر دیکھا کیا دیکھتا ہی کہ میرے سوارون سے جو کہ پہرے پر ہین اور ایک نقابدار سے مقابلہ ہو رہا ہی وہ نقابدار لڑتا ہوا اُنکو قتل کرتا ہوا اِدھر کو آتا ہی اُسکے عقب مین اور بہت سے نقابدار ہین سب کا رُخ اِدھر کو ہی یہ دیکھ رہا تھا اور قصد کیا تھا کہ اُٹھکر اسکو روکون کہ چند سوارون نے آکر کہا کہ اے سردار غضب ہوگیا کہ کوئی سردار یا عزیز اس جوان کا جو کہ قید ہی لشکر خداپرستان کا اسکے قید ہونے کی خبر پاکر اور سپاہ اپنے ہمراہ لیکر آپڑا ہی ہم سبکو قتل کر رہا ہی دیکھیے وہ سامنے لڑ رہا ہی ذرا چلکر روکیے ہمارے روکے نہین رکتا ہی اُسنے آتے ہی آفت برپا کردی ہزارون کو قتل کیا نخوت نے کہا کہ کچھ معلوم ہوا کہ کون ہی انھون نے جواب دیا کہ دریافت کس سے کرین ہم تو غافل تھے وہ آپڑا مگر ہان یہ اُس سے ثابت ہوا نعرہ کرنے سے کہ خداپرست ہی اور ملک قاسم نام ہی نخوت نے کہا کہ معلوم ہوا یہ جوان خداپرست جو کہ اسیر ہی اُسکا فرزند ہی کیونکہ مین نے اخبار مین دیکھا تھا داغی بڑا بہادر ہی بہت زبردست ہی پرچۂ اخبار مین دیکھا تھا کہ اِس جوان یعنی قاسم نے سات برس کے سن مین کوئی طلسم تھا کہ اُسکا نام طلسم افراسیابی تھا فتح کیا ایک پہلوان ترک پوش بلطاقی تھا اُسکا اٹھارہ دن تعاقب کرکے بارگاہ کیخسرو مین قتل کیا اُسکی قضا اسکو یہان لائی ہی میرے ہاتھ سے

مارا جائیگا انھون نے عرض کیا کہ پھر تشریف لے چلیے دیکھیے وہ تو آفت برپا کر رہا ہی یہ سُنکے نخوت
اپنے دنگل پر سے بل کر کے اُٹھا اور جھوم کر چلا داروغہ زندان خانہ بھی یہ خبر سُنکے اپنے مقام سے
چلا اسکے عقب مین نخوت نے پلٹ کر ایک سوار سے کہا کہ تو جا کر چھاؤنی مین اس حال کی خبر
کر اور کوتوال شہر کو آگاہ کرین جا کر اس جوان کو قتل کرتا ہون وہ لوگ آکر اِسکے ہمراہیون سے
لڑین اور سب کو قتل کرین یہ سُنکے وہ سوار تو اُدھر گیا اپنے کو سب کے ہاتھ سے بچا کر نکل گیا
اِدھر نخوت جست کر کے مقابلے مین دیوانے کے پہونچا للکارا کہ او نقابدار مغلوک پروردگار
یہ کون سی نامردی ہی کہ ہم سب کو غافل پا کر بوقت شب آ کے گرا ہی اگر یہی امر منظور تھا اور بہادر
تھا تو وقت سحر جب یہ جوان زیر تیغ بٹھایا جاتا اُسوقت آ کر بادشاہ کے سامنے رہا کر لیجاتا
تو تیرا نام ہوتا نقابدار نے جواب دیا کہ تو کوئی ہمارا اتالیق ہی جو ہمکو تعلیم کرتا ہی جو ہمارا جی چاہا
ہمنے کیا تو جس قصد سے آیا ہی اپنا کام کر یہ جائے رزم ہی نہ جائے بزم یہ سُنتا تھا نخوت نے جواب دیا
کہ تو بڑا مغرور معلوم ہوتا ہی تو میرے ہاتھ سے مارا جائیگا کیا اب تو زندہ بھی بچکر جا سکتا ہی نقابدار
نے کہا یا تو میرے ہاتھ سے مارا جائیگا یا مین تیرے ہاتھ سے قتل ہونگا یہ صدا جو نخوت نے
سُنی کچھ کانون کو آشنا معلوم ہوئی حیران ہوا کہ یہ آواز مین نے سُنی ہی خیال کرنے لگا فوراً
خیال آیا کہ یہ صدا تو بادشاہ کے بھانجے تخیز دیوانہ کی مشابہ ہی کیا یہ وہی دیوانہ ہی پھر خیال ہوا
کہ اسکو کیا ایسی ضرورت ہی جو وہ آکر ہمکو قتل کریگا اور ماموں سے دشمنی پیدا کریگا معلوم یہ
ہوتا ہی کہ اُس خداپرست کی آواز مثل اُسکی آواز کے ہی اکثر ایسا ہوتا ہی کہ ایک صورت کے
دو انسان ہوتے ہین سر مو فرق نہین ہوتا ہی پس آواز مشابہ ہونا کوئی عجب کی بات نہین ہی
یہ خیال کر کے کہا کہ او نقابدار تو نہ مانیگا دیکھ مین تجھکو سزا دیتا ہون یہ کہکر نیزہ کا وار کیا مگر
نقابدار نے نیزے کو پکڑ لیا اور جھٹکا دیکر چھین لیا اور وہی نیزہ لیکر اب جو سینے پر مارا تمام
سنان نیزہ پار تھی اُسی نیزے پر اُٹھا کر زمین پر مارا اور مرکب اُسپر دوڑا دیا کہ اُسکے استخوان
سرمہ سا ہوگئے داروغہ زندان نے جو یہ حال دیکھا جست کر کے آیا تلوار کا وار کیا نقابدار
نے خالی دیکر اب جو ہاتھ مارا شمشیر خونبار تڑکے دو ٹکڑے کیے اِن دونون کا مرنا تھا اور زیادہ
ہلچل مچگئی اب تو سب بھاگنے لگے اِدھر نقابدار کے ہمراہیون نے قیامت برپا کر دی سبکو

گھیر کر مار لیا کچھ سوار اپنی جان بچا کر بھاگ کھڑے ہوے راوی بیان کرتا ہی کہ دس ہزار سوار تھے اُنمین سے پانچ ہزار کام آئے اور پانچ ہزار بھاگ گئے طرف چھاونی کے اس خیال سے کہ چلکر اہل لشکر کو اِس حال سے آگاہ کرین پس اب جو دیوانے نے میدان کو سواے لاشون کے خالی پایا مرکب پر سے اُترا در زندان کے قفل کو توڑا اپنے ہمراہیون سے کہا کہ تم لوگ گرد اس زندان خانے کے حلقہ کرلو اگر کوئی آئے اُس سے لڑنا مین اس جوان کو اندر سے رہا کرکے لاتا ہون اُسکے بعد اپنے قلعے کو چلونگا اُن سب نے بموجب حکم حلقہ کر لیا اُسنے قفل توڑا زنجیر کھولکر اندر کو چلا راوی بیان کرتا ہی کہ علمشاہ ایسے یاد مین ملکہ آہو چشم کی محو تھے کہ انکو اس معرکے کی خبر بھی نہ تھی کہ بیرون زندان کیا ہو رہا ہی لبون پر کبھی آہ تھی کبھی شکوہ فلک تھا گاہ شکایت تقدیر سامنے تصویر ملکہ پھر رہی ہی زندان مین تاریکی اِسقدر تھی کہ ہاتھ کو ہاتھ نہین دکھائی دیتا تھا یہ ہمیشہ رفیقون اور روشنی مین بیٹھنے والے اب تاریکی اور تنہائی ہی کہ نکوئی ہمدم نہ مونس و غمگسار اسیر تاریکی بلبل روح قفس جسم مین تڑپ رہی تھی بار بار یہ شعر پڑھتے تھے شعر اِس پھڑکنے پہ مرے تو نہ خفا ہو صیاد * قفس تنگ ہی اور تازہ گرفتاری ہی * کبھی کبھی شب غم و شب فرقت کو مخاطب کرکے یہ شعر پڑھتے تھے شعر شتابہ رہنا تو تو ای شب غم * جھپکی نہین آنکھ مصحفی کی * گاہ یاد آہو چشم مین اور اپنی بیکسی و تنہائی کو خیال کرکے اور ملکہ کی ونا کو خیال کرکے یہ چند شعر زبان پر لاتے تھے غضب یہ تھا کہ نیند شب تاریک و تنہائی مین نہ آتی تھی اپنے نزدیک صبا کو مخاطب کرکے یہ اشعار اپنی زبان سے جاری کرتے تھے اشعار

ای سر راہ یار رو رو دہ	دیتا تھا پیام یہ صبا کو	ای باد صبا مرے دل آرام
لیجا تو یہ غمزدہ کا پیغام	ای چشم و چراغ جان عاشق	وی تو گل بوستان عاشق
جسدم سے ہوئی تری جدائی	دیوانے پہ تیرے آفت آئی	کھویا سا گیا ہون جستجو مین
آوارہ ہون تیری آرزو مین	گھر بار تمام مجھسے چھوٹا	اندوہ نے تیرے مجھکو لوٹا
بے گھر مین ہوا ہون اپنے گھر سے	بیزار ہون مادر و پدر سے	ہر چند کہ قابل جفائیم
رحم آر کہ بندۂ خدائیم		

کبھی علمشاہ گھبراتے تھے اور ملکہ کی الفت و محبت یاد کرتے تھے اور یہ شعر پڑھتے تھے شعر نہ قاصدے نہ صبائے نہ مرغ نامہ برے * کہے کسی

ماتھے بر دو خبر سے ✤ گاہ یہ خیال ہوتا تھا کہ نہ معلوم اُسکا میری جدائی مین کیا حال ہوگا کیونکر گذری ہوگی وہ باز نہ معلوم اُسکو کدھر لیگیا نہ معلوم اُسکو نوچکر کھا گیا ہائے کس بیکسی اور ناچاری سے دم نکلا ہوگا اگر وہ باز صحرائی تھا تو ضرور اذیت دی ہوگی ورنہ جیسا تیرا خیال ہو کر باز سحر تھا تو جسکا وہ باز تھا اُسکے پاس لیگیا ہوگا نہ معلوم وہ کسطور سے پیش آیا افسوس آہو چشم نے میری الفت و محبت مین اپنی جان مفت دی اور ہمسے کچھ نہ ہوسکا یہ خیال کرکے اشک آنکھون مین بھر لائے اور اپنے دل کو مخاطب کرکے یہ اشعار پڑھنے لگے اشعار کہون کیا جو گذرتے ہین دل پہ الم غم دل کی کسیکو خبر ہی نہین ✤ مرا ہجر مین جسکے یہ حال ہوا اُسے حال میرے نظر ہی نہین ✤ نہ تو آتی ہے نیند کہ سو ہی رہون نہ انیس ہے کوئی کہ بات کرون ✤ شب ہجر کی کس سے درازی کہون یہ وہ شب ہے کہ جسکی سحر ہی نہین ✤ گاہ اپنی تنہائی و بیکسی اور ملک کی باتین یاد کرکے روتے تھے اور سر کو حلقۂ زنجیر سے پٹکتے تھے اور کہتے تھے کہ او خالق اکبر ملک الموت کو حکم فرما کہ وہ میری روح کو آکر قبض کرلین مجھسے یہ صدمے نہین اٹھ سکتے ہین کس کس باتون کا غم کرون لشکر سے جدائی کا صدمہ کرون یا عزیزون سے جدا ہونے کا رنج کرون یا آہو چشم کی باتون کو یاد کرون وہ اُسکا ہر منزل پر رحمت دینا میری ہمراہی سے نہ جانا اپنے یگانون سے جدا ہونا آبرو کا خیال نہ کرنا کیا کیا یاد کرون یا اس امر کا رنج کرون کہ یہ تاریکی جو تاریکی قبر سے بدتر ہے نہ یہان ہمدم ہے نہ مونس ہے کوئی جسے اپنا حال کہون الٰہی کس بلا مین مبتلا ہوا ہون میرے حال پر رحم کر بس بیقرار ہو کر یہ چند شعر غزل کے بحالت تنہائی پڑھنے لگے غزل

اتنا سلوک ہمسے تو او روزگار کر	لے عدو کے پاس سے اسکو ابھار کر
حسرت بھری نگاہون سے پھر اسکو دیکھلون	او موت اتنی دیر تو اور انتظار کر
او چرخ جسطرح ہو عدو اس سے ہم بغل	اسکے گلے کا یون ہی مجھے بھی تو ہار کر
اس عشق کی بلا مین تو او دل پھنسا چکا	کچھ اور گل کھلا نہین اب اضطرار کر
وہ مرگیا اٹھاتا تھا نالون سے جو فلک	کرتے تھے قصد یہ اسکی گلی مین پکار کر
کتنا ہو جوش عشق یہ اک دل جو مال کیا	سو دل جو پاس ہون تو سبھون کو نثار کر

بھلا ہو اب تڑپ نہ بس ای دل قرار لے　　پہونچینگے اُس تک اتنی ہی شب بھر گذار کر

نگاہ علمشاہ ناچار ہوکر اندھیرے سے گھبراکر خداوند کریم سے یہ دعا کرتے تھے کہ ای کریم
کارساز و ای رب بے نیاز تو مسبب الاسباب ہی کوئی سبب ایسا پیدا کر دے کہ یا تو
نجات ہو جائے اِس قید سے یا جلدی رات تمام ہو اور سحر قتل ظاہر ہو تا کہ میرا سر تن سے
جدا کیا جائے مین اِس آفت سے نجات پاؤن اب تو یہ تکلیف نہین اُٹھ سکتی ہی تو بڑا کریم
ہی اور اپنے بندون کا ہر امر مین کفیل ہی تو رحم کر یہ دعا کرتے تھے اور چند شعر پڑھتے تھے شعر

ای کارکشائے بستہ کاران　　مقصود دہِ اُمیدواران　　ہم منشی صد نکات ہی تو
ہم ناظم کائنات ہی تو　　ہی کعبہ و دیر مین ترا شور　　ہوران ضعیف کو ترا زور
توہی ہی دوائے دردمندان　　تو ہی ہی امید مستمندان

یہ دعا کررہے تھے اور سر
زانوے غم پر رکھا ہوا تھا کہ یکایک کان مین آواز دروازہ وا ہونے کی آئی یہ خیال
ہوا کہ لوگ تیرے لینے کو آئے ہین شکر ہی کہ اب نجات ہو جائیگی قید غم سے یہ سوچکر
سر اُٹھایا طرف در کے دیکھا چونکہ تاریکی از حد تھی کچھ نہ دکھائی دیا کہ دروازہ کسنے کھولا
اور کون اندر آیا اُدھر دیوانے نے جو تاریکی پائی آواز دی کہ روشنی بہت جلد لاؤ
یہان اندھیرا بہت ہی یہ کہنا تھا کہ ایک سوار روشنی لیکر اندر آیا اب جو روشنی آئی وہ
تاریکی برطرف ہوئی دیوانے نے دیکھا کہ ایک جوان مثل آفتاب کے چہرہ روشن
لباس فاخرہ پہنے ہوے مگر سب خون مین آلود طوق و زنجیر سے مسلسل سر پر زخم اور
خاک پر بیٹھا ہوا ہی دیکھتے ہی اِسکے دل مین محبت پیدا ہوگئی اُدھر علمشاہ نے دیکھا کہ
ایک نقابدار مسلح و مکمل دروازہ کھولکر اندر آیا روشنی ہمراہ ہی اُنھون نے اُسکو دیکھا کہ
زنجیر مین حرکت پیدا ہوئی کھڑکھڑاہٹ کی صدا آئی اب دیوانہ علمشاہ کی طرف چلا آکر
قریب کھڑا ہوا اور پکارا کہ ای جوان گھبرا نہین مین تمھارا دوست ہون تمکو رہا کرنے آیا
ہون سب پاسبانونکو تہ تیغ کیا اب کوئی خوف نہین ہی اُٹھو میرے ہمراہ چلو بڑی محنت
و مشقت سے یہان آکر پہونچا ہون مین آپکو اپنے مکان پر لے چلونگا مجھکو آپ سے
بہت ضروری کام ہی علمشاہ نے اُسکی طرف دیکھکر فرمایا کہ مجھکو مرنے سے کوئی خوف نہین

زمین ڈرتا ہون موت کو حیات جانتا ہون موت سے ڈرنا کیا ای نقابدار مجبور اس امر
سے ہو گیا کر بسبب کثرت زخم کے اور از روے بلوے کے اسیر کرلیا ورنہ یہ بھی ممکن تھا کہ
کوئی مجھکو اسیر کرتا خیر الحمد گذشت گذشت یہ جو تمنے کہا کہ مجھکو آپ سے بڑی ضرورت ہو ای بھائی
مین اس لایق کب ہون کہ کسی کی ضرورت کو بر لاؤن ایک غریب بیکس وطن آوارہ اور
بے دست و پا یہ صرف آپ کی مہربانی ہو کہ آپ نے میری رہائی کی کوشش کی اسکی جزاے
خیر آپ کو خداوند کریم دیگا اب اپنے نام نامی و اسم گرامی اور اپنی حالت سے و نیز اس ضرورت
سے آگاہ فرمایے کہ جس ضرورت کے سبب سے آپ نے اتنی بڑی کوشش فرمائی کہ میری رہائی
کے لیے یہان تشریف لاے کسیکا خوف نہ کیا دیوانے نے جواب دیا کہ ای آقاے من
آپ میرے ہمراہ وہانتک تشریف لے چلین کیونکہ یہان زیادہ موقع ٹھہرنے کا نہین ہو
ایسا نہ ہو کہ یہ خبر مشہور ہو جاے اور لشکر آ جاے تو بڑی خرابی ہو اور پھر بڑی دقت سے
نکلنا ہو ساری میری محنت برباد ہو مین اپنا حال اپنے مکان پر چلکر عرض کرونگا درا اپنا
درد دل بیان کرونگا یہان نہین عرض کر سکتا ہون علمشاہ نے فرمایا کہ ای بھائی مین کیونکر
اتنا بڑا احسان تمھارا لون جبتک کہ مین اُس حال سے آگاہ نہ ہو لون کہ جسکے لیے تمنے
زحمت گوارا کی ہو آیا مین اسکو پورا بھی کر سکتا ہون میرے احاطۂ امکان سے باہر تو نہین
ہو کیونکہ اگر باہر ہو تو تمھارا احسان بھی ہو اور تم محروم رہ جاؤ اُسمین اپنے دل مین مجھکو برا
بھلا کہو گے اُسنے جواب دیا کہ میری یہ بھی مجال ہو کہ آپ کو برا بھلا کہون اور وہ کام آپ ہی سے
اجرا ہو گا اور ضرور آپ اسکو اجرا فرمائینگے کون ایسی مشکل ہو جسکو آپ حل نہین فرما سکتے
ہین یہ کہکر وہ قدم پر گرنے لگا اور عرض کرنے لگا کہ یہ سوہن آہن تراش حاضر ہو اس سے
قید کو رفع فرمایے اور تشریف لے چلیے علمشاہ نے اسکو سینے سے لگایا اور فرمایا کہ
مین مجبور ہون کہ تم اسطور سے کہتے ہو اور مجھکو تمھاری محنت و مشقت کا بہت خیال ہو لہذا
سوہن کی کوئی ضرورت نہین ہو جب قید کے رفع ہونے کا وقت آتا ہو اور رہائی کا زمانہ
ہوتا ہو تو قید خود رفع ہو جاتی ہو یہ فرماکر اور خانۂ زورین آکر اب چرخ جو مارا قید کو مثل
تار عنکبوت کے توڑ کر پھینکدیا باوجودیکہ بیرون خون سر سے بہ گیا تھا زخم سر اُسی طور سے کھلے

ہوے تھے مگر واہ ری طاقت وقوت کہ چار سو من کی قید کو توڑکر پھینکدیا یہ واقعہ دیکھکر وہ دیوانہ
دنگ ہوگیا اور دل مین بہت تعریف کی دوڑکر قدمون پر گرا بوسے لینے لگا علمشاہ نے گلے
سے لگایا اُسنے ہاتھ جوڑے عرض کی کہ جیسا مین آپ لوگون کے زور وطاقت کی تعریف سُنتا
تھا اُس سے زیادہ پایا بسم اللہ تشریف لے چلیے علمشاہ اُٹھ کھڑے ہوے کہ دیوانہ علمشاہ
کو ہمراہ لیکر چلا اِسنے عرض کیا کہ جلدی تشریف لے چلیے ایسا نہ ہو کہ کوئی آجائے فرمایا کہ تم خوف
کیون کرتے ہو اگر اب کوئی تمھاری طرف نگاہ کج دیکھیگا تو سزا پائیگا یا جو کوئی آئیگا وہ مارا
جائیگا مجبوری اُسوقت تک تھی کہ جبتک مین اسیر تھا اب اگر لاکھ بھی ہون جبتک میرے
دم مین دم ہی تمسے کوئی آنکھ نہین ملا سکتا ہی یہ تو اس قسم کی باتین کرتے ہوے اُسکے ہمراہ
تشریف لاتے ہین وہ اِنکی باتون کو سُنکے اپنے دل مین عشعش کرتا ہی اور تعریف کر رہا ہی اور
کہتا ہی کہ یہ لوگ واقعی بڑے بہادر ہین یہ تو بیرون زندان آتے ہین یہان بیرون زندان
سب ہمراہی دیوانے کے کھڑے ہین اپنے مالک کا انتظار کر رہے ہین اُدھر وہ سوار
کہ جسکو نخوت نے اِس غرض سے بھیجا تھا کہ جاکر کوتوال کو خبر کرو کہ وہ مع اپنے پیادون کے
آئے اور اہل لشکر کو اِس حال سے آگاہ کرو وہ مرکب پر سوار چلا جاتا تھا اُدھر سے کوتوال
مع اپنے پیادون کے روند پھرتا ہوا اور صدا اے حاضر باش و ناظر باش دیتا ہوا چلا آتا
تھا اور شہر کی گشت کرکے کہ کوتوال کے سم مرکب کی صدا کان مین آئی اِسنے جو خیال کیا تو
معلوم ہوا کہ کوئی اُس طرف سے آتا ہی کہ جدھر قید خانہ ہی اِسنے ڈانٹ کر آواز دی کہ
اِسوقت کون مرکب پر سوار آتا ہی یہ وقت کولنسا گھر سے نکلنے کا نکالا ہی اُس سوار نے
کوتوال کی آواز کو پہچان کر کہا کہ مین ہون اور اپنا نام بتایا اور کہا کہ کوتوال صاحب ذرا
ٹھہر جائیے مجھکو کچھ عرض کرنا ہی مین تو آپ ہی کے پاس جاتا تھا کوتوال نے جو اُسکا نام سُنا
اور معلوم ہوا کہ یہ وہ سوار ہی جو برا سے حفاظت قیدی مقرر ہوے ہین ٹھہر گیا اس وجہ
سے کہ نہ معلوم کس کام کے لیے میرے پاس جاتا تھا راوی کہتا ہی کہ اب کوتوال روند
پھر کر کوتوالی کو جاتا تھا جو اِس سے سامنا ہوا بس کوتوال اُسی مقام پر مع اپنے پیادون
کے ٹھہر گیا اِدھر سے یہ مرکب کو بڑھا کر قریب کوتوال آیا سلام کیا کوتوال نے جو اُسکو دیکھا

تو بدحواس پایا پوچھا کہ تم کس ضرورت سے میرے پاس جاتے تھے خیریت تو ہی تم تو اسوقت بدحواس معلوم ہوتے ہو اُسنے کہا کہ آپ کے پاس ہمارے افسر اعلی نخوت شیر صورت نے بھیجا ہی کہ اُسنے کہا اگر میری کمک کرین لہذا اس ضرورت سے مین آپ کی خدمت مین جاتا تھا اب آپ تشریف لیے جائیے مین چھاؤنی کو جاتا ہون تاکہ اہل لشکر کو خبر کر دون وہ لوگ ابھی آکر ان سب کو اسیر کر لین عرصہ نہ فرمائیے ایسا نہ ہو کہ وہ مار کوٹ کر نکلجائین تو بھر بڑی خرابی ہو اور بادشاہ کا عتاب نازل ہو کوتوال یہ سُنکے فورًا مع پیادون کے قیدخانے کی طرف روانہ ہوا اُس سوار نے جا کر چھاؤنی مین سب افسرون و اہل لشکر کو اس حال سے آگاہ کیا سب سو رہے تھے یہ خبر پا کر اُٹھے مگر بدحواس گھبراہٹ سے کمربندی ہونے لگی کوئی بجاے زیر جامے کے انگرکھا پانؤن مین پہننے لگا کوئی بجاے کرتے کے زیر جامہ گلے مین پہننے لگا کوئی بجاے سپر کے تکیہ اُٹھا کر لپشت پر لگانے لگا کوئی بجاے تیغے کے ترکش کمر مین لگانے لگا سب بسبب نیند کے بدحواس تھے دوسری جلدی یہ تھی کہ کسی طور سے جلد پہونچ جائین کسی کے پہلو مین زنڈی سو رہی تھی اب جو اُٹھی اور سب سامان سے درست ہوے اسکی چوٹی جو نظر آئی خیال کیا کہ کوٹرا پڑا ہی پکڑ کر کھینچنے لگے وہ سوتے مین سے چیخ مار کر اوئی کہکر اُٹھ بیٹھی اُنھون نے خفیف ہو کر چھوڑ دی وہ بولی کہ خداوند غارت کرین مین ڈر بھی گئی ہاتھون کلیجہ اُچھلنے لگا سامری کرے وہی ہاتھ ٹوٹین کہ جن ہاتھون سے میری چوٹی پکڑی وہ بولا کہ بی بی معاف کرنا مجھکو کچھ نیند مین نہ دکھائی دیا اُسنے کہا لو اور سنو موا اندھا ہو گیا ہی آنکھین پھوٹ گئی ہین یہ کہکر جل کھڑی ہوئی یہان تو کمربندی ہو رہی ہی ہر ایک فکر کر رہا ہی کہ جلدی پہونچین وہان کوتوال صاحب اُسوقت پہونچے کہ جب سب کا خاتمہ ہو گیا کوئی نہ باقی رہا جو باقی رہے تھے وہ بھاگ گئے اب سواے ہمراہیان دیوانے کے کوئی نہ تھا وہ سب مسلح و مکمل کھڑے ہوے تھے دیوانہ اندر تھا کہ کوتوال آ پہونچا دیکھا کہ لڑائی ہو معرکہ ہی مگر لاشین بہت سی پڑی ہین اور بہت سے لوگ گرد قیدخانہ کھڑے ہین کوتوال نے بڑھکر آواز دی کہ ای نخوت شیر صورت گھبرا نہین مین آپہونچا ہون ہان مار لو ان سب لوگون کو یہ جانے نہ پائین اُنھون نے یہ بھی خوف نہ کیا کہ یہ قیدی شاہی ہی

اور یہ شہر عنظا قیہ ہی بلاخوف و خطر چلے آئے اب یہ بچکر جاتے کہان ہین وہان تو وہ پہلے ہی راہی عدم ہو چکے ساری نخوت اُنکی اُنکے برے مقام سے نکلگئی مالک نے انگوٹھی اُوبھگت سے داخل جہنم کردیا کون جواب دیتا یہ لوگ خاموش کھڑے سُنا کیے پھر کوتوال نے پکار کر کہا کہ اے بھائی نخوت خاموش کھڑے ہو جواب نہین دیتے ہو کیا وہ لوگ بھاگ گئے یہ کہنا تھا کہ اُنھین سے ایک پکارا کہ کیا بک بک کرتا ہی کیسی نخوت اور کیسے وہ لوگ دیکھ وہ نخوت خاک پر مرے پڑے ہین اور اُنکے ہمراہی سب فرار کر گئے کیون تیری بھی قضا آئی ہی بس اپنی خیریت اگر چاہتا ہو تو سیدھا چلا جا ورنہ مثل نخوت کے تو بھی مارا جائیگا ادھر نہ آنا اب یہان ہمارا بندوبست ہی یہ سُننا تھا کہ اسکو غصہ آگیا اور پکارا کہ ہائین یہ کونسی تقریر ہی اب معلوم ہوا کہ تم وہی لوگ ہو جو کہ قیدی کے رہا کرنے کو آئے اور نخوت کو تم سب نے ملکر قتل کیا خیر میرے ہاتھ سے بچکر کہان جاتے ہو یہ کہکر اور تلوار لیکر چلا اور پیادون سے کہا کہ مار لو اِن سب کو پیادے بھی تلوارین لیکر چلے یہ لوگ تو آمادہ کھڑے تھے غٹ پٹ ہو گئے پھر تلوار چلنے لگی کہ اسی اثنا مین دیوانہ مع علمشاہ کے باہر آیا یہان آکر دیکھا کہ تلوار چل رہی ہے دریافت جو کیا تو معلوم ہوا کہ کوتوال مع پیادون کے آگیا اُس سے مقابلہ شروع ہو گیا علمشاہ نے دیوانے کی طرف دیکھکر فرمایا کہ بالکل خوف نہ کرو یہ فرما کر فرمایا کہ مرکب اگر کوئی ہو تو لاؤ وہان ہزارون مرکب اُن سوارون کے مارے مارے پھر رہے تھے جو کہ مارے گئے تھے فوراً ایک مرکب حاضر کیا علمشاہ مرکب پر سوار ہوے ایک تلوار اُٹھالی اسی حالت زخمداری مین تلوار علم کر کے پیادون پر جا پڑے وہ دیوانہ بھی لڑنے لگا اِنکا حملہ کرنا تھا ایک ہی حملے مین بھاگ کھڑے ہوے کوتوال کچھ اٹکا تھا کہ وہ بھی ہاتھ سے علمشاہ کے مجروح ہو بھاگا اِن سب کا بھاگنا تھا کہ دیوانے نے اپنے ہمراہیون کو آواز دی کہ بھائیو آؤ اپنے مقام کو چلو حریف بھاگ گئے مگر ایک کام کرنا کہ اپنے کشتون کے لاشے لیتے آنا یہان کوئی لاش نہ رہے یہ سُننا تھا کہ اُن سب نے فوراً اُن لاشون مین سے اپنے کشتون کے لاشونکو اُٹھا لیا اور مرکب پر ڈال لیا مگر چونکہ رات کا وقت تھا دوسرے جلدی تھی اسمین چار پانچ لاشین رہگئین اول تو دیوانے کے ہمراہی بہت کم کام آئے تھے قریب چار یا پانچسو کے

یہ لوگ اپنے خیال مین سب لاشین اُٹھا کر لے چلے دیوانے نے پوچھا لاشین اُٹھالین اُنھون نے
عرض کی جی ہان خوب اچھے طور سے دیکھ لیا اب دیوانے نے عرض کی **علمشاہ** سے کہ بسم اللہ
تشریف لے چلیے یہ کہکر مرکب اُٹھا لیا علمشاہ نے بھی مرکب کو مہمیز کیا دیوانے کا مرکب اُٹھانا
تھا کہ سب نے مرکب اُٹھا دیے دیوانے نے رُخ شہر پناہ کا کیا اُدھر کا حال ملاحظہ ہو کہ جب
اُس سوار نے چھاؤنی مین جاکر خبر کی تھی اور سب مسلح و مکمل ہونے لگے تھے چند افسرون
نے باہم راے کرکے تھوڑی سی سپاہ شہر پناہ پر بھیجدی تھی ایک افسر کے سپرد کرکے جسکا
نام **بہرام شیر خصال** تھا اور اُس سے کہا تھا کہ جو کوئی شہر کے اندر سے جائے اُسکو ہرگز
نہ جانے دینا نہ کسی کو شہر کے اندر آنے دینا اُسنے یہان در شہر پناہ کا بندوبست کیا تھا
اور شہر پناہ کو روکے ہوے کھڑا تھا اور باقی لشکر اُسطرف کو مسلح و مکمل ہوکر چلا تھا اور
قید خانے کی طرف یہ لشکر اُسوقت پہونچا کہ جب دیوانہ و علمشاہ کوتوال کے پیادون کو قتل
کرکے اور کوتوال کو مجروح کرکے اُنکو بھگا کر جا چکے تھے یہان آکر اُن لوگون مین سے
کسی کو نہ پایا سواے لاشون کے دیکھا کہ ایک مقام پر **نخوت شیر صورت** کی لاش پڑی
تھی اُسکے برابر داروغہ زندان پڑا ہوا تھا اور باقی وہ سب سوار مرے ہوے اور قتل
کیے ہوے پڑے تھے جو کہ براے پاسبانی مقرر ہوے تھے دو ایک پیادون کی
بھی لاشین تھین یہ حال دیکھکر اُن افسرون نے جو خبر پاکر اور سپاہ لیکر آئے تھے ہر
ایک خیال کیا کہ شاید وہ لوگ اِن سب کو قتل کرکے نکل گئے اب جو غور کیا زندان کی
طرف دیکھا تو اُسکا قفل ٹوٹا ہوا پایا دروازہ کھلا ہوا اب جو اندر آئے تو تمام قید شکست
پڑی ہوئی تھی قیدی ندارد تھا یہ واقعہ دیکھکر سب کو یقین ہو گیا کہ مار پیٹ کر اور قتل و قمع
کرکے وہ خدا پرست جو آکر گرے تھے قیدی کو رہا کر لے گئے ہمکو آنے مین عرصہ ہوا
مفت مین نخوت کی جان گئی یقین ہو کہ شہر پناہ کے طرف گئے ہونگے یہ خیال کرکے وہ
افسر اُس سپاہ کو لیکر شہر پناہ کی طرف چلے یہ لوگ راہ مین مین وہان جو دیوانہ و علمشاہ
مع اپنے ہمراہیون کے پہونچے عرض کر چکا ہون کہ دو ایک افسر کچھ سپاہ لیکر پہلے سے
شہر پناہ پر آکر راہ روک کر مستعد ہوکر کھڑے ہوے تھے کہ جو کوئی اِدھر آئیگا ہم اُسکو روکینگے

گر ڈیگا تو لڑینگے یہ لوگ اس انتظار مین کھڑے ہوئے تھے کہ ایکمرتبہ کان مین اِن سب کے سم مرکب
کی صدا آئی سوارون نے افسرون سے کہا کہ کوئی اِدھر کو آتا ہی خبردار ہو جائیے کیونکہ یہ وقت
اہل لشکر کے نکلنے کا نہین ہی تین پہر رات آچکی ہی پہر بھر رات باقی ہی یقینی یہ وہی لوگ ہین
جو کہ قیدی کے رہا کرنے کو آئے ہین معلوم ہوتا ہی کہ وہان لشکر پہونچ گیا دباؤ پڑا یہ لوگ
بھاگ کھڑے ہوئے بھاگے ہوئے جاتے ہین افسرون نے جوابدیا کہ تم بھی خبردار
ہو جاؤ اُنھون نے کہا کہ ہم تو خبردار ہین یہ کہ رہے تھے اور اُسی طرف دیکھ رہے تھے
کہ دیکھا ایک نقابدار مرکب پر سوار آگے آگے ہے اور وہ قیدی مرکب پر سوار عقب مین اور بہت
سے نقابدار مرکب اُٹھائے ہوئے تیزی کے ساتھ چلے آئے عرض کرچکا ہون کہ شب
ماہ ہی چاندنی خوب کھلی ہوئی ہی دور کا آدمی بخوبی دکھائی دیتا ہی ادھر تو اِن لوگون نے
دیکھا اور افسرون نے سوارون سے کہا کہ لینا اِنکو جانے نہ دینا یہ نقابدار مفلوک
روزگار بادشاہ کے قیدی کو چوری سے رہا کرکے لیے جاتا ہی اُدھر علمشاہ و دیوانہ
نے دیکھا کہ بہت سے سوار مع چند افسرون کے در شہر پناہ کو روکے ہوئے کھڑے
ہین راہ نکلجانے کی نہین ہی دیوانے نے عرض کیا کہ ای شہریار غضب ہو گیا سپاہ مین خبر
ہو گئی اُن لوگون نے اگر ہماری راہ روک لی اب کیا تدبیر کیجائے کیونکہ یہان سے نکلا
چاہیے یہان ٹھہرنے مین بڑی قباحت ہی اول تو یہ ہی کہ جبتک ہم لڑنے راہ پیدا کرینگے
اُنکی کمک آجائیگی دوسرے اِسی مقابلے مین صبح ہو جائیگی بادشاہ کو خبر ہو جائیگی وہ
لشکر لیکر آجائیگا پھر یہ اِسقدر فوج جو کہ آپ کے ہمراہ ہی اُس سپاہ کثیر کا کیونکر مقابلہ کریگی
آپ بھی مجروح ہین کیا تدارک کیا جائے علمشاہ نے فرمایا کہ تم خوف بالکل نہ کرو کوئی
مقام خوف نہین ہی اِنپر حملہ کرو اگر یہ راہ نہ دینگے کمک بھی آئیگی تو مقابلہ کرینگے اور صبح ہو جائیگی
تو لڑینگے بادشاہ کو آنے دو مین دیکھنا کہ اِس ملک پر بادشاہ کو قتل کرکے قبضہ کرونگا میرا تو
منشا یہی ہی میرے مجروح ہونے سے خوف نہ کرو یہ تو جوانمردی و بہادری کا جوہر ہی جو مرکب
پر سوار ہوتا ہی وہ گرتا مرتا ہی اور اگر تمکو خوف ہی تو تم اپنی کل سپاہ کو لیکر اور کسی طرف سے
نکلجاؤ مجھکو تنہا رہنے دو مین اِن لڑنے سمجھ لونگا بلکہ اور جو آئیگا اُسکو بھی دیکھ لونگا اب تو مین ادھر کے

ادھر سے نہ جاؤنگا یہ سنکے دیوانے نے بہت تعریف کی اور عرض کی کہ اب میری یہ بھی مجال ہو کہ
مین آپ کو چھوڑ کر چلا جاؤن بس جو آپ کا حال وہ میرا حال یہ لوگ کیا مال ہین اگر اس سے
زیادہ ہون تو مین کچھ نہین خیال کرتا ہون تشریف لے چلیے علمشاہ نے کہا کہ چلو یہ سنکے
مرکب اپنا بڑھایا اُدھر سے لوگون نے آواز دی کہ کون آتا ہو گو پہچان تو چکے تھے مگر عمداً
آواز دی جو کوئی آتا ہو واپس جائے اِسوقت بیرون شہر نہ جانے پائیگا کیونکہ قیدی کو
بادشاہ کے ایک خدا پرست نے آکر قید خانے سے رہا کیا ہو وہ ابھی شہر مین ہو ایسا نہو
کہ وہ نکلجائے پس جب صبح ہوگی اور قیدی کی تلاش ہوجائیگی اور وہ پکڑ لیا جائیگا تو برابر ہر ایک
جانے پائیگا یہ آواز سنکے علمشاہ نے فرمایا کہ ہم تو اسیوقت جائینگے ہمکو ایک ضرورت ہو
اُنھون نے کہا کہ ہم نہ جانے دینگے علمشاہ نے فرمایا کہ دیکھین کیونکر نہین جانے دیتے ہو
بس خیریت اسی مین ہو کہ راہ دو ہم نکلجائین کیون اپنی شامت بلاتے ہو وہ لوگ تو پہچان
چکے تھے کہ یہ قیدی ہو کہا کہ ہم نہ جانے دینگے اگر بڑے بہادر ہو تو نکلجاؤ ہمکو معلوم ہوگیا
کہ تم وہی لوگ ہو اور تم مین بادشاہ کا قیدی ضرور ہو تم قیدی کو لیے جاتے ہو بھلا ہم کیونکر
جانے دین دیوانے نے پھر کر کہا کہ اب روکو تو ہم جاتے ہین یہ کہکر مرکب مہمیز کیا انکا مرکب
کو مہمیز کرنا تھا کہ وہ لوگ تلوارین لیکر اُنپر آپڑے تلوار چلنے لگی دیوانے کے بھی ہمراہی
اِنسے ملگئے مگر حال یہ ہو لڑتے جاتے ہین اور اس فکر مین ہین کہ راہ ملے تو بیرون شہر
ہوجائین دیوانے و علمشاہ نے تو ہلچل ڈالدی جسپر ہاتھ مارا اُسکے دو پرکالے تھے
جو افسر سامنے آیا مارا گیا راوی بیان کرتا ہو کہ تھوڑے عرصے مین دو ایک افسر جو مارے
گئے اور کچھ لوگ جو قتل ہوے وہ سب پڑے رہے باقی در شہر پناہ کو چھوڑ کر بھاگ کھڑے
ہوے راہ کھلگئی پس علمشاہ و دیوانہ صحیح و سلامت و بے ملامت ان سب کو قتل کر کے
اور اپنے ہمراہیون کو ہمراہ لیکر اور جو قتل ہوے تھے اُنکی لاشین اُٹھوا کر بیرون شہر آئے
دیوانے نے اپنے قلعہ کا رخ کیا کچھ کچھ صبح کی سپیدی ظاہر ہونے لگی تھی یہ لوگ کچھ فاصلے پر
شہر سے پہونچے ہین کہ اُدھر وہ سپاہ اور افسر جو کہ زندان کی طرف گئے تھے اور وہان سے
چلے تھے جب کسیکو نہ پایا تھا طرف شہر پناہ کے اس خیال سے کہ قیدی کو رہا کر کے وہ لوگ

جوکہ رہا کرنے کو آئے تھے اپنے ہمراہ لیکر اُسی طرف کو گئے ہین یقین ہو کہ وہان تلوار چل رہی ہوگی
اُن لوگون سے اور ہماری فوج سے جوکہ شہر پناہ کو روکے ہوئے کھڑے تھے چلو انکی کمک
کرین یہ لوگ جب قریب شہر پناہ پہونچے تو دیکھا کہ کچھ لوگ بھاگے ہوئے آتے ہین اُسکنے جو
دریافت کیا کہ کیا واقعہ ہو لبعد پہچاننے کے اُنھون نے بیان کیا کہ کئی افسر ہمارے مارے گئے
اور بہت سے لوگون کو اُنھون نے قتل کیا ہم تاب نہ لاسکے بھاگے وہ راستہ پاکر بیرون شہر
نکلگئے اُنہین قیدی بھی تھا یہ سُنتا تھا کہ یہ افسر فوراً اُن سب کو بھی ہمراہ لیکر بتعجیل تمام بیرون شہر
آئے دور سے دیکھا کہ وہ سپاہ نقابداران طرف قلعہ تجخیر دیوانے کے بلاخوف وخطر چلے جاتے
ہو اُنھون نے چند قدم بڑھکر للکارا کہ ای خداپرستان کہان قیدی کو رہا کر کے ہمراہ لیکے
بھاگے ہوئے جاتے ہو بڑے نامرد ہو اگر مرد ہو تو ٹھہر جاؤ پھر اس لیجانے کا حال معلوم
ہو سوار ان نقابدار نے پلٹ کر دیکھا خود علمشاہ و دیوانے نے بھی دیکھا کیا نظر آیا کہ چند
افسر اور کچھ سپاہ اسطرف کو آتی ہو یہ دیکھنا تھا کہ علمشاہ نے مرکب روک لیا دیوانے نے
عرض کی کہ تشریف لے چلیے اُنکو بکنے بھی دیجیے اب کیا ضرورت ہو کہ ہم مقابلہ کرین شہر سے
تو نکل آئے ہین اب وہ ہمارا کیا بنا سکتے ہین علمشاہ نے فرمایا کہ یہ ممکن نہین ہو کہ ہین اُنکے
خوف سے بھاگ جاؤن مین نے آجتک کبھی ایسی حرکت نہین کی نہ کسی نے میرے خاندان سے
ہمارے غلام تو حریف کے روبرو سے بھاگتے نہین ہین ہم کیونکر بھاگین اگر ایسا ہی ہو تو تم مع
اپنے ہمراہیون کے چلے جاؤ مین سمجھ لونگا دیوانے نے عرض کی کہ یہ نہ ہوگا علمشاہ نے فرمایا
کہ پھر مقابلہ کرو یہ کہکر اور مرکب کو پھیر کر اُنکی طرف منھ کر کے کھڑے ہو گئے انکا کھڑا ہونا تھا کہ
دیوانے اور اُسکے ہمراہی بھی تھم گئے چونکہ میدان وسیع تھا صف باندھ لی کسیقدر صبح بھی
ہو چلی تھی مگر بخوبی نہین ہوئی تھی اُدھر اُن لوگون نے جو دیکھا کہ ہمارے اس صدا کے
دینے سے یا تو وہ لوگ جاتے تھے یا ایک مرتبہ پلٹ کر صف باندھکر کھڑے ہو گئے یہ
لوگ بھی مع اپنی سپاہ کے قریب پہونچے کہا کہ یہ کونسی حرکت تھی کہ شب کو قید خانے پر آگر
گرے اور بادشاہ کے قیدی کو رہا کر کے اور جو حفاظت کے لیے مقرر تھے اُنکو قتل کر کے
لیکر بھاگے اگر ایسے ہی بہادر تھے تو صبح کو آئے ہوتے جسوقت قیدی قتل کیا جاتا اور

اُسوقت رہا کر کے لے گئے ہوتے بادشاہ کے سامنے سے دیوانے نے جوابدیا کہ جو ہمارا جی چاہا وہ ہمنے کیا کیا ہم کسی کے باپ کے نوکر تھے یا نوکر ہین کیا بادشاہ سے ہم ڈرتے ہین جسوقت ہمکو موقع ملا اُسوقت ہم آئے اگر اسوقت موقع نلتا تو ہم صبح کو بادشاہ کے باپ کے سامنے سے آکر رہا کر لیجاتے اُسوقت جو ہمسے لڑتا ہم اُس سے ضرور لڑتے اور قتل کرتے اور اِسوقت جو لڑا اُسکو قتل کیا دوسرے ہم کوئی چور دن کی طرح نہین آئے بلکہ دس ہزار سپاہ سے آئے اور باعلان آئے اور اُسیطرح جاتے ہین ہمکو خوف کسکا ہو اب ہم موجود ہین جسمین دم دعوی ہو ہمسے لے لے کیا کوئی ہم بھاگ گئے ہین سامنے کھڑے ہوئے ہین اور یہ قیدی بھی موجود ہی تم سب کی سرکوبی کو نہ معلوم کس مکر و دغا سے اسیر کیا تھا ورنہ یہ شخص اسیر ہونے والا تھا اگر لاکھون ہوتے تو بھی سب کو مار کر بھگا دیتا کیون مثل اُن سب کے اپنی قضا بلاتے ہو دیکھو اُن سب کے مانند تمھارا ابھی حال ہو گا بھاگ کھڑے ہوگے نہین معلوم تم لوگ کس بھروسے پر بھولے ہو تم کیا ہو اور تمھارا بادشاہ کیا ہی تم بھی نامرد ہو اور تمھارا بادشاہ بھی نامرد ہی یہ جو دیوانے نے کہا اُن لوگون نے جواب دیا کہ ایک مرد تو آپ ہین کہ وقت شب کچھ سپاہ لیکر آئے اور ہمکو غافل پاکر قتل کرنا شروع کیا جب ہم ہوشیار ہوئے تو بھاگ کھڑے ہوئے یہی مردی و بہادری ہی جواب دیا کہ بھاگتے تم ہو گے ہم تو موجود ہین آؤ ہمسے قیدی کو لے جاؤ یہ سُنتا تھا کہ اُن سب نے اپنے ہمراہیون کو اِشارہ کیا کہ ان سب کو چار طرف سے گھیر کر اسیر کر لو اور جو لڑے اسکو قتل کرو یہ کہنا تھا کہ تمام سپاہ جو کہ ہمراہ تھی ایک بار تلوارین لیکر اُنپر حملہ ور ہوئی اُدھر سے دیوانہ بھی نعرہ کر کے اور علمشاہ بھی یہ فرما کر کہ ای کافران ہیچیا کی گذارم کہ از دست من زندہ و سلامت بدر روید دیوانے کے ہمراہی بھی حملہ ور ہوئے تلوار چلنے لگی سر کٹ کٹ کر گرنے لگے دریاے خون جاری ہوا گھٹا دُھا لونکی اُٹھی برق شمشیر کوندنے لگی مینھ سرون کا برسنے لگا سر مثل اولے کے گرنے لگے ہواے موت نے اپنا رنگ باندھ لیا اُس سپاہ مین اُن سب نے تلاطم ڈالدیا اِسقدر تلوار چلی کہ آخر کار وہ لوگ بھاگ کھڑے ہوئے تاب مقابلہ نہ لا سکے تھوڑے عرصے مین اُن سب نے لاشون سے میدان بھر دیا افسر پکارتے رہے کہ کدھر جاتے ہو ٹھہر جاؤ کیون

تمھاری پر کم کسی ہی کون سنتا ہی یہ خیال کرتے ہین کہ بکتے کیا ہو اب تو ہم نہ ٹھمین گے جب افسرون نے
دیکھا کہ سپاہ بھاگ کھڑی ہوئی ہم کیا بنا لین گے وہ بھی بھاگ کھڑے ہوے یہان میدان صاف
ہو گیا مگر علمشاہ کی یہ حالت ہوئی کہ اس معرکہ مین انھون نے کئی زخم کاری کھائے خون جسم سے
جاری ہوا اور وہ زخم سر بھی بسبب حرکت کے پھٹ گئے مگر خدا نے اپنا فضل کیا کہ یہ معرکہ بھی سر
ہوا اب انکو غش آنے لگا سر سے و جسم سے خون بہہ رہا ہی انھون نے بسبب ضعف کے گردن
مرکب مین ہاتھ ڈالدیے انکو غش آگیا یہ حال جو دیوانہ نے دیکھا فوراً اپنے ہمراہیون سے کہا
کہ اب یہان سے چلو ٹھہرنے کا مقام نہین ہی ایسا نہ ہو کہ کوئی اور آجائے یہ جوان از حد مجروح
ہو گیا ہی اور بسبب خون بہنے کے اسکو ضعف ہو گیا ہی اور اسی سبب سے غش آگیا ہی ایسا نہو
کہ یہ ہاتھ سے جاتا رہے اور کوئی اگر چھین لے تو ساری محنت بیکار ہو کیونکہ یہ اسوقت اپنے
آپ مین نہین ہی سب نے عرض کیا کہ جو آپ کی مرضی راوی کہتا ہی کہ اب بالکل صبح ہو گئی ہی پس
دیوانہ علمشاہ کو اسی حالت غش مین لیکر اور اپنے ہمراہیون کو لیکر طرف قلعے کے چلا ادھر ان
سب نے تھوڑی دور پر جا کر دم لیا جب سب جمع ہو گئے افسرون نے بہت لعنت و ملامت
کی اور کہا کہ یہ کیا حرکت تھی ارے پھر چلو اور مقابلہ کرو ان سب نے جواب دیا کہ اب تو ہم
نہ جائینگے چاہے آپ ہم سے خوش ہون چاہے ناراض ہم تو مقابلہ نہ کرینگے وہ قیدی تو بلائے
روزگار ہی اسنے تو ہم سب کے پانوٗن اٹھا دیے باوجودیکہ مجروح ہی اگر مجروح نہ ہوتا تو نہ معلوم
کیا قیامت برپا کرتا جب یہ جواب افسرون نے پایا تو کہا کہ اچھا مقابلہ نکرو مگر چند لوگ جا کر دیکھین
کہ یہ لوگ جاتے کدھر ہین اور کہان مقیم ہوتے ہین تا کہ جب ہم بادشاہ سے اطلاع کرین اور وہ
لشکر کشی کرین اور انکو مقام کا پتہ معلوم نہو اگر وہ یہ بات دریافت کرین کہ وہ لوگ کدھر گئے تو
ہم کیا جواب دینگے انھون نے کہا کہ ہان یہ ہو سکتا ہی یہ کہکر چند سوار مرکب کو اٹھا کر چلے دور سے
دیکھا کہ وہ سب لوگ خوشی خوشی بادشاہ کے بھانجے کے قلعے کی طرف چلے جاتے ہین یہ سوار
بھی دور دور عقب مین روانہ ہوے دیوانہ اپنے ہمراہیون سے باتین کرتا ہوا علمشاہ کی
بہادری کی تعریف کرتا ہوا چلا جاتا ہی یہانتک کہ اپنے قلعے کے قریب پہونچا اور مع کل ہمراہیون کے
داخل قلعہ ہوا جو لاشین اپنے ہمراہیون کی اٹھوا کر لایا تھا انکو دفن ہونیکا حکم دیا سب افسرون

دسواروں کو رخصت کیا خود علمشاہ کو قصر مین لاکر ایک مسہری پر لٹایا اسوقت جراح کو طلب کیا
زخم سر و جسم کو دھلوایا ٹانکے دلواکر مرہم کے پھاہے چڑھوائے راحت جو ہوئی علمشاہ نے
آنکھ کھولی ہوش آیا دیکھا کہ مین ایک قصر مین مسہری پر لیٹا ہون اور گرد میرے جراح بیٹھے ہوے
ہین اور وہی نقاب دار کرسی بچھائے ہوے بیٹھا ہی یہ دیکھکر شاہزادہ نے قصد کیا کہ اٹھون
دیوانے و جراحون نے منع کیا کہ آپ تکلیف نہ کرین ایسا نہ ہو کہ ٹانکے ٹوٹ جائین ذرا زخمونکو
بھر آنے دیجیے پھر آپ کو اختیار ہی علمشاہ نے یہ سنکے جواب دیا کہ کوئی مقام خوف نہین ہی
مین اچھا ہون نقابدار یعنی دیوانے نے ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ اے آقا میرے حال پر رحم فرمائیے
آپ کو قسم ہی اپنے دین و مذہب کی کہ لیٹے رہیے تاکہ زخم کے انگور بندھ جائین علمشاہ قسم دینے
سے مجبور ہو گئے جراحون نے دیوانے سے کہا کہ انکو شربت انار دیجیے اور مفرحات مثل عرق
بید مشک وغیرہ کے پلائیے دیوانے نے کہا کہ اچھا اور اُن جراحون سے کہا کہ اگر تم ان کو
جلد اچھا کر دوگے تو بہت انعام دونگا پس اُنکو بہت کچھ امیدوار کر کے رخصت کیا علمشاہ
کو شربت انار و بید مشک وغیرہ منگا کر اپنے ہاتھ سے گلاس بنا کر دیا علمشاہ نے فرمایا
کہ اے بھائی اول تو تم اپنے منھ پر سے نقاب برطرف کرو دوسرے مجھکو اس حال سے
آگاہ کرو کہ تمھارا دین آئین کیا ہی تیسرے یہ بیان کرو کہ وہ کیا ضرورت ہی کہ جسکے لیے تمنے
اسقدر زحمت گوارا کی اور مجھکو رہا کیا اور یہان مجھکو لائے مین نے تو اسی مقام پر دریافت
کرنا چاہا تھا مگر تمنے اِس امر کا اقرار کیا کہ آپ ہمراہ چلین مین بیان کرونگا بس اب تم اِن سب
واقعات کو بیان کرو اسوقت مین یہ شربت پیونگا اگر تم خداپرست ہو تو یہ شربت پاک ہی
اور حلال ہی ورنہ حرام ہی کیونکہ کافر کا مال اسوقت تک ہمپر حرام ہی اور نجس ہی جبتک
وہ خداپرست نہ ہو اور کلمہ نہ پڑھے دوسرے یہ معلوم ہو کہ وہ کیا کام ہی آیا مین اُسکو برلا سکتا
ہون یا نہین جب علمشاہ نے فرمایا دیو نے منھ پر سے نقاب برطرف کی علمشاہ نے دیکھا
ایک جوان ہی سبزہ آغاز ہی سولہ یا سترہ برس کا سن ہی مگر چہرہ مثل آفتاب کے روشن ہی رخ سے
آثار وحشت نمایان ہین جوان خوبصورت بہادر و شجاع معلوم ہوتا ہی آنکھون مین لال ڈورے
چشمون سے دیوانہ پن ظاہر ہی علمشاہ نے اُسکو دیکھکر بہت پسند فرمایا اُسنے نقاب الٹ کر عرض کیا

کرا ای آقا میرا نام تجبیر دیوانہ ہی مین عنطاق کج کلاہ کا سگا بھانجہ ہون عنطاق میرا ماموں ہی میرا باپ
شہر عشاقیہ کا بادشاہ مضراب کج کلاہ اُسکا نام ہی ہم سب خداوند عجائب کے بندے ہین خداوند
عجائب نگار یہان خدائی کرتا ہی جب مین دس برس کا ہوا تو میری وحشت نے زور کیا مین
ماں باپ کو چھوڑ کر اس صحرا مین آیا یہ صحرا مجھکو پسند آیا مین نے یہان قلعہ بنایا اِن سب کو زیر کیا
بارہ ہزار دیوانے مین نے جمع کیے ہین میرے ماموں کی ایک لڑکی ہی اُسکا نام ماہ عنطاقی
ہی جب مین یہان آکر مقیم ہوا تھا تو ماموں کے پاس ہر روز جاتا تھا چونکہ میری آمد و رفت
تھی مین نے جو ملکہ کو دیکھا محبت پیدا ہوئی عاشق ہو گیا وہ بھی میرے اوپر مائل ہوئی مین نے
ماموں سے خواہش کی اُنھون نے اِنکار کیا مین خاموش ہو گیا کئی مرتبہ نوبت اِس امر کی آئی
کہ مین نے درخواست کی ماموں نے انکار کیا اور کہا کہ مین تمھارے ساتھ نہ کرونگا تم دیوانہ ہو
یہ امر مجھکو ناگوار ہوا مین نے آنا جانا ترک کیا کئی مرتبہ اُنھون نے مجھکو طلب کیا مین نہ گیا خود بھی
آکر بلایا مگر مین نہ گیا میری طلب کا باعث یہ تھا کہ مین نے اُنکے لشکر کے کل سرداروں کو بروز
امتحان زیر کر لیا تھا جب مین نے جانے سے اِنکار کیا وہ خاموش ہو کر بیٹھ رہے میرے
دل مین یہ خیال پیدا ہوا کہ ماموں سے مقابلہ کر کے اپنی معشوقہ کو حاصل کرون یہ جو خیال آیا
مین نے فوج کی بھرتی شروع کر دی ہین اِس انتظار مین تھا کہ فوج جمع ہو جائے تو ماموں پر
لشکر کشی کرون تا کہ خفت نہ حاصل ہو کل مین اپنے قصر مین یادِ ملکہ مین بیٹھا ہوا تھا کہ ڈھنڈھورا
پٹتا ہوا اِدھر آیا دریافت جو کیا تو معلوم ہوا کہ کسی خداپرست کو ماموں نے اسیر کیا ہی اور وہ قید
ہی کل صبح کو قتل کرینگے مین نے جو اُس سے پوچھا کہ اُس خداپرست کا نام کیا ہی اُسنے آپکا نام لیا
اور کہا کہ فرزند حمزہ ہی علمشاہ نام ہی سبب خصومت دریافت کیا اُسنے کہا کہ بڑا سبب تو یہ ہی
کہ خداپرست ہی دوسرا سبب یہ بیان کیا کہ ایک قمری اُسکے پاس تھی اُسکو ایک باز لیگیا اُسنے
وہ قمری بادشاہ سے طلب کی بادشاہ نے اِنکار کیا تکرار ہونے لگی سخت کلامی کی نوبت آئی
انجام کار بادشاہ نے سرداروں کو حکم دیا کہ اِسکو نکالدو اُسنے کئی سرداروں کو سر دربار
اور اجلال سپہ سالار لشکر کو قتل کیا کوہان کوہ سرو سوہان فیل پیکر نے اُس خداپرست
کو مجروح کر کے پکڑ لیا بادشاہ نے پہلے اُس سے کہا کہ تو خداپرستی کو ترک کر اُسنے انکار کیا ہی

بادشاہ نے قید کیا اور حکم دیا ہی کہ سب آکر جمع ہون مین کل اُس خداپرست کو قتل کرونگا چنانچہ اُسکی
خبر دیتا پھرتا ہون یہ کہکر وہ تو چلا گیا بعد اُسکے میرے دل مین خیال پیدا ہوا کہ اِس جوان خداپرست
کو رہا کرنا چاہیے اور اپنی خواہش ظاہر کرنا چاہیے یہ امر ضرور ہی کہ یہ لوگ ہر ایک کی مشکل مین
کام آتے ہین اگر یہ جوان کوشش کریگا تو مین اپنے مطلب سے کامیاب ہونگا اُسکو چلکر رہا کرو اور
اگر وہ خواہش کرے تو اُسکا دین بھی قبول کرو چنانچہ مین نے فکر کی کہ کسطور سے رہا کرون خیال
مین آیا کہ کسی خداپرست کے نام سے زندان پر جاکر گرون اور سب کو قتل کرکے رہا کرون
چنانچہ آپ کے فرزند ارجمند ملک قاسم کے نام کا نعرہ پسند آیا مین نے اپنی سپاہ کے افسرون
و رفیقون کو طلب کرکے اُنسے کہا کہ دس ہزار آدمی کی سپاہ کو نقاب پوش کرکے اور سرخ پوشاک
پہنا کر قریب دس بجے شب کے زیر قلعہ لیکر کھڑے ہو مین ایک ضرورت سے شہر عنطاقیہ کو
جاؤنگا اُنھون نے ایسا ہی کیا یہان مین کھانا کھاکر ذرا استراحت کے لیے لیٹ رہا میری
آنکھ لگ گئی ایک مرد بزرگ نے آکر مجھکو خواب مین مسلمان کیا اور کہا کہ جا اب وقت آگیا ہی
تیرے سب رفیق تیرا انتظار کر رہے ہین مین اُٹھا اور لباس پہنکر زیر قلعہ آیا اور اُنکو ہمراہ لیکر
شہر کی طرف روانہ ہوا راہ مین اُنسے تھوڑا سا حال کہدیا صرف یہ امر ظاہر نہین کیا کہ مین مسلمان
ہوگیا ہون جب وہان پہونچا ملک قاسم کا نعرہ کرکے اُن سب پر گرا اور اُن سب کو قتل کرکے
آپ کو رہا کیا پھر جو واقعہ گذرا وہ تو آپ پر ظاہر ہی بس یہ میری خواہش ہی کہ آپ عنطاق شاہ کی
میری معشوقہ دلا دیجیے مجھکو اُسکے وصل سے کامیاب فرمائیے آپ کا بڑا احسان ہوگا مین آپ کی
اطاعت سے تمام عمر باہر نہ ہونگا گویا مجھکو آپ زندہ فرمائینگے اے آقا مین خداپرست ہوچکا
ہون از برائے خدا میری امداد فرمائیے وصل معشوقہ سے کامیاب فرمائیے مین آپ کا دامن
نہ چھوڑونگا بدون اپنی معشوقہ کے لیے سوائے آپ کے یہ کام دوسرے سے نہ ہوگا اور
آپ لوگون کا یہ بھی طریقہ ہی کہ ہر ایک کی مشکل مین کام آتے ہین اپنے کام پر دوسرے کے کام
کو مقدم کرتے ہین آپ شوق سے یہ شربت نوش فرمائیے یہ تقریر دیوانہ کی سُنکے علمشاہ
نے فرمایا کہ ذرا مجھکو صحت ہولے تو مین عنطاق کو قتل کرکے خواہ اسیر خواہ خداپرست کرکے
تیری معشوقہ تجھکو دلا دونگا تونے میرے ساتھ بڑا احسان کیا ہی مین اِس احسان سے تیرے

بلکہ دوش نہین ہو سکتا ہون اگر تو یہ احسان بھی نہ کرتا تو بھی ہم تیری کمک ضرور کرتے وہ یہ سن کے
قدمون پر گرا اور بہت کچھ دعا و ثنا کرنے لگا علمشاہ نے اُسکو گلے سے لگایا وہ شربت انار
نوش فرمایا اور فرمایا کہ تو اپنے رفیقون و اہل لشکر کو بھی مسلمان کر عرض کیا کہ بہت خوب آپ اطمینان
رکھیں اور کہنے لگا کہ حضور اپنے حال سے آگاہ فرمائین اور اُس قمری کے حال سے کہ جسکے
لیے آپ نے بادشاہ سے فساد برپا کیا تب علمشاہ نے اشک آنکھون مین بھر کر فرمایا کہ
اے بھائی کچھ حال نہ دریافت کرو میرے دل مین اسقدر طاقت نہین ہے کہ مین اس حال کو
بیان کرون مجکو مہلت ہونے دو پھر بیان کرونگا دیوانے نے کہا بہت خوب اور اُسیوقت
بیرون قصر آیا اور سب رفیقون و افسرون و دیوانون و اہل لشکر و اہل قلعہ کو طلب کیا اور
اُنسے سب حال اپنے عشق کا اور مامون سے خواہش عقد کرنے کا اور اُسکے انکار کا اور اپنا
فوج جمع کرنا اِس قصد سے کہ مین مامون پر لشکر کشی کرون اور علمشاہ کے حال سے آگاہ ہونیکا
اور وہ خیال کرنے کا کہ اِس خداپرست کی کمک سے میری امید بر آئیگی اور اپنا سب کو طلب
کر کے لشکر تیار رہنے کا حکم دینا اور کھانا کھا کے سونے کا اور خواب دیکھنے کا اور خواب مین
مسلمان ہونے کا سب بیان کیا اور کہا کہ باقی حال آپ پر سب ظاہر ہے اور میرے آقا نے
بھی اقرار کیا ہے کہ مین اچھا ہو لون تو ضرور تیری معشوقہ کو دلا دونگا لہذا مین نے تو عجائب
پرستی کو ترک کیا دین اسلام قبول کیا پس جسکو میرا ساتھ دینا ہو وہ دین اسلام قبول کرے
ورنہ میرے شہر اور قلعے سے نکلجائے میرے پاس کافر کا کام نہین ہے اگر نہ جائیگا تو میرے
ہاتھ سے مارا جائیگا یہ جو دیوانے نے کہا سب نے ایک زبان ہو کر جواب دیا کہ اگر آپنے
دین اسلام قبول کیا اور اپنی عجائب پرستی کو ترک کیا تو ہمنے بھی قبول کیا اور عجائب پرستی کو
ترک کیا ہم آپ ایسا آقا کہان پائینگے اور واقعی یہ دین برحق ہے اور خداپرست بڑے
قدردان اور قدرشناس ہین اُنکی اطاعت مین سعادت کونین حاصل ہوتی ہے اور ہمنے خیال کیا
کہ جو قدر و منزلت خداپرست ہم بہادرون کی کرتے ہین وہ کوئی نہین کرتا ہے ایسے لوگون کی اطاعت
باعث افتخار ہے نقول کسے رناس علی دین ملوکہم یہ جو سب نے کہا دیوانے نے سب کو کلمہ طیبہ
جو کہ خواب مین اُسکو تعلیم ہوا تھا تعلیم کیا سب از سر صدق کلمہ پڑھکے مسلمان ہوئے اُسیوقت سے

بنا مسجدون کی ڈالی گئی بتکدے کھود ڈالے گئے ہر طرف صداے اذان بلند ہوئی دیوانے نے
سب کو رخصت کیا علمشاہ کے پاس آکر سب حال بیان کیا علمشاہ بہت خوش ہوے اب
راوی انکو تو قلعے مین مقیم رکہتا ہو اور بیخبر دیوانے کو انکے علاج مین کہ انکا حال آیندہ تحریر ہوگا
اب عنطاق کج کلاہ داستکی سیاہ کا حال تحریر کرتا ہون کہ یہان عنطاق نے اور اسکے کل سردارون
نے جو کہ اسکے پاس تھے اور اہل شہر نے و دیگر قصبات کے باشندون نے وہ شب اِس
انتظار مین بسر کی کہ صبح ہولے تو وہان جائین کہ جہان خداپرست قتل ہوگا اور بادشاہ نے
بھی اس انتظار مین شب بسر کی کہ صبح ہولے تو خداپرست کو قتل کرون اس حال سے آگاہ نتھا
یہان جب صبح ہوئی بادشاہ نے بیدار ہوکر دربار کیا سب حاضر ہوے جلاد طلب کیا وہ حاضر
ہوا حکم دیا کہ میدان خونی کی تیاری کرو فوراً تیاری ہونے لگی بادشاہ اِس انتظار مین ہو کہ
اب کوئی دم مین دارغہ زندان خانہ قیدی کو لیکر حاضر ہوگا یہ تو یہان انتظار کر رہا ہو وہان
دارغہ صاحب خود اسیر پنجۂ اجل ہوگئے ہین قیدی کو کون لائے اور قیدی بھی ہو تو حاضر کیا
جائے اُس قیدی پر تو ہزارون جانین نثار ہوگئی ہین راوی بیان کرتا ہو کہ اُس صحرا مین ہر
طرف لوگون کا مجمع تھا یہ سب قصبات دیہات سے آئے تھے پانچ کوس دچھ کوس سے
لوگ آئے تھے کوئی پہر رات رہے کوئی دو پہر رات سے اپنے گھر سے چلا تھا خلاصہ یہ کہ
اِن سب کو بڑا قتل خداپرست کا اشتیاق تھا کہ چلکر تماشہ دیکھین دوکاندارون نے بڑے
سویرے سے دوکانین آراستہ کین کسی طرف ساقنین بیٹھی ہوئی تھین لنشہ بازون کا مجمع
تھا ہر قسم کا سامان بطور میلہ مہیا تھا اِدھر اہل شہر امیر و غریب جوان و پیر پوجا پاٹ سے
فراغت کر کے لباس مکلف سے آراستہ ہوکر اپنے اپنے گھرون سے نکلکر در شہر پناہ کیجانب
چلے چوک مین پہونچتے ہی چرچا سنا کہ رات کو کوئی آکر سب پاسبان زندان خانہ کو قتل کرکے
قیدی کو رہا کر لیگیا مگر یہ لوگ یہ چرچا سُنتے ہی در شہر پناہ پر آئے تو وہان لاشین پڑی ہوئی
دیکھین بہت حیران ہوے کہ یہ کیا واقعہ ہو مگر سب اہل شہر آکر جمع ہوے کوتوال نے کہا
کہ صبح کو جب سب کو مردہ پایا اور قیدی کو نہ پایا تو نخوت اور دارغہ زندان خانہ اور چند
سوارون کی لاشین اور چند در شہر پناہ پر سے لاشین لیکر چارپائی پر ڈالکر خاک اڑاتا ہوا فرش

بادشاہ کے چلا اور باقی لاشون کو ایک گڑھے مین دفن کرا دیا اُدھر وہ لشکر جو بسبب چند سوارون
کے مرنے کے بھاگا تھا اور بیرون شہر جا کر رُکا تھا وہ ایک مقام پر اُن سوارون کا انتظار کر رہا
تھا جو کہ نقابدارون کے عقب مین برائے دریافت حال گئے تھے کہ کوتوال اِن لاشون کو
لیکر پہونچا اُن سب نے دریافت کیا کہ اِنکو لیکر کہان جاتے ہو کوتوال نے کہا کہ خدمت بادشاہ
مین خبر کرنے جاتے ہین اُنھون نے کہا کہ ہم بھی چلتے ہین ہمنے چند سوار برائے دریافت
حال روانہ کیے ہین کہ دیکھو یہ لوگ کہان جاتے ہین تاکہ بادشاہ سے سب حال بیان کرین
یہ سنکے کوتوال تھم گیا راوی بیان کرتا ہو کہ وہ سوار جو عقب مین گئے تھے برابر چلے گئے
اُنھون نے دیکھا کہ وہ نقابدار مع اپنے ہمراہیون و قیدی کے اُس قلعے مین داخل ہوئے
جو کہ بادشاہ کے بھانجہ کا ہو یعنی تیغ زن دیوانہ جس مین رہتا ہو اُنھون نے عقل سے دریافت کیا
کہ یہ کام کسی کا نہین ہو یہ دیوانے کا معلوم ہوتا ہو مگر نہ معلوم اِس دیوانے کو کیا ہوا جو یہ آکر
رہا کر لیگیا ماموں کا بھی خوف نہ کیا اِسقدر لوگون کو قتل کیا چلکر بادشاہ سے اِس حال کی
خبر کرین بس یہ سوار یہ حال دیکھکر اِس لشکر مین آئے جو کہ اُنکا انتظار کر رہا تھا یہان آکر دیکھا
کہ کوتوال بھی مع پیادون کے لاشین لیے ہوئے موجود ہو اِن سوارون نے آکر سب
حال بیان کیا وہ لوگ کہنے لگے کہ ضرور یہ امر ہی چلو اب بادشاہ سے خبر کرین اور عرض کرین
کہ آپ کے بھانجے کی یہ حرکت ہو وہ آپ سے باغی ہو گئے اُنھون نے بغاوت پر کمر کسی
وہ شب کو آکر اور اِن سب کو قتل کرکے قیدی کو رہا کر لے گئے یہ کہکر کوتوال سے کہا
کہ تمنے اِن لاشون مین سے کوئی لاش حریف کی دیکھی ہو تاکہ اُسکے دیکھنے سے حال معلوم ہو
کہ یہ کون لوگ تھے کوتوال نے کہا کہ اِن لاشون مین نہ زندان خانے کے قریب کوئی
لاش لشکر حریف کی نہ تھی اور نہ شہر پناہ پر ملی مین نے بہت تلاش کیا تو دو لاشین ملین چنانچہ
وہ بھی مین لے لی ہین مین نے جو اُنکو دیکھا تھا تو اُن لوگون کو پایا جو کہ دیوانے
کے ہمراہ رہتے تھے مین خود حیران تھا کہ یہ کیا معرکہ ہو مگر اب یقین ہو گیا کہ یہ سب کام اُنھی
دیوانہ کا ہو اِن سوارون کے بیان سے راوی کا بیان ہو یہ سنکے اُس لشکر کے لوگون
نے وہ جو قتل ہوئے تھے دیوانہ وغیرہ کے ہاتھ سے اُنکی لاشین اُٹھا لین اُلٹین جلاد لاشین

لشکر حریف کی تھین اب جو انکو دیکھا تو وہ سب دیوانے کے ملازم و رفیق تھے ابتو یہ سب
خوش ہوے اُن لاشون کو لیکر فریادی کی صورت بنکر خاک اڑاتے ہوے بادشاہ کی
طرف چلے وہان جو عرصہ ہوا بادشاہ نے وزیر سے کہا کہ کسیکو بھیجکر خبر تو منگاؤ کہ دار وغہ زندان
نے عرصہ کیون لگایا یہ وقت آگیا ابھی تک قیدی کو لیکر نہین آیا اُس سے کہلوا بھیجو کہ بہت جلد
آئے اب عرصہ نہ لگائے کہانتک انتظار کیا جائے وزیر نے عرض کیا کہ بہت بہتر یہ کہکر چند
چوبدارون کو طلب کر کے جو کچھ بادشاہ نے حکم دیا تھا انکو وہ حکم دیا اور کہا کہ بہت جلد لیکر
اپنے ہمراہ آؤ یہان سب جمع ہین رموز جادو عنطاق کے پہلو مین بیٹھا ہی اور سب سردار
حاضر ہین ایک عیار مع اپنے شاگردون کے کھڑا ہوا ہی کہ وہ چوبدار اِدھر کو چلے تھے کہ یکایک
شہر کی طرف سے شور و غل کی صدا آئی اہل شہر جو آئے تھے وہ باہم یہ کہ رہے تھے کہ ہم جو
اِدھر کو آتے تھے تو ہمنے راہ مین سُنا تھا کہ قیدی کو کوئی آکر رہا کر کے لیگیا نہ معلوم یہ واقعہ
درست ہی یا غلط ہی اور ہمنے جا بجا لاشین بھی پڑی ہوئی پائین مگر ہم یہان چلے آئے قیدی
ابھی تک نہین آیا نہ معلوم کب آئیگا یہی ذکر تھا کہ شور و غل کی جو صدا اُٹھی سب اسطرف کو
دیکھنے لگے دیکھا کہ آگے آگے کوتوال سر برہنہ اور چند افسر سپاہ سرون پر خاک پڑی ہوئی
فریادیون کی صورت بنائے ہوے اُنکے عقب مین بہت چارپائیان اُنپر چادرین پڑی
ہوئی اُنکے بعد کچھ سپاہ اِسطرف کو چلے آتے ہین یہ کہکر اہل شہر کہنے لگے کہ جو واقعہ ہمنے
راہ مین سُنا تھا وہ سچا معلوم ہوتا ہی ضرور قیدی رہا ہو گیا کوتوال کا اِس حال سے چارپائیون
کو لیکر آنا خالی از علت نہین اُنپر وہ لاشین ہین جو کہ اُن لوگون کے ہاتھ سے مارے گئے ہین
جو کہ رہا کرنے کو آئے تھے ابتو ہر طرف ہلڑ ہو گیا کہ کوتوال اُس مجمع کے قریب آکر پہونچا اُن سبنے
کہا کہ کوتوال صاحب یہ کیا حال ہی اور کیا معرکہ ہی بیان فرمائیے کوتوال نے کہا کہ یہ سب
حال اور معرکہ بادشاہ کے روبرو بیان ہوگا وہ لوگ خاموش ہو رہے کوتوال آگے چلا
عقب مین سب اہل مجمع تھے کہ چلکر سُنین کہ یہ کیا معرکہ ہی وہ چوبدار ابھی جانے نہ پائے تھے
کوتوال کو اس حال سے دیکھکر وہ بھی واپس آئے بادشاہ اور سب اِسی طرف کو دیکھ رہے
تھے کہ بادشاہ اور سب اہل دربار کو کوتوال دکھائی دیا بادشاہ نے اہل دربار سے کہا کہ لو

قیدی آگیا جب وہ قریب پہونچے اور کوتوال نے اور سب نے بادشاہ کو دیکھا اور زیادہ شور و
غل مچایا سر پر خاک ڈالی اب جو بادشاہ و اہل دربار نے کوتوال کو اِس حال سے دیکھا اور
چارپائیان دکھائی دین اور قیدی نہ دکھائی دیا اب تو سب کو حیرت ہوئی کہ یہ کیا واقعہ ہی
بادشاہ نے سب سے کہا کہ کچھ سمجھ مین نہین آتا ہی کہ یہ کوتوال کیا حالت بنا کر آیا ہی سب نے
عرض کیا کہ ظاہر ہو جائیگا حضور نہ تو قیدی ہی نہ داروغہ زندان خانہ ہی معلوم ہوتا ہی کوئی نیا
واقعہ شہر مین گذرا یہان یہ تذکرہ تھا کوتوال و اُن افسرون نے وہ سب چارپائیان لاکر
دربارگاہ پر رکھین اور پکارنے لگے کہ دوہائی بادشاہ کی لوٹ لیا عنطاق نے حکم دیا
کہ کوتوال کو مع چارپائیون کے طلب کرو کوتوال بموجب حکم بادشاہ کے طلب کیا گیا مع
اُن سب افسرون و چارپائیون کے بارگاہ مین آیا سامنے وہ چارپائیان رکھین دست بستہ
سب کھڑے ہوے بادشاہ نے پوچھا کہ تم پر کیا آفت نازل ہوئی اور یہ تو بتاؤ کہ داروغہ
زندان خانہ قیدی کو لیکر ابھی تک کیون نہین آیا یہ سنکے کوتوال نے اُن سوارونکو پیش
کیا جو کہ برائے حفاظت قیدی مقرر ہوے تھے اور جنھون نے بھاگ کر اپنی جان بچائی
اور داروغہ زندان کی لاش پر سے چادر دور کی اور عرض کیا کہ حضور ملاحظہ کرین کہ داروغہ
زندان کا یہ حال ہوا اب جو بادشاہ و اہل دربار نے دیکھا تو داروغۂ زندان کو مردہ پایا
بادشاہ نے حیران ہو کر کہا کہ یہ کیا واقعہ گذرا جلد بیان کرو تب اُن سوارون نے عرض کیا
کہ جب قیدی یہان سے گیا اور قید کیا گیا تو نخوت شیر صورت جنکی لاش ہم لائے ہین
وہ مع دس ہزار سوارون کے برائے حفاظت گرد زندان خانہ اُترے ہم لوگ بھی سب
پہرہ دینے لگے ایکجانب داروغہ صاحب بیٹھے تھے اور ایک طرف ہمارے افسر قریب دوپہر
رات کے ہم سب نے دیکھا کہ ایک نقابدار سر بخیوش مع کچھ سپاہ کے ہماری طرف چلا
آتا ہی چونکہ ہم سب کو اِسکی خبر نہ تھی کہ ہمکو قتل کرنے آتا ہی ہم لوگ باطمینان تمام بیٹھے ہوے
تھے اُسکو دیکھکر خبردار و ہوشیار تو ضرور ہوے جبتک ہم تیار ہون ہون وہ مثل بلاے مبرم
کے نعرہ بلند کرکے آگرا اور قتل کرنا شروع کیا اُسنے نعرہ کوئی ملک قاسم خداپرست ہی اُسکا
کیا ہم لوگ بھی لڑنے لگے ہمارے افسر نخوت نے مقابلہ کیا وہ اُسکے ہاتھ سے مارے گئے

داروغہ زندان نے سامنا کیا وہ بھی کام آئے اور ہزاروں آدمی کام آئے ہمنے چھاؤنی سکو کوتوال
کو خبر کرائی جبتک یہ لوگ آئین اُسنے آفت برپا کر دی ہم تاب نہ لاسکے بھاگ کھڑے ہوے
دیکھیے یہ لاش ہمارے افسر کی ہے اور یہ کہکر اُسپر سے چادر دور کی بادشاہ نے نخوت کو بھی
قتل کیا ہوا پایا اور بہت سے سواروں کو مقتول دیکھا اُنھون نے بیان کیا کہ جب ہم بھاگ
کھڑے ہوے اُسنے قفل توڑا قیدی کو رہا کیا قیدی کو لیکر باہر آیا کہ اس اثنا مین کوتوال
صاحب پہونچے اُنسے بھی مقابلہ ہوا یہ بھی تاب نہ لاسکے بھاگے وہ صاف لیکر نکلا چلا گیا
شہر پناہ پر روکا وہان بھی تلوار چلی انجام یہ ہوا کہ ہم وہان سے بھی بھاگے وہ شہر سے نکلگیا
صحرا مین جاکر ان سب نے روکا وہان بھی ہم اُسکا کچھ نہ کرسکے وہ وہان سے بھی مع قیدی
و اپنے ہمراہیون کے نکلا ہوا چلا گیا یہ واقعہ گزرا یہ سب لاشین موجود ہین ملاحظہ فرمایئے
یہ سُنکے بادشاہ نے کوتوال سے پوچھا کہ تم بیان کرو کہ کیونکر کیا واقعہ گزرا کوتوال نے اپنا
واقعہ بیان کیا جو کہ تحریر ہو چکا ہے اُن افسرون نے سب حال بیان کیا تب بادشاہ نے
کہا کہ یہ بھی دریافت ہوا کہ وہ کون نقابدار تھا اور کدھر سے آیا تھا اور کدھر گیا اُن
سب نے عرض کی کہ اگر جان کی امان پائین تو عرض کرین بادشاہ نے کہا تمھاری جان تمکو
بخشی صاف صاف بیان کرو اُسکے حال سے تب سب نے متفق ہو کر کہا کہ وہ نقابدار حضور
کے بھانجے تھے شاہزادہ تیغ زن دیوانہ اور اُنکے ہمراہ اُسکے رفیق تھے وہی آکر ہم سب کو
قتل کرکے قیدی کو رہا کر لیگئے یہ جو بادشاہ نے سُنا کہا کہ کیون اُسپر تہمت لیتے ہو اُسنے
تو شہر مین آنا ترک کیا مین نے اُسکو طلب بھی کیا تو وہ نہ آیا اور اس حال کی اُسکو خبر کیونکر
ہوئی دوسرے اُسکو کیا ایسی مجھسے خصومت تھی کہ وہ اس طور سے آتا اور میرے قیدی کو
رہا کر کے لیجاتا تیسرے وہ عجائب پرست یہ قیدی خدا پرست تمکو دھوکا ہوا ہوگا کوئی
ایسی بات کہتا ہے کوئی اور ہوگا وہ اگر سنے گا تو آفت برپا کریگا اُن سب نے عرض کی کہ جو
کچھ ہمنے خدمت والا مین عرض کیا ہے اس بات کا ہم ثبوت بھی رکھتے ہین ہان اگر حضور پر
ثابت نہ ہو تو حضور ہمکو قتل کرین یہ حرکت اُنھین کی ہے بادشاہ نے کہا کہ کیا ثبوت ہے بیان
کرو اگر نہ ثابت کروگے تو یاد رکھو کہ تم سب کو قتل کرونگا اُنھون نے کہا کہ بشوق یہ لکھ

ان سوارون سے کہا کہ تم بیان کرو کہ تمنے کیا اپنی آنکھ سے دیکھا تب ان سوارون نے
اپنا تعاقب مین جانا اور نقابدارون کا داخل قلعہ ہونا سب بیان کیا بادشاہ نے کہا کہ ضرور
اس بات سے ثابت ہوتا ہو مگر ایک امر یہ ہو کہ شاید اسکا کوئی دوست ہو یہ حرکت اُسنے کی ہو بھلا
اسکے سوا اور بھی کوئی ثبوت ہو تب ان سب نے ان لاشون کو دکھایا اوپر سے چادر دور
کی اور کہا کہ حضور ملاحظہ کرین کہ یہ لاشین کن لوگون کی ہین اب جو بادشاہ و اہل دربار نے
دیکھا تو دیوانے کے رفیقون و ملازمون کی لاشین دیکھین اور پہچانا کہ یہ سب لاشین اُسکے
رفیقون کی ہین بادشاہ نے کہا کہ اب مجھپر ثابت ہوگیا کہ یہ کام اسی ناشدنی دیوانے کا ہو مگر
یہ ظاہر ہوا کہ اُسکو مجھسے کیا خصومت پیدا ہوئی کہ جسکے سبب سے اُسنے یہ دشمنی کی سب نے
کہا کہ ہم کیا عرض کرین کوئی امر ظاہر نہین ہوتا بادشاہ نے کہا کہ مین نے لاشین بھی دیکھین
مگر یقین نہین آتا ہو کوئی سبب دشمنی کا معلوم نہین ہوتا ہو یہ کہکر اپنے عیار کی طرف دیکھا اور کہا
کہ اے بیشنگ تم جاکر دریافت تو کرو کہ یہ واقعہ صحیح ہو ان سوارون کے کہنے سے اور لاشون
کے دیکھنے سے تو مجھکو شک ہوتا ہو تو جاکر دریافت تو کر آ یہ جو بادشاہ نے حکم دیا بیشنگ
فوراً بیرون بارگاہ آیا اور اپنی صورت تبدیل کرکے طرف قلعہ تسخیر کے روانہ ہوا یہان بادشاہ
اُسکا انتظار کرنے لگا اور فکر کرنے لگا کہ کیا وجہ ہوئی جو دیوانہ بگڑ گیا اور میرے قیدی کو رہا
کر لیگیا کچھ بھی اُسنے پاس نہ کیا اگر ایسی حرکت کی تو بہت بیجا حرکت کی یہ سوچ رہا تھا کہ یکایک
بادشاہ کو خیال آیا کہ دیوانے نے یہ اُسکا بدلا لیا جو مجھسے خواہش کی تھی کہ میرے ساتھ اپنی دختر
کی شادی کردیجیے مین نے انکار کیا اُسدن سے اُسنے آنا جانا ترک کیا اسی سبب سے میرا
دشمن ہوگیا اب عنطاق کو یقین ہوگیا کہ یہ کام دیوانے کا ہو جب اسکو یقین ہوا دل مین سوچکر
کوتوال وغیرہ سے کہا کہ ان لاشون کو لے جاؤ اِنکے ورثا کو دیدو اور شہر کا بندوبست کردین
بھی آتا ہون جسنے یہ حرکت کی ہو اُسکو سزا دونگا وہ میرے ہاتھ سے بچکر کہان جائیگا اور پکار کر
کہدو کہ قیدی رات کو رہا ہوگیا اُسکا کوئی دوست غافل پاکر اور سب قتل کرکے رہا کرلے گیا
اب سب لوگ واپس جائین کوتوال وغیرہ اُن لاشون کو لیکر باہر آیا اُنکے ورثا کو دیدیا
اور وہ ہی حکم شاہی پکار کر کہدیا سب مجمع درہم برہم ہوگیا ہر ایک یہ کہتا ہوا اپنے اپنے

مقام پر چلا گیا کہ بڑی خرابی اور غفلت کی گئی جو قیدی رہا ہو گیا مجھکو بیکار کی زحمت ہوئی کاش ہم نہ آتے اگر یہ حال معلوم ہوتا خلاصہ یہ کہ سب واپس گئے تھوڑے عرصے مین وہان سواے بادشاہ اور اسکے ملازمون کے کوئی نہ رہا جو کہ براے شکار ہمراہ آئے تھے بادشاہ کو بڑا صدمہ تھا دربار برخاست کیا اپنے خیمۂ خاص مین آیا اپنے بھائی رموز جادو سے کہا کہ جس قمری کے واسطے اِسقدر کشت و خون ہوا تھنے وہ قمری ہمکو اِسوقت تک نہ دی اُسنے کہا کہ وہ قمری حاضر ہو شب کو جو آؤنگا تو لیتا آؤنگا عنطاق نے کہا کہ اچھا رموز جادو اپنے خیمے مین آیا اور سب اپنے اپنے مقام پر آئے اُسکے رفقا آکر حاضر ہوے دور شراب چلنے لگا عنطاق اِس خیال سے یہان سے نہین گیا کہ عیار خبر لیکر آلے تو شہر مین جاؤن اور اگر یہ امر صحیح ہو تو کسی پہلوان زبردست کو مع لشکر کے روانہ کر کے دیوانے کو مع اُس خداپرست کے گرفتار کراؤن یہ میرے ہاتھ سے کہان جاتا ہی پس عنطاق انتظار عیار مین اُترا ہوا ہی اب ان سب کو یہان مقیم رکھتا ہون اب کچھ حال سمک یلطاقی کا تحریر کرتا ہون کہ اِسکا حال بھی تحریر ہونا ضرور ہی کہ اِسنے کیا کام کیا ہی

دو کلمۂ عیاری سمک یلطاقی کے ملاحظہ ہون

راوی بیان کرتا ہی کہ منشی احمد حسین صاحب قمر مرحوم نے جو اجزا تحریر کیے ہین اُنمین یہ تحریر کیا ہی کہ جب خواجہ عمرو دربار سماوات مین گئے تھے اور اُنھون نے وہان سمک کو دیکھا تھا کہ شکل تبدیل کیے ہوے عقب سماوات مین بیٹھا تھا اُنھون نے عیاری کی تھی اور وہان سے عیاری کر کے جب باہر آئے تھے تو سمک بھی آیا تھا چنانچہ خواجہ نے سمک سے یہ کہا تھا کہ بیٹا سمک میرا تمھارا ساتھ اچھا نہین لہذا اپنی اپنی راہ لو تو سمک ایکطرف کو روانہ ہوا تھا اور خواجہ ایک سمت کو خواجہ کا حال تو منشی صاحب نے تحریر کیا تھا مگر سمک کا حال کچھ نہین تحریر کیا تھا اب مین اُسکا حال قلمبند کرتا ہون کہ سمک جو خواجہ سے جدا ہو کے چلا صورت بدل کے اِدھر اُدھر پھرنے لگا اور فکر کرنے لگا کہ کوئی تو عیاری کرنا چاہیے اسی فکر مین ہر طرف پھرا اگر کوئی کام نہ نکلا تو یہ لشکر مین آیا یہان آکر معلوم ہوا کہ علمشاہ و آہو چشم کے شب کو کسی طرف چلے گئے ہین اور صاحبقران طرف کوہ بیستون کے جانیوالے

ہین اور شب کو جہانگیر و سیما سے مہر جمال بھی لشکر سے نکل گئی ہین خواجہ انکی تلاش مین بحکم امیر روانہ
ہوے ہین اپنے خیال کیا کہ تیرا آقا بھی کسی طرف چلا گیا ہی اب تو یہان رہکر کیا کریگا چل آقا کی تلاش
مین انکو تلاش کر کے انکی خدمت مین رہ بدون آقا کے یہان رہنا بیکار ہی سراسر مروت اور
نمک حلالی کے خلاف ہی یہ سوچکر لشکر سے چل کھڑا ہوا بارگاہ تک مین نہ گیا اب یہ کوہ و صحرا کی
سیر کرتا ہوا اور علمشاہ کو تلاش کرتا ہوا چلا جاتا تھا صورت تبدیل کیے ہوے اتفاق قضا و
قدر سے یہ پھرتا ہوا اسی صحرا مین پہونچا کہ جہان عنطاق اترا ہوا تھا اور علمشاہ سے مقابلہ
ہوا تھا اُسدن پہونچا کہ جسدن علمشاہ کے قتل کا دن تھا اور سب لوگ آکر جمع ہوے تھے
اپنے دور سے جو مجمع دیکھا خیال کیا کہ چلکر دریافت کرو کہ یہ مجمع کیسا ہی اور کیا واقعہ ہی بس
یہ وہان آیا اور ان لوگون مین ملکر اِدھر اُدھر پھیرنے لگا بارگاہ مین بھی آیا یہان کا بھی حال
دیکھا لوگون سے جو دریافت کیا کہ یہان کوئی آج میلا ہی جو یہ مجمع ہوا انھون نے سب حال بیان
کیا کہ اس طور سے ایک مسافر آیا تھا اُسکے پاس ایک قمری تھی بادشاہ نے اُس سے طلب
کی اُسنے انکار کیا بادشاہ کے بھائی کو یہ امر ناگوار ہوا چونکہ وہ ساحر ہین رموز جادو انکا نام
ہی وہ اُٹھکر اپنے خیمے مین آئے اور بازو بھیجکر قمری کو اُس مسافر کے پاس سے اٹھوا لیا
وہ قمری اُنکے پاس ہی وہ مسافر برا سے قمری بگڑ گیا اُس سے تلوار چلی اُس حالت جنگ
دیگار مین معلوم ہوا اور ظاہر ہوا کہ یہ خداپرست ہی اور پسر حمزہ صاحبقران علمشاہ نوجوان
ہی بادشاہ کے برادرون نے اُسکو زخمی کر کے اسیر کر لیا بادشاہ نے آجکا دن اُسکے قتل کے
لیے مقرر کیا تھا اور سب کو اِس حال سے آگاہ کیا تھا ہم اُسکے قتل ہونے کا تماشہ دیکھنے آئے
تھے مگر یہان آکر یہ معلوم ہوا کہ بادشاہ کا بھانجہ تجیر دیوانہ بادشاہ سے باغی ہو گیا اور وہ سب کو
اگر قید خانے سے محافظان زندان کو قتل کر کے اُس خداپرست کو رہا کر کے اپنے قلعے مین
لیگیا ہی بس اب ہم سب واپس جائینگے کیونکہ اب قتل کون ہوگا وہ تو رہا ہو گیا سمک نے
دریافت کیا کہ وہ قلعہ یہان سے کتنی دور ہی انھون نے جواب دیا کہ پانچ کوس پر ہی یہ بھی پوچھا
کہ وہ مسافر اُس قمری کو بہت عزیز رکھتا تھا کہ جسکے لیے اسقدر کشت و خون واقعہ ہوا انھون نے
جواب دیا کہ بہت عزیز رکھتا تھا ایکدم کی جدائی ناگوار تھی مگر مجبور ہو گیا رموز جادو نے

لیگیا اُسنے تو قمری کے لیے آفت برپا کر دی تھی گویا وہ قمری نہ تھی اُسکی روح تھی سمک نے
باتون باتون مین یہ بھی دریافت کر لیا تھا کہ رموز جادو کا خیمہ کونسا ہو اُنھون نے بتا دیا اور
یہ بھی کہدیا کہ وہ قمری ابھی رموز کے پاس ہو بادشاہ کو اُسنے نہین دی ہو وہ قمری غضب کی باتین
کرتی ہو سُنا جاتا ہو وہ لوگ تو سب چلے گئے تھے اب وہان سوائے اُس لشکر کے جو کہ بادشاہ
کے ساتھ آیا تھا اور کوئی نہ تھا سمک نے یہ سُنکے خیال کیا کہ کسی تدبیر سے عیاری کر کے قمری
رموز سے لینا چاہیے اور آقا کی خدمت مین پہونچکر پیش کرنا چاہیے نہ معلوم یہ قمری کیسی ہو
جسکے لیے آقا نے اسقدر کشت وخون واقع کیا کوئی نہ کوئی بھید اُس قمری مین ضرور ہو یہ تیری
عیاری کسدن کام آئیگی اور تو کسدن حق نمک سے ادا ہوگا یہ سوچکر فکر کرنے لگا ایک
عیاری خیال مین آئی فوراً سب کی نظرون سے پوشیدہ ہو کر صحرا مین آیا اور سامان عیاری
سے درست ہو کر طرف لشکر کے چلا داخل لشکر جو ہوا سب نے دیکھا کہ ایک درویش بالکل
سفید تشقشہ سیندور کا پیشانی پر دیا ہوا الف آزادی کا کھنچا ہوا گیروے کپڑے پہنے ہوے
سر پر کلاہ درویشی رکھے ہوے مگر بظاہر معلوم ہوتا ہو کہ جوگی ہو چلا آتا ہو ایک تیتر ہاتھ پر بیٹھا
ہوا ہو مگر عجب رنگ کا تیتر ہو کہ اُسکے جسم مین نئے نئے رنگ کے پر مین یعنی سرخ وسفید و
سیاہ وسبز و زرد اور مثل الماس و زمرد کے چمکتے ہین تیتر بہت خوبصورت اور نہایت خوش قطع
اُسکے ہاتھ پر بیٹھا ہوا ہو وہ درویش اُسکو چمکارتا ہوا اور چند جانور اُسکے بازو اور شانے
اور سر پر مثل قمری وغیرہ کے بیٹھے ہوے ہین اُنکے رنگ برنگ پر پر زرے ہین اگر کسی کا بازو
سفید ہو تو بانہ و سرخ و سبز پنجے زرد چونچ اودی سر نیلا ہو ایک خوشنما اکتارہ ہاتھ مین بجاتا
گاتا ہوا چلا آتا ہو اُس درویش کو جو لوگون نے دیکھا اُسکے گرد جمع ہوے اور کہنے لگے
کہ اے جوگی صاحب کدھر سے آنا ہوا اور کدھر کا قصد ہو جوگی نے جوابدیا کہ بابا جہان سے سب
آئے ہین مین بھی آیا ہون اور جہان سب جاینگے مین بھی جاؤنگا اُنھون نے کہا کہ آپ کا
دولت خانہ کہان ہو کہا کہ بیٹا ہم فقیرون کا دولت خانہ کیسا یہی کوہ وصحرا ہم لوگون کا مسکن
آج یہ جنگل وہ جنگل اپنا مقام ہو ویرانے سے ہمکو کام ہو اسوقت جو یہان مجمع دیکھا خیال ہوا
کہ جاکر دیکھو کہ یہ لوگ اِس مقام پر کیون جمع ہوے ہین یہ سُنکے وہ لوگ کہنے لگے کہ جوگی

یہان ہمارا بادشاہ آیا شکار کو اُسنے یہان آکر ایک خدا پرست کو اسیر کیا تھا اُسکے قتل کے
لیے آجکا دن مقرر کیا تھا رات کو کوئی اُسکا دوست آکر اُسکو رہا کر کے لیگیا یہ مجمع جو ہوا
سب اُسکے قتل کا تماشا دیکھنے کو آئے تھے جب معلوم ہوا کہ وہ رہا ہو گیا سب واپس گئے
پوچھا ای جوگی صاحب یہ طائر آپ نے کہان سے پائے کیا خوشنما ہین جوگی نے کہا کہ بابا
انھین جانورون کے سبب سے تو میری زندگی ہو جب دم گھبراتا ہو اِسلئے باتین کرتا ہون
یہ سب میرے پالو ہین انتو ہر طرف چرچا ہونے لگا کہ اس جوگی کے پاس بہت عمدہ جانور ہین
شدہ شدہ یہ خبر رموز کو بھی ہوئی جب اُسنے سنا کہ لشکر مین ایک جوگی آیا ہو اُسکے پاس چینڈ
تیتر اور قمریان ہین مگر کیا خوشنما ہین اِسکو بھی اشتیاق ہوا کہ بلا کر جوگی صاحب کو دیکھنا چاہیے
رفیقون سے کہا کہ ذرا تم جاکر دیکھو کہ جو فقیر لشکر مین آیا ہو وہ کیسا ہو اور اُسکے پاس کس
قسم کے طائر ہین اگر وہ آئے تو میرے پاس لے آؤ ذرا مین بھی اُن طائرون کو دیکھون
رفیقون نے عرض کیا کہ کل تو بہت بڑا فساد ہو چکا ہو ایک قمری کے لیے کئی سردارون کی
جانین مفت برباد ہوئین ایسا نہو کہ اس سے بھی کوئی فساد ہو رموز نے کہا کہ پھر کیا
نقصان ہو فساد ہوگا تو ہوا اور کیون فساد ہونے لگا اگر کوئی جانور پسند آئیگا اور مین اُس سے
طلب کرونگا وہ نہ دیگا مین خاموش ہو رہونگا کیونکہ کسی کی چیز پر اجارہ نہین ہو وہ اپنی
چیز پر اختیار رکھتا ہو چاہے دے چاہے نہ دے اگر تم یہ کہو کہ یہ بھی اپنی قمری نہ دیگا
یا تیتر نہ دیگا تو بازور سے لین گے رموز نے کہا یہ نہ ہوگا رفیقون نے کہا پھر اُس مسافر بیچارے
کی قمری بازور سے کیون طلب کر لی رموز نے کہا وہ بادشاہ کو پسند آئی تھی دوسرے
وہ میرا بڑا بھائی ہو مجھکو اُسکا صدمہ گوارا نہ ہوا کہ ایک چیز اُسکو پسند آوے اور وہ
ایک ادنیٰ مسافر سے مانگے اور وہ اِنکار کرے اِسوجہ سے یہ حرکت ہوئی اور اپنے
دل پر تو مجھکو اختیار ہو تم جاؤ اوسکو لے آؤ یہ سُنکر چند رفیق اُٹھے اور بیرون خیمہ آئے
دیکھا کہ ایک جوگی چلا آتا ہو جہان پہ وہ کھڑا ہو جاتا ہو وہان ایک بھیڑ لگ جاتی ہو سیکڑون
آدمی اُسکے عقب مین ہین اُن سب نے اُن تیترون اور قمریون کو دیکھا اور بہت پسند کیا
اور کہا کہ ہمنے اس رنگ کے جانور آجتک نہین دیکھے کیا قدرت ہو خداوند عجائب کی

ایسے نادر جانور خلق فرمائے کہ باتین کرتے ہوئے قریب جوگی کے آئے اور سلام کرکے
کہنے لگے کہ جوگی صاحب آپ کو ہمارے مالک نے یاد کیا ہو تشریف لے چلیے وہ آپ کی
آمد کی خبر سنکے آپ کے بہت مشتاق ہین جوگی نے جواب دیا کہ مجھکو کیا ضرورت ہی کہ مین جاؤن
اگر وہ میرے مشتاق ہین تو یہان آکر دیکھ جائین ہم فقیرون کا کیا کام ہی امیرون کی صحبت
مین وہ بندۂ دنیا ہین اور ہم تارک دنیا ہماری اُنکے صحبت کیونکر برابر ہوسکتی ہی ہمارے اُنکے
زمین و آسمان کا فرق ہی بھلا وہ میرے کیا مشتاق ہونگے ہم لوگ بھی اس قابل ہین کہ کوئی
ہمارا اشتیاق ہو بقول شاعر شعر مین آنا ملے کیونکر تری صحبت مین جانا نہ ٭ مری صورت فقیرانہ
ترا دربار شاہانہ ٭ کجا ہم فقیر اور کجا صحبت امیر مین نہ جاؤنگا میرا کوئی کام نہین ہو دوسرے
یہ امر ہو کہ مین نے سُنا ہو کل یہان کوئی مسافر آیا تھا اُسکے پاس قمری تھی اُسکو بادشاہ نے
پسند کیا اُسنے دینے سے انکار کیا ایک باز آکر لے گیا اُسکے کارن یہان فساد ہوا وہ باز
سحر تھا میرے پاس بھی جانور ہین ایسا نہ ہو کہ وہ میرے بھی تیتر وغیرہ کو پسند کرین اور مین
انکار کرون اُسکو بھی باز سحر لے جائے تو خرابی ہو اُنھون نے کہا کہ بادشاہ نہین آپ کو
یاد فرماتے ہین بلکہ اُنکے بھائی رموز جادو وہ ایسے نہین ہین آپ جب اُنکے پاس جائینگے
تو آپ کو اُنکے مزاج کا حال معلوم ہوگا وہ بہت خوش مزاج اور رحم دل ہین آپ اُنسے
بہت خوش ہونگے جوگی نے کہا کہ مین پہلے ہی انکار کرچکا ہون مین نہ جاؤنگا وہ بادشاہ
کے بھائی ہین ہان اگر مین امیر یا وزیر ہوتا تو ضرور اُنکی خدمت مین جاتا یا یہ امر مجھکو منظور
ہوتا کہ وہ میری سفارش بادشاہ سے کرکے کوئی عہدہ مجھکو دلادین تو مین جاتا بابا مجھکو
نہ ستاؤ مین تمھارے لشکر مین آیا ہون تھوڑی دیر پھر کر چلا جاؤنگا اُنھون نے جواب دیا کہ
آپ برگزیدہ بزرگ ہون وہ فقیرون کو بہت دوست رکھتے ہین اِس طرف اُنکو رغبت ہی وہ چاہتے
ہین کہ کوئی کامل ایسا ملے کہ جسکی مین پیروی کرون اور اُسکا چیلا بنون ہر روز اُنکو فقیرون
سے صحبت رہتی ہو جوگی نے جواب دیا کہ مین کامل نہین ہون سامری و جمشید و عجائب نگار کے
در کا گدا ہون میری کوئی کیا پیروی کریگا جب کوئی کامل دیکھیگا اُسکو لے جانا اُنھون نے
ہاتھ جوڑ کر کہا کہ آپ ہمارے مالک کے پاس تشریف لے چلین ورنہ وہ ہم پر خفا ہونگے

اسکو تو یہ منظور تھا صرف انکار ظاہری تھا اسی لیے آیا تھا کہا کہ اچھا بچہ تم نہین مانتے ہو تو مین چلتا ہون
مگر پھر مین کہے دیتا ہون کہ اِس امر کا خیال رہے کہ مجھسے کوئی اِس امر کی خواہش نہ کرے کہ فلان
جانور ہمکو دو ورنہ بڑا فساد ہوگا اور ہم غریبون کا ستانا اچھا نہ ہوگا آیندہ تمکو اختیار ہی پھر اسوقت
پچتاؤ گے اُنھون نے کہا کہ جوگی صاحب آپ اطمینان رکھین کوئی ایسی خواہش نہ کریگا جوگی اُنکے
ہمراہ ہولیا یہان خیمے مین رموز جادو بیٹھا ہوا اپنے رفیقون کا انتظار کر رہا ہی سامنے قفس قمری
کا رکھا ہوا ہی دل سے کہہ رہا ہی کہ مین نے اُن لوگون کو اسلیے بھیجا تھا کہ جاکر دیکھو کوئی فقیر آیا ہی
اگر آیا ہو تو اُسکو لے آؤ وہ ابھی تک نہین آئے یہ خیال کر کے اور جو رفیق پاس بیٹھے تھے
اُنسے بھی یہی کلمہ کہا اُنھون نے عرض کی کہ آتے ہونگے ہمنے بھی بہت شہرت سُنی ہی کہ فقیر بڑا
کامل ہی اور جانور بھی بہت خوشنما اُسکے پاس ہین اُسکو آنے مین کچھ انکار نہ ہوگا سمجھا دے ہونگے
رموز نے کہا کہ اگر آنے سے اُسکو انکار تھا تو ہمسے تو کہا ہوتا ہم خود اُسکے پاس جاتے
تم لوگ اِس حال سے بخوبی آگاہ ہو کہ مین فقیرون کو بہت دوست رکھتا ہون بس مجھکو بہت
اشتیاق ہی عرصہ ہونا شاق ہی یہ باتین کر رہا تھا کہ سامنے سے وہ رفیق مع اُس جوگی کے
نمودار ہوے رموز و کل حاضرین جلسہ نے دیکھا کہ ایک مرد پیر باریش سفید گیروے
کپڑے پہنے ہوے اُسکے بازو و شانہ و ہاتھ و سر پر قمریان و تیتر رنگ برنگ کے بیٹھے ہین
اور ایک تیتر ہاتھ پر بیٹھا ہی جوگی اکتارہ بجاتا ہوا اُنکے ہمراہ چلا آتا ہی رموز نے دیکھکر رفیقون
سے کہا کہ کوئی بڑا کامل معلوم ہوتا ہی اور بندہ مقرب خداوند ہی اِسکی خدمت کرنا باعث
برکت ہی جب وہ سب لوگ قریب پہونچے خود رموز اُٹھ کھڑا ہوا تا لب فرش آیا فقیر صاحب
کو دیکھکر بولا کہ آپ نے بڑی مہربانی کی جو سرفراز فرمایا مجھ ایسے بندۂ ناچیز کو میری کیا حقیقت
تھی کہ میرے مکان پر آپ تشریف لاتے مین کیا عرض کرون کہ جو اِسوقت مجھکو خوشی ہوئی آپنے
قدم رنجہ فرما کر مجھکو سرفراز فرمایا یہ کہکر اور ہاتھ پکڑ کر قریب مسند لایا اور قصد کیا کہ مسند پر بٹھاؤن
جوگی صاحب نے انکار کیا اور کہا کہ یہ فرش لایق اُن لوگون کے ہی کہ جو کہ صاحب دنیا ہی ہم
لوگ اِس فرش کے قابل نہین ہین ہم لوگون کا بستر خاک ہی کیونکہ ایک دن اِسی مین جانا ہی
بقول شاعر شعر مٹی کا لگانا چاہیے پوشاک مین بھی خاک سے رغبت رکھو آخر ہی ملنا خاک مین بھی

یہ فرش اور یہ سامان تمکو مبارک رہے مین یہان نہ بیٹھونگا یہ کہکر اور مسند سے الگ ہٹ کر بیٹھ گیا
اور سب لوگ بھی بیٹھے اسوقت رموز نے کہا کہ آپ کے آنے سے میرا گھر روشن ہوا آپ نے
نہایت مہربانی فرمائی جوگی نے کہا اے بچہ کیون فقیر کو ذلیل کرتا ہی یہ ناچیز کس لایق ہی یہ سب
تیتا مینا کی دیا ہی یہ کہکر خاموش ہو رہا ادھر ادھر دیکھنے لگا کہ اُس قفس پر نگاہ پڑی کہ قفس مین
قمری بیٹھی ہی قفس نہایت پُر تکلف سامنے رموز کے فرش پر رکھا ہی قمری کو دیکھا کہ مایوس مایوس
اُداس اُداس بیٹھی ہی نہ پر ہلاتی ہی نہ حرکت کرتی ہی دانہ پانی بھرا ہوا ہی قمری کی کیفیت یہ کہ جیسے
کوئی حرمان نصیب اپنے معشوق کی یاد مین مغموم ہوتا ہی قمری نہ کسی جانب دیکھتی ہی نہ کریال کرتی
ہی ورنہ جانورون کا قاعدہ ہی کہ وہ کسی پہلو قرار نہین لیتے ہین خصوصًا گرفتار اسیر جوگی نے جو اس
حالت سے قمری کو دیکھا دل مین خیال کیا کہ اس قمری مین ضرور کچھ نہ کچھ بھید ہی اور یہ قمری
بہت خوبصورت و خوشنما ہی واقعی ایسے طائر خوشنما بہت کم ہوتے ہین یہ خیال کرکے دل مین رموز
سے کہا کہ یہ قمری تو بہت خوش قطع جانور ہی تمنے کہان سے پائی مگر مین جب سے آیا ہون اسکو
ایک ہی حالت مین پاتا ہون کیا یہ اصلی ہی یا کسی کاریگر نے بنا کر بطور تحفے کے پیش کی ہی اگر
اصلی ہی تو یہ کیونکر تمھارے ہاتھ آئی اور اسکو کس امر کا صدمہ ہی جو یہ یون بیٹھی ہی رموز نے کہا
کہ جوگی صاحب یہ قمری ہی تو اصلی مگر اسکا واقعہ نہ دریافت فرمایئے اس قمری کے لیے بڑے
فساد ہوے بہتون کی جانین گئین تب یہ قمری ہاتھ آئی ہی آپ یہ فرمائین کہ کدھر سے آنا ہوا
اور کدھر کو جانا ہوگا اور یہ تیتر وغیرہ جو آپ کے پاس ہین کیسے ہین یہ تو اس قمری سے بھی
زیادہ خوشنما اور قطعدار ہین انمین کوئی بولتا بھی ہی اور کب سے آپ نے یہ طریقہ اختیار
کیا ہی جوگی صاحب نے جواب دیا کہ اس جوگ کو تو ایک زمانہ ہوا اور جہان سے سب
آئے ہین مین بھی آیا ہون اور جہان سب جائینگے مین بھی جاؤنگا اور مین تمسے کیا بیان
کرون سامری و جمشید و خداوند عجائب نگار کا ایک ذلیل بندہ ہون مثل کتے کے ہر ایک کے
در پر جاتا ہون سگ دنیا سے بدتر ہون مجھکو ہمیشہ سے جانورون کا شوق ہی اتفاق سے
یہ تیتر اور قمریان ہاتھ آگئین اِنسے اپنا دل بہلاتا ہون جب خداوندون کی عبادت سے
فرصت پاتا ہون اب تمھاری خوشی ہو گئی مین جاتا ہون کیونکہ میری عبادت کا وقت آگیا ہی

ایسا نہ ہو کر خداوند ناراض ہو جائین کہ اسنے آج ہماری عبادت نہین کی رموز نے کہا کہ ابھی آپ کو اُٹھے
عرصہ ہی کیا گذرا ہی جو آپ جاتے ہین مین آپ کی دعوت بھی تو نہ کر سکا بس آج یہان قیام فرمالیجے
جو کچھ مجھکو نان و نمک نصیب ہو نوش فرمائیے کل تشریف لے جائیے گا راوی بیان کرتا ہی کہ اور
بہت سی باتین باہم ہوئین تھین بسبب طول کے نہین تحریر کین یہ جو رموز نے کہا جوگی نے جوابدیا
کہ آپ کیا فرماتے ہین مین اب دم بھر نہین ٹھہر سکتا ہون میری عبادت کا وقت ہو دوسرے
مین نے ترک دنیا کیا ہو کسی کے یہان دعوت نہین کھاتا ہون درختون کے پتون پر میری
اوقات ہو صحرا کی گھاس میری خوراک ہو مجھکو معاف فرمائیے رموز نے کہا یہ تو ممکن ہی نہین کہ
مین آپ کو تشریف لے جانے دون بدون دعوت کیے ہوے یہ کہکر ہاتھ جوڑ کر کھڑا ہوا
اور قصد کیا کہ قدمون پر گرے جوگی نے منع کیا اور کہا کہ اچھا بابا جو تم کہتے ہو وہ مجھکو قبول
ہو تم بیٹھ جاؤ تمھارے اصرار سے مجبور ہو گیا گو خداوند ناخوش ہونگے خیر انکو تو عبادت
کر کے راضی کر لونگا یہ بھی خیال ہوا کہ اس امر سے خداوند ناخوش ہون کہ میرے ایک بندہ
نے اسکی منت کی اور دعوت کی اسنے انکار کیا اس خیال سے مین نے اور قبول کر لیا خیر نہ
جاونگا مگر تمنے اس قمری کے حال سے نہ آگاہ کیا مجھکو اسکی مایوسی پر رحم آتا ہی میرے نزدیک
مناسب ہو کہ اسکو چھوڑ دو ایسا نہ ہو کہ یہ مر جائے رموز نے کہا کہ جوگی صاحب مین کیا اسکا
حال عرض کرون سماعت فرمائیے یہ کہکر کل حال اول سے آخر تک بیان کیا راوی بیان کرتا
ہو کہ یا تو قمری سر جھکائے بیٹھی تھی یا جب رموز نے علمشاہ کا حال بیان کرنا شروع کیا قمری نے
سر اٹھا کر سننا شروع کیا جب یہ سنا کہ علمشاہ اسیر ہوے اسوقت تڑپنے لگی جوگی نے جو
یہ واقعہ دیکھا رموز سے کہا کہ تمنے دیکھا جسوقت تک اسکے مالک کا واقعہ نہ شروع ہوا
تھا اسوقت تک تو یہ خاموش بیٹھی رہی اب دیکھو کسقدر پھڑک رہی ہو معلوم ہوا اس قمری
کو بھی اس سے الفت ہو یہ اسکی جدائی مین بیقرار ہو اور اسکی یہ حالت ہو خیر تم بیان کرو مگر
رموز نے سب حال بیان کیا جب قمری نے یہ سنا کہ وہ رہا ہو گئے وہ بیقراری اسکی جاتی
رہی اور ساکت ہو کر بیٹھ رہی پھر وہی عالم تھا جو کہ پہلے تھا جوگی نے رموز سے کہا کہ اب وہ
مسافر کہان ہو رموز نے جوابدیا کہ میرا ایک بھانجہ ہو تجیر دیوانہ نام وہ اسکو رہا کر کے لیگیا ہو

اور اُسکو اپنے قلعے مین مقیم کیا ہی اب بھائی صاحب اُسکی کوئی نہ کوئی تدبیر کرینگے اُنھون نے عیار کو براے دریافت روانہ کیا ہی تاکہ کل واقعہ اچھے طور سے معلوم ہو جائے تو تدارک کیا جائے جوگی یہ سُنکے خاموش ہو رہے رموز نے کہا کہ جوگی صاحب یہ تو فرمایے کہ یہ تیتر و قمری آپکے پاس کہان سے آئے اور تیتر بولتا بھی ہی مین نے نہ ایسے تیتر اور نہ ایسی قمریان دیکھین ہمکو تو اِسی قمری کے حال پر تعجب تھا اور ہم خیال کرتے تھے کہ یہ نادر زمانہ ہی اِن قمریون اور تیتر دنکو دیکھکر تو ہمارے حواس جاتے رہے جوگی نے بیان کیا کہ ای بچہ یہ تیتر و قمری یہان کی نہین ہی بلکہ اُس مقام کے جانور ہین کہ جہان خداوندون کا جاے قیام ہی یہ بحکم سامری و جمشید و لات و منات و تینتا بینا ودم خیشہ وہان اُس صحرا مین پیدا ہوتے ہین صحراے خداوندان اُسکا نام ہی ہزارہا بندگان خداوند وہان جاتے ہین اور یہ جانور وہان سے لاکر بطور پرستش پالتے ہین اُنکی خوش الحانی دل چسپ ہوتی ہی کہ ہر ایک کو پسند آتی ہی اور سُننے والا بہت محظوظ ہوتا ہی یہ معلوم ہوتا ہی کوئی بہت ہی خوش گلو گا رہا ہی یا طنبور بج رہا ہی جب مجھکو شوق ہوا تو مین راہ دور و دراز طی کرکے اُس صحرا مین پہونچا اول جاکر خداوندون کی پرستش و عبادت کی بعدہٗ چلتے وقت وہان سے یہ چند تیتر و قمریان لایا جب سے میرے پاس ہین اِنکی آوازین سنا کرتا ہون ای بابا اِن جانورون مین ایک صفت نہایت عمدہ ہی اور کیون نہ ہو آخر مقام خداوندان کے جانور ہین جب شب کو مین عبادت خداوندان کرتا ہون جب خوب بولتے ہین اور تمام دن خاموش رہتے ہین چاند کی روشنی اور چراغ کی روشنی مین خوب بولتے ہین اور دوسری صفت یہ ہی کہ جو چراغ اُس صحرا کی مٹی کا بنا ہوا ہوتا ہی اور وہ بوقت عبادت روشن کیا جاتا ہی یہ خوب بولتے ہین اور دوسرا چراغ روشن کرنے سے بالکل نہین بولتے تمام دن یہ جانور سویا کرتے ہین اور شب کو بیدار ہو کر بولتے ہین اور جسقدر وہان تیتر اور قمریان ہین سب مین یہی صفت ہی جو مین نے بیان کی اِسی سبب سے جو وہان سے اِنکو لاتا ہی وہ تھوڑی سی مٹی بھی لاتا ہی اور اُسکے چراغ بناتا ہی اور وہی روشن کرتا ہی چنانچہ میرے پاس بھی چراغ موجود ہین اِدھر شب ہوئی مین نے چراغ روشن کیا یہ بولنے لگتے ہین عبادت خداوندین مین مین معروف ہوا شب بھر یہ بولا کیے اِدھر شب برطرف ہوئی سفیدۂ سحری نے ظہور کیا

خاموش ہو رہے اب دن بھر نہ بولینگے نہ اُٹھینگے لاکھ اُٹھاؤ نہ اُٹھینگے ہان اگر
تاریکی ہو اور وہ چراغ روشن ہو اُسکی روشنی پھیلے تو اُٹھین یہ صفت ہو کہ ادھر تاریکی مین وہ چراغ
روشن کیا اودھر یہ اُٹھے اور بولنے لگے نہ معلوم یہ کیا امر ہو اِس راز سے خداوند آگاہ ہونگے
بھلا ہم کیا آگاہ ہو سکتے ہین یہ سب اُسکی قدرت کے نمونے ہین دیکھو سب تیتر و قمریان سو رہے
ہین یا نہین یہ جو جوگی نے کہا سب کو اِس بیان پر حیرت ہوئی ہر ایک نے بغور دیکھا کہ تیتر و قمریان
آنکھین بند کیے بیٹھی ہین گویا سوتی ہین سب نے کہا کہ بجا اور درست ارشاد ہوا واقع مین یہ
سو رہے ہین ایک بھی جاگتا نہین ہو جوگی نے کہا کہ یہی حال ہو اب تو سب کو اشتیاق پیدا ہوا
اور سب نے رموز سے کہا کہ جوگی صاحب سے فرمایش کیجیے کہ یہ کسی طور سے اِنکو اُٹھائین
تاکہ یہ بولین اور ہم اُنکی صدا سُنین کیونکہ جوگی صاحب نے بہت تعریف فرمائی ہو دوسرے
سُننے والے کے جانور ہین تیسرے یہ بھی دیکھنا ہو کہ چراغ کی روشنی مین یہ کیونکر بیدار ہوتے
ہین رموز نے کہا کہ وہ تو کہتے ہین کہ یہ شب کو بیدار ہوتے ہین پھر کیونکر یہ بیدار ہونگے اِس وقت
میرا سخن بھی ضایع جائیگا اُنھون نے عرض کی کہ کیا آپ نے یہ نہین سماعت فرمایا کہ اُنھون نے
فرمایا ہو کہ جب دن کو تاریکی ہو اور یہ چراغ روشن کیا جائے تو یہ بیدار ہونگے بس آپ
روشنی کیجیے تو سہی دیکھیے کیا جواب دیتے ہین رموز نے جوگی کی طرف دیکھکر کہا کہ جوگی صاحب
مین ایک آپ کی خدمت مین عرض کرتا ہون اگر قبول فرمائیے تو نہایت درجہ آپکی مہربانی
ہوگی مین آپ کا از حد ممنون ہونگا اور آپ کا خادم ہو جاؤنگا جہان آپ نے یہ احسان فرمایا
کہ یہان تشریف لائے اور میرے کہنے کو قبول فرمایا یہ بھی قبول فرمایئے جوگی نے کہا کہ مین
سمجھ گیا تم یہ امر ظاہر کروگے کہ تیتر کو بلائیے ذرا ہم بھی سُنین تو یہ امر نہایت دشوار ہو مین پہلے ہی
کہہ چکا ہون کہ یہ دن بھر سوتے ہین شب کو جاگتے ہین اور بولتے ہین پھر کیونکر ہو سکتا ہو
جوگی کے اِس کہنے سے اور زیادہ تر سب کو جوگی کی صداقت کا صدق ہوا اور جوگی صاحب
کے صاحب کمال ہونے کا یقین ہوا اور سب کو از حد اعتقاد ہوا رموز نے کہا کہ آپ تو
مافی الضمیر سے بھی آگاہ ہین روشن ضمیر ہین کہ میرے دل کے حال سے آپ کو خبر ہو گئی واقعی
مین یہی عرض کرنے والا تھا راوی بیان کرتا ہو کہ جب جوگی صاحب آئے تھے تو رموز نے

نام بھی دریافت کیا تھا تو جواب دیا تھا کہ میرا نام درویش تباہ شاہ ہی ای تباہ شاہ مین آپکی
خدمت مین دست بستہ عرض کرتا ہون کہ مین ان تیترون کے سننے کا بہت مشتاق ہون اور آپکے
فرمانے سے اور زیادہ اشتیاق بڑھ گیا ہی مجہپر کیا منحصر ہی سب حاضرین جلسہ مشتاق ہین ایک کو
دوسرے سے زیادہ اشتیاق ہی اسکا نہ بولنا سبکو شاق ہی اِس امر کی بھی خواہش ہی کہ یہ بھی ہم دیکھین
کہ یہ کیونکر اُس چراغ کے روشن ہونے سے بیدار ہوتے ہین کیونکہ یہ ایک نئی بات ہی اور
عجائبات مین سے ہی گو ہم آپ کے فرمانے کو دروغ نہین خیال کر سکتے ہین ہمکو آپ کا اعتبار ہی
اور آپکے قول کا یقین ہی مگر اپنی آنکھ سے بھی دیکھنے کا شوق ہی تو یہ واقعہ دیکھا دیجیے اور اِس
تیتر کی آواز بھی سُنا دیجیے جوگی نے جواب دیا کہ بابا یہ تو بڑی مشکل ہی مین شب کو یہان تیتر
نہین چھوڑ سکتا ہون جو تمکو یہ واقعہ دکھاؤن اور دن کو نہ یہ بیدار ہوتے ہین نہ بولتے
ہین بڑی خرابی ہوئی اور تم اصرار کرتے ہو مجھکو تمھارا بھی ناراض کرنا منظور نہین ہی مین
بہت پریشان ہون کہ کیا کرون اُنہین سے ایک رفیق رموز کا بول اُٹھا کہ آپ نے
ارشاد کیا تھا کہ اگر دن کو تاریکی ہو اور یہ چراغ روشن کیا جائے تو یہ بیدار ہو سکتے ہین
اور بول بھی سکتے ہین بس کوئی تو تدبیر ایسی فرمایئے ہم سب اِس عجائبات کو دیکھین اور
انکی صدائین اب تو سب مع رموز کے جوگی کی منت و سماجت کرنے لگے آخر الامر جوگی
نے مجبور ہو کر کہا کہ تم لوگون نے بہت پریشان کیا اگر ایسا مین جانتا کہ اِس بلا مین مبتلا ہونگا
تو کبھی نہ آتا مین یہان آکر بہت پچھتایا اور حیران ہون کہ کیا کرون اگر انکار کرتا ہون تو بھی
مروت کے خلاف ہی دوسرے میرے امکان سے باہر ہی رموز نے کہا کہ اے جوگی صاحب
ہم سب کے حال پہ مہربانی فرمایئے اور ہمکو یہ عجائب دکھایئے ہم آپ کے بہت ممنون ہونگے
جب اصرار حد سے گذر گیا اور جوگی نے دیکھا کہ اِن لوگون کو بہت اشتیاق ہی اور بدون
دکھائے اِس کرشمے کے یہان سے جانا غیر ممکن ہی کہا کہ تم لوگون نے بہت پریشان کیا ہی
اور بہت ناچار خیر جو مین کہون اُسپر عمل کرو مین بموجب تمھارے کہنے کے تدبیر کرتا ہون
اگر تم لوگون کی تقدیر مین یہ عجائبات دیکھنا ہین اور تیتر کی آواز سُننا ہی تو وہ بیدار ہوگا
ورنہ مین ناچار ہونگا یہ کہکر کہا کہ اِس خیمے کے سب پردے چھڑوا دو اور اِسقدر تاریکی کرو

کہ باوجودیکہ دن ہی مگر ایک دوسرے کو نہ دیکھ سکے اور خیمے مین بالکل دن کی روشنی کا اثر نہ آئے
مین چراغ روشن کرونگا شاید بیدار ہو اور بہتے تمکو میرے قول کا یقین ہو یہ جو کہا رموز نے
حکم دیا اُسیوقت سب پردے چھوڑ دیے گئے بلکہ اور اُسپر کچھ پردے ڈال دیے گئے
جو روزن ہوا آنے کے اور روشنی کے لیے بنے تھے سب بند کر دیے گئے ایسے تاریکی
ہوگئی کہ ہاتھ کو ہاتھ نہین دکھائی دیتا تھا ایک دوسرے کو نہ دیکھ سکتا تھا اُسوقت جوگی
نے رموز سے کہا کہ کچھ روشنی طلب فرمایئے تاکہ کچھ تو دکھائی دے واقعی آپ نے دن
کی رات کردی یہ سنکے رموز نے حکم دیا کہ روشنی لاؤ اُسوقت فانوس و مردنگ و کنول
روشن کیے گئے روشنی ہوئی اب جو روشنی ہوئی تو ایک نے دوسرے کو دیکھا در اصل
غضب کا لطف تھا اُسوقت رموز نے جوگی سے کہا کہ اے مرشد اب تیتر کو اُٹھایئے تاکہ بولے
جب یہ رموز نے حکم دیا اُسوقت جوگی نے کہا کہ آپ سب لوگ خبردار ہو جایئے مین چراغ
روشن کرتا ہون یقین تو ہو کہ تیتر اُٹھے یہ کہکر ایک چراغ بغل سے نکالا اور اُسکو سامنے
رکھا اُسمین بجائے روغن کے عطر ڈالا اور چار بتیان اُسمین لگائین اور ایک بار اُن کو
روشن کیا اُس چومک کا روشن ہونا تھا کہ یکایک ایک دود غلیظ چارون بتیون سے
اُٹھا اور اُسنے تمام خیمے کو گھیر لیا راوی بیان کرتا ہو کہ سب آگر گرد چراغ
بیٹھے تھے اب جو دھوان نکلا ہر ایک کے دماغ مین پہونچا جسکے دماغ مین پہونچا اُسکو
گرمی معلوم ہونے لگی سر گردش کرنے لگا ہر ایک نے دوسرے سے کہا کہ پردے جو
ڈالدیے گئے ہین تو کسقدر گرمی ہوگئی ہو بسبب گرمی کے سر گردش کرنے لگا ہو ادھر رموز
نے جوگی صاحب سے کہا کہ ابھی تک تیتر نہین جاگا جگایئے جوگی میان بولے گھبرایئے نہین
اُٹھتا ہو رموز کو اِسقدر گرمی معلوم ہوئی کہ گھبرا گیا تاب نہ رہی مارے گرمی کے ایک بار
اُٹھا اور کھڑا ہوا راوی کہتا ہو کہ وہ دھوآن اپنا اثر ہر ایک کے دماغ مین کرچکا تھا
رموز جو گھبرا کر اُٹھا سر گردش کرنے لگا لڑکھڑا کر گرا اُسکا گرنا تھا کہ وہ جو رفیق بیٹھے تھے
اُٹھانے کو چلے جو اُٹھا وہ دھم سے گرا اب تو لگا لگ گیا دھا دھم گرنے لگے جو دو
ایک خادم و خدمتگار وہان کھڑے تھے وہ خود بخود گر پڑے اب سوائے جوگی کے

اُس مقام پر کوئی اپنے حواس مین نہ تھا سب بیہوش پڑے تھے کسی کو ہوش نہ تھا اُسوقت جوگی صاحب اُٹھے اور قریب قفس قمری کے آئے اُس قفس کو اپنے ہاتھ مین لیا اور نعرہ کیا کہ منم مکھ بلطاقی عیار شاہزادہ علمشاہ رومی وہ مارا خوب سب کو پیڑا کیا کہان میرے ہاتھ سے بچکر جاؤگے میرے آقا کو اس رموز نے بڑا دھوکا دیا تھا کہ بازسحر بھیجکر اُنکے پاس سے قمری کو منگا لیا جسکو وہ چاہتے تھے اور سب نے ملکر اُنکو اسیر کیا مین نے جب سُنا خیال آیا کہ عیاری کرکے مین کسی تدبیر سے یہ قمری حاصل کرون میرا داؤن چلگیا یہ نعرہ کرکے قصد کیا کہ رموز اور اسکے رفیقون کو قتل کرون پھر خیال آیا کہ یہ سب ساحر ہین اُنکے مرنے کی علامت پیدا ہوگی ایسا نہ ہو کہ تو گھبرا جائے اور قفس آیا ہوا ہاتھ سے نکل جائے تو بڑی خرابی ہو ساری محنت بیکار ہو یہی بہتر ہو کہ اپنا کام ہوگیا یہان سے نکل چلو یہ سوچکر سراچہ چاک کرکے اور اُن سب کو بیہوش اُسی طور سے چھوڑکر بیرون خیمہ آیا پشت خیمہ پر پہونچکر صحرا کی راہ لی صورت ایک لشکری کی بنائی تھی ہاے شاطری مارتا ہوا لشکر سے نکلگیا دور جا کر ایک صحرا مین پہونچا وہان ایک درخت کے سائے مین ٹھہرا قفس سامنے رکھا اب فکر کرنے لگا کہ کس سے قلعۂ تنجیر یہ کی راہ دریافت کرون یہ تو بخوبی ثابت ہو چکا ہو کہ میرا آقا تنجیر دیوانے کے پاس اُسکے قلعے مین ہو وہ رہا کرکے لیگیا ہو اسی فکر مین تھا کہ دیکھا ایک شخص چلا آتا ہو جب وہ قریب آیا اسنے یہ تو ضرور کیا کہ قفس کو تو پوشیدہ کر دیا اور خود اُسکے قریب آیا اور کہا کہ ای بھائی تمکو قلعۂ تنجیر یہ کی راہ معلوم ہو مین کئی روز سے اُسکی تلاش مین پریشان ہو رہا ہون اور مجھکو راہ نہین ملتی ہو اُسنے کہا کہ قلعۂ تنجیر یہ مین جاکر کیا کروگے یہ بولا کہ وہان میرے لڑکی بیاہی ہوئی ہو اُسکے پاس آیا ہون اُسنے کہا کہ ای بھائی یہ جو سامنے راستہ ہو اسی طرف چلے جاؤ اب تھوڑی دور پر جاکر ایک دوراہہ ملیگا داہنی طرف جو راستہ ہو اُسی طرف کو چلے جانا سامنے قلعہ نظر آئیگا وہی قلعۂ تنجیر یہ ہو یہ کہکر وہ مسافر تو چلا گیا پس بعد جانے اُس راہ گیر کے سمک نے وہ قفس اُٹھا یا لیکر چلا جب چند قدم چلا تو وہ قمری بولی کہ او ظالم تو مجھے کہان لیے جاتا ہو کیا تو اُن ظالمون نے مجھکو میرے مالک و آقا سے جدا کیا میرے اوپر یہ ظلم ستم کیا مین کیا بیان کرون جو حال تھا اب تو مجھکو وہان سے لایا نہ معلوم کدھر لیے جاتا ہو ای ظالم اب تو وہ کام کر

یا تو قفس کو کھولدے تا کہ مین اُڑ جاؤن یا مجھکو حلال کر ڈال تا کہ مین اس کشاکش سے نجات پاؤن
یہ جو قمری نے کہا اور بزبان انسانی گویا ہوئی سمک یلطاقی کو بڑی حیرت ہوئی اور کہنے لگا
کہ اے خوش بیان تو پریشان نہو مین بھی تیرے آقا و مالک کا ایک ادنی غلام ہون اُنکا عیار ہون
مین اُنکی تلاش مین نکلا تھا یہان آکر یہ حال معلوم ہوا کہ اُنپر یہ سب واقعات گذرے اُنکے پاس
قمری تھی وہ یہان کے بادشاہ نے سحر کے ذریعے سے لے لی اُسکی بابت لڑائی ہوئی اُنکو تواز
روے بلوہ کے اسیر کر لیا اور قید کر لیا تھا مگر کوئی دیوانہ ہو وہ رہا کر کے لیگیا میرے دلمین
خیال آیا کہ آقا کی خدمت مین چلو مگر کسی تدبیر سے قمری کو بھی لیتے چلو اور عیاری کر کے لایا
اب آقا کی خدمت مین چلتا ہون یہ جو سمک نے کہا قمری بہت خوش ہوئی قہقہہ لگا کر ہنسی
اور خاموش ہو رہی سمک یلطاقی پا کے غتاطر مارتا ہوا دوراہے پر پہونچا بموجب نشان
دینے اُس مسافر کے داہنی طرف کو چلا جب کوئی دو کوس راستہ طے کیا تھا دور سے ایک
قلعہ سر بفلک کشیدہ دکھائی دیا کہ اُسکا کلس مثل آفتاب کے چمک رہا تھا بلندی مین ہمسر
گنبد نیلوفری تھا خوب آراستہ تھا سنگ مرمر کا وہ قلعہ تھا زیر قلعہ ایک بہت پُر بہار جنگل تھا
یہ اُس صحرا کی سیر کرتا ہوا در قلعہ پر آیا دیکھا کہ در قلعہ کھلا ہوا ہی یہ مع قفس قمری کے داخل قلعہ
ہوا قلعہ کو خوب آراستہ و آباد پایا دوکانین وغیرہ مثل بزازی و صرافی و جوہری بازار کے کھلی
ہوئی ہین خرید و فروخت جاری ہی مردم قلعہ خوش و خرم پھر رہے ہین ہر مقام پر اہل قلعہ کا مجمع ہی
یہی چرچا ہو رہا ہی کہ ہمارا آقا پسر حمزہ کو رہا کر کے لایا وہ بہت مجروح تھا اُسکا علاج شروع
کیا چونکہ وہ خدا پرست ہی اُسکا دین و مذہب قبول کیا ہم سب کو بھی مسلمان کیا اب مساجد
وغیرہ کی بنا ڈالی گئی ہی سمک یہ باتین سُنتا ہوا اور قلعہ کی سیر کرتا ہوا چلا جاتا ہی ہر مقام پر مجمع
دیکھتا ہی اور اہل قلعہ کو خوش حال اور خوش منقال پاتا ہی یہانتک کہ در دولت پر آکر موجود
ہوا دربان سے کہا کہ جا کر خبر دو کہ سمک غلام شاہزادہ علمشاہ نوجوان حاضر ہی یہ سُنکر
وہ دربان اندر اُٹھکر گیا اور جا کر دیو انے سے عرض کی دیو انے نے شاہزادے سے
جا کر عرض کیا کہ آپ کا عیار سمک یلطاقی حاضر ہی کیا حکم ہوتا ہی علمشاہ نے جیسے سمک کا
نام سُنا خوش ہو گئے چہرے پر سرخی آگئی یا تو لیٹے ہوے تھے یا اُٹھ بیٹھے اور کہا کہ جلد اُسکو بلاؤ

دیوانے نے دربان سے کہا کہ انکو بھیجدو اور کہدو کہ جلد جاؤ آقا طلب فرماتے ہین دربان باہر آیا
اور سمک سے کہا کہ تشریف لے جائیے سمک اندر آیا یہان علمشاہ بیٹھے ہوے خیال
کر رہے تھے اور دل سے کہ رہے تھے کہ اب سمک آیا ہو اُس سے سب حال قمری کا کھونگا
یقین ہو کہ وہ عیاری کر کے قمری کو اُن کافرون کے پاس سے لے آئے کہ سامنے سے عیار
سمک نمودار ہوا بیساختہ یہ شعر زبان پر جاری ہوا شعر بیا بیا کہ ترا تنگ در کنار کشتم ٭ بتنگ
آمدہ ام چند انتظار کشتم ٭ دیگر ای پیک راستان خبر یار ما بگو ٭ احوال گل زبلبل بستان سرا بگو ٭
یہ شعر پڑھکر فرمایا کہ خوش آمدی دصفا آوردی مزاج تو اچھا ہو سمک نے جُھک کر سلام کیا دوڑ کر
قدمون پر گرا سمک نے دیکھا کہ شاہزادہ مسہری پر جلوہ فرما ہو سر پر مرہم کے پھائے لگے
ہوے ہین گرد مسہری کے بہت سے دیوانے بلباس نفیس بیٹھے ہوے ہین ایک دیوانہ
قریب مسہری کرسی پر بیٹھا ہوا ہو اُسکے چہرے سے آثار سرداری وافسری کے ہویدا ہین
پس سمک نے سلام کر کے قصد کیا کہ علمشاہ کے قدمون پر گرون اور بوسہ دون علمشاہ
نے سمک کے سر کو سینے سے لگایا اور بہت شفقت سے فرمایا کہ ای سمک تمکو میری آنکھین
ڈھونڈھ رہی تھین مین دل سے تمھارے ملنے کی خواہش کر رہا تھا خداوند کریم نے میری
آرزو کو پورا کیا کہ تمکو یہان پہونچا دیا یہ تو بتاؤ کہ کیونکر آنا ہوا جب سے مین یہان طلسم پر
آیا ہون سوائے ایک مرتبہ کے تمکو نہین دیکھا تمکو مین نے سماوات کے دربار مین
دیکھا تھا جبکہ مین قید ہو کر گیا تھا تم بصورت غلام اُسکے پس پشت کھڑے ہوے تھے پھر
جب سے نہین دیکھا باوجودیکہ والد بزرگوار کا لشکر بھی آیا ہو اور عیار بھی آئے مقابلے بھی
ہوے مین لشکر مین بھی رہا مگر تمکو نہین دیکھا تم کہان چلے گئے تھے سمک نے عرض کیا
کہ مین اسی فکر مین صحرا بصحرا پھر رہا تھا کہ کوئی عیاری کرون اور کچھ تحفہ لیکر حاضر خدمت ہون
اسی اثناء مین ایک مرتبہ حسب الاتفاق لشکر مین بھی جانے کا اتفاق ہوا وہان جا کر معلوم ہوا
کہ آپ بدون کسی کو ہمراہ لیے ہوے بوقت شب کسی طرف تشریف لے گئے ہین اب مجھکو
لشکر مین رہنا شاق ہوا مین آپ کی تلاش مین وہان سے چل کھڑا ہوا اتفاق قضا و قدر تقدیر
کی خوبی سے ایک تحفہ ہاتھ آگیا اُسکو لیکر اور دریافت کر کے حاضر خدمت ہوا یہ کہکر سمک نے

عرض کی کہ حضور اپنی سرگذشت بیان فرمائین کہ حضور پر کیا گذری علمشاہ نے اول سے
آخر تک حال بیان کیا قمری کا ہاتھ سے جانا اسپر تکرار ہونا سردارون کو قتل کرنا سب کا بلوہ
کرکے اسیر کرنا اور بحکم عنطاق قید کرنا اسکا دوسرے روز بوقت صبح حکم قتل دینا یہ دیوانہ
جو کہ بھانجا ہی عنطاق کا اب جو مسلمان ہوا ہی یہ مع اپنے رفیقون کے وہان پہونچا اور پاسبانون
وغیرہ کو قتل کرکے مجھکو رہا کرکے اپنے قلعے مین لایا میرا علاج کیا مگر ای سمک مجھکو جدائی اس
قمری کی بہت شاق ہی نہ معلوم اسکا کیا حال میری جدائی مین ہوا ہوگا اور کیا اسپر گذری
مین اس قمری کی کیا حالت بیان کرون کہ وہ کیا چیز ہی اور کیسی خوش گفتار تھی ایسے طائر
خوش گلو نہ دیکھے نہ سُنے جیسی وہ قمری تھی وہ میری مونس تنہائی اور یار غمگسار تھی افسوس
ہی کہ وہ یون مفت ہاتھ سے جاتی رہی نہ معلوم باز اسکو کھا گیا یا وہ اُسکے پنجے سے
چھوٹ گئی مین یقین کرتا ہون اگر چھوٹ جاتی تو ضرور وہ میرے پاس آتی یہ کہکر علمشاہ
نے بہت افسوس کیا بلکہ کسیقدر آنکھون مین آنسو بھر آئے یہ رنگ جو سمک نے اپنے
آقا کا دیکھا تو عرض کی کہ حضور کے ہاتھ وہ قمری کیونکر آئی علمشاہ نے ایک آہ سرد بھر کر کہا
ای سمک مین تجھسے اُسکا حال کیا بیان کرون قابل بیان کرنے کے نہین ہی چونکہ تم میرے
رازدار ہو خیر تمسے بیان کرتا ہون مجھسے بہت بڑی غلطی واقع ہوئی یہ فرماکر دیوانہ سے
کہا کہ تھوڑی دیر کے لیے تخلیہ ہو جائے تو بہتر ہی مین کچھ اپنے عیار سے باتین کرونگا اُسنے
عرض کی کہ بہت خوب یہ کہکر اُسنے اُن سب کو ہٹا دیا اب اُس مقام پر سوائے علمشاہ
و سمک و دیوانہ کے کوئی نہ تھا دیوانہ بھی اُٹھکر جانے لگا علمشاہ نے اپنے دل مین
خیال کیا کہ اس دیوانہ سے بھی حال کہدینا زیبا ہی کیونکہ اپنا محسن ہی دوسرے اِستے اپنا
راز بھی تمسے پوشیدہ نہین کیا یہ خیال دل مین کرکے دیوانے سے فرمایا کہ تم کہان جاتے
ہو تم ٹھہر جاؤ تمسے کوئی پردہ نہین ہی علمشاہ کو یہ بھی خیال تھا کہ شاید یہ ناراض نہ ہو جائے
اور خیال کرے کہ تمنے تو اِنکے ساتھ ایسا سلوک کیا اِنکو قتل سے بچایا اور یہ تم سے اپنا راز
پوشیدہ کرتے ہین یہ سوچکر دیوانے سے کہا یہ جو دیوانے نے سُنا بیٹھ گیا اُسوقت جب تخلیہ
بالکل ہوگیا سوائے تین شخصون کے چوتھا وہان کوئی نہ تھا اُسوقت علمشاہ نے کل حال

قمری کا بیان فرمایا یعنی اپنے لشکر سے مع ملکہ آہو چشم کے نکلنا اور صحرا مین پہونچکر خیال کرنا کہ یہ ا
بالکل خلاف ہی جو کہ تحریر ہو چکا ہی ملکہ سے اپنا خیال ظاہر کرنا ملکہ کا اسرار کرنا باہم رد و بدل ہونا
آخر ملکہ کا سحر سے قمری بننا اپنا قمری کو لیکر وہان سے چلنا اُس لشکر مین پہونچنا مع قمری کے
حسب الطلب دربار عنطاق مین جانا عنطاق کا قمری کو پسند کر کے طلب کرنا اپنا انکار کرنا
باز کا آکر قمری کو لیجانا بادشاہ سے تکرار ہونا کل حال کہہ سُنایا اور فرمایا کہ وہ قمری اصل مین
قمری نہ تھی بلکہ ملکہ آہو چشم میری شیدا تھی ای سمک تمکو لازم ہی کہ تم اِس امر کو دریافت کرو
کہ وہ قمری کہان ہی اور کیا ہوئی اور یہ تو بیان کرو کہ تمنے جو کہا کہ میرے ہاتھ ایک تحفہ آیا تو
مین حاضر ہوا وہ تحفہ کیا ہی ہمکو دکھاؤ جسوقت سمک کل حال سُن چکا اُسوقت اُسنے علمشاہ
سے عرض کیا کہ حضور پریشان نہ ہون انشاء اللہ تعالیٰ وہ قمری زندہ ہوگی اور آپ کے پاس
ضرور آئیگی یہ فرمائیے جو کوئی قمری کو لائے اُسکو کیا انعام عطا فرمائیے گا علمشاہ نے فرمایا کہ مین
اُسکو بہت کچھ دونگا اور خوش کر دونگا اگر قمری کو کوئی لادے یہ سُنکے سمک نے وہ قفس
جس مین قمری تھی علمشاہ کے روبرو رکھدیا اور عرض کیا کہ ملاحظہ فرمائیے وہ قمری یہ تو
نہین ہی اب جو علمشاہ نے ملاحظہ فرمایا تو اپنی شمشاد قد کی قمری کو اُس قفس مین پایا دیکھا
کہ قفس مین بیٹھی ہوئی ہی اُدھر قمری نے جو علمشاہ کو دیکھا مثل ماہی بے آب کے تڑپنے لگی
اور یہ قصد کیا کہ کسی طور سے مین قفس سے نکلکر علمشاہ کے پاس پہونچ جاؤن اور ایکمرتبہ
بیقرار ہو کر یہ پکار اُٹھی شعر مرتا ہون ترے ہجر مین ای یار خبر لے ؎ اب جان سے جاتا
ہی یہ بیمار خبر لے ؎ یہ رنگ جو علمشاہ نے دیکھا فوراً ہاتھ بڑھا کر قفس کے در کو کھولدیا
در کھولنا تھا کہ وہ قمری مثل باز کے ہاتھ پر علمشاہ کے آکر بیٹھی جس طور سے باز شکار پر
گرتا ہی علمشاہ نے اُسکے سر پر ہاتھ پھیرا چوما فوراً خیال مین آیا کہ اب یہان سوا میرے
اور میرے عیار کے اور اِس دیوانے کے کون ہی بہت دن ہوے کہ یہ جامہ انسان مین
نہین آئی یہ خیال کر کے کمر سے وہ شاخ گلاب جو کہ آہو چشم نے علمشاہ کو بنادی تھی اور
اُسکی تدبیر بتادی تھی کہ اِدھر سے جو لگائیگا تو مین قمری ہو جاونگی اُدھر سے جو لگائیگا
تو مین پھر حالت اصلی پر آجاونگی اِسی تدبیر سے کئی مرتبہ علمشاہ نے قمری کو انسان بنایا تھا

اور پھر قمری بنا یا تھا بس اُس شاخ کو نکالا اور سمک وغیرہ سے کہا کہ خبردار ہو جاؤ مین اِس
قمری کو انسان بناتا ہون یہ فرما کر اُس شاخ کو اُس سمت سے لگایا کہ جدھر کے لگانے سے
حیوان سے انسان ہو جاتی تھی اُس شاخ کا جسم سے مس ہونا تھا سب نے دیکھا یا تو وہ
قمری ہاتھ پر بیٹھی ہوئی تھی یا ایک مرتبہ فرش پر گری اور تڑپی اب جو اُٹھی سب نے دیکھا کہ ایک
حسین و جمیل عورت از سرتا پا زیور جواہر مین غرق ہے علمشاہ نے ملکہ کا ہاتھ پکڑ کر پہلو مین بٹھا
لیا اور سمک وغیرہ سے فرمایا کہ تم اب تو اِس قمری کے حال سے آگاہ ہوے سب نے
عرض کیا کہ جی ہان سمک نے عرض کیا کہ جب مین نے قمری کا حال سُنا تھا اُسی وقت مجھکو
یقین ہو گیا تھا کہ ضرور اِس قمری مین کوئی نہ کوئی بھید ہے اِس قمری کو کسی نہ کسی تدبیر سے
ضرور لے چلو مین لیکر حاضر ہوا علمشاہ نے فرمایا کہ تُنے کیونکر پائی اور تمکو کیونکر اِس حال
سے آگاہی ہوئی بیان کرو سمک نے اپنا لشکر عنطاق مین آنا مجمع دیکھکر وہان اُسکو کل
حال معلوم ہونا اور سب حال دریافت کر کے جوگی کی صورت بنکر آنا اور درموز کے
خیمے مین موافق اُسکے طلب کے جانا مع سامان کے اُس سے تقریر کا ہونا اور اپنا بحث
کرنا آخر کو چراغ روشن کر کے سب کو بیہوش کر کے قفس لیکر وہان سے روانہ ہونا حرف
بحرف بیان کیا علمشاہ و ملکہ یہ حال سُنکے بہت خوش ہوے سمک کو بہت کچھ انعام
مرحمت فرمایا کہ سمک بھی خوش ہو گیا علمشاہ کی یہ حالت ہوئی کہ ملکہ کو دیکھکر پھولون نہ سماتے
تھے ملکہ سے کہا کہ کیون ملکہ ہم کہتے تھے کہ تم ہمراہ نہ چلو عورت کا ہمراہ ہونا اچھا نہین ہوتا
ہے ہمارے کہنے کو تُنے نہ سُنا اُسکی سزا پائی اپنی سزا کو پہونچین اپنے ساتھ ہمکو بھی پریشان
کیا ملکہ نے جواب دیا کہ جو مقدر مین ہوتا ہے وہ ضرور پیش آتا ہے میرے مقدر مین یہ لکھا تھا
آپ کے مقدر مین یہ تحریر ہوا تھا پھر کیونکر اُسکا سامان نہ ہوتا خیر اب اِس باتون کے ذکر کو دور
بھی فرمایئے کیونکہ صدمہ ہوتا ہے خداوند کریم اب ایسی گھڑی نہ لائے شکر ہے خداوند کریم کا
کہ اُسنے پھر آپ کو زندہ دکھایا اور مین آپ کی زیارت سے مشرف ہوئی مجھکو اِس دن کی
اُمید کب تھی خداوند تعالیٰ بھائی سمک کا بھلا کرے کہ جسکی کوشش سے مجھکو یہ دن نصیب
ہوا کہ مین نے آپ کو زندہ اپنی زندگی مین دیکھا مین یہی دعا کر رہی تھی کہ خدائے کریم تو

ملک الموت کو حکم فرما کہ میری قبض روح کرین مین اپنی زندگی مین یہ نہ سنون کہ میرے مالک
اور آقا کو ان حرامزادون نے قتل کیا اور مجھسے یہ کشاکش نہین اُٹھ سکتی ہی یا کوئی ایسی صورت
نکال کہ مین قید سے رہا ہون اور جاکے اپنے شہریار سے ملون **علمشاہ** نے فرمایا کہ اے ملکہ تم
سچ کہتی ہو تمھارا یہی حال ہوا ہوگا خیر میرا جو حال تھا وہ خدا پہ بخوبی روشن ہی اُسکے بیان
کرنے کی کوئی ضرورت نہین انشاءاللہ مین اچھا ہولون اُسوقت تم دیکھنا کہ اس **عنطاق**
اور رموز کو کیسی اس حرکت کی سزا دیتا ہون کیا اب مین اس ملک کو بدون اسلام آباد
کیے ہوئے یہان سے جاتا ہون یہ غیر ممکن ہی اب جبتک میرے زخم اچھے ہون اسی قلعے
مین قیام کرو بعد صحت دیکھا جائیگا یہ فرماکر ملکہ سے فرمایا کہ اب تم محل مین جاؤ اور وہان پر
راحت و آرام سے بسر کرو یہان ہمارے پاس اور لوگ آئینگے راوی بیان کرتا ہی
کہ جہان پر علمشاہ فروکش تھے اسی کے برابر ایک محل سب سامان سے آراستہ تھا اور
خالی تھا اُسمین ملکہ کو علمشاہ نے حکم دیا کہ تم یہان رہو دیوانے نے سب سامان مہیا کردیا
پیش خدمتین مصاحبین وغیرہ سب آکر حاضر ہوئین ملکہ وہان رہنے لگی اب **علمشاہ** نوجوان
کے زخمون کے انگور بندھ آئے ہین **سماک ملیطاقی** و دیوانہ **علمشاہ** کی خدمت گذاری
و علاج مین ہمہ تن مصروف ہین دن بھر تو **علمشاہ** باہر تشریف رکھتے ہین شب کو محل مین
تشریف لے جاتے ہین ملکہ سے صحبت پاکبازانہ برپا رہتی ہی کیونکہ ان لوگونمین بدون عقد
کیے ہوئے ہم بستر ہونا حرام ہی دوسرے ساحرون سے تو بالکل یہ لوگ پرہیز کرتے
ہین اُسوقت تک کہ جبتک وہ سحر سے توبہ نہ کرین بس اسی سبب سے صحبت پاکبازانہ
برپا رہتی ہی اب یہ تو یہان عیش و عشرت مین بسر کررہے ہین انکو تو یہان ایسی حالت
مین مصروف چھوڑا جاتا ہی اور اب کچھ حال **بے شنگ عیار عنطاق کج کلاہ** کا تحریر
کرتا ہون ناظرین ملاحظ فرمائین

دو کلمہ داستان بے شنگ عیار عنطاق کج کلاہ کا خبر لیکر آنا عنطاق کا آگاہ ہوکر ایک سردار کو برائے اسیری علمشاہ وغیرہ کے روانہ کرنا اُسکا جاکر

مقابلہ کرنا اور شکست کھا کر بھاگ کر آنا اہل لشکر کا بادشاہ سے حال بیان کرنا خود بادشاہ کا اس حال سے آگاہ ہو کر لشکر لیکر مع اپنے بھائی کے جانا مقابلہ کا ہونا علمشاہ وغیرہ کا بسبب سحر موز جادو کے اسیر ہونا اِن سب کو قید کرکے بادشاہ کا لیکر اپنے شہر مین آنا اور عنطاق کا نامہ اِس سب حال کا بادشاہ طلسم کو تحریر کرنا و دیگر حالات متعلق داستان ہذا غزل بجاے ساقی نامہ

ظاہر ہوا ہیں یہ تمھارے حجاب سے
طاؤس وجد کرتے ہین ساقی سحاب سے
حیرت کی جا ہو خط رخ آتشین یار
ٹکڑے کے پارہ پارہ ہو کشتی حباب سے
یاد آگیا ہو بوسہ چشم سیاہ یار
اے ترک اپنی تیغ کو بجھوا گلاب سے
آتش کو چھپکے قتل کیا اُسنے اس لیے

یوسف چھپا کے رکھتا تھا منھ کو نقاب سے
یوسف مین اور یار مین اتنا ہی فرق ہی
نکلا ہو شپرہ بغل آفتاب سے
بیخود ہوے نہ رند چڑھا گر خم و سبو
وحشت ہوئی ہو غلو مرغ کباب سے
دیوانے روز حشر کو پوچھے نہ جائینگے
ہوتی ہو قدر شعر بلند انتخاب سے

اپنا دماغ خشک بھی تر ہو شراب سے
اسکو چھپایا اسکو نکالا نقاب سے
اُس بحر مین کھلاتی ہو غوطے مجھے قضا
چکر مین چرخ ہو قدح آفتاب سے
گلہاے زخم کے لیے خوشبو ضرور ہی
خارج ہی سرنوشت ہمارے حساب سے
نگارندہ معنی داستان
چنین کرد این داستانرا بیان

سیاحان دشت معانی و طی کنندگان صحراے مضامین و جاسوسان خبر سیاحت و مخبران احوال بلاغت و فصاحت اس داستان ندرت بیان کو یون تحریر کرتے ہین کہ جب بے تشنگ عیار حسب ارشاد اپنے بادشاہ عنطاق کج کلاہ کی طرف قلعہ تسخیریہ کے بنی صورت تبدیل کرکے روانہ ہوا چنانچہ راہ سے بخوبی آگاہ تھا پاپے شاطری مارتا ہوا راہ طے کرتا ہوا بصد عجلت قریب قلعہ پہونچا در قلعہ کو کشادہ پایا بلا خوف و خطر داخل قلعہ ہوا قلعہ مین عجب طرح کی چہل پہل دیکھی ہر مقام پر دیکھا کہ دس دس بارہ بارہ اہل قلعہ لباس نفیس پہنے ہوئے جمع باہم کلام کر رہے ہین کہ ہمارے آقا و مالک تسخیر دیوانے بڑا کام کیا کہ پسر حمزہ کو قید سے رہا کیا اپنے ماموں سے مخالف ہو کر دین اسلام قبول کیا اور اُس جوان کی اطاعت کی اور ہم سب کو بھی دین اسلام سے مشرف کیا واقعی دین اسلام مذہب حق اور خداے آسمانی

لایق بندگی ہو اور یہ مذہب سب جو کہ جاری تھے اور ہین سب باطل ہین اور جنھون نے دعوی
خدائی کیا اور کرتے ہین یہ سب اُسکے بندے تھے اور ہین مگر کافر ہو گئے تھے شیطان کے
بہکانے سے دعوی خدائی کیا اُسکی سزا پائی اور پاوینگے ہمیشہ نار دوزخ مین جلائے جاوینگے
اور عجائب نگار بھی کوئی بچہ شیطان ہوگا کہ جو دعوی خدائی کرتا ہو جبتے تو آجتک کوئی اُسکی
قدرت نہین دیکھی اور خداوند کریم کی تو قدرت ظاہر ہو کہ اُسنے پسر حمزہ کو کس آفت سے
بچایا جبکہ یہان اُسکا نہ کوئی رفیق تھا نہ عزیز اور سب خون کے پیاسے تھے دیکھو کیا سبب
پیدا کیا کہ ہمارے آقا کو اُسکا مددگار بنایا وہ رہا کر لائے خوب کیا کہ جتنے اُسپر لعنت کی عزن
بے شنگ یہ تقریر سُنتا ہوا اور قلعے کی حالت کو دیکھتا ہوا چلا جاتا ہو اُسنے دیکھا کہ جہان جہان
خداوند عجائب نگار کی تصویرین لگی ہوئی تھین اور سب اہل قلعہ اُن مکانون مین جا کر اُن کل
تصویرون کی پرستش کرتے تھے وہ مکان گرا دیے گئے ہین وہان مسجدین بنائی جاتی ہین
یہ حال دیکھکر اُسکو بڑا صدمہ ہوا اپنے دل مین کہا کہ اِس دیوانے نے بڑی بری حرکت کی
اپنے مامون و بادشاہ سے دشمنی کی اِسنے تو وہ مثل کی کہ دریا مین رہنا اور مگرمچھ سے بیر
یعنی بادشاہ کی سرحد مین رہنا اور اُسی سے دشمنی باوجودیکہ ملعون بھی اُسکو کوئی غیر نہین ہو اُسپر یہ
حال ہو خیر اب ہمکو یقین ہوتا ہو کہ اسکے استیصال کا زمانہ آگیا ہو یہ یہان سے ضرور نکالا جاویگا
اگر اِسنے اُس جوان کا ساتھ دیا تو بادشاہ کے ہاتھ سے مارا جائیگا کیونکہ نہایت درجہ اِسنے
بیجا حرکت کی ہو ایسی ایسی باتین دل سے کرتا ہوا قریب عمارات شاہی آیا اور ایک چوبدار
کی صورت بنکر داخل دیوان خاص ہوا دیکھا کہ وہ جوان خدا پرست یعنی علمشاہ مسہری پر
لیٹا ہوا ہو اور گرد مسہری کے دنگل و کرسیان آراستہ ہین اُسپر دیوانے کے سردار بیٹھے
ہوے ہین اور دیوانہ بھی مثل اُن خادمون کے حاضر ہو سر و بازو پر اُس جوان کے مرہم کے
پھاہے چڑھے ہوے ہین وہ جوان دیوانے سے کہ رہا ہو کہ او بھائی تم پریشان نہ ہو مین
اچھا ہو لون تو اِس عنطاق کو دیکھنا کیسی سزا دیتا ہون مع اُسکے بھائی رموز کے کہ وہ بھی
یاد کریگا اگر عنطاق نے مع اہل شہر کے دین اسلام قبول کر لیا تو میرے ہاتھ سے امان پاویگا
ورنہ کتے کی موت مارا جائیگا شہر عنطاقیہ کی اینٹ سے اینٹ بجا دونگا یہ بھی نہ معلوم ہوگا

کہیہان پر کبھی شہر آباد تھا اب کیا بد دن اِس شہر کو آباد دیکھے ہوے ہین یہان سے جاتا ہون
مثل مرزدق شاہ وغیرہ کے اِسکو بھی مع تخت کے اُٹھا کر خاک پر مارونگا اور اُسکی دختر
کے ساتھ تمھاری شادی کرونگا اگر اُسنے بخوشی قبول کیا تو خیر ورنہ جو حال ہوگا تم دیکھ لینا
دیوانہ ہاتھ جوڑ کر کہہ رہا ہو کہ بجا ارشاد ہوتا ہو جیسا آپ ارشاد فرماتے ہین انشاء اللہ ایساہی
ہوگا مین تو آپ کا ایک ادنا خادم ہون علمشاہ فرماتے ہین کہ تم ہمارے محسن ہو یہ جو تقریر
بے شنگ عیار نے سُنی اور زیادہ اپنے دل مین جلا اور کہنے لگا کہ کیا خوب اِس جوان
کو ذرا خوف رہ ہو خداوند عجائب نگار سے ڈرتا بھی نہین ہو یہ معلوم ہوتا ہو کہ اس قلعے کی بربادی
کا زمانہ آگیا ہو خیر اب تو چلکر بادشاہ کو اِس حال سے آگاہ کر اور یہ عرض کر کہ جو کچھ اُن لوگون نے
خدمت والا مین عرض کیا سب درست اور صحیح ہو آپ کا قیدی قلعہ تجخیر یہ مین آپ کے
بھانجے تجخیر دیوانے کے پاس موجود ہو اور یہ خیالات اُسکے ہین اور جو تو نے قلعے کی
حالت اپنی آنکھ سے دیکھی ہو وہ بیان کر تاکہ وہ کوئی تدبیر کرین میرے نزدیک مناسب
یہ ہوگا کہ ایسی حالت مین کسی کو مع سپاہ کثیر کے روانہ کر کے گرفتار کرا لین تاکہ یہ صحت سے
نجات نہ پائے واقعی اگر تندرست ہو گیا پھر کون اِس سے لڑ سکتا ہو اِس حالت مین تو یہ
ممکن ہو کہ یہ اسیر ہو جائے اُس حالت مین اِسکا ہاتھ آنا دشوار ہوگا جبکہ یکہ و تنہا تھا تو کسقدر
لوگون کو اِسنے قتل کیا تھا اور ہاتھ نہ آتا تھا اگر وہ تدبیر نہ کیجاتی تو کبھی نہ ہاتھ آتا اور اب تو
اسکو مقام بھی بیٹھنے کو ملا ہو لشکر بھی کسیقدر ہمراہ ہو گیا اب تو یہ آفت برپا کر دیگا اگر یہ اچھا
ہو گیا بہتر یہ ہوگا کہ ابھی سے تدارک کیا جائے آیندہ بادشاہ کو اختیار ہو ہم خبردار کیے
دیتے ہین یہ سوچکر وہان سے باہر آیا اور دوسری صورت تبدیل کر کے قلعے کو طے کر کے
بیرون قلعہ آیا لشکر کا راستہ لیا راہ طے کر کے داخل قلعہ ہوا وہ وقت ہو کہ عنطاق کج کلاہ
نے سہپہر کا دربار کیا ہو سب آکر حاضر ہوے ہین سوائے رموز جادو اِسکے بھائی
کے کہ وہ تو وہان اپنے خیمے مین مع اپنے رفیقون کے بیہوش پڑا ہو وہ کیونکر آتا کہ عیار
بے شنگ آکر پہونچا مجرا گاہ پر سے بادشاہ کو مجرا کیا کافر نے کافر کو بد دعا دی اور یون عرض
کیا کہ حضور یہ غلام اپنی آنکھ سے دیکھ آیا بموجب حکم عالی گیا سب حال دیکھا اور جو کچھ باہم

مشہور رہے ہو رہے ہین وہ سب گنے خداوند نعمت جوکچھ کو توال و اہل لشکر نے خدمت والا مین
گذارش کیا سب درست اور صحیح ہو سر مو فرق نہین ہو بالکل جھوٹ نہین ہو یہ کہکر سب حال تنور کا
اور قلعہ کی تقریر اور مسجدون کے بننے کا اور اپنا خلوت خانہ مین پہونچنے کا اور وہان کی کل
تقریر بیان کی ذراسی بھی نہ چھوڑی بلکہ کچھ اپنی طرف سے زیادہ کرکے بیان کی راوی کہتا ہو
کہ اُس عیار نابکار نے جوکچھ دیکھا اور سنا تھا سب کہ سُنایا اور ہاتھ جوڑکر عرض کیا کہ یہ اُن
سب کے خیالات ہین اور یہ صلاحین ہو رہی ہین آیندہ حضور کو اختیار ہو اس غلام نے
وہان کے کل حالات سے آگاہ کردیا بلکہ جو راے ناقص مین میری بات آئی ہو اگر ارشاد ہو
تو عرض کرون گو کہ مین کسی لایق نہین ہون مین کیا میری راے کیا ایک ادنی تین روپیہ کا پیادہ
اُسکی بھلا راے اُن لوگون کی راے کے برابر ہوگی جو کہ بڑے بڑے مرتبے اور اعلی
اعلی عہدون پر سرفراز ہین اور ہزارون روپیہ ماہانہ پاتے ہین جسمین کوئی سپہ سالار ہو کوئی
رسالدار ہو کوئی کمندار ہو جو اُن سب کی راے ہوگی وہ بھلا میری کیا ہوگی وہ بڑے لوگ
ہین اُنکی راے بڑی ہوگی جو کہ عقلاے دہر کہلاتے ہین جو کہ مشیران سلطنت و امیران بہت
و ارکین دولت ہین مگر مین عرض کرتا ہون شاید پسند خاطر ہو بادشاہ نے جواب دیا کہ بیان
تو کرو اُسوقت اُس نابکار نے بیان کیا میری راے تو یہ ہو کہ اسی وقت کسی سردار کو
روانہ فرمایئے کہ وہ جاکر قلعہ کو تاخت و تاراج کرے اور اُس جوان اور آپکے بھانجے کو
اسیر کر لائے اسکا سبب یہ ہو کہ وہ جوان ابھی مجروح ہو مقابلہ کرنے کے قابل نہین ہو
ایسی حالت مین وہ اسیر ہو جائیگا اگر تندرست ہو گیا تو پھر اُسکا ہاتھ آنا بہت مشکل ہو پھر تو
اُس سے بہرام فلک بھی نہین لڑسکتا ہو خیال تو فرمایئے کہ جب وہ یکہ و تنہا تھا تو اُسنے کیا
آفت برپا کردی تھی نہ کوہان نہ سوہان مگر سے مجروح کرتے نہ مین گمندین مارتا نہ وہ اسیر
ہوتا پس جب ایک نے یہ قیامت برپا کردی اب تو اُسکے ہزارون شریک ہو گئے ہین وہ
کیسی آفت برپا کرینگے خصوصاً آپ کے بھانجے صاحب کسی طور سے کم نہین ہین اُنکی اگر
شراکت ہو گئی تو آفت بھی برپا ہوگی اور شراکت کیون نہ ہوگی اگر آپ یہ چاہتے ہین کہ ملک
مال ہی بچے اور آبرو بھی بچے اور دشمن بھی ہاتھ آئے پس اِس سے بڑھکر موقع اِن سب

باتون کا ہاتھ نہ آئیگا آیندہ جو آپ کی راے و دیگر مشورہ کارون کی مین نے از راہ خیر اندیشی و
خیرسگالی و نمک حلالی کے عرض کر دیا چونکہ مین نے نمک کھایا ہو لہذا نمک حلالی کا مقتضا یہی ہو
کہ جو مین نے عرض کیا اب آپ کو اختیار ہو بادشاہ نے بیے شنگ کی تقریر کو سُن کے کہا کہ تمنے
تدبیر تو خوب بیان کی ہو اب مین ان سب سے بھی راے لیتا ہون پس جو راے قرار پائے گی
اُسپر عمل کیا جائیگا عنطاق کی یہ حالت ہو جب سے زبانی عیار کی سب حال سُنا ہو کہ فرط غیض و
غضب سے تھر تھر کانپ رہا ہو تمام جسم کے بال کھڑے ہوے ہین منھ مین کف بھرا ہوا ہو آنکھین
لعل ہو رہی ہین بار بار موچھون کو تاؤ دیتا ہو اور کہتا ہو کہ یہ ناشدنی میرے ہاتھ سے کہان
جاتا ہو بڑا حرامزادہ نکلا میری ناموس کو بنگاہ بد دیکھا اور اُسکی نسبت خیال کیا میری دختر پر
عاشق ہوا ہو سارا عشق نکالے دیتا ہون مین دیکھتا ہون کہ وہ جوان میرا کیا بنا لیتا ہو کہ جسکو
یہ رہا کرکے بُرا ساے نمک لیگیا ہو یہ کہکر اہل دربار کی طرف دیکھا اپنے بھائی کے دنگل کو خالی
پایا اہل جلسہ سے کہا کہ کیا آج اِسوقت رموز جادو نہین آئے اُنھون نے عرض کیا جی ہان
آج نہین آئے بادشاہ نے کہا کہ کسی کو بھیجکر اُنکو بُلاؤ کہ اُنسے بھی مشورہ کرنا ہو اب مقام تاخیر نہین
ہو یہ سُنتا تھا کہ وزیر نے ایک چوبدار کی طرف دیکھا اور بلا کر حسب طلب عنطاق شاہ طرف
رموز جادو کے روانہ کیا اور اُس سے کہدیا کہ کہنا آپ کو آپکے برادر صاحب یعنے
جہان پناہ طلب فرماتے ہین تشریف لے چلیے وہ چوبدار اُدھر کو روانہ ہوا یہان عنطاق
اُسی طور سے حالت غیض و غضب مین بیٹھا ہوا بھائی کا انتظار کر رہا ہو اُدھر وہ چوبدار رموز
کے خیمے کے پاس آیا دیکھا کہ سب دربان در خیمہ پر بیٹھے ہوے ہین اور باہم کہ رہے ہین
جب سے جوگی صاحب خیمے کے اندر ہمارے آقا کے پاس گئے ہین اُسوقت سے باہر
نہین آئے ہین نہ معلوم کیا سبب ہو کہ بڑے عرصے سے باتون کی بھی آواز نہین آتی ہو یہ وہ
کہہ رہے تھے کہ چوبدار پہونچا دربانون سے کہا کہ خبر کر دو کہ بادشاہ کے پاس سے چوبدار آیا ہو
بہت ضرورت ہو بادشاہ نے یاد فرمایا ہو تشریف لے چلیے اشد ضرورت ہو دریافت
کیا ہو کہ مزاج کیسا ہو جو اِسوقت دربار مین نہین آئے بڑے عرصے سے دربار آراستہ ہو
یہ چوبدار نے کہا دربانون نے جواب دیا کہ ہمکو حکم نہین ہو کہ کوئی اندر آسکے جو آئے

اُسکو منع کرنا اور تم خود بھی نہ آنا ایک جوگی صاحب آئے ہین اُنسے کچھ تخلیے کی باتین ہو رہی ہین کیونکر
ہم جا کر اُنسے آپکا پیام بیان کرین بادشاہ سے عرض کیجیے گا وہ آتے ہین چوبدار نے کہا کہ ہمکو
حکم شاہی ہی کہ آپکے ہمراہ لے آؤ ہم کیونکر بدون اُنکے جائین ہمپر عتاب سلطانی نازل ہوگا تم
میری خبر کردو ہمکو طلب ضرور کرینگے ہم اُنسے کہین گے دربانون نے کہا کہ ہماری یہ طاقت نہین
ہی کہ ہم بدون اجازت اندر جاسکین ہمکو ممانعت ہی بھلا پھر ہم کیونکر جا کر اطلاع کرین چوبدار نے
کہا کہ اچھا نجاؤ ہم خود جاتے ہین تمنے ہمکو منع کیا تم اپنے منصب کو بجا لائے اب کوئی ہمکو روک
نہین سکتا ہی یہ کہکر پردہ اُٹھایا دربان پکار پکار کر کہنے لگے کہ ای چوبدار صاحب اندر نہ جائیے
ہم آپ کو منع کرتے ہین کیونکہ ہمارے آقا کا حکم نہین ہی ہمپر عتاب نازل ہوگا یہ اس خیال سے
پکار کر کہ رہے تھے تاکہ رموز سن لے کہ ہمارے ملازمون نے منع کیا یہ زبردستی چلا آیا ہی
یہان خبردار کون ہی جو سُنے گا سب تو بیہوش پڑے ہوے ہین سُنے کون دربان تو یہی
چلاتے رہے اُدھر وہ چوبدار جو اندر خیمے کے جاتا ہی تو ہر طرف سے اُسنے خیمے کو بند
پایا از حد تاریکی تھی چند فانوسین و کنول روشن تھے ایک مقام پر یہ کھڑا ہو کر دیکھنے لگا
کہ یہ کیا امر کہ ہی ابھی تو دن ہی یہان روشنی کی گئی اور ہر طرف سے خیمے کو بند کر دیا ہی کہ باہر کی
روشنی نہ آنے پائے طریقہ یہ ہی کہ جب انسان روشنی سے اندھیرے مین آتا ہی تو کئی منٹ
تک اُسکو کچھ نہین دکھائی دیتا ہی جب کچھ دیر ٹھہر لیتا ہی تو پھر سب کچھ معلوم ہوتا ہی یہی قاعدہ
اندھیرے سے روشنی مین آنے والے کا ہوتا ہی پس جب یہ وہان ٹھہر لیا تو اسنے دیکھا
کہ جسقدر لوگ خیمے کے اندر ہین سب پڑے ہوے ہین ایک مقام پر اُنکو اپنے تن بدن
کا ہوش نہین ہی یہ دیکھکر اُس چوبدار کو حیرت ہوئی کہ یہ کیا واقعہ ہی ان سب پر کیا سانحہ گذرا
جو یون پڑے ہوے ہین دیکھکر یہ کیفیت اُس چوبدار نے آواز دی کہ ذرا یہان آؤ دیکھو
کہ یہ کیا واقعہ ہی تم تو کہتے تھے کہ ہمکو اندر آنے کو منع کیا ہی کہ کوئی نہ آنے پائے یہان تو
سب اوندھے سیدھے پڑے ہوے ہین کیا آج کوئی جلسہ تھا کہ اسمین شراب کثرت
سے پی گئی ہی اُسکے نشے کے سبب سے بیہوش پڑے ہین یہ جو چوبدار نے پکار کر کہا تو
دربان باہر سے اندر آئے انھون نے بھی یہ واقعہ دیکھا جو کہ چوبدار نے دیکھا تھا ان

سب کو حیرت ہوئی چوبدار نے کہا کہ یہ گھٹا ٹوپ جو ہو اسکو تو برطرف کرو پردے اٹھاؤ تاکہ روشنی ہو اور ہوا آئے سب کو ہوش آئے اُن سب نے پردے خیمے کے اٹھائے روشنی ہوئی سب نے دیکھا کہ رموز جادو اور کل اُسکے رفیق ایک مقام پر بیہوش پڑے ہوے ہین اور بیچ مین ایک چراغ مٹی کا رکھا ہوا ہو اُسمین بجاے تیل کے گھی پڑا ہوا ہو اور چار بتیان ہین یہ دیکھا اور بھی سب متحیر ہوے دربانون نے دیکھا کہ وہ جوگی صاحب نہین ہین اب جو دیکھا تو ایک پرچہ لکھا ہوا فرش پر پڑا ہو اور ایک طرف سے سراچہ خیمے کا چاک پایا اب تو اور حیرت ہوئی اب جو دیکھا تو اُس جوگی کو نہ پایا اور سب کو دیکھا ایک نے دوسرے سے کہا کہ کیون بھائی وہ جوگی نہین ہو کدھر چلا گیا اگر دروازے سے جاتا تو ہم دیکھتے معلوم ہوتا ہو کہ وہ جوگی پشت خیمہ چاک کرکے چلا گیا ہو وہ جوگی نہ تھا کوئی چور نابکار تھا دیکھو تو سب چیزین خیمے مین ہین اُنھون نے جب یہ تقریر کی اُسیوقت اُس چوبدار نے کہا کہ پہلے اِن سب کو ہوشیار کرنے کی تو فکر کرو اُسکے بعد چیزون کو تلاش کرنا دیکھو تو یہ لوگ زندہ بھی ہین یا مر گئے ہین یہ سُنکے وہ دربان اِن سب کی طرف چلے اُدھر سے ہوا سرد کے جھونکے چوبدرون کے اُٹھنے سے آئے اور اُنکے جسمون سے لگے اور دماغ مین خنکی پہونچی اور اُدھر بیہوشی کا بھی اثر زائل ہو چکا تھا سب کو ہوش آیا ہر ایک گھبراکر اُٹھا ایک نے دوسرے کی طرف دیکھا اور سر جھکا لیا رموز جادو جو اٹھا اُسنے اِدھر اُدھر دیکھا اُسنے خیال کیا کہ نہ تو وہ جوگی ہو نہ وہ قفس قمری کا ہو صرف بادشاہ کا چوبدار اور میرے ملازم کھڑے ہوے ہین ہم سب کو حیرت سے دیکھ رہے ہین اُدھر وہ لوگ اِن سب کے ہوشیار کرنے کو چلے تھے یہ جو دیکھا کہ وہ سب کے سب خود بخود ہوش مین آ گئے یہ لوگ اُسی مقام پر کھڑے ہوکر دیکھنے لگے اِدھر یہ جو واقعہ رموز نے دیکھا کہ قفس قمری مع جوگی کے ندارد ہو اب تو اِسکے حواس جاتے رہے ہاتھ پانون کے طوطے اُڑ گئے طائر حواس قفس دماغ سے پرواز کر گیا حیرت زدہ ہوکر اپنے رفیقون کی طرف دیکھکر کہا کہ یہ کیا سانحہ ہو کہ وہ جوگی صاحب گم ہو گئے نہ اُنکا پتہ ہو نہ قفس قمری کا معلوم ہوتا ہو میری سمجھ مین کچھ نہین آتا ہو کہ یہ کیا واقعہ ہوا ایسے خود رفتہ ہوے کہ ہمکو کسی امر کی خبر تک نہ رہی کوئی قفس بھی لیگیا اور جوگی صاحب بھی

چلے گئے اور ہم آگاہ نہ ہوے اُن سب نے عرض کیا کہ چراغ کا روشن ہونا تھا کہ
ہمارے حواس جاتے رہے اور ہم بیہوش ہو گئے پھر ہمکو خبر نہین کہ کیا ہوا ان دربانون سے
دریافت فرمائیے کہ اِنھون نے جوگی کو جاتے ہوے دیکھا ہوگا یہ سُنکے رموز نے اُن دربانون
کو قریب بلایا اور کہا کہ کیا وہ جوگی صاحب چلے گئے تمنے جانے کیون دیا اور کیا وہ قفس بھی
قمری کا لیتے گئے اور تم کب اندر خیمے کے آئے دربانون نے کانپ کر عرض کیا کہ جب سے
آپ نے حکم دیا کہ کوئی اندر نہ آنے پائے اور نہ تم آنا ہم لوگ اُسوقت سے درخیمہ پہ بیٹھے
رہے کہین اُٹھکر نہین گئے بلکہ پیاسے بھی رہے نہ ہمنے جوگی کو جاتے دیکھا نہ اور کسی کو ادھر
سے کوئی نہین گیا جب یہ چوبدار آپ کے بلانے کو بادشاہ کے پاس سے آیا اور ہمسے اُسنے
کہا کہ خبر کر دو ہمنے کہا کہ ہمکو حکم اندر جانے کا نہین ہے ہم خبر نہین کر سکتے ہین نہ جا سکتے ہین کہ
مخالفت ہو اُنھون نے کہا کہ بہت ضرورت ہے ہم اُنکو اپنے ساتھ لیکر جائین گے ہم خود
جا کر کہتے ہین ہم منع کرتے رہے یہ اندر آئے اِنھون نے یہان آکر سب کو جو بیہوش پایا
ہم سب کو آواز دی جب ہم سب آئے تو ہم بھی یہ واقعہ دیکھکر حیران ہوے ہمنے پردے
اُٹھا دیے تو آپ سب کو بیہوش پایا مگر جوگی صاحب کو نہ دیکھا اور ایک پرچہ فرش پر پایا
اور پشت خیمہ کو چاک دیکھا ہم خود حیران تھے کہ جوگی صاحب کدھر سے گئے اور یہ کیا واقعہ
ہوا اب ہم آپ لوگون کو ہوشیار کرنے چلے تھے کہ آپ کو خود ہوش آ گئے یہ سُننا تھا اب تو
بالکل حواس رموز کے جاتے رہے کہا کہ لاؤ تو وہ پرچہ ہین تو دیکھون کہ اُسمین کیا لکھا ہے
اُن لوگون نے وہ پرچہ رموز کے ہاتھ مین دیا رموز نے جو پڑھا اُسمین لکھا تھا کہ او رموز
نابکار کا فرغدار آگاہ ہو کہ مین جوگی نہ تھا تمھارا باپ تھا میرا نام سمک یلطاقی تھا مین عیار
علمشاہ نوجوان کا تھا تمنے میرے آقا کے ساتھ مکر کیا اُنکے پاس سے قمری بازسحر کو بھیجکر
اُٹھوا لی مجھکو جو معلوم ہوا مین جوگی بنکر آیا تم سب پر عیاری کی اور چراغ عیاری روشن کرکے
تم سب کی عقل کو گل کیا اب قمری کو لیکر جاتا ہون یہی خیریت جانو کہ تمکو قتل نہین کیا بڑا احسان
کیا ورنہ تم میرے قبضے مین تھے اگر مین چاہتا تو قتل کر ڈالتا صرف اِس خیال سے چھوڑ دیا
کہ تمنے کوئی ایسی خطا نہین کی کہ جسکے عوض مین قتل کرتا تمکو سمجھائے دیتا ہون کہ اب کبھی

ایسی حرکت نہ کرنا اگر اب ایسی حرکت کروگے تو یاد رکھنا کہ پھر میرے ہاتھ سے نہ بچوگے آیندہ
تمکو اختیار ہی بلکہ تمکو لازم ہی کہ دین اسلام کو قبول کرو اور میرے آقا کی اطاعت کرو اسی مین
تمھاری زندگی کی صورت ہی ورنہ یہ امر اب غیر ممکن ہی کہ میرا آقا اس ملک کو اسلام آباد نہ کرے
ضرور یہ ملک اسلام آباد ہوگا بس یہی کافی ہی زیادہ تحریر کی ضرورت نہین ہی راوی بیان
کرتا ہی کہ جب سمک قفس لیکر جانے لگا تھا تو یہ پرچہ لکھکر ڈال گیا تھا وہی پرچہ دربانون نے
پایا تھا اور رموز کو دیا جب رموز نے وہ پرچہ پڑھا اور مضمون سے آگاہ ہوا اُسکے چہرے کا
رنگ مثل طائر وحشی کے پرواز کرگیا اور اپنے رفیقون سے کہنے لگا کہ بڑا غضب ہوا
مین نے دھوکا کھایا سحر سے دریافت نہ کیا کہ یہ کون ہی وہ جوگی نہ تھا عیار تھا اُس جوان
خداپرست کا قمری کو لینے آیا تھا عیاری کرکے ہم سب کو دھوکا دیکر لیگیا واقعی کیا خوب
عیاری کی مگر حیران ہون کہ مین بھائی صاحب سے کیا کہونگا اور قمری جب وہ طلب کرینگے
تو کیا جواب دونگا حریف تو اپنا کام کرکے چلا گیا بڑا داغ دے گیا یہ کہکر وہ پرچہ رفیقو نکو
دیا ہر ایک نے پڑھا اب تو سب کے حواس جاتے رہے رموز نے کہا کہ بھائیو کوئی
تدبیر بتاؤ کہ مین بادشاہ سے کیا کہون اُن سب نے کہا کہ جو واقعہ گذرا ہی وہ سب بیان
کردیجیے گا یہ پرچہ دکھا دیجیے گا آپ پر کیا منحصر ہی بڑے بڑے ساحرون نے ان عیارونکے
ہاتھ سے دھوکا کھایا ہی اپ مثل شمامہ جادو و دمامہ و مشمش و افراسیاب کے نہین ہین
یہ سب تو دعوی خدائی کرتے تھے اُسپر ان عیارون کے ساتھ سے ہزارون دھوکے
کھائے بس اب اگر آپ نے دھوکا کھایا تو کیا نقصان ہوا آپ نے کوئی دیدہ و دانستہ
نہین دھوکا کھایا اُسکے فریب مین آگئے رموز نے کہا خیر اب تو جو کچھ ہوا مجبوری ہی ایک
رفیق بولا کہ خوب ہوا وہ قمری کو لیگیا ایسی منحوس وہ قمری تھی کہ جب سے آئی تھی سوا ے
جنگ و پیکار کے دوسری بات نہ تھی خوشی سے نہ بیٹھ سکے رموز نے کہا ہمارے نزدیک
بادشاہ سے تو دریافت کرو دیکھو کہ وہ کیا فرماتے ہین ساری میری محنت بیکار ہوئی
دوسرے اور سب لوگون سے شرمندگی حاصل ہوئی وہ لوگ کیسے خوش ہوے
ہونگے یہ کہکر چوبدار سے کہا کہ تم کیون آئے ہو اُسوقت سے آکر یہان ہم سبکو بچالیا

ورنہ اسی طور سے بیہوش پڑے رہتے اور مر جاتے جب سے مجھکو ہوش آیا ہی اور مین نے قمری
کو نہین دیکھا ہی بڑا صدمہ ہی چوبدار نے عرض کیا کہ آپ کو اسیوقت بادشاہ نے طلب فرمایا ہی کہ
اپنے ہمراہ لانا بڑی ضرورت ہی مین آپ کے لینے کو آیا تھا یہان آکر یہ واقعہ دیکھا لہذا اب
تشریف لے چلیے بادشاہ انتظار فرما رہے ہونگے فرمایا تھا کہ کہنا کیا سبب ہوا ہی جو اسوقت
کے دربار مین نہین آئے یہ جو چوبدار نے کہا رموز نے کہا کہ اچھا چلتا ہون یہ کہکر اُٹھا لباس
درباری سے آراستہ ہوا سب رفیقون کو رخصت کیا جو کہ دربار مین جاتے تھے اُنکو ہمراہ
لیا مع اُس برچہ کے ہمراہ چوبدار کے طرف دربار کے روانہ ہوئے اُدھر وہ سب رفیق
اپنے اپنے مقام پر آئے اور باہم کہنے لگے کہ بڑی عیاری ہوئی ہم سب نے بڑا دھوکا
کھایا ذہن مین نہین آتا ہی کہ وہ تیتر و قمری کسطور کی تھی اور کس چیز کی بنائی تھی اور کیا فقرہ
کیا ہی کہ سب کو یقین آگیا عیاری اسکا نام ہی رفیق تو اپنے اپنے مقام پر بیٹھے ہوئے یہ
باتین کر رہے ہین اُدھر رموز وہان پہونچا داخل دربار ہوا مگر مغموم و محزون اپنے بھائی کو
سلام کیا اور سب اہل دربار نے اسکی تعظیم کی رموز نے دیکھا کہ سب نے خنگ عیار کمر آہو
ہو بے شنگ اسکے سامنے برائے دریافت حال گیا تھا خلاصہ یہ کہ یہ سلام کرکے اپنے
مقام پر بیٹھ گیا مگر سر جھکائے ہوئے ہی کسی طرف دیکھتا نہین ہی اُسوقت عنطاق نے رموز
کی طرف منھ کرکے کہا کہ کیون مزاج کیسا ہی جو آج دربار مین نہین آئے جب بولایا مین نے
تو آئے بھی ہو تو سر جھکائے ہوئے کچھ مغموم سے بیٹھے ہوئے ہو اسکا سبب کیا ہی کچھ
بیان تو کرو اور یہ بیان کرو کہ قمری تو اچھی ہی جب یہ بادشاہ نے کہا اُسوقت رموز نے سر
اُٹھا کر اور ایک آہ سرد بھر کر کہا کہ مین کیا بیان کرون کہ جس آفت مین مبتلا ہون اور جو
مصیبت مجھپہ گذر گئی ہی جسکے سبب سے مین آپ سے شرمندہ ہون اور جسکے باعث سے
مین آپ سے آنکھ چار کرکے کلام نہین کر سکتا ہون مین سر نہین اُٹھا سکتا ہون عنطاق
نے یہ سنکے کہا کہ کچھ بیان تو کرو کہ کیا واقعہ گذرا ہی جو تم اسقدر پریشان ہو اُسوقت رموز
نے یون بیان کرنا شروع کیا یعنی جوگی کا لشکر مین آنا اور اپنا آگاہ ہونا اپنے رفیقون کو
بھیجکر اُسکو اپنے پاس طلب کرنا اُسکے تیترون کا حال و قمریون کی کیفیت اُسکا خیمے مین آنا

باہم گفتگو ہونا اُسکا تاریکی کرا کے چراغ روشن کرنا سب کا بیہوش ہونا یہان سے چوبدار کا
جانا اُسکا سب کو ہوش مین لانا اب معلوم ہونا کہ نہ قمری تھی نہ جوگی صاحب تھے آخر پرچہ کا ملنا
اپنا اُسکو پڑھنا ظاہر ہونا کہ علمشاہ کا عیار تھا وہ عیاری کر کے قمری کو لیگیا اپنا اس حال سے
آگاہ ہو کر رنج وصدمہ کرنا وہان سے حسب طلب ہمراہ چوبدار کے آنا سب حال بیان کیا
اور پرچہ ہاتھ مین عنطاق کے دیا عنطاق نے وکل اہل دربار نے جو یہ سب حال سُنا تو
ہر ایک کے چہرے کا رنگ اُڑگیا سب کو حیرت ہوئی اور سب نے کہا کہ بہت بڑی عیاری
کی عنطاق نے رموز سے کہا کہ تمنے سحر سے دریافت بھی نہ کرلیا کہ یہ کون ہے رموز نے
جوابدیا کہ مین نے دھوکا کھایا میرے اوپر کیا موقوف ہے ان عیارون کے ہاتھ سے بڑے
بڑون نے دھوکے کھائے ہین مین نے تو ایک ہی مرتبہ دھوکا کھایا اُن سب نے تو دھوکے
پر دھوکا کھایا ہے خیال تو فرمایئے افراسیاب جادو نے کسو مرتبہ دھوکا کھایا شمامہ ودمامہ
وساحر شمش نے کسقدر دھوکے کھائے آخر ان عیارون کے ہاتھ سے مارے گئے ہین
کیا کرون اور اس امر کا گمان بھی نہ تھا کہ یہ واقعہ ہوگا اگر گمان ہوتا تو ضرورت دریافت
کرنے کی تھی عنطاق نے جواب دیا کہ خیر جانے دو خوب ہوا جب سے یہ قمری آئی تھی صدمہ پر
صدمہ ہو رہا تھا اب اسکا رنج وصدمہ کیون کرتے ہو انچہ گذشت گذشت یہ کہکر وہ پرچہ
پڑھا جب پرچہ پڑھ چکا اُسکو رکھدیا رموز سے کہا کہ مین نے تمکو اس لیے طلب کیا ہے کہ
میان تیغیر دیوانے ہم سب کے جانی دشمن ہو گئے اُس خدا پرست کو رہا کر کے لیگئے
یہ تو ہمکو معلوم ہے اب وہ اس فکر مین ہین کہ اُس خدا پرست کے ہاتھون سے اس ملک
کو تباہ کرائین یہ زمانہ کا خون سفید ہو گیا کہ بھانجہ مامون کے قتل کا درپے ہے یہ کہکر وہ سب
تقریر اور کیفیت مع پیشنگ کی راے کے جو کچھ پیشنگ سے قلعہ تیغیر میں سُنی تھی
اور جو تقریر باہم ہو رہی تھی دیوانے اور علمشاہ مین سب بیان کی اور کہا کہ اب اسمین
تمھاری کیا راے ہے رموز سے یہ کہکر سب اہل دربار سے بھی کہا کہ تم بھی اپنی راے
بیان کرو رموز نے تو سُنکے کہا کہ مین تو پیشنگ کی راے کو پسند کرتا ہون اسنے بڑی
عقلمندی کی راے دی ہے اور خوب بات کہی ہے اُدھر کل اہل دربار نے بھی یہی جوابدیا

اب عنطاق نے اُن لوگون کو طلب کیا جو کہ مشیران سلطنت کہلاتے ہین اور عقلاے زمانہ
اور اسی بات پر ناز کرتے تھے صرف راے دینے پر اُنسے سب حال بیان کیا اور پیشنگ
کی راے کو اپنی راے کرکے کہا کہ یہ میری راے ہی سب نے فکر کی اور اپنے مقام بہت
سی رائین قرار دین مگر کوئی قایم نہوئی جب اُس راے پر غور کیا ہر ایک کے نزدیک
وہ ہی درست تھی پس باہم تقریر کرکے اور بحث کرکے اور اُسکے نقص وعیب کو خیال
کرکے جب دیکھا کہ کسی قسم کا اس راے مین عیب نہین ہی بادشاہ سے عرض کیا کہ جو راے
حضور نے تجویز کی ہی بہت مناسب ہی ہم بھی پسند کرتے ہین یہ ہی راے مناسب ہی جب
سب نے اُسی راے کو پسند کیا عنطاق نے اخفان آدم خوار جو کہ پہلوان زبردست
اور سردار اعلیٰ تھا اور جب سے سپہ سالار لشکر ہاتھ سے علمشاہ کے قتل ہوا ہی یہ اُسکے
مقام پر بیٹھتا ہی اُسکو عنطاق نے حکم دیا کہ اے اخفان تم بیس ہزار کا لشکر لیکر قلعہ تسخیر پر
جاؤ اور مین تمکو نامہ دیتا ہون یہ نامہ دیوانے کے پاس بھیجنا اگر وہ تمھارے پاس
چلا آئے اور اُس خداپرست کو تمھارے حوالے کرے تو خیر اُسکو چھوڑ دینا اور
خداپرست کو اپنے ہمراہ قید کرکے لے آنا اور اگر وہ انکار کرے اور نہ آئے تو اُس سے
مقابلہ کرنا یا تو مع اُس خداپرست کے اُسکو اسیر کرکے میرے پاس لے آنا مین اُسکو
سزا دونگا اہل قلعہ و قلعہ کو مسمار کرنا اگر یہ ممکن نہو تو اُسکو مع اُس خداپرست و اُسکے
رفیقون و اہل لشکر کے قتل کرنا ایک کو زندہ نہ چھوڑنا بلکہ قلعے کی اینٹ سے اینٹ
بجوا دینا گدہے کے ہل چلوانا اور اُن سب کے سب کو لیکر آنا مین تمکو اس کارے کے
صلے مین بہت کچھ انعام دونگا اخفان نے عرض کیا کہ جیسا ارشاد ہوا ہی مین اپنے امکان
بھر بجا لاؤنگا اب وہ لوگ میرے ہاتھ سے جاتے کہان ہین عنطاق نے اسیوقت
اپنے ہاتھ سے ایک نامہ بنام دیوانہ اس مضمون کا تحریر کیا نامہ - برخوردار سعادت
اطوار نیک کردار زاد عمرہٗ - بعد دعاے ترقی درجات وحیات کے مطالعہ کرو تمکو معلوم
ہو کہ مجھکو تمھارے سب کامون سے آگاہی ہو گئی ماشاء اللہ تمنے خوب حق عزیزداری
قرابت داری کو ادا کیا یہی لازم تھا خرد بزرگون کے ساتھ ایسا ہی کرتے ہین جو تمنے

کیا تمکو یہی امر لایق و لازم تھا واہ کیا خوب تم ناموس سکے ساتھ حق ادا کر رہے ہو اور جیسی
حرکت تمنے کی ہو شریف و نجیب ایسا ہی کرتے ہین یہ کوئی مقام شکایت نہین ہو تم کیا کرو
یہ تمھارے نطفہ کا اثر ہو تمھارے باپ سنے بھی تو ایسا ہی کیا ہو کیون نہو کس باپ کے
بیٹے ہو اُنھون نے اپنے سر کیلئے ساتھ بھی ایسا ہی کیا تھا کہ اُنکے دشمن کو رہا کر لیا تھا وہی تمنے
کیا خیر بقول کسے بیٹا وہی جو قدم بقدم ہو باپ سکے مین تمکو تحریر کرتا ہون کہ اگر اپنی زندگی
اور اپنی آبرو و اہل قلعہ کی زندگی چاہتے ہو تو مین سنے اخفان آدم خوار کو مع تیس ہزار
سپاہ کے تمھارے اُدھر روانہ کیا ہو اور یہ نامہ تمکو لکھا ہو بس اسکے پہونچتے ہی اور نامے کو
دیکھتے ہی اُس خدا پرست میرے مجرم کو اُسکے سپرد کر دو اور پھر دین آبائی اختیار کر دو یہ
کون سی حرکت تھی کہ اپنا دین آبائی ترک کرکے اُس خدا پرست کے سکھانے سے دین
اسلام قبول کر لیا خیر و ہانتک تو غنیمت تھا کہ میرے مجرم کو رہا کرکے لے گئے یہ کیا کم تھا
ابھی تک کچھ نقصان نہین ہوا ہو تمکو لازم ہو کہ اپنے مذہب کو قبول کرو اور اسکو میرے
سردار کے حوالے کرو مین نے تمھاری یہ خطا معاف کی اگر ایسا نہ کروگے تو یاد رکھو
کہ اخفان آدم خوار کو بھیجا ہو اُس سے کہدیا ہو کہ اگر وہ موافق تحریر نامہ کے عمل کرے
تو خیر ورنہ جو تمسے ہو سکے وہ کرنا بس یا تو وہ تم سب کو اسیر کرکے میرے پاس لے آیگا
یا تم سب کے سر لائیگا اور قصبہ کو تہ و بالا کر دیگا کیون مفت مین اپنی جان کے پیچھے
پڑے ہو اور اہل قلعہ کی دیکھو خرابی نہ بلاؤ آیندہ تمکو اختیار رہی مین نے حق بزرگی ادا
کر دیا کہ یہ کوئی نہ کہے کہ اگر اُسنے بسبب دیوانے ہونے کے اور بچہ پنے کے کوئی
حرکت کی تھی تو کسی بزرگ سنے نصیحت بھی نہ کی اور اُس سے مقابلہ کیا وہ تو دیوانہ
تھا کیا یہ بھی دیوانے ہو گئے تھے بس مین نے اپنی سی کی اب تمکو اختیار ہو تم اپنے
فعل کے مختار ہو اب مجھکو کوئی الزام نہ دے مین اپنی سی کر چکا مین نے دونون باتین
تحریر کر دین تمھارا جس کو جی چاہے قبول کرو بموجب شعر اگر صلح خواہی نہ خوہیم جنگ ٭
اگر جنگ جوے ندارم درنگ ٭ دیگر منت آنچہ حق بود گفتم تمام ٭ تو دانی دگر بعد ازین والسلام
یہ مضمون لکھکر اخفان کو دیا اس سے کہا کہ تم اسیوقت شہر مین جاؤ اور اسیوقت

لشکر لیکر بہت جلد روانہ ہوا اخفان نے نامہ ہاتھ مین لیا اور اُسیوقت دربار سے اُٹھکر
باہر آیا اپنے رفیقون کو ہمراہ لیکر طرف شہر کے روانہ ہوا اِسکے جانے کے بعد عنطاق نے
خیال کیا کہ گو اخفان مرد زبردست و بہادر ہی مگر وہ خداپرست بہت زبردست ہی اِسکی کمک
کے لیے اور کسی کو بھی روانہ کرنا زیبا ہی ایسا نہو کہ اخفان کو اُسکے ہاتھ سے زک پہنچے
اِس امر کا یقین ہی کہ صلح تو ہونا غیر ممکن ہی ضرور جنگ و پیکار ہوگی یہ سوچکے اُسوقت ابر
ابراد شیر پیکر کو حکم دیا کہ تم بھی بیس ہزار سپاہ لیکر اُسیوقت عقب مین اخفان کے روانہ ہو
دونون ملکر دیوانے سے جنگ و پیکار کرنا بس ابراد شیر پیکر بھی سلام کرکے باہر آیا
اور اپنے رفیقون کو لیکر طرف شہر کے چلا ابراد کے جانے کے بعد عنطاق نے
خیال کیا کہ تم یہان صحرا مین اُترے ہوے ہو نہ تو تمھارے پاس سپاہ ہی نہ کچھ سامان
جنگ ہی اگر وہ دیوانہ اُس خداپرست کو ہمراہ لیکر اور مع سپاہ کے آپڑے تو بڑی خرابی
ہو جبتک شہر سے لشکر کمک کو آئے آئے یہان خاتمہ ہو جائے یہ قلیل لشکر کیا کریگا
یہ خیال دل مین کرکے حکم دیا کہ اب ہم یہان ٹھہر کر کیا کرین اب شکار مین بھی نہین دل
لگتا ہی لہذا دل یہ چاہتا ہی کہ شہر کو چلین اور وہان ٹھہر کر اُن لوگون کی جنگ و پیکار کی
خبرین منگائین عرصہ ہوا ہمکو شکار کے لیے آئے ہوے سب نے کہا جو مرضی مولا ہمہ
از اولا عنطاق نے حکم دیا کہ ماید ولت کا بھی یہان سے طرف شہر کے کوچ ہی بس
یہ حکم دینا تھا کہ اُسیوقت سامان ہونے لگا تھوڑے عرصے مین سب خیمے وغیرہ بار
ہوگئے سب اسباب بندھ گیا سب لوگ طیار ہوگئے لہذا وہان سے عنطاق اُن
سب کو لیکر طرف شہر کے روانہ ہوا یہ تو شہر مین آتا ہی وہان اخفان نے داخل شہر ہوکر
اپنے ملازمون کو سامان سفر درست کرنے کا حکم دیا خود لشکر مین آیا اور اُسنے لشکر مین
سے تیس ہزار سوار انتخاب کیے اُنکو تیاری سفر کا حکم دیا حکم دیکر اپنے مکان پر آیا سب
اپنے عزیزون سے ملا سب کو رخصت کیا اتنے عرصے مین ملازمون نے سب سامان
درست کرلیا تھا اخفان سامان سفر سے آراستہ ہوکر سب سے رخصت ہوکے باہر آیا
وہان وہ تیس ہزار سپاہ بھی تیار تھی اُسکو ہمراہ لیکر اُسیوقت مع خیمہ و خرگاہ طرف قلعہ تجویز کے

روانہ ہوا اسکے بعد ایرادشیر پیکر شہر مین آیا اسی طور سے اُسنے بھی سب سامان درست کیا
اور بیس ہزار سپاہ یہ بھی لیکر اور سب اپنے عزیزون سے رخصت ہو کر عقب مین اخفان
کے چلا عنطاق شاہ شہر مین آیا داخل محل ہوا دوسرے دن سے دربار کرنے لگا اور
اُن سردارون کا انتظار ہی یہ خیال ہو کہ دیکھیے کیا ہوتا ہی ہرکارے براے خبر مقرر کیے ہین
اخفان و ایراو لشکر لیے ہوے طرف قلعے کے جاتے ہین وہان قلعے مین علمشاہ و دیوانہ
مین سے بیٹھے ہوے ہین علمشاہ کے زخم لبریز ہو گئے ہین قریب بصحت ہین دن بھر
علمشاہ باہر رہتے ہین شب کو ملکہ آہو چشم سے صحبت راز و نیاز گرم کرتے ہین دیوانے کو
حکم دیا ہی کہ تم سامان جنگ کی طیاری کرو ادھر مین نے غسل صحت کیا اور لشکر کشی کی وہ تو
سامان جنگ مین معروف ہی سپاہ کی بھرتی جاری کی ہو انکو ہتھیار و وردیان عطا کی ہین سب
طورے سامان درست کر رہا ہی دوپہر تک خدمت علمشاہ مین رہتا ہی دوپہر سامان
جنگ مین معروف ہوتا ہی لشکر کے قواعد دیکھتا ہی یہان بھی دربار علمشاہ کا قلعے مین آراستہ
ہوتا ہی دیوانے کو علمشاہ نے تخت پر بٹھایا ہی خود دنگل شوکت پر متمکن ہوتے ہین سب
سردار و افسران سپاہ جمع ہوتے ہین اور حاضر دربار ہوتے ہین راوی بیان کرتا ہی کہ
وہان زیر قلعہ کچھ فاصلہ دیکر اخفان آکر اُترا اُسنے اپنے خیمے وغیرہ برپا کیے دربار کیا
اور ایک کو اپنے رفیقون مین سے نامہ دیکر روانہ کیا پاس دیوانے کے وہ نامہ بر
نامہ لیکر طرف قلعے کے چلا اتفاق سے چند ہرکارے دیوانے کے بیرون قلعہ آئے تھے
اُنھون نے جو لشکر شاہی کو اُترتے ہوے زیر قلعہ دیکھا تو لشکر مین آئے دریافت کیا
تو معلوم ہوا کہ یہ لشکر براے مقابلہ آیا ہی وہ ہرکارے اُس بارگاہ مین آئے کہ جہان یہ
اخفان تھا انکے سامنے اُسنے نامہ روانہ کیا جب نامہ بر نامہ لیکر چلا تو وہان سے فوراً روانہ
ہوے قلعے مین آئے یہان بھی دربار آراستہ تھا داخل دربار ہوے مجراگاہ پر سے مجرا
بجا لائے زمین ادب کو لب عبودیت سے بوسہ دیا اور ہاتھ اُٹھا کر دعا و ثناے شاہی
بجا لائے عرض کیا کہ غلام بیرون قلعہ گئے تھے تو ایک لشکر کو فرودکش پایا اب جو دریافت
کیا تو معلوم ہوا کہ عنطاق نے یہان کے کل حالات کی خبر پا کر اخفان آدمخوار کو مع بیس ہزار

سپاہ کے برا سے مقابلہ سرکار روانہ کیا ہی یہ لشکر اسیکا ہی اُسنے ہمارے سامنے نامہ بخدمت
حضور روانہ کیا ہی نامہ بر نامہ لیکر آتا ہی باقی خیریت ہی یہ حال سُنکے دیوانہ توسن ہوگیا علمشاہ
نے جو دیوانے کی یہ حالت دیکھی فرمایا کہ کیون تمکو کیا خوف ہی اگر اخفان آیا ہی تو اُسنے دو
اُسکی قضا لیکر آئی ہی تم اپنے لشکر کو حکم دو کہ سامان سفر درست کرے ہم بیرون قلعہ جاکر
اُس سے مقابلہ کرینگے خوف کس امر کا ہی ہمارا خدا ہمارا حافظ ہی ای بھائی جبتک قضا نہین
آتی ہی اسوقت تک موت خود حفاظت کرتی ہی کسی امر کا ڈر نہین ہی دشمن اگر قوی ہی تمہین
قوی تر ہست تم بلا خوف و خطر مقابلہ کرو مین موجود ہون دیوانے نے کہا مجھکو کسی امر کا
خوف نہین ہی صرف اس امر کا خیال ہی کہ ابھی آپ کے زخم اچھے نہین ہوے ہین خدا
نخواستہ کسی قسم کی خرابی ہو تو مین کیا کرون بس خیال ہی تو اس امر کا ہی یہ جو آپ میری حالت
ملاحظہ فرماتے ہین اسی خیال سے ہی ورنہ عنطاق کی بھی یہ لیاقت تھی کہ مجھ سے لڑسکے اور
یہ اخفان تو کوئی چیز نہین ہی میرے نزدیک لشکر عنطاق صرف دیکھنے کا ہی اُسکے پاس کوئی
سردار ہی نہ افسر سب میرے دیکھے ہوے ہین صرف آپکی علالت کا خیال ہی اگر حکم ہو تو جبتک
آپ کو صحت ہو اسلئے قلعہ بند ہوکر مقابلہ کرون علمشاہ نے تیوری پر بل ڈالکر فرمایا کہ کبھی
ایسے کلام زبان پر نہ لانا کبھی بہادر اور دلیر قلعہ بند ہوکر حریف سے مقابلہ کرتے ہین یہ اپنا
دستور نہین ہی ہمارے سامنے ایسی باتین نہ کرنا جو کہ قلعہ بند ہوکر مقابلہ کرتے ہین وہ بہادر
نہین ہین بلکہ نامرد ہین ہان ایسی حالت ہو کر بالکل بیکار ہون اور اپنے ہاتھ پانون اپنے
قابو مین نہ ہون اسوقت مین اُن لوگون کو اختیار ہی کہ جو کہ اُسکے تابع ہین کہ وہ قلعہ بندی کا
حکم دین ہم تو اسوقت مین بھی اپنی زبان سے نہین کہتے ہین ہمارے ہمراہی خود بندوبست
کرتے ہین اور ابھی تو ہاتھ پانون چلتے ہین انمین قوت ہی پھر کیونکر ایسے ننگ و عار کو
گوارہ کرون بس اب کبھی ایسی بات میرے روبرو نہ کرنا دیوانہ کانپ کر رہگیا اور کہنے
لگا کہ آقا جو آپ کا حکم ہو علمشاہ نے فرمایا کہ نامہ بر کو آنے دو دیکھو نامے مین کیا لکھا ہی اسکے
بعد بندوبست کیا جائیگا مضمون نامہ سے تو آگاہ ہو لین ای تسخیر دیوانے ایک بات کا
اور خیال رہے کہ جہانتک ممکن ہو حریف پر اپنی طرف سے زیادتی نہ کرے نہ پہلے اپنا

جو کرے جب حریف حربہ کرے اُسوقت حربہ کرے نہ خود پہلے طبل جنگ بجوائے جب حریف
ہر امر مین اپنی طرف سے سبقت کرے اُسوقت خود سبقت کرے ان امورونکا خیال رہے
دیوانے نے کہا بہت خوب یہ کہکر عرض کیا کہ نامہ بر آتا ہی وہ آنے پائے یا روکا جاوے
علمشاہ نے فرمایا نامہ بر کو آنے دو نامہ بر کو نہین روکتے ہین نامہ بر ہمیشہ بے خطا
ہوتے ہین جو چاہتے ہین وہ کہتے ہین انکو کسی قسم کا زوال نہین ہی انکو آنے دو دیوانہ نے
عرض کیا کہ بہت بہتر اور حکم دیدیا کہ کوئی نامہ بر کو نہ روکے اُدھر وہ نامہ بر راہ کو طی کرکے
داخل قلعہ ہوا یہان علمشاہ نے دیوانے سے کہا کہ دربار کو آراستہ کرو اُسنے خوب
دربار کو آراستہ کیا تاکہ نامہ بر آکر دربار کو آراستہ پائے دیوانے نے بموجب حکم
علمشاہ حکم دیا کہ دربار آراستہ کیا جائے اسیوقت دربار آراستہ ہوا نامہ بر جو داخل
قلعہ ہوا اُسنے قلعے کو خوب آراستہ پایا اہل قلعہ کو خوش حال دیکھا ہر مقام پر مجمع تھا مسجدین
بن رہی تھین نامہ بر قلعے کی سیر کرتا ہوا قریب دربار آیا درگہ سالار سے کہا کہ خبر کردو
کہ ایک نامہ بر نامہ لیکر آیا ہی درگہ سالار نے جاکر کہا فرمایا کہ بلاؤ نامہ بر اندر آیا مجرا کیا
دربار کو خوب آراستہ پایا دیکھا کہ دیوانہ تخت پر بیٹھا ہوا ہی اور وہ خداپرست برابر تخت
کے دنگل پر متمکن ہی یہ معلوم ہوتا ہی کہ شیر بیٹھا ہوا ہی اور سب سردار دیوانہ کے چپ و راست
بیٹھے ہوے ہین کرسیون اور دنگلون پر دربار ایک بیشۂ شیران معلوم ہوتا ہی وہ رعب
و داب ہی کہ کبھی عنطاق کے بھی دربار مین یہ رعب و داب نہ تھا باوجودیکہ وہان ہزارون
سردار و پہلوان بیٹھے ہین یہان اُسقدر نہین ہین مگر رعب و داب شوکت و شان وہان سے
زیادہ ہی نامہ بر یہ شان و شوکت دیکھکر دنگ ہو گیا دل مین کہنے لگا کہ واقعی اِن لوگونکے
ساتھ اقبال رہتا ہی اور یہ لوگ ضرور با اقبال و صاحب نصیب ہین یہ دل سے باتین کرکے
اُس چوبی کرسی پر بیٹھ گیا سلام کرکے جو اُسکے لیے بچھا دیگئی تھی علمشاہ نے ساقی بچے کو
اشارہ کیا ساقی بچہ نے جام بھر کر نامہ بر کو دیا نامہ بر نے جام لیکر پیا جب دو تین جام
پی چکا اور دماغ اُسکا بادۂ ناب سے گرم ہو گیا بدمست ہو کر پکارا کہ منم نامہ دار رزم نامہ رو
علمشاہ نے فرمایا کہ کسکا نامہ لایا ہی اُسنے کہا کہ مین نامہ لایا ہون شاہ شاہان خدیو بارگاہ

جہان پناہ عنطاق کج کلاہ کا پاس اُسکے بھائے تجخیر دیوانے کے علمشاہ نے فرمایا کہ لاؤ نامہ دو اُسنے کہا کہ مین تمکو نہ دونگا دیوانے کو دونگا یہ سُنکے علمشاہ نے کہا کہ یہ کیا حرکت ہی کہ بے ادبی کے ساتھ نام لیتا ہی اب جو بے ادبی سے نام لیگا تو سزا پائیگا کیا اندھا ہی جو دکھائی نہین دیتا ہی دیکھ تو سہی وہ سامنے دیوانہ تجخیر بیٹھا ہوا ہی تو بڑا بے ادب ہی لا نامہ ہمکو دے ہم نامہ دیکھین گے علمشاہ نے جو برہم ہو کر کہا نامہ بر کانپ گیا چپکے سے نامہ سر سے کھولکر علمشاہ کے ہاتھ مین دیا علمشاہ نے نامہ لیکر پہلے خود نہ پڑھا دیوانے کو دیا اور فرمایا کہ دیکھو تو اس نامے مین کیا تحریر ہی کیونکہ تمھارے نام آیا ہی دیوانے نے عرض کیا کہ حضور ملاحظہ فرمائین میری کیا ضرورت ہی علمشاہ نے کہا کہ نہین تمھین دیکھو اُسکے بعد مین بھی دیکھونگا دیوانے نے نامہ لیکر پڑھا جب مضمون نامہ سے آگاہ ہوا برہم ہو کر جواب دیا کہ اس اخفان کی یہ لیاقت ہی کہ ہمکو اسیر کر کے یا قتل کر کے لیجائیگا وہ عنطاق خود آکر تو مقابلہ کرے اور ہمنے تو بہت اچھا کام کیا تو اب اُس سے کہدینا کہ ایسے کلمات ہمکو نہ تحریر کرے اس نامہ کا جواب جنگ ہی وہ ہمکو کیا نصیحت کریگا وہ خود دیوانہ ہوگا ہم اُس ایسے سیکڑون کو دیوانہ بناتے ہین یہ کہکر وہ نامہ علمشاہ کو دیا اور عرض کیا کہ حضور ملاحظہ کرین کیا محل نامہ لکھا ہی ہمکو ہدایت کرتے ہین کہ دین آبائی جو ترک کیا ہی اُسکو اختیار کرو اور اُس خداپرست کو اخفان کے حوالے کر دو یہ امر تو غیر ممکن ہی بھلا یہ کیونکر ہو سکتا ہو کہ مین اس دین کو ترک کر دون اگر مجھکو یہ منظور ہوتا تو کیون ترک کرتا مین مقابلہ کرونگا ان لوگون سے مین ڈرتا نہین ہون یہ سُنکے علمشاہ نے نامہ اُسکے ہاتھ سے لیا اور پڑھا جب نامہ پڑھ چکے اور مضمون نامہ سے آگاہ ہوے بس غصہ آگیا تاب نہ رہی برہم ہو کر فرمایا کہ عنطاق کی قضا آئی ہی ایسی سزا دونگا کہ تمام عمر یاد کریگا اور اُس اقفان کی تو موت لیکر اُسکو آئی ہی اخفان حرامزادے سے کہدینا کہ طبل جنگ بجوائے ہم لشکر لیکر آتے ہین مقابلہ کرینگے یہ سُنکر نامہ بر نے کہا کہ معلوم ہوا کہ تم سب کی قضا آئی ہی جو اخفان سے مقابلہ کرنے پر آمادہ ہوے ہو اخفان ایک کو زندہ نچھوڑیگا آیندہ تمکو اختیار ہی یہ جو نامہ بر نے کہا علمشاہ کو اور غصہ آیا برہم ہو کر نامہ کو چاک کر ڈالا اور کہا کہ کہدینا آمادہ جنگ ہو اور اس نامے کو

لیجا کر اُسکو دیدینا نامہ کا چاک ہونا تھا کہ نامہ بر کی آنکھون مین زمانہ تیرہ و تار ہو گیا ایک دود و
غلیظ تھا کہ کاخ دماغ کو توڑ کر نکلگیا ایک بارشل بار سرو دم بریدہ کے تاؤ پیچ کھا کر کرسی پرسے
اُٹھایا کہتا ہوا کہ او خداپرست تونے غضب کیا کہ بادشاہ کا نامہ چاک کر ڈالا مین کب تجھکو زندہ
چھوڑتا ہون اور قریب آکر تلوار کا وار کیا جب یہ اُٹھا تھا تو دیو سفے واہل دربار نے
قصد کیا تھا کہ روکین علمشاہ نے اشارے سے منع کیا تھا آنکھ سے اشارہ کیا تھا سب
تھم گئے تھے پھر کسی کی جرأت پڑی تھی کہ روکین ادھر اُسنے وار کیا جب تلوار قریب سر
آئی علمشاہ اُسی طور سے دنگل پر بیٹھے رہے ذرا بھی حرکت نہ کی ہاتھ کی تھپکی جو دی تلوار
پٹ پڑی قبضے پر ہاتھ ڈالدیا کلائی مروڑ کر تلوار چھین لی اور ایک جھٹکا دیا کہ وہ منھ کے
بل زمین پر گرا گرتے ہی بیہوش ہو گیا ایک ٹھوکر ماری اور کہا کہ جا دور ہو سامنے سے
چندمنٹ بیہوش پڑا رہا جب ہوش آیا آنکھ کھولکر جو دیکھا تو سرپر ملک الموت کو پایا پھر آنکھ
بند کرلی علمشاہ نے اُسکی یہ حرکت دیکھکر مسکرا کر فرمایا کہ جا اب کوئی تجھسے نہ بولیگا دور ہو
اب کسی سے ایسی حرکت نہ کرنا اُسنے اِس امر کو اپنے حق مین غنیمت جانا اور روہ پھرتسے
نامہ لیکر اُٹھا اور سیدھا بھاگا مڑکر بھی نہ دیکھا دربار سے نکلا بیرون قلعہ آکر مرکب پر
سوار ہوکر اپنے لشکر کا راستہ لیا یہ بھی نہ خیال کیا کہ مین کہان اور کس ضرورت سے آیا تھا
بعد جانے نامہ بر کے علمشاہ نے حکم دیا کہ اے دیوانے لشکر کو تیاری کا حکم دو اور بیرون
قلعہ جا کر بمقابلۂ لشکر اخقان کے فروکش ہو اُس سے مقابلہ کیا جائیگا دیوانے نے اُسوقت
سردارون کو طلب کرکے تیاری لشکر کا حکم دیا یہ حکم دینا تھا کہ سردارون نے اہل لشکر کو
حکم سے آگاہ کیا اُسوقت کمربندی ہونے لگی علمشاہ دربار سے اُٹھکر محل مین آئے ملکہ سے
سب حال بیان فرمایا اور فرمایا کہ مین مع لشکر کے برائے مقابلہ جاتا ہون تم قلعے مین رہو
دیکھو اس امر کا خیال رکھنا کہ جبتک مین زندہ ہون اُسوقت تک سحر نہ کرنا مجھکو تمھاری
کمک کی ضرورت نہین ہو ملکہ کو اپنے سر کی قسم دی ملکہ نے جواب دیا کہ جو ارشاد ہوا اُسکو
مین بجا لاؤنگی آپ اطمینان رکھین بس علمشاہ ملکہ سے رخصت ہو کر برآمد ہوے یہان
سب لشکر تیار تھا ہیوانہ وسب سرداراں مع لشکر کے در دولت پر مسلح و مکمل موجود تھے کہ

علمشاہ تشریف لائے خادم نے مرکب لاکر حاضر کیا علمشاہ مرکب پر سوار ہوے ڈنکا ہوا
نشان آگے بڑھے جلوس سواری چلا اُسکے بعد علمشاہ و دیوانہ وکل سردار مرکبون پر سوار
عقب مین لشکر جرار بڑی شان وشوکت سے بیرون قلعہ تشریف لائے اور طرف لشکر افغان
کے چلے یہ تو ادہر کو جاتے ہین وہان افغان بارگاہ مین بیٹھا ہوا نامہ بر کا انتظار کر رہا تھا
اور سردارون سے کہہ رہا تھا کہ دیکھیے دیوانہ کیا جواب تحریر کرتا ہی یقین ہی کہ صلح کریگا بھلا وہ
مجھسے کیا لڑیگا اُسکی بھی یہ مجال ہو کہ مجھسے مقابلہ کرے میرا نام سنتے ہی اُسکا دم نکلجائیگا رومال
سے ہاتھ باندھکر بادولت کے سامنے حاضر ہوگا اور عذر کریگا اُس خداپرست کو میرے
حوالے کریگا سب کہہ رہے تھے کہ آپ بہت درست وبجا ارشاد فرماتے ہین کہ یہی ذکر ہورہا
تھا کہ وہ نامہ بر بدحواس پریشان بحال مارے خوف کے ہراس چہرے پر ہوائیان اڑتی
ہوئی رُخ کا رنگ زرد ہاتھ پاؤن مین درد آکر پہونچا ہانپتا ہوا سامنے کھڑا ہوا ایسا
بدحواس تھا کہ بات تک نہ کی جاتی تھی وہ نامہ چاک شدہ افغان کے روبرو ڈالدیا
افغان و دیگر حاضرین جلسہ نے یہ حال اُسکا دیکھا سب نے حیران ہوکر دریافت کیا کہ
کیون کیا واقعہ گذرا جو تم اِسقدر بدحواس وازخود رفتہ ہو رہے ہو اور یہ پرچہ کاغذ کا
کیسے ہین کیا جواب لائے اُسنے بگڑکر جواب دیا کہ کیا پوچھتے ہو یہ نامہ موجود ہی دیکھلو
یہی جواب نامہ ہی یہ پرچے اُسی نامے کے ہین کہ جو مین لیکر گیا تھا سب نے ملکر میری عزت
لی اگر مین بھاگ نہ آتا تو مارا جاتا یہ کہکر اپنا جانا قلعہ مین دربار مین پہونچکر نامہ دینا دیوانکا
جواب جنگ دینا علمشاہ کا نامہ کو چاک کرنا اپنا تلوار لیکر حربہ کرنا بیان کیا مگر اِسقدر
اپنی طرف سے بلایا کہ جب مین نے تلوار کا حربہ کیا تو جسقدر لوگ اُسوقت وہان موجود
تھے سب مجھپر ٹوٹ پڑے اور مجھکو پکڑ لیا اور باہر لاکر ڈالدیا وہان سے مین یہ پرچہ لیکر
بھاگا اور یہ بھی کہا کہ دیوانے نے اور اُس خداپرست نے آپ کو اور بادشاہ کو ہزارون
گالیان دین اور بہت سخت وسست کہا یہ سُننا تھا کہ ایک دو دغلیظ تھا کہ کاغ دماغ کو توڑکر
پار گنبد گیا افغان کی یہ حالت ہوئی کہ فرط غیض وغضب سے مثل بید کے کانپنے لگا منھ مین
کف بھر آیا چہرہ سرخ ہوگیا اُسی حالت مین کہا کہ ہمارا لشکر تیار رہو ہم اُسی وقت جاکر قلعہ کو

گھیرلین گے یہ دیوانہ وخداپرست اپنے دل مین سمجھا کیا ہو ما بدولت کے رفیق کے ساتھ حرکت
کی اور تلوار ٹیک کر اُٹھ کھڑا ہوا اِسکا اُٹھنا تھا کہ جسقدر سردار تھے سب اُٹھ کھڑے ہوے
اسکی آنکھون مین جہان اندھیر تھا زمانہ تیرہ وتار تھا کچھ دکھائی نہ دیتا تھا ادھر اسکے لشکر
مین خبر ہوگئی کہ افغان نے یہ حکم دیا ہو کمربندی ہونے لگی وہ ہرکارے جو یہان موجود تھے
یہ خبر لیکر طرف قلعے کے چلے تاکہ اپنے آقا و اہل قلعہ کو اِس حال سے آگاہ کرین ہرکارے
تھوڑی دور گئے ہونگے کہ اُنکو قلعے کی طرف سے گرد وغبار بلند ہوتے ہوے معلوم ہوا
یہ قدم کو تیز کرکے اُس گرد وغبار کی طرف آئے اب جو غور کیا تو معلوم ہوا کہ سرشار دیوانہ
پیش خیمہ لیے ہوے آتا ہو اِن ہرکارون نے بڑھکر سرشار سے دریافت کیا کہ کیا لشکر
بھی آتا ہو اُسنے کہا کہ ہان اُنھون نے کہا کہ کتنے عرصے مین یہان پہونچ جائین گے اُسنے
جواب دیا کہ عقب مین آتے ہین قلعے سے نکل چکے ہین ہرکارون نے سرشار سے سب
حال کہا اور کہا کہ تم بہت جلد جاکر بارگاہ وغیرہ برپا کرو تاکہ وہ لوگ وہان سے چلنے نہ پائین
مین جاکر آقا کو اِس حال سے آگاہ کرتا ہون اور اُنکو لاتا ہون یہ کہکر وہ ہرکارے تو
اُدھر کو چلے اِدھر سرشار دیوانہ بارگاہ لیکر قریب اُس صحرا کے پہونچ گیا کہ جہان افغان
اُترا ہوا تھا اور وہ مقام جنگ و پیکار قرار پاچکا تھا راوی کہتا ہو کہ ابھی لشکر افغان
مین کمربندی ہو رہی تھی مگر افغان مع لشکر مسلح و مکمل مع سردارون کے اِس قصد سے
کھڑا ہوا تھا کہ کمربندی ہولے تو مین مع لشکر کے قلعے پر یورش کرون کہ سامنے سے
گرد پیدا ہوئی اور اِس تیزی سے وہ گرد آرہی تھی کہ محسوس نہ ہوتی تھی کہ کدھر سے یہ
بگولا گرد کا اُٹھا ہو کہ وہ گرد قریب اُس صحرا کے آکر شق ہوئی دامنہ گرد سے سرشار دیوانہ
مع بارگاہ کے دکھائی دیا افغان اُسی سمت کو دیکھ رہا تھا اُسنے جو یہ معرکہ دیکھا پہچانا کہ
یہ تو سرشار دیوانہ رفیق خاص تنجر دیوانہ ہو معلوم ہوتا ہو کہ اُسکا پیش خیمہ لیکر آیا ہو افغان
نے جو سرشار دیوانہ کو مع چیچون وغیرہ کے دیکھا اپنے سردارون سے کہا کہ لو حریف کا
پیش خیمہ آگیا اب قلعہ پر یورش کرنا بیکار ہو کیونکہ جب ہم اُدھر سے مع لشکر کے قلعے پر
یورش کرنا چاہین گے یہ لوگ روکین گے اِنسے مقابلہ ہونے لگے گا کچھ فائدہ نہ ہوگا جو ہمنے

تجویز کیا ہی وہ نہ ہوگا اُسکے سرداروں نے کہا کہ اگر پیش خیمہ آگیا ہی تو کیا خوف ہی چلیے بھی اگر
یہ لوگ روکینگے تو اُنسے مقابلہ کرینگے ہم زیادہ ہین یہ کم ہین اُنکو قتل کرکے بارگاہ
وغیرہ پر بھی قبضہ کرینگے اسکے بعد انکو بھگاتے ہوے قلعے پر جا پڑینگے قلعے پر قبضہ کرینگے
اخفان نے کہا کہ پھر لشکر کو حکم دو کہ جلدی کمر بندی کرے عرصہ نہ لگائے سرداروں نے
اہل لشکر پر تاکید کی کمرین کسی جانے لگین تھوڑے عرصے مین کمر بندی ہوگئی تیس ہزار سپاہ
تیار ہوگئی اُدھر سرشار نے آتے ہی میدان جنگ کے بیچ وسط چھوڑ کر خیمے وغیرہ برپا
کرنے شروع کیے اُسنے دیکھا تھا کہ اخفان وغیرہ اپنے لشکر کی طرف سرحد پہ مسلح و مکمل
کھڑا ہوا ہی اور لشکر مین کمر بندی ہو رہی ہی سرشار نے بھی اُن پانچ ہزار سواروں سے
کہدیا تھا کہ تم بھی کمرین نہ کھولنا جبتک ہم حکم نہ دین کیونکہ حریف کا رنگ بدلا ہوا ہی ایسا
نہ ہو کہ حریف آپڑے وہ سب سوار بھی جو کہ اِسکے ہمراہ براے حفاظت بارگاہ آئے تھے
یہ حکم سُنکے اُسی طور سے مسلح و مکمل صف باندھکر کھڑے ہوے سرشار بارگاہ وغیرہ خود
کھڑا ہوا برپا کر رہا ہی اُدھر اخفان لشکر لیکر چلنے کا قصد کر رہا ہی اِنکو تو یہان چھوڑیے
اُدھر وہ ہرکارے سرشار کو روانہ کرکے بہت جلد قلعے کی طرف چلے تھے کوئی دو کوس
راہ طے کی تھی کہ دیکھا تنق گرد و غبار کا بلند ہوا قلعے کی جانب سے کہ جسنے سپہر دوار کو
تیرہ و تار کر دیا روے خورشید نقاب گرد مین پوشیدہ ہوگیا یہ ہرکارے قریب گرد آئے
دیکھا کہ علمشاہ نوجوان مرکب پہ سوار اُنکے برابر دیوانہ و دیگر سردار عقب مین لشکر
قریب پچیس ہزار کے مع جلوس سواری خدم و حشم کے چلے آتے ہین جنگل کی سیر کرتے
ہوے ہرکاروں نے بڑھکر مجرا کیا علمشاہ و دیوانے سے سب حال عرض کیا اور کہا
کہ بہت جلد اپنے کو وہان پہونچائیے ایسا نہ ہو کہ کفار سرشار سے لڑکر بارگاہ وغیرہ کو
لے لین اور اِدھر کو روانہ ہون یہ سُنتا تھا کہ علمشاہ نے سرپٹ مرکب ڈالدیا اُنکا کس
کو اُٹھانا تھا ایک مرتبہ سب نے مرکب اُٹھادیے اور سرپٹ ڈالدیے ایکمرتبہ جو پچیس ہزار
مرکب اُٹھائے گئے اُنکے سموں سے تمام صحرا ہلنے لگا گرد و غبار اِسقدر بلند ہوا کہ ایک
آسمان گرد و غبار کا زیر آسمان تیار ہوگیا اور زمانہ تاریک ہوگیا جیسا کہ شاعر نے کہا ہی

شعر زسم ستوران دران پہن دشت ٭ زمین شش شدہ آسمان گشت ہشت ٭ یہ لوگ اِسقدر جلد پہونچے کہ پیک خیال بھی نہین پہونچ سکتا ہی ابھی سرشار بارگاہ برپا کرا رہا تھا اور افغان کا لشکر جمع ہو رہا تھا اِسنے قصد کیا تھا کہ چلون مرکب پر سوار ہو کر باگ لی تھی کہ وہ غبار کا تتق بلند ہوا تمام صحرا تیرہ و تار ہو گیا سم ہاے سم مرکب کی صدا سے زمین کو زلزلہ تھا یہ گرد و غبار جو افغان نے دیکھا اور اُسکے اہل لشکر نے اور اِدہر سرشار نے بس اسطرف متوجہ ہو گئے اور دیکھنے لگے افغان نے اپنے سردارون سے کہا کہ معلوم ہوتا ہی لشکر آتا ہی یہ آثار لشکر کے ہین اِس غبار کو برطرف ہو جانے دو تو پھر یورش کرینگے ایسا نہ ہو کہ یہ آندھی ہو دوامر ہین یا کوئی لشکر ہی یا بہت شدت سے آندھی اُٹھی ہی سب نے کہا کہ جو آپکی راے اُدہر سرشار نے یہ خیال کیا کہ ایسا نہو خیمے وغیرہ شدت ہوا سے اکھڑ جائین ملازمون پر تاکید کرنے لگا کہ بہت جلد برپا کرو اور اُسی طرف دیکھنے لگا کہ دفعتًا دامنہ گرد کا شگاف ہوا اور اُس غبار سے آفتاب کے مانند علمشاہ ظاہر ہوے سرشار نے جو علمشاہ کو آتے ہوے دیکھا یہ اُسی طرف کو چلا اُدہر افغان نے جو دیکھا تو کیا نظر پڑا کہ وہی خداپرست جوان مرکب پر سوار سر پر مرہم کی پٹیان چڑھی ہوئی مسلح و مکمل سرپٹ مرکب کو اُڑاتے ہوے چلا آتا ہی اُسکے عقب مین اور لشکر ہی دیوانہ بھی ہمراہ ہی یہ دیکھ ہی رہا تھا کہ علمشاہ نے وہان پہونچکر نعرہ کیا کہ او سرشار گھبرانا نہین مین آپہونچا ہون بارگاہ وغیرہ برپا کیے جاؤ سرشار نے بڑھکر سلام کیا علمشاہ نے وہان پہونچکر مرکب کو روک کر اِدہر اُدہر دیکھا اور یکایک نگاہ لشکر حریف پر پڑ گئی دیکھا کہ ایک پہلوان قوی ہیکل قوی تن قوی من گینڈے پر سوار گرد اُسکے سردار عقب مین لشکر بیشمار مگر سب مسلح و مکمل کھڑا ہوا ہی بار بار ادہر کو دیکھ رہا ہی قرینہ سے معلوم ہوا کہ یہی افغان ہی چونکہ ہرکارون سے سُن چکے تھے کہ اُسکا قصد یورش کرنے کا ہی اب جو لشکر مسلح و مکمل پایا تو یقین ہو گیا کہ اگر مین اور تھوڑی دیر نہ آتا تو یہ ضرور لشکر پر حملہ کرتا خوب وقت پر پہونچے اُدہر افغان نے سردارون سے کہا کہ اب یورش کرنا بیکار ہی کیونکہ حریف مع لشکر کے آگیا آج طبل جنگ بجوا کر کل مقابلہ کرین سب نے جواب دیا کہ بجا ارشاد ہوا مگر دیکھیے تو کسقدر جلد یہ لوگ آئے ہین جیسے آمادہ

بیٹھے تھے نامے کے جاتے ہی اور جواب کے آتے ہی آموجود ہوے ملاحظہ تو فرمایئے ابتو
اس جوان خداپرست کی شان وشوکت ہی اور ہوگئی ہو اور ہی کچھ رعب وداب ہو گو ابھی تک
مجروح ہو مگر کیا جرأت ہو کس بہادری اور دلیری سے آکر پہونچا ہو اور کس تیورسے دیکھ رہا ہو
راوی بیان کرتا ہو کہ جب علمشاہ آکر پہونچے اور سب لشکر آگیا اہل لشکر نے جو حریف کے
لشکر کو مسلح ومکمل دیکھا فوراً سب نے صف باندھ لی اور کھڑے ہو گئے تیخر دیوانہ نے
جو افغان کو مع لشکر کے مسلح پایا ایک مرتبہ مرکب کو بڑھا کر پکار کر کہا کہ او افغان حملہ
کیوں نہیں کرتا ہو ا مردان عالم سے مقابلہ کر کیوں کھڑا ہوا منھ دیکھ رہا ہو تو دم لے چکا ہو
اور ہم ابھی چلے آتے ہیں مگر ہماری ہمت وجرأت کو دیکھ کہ مقابلہ کرنے کو موجود ہیں تو
بڑا نامرد ہو کہ جب ہم نہ تھے تو ہمارے لشکر پر زور ڈالنے کے لیے لشکر کو آراستہ کیا تھا
اب ہم جو آئے تو خاموش کھڑا ہو اگر کوئی تجھ میں جرأت ہو تو نکل آ ورنہ تو بڑا گون گیرا ہو
اب جو اپنے سرکوب کو دیکھا تو خاموش ہو رہے تیری بھی یہ لیاقت ہو کہ تو یورش کرکے
اسوقت قلعہ لینا تیرا بادشاہ خود آکر قلعے کو لے لے تو ہم جانیں کیا اس قلعے کو تو نے
مٹی کا گھروندا بنایا ہو جو بازی طفلان سمجھا ہو اس قلعہ کا لینا کیا آسان جان لیا ہو لاکھوں کے
سر کٹ جائیں گے جب بھی تو یہ قلعہ ہاتھ نہ آئیگا لے تو شوق سے یورش کر ہم تیری سرکوبی
کو موجود ہیں یہ جو دیوانے نے کہا افغان نے اسکی تقریر کا کچھ جواب نہ دیا بلکہ خاموش رہ
سرداروں کے ٹہلتا ہوا چلا گیا لشکر کو کمر کھولنے کا حکم دیدیا لشکری کمر کھولنے لگے
یہ آکر داخل بارگاہ ہوا سب آکر اپنے اپنے مقام پر بیٹھے اُدھر سرشار نے سب خیمے بپا
برپا کردیے اور بارگاہیں برپا ہوگئیں جب علمشاہ و دیوانے نے دیکھا کہ افغان داخل
گیا میرے اس کہنے پر بھی اسنے یورش نہ کیا علمشاہ نے لشکر کو اُترنے کا اور کمر کھولنے کا
حکم دیا خود بارگاہ میں تشریف لائے دنگل پر جلوہ فرما ہوے دیوانہ اور سب سردار بھی
آکر بیٹھے یہاں بھی دربار آراستہ ہوا لشکر اُترا دونوں لشکر اُترے ہوے تھے کہ ابھی
طبل جنگ نہیں بجا تھا کہ صحرا سے گرد اُڑی دونوں طرف کے ہرکارے برائے خبر
گیری گرد کی طرف روانہ ہوے قریب گرد پہونچکر دیکھا کہ ایک لشکر قریب تیس ہزار کے

چلا آتا ہی اور ایک پہلوان آگے آگے لشکر کے ہی ہرکاران لشکر اخفان نے تو اہل لشکر و پہلوان کو بھیجا تھا اور وہان سے خبر دریافت کرکے اپنے لشکر مین آئے بارگاہ مین آکر اخفان سے کہا کہ ایراد شیر پیکر کو بادشاہ نے تیس ہزار سپاہ سے آپ کی کمک کے لیے روانہ کیا تھا وہ آتے ہین آپ کے لشکر کے قریب پہونچ گئے ہین یہ سُنکے اخفان نے سردارون کو براے استقبال روانہ کیا اور خود بھی بارگاہ سے نکل آیا اور سرحد لشکر پر آکر کھڑا ہوا کیونکہ اسکے اور اُسکے بڑی دوستی اور انتہا کا تپاک تھا اور دونون ہمسر بھی ہین اُدھر ہرکاران لشکر اسلام نے یہ حال دریافت کرکے خدمت علمشاہ مین جا کر عرض کیا کہ ایراد شیر پیکر مع تیس ہزار لشکر کے براے کمک اخفان آیا ہی ابھی لشکر مین نہین پہونچا ہی راہ مین ہی علمشاہ نے فرمایا کہ پردے بارگاہ کے اُٹھوا دو ہم بھی اسکی آمد کا تماشہ دیکھین گے پردہ اُٹھوا دیے گئے علمشاہ نے ملاحظہ کیا کہ ایک پہلوان زبردست بادۂ کبر و نخوت سے مست کرگدن مست پر سوار از سرتا پا دریاے آہن مین غوطہ مارے ہوے عقب مین لشکر بیشمار چلا آتا ہی علمشاہ نے اُسکو دیکھکر دیو انے سے فرمایا کہ لو ایک شکار اور آیا اُسنے دو سب کو جمع ہونے دو انشاء اللہ تعالے یہ سب اجل کے لقمہ ہونگے یہان تو یہ باتین ہو رہی ہین اُدھر وہ سردار لشکر سے نکل کر قریب اُس لشکر کے پہونچے ایراد سے ملے ایراد نے دیکھا کہ ایک طرف تو ہماری طرف کا لشکر اُترا ہوا ہی جسکے علم کے پھریرے سیاہ ہین اور ایک سمت اُسی لشکر کے مقابلے مین دوسرا لشکر فروکش ہی کہ جسکے نشان کے پھریرے سُرخ ہین جب اِن سردارون سے ملا بعد مزاج پرسی کے پوچھا کہ یہ کیا لشکر حریف ہی انھون نے کہا کہ ہان بس وہ اُسکو مع اُسکے لشکر کے ہمراہ لیکر لشکر مین آئے سرحد لشکر پر اخفان و ایراد مین ملاقات ہوئی باہم صاحب سلامت ہوئی ایک نے دوسرے کا مزاج پوچھا بس اخفان ایراد کو مع اُسکے رفیقون و سردارون کے لیکر بارگاہ مین آیا اپنے برابر دنگل پر بٹھایا اور سب سردارون کو علی قدر مراتب جگہ دی اُدھر لشکر ایراد کا اترا اب یہ لشکر قریب پچاس ہزار کے ہو گیا یہان اخفان نے سب حال ایراد سے بیان کیا نامہ کے جانے کا اور وہان سے جواب ہو کر آنیکا اپنا یورش کرنے کا قصد کرنا لشکر کا

تیار رہو نا لشکر حریف کا آنجانا اپنا واپس آنا سب کہ سنایا اور کہا کہ اب طبل جنگ بجوا کر مقابلہ
کرونگا ایرادو نے جواب دیا کہ پھر عرصہ کس بات کا ہے طبل جنگ بجوائیے اور مقابلہ فرمائیے
اخفان نے اُسیوقت حکم دیا کہ ہمارے لشکر مین کوس رزمی بجے ہم کل ان خدا پرستون سے
مقابلہ کرینگے اور اُنکو اِس حرکت کی سزا دینگے اب یہ ہمارے ہاتھ سے بچکر جاتے کہان مین
یہ حکم دینا تھا کہ اُسیوقت نقارہ رزمی پر چوب پڑی صدائے طبل لشکر مین گرجی ہرکارے
خبر لیکر طرف لشکر اسلام کے چلے یہان بارگاہ مین علمشاہ بیٹھے ہوئے دیوانے سے
باتین کر رہے تھے کہ اُنکے گوش مبارک مین جو صدا طبل کی پہونچی دیوانے سے فرمایا
کہ لو خوش ہو حریف نے آخر پریشان ہو کر طبل جنگ بجوا دیا صبر نہ کر سکا اسکی قضا ہی آئی ہے
کسی سے خبر تو منگاؤ دیوانے نے عرض کیا کہ بہت خوب وہ جو ہرکارے حاضر تھے اُنسے
کہا خبر تو لاؤ کہ یہ کیسا نقارہ بجا ہے وہ ہرکارے جانے نہ پائے تھے کہ جو ہرکارے
لشکر کفار مین برائے خبر کے موجود تھے آکر حاضر ہوئے بجاآگاہ پرے بجا و قواعد شاہی
و دعاؤ ثنائے جہان پناہی بجا لا کر یون عرض کرنے لگے کہ لشکر حریف مین طبل جنگ بجا ہے
اُسکا قصد ہے کہ کل غلامان سرکار سے نکلکر مقابلہ کرے اور آتش کین و فساد کو مشتعل کرے
باقی خیریت ہے علمشاہ نے یہ خبر سُنکے فرمایا کہ ہمارے لشکر مین بھی کوس وغا بجایا جائے ہم
کل اُس سے مقابلہ کرینگے یہ حکم کا دینا تھا کہ یہان بھی نقارے پر چوب پڑی صدائے طبل
جنگی بلند ہوئی اہل لشکر کو معلوم ہوا کہ کل مقابلہ ہوگا ہر ایک اپنے ہتھیارون کو درست
کرنے لگا تلوارین سان پر چڑھائی جانے لگین کمانین درست ہونے لگین خنجر تیار کیے
جانے لگے سنانون کو درست کرنے لگے باہم اہل لشکر ایک دوسرے سے ملنے لگے
اِدھر تو علمشاہ نے یہ حکم دیکر دربار برخاست کیا خیمۂ خاص مین تشریف لائے خاصہ نوش
فرما کر آرام فرمایا ہر سردار اپنے اپنے مقام پر آیا اور سامان جنگ مین مصروف ہوا اُدھر
اخفان و ایرادو نے بھی دربار برخاست کیا یہان کے بھی سردار سامان جنگ کرنے لگے
اور اہل لشکر بھی اِسی سامان مین وہ باقی دن تمام ہو گیا شب نے اپنا چہرہ دکھایا خورشید
عالمتاب نے نقاب شب کو رُخ پر لیا اور کاشانۂ مغرب مین جاکر پوشیدہ ہوا شاہ انجم نے

میدان فلکی پر اپنا قبضہ کیا رات ہو گئی طبل جنگ دونون طرف بج رہے ہین اہل لشکر سب سامان جنگ مین مصروف ہین طلایہ پھرنے لگا صدا اے حاضر باش و ناظر باش و ہوشیار باش بلند ہو راوی بیان کرتا ہے کہ طبل جنگ بجتے بجتے سحر ہو گئی غازیون و بہادرون نے دونون کے وہ شب اشتیاق جنگ و عروس موت مین بسر کی اور بزدلون و نامردون نے اس خوف مین شب کاٹی کہ دیکھیے سحر کو کیا ہو گا یہانتک کہ ستارۂ سحری چمکا خانۂ شب سے صبح برآمد ہوئی جھونکے نسیم بہار کے چلنے لگے دلون کو بے اختیار کرنے لگے مرغان خوش الحان شاخ درخت پر بیٹھکر بزبان بے زبانی حمد باری بجا لانے لگے خروش صدائے مرغ سحری و قہقہہ زنی کبک دری سے صحرا گونج رہا ہے کسی مقام پر نعرۂ حق سرہ کی دھوم کہین درختون پر قمریون کا ہجوم وہ صحرا جنت لزوم تھا آبپاشی شبنم سے تمام سبزہ زار تھا کوسون تک یہ معلوم ہوتا تھا کہ فرش زمردگون گسترده ہے قطرہاے شبنم جو گلون پر پڑے ہوے تھے یہ ثابت ہوتا تھا کہ چشم معشوق مین موتی بھرے ہوے ہین نسیم سحری کے جھونکے غنچۂ دل کو شگفتہ کر رہے تھے یکایک سلطان انجم نے شکست کھائی مع اپنی فوج سیارگان کے طرف قلعہ مغرب کے راہی ہوا شاہ خاور نے کشور فلک پر اپنا عمل کیا تخت نیلی پر جلوہ فرما ہوا تمام عالم کو اپنے نور سے روشن و منور کیا لشکر اسلام مین صدا اے اذان بلند ہوئی لشکر کفار مین گھنٹ و ناقوس بجنے لگے ہر ایک اپنے مذہب کے موافق اپنے خدا کی عبادت کرنے لگا لوگ بستروں پر سے انگڑائیان لے لے کے اٹھے

نظم

موذن اذان سے ہوئی بہرہ مند		ہوئی بانگ اللہ واکبر بلند
مزاج فلک لاجوری ہوا		مسیحا نفس تھی نسیم روان
رخ شمع مائل بہ زردی ہوا		اٹھے لوگ لے لے کے انگڑائیان

بس سب نے حوائج ضروری سے فراغت کر کے عبادت خدا بجا لا کر اپنے اپنے تن پر اسلحہ کو درست کیا اور مرکبون پر سوار ہو کر مسلح و مکمل در دولت پر آئے لشکر میدان کو روانہ ہوا ادھر سے لشکر کفار بھی بڑھا اور پوجا پاٹ سے فراغت کر کے طرف میدان کے چلا اور یہان ملکشاہ بھی نماز صبح سے فراغت حاصل کر کے مسلح و مکمل ہو کر بیرون خیمہ تشریف لائے سب سردارون نے مجرا کیا سب کا مجرا لیکر مرکب پر سوار طرف میدان کے تشریف لے چلے

اُدھر سے ایرادد اخفان مع اپنے سرداروں کے میدان مین آئے اُدھر سے لشکر اسلام بصد
جاہ و احتشام اُدھر سے لشکر کفار آکر میدان مین پہونچا تبرداروں نے دونون طرف سے
نکارپست و بلند زمین کو ہموار کیا جو درخت حائل نگاہ تھے اُنکو یکسر قلم کیا سقون نے دونون
لشکرون سے نکلکر آبپاشی کرکے گرد و غبار کو بٹھادیا صف آرا بھی نکلے اُنھون نے صفون کو
مثل صف مژگان کے درست کیا جب صف آرائی ہوچکی اُسوقت دونون طرف کے لشکر سے
نقیب نکلے اور کڑکیت نقیبون نے نقابت کی کڑکیتون نے کڑکا کہا نقیب نقابت کرکے اور
کڑکیت کڑکا کہکر اپنے اپنے لشکر مین چلے دونون لشکرون کا یہ عالم ہوا صدا سے نقیبان کے
سناٹا سا ہوگیا ہر ایک بہادر جھومنے لگا جوش شجاعت مین قبضۂ تلوار چومنے لگا رخون پر
بسبب جوش شجاعت کے سرخی آگئی ہر ایک کا یہی قصد ہوا کہ مرکب کو بڑھا کر لشکر حریف پر
جا پڑین مگر بسبب پاس و آداب سردار کے خاموش ہین دیوانون کا تو یہ عالم ہو کہ انکی وحشت
نے زور کیا ہو کسی پہلو قرار نہین بس نہین علمشاہ اُنکو بنگاہ تیز و تند جب دیکھتے ہین تو تھم جاتے
ہین یہ عالم تادیر رہا کہ یکایک لشکر کفار کے علم جلوہ گری مین آئے اب دیکھا کہ لشکر کفار
سے ہزبر عنطاقی جو کہ نامہ لیکر آیا تھا اخفان سے اجازت لیکر میدان مین آیا میدان کا
سراپا دکھایا جب خود غرق عرق ہوا اور مرکب بھی پسینے مین غرق ہوگیا مرکب کو روک کر
نیزے کو زمین مین گاڑ کر دم راست کرنے لگا تھوڑی دیر تک دم راست کیا کیا اسکے
بعد لشکر اسلام کی طرف منھ کرکے پکارا کہ ای فرقۂ خداپرستان تم مین سے جسکو تمنا ہو
ہو میرے مقابلے کو آئے مین وہی نامہ بر ہون جو کہ کل نامہ لیکر تمھارے پاس آیا تھا آج تمکو
اس حرکت کی سزا دونگا میرا نام ہزبر عنطاقی ہے مین اسم بامسمی ہون کل مین نے طرح دی تھی
کہ مین اکیلا تھا اور تم سب بہت تھے آج اسکا عوض لونگا یہ جو اسنے عام طور سے پکار کر کہا
تجبر دیوانے اور دیگر سردارون نے قصد کیا تھا کہ ہم نکلکر مقابلہ کرین نہ معلوم پھر کیا سوچا گر
پکار اُٹھا کہ میری خواہش یہ ہے کہ وہی جوان خداپرست کہ جسکو بادشاہ نے اسیر کرکے قید کیا
تھا اور دیو اُڑا کر کے لیگیا تھا جسکا نام علمشاہ ہے جسنے بادشاہ کا نامہ چاک کر ڈالا تھا میرے
مقابلے کو آئے مین سوائے اسکے اور کسی سے مقابلہ نہ کرونگا اور اسکو نامہ چاک کرنیکی

سزا دونگا یہ اُسکا کہنا تھا کہ علمشاہ نوجوان نے اپنا مرکب پرے سے نکالا دیوانے دو دیگر سرداران نے عرض کیا کہ خداوند ہمکو اجازت دین ہم جا کر اُس سے مقابلہ کرین اور اسکو اس تقریر کی سزا دین علمشاہ نے فرمایا کہ یہ ہمارا طریقہ نہین ہی بلکہ یہ دستور ہی ہمارے لشکر کا کہ جب حریف نام لیکر پکارتا ہی اور پھر اسے مقابلہ طلب کرتا ہی پھر وہی جاتا ہی دوسرا سردار نہین جاتا ہی چاہے بچہ ہو چاہے جوان چاہے پیر دوسرا طریقہ یہ ہی کہ جب حریف نے میدان مین آکر مبارز طلبی کی اور جسنے قصد کیا وہ نکلے گا دوسرا نہ جائیگا چونکہ اُسنے میرا نام لیکر پکارا ہی اب مین جاؤنگا کوئی نہین جا سکتا ہی ہان اگر وہ میرا نام لیکر نہ پکارتا اُسوقت مین جو پہلے قصد کرتا وہی مقابلہ کو جاتا اُسکے اوپر دوسرا سبقت نہ کرتا اب تم لوگ ٹھہرو مین جا کر اِس سے مقابلہ کرتا ہون یہ سنکے وہ سب کے سب خاموش ہو رہے علمشاہ مرکب کو مہمیز کرکے میدان مین تشریف لائے یہ معلوم ہوتا تھا کہ شیر ژیان شکار کو دیکھکر کچھار سے نکلا ہی اُسنے جو شاہزادے کو اپنی طرف آتے ہوے دیکھا مرکب پر سنبھلکر بیٹھا گرز وہ پیر کا ہاتھ مین لیا بقصد نگاور زنی ادھر سے شاہزادہ پہونچا باہم تکاور چلی مرکب شاہزادہ کا اُسی مقام پر قایم رہا اُسکا مرکب پندرہ قدم پسپا ہوگیا ایسی تکان پہونچی کہ ہر پر چھے پر آرہا سپر سے سپر لڑی تھی چنگاریان کھلے سپر سے نکلکر بالا ے آسمان گئی تھین ہر بر نے پھر اپنے کو مرکب پر درست کیا اور سنبھلکر بیٹھا مرکب کو مہمیز کرکے سامنے آیا اور کہنے لگا کہ او خدا پرست تو نے بڑا غضب کیا کہ بادشاہ کا نامہ چاک کر ڈالا مین اسکی سزا تجھکو اُسی مقام پر دیتا مگر یہ خیال کیا کہ مین تنہا ہون اور تمھارے دوست بہت ہین بیکار کو مارا جاؤنگا دل کی حسرت نہ نکلیگی جب میدانداری ہوگی اُسوقت مین سمجھ لونگا اسی سبب سے مین وہان سے چلا آیا آج میدان مین اگر تمکو طلب کیا بس یہی گو ہی اور یہی میدان ہی دونون لشکر سامنے موجود ہین اب بہادری و جوانمردی کا حال معلوم ہوگا نامہ چاک کرنے کی سزا دونگا شاہزادے نے فرمایا کہ کیا بیہودہ بکتا ہی کل کا تمانچہ یاد نہین ہی شاید بھول گیا ہی ایک ہی تمانچہ مین کون بیہوش ہو کر گر پڑا تھا مین نے طرح دی کیونکہ تو نامہ لیکر گیا تھا اگر نامہ لیکر نہ آیا ہوتا تو زندہ بچکر نہ آتا ایک ہی تمانچہ کافی تھا اُسوقت اپنے حمایتیون کو دیکھکر یہ لاف و گزاف کرتا ہی نامرد بہادری حربہ کر سنبھال کھیچا ہیکا

کہ کسنے طرح دی تو پہلے اپنا حربہ کر کیونکہ ہمارا یہ دستور نہین ہی کہ ہم حریف پر پیش دستی کرین خداوند ہمارا اگر ہمکو تیرے حربے سے بچا ئیگا تو ہم اپنا حربہ کرینگے یہ سُنکے ہزبر نے نیزے کو اُٹھایا اور مرکب کو پیچھے ہٹا کر اور سینۂ شاہزادے کو تاک کر وار کیا شاہزادے نے نیزے کو نیزے پر روکا اور سنان کو سنان پر گانٹھکر بلند کیا نیزہ بازی ہونے لگی چنگاریان سنان نیزے نکلنے لگین یہ معلوم ہوتا تھا کہ وہ برقین کوندھ رہی ہین دو تین تان کی ردوبدل کی نوبت آئی تھی کہ ایک مقام پر گانٹھکر اور بند باندھکر آواز دی کہ سنبھل اور نیزے کو روک ورنہ نیزہ تیرے ہاتھ سے نکلتا ہی اُسنے آواز دی کہ سنبھلا ہوا ہون ہوشیار ہون میرے ہاتھ سے کوئی نیزہ نہین نکال سکتا ہی ایسا کوئی جوانمرد نہین ہی یہ سُننا تھا اب جو مرکب کو مہمیز کرتے ہین صاف نیزہ اُسکے ہاتھ سے نکلگیا لاکھ اُسنے تدبیر کی کہ روکون مگر نہ رک سکا سنان نیزہ بالا ہوا جا کر چمکی کئی نیزے نیزہ بلند ہو گیا دور جا کر گرا یہ مردود نیزے بھر آب خجالت مین غرق ہوا اہل اسلام کا نعرۂ تعریف بلند ہوا کفار کو حیرت سی ہو گئی ہزبر نے جب دیکھا کہ اِس خداپرست نے میرے ہاتھ سے نیزہ نکالدیا ایک مرتبہ قبضۂ شمشیر پر ہاتھ ڈالا اور پکارا کہ نیزہ بازی خلال بازی گرز بازی جال بازی تیغ بازی راست بازی کیونکہ اسکو حلال مشکلات کہتے ہین یہ دم مین برسون کے قضیہ فیصل کرتی ہی اور معلوم ہوا کہ نیزہ بازی کے فن مین تم لوگ کامل ہو خوب مہارت رکھتے ہو یہ کہکر تیغہ نیام سے لیا یہ معلوم ہوا کہ اژدرِ آتش فشان غار سے نکلا یہ کہکر کہ خبردار ہو جاؤ اِسکی ضرب سے جان بچتی ہوگے مرکب کو ملا کر سر پر وار کیا مگر واہ ری جرأت و ہمت علمشاہ نہ اُنھون نے تلوار نیام سے لی نہ سپر کو چہرے کی پناہ کیا اُسی طور سے مرکب پر جم بیٹھے رہے یہ کہا کیے ہم ہوشیار ہین تو وار کر مگر دیکھ لے نہ ہم تیرا وار تلوار پر روکینگے نہ سپر پر اور پھر ہمارا خدا ہمکو بچائیگا راوی بیان کرتا ہی کہ اُسنے تو وار کیا مگر اُنکی آنکھ تلوار کی دھار سے لڑی ہوئی تھی یہ دیکھ رہے ہین جیسے تلوار قریب سر آئی پھر دھار سے بچا کر اُسی کلائی پر ہاتھ ڈالدیا کلائی پکڑی تیغے پر قبضہ کیا یہ قوت تھی کہ جہان تک ہاتھ بلند ہو کر اُسکا آیا تھا اُسی مقام پر قائم ہو گیا قریب سر نہ آنے دیا اُسنے قصد کیا کہ جھٹکا دیکر ہاتھ کو چھڑا لون فرمایا کہ اب بھلا بچتے مین

شیر نے اگر کہین رہا ہو سکتا ہی تجھ ایسے مردود و نامرد کو کیا اپنی تلوار سے ہلاک کرون کیون
تجھ ایسے کے خون سے اپنی تلوار کو رنگین کرون تیری ہی تلوار سے تجھکو قتل کرونگا تو
بیکار زور کرتا ہی اب تلوار نہ چھوٹیگی مگر اُسنے کچھ ساعت تکی زور کرکے تلوار کو چھڑانے لگا
اُنھون نے کلائی کو مروڑ کر تلوار اُسکے ہاتھ سے چھین لی اُسنے لاکھ قصد کیا نہ چھوڑون
گو دیکھا کہ اگر نہین چھوڑتا ہون تو ہاتھ بیکار ہوا جاتا ہی تلوار چھوڑ دی شاہزادے نے
دوسرے ہاتھ سے لیکر زیر رکاب رکھی اور اُسکی کمر زنجیر مین ہاتھ ڈالکر اب جو زور کیا تاش
زین سے اُٹھا لیا جھٹکا جو دیا دونون تسمے رکابون کے ٹوٹ گئے اُسکو سر سے بلند کرکے
اور ہاتھ پر تولکر اب جو اُچھالا بالا ہے ہوا مثل طائر کے بلند ہو گیا یہ قوت و طاقت دیکھکر
کفار کے تو حواس جاتے رہے لشکر اسلام سے شور تعریف کا بلند ہوا تلوار لیکر کھڑے
ہوے جیسے ہی وہ نیچا ہونے لگا اب جو ہاتھ تولکر مارا مثل خیار تر کے دو پرکالے کیے
دوسرا اور ہاتھ مارا اُن دو کے چار ٹکڑے کیے چارون ٹکڑے زمین پر گرے اُنپر
مرکب دوڑا دیا اور فرمایا کہ کیون اپنے کردار کی سزا پائی یہ فرماکر اور مرکب کو روک کر
لشکر کفار کی طرف رخ کرکے صدا دی کہ جسکو تمنائے مرگ ہو میرے مقابلے کو آئے
یہ صدا دینا تھا اسکا بھائی ہژبر نیزہ باز اپنے مرکب کو مہمیز کرکے اخفان سے اجازت لیکر
مقابلے مین آیا آتے ہی تنگاور زن ہوا نیزے سے لڑا نہ کچھ کلام کیا فوراً تیغہ کا وار کیا
علمشاہ نے اسکی بھی تلوار اُسی طور سے چھین لی جسطور سے ہژبر کی چھین لی تھی اور کمر
پر سے اُٹھا کر اُس زور سے زمین پر مارا کہ نقش زمین ہو گیا استخوان ریزہ ریزہ ہو گئے
دم اسکا اور کسی مقام کی راہ سے نکلگیا طائر روح نے قفس جسم کو چھوڑ کر جدھر سے راہ
پائی پرواز کر گیا اُنھون نے پھر صدا دی ابھی ایک اور پہلوان نکلا اُسکو بھی اِنھون نے
ہلاک کیا اسی طور سے تا بہ شام سترہ سردار اخفان کے لشکر کے اور دس سردار ایراد
کے لشکر کے قتل کیے قریب شام ایک جوان زبردست بادۂ کبر و نخوت سے مست کینہ و
فساد کا بانی سکے ابرام خوک پیشانی اخفان سے اجازت لیکر بل کرتا ہوا طرف میدان
کے چلا گردن مست زیر ران ہی مثل توپکی ہندی کے بنا ہوا ہی میدان مین آتے ہی نعرہ کیا

کر او خداپرست خبردار ہو جا تو نے بڑا غضب کیا کہ ستائیس سردار لشکر کے قتل کیے معلوم ہوا
کہ تیری قضا میرے ہاتھ سے ہے مین لشکر مین کھڑا ہوا تیرے مقابلے کا تماشہ دیکھ رہا تھا اور
یہ خیال کرتا تھا کہ مین کیا مقابلے کو جاؤن ہان اگر حمزہ ہوتے یا اُنکے جانشین لندھور
ہوتے یا اُنکے پسر کلان عمرو بن حمزہ ہوتے تو مین مقابلے کو جاتا اس جوان سے کیا مقابلہ
کرون مگر تو نے جگر کو خون کر دیا تاب نہ رہی مقابلے کو آیا گو ننگ تھا مگر کیا کرون مین وہ
ہون کہ میرے نام سے لشکرون مین تہلکہ پڑ جاتا ہے اور مقابلے سے لشکر بھاگ جاتے ہین
میری صدا سے شیرون کے جگر آب ہوتے ہین اور دیو کانپ اُٹھتے ہین میری تلوار اسوقت نیام
سے باہر آتی ہے جب لاکھ سپاہ کا مجمع ہوتا ہے بس اسی مین خیریت ہے کہ رومال سے ہاتھ باندھکر
حاضر ہو مین تیری خطا اپنے افسر افغان آدمخوار و بادشاہ سے معاف کرا دونگا اور کوئی عہدہ
جلیل دلوا دونگا کیونکہ تو بہادر معلوم ہوتا ہے اگر اسکے خلاف کریگا تو یاد رکھ کہ تیرے سر کا
پتہ بھی نہ معلوم ہوگا کہ تن پر تھا یا نہین نہ مین نیزے سے مقابلہ کرونگا نہ گرز سے تلوار سے
تیرا کام تمام کرونگا علمشاہ نے فرمایا کہ بس خاموش کیا بیہودہ لاف وگزاف کرتا ہے تو
کیا ہے جو تیرے خوف سے دیو کانپ اُٹھے گا اور شیران دشت کے تیری صدا سے کیا جگر آب
ہونگے اور کیا تیرا نام سنکے لشکر بھاگین گے تو کیا لاکھ پر تلوار کھینچے گا ایک پر تو کھینچ نہین
سکتا ہے یہ صرف تیرا خیال خام و تصور ناتمام ہے کہ مین حمزہ صاحبقران یا اونکے جانشین
یا اُنکے فرزند کلان سے مقابلہ کرون یا وہ ہوتے تو مقابلہ کرتا اُنکا تو مرتبہ ہے تو اُنکے
ایک ادنی غلام سے نہین لڑ سکتا ہے اُس خاندان کا ایک طفل ہفت سالہ تیرے لیے
کافی ہے او نامرد تیری بہادری و قوت ثابت ہے کہ لشکر کو قتل کرایا اور خود نہ نکلا بس اسی
جرأت و قوت پر یہ دعویٰ وہ ہمین لوگ ہین کہ جنکے خوف سے مریخ فلک کانپتا ہے ہمارے
نام سے شیران دشت کو تپ لرزہ آتی ہے دیو کا زہرہ آب ہوتا ہے ہمین نے قاف مین جاکر
دیوان قاف و سرکشان قاف کو زیر کیا ہمین نے اپنے زور اور طاقت کے نشان
بلند کیے ہین اور بہادرون کے دلون پر سکے بٹھائے ہین بہادری تلوار لاکھون پر کھینچی
ہے تو بیکار یہ لاف وگزاف کرتا ہے ہم خبردار ہین تیرا جسطرح جی چاہے مقابلہ کر ہم شیر مین کسی

بات مین بند نہین ہین ابھی ایک ڈانٹ دون تو تیرا دم فنا ہو جائے یہ کیا بیہودہ کلام ہی
او بے ادب ہو شرط کہ تیری زبان گدی سے کھینچ لون اس بے ادبی سے حمزۂ صاحبقران
و اُنکے جانشین و اُنکے فرزند کلان کا نام لیتا ہی اب نہ نام لینا ورنہ سزا پائیگا او سگ خارشتی
اپنے کو دیکھ اور اُن بزرگان دین کو دیکھ ایک اُنکے ادنا غلام کے خوف سے تو دن بھر
لشکر مین پوشیدہ رہا مقابلے کو نہ نکلا اور رونکو تیل ماش کرایا تو اُسوقت سے کہان تھا
جو نہ آیا اور اب یون اُنکا اسم مبارک زبان پر لاتا ہی لاضرب بہادری کی یہ سنکے اُسکو
نہایت طیش آیا ایک بارہ تلوار آبدار صاعقہ بار میان سے لیکر آ ہی تو پڑا وار کیا مگر
جیسے اُسنے تلوار کا وار کیا یہ مرکب پر سے کود پڑے اور زمین پر آتے ہی زیر شکم کرگدن
جاکر دونون ہاتھ اُسکے پیٹ مین لگا کر یا حیدر کرار کہکر اب جو زور کیا اُسکو مع کرگدن کے
اُٹھا لیا آواز دی کہ ہو شرط زمین پر مارون مع کرگدن کے تو نقش زمین ہو جائے ادھر
اُسنے جو تلوار کا وار کیا تھا وہ تلوار مرکب پر پڑی تھی وہ بے زبان کام آیا یعنی اُسکی تلوار
سے مارا گیا جب یہ وار کر چکا تھا تو اِسنے خیال کیا تھا کہ وہ خدا پرست میرے وار سے
ہلاک ہوا اب جھک کر جو اِسنے اِس خیال سے دیکھا کہ اُسکی لاش کسطور سے پڑی ہی کرب
کو علمشاہ کے کشتہ پایا مگر یہ واقعہ نظر پڑا کہ میرا کرگدن زمین سے بلند ہی اُسکے پانون زمین سے
اُٹھے ہوے ہین ہوا پر قایم ہین اب جو خیال کرتا ہی تو اپنے کو بھی بلند پایا اُسکو حیرت
ہوئی ادھر اُسکے کان مین یہ صدا آئی کہ ہو شرط مارون زمین پر ابتو یہ اس صدا کو سنکے
اور متحیر ہوا کہ یہ کون ہی کہ جسنے مجھکو مع مرکب کے اُٹھا لیا یہ خیال کیا کہ تو لنگر مار جو کوئی ہوگا
تیرے لنگر سے دب کر ہلاک ہو جائیگا اِسنے لنگر بھی مارا گر کچھ بھی نہ ہوا علمشاہ کے ہاتھونکو
حرکت تک نہ ہوئی لشکر اسلام مین تو صدا ے تحسین و آفرین کا ایک شور مچا افغان نے
اور سب لشکر کفار نے جو یہ واقعہ دیکھا ہر ایک کا دم فنا ہو گیا اور ہر ایک نے خیال کیا کہ
اِس خدا پرست نے اپنے بڑے جوان قوی ہیکل دیو شکل کو مع کرگدن کے مثل پھول کے
اُٹھا لیا بھلا کون اِس سے لڑسکتا ہی اہل لشکر یہ خیال کر رہے تھے افغان نے اپنے
دل مین خیال کیا کہ ایسا نہ ہو یہ جوان ابرام خوک پیشانی کو زمین پر دے مارے تو یہ

ہلاک ہوجائیگا اسکو کسی طور سے اس حال سے آگاہ کرنا چاہیے تاکہ یہ کود پڑے اور اپنی جان کو
بچائے یہ خیال کرکے اہل لشکر سے کہا کہ تم پکار کر ابرام سے کہدو کہ وہ خدا پرست نہین قتل ہوا
صرف اسکا مرکب قتل ہوا اُسنے مرکب پر سے کود کر اور زیر شکم کرگدن آکر تمکو مع کرگدن کے اٹھا
لیا ہو جلدی کود کر اپنی جان بچاؤ اس بلا کے ہاتھ سے یہ جو اخفان نے اہل لشکر سے کہا چند
سوارون نے بڑھکر ابرام کو آواز دی اور یہی تقریر کہ سنائی اب ابرام کو معلوم ہوا کہ یہ
واقعہ ہو گو یہ پہلے ہی سے قصد کودنے کا کر رہا تھا مگر یہ صدا سُنکے اسکے حواس جاتے
رہے اپنے دل مین قائل ہوا مگر ایسا سیاہ قلب تھا کہ نہ مسلمان ہوا اب اسنے قصد کیا
کہ کود کر بھاگون علمشاہ نے بھی یہ صدا سُن لی تھی فورًا دونون اسکے پانون پکڑ لیے اسجو
اسنے کود کر بھاگنے کا قصد کیا تو پانون کو بھی اسیر پایا زندگی سے مایوس ہوا مگر لنگر مارنے لگا
کہ شاید اب یہ لنگر سے دب جائے وہان یہ بھی نہ معلوم ہوا کہ کیا چیز ہاتھون پر ہے یہ زبان کو
او نابکار بتا اب شناخت پروردگار عالم مین کیا کہتا ہو اب تیرا بچنا بہت دشوار ہو اسنے
جوابدیا کہ مین تو اپنا دین آبائی ترک نہ کرونگا یہ سُننا تھا کہ ایک پانون آگے بڑھایا اور
ایک پیچھے پیترا بدلکر مع کرگدن کے گرد سر چرخ دیکر اب جو زمین پر مارا راکب و مرکب نقش
زمین ہوگئے دونون کے استخوان ریزہ ریزہ ہوگئے یہ نہ شناخت ہوسکتی تھی کہ راکب کون ہے
اور مرکب کون ہو دونون روحین ان نابکارونکی طرف دار البوار کے راہی ہوئین راکب و مرکب
کا نشان باقی نہ رہا یہ معرکہ دیکھکر اخفان و ایرادو اہل کفار کے حواس جاتے رہے بس اُسوقت
اخفان طبل باز بجواکر اور اپنے لشکر کو لیکر طرف قیام گاہ کے مغموم و محزون ان سب سردارون
کے غم مین مبتلا آیا اور لشکر کو کمر کھولنے کا حکم دیکر داخل بارگاہ ہوا لباس تبدیل کرکے
دربار مین آکر بیٹھا سب سردار جو کہ باقی تھے آکر حاضر دربار ہوئے یہان تو اسکا دربار
ہوا اُدھر بعد جانے اخفان کے علمشاہ بھی لشکر مین واپس آئے طبل باز تو بج چکا تھا
یہ بھی اپنا لشکر لیکر طرف فرودگاہ کے تشریف لے چلے دیوانہ انکے سر پر زر نثار کرتا جاتا
تھا اور تعریف کرتا جاتا تھا یہ خیال رہے کہ ابھی ان کے سر کے زخم اچھے نہین ہوئے ہین
کسیقدر باقی ہین علمشاہ نے بھی فرودگاہ پر پہونچکر سپاہ کو کمر کھولنے کا حکم دیا اور خود

بارگاہ مین آکر تشریف فرما ہوے یہان بھی دربار آراستہ ہوا راوی نے بیان کیا ہی کہ ناظرین
اس امر سے آگاہ ہون کہ ملکہ آہو چشم کو علمشاہ قلعے مین چھوڑ آئے ہین ملکہ بالاے قلعہ صبح سے
آکر بیٹھی تھی اور تماشہ جنگ وپیکار کا دیکھ رہی تھی یہ سب واقعہ اور معرکہ دیکھکر اور علمشاہ کی
قوت و طاقت دیکھکر بہت خوش ہوئی اور جب دونون لشکر واپس گئے یہ بھی زیر قصر آئی اور
اپنی خواصون اور انیسون و جلیسون سے سب حال بیان کیا اور کہا کہ تمنے دیکھا کہ کس
جوانمردی اور بہادری سے آج مقابلہ کیا خداوند کریم انکو نظر بد سے بچائے دیکھو تو ابھی زخم
باقی ہین اُسپر یہ حال ہی یہ وہ لوگ ہین کہ جنھون نے یکہ وتنہا لاکھون کو بھگا دیا سب نے جواب دیا
کہ ای ملکۂ عالم اگر ایسے نہ ہوتے تو یون کیون یکہ وتنہا پڑے پھرتے یہان تو یہ باتین ہو رہی
ہین ناظرین کو اس امر کا خیال رہے کہ ملکہ ہر روز بالاے قلعہ آکر بیٹھتی ہی اور تماشہ حرب و
پیکار کا دیکھتی ہی اور شب بھر خواصون سے تعریف کرتی ہی آمدم بر سر مطلب کہ جب اخفان کا
دربار ادھر علمشاہ کا دربار اسطرف آراستہ ہو چکا اخفان نے اپنے سردارون کی طرف
دیکھکر کہا کہ تمنے آجکا معرکہ دیکھا کہ جو میدان مین گیا وہ اُس خداپرست کے ہاتھ سے مارا گیا
برام ایسے پہلوان قوی ہیکل کو کیونکر قتل کیا اب کیا تدبیر کیجائے کیا طبل جنگ نہ بجوایا جاے
اور بادشاہ کو اس حال سے آگاہ کیا جائے تاکہ وہ تدبیر کرین یا اُنکو خبر نہ کیجائے مین خود
کل مقابلے کو نکلون اور مقابلہ کرون اہل دربار نے وایراد نے کہا کہ ای سردار بادشاہ کو
اس حال سے آگاہ کرنے کی ضرورت نہین ہی نہ طبل جنگ بجوانے کی حاجت ہی اب شوق سے
طبل جنگ بجوائین ابھی آپ کے خادم و بادشاہ کے غلام بہت سے باقی ہین اس خداپرست
کی سرکوبی کے لیے آپ شوق سے طبل جنگ بجوائین ہم کل نکلکر مقابلہ کرین گے خداوند
کیون مقابلے کو نکلین ایراد نے کہا کہ مین کل اس خداپرست سے مقابلہ کرونگا میرے بعد
آپ کو اختیار رہی یہ سنکے اخفان نے کہا کہ یہ تو صرف ایک بات تھی کہ بادشاہ کو آگاہ کیا جائے
صرف رائے لینا تھی ہان کل مین خود مقابلے کو نکلتا اور طبل جنگ تو ضرور بجواتا یہ کہکر
حکم دیا کہ بجے طبل جنگ یہ حکم دیکر دربار برخاست کیا سب سردار اپنے اپنے مقام پر آئے
کچھ دیر دم لیا اُسکے بعد سامان جنگ مین مصروف ہوے اہل لشکر کو بھی طبل جنگ کے

بجنے سے آگاہی ہوئی وہ بھی سب سامان جنگ کرنے لگے ہرکارون نے یہ خبر لشکر اسلام مین
پہونچائی علمشاہ نے بھی حکم فرمایا کہ ہمارے لشکر مین بھی طبل جنگ بجے یہان بھی طبل رزمی پر
چوب پڑی سامان جنگ ہونے لگا دربار برخاست ہوا سب سردار یہان بھی سامان جنگ
کرنے لگے چار پہر رات دونون لشکرون کو تیاری جنگ مین بسر ہوئی طبل جنگ بجا کیا
طلایہ پھرا کیا دونون لشکر رات بھر سامان جنگ کی درستی مین مصروف رہے کہ صبح ہوگئی
آثار صبح فلک پر ظاہر ہوے اشعار کہ چون صبح دم شمشیر گردون مہر بہ برون آمد از دشت
سبز سپہر بہ غریو از زمین بر فلک سر کشید بہ تزلزل بارکان عالم رسید بہ جب صبح ہوئی تو
دونون لشکر اپنے اپنے طریقے سے عبادت خدا سے فراغت کر کے میدان مین آئے
صفوف جدال و قتال آراستہ ہوئین ہر ایک بہادر مستعد جنگ ہوا جینے سے تنگ ہوا
پھریرے نشانون کے کھل گئے نقیبون نے نکلکر نقابت کی جب نقیب نقابت کر کے بیٹھ
گئے تو لشکر کفار سے آرام نیزہ زن میدان مین آیا مبارز طلب کیا لشکر اسلام سے
سرشار دیو اسنے نکلکر مقابلہ کیا آرام کو ایک ہی ضرب تیغ مین قتل کیا سرشار نے مبارز
طلب کیا اور ایک سردار نکلا وہ بھی ہاتھ سے سرشار کے مارا گیا دوپہر تک سرشار نے
پانچ سردار لشکر کفار کے مارے بعد دوپہر کے طبل بازگشت اخفان نے بجوادیا دونون لشکر
واپس آئے فرودگاہ پر پھر اخفان نے طبل جنگ بجوایا صبح کو پھر صف آرائی ہوئی اور لشکر
کفار کے چند سردار مارے گئے راوی کہتا ہے کہ چند میدان داریون مین بہت سے سردار
لشکر کفار کے کام آئے آج جو لشکر میدان مین آیا اور صف آرائی ہو چکی نقیب نقابت
کر کے جا چکے جب کمر کیت کر کا کہ چلے اسوقت لشکر کفار سے ایر ادشیر چکر اخفان سے
اجازت لیکر اور اپنا لشکر اخفان کے سپرد کر کے اور اہل لشکر سے یہ کہکر کہ بعد میرے تم
اخفان جہان پہلوان کی اطاعت کرنا انکو اپنا افسر جاننا جو یہ حکم دین اسکو بجا لانا یہ سبکو
سمجھا کر میدان مین آیا سراپا میدان کا دکھایا بڑے عرصے تک دم راست کیا کیا اسکے بعد
آواز دی کہ میرے مقابلے کو سوا سے علمشاہ کے کوئی اور نہ آئے مجھکو حضرت علمشاہ
سے مقابلہ کرنے کی ہوس ہے اسکا آواز دینا تھا کہ علمشاہ نے مرکب کو پرے سے نکالا اور

دیوانے سے فرمایا کہ لشکر سے خبردار رہنا مین مقابلے کو جاتا ہون دیوانے نے عرض کیا کہ مین
آپ کا حکم بجا لاؤنگا شاہزادہ یہ فرماکر اور مرکب کے تنگ کو درست کرکے تاکہ ہومہ جنگ حریف
پر تنگ ہو میدان کی طرف روانہ ہوے شاہزادے کو ایراد نے آتے ہوے دیکھکر بقصد
نگاورزنی گردہ سپر کا ہاتھ مین لیا شاہزادہ جب قریب پہونچا باہم تگاور چلی ادہر سپر کی پری
پرے سپر ٹری چنگاریان نکلین سب نے دیکھا کہ ایک قدم مرکب علمشاہ کا پسپا ہوا اور
پندرہ قدم مرکب ایراد کا پسپا ہوا ایراد مرکب کو رانون مین مسلکر برابر آیا کچھ کلام نہ کیا نیزہ
تولکر سینہ شاہزادے کو تاک کر وار کیا علمشاہ نے نیزے کو نیزے پر روکا نیزہ بازی
ہوئی دسوین تان مین علمشاہ نے اسکا نیزہ ہوائی کیا وہ نیزہ بہر آب خجالت مین ڈوب
گیا اسقدر شرمندہ ہوا کہ اسی حالت مین شرمندگی کے دفع کرنے کے لیے تیغہ نیام سے
لیکر سر پر شاہزادے کے وار کیا شاہزادے نے تلوار کو نگاہ مین رکھا جیسے تلوار قریب
سر آئی ادہر سپر کی جو دی تلوار پٹ پڑی کلائی پر ہاتھ ڈالدیا اور ہاتھ مروڑکر تلوار چھین لی
نے قصد کیا کہ لپٹ پڑون بھلا یہ کب اسکو اس طریقے پر آنے دیتے ہین وہ تلوار کے چھین جانے
سے اور زیادہ تر شرمندہ ہوا ادہر علمشاہ نے تلوار چھین کر یہ فرمایا کہ شعر تو ضربی زدی
زمن نوش کن ٭ ہمہ شادی از دل فراموش کن ٭ یہ فرماکر اسکے تلوار کو علم کرکے اور
پکارکر خبردار ہو اسنے کہا کہ خبردار ہون تم وار کرو یہ کہکر سپر کو چہرے کی پناہ کیا تلوار مثل
برق اژدہا ابر سپر پر گری اسکو مثل قرص پنیر کے کاٹ کر خود پر آئی خود کو کاٹ کر دو بلغہ کی
خبرلی کلاہ پر کہ خود دو بلغے سے گذر کر مراسم کے جبڑے سے گذرتی ہوئی صراحی گردن کی
خبرلیتی ہوئی مثل قطرۂ سیماب کے صندوق سینے مین آئی وہان کی خبرلیتی ہوئی شکم چاک
تفتہ پاک کرکے مرکب کے تنگ کے نیچے سے نکلکر تلوار نے زمین کو بوسہ دیا راکب و
مرکب چار ٹکڑے ہوکر زمین پر گرے راوی بیان کرتا ہو کہ تلوار پانو قبضہ سر پر جھکی تھی
بازمین کو بوسہ دیکر اب جو اٹھی تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ ماہ نو شفق مین ڈوبا ہوا ہو وہ خون
ہوا گیمین بھرا ہوا تھا علمشاہ نے نعرۂ تکبیر اسکو قتل کرکے بلند کیا اور مرکب پر سوار ہوے
بسر کر دیکھکر افغان و اسکے لشکر کے تو حواس جاتے رہے اہل اسلام نے بہت تعریف کی

ادھر اخفان نے اپنے مقام پر خیال کیا کہ اس جوان سے فرداً فرداً ٹھہر کر سر بر ہونا محال ہے یہی
خیال ہی بس اسیر ایسی طور سے غلبہ حاصل ہوگا کہ جنگ مغلوبہ کیجائے کیونکہ یہ امر ضرور ہی کہ ہمارا
لشکر زیادہ ہی وہ لوگ کم ہین بس جبکہ جنگ مغلوبہ ہوگی وہ لوگ ضرور شکست کھائین گے سوا
اس تدبیر کے کوئی اور تدبیر نہین ہی یہ خیال کر کے اخفان نے اپنے اہل لشکر سے پکار کر کہا کہ لینا
اس خداپرست کو جانے نہ دینا اسنے بڑا غضب کیا کہ ایراد جوانمرد کو قتل کیا اب یہ جانے نپائے
یہ سننا تھا کہ کل لشکر جو کہ قریب پچاس ہزار کے تھا ایک مرتبہ تلوارین نیام سے لیکر طرف
علمشاہ کے نرغہ کر کے چلے آتے ہی چارون طرف سے گھیر لیا علمشاہ بھی اُس دریائے
لشکر مین غوطہ زن ہوے یہ حال جو دیوانے نے دیکھا اپنے لشکر کو حکم دیا اور کہا کہ کیا کھڑے
ہوے دیکھ رہے ہو آقا پر کفار کا نرغہ ہی جلد آقا کی کمک کرو یہ کہکر اور خود تلوار نیام سے لیکر
لشکر کفار پر حملہ ور ہوا اور قتل کرنے لگا اور اس امر کی کوشش کرنے لگا کہ شاہزادے تک
پہونچ جاؤن اُدھر علمشاہ کفار سے جنگ رُستمانہ کر رہے ہین ہر حملہ مین دو چار کو مار کر
گرا دیتے ہین مرکب سے لاشین پامال کرتے جاتے ہین اس قصد سے کہ اخفان کے
پاس پہونچ جاؤن یا اسکو اسیر کرون یا قتل کرون یہان کی تو یہ حالت ہی اُدھر کل لشکر
تیجر دیوانے کا یہ رنگ دیکھکر اور حکم دیوانے کا سُنکے تلوارین کھینچکر لشکر کفار پر آپڑا ایسی
قیامت کی جنگ مغلوبہ واقع ہوئی تلوار چلنے لگی ہر ایک دیوانہ آفت برپا کر رہا ہی سیکڑون کو
قتل کر ڈالا ہی ایک ہی حملہ مین پانچ ہزار کا کھیت ہوا ابر سپر اُٹھا ہوا ہی برقہاے شمشیر کوند رہی
ہی ہر مثل اولون کے برس رہے ہین خون کا مینھ برس رہا ہی ہر طرف دریاے خون رواں
اب موت کی ہر طرف طغیانی ہی زورق حیات کفار طوفانی ہی کشتی حیات گرداب موت
مین آکر پھنس گئی ہی دریاے خون مین سر مثل حباب تیر رہے ہین دھڑ مانند مگر تیرتے پھرتے
ہین عجب تلاطم بپا ہوا ہی بازار مرگ گرم ہی ملک الموت ہر طرف روحین قبض کرتے پھرتے
ہین ایک کی روح قبض نہ کرنے پائے تھے کہ سو مر کر گرے کا لشہ سر مٹی کے مول ہین
کوئی قدر نہ تھی سوار جو مر کر گرے تھے اُنکے مرکب کو تل لاشون کو روندتے پھرتے
تھے نیا انقلاب تھا کہ کچھ عرصہ نہ گذرا کہ یا بھی راکب اُنکی پشت پر سوار تھے یا اُنھین کے

جسم مرکبون کی ٹاپون سے پامال تھے لشکر مین تلاطم مچا ہوا تھا کسی جا پر کوئی پڑا ہوا سسک رہا تھا
کوئی دم توڑ رہا تھا کسی کے کراہنے کی صدا بلند تھی کوئی نیم بسمل پڑا تھا کسی کے سر پر زخم لگا تھا کہ زخم سر
چوپارا تھا کسیکا بازو شانے سے جدا تھا کسی کے تن پر سر نہ تھا کوئی پڑا ایڑیان رگڑ رہا تھا اور کوئی
خاک وخون مین پڑا تڑپتا تھا باپ بیٹے سے چھوٹ گیا بیٹا باپ سے بھائی بھائی سے جدا ہو گیا
برسون کا ساتھ چھوٹ گیا ہزارون عورتین رانڈ ہو گئین ہزارون کی کوکھ اُجڑ گئی کہین پر نیزہ چل رہا
تھا کسی مقام پر خنجر کی چقا چاق کی صدا بلند تھی بموجب شعر چقا چاق خنجر بگردون رسید ہمہ زمین خون شد وخون
بجیحون رسید ہٗ کسی مقام پر پہلوان واہل لشکر ملے ہوے کفار سے لڑ رہے تھے کہین سے تلوارون کی
جھنکار کی صدا آرہی تھی قیامت کی جنگ مغلوبہ ہو رہی تھی کافر و مومن باہم ملے ہوے تھے غضب
کی تلوار چل رہی تھی علمشاہ قتل کرتے ہوے چلے جاتے تھے لاشون کے انبار لگا دیے تھے
کشتون کے پشتے لگے ہوے تھے جب کفار کو قتل کرتے تھے نعرۂ تکبیر بلند کرتے تھے اُس مقابلے
مین افغان آدمخوار بھی لڑتا ہوا چلا آتا تھا اُسنے جو دیکھا کہ علمشاہ کفار کو قتل کر رہے ہین میرا
لشکر تہ و بالا ہے اِسنے اُسی مقام سے آواز دی کہ اے خدا پرست ٹھہر جا مین آتا ہون تجھکو قتل کرتا ہون یہکر
اور مرکب کو مہمیز کرکے سامنے علمشاہ کے آیا وہی تیغہ خون آلود جس سے لڑ رہا تھا اُسیکا وار
علمشاہ پر کیا شاہزادے نے وار کو خالی دیکر اپنا وار کیا اُسنے بھی خالی دیا ابکی جو وار افغان
نے کیا علمشاہ نے بار ٹھہ بچا کر قبضے پر ہاتھ ڈالدیا تلوار چھین لی کمر زنجیر مین ہاتھ ڈالکر قاش زین سے
اُٹھالیا اور سر سے بلند کیا یہ لاکھ تڑپا پھڑکا مگر نہ چھوٹ سکا بھلا شیر کے پنجے مین آکر کہین شکار
چھوٹتا ہے شاہزادے نے اُسکو سپر کر لیا ہے اہل لشکر افغان نے جو دیکھا کہ ہمارے آقا کو اُس جوان
خدا پرست نے سر سے بلند کر لیا سب لشکر ایک مرتبہ یہ قصد کرکے چلا کہ اس جوان پسر حمزہ کو قتل کرکے
اپنے افسر کو رہا کرلین سب نے علمشاہ پر نرغہ کیا اور حملہ کیا علمشاہ نے افغان کو بجاے
سپر کے روک لیا اب جو اہل لشکر نے افسر کو اسطور سے دیکھا خیال کیا اگر ہم تلوارین مارتے ہین
تو ہمارے ہی ہاتھ سے ہمارا افسر مارا جاتا ہے سب نے روک لیا وہ جو کہ تلوارین رہا کر چکی
تھی تلوارین افغان کے سر و صدر پر پڑین کہ پرسے نچے ہو گیا چلایا اُسی عالم مین کہ کیسے نمک حرام
ہو گئے ہو کہ مجھکو اپنے ہاتھ سے قتل کرنے ہو گیا تم سب نابینا ہو یہ جو افغان نے کہا سبکے

ہاتھ روک لیے اور لشکر حریف سے لڑنے لگے اہل اسلام نے ایسی شمشیر زنی کی اور اسقدر کفار کو
قتل کیا کہ لشکر کفار کے پانوٗن اٹھ گئے فوج بھاگ کھڑی ہوئی یہ اُنکے عقب مین اُنکو قتل کرتے
ہوئے پونہچے پڑاؤ پر بھی نہ ٹھہرنے دیا وہان پر بھی قتل کرنا شروع کیا تھوڑی دیر وہان بھی یہ
اَکے لڑے کہ پھر بھاگ کھڑے ہوے کوہ وصحرا کا راستہ لیا جدھر جسکا منھ اُٹھا اُدھر کو راہی ہو
اُنکو سب بھاگنے لگے تھوڑی دور تک یہ تعاقب مین قتل کرتے ہوے گئے پڑاؤ لوٹ لیا علمشاہ
نے جو دیکھا کہ لشکر حریف بھاگ کھڑا ہوا اور لوگ تعاقب مین چلے جاتے ہین پکار کر دیوانے
سے فرمایا کہ فراریون کا تعاقب کرنا خلاف مردانگی ہی اِنکو بھاگ جانے دو واپس آؤ راوی
بیان کرتاہی کہ گو لشکر کفار جی توڑ توڑ کر لڑ رہا تھا مگر مثل مشہور ہو کہ لشکر بے تیر تکیہ بے فقیر کشتی
بے تیر بیکار ہوتاہی اخفان کے اسیر ہو جانے سے لشکر کے جی چھوٹ گئے بھاگ کھڑا ہوا مگر
علمشاہ اخفان کو اُسی طور سے ہاتھ پر علم کیے ہوے جبتک مقابلہ رہا لڑا کیے جسوقت
لشکر کفار بھاگ گیا اور بہت سے کافر اسیر ہو گئے اور اہل اسلام اُنکے تعاقب سے واپس
آئے علمشاہ نے تجبز دیوانہ کے حوالے اخفان کی مشکین باندھکر کیا اور فرمایا کہ اِسکو مع اسکے
ہمراہیون کے اسیر کرو اِنکا دربار سمجھا جائیگا یہ کہکر اور سب کو ہمراہ لیکر فرودگاہ پر آئے لشکر کو
گھر بھونے کا حکم دیا دیوانے سے کہا کہ شمار کرو کہ کسقدر تمھارے لشکر کے لوگ قتل ہوے
اور کسقدر کفار مارے گئے جو کہ تمھارے لشکر کے کشتہ ہونگے اُنکو دفن کرادو کفار کو اسی
طور سے پڑا رہنے دو بموجب حکم کے شمار جو کیا گیا تو معلوم ہوا کہ اِس جنگ مغلوبہ مین پندرہ
ہزار کفار کام آئے اور تین ہزار اہل اسلام درجۂ شہادت پر فائز ہوے اُنکو دفن کرادیا
اور جو لشکر اسلام مین مجروح تھے اُنکو شفا خانے مین بھیجدیا اُنکا علاج ہونے لگا اسیرون کا
جو شمار کیا تو قریب پانچ ہزار کے تھے راوی بیان کرتاہی کہ وہ رات علمشاہ نے اسی
مقام پر بسر کی اُسدن دربار نہ کیا سب اپنے اپنے مقام پر آکر آرام پذیر ہوے جب صبح
ہوئی دربار آراستہ ہوا علمشاہ نے اسیرون کو طلب کیا بموجب حکم کے قیدی حاضر کیے
گئے اُنمین جو سردار و افسر تھے اُنکو اپنے روبرو طلب کیا ہر ایک سے پوچھا کہ تم کیونکر اسیر
کیے گئے سب نے جوابدیا کہ ہمکو ہمارے حریف نے بہادری سے اسیر کیا فرمایا کہ پھر دین اسلام

قبول کرنے مین کیا عذر ہی سب نے کہا کہ اگر ہمارا افسر اخفان دین اسلام قبول کریگا اور نہ
اور آپکی اطاعت تو ہمکو بھی کچھ عذر نہ ہوگا تب شاہزادے نے اخفان سے بھی یہی سوال کیا
اُسنے کہا کہ آپ نے مجھکو بہ جرأت وجوانمردی اسیر کیا ہی علمشاہ نے فرمایا کہ پھر دین اسلام کیون
نہین قبول کرتے ہو اور میری اطاعت یہ کہکر چند کلمہ واحدانیت خدا مین ارشاد فرمائے جسکی
سبب سے اُسکے قلب سے زنگ کفر برطرف ہوگیا اور اُسنے عرض کیا جو آپ کے دین کو قبول
کرے تو کیا کہے علمشاہ نے فرمایا کلمۂ طیبہ وہ مع اُن سب سردارون کے کلمۂ طیبہ پڑھکر مسلمان
ہوا از سر صدق کلمہ پڑھا اور دین باطلہ پر لعنت کی دین اسلام اختیار کیا علمشاہ کی اطاعت
میں ظاہر مشہور ہوئی وہ سب کے سب اہل لشکر جو کہ اسیر ہوے تھے یہ خبر سنکے اُسیوقت مسلمان ہو گئے
جب یہ سب از سر صدق مسلمان ہو چکے جو مال غنیمت تھا اُسکو اُن سب پر تقسیم کیا اُسکے بعد حکم دیا
کہ اب یہان سے کوچ کرو ہم قلعے مین جائینگے یہ حکم دینا تھا کہ اُسیوقت سب سامان ہوگیا
شاہزادہ سب کو لیکر داخل قلعہ ہوا لشکر اپنے مقام پر جا کر اُترا اخفان وسرداران اخفان کے
لیے مقام مقرر کیا گیا مکانات رہنے کو ملے سب سردار اپنے اپنے مقام پر آئے شاہزادہ
داخل محل ہوا ملکہ سے ملا ملکہ نے زر سرخ وسفید سر علمشاہ پر نثار کیا مبارکباد دی سب کیفیت
جنگ وپیکار بیان کی راوی بیان کرتا ہی کہ شاہزادہ یہان بعیش وراحت بسر کرنے لگا اور
اس فکر مین ہی کہ یہ جو زخم باقی ہین یہ بھی مندمل ہو جائین اور لشکر بھی فراہم ہو جائے تو عنطاق
پر لشکر کشی کیجائے اگر وہ دین اسلام قبول کرلے تو خیر ورنہ اُسکو قتل کرکے اور شہر پر قبضہ
کرکے دیوانے کی شادی عنطاق کی دختر کے ساتھ کرون دیوانے کو یہان کا بادشاہ کرکے
مین اور طرف کو روانہ ہون انکو تو اس فکر مین رکھا جاتا ہی اور حال اُس لشکر شکست خوردہ عنطاق تحریر ہوتا ہے

دو کلمہ اُن فراریون کے کہ جو کہ علمشاہ کے ہاتھ سے شکست کھا کر بھاگے تھے اُنکا
عنطاق کج کلاہ کو اس حال سے آگاہ کرنا عنطاق کا خبر پاکر لشکر لیکر قلعہ پر چڑھ جانا اور اُن
بادشاہون کو نامہ لکھکر طلب کرنا بہر کمک جو اُسکے باجگذار تھے اُنکا آنا وجنگ وپیکار علمشاہ
سے اور علمشاہ وغیرہ کا بسبب سحر رموز کے اسیر ہونا ودیگر حالات تحریر ہوتے ہین ناظرین ملاحظہ فرمائین

راویان اخبار و ناقلان آثار اس داستان کو اسطور سے تحریر کرتے ہین کہ لشکر اخفان جو شکست
کھا کر بھاگا تو کوہ و صحرا مین پراگندہ ہو گیا تھا دوسرے دن سب ایک مقام پر جمع ہوے جو ان مین
مجروح تھے اُنکو چارپائیون پر ڈالا اور لاشہ ایراد شیر پیکر کا لاشون مین سے اٹھا لائے اسکو لیکر
فریاد و فغان کرتے ہوے طرف عنطاقیہ کے روانہ ہوے یہ تو اِدھر سے جاتے ہین اُدھر کا
حال سماعت فرمائیے کہ عنطاق نے جو ہرکارے مقرر کیے تھے کہ تم ہمکو ہر روز کی مفصل خبر
دیا کرنا اُن ہرکارون نے ہر روز جو یہان واقعہ گذرا وہ عنطاق سے بیان کیا کہ آج یہ ہوا
بڑا عنطاق ان خبرون کو سُن سُن کے پریشان ہوتا تھا اور اہل دربار سے کہتا تھا کہ بڑی ہی
خرابی کی بات ہو کہ ایک خداپرست یہان آکر یہ فساد برپا کرے اور ہم بادشاہ ہو کر اسکا
کچھ نہ کر سکین یہ ساری خطا اس ننگ خاندان کی نطفہ حرام تحجیر دیوانے کی ہو نہ یہ مسلمان ہو کر
اُسکو رہا کرنے جاتا نہ یہ فساد ہوتا مین نے قضیہ ہی پاک کرنے کی فکر کی تھی مین ضرور اسکو قتل
کرتا مگر اُسنے لیجا کر یہ بلا میرے سر پر نازل کی خیر دیکھا جائیگا انجام اس جنگ و پیکار کا معلوم
ہوے تو مین پھر دوسری تدبیر کرون کہ ہرکارون نے آکر خبر دی کہ ایراد شیر پیکر اُس خداپرست
کے ہاتھ سے مارا گیا جنگ مغلوبہ واقع ہوئی اب دونون لشکر ملے ہوے جنگ و پیکار مین
معروف ہین ایراد کے قتل ہونے کی خبر سُنکے عنطاق کج کلاہ و اہل دربار کے حواس جاتے
رہے اب ہر ایک کو فکر پیدا ہوئی کہ دیکھیے انجام اسکا کیا ہوتا ہو رموز جادو نے جو سبھی کو
متفکر پایا تو یون کہنے لگا کہ آپ فکر و تشویش بیکار فرماتے ہین مین ایک دن مین اِن سبکو
تباہ و غارت کرونگا آپ اطمینان رکھیے رموز کے اِس کہنے سے فی الجملہ عنطاق و اہل
دربار کی کچھ تسکین ہوئی اُسدن پھر اور کچھ خبر نہ آئی دوسرے دن آکر ہرکارون نے
بیان کیا کہ اخفان آدمخوار گرفتار ہو گیا اور بہت سے سردار و دیگر اہل لشکر و لشکر اخفان
نے شکست کھائی سب مال و اسباب لوٹ لیا گیا اُس خداپرست کی فتح ہوئی یہ سُنکے اتو
کسی مین دم نہ تھا عنطاق کی تو یہ حالت ہوئی کہ عالم سکوت مین مثل تصویر گلی کے ہو کر
رہگیا مگر رموز نے کچھ ایسے کلام تشفی آمیز کیے کہ جس سے پھر سب کو اطمینان ہوا مگر عنطاق
نے اُسدن سویرے سے دربار برخاست کیا اور محل مین چلا آیا بسبب رنج و صدمہ کے

پھر زہرمار بھی نہ کیا بستر غم پر پڑ رہا صبح کو جب دربار برخاست کیا سب حاضر دربار ہو چکے اب راے
ہونے لگی کہ کیا کرنا چاہیے سب نے راے دی کہ اگر ان لوگون پر لشکر کشی نہ کی جائیگی انکو انکی حالت پر
چھوڑ دیا جائیگا تو انجام یہ ہوگا کہ وہ قوت بہم کر کے آپ پر لشکر کشی کرینگے اور یہان معرکہ پڑیگا اس
حالت مین ہزارون اہل شہر مارے جائینگے لاکھون نکل جائین گے شہر ویران ہو جائیگا بس لازم
ہے کہ اس امر کا بند و بست کیا جائے کہ وہ اور قوت بہم نہ کرنے پائین کہ ہم وہان پہونچ جائین اور
انسے مقابلہ کرین کیونکہ حریف کو اسکی حالت پر چھوڑنا اچھا نہین ابھی وہ کم ہین بند و بست بخوبی
ہو سکتا ہے اور جب انھون نے زور پکڑ لیا تو پھر امر دقت طلب ہو بموجب شعر سعدی سرچشمہ شاید
گرفتن بمیل ٭ چو پر شد نشاید گذشتن بہ پیل ٭ دیگر درختے کہ اکنون گرفت است بپاے ٭ بزور
شخصے بر آید ز جاے ٭ ہم سب کی یہ راے ہے کہ سامان سفر کیا جاے اور لشکر کشی کی جائے آیندہ
جو مرضی مبارک مین آئے وہ فرمایئے عنطاق نے کہا یہ راے تم سبکی بہت عمدہ ہو لشکر مین حکم
پہونچایا جائے کہ وہ سامان سفر سے درست ہون ہم یہان سے برسر علمشاہ و تسخیر دیوانہ پرسون
کوچ کرینگے اور قلعہ تسخیریہ کو فتح کر کے مسمار کر دینگے اور روز بہ کو طلب کیا راوی بیان کرتا ہو کہ
ابھی پورے طور سے عنطاق حکم دینے نہ پایا تھا کہ وہ لشکر شکست خوردہ داخل شہر ہوا جو نفر
قتل و اسیر ہونے سے بچے تھے وہ لاش ایراد کو لیکر طرف دربار کے چلے اور جو سردار اور
اہل لشکر لڑائی مین کام آئے تھے انکے عزیزون کو جب یہ معلوم ہوا کہ یہ لوگ مارے گئے و نیز
ایراد کے عزیز سب خاک اڑاتے ہوے انکے ہمراہ ہو لیے و باقی ماندہ لشکر چھاونی مین آیا تمام
و کمال حال جنگ و پیکار کا بیان کیا ہر ایک کو حیرت ہوئی ادھر یہ سب کے سب در دولت پر
آکر پہونچے فریاد کرنے لگے عنطاق نے غل و شور کو سنکے حکم دیا کہ خبر تو لاؤ یہ کیسا غل ہو رہا ہی
ہرکارے باہر آئے دریافت کر کے اندر گئے اور عرض کیا کہ یہ وہی لشکر کے افسر ہین جو کہ
قلعہ پر گیا تھا اور شکست کھا کر بھاگا تھا اور ان سب کے عزیز جو کہ اس معرکہ مین کام آئے ہین
عنطاق نے کہا کہ بلاؤ انکو اندر طلب کیا وہ سب آئے اور فریاد کرنے لگے لاشہ ایراد کا دکھا
سب حال بیان کیا پس عنطاق نے ان سب کے عزیزون کو روپیہ و دیگر اور کچھ حق بہا مقرر
کر کے رخصت کیا وہ سب کے سب روتے ہوے اپنے اپنے مقام پر چلے آئے اپنے عزیزونکی

ماتمداری مین مصروف ہوے اُدھر عنطاق نے درستی لشکر کا حکم دیکر دبیر سے کہا کہ چند نامے بنام یاقوت کج کلاہ و رشام کج کلاہ و آرام کج کلاہ و رانمرام کج کلاہ و آسام کج کلاہ کے تحریر کرو اُسکا مضمون یہ ہو کہ ایک خداپرست نامے علمشاہ پسر حمزہ کی طرف سے اودھر آگیا تھا جسے اُسکو اسیر کر لیا تھا ہمارے بھانجے تسخیر دیوانے نے اُسکو بسبب اپنی دیوانگی کے شب کو آکر پاسبانون کو قتل کرکے رہا کر لیا اور اپنے قلعے مین لیگیا نہ معلوم پسر حمزہ نے کیا اُسکو پڑھا دیا کہ وہ مسلمان ہوگیا اور سب اپنے اہل قلعہ و اہل لشکر کو مسلمان کیا مجھکو خبر ہوئی مین نے اُسکو نامہ تہدید آمیز تحریر کیا اُسنے اُس نامہ کو باشارۂ پسر حمزہ چاک کر ڈالا مین نے یہ خبر پاکر اپنے دو سردارون کو مع پچاس ہزار سپاہ کے روانہ کیا وہ گئے اُنسے معرکہ ہوا جنگ پیکار کی نوبت آئی لڑائی مین دوامر مین فتح یا شکست بس میرے اُن افسرون مین سے ایک مارا گیا ہاتھ سے پسر حمزہ کے اور ایک اسیر ہوگیا میرے لشکر نے شکست کھائی مجھکو خبر ہوئی مین نے سامان جنگ مہیا کرکے اُنپر لشکر کشی کی ہی کیونکہ اُسکے پاس لشکر فراہم ہوگیا ہی اس خیال سے مین خود اُسپر لشکر لیکر جاتا ہون کہ وہ ادھر نہ آئے تم سب کو بھی تحریر کرتا ہون کہ اپنے ملک سے سپاہ و لشکر لیکر بہت جلد روانہ ہو اور قلعۂ تسخیر پر آکر میرے شریک ہو تاکید جانو والسلام اور ایک نامہ اپنے بہنوئی یعنی پدر دیوانہ یعنی مضراب کج کلاہ کے اس مضمون کا تحریر کرنا اور اُسمین یہ تحریر کر دینا کہ تمھارے فرزند نے یہ آفت برپا کی ہی لہذا اگر اُسکا تدارک کرو دبیر نے یہ سب نامے طیار کرکے پیش کیے عنطاق نے وہ نامے بذریعہ سانڈنی سوارون کے ہر طرف کو روانہ کیے اُسکے بعد پیش خیمے کے نکلنے کا حکم دیا اور تیاری سپاہ کا دربار برخاست ہوا ہر ایک اپنے اپنے مقام پر آکر سامان کرنے لگا یہ تو سامان کر رہے ہین اُدھر اُن سانڈنی سوارون نے وہ نامے ہر ایک کو پہونچا دیے ہر ایک مضمون نامہ سے آگاہ ہو کر اور سامان جنگ درست کرکے براے کمک عنطاق کج کلاہ طرف قلعے کے بعد کروفر مع لشکر روانہ ہوا کسی کے ہمراہ پچاس ہزار سپاہ تھی کسی کے ہمراہ اسّی ہزار کوئی نوّے ہزار لیکر چل کھڑا ہوا جب نامہ مضراب کج کلاہ پدر دیوانہ کو پہونچا اُسنے نامہ پڑھا بیٹے کی اس حرکت سے بہت برہم ہوا اہل دربار نے عرض کیا کہ وہ عقل سے خارج ہوا اُسکے کسی فعل کا اعتبار

نہین ہی مضراب نے جواب دیا کہ یہ امر ضرور ہو مگر اس امر کی عقل نہ تھی کہ مامون کے دشمن کو رہا کرکے لیگیا اور اِسکے لیے عقل یہ تھی کہ اپنے قلعے مین رکھا اُسکی اطاعت کی اپنا آبائی طریقہ ترک کیا پس مجھکو لازم ہوا کہ مین اس ناشدنی کو اُس حرکت کی سزا دون لہٰذا مین لشکر لیکہ جاؤنگا پہلے اُسکو سمجھاؤنگا اگر اُسنے مان لیا تو خیر ورنہ خود اُسکو قتل کرونگا یہ کہکر حکم دیا کہ ہمارا لشکر تیار ہو لشکر تیار ہونے لگا دوسرے دن اپنے وزیر کو اپنی طرف سے حاکم شہر کرکے مع ایک لاکھ سوار و پیادے کے طرف قلعۂ تجزیہ کے روانہ ہوا اُدھر سے یہ سب لشکر لیے ہوے جاتے ہین ادھر جب عنطاق کج کلاہ کا لشکر تیار ہو گیا عنطاق نے اپنے فرزند اشراق کو شہر کا بادشاہ کیا اور خود مع دو لاکھ اسّی ہزار سپاہ کے اور ایک ہزار پہلوانوں کے شہر سے نکلکر روانہ ہوا روانہ ہوتے وقت رموز جادو سے کہا کہ بھائی چلو اُسنے جواب دیا کہ آپ تشریف لیجائین اور مقام کرین لشکر اُتارے مین بھی اپنا لشکر لیکر اور بندوبست کرکے آتا ہون جسدن میدان آرائی ہوگی اُسدن مین پہونچ جاؤنگا اور مین بھی مقابلہ کرونگا کیونکہ مجھکو منظور ہو کہ اس جنگ کو طول نہ ہو عنطاق نے کہا کہ بہتر راوی کہتا ہو کہ عنطاق کی ایک دختر ہو اور ایک فرزند دختر تو وہ ہو جسکا نام ماہ عنطاقی ہو جسکو دیوانہ دیکھکر عاشق ہو اور وہ دیوانہ پر فریفتہ ہو اور فرزند یہ ہو جسکو حاکم شہر کیا ہو اور کوئی اولاد نہین ہو خلاصہ یہ کہ عنطاق مع لشکر کے قریب قلعہ پہونچ گیا وہ مقام دیکھا کہ جہان پر جنگ دیکار ہوئی تھی اُس مقام سے ہٹکر خیمے وغیرہ برپا ہونیکا حکم دیا جو لاشین اور استخوان اُس صحرا مین پڑے ہوے تھے اُنکو اُٹھا کر ایک غار مین ڈلوا دیا خیمے وغیرہ برپا ہوے بارگاہ آراستہ ہوئی لشکر اُترا اُسدن عنطاق نے دربار نہ کیا بسبب کسل راہ کے یہ تو یہان اُترا اُدھر ہرکارون نے جاکر علمشاہ و دیوانے کو خبر دی کہ ابکی مرتبہ خود عنطاق مع دو لاکھ اسّی ہزار سپاہ کے برائے مقابلہ آیا ہو اور فلان صحرا مین اُسنے قیام کیا ہو اُسکا لشکر اُترا ہو ہم سیر کو گئے تھے تو ہمنے یہ معرکہ دیکھا آپ کی خدمت مین حاضر ہوے کہ آپکو اطلاع کردین علمشاہ نے فرمایا کہ آیا ہو تو آنے دو ہمارے لشکر کو بھی حکم دو کہ کل ہم بیرون قلعہ برائے مقابلہ عنطاق کوچ کرینگے سب تیار رہین راوی بیان کرتا ہو کہ اب سب زخم ہرا اچھے ہو گئے

ہین نشان تک نہین باقی ہین بالکل صحت ہو گئی ہو بلکہ غسل صحت بھی کر چکے ہین انکا خود قصد تھا
کہ اب سامان لشکر کشی کرون کہ خود عنطاق آگیا اسوقت یہ بھی فرمایا کہ خوب ہوا وہ خود لشکر لیکر
آگیا ہمکو زحمت سفر سے بچایا ورنہ میرا خود قصد لشکر کشی کا تھا دو ایک دن مین ضرور لشکر کشی کا
حکم دیتا خیر لشکر کی درستی ہو یہ حکم دیکر دربار کو برخاست کیا خود داخل محل ہوے ملکہ سے سب
حال بیان کیا اور کہا کہ اے ملکہ مین صبح کو لشکر لیکر براے مقابلہ عنطاق جاؤنگا تمکو آگاہ کرتا
ہون اور تمسے کہیدیتا ہون کہ ان چند باتون کا خیال رکھنا اول تو یہ کہ تم میری کمک نہ کرنا
نہ میری موجودگی مین لڑنا کیونکہ ہمارے طریقے مین عورت پر جہاد حرام ہو دوسرے یہ کہ
جبتک مین زندہ خواہ اسیر ہون خواہ اپنے لشکر مین رہون تیسرے اگر مین گرفتار ہو جاؤن
تو اس حالت مین تم سحر کرکے مجھکو رہا نہ کرنا مجھکو اسیر رہنے دینا خداوند کریم مجھکو رہا کردیگا
میرے لیے بڑی بدنامی ہوگی کہ علمشاہ کو عورت نے قید سے رہا کیا تیسرے بعد میرے اگر
شاید تم قصد مقابلہ کرو تو غیر ساحرون سے نہ لڑنا اگر سحر نہ کرنا ہان اگر ساحر ہون اور ایسی کوئی
مصیبت تمپر پڑے اور تمھارا کوئی پرسان حال نہ ہو اور کوئی خبر نہ لے اور آبرو پر بنے تو
اس حالت مین تمکو اختیار دیتا ہون کہ سحر کرکے اپنے کو بچانا مگر ساحرون پر سحر کرنا غیر ساحرون پر
سحر نہ کرنا اگر تمنے غیر ساحر پر سحر کیا یا مجھکو سحر کے ذریعے سے رہا کیا تو یاد رکھنا کہ مین اپنے کو ہلاک
کرونگا اسوقت سواے پچتانے کے دوسرا امر ہاتھ نہ آئیگا کیونکہ مین ان کلمون کے سننے کی
برداشت نہ لاسکونگا کہ علمشاہ کو ملکہ آہو چشم نے رہا کیا اس لڑائی مین ملکہ کی کمک کی تب
فتح ہوئی اگر ملکہ نہ سحر کرتی تو یہ معرکہ فتح ہوتا فتح و شکست کا دینے والا خدا ہو وہی مالک ہے تم
ان باتون کا خیال رکھنا اسکے خلاف نہ کرنا ورنہ تمکو رنج ہوگا ملکہ نے عرض کیا کہ جو آپ نے
ارشاد فرمایا ہو اسکے خلاف نہ ہوگا مگر یہ اجازت دینی چاہیے کہ مین بالاقصر سے جنگ و پیکار کا
تماشہ دیکھون اور یہ امر بھی آپ سے عرض کیے دیتی ہون کہ رموز جادو بھائی عنطاق کا ضرور
اس معرکہ مین آئیگا اور لڑیگا اور سحر بھی کریگا اگر وہ آکر سحر کرے تو مین اس سے مقابلہ کرون
علمشاہ نے کہا کہ مین نے تمسے کیا کہا کہ جبتک مین لشکر مین اپنے موجود رہون اسوقت تک
تم ہرگز ہرگز قصد نہ کرنا چاہیے رموز سحر سے مقابلہ کرے چاہے نہ کرے بعد میرے تمکو

اختیار ہی اسوقت مین کہ جب غزت پرینے ہان اس امر کی اجازت ہی کہ بالاے قصر سے جنگ و
پیکار کا تماشہ دیکھو مین منع نہین کرتا ہون یہ فرماکر خاصہ نوش کر کے آرام کیا جب سحر ہوئی تو
تیحزیر دیوانہ کل لشکر سامان سفر سے درست کر کے مع سردارون کے حاضر در دولت پر ہوا کہ
علمشاہ ملکہ سے ملکر اور سامان سفر سے آراستہ ہو کے بیرون محل تشریف لائے سب نے
سلام بجا لایا سب کا سلام وجرا لیکر مرکب پری پیکر پر سوار ہوے اور کل لشکر کو ہمراہ لیکر بیرون
قلعہ آئے سرشار دیوانے کو ہراول لشکر کر کے اور پیش خیمہ دیکر روانہ کیا اور خود اُسکے
عقب مین مع پچاس ہزار سپاہ کے روانہ ہوے راوی بیان کرتا ہی کہ اب اُسکے ہمراہ بھی
قریب ساٹھ ہزار سپاہ کے ہوگئی ہی اس زمانے مین اُنھون نے اور لشکر بھرتی کر لیا ہی
پانچ ہزار سے اخفان شریک ہوا ہی اور ایمان لایا ہی علمشاہ کی سواری اس شان سے
آتی ہی کہ داہنی طرف تو تیحزیر دیوانہ چوب دست ہاتھ مین لیے ہوے اور بائین طرف اخفان
عقب مین لشکر بیشمار یہ تو ادھر سے آئے اُدھر جب صبح ہوئی تو عنطاق نے دربار کیا سب
حاضر دربار ہوے منشی کو طلب کر کے حکم دیا کہ ایک نامہ بنام دیوانہ تحریر کر دکہ کیون اپنی قضا
بلائی ہی بس خیریت اسی مین ہی کہ آکر حاضر خدمت ہوا اور دین اسلام ترک کر کے اور اطاعت
پسر حمزہ چھوڑ کر اپنا دین آبائی قبول کر ورنہ یاد رکھ کہ تجھکو مع پسر حمزہ کے اسطور سے قتل
کرونگا اور قلعے کو مسمار کرونگا کہ ایک کا نام و نشان نہ باقی رہیگا آیندہ تجھکو اختیار ہی گو
تونے بہت بڑی خطا کی ہی اول تو وہ خطا کی قیدی کو رہا کر لیگیا اور اُسکا دین قبول کیا
اسپر طرہ یہ ہمنے جو نامہ بھیجا اُسکو چاک کر ڈالا اور میرے لشکر سے مقابلہ کر کے میرے سردارن
کو اس پسر حمزہ کے ہاتھ سے قتل کرایا مین تیرے خون کا پیاسا ہون اس شرط سے درگذر
کرتا ہون کہ اپنا دین آبائی قبول کر اور پسر حمزہ کو باندھکر میرے حوالے کر تو تیری جان بچتی
ہی ورنہ غیر ممکن ہی دبیر نے اسی مضمون کا نامہ تیار کر کے پیش کیا ابھی کسیکو عنطاق نے روانہ
نہ کیا تھا کہ جوڑی ہرکارون کی حاضر ہوئی ہاتھ اُٹھا کر دعا دی اور عرض کیا کہ آگاہ ہو جیے
کہ آپ کے آنے کی خبر دیوانے اور پسر حمزہ کو ہوئی یہ فرماتے ہی پسر حمزہ و دیوانہ مع سپاہ
کے جو کہ قریب ساٹھ ہزار کے ہوگی براے مقابلہ حضور قلعہ سے نکلکر آتے ہین اور اُنکے پیچھے

بمقابلہ حضور برپا ہو رہے ہین یہ سُنکے عنطاق نے کہا کہ اُنکی موت ہی آئی ہو خیر اُترنے دو
کل نامہ روانہ کرونگا یہ کہکر بارگاہ کے پردے اُٹھوا دیئے دیکھا کہ بارگاہ خیمے برپا ہو رہے
ہین کہ علمشاہ مع لشکر کے آکر پہونچے علمشاہ کو جو عنطاق نے دیکھا تو پہلے سے زیادہ
رعب وداب پایا دیکھا کہ ایک طرف دیوانہ چلا آتا ہو اور ایکیمت کو اخفان ہرکارون سے
دریافت کیا کہ کیا اخفان بھی شریک ہو گیا عرض کیا کہ اُسنے بھی دین اسلام قبول کیا اور
پسر حمزہ کی اطاعت کی عنطاق کو اور غصہ آیا یہانتک کہ کل لشکر علمشاہ اُترا علمشاہ مرکب
سے اُترکر داخل بارگاہ ہوے سب سردار حاضر ہوے لشکر نے کمر کھولی دربار آراستہ ہوا
علمشاہ کی شان وشوکت دیکھکر سب اہل دربار عنطاق دنگ ہو گئے بڑے عرصے
تک سکوت مین بیٹھے رہے کہ یکایک صحرا کی طرف سے گرد اُڑی یہان کے بھی پردے
اُٹھے ہوے ہین علمشاہ صحرا کی سیر کر رہے ہین اور عنطاق کی بھی بارگاہ کے پردے
اُٹھے گرد جو بلند ہوئی دونون لشکرون کے ہرکارے برائے خبر گئے اور قریب گرد جاکر
حال دریافت کرکے آکر عنطاق شاہ وعلمشاہ سے بیان کیا یاقوت کج کلاہ مع
اسی ہزار سپاہ کے حسب لطلب آپ کے آتا ہو یہ سُنکے عنطاق نے چند سردار برائے
استقبال روانہ کیے علمشاہ سے ہرکارون نے عرض کیا کہ یاقوت کج کلاہ حسب الطلب
عنطاق کے برائے کمک مع اسّی ہزار سپاہ کے آیا ہو یہ اُسکے آنیکی گرد ہو علمشاہ نے
فرمایا کہ آیا ہو تو آنے دو کیا خوف ہو تمام زمانہ ایک ہو جائے تو مین ڈرتا نہین ہون ادہر
سردار گئے اور اُسکا استقبال کرکے لشکر مین لائے اُسکا لشکر اُترا خیمے وغیرہ برپا ہوے
یاقوت نے مع سردارون کے داخل بارگاہ ہو کر نذر گذرانی اُسکو جگہ اُسکے مرتبے
کے موافق ملی وہ سلام کرکے بیٹھ گیا کہ پھر گرد اُٹھی ہرکارے گئے دریافت کرکے آئے
عنطاق سے بیان کیا کہ شہام کج کلاہ مع پچاس ہزار کے حضور کی کمک کو آیا ہو موافق
طلب سرکار پھر عنطاق نے سردار روانہ کیے وہ جاکر اُسکا بھی استقبال کرکے اُسکو بھی
لائے اُسنے بھی نذر دی اُسکو بھی جگہ ملی وہ بھی بیٹھا اور ہرکارون نے علمشاہ کو آگاہ کیا
کہ شہام کج کلاہ پچاس ہزار سے برائے کمک عنطاق آیا ہو فرمایا آنے دو کہ پھر گرد اُڑی

ایک مرتبہ ہرکارون نے عنطاق سے کہا کہ آرام کج کلاہ اور اندرام کج کلاہ و آسام کج کلاہ
یہ تینون بادشاہ ایک ساٹھ ہزار سے اور ایک نوے ہزار سے اور ایک پچاسی ہزار
سے آپ کی کمک کو آئے ہین عنطاق نے سردار برائے استقبال روانہ کیے سردار گئے
اور استقبال کر کے لائے انکا بھی لشکر اُترا اسب کے خیمے وغیرہ برپا ہوئے یہ بھی نذرین
دیکر علی قدر مراتب تختون پر بیٹھے اور ہرکارون نے خدمت علمشاہ مین عرض کیا کہ
آرام کج کلاہ اور اندرام کج کلاہ و آسام کج کلاہ دو لاکھ پینتیس ہزار سے برائے کمک
عنطاق آئے ہین فرمایا کہ کیا پرواہ ہے شعر سر نمی پیچم ز شمشیر حبیب ٭ ہرچہ آید بر سر من بالنصیب ٭
دیگر اگر تیغ عالم بجنبد ز جائے ٭ نہ برد رگے تا نخواہد خدائے ٭ مصرعہ دشمن اگر قویست تو
نگہبان قوی تر است ٭ کیا ڈر ہے سب طعمہ دہان اجل ہونگے اگر خدا چاہیگا ورنہ جو اُسکو
منظور ہوگا وہ ہوگا یہ باتین ہو رہی تھین کہ پھر گرد اُڑی اب جو ہرکارے گئے تو دریافت
کر کے آئے علمشاہ سے عرض کیا کہ مضراب کج کلاہ پدر تسخیر دیوانہ ایک لاکھ سپاہ سے
برائے کمک عنطاق شاہ اپنے فرزند کے بدعنوانیان سُنکے آیا ہے علمشاہ نے فرمایا
کہ انشاء اللہ وہ سب شکار ہونگے اِن سب کی قضا اِنکو گھیر کر لائی ہے کوئی مقام خوف و خطر
نہین ہے یہ فرماکر دیوانے سے فرمایا کہ انکے پدر بزرگوار برائے کمک آپ کے ماموں
کے تشریف لائے ہین دیوانے نے تیوری پر بل ڈالکر عرض کیا کہ آئے ہین تو آئین
دیکھیےگا کس طور سے اُنکو قتل کرتا ہون اگر وہ آپکی اطاعت نہ کرینگے اور دین اسلام
قبول نہ کرینگے یہان ہرکارون نے عنطاق کو آمد مضراب سے آگاہ کیا پس عنطاق
نے جو بادشاہ اسکی کمک کو آئے تھے اُنکو اور اپنے سردارون کو برائے استقبال
روانہ کیا اور خود بھی حد لشکر پر آکر کھڑا ہوا کیونکہ یہ اُسکا چھوٹا ہے اور وہ اِسکا بڑا بہنوئی ہے
یہ بات اُسکو بزرگ جانتا ہے اور بڑی عزت کرتا ہے خلاصہ یہ کہ وہ سردار اُس سے جا کے ملے
اور مجرا بجا لائے وہ بڑے کروفر سے قریب لشکر آیا اسنے ایک طرف لشکر قلیل فرکش
دیکھا اور ایک سمت لشکر کثیر عنطاق کے لشکر کو پہچانا اُن سردارون سے پوچھا کہ جز لشکر
عنطاق فرکش ہے کیا یہی لشکر حریف ہے اسی لشکر سے مقابلہ ہے یہ تو کوئی ایسا لشکر

نہین ہی کہ جسکے مقابلے کے لیے بھائی صاحب نے یہ جادو کیے ہین انھون نے عرض کیا کہ جی ہان
بہی لشکر ہی آپ کے فرزند ارجمند اپنا کل لشکر لیکر مع پسر حمزہ کے ماموں کے مقابلے مین لشکر
فروکش ہوے ہین مضراب اسنے باتین کرتا ہوا مع لشکر کے داخل لشکر عنطاق ہوا عنطاق
نے سلام کیا اسنے جواب سلام دیا عنطاق بڑی عزت و آبرو سے اسکو لیکر بارگاہ مین آیا
اسکی بارگاہ برابر بارگاہ عنطاق کے برپا ہوئی تمام لشکر اسکا بھی اترا ہوا ہی عنطاق نے
داخل بارگاہ ہوکر مضراب سے کہا آپ تخت پر جلوہ فرما ہون اسنے انکار کیا اور کہا کہ تمھارا
تخت تمکو مبارک رہے مین دنگل پر بیٹھونگا بہت عنطاق نے اسرار کیا اسنے نہ قبول کیا
جو دنگل برابر تخت کے بچھا ہوا تھا مضراب اسپر بیٹھ گیا یہ پہلوان زبردست ہی اور
بادشاہ بھی ہی اسکو دعوی پہلوانی بھی ہی جب سب بیٹھ چکے اسوقت مضراب نے سبب
دشمنی دیوانہ و علمشاہ کا آنا دریافت کیا تب عنطاق نے سب حال دیوانہ کا اور عشق
ملکہ ماہ عنطاقی دیوانہ کا درخواست شادی کرنا اور اپنا انکار کرنا اسکے علاوہ سبحال
بیان کیا اور علمشاہ کا آنا اول سے آخر تک کل کیفیت یہانتک اپنا لشکر کشی کرکے
آنا سب کہہ سنایا جب سب حال مضراب سن چکا اسوقت عنطاق سے کہا کہ تم اطمینان
رکھو آج تو مین تھکا ہوا ہون کل اسکے لشکر مین جاؤنگا اسکو سمجھاؤنگا اگر اسنے میرے
کہنے پر عمل کیا تو خیر ورنہ اسکا سر کاٹ لاؤنگا ایسا ننگ خاندان برباد کن دین ایمان
جیا تو کیا اور مرا تو کیا بلکہ اسکا مرنا ہی بہتر ہی تاکہ پردہ ڈھپ جائے یہ کوئی نہ کہے کہ مضراب
کے فرزند نے دین اسلام قبول کرلیا اپنا آبائی دین ترک کیا تم دیکھنا کہ ہوتا کیا ہی کل لشکر
گیا ہی اور یہ لوگ کیا ہین بلکہ پسر حمزہ سے بھی سمجھ لونگا اسکا بھی سر لاؤنگا تم یہ دونوں سر
کل مجھسے لینا تمنے بیکار تکلیف کی مجھکو لکھ بھیجا ہوتا مین ان دونون کو باندھکر تمھارے
پاس بھیجدیتا یہ سنکے عنطاق نے کہا کہ آپ کیون تکلیف کرین مین کل نامہ روانہ کرونگا
یقین ہی کہ انکی تشریف آوری کی خبر پاکر وہ خود حاضر ہو اور عذر کرے مجھکو آپ سے
اس سے زیادہ تر امید ہی مضراب نے کہا کہ نامہ و پیام کی کوئی ضرورت نہین ہی بس
اب تم خاموش رہو جو مین کہتا ہون اسپر عمل کرو ورنہ مجھکو رنج ہوگا عنطاق نے جو دیکھا

گرجو آپ کی راے ہوگی مین اُسی پر عمل درآمد کرونگا آپ کے خلاف کوئی امر کرنا نہین چاہتا آیندہ جو
رضی مین آپ کے حکم سے سرتابی نہین کرسکتا ہون یہ کہکر ساکت ہو رہا پھر کچھ نکہا بعد تھوڑی دیر کے
دربار برخاست کیا سب اپنے اپنے مقام و اپنے اپنے خیمون مین آئے عنطاق نے بڑے
تزک سے سب کی دعوت کی اُدھر شاہزادے نے بھی دربار برخاست کیا سب اپنے اپنے
مقام پر آکر آرام پذیر ہوے مگر اسقدر لشکر جو آئے ہین تو لشکر اسلام کو قدرے ہراس ہو مگر جو
بہادر و منچلے ہین وہ بالکل بیخوف ہین راوی بیان کرتا ہی کہ جب وہ رات گذری اور صبح ہوئی
عنطاق نے دربار کیا سب حاضر دربار ہوے مضراب بھی آیا مگر عجب حالت سے کہ اوز سرتاپا
دریاے امن مین غرق قریب پچاس ساٹھ سردارون کے اُنکی بھی یہی حالت پاس عنطاق کے
آیا اور کہا لو مین جاتا ہون اور ابھی آتا ہون پریشان نہ ہونا عنطاق نے کہا کہ آپ بیکار زحمت
اُٹھاتے ہین نامہ بھیجکر دریافت کرلیا جائیگا کہ کیا قصد ہی اگر صلح کرلی تو خیر ورنہ جب میدان مین آئینگے
تو کوئی سردار جاکر گرفتار کر لائیگا دونون کو مضراب نے کہا کہ مین کہہ چکا ہون مین ہی جاؤنگا
یہ کہکر سردارون کو لیکر باہر بارگاہ کے آیا اور پشت مرکب پر سوار ہوا لشکر علمشاہ کا رستہ لیا عنطاق
نے ہرکارے براے خبر مقرر کردیے کہ ہمکو دم بدم کی خبر دو یہ تو ادھر سے جاتا ہی اُدھر ہرکارون
نے شاہزادے کو خبر کی کہ مضراب کج کلاہ اس قصد سے مع پچاس ساٹھ سردارون کے آتا ہی
اُسکا قصد ہی کہ بیٹے کو سمجھائے اگر وہ مان لے اور دین اسلام ترک کرے اور اُنکی اطاعت نہ
کرے تو خیر ورنہ سر کاٹ لون اور اُسکے ہمراہ خدانخواستہ آپکو بھی قتل کرون علمشاہ نے فرمایا کہ
اُنے دو دیوانے سے کہا کہ بارگاہ کو آراستہ کرو اور اہل لشکر کو منع کردو کہ کوئی روکے نہین
کوئی ہم موم کے نہین ہین کہ آتے ہی وہ ہمکو قتل کر ڈالیگا دیوانے نے ایسا ہی کیا خوب بارگاہ
کو آراستہ کیا اور اہل لشکر کو منع کردیا کہ مضراب کج کلاہ کو کوئی نہ روکے برابر چلا آنے
دے حکم آقا کا ہی در گہ سالار سے کہا کہ اگر مضراب آئین تو اُنکو آنے دینا روکنا مت یہ کہکر
بارگاہ مین آکر اپنے مقام پر بیٹھا دربار آراستہ ہوا اُدھر مضراب داخل لشکر اسلام ہوا لشکر
اسلام کی سیر کرتا ہوا ہر ایک مقام کو غور سے دیکھتا ہوا چلا آتا ہی جو درخت یا خیمہ راہ مین
پڑگیا اُسکو گرادیا بدعت کرتا ہوا آتا ہی مگر اہل لشکر بسبب خوف شاہزادے کے مزاحمت نہین

کرتے ہین یہانتک کہ یہ قریب بارگاہ پہونچا بیرون بارگاہ سردارون کی سواریان کھڑی ہوئی دیکھین
صاحب دربان استادہ پائے یہ رنگ دیکھا کہ جیسے کسی جلیل القدر بادشاہ کی ڈیوڑھی ہوتی ہے
دربارگاہ پر پہونچکر ٹھہرا درگہ سالار سے کہا کہ خبر کردو راوی بیان کرتا ہے کہ مضراب مرد معقول
وصاحب تمیز عقلمند ہے سب قواعد سے آگاہ ہے مرد جری وبہادر سپاہی اور بہادر کی قدر ومنزلت
کرتا ہے دلاور کو دوست رکھتا ہے رخ سے آثار جوانمردی ودلاوری کے آشکار ہین چونکہ قواعد
شاہی سے آگاہ تھا اور کوئی مرد شہدا و بدمعاش نہ تھا اس سبب سے اُسنے درگہ سالار سے
کہا کہ میری خبر کردو حیران ہے کہ مجھکو تو اس امر کا یقین تھا کہ روکا جاؤنگا راہ ہی مین تلوار چلیگی مگر
کسی نے روکا تک نہین اسکا کیا سبب ہے کیا میرا رعب اُنپر طاری ہوگیا اگر ایسا ہی ہے تو مین نے
سب کو مار لیا اور میری بات بالا رہی جب مضراب نے درگہ سالار سے کہا کہ خبر کردو اُسنے
جواب دیا کہ آپ شوق سے تشریف لیجائین آپ کی خبر ہوگئی ہے ہمکو حکم ہے کہ اگر مضراب [illegible]
آئین تو اُنکو روکنا نہین آنے دینا اُنکو اجازت کی کوئی ضرورت نہین ہے یہ سُنتا تھا مضراب
مرکب پر سے اُتر اجا کر سنے مرکب کو روکا اور جو اسکے رفیق تھے سب مرکبون پر سے اُترے
اسکے ہمراہ چلے یہ پردہ اُٹھا کر اندر آیا مگر بہت حیران ہے کہ یہ کیا ماجرا ہے اور کیا مکر ہے کہ یہان
دربارگاہ پر بھی کسی نے نہ روکا بلکہ کہا کہ حکم ہے کہ آپ تشریف لے جائین یہ امر سمجھ مین نہین آتا
یہ خیال کرکے رفیقون سے کہا کہ کیوں تم اس امر سے آگاہ ہوے کہ نہ کسی نے روکا نہ کوئی
مزاحم ہوا بلکہ درگہ سالار نے کہا کہ آپ تشریف لے جائین اُنھون نے عرض کیا کہ کوئی امر
نہین ہے یہ صرف حضور کا خیال ہے بھلا جس امر کا حضور قصد کرین وہ پورا نہ ہو ہمتو خیال کرتے ہین
کہ آپکا فرزند اور پسر حمزہ ضرور آپ کی اطاعت کرینگے اور شاہزادہ تجیز عذر اپنی تقصیر کا کرینگے
آپ بھی معاف فرما دیجیے گا مضراب نے جوابدیا کہ مین بھی یہی خیال کرتا ہون کہ پسر حمزہ و تجیز
نے میرے آنیکی خبر پاکر اور میری جرأت وقوت کا شہرہ سُنکے اپنی حرکت سے ندامت حاصل کی
اور تجیز یہ سمجھا کہ آنے مین تو انکو روکے نہین جب یہان آئین عذر کرکے وہ معافی کے خواستگار
ہون اگر انکا یہ خیال ہے تو مین معاف کردونگا اس قسم کی باتین کرتا ہوا جلوخانون کو طے کرتا ہوا
صحن بارگاہ مین پہونچا ایک جلوخانے کو دوسرے سے زیادہ تر آراستہ پایا تھا جب۔

صحن بارگاہ مین پہونچا اسنے دیکھا کہ ایوان بارگاہ مین وسط مین ایک چبوترہ ہی اُسپر تخت آراستہ ہی اُسپر
غاشیہ پڑا ہوا ہی اُسکے برابر ایک نیم تخت بچھا ہوا ہی اُسپر میرا فرزند یعنی تہجیز دیوانہ بیٹھا ہوا ہی مگر مسلح و مکمل
اور چہرے سے اُسکے وہ رعب و داب پیدا ہی جو کبھی نہین تھا وہ دیوانہ ہی نہین معلوم ہوتا ہی بدل گیا ہی
برابر تخت کے ایک ذہگل مرصع کار پر ایک جوان آفتاب مثال جلوہ فرما دیکھا کہ جسکے رُخ سے آثار
شرافت و نجابت پیدا تھے یہ معلوم ہوتا تھا کہ کوئی عالی خاندان و افسر بزرگ ہو سر سے پا تک
سلاح جواہر نگار سے مسلح و مکمل خود جواہر نگار سر پہ کج رکھے ہوے قبضۂ شمشیر پہ ہاتھ جلوہ فرما ہی
ایسا رعب و داب و شوکت و جلال مضراب نے دیکھا کہ آنکھ نہ چار کر سکا یہ معلوم ہوتا تھا کہ شیر
نران بپھرا ہوا بیٹھا ہی مضراب نے جو علمشاہ کو دیکھا اور اُسکے سرداروں نے تو بسبب جاہ و
جلال کے آنکھ اُنکی طرف نہ کر سکے سر ہر ایک کا جھک گیا مضراب نے دیکھا کہ وہ سریطرف
افغان ملازم عنطاق کرسی پر بصد اشتیاق بیٹھا ہوا ہی گرد اگرد سردار و پہلوان و مکمل کرسیون پر بیٹھے
ہوے ہین سامنے چوبدار و لیساول وغیرہ دست ادب باندھے ہوے سر جھکاے ہوے
ادب سے کھڑے ہین ایک سمت غلامان زرین پوش زرین کمر صف بستہ کھڑے ہین یہ حال دربار
کا دیکھ کر اُسکو حیرت ہوئی ادھر علمشاہ و دیگر اہل دربار و دیوانے نے دیکھا کہ آگے آگے
مضراب کج کلاہ عقب مین اُسکے چند سردار مگر سب مسلح و مکمل دیوانہ و دیگر اہل دربار تو پہچانگئے
علمشاہ نے ملاحظہ فرمایا کہ ایک جوان خوبصورت خود کج سر پر رکھے ہوے سر سے لیکر پاؤن
تک آلات حرب و ضرب سے مسلح و مکمل مگر چہرے سے شان و شوکت پیدا ہی مرد معقول معلوم
ہوتا ہی عقب مین اُسکے چند سردار وہ بھی مسلح و مکمل چلا آتا ہی علمشاہ نے دیوانے سے فرمایا کہ یہی
تمہارا باپ مضراب کج کلاہ ہی اُسنے عرض کیا جی ہان علمشاہ نے دیوانے سے فرمایا کہ تمکو
لازم ہی کہ تم اپنے باپ کا استقبال کرو اور خوردون کے طریقے سے سلام کرو کیونکہ باپ کی
عزت و توقیر ہر حال مین واجب و لازم ہی خواہ وہ کافر ہو خواہ مسلمان یہ جو علمشاہ نے فرمایا
دیوانہ بجا و ارشاد کہکر اپنے مقام سے اُٹھا اور بطرف صحن کے چلا ادھر مضراب قریب ایوان
پہونچ چکا تھا کہ دیوانے نے جھک کر سلام کیا اور کھڑا ہو گیا مضراب نے جواب سلام دیکر
بنگاہ تیز و تند اُسکی طرف دیکھا مگر دیوانے نے بسبب خوف علمشاہ کے کچھ نہ کہا اور اپنے

باپ کو ہمراہ لیکر ایوان مین آیا اُسکو اُس نیم تخت پر بٹھانے کا قصد کیا اُسنے انکار کیا ایک دنگل بورا
تخت کے بچھا دیا گیا مظراب اُسپر بیٹھ گیا اور اُسکے سب رفیق کرسیون پر برابر اُسکے بیٹھ گئے
مگر مظراب کی یہ حالت ہو کہ بار بار علمشاہ کی طرف بنگاہ قہر آلودہ دیکھتا ہو اور دل سے کہتا
ہو کہ یہی پسر حمزہ ہو اسی نے میرے فرزند کو بہکا کے خداپرست کیا ہو اسی سے سمجھ لینا چاہیے
اسی مقام پر اسکو گرفتار کرنا چاہیے یہ سوچ رہا ہو تھوڑی دیر تک خاموش بیٹھا رہا بعد تھوڑی
دیر کے تیوری بدلکر ابرو پر بل ڈالکر دیوانے کی طرف دیکھکر بولا کہ او تیخیر دیوانے ننگ خاندان
برباد کن دین و ایمان ناشدنی تو مر کیون نگیا سچ بتا یہ کونسی حرکت نالائقی کی تھی جو تونے کی
اپنے ماموں سے جو کہ بجائے باپ کے ہو دشمنی پر کمر کسی اُسکا دشمن بنا اُسکے دشمن کو رہا کرکے
اپنے مکان مین لایا اُسپر طرہ یہ کیا کہ اُسکے بہکانے سے اپنے دین آبائی کو ترک کیا اور پسر
حمزہ کی اطاعت کی پس خیریت اسی مین ہو کہ اُٹھ اور رومال سے ہاتھ باندھکر میرے ہمراہ چل
تاکہ مین تجھکو تیرے ماموں کے قدموں پر گرا کر تیری خطا معاف کرا دونگا تو جسکے بھروسہ پر
بھولا ہو اُسکی مشکین تیرے سامنے باندھے لیتا ہون بس اسی مین خیریت ہو کہ تو بھی میرے
ہمراہ چل اور پسر حمزہ کو بھی لیچل مین تم دونون کے قصور معاف کرا دونگا تجھکو کچھ گوبر وغیرہ
پلا کر اور برادری کی دعوت کرکے تجھکو پھر سب مین شامل کر لونگا اگر اسکے خلاف کریگا تو
یاد رکھ کہ تیرا سر اور پسر حمزہ کا سر کاٹ کر لے جاؤنگا مین اسی قصد سے آیا ہون دیو اُدیہ تقریر
سُنکے بہت برہم ہوا تیوری پر بل ڈالکر بولا کہ ذرا سمجھ بوجھ کے کلام کیجیے اس امر کا ضرور خیال
رکھیے کہ خوردی و بزرگی رشتے مین آپکا اُسوقت تک بہت پاس کرتا ہون کہ جبتک مجھکو اِس
امر کا خیال ہو کہ آپ میرے والد بزرگوار مین اِس سے کیا حاصل کہ مین بھی بزرگی کا لحاظ
نہ کرون اور برابر سے جواب دون میری تو سُن لیجیے کہ میرے اُنکے کس امر پر بگڑی اور
دشمنی کا سبب کیا ہوا یہ امر تو اب غیر ممکن ہو کہ مین دین اسلام کو ترک کرون یا اپنے آقا کی اطاعت
کو چھوڑ دون اور یہ بھی غیر ممکن ہو کہ یہان سے آپ ان خادمون مین سے کسیکو گرفتار کرکے
لیجا سکین نہ کسی کا سر لیجا سکتے ہین مین تو درکنار انھین پر ہاتھ اُٹھا کر دیکھ لیجیے اے جناب
بھلا اس راہ کو کیونکر ترک کیا جائے اگر قتل ہوئے تو شہید کہلائے دوسرے کو قتل کیا تو

غازی کہلائے مجھکو تو خداوند کریم کا بھروسہ ہی یا اپنے آقا کا مین ہزار ہزار شکر کرتا ہون اُس خدا کا کہ
جسنے مجھکو راہ ضلالت سے نکالا اور راہ راست پر پہونچایا مضراب نے کہا وہ کونسا خدا ہی
کہ جسکا تو شکر ادا کیا کرتا ہی کہا کیا وہ خداوند عجائب سے علاوہ کوئی خدا ہی دیوانے نے کہا کہ ہان
وہ خدا وہ ہی کہ جسنے زمین و آسمان کو خلق فرمایا اور سب کو پیدا کیا اسکا مقام بالاے آسمان ہی وہ
ایک بقعہ نور ہی ہر مقام پر موجود ہی یہ سب اسکے خلق فرمائے ہوے ہین خداوند عجائب ایک کافر
ہی اُسکا مقام دوزخ ہی وہ بچہ شیطان ہی یہ جو دیوانے نے کہا مضراب کو بہت غصہ آیا اور
جواب دیا معلوم ہوا کہ تو پسر حمزہ کے بہکانے سے مسلمان ہو گیا ہی بدون سزا پائے ہوے
تو نمانے گا دیوانے نے کہا کہ مین موجود ہون مجھکو سزا دیجیے مین بھی تو دیکھون کہ کیونکر سزا
دیتے ہین مگر میری دو باتین سُن لیجیے اور انصاف فرمائیے کہ مین نے جو عنطاق سے دشمنی کی تو
کیا وجہ ہوئی پھر تو جو آپ کا جی چاہے وہ کیجیے مضراب نے کہا کہ بیان کر و تب دیوانہ نے
اپنا ما جرا مین آکر قلعہ بنوانا اور ہر روز خدمت عنطاق مین جانا ملکہ ماہ عنطاقی پر اپنا عاشق
ہونا اور کئی مرتبہ شادی کی درخواست کرنا عنطاق کا انکار کرنا اپنا بگڑ کر بیٹھ رہنا اور سامان
لشکر کشی درست کرنا اور یہ خبر پا کر کہ عنطاق نے پسر حمزہ کو اسیر کیا ہی اپنا خیال کرنا کہ یہ لوگ
ہر ایک کی مشکل مین کام آتے ہین رہائی کی فکر کرنا شب کو خواب مین بہشت دوزخ کا دیکھنا
اپنا مسلمان ہونا اور جا کر پاسبانون کو قتل کر کے رہا کر کے لانا علمشاہ کا اقرار کرنا اپنا
اُنکے علاج مین مصروف ہونا افغان کا لشکر لیکر آنا اور جنگ و پیکار کا واقع ہونا لشکر کا شکست
کھا کر بھاگنا سب بیان کیا اور کہا کہ مین نے اس سبب سے دین اسلام قبول کیا اور اپنے آقا
کی اطاعت کی اُنھون نے اقرار کیا ہی کہ مین تیری معشوقہ کو دلا دونگا ملاحظہ تو فرمائیے کہ مین کیونکر
دشمنی کرتا کیونکہ مجھ مین کیا کیڑے پڑے تھے جو اُنھون نے انکار کیا کیا مین کوئی بد تو ما تھا
یا شہدا تھا جو انکار کیا یہ وجہ دشمنی کی ہی جبکہ ہم ایسے بُرے ہین تو پھر کیا ضرورت ہی کہ ہم اُنکے
ساتھ دوستی اور عزیز داری کا برتاؤ کرین ضرور ہم دشمنی کرینگے آپ فرمائیے کہ مین نے برا کیا
یا اچھا یہ سُنکے مضراب کا وہ غصہ کم ہوا اور کہا کہ اگر یہ امر ہو تو تو نے ضرور اچھا کیا کیا معنی انکا
کے ہم مین کیا ایسے عیب ہین جب اُنھون نے عزیز داری کا پاس نہ کیا تو ہمکو کیا ضرور رہی کہ ہم

پاس کرین مگر یہ ضرور ہی کہ مین خود بھی کہون اگر انھون نے مجھ سے بھی انکار کیا تو ضرور تیرا قول درست اور سچا ہی ورنہ تو فقرہ کرتا ہی کیونکہ انھون نے دوسرے طور سے اس تیری دشمنی کا حال بیان کیا اب تیرے اور انکے بیان مین فرق یہی ہین کسکے بیان کو سچا جانون اگر میرے ساتھ بھی میرے کہنے سے انکار کیا تو تو سچا ہی اور اگر اقرار کیا تو وہ سچے ہین اور تو جھوٹا ہی خیر یہ تو سبب دشمنی کا بیان کیا مامون سے تو دشمنی کا سبب یہ تھا اب رہا یہ امر کہ انکے دشمن کو چھوڑ ہا کیا اسی سبب سے رہا کیا مگر یہ خیال نہ کیا کہ یہ انکا دشمن نہین ہی بلکہ یہ سب عجائب پرستون کا بلکہ خداوند کا دشمن ہی اور ایسا دشمن کہ جو کہ باعث بربادی دین و ایمان ہی ایسے کی رفاقت کرنا گویا خداوند کے ساتھ دشمنی کرنا ہی اور اپنے دین و ایمان مین تفرقہ ڈالنا ہی جو خداوند کا دشمن ہی وہ تمام انکی مخلوق کا دشمن ہی یہ کونسی حرکت ہی بیان تو کرو یہ امر ضرور خلاف ہی اور مجھکو بھی یہ امر ناگوار گذرا ہی اور مین ضرور اسکی سزا دونگا اور اس دشمن خداوند کو ضرور قتل کرونگا تیجم دیوانے نے کہا ای جناب عالی سُنیئے اس واقعہ کو یہ تو مین ابھی عرض کر چکا ہون کہ مین نے یہ خیال کرکے رہا کیا ہی کہ خداپرست اکثر بیکسون کی مدد کرتے ہین اور کمک کرتے ہین انکی خواہشون کو پورا کرتے ہین آرزوئین بر لاتے ہین اور اس جوان نے ضرور اس امر کا اقرار کیا ہی کہ مین عنطاق کج کلاہ کو قتل کرکے خواہ اسیر کرکے دلا دونگا بس اس سبب سے رہا کر لایا دوسرا سبب یہ ہوا کہ عنطاق نے آقا کو اسیر کیا تھا نہ کہ بمردی و مردانگی اور یہ قول ہی ان لوگون کا کہ جو ہمکو زیر کر لے تو ہم اُسکی ضرور اطاعت کرینگے اور اسکا دین و مذہب اختیار کرینگے پس اگر وہ اُن کو بمردانگی و جوانمردی و بہادری اسیر کرتے ضرور اطاعت کرتے اور اپنا مذہب ترک کرکے اِس دین کو اختیار کرتے خیال تو فرمایئے کہ اُن کا دین سچا ہی کہ آپ کا دین ایک شخص نے آکر اندرون بارگاہ بڑے بڑے سردارون کو قتل کیا اُس مقام پر کہ جہان ہزارون تھے اور ایک بھی بمردی نہ اسیر کر سکا وہ جو بہت بڑے زبردست میان سپہ سالار تھے وہ کتنے کی موت آقا کے ہاتھ سے مارے گے سبکا یہ حال تھا کہ مثل گوسفندان رمیدہ کے بھاگتے پھرتے تھے اور پناہ نہ ملتی تھی جیسے ہرن یا گوسفند گرگ کو دیکھکر بھاگتے ہین بس اُسی عالم مین کوہان وسوہان نے دو نو لڑکو

اکر وار کیا کہ جسکے سبب سے زخمی ہوے اُدھر رموز جادو نے سحر کیا کہ ہاتھ پانون بیکار ہوگئے
بیتنگ عیار نے کمندین مار کر بحکم عنطاق اسیر کر لیا کیا بہادر بہادر کو اسی طرح سے اسیر
کرتے ہین اور یہی جوانمردی ہو مجھکو جو معلوم ہوا بڑا غصہ آیا میان عنطاق خود بھاگتے پھرتے
تھے اُسوقت مین خداوند عجائب نے اپنے بندون کی کمک نہ کی کہ ایک کے ہاتھ سے سبکو
بھگا دیا اور ذلت دلائی اُن کے خدا نے یہ کمک کی کہ دس بارہ کو مارا ابھی اسیر بھی ہوے
اور پھر رہا بھی ہو گئے بس یہ قدرت نمائی اور خلاقی ہو جب مین نے جا کر قید خانے کو توڑا ہی
اسوقت تک اُنکے زخمون سے خون جاری تھا مگر یہ طاقت و قوت خداداد تھی کہ اُس قید کو
مثل تار عنکبوت کے توڑ کر پھینکدیا اچھا بھلا تندرست جسکو نہین توڑ سکتا ہو ایسی قوت تو
ہم سوائے اِن لوگون کے دوسرے مین نہین پاتے ہین مجھکو اس نامردی پر مزدر غصہ آیا
اور خیال کیا کہ یہ لوگ بہادرون کے بدنام کرنے والے ہین مین رہا کر لایا اور ان وجوہات
سے دین اسلام بھی قبول کر لیا یہ تقریر جو تخیر دیوانے نے باپ کے روبرو بیان کی اُسکو
عنطاق کی یہ حرکت اور بزدلے پن اور نامردی کی سُنکے عنطاق سے نفرت ہو گئی مگر مردجہاندیدہ
تھا کوئی امر ظاہر نہ کیا دیوانے کی تقریر سُنکے علمشاہ کی طرف رُخ کیا اور کہا کہ اے پسر حمزہ تم اپنا
واقعہ بیان کرو تمھاری بھی زبانی سنون تم کیا بیان کرتے ہو کیونکہ عنطاق اور اُسکے بیان
مین دونون واقعون مین فرق ہو راوی بیان کرتا ہو کہ عنطاق نے یہی حال سب سوائے
مشق کے بیان کیا تھا مگر دوسرے طریقے سے اپنی بہادری و جوانمردی علمشاہ کے مقابلے
مین بیان کی تھی اور دیوانے کے مقابلے مین اپنی بیگناہی بیان کی تھی اور تخیر دیوانہ نے
اصلی اصلی واقعہ بیان کیا اپنا بھی اور علمشاہ کا بھی جب مضراب نے علمشاہ سے اُس واقعہ
کو دریافت کیا تو اُسوقت شاہزادے نے فرمایا کہ اے مضراب مین تجسے ایک سوال
کرتا ہون پہلے تم اسکا جواب دے لو تو پھر مین اپنا حال بیان کرون وہ سوال میرا یہ ہو کہ تم اسوقت
میری بارگاہ مین خود آئے ہو مجھکو لازم ہو کہ مین تمھاری خاطرداری کرون اور جو تحفہ وغیرہ
مجھکو ممکن ہو تمکو دون مین نے تمکو نہین طلب کیا تم خود آئے اگر تمکو طلب کرتا تو اور زیادہ
تر خاطر کرنا واجب تھی یا یہ مجھکو لازم ہو کہ مین تمھارے ہتھیار جو کہ تم لگائے ہو تجسے طلب کرون

اگر تم دینے سے انکار کرو تو زبردستی خواہ خود خواہ ساحر کو طلب کر کے تمسے لیلون یا تمکو غافل
پا کر چھین لون کیونکہ مجھکو یہی زیبا ہی اگر تم طلب کرو تو تمسے بر سر فساد ہون اسیر تم لڑو تو لڑو
دغا اسیر کر لون اور تمھارے قتل کا حکم دون مضراب نے کہا کہ یہ زیبا نہین ہی بلکہ یہ زیبا ہی
خواہ وہ مہمان طلب کیا ہوا ہو خواہ خود آیا ہو اسکے ہمراہ رعایت زیبا ہی یہ لایق ہی ہر ایک کو
کہ مہمان کی اپنے امکان بھر خاطر کرے اگرچہ وہ دوسرے مذہب کا بھی ہو اپنے پاس
سے اسکو کچھ دے کیونکہ وہ اپنا مہمان ہی علمشاہ نے فرمایا کہ تم مرد منصف ہو پھر خیال تو
کرو کہ عنطاق نے اسکے خلاف کیا یا نہین اگر کیا تو آیا اسنے اچھا کیا یا برا یہ فرما کر کل واقعہ
اپنا ابتدا سے آخر تک بیان کیا یعنی اپنا اسکے لشکر کی طرف آنا اسکا طلب کرنا اپنا بارگاہ
مین جانا مع قمری کے باہم کلام ہونا اسکا قمری کو پسند کر کے طلب کرنا اپنا انکار کرنا اسکے
بھائی رموز جادو کا باز سحر کو بھیجکر قمری کو میرے ہاتھ پر سے اٹھوا لینا مین غافل بیٹھا ہوا
تھا وہ باز لیگیا مین نے جو طلب کیا تو عنطاق لڑنے پر آمادہ ہوگیا اور نوبت جنگ و
پیکار کی آئی مین نے چند سرداران زبردست کو قتل کیا انجام یہ ہوا کہ مین مصروف لڑ
لڑنے مین کہ دو پہلوانون نے آکر مجھکو غافل پا کر زخمی کیا رموز نے سحر کیا کہ مین اسکے سحر کے
سبب سے بے قابو ہوگیا عیارون نے کمندین مار کر اسیر کر لیا اس اسیر کرنے پر عنطاق
نے مجھسے یہ سوال کیا کہ میرا دین قبول کرو اور میری اطاعت کرو اگر وہ مجھکو بجوانمردی و
بہادری سے زیر کرتا مین ضرور اطاعت کرتا اور نہ اپنا دین ضرور ترک کرتا جب مین نے
اس امر سے انکار کیا تو اسنے حکم قتل دیا اور مجھکو قید کیا خداوند کریم نے اپنا رحم کیا اور
تمھارے فرزند کے دل مین یہ بات ڈالدی کہ مجھکو جا کر رہا کیا اور رہا کر کے یہان لے
آئے انھون نے بڑا احسان میرے اوپر کیا مین انکا تمام عمر احسانمند رہونگا اسکے معاوضہ
مین عنطاق کو قتل کر کے اسکی دختر کے ہمراہ شادی کر دونگا مین اس سرزمین کو ضرور اسلام
آباد کرونگا تم بخوبی واقف ہوگے کہ ہم وہ لوگ ہین کہ جہان جاتے ہین بدون اس ملک
کو اسلام آباد کیے ہوے واپس نہین آتے ہین مین ہی نے یکہ و تنہا جا کر ملک فرنگ کو
فتح کیا اور کپیتان فرنگی کو قتل کیا بس کوئی خوف نہین ہی اگر میری حیات ہو تو ضرور اس ملک کو

اسلام آباد کرونگا مین تمسے ایک امر اور کہتا ہون وہ یہ ہی کہ عنطاق یہ ضرور کہیگا کہ سب جھوٹ
ہی لیکن مین کہتا ہون کہ اسکا قول یہ ہی کہ مین نے بہ جوانمردی اسیر کیا ہی پس جو پہلوان یا سردار اسکے
پاس بہت زبردست ہو جسپر اسکو بھروسہ ہو اسکو وہ بھیجدے میرے اسکے مقابلہ ہو اگر وہ مجھکو
زیر کرلے تو مین اسوقت دین اسلام کو ترک کرکے اسکی اطاعت کرون اگر اسکو مین زیر کرون
تو عنطاق میرا دین قبول کرے اور دیوانے کے ساتھ اپنی دختر کی شادی کردے اور مع
اہل شہر کے میری اطاعت کرے امتحان ہوجائے جب ایک مرتبہ مجھکو زیر کرلیا ہی تو پھر اب
کوئی امر مشکل نہین زدہ رای توان زد مشہور ہی مضراب نے یہ سب تقریر سنکے جواب دیا کہ
اگر عنطاق نے آپ کو اسطور سے اسیر کیا اور آپ کی قمری زبردستی لے لی تو بہت برا کیا
مین اسکا شریک نہین ہون میرے نزدیک یہ جو شرط آپ نے کی ہی اگر وہ اسکو قبول کریگا
تو ضرور زمیرے آپ کے امتحان ہوجائے اگر آپ مجھکو زیر کرلین تو مین بھی مثل دیوانہ کے
دین اسلام قبول کرلونگا اور اگر مین آپ کو زیر کرلون تو آپ میرا دین قبول کرین جیسا کہ
آپ نے فرمایا ہی علمشاہ نے فرمایا کہ مین نے پہلے ہی کہا مین اسوقت موجود ہون میرے
تمھارے امتحان ہوجائے جسکو خدا دے مین توبہ کرکے اور خدا کی ذات پر بھروسہ
کرکے کہتا ہون کہ اگر تمام ہی لشکر عنطاق مجھسے مقابلہ کرے تو بھی میرے اوپر غالب نہین آسکتا
ہی مضراب نے جواب دیا کہ آپ اطمینان رکھین مین ابھی ان سب امرون کو طے کرکے آتا
ہون اگر عنطاق نے پورا پورا واقعہ جو کہ آپ نے اور تیحخر نے بیان کیا ہی بیان کردیا اور
اپنی لڑکی شادی میرے لڑکے کے ساتھ کرنے کا اقرار کیا اور آپ سے بطور امتحان کے
کسی پہلوان زبردست کو مقرر کیا تو خیر ورنہ مین واپس آؤنگا اور مین آپ سے مقابلہ کرونگا
اور آپ کا امتحان کرونگا علمشاہ نے فرمایا کہ بہتر راوی کہتا ہی کہ مضراب کو علمشاہ کی
تقریر پسند آئی اسکے دل پر اسنے اثر کیا اسکو یقین ہوگیا کہ یہ پسر حمزہ سچ کہتا ہی اور میرے
فرزند نے جو کچھ کہا ہی سچ ہی یہی سبب دشمنی کا ہی ضرور عنطاق نے انکار کیا ہوگا اور اس جوان
کو مکر سے اسیر کیا ہوگا اگر ایسا نہ ہوتا تو یہ کبھی اس امر پر آمادہ نہ ہوتا اگر ہماری طرف سے سوال
بھی ہوتا تو انکار کرنا ضرور تھا عنطاق نے ظلم و ستم کیا صرف دینی مخالفت کی سبب سے اور

مجھسے پوشیدہ کیا دوسرے طور سے بیان کیا پس اگر عنطاق نے اس امر کا اقرار کیا تو
خیر ورنہ مین خود اُسکا امتحان کرکے اُسکی اطاعت کرونگا۔ راوی کا قول ہو کہ جب سے مرغ زریاب نے
علمشاہ کو دیکھا ہو اُسوقت سے اُسکے دل مین ایک اُنس پیدا ہوا ہو وضع طرح بہت پسند
آئی ہو چونکہ بہادر دوست ہو اس سبب سے دل مین یہ کہ رہا ہو کہ اگر یہ جوان زیر ہو جائے
تو مین اسے اپنے لشکر کا سپہ سالار کرون میرے لشکر کی رونق ہو جائیگی اگر اسنے ہم سبکو
زیر کر لیا تو ضرور اسکا دین برحق ہو اور سب مذہب باطل ہین یہ تو یہ خیال کر رہا تھا اُدھر
علمشاہ نے جب سے اسکو دیکھا ہو بہت پسند فرمایا ہو دل مین فرماتے ہین کہ اگر یہ اطاعت
کرلے اور دین اسلام قبول کرلے تو سردار معقول ہو مثل بالاگرد وغیرہ کے اِنکو بھی
وضع اسکی بہت پسند آئی ہو القصہ بر سر مطلب کہ مضراب نے علمشاہ سے کہا کہ اب تو مین
جاتا ہون اور اِن سب امرون کو طے کرکے آتا ہون میرے آپ کے اچھی طرح فیصلہ
ہو جائے تو بہتر ہو علمشاہ نے جواب دیا کہ بہتر ہو مین بھی موجود ہون مین خود ہی چاہتا
کہ سب فیصلہ ہو جائے پس مضراب یہ سنکے اپنے ونگل پر سے اُٹھا اور علمشاہ وغیرہ سے
رخصت ہو کر مع اپنے رفیقون کے بیرون بارگاہ آیا اور مرکب پر سوار ہو کر طرف اپنے
لشکر کے چلا اِسکے جانے کے بعد علمشاہ نے دیو اسفنے سے فرمایا کہ ای تجیر تمھارا باپ
مرد معقول وصاحب انصاف ومرد جری بہادر دوست معلوم ہوتا ہو دیکھو پہلے تو کیسا گرم
ہوا تھا جب تمنے پورا واقعہ اپنا اور میرا بیان کیا تو کس طور سے اُسکا غصہ کم ہو گیا
اور اُسکو یقین ہوا کہ سچ کہتے ہو میرے کہنے پر تو اُسکو بالکل باور ہو گیا ضرور عنطاق نے
اور طور سے اِن واقعون کو بیان کیا ہوگا یہ امر ضرور ہو کہ اگر عنطاق نے اِنکار کیا تو اگر
مین غالب آیا تو میرے ہاتھ ایک سردار معقول آیا اور اگر مین زیر ہو گیا تو ضرور اسکا دین
قبول کرونگا دیو اسفنے نے عرض کیا کہ حضور ضرور غالب آئینگے حضور سے مریخ فلک
مقابلہ نہین کرسکتا ہو اگر ارشاد ہوگا تو مین اُسنے مقابلہ کرکے اُسکو زیر کرونگا علمشاہ نے
فرمایا کہ کبھی اِسکا خیال بھی نہ کرنا کہ مین تمکو مقابلہ کرنے دون اول تو وہ تمھارا باپ ہو یہ
کیونکر ہو سکتا ہو کہ بیٹے کو باپ سے لڑوا دون یا بیٹے کے ہاتھ سے باپ کو ذلیل کرا دون

دوسرے وہ سمجھے کہ گیا ہی کہ مین آپ سے امتحان کے طریقے سے مقابلہ کرونگا پھر مین کیونکر تمکو
اجازت دیسکتا ہون دیوانے نے عرض کیا کہ جو آپ کی مرضی مین آپ کا تابع فرمان ہون عظمتشاہ
نے فرمایا کہ اطمینان رکھو اب اسکا فیصلہ ہوا جاتا ہی تمھاری معشوقہ تمکو ملی جاتی ہی یہ سنتا تھا کہ
دیوانے کے چہرے پر ایک سرخی سی آگئی اور عرض کیا آپ کی مہربانی و عنایت سے بعید نہین
یہان یہ باتین ہو رہی ہین ادھر مضراب اپنے لشکر کی طرف چلا جاتا ہی دربار عنطاق کا
حال ملاحظہ ہو کہ عنطاق اہل دربار سے بیٹھا ہوا کہہ رہا ہی کہ بھائی صاحب گئے ہین یا تو وہ
دونون کو باندھکر لائین گے یا مار لائین گے کیونکہ بڑے بہادر ہین اور جری ہین اپنے
وقت کے رستم ہین مین نے دیکھو کس طریقے سے کہا ہی خیال تو کرو واقعہ تو وہی سب
بیان کیا مگر اپنی بات بالا رکھی اگر مین یہ بیان کرتا کہ مین نے قمری لے لی تھی اسپر یہ
فساد ہوا اور اسطور سے مین نے اسیر کیا تھا تو وہ ناراض ہوتے گو میرے باجگزار
ہین مگر اول تو میرے بزرگ ہین وقت انتقال کے والد بزرگوار انکے ہاتھ مین میرا ہاتھ
دے گئے تھے اور مجھکو انکے سپرد کر گئے انھون نے بھی کسی قسم کی میری پرورش مین اور
رموز کی پرورش مین کمی نہین کی جب مین سن و تمیز کو پہونچا میری سلطنت مجھکو دی اور اسی
طور سے خراج دینا گوارا کیا جسطور سے والد بزرگوار کو دیتے تھے اور میری ماتحتی کو
قبول کیا گو اکثر لوگون نے کہا کہ آپ بڑے ہین وہ چھوٹے ہین آپ اس ملک پر قابض
ہوجیے انکو اپنا ملک دیجیے انکو لازم ہی کہ آپ انکے خراج لین نہ کہ آپ انکو دین یہی جواب
دیتے تھے کہ وہ سلطنت انکے باپ کی ہی مین کیون قبضہ کرون حق حقدار کو پہونچنا چاہیے
مین نے ماتحتی اور خراج گذاری قبول کی تو کیا نقصان ہی ہم انکے ماتحت نہین ہین اس ملک کے
ماتحت ہین مین اس ملک پر قبضہ کرکے بدنام ہون یہ مجھسے نہ ہوگا ایسے انصاف پسند ہین مین سچ
کہتا ہون کہ اگر قبضہ کر لیتے تو مین انکا کچھ نہ کر سکتا تھا نہ مین لڑ سکتا تھا نہ مقابلہ کر سکتا تھا نہ اب
لڑ سکتا ہون گو میرے پاس لشکر بھی زیادہ موجود ہی اور ملک بھی مگر اسپر بھی نہین لڑ سکتا ہون
یہ صرف انکی لیاقت و بزرگی ہی کہ وہ مجھکو اپنا شہنشاہ جانتے ہین اور میرا لحاظ و پاس کرتے
ہین تم سب نے دیکھ لیا کہ میرے لیے اپنے فرزند سے بگڑ گئے اور اسکا سر لینے کو گئے ہین

میری شراکت کی اور اُسکی شراکت نرکی ایسے لوگ بہت کم ہوتے ہین یہ صرف اُنکی محبت واخلاص
کا تقاضا ہی مین اُنکو بجاے باپ کے خیال کرتا ہون اور وہ مجھکو بجاے فرزند کے عنطاق نے
جو یہ اہل دربار سے کہا سب نے کہا کہ بجا ارشاد ہوا واقعی وہ ازحد آپ سے محبت کرتے ہین
اور جس امر کے قصد سے وہ گئے ہین سوائے اُنکے دوسرا نہین کر سکتا ہو کہ دوسرے کے
لیے اپنے فرزند کو قتل کرے گو فرزند کیسا ہی نالایق وننگ خاندان ہو باپ کبھی اپنے
فرزند کا دشمن نہو گا مگر سوائے اُنکے یہ بھی آپ کے سبب سے ہی ایسی ہی محبت وہ ایسے
رکھتے ہین جو اِس امر پر آمادہ ہوے عنطاق نے کہا کہ یہ امر ضرور خیال و غور کرنے کا ہی مین
اُنکا ایک تو یون ہی تابع حکم تھا اب اور بھی زیادہ تر ہو جاؤنگا اور مجھکو لازم ہی کہ اب
اُنکے ساتھ مثل فرزندون کے برتاؤ کرون تاکہ وہ اپنے فرزند کو فراموش کر جائین یہ باتین
ہو رہی تھین کہ مضراب کج کلاہ راہ کو طی کر کے اپنے لشکر مین آیا داخل بارگاہ ہوا مگر حالت
یہ تھی کہ غصہ سے ابرو پر بل چہرہ غصے سے لال کانپتا ہوا چلا آتا ہی ہر مرتبہ تلوار کے قبضے کیطرف
دیکھتا ہی اِس صورت سے سامنے عنطاق کے آیا بری کراہیت سے ذنگل پر بیٹھا اُسکے سردار
بھی بیٹھے ایک مرتبہ عنطاق کی طرف مخاطب ہو کر بولا کہ کیون ای عنطاق شاہ تنے اور
میرے لڑکے سے سبب دشمنی وہی ہی جو کہ آپ نے بیان کیا تھا اِسکے علاوہ اور کوئی سبب تو نہین
ہی اور تمنے پسر حمزہ کو یہ جرأت وجوانمردی اسیر کیا یا اور کسی طور سے دوسرے یہ امر ہی کہ تم
میرا فرزند ہی یا نہین اور میرا النطفہ ہی یا نہین تمھارا حقیقی بھانجہ ہی یا نہین اُسکے حسب ونسب
مین کوئی فرق ہی اُسمین کوئی عیب ہی چور ہی قمار باز ہی جو عیب ہو بیان کرو بہت جلد یہ جو مضراب
نے کہا اور تیوری پر بل ڈالکر اس طور سے یہ تقریر کی کہ عنطاق و اہل دربار کے حواس
جاتے رہے اور ہر ایک یہ خیال کرنے لگا کہ یہ تو اِس قصد سے گئے تھے کہ یا تو مین
دیوانے کو لا کر تمسے ملا دونگا اور پسر حمزہ کا سر لاؤنگا یا دیوانے کا بھی اُسکے ہمراہ سر لاؤنگا
یا وہان سے جو آئے تو عجب رنگ ہی غصہ چہرے سے پایا جاتا ہی معلوم ہوتا ہی کہ اُن
لوگون نے کچھ فقرہ دیا اُسوقت اُنکی بہادری وجوانمردی مین فرق آگیا ورنہ جو یہ قصد کرنے
سے تھے بدون اُسکو پورا کیے ہوے نہین چھوڑتے تھے یہ کیا ہوا عنطاق عالم سکوت مین بیٹھا ہی

حمزہ نے پورا پورا حال بیان کر دیا اِسی پر اُنکو غصہ ہی مین کیا جواب دون مین نے اور طریقے
سے بیان کیا تھا اپنی بات بالا رکھی تھی اب میرا وہ بیان دروغ ہوا جاتا ہی کیا تدبیر کرون یہ تو
اپنے دل مین یہ سوچ رہا ہی اُدھر مضراب نے عنطاق سے کہا کہ آپ سچا سچا واقعہ جو کہ میرے
فرزند کا ہی اور جو سبب دشمنی کا ہی وہ سب بیان فرمایئے اور پسر حمزہ کے بھی واقعہ سے آگاہ فرمایئے
اس فقرے سے کچھ حاصل نہ ہوگا کہ جو کہ بیان کیا گیا ہی عنطاق نے جواب دیا کہ جو کچھ مین نے
بیان کیا ہی وہ سب سچ ہی اور بالکل جھوٹ نہین ہی اور جو اُن سب نے بیان کیا ہی بالکل جھوٹ
ہی اور آپ کو فقرہ دیا ہی صرف بلا ٹالنے کو مضراب نے کہا کہ کبھی ایسا نہین ہی کیونکہ اُسکے
دل کو یقین ہو گیا تھا کہ یہ جو واقعہ بیان کیا جاتا ہی بہت سچ ہی اور عنطاق نے دروغ بیان
کیا ہی مین نہ مانونگا مجھسے پوشیدہ کرنے کی کیا ضرورت تھی یہ خیال نہ کیا کہ یہ امر ضرور ظاہر ہوگا
اور تمھارے اِس کہنے سے اور بھی ثابت ہو گیا کہ اِس واقعہ کے سوا دوسرا بھی واقعہ ہی
اور جو تمنے بیان کیا کہ جو اُن لوگون نے بیان کیا وہ سراسر جھوٹ ہی عنطاق نے جواب دیا
کہ مین نے اِس خیال سے کہا کہ پسر حمزہ دروغ گو و کاذب و فقرہ باز ہی پس اُسنے ضرور کوئی
نہ کوئی فقرہ دیا ہی اپنی جان بچانے کو جبپر آپ کو غصہ آیا ہی اور بدون اپنے مقصد کو حاصل کیے
ہوے واپس آئے مین کیا بیان کرون سوا اُس واقعہ کی جو کہ مین نے بیان کیا ہی مضراب نے
کہا کہ تم بالکل جھوٹ کہتے ہو مین سب حال سے آگاہ ہون اِس امر سے کیا حاصل کہ پوشیدہ کرتے
ہو تم نہ بیان کروگے تو مین خود بیان کرونگا اور جو مین نے سُنا ہی وہ سچ ہی اور جو تمنے
مجھسے بیان کیا ہی وہ سب جھوٹ ہی صرف درمیان میرے اور میرے فرزند کے عداوت ڈالنے
کے لیے سوا اب یہ امر غیر ممکن ہی اگر تم میرے کہنے پر عمل نہ کروگے تو نہ مین تمھاری شرکت کرونگا
اور نہ اُسکی شراکت کرونگا تم دونون باہم سمجھ لو مین اپنا لشکر لیکر واپس جاؤنگا مین تم ایسے
جھوٹون کا شریک نہین ہوتا ہون نہ مین جھوٹا ہون نہ جھوٹ کو پسند کرتا ہون عنطاق کو
یہ امر بہت ناگوار گذرا دل مین اِسنے خیال کیا کہ جہانتک ہم اِن کی بزرگی کا پاس کرتے ہین
وہانتک یہ ہمکو دباتے ہین کیا مین کوئی اُنسے کم ہون مین شہنشاہ ہون یہ میرے باج گذار
ہین مین اُنکا باج گذار نہین ہون جو بیکار کا دباؤ اُٹھاؤن میرے پاس اُنکے لشکر سے لشکر

بھی زیادہ ہی یہ سب بادشاہ جو کہ اسوقت موجود ہین میرے تابع فرمان ہین یہ میرا بنا کیا لین سے
بگاڑین گے اپنے منھ کی کھائین گے مروت کی اور بزرگی کی حد ہوچکی اب کہانتک مروت کرون
وہ تو بیکار کو بگڑے جاتے ہین انکا لڑکا تو بچا ہی اور ہم جھوٹے ہین سر دربار مجھکو کاذب بنایا
کوئی پاس و لحاظ اس امر کا نہین کیا کہ آپ سے ہم باج گذار ہین گو بزرگ ہین مگر اِسوقت تو مجھے
زیادہ مرتبہ رکھتا ہے یہ دبدبہ و مجھکو ذلیل کیا راوی کہتا ہو کہ یہ خیال کرکے عنطاق کو حد سے
زیادہ غصہ آیا مگر اُسوقت غصہ کو ٹال کر مضراب سے کہا کہ آپ بیان کرین کہ اُن لوگون نے
آپ سے کیا بیان کیا ہو مین بھی تو سنون اور اسکا جواب دون دیکھون کہ سچ بیان کیا کہ جو
میرے اُنکے بیان مین کسقدر فرق ہی مضراب نے کہا کہ وہ سب جھوٹ ہی اور تم یہی جواب
دوگے کہ سب جھوٹ بیان کیا ہی خیر سنو یہ کہکر جو واقعہ دشمنی و عداوت کا دیوانے نے
بیان کیا تھا وہ سب بیان کیا اور جو واقعہ علمشاہ نے اپنا بیان کیا تھا وہ سب بیان کیا
اور کہا کہ یہ تمھارے نزدیک جھوٹ ہی اور میرے نزدیک ضرور سچ ہی عنطاق نے سب
حال سُنکے جواب دیا کہ جو کچھ آپ کے فرزند نے سبب دشمنی و عداوت بیان کیا وہ بالکل
جھوٹ بیان کیا اور جو پسر حمزہ نے اپنے اسیر ہونے کی بابت کہا بالکل جھوٹ ہی کوئی
قمری اُسکے پاس تھی نہین نے ہان اُس سے صرف بابت دین و مذہب کے مقابلہ ہوا
میرے سردارون نے اُسکو اسیر کرلیا وہ ایک اُسکے ہاتھ سے مارے گئے مضراب نے
جواب دیا کہ ہمنے مان لیا کہ میرے فرزند نے بے وجہ تمسے دشمنی کی اور تمھارے قیدی کو
رہا کرکے لیگیا اور جسقدر اُسنے مجھسے بیان کیا وہ سب جھوٹ ہی اور تمھارا بیان سچ ہی اب
مین خود تمسے اس امر کی درخواست کرتا ہون کہ اپنی دختر کی شادی میرے فرزند کے
ساتھ کردو تم اُسکے حسب ونسب و افعال و اطوار سے بخوبی واقف ہو نہ تمکو دریافت
کرنے کی ضرورت ہی نہ مجھکو بس تمکو کیا عذر ہی جو عذر ہو بیان کرو کسی امر کا پاس لحاظ نہ کرنا
اسوقت خردی بزرگی کا کچھ خیال نہ رکھنا کیونکہ اسوقت بیرے تمھارے مخالفانہ گفتگو ہی یہ
امر تو یون طے ہوا اب رہی یہ بات کہ جو واقعہ پسر حمزہ نے کہا ہی تم اُسکو بھی کہتے ہو کہ جھوٹ ہی
ہمنے اِسکو بھی قبول کرلیا اور تمھارے ہی قول کو سچا باور کرلیا اور اُسکو جھوٹا جانا اور تم

بمردی و مردانگی پسر حمزہ کو اسیر کیا تھا اب ہم اس امر کو یون طے کرتے ہین کہ پسر حمزہ کہتا ہی
کہ مین موجود ہون جو لشکر عنطاق مین سردار زبردست و پہلوان قوی ہیکل ہو جسکی
ذات پر عنطاق کو بھروسا ہو کہ یہ مجھکو زیر کرلیگا اُس سے اور مجھسے مقابلہ کرائے کیون
بندگان خدا کا خون طرفین سے بہے اگر وہ مجھکو زیر کرے تو مین عنطاق کی اطاعت کرلون
دین اسلام کو ترک کرون اگر مین اُسکو زیر کرلون تو عنطاق میری اطاعت کرے
اور میرا دین و مذہب قبول کرے اسکی بابت کیا جواب دیتے ہو آیا یہ اسکا قول سچا
اور درست ہی اور لایق قبول ہو یا نہین میرے نزدیک تو وہ بہت درست کہتا ہو اور
اُسکی راے صائب ہو اسمین دو ایک قسم کا نفع ہی اول تو یہ امر ضرور ہی کہ طرفین کے
اہل لشکر کی جان بچتی ہو لشکر قتل و غارت سے محفوظ رہتا ہو لشکر کی قوت کم نہین ہوتی
ہو دوسرے یہ امر ہی کہ بہت جلد ایک امر کا فیصلہ ہوتا ہی جبکہ تم اُسکو اسیر کرچکے ہو اُسکی
قوت و طاقت کا حال بخوبی تمکو معلوم ہو بس اب اُسکا اسیر کرنا کتنی بڑی بات ہی بقول
کسے زدہ را بنیوان زد کا نقشہ ہو تیسرے یہ امر ہو کہ ایک بہت بڑا بہادر وجری شریک
ہوتا ہو کہ جسنے اکثر ملک تنہا فتح کیے ہین جسکے نام کے سکے بیٹھے ہوے ہین دلیرون کے
دلون پر اب دونون باتون کا جواب دو عنطاق نے جواب دیا کہ جو کچھ آپ نے کہا
مین نے بگوش دل سُنا میرے اوپر کیا منحصر ہو میرے اہل دربار نے سُنا مجھکو اسقدر
مہلت دی جائے کہ مین باہم اپنے مشیرون سے دونون امرون مین مشورہ کرلون
تو پھر جواب دون مضراب نے کہا کہ پھر کب مشورہ کروگے اول تو یہ امر کوئی ایسی مشکل
نہین ہی کہ جس مین مشورے کی ضرورت ہو تم خود جواب دیسکتے ہو اور جو تمکو منظور ہوگا
اور جو تمھاری راے ہوگی وہی سب کی راے ہوگی کیونکہ تم سب کے حاکم اعلیٰ ہو مشورہ
کی کیا ضرورت ہو عنطاق نے کہا کہ وہ امر بہتر ہوتا ہی کہ جو مشورے سے کیا جائے اور
وہی بات بہت درست ہوتی ہو اور وہی انتظام ٹھیک ہوتا ہی جو دس کی راے
سے ہوتا ہو کیونکہ ایک راے ایک ہی اور دس کی راے سے دہ چند زیادہ ہوتا ہی
مضراب نے سُنکر جواب دیا کہ بہتر ہو مگر یہ تو فرمائیے کہ کب جواب دیجیے گا عنطاق نے کہا

کہ کل اِسکا جواب ضرور دونگا مضراب نے کہا کہ یہ امر غیر ممکن ہی اسیوقت مشورہ کر کے
جواب دیجیے کوئی ایسا امر اہم نہین ہی کہ اِسمین بڑے بڑے عقلا جمع کیے جائین اُنسے رائے
لیجائے مین وعدہ کر آیا ہون کہ مین اِن سب باتون کا جواب ابھی آکر دونگا بس مہربانی کر کے
اِسیوقت جو کچھ جواب دینا ہو دیجیے ٹالیے نہین مجھے بھی ایسے فقرے بہت سے آتے ہین جنسے
اُنسے جھوٹا ہونگا مین جواب اسیوقت لونگا عنطاق نے کہا کہ آپ برہم نہ ہون مین جواب
دیتا ہون یہ کہکر تخت پر سے اُٹھا اور ایک خیمے مین گیا جو کہ اسکے مشورہ کا رہتے اُنکو طلب
کیا وزیرون کو امیرون کو اور جو بادشاہ کہ برائے کمک آئے تھے سب کو طلب کیا انجمن
مشاورت آراستہ کی شمع رائے کو روشن کیا جب سب آچکے اُسوقت عنطاق نے اُنکی طرف
دیکھکر کہا کہ آپ لوگون نے سُنا جو مضراب کج کلاہ نے کہا مین تو یہ چاہتا تھا کہ مین اصلی
واقعہ نہ بیان کرون اور مین نے اپنے امکان بھر دوسرے طریقے سے بیان کیا مگر
وہان جاکر سب حال سن لیا اُنھون نے سب حال صاف صاف کر دیا اِسی سبب سے
مین چاہتا تھا کہ یہ وہان نہ جائین مگر نہ مانا آپ سب صاحبون نے دیکھا کہ وہان سے
آکر کیسی تقریر کی اب آپ لوگ یہ بتائین کہ مین کیا جواب دون اول تو مجھکو کسی طور سے
یہ تقریب منظور نہین ہی چاہے وہ خوش ہون چاہے ناراض ہون مین ضرور انکار کرونگا
مین کوئی اُنکا دیا نہین کھاتا ہون اُنکا ماتحت نہین ہون وہ میرے باج گذار ہین مین
اُنکا باج گذار نہین ہون یہ میرے ماتحت ہین مین اُنکا ماتحت نہین ہون مین جو دیتا تھا
تو صرف اِس سبب سے کہ اُنھون نے مجھے پرورش کیا ہی اور میری حکومت مجھکو بخش
دیبی ہی کچھ خیال نہ کیا کہ مین بزرگ ہون مین کیون باج دون مگر اب محبت فرزندین اُنھون نے
مجھکو سر دربار ذلیل کیا اور دروغ گو کہا اور اصل مین جھوٹ بھی بولا تھا تو اُنکو زیبا تھا کہ یون
باعلان نہ کہتے یہ امر مجھکو بہت ناگوار ہوا اور کیون نہ ہوتا مین کوئی اُنکا ذلیل نہین ہون مین
شہنشاہ ہون آپ سب لوگ میرے ماتحت ہین اگر میری شراکت نہ کرینگے تو کیا میرا نقصان
ہی کوئی مین نے آپ کے بھروسے پر یہ لشکر کشی نہین کی ہی اگر بگڑ جائینگے تو مین اُنسے
بھی مقابلہ کر لونگا میرے پاس لشکر کثیر ہی وہ نہ معلوم اپنے دل مین کیا خیال کرتے ہین

یہ اچھا دباؤ ہی کہ اپنی لڑکی کی شادی میرے لڑکے کے ساتھ کردو تو ہم شریک ہوتے ہین ورنہ شرکت نہین کرینگے وہ نکرین مین تو جواب صاف دونگا تم سب کی کیا راے ہی آج تو یہ دباؤ ہی اور کل یہ ہوگا کہ اپنی جورو کو میرے حوالہ کردو تو ہم شراکت کرینگے ورنہ دست بردار ہوتے ہین واہ کیا خوب پرسون یہ ہوگا کہ تم تخت پر سے اُتر کھڑے ہو میرے حوالے کردو تو مین اسیکا ہوگیا کوئی چیز نہ تمھارا آج انکا دباؤ اُٹھاؤن کل دوسرون کا یہ مجھسے نہ ہوگا چاہے وہ شرکت کرین چاہے نہ کرین تم سب یہی بتاؤ کہ تمھاری کیا راے ہو سب نے یہی جواب دیا کہ یہی امر مناسب ہو کہ انکار کیا جاے ہم دونون لشکرون سے سمجھ لین گے کوئی حلوا نہین ہین کہ وہ ہمکو کھا جائین سگے عنطاق نے دیکھا کہ جب سب کی یہی راے ہو تو کہا اب مین جا کر صاف جواب دیتا ہون رہا یہ امر کہ اُنھون نے کہا ہی کہ پسر حمزہ کہتا ہو کہ جو کوئی سردار زبردست اور قوی اُنکے لشکر مین ہو اور جسپر اُنکو بھروسہ ہو اور انکا بچا ہوا بہادر ہو اوس سے اور مجھسے مقابلہ کرائین گروہ مجھکو زیر کرلے تو مین عنطاق کی اطاعت کرون اور اُسکا دین قبول کرون ورنہ مین جب اُسکو زیر کرلون تو عنطاق میری اطاعت کرے اور میرا دین قبول کرے اِسکا مین یہ جواب دونگا کہ یہ امر مجھکو ہرگز ہرگز منظور نہین ہو کہ ایک کے زیر ہوجانے سے مین تمام لشکر و اہل شہر کو اِس امر کا پابند کرون کہ وہ اپنا دین آبائی ترک کرین کوئی اسکو قبول نہ کریگا نہ مجھکو منظور ہو مین تو مقابلہ کرونگا جسکی فتح ہو تم سبکی کیا راے ہو جو تمھارے سب کے دل مین ہو اُسکو ظاہر کرو اور صاف صاف کہو عنطاق نے یہ جو کہا سب نے جواب دیا کہ یہ راے آپ کی بہت خوب ہو اور ہم سب کو یہی مرغوب ہو یہ کسی طور سے نہین ہوسکتا ہو کہ مقابلہ نہ کیا جاے یہ امر ضرور ہو کہ لشکر کثیر دیکھکر اُن سب کے رنگ چھوٹ گئے خیال کرلیا کہ ضرور اُنکی فتح ہوگی تو یہ طریقہ نکالا ہم ایسے نادان نہین ہین کہ اُنکے کہنے پر عمل کرین جب یہ راے ہوچکی اور قرار پاگئی عنطاق وہان سے اُٹھکر بارگاہ مین آیا تخت پر بیٹھا سب اُمرا اپنے اپنے مقام پر بیٹھے عنطاق نے مضراب کی طرف رخ کرکے کہا کہ آپ کی پہلی بات کا تو یہ جواب ہو کہ ہمکو اُس دیوانے کے ہمراہ شادی کرنا کسی صورت سے قبول نہین ہو گو یہ امر ہو کہ نہ تو اُسکا خاندان برا ہو نہ وہ خود برا ہو مگر وہ بسبب دیوانے پن کے ہم انکار کرتے ہین دوسرے یہ امر ہو کہ اُسنے دین آبائی ترک کرکے خداپرستی قبول کی بہت بڑی وجہ اب تو یہ ہو آپ کو اختیار ہی

ہم اس امر کو کسی طور سے قبول نہین کر سکتے ہین پسر حمزہ کی بات کا یہ جواب ہو کہ کوئی اس امر پر رضامند نہین ہوتا ہی کہ ایک کے زیر ہو جانے سے ہم سب یہ خیال کر لین کہ ہم زیر ہو گئے اور یہ ہمپر غالب آگیا اتفاق ہو کہ وہ پسر حمزہ سے کم قوت ہو اور ہمارے نزدیک بہت زیادہ ہو تو ہم کیا کرین ہم اس سے مقابلہ کرین گے ہمکو یہ امر بھی منظور نہین ہو اب آپ کو اختیار ہو ہمارے شراکت فرمائیے چاہے نہ فرمائیے ہم وہ امر کبھی نہ قبول کرینگے کہ جسکو عقل باور نہ کرتی ہو یہ جو عشاق نے کہا مضراب کی فرط غیظ و غضب سے یہ حالت ہوئی کہ مانند بید کے کانپنے لگا اور برہم ہوکر جواب دیا کہ ثابت ہو گیا کہ وہ دونون سچے ہین اور تو جھوٹا ہو ضرور میرے فرزند نے درخواست کی تھی تو نے انکار کیا اور ضرور پسر حمزہ کو یہ نامردی اسپیر کیا تم سب اس امر کو بھولے ہو کہ ہمارے پاس لشکر کثیر ہو ہم ظفریاب ہونگے یہ امر دل سے دور رکھو کہ تم اسپیر بدون کسی مکر و دغا کے فتح پاؤ گے کو یہ غیر ممکن ہو یا تو عیار دن سے اسپیر کراؤ گے یا رموز ہمے اسپیر کر لیگا جیسا کہ سابق مین ہوا تھا پس معلوم ہوا کہ تم نامرد ہو مین بہادرون کا شریک ہون نامردون کا شریک نہین یہ خیال تمھارا بیجا ہو کہ ہم لشکر کثیر رکھتے ہین ضرور غالب آئینگے ان لوگون کے نزدیک اگر ایسے لشکر کرورہون تو بھی کچھ نہین اُنکے ایک حملہ مین فرار کر جائیگے پس یہ بھی منظور خاطر ہو کہ اہل لشکر کا خون ناحق ہو اور جب ہم ایسے برے ہین کہ ہمارے فرزند کے ساتھ اپنی لڑکی کو کتخدا نہین کر سکتے ہو تو ہمکو کیا ضرورت ہو کہ ہم تمھاری شراکت کرین جبکہ ہم غیر ہین اگر ہم کسی غیر کی شراکت کرین تو اسپر ہمارا احسان ہو اور وہ ہمارا ممنون ہو یہ ایسی عزیزداری سے باز آئے اس محنت اور مشقت کا نتیجہ ہو جو ہمنے تمھارے ساتھ کی اور مین نے جو کچھ کیا برا کیا اگر مین خود اس حکومت پر قابض ہوتا تو کیا کوئی میرا بال کر سکتا مگر مین خلاف انصاف سمجھا اور مین نے باج دینا مثل سابق کے قبول کیا اگر اسی طرح کو برتتا اُسکا انجام یہ ہوا یہ کہکر اُٹھ کھڑا ہوا اور اپنے سردارون سے کہا کہ مین تو جاتا ہون یہان مجھکو بیٹھنا بھی ناگوار ہو کیونکہ یہ سب لوگ نامرد و نامنصف ہین تم سب میرا لشکر اسیوقت لیکر یہان سے چلے آؤ نہ مین آپ کی شراکت کرونگا نہ اُنکی الگ اُترونگا دونون کے مقابلہ کا تماشہ کرونگا کہ دیکھون یہ کیونکر غالب آتے ہین اور کیونکر مقابلہ کرتے ہین ہمکو بھی دیکھنا

اگر وہ غالب آئے تو مین ضرور انکا شریک ہون کہ وہ بہادر ہین اور اگر یہ غالب آے تو ہین اپنے ملک کو چلا جاؤنگا اور اپنے فرزند کو لیتا جاؤنگا اگر اُسنے اپنا دین آبائی پھر اختیار کر لیا تو عنطاق سے مقابلہ کرکے اور اُسکی شادی عنطاق کی دختر کے ساتھ ضرور کرونگا یہ کہکر باعلان اُسیوقت مع سردارون کے بارگاہ کے باہر آیا عنطاق نے یہ بھی نہ خیال کیا کہ کون بگڑ کر چلا گیا بلکہ یہ کہا کہ خوب ہوا جو یہ چلے گئے یہ تو بڑے جوانمرد و بہادر ہین ہم نامرد ہین ہم دیکھتے ہین کہ یہ ہے زبردستی شادی کرا تو لین گے کیا خوب خبر ہو کہ دیوانے کے ہمراہ شادی کردو یہ کہکر عنطاق تو اور باتین کرنے لگا مضراب جو بیرون بارگاہ آیا اُسی وقت اپنے لشکر کو حکم کوچ کا دیا فوراً لشکر تیار ہو گیا خیمے و بارگاہ وغیرہ اسیوقت اُکھڑ وا کر بار کی گئین عنطاق کو اُسی دم خبر ہوئی کہ میان مضراب مع لشکر کے جاتے ہین عنطاق نے کہا کہ جانے دو خسکم جہان پاک بقول کسے شعر بلبل برداشت آشیان را ہا گل گفت کہ خسکم و جہان پاک ہوا میرا لشکر پاک ہو گیا مین کیا آپ کے بھروسے مقابلہ کرنے نہین آیا تھا اگر یہ بھی مقابلہ کرینگے تو اُنسے بھی لڑونگا اور آپ کو بھی شکست دونگا یہ بھلا مجھسے کیا لڑ سکتے ہین تمام ملک پر اِنکے بھی قبضہ کرلونگا بھاگتے راہ نہ ملیگی ابتو بگڑی ہی اُدھر جب خیمے وغیرہ بار ہو چکے مضراب اپنے کل ایک لاکھ لشکر کو ہمراہ لیکر لشکر عنطاق سے نکل آیا اور ایک سمت الگ دونون لشکرون سے اپنے لشکر کو اترنے کا حکم اور سردارون سے یہ کہکر کہ مین جاکر پسر حمزہ کو جواب دے اون اور اُسکا مین خود امتحان کرلون تو مجھکو اطمینان ہو جائے یہ کہکر روانہ ہوا طرف لشکر اسلام کے اور چند سردارون کو بھی ہمراہ لے لیا یہ تو اُدھر کو جاتا ہی یہان سردارون نے مقام مناسب دیکھکر خیمے وغیرہ برپا کیے بارگاہ آراستہ کی لشکر اُترا چھاؤنی لشکر کی ہو گئی اُدھر ہرکارون نے عنطاق کو خبر دی کہ مضراب کج کلاہ جو آپ کے لشکر سے گئے تو علیحدہ آپ کے لشکر سے اور پسر حمزہ کے لشکر سے اُترے سردارون کو لشکر کے فروکش کرانے کا حکم دیکر خود مع چند سردارون کے پاس پسر حمزہ کے اِسلیے گئے ہین کہ جواب جو کچھ آپ نے دیا ہو دیدون عنطاق نے کہا کہ کچھ پرواہ نہین ہو مگر تم لوگ ایک کام کرو کہ ذرا جاکر خبر تو لاؤ کہ وہان کیا گفتگو ہوتی ہو ہرکارون نے کہا کہ بہت خوب اُسی وقت ہرکارے روانہ ہوسے ہرکارے تو اُدھر سے

جاتے ہین اور مضراب اپنے لشکر سے اُدھر ہرکاران لشکر اسلام جو کہ یہان موجود تھے انھون نے
یہ سب تقریر سنی اور سب حال دیکھا اور یہ بھی دیکھا کہ مضراب ہمارے لشکر کی طرف جاتا ہو اور قصد
امتحان کا رکھتا ہو فوراً روانہ ہوے یہان دربار آراستہ تھا علمشاہ دیوانے سے فرمارہے
تھے کہ ابھی تک مضراب کج کلاہ تمھارے والد نہین آئے نہ معلوم عنطاق نے میرے سوال
کا کیا جواب دیا کہ ہرکارون نے حاضر خدمت ہوکر مجراگاہ پر سے مجرا کیا دعا و ثناے شاہی بجالا کر
عرض کی کہ ہم غلام بارگاہ کفار مین حاضر تھے کہ مضراب آپ کی خدمت سے رخصت ہوکر پہونچا
یہ تقریر اُسنے کی یہ کہکر کل تقریر مضراب کی بیان کی اُسکے بعد اور جو واقعہ گذرا تھا وہ بیان
کیا اور عنطاق کا جواب بابت دو امرون کے مضراب کا مع اپنے لشکر کے برہم ہوکر اُسکے
لشکر سے چلا آنا اور علحدہ لشکر کو اُترنے کا حکم دینا اور خود برائے جواب دینے اور امتحان
کرنے کے اُسکا اُدھر آنا بیان کیا علمشاہ نے جو سُنا کہ یہ تقریر ہوئی اور یہ جواب ملا اور مضراب
نے اُنکی شرکت ترک کی اور ادھر کو آتا ہو دیوانے سے اور سب سردارون سے فرمایا کہ برائے
استقبال جاؤ اور بہ عزت و حرمت لاؤ کیونکہ یہ مرد بہادر و لایق ہو اور بڑا منصف مزاج معلوم
ہوتا ہو یہ جو حکم دیا دیوانہ سردارون کو لیکر بیرون بارگاہ آیا اور مرکب پر سوار ہوکر براے
استقبال چلا تھوڑی راہ طے کی تھی کہ دیکھا مضراب مرکب پر سوار مع سردارون کے ادھر
کو چلا آتا ہو جب قریب پہونچے ایک دوسرے کے مقابل ہوا دیوانہ مرکب پر سے اُتر پڑا
کیونکہ علمشاہ کا حکم تھا سب سردار اُترے دیوانہ قریب باپ کے آیا سلام کیا اُسنے دعا کی
اور قسم دیکر مرکب پر سوار کیا اُسکے ہمراہ قریب بارگاہ کے آیا دیوانہ و سرداران سب کو
لیکر مرکبون پر سے اُتر کر داخل بارگاہ ہوے مضراب نے علمشاہ کو سلام کیا علمشاہ نے
جواب سلام دیا کرسی مرحمت فرمائی مضراب مع سردارون کے بیٹھا دیوانہ و سردار اپنے
اپنے مقام پر بیٹھے جب سب بیٹھ چکے اُسوقت علمشاہ نے ساقی کو اشارہ کیا اُسنے سبکو
شراب ناب سے سیراب کیا جام مے گردش مین آیا جب شراب خواری سے مہلت ہوگئی تو
اُسوقت مضراب نے دیوانے یعنی اپنے فرزند کی طرف دیکھکر کہا کہ پہلے مجھکو تمھارے
قول کا یقین نہ تھا مین نے دل مین خیال کیا تھا کہ تمنے جھوٹ کہا ہو مجھسے فقرہ کیا بدون

دریافت کے یقین کرنا خلاف عقل ہی مگر مجھپر ثابت ہوگیا کہ جو کچھ تمنے کہا تھا سب سچ ہی کیونکہ مین نے
خود اپنی زبان سے درخواست کی اسپر اُسنے انکار کیا اِس انکار سے ثابت ہوگیا پس جو کچھ
تمنے کیا خوب کیا اور بہت مناسب کیا ایسے کی سزا ایسی ہی لازم ہی مین اُسکی شرکت سے دستبردار
ہوگیا اور نہ تمھاری شرکت کرونگا صرف تمھارے اور اُنکے مقابلے کا تماشہ دیکھونگا مین ایسے
کی شرکت نہین کرتا ہون کہ جسکو عزیزداری کا پاس نہ ہو یہ کہکر سب تقریر اور گفتگو اپنی اور
عنطاق کی مجھسے بھی بیان کی اور دیوانے سے کہا کہ اب تمکو اختیار ہی مجھکو کسی امر مین دخل
نہین ہی تم جانو اور عنطاق جانے مجھکو جو مناسب تھا وہ مین نے کیا دیوانے نے جواب دیا
کہ خیال تو فرمائیے کیا میرا سر پھر اتھا جو مین بیکار کو دشمنی پر کمر کستا اور دشمنی کرتا جب ایسا ہی
پریشان ہوا تو یہ امر کیا خیر شکر اِس امر کا ہی کہ میرے خدا نے مجھکو آپ کے روبرو سچا کیا اور
میرا دشمن جھوٹا ہوا اب مین دیکھتا ہون کہ عنطاق یہان سے بدون عقد کیے ہوے زندہ
واپس جاتے ہین اگر عقد کر دینگے اور دین اسلام قبول کرینگے تو جان بچیگی ورنہ محال ہی
یہ انکا لشکر کیا مال ہی آپ ملاحظہ کرینگے کہ طالب امان ہونگے اور امان نہ ملیگی وہ لشکرو
سپاہ کے بھروسے پر بھولے ہین خدا مالک ہی ہمیشہ تھوڑے کو بہت پر ظفر حاصل ہوتی ہی اور
مضراب نے یہ سنکر کہا کہ خیر تمکو اختیار رہی یہ کہکر علمشاہ کی طرف متوجہ ہوکے کہا کہ آپ کے
سوال کا یہ جواب دیا ہی کہ ہمکو یہ منظور نہین ہی اِسکا بھی مجھکو یقین ہوگیا کہ اُسنے آپ کو بدنام
اسیر کیا تھا جو کچھ اُسنے مجھسے کہا تھا سابق مین وہ سب جھوٹ تھا اور جو آپ نے اِرشاد
فرمایا تھا وہ درست و بجا تھا وہ بالکل جھوٹا دروغگو ہی اب آپ کو اختیار ہی مین کسی امر مین
نہ بولونگا اِس امر کا مجھکو یقین ہوگیا ہی کہ عنطاق آپ کے ہاتھ سے مارا جائیگا ایسے نامرد کا
مرجانا بہتر ہی خوب ہو جو ایسے نامرد کی ذات سے دنیا پاک ہو یہ بدنام کرنے والا ہی اور سب
بہادرون کے نام کو ڈبونے والا ہی کیا عرض کرون عنطاق کے والد بزرگوار یعنی میرے
خسر ایسے بہادر و جری تھے کہ بہادر اُنکا نام لیکر تلوار اُٹھاتے تھے اُنکے نام کے سکے
ابتک پڑے ہوے ہین اُنکا فرزند ایسا نامرد نکلا مین نے اُسکی پرورش کی اگر مین جانتا
کہ یہ ایسا بودہ اور نامرد نکلےگا تو کبھی نہ پرورش کرتا ابتو جو کچھ ہوا وہ ہوا اب رہا یہ امر کہ میرے

آپ کے مقابلہ ہو تو مین اسوقت موجود ہون مقابلہ ہو جائے تو بہتر ہی کیونکہ اس امر کا فیصلہ ہونا
اچھا ہی مین آپ سے اقرار کر چکا ہون مجھکو اپنے قول کی پابندی ضرور ہی بسم اللہ اُٹھیے اور بیرون
بارگاہ تشریف لائیے مگر ایک امر اور عرض کرتا ہون وہ بھی سماعت فرمائیے اگر مین آپکو زیر کرونگا
تو آپ خود فرمائیے کہ مین اطاعت کرونگا دین اسلام ترک کرونگا اُس حالت مین جب مین زیر
کرون تو آپ ضرور اپنے قول کی پابندی فرمائینگے بس مین آپ کی طرف سے عنطاق سے
مقابلہ کرونگا کیونکہ وہ مجھ سے آپ کو طلب کریگا مین انکار کرونگا مقابلہ ہوگا مین سمجھ لونگا اور اگر
آپ مجھکو زیر کرین تو مین شرط کرتا ہون کہ بعد فیصلہ جنگ و پیکار عنطاق کے اور آپ کے
مین آپ کی اطاعت کرونگا اور دین اسلام بھی قبول کرونگا اگر آپ عنطاق پر اور اُسکے لشکر
پر غالب آئین گے اور اسوقت اِس امر کی آپ اُسکے فیصلہ تک تکلیف نہ دین اسکا سبب
یہ ہی کہ خدانخواستہ وہ آپ پر غالب آیا تو لوگ مجھپر طعنہ زنی کرینگے اور کہینگے کہ وہ کیسے بودے
تھے کہ زیر ہوگئے اور اطاعت بھی کر لی ہمنے اُسکو زیر کر لیا جسکی مضراب نے اطاعت
کی تھی اُس حالت مین عنطاق مجھ سے اطاعت کی درخواست کریگا اور یہ دلیل پیش کریگا
کہ تمنے جسکی اطاعت کی جب ہمنے اُسکو زیر کر لیا اور اُسپر فتح پائی تو پھر تمکو کیا عذر رہی اطاعت
کرنے مین مجھکو اُسکی اطاعت اب کسی صورت قبول نہین ہی بس اگر یہ شرط آپ کو منظور ہو تو
مین موجود ہون مجھ سے بعد فیصلہ معرکہ جنگ و پیکار عنطاق کی اطاعت کا بھی سوال فرمائیگا
اور ترک مذہب و ملت کا بھی گو مین خیال کرتا ہون کہ عنطاق کا آپ پر غالب آنا محال ہی وہ بھلا
آپ سے کیا لڑسکتا ہی مگر شاید ایسا ہو جائے جنگ دو سردارہ علمشاہ نے فرمایا کہ مجھکو یہ شرط
تمھاری بدل و جان قبول ہی چلو میرے تمھارے بیرون بارگاہ ابھی فیصلہ ہو جائے یہ فرماکر
علمشاہ اُٹھ کھڑے ہوے دیوانے سے فرمایا کہ لشکر مین ہمارے ندا کردے کہ جسکو ہماری
اور مضراب کج کلاہ کے مقابلہ کا تماشہ دیکھنا منظور ہو وہ آئے راوی بیان کرتا ہی کہ یہان
لشکر عنطاق کے ہرکارے و لشکر مضراب کے ہرکارے موجود تھے مضراب کے ہرکارون
نے جاکر اپنے سردارون سے کہا کہ تمھارے افسر سے اور رئیس حمزہ سے مقابلہ ہوتا ہی جلد
خبر لو اور مقابلہ کا تماشہ دیکھو کہ یہ معرکہ بھی لایق دید ہی یہ سُننا تھا کہ سب سردار مسلح و مکمل ہوکر

اور لشکر کو لیکر قریب لشکر اسلام کے آکر کھڑے ہوے ایک سمت صف باندھکر ادھر ہرکارے
بھی لشکر کفار کے موجود تھے خبر لیکر بھاگے عنطاق کو جاکر اس حال سے آگاہ کیا عنطاق نے
سردارون سے کہا کہ چلو ہم بھی اس مقابلے کا تماشہ دیکھین اور دیکھین کہ کون اطاعت کرتا ہی
کس کو غلبہ حاصل ہوتا ہو اور کون مغلوب ہوتا ہی یہ کہکر اٹھ کھڑا ہوا چتر زرین سرپر لگا ہوا تھا ایک
طرف کو اسکا بھی لشکر خبر پاکر آیا اور صف بستہ ہو کر کھڑا ہوا عنطاق نے دیکھا کہ ایک سمت کو لشکر
مضراب کھڑا ہوا ہی اُدھر ہرکارون نے علمشاہ نوجوان کو جاکر خبر دی کہ آپ کے اور مضراب
کے مقابلے کی خبر پاکر عنطاق مع اپنے کل لشکر و سردارون کے ایک طرف آکر موجود ہوا
برائے دید تماشہ جنگ اور ایک طرف لشکر مضراب کج کلاہ ہی علمشاہ نے مضراب سے
فرمایا کہ چلو بیرون لشکر چلکر ہم تم مقابلہ کرین تاکہ سب تماشہ دیکھین اور ہر ایک دیکھ لے کہ
کون غالب ہوا اور کون مغلوب آج ہماری تمھاری قوت اور طاقت کا امتحان ہی سب
لوگ دیکھین گے اور جو لشکر آکر فروکش ہوے ہین یہ بھی سب غالب و مغلوب کو دیکھ
لین تاکہ یہ کوئی نہ کہے کہ پسر حمزہ بودا اور نامرد ہی مضراب نے جواب دیا کہ جو آپ کی مرضی
اُدھر لشکر علمشاہ مین منادی نے ندا کر دی تھی سب لوگ موجود تھے بس علمشاہ سب
سردارون کو لیکر بیرون بارگاہ آئے مرکب پر سوار ہو کر بیرون لشکر آئے مضراب بھی ہمراہ
آیا علمشاہ نے اپنے لشکر کو ایک طرف صف آرا ہونے کا حکم دیا اور سردارون سے فرمایا
کہ تم لشکر مین رہو اور مضراب سے فرمایا کہ تم اپنے لشکر مین جاؤ اور وہان سے مسلح و مکمل
ہو کر میدان مین آؤ مضراب اپنے لشکر مین آیا اور سامان جنگ سے درست ہو کر مرکب
پر سوار ہو کر لشکر کو سردارون کے سپرد کر کے خود میدان کی سمت چلا عنطاق نے دیکھا
کہ لشکر اسلام بھی ایک طرف آکر صف آرا ہوا ادھر مضراب نے میدان جنگ مین آکے
پہلے خوب سلحشوری دکھائی بعد سلحشوری کے مبارز طلب کیا علمشاہ اپنے لشکر کو دیوانے
کے سپرد کر کے سب سردارون سے رخصت ہو کر میدان مین آئے آتے ہی تکاورزنی ہوئی
سب نے دیکھا کہ دس قدم مرکب مضراب کا پسپا ہوا اور چار قدم مرکب شاہزادے کا
اسی سے غالب و مغلوب کی تمیز ہو گئی یہ معرکہ جو واقع ہوا ہی نہ مخالفانہ ہی ذکر بطور امتحان کے

کیونکہ دونون لشکر نگران ہین دونون کو خیال ہی کہ ایسا نہ ہو کہ اِن سب کے روبرو ذلت حاصل
ہو مرکبون کو مسل کر رانون مین مقابل ہوے مضراب نے کہا کہ حربہ کیجیے علمشاہ نے فرمایا کہ
یہ اپنا دستور نہین ہی تم پہلے حربہ کرو جب تمھارے حربے سے بچونگا تو مین بھی حربہ کرونگا مین تم کو
قسم دیتا ہون تمھارے دین و مذہب کی کہ کوئی رعایت نہ کرنا ورنہ مین ناخوش ہونگا نہ مین کوئی
رعایت کرونگا مضراب نے جواب دیا کہ رعایت کی کیا ضرورت ہی کیا مین رعایت کرکے
اپنے کو سب کے روبرو ذلیل کرونگا مخالفانہ مقابلہ کرونگا یہ کہکر نیزہ اُٹھا کر سینہ بے کینہ شہزادہ
کو تاک کر وار کیا شاہزادے نے نیزہ کو نیزے پر روکا اور بلند کیا نیزہ بازی ہونے لگی
کوئی تیس تان کی ردوبدل ہوئی تھی کہ علمشاہ نے نیزے کا بند باندھا مضراب جو مرکب کو اُڑایا
صاف مضراب کے ہاتھ سے نیزہ نکل گیا دور جاکر گرا مضراب نیزہ بھر آب خجالت مین ڈوب
گیا نیزے کا نکلنا تھا کہ مضراب کو غصہ آگیا خیال کیا کہ پسر حمزہ نے اِن تینون لشکرون کے
روبرو میرا نیزہ نکالا ابتک کسی نے نیزہ میرے ہاتھ سے نہ نکالا تھا مجھکو خفت ہوئی یہ خیال
کرکے اور برہم ہوکر گرز نو سو من کا اُٹھایا اور خبردار کہکر پسر حمزہ علمشاہ نوجوان کے سر پر
وار کیا شاہزادے نے گرز کو گرز پر روکا تڑاقہ پیدا ہوا یہ معلوم ہوا کہ آسمان شق ہوکر
گر پڑا دل زمین شق ہوگیا اتنی گرد بلند ہوا علمشاہ پوشیدہ ہوگئے مضراب نے آواز
دی کہ زدم و بستم کردم دیوانے نے جو یہ حال دیکھا کلیجے پر ہاتھ رکھ لیا اور ہاے کا
نعرہ کیا راوی بیان کرتا ہی کہ ملکہ بالاے قلعہ پر سے بیٹھی ہوئی دیکھ رہی تھی جب مضراب نے
گرز کا وار کیا تھا ملکہ نے کلیجہ پکڑ لیا تھا گویا اُسکے دل پر یہ گرز پڑا جب مضراب نے گرز کا
وار کیا اور غبار مین علمشاہ پوشیدہ ہوگئے اور مضراب نے صدا دی کہ زدم و بستم کردم
عنطاق تو بہت خوش ہوا یہ معرکہ دیکھکر یاقوت کج کلاہ وغیرہ سے کہنے لگا کہ اسی طاقت
و قوت پر پسر حمزہ کو یہ دعوی تھا ایک ہی ضرب گرز مین یہ عالم ہوگیا کہ نشان تک نہ باقی
رہا کوئی جاکر خبر تو لے کہ کیا واقعہ گذرا میرے نزدیک استخوان تک کا پتہ نہ ہوگا عنطاق
تو یہ باتین کر رہا ہی سردار کہہ رہے ہین کہ ہمکو کیا اگر پسر حمزہ مارا بھی گیا تو ہمارا کیا فائدہ ہوا
دوسرا دشمن اور پیدا ہوگیا عنطاق نے جواب دیا کہ مجھکو ان کا کچھ خوف نہین ہی آپکو تو مین

ایک دن مین یہان سے بھگادونگا یا صلح کرونگا یہ تو اپنے ہین جو دشمن قوی تھا وہ غارت ہوا مجھکو
زیادہ خوف پسر حمزہ کا تھا یہان تو یہ تقریر ہو رہی ہی ادھر مضراب افسوس کر رہا ہو دل مین کہ
مین نے کیون گرز کا وار کیا دیوانے نے سماک سے کہا کہ آقا کی خبر لو سماک گرد کی طرف چلا
تھا کہ سب نے دیکھا کہ دل گرد سے علمشاہ مرکب کو جپکا کر گرز ہاتھ مین ظاہر ہوے اور آواز دی
کہ از دی وکرالست کر دی مین تیرا حریف موجود ہون اس لاف گزاف سے کیا حاصل سماک نے
و اہل اسلام نے جو شاہزادے کو صحیح و تندرست دیکھا نعرہ اللہ اکبر بلند کیا و صدا سے تحسین
و آفرین سے صحرا گونج گیا مضراب بہت خوش ہوا مگر عنطاق وغیرہ کا دم نکل گیا سب کو حیرت
ہوئی عنطاق نے شیام کج کلاہ سے کہا کہ مین نے خود اپنی آنکھ سے دیکھا ہو کہ جب یہ گرز مضراب
نے ہلکے سے ہاتھی پر مارا ہی وہ پست ہو گیا اور بیٹھ گیا ہی اور ہلاک ہو گیا ہو اکثر اسی گرز سے
قلعے کے پھاٹک گرا دیے ہین اور یہ جوان اسکے ضرب سے بچ گیا کیا بلا کا انسان ہی ان سب نے
جواب دیا کہ ہم خود حیران ہین ادھر علمشاہ نے مضراب سے کہا کہ اب مین وار کرتا ہون
خبردار ہو جاؤ یہ فرماکر اور گرز کو علم کر کے سر پر وار کیا اسنے بھی گرز کو گرز پر روکا تڑاقہ ہوا
اسی طور سے غبار بلند ہوا مضراب پوشیدہ ہو گیا مضراب نے ضرب روکی تو مگر یہ حال ہوا
کہ پسینا آگیا بند بند کانپ گیا چھٹی کا دودھ زبان پر ذائقہ دیگیا آنکھین بند ہو گئین زرہ کی
کڑیان ٹوٹ گئین ایسی کرٹی پڑی مرکب تا بہ شکم غرق زمین ہو گیا مگر اسکے دونون ہاتھ ستون
گرز ہے ایک غشی سی طاری ہو گئی علمشاہ نے گرز کی ضرب لگا کر فرمایا کہ کوئی خبر لے اہل اسلام
تو تعریف کرنے لگے تجر دیوانہ بھی بیقرار ہو گیا بسبب محبت فرزندی کے مگر ساکت کھڑا ہی عنطاق
نے دل پر ہاتھ رکھ لیا اور کہا کہ بلا کی ضرب لگائی پسر حمزہ نے گو میرے اور مضراب کے
دشمنی ہو گئی ہی مگر میرے دل پر صدمہ پہونچا خداوند عجائب یہا ہین ادھر سرداران نے مضراب
کے چہرہ پر رنگ دیکھا عیار سے کہا کہ خبر لے عیار رچا گل آپ لیکر قریب گرد آیا گرد زرد پھر
چھینٹا پانی کا دیا گرد کو بٹھایا اندر آیا دیکھا کہ دونون ہاتھ تو بلند ہین مگر آنکھین بند ہین
پسینہ مین غرق ہین مگر مرکب اندر زمین کے سمایا ہوا ہی زرہ کی کڑیان ٹوٹی ہوئی ہین اسنے
آواز دی آئیے حریف زیادتی کر رہا ہو کچھ صدا نہ آئی پھر اسنے پکارا پھر صدا نہ آئی ابتو اسنے

پانی کا چھینٹا منھ پر دیا اسپر بھی ہوشیار نہ ہوا ابتو یہ پریشان ہوکر گھبرایا آخر اسنے بہت سا پانی لیکر
منھ پر چھینٹا دیا کہ اُسکی خنکی جو پہونچی تو مضراب نے آنکھ کھولی دیکھا کہ میرا عیار کھڑا ہوا ہو مگر بہت
پریشان ہی پوچھا کہ کیون خیر تو ہی تم کیون آئے ہو اُسنے کہا کہ مین آپ کو بڑی دیر سے پکار رہا
ہون آواز بھی آپ نے نہ دی جب دو مرتبہ پانی کا چھینٹا دیا تب آپ ہوشیار ہوے یہ تو فرمائیے
کہ مزاج کیسا ہی حریف زیادتی کر رہا ہی مضراب نے جواب دیا کہ بلا کی ضرب لگائی کہ چھٹی کا دودھ
یاد آگیا حریف بہت زبردست ہی مین ہی ایسا تھا جو زندہ بچا میرے مقام پر دوسرا ہوتا تو
خاتمہ تھا عنقاق کے اہل لشکر کیا لڑ سکینگے مقابلے کے وقت میدان سے بھاگ جائینگے
مثل گل و برگ کے اُڑتے پھرینگے۔ چہ نسبت خاک را با عالم پاک ❋ مجکو میرے خداوند نے
بچایا ورنہ دیکھ تو سہی تو بدن اسوقت تک کانپ رہا ہی غش سا آگیا تھا یہ کہکر مرکب کو جو ایڑ کی تو
اُسنے کہا کہ آپ جائیے مین تو نہ جاؤنگا مین آپ کا ساتھ دیچکا یہ بھی نہ معلوم ہوا کہ مرکب بیٹھ
گیا مضراب نے مرکب پر سے اُترکر اُسکے شکم مین ہاتھ دیکر جو اُسکو اُٹھایا تو مثل مرکب گلی کے
پایا اور وہی گرز تان کر کستا ہوا اُس گرد سے نکلا کہ مین اُنکے مرکب کو ہلاک کرونگا علمشاہ
نے جو اُسکو اپنی طرف بقصد فاسد آتے ہوے دیکھا خیال کیا کہ اسکا مرکب ضرب گرز سے ہلاک
ہوگیا ہی یہ تمھارے مرکب کو ہلاک کرنے آیا ہی فوراً مرکب پر سے کود پڑے راوی کہتا ہی کہ
عنقاق وغیرہ پریشان تھے جب مضراب غبار سے زندہ نکلا تو ان سب کے دم مین دم
آیا دیوانہ بھی بہت خوش ہوا سردار مضراب بھی خرم ہوے اپنے آقا کو زندہ دیکھکر مضراب
نے جو دیکھا کہ علمشاہ نے مرکب کو خالی کیا اسکو میرے ہاتھ سے بچایا آواز دی کہ بڑی عقل
کی خوب مرکب کو بچایا مین اُسکے عوض تمکو ہلاک کرونگا یہ کہکر قریب پہونچکر پھر گرز کا وار کیا
شاہزادے نے گرز کو گرز پر روکا جیسے ہی گرز قریب سر آیا جب سے ہاتھ بڑھا کر کلائی مضراب پر
ڈالدیا پانچون اُنگلیان کلائی مین دراین اور جھٹکا دیا کہ مضراب منھ کے بل سامنے
آیا اب اُنھون نے زور کیا کہ ادھر سے اُسنے زور کیا ابتو آپس مین خوب زور ہونے لگے
جب مضراب نے دیکھا کہ گرز بھی میرے قبضے سے جاتا ہی فوراً چھوڑ دیا اور جو بدست
سات سو من کی جو زمین مین گڑی ہوئی تھی اُسکو لیکر اور خبردار خبردار کہکر چلا علمشاہ نوجوان

گرز کو چھین کر زمین پر پھینکدیا اور فرمایا کہ مین خبردار ہون تو اپنا وار کر کوئی حوصلہ تیرا باقی نہ رہے
اُسنے چوبدست کا وار کیا اُنھون نے خالی دی چوبدست زمین پر پڑی خاک مین در آئی اُنھون نے
بائین قدم کو بڑھا کر چوبدست پر رکھدیا اب وہ لاکھ زور کرتا ہی چوبدست پانوُن کے نیچے سے
نہین نکلتی جب خوب زور کرکے تھک گیا تو چوبدست کو چھوڑ دیا اور تلوار کھینچکر اُسکا وار کیا
پہلا وار تو اُنھون نے سپر پر روکا اور رد کیا اور اپنا وار کیا اُسنے بھی رد کیا اب اُسنے جو وار
کیا جیسے ہی تلوار قریب آئی ایک جھٹکا دیا سپر تو جا کر پشت پر جھولی اور بازو بچا کر ہاتھ کو
دراز کرکے جیب سے بند دست پر ڈالدیا اور قصد کیا کہ کلائی کو مروڑ کر تلوار چھین لون
وہ بھی زور کرنے لگا بس اُنھون نے موقع پر آکر جھٹکا دیا وہ منھ کے بھل چلا اُنھون نے
کمر بند مین ہاتھ ڈالدیا اُسنے تلوار تو چھوڑ دی اور لپٹ پڑا کشتی ہونے لگی اب دیوانے
کی جان مین جان آئی اب دل مین کہنے لگا کہ خوب ہوا جو کشتی ہونے لگی مجھکو یہ خوف
تھا کہ آقا کے کوئی چشم زخم نہ پہونچے کیونکہ تلوار کا کام مجروح کرنا ہی خوب ہوا کشتی ہونے
لگی علمشاہ نوجوان خوب لڑ رہے ہین مضراب ایک مقام پر علمشاہ کو پکڑ لایا علمشاہ نوجون
دونون ہاتھ چیر کر سامنے کھڑے ہوے کھسوٹے کا ہاتھ مارا کہ مضراب منھ کے بھل زمین پر
آیا گرتے ہی اُٹھا اُٹھکر لپٹ گیا مضراب نے کمر ڈھانک کا داؤن کیا علمشاہ نے لنگر ماردیا
مضراب بیٹھ گیا علمشاہ نے ایسے گھسے دیے کہ مضراب کے استخوان شکست ہونے لگے
حواس جاتے رہے علمشاہ منصف مزاج ہین چھوڑ کر اور ایک لات چوتڑ پر مار کر علحدہ ہوے
اور فرمایا کہ اُٹھ کھڑا ہو یہی دم داعیہ رکھتا تھا کہ وہی گھسون مین دم نکلگیا مضراب کو سُنکر
بہت غصہ آیا مارے غیرت کے پسینے پسینے ہوگیا کھڑے ہوتے ہی لپٹ پڑا علمشاہ کی
کمر پکڑ کر چاہتا ہی کہ اکھیڑ کر سر سی اونچی نکال لگاؤن کہ یہ بھی یاد کرین علمشاہ نوجوان ردم
ٹوٹ کر پشت پر آئے لنگوٹہ پکڑ کر تکیہ کا داؤن کیا مضراب قلعہ جنگ کھا کر سامنے اکھڑ ہوا
خم مارنے لگا علمشاہ نے گردن پر ہاتھ رکھکر بغلی بیٹھکر قلعہ جنگ کا داؤن کیا مضراب نے
کنڈ کا توڑ کیا اور پھر سامنے کھڑا ہوا کھڑے ہوتے ہی پٹیون پر گرا علمشاہ نے پٹی ڈالدی
کہ ناک تک پچی ہو گئی بھنبھنانے لگا بیٹھے بیٹھے دھڑ مارا علمشاہ بوجھا دیکر دبا کر بیٹھ گئے

سواری ڈالکر اب جو کسا پسلی سے پسلی ملنے لگی مضراب ہانپنے لگا منھ سے کف نکلنے لگا بولا
کر ای علمشاہ نوجوان میرے آپ کے سامنے کا زور ہو وے علمشاہ سمجھ گئے کہ اسکا دم نکلا
جاتا ہی اسی وجہ سے سامنے کا زور طلب کرتا ہی فورًا چھوڑ کر علحدہ ہوے مضراب کشتی سے
اُٹھا اب وہ چالاکی بسبب سواری گانٹھنے کے نہ رہی استخوان ریزہ ریزہ ہو چکے کلیجے کی طاقت
نکل چکی اب جو اُٹھا دور سے پیترے بدلکر جھپٹ کر لڑنے لگا جانبین کے لشکر والے یہ سب
معاملہ دیکھ رہے ہین اہالی لشکر مضراب کے چہرون پر دھوئین اُڑ رہے ہین کہ ایک مرتبہ
مضراب نے دور سے ہاتھ ملایا علمشاہ نے گھسیٹکر گردن پر ہاتھ اب دونون کے
سر سے سر ملگئے ایک ایک ہاتھ گردنون مین دوسرا ہاتھ سے ہاتھ پھیلے ہوے ریل پیل
ہو رہی ہی کبھی دو چار قدم علمشاہ پیچھے ہٹ جاتے ہین اور کبھی ایک ٹکہ مار کر سو دو سو
قدم دوڑا دیتے ہین چاہتے ہین کہ ذرا اسکے ہوش وحواس درست ہولین اور دم لے
تو پھر داؤن پیچ ہون علمشاہ تو یہ سوچ رہے ہین اور آہستہ آہستہ زور کر رہے ہین
مضراب نے سامنے سے جھٹ پٹ حلقوم باندھا علمشاہ جھٹکا مار کر گردن کو نکالکر ریلکر
لے دوڑے اس زور سے ٹکہ دیکر بٹھایا کہ مضراب کے دو گھٹنون کی کھال اُڑ گئی ہڈیان
نکل آئین مضراب نے بیٹھتے بیٹھتے تجی ماری علمشاہ نے خالی دیکر چرخہ ڈالدیا سر کو شکم سے
ملا دیا مضراب سمٹ کر نکلا علمشاہ نے بالسنگڑا باندھا مضراب کے پانون ٹوٹنے لگے کمر
دوھری ہو گئی پھر بولا کہ ای علمشاہ پھر سامنے کے زور ہون علمشاہ نے چھوڑ دیا فرمایا کہ
تو کوئی حسرت اپنی باقی نہ رکھ مضراب اُٹھا باہم زور ہونے لگے علمشاہ جب ہتھ آتا رکے
جھٹکا دیتے ہین مضراب گر پڑتا ہی اُٹھکر پھر لڑنے لگتا ہی سرداران مضراب دیکھ رہے ہین
عنطاق نے اپنے سردارون سے کہا کہ پسر حمزہ بلاے آفت جہان معلوم ہوتا ہی اور
بڑا بہادر ہی کہ مضراب کی ہر ضرب سے کس چالاکی سے بچا ہی مین نے بڑے بڑے بہادر دنگل
معرکہ دیکھا مگر کسی کو نہین دیکھا کہ گرز عمود پر ہاتھ ڈالدیا ہو سواے پسر حمزہ کے خیال تو کرو
کہ کس طور سے گرز چھین لیا اور کیونکر ضرب چوبدست سے بچا پانون جو اسپیر رکھدیا پھر پیان
مضراب نہ نکال سکے تلوار پر کس پھرتی و چالاکی سے ہاتھ ڈالا کر کیا بیان کیا جاے

قوت طاقت تھے سوائے دیو کے کسی مین نہین دیکھی یا اسمین دیکھی اور خداپرستون کے
سردارون نے جواب دیا کہ یہ بھی تو خداپرست ہی عنطاق نے جواب دیا کہ جبھی تو یہ بات ہو
مگر مین تمسے کہتا ہون کہ سب حربون مین پسر حمزہ غالب آیا مگر کشتی مین غالب نہ آئیگا مضراب
زیر کر لیگا سب نے جواب دیا کہ مجھکو یہ امر محال معلوم ہوتا ہی پسر حمزہ ہی زیر کریگا عنطاق نے
کہا کہ تھوڑی دیر مین کھلا جاتا ہی ہمکو کیا چاہیے وہ زیر ہو جائے یہ ہمارے تو دونون دشمن
ہین عنطاق یہ باتین کر رہا ہی وہان مضراب سے اور علمشاہ سے کشتی ہو رہی ہی تھوڑی
دیر ٹھہرتا ہی پھر لڑتا ہی جو بند مضراب باندھتا ہی علمشاہ کھولدیتے ہین جو علمشاہ باندھتے ہین
وہ کھولدیتا ہی بعض بعض جگہ وہ خود چھوڑ دیتے ہین یہ کلہ بکلہ مہرہ بمہرہ لڑ رہا ہی خوب داؤن اور
پیچ ہو رہے ہین جو کوئی پیچ عمدہ مضراب باندھتا ہی تو اُسکی اہل لشکر تعریف کرتے ہین جب
علمشاہ کھولدیتے ہین تو اہل اسلام نعرۂ احسنت بلند کرتے ہین اسی طور سے جب علمشاہ
کوئی بند نادر کرتے ہین تو پھر اہل اسلام تعریف کرتے ہین جب مضراب اسکو کھولدیتا
ہی تو اسکے اہل لشکر تعریف کرتے ہین سب ہمہ تن چشم بنے ہوے دیکھ رہے ہین اسی طور
سے دوپہر تک کامل کشتی ہوا کی اب مضراب کی یہ حالت ہو گئی کہ سانس چڑھنے لگی دم بھی
خوب پھولنے لگا ہانپنے لگا تھم تھم کر لڑ رہا ہی وہ پھرتی وہ چالاکی کم ہو گئی یہ حالت تھی کہ جب
علمشاہ پکڑ ملائے بڑی مشکل سے نکلا اگر وہ علمشاہ کو پکڑ لایا یہ تڑپ کر نکل گئے ایکمرتبہ
اُسنے دونون مونڈھے پکڑ کر اور سینے مین سر اڑا کر کہا کہ مین یہ آخری زور کرتا ہون خبردار
ہو جائیے علمشاہ نے فرمایا کہ خبردار ہون یہ سُنکے وہ لے دوڑا کوئی پانچ یا چھ قدم پیچھے
ہٹے ہونگے کہ اُسنے موقع پا کر جھٹکا مارا کہ انکا بایان گھٹنا جھکا کہ انکو خیال آیا تڑپ کر جو لنگر
قایم کیا تا بہ پاشنہ غرق زمین ہوے اب اُسنے کمر زنجیر مین ہاتھ ڈالکر جو زور کیا ذرا بھی لنگر نے
جنبش نہ کھائی حرکت تک نہ ہوئی یہ زور کرکے تھک گیا اسکی یہ نوبت ہوئی کہ کنپٹیون اور
انگلیون سے خون کی بوندین ٹپک رہی ہین عاجز ہو کر چھوڑ دیا اور کہا کہ مین زور کر چکا
اب آپ کی باری ہی یہ سُننا تھا کہ انھون نے بھی دونون مونڈھے پکڑ کر اور سر کو اڑا کے
لے دوڑے اسطور سے کہ جیسے پتہ ہوا سے اُڑتا ہی اسطرح وہ چلا جاتا تھا کوئی پندرہ قدم

پر لاکر جو ہچکا مارا دونون گھٹنے آشنائے زمین ہوئے اسنے بھی قصد کیا کہ مین تڑپ کر لنگر قایم کر دون مگر
حریف زبردست ہو کب لنگر قایم کرنے دیتا ہو بس طلسمشاہ نے کمر زنجیر کو اسکی پکڑکر ابجو زور کیا
اور نعرہ اکبر جگر سے کھینچا یا حیدر کرار جو کہکر زور کرتے ہین پہلی ہی مرتبہ مین سینے تک لے آئے
دونون شانون کو شریک کر کے ابجو دوسرا زور کیا سر سے بلند کر لیا گرد سر چرخ دیکر زمین
پر رکھدیا اور مشکین باندھکر اپنے عیار کے حوالے کیا اہل اسلام کا مارے خوشی کے یہ حال
ہوا کہ سب اچھل پڑے اور ایک غل وشور تحسین وآفرین کا ایسا بلند ہوا اور ایسے نعرے
خوشی کے لگائے کہ تمام صحرا گونج اٹھا سرداران مضراب واہل لشکر کے حواس جاتے
رہے اور یہی حال عنطاق وغیرہ کا ہوا لشکر مضراب نے قصد کیا تھا کہ ہم جا پڑین طلسمشاہ
نے انکا یہ قصد دیکھکر فرمایا کہ تم لوگ کیون اپنی جان دینے پر آمادہ ہوئے ہو کیون جنگ
مغلوبہ کے قصد سے ادھر کو آتے ہو سوائے قتل وغارت ہونے کے دوسرا امر نہ حاصل
ہوگا لہذا تم اپنے مقام پر واپس جاؤ یہ نہ خیال کرنا کہ مین جنگ مغلوبہ سے ڈرتا ہون بلکہ
یہ امر ہو اور اس بات کا خیال ہو کہ کیون خون ناحق ہو میرے اور مضراب کے اقرار ہو مین
اُسکو اپنی بارگاہ مین جا کر رہا کر دونگا اگر نہ رہا کرون تو مین بھاگا نہین جاتا ہون کل پھر لینا
یہ تقریر سنکے سردارون نے جواب دیا کہ بھلا ہم آپ سے لڑ سکتے ہین جب ہمارا سردار زیر
ہو گیا تو ہم کیا لڑینگے یہ سب تقاضائے نمک حلالی ہو کہ جو ہم جرأت کرتے ہین خیر ہم واپس
جاتے ہین انکو اختیار ہو یہ کہکر باہم صلاح کی کہ اگر ہمارے سردار کو انھون نے چھوڑ دیا
تو خیر ورنہ کل شب کو انکے لشکر پر شبخون کرینگے اور کسی نہ کسی تدبیر سے اپنے آقا کو رہا کر لینگے
اور یہان سے نکل جائینگے یہ صلاح کر کے اپنے قیام گاہ کی طرف واپس گئے جاکر ہر ایک
اپنے اپنے مقام پر اُترا مگر مغموم ومحزون یہ انتظار ہر ایک کر رہا ہو کہ اب ہمارا آقا رہا ہو کر آتا
ہو ادھر عنطاق یہ معرکہ دیکھکر مع اپنے سردارون کے اپنی فرودگاہ پر واپس آیا یہان آکر
دربار کیا سردارون سے کہنے لگا کہ تمنے دیکھا کہ کس طور سے پسر حمزہ نے مضراب کو
زیر کر لیا ہمکو یہ یقین تھا کہ مضراب زیر کر لیگا اب بھلا اس سے کون لڑ سکتا ہو جبکہ پسر حمزہ
نے مضراب ایسے پہلوان کو زیر کر لیا تو اور کون لڑ سکتا ہو میرے لشکر مین تو کوئی ایسا

زبردست پہلوان بھی نہین ہو بھلا مین یہ اقرار کرکے اپنے کو پابند کرتا ہون جنگ مغلوبہ کرکے
اسیر کرونگا سردارون نے کہا کہ اب اُنکے پاس بھی لشکر زیادہ ہو جائیگا کیونکہ مضراب ضرور
شریک ہوگا عنطاق نے کہا کہ کیا تمنے سُنا نہین کہ ہرکارون نے بیان کیا تھا کہ مضراب نے
اور پسر حمزہ سے اقرار ہو چکا ہو کہ اگر مین زیر ہو جاؤنگا تو بعد فیصلہ عنطاق کے آپکی شرکت
کرونگا پس عنطاق تو نہین شرکت کریگا ہم جنگ مغلوبہ کرکے مار لینگے سردارون نے
کہا کہ اگر یہ آپ کی راے ہو تو پھر تعجیل فرمائیے عرصہ نہ لگائیے عنطاق نے کہا کہ مین طبل جنگ
بجواتا ہون کل ضرور مقابلہ کرونگا یہان تو یہ گفتگو ہو رہی ہو اُدھر علمشاہ اپنے لشکر مین واپس
آئے دیوانے نے بڑھکر دونون ہاتھ چومے آنکھون سے لگائے گرد پھرا اور کہا کہ آقا کیا
خوب اپنی قوت وطاقت کو کام فرمایا ہو ہمنے آجتک یہ طریقہ و قاعدہ پیکار کا اور حریف کے
زیر کرنے کا نہین دیکھا کہ جو آپ نے اِسوقت صرف فرمایا پس دیوانہ علمشاہ پر سے زر نثار
کرتا ہوا لشکر مین آیا سب اپنے مقام پر آئے علمشاہ بارگاہ مین تشریف لائے دنگل پر
جلوہ فرما ہوئے سب سردار کرسیون پر بیٹھے کہ علمشاہ نے فرمایا کہ لاؤ مضراب کو مگر عزت
وحرمت قید اُسکے جسم پر سے دور کرکے لانا لوگ مضراب کو لینے کو گئے یہان علمشاہ
نے اُسکے لیے کرسی طلب فرماکر بچھوائی اُدھر لوگون نے جاکر مضراب کو رہا کیا لباس سے
آراستہ کرکے اُسکو لیکر بارگاہ مین آئے مضراب کی یہ حالت ہو کہ فرط خجالت سے سر جھکائے
ہوا اور دل مین خوش ہو کہ مین زیر بھی ہوا ہون تو پسر حمزہ سے بہادر نے زیر کیا ہو کسی نامرد
نے نہین زیر کیا ہو ایسے ایسے خیال کرتا ہوا آکر بارگاہ مین پہونچا علمشاہ کو سلام کیا علمشاہ
نے جواب سلام دیا دیو اسنے اُٹھکر باپ کو تسلیم کی اور سب سردارون سے علمشاہ نے
اشارہ کیا مضراب سلام کرکے کرسی پر بیٹھ گیا جب مضراب بیٹھ چکا اُسوقت علمشاہ نے
مضراب سے فرمایا مسکراکر کہ مزاج تو اچھا ہو اُسنے جواب دیا کہ دعا کرتا ہون علمشاہ نے
فرمایا کہ یہ بتاؤ کہ مین نے تمکو کیونکر زیر کیا اُسنے جوابدیا کہ جسطور سے بہادر بہادر کو زیر کرتے
ہین اب فرمایا کہ تم اپنا وعدہ ایفا کرو جوابدیا کہ مین نے قبل ہی عرض کر دیا تھا کہ بعد فیصلہ ہونے
عنطاق کے مین اطاعت کرونگا اور دین اسلام قبول کرونگا پس اب مجھکو جانے دیجیے

جبکہ آپ کے اور عنطاق کے فیصلہ ہو جائیگا مین خود حاضر ہونگا آپ کو طلب کرنے کی بھی ضرورت
نہ ہوگی علمشاہ نے فرمایا کہ میرا مطلب یہ نہین ہی کہ تم میری اطاعت کرو اسوقت دین اسلام اختیار
کر دین مین نے تمکو تمھارا وعدہ یاد دلایا شاید تمکو فراموش ہو مضراب نے عرض کی کہ مین یہ نہین عرض کرتا
ہون کہ آپ نے کیون اس امر کو فرمایا بلکہ میرا خود منشا ہی کہ مین موجود ہون صرف اس امر کا انتظار
ہی علمشاہ نے فرمایا کہ تم شوق سے اپنے لشکر کو جاؤ تمکو کوئی نہ روکے گا تمھارا جسوقت جی چاہے
آؤ عام اجازت ہی اور جبتک تمھارا جی چاہے یہان ٹھہرو یہ فرماکر خلعت گران قیمت طلب فرمائی
مضراب کو دیا مضراب وہ خلعت پہنکر بہت خوش ہوا اور کہا کہ اب یہ غلام جاتا ہی پھر حاضر
ہوگا علمشاہ نے فرمایا کہ جاؤ شوق سے بس مضراب سلام کرکے اٹھا اور بیرون بارگاہ آیا
علمشاہ نے مرکب بھی اسکو مرحمت کیا تھا خادمہ نے مرکب حاضر کیا اور کہا کہ یہ مرکب بھی سرکار
شاہزادے سے تمکو مرحمت ہوا ہی بس مرکب پر سوار ہو کر طرف اپنے لشکر کے آیا وہان اسکے
سردار انتظار کر رہے تھے انھون نے جو اپنے سردار کو آتے ہوے دیکھا سب خوش
ہوگئے برائے استقبال آئے استقبال کرکے مضراب کو بارگاہ مین لائے مضراب
اپنے دنگل پر بیٹھا سب سردار گرد بیٹھے کہ سردارون نے کیفیت دریافت کی مضراب نے
سب حال بیان کیا اور علمشاہ کی خلق و مروت کی بہت تعریف کی اور کہا کہ مین تو بندہ خدا
ہون ضرور اطاعت کرونگا بعد فیصلہ عنطاق کج کلاہ کے تم سب کیا کہتے ہو ان سب نے
جواب دیا کہ ہم آپ کے ہمراہ ہین جو آپ کی راے وہ ہم سب کی راے مضراب نے کہا
کہ اب مجھکو معلوم ہوا کہ تم سب نمک حلال ہو یہان یہ تقریر ہو رہی ہی ادھر ہرکارون نے
جاکر عنطاق سے سب حال بیان کیا عنطاق کو یہ واقعہ سنکے بہت غصہ آیا اور کہا کہ مین
بتلائے دیتا ہون یہ کہکر حکم دیا کہ کل ہمارے لشکر مین طبل جنگ بجانا چاہیے ہم کل میدان جنگ
مین نکلکر مقابلہ لشکر اسلام و کیسر حمزہ سے کرینگے یہ حکم دینا تھا کہ اسیوقت طبل جنگ پر چوب پڑی
سب لشکر کو معلوم ہوا کہ کل مقابلہ ہوگا سب سامان جنگ مین مصروف ہوے آلات حرب و
ضرب درست کرنے لگے حسب معمول جو طریقہ لشکر کا ہوتا ہی کہ وہ سامان جنگ کی تیاری
کرتے ہین یعنی یہان والے آکر بیٹھے سان پر تلوارین چڑھائی جانے لگین لشکر کفار درستی

آلات حرب وضرب مین مصروف ہوے خنجر صاف ہونے لگے عنظاق نے اپنے سردارون سے
کہا کہ ابھی تک رموز جادو نہین آئے خیر نہ آئین مین توکل ضرور مقابلہ کرونگا سردارون نے
کہا کہ انھون نے فرمایا تھا کہ آپ مقابلہ فرمایئے گا مین عین جنگ وپیکار مین آجاؤنگا عنظاق
نے کہا چاہے آئین چاہے نہ آئین یہ کہکر دربار برخاست کیا سب سردار اپنے مقام پر آکے
درستی سامان جنگ مین مصروف ہوے ہرکارے لشکر اسلام ولشکر مضراب کے خبر
داخت طبل جنگ لیکر اپنے اپنے لشکر کی طرف روانہ ہوے وہان علمشاہ بارگاہ مین بیٹھے
ہوے سردارون سے فرما رہے تھے کہ مضراب کج کلاہ مرد منصف اور بہادر ہی جو اسنے
ارادہ کیا اور جو کہا ہی وہ ضرور کریگا مرد صاحب لیاقت وعقلمند ہی لایق صحبت ہی علمشاہ مضراب
کی تعریف فرما رہے تھے اور سردار بھی کہ کان مین صدا آئی طبل جنگ کی علمشاہ نے دیوانے
سے فرمایا کہ یہ طبل جنگ کسکے لشکر مین بجا ہی دیوانے نے عرض کی کہ مین خیال کرتا ہون کہ عنظاق
نے طبل جنگ بجوایا ہی اسکے لشکر سے صدا آئی ہی علمشاہ نے فرمایا کہ خبر تو منگاؤ دیوانے نے
کہا کہ بہت خوب ابھی حکم نہ دیا تھا کہ ہرکارے آکر حاضر ہوے دعا وثناے شاہی بجا لاکر عرض کی
لشکر کفار مین طبل جنگ بجا ہی انکا ارادہ ہی کہ کل میدان جنگ مین آکر غلامان سرکار سے مقابلہ
کرین اور آتش بغض ونفاق کو مشتعل کرین علمشاہ نے فرمایا کہ ہمارے لشکر مین بھی بفضل ایزدی
وبتائید ربانی طبل جنگ بجے یہ حکم دینا تھا کہ یہان بھی کوس حربی پر چوب پڑی علمشاہ نے
دربار برخاست کیا سب سردار اپنے اپنے مقام پر آکر سامان جنگ مین مصروف ہوے
اور سب اہل لشکر بھی ادھر ہرکارون نے مضراب کو طبل جنگ بجنے کی خبر دی مضراب کے
بھی لشکر مین کوس رزمی نوازش مین آیا یہان بھی سامان جنگ ہونے لگا مضراب نے
سردارون سے کہا کہ عنظاق کی قضا آئی ہی جو اسنے یون طبل جنگ بجوایا ہی خیر فیصلہ بھی
جلدی ہو جائیگا مجھکو فراق بھی شاہزادہ علمشاہ کا شاق ہی مضراب نے بھی دربار برخاست
کیا راوی بیان کرتا ہی کہ رات بھر تینون لشکرون مین طبل جنگ بجا کیا سامان جنگ ہوا
کیا ہر ایک اپنے ہتھیار درست کرتا رہا عزیز واقارب باہم مل رہے تھے دوست سے
دوست ملتا تھا گویا یوم عید تھا وہ شب جنگ نہ تھی ہر ایک کو جو کہ بہادر تھے خوف مرگ

ی خوشی تھی کہ کل ہم عروس مرگ سے ہمکنار ہونگے طلایہ پھر رہا تھا صداے ناظر باش وحاضر باش و
بیدار باش کی بلند تھی سردار و بہادر شوق جنگ مین بصد امنگ جاگ رہے تھے صبح کے
انتظار مین بار بار خیمون سے نکلکر آسمان کی جانب دیکھتے تھے راوی بیان کرتا ہو کہ وہ رات
بہادرون نے جاگ کر شوق جنگ مین بسر کی کہ یکایک سفیدۂ سحری جبکا سلطان شب نے
شکست کھائی مع فوج سیارگان کے طرف قلعۂ مغرب کے کوچ کیا اور جاکر قلعۂ مغرب مین قلعہ
بند ہوا آمد آمد شاہ خاور کی زنگبار سے بصد جاہ و وقار شروع ہوئی تاج شاہی بر سر چار قبا
شہنشاہی در بر نیزۂ خطوط شعاعی ہاتھ مین افق مشرق سے نکلکر تخت اطلسی پر جلوہ فرمایا اپنے نور
عالم افروز سے تمام عالم کو معمور کیا جھونکے نسیم بہار کے چلنے لگے غنچہ دلہاے بستہ کو شگفتہ
کرنے لگے طائران خوش الحان شاخہاے درخت پر بیٹھکر بزبان بے زبانی حمد الٰہی مین
مصروف ہوے لشکر اسلام مین صداے اذان بلند ہوئی لشکر کفار مین گھنٹ و ناقوس بجنے
لگے ادھر لشکر مضراب مین سب بیدار ہوے ادھر اہل اسلام بھی بستروں پر سے اٹھکے
عبادت خدا مین مصروف ہوے جب فارغ ہوے مسلح و مکمل ہوکر لشکر کو لیکر در دولت
پر حاضر ہوے ادھر عنطاق بھی لشکر کو لیکر طرف میدان کے چلا مضراب بھی مع لشکر کے
میدان کو روانہ ہوا ادھر علمشاہ اپنے خیمے سے بعد فراغت نماز کے مسلح و مکمل ہوکے
بر آمد ہوے سب سردارون نے سلام کیا سب کا مجرا و سلام لیکر مرکب پر سوار ہوے مع
کل سردارون و لشکر کے عازم میدان نبرد ہوے تینون لشکر جنگگاہ مین آکر پہونچے اپنے
اپنے طریقے سے صف آرا ہوے تبردارون نے نکلکر پست و بلند زمین کو ہموار کیا سقون
نے نکلکر آبپاشی کی گرد و غبار کو مٹا دیا نقیبون نے نکلکر نقابت کی جب نقیب نقابت کر چکے
اور لشکرون مین چلے گئے اہل لشکر کا یہ حال ہوا کہ ہر ایک فرط جوش شجاعت سے جوش
لگا چہرون کا رنگ سرخ ہو گیا جوش جنگ مین یہ امنگ تھی کہ پہلے ہمین جاکر حریف سے
مقابلہ کرین ابھی لشکر کفار سے کوئی میدان مین نہ آیا تھا ہر ایک بنگاہ تیز و تند دیکھ رہا تھا
کہ یکایک شہر عنطاقیہ کی طرف سے ایک ابر سیاہ رنگ نمودار ہوا کہ بہت تیزی سے چلا
آتا تھا اس ابر مین برق کی چمک رعد کی گرج از حد تھی اس ابر کی آمد جو دیکھی ہر ایک لشکر کے

لوگ خیال کرنے لگے اور باہم کہنے لگے کہ کیا ابر تیرہ و تار اٹھا ہی اگر پانی برسا تو کئی دن تک
نہ کھلیگا ہر ایک نے برساتی طلب کی کہ وہ ابر قریب لشکر عنظاق آکر قایم ہوا اور وہ ابر خود بخود
شق ہوا اب سب نے دیکھا کہ اس ابر سیاہ سے ساحران غدار جھولیان کاندھوں پر ڈالے ہوے
پیدا ہوے اب سب کو معلوم ہوا کہ یہ ابر اصلی نہ تھا بلکہ وہ ابر سحر ساحران غدار تھا لشکر ساحران
اس ابر سے نکلکر ایک طرف قایم ہوا کہ یکایک چمک ہوئی اب دیکھا کہ رموز جادو تخت پر سوار
جھولی اسباب سحر کی کاندھے پر ہاتھ میں منھ سے و آنکھوں سے شعلے نکلتے ہوے نکلا جیسے ہی
عنظاق نے رموز کو دیکھا خوش ہوگیا رموز نے آکر اپنے بھائی کو سلام کیا اسکا لشکر
صف آرا ہوا ادھر علمشاہ سے دیوانے نے کہا کہ حضور بڑا غضب ہوا وہ مکار غدار کافر اکفر
رموز جادو آگیا مع لشکر کے اب وہ سحر سے مقابلہ کریگا علمشاہ نے فرمایا کہ کوئی مقام
خوف نہین ہی تم کچھ خوف نہ کرو خداوند کریم حافظ و نگہبان ہی بقول شاعر مصرعہ دشمن اگر قویست
نگہبان قوی تر است جو آیا ہی تو آنے دو کیا ڈر ہی ساحر ہی تو کیا ہمارا بنا لیگا اس اطمینان کی
تقریر سے سب اہل لشکر کو اطمینان ہوا ادھر مضراب نے جو رموز کو دیکھا اپنے سردارون
سے کہا کہ لو غضب ہوا رموز جادو اپنے بھائی کی کمک کو آگیا اب علمشاہ کا غالب آنا محال
ہی ہان اگر غیر ساحرون سے مقابلہ ہوتا تو ضرور غالب آتے بھلا یہ سحر و ساحری کو کیا جانین اب
مجھکو یاس ہی سردارون نے عرض کی کہ جو آپ کا خیال ہی بہت درست ہی ناظرین پر ظاہر ہو
کہ جب عنظاق لشکر کو لیکر چلا تھا تو رموز نے اقرار کیا تھا کہ آپ جا کر مقابلے مین اتر پڑے
اور طبل جنگ بجوا دیجیے مین عین وقت پر بروز مقابلہ آجاؤنگا مع اپنے لشکر کے چنانچہ اِسنے
ایسا ہی کیا کہ اِس عرصے مین اسنے اپنا سحر درست کیا جب سحر تیار ہوگیا اور اِسنے دریافت
کیا کہ مقابلہ کسدن ہوگا جب اِسکو معلوم ہوا کہ کل صبح کو مقابلہ ہوگا پس یہ پہر رات گئے مع اپنے
لشکر کے ادھر کو روانہ ہوا تھا اب اگر پہونچا مگر خوب وقت پر پہونچا ناظرین کو اِس امر کا بھی
خیال رہے کہ ملکہ بالائے قلعہ سے تماشائے جنگ کیا کرتی ہی ملکہ آہو چشم نے جو رموز کو
دیکھا اپنے مصاحبون سے کہا کہ بڑا غضب ہوا لشکر ساحران لیکر عنظاق کا بھائی اپنے بھائی
کی کمک کو آیا ہی اور شاہزادہ سحر سے آگاہ نہین ہی بس وہ سحر کرکے سب کو اسیر کر لیگا مجھکو شہزادہ

فتنم دیکھیا ہی ورنہ مین ایک سحر مین اسکو دیوانہ بنا دیتی یہ مجھسے کیا لڑتا مگر مجبور ہون مین نے شہزادہ
کو سپرد خداوند کریم کیا یہ کہکر طرف میدان جنگ کے دیکھنے لگے اُدھر رموز اپنے لشکر کو درست
کر چکا عنطاق کے پاس آیا اور کہنے لگا کر فرمائیے کیا معرکہ گذرا رموز جب آیا تھا تو اُسنے
پہچان لیا تھا کہ یہ لشکر ہمارا ہی اور یہ لشکر حریف ہی کیونکہ علمشاہ کو بھی پہچانتا تھا اور دیوانے
کو اور لشکر دیوانے کو دوسری طرف اِسنے مضراب و لشکر مضراب کو صف آرا پایا یہ اُسکو
بھی بخوبی آگاہ ہی کیونکہ مضراب اِسکا بڑا بہنوئی ہی مگر یہ اس واقعہ سے حیران تھا کہ یہ الگ
کیون اپنا لشکر لیے ہوے کھڑا ہی بس اِسنے عنطاق کے پاس آکر دریافت کیا کہ یہ تو لشکر
حریف ہی اور یہ اور مضراب کیون اپنا لشکر الگ لیے ہوے فروکش ہین اسکا کیا
سبب ہی تب عنطاق نے سب واقعہ ابتدا سے آخر تک بیان کیا اور سبب عداوت
بیان کیا رموز نے کہا کہ اب معلوم ہوا کہ اُن کی بھی شامت آئی ہی عنطاق نے کہا کہ پسر
حمزہ سے اور مضراب سے مقابلہ ہوا تھا پسر حمزہ نے مضراب کو چھوڑ دیا کہ بعد فیصلے
میری جنگ دیپکار کے مضراب شریک ہوگا پسر حمزہ کا رموز نے جواب دیا
کہ جب پسر حمزہ میرے ہاتھ سے زندہ بچیگا اور اُسکا لشکر تو وہ شریک ہوگا مین مضراب
کو بھی اسیر کرونگا اب اسکا کیا قصد ہی کون مقابلے کو جائیگا کیا اہل لشکر مقابلہ کرینگے اب
عنطاق نے جواب دیا کہ اہل لشکر نہ مقابلہ کرینگے تو کیا مین مقابلہ کرونگا رموز نے کہا کہ
اِس سے تو کچھ حاصل نہ ہوگا کہ بیکار اہل لشکر کا خون ہو اور جنگ کو طول ہو اس امر کا ضرور
خیال رہے کہ آپ اِن لوگون سے سر بر نہ ہونگے اگر بدون سحر کے مقابلہ کرینگے کیونکہ آپ
دیکھ چکے ہین کہ بارگاہ مین کیا حال ہوا تھا بس جنگ کو طول دینے سے اہل لشکر کے قتل کرنے
سے کیا حاصل ہی مین جاتا ہون اور فیصلہ کیے دیتا ہون عنطاق نے کہا کہ جو تمھاری رائے
اگر تمھاری یہی مرضی ہی تو اچھا شوق سے جاؤ واقعی جنگ کو طول دینے سے کچھ فائدہ نہین
ہی یہ عنطاق کا کہنا تھا کہ رموز نے دستک دی ایک مرتبہ سم مرکب کی صدا پیدا ہوئی
سب نے دیکھا کہ ایک مرکب پری پیکر زین و لجام سے آراستہ و پیراستہ صحرا سے پیدا ہوا
قریب تخت رموز آیا رموز نے تخت سحر کو ترک کیا مرکب پر سوار ہوا باگ لی مہمیز کیے

میدان مین آیا لشکر اسلام کی طرف منھ کرکے پکارا کہ ای پسر حمزہ خدائے نادیدہ کے بندو امیر سے
مقابلے کو اگر مرد میدان و بہادر رہی ہین دیکھون کہ تو کیونکر اپنی جان میرے ہاتھ سے سلامت
لیجاتا ہی مین نے تیری بہادری وجوانمردی کا بہت شہرہ سُنا ہی پوری بات اِسکی تمام نہ ہونے
پائی تھی کہ شاہزادے نے مرکب کو صف سے نکالا دیوانے نے عرض کی کہ آپ کیون تکلیف
فرماتے مین اہل لشکر مین سے کوئی جائیگا طریقۂ جنگ تو ملاحظہ فرمائیے کہ کیونکر مقابلہ کرتا ہی دوسرے
وہ ساحر ہی اور آپ غیر ساحر ہین آپ کا اُسکا مقابلہ کیا علمشاہ نے فرمایا کہ اگر وہ ساحر ہی تو کیا
خون ہی مالک خدا ہی اگر اسی طور سے قضا آئی ہی تو ضرور قتل ہونگا کہانتک اپنے کو بچاؤنگا
دوسرے وہ میرا نام لیکر پکار رہا ہی پھر مین کیونکر نہ جاؤن دوسرے کو بھیجون اس بارے مین
بھی کچھ نہ کہنا تم لشکر سے خبردار رہو خدا نے چاہا تو اُسکو قتل کرکے آتا ہون ورنہ بعد میرے تمکو
اختیار ہی یہ فرماکر مرکب کو جولان کرکے میدان مین آئے بقصد تگاورزنی مرکب کو بہٹایا
رموز نے کہا کہ پہلے مجھ سے دو دو باتین کر لیجیے پھر تگاورزن ہونا علمشاہ نے کہا
کہ اچھا مرکب روک لیا اُدھر بالائے قلعہ سے ملکہ نے جو دیکھا کہ شاہزادہ مقابل رموز جادو
آیا ہی خواصون سے کہا کہ لو غضب ہو گیا شاہزادہ خود رموز کے مقابلے کو آیا یہ نابکار ساحر ہی
وہ غیر ساحر خداوند کریم شاہزادے کو اسکے شر سے محفوظ رکھے میرا دل تو بیٹھنے مین بیقرار ہی
دیکھو سر سے دور گرا جاتا ہی دم گھبراتا ہی یہی جی چاہتا ہی کہ چیخین مار مار کر رووُن صاحبو کیا
تدبیر کرون کیونکر جاکر شاہزادے کو اِسکے سامنے سے پھیر دون اور خود اس سے مقابلہ
کرون ملکہ تو یہان بیقرار ہو رہی ہی خواصین سمجھا رہی ہین کہ واری کچھ تو اُنکو بھروسہ ہوگا کہ
جو غیر ساحر ہو کر ساحر کے مقابلے کو گئے ہین آپ اِسقدر بیقرار نہ ہون خدا پر نگاہ رکھین ملکہ کہتی
ہو کہ یہ لوگ کچھ کسیکا خوف نہین کرتے ہین جو اُنکو مقابلے کو بلاتا ہو وہ اُنکے مقابلے کو جاتے
ہین یہان بالائے قلعہ تو ملکہ بیقرار ہی اُدھر مضراب نے اپنے سردارون سے کہا کہ لو
جنگ کا خاتمہ ہو گیا رموز سے شاہزادہ خود مقابلے کو آیا اور کسی کو نہ بھیجا اُسنے بھی تو خود
اُنہین کو طلب کیا مگر یہ لوگ کیا نچلے ہین کہ غیر ساحر ہو کر ساحر کے مقابلے کو آئے ہمسے تو کبھی
نہ ہوتا مضراب یہ باتین سردارون سے کر رہا ہی اُدھر علمشاہ سے رموز نے کہا کہ ای پسر حمزہ

تو نے بڑا غضب کیا کہ اخفان کو زیر کر لیا اور اسکے لشکر کو شکست دی میرے بھائی کو بہت
پریشان کیا ہی تیری حرکتون نے میرا کلیجہ خون کر دیا ہی اب کبتک صبر کرون آخر صبر نہو سکا
خود میدان مین آیا پس اسی مین تیرے لیے بہتری ہی کہ تو رومال سے ہاتھ باندھکر میرے
ہمراہ چل اور دیوانے کو بھی ہمراہ لے مین تم سبکی خطا معاف کرا دون مگر اسمین دو شرطین
ہین اول تو یہ شرط ہی کہ وہ قمری جو کہ تیرا عیار میرے پاس سے عیاری کرکے لیگیا ہی میرے
حوالے کر کیونکہ میرے بھائی کو بہت پسند ہی اور اسی سبب سے مین نے زبردستی لیلی
تھی اور یہ سارا فساد اسی سبب سے ہوا ہی وہ میرے حوالے کر دوسرے دین اسلام
ترک کر تیسرے دیوانے سے کہدے کہ وہ عشق دختر عنطاق سے دست بردار ہو تب
تیری خطا اور دیوانے کی خطا معاف کرا دونگا اگر اسپر عمل نہ کریگا تو میرے ہاتھ سے
مارا جائیگا آیندہ تجھکو اختیار ہی مین نے سمجھا دیا علمشاہ نے فرمایا کہ بس زبان بند کر
کیا بیہودہ بک رہا ہی تو کیا ہی اور تیرا بھائی عنطاق کیا بلا ہی جو خطا معاف کریگا اتو
تو اسی حسرت مین رہیگا کہ وہ قمری ہاتھ آئے اب اُسکا ایک پر بھی ہاتھ نہ آئیگا اور تو تیرے
ہاتھ سے مارا جائیگا یہ کبھی نہوگا کہ بہادر دین اسلام کو ترک کرین کوئی خدا پرست کبھی
اپنے مذہب کو نہ ترک کریگا ہان جو کہ کافر ہوتے ہین وہ ترک کرتے ہین اور نہ دیوانہ کبھی
عشق دختر عنطاق سے دست بردار ہوگا وہ اُس سے خدا چاہیگا تو وصل حاصل کریگا
عنطاق میرے ہاتھ سے بچکر جاتا کہان ہی یہ ملک ضرور اسلام آباد ہوگا تیرا جو جی چاہے
وہ کر ہم کبھی تیرے کہنے پر عمل نہ کرینگے بلکہ تو خود رومال سے ہاتھ باندھکر میری خدمت
مین حاضر ہو اور دین اسلام قبول کر کیون اسقدر لاف و گزاف بکتا ہی یہ جو علمشاہ نے
فرمایا رعور نے جواب دیا کہ معلوم ہوا قضا ہی آئی ہی دیکھون میرے حربے سے کیونکر بچتا ہی
ہوشیار ہو جا یہ کہکر اپنے صحرا کی طرف دیکھکر دستک دی اور کہا کہ مین تجھ سے کیا مقابلہ
کرون ہان اگر حمزہ ہوتا تو اُس سے مقابلہ کرتا مین غلام کو تیرے مقابلے کے لیے
طلب کرتا ہون وہی تیرے لیے کافی ہی علمشاہ نے فرمایا کہ خواہ تو مقابلہ کر خواہ تیرا
غلام تو حمزہ صاحبقران سے کیا مقابلہ کرتا وہ مالک اسم اعظم ہین اُنکے اوپر سحر اثر نہین کرتا

یہ وہ ہین اسی امر سے ظاہر ہی کہ غیر ساحر کے مقابلہ کو تو ساحر ہو کر آیا شرم نہین آتی ہی اور پھر کہتا ہو کہ مین حمزۂ
صاحبقران سے مقابلہ کرونگا رموز نے جواب دیا کہ اسی لیے تو مین نے اپنے غلام کو تیرے
مقابلے کے لیے تجویز کیا ہی کہ وہ پہلوان ہی علمشاہ نے فرمایا کہ اچھا بلا مین تو موجود ہون
وہ کسکا ہی یہ کہتا تھا کہ رموز نے پھر دستک دی ایک مرتبہ برابر علمشاہ کے زمین شق ہوئی
اُس سے ایک ہاتھ پیدا ہوا اُس ہاتھ مین ایک آئینہ تھا وہ ہاتھ اونچا ہو کر مقابل چہرۂ علمشاہ
کے آیا جیسے عکس آئینہ کا علمشاہ پر پڑا بالکل طاقت و قوت شاہزادے کی زائل ہوگئی بیحس و
حرکت ہو کر مرکب پر رہ گئے نہ ہاتھ مین حرکت تھی نہ پانؤن مین یہ بڑی خرابی ہوئی کہ گویائی تک
جاتی رہی جو کلام کر سکین بالکل بیحس و حرکت ہو کر رہ گئے وہ آئینہ سحر تھا جسکے عکس نے یہ حالت
کی صرف آنکھین تو وا ہین دیکھ رہے تھے مگر نہ کلام کر سکتے تھے نہ ہل سکتے تھے مثل تصویر کی
کے ساکت تھے جب یہ حال اُسنے علمشاہ کا دیکھا دستک دی وہ ہاتھ مع آئینہ کے زمین مین
غائب ہوگیا زمین اُسی طور سے برابر ہوگئی اب اُسنے چند دانے ماش کے اُٹھا کر طرف
صحرا کے پھینکے اُن دانون کا پھینکنا تھا کہ سم مرکب کی صدا پیدا ہوئی سب نے دیکھا کہ ایک
زنگی سیاہ فام از سر تا پا آلات حرب و ضرب سے آراستہ صحرا سے پیدا ہوا مرکب کو اُڑا کر قریب
رموز آیا سلام کیا عرض کی کیا حکم ہوتا ہی رموز نے کہا کہ ای غلام بابدولت یہ جو جوان مرکب پر
سوار میرے مقابلے مین کھڑا ہی اِسکو باندھکر لے جا بڑا گستاخ و زبان دراز ہی یہ کہتا تھا کہ
وہ زنگی مرکب کو چمکا کر سامنے علمشاہ کے آیا اور آتے ہی کچھ نہ کہا نہ سُنا کمر زنجیر پکڑ کر مثل
پھول کے مرکب پر سے اُٹھا لیا اور صاف اُٹھائے ہوے جدھر سے آیا تھا چلا گیا یہ وہ
علمشاہ ہین کہ جسکو حمزۂ صاحبقران نے سات دن کی کشتی مین زیر کیا تھا جنھون نے
لندھور ایسے بہادر کو مع فیل و گرز کے اُٹھا لیا تھا جنھون نے قویل ہندی و دو پیل ہیکل
کو مع ہاتھی کے اُٹھا کر خندق مین ڈالدیا تھا جنھون نے مرزوق کو مع تخت کے خندق مین
مارا تھا جنھون نے سات برس کے سن مین ماتی کو ہلاک کیا اسوقت ایک زنگی سیاہ فام
بد انجام مثل پھول کے اُٹھا کر مرکب پر سے لیگیا اور یہ اُسکا کچھ نہ کر سکے یہ زمانے کا انقلاب
اور یہ گردش لیل و نہار رہی ایسا بہادر یون زیر ہو جاسکے کوئی مقام تعجب نہین ہی ساحر اور

غیر ساحر مین زمین آسمان کا فرق ہی سحر سے جابجا صاحبقران عاجز آئے ہین بسبب اسم باطل ہما
غالب ہوئے ورنہ غیر ممکن تھا راوی بیان کرتا ہی کہ جب وہ زنگی علمشاہ کو یون اٹھا کرلے گیا
سب لشکریون کو حیرت ہوئی خصوصاً لشکر اسلام کے افسرون وسردارون اور اہل لشکر کے
توچھوٹ گئے ہر ایک باہم تقریر کرنے لگا کہ مقام عجب ہی ایسا بہادر اور یون زیر ہوجائے
ہمکو بڑی حیرت ہی لشکر مین ایک تلاطم مچ گیا دیوانے نے جو تلاطم دیکھا اہل لشکر سے کہا کہ بیکار
کیون پریشان ہوتے ہو یہ کارخانہ سحر کا ہی بھلا غیر ساحر ساحر سے مقابلہ کرسکتا ہی اب تم لوگ
پریشان نہ ہو مین جاکر اسکو قتل کرتا ہون یہ کہکر اپنے مرکب کی باگ لی اُدھر مضراب نے
جو یہ واقعہ دیکھا کہ رموز نے سحر کرکے علمشاہ کو زیر کرلیا اپنے سردارون سے کہا کہ دیکھا
تمنے ساحر وغیر ساحر مین یہ فرق ہی ابھی جوان نے کس شد ومد سے مجھکو زیر کیا تھا یا یون ایک
چشم زدن مین زیر ہوگیا مقام افسوس ہی کیا کیا جائے مضراب اپنے سردارون سے یہ
کہہ رہا تھا کہ سردارون نے عرض کی کہ لیجیے دوسرا غضب ہوتا ہی شاہزادہ تیغزن آپکے فرزند
ارجمند مقابلے کو نکلے ہین مضراب نے کہا پھر کیا کرون مجبور ہون وہ میرا کہنا نہ سنے گا
ورنہ مین منع کرتا اُدھر عنطاق نے اپنے اہل لشکر وسردارون کی طرف دیکھکر کہا کہ دیکھا
تمنے کس آسانی سے رموز نے گرفتار کرلیا اسی قوت وطاقت پر یہ زور وبل تھا مین نہ
کہتا تھا کہ یہ لوگ مجھسے کیا لڑسکتے ہین یہ دیوانہ نکلا ہی تو کیا کرلیگا یہ بھی مثل پسر حمزہ کے اسیر
ہوجائیگا انھون نے جواب دیا کہ بھلا اسنے کوئی لڑسکتا ہی اُدھر بالائے قلعہ سے ملکہ نے جو
یہ واقعہ دیکھا کہ ایک زنگی آکر شاہزادے کو مرکب پر سے اٹھاکرلے گیا سر پیٹ لیا خواصون سے
کہا کہ لو میرا راج سہاگ سب لٹگیا یہ کہکر گریبان کو پھاڑا اور قصد کیا کہ اپنے کو ہلاک کرون
خواصون نے ہاتھ پکڑلیے ملکہ یہان تڑپ رہی ہی اور کہتی ہی کہ اس لونڈی کو براے خدمت
ہمراہ نہ لیتے گئے مین پہلے ہی جانتی تھی کہ وہ ساحر ہی سحر کرکے زیر کرلیگا افسوس اس لڑکا
کہ مجھکو منع فرمادیا تھا اور قسم دی تھی ورنہ یہ نوبت نہ ہوتی ملکہ یہان تڑپ رہی ہی اور زار
زار رو رہی ہی اُدھر دیوانے نے مرکب کو مہمیز کرکے صف سے نکلکر آواز دی کہ او موذی
مکار مین تیری سرکوبی کو آیا ہون تو میرے ہاتھ سے بچکر جاتا کہان ہی یہ کہتا ہوا مرکب کو مہمیز کرکے قریب آیا

رموز نے کہا ای دیوانے کیون اپنی قضا بلاتا ہی تو میرا بھانجہ ہی پس تجھکو جسکا بھروسہ تھا اُسکو مین
اسیر کرلیا ہی اب اُسکو قتل کرونگا تجھکو لازم ہی کہ تو اپنے دین کو قبول کر کیون اپنی جوانی کو رائیگان
کرتا ہی دوسرے تیرا باپ بھی سامنے کھڑا ہی اُس سے مجھکو شرمندگی ہی دیوانے نے جواب دیا کہ
او نالایق بس بیہودہ نہ بک یہ کہکر تلوار کا وار کیا رموز نے کچھ اسم سحر پڑھکر دم کیا کہ دیوانے کی
بھی وہی حالت ہوئی اِسنے وستک دی کہ وہی زنگی پیدا ہوا اِسکو بھی اُٹھا کرلے گیا اب تو لگا
لگ گیا افغان آدمخوار یہ حال دیکھکر مرکب کو مہمیز کرکے آیا آتے ہی رموز پر وار کیا اِسنے سحر کیا
قوت زائل ہوئی زنگی آیا اُٹھا کرلے گیا جسقدر سردار لشکر اسلام مین منچلے تھے سب آکر اسیر
سحر ہوے اب سواے اہل لشکر کے کوئی سردار باقی نہ رہا جو نکلکر مقابلہ کرے رموز نے قریب
دو سو سردارون کے اسیر سحر کیے اب پیرا بند ہو گیا اب کون ہی جو نکلے ملکہ ہر مرتبہ قصد کرتی ہی
کہ جاکر مقابلہ کرون مگر جب علمشاہ کو کسی قسم کا خیال آجاتا ہی رہ جاتی ہی اب رموز نے قصد
کیا کہ اہل لشکر پر سحر کرون مضراب نے جو دیکھا کہ علمشاہ میرا فرزند اور اُسکے سردار سب
اِس نابکار نے اسیر کرلیے اب یہ قصد کرتا ہی کہ لشکر کو تباہ کرون اور اُس لشکر مین کوئی نہین
ہی کہ جو مقابلے کو نکلے اب خون عزیزی نے جوش مارا خیال کیا کہ جب تیرا فرزند اسیر ہو گیا اور وہ
آقا کہ جسنے تجھکو زیر کیا تھا اسیر ہو گیا ابتو یہ ہر کیا کریگا یہ وقت اِن لوگون پر سخت ہی انکی مدد ضرور
ہی خیال کرکے اپنے مرکب کی باگ لی اور قصد نکلنے کا کیا سردارون نے عرض کی کہ کیا قصد ہی
جواب دیا کہ جاکر رموز سے مقابلہ کرونگا اور اپنے فرزند کا عوض لونگا اِسنے بڑا غضب کیا کہ میری
آنکھون کے روبرو میرے فرزند کو اسیر کرلیا اور اُسکے لشکر کو تباہ کیا کچھ میرا خیال نہ کیا سردارون نے
عرض کی کہ آپ ملاحظہ فرمارہے ہین کہ جو اُسکے مقابلے کو گیا وہ اسیر ہو گیا اور آپ خود اُسکے
مقابلے کو یہ دیکھکر جاتے ہین لڑنے کو مضراب نے جواب دیا کہ میرا دل نہین مانتا ہی کیونکہ
میرا فرزند اسیر ہو گیا ہی مین چاہتا ہون کہ مین بھی وہین جاکر اسیر ہون ایسی زندگی بیکار ہی
کہ جب جوان فرزند آنکھون کے سامنے سے اُٹھ جائے خواہ وہ اچھا تھا خواہ برا تھا میرا نام
تو اُس سے روشن تھا میرے دل کو تسکین تھی یہ کہکر سردارون سے کہا کہ تم لشکر سے
خبردار رہنا اور مرکب کی باگ لی اور صف سے نکلکر مضراب نے رموز کو آواز دی کہ

او نابکار کیون اسقدر بلبلاتا ہی مین تیرے مقابلے کو آتا ہون تو نے میرے فرزند کو اسیر کیا
اُسکا عوض تجھسے لونگا میری آنکھون مین تمام عالم تیرہ و تار ہی کچھ دکھائی نہین دیتا ہی رموز نے کہا
کہ کیون میرے مقابلے کو آتا ہی اپنی آنکھ سے دیکھ چکا ہی کہ مین نے خدا پرستون کو مع تیرے
فرزند کے کیونکر اسیر کیا ہی اُسی طور سے تجھکو بھی اسیر کرونگا مضراب نے تلوار نیام سے لیکر
وار کیا رموز نے سحر کر دیا کہ مضراب کی بھی قوت کم ہو گئی اسنے اشارہ کیا وہی زنگی پیدا ہوا
اور مضراب کو بھی اُٹھا کر لے گیا اُسوقت اُسکے لشکر سے بھی رسد لگ گئی اسکے سردار اُسنے
لگے وہ سب بھی اسیر ہو گئے جب کوئی باقی نہ رہا اُسوقت رموز نے لشکر اسلام کی طرف
مُنھ کرکے صدا دی کہ کیا اب کوئی مقابلے کو نہ آئیگا مین خود آؤن لشکر اسلام سے کسی نے
کچھ جواب نہ دیا اُسوقت رموز نے لشکر مضراب کی طرف مُنھ کرکے کہا کہ لشکر اسلام سے
تو کوئی مقابلے کو نہین آتا ہے بس تم مین سے کوئی مقابلے کو آئے مضراب کے لشکر سے بھی
کچھ جواب نہ ملا رموز نے دونون لشکرون کے درمیان مین کھڑے ہو کر ایک نارنج جھولی
سے نکالا اُسپر کچھ اسم سحر پڑھکر دم کیا اُس نارنج کو اُٹھا کر طرف آسمان کے پھینکا وہ نارنج شق
ہوا اور اُس سے ایک ابر زمرد رنگ پیدا ہوا دم بھر مین محیط ہو گیا دونون لشکرون پر یعنی
لشکر اسلام و لشکر مضراب پر بارش ہونے لگی جسپر قطرہ پانی کا پڑا وہ پتھر ہو کر رہ گیا دونون
لشکرون کے کل اہل لشکر و شاگرد پیشہ میدان ہی لیکر پڑاؤ تک سب سنگ سیاہ ہو کر رہ گئے جانور
تک کوئی ذی روح باقی نہ رہا اسوقت رموز نے کیا کیا کہ اس ابر کی طرف اشارہ کیا کہ وہ گری
دونون لشکرون پر گرا اور مثل سرپوش کے سب کو ڈھانک لیا یہ معلوم ہوتا تھا کہ ایک برج
زمرد رنگ میدان مین قایم ہی دونون لشکر اُسکے اندر بند تھے جب اسطور سے ان لشکرونکو
تباہ کر چکا اُسوقت عنطاق کی طرف دیکھکر کہا کہ بھائی صاحب اپنے لشکر کو حکم فرمائیے کہ وہ
ان دونون لشکرون کے مال و اسباب کو لوٹ لے راوی کہتا ہی کہ عنطاق خوش ہو رہا تھا
اور سردارون سے کہتا تھا کہ تمنے سرکشی کا نتیجہ دیکھا کہ کیسا گستاخ تھا کیسی سزا ملی بہت میان
مضراب غصہ کرکے ہمسے جدا ہو گئے تھے اُسکی سزا ملی جو ہمسے سرکشی کریگا وہ ایسی ہی سزا
پائیگا سردار بجا اور درست کہ رہے ہین کہ جب یہ رموز نے پکار کر کہا اسوقت عنطاق نے

اپنی لشکر کو حکم دیا کہ لوٹ لو اِن دونون کے لشکرون کے خیمے وغیرہ یہ حکم دینا تھا کہ تمام لشکر ایکمرتبہ
لشکر اسلام و لشکر مضراب کا مال غارت کرنے لگا دم بھر مین لوٹ لیا ملکہ بالائے قلعہ سے دیکھرہی
ہی ہر مرتبہ قصد کرتی ہی کہ جاکر رموز سے مقابلہ کرون مگر پھر شاہزادے کی قسم کا خیال آجاتا تھا تو یہ
رہجاتی تھی حالت یہ تھی کہ تڑپ رہی تھی اور پھڑک رہی تھی جب مضراب وغیرہ بھی اسیر ہو گئے اب
ملکہ کو تاب نہ رہی قصد کیا کہ جاؤن خواصون نے روک لیا کہ مال و اسباب لشکر کا لوٹا جانے لگا
اور تمام لشکر کو ملکہ نے دیکھا کہ رموز نے سحر کرکے غارت کر دیا جب سب مال و اسباب لُٹ گیا
اب ملکہ کو بالکل تاب نہ رہی خواصون سے کہا تم یہ چاہتی ہو کہ وہ حرامزادے یہان بھی آئے
اور اہل قلعہ کو بھی تباہ کرے اب مین جاکر ضرور مقابلہ کرونگی جسکا مجھکو پاس تھا وہ تو اسیر ہو گئی
اور مین نے اسوقت تک اُنکے فرمانے کے بموجب صبر کیا اب مجھسے صبر نہین ہو سکتا ہی ملکہ
خواصون سے یہ کہہ رہی تھی اُدھر جب لشکر کو لوٹ سے فراغت ہوئی اور سب مال و اسباب
لٹ چکا اُسوقت رموز نے اُس ابر سیاہ کی طرف اِشارہ کیا جو کہ عنطاقیہ سے اُٹھکر آیا تھا
اور یہ سب ساحر اُس ابر سے نکلے تھے وہ ابر ایک مرتبہ متحرک ہوا اُسمین چمک ہونے لگی اور
صدائے رعد پیدا ہوئی برقین چمک چمک کر گرنے لگین شعلے آتش کے نکلنے لگے وہ ابر
حرکت کرکے طرف قلعے کے چلا یہ کھڑا ہوا ابر کو نور دے رہا ہو اور ابر تیزی کے ساتھ چلا
جاتا ہی ملکہ نے جو یہ واقعہ دیکھا خواصون سے کہا کہ لو جشن تو مبارک ہوا اُسنے اسطرون بھی
سحر کیا دیکھو ابر سحر قلعے کو مٹانے آتا ہی اب مجھکو نہ روکو جانے دو ورنہ تم سب بھی غارت
ہو جاؤ گے مثل لشکر کے دستک دی ایک طاؤس شمال کی طرف سے اُڑکر آیا ملکہ نے جب
طاؤس آچکا پھر دستک دی کہ سب نے دیکھا ایک پتلی پیدا ہوئی اُسنے ایک کشتی لاکے
سامنے ملکہ کے رکھی اور کشتی پوش اُسپر سے دور کیا ملکہ نے اسباب سحر تن پر آراستہ کیا اُس
کشتی مین سب اسباب سحر تھا جھولی بادلے کی دوش پر ڈالی اِشارہ کیا وہ پتلی وہ کشتی لیکر غائب
ہو گئی اب ملکہ طاؤس پر سوار ہو کر طرف میدان کے برائے مقابلہ رموز جادو چلی یہ معلوم ہوتا
تھا کہ پری قاف سے آئی چہرہ سے ملکہ کے وہ نور پیدا تھا کہ تمام راہ روشن تھی فرط غیض سے
چہرہ لال تھا یہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا آفتاب پر شفق آگئی ہو مارے غصے کے دونون زلفین مثل

ناگن سے کے بل کھا رہی تھین جسطرف ملکہ نے بنگاہ تند و تیز دیکھا اُسطرف آگ لگ گئی اُسوقت ملکہ
وہ سحر دکھا رہی تھی اور ہمہ تن سحر بنی ہوئی تھی اگر سامری بھی مقابلے مین ہو تو اُسکو بھی جان بچانا
دشوار ہو اِس غیظ و غضب کی حالت مین چلی اُدھر سے ابر سحر رموز قلعے کو تباہ کرنے آتا تھا مگر
جیسے ہی ملکہ قریب ابر پہونچی جھولی مین ہاتھ ڈالا اور ایک بیضہ فولادی نکالا اپنی انگلی مین نشتر
دیے اور اُسکا خون لیکر اُس بیضے پر ٹپکے دیے اور اُس بیضہ کو کھینچ مارا اور زبان سے اتنا
کہا کہ او ابر اپنے مقام پر قایم ہو جا اور اب آگے نہ بڑھنا ورنہ جلا دونگی وہ بیضہ قریب ابر جا
شق ہوا اور ایک برق کوندکر ابر پر گری اگر رموز زور نہ دیتا ہوتا تو ابر غارت ہو جاتا مگر یہ
اثر ہوا کہ ابر اُسی مقام پر قایم ہو کر رہگیا اب لاکھ لاکھ رموز سحر کو زور دیتا ہی ابر اپنے مقام
سے حرکت نہین کرتا ہی یہان ملکہ نے یہ قصد کیا کہ دوسرا سحر کرکے اِس ابر کو ہٹا دون پھر رموز
سے مقابلہ کرون اور جھولی سے ناریل نکالکر تیار کرنے لگی اُدھر جب رموز نے دیکھا کہ مین
سحر کو زور دے رہا ہون مگر ابر اپنے مقام سے حرکت نہین کرتا ہی یا تو کس زور مین جا رہا تھا
یا ایک مقام پر قایم ہو کر مثل قطب کے رہگیا ہی اِسکا کیا سبب ہی کسی ساحر نے روکا ہی پھر خیال
ہوا کہ سوا میرے اور میرے لشکر کے یہان اور کوئی ساحر نہین ہی اِس اقلیم بھر مین بھلا وہ
کیا روکین گے یہ خیال دل مین کرکے سوچا کہ دریافت تو کرو شاید کوئی ساحر آگیا ہو یہ سوچ
جھولی پر ہاتھ ڈالا چند اوراق پریشان نکالے اُنین دیکھا یہ خیال کرکے کہ مجھکو یہ حال بخوبی
معلوم ہو جائے کہ میرا ابر سحر کیون نہین اِس مقام سے حرکت کرتا ہی اِسکا کیا سبب ہی کسی ساحر
نے روکا ہی گر ساحر نے روکا بھی ہی تو وہ کون ساحر ہی اور میرا دشمن کیون ہی اور کدھر سے آیا ہی کہ
اِس ابر کے روکنے سے مطلب کیا ہی یہ جو خیال کرکے دیکھا اُسمین لکھا پایا کہ او رموز آگاہ ہو
کہ اِس ابر کو ملکہ آہو چشم دختر ملکہ غزالہ نے روکا ہی جو کہ ملازم خاص بادشاہ کے تھے اور اب
پسر حمزہ پر عاشق ہو کر بادشاہ طلسم سے دونون مان بیٹیان برخلاف ہو گئین ہین علاوہ برین بھی کی اب
طلسم کشا بھی آگیا ہی بڑی بڑی خرابیان واقعہ ہوئی ہین بہت سے ساحر مارے گئے ہین پسر حمزہ
ملکہ کو لیکر لشکر طلسم کشا سے اس قصد سے نکلا تھا کہ مین بھی فتاحی طلسم کی کوشش کرون راوی
بیان کرتا ہی کہ اُسمین یہ سب حال تحریر تھا کہ ملکہ یون قمری بنی وہ قمری اصل نہ تھی ملکہ آہو چشم تھی

یہانتک سب کیفیت تحریر تھی جو کہ ناظرین کی نظر سے گذر چکی ہی یہ بھی تحریر تھا کہ آہو چشم کو علم شاہ دل
پسر حمزہ نے منع کر دیا تھا کہ ملکہ تم نہ مقابلہ کرنا ورنہ یہ نوبت بھی آتی ابتک کبکا تمھارا خاتمہ ہو جاتا
وہ ساحرہ بہت زبردست ہی لہذا جب تمنے قلعے کے غارت کرنے کا قصد کیا اُسکو غصہ آگیا وہ
طاؤس پہ سوار ہو کر تمھارے مقابلے کو آتی ہی اُسنے اِس ابر سحر کو روکا ہی جلد خبر لے ورنہ
وہ اِس ابر سحر کو جلا دیگی وہ ساحرہ زبردست ہی تعلیم کی ہوئی ہی بادشاہ طلسم کی یہ جو حال تحریر
پایا رموز کے حواس جاتے رہے اور دل مین کہا کہ واہ کیا خوب مین اِس حال سے آگاہ
نہ تھا کہ یہ ذات بابرکات یہان موجود ہین ورنہ مین اِسکی بھی تدبیر کرتا راوی کہتا ہی کہ رموز
اِن دونون کے سحر سے بخوبی آگاہ ہی اور دیکھ چکا ہی اور اکثر جب یہ دربار شہنشاہ کال مین
گیا ہی تو انکو اُسنے دیکھا ہی اور مرتبہ سے بھی آگاہ ہی کہ یہ برابر تخت بادشاہ کے بیٹھتی ہین کچھ تو
خوف پیدا ہوا مگر پھر دل کو قوی کیا اور کہا کہ وہ ابھی چھوکری ہی دوسرے عورت ہے کیا
مقابلہ کریگی ایک ہی سحر مین اسیر کر لونگا یہ خیال کر کے اُن ورقون کو لپیٹ کر جھولی مین رکھا
سحر کیا کہ دو پر مرکب کے پیدا ہوئے مرکب اُڑ کر چلا اور جا کر ابر مین غائب ہو گیا یہان ملکہ
سحر تیار کر رہی تھی ابر کے جلانے کے لیے کہ رموز نے سر نکالکر ملکہ کو آواز دی کہ ای ملکہ
آہو چشم ماشاء اللہ واہ کیا خوب کیا کہنا کیا کہون مجھکو اِسوقت بڑا عجب ہی کہ تم اور میرے
سحر کو روکو میرے تمھارے تو کبھی کی دشمنی بھی نہ تھی تم تو دربار شہنشاہ طلسم مین ہمہ وقت
تشریف فرما رہتے ہو آنکی منھ چڑھی ہوئی ہو اِسوقت ادھر کیونکر آئین اور اس ابر کو کیون
روکا شاید اِس حال سے آگاہ نہ تھی کہ ابر سحر مین نے اہل اسلام کے غارت کرنے کو روانہ
کیا ہی وہ اِس قلعے مین مقیم ہین جو تمنے روک لیا اِس ابر سحر کو جانے دو اور آؤ میرے یہان
دعوت کھاؤ مین تو تمھارا مشتاق تھا زہے قسمت میری اور زہے نصیب میرا کہ تم ایسی
مقرب بارگاہ سلطانی میری مہمان ہو یہ تو فرماؤ کہ مزاج تو اچھا ہی تمھاری والدہ ملکہ غزال
تو اچھی ہین یہ جو تقریر رموز نے کی گو اس امر سے بخوبی واقف تھا کہ یہ مطیع اسلام
ہو چکی ہو اور اق مین دیکھ چکا تھا مگر اس غرض سے کی کہ ملکہ پر یہ نہ ظاہر ہو کہ یہ اِس حال سے
آگاہ ہو شاید میرے فقرے مین آجائے تو مین اسے غافل پا کر اسیر کر لون ملکہ نے جو

رموز کی آواز سنی یہ بھی تو بخوبی رموز کو پہچانتی تھی اور واقف ہی کیونکہ یہ اکثر دربار مین گیا ہی
سر اُٹھا کر دیکھا اور کہا کہ او نابکار کیون زیادہ باتین بناتا ہی مین تیرے حال سے بخوبی واقف
اور آگاہ ہون تو مجھکو فقرہ دیتا ہی کیسا دربار اور کیسا مہمان ہو تا تیرے خون کی پیاسی ہون
مین نے نادانستگی مین تیرے سحر کو نہین روکا ہی بلکہ جان کر روکا ہی اس ابر کو مٹا لون تو پھر
تجھکو بھی سزا دون تو کیا چیز ہی اور وہ مشکال کیا مال ہی مین نے سب پر لعنت کی اور مین نے
کنیزی اختیار کی شاہزادہ علمشاد کی جسکو تو نے بہ نامردی سحر کر کے اسیر کر لیا کیا کرون مگر
ناچار تھی کہ شاہزادہ نے قسم دیدی تھی ورنہ ابتک کبکا تیرا خاتمہ کر چکی ہوتی تیری بھی یہ لیاقت
تھی کہ تو اُس شہریار کو یون اسیر کر لیتا یا تیری بھی یہ اصل ہی کہ تو مجھسے مقابلہ کرے مین نے
تجھ ایسے بہت سے چھوکرے بنا دیے ہین بس خیریت اسی مین ہی کہ اگر میری اطاعت کر اور
اُس شہریار کو رہا کر ورنہ میرے ہاتھ سے مارا جائیگا مین الموقت سے سب معرکہ دیکھ رہی
تھی کہ تو جو ظلم و بدعت کر رہا تھا مگر حکم شاہزادے سے ناچار تھی اب صبر نہ ہو سکا جب تیرے
ظلم و بدعت کی حد باقی نہ رہی مین نے خیال کیا کہ اب چلکر تجھکو سزا دون تو کس بھروسے پر
بھولا ہی بس میری خدمت مین حاضر ہو میری اطاعت کر ورنہ بہت خراب ہوگا رموز نے جو
تہ آلود تقریر سنی اور ایسی بات کا اسطور سے جواب پایا تو برہم ہو کر کہا کہ اب مجھکو معلوم ہوا کہ
تو اِن سب کی حمایتی بنکر آئی ہی ارے دو جا تو میرے ہاتھ سے بچکر اب کہان جاتی ہی اب مجھپر ثابت
ہوا کہ تو نے نمک حرامی پر کمر کسی ہی اور بادشاہ طلسم سے تو بھی اور تیری مان بھی منحرف ہو گئی ہی
کیا پروا ہی مین تجھ ایسی چھوکریون سے نہین ڈرتا ہون یہ تو فقرہ نہ کر شاہزادے کے کہنے
سے مجبور تھی اس سبب سے تیرے مقابلے کو نہین آئی صاف صاف کیون نہین کہتی ہی
کہ میرے خوف کے مارے نہین آئی اب کچھ چارہ نہ ہوا مجبور ہو آئی مین تو کہتا ہون کہ مین
تجھسے نہ لڑونگا تو چلی جا مگر اب اس شرط سے دست بردار ہوتا ہون کہ محبت پسر حمزہ کو
ترک کر اور میرے ساتھ عقد کر لے اور اے بی آہو چشم تجھے الفت پسر حمزہ مین کچھ دین
و مذہب کا بھی پاس نہ کیا اور بادشاہ کے دشمنون سے مل گئی کیا تجھکو اس دن کی خبر نہ تھی
اسی مین تیرے لیے بہتری ہی کہ تو میرے ہمراہ عقد کر لے ورنہ بہت پچھتائیگی تو نے دیکھا ہوگا

زمین نے کیونکر ان سب کو اسیر کیا ہی اُسی طور سے تجھکو بھی اسیر کرونگا ملکہ نے جواب دیا کہ کیون تیری
شامت آئی ہی کیا بیہودہ بکتا ہی اگر اپنی زندگی چاہتا ہی تو میری اطاعت کر اگر ابکی مرتبہ عقد کا نام لیگا
زبان سے تو یاد رکھ کر گُدّی سے زبان کھینچ لونگی تو کیا چیز ہی یہ جو تو نے کہا کہ تو نے دیکھا کہ مین نے
اُن سب کو کیونکر اسیر کیا وہ سب غیر ساحر تھے تو نے اسیر کر لیا مجھکو تو کیا اسیر کریگا رہا اِس
ابر کو ہٹاتی ہون تو تجھکو سزا دیتی ہون رموز نے کہا کہ تو کیا چیز ہی اگر تجھکو دعویٰ ہی کہ مین ساحرہ ہون
تو پہلے مجھ سے مقابلہ کر لے پھر اِس ابر کو ہٹانا اگر تو ساحرہ نہین ہی صرف برائے نام کی ساحرہ
ہی تو پھر کیا مقابلہ کریگی ابر کے اِس پار آ اور مجھ سے مقابلہ کر ورنہ وا بس جا یہ جو رموز نے
کہا ملکہ نے جواب دیا کہ رہجا مین آتی ہون تجھکو قتل یا اسیر کر کے اِس ابر کو مٹاؤنگی یہ کہکر اشارہ
جو کیا طاؤس اُڑا اور اِسقدر بلند ہوا کہ ابر سے اونچا ہو گیا ملکہ نے اِشارہ کیا کہ طاؤس اُس ابر
کو پھاند کر اِس پار آیا کہ جہان رموز سے اور سب سے مقابلہ ہوا تھا ملکہ نے دیکھا کہ لشکر
عنظاق کھڑا ہوا ہی لشکر مین خوشیان ہو رہی ہین اُدھر عنظاق و اہل لشکر نے دیکھا کہ برق
چمکی سب کی آنکھین جھپک گیئن اب جو غور کر کے سب نے دیکھا تو ایک نازنین کو طاؤس پر سوار
اسباب سحر سے آراستہ پایا عنظاق نے پہچانا کہ یہ تو مصاحب خاص بادشاہ طلسم کی ملکہ آہو چشم
دختر ملکہ غزالہ ہی یہ اسوقت یہان کیونکر طلسم سے آئی کیونکہ یہ بھی تو اکثر طلسم مین اور جشن ولادت
خداوند عجائب مین جایا کرتی ہی اِس سبب سے سب باشندگان طلسم سے واقف و آگاہ ہی سردارون نے
کہا کہ مجھکو اسوقت بڑا عجب ہی کہ یہ مصاحب خاص شاہ طلسم اسوقت یہان کیون آئی ہی اسکو تو
کبھی طلسم سے باہر آنیکا نہین ہی اِسکا کیا سبب ہی سردارون نے جواب دیا کہ کسی ضرورت سے
آئی ہوگی اُدھر ملکہ نے ابر کے اِسپار آ کر صدا دی کہ او رموز جادو تو کہان ہی آ میرے مقابلہ
کو کیون پوشیدہ ہو گیا ہی اگر نہ آئیگا تو مین تیرے لشکر اور عنظاق کے لشکر کو غارت کر دونگی
ملکہ کا کہنا تھا کہ رموز ابر سے نکلا اور کہا کہ او چھوکری تو اِسقدر کیون بلبلاتی ہی مین تیرے
مقابلے کو آیا اور یہ کہکر سامنے ملکہ کے آیا عنظاق نے جو یہ معرکہ دیکھا کہ آہو چشم مصاحب
بادشاہ طلسم اور میرے بھائی سے مقابلہ ہونے کو ہی پکار کر کہا کہ ای بھائی رموز کیا تم اِس
نازنین سے آگاہ نہین ہو یہ تو مصاحب خاص بادشاہ طلسم زعفران زار ہی اِس سے نہ لڑو

ورنہ بادشاہ ناراض ہونگے یہ کیا غضب کرتے ہو تمکو تو اسکی عزت و آبرو کرنا چاہیے نہ کہ مقابلہ
رموز نے پکار کر کہا کہ یہ گیسو بریدہ ننگ خاندان لیپسر حمزہ پر عاشق ہو کر مع اپنی مان غزالہ کے
بادشاہ سے منحرف ہو گئی ہو اور نمک حرامی پر کمر باندھی ہو بادشاہ طلسم سے اور اہل اسلام سے
بڑے بڑے معرکے پڑے ہین یہ لیپسر حمزہ کو لیکر بھاگی ہو وہ قمری یہی تھی سحر سے اِسنے اپنے کو
قمری بنایا تھا تاکہ کوئی میرے حال سے آگاہ نہ ہو بڑا اِسنے غضب کیا اب جو مین نے اِسکے
یار کو اسیر کر لیا تو مجھسے لڑنے ائی ہو آپ ملاحظہ فرمائیے کہ مین اِسکو بھی اسیر کیے لیتا ہون
یہ جو عنطاق نے سُنا سردارون سے کہا کہ لو بڑا غضب ہوا کہ مسلمان طلسم پر بھی اُگئے
اور بادشاہ کے مصاحب جو کہ ہاتھ پانون تھے وہ منحرف ہو گئے اور اہل اسلام کے شریک ہو گئے
یہ وہ نازنین ہو کہ جسکو بادشاہ بہت چاہتے تھے اور کسی وقت اپنے سے جدا نہ کرتے تھے
اُنکا قصد تھا کہ یہ جوان ہولے اور اِس قابل ہولے تو مین اِسکو اپنے تصرف مین لاؤن لو
یہ بھی اُنسے جدا ہو گئی بادشاہ کو بڑا قلق ہوگا یہ سردارون سے کہکر رموزہ سے پکار کر کہا کہ
بھائی اِسکو قتل نہ کرنا بلکہ زندہ اسیر کر لینا کیونکہ ہم اِسکو اسیر کر کے بادشاہ طلسم کی خدمت مین
روانہ کر دینگے وہ ہمسے بہت خوش ہونگے کیونکہ یہ اُنکو بہت عزیز ہو رموزہ نے کہا کہ بہت
خوب یہ کہکر ملکہ سے کہا کہ اب بھی کچھ نہین گیا ہو میرے کہنے پر عمل کر ملکہ نے جواب دیا کہ تو ہم
کو زیادہ باتین نہ بنا تو کیا گیدی ہو اور تیرا بھائی کیا خر بے دم ہو اور وہ شغال کیا تو یہ
سُننا تھا کہ رموزہ کو غصہ آگیا ملکہ پر سحر کیا ملکہ نے اِشارہ کر کے اُس سحر کو رد کیا ملکہ نے سحر کیا رموزہ نے
رد کیا تھوڑی دیر تک یہی معمولی سحر ہوا کیے عنطاق و اہل لشکر دیکھ رہے ہین اور سردار
عنطاق سے کہتے ہین کہ ملکہ بھی خوب سحر سے آگاہ ہو عنطاق جواب دیتا ہو کہ بادشاہ طلسم
کی بتائی ہوئی ہو کیون نہ ہو یہان یہ حال ہو کہ ملکہ و رموزہ کے سحر سے تمام صحرا کے درخت جل رہے
ہین زمین سے شعلے نکل رہے ہین آسمان سے آگ برس رہی ہو بجاے پانی کے جب ملکہ نے
سحر کیا شعلہ بھڑکا تمام صحرا مین آگ لگ گئی رموزہ نے سحر کر کے اُس آگ کو برطرف کیا رموزہ
نے سحر کیا کہ پانی برسنے لگا ملکہ نے دفع کیا ملکہ نے شیر پیدا کیا رموزہ نے گینڈہ پیدا کیا دونون
باہم لڑکر ہلاک ہو گئے رموزہ نے اژدرہا پیدا کیا ملکہ نے برق چمکا کر اُسکو ہلاک کیا ملکہ نے

برق چمکائی اور سر پر رموز کے گرائی رموز نے سپر سحر پر دفع کی رموز نے ملکہ پر گولہ مارا ملکہ
مسکرائی وہ گولہ سرد ہوکر گر پڑا اسی طور سے بڑے بڑے تک سحر ہوا کیے سب دیکھ رہے ہین کہ
برابر سے سحر ہو رہے ہین جب رموز نے دیکھا کہ ملکہ کسی طور سے زیر نہین ہوتی ہی ایکمرتبہ
جھولی پر ہاتھ ڈالا اور پکار اکہ او آہو چشم خبردار ہوجا اور اس میرے سحر سے بچ تو مین جانون
تو بڑی ساحرہ ہی یہ مین سحر اپنے کمال کا کرتا ہون یہ کہکر جھولی سے ایک ترنج نکالا اُس ترنج پر
تمام سیندور کے ٹیکے دیے ہوے تھے سوزن اُسمین لگی ہوئی تھین اُسنے کیا کیا کہ اپنی
ران مین نشتر دیا اور خون لیکر اُس خون سے ترنج کو رنگین کیا اور ملکہ پر ہان کہکر مارا
وہ ترنج قہقہہ مارتا ہوا چلا ملکہ نے جو اُسکو اپنی طرف آتے ہوے دیکھا مسکرا دیا ایک برق
چمک کر اُس ترنج پر گری کہ وہ ترنج بیچ سے دو ہو گیا اُسمین سے ایک برق پیدا ہوئی وہ چمک
کر بالاے آسمان گئی اور کڑک کر طرف ملکہ کے چلی ملکہ نے سپر سحر کو سر کی پناہ کیا جیسے برق سپر
پر آئی ایک پنجہ پیدا ہوا سپر سے اُسنے برق کو پکڑ لیا اب ملکہ نے سپر کو ہٹایا تو وہ برق ملکہ کے
ہاتھ مین تھی ملکہ نے اُسپر کچھ اسم سحر پڑھکر دم کیا کہ وہ برق نہ تھی ایک چھوٹی سی کارد تھی ملکہ نے
وہ سامنے رموز کے پھینکدی اور کہا اسی سحر پہ تجھکو ناز تھا لے اب تو میرے سحر سے بچ یہ کہکر
دجھولی سے ایک تنکا نکالا اُسپر کچھ پڑھکر دم کیا وہ تنکا خود بخود اُڑکر بالاے آسمان گیا
کچھ عرصہ نگزرا تھا کہ سب نے دیکھا کہ برق چمکی اور ایک پتلی سنہری آسمان پر سے اُتری
اُسکے ہاتھ مین وہی تنکا ایک کمان مین جڑا ہوا تھا آتے ہی اُس پتلی نے وہ تنکا رموز پہ مارا
یا تو وہ تنکا تھا یا کمان سے رہا ہوکر جو رموز کی طرف چلا سب نے دیکھا کہ پیکان سہ پہلو
ہی ادھر رموز نے دیکھا کہ اگر یہ ناوک میرے سینے پر پڑا تو پشت کو توڑ کر پار گذر جائیگا
سواے اسکے کہ اسکو جانے دون کوئی اور صورت مفر کی نہین ہی تو توسن مرکب پر سے کود کر
غرق زمین ہو گیا وہ تیر خالی گیا اُدھر رموز پہلو مین اُس سنہری پتلی کے نکلا فوراً باہر آتے
ساتھ ہی منھ سے آگ کی چینک ملکہ اور وہ پتلی خبردار ہو کہ ایک شعلہ رموز کے منھ سے نکلا وہ
پتلی پر پڑا کہ وہ پتلی مثل ہیزم خشک کے جلنے لگی ایک منٹ مین جلکر خاک سیاہ ہو گئی رموز
پتلی کو جلا کر پھر مرکب پر سوار ہوا اور ملکہ سے کہا کہ تو نے دیکھا کیونکر مین نے اپنے کو تیر سے

سحر سے بچایا واقعی تو نے بڑے غضب کا سحر کیا تھا یہ کہکر ایک گولہ فولادی ملکہ کے اوپر مارا وہ
گولہ ملکہ کے سینے پر آکر پڑا اگر کوئی دوسرا ساحر ملکہ کے مقام پر ہوتا اُس گولے کی ضرب سے
ہلاک ہو جاتا ملکہ ایسی ہی زبردست ساحرہ تھی جو بچ گئی جیسے گولہ ملکہ کے سینے پر پڑا ملکہ نے
اُس گولے کو ہاتھ مین تھام لیا اور کہا کہ وہ گولہ اُلٹا پلٹ کر طرف رموز کے چلا رموز نے
سحر کیا کہ گولہ درمیان سے شق ہوا اور ایک برق چمک کر ملکہ کے سر پر گری کہ سر ملکہ کا مجروح
ہوا پس ملکہ کو غصہ آیا ہاتھ کا کڑا اُتار کر جو رموز پر مارا جبتک رموز بچے سر و شانہ زخمی ہو
اُدھر ملکہ نے دوسرا سحر کیا گلے کا طوق اُتار کر اور اسم سحر پڑھکر اب جو مارا وہ طوق برق
جہندہ بنکر طرف رموز کے چلا رموز نے دیکھا کہ اِس ضرب سے بھی مفر مشکل ہو اور یہ تیرے
ہاتھ سے چوٹ نہ کھائیگی جبتک مکر نہ کیا جائیگا فوراً مرکب پر سے کود کر غرق زمین ہوگیا وہ
برق تڑپ کر مرکب پر گری مرکب جلنے لگا اُدھر رموز زمین سے پہلوے ملکہ مین نکلا آواز
دی کہ ای آہو چشم تو کیسی ساحرہ ہو اور تو کیسی بہادرہ ہو کہ ایک سے دو ملکر لڑتے ہین دیکھ
تیری ماں بھی تو سحر کر رہی ہو اب مجھکو معلوم ہوا کہ تیرے مغلوب نہونیکا یہ سبب ہی یہ جو رموز نے
کہا ملکہ نے خیال کیا کہ مادر مہربان تو لشکر طلسم کشا مین تھین یہان کیونکر آگئین پھر خیال کیا
دل مین شاید میری تلاش مین نکلی ہون منع کردون کہ تم سحر نہ کرو مین ہی اِس نابکار کو کافی
ہون یہ خیال کرکے دل مین پلٹی کہ منع کردن اُدھر رموز نے جو موقع پایا اپنے فوراً
جھولی سے ڈبیہ خاک جمشیدی کی نکالی اور ملکہ پر کھینچ ماری خاک کا ملکہ پر پڑنا تھا کہ ملکہ کو
غش آنے لگا کیونکہ اُس خاک کی خاصیت یہی تھی کہ جب یہ خاک ساحر پر پڑی ساحر کو غش
آگیا جب ملکہ کو غش آنے لگا ملکہ نے صرف اِسقدر تو کہا کہ او مکار تو نے میرے
ساتھ بھی مکر کیا جب دیکھا کہ مین یون نہ غالب ہونگا تو میرے اوپر خاک قہر جمشیدی پھینکی
خیر ناچارہ ہون میری تقدیر مین بھی گرفتار ہونا بدا تھا یہ کہا اور غش کھا کر طاؤس پر سے
گرنے لگی رموز نے ملکہ کو بیچ مین روکا اور سحر کیا کہ ایک برق چمک کر طاؤس پر گری
طاؤس جلنے لگا اُدھر رموز نے ملکہ کو زمین پر رکھکر اسکی زبان مین سوزن دی اور
قید سحر مین اسیر کیا اسکے بعد اُس ابر کی طرف اِشارہ کیا چونکہ ملکہ تو اسیر ہو چکی تھی اسکا

بہ کمزور ہو چکا تھا اُسنے جو سحر کیا وہ ابر سحر ایک مرتبہ کڑک کر قلعے پر آیا پانی برسنے لگا وہ ہی
حالت اہل قلعہ کی ہوئی کہ سب پتھر کے ہو کر رہگئے مع جانور وغیرہ کے اسنے اشارہ کیا کہ
وہ ابر کڑک کر قلعے پر گرا اور قلعے کو مثل سرپوش کے ڈھانک لیا جب رموز لشکر و قلعہ کو
تباہ کر چکا اور ملکہ کو بھی اسیر کر لیا اب ملکہ کو لیکر میدان سے واپس چلا پاس عنطاق
کے عنطاق بہت خوش ہوا رموز کو گلے سے لگا لیا کہا کہ بھائی تمنے آج وہ کام کیا
کہ میرا ہی دل خوب مزے اُٹھاتا ہے خوب دشمنوں کو پست کیا رموز نے کہا کہ اِس ساحرہ
کے مقابلے مین بڑی پریشانی ہوئی کسی تدبیر سے چوٹ کھاتی ہی نہ تھی مگر پھر عورت تھی
اُسکو مین نے زیر کیا آپ تشریف لے چلیے فرودگاہ پر عنطاق نے کہا کہ تمنے جن جنکو
اسیر کیا وہ سب زندہ ہین یا قتل کر ڈالا رموز نے کہا کہ سب اسیر ہین یہ سُنکے عنطاق دونو
ہاتھوں سے زر سرخ و سفید نثار کرتا ہوا مع کل لشکر کے اور لشکر رموز کے خوشیان کرتا ہوا
فرودگاہ پر آیا لشکر نے کمر کھولی ایک طرف لشکر رموز کا اُترا سب اپنے اپنے مقام پر آکر
آسودہ ہوے رموز نے آہو چشم کو اپنے لشکر مین قید کیا چونکہ دن بھر کا تھکا ہوا تھا
اپنے خیمے مین جا کر آرام پذیر ہوا اُسدن عنطاق نے بھی دربار نہ کیا وہ بھی خیمہ خاص
مین چلا گیا سب سردار اپنی جگہ پر آکر آرام پذیر ہوے وہ رات اِن سب نے براحت و
آرام بسر کی صبح کو عنطاق نے دربار کیا سب سردار و بادشاہ حاضر دربار ہوے
رموز بھی آیا اپنے مقام پر بیٹھا ہر ایک تعریف کرنے لگا اب راے ہونے لگی کہ کیا کیا
جائے رموز و دیگر سرداروں و بادشاہوں کی راے ہوئی کہ پہلے ان خدا پرستون
مضراب و آہو چشم کو طلب کر کے نصیحت کرو اگر یہ سب تمھاری اطاعت کرین تو خیر
ورنہ اِن سب کو قید رکھو اور ایک نامہ بنام بادشاہ طلسم تحریر کرو کہ ایک لڑکا حمزہ کا
قلمشاہ نام ہماری سرحد مین آیا تھا اُسکے ہمراہ آپ کی مصاحب خاص یعنی ملکہ آہو چشم
بھی تھی مین نے پہلے اُن دونوں کو بہت سمجھایا جب انھوں نے نہ مانا تو مقابلہ ہوا میرے
کئی عزیز اُسکے شریک ہو گئے میرے بھائی رموز جادو نے لڑکر اُن سب کو اسیر کر لیا ہے
اور میرے پاس قید ہین اُنکے بارے مین آپ کا کیا حکم ہوتا ہے آیا مین سب اسیرون کو

آپ کی خدمت مین روانہ کرون یا اسی مقام پر قتل کرون جیسا حکم ہو اسکو بجا لاؤن پس اگر آپ
طلب کرین تو پسر حمزہ و آہو چشم کو تو اُنکے پاس روانہ فرمایئے اور مضراب وغیرہ کو یہان رہنے
دیجیے جب یہ لوگ وہان جاکر قتل ہو جاینگے اور ان سب کو معلوم ہو گا تو یہ پھر آپ کی اطاعت کرینگے
کیونکہ ان سب کو زیادہ تر بھروسہ حمزہ کا ہی عنطاق نے کہا کہ یہ راے آپ سب لوگون کی
بہت صائب وعمدہ ہی رموز سے کہا کہ بھائی اُن سب قیدیون کو طلب کرو مع آہو چشم کے
رموز نے کہا کہ اچھا اور دستک دی کہ وہ ہی زنگی پیدا ہوا اُس سے کہا کہ ان سب قیدیون
کو لے آؤ وہ چلا گیا اور ایک سردار سے کہا کہ تم آہو چشم کو لشکر سے لے آؤ وہ سردار لشکر
مین آیا ملکہ کو لیکر بارگاہ مین آیا اِدھر وہ زنگی بھی اُس مقام پر آیا کہ جہان سب کو قید کیا تھا
راوی بیان کرتا ہی کہ رموز نے ایک ساحر کو ایک مقام پر اُسی صحرا مین مقرر کیا تھا اور کہدیا
تھا کہ یہ زنگی جسکو پکڑ لائے تم اسیر سحر کرکے اور قید سحر مین مبتلا کرکے اپنے پاس رکھنا اور
جب ہم طلب کرین ہمارے پاس لیکر آنا چنانچہ ایسا ہی اُس ساحر نے کیا کہ جسکو یہ زنگی پکڑ کر
لے گیا اُس ساحر نے اُسپر سحر کیا اور قید سحر مین اسیر کرکے ایک مقام پر قید کر دیا یہ زنگی سحر ہو
کا ہو اسکا پیرو ہی جب رموز نے اُسکو حکم دیا کہ اُن سب کو حاضر کرو اُسنے اُس ساحر سے جا کے
کہدیا وہ ساحر اُن سب کو تخت سحر پر ڈالکر وہان سے چلا اور ایک دم مین بارگاہ مین آکر
پہونچا سب کو سامنے رموز کے حاضر کیا سب بسبب سحر کے بیہوش پڑے تھے عنطاق نے
کہا کہ ان سب کو ہوشیار کرو رموز نے جواب دیا کہ آہنگرون کو طلب کرو وہ انکو قید مین
مبتلا کرین تو انپر سے سحر اُتارا جائے عنطاق نے آہنگرون کو بلایا آہنگرون نے حاضر
ہو کر مع علمشاہ و تجیر دیوانہ و افغان و مضراب کے سب کو قید سخت و گران مین مطوق
و مقید کیا اب رموز نے اُس ساحر سے کہا کہ اپنا سحر اُتار لو اُسنے سحر اُتارا سب کو ہوش آیا
علمشاہ وغیرہ کو جو ہوش آیا دیکھا کہ ہم سب بارگاہ مین عنطاق کی مسلسل و مطوق بیٹھے ہوئے
ہین اور عنطاق بکبر و نخوت تخت پر بیٹھا ہوا ہی برابر اُسکے اُسکا بھائی رموز جادو ہی اور دیگر
سرداران کرسیون پر بیٹھے ہوے ہین علمشاہ نے ملکہ آہو چشم کو بھی اسیر دیکھا دل مین خیال کیا
کہ معلوم ہوتا ہی میرے اسیر ہونے کے بعد ملکہ نے اور ان سبھون نے رموز سے مقابلہ کیا ہوگا

اسیر ہوئے علمشاہ نے بہت دل مین افسوس کیا ملکہ کی طرف دیکھکر فرمایا کہ ای ملکہ تجنے میرا کہنا نہ سنا
اور اپنے کو اس بلا مین مبتلا کیا خیر جو مقدر مین تھا وہ ہوا ملکہ نے جواب دیا کہ ای شہریار مجھسے
اس نابکار رموز کی بدعت نہ دیکھی گئی اور نہ صبر ہو سکا مین نے مقابلہ کیا اسنے خاک قبر جمشیدی
مار کر گرفتار کر لیا ورنہ اسکی بھی یہ طاقت تھی کہ یہ مجھکو گرفتار کر سکتا ای شہریار یہ سب آپ کے اسیر
ہونے کے بعد اس سے لڑے اور سب اسیر ہو گئے ملکہ نے سب کی حالت بیان کی اور جو
اپنے لشکر کا حال کیا تھا وہ بیان کیا علمشاہ نے فرمایا کہ جو مرضی خدا اور مضراب کی طرف
دیکھکر کہا کہ تجنے کیون اپنے کو مبتلا کیا تمھارے میرے تو اقرار تھا کہ جب عنطاق سے فیصلہ ہو جائیگا
جب مین آپ کی شراکت کرونگا جبکہ مین اسیر ہو گیا تو پھر کیا ضرورت تھی کہ تجنے میری کمک کی اور
اپنے کو اس بلا مین مبتلا کیا مضراب نے جواب دیا کہ ای شہریار مین مرد ہون نامرد نہین ہون
گو میرے آپ کے اقرار تھا مگر جب مین نے دیکھا کہ اس نامرد نے آپ کو اور آپ کے سرداروں کو
دھوکے اسیر کیا اور اب لشکر کو غارت کرنا چاہتا ہی مین اسسے زیر ہو چکا تھا آپ کا ایک
ادنیٰ غلام تھا مجھسے بدعت اس نامرد کی نہ دیکھی گئی مین نے مقابلہ کیا جبکہ آپ اسیر ہو چکے تھے
تو میرا رہنا بیکار تھا مین بھی اسیر ہوا اب جو آپ کی حالت ہی وہ ہی میری حالت ہی جو آپکے
اوپر گذریگا وہ میرے اوپر بھی گذریگا ملازم و دوست وہی ہی جو وقت بد مین کام آئے اب
صرف میری یہ آرزو ہی کہ مجھکو کلمہ طیبہ تعلیم فرمائیے تاکہ مین اسکو پڑھکر مسلمان ہون اور اس
دنیا سے جو جاؤن تو مسلمان جاؤن کافر نہ قتل کیا جاؤن علمشاہ نے اسی حالت قید مین
کلمہ طیبہ زبان پر جاری کیا مضراب اسیوقت کلمہ پڑھکر مع اُن سردارون کے جو کہ قید
ہوے تھے اور یہان موجود تھے مسلمان ہوا از سر صدق اور اسی حالت قید مین مجکو
ہزارون لاکھون گالیان اور عنطاق و رموز و خداوند عجائب وغیرہ کو دین اور ان سب پر
لعنت کی یہ واقعہ دیکھکر رموز و عنطاق کو نہایت غصہ آیا مگر سکوت کیا عنطاق نے
علمشاہ سے کہا کہ ای پسر حمزہ تو اسوقت اپنے کو کس حالت مین پاتا ہی علمشاہ نے
فرمایا کہ مین اپنے کو اسوقت اس حالت مین پاتا ہون کہ جیسے شیر غران کو کوٹھری مین بند
کرو اور اُس پر بدعت کیجائے وہ میری حالت ہی یہ کہکر فرمایا کہ شکر ہی خدائے برتر کا کہ جس نے

مجھکو اس قید مین مبتلا کرایا اسکا شکر یہ ہر حال مین کرنا چاہیے مگر مین نے آجتک تجھسا نامرد و بکار
کسی کو نہین دیکھا تو نہایت نامرد و مکار ہی عنطاق نے کہا کہ او پسر حمزہ تو بڑا بدزبان ہی سچ
کہا ہی کسی نے کہ رسی جلجاتی ہی اسکا بل نہین جلتا ہی خیر اس تقریر سے تو کچھ حاصل نہین ہی اب یہ
بتاؤ کہ میری اطاعت اور دین اسلام کے ترک کرنے مین کیا کہتا ہی اگر تو دین اسلام ترک کرکے
عجائب پرستی قبول کرے تو مین ابھی تجھکو رہا کردون اور اپنے لشکر کا سپہ سالار کرون علمشاہ
نے فرمایا کہ لاکھ لاکھ لعنت ہی تجھپر اور تیرے خداوند پر مین نہ تیری اطاعت کرونگا نہ دین اسلام
ترک کرونگا تو بیکار مجھکو قتل کرنے سے ڈراتا ہی جو تیرا جی چاہے وہ حکم دے عنطاق نے
یہ کلمہ علمشاہ کا سُنکے مثل مار سر و دم بریدہ کے تاؤ پیچ کھایا علمشاہ کی طرف سے منھ پھیر کر
کہا کہ معلوم ہوا کہ تیری قضا آئی ہی مین کیا کرون کہ مجبور ہون تو میرے کہنے پر عمل ہی نہین
کرتا ہی علمشاہ سے یہ کہکر اب اُن سب کی طرف یعنی تجخیر دیوانہ و مضراب واخفان دانہ چشم
دان سب کے سردارون کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ تم سب دین اسلام ترک کرنے اور
میری اطاعت قبول کرنے کی بابت کیا کہتے ہو ہر ایک نے یہی جواب دیا کہ جو تیرا جی چاہے
وہ کر جبکہ ہمارا آقا و سردار تیری اطاعت قبول نہین کرتا ہی تو ہم پھر کیون قبول کرنے لگے
اور یہ بتا کہ جب کافر سے کوئی مسلمان ہو تو پھر وہ کافر کیونکر ہوسکتا ہی بس ہم کیونکر دین اسلام ترک
کرین جو تیرا جی چاہے وہ کر یہ کہکر ہزارون گالیان دین اب عنطاق کو اور زیادہ غصہ آیا
آہو چشم سے کہا کہ اے آہو چشم تو اپنی جوانی پر رحم کھا اور میرے کہنے پر عمل کر مین تجھکو رہا
کیے دیتا ہون تو طرف طلسم کے چلی جا آہو چشم نے کہا کہ کیا بکتا ہی جب عنطاق کو معلوم
ہوا کہ اِنمین سے کوئی بھی میری اطاعت نہ کریگا نہ دین اسلام ترک کریگا وارو غہ زندان کو
طلب کرکے حکم دیا کہ اِن سب قیدیون کو لیجا کر شہر مین قید کرو اور ہر قسم کی تکلیف دینا مین
بھی آتا ہون وہان آکر ان کے بارے مین حکم دونگا بس داروغہ زندان اُن سب قیدیون
کو جو کہ قریب تین ساڑھے تین سو کے تھے بیرون بارگاہ لایا ارابون پر ڈالکر اور ایک
سردار بحکم عنطاق مع پچاس ہزار سپاہ کے داروغہ و قیدیون کے ہمراہ ہوا داروغہ زندان
لیکر طرف شہر کے روانہ ہوا بعد روانہ کرنے قیدیون کے عنطاق نے دبیر کو طلب کرکے

پہلے بہت بڑا القاب و آداب تحریر کرا کے ایک نامہ اس مضمون کا جو کہ سابق مین عرض
کر چکا ہون بنام شنگال بادشاہ طلسم زعفران زار تحریر کرایا اور ایک ساحر کو رموز
نے دیکر روانہ کیا جب عنطاق نامہ روانہ کر چکا اُسنے اُسوقت لشکر کو حکم دیا کہ طرف شہر کے
کوچ کرے وہ ساحر نامہ لیکر طرف طلسم کے راہی ہوے اور بعد تھوڑی دیر کے سب
اسباب وغیرہ بار ہو گیا عنطاق مع اُن سب بادشاہون کے طرف شہر کے چلا جو کہ کمک
کو آئے تھے راوی بیان کرتا ہو کہ پہلے داروغہ قیدیون کو لیکر داخل شہر ہوا تمام شہر مین
غلغلہ ہوا کہ جس معرکے پر بادشاہ تشریف لے گیا تھا اُن سب لوگون پر بادشاہ نے ظفر
پائی اور سب کو اسیر کیا اُن قیدیون کو داروغۂ زندان لیکر شہر مین آتا ہی بحکم بادشاہ قید کرنے
کو یہ جو خبر مشہور ہوئی ہر ایک بر سر راہ آکر کھڑا ہوا برائے تماشا سب نے دیکھا کہ آگے آگے
ہزارون سوار آئے اُنکے بعد دیکھا کہ ارابون پر قیدی بیٹھے ہوے اُنکے گرد سوار برہنہ
تلوارین لیے ہوے چلے آتے ہین اول ارابہ علمشاہ کا تھا سب نے دیکھکر کہا کہ یہی
پسر حمزہ ہو اسی کو بادشاہ کا بھانجہ دیوانہ رہا کر لے گیا تھا اُسکے بعد ارابہ معراب کا تھا اُسکے
بعد ارابہ دیوانے کا اُسکے بعد اخفان کا اِن سب کے بعد اور سردارون کے ارابہ
تھے اب سب نے ان سب کو پہچانا اور باہم کہنے لگے کہ یہ کیا ماجرا ہو کہ سوائے پسر حمزہ کے
جسقدر قیدی ہین سب بادشاہ کے عزیز و ملازم ہین کیا یہ لوگ سب پسر حمزہ کے شریک
ہو گئے تھے اہل لشکر سے جو اس معرکہ کو دریافت کیا اُن سب نے سب حال اہل شہر سے
بیان کیا یہانتک کہ داروغہ نے اِن سب کو لا کر زندان مین قید کیا یہ سب مع اُمو حبشیم کے
ایک مقام پر قید ہوے اب اُنکو تو قید مین رکھا جاتا ہو دیکھیے کب رہا ہون اُدھر عنطاق
مع لشکر کے راہ طے کرکے اور اُن بادشاہون کو جو کہ کمک کو آئے تھے داخل شہر ہوا سب
لشکر چھاؤنی مین اُترے اپنے اپنے عزیزون سے ملے عنطاق نے دربار کیا سب حاضر
دربار ہوے عنطاق نے حکم دیا کہ سامان جشن مہیا کیا جائے ہم اس فتح کی خوشی کا جشن کرینگے
جبتک ہمارے نامے کا جواب بھی آجائیگا جیسا حکم ہوگا اُسپر عمل کرینگے منادی نے ندا کردی
کہ تمام اہل شہر اس فتح کی خوشی کرین اُسیوقت شہر مین منادی کردی گئی ہر ایک مقام پر سامان

جشن خوشی ہونے لگا یہان بھی بادشاہ کی بھی سرکار مین سامان ہونے لگا یہانتک جب سب
سامان درست ہوگیا محفل آراستہ ہوئی جشن عشرت برپا ہوا راوی نامہ بر کو طرف طلسم کے
روانہ رکھتا ہو اور علمشاہ وغیرہ کو قید مین مبتلا رکھتا ہو اور عنطاق کج کلاہ کو مصروف جشن
خوشی وانتظار جواب نامے مین مصروف رکھتا ہو اور اب کچھ حال طلسم زعفران زار وخواجہ عمر
کا تحریر کرتا ہو وحال سمک پلداقی کا کہ جبکہ علمشاہ وغیرہ اسیر ہوے اور سمک نے دیکھا
کہ اب لشکر پر تباہی آتی ہی یہ اپنی صورت تبدیل کرکے لشکر عنطاق کج کلاہ مین اس خیال
سے آیا کہ اگر بن پڑے تو کوئی تدبیر رہائی شاہزادے وغیرہ کی کرون مگر جب رموز جادو
سکو یعنی ملکہ وغیرہ کو اسیر کرکے مع عنطاق ولشکر کے ہمراہ عنطاق کے فرودگاہ پر آیا
اور اسدن عنطاق نے دربار نہ کیا سب اپنے اپنے مقام پر جاکر قیام پذیر ہوے
سمک نے شب بھر بڑی کوشش کی کہ کسی تدبیر سے قید خانے کا پتہ چلجائے تا کہ مین
عیاری کرکے رہا کرلون مگر کچھ پتہ نہ چلا اسی فکر مین صبح ہوگئی یہ پھر دربار مین آیا اسکے روبرو
وہ صلاح ورائے باہم ہوئی اسکے بعد قیدی طلب کیے گئے تھے اسکے سامنے سب تقریر
ہوئی اور اسیرون کو داروغہ لیکر روانہ ہوا تھا یہ بھی ہمراہ چلا تھا اس خیال سے کہ راہ مین
عیاری کرون پھر خیال آیا کہ عنطاق کے دربار مین چلو وہان دیکھو اب کیا رائے ہوتی
ہی یہ پھر دربار مین آیا تھا اسکے روبرو نامہ لکھا گیا اور ساحر نامہ لیکر چلا اب اسنے خیال کیا
تھا کہ اس نامہ بر پر عیاری کرد اسکو اسیر کرکے اور خود اپنی طرف سے جواب نامہ لکھ کر خود
نامہ بر بنکر عنطاق کے پاس آؤ اور عیاری کرکے ان سب کو رہا کرو یہ خیال دل مین
کرکے یہ بھی ساتھ نامہ بر کے بیرون بارگاہ آیا تھا نامہ بر تو اڑکر چلا یہ اسکے سایہ کے
نشان پر چلا جاتا تھا اس خیال سے کہ یہ کسی مقام پر اتریگا اسی مقام پر عیاری کرنا بس راوی
اسکو بھی روانہ رکھتا ہو عیاری مین اب ان سب کا حال تحریر ہوگا انشاء اللہ تعالے

اب دو کلمہ داستان خواجہ خواجگان سر بریدہ جادوگران ریش تراشندہ کافران بیک طرار
خنجر گذار عیار تیز رفتار یعنی خواجہ عمر نامدار کے حوالۂ قلم تیز رقم ہوتے ہین ناظرین ملاحظہ فرمائین دیگر حالات ان

بہار آئے الٰہی چمن پری ہو جائے | یہ زرد زرد وہر یک شئے ہری ہری ہو جائے
کبوتر اڑ کے جو جائے وہان پری ہو جائے | جواب نامہ جو لائے پیمبری ہو جائے
خدا کے دین کا موسیٰ سے پوچھیے احوال | کہ آگ لینے کو جائین پیمبری ہو جائے
وہ سخت جان ہون ہو کر گری تبری و ترک | چٹائے سنگ ذرا بار ہو دو دری ہو جائے

عیاران سفا مین و سر ہنگان معنی اس داستان جلالت طراز کو یون تحریر کرتے ہین کہ ناظرین کو یاد ہوگا کہ جناب منشی احمد حسین صاحب قمر نے یہانتک بیان کیا ہی کہ خواجہ عمر بن امیہ ضمری نامدار لشکر صاحبقران عالی وقار اُس پہاڑ پر آگئے کہ جہان اسلم بچہ شیطان خدائی کرتا تھا اور اسلم کو بہ مکر و عیاری اسیر کرکے داخل زنبیل کیا اُسکے باغ کا کل مال و اسباب لوٹ لیا بعدہ وہان سے جانب صاحبقران کے تشریف لے چلے تھے جب تھوڑی دور راہ طی کی تو خیال آیا کہ اے خواجہ تم کو صاحبقران نے برائے رہائی جہانگیر و ملکہ سیماے مہر جمال کے روانہ کیا تھا اور فرمایا تھا کہ ان دونون کو شنگال بادشاہ طلسم اسیر کر لے گیا ہی انکی خبر لاؤ اور رہا کر لاؤ چنانچہ تم اُنکی رہائی کی فکر مین چلے تھے کہ راہ مین اُس ساحر نے اسیر کر لیا جسنے کہ تم کو شنگال کے پاس اسیر کرکے روانہ کیا تھا وہ ساحر بحکم اپنے آقا کے لیے جاتا تھا کہ صاحبقران نے اُسکو قتل کرکے تم کو رہا کیا اور رہم کو برائے خبر اسلم روانہ کیا تم نے یہان آکر اُسکو اسیر کر لیا اے خواجہ اب تم کو لازم ہی کہ اُن دونون کی فکر کرو اور اُنکو رہا کرکے اپنے ہمراہ لے کر خدمت صاحبقران مین چلو اور جب تک تم نہ جاؤگے حکیم استقلینوس کے مہمان رہین گے اُنکی طرف سے اطمینان ہی بس یہ سوچ کر خواجہ سلامت نے اپنی صورت تبدیل کی ایک صورت پر تیار ہو کر ایک سمت کو روانہ ہوئے کہ کسی سے راہ طلسم دریافت کرکے طلسم مین اپنے کو پہونچاؤن شنگال کے دربار مین جاکر فکر رہائی جہانگیر و سیما کی کرون اور عیاری کرکے شنگال کو بھی قتل کرون خواجہ اسی فکر مین راہ روی کرتے ہوئے چلے جاتے تھے جس سے راہ طلسم دریافت کرتے ہین وہ خواجہ کی صورت دیکھ کر بھاگ جاتا ہی کچھ جواب تک نہین دیتا ہی اگر کسی نے جواب بھی دیا تو یہ جواب دیا کہ ہم نے تو یہ نام تک نہین سُنا ہم پتہ کیا جانین خواجہ کو جو قصبہ یا گاؤن ملا خواجہ نے اُسکو لوٹ لیا عیاری کرکے

اسیطور سے خواجہ کو دس دن گذر گئے کہ طلسم کا نشان نہ ملا ایک دن پریشان ہو کر اور خدا سے دعا
کر کے کہ یا تو اے کریم کارساز مجھکو منزل مقصود پر پہونچا دے یا مجھکو خدمت صاحبقران
ادھر آکر بہت پریشان ہوا یہ دعا مانگ کر خواجہ نے ایک طرف کا راستہ لیا پیاسے
ہوئے جاتے تھے دوپہر راہ چلے تھے کہ پیاس نے غلبہ کیا شدت عطش نے پریشان کیا زبان
مین کانٹے پڑ گئے تالو خشک ہو گیا ہر مرتبہ زبان تالو سے لپٹی جاتی ہے اب خواجہ پانی کی تلاش
مین ادھر سے اُدھر اُدھر سے ادھر پھرنے لگے نوبت یہ ہے کہ تالو شدت عطش سے شق ہوا جاتا ہے عجب
حالت ایک تو پیاس کی شدت دوسرے دھوپ کی حدت تیسرے گرمی کی کثرت چوتھے
وقت دوپہر خواجہ عجب بلا مین مبتلا تھے کہ سامنے سے ایک دریاے ذخار نظر آیا دیکھتے تو خواجہ
نے خیال کیا کہ یہ دھوکا ہے اکثر جنگلون مین ریگ پر دریا کا دھوکا ہوتا ہے بیکار ہے ادھر کو جانا پھر
خیال آیا کہ چلکر دیکھ تو لو اگر نہ ہوگا تو آگے چلنا اب تو مصیبت مین مبتلا ہوئے ہو پھر
کر کے خواجہ اُس طرف کو روانہ ہوئے جو جو قریب ہوتے جاتے ہین وہ وہ پانی نظر آتا جاتا
ہے اب جو دور سے پانی پر نگاہ پڑی امید ہوئی دل کو ایک قسم کی تازگی و فرحت حاصل ہوئی
آنکھون مین خنکی پہونچی خواجہ لپک کر قریب دریا آئے ایک طرف دیکھا کہ چند درخت لگے
ہوئے ہین کنارے دریا کے اُن درختون کے سایہ مین ایک چبوترہ پختہ بنا ہوا ہے یہ معلوم
ہوتا ہے کہ کوئی بادشاہ یا امیر یا وزیر اس مقام پر آکر شکار ماہی کا شغل کرتا ہے یہ چبوترہ اُسی
لیئے بنوایا ہے خواجہ اُن درختون کے سایہ مین آئے ہوا جو سرد لگی گرمی بھی کم ہوئی پیاس کا
غلبہ بھی کم ہوا اب خواجہ کنارے دریا کے چبوترے پر بیٹھے قصد کیا کہ دریا مین ہاتھ ڈالکر
پانی لے کر منھ ہاتھ دھوؤن پھر خیال آیا کہ اے خواجہ یہ مقام طلسم ہے یہان کارخانہ سحر کا ہے
ایسا نہ ہو کہ یہ دریاے سحر ہو تم دریا مین ہاتھ ڈالو اور کوئی ساحر اُسمین رہتا ہو وہ تم کو اسیر
کرلے تو بڑی خرابی ہو پہلے آزما لو یہ خیال دل مین کر کے زنبیل سے ایک شُہدے کو نکالا
اُس سے کہا کہ دریا سے پانی تو لا اُس شہدے نے دریا مین ہاتھ ڈالا کچھ بھی نہ ظاہر ہوا چونکہ
وہ دریا اصلی تھا اگر سحر کا ہوتا تو کچھ نہ کچھ علامت سحر ضرور ظاہر ہوتی جب خواجہ کا اطمینان
ہو گیا اُسکو تو نذر زنبیل کیا خود ہاتھ منھ دھویا اُسکے بعد پانی خوب سیر ہو کر نوش فرمایا تن

پژمردہ مین جان آئی دلکو قوت قلب کو راحت حاصل ہوئی پانی جو پیا آرام ملا وہ شدت عطش
زیادتی گرمی کم ہوئی اب چبوترے پر درختون کے سایہ مین پاؤن پانی مین لٹکا کر لیٹے گو خواجہ
دریا سے ڈرتے بہت ہین مگر اسوقت ایسی تکلیف اُٹھائی تھی اب جو راحت ملی ہے تو
اس رنگ سے بیٹھے ہین راوی کہتا ہے کہ خواجہ کے پاس زنبیل مین سب اشیا از قسم کھانا و
پانی موجود رہتا ہے اول مشکیزہ حضرت خضر وغیرہ تھا بھی خواجہ نے کیون نہ اُس سے پانی پیکر
اپنی پیاس کو برطرف کیا اسکا سبب یہ ہے کہ اول تو وہ خواجہ ہر ایک مقام پر نکالتے نہین
ہین جہان یہ خیال ہوتا ہے کہ اب پانی ممکن نہ ہوگا وہان اُسکو نکالتے ہین اور یہی حکم بھی ہے
دوسرے خواجہ اُسوقت کچھ ایسے بدحواس تھے کہ بالکل یاد بھی نہ تھی خیر آمدم برسر
مطلب اب جو ہوا لگی خواجہ کی آنکھ بند ہونے لگی خواجہ نے پانی سے پاؤن نکالے اُسی
چبوترے پر درخت کے سایہ مین لیٹ کر سو گئے بڑے عرصہ تک سویا کیے اب جو آنکھ
کھلی تو وقت سہ پہر تھا خواجہ نے اُٹھ کر وضو کیا نماز ظہر بھی ادا کی اُسکے بعد مُنھ ہاتھ دھونے
لگے خواجہ تو مُنھ ہاتھ دھو رہے ہین مگر صورت اپنی تبدیل کیے ہوئے ہین ایک دوسری
صورت پر ہین کہ یکایک ایک برق چمکی خواجہ نے سر اُٹھا کر دیکھا کہ یہ چمک کیسی ہوئی کیا
کوئی ساحر آتا ہے خواجہ تو یہ دیکھ رہے ہین مگر بے خوف اسی سبب سے ہین کہ اصلی صورت
پر نہین ہین راوی بیان کرتا ہے کہ خواجہ تو اس خیال مین تھے کہ خواجہ نے دیکھا کہ ایک ساحر
جھولی کاندھے پر ڈالے ہوئے قشقہ سیندور کا لگائے ہوئے کالے کوڑیالے گلے مین
پڑے ہوئے آنکھ مُنھ سے شعلے نکلتے ہوئے اِدھر اُدھر کچھ دیکھتا ہوا چلا آتا ہے اِدھر اس
ساحر نے دیکھا کہ ایک شخص عجیب الخلقت کہ جسکا قد بہت دراز ہے سر یہ معلوم ہوتا
ہے کہ ایک گنبد ہے بازون پر دو جیسے ٹرے سے پر ہین آنکھین مثل تنور کے روشن ہین بڑے بڑے
دانت رنگ سیاہ ایک جامہ پہنے ہوئے کنارے دریا کے چبوترے پر بیٹھا ہوا ہے ہزارون
اژدر و سانپ جسم سے لپٹے ہوئے ہین وہ جو پیرہن ہے طرح بطرح کے رنگ بدلتا ہے کبھی
سرخ ہو جاتا ہے کبھی سفید کبھی سبز کبھی نیلا یہ معرکہ دیکھ کر اسکو بڑا عجب ہوا یہ حیرت سے
دیکھنے لگا اور خیال دل مین کرنے لگا کہ یا تو یہ کوئی ساحر زبردست ہے یا کوئی دیوتا ہے یا

کوئی مقرب بندہ ہی جو یہ اسکو مرتبہ حاصل ہی اسکے پاس چلکر ذرا دریافت تو کرو مگر صورت دیکھکر
دم نکل گیا ہی یہ خیال ہوتا ہی کہ ایسا نہ ہو کہ کوئی گستاخی ہو جائے اور یہ کچھ اذیت پہونچائے ہر چند
قریب جانے کا قصد کرتا ہی پھر تھم جاتا ہی ادھر خواجہ نے جو اس ساحر کو دیکھا تھا فقہ سے پہچان
لیا کہ یہ تم سے خوف کرتا ہی اے خواجہ اسکو اپنے قریب بلاؤ اسکا حال دریافت کرو شاید اس سے
کچھ پتہ و نشان طلسم کا ملے کیونکہ یہ ساحر ہی اُدھر وہ یہ خیال کر رہا تھا کہ ضرور یہ کوئی بزرگوار ہین جو
اس صحرا مین یون بے خوف بیٹھے ہوئے ہین نہ شیر کا خوف نہ اور کسی جانور گزندہ و درندہ کا ڈر ہی
اکیلے بیٹھے ہوئے ہین کہ خواجہ نے پکار کر کہا کہ اے مسافر تو وہان کھڑا ہوا کیا دیکھ رہا ہی یہان
قریب آ مین تیرے حال سے آگاہ ہو گیا ہون تو پانی کی تلاش مین ادھر آیا ہی مجکو دیکھکر تو
خوف کرتا ہی اور پانی لینے کو نہین آتا ہی تو شوق سے آکر پانی لے اور اپنی عطش کو برطرف کر مین
تجکو اذیت نہین دونگا ہم لوگون کا یہ کام نہین ہی کہ کسی کو بدون حکم کے تکلیف دین ہان
جب حکم صادر ہوتا ہی کہ فلان کو ہمارے پاس لے آؤ تو ہم اُسکو آکر لے جاتے ہین پھر نہین
چھوڑتے ہین چاہے اُسکے عزیز روئین چاہے باپ مان بیٹا بیٹی مگر ہم لیجا ئینگے ابھی تو تیرے
جانے مین بہت زمانہ باقی ہی تو بیکار ہم سے خوف کرتا ہی ہم یہان آتے کب ہین اسوقت
ایک ضرورت سے یہان آئے تھے یہ مقام اچھا معلوم ہوا ٹھہر گئے تھوڑی دیر ٹھہر کے چلے
جائینگے یہ جو پکار کر کہا وہ ساحر واقعی پیاسا تھا اتو اُسکا اعتقاد اور زیادہ ہو گیا اُس نے
دل مین کہا کہ ضرور یہ کوئی نہ کوئی خاص اور مقرب بندہ ہی یہ تو میرے حال سے آگاہ ہو گیا
چل اسکی خدمت مین عجب کیا ہی کہ تو جس مطلب کے لیے بحکم بادشاہ نکلا ہی وہ مطلب
اسکی کمک و مدد سے حاصل ہو اور تو اپنی مراد کو پہونچے یہ خیال کر کے اور اپنے ہاتھ
باندھ کر قریب خواجہ کے آیا بہت ادب سے جھک کر سلام کیا اور قصد کیا کہ قدمون پر
سر رکھون خواجہ نے منع کیا اُسنے دونون ہاتھ آنکھون سے لگا لیے آپ نے فرمایا
کہ پہلے پانی تو پی لے پھر باتین کرنا اُسنے کہا کہ مجکو معلوم ہوا کہ آپ ضرور بندہ خاص
خداوند یا صاحب خداوند ہین واقعی مین بہت پیاسا تھا اور ہون بڑی دور سے پانی
کی تلاش مین چلا آتا ہون صبح سے اپنے مکان سے چلا ہون کوسون کی راہ طے کی ہے

بسبب راہ طے کرنے کے پیاس نے غلبہ کیا پھر بھرسے پانی کی تلاش کر رہا ہون اتفاق سے یہ دریا
دکھائی دیا اور جو آیا تو آپ کو یہان تشریف فرما پایا آپ کی صورت مبارک دیکھتے ہی میرے
اندام مین خود بخود رعشہ پڑ گیا باوجودیکہ مین ساحر ہون اور طلسم زعفران زار کا رہنے والا ہون ہزارہا
ساحر و صورتین ایسی دیکھین ہین کہ جنکو اگر رستم دیکھ لے تو ڈر جاے اور کانپ کر گر کے غش آجائے
مگر میری یہ حالت کبھی نہین ہوئی جو آپ کی صورت دیکھکر ہوئی مین نے خیال کیا اپنے
دل مین کہ یا تو یہ کوئی بندہ مقرب درگاہ خداوندی ہین کہ جنکی عزت و بزرگی کے سبب سے
مجھپر رعب طاری ہوا یہ میری حالت ہوئی یا کوئی فرشتہ قدرت ہین کہ جنکے رعب کے سبب
سے میری یہ حالت ہوئی ہے بدون اجازت کے جاکر پانی پینا خلاف ہے ایسا نہ ہو کہ کوئی
گستاخی یا بے ادبی ہو کہ جو کہ سبب ناراضی ہو بس مین اُسی مقام پر ٹھہر گیا اور فکر کرنے
لگا کہ کیا تدبیر کرون جو خدمت عالی مین پہونچون کہ آپ نے یاد فرمایا مین بہت
خوش ہوا اور حاضر خدمت ہوا کیونکہ میری مراد بر آئی خواجہ نے فرمایا کہ پھر
مین بن نا پہلے پانی پی لو اور اپنے دل مین کہا کہ وہ مارا جو مجکو گمان تھا وہ
پورا ہوا خدا نے میرے حال پر رحم کیا اُدھر اُس ساحر نے دریا سے پانی پیا اب
آب آیا خواجہ کے روبرو بہت ادب سے بیٹھا اور ہاتھ باندھکر عرض کیا
کہ فرمایئے کہ آپ کون بزرگوار ہین اور اس جنگل مین کہ جہان بوے امرانات نہین
ہے کوسون تک انسان کا نشان نہین ہے سواے صحرا کے آپ کیون تشریف فرما ہین
خواجہ نے فرمایا کہ تجکو ہمارے نام سے کیا کام ہے اور اس دریافت کرنے
سے کیا مطلب ہے لے تو پانی پی چکا اپنی راہ لے میری اوقات مین فرق آتا ہے مجکو
ابھی بڑی دور جانا ہے اُسنے عرض کیا کہ آپ کی بڑی مہربانی ہوگی جو آپ اپنے
اسم نامی سے آگاہ فرمایئے گا اور مقام سکونت سے فرمایا کہ پہلے تو یہ بتا کہ تو کون ہے
اور تیرا کیا نام ہے اور کہان کا رہنے والا ہے اور کس ضرورت سے ادھر کو آیا ہے گو ہم
سب تیرے حال سے آگاہ ہین مگر تیرے زبانی سُننے کے بہت مشتاق ہین ہم
ہر ایک کے دل کے حال سے آگاہ رہتے ہین اور ہم کو یہ بخوبی معلوم ہے کہ استقدر

بندے دنیا پر ہین سب کے نام ہمارے دل پر لکھے ہوئے ہین مگر ہم تیری زبان سے سننے
کا شوق رکھتے ہین اُسنے ہاتھ باندھکر عرض کیا کہ مین ابھی عرض کرتا ہون مگر اسقدر آپکی
خدمت مین گذارش ہو کہ میرے حق مین دعا فرمایئے کہ مین اپنی مراد دلی سے کامیاب ہون
جس عرض سے نکلا ہون وہ کام میرا پورا ہو اور مین اپنی مراد کو پہونچون جو حکم بادشاہ نے
فرمایا ہو وہ مین بجالاؤن تاکہ انعام کثیر پاؤن پندرہ دن سے پریشان پھر رہا ہون فرمایا
کہ سب تیرے مطلب پورے ہونگے تو بیان توکر ہم سنین تو سہی اُسنے عرض کیا
کہ بہت خوب یہ کہکر یون بیان کرنے لگا کہ مجکو انصرام جادو کہتے ہین اس غلام کا
نام انصرام ہو مین رہنے والا ہون طلسم زعفران زار سلیمانی کا اور ملازم ہون بادشاہ طلسم
شہنشاہ شنگال جادو کا آج کل تھوڑا زمانہ ہوا ہو کہ کسی طرف سے چند خدا پرست اس
طلسم پر آگئے ہین اُن مین ایک طلسم کشا بھی ہو اُسکا عیار جو ہو کہ جسکا نام خواجہ عمرو
ہو وہ بلا کا ہو اُسنے لاکھون شہر ساحرون کے و ہزارون ملک جادوگرون کے تباہ و غارت
کئے ہین اور لاکھون ساحرون کو قتل کیا اسی سبب سے اُسکا لقب سر برندہ ساحران
مشہور ہوا اُسکے بارے مین سامری و جمشید لکھ گئے ہین کہ اُسکی موت کسی ساحر کے
ہاتھ سے نہین ہو وہ سب ساحرون کا قاتل ہو جو مرے اُسکا خون جس زمین پر گرے گا وہ
زمین کبھی آباد نہ ہوگی اُسکا مالک جو حمزہ ہو اُسنے ہزارون خدائیان مٹا دین ہین وہ دونون
مالک و خادم اس طلسم پر بھی آگئے ہین چنانچہ چند ملازم خاص بادشاہ کے اُن لوگون سے
لڑ گئے کئی معرکہ پڑے وہی لوگ غالب رہے اُس عیار یعنے خواجہ عمرو نے کئی مرتبہ
آکر عیاری کی اور بہت پھونک دے کر چلا گیا اُسکا کوئی کچھ نہ کرسکا چنانچہ بادشاہ
نے مجھسے فرمایا کہ اے انصرام مین نے کتاب مین دیکھا ہو کہ عیار طلسم کشا گھر سے
نکلا ہوا کوہ و صحرا مین تباہ پھر رہا ہو تو جا کر اسیر کر لا تو مین تجکو بہت کچھ انعام دونگا اور
تیرا مرتبہ اعلیٰ کردونگا کہ ہر ایک کو رشک و حسد ہوگا اگر تو اسیر کر لائے تو مین اُسکو
قتل کرڈالون بس تمام قصہ مٹ جائے میرے شامت اعمال انعام کثیر کو سن کے
لالچ آیا طلسم سے اُسکی تلاش مین اپنے عزیزون یگانون کو چھوڑ کر راحت و آرام سے

منھ موڑ کر چل کھڑا ہوا آج پندرہ دن سے کوہ و صحرا مین سرگردان و حیران ہون کہین اُسکا پتہ
نہین چلتا ہی نہ پانی سیر ہوکر ملتا ہی نہ کھانا ملتا ہی رات ہوئی اس درخت کے سایہ مین پڑ رہا
اُس کوہ پر سو رہا اسی طور سے رات و دن بسر کرتا ہون مگر گوہر مقصود کسی طور سے ہاتھ نہین
آتا ہی لاکھو لاکھو دریاے فکر مین غوطے لگاتا ہون سواے سنگ ندامت کے کوئی دوسری
چیز ہاتھ نہین آتی ہی خالی ہاتھ جاتے ہوئے بھی شرم آتی ہی کیونکہ بہت قسمی وعدہ کرآیا
تھا اب خالی ہاتھ جاکر کیا کہون اور کیا اپنا روے سیاہ دکھاؤن لوگون سے مجکو اور
زیادہ تر حجاب ہوگا جو کہ منع کرتے تھے اور مین نے انکا کہنا نہ سُنا اور ولولہ دل اور امید
انعام کثیر مین چلا آیا مین یہ خیال کرتا ہون کہ اسیطور سے ٹکرا ٹکرا کر مر جاؤنگا گوشت و
پوست درندے جنگل کے کھا جاینگے ایک نہ ایک دن کسی صحرائی جانور کا لقمہ
ہونگا میری یہ امید ہی کہ آپ دعا فرمایئے کہ وہ دزد باریک نا عیار میرے ہاتھ آجاے
مین اپنی مراد کو پہونچون یہ جو اُسنے کہا خواجہ نے دل مین اپنے کہا کہ واہ کیا خوب یہ تو تمھاری
تلاش مین نکلا ہی تمھارا دشمن ہی خیر اب یہ جاتا کہان ہی اسکی قضا لائی ہی اب معلوم ہوا کہ
یہ ہماری ہی تلاش کو نکلا ہی یہ دل سے باتین کرکے اُسکے نا عیار و دزد باریک کہنے پر بہت
غصہ آیا فرمایا کہ او انصرام تو کیسا بے ادب ہی کہ اُس مرد بزرگ کا یون بے ادبی سے نام
لیتا ہی کیا تو آگاہ نہین ہی کہ وہ خداوند کا بندہ خاص ہی گو آج کل خداوند اُس سے ناخوش
ہین مگر پھر بھی ایسا نہ ہو کہ تیری اس گستاخی کے ساتھ نام لینے سے تجھ پر عذاب نہ نازل
کرین اے انصرام آگاہ ہو کہ خواجہ عمرو مقرب بندے ہین کہ جنکا اسوقت مثل و نظیر
نہین ہی آگاہ ہو کہ خداوند سامری و جمشید و لقا و زمرد ثانی و جمشید ثانی و فرعون ثانی و
نمرود ثانی ساحر مشمش ودمامہ جادو و افراسیاب بادشاہ طلسم ہوش ربا کو اپنا نائب
کرکے دنیا پر بھیجا یہ سب یہان آکر خدا بن بیٹھے خدائی کرنے لگے خداوند نے برہم ہوکر
حمزہ اور خواجہ کو پیدا کیا حمزہ کو صاحبقران کیا اور اُنکو اور اُنکی اولاد و سردارون و
اہل لشکر و ملازمون کو قوت و طاقت عطا فرمائی کہ کوئی اُنکو زیر نہ کرسکے اور اُنپر ساحر و
سحر اثر نہ کرسکے خواجہ عمرو کو عیار بنایا ایسا عیار کہ کوئی اسکی عیاری کا جواب نہ دے سکے

وہ شاہزادہ ولایت اول ہی اُسکا بڑا مرتبہ ہی بس ان دونون نے بموجب حکم خداوندکے ان سب کو غارت کیا اور انکی آلایش سے دنیا کو پاک کیا خداوند بہت خوش ہوئے اور مرتبہ زیادہ کیا اب یہ لوگ بھی مغرور ہوگئے اور غرور کرنے لگے اب ان لوگون نے خداوند کی عبادت ترک کرکے خدائے نادیدہ کی جو کہ کہتے ہین کہ آسمان پر ہی بندگی کرنا شروع کی اور اُن بندون کو پریشان کرنا شروع کیا جو کہ خاص خداوند کے بنائے ہین اور خداوند اُن سے الفت و محبت کرتے ہین چنانچہ اُسی حالت غرور مین اس طلسم پر بھی آئے اور قصد کیا کہ اس طلسم کو فتح کرین اور یہان کے بادشاہ شندکال جادو سے کہ جسکا تو ملازم ہی مقابلہ پر آمادہ ہوئے شندکال وہ بندہ خاص خداوندی ہی کہ خداوند اکثر شندکال کا ذکر فرمایا کرتے ہین بلکہ ایک تصویر شندکال کی ہر وقت خداوند کے روبرو رہتی ہی خداوند فرماتے ہین یہ میرا خاص بندہ ہی مین اس سے بہت محبت رکھتا ہون خداوند عجائب کا یہ حال ہی کہ ہر وقت باشندگان طلسم زعفران زار کی تعریف فرماتے ہین اور فرماتے ہین کہ یہ سب میرے خاص بندے ہین مین انسے بہت خوش ہون یہ مجکو خوب مانتے ہین اور میری عبادت کرتے ہین اگر انپر کوئی بلا بھی نازل ہوگی تو مین رد کردونگا چنانچہ خداوند کو جب علم خدائی سے ثابت ہوا کہ آج کل میرے بندہ خاص شندکال پر اُن میرے بندون نے لشکر کشی کی ہی جو کہ مجھسے پھر گئے ہین اور خدائے نادیدہ کو ماننے لگے ہین بس خداوند کو غصہ آیا اور دریائے قہر خداوندی موجزن ہوا مجھسے فرمایا کہ ای ملک الموت تو قدرت تو سب بندون سے آگاہ ہی اور ہر ایک کی صورت و شکل و نام سے واقف ہی اُن بندون نے کہ جنکو مین نے خلق کیا تھا برائے تنبیہ و تادیب اپنے تاجون کے اُن مین اپنا زور و قدرت بھر دیا ہی اب اُنھون نے سر اُٹھایا ہی مجکو بھول گئے ہین یہ امر تو بہرے رحم دلی اور امر خدائی کے خلاف ہی کہ مین اُن سے وہ زور و طاقت لے لون اور ہر ایک سے اُنکو ذلیل کراؤن لہذا تم کو حکم دیا جاتا ہی کہ اُن مین خواجہ عمرو جو بندہ ہی وہ بہت مغرور ہوگیا ہی اور میرے اُن خاص بندون کے درپے آزار ہی جو کہ طلسم زعفران زار مین رہتے ہین اور حمزہ مع اپنے چند سردارون و چند عیارون کے اس طلسم پر آیا ہی اور کئی مرتبہ میرا خاص بندہ

حمزہ سے لڑا ہی مگر چونکہ مین اُن سب کا ستارہ زبردست ہر ایک پر کر چکا ہون اس سبب
سے میرے خاص بندے شنکال نے شکست کھائی حمزہ کے عیار نے کئی مرتبہ ذلیل بھی
کیا میرے خاص بندے کو اور قصد کیا کہ قتل کرون چنانچہ مین اُسکا محافظ تھا اس سبب سے
وہ قتل تو نہ کرسکا مگر ذلیل کرکے چلا گیا سبب اسکا یہ ہی جو پوچھو تو ان لوگون کو ادھر آنے کی
جرأت کیونکر ہوئی یہ وجہ ہی کہ چند بندے میرے جو کہ طلسم مین رہتے تھے مگر اعتقاد اُنکے
کمزور تھے حمزہ سے مل گئے اور حمزہ کو ترغیب دی کہ تم اس طلسم پر بھی لشکر کشی کرو چنانچہ
ایسا ہوا اب میرا خاص بندہ ایک لڑکے کو حمزہ کے کہ جسکا نام جہانگیر ہی مع اپنے ایک
ملازم خاص بلکہ سپاہے مہر جمال کی جو کہ پسر حمزہ پر عاشق ہو کر میرے بندہ خاص شنکال
سے منسوب ہو گئی تھی پکڑ لایا ہی اُسکی رہائی کی فکر مین عمرو عیار نکلا ہی اور یہی قصد ہی کہ میرے
بندہ خاص شنکال کو زک دے تم کو مین حکم دیتا ہون کہ تم جاکر اُسکو پکڑ لاؤ تاکہ مین اُسکو سزا
دون اس امر کا بھی خیال رہے کہ میرے خاص بندہ شنکال نے بھی اپنا ایک ملازم
برائے تلاش عمرو روانہ کیا ہی وہ اُسکو تلاش کر رہا ہی تم جاؤ فلان صحرا مین عمرو پھر رہا ہی
اُسکو پکڑ لاؤ اور جب عمرو کو پکڑ چلنا تو طلسم مین میرے خاص بندہ شنکال کے پاس جانا
اُسکو ہماری طرف سے سلام کہنا اور کہنا کہ تم گھبراؤ نہین یہ تمھارا طلسم برباد نہ ہوگا ہم
اُسکو زیادہ آباد کردینگے حمزہ کو ہم غارت کیے دیتے ہین جس سے زیادہ تر خوف تھا یعنے
عمرو سے ہم نے اُسکو تو اسیر کر الیا ہی اپنے ملک الموت قدرت کو روانہ کرکے اور اُسکو عمرو کو
دکھا بھی دینا اور کہنا کہ جو قیدی خدا پرست تمھارے پاس قید ہون اُنکو بھی میرے
پاس بھیجدو تاکہ مین اُنکو مع عمرو کے جہنم مین ڈالدون اور جو تمھارے ملازم ہین اور حمزہ سے
مل گئے ہین اُنکو بھی اسیر کرکے بھیجدو مین اُنکے قلب پلٹے دون کہ وہ پھر تمھاری اطاعت
کرین اگر وہ اس امر پر راضی ہو تو جو قیدی ہون اُنکو لیتے آنا چنانچہ مین بموجب حکم
خداوند اس جنگل مین آیا عمرو یہان مارا مارا پھر رہا تھا مین نے آتے ہی اُسکو اسیر کیا
یہان آکر بیٹھا کہ اب طلسم مین جاؤن شنکال سے ملون خداوند کا پیام دون اگر وہ قیدی
رخصت کرین تو لے جاکر خداوند کے حوالے کرون اُنکو دوزخ مین ڈالدین خداوند نے

چند فرشتہ مقرر کیے ہین کہ جو خداپرستون کی تلاش مین پھر رہے ہین ایک بہت بڑا فرشتہ مقرر
فرمایا ہی اور خلق کیا ہی اُسکو حکم دیا ہی کہ تو حمزہ کو اُٹھا لا چنانچہ وہ حمزہ کے لینے کو گیا ہی
یقین ہی کہ حمزہ بھی آگیا ہوگا اور سب خداپرست جو کہ اس مقام پر آگئے ہین خداوند کے
پاس پہونچ گئے ہونگے صرف عمر اور پسر حمزہ جو کہ شندکال کے پاس قید ہی ان دونون کی
کمی ہوئی چنانچہ عمر کو تو مین نے اسیر کرلیا ہی میرے پاس ہی پسر حمزہ کو شندکال سے جا لیتا
ہون اور اُن دونون کو لے جا کر خداوند کے حوالے کرون وہ انکو بھی مع اُن سب کے جنت مین داخل کریگا
اور جو ملازم شندکال کے ہین اُنکے دلون کو پھیر دین تاکہ وہ پھر شندکال کی اطاعت کرین اور
جو اثر اُن مین ان خداپرستون کی صحبت کا ہی وہ بھی برطرف ہوجائے کیونکہ اب دریائے قہر
خداوندی جوش زن ہوا ہی اور اب خداوند کو اپنے بندون کی طرف توجہ ہوئی ہی عمر میرے
پاس موجود ہی یہ جو خواجہ نے بیان کیا خواجہ کی تقریر نے کچھ ایسا انصرام کے دل پر اثر کیا
کہ بالکل اُسکو یقین ہوگیا اور بہت خوش ہوا کہا کہ ای ملک الموت قدرت کیا عمر آپ کے
پاس ہی خواجہ نے کہا کہ ہان میرے پاس ہی ای انصرام اسی سبب سے تو عمر تم کو ملا نہین
کہ مین اسیر کرچکا تھا تم تمام عمر تلاش کرتے اُسپر بھی نہ پاتے خوب ہوا کہ تم سے اور مجھ سے
ملاقات ہوگئی نہ مین یہان ٹھہرتا نہ تم سے ملاقات ہوتی اب تم جاؤ مین بھی آؤنگا میرے
آنے کی خبر شندکال کو کرو انصرام نے ہاتھ باندھ کر عرض کیا کہ ای ملک الموت قدرت
اگر آپ خفا نہ ہون تو مین اس امر مین آپ سے عرض کرون جواب دیا کہ بیان کرو بھلا ہم
تم سے ناخوش ہوسکتے ہین کیونکہ تم تو خاص بندہ خداوند کے ہو اگر ہم تم سے ناخوش ہون
تو خداوند ہم سے ناراض ہوجائین تب انصرام نے عرض کیا کہ پہلے خواہش میری یہ ہی کہ
جب خداوند آپ سے میری روح کے قبض کرنے کا حکم فرمائین تو میری سفارش کرکے میری
عمر زیادہ کرا دیجیے گا مین آپ کا بہت ممنون ہونگا دوسرے خواہش یہ ہی کہ خواجہ عمر کو
مجکو ایک نظر دکھا دیجیے تاکہ مین بھی دیکھ لون کہ اُنکی صورت کیا ہی اور جو تصویر شندکال
نے مجکو دی ہی اُسکے مطابق ہی یا نہین تیسری خواہش یہ ہی کہ آپ میرے ہمراہ
تشریف لے چلین مین بادشاہ سے عرض کرونگا کہ یہ ملک الموت قدرت ہین انھون نے

میری بہت مقام پر کمک فرمائی اور یہ خواجہ کو اسیر کرکے لیے جاتے تھے مین آپ کے
پاس لایا ہون فرماتے تھے کہ مین خواجہ کو خداوند کے پاس پہونچا آؤن تو پھر شندکال کے
پاس آؤنگا مگر مین منت و سماجت کرکے لایا ہون اس امر سے یہ ہوگا کہ میری وقعت روبرو
بادشاہ و اہل دربار کے زیادہ ہوگی سب میری قدر کرینگے بادشاہ میرا مرتبہ زیادہ کردینگے
آپ کے قدمون اور مہربانی کے سبب سے میری عزت ہوجائے گی آپ خود فرماتے ہین
کہ مین شندکال کے پاس جاؤنگا بس مین بھی ہمراہ ہون خواجہ نے جواب دیا کہ تم اطمینان
رکھو مین خداوند سے کہکر تمھاری عمر زیادہ کرادونگا اور اسقدر زیادہ کرادونگا کہ تا بہ قیامت
تم زندہ رہوگے یہ سُننا تھا کہ انصرام خواجہ کے قدم پر گر پڑا خواجہ نے اُسکا سر اُٹھاکر سینہ
سے لگایا اور فرمایا کہ تو بہت لایق اور خلیق ہی یہ فرماکر خواجہ نے فرمایا کہ عمر کو دیکھے گا
مین مجھ گیا تو میرا امتحان کرتا ہی اور میرے کہنے کو جھوٹ جانتا ہی لے دیکھ لے تا کہ تجکو یقین
ہوجاے اُسنے ہاتھ باندھکر اور گڑگڑاکر عرض کیا کہ میری بھی یہ مجال ہی کہ مین آپ کے فرماتے
کو جھوٹ خیال کرون اگر ایسا خیال دل مین بھی لاؤن اُسیوقت سنگ سیاہ ہوجاؤن
اب مین نہ دیکھونگا آپ میرے اس کلام سے ناخوش ہوئے خواجہ نے جواب دیا کہ نہین
مین ناخوش نہین ہوا تم دیکھو یہ کہکر زنبیل پر ہاتھ رکھا اور ایک مرتبہ ہاتھ کھینچکر سامنے
ڈالدیا انصرام نے جو دیکھا تو خواجہ کو بیہوش پایا خواجہ نقلی سامنے انصرام کے بیہوش
پڑا ہوا تھا انصرام نے جھولی سے تصویر نکال کر جو ملائی تو سر مو فرق نہ پایا راوی بیان
کرتا ہی کہ خواجہ جب صورت بدل کر براے رہائی فکر جہانگیر چلے تھے تو ایک شہد سے
اپنی صورت سے مشابہ بناکر زنبیل مین رکھ لیا تھا اُسی کو نکال کر ڈالدیا انصرام نے
خواجہ کو پایا اتنا اور زیادہ تر یقین ہوگیا اتنو بالکل باور ہوگیا پھر قدم چومے ہاتھ
آنکھون سے لگائے عرض کیا کہ اسکو رکھ لیجیے جہان یہ تھا خواجہ نے اُٹھاکر نذر
زنبیل کیا فرمایا کہ تیسری تیری یہ خواہش ہی کہ تیرے ہمراہ چلون شندکال کے پاس
مگر مین نے یہ بھی قبول کیا گو اس امر مین سراسر میری قباحت ہی مگر خیر تو بہ منت
کہتا ہی جو کچھ ہو یہ سُنکے انصرام بہت خوش ہوا سامنے مؤدب بیٹھ گیا خواجہ

نے فرمایا کہ انصرام ٹھہر جاؤ مین چلتا ہون چند بندون کی روح قبض کر لون کیونکہ خداوند نے
بھی ابھی فرمایا ہی کہ فلان فلان ملک مین چند بندہ مجھ سے منحرف ہو گئے ہین مجکو منظور
ہی کہ وہ زندہ نرہین تم انکی روح قبض کر لو چنانچہ مین روح قبض کرنے جاتا ہون تم اسی مقام پر بیٹھے رہو
یہ کہکر اور گلیم اوڑھکر غائب ہو گئے اُسنے دیکھا کہ یا تو ملک الموت قدرت میرے سامنے
بیٹھے ہوئے تھے یا یکایک غائب ہو گئے اسکو اور زیادہ تر حیرت ہوئی اب تو یقین واثق ہو گیا
کہ ضرور یہ ملک الموت قدرت ہین چند ہی منٹ گذرے تھے کہ پھر خواجہ ظاہر ہوئے
گلیم اُتار ڈالی انصرام نے جو دیکھا کہ خود بخود غائب ہو گئے اور پھر خود ہی ظاہر ہوئے انصرام
نے خواجہ کے ہاتھ مین ایک شیشہ دیکھا کہ اُسمین کئی پتلیان اُڑ رہی ہین شیشہ کا منھ
بند ہی خواجہ نے وہ شیشہ دکھا کر کہا کہ ای انصرام تو نے دیکھا کہ مین کسقدر جلد روحین قبض
کر کے واپس آیا دیکھو اس شیشہ مین یہ سب روحین ہین جو کہ مین نے قبض کی ہین انصرام نے
دیکھا کہ سب پھڑک رہی ہین یہ دیکھکر کانپ گیا ہاتھ باندھکر عرض کرنے لگا کہ ہمیشہ میرے
حال پر مہربانی فرماتے رہیے گا مین آپ کا ایک ادنی غلام ہون انصرام سے فرمایا کہ پریشان
نہو مین تمھاری سفارش ضرور کرونگا یقین ہی کہ خداوند تمھاری عمر زیادہ کر دین راوی بیان
کرتا ہی کہ خواجہ بیٹھے ہوئے انصرام سے یہ باتین کر رہے تھے اتفاق سے وہ ساحر جو کہ نامہ
لے کر عنطاق کج کلاہ کا طرف طلسم کے چلا تھا اُڑتا ہوا چلا جاتا تھا کہ اسکو پیاس
معلوم ہوئی اسنے طرف زمین کے دیکھا اسکو دریا نظر آیا یہ دریا کو دیکھکر ہوا پر سے طرف زمین
کے مائل ہوا جب قریب پہونچا اسنے دیکھا کہ ایک چبوترہ ہی اسپر ایک شخص عجیب الخلقت
بیٹھا ہوا ہی کہ بہت بڑا سر ہی گنگی آنکھین ہین سر پر ایک بڑا سا عمامہ بندھا ہوا ہی جو
لباس پہنے ہوئے ہی ہزار ہا رنگ بدل رہا ہی دو پر دونون شانون پر ہین اور ایک ساحر
سامنے رہنے والا طلسم زعفران زار کا بیٹھا ہوا ہی ہاتھ جوڑ جوڑ کر باتین کر رہا ہی یہ دیکھکر اسنے
اپنے دل مین کہا کہ ضرور یہ کوئی نہ کوئی بندہ خاص ہی جو کہ اس صورت سے بیٹھا ہوا ہی یا
تو یہ کوئی فرشتہ ہی خوب ہوا جو اس ساحر سے ملاقات ہوئی مین اور یہ دونون ملکر طرف طلسم
کے روانہ ہونگے چلکر پانی بھی پی لو اور یہ دریافت بھی کرو کہ یہ کون ہی اور یہ ساحر کیون

ساحر سے باتیں کر رہا ہی یہ خیال کرتا ہوا زمین پر آیا ایسا کچھ رعب و داب پیدا ہوا دور کھڑا ہو کر
دیکھنے لگا اسقدر جرأت نہ ہوئی کہ کلام کرے ساکت کھڑا ہوا دیکھ رہا ہی خواجہ کی نگاہ اُس
ساحر پر پڑی انصرام کی اُسکی طرف پشت تھی خواجہ نے انصرام سے فرمایا کہ ای انصرام
دیکھو یہ کون ساحر ہی جو تمھاری پشت کی طرف دور کھڑا ہوا دیکھ رہا ہی نہ آتا ہی نہ کچھ کلام کرتا ہی
انصرام نے پلٹ کر دیکھا پہچانا کہ یہ تو ملازم ہی رموز جادو برادر غنطاق کج کلاہ کا کیونکہ
جب کبھی رموز آیا ہی یہ سب اُسکے ہمراہ آتے ہیں تمام اہل طلسم ان سب کو پہچانتے ہیں بس
انصرام نے پکار کر کہا کہ ای حریص جادو تم کیا کھڑے ہوئے دیکھ رہے ہو یہاں آؤ
ملک الموت قدرت کی زیارت کرو انسے عرض کرو یہ تمھاری بھی سفارش کرکے خداوند
سے تمھاری عمر زیادہ کرا دینگے یہ فرشتہ قدرت ہیں ان لوگوں سے ملاقات کہاں نصیب ہوتی
ہی بقدر جسکا زور یہ ہوتا ہی اُس سے ملاقات و زیارت ہوتی ہی میری اور تمھاری قسمت اچھی
تھی جو انسے ملاقات ہوئی اور انکی زیارت ہوئی بھائی آؤ قدمبوسی حاصل کرو اور یہ بیان کرو کہ
کہاں جاتے ہو اور ادھر آنے کا کیونکر اتفاق ہوا تم سے تو آج بہت دن کے بعد ملاقات ہوئی
جو آرزو تم کو ہو وہ بیان کرو ملک الموت قدرت اُسکو پورا کر دینگے یہ جو انصرام نے پکار کر
کہا تب حریص کو جرأت ہوئی کانپتا ہوا قریب آیا آتے ہی جھک کر سلام کیا ہاتھ باندھ کر
کھڑا ہو گیا خواجہ نے انصرام سے کہا کہ انسے کہدو کہ بیٹھ جایئے انصرام نے کہا کہ ای حریص
ملک الموت قدرت فرماتے ہیں بیٹھ جاؤ حریص جادو سلام کرکے دست بستہ مؤدب
بیٹھا جب وہ بیٹھ چکا اُسوقت خواجہ نے انصرام سے پوچھا کہ ای انصرام یہ کون ہی
اسکا نام میرے پاس تحریر ہی میں اسکی صورت سے آگاہ ہوں چونکہ زمین پر اسوقت
آیا ہوں بس میری بھی حالت مثل تم لوگوں کے ہی کہ ہر امر کو مجکو لازم ہی کہ مثل تم لوگوں
سے دریافت کروں انصرام نے کہا کہ ای ملک الموت قدرت یہ ملازم ہی رموز جادو
برادر غنطاق کج کلاہ کا جو کہ بادشاہ ہی ملک غنطاقیہ کا اسکا نام حریص جادو ہی یہ کہکر
حریص سے کہا کہ ای بھائی انکے قدم چومو اور ہاتھ آنکھوں سے لگاؤ یہ ملک الموت قدرت
ہیں انھیں کے قبضہ میں سب کی روحیں ہیں یہی قابض ارواح ہیں انسے عرض کرو خدا

سے سفارش کر کے تمھاری عمر زیادہ کرا دین ای بھائی حریص تمھارا ادھر کیونکر آنا ہوا کچھ بیان تو کرو اور کہان جاتے ہو حریص جادو نے جواب دیا کہ بیان کرتا ہون یہ کہکر خواجہ کے قدمونکو بوسہ دیا ہاتھ آنکھون سے لگائے ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ میری سفارش خداوند سے کرکے میری عمر زیادہ کرا دیجیے گا خواجہ نے تیوری بدل کر کہا کہ تم لوگون سے خداوند بہت ناخوش ہین کیونکہ تم لوگ خداوند کی بندگی اچھی طور سے نہین کرتے ہو خداوند فرماتے تھے کہ گو کہ مین نے باشندگان غنطاقیہ و غنطاق کج کلاہ و اُسکے ملازمون و عزیزون و رموز جادو و اُسکے ملازمون بیگانون کی عمر زیادہ خلق کی ہی مگر یہ لوگ بندگی و اطاعت مین کوتاہی کرتے ہین مین ان سب کو بہت جلد غارت کرونگا چند دن اور دیکھتا ہون اگر یہ لوگ راہ پر آگئے تو خیر ورنہ ایک مرتبہ سب کی روحین قبض کرا لونگا بس جب کہ خداوند تم لوگون سے ناخوش ہین تو مین کیونکر سفارش کرونگا مجھ سے بھی ناخوش ہونگے ہان تم لوگ خداوند کی بندگی خوب اچھی طور سے کرو تاکہ خداوند خوش ہون بس جب خوش ہونگے خود ہی عمر زیادہ کر دینگے جیسے طلسم زعفران زار کے باشندون سے خوش ہین اور عمرین زیادہ کر دی ہین یہ سُننا تھا کہ حریص جادو کانپ گیا اور قدم پر سر رکھدیا اور عرض کرنے لگا کہ مین اب خداوند کی بندگی ترک نہ کرونگا اور بندگی و عبادت مین مصروف رہونگا آپ میری سفارش فرمائین مجھ سے اقرار کرین تب مین قدم سر پر سے اُٹھاؤنگا عجز و منت کرنے لگا راوی بیان کرتا ہی کہ کچھ ایسا انصرام سے بیان کیا کہ حریص کو بھی یقین آگیا کہ یہ ضرور ملک الموت قدرت ہین انکی خدمت کرنا اور انسے سفارش کرنے کی گذارش کرنا بہت اچھی بات ہی جب حریص نے زیادہ تر عجز و انکسار کیا اُسوقت خواجہ نے حریص سے کہا کہ مین تیری سفارش ضرور کرونگا تو پریشان نہ ہو جب خواجہ نے یہ کہا اُسوقت حریص نے سر اُٹھایا اور انصرام سے کہنے لگا کہ بھائی تمھاری مہربانی و عنایت کا کہان تک شکر ادا کرون مین تمھارا تمام عمر ممنون رہونگا کہ تم نے ایسے بزرگ کی زیارت کرائی ورنہ مین دور سے دیکھا کرتا اور چلا جاتا میری یہ جرات نہین ہوتی تھی کہ قریب آکر دریافت کرون جب تم نے پکارا تب میری جرات ہوئی

غیر میری کیفیت سنو کہ مین کہان جاتا ہون اور کس ضرورت سے جاتا ہون بھائی مین نامہ
لے کر جاتا ہون رموز جادو و غنطاق کج کلاہ کا پاس شنکال شاہ حاکم طلسم کے جسکے تم
ملازم ہو ایک نامہ شنکال کو غنطاق وغیرہ نے اس مضمون کا تحریر کیا ہی کہ غنطاق نے
پسر حمزہ کہ جسکا نام علمشاہ ہی مع ملکہ آہو چشم دختر ملکہ غزالہ کے اسیر کیا ہی اس نامے مین تحریر
کیا ہی بادشاہ کو یہ انکے دونون مجرم ہین مین انکو قتل نہین کر سکتا ہون انکے بارے مین جیسا
حکم ہو مین بجالاؤن اگر حکم ہو تو سر کاٹ کر روانہ کرون اگر حکم ہو تو زندہ روانہ کر دون اور جو میرے
مجرم ہین انکا مجکو اختیار ہی یہ بھی اس سبب سے تحریر کیا کہ میرے آپ کے ملاقات ہی دوسرے
مین آپ کی سلطنت و طلسم کی حد مین حکومت کرتا ہون گو مین خود صاحب اختیار و شہنشاہ
ہون مگر آپ کو خداوند عجائب نگار نے بڑا مرتبہ دیا ہی حاکم طلسم بنایا ہی اس سبب سے یہ
گذارش کیا گیا ورنہ جو میری رائے مین آتا وہ کرتا یہ نامہ غنطاق نے و رموز نے تحریر کیا ہی اُسی نامہ
کو لے کر جاتا ہون مجکو پیاس معلوم ہوئی اوڑا ہوا جاتا ہون یہ دریا نظر آیا بس زمین پر آیا
آپ لوگون کو دیکھ کر حیران ہوا آپکو تو پہچانا نگر فرشتہ قدرت کو دیکھ کر مجکو خیال ہوا کہ یہ ضرور
کوئی نہ کوئی فرشتہ یا مرد بزرگ ہی بس آپ نے بُلایا مین حاضر ہوا اب پانی پیکر طلسم کیطرف
چلا جاؤنگا راوی بیان کرتا ہی کہ جیسے حریص نے یہ بیان کیا کہ علمشاہ و آہو چشم کو غنطاق
نے اسیر کر لیا ہی اُنکے قتل کے بارے مین نامہ لکھا ہی ایک چوٹ قلب پر لگی گھبرا گئے
مگر ضبط کیا دل مین کہا کہ اس سے حال گرفتاری دریافت کرنا چاہیے اور چلکر ان دونون کو
بھی رہا کرنا چاہیے یہ سوچ کر خود حریص سے کہا کہ وہ علمشاہ کہ جس پر آہو چشم
نے عاشق ہو کر شنکال کی ملازمت ترک کی مع اپنی مان کے شریک خدا پرستان
ہو گئی ہی یہ کیونکر دونون اسیر ہوئے کیونکہ خداوند نے دو فرشتون سے فرمایا تھا کہ تم
لشکر حمزہ مین جاؤ اور وہان سے آہو چشم و علمشاہ کو اٹھا لاؤ کیونکہ آہو چشم نے
بڑی بُری حرکت کی ہی پسر حمزہ پر عاشق ہو کر مسلمان ہو گئی ہی اُسکو سزا دی جائے او
پسر حمزہ کو جلا دیا جاے وہ فرشتہ روانہ ہوئے تھے اُنکے جانے کے بعد خداوند نے
فرمایا تھا کہ علمشاہ و آہو چشم دونون لشکر سے نکل گئے ہین مگر جائینگے کہان فرشتے

انکو جہان وہ جا ئینگے پکڑ لائینگے یہ دونون عنطاق کے ملک مین کیونکر پہونچے اور کیونکر اسیر ہوئے تب حریص نے اول سے آخر تک حال بیان کیا علمشاہ کا مع قمری کے آنا اور فساد ہونا قمری پر اور علمشاہ کا سردارون کو قتل کرنا سب کا ملکر اسیر کرنا اور قید کرنا عنطاق کے بھانجے ہوانے کا آگر رہا کرنا بھیجنا عنطاق کا خبر پاکر افغان کو روانہ کرنا لشکر افغان کا شکست کھانا افغان کا شریک علمشاہ ہونا خود عنطاق کا لشکر کشی کرنا سب اپنے باج گذارون کو طلب کرنا نذر دلوانا مضراب کج کلاہ کا مع لشکر کے آنا اور بگڑ کر چلے جانا لشکر لے کر الگ اترنا مقابلہ ہونا علمشاہ سے اور رموز سے سب کا رموز کے ہاتھ سے اسیر ہونا رموز کا لشکرون کو تباہ کرنا آہو چشم کا آکر مقابلہ کرنا آہو چشم کا بھی اسیر ہونا رموز کا قلعہ کو بھی تباہ کرنا عنطاق کا سب قیدیون کو طرف زندان کے روانہ کرنا اور نامہ شندکال کو لکھنا اور خود طرف شہر کے جانا اور اپنا نامہ لے کر طرف طلسم کے روانہ ہونا حرف بحرف بیان کیا تب خواجہ نے جواب دیا کہ خوب اب ضرور خداوند عنطاق وغیرہ سے خوش ہونگے کیونکہ ان لوگون نے بڑا کام کیا یقین ہے کہ اب عمرین زیادہ کر دین مین اسوقت بہت خوش ہوا کہ پسر حمزہ اسیر ہو گیا اسکی بھی روح مین ہی قبض کرونگا یہ کہتے کہتے غائب ہو گئے راوی کہتا ہے کہ خواجہ نے پھر گلیم اوڑھ لی حریص نے جو یہ دیکھا کہ یا تو ملک الموت قدرت سامنے بیٹھے ہوئے تھے یا غائب ہو گئے یہ کیا واقعہ ہے انصرام سے دریافت کیا انصرام نے سب حال جو کچھ خواجہ نے بیان کیا تھا بیان کیا اور کہا ایک مرتبہ اور غائب ہوئے تھے کچھ لوگون کی روحین قبض کرنے کو گئے تھے جب وہان سے آئے ظاہر ہوئے پھر کسی ضرورت سے گئے ہونگے فرشتہ قدرت مین سب طرح کا اختیار ہے خواجہ عمر اپنے پاس اسیر ہین اب مین انکو شندکال کے پاس لیے جاتا ہون تم بھی ٹھہر جاؤ ہم اور تم اور ملک الموت قدرت سب ایک ہی مرتبہ طلسم مین چلینگے حریص نے کہا کہ اچھا یہ کہہ ہی رہا تھا کہ خواجہ ظاہر ہوئے انصرام نے کہا کہ آپ کہان تشریف لے گئے تھے جواب دیا کہ ابھی ابھی خداوند کا حکم آیا کہ تم لشکر حمزہ

ہین جاکر لندھور جانشین حمزہ و ملکہ گوہر آرا و ملکہ غزالہ کو پکڑ لاؤ بس ہین بموجب حکم گیا اور پکڑ لایا دیکھو یہ موجود ہین یہ کہکر لندھور وغیرہ کو بغل سے نکال کر سامنے حریص و انصرام کے رکھدیا حریص نے ملکہ گوہر آرا و غزالہ کو پہچانا مگر لندھور کو اسنے نہین دیکھا تھا نہین پہچانا مگر انصرام نے لندھور کو پہچان لیا تھا کیونکہ یہ لندھور کو دیکھ چکا تھا جب کہ لندھور اسیر ہو کر آئے تھے اور مالک و لندھور مبتلاے سحر ہو کر حمزہ صاحبقران سے لڑنے کو گئے تھے اُس زمانہ ہین دیکھ چکا تھا پہچان لیا اور حریص کی طرف دیکھ کر کہا کہ تم نے کرامت دیکھی اُسنے جواب دیا کہ آمنا و صدقنا یہ ضرور ملک الموت قدرت ہین انکو ہر طرح کا اختیار ہے انصرام نے خواجہ سے عرض کیا کہ حریص کی یہ خواہش ہے کہ ہین بھی خواجہ عمرو کو دیکھون ہین نے تصویر تو دیکھی ہے مگر اصلی صورت نہین دیکھی ہے اصلی صورت دیکھنے کا بہت اشتیاق ہے ہین بھی آپ کے صدقہ ہین دیکھ لونگا اُسیوقت خواجہ نے نکال کر پھر خواجہ نقلی کو دکھا دیا مگر خواجہ بھی بیہوش تھے اور لندھور وغیرہ بھی سب بیہوش تھے کوئی ہوش ہین نہ تھا جب حریص دیکھ چکا خواجہ نے کہا کہ دیکھا تیری خواہش پوری ہوئی اُسنے کہا کہ جی ہان پس خواجہ نے اُن سب کو ندر زنبیل کیا اور حریص و انصرام سے کہا کہ ہے چلو طلسم ہین ہین شنگال سے بھی مل لون اور اُن قیدیون کو شنگال سے لے لون اور جاکر خداوند کو دون و گلشاہ وغیرہ کا حال بیان کرون تاکہ خداوند اُنکو بھی عنطاق کے پاس سے طلب کرین انصرام نے کہا کہ بہت خوب انصرام انتظار کرنے لگا اور یہ خیال کرنے لگا کہ ہین بھلا انکے روبرو کیا سحر کرون میری بھی یہ لیاقت ہے کہ انکی موجوگی ہین سحر کرون ایسا ہو کہ ناخوش ہون کہ ہم کو اپنا کمال دکھایا یہ خود سحر کرکے ہم سب کو طلسم ہین لے جاینگے خواجہ اُسکے بشرہ سے سمجھ گئے فرمایا کہ اے انصرام و حریص تم دونون تخت سحر تیار کرو اُسپر ہم سوار ہون اور تم بھی بیٹھو اور طرف طلسم کے چلو ہم اسوقت سحر کر نہ سکینگے کیونکہ ابھی ابھی ہم بڑی دور ہو آئے ہین تھک گئے ہین اگر ہم سحر کرینگے بیٹھیں گے تو اور زیادہ پریشان ہونگے ہم کو آسمان پر بھی خداوند کے پاس جانا ہے کیونکہ

عرصہ بہت ہوا ہی ہم کو آئے ہوئے اکثر کام خدا کے خراب ہو گئے ہونگے جو کہ میرے ذمہ ہین
بس عرصہ نہ کرو انصرام نے جواب دیا کہ مین آپ کے روبرو سحر کر سکتا ہون بھلا یہ ری
یہ لیا تمنے خواجہ نے جواب دیا کہ جب کہ ہم اجازت دیتے ہین تو پھر تم کو کیا ہوا کر
نے کو انصرام نے جواب دیا کہ خوشی آپ کی یہ کہکر انصرام وحریص نے تخت سحر تیار
کیا اُسپر خواجہ جیسے اُٹھ بیٹھے ایک طرف ہاتھ باندھ کر انصرام بیٹھا ایک سمت حریص بس
سحر کیا تخت اُڑ کر طرف طلسم کے چلا چنانچہ انصرام خواجہ کو لے کر داخل طلسم ہوا یہان
اندرون طلسم دربار شنکال کا آراستہ ہی کیسے کیسے زبردست ساحر اپنے پلنگون پر
بیٹھے ہوئے ہین شکلین مہیب ہاتھ پاؤن منھ آنکھون سے شعلہ نکلتے ہوئے صورتین
سیاہ سانپ لپٹے ہوئے جھولیان کاندھون پر سب کے سب بلائے جہان آفت
روزگار اپنے عہد کے سامری وجمشید شنکال تخت پر متمکن پس پشت وزیر مگس رائی
کر رہے ہین دربار مین ذکر انصرام جادو کا ہو رہا ہی کہ کئی دن ہوئے انصرام کو گئے
ہوئے برائے اسیری حمزہ ابھی تک نہین آیا نہ معلوم اُسپر کیا گذری یہی ذکر تھا کہ
ایک برق کوندی سب نے اُس برق کی طرف دیکھا کیا دکھائی دیا کہ ایک تخت
چلا آتا ہی اُسپر تین ساحر بیٹھے ہوئے ہین چونکہ وہ تخت بلند تھا اس سبب سے
اچھی طور سے کوئی پہچان نہ سکا کہ کون ہی اب سب اُسی طرف دیکھنے لگے کہ جب وہ
تخت نیچا ہوا اب سب نے دیکھا کہ اُن مین ایک تو انصرام جادو ہی جسکا ابھی ذکر
ہو رہا تھا دوسرا ساحر جو ہی وہ بیرون طلسم کا رہنے والا ہی ملازم رموز جادو کے
ہی تیسرا جو شخص ہی وہ نیا ہی کبھی اسکو ہم نے نہین دیکھا ہی نہ ان اطراف کا رہنے
والا ہی نہ یہان کے ساحرون سے مشابہ ہی کوئی بہت بڑا بزرگ ہی کہ انصرام وغیرہ
اُسکے روبرو ہاتھ باندھے ہوئے بیٹھے ہین یہ دیکھ کر شنکال سے عرض کیا حضور
ملاحظہ فرمائین کہ ابھی خداوند انصرام کا ذکر فرما رہے تھے دیکھیے تخت پر سوار
انصرام مع دو اور ساحرون کے آتا ہی ایک ساحر کو تو ہم غلامون نے پہچانا کہ
بیرون طلسم کا رہنے والا ہی رموز جادو کا ملازم ہی مگر یہ دوسرا ساحر جو کہ بیچ مین ہی

بیٹھا ہی جسکے روبرو انصرام و ملازم رموز جادو ہاتھ باندھے ہوئے بیٹھے ہین کون ہی ہم
نے نہین پہچانا کیونکہ ہم نے آجتک اس وضع و طرح کا کوئی ساحر اس اطراف بھر مین نہین
دیکھا یا تو یہ کوئی دیوتا ہین یا اور کسی اقلیم کے رہنے والے ہین یا پرانے ساحرون مین سے
ہین یہ انصرام کو کہان مل گئے جو انصرام انکو لے کر یہان آیا اور انکے آنے کا کیا
سبب ہی ہم کو تو بڑا عجب ہی شندکال نے یہ تقریر اہل دربار کی سُنکے سر اُٹھا کر دیکھا
اور دیکھ کر کہا کہ مین نے بھی نہین پہچانا کہ یہ کون ہی ضرور کوئی اگلا ساحر ہی نہ معلوم یہان
کس ضرورت سے آیا ہی یہ باتین ہو رہی تھین کہ وہ تخت صحن مین آکر اُترا سب اسی طرف
متوجہ ہین کہ جب تخت زمین پر آیا انصرام نے ملک الموت قدرت سے کہا کہ
آپ تشریف رکھین مین بادشاہ سے آپکی تشریف آوری کی خبر کرتا ہون تاکہ وہ
آگاہ ہو کر آپ کے استقبال کو آئین آپکی عزت کرین ملک الموت نے کہا کہ
جاؤ بس انصرام حریص جادو کو ہمراہ لے کر ایوان مین آیا انصرام و حریص نے مجرا گاہ
پر سے شندکال کو مجرا کیا شندکال نے انصرام کی طرف دیکھ کر کہا کہ ای انصرام تم نے
تو بڑا عرصہ کیا کہان تھے خواجہ عمر کو پکڑ لائے اور یہ حریص جادو ملازم رموز جادو
تم کو کہان مل گیا جو اسکو ہمراہ لائے انصرام نے جواب دیا کہ کیا عرض کرون حضور کیا
تشریف فرما ہین خوش ہو جیے کہ آپ کے مقدر نے یاوری کی اور ہم سب کے نصیب
جاگ گئے کہ ملک الموت قدرت حضور کے پاس تشریف لائے ہین وہ سامنے
تخت پر جلوہ فرما ہین اُٹھیے اور اُنکو دربار مین لائیے شندکال نے کہا کہ وہ کہان
ہین اور تمھارے ہمراہ کیونکر آئے اور تم سے کہان ملاقات ہوئی انصرام نے عرض کیا
کہ مین یہ سب واقعہ عرض کرونگا پہلے آپ اُنکو لے تو آئیے مین کیا کرامت عرض کرون
حریص موجود ہین انسے دریافت کر لیجیے اگر میرے کہنے کا باور نہ ہوا انھون نے بھی
تو کرامت ملک الموت قدرت کی دیکھی ہی ادنی سی تو یہ کرامت ہی کہ بیٹھے بیٹھے
غائب ہو گئے اور جسکو چاہا پکڑ لائے یا جسکی چاہا روح قبض کر لائے ایسا دہ ہو کہ
عرصہ ہونے کے سبب سے ناخوش ہون اور سب اہل دربار کی روحین قبض کرین مالک

ارواح و قابض ارواح یہی ہین یہ جو انصرام نے کہا کسی قدر شندکال و اہل دربار کو خیال
ہوا شندکال نے دل مین خیال کیا کہ کیا نقصان ہی ضرور کوئی مرد بزرگ ہین اور مقرب
بارگاہ خداوندی ہین انکے استقبال مین کیا ہرج ہی یہ خیال کر کے اہل دربار سے کہا کہ
چلو استقبال کرین انصرام بہت تعریف کرتا ہی شاید ایسا ہی ہو جو اپنے گھر مین آئے
اُسکی عزت لازم ہی بس شندکال تخت پر سے اُٹھ کر صحن مین آیا ملک الموت کو
سلام کیا مع اہل دربار کے خواجہ نے سب کو سلام کا جواب دیا شندکال نے بڑھکر
خواجہ سے کہا کہ ایوان مین تشریف لے چلیے اپنے حال و اسم مبارک سے آگاہ فرمائیے
ہم آپ کی صورت دیکھ کر آپ کے حالات سننے کے بہت مشتاق ہین انصرام نے بہت
کچھ آپ کی تعریف کی ہی یہ سُنکے خواجہ تخت پر سے اُٹھ کر ہمراہ شندکال ایوان مین آئے
شندکال نے تخت پر بٹھایا خود سامنے بیٹھا بڑی عزت و آبرو سے پیش آیا بہت
حرمت کی صرف صورت ہی دیکھ کر اور انصرام کے کہنے پر یہ عزت کی جب سب بیٹھ
چکے انصرام اپنے مقام پر بیٹھا حریص جادو کو کرسی مرحمت ہوئی وہ اُس پر بیٹھا سلام
کر کے اب شندکال نے خواجہ سے دریافت کیا کہ آپ اپنے حال سے آگاہ فرمائیے
اور اسم مبارک سے آگاہ فرمائیے ملک الموت نقلی نے کہا کہ انصرام سے دریافت
کرو وہ تم سے سب حال بیان کرے گا مین اُسکو آگاہ کر چکا ہون تب شندکال نے
انصرام سے پوچھا انصرام نے عرض کیا کہ جب مین آپ سے رخصت ہو کر برائے
تلاش عمر چلا آجتک جنگلون مین تباہ پھرا کہین پتہ نہ ملا آج مین صبح کو جو تلاش مین
چلا پیاس شدت سے معلوم ہوئی دریا کے کنارے پر پہونچا وہان آپ کو تشریف
فرما دیکھا قریب گیا سلام کیا آپ نے جب مہربانی فرمائی سامنے بیٹھ گیا حال دریافت
کیا آپ نے اپنی سب حالت بیان کی یہ کہکر کل تقریر خواجہ کے روبرو شندکال و
اہل دربار کی حرف بحرف و خواجہ کا غائب ہونا و عمر نقلی کا دکھانا حریص کا آنا اور
اُسکا حال بیان کرنا کہ مین نامہ لے کر آیا ہون طلسم کو جاتا ہون اپنا خواہش کرنا کہ
میری سفارش کیجیے سب بیان کیا کچھ باقی نہ رکھا جب انصرام بیان کر چکا اب

سب کو کسی قدر انصرام کے کہنے کا یقین ہوا مگر شنکال کو تو بالکل یقین ہو گیا پلٹ کر جو
ملک الموت قدرت کی طرف دیکھا تو تخت پر نہ پایا شنکال و اہل دربار گھبرا کر دیکھنے
لگے کہ کہاں چلے گئے انصرام نے کہا کہ آپ پریشان نہ ہوں کسی ضرورت سے گئے ہونگے
تشریف لاتے ہونگے یہ ذکر تھا کہ آپ ظاہر ہوئے سب نے دیکھا کہ اسی مقام پر بیٹھے ہوئے
ہیں اب تو سب کو یقین واثق ہو گیا کہ ضرور یہ ملک الموت قدرت ہیں اب تو سب اہل دربار
نے اٹھ کر شنکال کے حکم سے قدمبوسی حاصل کی ہاتھوں کو آنکھوں سے لگایا شنکال
نے بھی قدم چومے ہاتھوں کو بوسہ دیا ہاتھ باندھ کر عرض کیا کہ آپ نے بڑی مہربانی کی
اور عنایت فرمائی کہ اپنی زیارت سے مشرف فرمایا آپ کی کیا زیارت ہوئی گویا خداوند کی
زیارت ہوئی ہم سب کی خداوند سے سفارش فرمائیے گا ہم لوگ خداوند کے نام پر جان و
دل سے نثار ہیں اور ہماری طرف سے عرض فرمائیے گا کہ ہم لوگوں کو خداپرستوں نے
بہت پریشان کیا ہی لہذا اُنکے شر سے ہم کو بچائیے اُنپر اپنا عذاب نازل فرمائیے یہ تو فرمائیے
کہ آپ اسوقت بیٹھے بیٹھے کہاں تشریف لے گئے تھے خواجہ یعنی ملک الموت قدرت
نقلی نے جواب دیا کہ ابھی ابھی حکم خداوند آیا کہ تو جا کر شہر عنطاقیہ سے علمشاہ و آہو چشم
کے اُن دونوں کو عنطاق نے اسیر کر لیا ہی اور جو اُسنے اپنے عزیزوں کو اسیر کیا ہی
اور علمشاہ سے مل گئے تھے اُنکو چھوڑا ہم اُنکے قلب کی حالت کو پلٹ دینگے وہ
پھر عنطاق کی اطاعت کرینگے بس میں وہاں گیا تھا اُن دونوں کو لے آیا میرے پاس
موجود ہیں اے شنکال آگاہ ہو کہ اب خداوند کو تم سب کے اوپر رحم آیا اور یہ خیال پیدا ہوا
کہ خداپرستوں نے بہت سر اُٹھایا ہی لہذا وہ ان سب کے تباہ کرنے کی فکر میں ہیں
چنانچہ بہت سے فرشتے مقرر کیے ہیں کہ وہ خداپرستوں کو اسیر کر کے لائیں مجکو بھی اسی
کام کے لیے زمین پر بھیجا تھا کہ تم جا کر عمر عیار کو پکڑ لاؤ چنانچہ میں نے آکر عمر عیار کو اسیر
کر لیا اور یہ بھی حکم دیا تھا کہ شنکال کے پاس جانا اُسکے پاس سیماے مہر جمال و
امیر حمزہ جہانگیر اسیر ہی ان دونوں کو بھی لے آنا تاکہ میں سب خداپرستوں کو داخل
دوزخ کروں و سیماے مہر جمال کے قلب کو صاف کر کے شنکال کے پاس بھیجدوں

مین طلسم مین آنے والا تھا کہ تمھارے ملازم الصرام سے ملاقات ہوئی وہ عمر کی تلاش مین پھر رہا تھا کہ مین نے اسکو دیکھا اُسکے حال سے اپنے علم کے زور سے آگاہ ہوا اسکو اپنے قریب بلایا سب حال اُس سے دریافت کیا اپنا حال بیان کیا جو کہ اسنے تمھارے روبرو بیان کیا ہی اسی عرصہ مین چند روحون کے قبض کرنے کا حکم ملا مین روحین قبض کرنے چلا گیا وہان سے جو آیا تو حریص جادو نامہ بر عنطاق کا اُس دریا پر پہونچا اسنے اپنا حال بیان کیا میری کیفیت سُنی بس مین بموجب حکم خداوند یہان آنے والا تھا ان دونو کو ہمراہ لے کر آیا یہ کہکر کہا کہ ای شندکال خداوند تم سے بہت خوش ہین اور تم کو بہت عزیز رکھتے ہین اور یہان کے تمام باشندون کو اور مین بھی تمھاری سفارش کرونگا ای شندکال خداوند نے حکم دیا ہی کہ تم جہانگیر و سیماے مہر جمال کو میرے پاس بھیجدو ای شندکال بس اُنکو طلب کرکے میرے حوالے کرو تاکہ مین خداوند کے پاس لے جاؤن لو دیکھو لو خواجہ بھی میرے پاس موجود ہین اور لندھور بھی اور گوہر آرا و غزالہ و گلشاہ و آہو چشم جنکو مین ابھی ابھی اسیر کرکے لایا ہون یہ کہکر سب کو زنبیل سے نکال کر دکھا دیا سب نے عمر وغیرہ کو دیکھا اور پہچانا تو بالکل یقین ہو گیا ذرا شک نہ رہا اب تو ہر ایک اپنی خواہش ظاہر کرنے لگا کہ میری طرف سے خداوند سے عرض کیجیے گا کوئی اولاد کے لیے کہتا ہی کوئی زیادتی عمر کی خواہش کرتا ہی خواجہ نے اعتقاد زیادہ کرنے کے لیے وہ شیشہ جس مین چند رنگ برنگ کی تتلیان بند تھین دکھایا اور کہا کہ یہ روحین ہین اُن لوگون کی کہ جنکے قبض کرنے کا حکم ہوا تھا اب اُنکو آسمان پر لے جاکر ایک شیشہ کے مکان مین چھوڑ دونگا یہ وہان بند رہین گی اے شندکال آگاہ ہو کہ آسمان پر ایک درخت ہی کہ اُسکے پتون پر تمام بندگان خداوند کے نام و خدا پرستون کے نام تحریر ہین بس جسکے نام کا پتہ خشک ہو کر گرتا ہی اُسکی روح کے قبض کرنے کا حکم ہوتا ہی اگر باور نہ ہو دیکھ لو جن جن لوگون کی روحین مین نے قبض کی ہین اُنکے نام کے پتے میرے پاس موجود ہین یہ کہکر بہت سے خشک پتے نکالکر سامنے ڈالدیے سب نے دیکھا کسی پر لقا کا نام تھا کسی پر

زمرد ثانی و فرعون ثانی و دیگر ساحرون کا نام تحریر تھا یہ دیکھکر اُنکو سب کے حواس جاتے
رہے ہر ایک منت و سماجت کرنے لگا کہ ہم پر مہربانی فرمایئے گا ہماری روح نہ
قبض فرمایئے گا خواجہ نے دیکھا کہ رنگ جم گیا اور زیادہ تر کرامتین دکھائین رنگ
اسی امر پر جم گیا تھا کہ جب عمرو وغیرہ کو اسیر دکھایا تھا حریص حیران بیٹھا ہوا
تھا کہ مین علمشاہ وغیرہ کو تو غنطاقیہ مین قید چھوڑ آیا تھا یہ کیونکر ے آ گئے پھر خیال
آیا کہ ملک الموت ہین جہان چاہین چلے جائین انکو کون منع کر سکتا ہی شنگال
نے بھی ان سب کو پہچانا کیونکہ دیکھ چکا تھا اتنو حواس جاتے رہے ہر ایک خوشامد
کر رہا ہی خواجہ بیٹھے ہوئے ہین کہ بیٹھے بیٹھے خواجہ نے کہا کہ ای شنگال پھر کیا
کہتا ہی جہانگیر و سیمای مہر جمال کے بارے مین مین کیا خداوند سے کہون آیا دیگا
یا نہین شنگال نے کہا کہ وہ حاضر ہین مین ابھی بلائے دیتا ہون آپ اپنے ہمراہ لے
جایئے خداوند کو اختیار ہی مین خداوند کے حکم سے سرتابی کر سکتا ہون میری اتنی بھی
مجال ہی راوی بیان کرتا ہی کہ خواجہ نے وہ اپنا رنگ جمایا اور ایسی عمدہ عیاری کی
کہ سب کی مارے خوف کے جان پر بنی ہوئی تھی میان شنگال سحر وغیرہ سے دریافت
کرنا بھول گئے انصرام نے کچھ اسطور سے اُس تقریر کو بیان کیا جو کہ خواجہ نے
انصرام سے کی تھی کہ سب کو یقین آگیا بڑی عزت کی گئی ہر ایک ہاتھ باندھے
ہوئے مثل غلامون کے بیٹھا ہی یہی حال شنگال کا ہی کہ سر جھکائے بیٹھا ہی یہ خوف ہی
کہ اگر مین نے سر اُٹھایا اور ذرا بھی کسی امر سے انکار کیا انھون نے روح قبض کر لی مین
کیا کر سکون گا سامنے موجود ہون بھاگ بھی نہین سکتا ہون سوا بجا و درست کے
دوسری لفظ زبان پر نہین ہی خواجہ فرما رہے ہین کہ خداوند تم سے بہت خوش
ہو فرماتے تھے کہ مین ایک مرتبہ شنگال کو اپنے پاس طلب کرونگا اور خود
اسکے پاس جاؤنگا وہ میرا بندہ خاص ہی اُسکی خاطر سے ان خدا پرستون کو غارت
کرونگا کیونکہ میرے بندہ خاص کے تکلیف دینے کے درپے ہوئے ہین شنگال
و اہل دربار کہتے ہین کہ پھر انکو نہ سب کا خیال ہوگا تو اور کسکو ہوگا ہم سب ان کے

بندے ہین وہ ہمارے خداوند ہین خواجہ نے کہا کہ ای شندکال پھر جہانگیر و مہر جمال
کو طلب کرو تاکہ مین جاؤن وہان آسمان پر میرا خداوند کو انتظار ہوگا شندکال نے ہاتھ
جوڑ کر عرض کیا کہ مین ایک امر کا امیدوار ہون آج حضور تشریف رکھین دعوت کرون
جو نان و نمک میسر ہو اسکو نوش فرمائین تب تشریف لے جائین کیونکہ میری سعادت
و نیک نامی کا سبب ہوگا اور باعث برکت ہوگا کہ آپ ایسا فرشتہ مقرب میرا مہمان
ہو جواب دیا کہ ای شندکال مین ٹھہر نہین سکتا ہون چند امور خدائی و انتظام دنیا و کار
خانہ دنیا میرے تعلق ہین اگر مین نہ جاؤنگا وہ خراب ہونگے جب وہ خراب ہوئے
تو خداوند مجھ سے ناخوش ہونگے جب خداوند ناخوش ہونگے تو میرے لیے خرابی ہوگی
بس مین ٹھہر نہین سکتا ہون دعوت کو جو تم نے کہا تو اسکا جواب یہ ہے کہ جب مین ٹھہر
نہین سکتا ہون نہ مین دعوت کا کھانا کھا سکتا ہون کیونکہ مین فرشتہ ہون اور فرشتے
نہ کھاتے ہین نہ پیتے ہین دنیا کے کھانون سے ہم لوگ بری ہین جو اشیا آسمان پر بہشت
مین پیدا ہوتے ہین وہ ہم کھاتے ہین دنیا کے اشیا سے ہم کو سروکار نہین ہے بس
جب ہم کھا نہین سکتے ہین تو پھر کیا ضرورت ہے کہ مین یہان ٹھہرون تم قیدیون کو
طلب کرو ابھی مجکو عنطاق کے قیدیون کا بھی انتظام کرنا ہے یہ سنکے شندکال نے
اُسیوقت حکم دیا کہ جہانگیر و سیماے مہر جمال کو بہت جلد حاضر کرو کیونکہ ان دونونکو
خداوند نے طلب فرمایا ہے یہ حکم دے کر شندکال نے حریص سے کہا کہ ای حریص تم
کس ضرورت سے آئے ہو حریص نے جواب دیا کہ مین نامہ لیکر آیا ہون رموز جادو
و عنطاق کج کلاہ کا آپ کے پاس شندکال نے کہا کہ ای حریص وہ نامہ لاؤ مین
دیکھون حریص نے نامہ جھولی سے نکال کر شندکال کو دیا شندکال نے نامہ لے کر
دبیر کو دیا دبیر نے نامہ پڑھا سب اہل دربار و شندکال و ملک الموت قدرت
نے سُنا مضمون نامہ سے سب آگاہ ہوئے جب دبیر نامہ پڑھ چکا اُسوقت شندکال
نے ملک الموت قدرت سے کہا کہ اسکا جواب کیا تحریر کیا جائے جو آپ
فرمائین وہ تحریر کیا جائے جواب دیا کہ یہ جواب تحریر کردو کہ خداوند نے ملک الموت قدرت

کو بھیج کر علمشاہ و آہو چشم کو قید خانہ سے منگا لیا ہی اپنے پاس وہ علمشاہ کو تو جہنم مین
ڈالدینگے اور آہو چشم کے قلب کو صاف کرکے میرے پاس بھیجدینگے رہے تمھارے
عزیز و اقارب جو کہ علمشاہ کے شریک ہو گئے تھے اور تم نے اُنکو اسیر کر لیا ہی اُنکے
بھی قلب کو پلٹ دینگے کہ وہ تمھاری اطاعت کرینگے اس امر سے اطمینان رکھو اور اُن سبکو
بیدار رکھو اب خداوند کو خیال آگیا ہی وہ سب خدا پرستون کو غارت کر دینگے باقی خیریت
ہی تم پریشان نہ ہو نا کیونکہ علمشاہ و آہو چشم کو اُنھون نے طلب کر لیا ہی یہ لکھوا دو
جو کہ مین نے بیان کیا ہی بس شنکال نے جو کچھ ملک الموت قدرت نے کہا جواب
مین نامہ عنطاق کے لکھوا دیا اِدھر تو نامہ تیار ہونے لگا اُدھر داروغہ زندان خانہ جہانگیر
و سیماے مہر جمال کو لے کر حاضر ہوا جب یہ دونون قیدی حاضر ہوئے پیش کیے
گئے بس شنکال نے ملک الموت قدرت سے کہا کہ یہی یہ دونون قیدی
حاضر ہین بس یہ کہنا تھا کہ ملک الموت قدرت نے کہا کہ اُنکو سامنے لاؤ جب
جہانگیر و سیماے مہر جمال سامنے ملک الموت قدرت کے آئے ملک الموت قدرت
نے جہانگیر کا ہاتھ پکڑ کر اپنے سامنے کھینچا وہ جیسے سامنے آئے ہاتھ جو اُٹھایا ہاتھ کا
اُٹھنا تھا کہ جہانگیر اُسی حالت قید مین بیہوش ہو کر گر پڑے اسی طور سے ہاتھ اُٹھا کر
جہانگیر کو بھی اسی طرح سیماے مہر جمال کو بھی بیہوش کیا جب یہ بیہوش ہو کر گرے
کہا کہ اُنکی قید دفع کر دو قید دفع کی گئی بس ملک الموت قدرت نے جہانگیر و
سیماے مہر جمال کو اُٹھا کر تدرزنبیل کیا خواجہ وغیرہ بھی پڑے ہوئے تھے سامنے
اُنکو بھی اُٹھا کر تدرزنبیل کیا راوی بیان کرتا ہی کہ جب جہانگیر دربار مین شنکال کے
آئے تھے اسی حالت قید مین سلام کیا تھا کہ سلام میرا اوپر اُس شخص کے جو خدا کو
برحق جانتا ہو اس سلام کے کرنے سے اہل دربار نے تاؤ پیچ کھایا تھا مگر ملک الموت قدرت
نے منع کیا کہ جو شخص جسکو مانتا ہو اُسکو وہ اپنے مذہب کے طریقہ سے سلام کرتا ہی اسکا
بُرا ماننا بیکار ہی دوسرے یہ قیدی ہی اسکے کسی بات کا بُرا نہ مانو سب ساکت ہو کر رہ
گئے تھے بھلا اب کس کی مجال تھی جو کچھ کلام کر سکے کیونکہ سب ملک الموت قدرت

کے خوف سے ساکت ہوگئے تھے راوی بیان کرتا ہی کہ خواجہ نے حباب مار کر جہانگیر و
سیماے مہر جمال کو بیہوش کیا تھا یہ سبب تھا کہ جو بیہوش ہوکر گر گئے تھے مگر خواجہ
نے اس چالاکی سے حباب مارے تھے کہ کسی نے نہ دیکھا اور نہ کسی پر ثابت ہوا سب یہ
سمجھے کہ ملک الموت کے ہاتھ مین یہ تاثیر تھی کہ یہ بیہوش ہوگئے جب خواجہ اُن سبکو
ندر زنبیل کر چلے تھے اطمینان ہوگیا کہ ان دونون پر قبضہ تو ہو گیا اگر اب ظاہر بھی ہو جاویگا
تو کچھ پرواہ نہین ہی اُدھر دبیر نے نامہ طیار کیا اور شنگال کے روبرو پیش کیا اور عرض کیا
کہ یہ نامہ موجود ہی شنگال نے وہ نامہ لے کر حریص کو دیا کہ یہ جواب نامہ بھی لے جاؤ اور
اپنے بادشاہ کو دیدینا حریص نے تو نامہ لیکر جھولی مین رکھا اور قصد کیا کہ سلام کرکے
رخصت ہون کہ ملک الموت قدرت نے کہا کہ ای حریص مین تیرے قصد سے آگاہ
ہوگیا ہون کہ تو اب شنگال سے رخصت ہوکر اور جواب نامہ لے کر جائیگا لہذا ابھی
ابھی خداوند کا میرے نام حکم آیا ہی خداوند نے فرمایا ہی کہ ای فرشتہ من ہم تم کو حکم دیتے
ہین کہ تم عنطاق کے پاس بھی جاؤ کیونکہ اُسنے یہ بہت بڑا کام کیا ہی کہ خدا پرستون کو
اسیر کیا ہی ہم اُس سے بہت خوش ہوئے ہین اور نہایت رضامند ہین گو ہم اُس سے ناراض
تھے مگر اُسکے اس کام سے خوش ہوگئے ہین لہذا تم جاکر اُسکا اطمینان کراؤ اور کہدو کہ
علمشاہ و آہو چشم کو ہم نے طلب کر لیا ہی اور ان سب کو قید رکھو ابھی ہم بروز جشن نوروزی
سب کی قلب ماہیت کر دینگے اور اُسکو دکھا بھی دینا کہ یہ دونون میرے پاس موجود
ہین اگر تم کو یقین نہ ہو قید خانہ مین دکھلوا لو بس مین بھی چلتا ہون تو میرے ہمراہ چلنا یہ جو
ملک الموت قدرت نے کہا حریص نے عرض کیا بہت خوب اب خواجہ نے
ملک الموت قدرت نے شنگال سے کہا کہ اب مین جاتا ہون اب تم اطمینان رکھو
کہ خداوند سب خدا پرستون کا خاتمہ کرا دینگے ایک کو زندہ نہ رکھینگے اُنکو اب اسطرف
توجہ ہوئی ہی شنگال نے عرض کیا کہ مین کچھ عرض نہین کر سکتا ہون دعوت سے آپ نے
انکار فرمایا خیر اگر خلاف مرضی نہ ہو تو مین کچھ زر سرخ و سفید حاضر کرون اُنکو قبول فرمائیے
جواب دیا کہ ہم کو اسکی بھی ضرورت نہین ہی خیر تم دیتے ہو ہم یہ روپیہ تم سب کو اُن بندون

تقسیم کردینگے کہ جو کہ بالکل محتاج ہین اور فاقے کرتے ہین لاؤ یہ جو کہا شندکال نے اور سب
اہل دربار نے اپنی اپنی لیاقت کے موافق روپیہ منگا کر انبار لگا دیا خواجہ نے جال الیاسی
مار کر سب روپیہ نذر زنبیل کر لیا جب روپیہ نذر زنبیل کر چکے اسوقت شندکال سے
کہا کہ اب جاتا ہون خداوند سے بہت کچھ تمھاری طرف سے کہدونگا اور تم سبکی
از حد تعریف کرونگا تم اطمینان رکھو مگر اس امر کا خیال رہے کہ جہان تک ہو سکے خداوند
کی عبادت کیے جانا اُس مین فرق نہ ہو خداوند بہت خوش ہونگے اب مین عنطاق
کے پاس جاؤنگا وہان سے آسمان پر جاؤنگا کیونکہ حکم خداوند ہوا تو خداوند عنطاق سے
خوش ہوئے ہین یہ جو کہا تو ہاتھ باندھ کر شندکال نے عرض کیا کہ یا ملک الموت قدرت
میری ایک عرض قبول فرمائیے مین یقین کرتا ہون کہ یہ میری عرض حال ضرور قبول ہو گی
لاالیہ نے فرمایے کا جواب دیا کہ بیان کرو کہا کہ میری خواہش یہ ہے کہ آپ عنطاق کے کلاہ
کے دربار مین یون اکیلے نہ تشریف لے جائین بلکہ جاہ و حشم کے ساتھ تاکہ وہ بھی خیال
کرے اور سمجھے کہ یہ ملک الموت قدرت ہین اُسکی نگاہون مین وقعت ہو اور اس
طور سے جانے مین وقعت نہ ہوگی سبب یہ ہے کہ جب دنیا پر آئے تو موافق دستور
دنیا کے کام کرے اہل دنیا وقعت اُس وقت تک نہین کرتے ہین جب تک کسی
قسم کی شان و شوکت نہین دیکھتے ہین خصوصاً بادشاہ لوگ کسی کی بدون شان و شوکت
دیکھے ہوئے عزت و آبرو نہین کرتے ہین بس میری خواہش یہ ہے کہ سامان شوکت آپکے
ہمراہ کرون تاکہ آپ کی عزت و آبرو عنطاق کرے جواب دیا کہ ہم فرشتے ہین ہم کو شان و
شوکت کی ضرورت نہین ہے ایک ہماری صورت دیکھ کر عزت و حرمت کرینگے اور
ساتھ حرمت کے پیش آئینگے ہم کو تزک و حشم دنیا سے کیا کام ہے شندکال نے جواب دیا
کہ یہ ضرور ہے مگر میرا تو یہ جی چاہتا ہے کہ آپ عنطاق کے پاس جو جائین تو شان و شوکت
سے جائین تاکہ میرا بھی نام ہو اور آپ کی عزت ہو راوی کہتا ہے کہ خواجہ نے دیکھا کہ
شندکال نہ مانے گا بدون شان و شوکت ہمراہ کیے ہوئے اور یہ اس قصد سے چلے
تھے کہ عنطاق کے پاس چلکر عیاری کرکے عملشاہ وغیرہ کو رہا کرین اور سب پہر

اپنا قبضہ کرین اگر بن پڑے تو غنطاق کو قتل کرین جب شندکال سے یہ تقریر سنی تو اب
گھبرائے خیال کیا دل مین کہ یہ تو بڑی خرابی ہوئی اس حالت مین یہ غیر ممکن ہی کہ عیاری
کر سکون فکر کرنے لگے فکر کرکے یہ امر خیال مین آیا کہ اسکو دھوکا دون اسکے کہنے پر بھی
عمل کرون اور اپنا کام بھی ہو بس شندکال سے کہا کہ کیا سامان شوکت ہمراہ کروگے
اسنے عرض کیا کہ جلوس سواری وغیرہ جواب دیا کہ ای شندکال جلوس سواری کی
کچھ ضرورت نہین ہی تم صرف چند سردار میرے ہمراہ کردو مین جب قریب ملک غنطاق
پہونچونگا سب سامان شوکت خود بخود موجود ہوجائیگا ہان یہ سردار تمھارے
جنکو بموجب تمھاری خواہش کے ہمراہ لیتا ہون یہ میری وہان تعریف کرین اور
جو جو کرامات مجھسے ظاہر ہوئی ہی وہ بیان کرین تاکہ غنطاق کو یقین آجاے دوسرے
ان سردارون کو مین اپنے ہمراہ آسمان پر لے جاؤنگا خداوند کی خدمت مین پہونچاؤنگا
اور یہ عرض کرونگا کہ یہ بندے آپ کے آپ کی زیارت کو حاضر ہوئے ہین اور شندکال
کا پیام لائے ہین تمھاری جو خواہش ہی وہ انسے بیان کرادونگا اور انکو سیر بہشت کرادونگا
یہ امر ضرور ہی کہ خداوند بہت خوش ہونگے اور یہ انکو خیال ہوگا کہ شندکال میرا بندہ
خاص ہی اسنے اپنے سردار میرے پاس بھیجے ہین یقین ہی کہ وہ پھر ہم کو بھی طلب کرین
اور تمھاری زیادہ عزت کرین اور ان سردارون کو زیارت خداوندی نصیب ہو اور سیر
بہشت بھی شندکال نے جواب دیا کہ جب یہ امر ہی تو مین بھی ہمراہ چلون جواب دیا
کہ تمھارا چلنا ابھی مناسب نہین ہی جیسے تم کہتے ہو کہ آپ بدون شان و شوکت
کے غنطاق کے پاس نہ جائیے عزت نہ ہوگی تو ای شندکال بدون بلائے ہوے
جانے مین عزت کم ہوتی ہی جو کہ بلائے ہوئے مین ہوتی ہی بس تم اطمینان رکھو
اور خاطر جمع رکھو مین خداوند سے کہکر طلب کرونگا تمھاری عزت و آبرو سب اہل
آسمان کرینگے فرشتے و حورین و غلمان تمھارے استقبال کو آوینگے اور عزت سے
خداوند کی خدمت مین لے جاینگے وہان بھی بہت عزت ہوگی اور سب آبرو کرینگے
کہ یہ بندہ خداوند کا ہی دنیا کا بادشاہ ہی بس اسطور سے جانا مناسب نہین ہی یہ جو کہنا

شندکال نے جواب دیا کہ جو آپ کی مرضی جن سرداروں کو تجویز فرمائیے وہ آپکے ہمراہ ہوں راوی بیان کرتا ہی کہ خواجہ نے یہ جو کہا کہ چند سردار میرے ہمراہ کردو اور شندکال کو ہمراہ نہ لیا انکار کیا اسکا سبب یہ ہی کہ خواجہ نے خیال کیا تھا دل مین کہ یہ سردار جو ہمراہ ہونگے انکو راہ مین دھوکا دے کر عیاری کرکے قتل کر ڈالونگا اور نامہ بر کو عنطاق کے نذر زنبیل کرکے اُس کی صورت بنکر جاؤنگا عیاری کرکے علمشاہ وغیرہ کو رہا کرلونگا اگر شندکال ہمراہ ہوگا یہ بادشاہ طلسم ہی سحر بند ہوگا بس اسکا قتل ہونا بدون طلسم کشا کے غیر ممکن ہی جب بیدار ہی تو یہ قتل نہ ہوگا سب کام بگڑ جائے گا اگر یہ امر خیال کرو کہ بیہوش کرکے نذر زنبیل کرون تو پھر موکل اسکی حفاظت کے لیے ضرور مقرر ہونگے وہ دست رس نہ ہونے دینگے بس اسکو ہمراہ لینا اچھا نہین ہی اس سبب سے خواجہ نے یہ فقرہ شندکال کو دیا جب شندکال نے یہ کہا کہ آپکا جسکو جی چاہے ہمراہ لے جائیے اُسوقت ملک الموت قدرت نے پکار کر کہا کہ جن لوگون کو جیتے جی آسمان پر جانا ہو اور خداوندگی زیارت کا شوق ہو وہ میرے ہمراہ چلین یہ ضرور خیال کرلین کہ سوائے خداوند کے اور حورون و غلمان و فرشتون کے کوئی زندہ آسمان پر نہین گیا ہی سوائے مر کے جانے کے مین زندہ لے جاتا ہون مین ملک الموت قدرت ہون مجکو سب طور کا اختیار ہی اگر کوئی بے ادبی و گستاخی کسی سے سرزد ہوگی فوراً روح قبض کرلونگا یہ جو پکار کر کہا پہلے تو سب اہل دربار نے قصد کیا تھا کہ ہم کہین کہ ہم سب آپ کے ہمراہ چلین گے ہم سب کو زیارت خداوند کا شوق ہی جب یہ کہا کہ آج تک کوئی زندہ آسمان پر انسان مین سے نہین گیا ہی بدون مرے ہوئے سب نے کہا اپنے دل مین کہ یہ نیا جملہ ہی کہ بدون مرے کوئی نہین گیا ہی ایسا نہ ہو کہ یہ روح قبض کرلین یا کوئی سہو اگر خطا ہو جائے یہ ناخوش ہوکر روح کو قبض کرلین انکے ہمراہ جانے مین جان کا ضرر ہی اور گویا اپنے ہاتھ سے اپنی موت کی خواہش کرنا اور اپنے پاؤن سے وہان اجل مین گرنا ہی ایسی زیارت و سیر سے باز آئے سب یہ امر اپنے اپنے دل مین خیال کرکے اپنے مقام پر بیٹھے رہے سوائے انصرام و سولہ اور سردارون کے کہ ساحر زبردست تھے اور بڑے سیاہ

قلب سے آگی قضاہی آگئی تھی اُٹھ کھڑے ہوئے اور کہا کہ ہم آپ کے ہمراہ چلیں گے
ہم بہت مشتاق ہیں زیارت خداوند و سیر بہشت و تماشاے فلک کے یہ سترہ ساحر
اُٹھ کھڑے ہوئے اُسوقت شنکال سے ملک الموت قدرت نے کہا کہ میں ان کو
ہمراہ لیے جاتا ہوں بعد تھوڑے عرصہ کے انکو زیارت خداوند و سیر بہشت کرا کے مع
چند تحفہ جات بہشت کے آپ کے پاس بھیجدونگا اور جو کچھ خداوند فرمائینگے وہ پیام بھی
بھیجدونگا شنکال نے عرض کیا بہت خوب بعد اسکے ملک الموت نے ان مہمانان
سے فرمایا کہ آپ لوگ خدمت خداوند میں جانے کے لیے تیار ہیں لباس نفیس سے
آراستہ ہو بیٹھے جواہرات سے اپنے کو مزین فرمایئے تاکہ سب اہل آسمان دیکھ کر حیرت
کریں کہ دنیا پر بھی ایسے ایسے لوگ ہیں اور سب یہ خیال کریں کہ شنکال بہت بڑا
بادشاہ ہوگا جسکے سردار ایسے لباس سے آراستہ ہیں بادشاہ کیسا ہوگا اور اسکے پوشاک
کیسی نفیس و پر تکلف ہوگی تمھارے بادشاہ کا نام آسمان پر ہوگا اور کچھ جواہرات و
اشرفی براے نذر خداوند و دیگر فرشتگان مقرب سے لیناکہ نذر دینا ہوگی وہ تمھارا کہیں
جائے گا نہیں تم کو اور زیادہ ہو کر واپس ملے گا جواہرات آسمانی اُس میں زیادہ ہوگا ایسے
جواہرات ہونگے جو بڑے بڑے بادشاہوں نے نہیں دیکھا ہے یہاں اُسکی کوئی قیمت
نہ دے سکے گا یہ تقریر سُنکے ہر ایک نے کہا کہ بہت بہتر اور ہر ایک اپنے مکان پر
آیا عمدہ سی عمدہ پوشاک سے آراستہ ہوا جواہرات بیش قیمت اپنے پاس
رکھا اور دربار میں آیا مہمان ملک الموت انتظار کر رہے تھے جب سب آچکے
اُسوقت فرمایا کہ تخت سحر تیار کرو انھون نے تخت سحر تیار کیا فرمایا کہ یہ نہ خیال کرنا
کہ میں تخت سحر نہیں تیار کر سکتا ہوں یہ دنیا ہے اور تم لوگ اہل دنیا ہو تم میرے سحر
کی برداشت نہیں کر سکتے ہو میں جو سحر کروں تو ابھی تمام عالم میں آگ لگ جائے
تمھارے انسان جل جائیں تم لوگ بیہوش ہو جاؤ ہاں جب طرف آسمان کے چلینگے
تو ہم اپنا سحر کرینگے سب نے جواب دیا کہ ہماری کیا مجال جو ہم ایسا خیال کر سکیں یہ
کہکر ہر ایک نے سحر کر کے تخت تیار کیا جب تخت تیار ہو چکا اسوقت ملک الموت

اُٹھے سب اہل دربار اُٹھ کھڑے ہوئے شندکال ہمراہ ہوا ملک الموت قریب
تخت آئے تخت پر قدم رکھا ہر ایک نے بڑھ کر ہاتھون کو بوسہ دیا اور کہا کہ ہم کو
فراموش نہ فرمایئے گا ؂ جواب دیتے ہین کہ نہین ہین تم سب کے نام سے آگاہ ہون
بیچ مین ملک الموت بیٹھے اور گرد و پیش سترہ سردار شندکال کے اور ایک نامہ بر
عنطاق کا اٹھارہ ساحر تھے شندکال و کل اہل دربار نے بہت جھک کر سلام کیا
ملک الموت نے اشارہ کیا ساحرونکو اُنھون نے سحر کیا تخت اُڑ چلا ایک چشم
زدن مین ان سب کے نظرون سے پوشیدہ ہو گیا جب ملک الموت جا چکے شندکال
اور تخت پر بیٹھا سب حاضرین دربار آکر اپنے اپنے مقام پر بیٹھے ذکر ہونے لگا کہ کیا ہم لوگ
خوش تقدیر ہین کہ ملک الموت قدرت سے ملاقات ہو گئی اُنکی زیارت نصیب
ہوئی اب ہماری روح قبض نہ کرینگے خداوند سے کہکر عمر کو زیادہ کرا دینگے دیکھین یہ
لوگ جو زیارت خداوند کو گئے ہین وہان سے کیا لاتے ہین اور خداوند انکے ہمراہ
ہونکر پیش آتے ہین اور کب خداوند ہمارے بادشاہ کو یاد فرماتے ہین جب بادشاہ
تشریف لے جائینگے تو ہم بھی ضرور ہمراہ چلین گے اہل آسمان دعوت کرینگے وہ دعوتین
کھائینگے شندکال نے کہا کہ ہین تم سب کو ضرور ہمراہ لے جاؤنگا اطمینان رکھو گھبراؤ
نہین آج مین اُس وقت تک دربار برخاست نہ کرونگا جب تک یہ میرے سردار نہ
آلین گے کیونکہ مجکو حالات آسمان و دربار خداوند کے سُننے کا بہت اشتیاق ہے
ملک الموت نے بہت تعریف کی ہے خداوند ایسا کرین کہ عنطاق بھی بہت
عزت و حرمت کرے ملک الموت عنطاق سے بھی خوش ہون اہل دربار نے
کہا کہ چاہے عزت و حرمت کرے چاہے نہ کرے ہم کو کیا ہم سے جو ہو سکا ہم نے
خدمت کی یہان یہ ذکر ہو رہا ہے ملک الموت کی بہت تعریف ہو رہی ہے ہر ایک
انصرام کی بھی بہت تعریف کرتا ہے کہ یہ انصرام کی بدولت ہم کو دن نصیب ہوا
شندکال کہہ رہا ہے کہ مین انصرام کا بڑا مرتبہ کرونگا اُسنے بہت اچھا کام کیا اُنکو
اسی گفتگو مین مصروف رکھا جاتا ہے اُدھر وہ ساحر مع خواجہ کے تخت کو اڑاتے

اُڑاتے ہوئے تھوڑے عرصہ مین طلسم سے باہر چلے آئے راوی نازک خیال بیان کرتا ہی کہ پہلے
اس طلسم کا یہ طریقہ تھا کہ جسکا جی چاہے چلا آئے خواہ ساحر ہو خواہ غیر ساحر جیسا کہ کئی
مرتبہ خواجہ اور دیگر عیارون نے طلسم مین جاکر شنڈکال پر عیاریان کین اور نکل آئے
اُسدن سے شنڈکال نے راستہ طلسم کا بند کر دیا ہی سواے ساحر کے غیر ساحر نہین
جاسکتا ہی یہ امر خواجہ کو معلوم تھا اسی سبب سے تو نصرام کے ہمراہ گئے تھے اور
شنڈکال پر عیاری نہین کی اس خیال سے کہ جب یہ امر ظاہر ہو جائے گا کو مین جہانگیر
وغیرہ کو اپنے قبضہ مین کر چکا ہون تو ہر طرف سے میرے اوپر یورش ہوگا طلسم سے نکل نہ
سکونگا جب تک یہ طلسم فتح نہ ہوگا صاحبقران میرے انتظار مین ہین جیسے گئے کہانتک
مہمان رہینگے میرا یہان آنا و جہانگیر وغیرہ کو رہا کرنا بیکار ہوگا اس سے عیاری شنڈکال
پر نہ کرو اور یہان سے نکل چلو اسی خیال سے تو نامہ بر کو ٹھہرایا تھا کہ اسکے ہمراہ نکل
چلونگا یہ ساحر ہی سحر سے نکال لے چلے گا کہ اسی عرصہ مین یہ تدبیر ہوگئی کہ اور ستر
ساحر ہمراہ ہوگئے اب کون روک سکتا ہی یہ مع اُن ساحرون کے اُنکی مدد سے بیرون طلسم
نکل آئے جب حد طلسم تمام ہوئی ساحرون نے عرض کیا کہ یا ملک الموت قدرت
طلسم سے تو نکل آئے اب یہان سے حد غیر طلسم ہی یہ فرمایئے کہ عنطاقیہ کی دو راہین ہین
ایک تو جنگلون کی طرف سے وہ جنگل بالکل ویران ہین اور راہ بھی دور ہی کہ ہم ساحر دو دن
مین اُسکو طی کرتے ہین جب رات دن چلے جائین اور ایک راہ پہاڑون سے ہی اور یہ راہ
گو آباد نہین ہی مگر قریب ہی اور صحرا سے پُر بہار ملتے ہین جدھر سے فرمایئے اُدھر سے چلین
پہاڑون کی طرف کی راہ سے تھوڑی دیر مین پہونچ جائینگے جواب دیا کہ پہاڑون کی
طرف سے چلو خواجہ نے دل مین تجویز کر لیا تھا کہ کسی پہاڑ پر اُتر کر ان سب کو بیہوش
کرکے قتل کرونگا انکا سب مال و اسباب لے لونگا اور جاکر عنطاق پر عیاری کرونگا
علمشاہ وغیرہ کو رہا کرونگا اس سبب سے خواجہ نے کہا کہ پہاڑون کی راہ سے
چلو یہ خیال کیا کہ جب انکو قتل کر ڈالونگا کو راہ کون بتائیگا یہ کہتے ہین کہ یہ راہ
قریب ہی بس مین تلاش کر لونگا دوسرے انکا یہی قول ہی کہ وہ بالکل ویران ہی ادھر

کچھ گانون وغیرہ آباد ہین اُن گانون مین جا کر کچھ پیسہ دو پیسے کا روزگار بھی کرونگا کہ کچھ تو مہاجنون کو دون تاکہ اُنکے قرضہ سے جان بچے جب سے یہان آیا ہون ایک خرمہرہ نہین نصیب ہوا خدا ایسے مقام پر کسی کو نہ لائے ایسے ایسے خیال دل مین کر کے خواجہ نے اس طرف کی راہ کی اجازت دی تھی راوی بیان کرتا ہی کہ تخت اڑا ہوا چلا جاتا تھا کہ ایک صحرائے پُر بہار خواجہ کو نظر آیا اور ایک چھوٹی سی پہاڑی بھی اُس صحرا مین تھی خواجہ نے جو اُس صحرا کو دیکھا خیال کیا کہ یہ مقام بہت عمدہ ہی اگر ہن پڑے تو ان سب کا اسی جنگل مین خاتمہ کرے یہ سوچ کر ان سب سے کہا کہ یہ صحرا ہم کو بہت پسند آیا چند منٹ کے لیے یہان قیام کرو تاکہ ہم سیر کر لین کیونکہ یہ جنگل بہت مشابہ ہی آسمان کے باغون سے ہم کو اسکی سیر کا اشتیاق ہوا ہی چند منٹ سیر کر کے یہان سے چلین گے یہ بتاؤ کہ اب شہر عنطاقیہ یہان سے کتنے فاصلہ پر ہی گو آسمان سے سب ملک دکھائی دیتے ہین اور سب ملک روبرو رہتے ہین مگر یہ دنیا ہی یہان کے اور طریقے اور قاعدہ ہین بس مین نہین جان سکتا ہون کہ کتنا فاصلہ ہی اُن سب نے عرض کیا کہ اب بہت قریب ہی صرف دو گانون اور ایک جنگل ملے گا اُسکے بعد ملک عنطاقیہ ہی خواجہ نے کہا کہ پھر ٹھہر جاؤ اس جنگل مین یہ جو کہا وہ ساحر تخت کو سحر کر کے زمین پر لائے خواجہ نے اُس پہاڑی کی طرف اشارہ کیا پہاڑی پر اُتارا ساحرون نے سحر کیا سب سامان فرش وغیرہ سحر کر کے موجود کیا فرش بچھایا مسند لگائی اُس پر ملک الموت قدرت کو بٹھایا سب کے سب سامنے بیٹھے ملک الموت قدرت جنگل کی سیر کرنے لگے سامنے سبزہ لہلہا رہا تھا گلون کے درخت لگے ہوئے تھے پھول کھلے ہوئے تھے خوشبو آ رہی تھی دماغ معطر ہو جاتا تھا سب وہان کے پھولون کی خوشبو سے مست ہو رہے تھے کہ یکایک ملک الموت قدرت نے بغل سے ایک شیشی چھوٹی سی شراب کی نکالی اور ایک چھوٹا سا گیلاس اور ایک طباق نکالا کہ جس مین گرما گرم تر حلوا تھا وہ شیشی اور طباق سامنے رکھا ان سب نے جو یہ سامان دیکھا ہر ایک نے ایک دوسرے سے کہا کہ دیکھو کیا عمدہ شراب ہی ای بھائی کیا ہی عمدہ تازہ حلوا ہی اگر ہم کو یہ شراب یہ حلوا

ملے تو کیا لطف ہو یہ جنگل اور یہ پہاڑ یہ جی چاہتا ہے کہ یہان شرابخواری ہو دوسرے
نے کہا کہ بھائی جی تو ہمی چاہتا ہے مگر کیا کرین ناچار ہین بھلا ہماری یہ تقدیر کہان کہ یہ شراب
ہم کو ملے انصرام نے کہا کہ مین دیکھو ملک الموت سے پوچھتا ہون کہ یہ کیا چیز ہے
بلکہ وہ آپ ہی بیان کرینگے یقین ہے کہ صلاح بھی کرین سب نے کہا کہ ہان دریافت کرو تم
زیادہ گستاخ ہو تم کو مانتے بھی بہت ہین بس انصرام نے ہاتھ باندھکر عرض کیا کہ ای
ملک الموت قدرت اس شیشی مین کیا ہے اور یہ طباق کیسا ہے ہم کو بھی اس حال سے
آگاہ فرمایئے اور یہ کہان سے آیا جواب دیا کہ مین تم سے کیا بیان کرون یہ سب خداوندی
عنایت ہے یہ وقت میری اور خداوندی شرابخواری کا ہے بس وہان بالاے آسمان خداوند
شغل شرابخواری فرما رہے ہین میرا خیال آیا اُسی وقت اپنے پینے کی شراب اور
اپنے کھانے کا موہن بھوگ بطور پرشاد کے مجکو بھیجدیا ایک حور آکر ابھی مجکو دے
گئی ہے یہ شراب بہشت اور یہ پرشاد ہے اس شراب کی یہ خاصیت ہے کہ جو کوئی اسکو
پی لے تو تمام عمر اُسکو پھر شراب کی خواہش نہ ہو اور شراب کا خیال کرے نشہ ہو جائے
دوسرے عمر بھی زیادہ ہو جاتی ہے اگر کسی کی عمر ہزار برس کی ہے تو بارہ سو برس کی ہو جائے
کیونکہ یہ شراب خداوندی نوش فرمانے کی ہے مگر تیز بہت ہے کوئی اسکو پی نہین سکتا ہے
اور اس حلوے کا اثر یہ ہے کہ جو کوئی اسکو کھائے تمام عمر بھوک نہ لگے جب خیال کرے کہ
ہم فلان طعام کھائین اُسکا ذائقہ زبان پر آجائے جسقدر خزانے زمین مین سب سامنے
نظر آئین یہ حلوا خاص خداوند کے نوش فرمانے کا ہے مجکو بھیجا ہے خداوند مجھ سے بہت محبت
فرماتے ہین یہ سُنکے انصرام نے عرض کیا کہ اگر حضور نہ خفا ہون تو ہم کچھ عرض کرین جواب دیا
کہ مین تم سب کے دل کے حال سے آگاہ ہو گیا تم یہ عرض کرو گے کہ اس شراب و حلوے
مین سے ہم کو بھی مرحمت فرمایئے تاکہ ہم بھی شراب پیئین اور حلوا کھائین ای انصرام
تم لوگ اس شراب کی گرمی کی تاب نہ لاسکوگے نہ حلوے کی یہ بہت گرم ہے کیونکہ
بہشت مین بنائی گئی ہے اور حلوا حورون نے پکایا ہے مین تم کو دے کر تمہاری جان پر
بناؤن یہ مجھ سے کبھی نہ ہوگا انصرام نے عرض کیا کہ آپ اس امر سے بالکل بیخوف

ہوجائے ہم لوگ بڑے شراب خوار ہیں ہم کو یہ شراب گرمی نہ کرے گی بہت اصرار کیا اور کہا
کہ ہم لوگ آپ کے صدقہ میں شراب بہشت وحلوائے بہشت کے ذائقہ سے بہرہ مند
ہوگئے آپ کے تمام عمر احسانمند رہینگے جب بہت اصرار کیا تب خواجہ نے دل میں کہا کہ
وہ مارا اگر منھ بنا کر کہا کہ ہم یہاں آکر اور تم لوگوں سے ملکر بہت پریشان ہوئے ہم ایسا
جانتے تو کبھی نہ آتے خیر اس میں ہم بر ہبر علم تھوڑا سا پانی لاؤ تا کہ تم سب کو اس شراب
کے ذائقہ سے آگاہ کروں یہ کہنا تھا کہ انصرام ایک چشمہ اُس صحرا میں تھا اُس سے پانی
بھرلے آیا کیونکہ انکے ساتھ سب سامان تھا بس خواجہ نے اُس ظرف آب میں نصف
شیشی ڈالدی اور کہا کہ اسکو ملا کر ایک ایک جام سب پی لیں اگر گرمی نہ کرے تو اور پینا
یہ کہکر وہ طباق اُنکے آگے رکھدیا اور کہا کہ شراب پی کر حلوا کھانا تب شراب وحلوے
کا ذائقہ پاؤگے یہ خواجہ کا کہنا تھا کہ سب خوش ہوگئے ایک دوسرے پر سبقت
کرنے لگا یہانتک کہ خواجہ نے کہا تھا کہ ایک ایک جام پینا وہ سب کے سب
سب پی گئے اور سب حلوا کھاگئے خواجہ خاموش بیٹھے ہوئے دیکھا کیے ہر ایک کی
زبان پر یہ تھا کہ نہ ہم نے آجتک اس ذائقہ کی شراب پی نہ اس ذائقہ کا حلوا کھایا یہ
نعمت ہم کو آپ کے صدقہ سے نصیب ہوئی راوی بیان کرتا ہے کہ ناظرین آگاہ ہوں
کہ وہ شیشی بیہوشی کی تھی جو کہ خواجہ نے پانی میں ملائی تھی شراب بہشت کہکر
اسکا ایک جام سب کو کافی تھا کیونکہ سم قاتل تھی جو کوئی اُسکو پی لیتا پھر اُلٹ کر
پانی نہ مانگتا نہ کہ تین تین جام اُسپر سے طرہ یہ کہ وہ حلوا بھی بیہوشی آمیز تھا ایک تو
وہ بیہوشی آمیز پانی سب نے پیا دوسرے حلوا کھایا اب کب ہوش میں رہتے ہیں
بہکی بہکی باتیں کرنے لگے کوئی بولا خداوند آسمان پر سے تشریف لاتے ہیں اُنکے
ہمراہ بہت سے فرشتے ہیں کوئی بولا کہ دریا سامنے لہریں مار رہا ہے کوئی بولا کیسے بیٹھے ہو
دیکھو سامنے سے بادشاہ تشریف لاتے ہیں اور تم بیٹھے ہوئے ہو اُٹھکر استقبال
کرو جو زیادہ بے خود ہوا تھا وہ بولا کہ لو دیکھو وہ سامنے حور نی کتے سے جوڑا کھا رہی
ہے کیا زمانے نے کا رنگ ہے ایک نے دوسرے کو دیکھکر کہا کہ ای بھائی تمھارے سر پر

کو ابیٹھا ہی ذرا اُسکو ہکا دو اُسنے کہا کہ ای بھائی تم بیٹھے ہوئے دیکھ رہے ہو اور ہنکتے
نہین ہو اسطور کی ہر ایک تقریر کر رہا ہی ایک جو ز یادہ از خود رفتہ ہوئے پکار اُٹھے
کہ او حرافزادے مین نے دیکھا کیا یہی دوستی اور ملاقات کا نتیجہ ہی کہ تم نے اُس شخص
کی جورو کے ساتھ فعل بد میرے سامنے کر رہے ہو اور یہ فاحشہ بھی راضی ہو گئی اور
سامنے میرے لیٹ کر کرانے لگی میرا خوف بھی نہ کیا رہ تو جاؤ مین تم دونون کو سزا دیتا ہون
یہ کہکر تلوار پکڑ کر اُٹھے اور اُسکے روکنے کو اُٹھے بیہوشی تو اپنا اثر کر چکی تھی اُٹھنا تھا کہ
دھم دھم گرنے لگے جو اُٹھا جہان سے اُٹھا راوی بیان کرتا ہی کہ وہ اٹھارہ کے اٹھارہ
ساحر بیہوش ہو کر گرے جب خواجہ نے دیکھا کہ سب بیہوش ہو کر گرے اب خواجہ
نے نعرہ کیا نعرہ خواجہ نعرہ عمرم کہ کلاہ از سر قیصر ببرم + رنگ از رخ بخشک بدا ختر
ببرم + در محفل خسروان چو گردم ساقی + جام و قدح و سبو و ساغر ببرم + یہ نعرہ کرکے اور
خنجر پکڑ کر چلے راوی انکو تو خنجر پکڑے سب کی طرف روان رکھتا ہی اور اب کچھ حال دربار
شنگال و افغانہ جادو نانی شنگال کا تحریر کرتا ہی تا کہ ناظرین کو لطف ملے راوی
بیان کرتا ہی کہ شنگال کے ایک نانی ہی اُسکا نام افغانہ جادو ہی وہ بلاے بد و
آفت روزگار علامہ دہر ہی بہت بڑی ساحرہ ہی اُسکے سحر کا کوئی جواب نہین دے
سکتا ہی عمر اُس لکاتہ کی دو ہزار برس کی ہی مگر اپنے کو وہ کم سن خیال کرتی ہی شہوت
پرست ایسی ہی کہ رات دن سوائے فعل بد کے دوسرا کام نہین ہی رات دن مُنہ کالا
کرایا کرتی ہی نانی تو ہی مگر نواسے پر عاشق ہی اُس سے بھی حسرت دل نکال لیا کرتی
ہی نازنین کی صورت سحر سے بنکر جاتی ہی مزے اُڑاتی ہی گو شنگال اس امر سے آگاہ
ہی کہ یہ اُس شخص کی نانی ہی اور مین نواسہ ہون مگر ایسی صورت بنکر وہ جاتی ہی کہ وہ
راضی ہو جاتا ہی اور ان لوگون مین ہر ایک مرد پر ہر عورت حلال ہی کوئی حرام و حلال
کا خیال بھی نہین مان فرزند سے بھائی بہن سے نانی نواسے سے نواسی نانا سے
اپنی ہوائے نفسانی کی خواہش فرو کراتے ہین کوئی کسی سے بند نہین جب باپ
بیٹی کو اپنے مصرف مین لاتا ہی اور ماں کو فرزند تو اور کیا چیز ہین آدم بر سر قصہ کہ

افغانہ جادو نانی شنگال کی شنگال پر عاشق ہے دوسرے تیسرے شب بھر کے لیے آیا کرتی ہے چنانچہ دس روز سے بہ سبب اسکے کہ بیمار تھی نہین آئی تھی جو اسکو کچھ کیفیت شنگال کی معلوم ہوتی تھی اور اسنے زمین مین ایک قصر بنایا ہے اُسمین رہتی ہے یکایک اسکو خیال آیا کہ کئی روز سے کچھ شنگال کا حال نہین معلوم ہوا کہ میرا فرزند کیسا ہے کیونکہ خدا پرستون نے اُس پر لشکر کشی کی تھی اور طلسم کشا بھی آگیا ہے نہ معلوم اُن لوگون سے کیونکر مقابلہ ہوا اور کس طور سے معرکہ ہوا اور کیا گذری بہ سبب علالت کے نہ مین گئی نہ مین نے کچھ حال دریافت کیا اسوقت دریافت کرنا چاہیے یہ دل مین خیال کر کے اسنے اوراق پریشان جس سے اسکو سب حال ظاہر ہوتا ہے اور اسنے اپنے سحر سے بنائے ہین اُٹھائے اور دیکھنا شروع کیا اسپر ظاہر ہوا کہ شنگال تو اچھی طرح ہے دربار آراستہ ہے اب اسنے خیال کیا لشکر اسلام کہان ہے ظاہر ہوا کہ لشکر اسلام بیرون طلسم اُترا ہوا ہے طلسم کشا یعنے صاحبقران حکیم سقلینوس کے مہمان ہین خواجہ کو جو دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ دربار شنگال مین ملک الموت قدرت کی صورت بنے ہوئے بیٹھے ہین اور جہانگیر وغیرہ کو طلب کر رہے ہین شنگال دھوکے مین آگیا ہے خواجہ کی پوری عیاری ہوگئی ہے خواجہ اس فکر مین ہین کہ شنگال وغیرہ کو قتل کر کے یہان سے چلا جاؤن یہ دیکھنا تھا اور اس پر نابت ہونا تھا کہ ہاے افسوس کہکر زانو پر ہاتھ مارا اور کہا کہ بڑا غضب ہوا اسکی خواصون نے جو کہ اسکے پاس حاضر تھین عرض کیا کہ خداوند کیا غضب ہوا افغانہ نے کچھ جواب نہ دیا اُن اوراق کو اُٹھا کر اور لپیٹ کر جھولی مین رکھا دستک دی دستک کا دینا تھا کہ زمین شق ہو گئی یہ فوراً پاؤن لٹکا کر اور غرق زمین ہو کر اس قصد سے چلی کہ دربار شنگال مین پہونچکر خواجہ کو اسیر کرون شنگال وغیرہ کو قتل سے بچاؤن اسقدر تیز چلی کہ راہ مین کئی مقام پر گر پڑی چوٹ بھی لگی مگر اُسنے کچھ بھی خیال نہ کیا زمین مین چلی جاتی ہے مشعل سحر ہاتھ مین روشن ہے اُسکی روشنی مین یہان تک کہ یہ قریب پہونچ گئی اسنے سحر سے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ مین آ پہونچی ہون سحر کیا طبقہ ٹوٹا یہ اسوقت آکر پہونچی کہ جسوقت خواجہ جہانگیر وغیرہ کو لے کر اور ان ساحرونکو

ہمراہ سے گرد دربار سے جا پہنچے تھے بلکہ طلسم کے باہر نکل گئے تھے یہان شنگال بیٹھا ہوا اہل
دربار سے تعریف و توصیف کر رہا تھا کہ یہ طبقہ توڑ کر زمین کا سامنے تخت شنگال کے
نکلی نکلتے ہی اسنے سحر کیا جسقدر اہل دربار دربار مین بیٹھے ہوئے تھے مع شنگال کے
ہر ایک اپنے مقام پر بے حس و حرکت ہو کر رہ گیا کسی مین یہ طاقت نہ تھی کہ اپنے مقام پر
سے اُٹھ سکے ہر ایک حیران ہوا کہ یہ کیا واقعہ ہی کہ ہم سب کی طاقت جاتی رہی کہ افغانہ
ظاہر ہوئی اب سب کو یقین ہوا کہ یہ سحر ملکہ افغانہ کا ہی نہ معلوم اسکا سبب کیا ہی کہ
جو ملکہ نے ہم پر سحر کیا اُدھر افغانہ نے ظاہر ہو کر شنگال کے قریب آکر کہا کہ او چھوکرے
تو کس قدر نادان و احمق ہی ایک مرتبہ دھوکا کھایا پھر بھی ہوشیار نہ ہوا دوسری مرتبہ
اُس سے زیادہ فریب مین مبتلا ہوا پھر ہوش نہ آیا اب پھر مکر مین مبتلا ہو گیا ساحر ہو کر
ایسا غافل جو جس نے کہا وہ مان لیا بڑا احمق ہی کجا ملک الموت قدرت اور کجا تو وہ
فرشتے تو انسان انکو کیا غرض ہی کہ وہ آسمان پر سے یہان آئین اور تم لوگون سے ملین تو نے
یہ بھی نہ خیال کیا دھوکے مین آگیا ارے احمق وہ ملک الموت قدرت نہین ہی بلکہ
خواجہ عمر ہی عیاری کرنے آیا ہی تیرے قتل کی فکر مین ہی اور اس فکر مین ہی کہ جہانگیر و
سیماے مہر جمال کو تیری قید سے رہا کر لون اور لے جاؤن ارے نادان یہ جو کہ تیرے
دربار مین ہی یہ عمر ہی ملک الموت قدرت نہین ہی شنگال و اہل دربار حیران ہین کہ
یہ ملکہ افغانہ کہہ کیا رہین ہین ادھر افغانہ نے یہ کہکر اہل دربار کی طرف دیکھا اور نگاہ
سحر آلود ڈالی کہ جو کہ صورت روغن عیاری سے تبدیل کیے ہوئے ہو وہ روغن اُڑ جائے
اصلی صورت نکل آئے اور دریافت کیا کہ انمین خواجہ کون ہی نہ تو بہ سبب نگاہ سحر کے
کسی کی صورت تبدیل ہوئی کیون ہوتی کیونکہ سب کی صورت اصلی تھی اسکو سحر سے
معلوم ہوا کہ انمین کوئی خواجہ نہین ہی سب شنگال کے سردار ہین جب یہ معلوم ہوا
اسنے سحر اُن سب پر سے اُتار لیا ادھر شنگال نے حکم دیا کہ لاؤ نانی امان کے لیے کرسی
خادم نے لا کر کرسی بچھا دی افغانہ اُس پر بیٹھ گئی شنگال سے کہا کہ وہ ملک الموت قدرت
کہان گئے جلد اُنکو بلاؤ ایسا نہ ہو کہ وہ خبر پا کر کہ افغانہ جادو پر راز ظاہر ہو گیا

وہ اسیر کرنے کو آئی ہو بھاگ نہ جائے شندکال نے یہ سُنکے کہا کہ ای نانی امان یہ آپ کیا فرماتی ہین وہ ملک الموت قدرت تھے بڑے مشکلون سے تشریف لائے تھے اُنکے پاس عمر عیار جانشین حمزہ لندھور و دیگر خدا پرست اسیر تھے بلکہ غنطاق نے پسر حمزہ اور آہو چشم کو اسیر کیا تھا میرے پاس نامہ لکھا تھا کہ انکو کیا کرون وہ ملک الموت قدرت جاکر اُن دونون کو بھی قید خانہ سے شہر غنطاقیہ کے میرے روبرو لے آئے مجھ سے انھون نے جہانگیر و سیمائے مہر جمال کو طلب کیا مین نے دے دیا وہ اُن سب کو لے کر اور چند سردارون کو میرے ہمراہ لے کر شہر غنطاقیہ کو گئے ہین وہان سے آسمان پر تشریف لے جاینگے میرے سردارون کو زیارت خداوند سے مشرف کرائینگے اُسکے بعد مجکو بھی طلب فرمائینگے کیسا عمر آپ یہ کیا فرماتی ہین ایسے بزرگ کو عیار بناتی ہین وہ یہان کہان آ سکتا ہو ملک الموت کے پاس قید ہو دوسرے مین نے راہ طلسم کی مسدود کر دی ہو کوئی ساحر بدون میری اجازت کے نہین آ سکتا ہو اُسکو راہ بھی نہ ملے گی جب راہ نہ ملے گی تو ساحر کیونکر آ سکے گا عمر عیار تو آ بھی نہین سکتا ہو آپ کا خیال بالکل غلط ہو افغانہ نے جواب دیا کہ او نادان میرے سحر نے مجکو خبر دی ہو وہ ملک الموت کی صورت بنکر نصرام کے ہمراہ طلسم مین آیا اور تیرے دربار مین اُسکو سحر کی کیا ضرورت تھی اُسکو تو ساحر ایارہ ہو کہان اُسکا واقعہ تو بیان کر جب شندکال نے کل حال بیان کیا افغانہ نے حال سُنکے زانو پر ہاتھ مارا اور کہا کہ غضب ہو گیا وہ مفت ہاتھ سے نکل گیا اور جہانگیر وغیرہ کو بھی لے گیا ہو اور وہ جو سردار اُسکے ہمراہ گئے ہین واپس زندہ نہ آینگے اُن سب کو عمر قتل کرڈالے گا ای شندکال وہ ملک الموت نہ تھا عمر عیار تھا عیاری کرکے اپنے سردارون کو رہا کر کے لے گیا وہ تمھارے قتل کی فکر مین آیا تھا مگر اُسکا داؤن نہ چلا اس سبب سے وہ واپس چلا گیا اسی امر کو غنیمت جان اُسنے خیال کیا اور اپنے سردارون کو لے کر چلا گیا اور تمھارے سردارون کو اس سبب سے ہمراہ لے گیا کہ تاکہ طلسم سے نکل جاؤن اور کھکر اپنا اوراق مین دیکھنا اور یہ امر ظاہر ہونا سب افغانہ نے بیان کیا شندکال نے جواب دیا کہ نانی امان مین کیونکر یقین کرون جب کہ مین خود

اپنی آنکھون سے دیکھ چکا ہون کہ عمر عیار و دیگر خدا پرست قید تھے اور کئی کرامتین بھی مین
دیکھین ایک میرے اوپر کیا منحصر ہے سب اہل دربار نے دیکھا ہی افغانہ نے مُنہ پھیر کر
کہا کہ او چھوکرے تجھکو کس طور سے سمجھاؤن تیری سمجھ مین آتا ہی نہین نہ تو ڈرا دیو تھو ت تھا
اور تیرے سردار بھی وہ سب نقلی تھے کوئی اصلی نہ تھا اُسنے سب سحر سے بنائے تھے
وہ سب بنے ہوئے تھے صرف دھوکے کے لیے یہ امر اُسنے کیا تھا ارے احمق سمجھ تو
سہی کہ مین کیا کہتی ہون اگر تجھکو یقین نہین آتا ہی تو خود اوراق مین دیکھ لے اور اپنے سحر
سے دریافت کرلے مین تو یہ سب امر دیکھ کر وہان سے چلی تھی کہ چلکر گرفتار کرون اور
اُسوقت یہان آکر پہونچی کہ جب وہ جا چکا تھا بڑا مقدر کا اچھا ہی یہ جو افغانہ نے
کہا ابتو کچھ شنکال و اہل دربار کو بھی یقین ہوا شنکال خیال کرنے لگا کہ بہت بڑی
غلطی کی اگر ایسا کیا ادھر افغانہ نے شنکال سے کہا کہ مین نے اسی سبب سے اگر تمام اہل دربار
پر سحر کردیا تھا کہ وہ کہین جا نہ سکے مین نے جو سحر سے یہان آکر دریافت کیا تو اُسکو نہ پایا یہ کہکر
اوراق نکالکر سامنے شنکال کے ڈالدیے اب جو شنکال نے دیکھا جسقدر افغانہ نے کہا
تھا اُسیقدر پایا یہ ظاہر ہوا کہ وہ ملک الموت نہ تھا بلکہ خواجہ عمر تھے کہ صورت بناکر
عیاری کرنے آئے تھے اپنے سرداروں کے رہا کرنے کو اور وہ جو خدا پرستون
کی صورتین دکھائین تھین وہ سب عیاری کی صورتین تھین کہ سحر سے بنائین تھین یہ پڑھا
تھا کہ شنکال کو تو سکتہ سا ہوگیا دم بخود ہوکر رہ گیا اہل دربار کی طرف دیکھ کر کہا کہ ثانی
امان بجا فرماتی ہین بہت بڑا دھوکا دیا اور بہت بڑی عیاری کی کیسے غفلت کے پردے
پڑے تھے کہ کچھ خیال نہ ہوا اب اہل دربار کو بھی یقین ہوا ہر ایک عالم سکوت مین دم
بخود ہوکر رہ گیا اور باہم کہنے لگا کہ بہت بڑی عیاری کی کیا خوب دھوکا دیا خیر اس
امر کا شکر کرنا لازم ہی کہ وہ ہم سب کو زندہ چھوڑ کر چلا گیا اگر قتل کر ڈالتا تو ہم اُسکا کیا
کرتے خداوند نے اپنا بڑا فضل کیا ادھر شنکال نے افغانہ سے کہا کہ ثانی امان
آپ نے پہلے سے خبر نہ لی جب وہ چلا گیا جب آپ تشریف لائین اب کیا کرون کیونکر
اپنے سرداروں کو اُسکے ہاتھ سے بچاؤن نہ معلوم وہ کدھر گیا ہی اور کس طور سے اُنکے ساتھ

پیش آیا افغانہ نے جواب دیا کہ مجھکو کیا خبر تھی کہ تو ایسا نادان ہی کہ ہر مرتبہ دھوکا کھائے گا
یہ بھی اسوقت اتفاق سے دیکھ لیا خیال جو آیا شنتکال نے کہا کہ نانی امان اب اسکی
کوئی تدبیر فرمائیے عرصہ نہ لگائیے میرے سردارون کو اُسکے ہاتھ سے بچائیے افغانہ
نے جواب دیا کہ تو تو ایک کام کر اور مین اُسکو درست کرون کیا کرون تجھسے مجھکو الفت
زیادہ ہی خیر مین کوشش کرتی ہون اور دریافت کرتی ہون کہ وہ کدھر گیا ہی اور جاکر اُسکو
بھی اسیر کرکے لاتی ہون اور سردارون کو بھی اُسکے پنجہ سے بچاتی ہون یہ کہکر اوراق مین
دیکھا کہ اسوقت عمر کہان ہی اور کس فکر مین ہی اور جو سردار اُسکے ہمراہ گئے ہین وہ کہان
ہین یہ دیکھنا تھا کہ اوراق مین نکلا کہ عمر عیار فلان صحرا مین فلان پہاڑی پر قریب عنطاقیہ
کے ہی اور جو سردار ہمراہ گئے تھے اُنکو عیاری کرکے بیہوشی دی ہی جسمین وہ سب
بیہوش پڑے ہوئے ہین خواجہ خنجر لے کر اُنکے قتل کے لیے چلے ہین یہ جو دیکھا افغانہ
نے مُنھ پھیر لیا شنتکال نے کہا کہ کیا نانی امان میرے سردار مارے گئے افغانہ نے
کہا کہ ابھی تو نہین مارے گئے مگر غضب ہی کہ سب کو اُسنے بیہوش کیا ہے
سب بیہوش پڑے ہوئے ہین وہ خنجر لے کر چلا ہی دیکھیے تو بھی شنتکال نے
دیکھا تو وہی سب واقعہ تحریر پایا شنتکال نے ہائے کا نعرہ کیا اور کہا کہ غضب
ہو گیا نانی امان جلدی تدبیر کیجیے افغانہ چونکہ اس سے الفت کرتی ہی خیال ہوا کہ ایسا
نہو کہ یہ ناراض ہو جائے تیرے وقت پر کمی کرے تیری مزے مین فرق آئے یہ دل
مین خیال کرکے جواب دیا کہ تو اطمینان رکھ مین جاتی ہون اور سبکو بچاتی ہون عمر عیار کو
اسیر کرکے لاتی ہون یہ کہکر سحر کیا دو پر پیدا ہوئے یہ چیل کی خالہ مثل گدھ کے اُڑکر چلی مگر
بہت تیز جیسے ہوا کی شدت مین پتہ اُڑ کر جاتا ہی یہ تو ادھر چلی اُدھر شنتکال نے کہا
کہ حاضرین دربار عمر بہت بڑی عیاری کر گیا اسکا گمان بھی نہ تھا کہ وہ اب اندر طلسم
کے آجائے گا کیونکہ مین نے راستہ طلسم کا بالکل بند کر دیا تھا مگر کیا معرکہ کی عیاری کی
واقعی بہت عیار زبردست ہی میرے اوپر کیا منحصر ہی بڑے بڑون نے دھوکا کھایا
ہی خواجہ کی عیاری سے یقین مان لو اگر نانی امان بھی یہان ہوتین تو دھوکا کھاتین

پہچان نہ سکتین اگر اوراق بین نہ حال دریافت کرتین تو بھی حال نہ معلوم ہوتا مگر خیر اب بھی
وقت پر خیال آیا اب وہ گئی ہین سب کو رہا بھی کرلاینگی اور عمر کو بھی اسیر کرلاینگی خداوند
ایسا کرین کہ وہ قتل نہ کرچکا ہو کہ قبل قتل کرنے کے یہ پہونچ جائین اہل دربار نے حضور ابھی
کہ تشریف تو بہت تیزی سے لے گئین ہین دیکھیے کیا ہوتا ہے شنگال یہان بیٹھا ہوا
سرداروں سے باتین کررہا ہے اور انتظار افغانہ کا کررہا ہے ادھر افغانہ سحر سے اڑتی
ہوئی مثل باز کے چلی جاتی ہے جیسے باز شکار پر جاتا ہے ادھر پہاڑی پر سب بیہوش پڑے
ہوئے ہین خواجہ خنجر بکف چلے جاتے ہین راوی بیان کرتا ہے کہ افغانہ اسقدر جلد بہادر
آکر پہونچی کہ خواجہ قریب پہونچے تھے اور ہاتھ اٹھایا تھا کہ خنجر مارون کہ افغانہ اس
مقام پر آکر چمکی چونکہ سحر سے دوسرے اوراق سے پتہ تو ل چکا تھا جب وہان پر پہونچی
اسنے نگاہ نیچے دوڑائی دیکھا کہ سب بیہوش پڑے ہوئے ہین اور خواجہ اپنی اصلی
صورت پر خنجر بکف قریب کھڑے ہوئے ہاتھ اٹھایا ہے وار کرنے کو یہ دیکھکر اسکو تاب
نرہی آواز دی کہ او ساربان زادے حرامزادے تین روپیہ کے پیادے کیا غضب کرتا
ہے مین آپہونچی میرا لقب افغانہ جب درست ہوگا کہ جب مین تجھکو قتل کرلونگی خوب مین
وقت پر پہونچی بہت بڑی تو نے عیاری کی خوب شنگال کو دھوکا دیا وہ احمق تھا
تیرے دھوکے مین آگیا مین کب آتی ہون تو میرے ہاتھ سے بچ کر کہان جا سکتا ہے
یہ کہتی ہوئی بلندی سے مائل طرف پستی کے ہوئی ادھر خواجہ نے جو اسکی صدا سنی
دل مین خیال کیا کہ یہ آواز کدھر سے آئی ذرا دیکھنا چاہیے ادھر ادھر دیکھا کسیکو نہ پایا
پھر قصد کیا یہ سوچ کر کہ ہوگا کوئی کسی کو پکارتا ہوگا تم کو کیا مطلب تم اپنا کام کرو یہ خیال
کرکے پھر خنجر کو علم کیا کہ ابکی مرتبہ بالاے سر سے آواز آئی کہ او ظالم تو سنتا ہی نہین
دیکھ مین آپہونچی کہان جانے لگا ابکی خواجہ کو پہلے مرتبہ سے آواز قریب زیادہ معلوم
ہوئی ادھر ادھر پلٹ کر دیکھا خنجر روک کر جب کسی کو نہ پایا کہ آواز آئی ادھر ادھر کیا
دیکھتا ہے بالاے سر دیکھ تیری قضا تیرے سر پر آپہونچی ہے یہ جو خواجہ نے سنا سر
اٹھا کر جو دیکھا تو دیکھا کہ ایک کالی بلا مثل سیاہ آندھی کے اڑتی ہوئی چلی آتی ہے

تمام جسم سے شعلہ شکل رہے ہین کہ درخت جلے جاتے ہین مانند قطرہ باران کے زمین کی
طرف مائل ہی یہ دیکھنا تھا کہ خواجہ پر خوف غالب ہوا ہاتھ کانپنے لگا تمام اندام مین
رعشہ پڑگیا ایسی اُسکی صورت مہیب تھی خواجہ نے دل مین خیال کیا کہ معلوم ہوتا
ہو میرا راز کھل گیا شنگال آگاہ ہوگیا اُسنے کسی ساحر زبردست کو میری گرفتاری
کے لیے روانہ کیا ہو وہ آیا ہو اور کیسے بُرے وقت پر آیا ہو کہ جب مین اپنا سب کام
کر چکا تھا افسوس ان حرامزادون کی قضا نہ تھی ای خواجہ اپنے کو بچاؤ اور فکر کرو کہ اسکو
بھی ساتھ انکے قتل کرو اگر تم رہا ہوگے تو فکر کرکے قتل کر لوگے اور اگر یہ قتل بھی
ہوئے تو تمھارا تو کام ہو چکا ہی جہانگیر و سیماے مہر جمال کو رہا کر چکے ہو اور کوئی
عیاری کرکے علمشاہ وغیرہ کو رہا کر لینا اپنے جان کا بچانا مقدم ہی ایسا نہ ہو کہ یہ
بلا آئی ہی مجھکو پکڑ لے اب خواجہ یہ سوچ کر فکر کرنے لگے کہ کہین بھاگ جاؤن پھر
دل مین خیال کیا کہ جدھر بھاگ کر جاؤنگا یہ سحر کرکے اسیر کر لے گی سحر سے دریافت
کرکے وہان بھی پہونچے گی کیا تدبیر کرون فوراً خیال آیا کہ گلیم اوڑھ کر غائب ہو جاؤ
اور دیکھو کہ یہ یہان آکر کیا کرتی ہو اگر بن پڑے تو اُسکو بھی عیاری کرکے قتل کرو یہ جو
خیال آیا جب تک وہ زمین پر آئے آئے خواجہ نے گلیم اوڑھ لی اور غائب ہوگئے
مگر اُسی مقام پر کھڑے ہوئے ہین کہ اُسنے جو غور کرکے اب دیکھا تو خواجہ کو نہ پایا
چونکہ قریب آچلی تھی زمین پر آئی قریب اُن سب سردارون کے جو کہ بیہوش پڑے
ہوئے تھے جب خواجہ کو اسنے نہ پایا تو خیال کیا دل مین کہ مین دیکھتی چلی آتی تھی
کہ اسی مقام پر کھڑا ہی یہ حرامزادہ عیار چلا کہان گیا میرے ہاتھ سے بچکر جائیگا کہان
معلوم ہوتا ہی کہ مین نے جو ڈانٹا تو اسنے مجکو دیکھ لیا اور میرے خوف سے ڈر کر
بھاگ گیا یہ سوچ کر اِدھر اُدھر نگاہ دوڑا کر دیکھنے لگی خواجہ کو دیکھ رہی تھی شامت
اعمال قضا اسکو کہتے ہین اتفاق سے ایک گھسیارا کھاس لیے آتا تھا اُسکو جو
پیاس لگی وہ بیچارا آفت کا مارا پانی پینے کو پہاڑی پر آیا چونکہ اُسی پہاڑی پر چشمہ
تھا اُسکو کیا معلوم تھا کہ وہان میری اجل موجود ہی اگر پانی پینے جائے گا تو تو خود

موت کا گھونٹ ہوجائے گا اگر یہ جانتا تو کیون آتا خدا کے کارخانے کو ملاحظہ فرمایئے
کہ کب وہ اُس لکاتہ کے سامنے آیا جب کہ خواجہ غائب ہوچکے ہین وہ خواجہ
کو تلاش کر رہی ہی اُس قحبہ کی نگاہ اس بیچارے پر پڑ گئی اُسنے جو اس گھسیارے کو
دیکھا کہ ایک گھسیارا میری طرف چلا آتا ہی اسنے خیال دل مین کیا کہ ہونہو یہی
ساربان زادہ عمر عیار ہی گھسیارے کی صورت بنکر مجکو دھوکا دینے آتا ہی مجکو
آتے ہوئے دیکھکر غائب ہوگیا ادھر اُدھر اب پھر صورت بنکر آیا ہی اسکو تو
ہوشیار نہ کر گولہ سحر کا اُٹھا کر مار دے جب سحر کر چکنا اسوقت ہوشیار کرنا ایسا
نہ ہو کہ یہ سمجھ جائے کہ پہچان لیا ابھی دور ہی بھاگ نہ جائے یہ تجویز کرکے گولہ جھولی
سے نکالا وہ گولہ کہ جسکو ساحر بھی ذرا مشکل سے رد کرے اُسپر اسم سحر دم کرکے اس
بیچارے بے گناہ آفت کے مارے گھسیارے پر مارا وہ بیچارا اپنے مقدر سے
غافل سر جھکائے پانی پینے کے خیال مین چلا آتا تھا اُسکو کیا خبر تھی کہ قضا برابر
ہوئی ہی ادھر تو اسنے گولہ مارا اور آواز دی کہ گیر گیر کا کہنا تھا کہ اُسکے پاون زمین
نے پکڑ لیے یا تو وہ چلا آتا تھا یا خود بخود تھم گیا لاکھ لاکھ پاون اُٹھاتا ہی نہین اٹھ
سکتے ہین یہ حیران ہوا کہ یہ کیا واقعہ ہی اُدھر اُس لکاتہ نے آواز دی او ساربان
زادے مین تیرے فقرہ مین آنے والی نہین ہون یہ شغل کال ہی ہی کہ ہر مرتبہ
دھوکا کھاتا ہی کیا بیوقوف ہی کہ ابھی تو میری صورت دیکھکر بھاگا تھا فوراً ہی
گھسیارا بنکر مجکو دھوکا دینے آیا اب تو کہان جاتا ہی مین نے پہچان لیا میرے
سحر سے بچ تیری قضا ہی تھی جو تو بھاگ کر پھر آیا یہ دھوکے اور فقرے کسی بچے
کو دے مین آنے والی نہین ہون یہ جو کہا اُس گھسیارے نے سر اُٹھا کر اسکی
طرف دیکھا اس خیال سے کہ یہ کون ہی جو ایسی تقریر کر رہا ہی اُدھر وہ گولہ تو مار ہی
چکی تھی اس بیچارے کی پیٹھ پر آکر پڑا کہ پشت کو توڑ کر نکل گیا یہ ہاے دیا
کہکر چرخ کھا کر زمین پر گرا فوراً مر گیا سانس بھی نہ لی بڑے قیامت کا اسنے
سحر کیا تھا خواجہ نے جو یہ واقعہ دیکھا دل مین کہا کہ یہ قحبہ بڑی ظالمہ ہی تمھارے

تمھارے دھوکے ہین اسنے اس بیچارے گھسیارے کی بیگناہ جان لی ایسی ظالمہ کا قتل
کرنا اچھا ہی یہانسے کچھ دور چلکر اسکے قتل کرنے کی فکر کرو خواجہ تو یہ خیال کرکے گلیم اوڑھے
ہوئے اُسطرف کو چلے جدھرسے وہ گھسیارا آیا تھا یہان اس لکاتہ نے سحر کرکے پانی
برسایا جیسے پانی برسا اُن سب پر بوندیان پڑین سبکی بیہوشی برطرف ہوئی سبکو ہوش آیا
ہرایک نے اپنے کو اُسی پہاڑی پر فرش پر پڑا ہوا پایا ایک نے دوسرے کی طرف دیکھا
اس خیال سے اشارے سے بات کی کہ ملک الموت قدرت موجود ہین ایسا نہ ہو
خفا ہوجائین ایک نے دوسرے سے کہا کہ بہت بڑی خرابی ہوئی شراب پیتے ہی
بیہوش ہوگئے ملک الموت قدرت اپنے دل مین کیا کہتے ہونگے بڑی خفت ہوئی
دوسرے نے اشارہ سے جواب دیا کہ بھائی کیا بیان کرین واقعی شراب بہت تیز تھی
تھی اور ملک الموت قدرت کی خدمت مین اپنے بیہوش ہونے کی معذرت کرو تاکہ
ناراض نہ ہون اور وہ خفا نہ ہون یہ جو اُسنے اشارے سے کہا اُدھر ہر ایک نے یہی
مناسب سمجھا سب ایک مرتبہ گھبرا کر اٹھ بیٹھے اس خیال سے کہ ملک الموت کیخدمت
مین عذر کرین کہ ہم لوگون نے کبھی ویسی شراب نہین پی تھی اُسکے نشہ کی حالت سے
آگاہ نہ تھے اسوقت جو آپ کی پرورش و عنایت سے ملی اور مزے کی معلوم ہوئی
تو زیادہ بھی پی لی بدین سبب ہم لوگ بیہوش ہوگئے معاف فرمایئے راوی کا اس مقام
پر قول ہی کہ اُن سب نے اُٹھکر اور ایک مرتبہ گھبرا کر اُس طرف کو دیکھا کہ جدھر
ملک الموت بیٹھے ہوئے تھے جبکہ یہ لوگ بیہوش ہوئے تھے تو اُس مقام پر
ملک الموت کو نہ پایا اُنکی کنیز کو دیکھا یعنے ملکہ افغانہ نانی شندکال کو پایا کہ وہ
کھڑی ہوئی ہی اور ہم سب کی طرف بنگاہ قہر دیکھ رہی ہی اور کچھ فاصلہ پر فرش سے زمین پر
ایک لاش پڑی ہوئی ہی کبھی اُس لاش کی طرف دیکھتی ہی اور کبھی ہماری طرف یہ جو اُن
سب نے دیکھا بہت حیران ہوئے اور گھبرائے اور خیال کیا کہ یہ کیا واقعہ ہی کیا ہم خواب
دیکھ رہے ہین اگر خواب نہین ہی اور حالت بیداری ہی تو ملک الموت کہان تشریف
لے گئے اور ملکہ یہان کیونکر آئین یہ تو اپنے مکان پر تھین انکو کیا خبر افغانہ کو

سب نے پہچان لیا تھا انھون نے خیال کیا کہ یہ تو بادشاہ کی نانی ملکہ افغانہ ہین یہ تو بسبب
دہشت خونخوار دشمنون کے زیر زمین رہتی ہین جب جی چاہتا ہی تو بادشاہ کے پاس آتی ہین یہ تو یہان
کہان حیران ہو ہو کر ایک دوسرے کی طرف دیکھتا ہی مگر کچھ کہہ نہین سکتا ہی انمین سے
ایک نے جرات کر کے اور افغانہ کی طرف دیکھ کر کہا کہ اے ملکہ عالم آپ یہان کہان
تشریف لائین اور ملک الموت کہان تشریف لے گئے ہم سب تو انکے ہمراہ پاس
عنطاق کج کلاہ کے جاتے تھے اور وہان سے آسمان پر خدمت خداوند مین اُنکی زیارت
سے مشرف ہوتے ملاحظہ فرمایئے یہ نامہ بر عنطاق کا بھی ہمراہ ہی آپ کیونکر یہان تشریف
لائین اور آپکو کیونکر خبر ہوئی یہ ارشاد ہو کہ ہم جاگ رہے ہین یا سوتے ہین یہ جو کہا افغانہ
نے اُن سب کی طرف دیکھ کر کہا کہ کیسے ملک الموت اور کیسا عنطاق کے پاس
جانا اور آسمان پر جانا ارے کمبختون وہ ملک الموت نہ تھا تم سب کے سب کیسے
نادان اور احمق ہو آجتک کسی کے پاس بھی ملک الموت آئے ہین سوائے
اُسوقت کے کہ جب وہ مرتا ہی سوائے اس امر کے کہ اُنھون نے آکر روح قبض کی یہ
کونسی عقل ہی کہ ملک الموت اس طور سے آئینگے ہم سب اُنکو دیکھین گے وہ ہمارے
ہمراہ رہین گے ارے وہ ملک الموت نہ تھے یہ سب امر عقل کے خلاف ہی وہ
عمر عیار تھا عیاری کرنے آیا تھا عیاری کر کے جہانگیر و سیما سے مہر جمال کو رہا کر کے
لے چلا تھا ہم سب کو اپنے ہمراہ لایا تھا اس لیے کہ تم سب کو قتل کرے
اور وہی جال پھیلایا تھا اس پہاڑی پر تم سب کو دھوکا دے کر اُتارا اور
بیہوشی دے کر تم سب کو بیہوش کیا اور قتل کرنے چلا تھا کہ مین آگئی
مجکو دھوکا دے کر بھاگا اور گھسیارے کی صورت بنکر مجکو دھوکا دینے
آیا تھا کہ مین نے سحر کا گولہ مارا وہ اُس پر پڑا اسکا کام تمام ہوا مین نے
اپنے قریب بھی نہ آنے دیا وہ سامنے لاشہ پڑا ہوا ہی اُس ساربان
زادے نے مجکو بھی شنگال بنایا کہ جیسے تم سب شنگال ہوئے
دھوکے مین آگئے اور وہ عیاری کر کے اپنا کام کر کے چلا گیا بھلا مین کب دھوکے

مین آئی ہون دیکھو وہ سامنے لاش پڑی ہی اور تم سب جاگ رہے ہو مین نے اسکو قتل
کیے اور سحر کرکے ابر سے پانی برسا کر تم سب پر سے بیہوشی برطرف کی یہ تو بتاؤ کہ
تم کو اسنے کیا دھوکا دیا اور کیونکر بیہوش کیا یہ جو افغانہ نے بیان کیا اب تو سب کے
اور زیادہ حواس جاتے رہے ایک نے دوسرے کی طرف دیکھا اور حیران ہو کر کہا کہ یہ
ملکہ عالم فرماتی کیا ہین کیسا عمر عیار اور کیسا قتل کرنا ہم پر کیا منحصر ہی کہ ہم نے دھوکا کھایا
ایک سرے سے سب نے دھوکا کھایا شنگال ایسا ساحر اسنے بھی دھوکا کھایا
معلوم ہوتا ہی کہ انکا دماغ خراب ہو گیا ہی انھون نے یہان آکر ایسی ویسی باتین
کہین ہونگی ملک الموت خفا ہو کر چلے گئے ملکہ نے اسی دھوکے مین
کسی ساحر کو قتل کیا ذرا ملکہ سے تو دریافت کیا ہوتا کہ آپ کو کیونکر معلوم ہوا کہ یہ ملک الموت
نہین ہین آپ تو اپنے مکان پر تشریف فرما تھین کیا آپ کو آپ کے سحر نے خبر دی
یہ کہکر افغانہ سے کہا کہ ای ملکہ تم آپ کیا فرماتی ہین ایسے بزرگان دین و مقربان درگاہ
خداوندی کو عمر عیار فرماتے ہین دیکھیے ایسا نہ ہو کہ وہ خفا ہو جائین خوف فرمایئے وہ
ملک الموت ہین کہین خفا ہو کر روح نہ قبض کرلین آپ کو کیا معلوم کہ انسے کیا
کیا کرامتین ظاہر ہوئی ہین جب بادشاہ نے کرامتین دیکھین تو اسوقت انکے کہنے
پر یقین کیا اور انکی عزت کی آپ اسوقت تشریف فرما نہین تھین اگر ہوتین تو
آپ کو بھی یقین ہوتا یہ تو فرمایئے کہ وہ چلے کہان گئے اور آپ کو یہ کیونکر معلوم ہوا
کہ یہ عمر عیار ہی افغانہ نے برہم ہو کر جوابدیا کہ ای نالائقون تم بھی احمق ہو اور تمھارا بادشاہ
بھی اور مجکو بھی احمق بناتے ہو بڑے ساحر بنے ہو تم ایسے ساحر بن جاؤ تو رہی باعث میرے
اوپر اعتراض کرتے ہو کہ آپ ایسے بزرگ کو عمر عیار بناتی ہین وہ ملک الموت تھے آگاہ
ہو کہ تم نے کیونکر جانا کہ یہ عمر ہی ملک الموت نہین ہی وہ میری روح کیا قبض کرتا اگر
مین نہ آجاتی تو تم سب کی روح قبض کرلیتا اور صحیح سلامت چلا جاتا مین اسکی جان کی
ملک الموت ہو گئی بات تو وہ خود ملک الموت بنا ہوا تھا یا اسکی روح ملک الموت نے
قبض کرلی وہ سامنے لاش پڑی ہوئی ہی یہ کہکر اوراق مین دیکھنا اور سب حال ظاہر ہونا

شندکال کے پاس دربار مین جانا وہان نہ پانا وہان سے دیکھو کر ادھر کو آنا شندکال کے
تقریر کا ہونا یہان آکر خواجہ کو خنجر بکف دیکھنا اور سب کو بیہوش پانا اپنا نعرہ کرنا خواجہ
کا صدائے نعرہ سُنکے غائب ہوجانا کھپار سے کا ادھر کو آنا اپنا خواجہ خیال کرکے اسکو سحر
کرکے قتل کرنا ابر سحر برسا کر سب کو ہوش مین لانا بیان کیا جب یہ سب تقریر اُن سب نے
سُنی اب یقین آیا ہر ایک نے افغانہ کے قدمون کو بوسہ دیا اور کہا کہ ہم سب کی جان
آپ نے بچائی دوبارہ عمر ہم سب کو خداوند عجائب نگار نے مرحمت فرمائی ورنہ اس عیار
نے تو خاتمہ کیا تھا ہمارا واقعہ یہ ہوا کہ جب ہم سب اس پہاڑی کے قریب پہونچے حکم دیا
کہ ذرا یہان ٹھہر جاؤ تھوڑی دیر سیر کرلین ہم سب ٹھہر گئے شراب نکالکر یہ کہکر ہم کو دی
کہ یہ شراب بہشت ہی ہم سب نے پی کل حال اُن سب نے جو کہ سابق مین تحریر ہوچکا
ہی جسطور سے خواجہ نے اُن سب کو بیہوش کیا تھا بیان کیا افغانہ نے کہا کہ خیر
جو کچھ ہوا وہ گذر گیا تم سب کی زندگی تھی جو مجھکو خیال آیا بڑی کل بل اسوقت ٹل گئی
خیر جاؤ اور اُس لاش کو اُٹھا لاؤ اور اُسکا منھ دھوکر دیکھ لو کہ عمر عیار ہی یا نہین تاکہ تم
سب کو بالکل یقین ہوجائے شک باقی نہ رہے تم سب کو یقین نہین ہر کسیقدر شک
ہی اُن سب نے عرض کیا کہ بھلا ہم آپ کو جھوٹا خیال کرسکتے ہین اتنی بھی ہماری مجال و
طاقت ہی اور آپ کے فرمانے کو یقین نہین کرسکتے ہین اُسمین شک لاسکتے ہین ہم کو
بالکل یقین ہی افغانہ نے کہا کہ نہین لاش اُٹھا لاؤ اول تو مین نے خود اُس مکار کی
صورت نہین دیکھی ہی مین خود اُسکی زیارت کی مشتاق ہون دوسرے شندکال کے
پاس لے جاؤنگی کیونکہ اُسکو تو ضرور شک ہی یہ دکھا کر اُسکو یقین دلاؤنگی جب یہ مین
کہونگی کہ مین نے عمر کو قتل کرڈالا تو وہ یہ سوال نہ کرین کہ اگر قتل کیا تو اُسکی لاش کہان ہی
مجھکو کیونکر یقین آئے اگر قتل کیا تھا تو لاش دکھادی ہوتی تو اسوقت کیا جواب دونگی
اس سے اچھا کہ اِس سوال کی نوبت نہ آئے کہ مین لاش دکھادون تاکہ یقین آجائے
اُن سب نے جواب دیا کہ بہت خوب ہم مین سے دو ایک اُٹھ کر گئے اور لاش کو اُٹھا لائے
افغانہ نے کہا کہ چشمے مین سے پانی لاکر اسکو نہلاؤ اور منھ دھلاؤ وہ چار پانی لینے کو گئے

اتنے مین اُس فرش پر بیٹھ گئی لاش سامنے رکھی ہوئی ہی اور سب مودب سر جھکائے ہوئے
بیٹھے ہین خیال کر رہے ہین کہ بڑے غضب کی عیاری کی تھی اور ہم سب کو قتل کیا تھا خوب
ملکہ نے آکر پہچان لیا یہان تو یہ واقعہ ہی اُدھر جب خواجہ نے دیکھا کہ اس لکاتہ نے آکر
ان سبکو بچا لیا اور میرے دھوکے مین ایک بیچارے غریب مسافر گھسیارے کی جان لی
اور ان سبکو ہوشیار کیا تو یہ خیال کرکے کہ یہان سے چلو اگر اسکا کوئی عزیز زیر کوہ ہو تو
اسکو اس حال سے آگاہ کردو اور کوئی تدبیر کرو کہ یہ لکاتہ کسی طور سے دھوکا کھا جائے اور ماری
جائے اگر یہ بچکر نکل گئی تو بڑی خرابی ہوئی یہ سوچتے ہوئے دل سے باتین کرتے ہوئے
گلیم اوڑھے ہوئے زیر کوہ آئے یہان آکر گلیم اُتاری ایک دیہاتی کی صورت بنکر چلے دو ہی
چار قدم چلے تھے کہ دیکھا کہ ایک عورت کالا لہنگا پہنے ہوئے نیلی پھریا اوڑھے ہوئے
گنوار کی صورت گھاس پر بیٹھی ہوئی ہی کملی اور کھرپا و جال پاس رکھا ہوا ہی موٹی موٹی
روٹیان پانچ چار ایک مٹی کی ہانڈی پر رکھی ہوئی ہین ایک سفالی کٹ پیالہ برابر اُسکے
رکھا ہوا ہی یہ معلوم ہوتا ہی کہ اس ہانڈی مین کچھ دال وغیرہ ہی وہ عورت بیٹھی ہوئی کبھی
کس طانے کی طرف دیکھتی ہی کبھی صحرا کی طرف کبھی جنگل کی سمت گاہ پہاڑی کیطرف
اس سے یہ ثابت ہوتا ہی کہ کسی کا انتظار کر رہی ہی کسی کے لیے کھانا لے کر آئی ہی یہ جو خواجہ
نے دیکھا فوراً خیال دل مین پیدا ہوا کہ ہو نہ ہو یہ اُسی گھسیارے کی جورو ہی جسکو اُس لکاتہ
نے میرے دھوکے مین قتل کر ڈالا یہ اُسکے لیے کھانا لے کر آئی ہی اُسی کو پریشان ہو ہو کر
دیکھ رہی ہی اس سے چلکر دریافت کرو کہ تو کون ہی اور کسکا انتظار کر رہی ہی اور یہ کھانا کسکے
لیے لیکر آئی ہی اگر یہ اُسکا پتہ دے تو اُسکو آگاہ کرو اور اسکے پردے مین کوئی عیاری
کرو شاید وہ لکاتہ دھوکا کھائے اور فریب مین آجائے یہ سوچ کر اسکے قریب آئے اُسنے
پاؤن کی چاپ سُنی سر اُٹھا کر اور مڑ کر ادھر کو دیکھا جدھر سے آواز پاؤن کی آئی تھی کیونکہ
ادھر کو پشت کیے ہوئے بیٹھی تھی اُسنے دیکھا کہ ایک شخص کاندھے پر انگوچھا
ڈالے ہوئے مرزائی پہنے ہوئے دھوتی باندھے ہوئے بڑا سا لٹھ ہاتھ مین ری کا جوتا
پاؤن مین میرے پاس کھڑا ہی یہ دیکھ کر ڈری کہ معلوم ہوتا ہی کہ چور ہی مجھکو تنہا پا کر

آیا ہی کہ جو کچھ میرے ہاتھ لگے ہی چھین لے جاتے اور انکا پتہ نہین ہی نہ معلوم گھاس چھیلتے چھیلتے کہان چلے گئے کسکو پکارون اس عورت کا مارے خوف کے عجب حال تھا کہ مثل بید کانپ رہی تھی خواجہ نے کہا کہ ای عورت تو کچھ خوف نہ کر مین نہ ٹھگ ہون نہ چور وہ جو سامنے گاؤن ہی اسمین رہتا ہون اسوقت دم جو گھبرایا تو سیر کرتے ادھر چلا آیا ہون یہ بتاؤ کہ تم یہان اکیلی کیون بیٹھی ہوئی ہو اور کسکو گھبرا گھبرا کر دیکھ رہی ہو اور کسکا انتظار ہی اُسنے کہا کہ ای بھائی مین تم سے کیا بیان کرون راوی کہتا ہی اُسکا وہ خوف کہ کانپ رہی تھی اتنی بات کرنے سے برطرف ہوا اور اُسنے بھائی کہکر جواب دیا کہ میرے گھر کے لوگ ہر روز یہان گھاس لینے آتے ہین اور گھاس لے جاکر بیچتے ہین اُسی مین ہم دونون بسر کرتے ہین وہ تو سویرے چلے آتے ہین یہان گھاس چھیلتے ہین مین دوپہر تک اُنکے لیے روٹی پکا کر لے کر آتی ہون اور اُنکو کھلاتی ہون اسی مقام پر وہ ہمیشہ مجکو ملتے تھے آج جو آئی تو کملی وجال وغیرہ تو یہان رکھا ہوا دیکھا اُنکو نہ پایا بڑی دیر سے انتظار کر رہی ہون کہ وہ آلیوین اور کھانا کھالیوین تو مین جاؤن دروازے مین قفل لگا آئی ہون ایسا نہ ہو کہ کوئی قفل توڑ کر جو کچھ گھر مین گرستی ہی اُٹھا لے جائے اُس شخص نے کہا کہ ای عورت مین جب یہان آیا تھا تو مین نے دیکھا کہ ایک آدمی لنبا سا گٹھیا دوڑی لیے ہوئے اس پہاڑی پر جا رہا تھا قرینے سے معلوم ہوتا تھا کہ پانی لینے جاتا ہی اور پیا سا ہی دوسری تو تو ا مرد نہین ہی اُسنے کہا بتا کہ اُسکی کیا شکل تھی خواجہ نے جواب دیا کہ موٹا موٹا میلی سی دھوتی باندھے ہوئے سر پر بال نہ تھے کالا کالا اُسنے سر جھکا کر کہا کہ ہان وہی میرا گھر والا ہی اُسی کا انتظار ہی اگر کوئی اور ہوتا مین اُسکو یہان ٹھہرا دیتی خود جا کر بلا لاتی کیونکہ دیر ہوتی ہی اگر روٹی وغیرہ یہان چھوڑ کر جاؤن کوئی کوا آ جائے گا اور روٹی لے جائے تو وہ بھوکا رہ جائے مجکو کھا جائے آپ نے کہا کہ تو جا مین یہان ٹھہرا ہون آگے نہ جاؤنگا اسی مقام پر کھڑا ہوا بہار دیکھونگا تو اُسکو بلا لا اُسنے کہا کہ پرمیشر تم کو سلامت رکھین کہ تم نے میرے حال پر رحم کیا وہ یہ کہکر اُٹھی اور اُس پہاڑی کیطرف چلی جب وہ دور ہو گئی خواجہ نے کیا کہ وہ روٹیان اور ہانڈی وہ جا رہ و کملی وغیرہ

وغیرہ سب اُٹھا کر نذر زنبیل کیا اور گلیم اوڑھ کر یہ بھی اُسکے عقب مین چلے اُدھر وہ سب
لوگ مع افغانہ کے بیٹھے ہوئے تھے پانی آیا تھا اور یہ فکر ہو رہی تھی کہ نہلائین افغانہ
سب واقعہ دریافت کر رہی تھی انصرام جادو بیان کر رہا تھا ابھی نہلایا نہ تھا کہ یہ
گھسیارے کی جورو اپنے خاوند کو تلاش کرتی ہوئی پہاڑی پر آئی اور راہ طے کر کے یہان
آ کر پہونچی خواجہ بھی اسکے عقب مین تھے خواجہ نے آ کر دیکھا کہ سب بیٹھے ہوئے
ہین لاش سامنے رکھی ہوئی ہے پانی آیا ہے نہلانے کی فکر کی جاتی ہے اس عورت نے جو دیکھا
کہ بہت سے مرد اور عورت اُس پہاڑی پر فرش بچھائے ہوئے بیٹھے ہین یہ اس خیال
سے اُنکے قریب آئی کہ انسے دریافت کرون کہ یہان کوئی لوٹا ڈوری لے کر پانی کی تلاش
مین تو نہین آیا تھا اور آیا تھا تو کدھر گیا کیونکہ یہ چشمے پر دیکھ آئی تھی وہان اسکو نہین پایا
یہان سے ملتا وہ تو اب موت سے سیر اب ہو چکا تھا اُسکو افغانہ نے ایسا سیر آب
کیا اور ایسے مقام پر پانی لینے کو روانہ کیا ہے کہ اب پھر کر نہ آسکے گا وہ دنیا پر ہو تو ملے
یہ وہان تلاش کر کے ان سب کے پاس آئی یہان آ کر کیا واقعہ دیکھا ابھی یہ دریافت
کیا تھا نہ کچھ پوچھا تھا کہ اسکی نگاہ اُس لاش پر پڑی پہلے ہی نگاہ مین اسنے پہچان لیا
کہ یہ تو میرے خاوند کی لاش ہے یہ دیکھنا تھا کہ ایک مرتبہ ہائے مورے خاوند کہکر زمین
پر گری اور تڑپنے لگی اور پچھاڑین کھانے لگی ارے مورے خاوند مورے وارث مورے
مالک تجکو کس ظالم نے قتل کیا وہ کون ایسا تورا دشمن تھا جو تو را جی لیا مورا راج سہاگ
لوٹ لیا مین تو تیرے لیے روٹی لیکر آئی تھی تیرا انتظار کر رہی تھی جب عرصہ ہوا تو تجکو تلاش
کرتی ہوئی یہان آئی یہان آ کر تجکو مردہ پایا یہ کہتی ہے اور پچھاڑین کھاتی ہے ایک آفت برپا
کر رکھی ہے اسکے یکایک گرنے اور رونے سے اُن سب نے جو پلٹ کر دیکھا تو یہ نظر آیا کہ ایک
عورت برابر لاش کے زمین پر پڑی ہوئی لوٹ رہی ہے اور رو رہی ہے ان سبکو حیرت ہوئی
کہ یہ کیا واقعہ ہے یہ کون ہے جو یون رو رہی ہے یہ لاش تو خواجہ کی ہے کیونکہ ملکہ نے خواجہ
کو قتل کیا ہے وہ ملکہ کو دھوکا دینے کو گھسیارا بنکر آیا تھا افغانہ نے بھی جو یہ واقعہ دیکھا
اسکو بھی حیرت ہوئی اُن ساحرون سے کہا کہ اس عورت سے کہو کہ یہ تیرا خاوند نہین ہے

یہ خواجہ عمر ہی کہ تیرے خاوند کی صورت بنکر اس پہاڑ پر آیا تھا ہم نے اسکو پہچان کر قتل کیا
تیرے خاوند کو اسنے کہین پوشیدہ کر دیا ہوگا تو گھبرا نہین ہم اُسکو بھی تلاش کر دینگے ذرا ہم
اپنے کام سے فرصت کر لین چند ساحر اُٹھکر اُس عورت کے پاس آئے اور کہا کہ اے عورت
اسقدر نہ رو اور بیقرار بہت نہ ہو یہ تیرا خاوند نہین ہی بلکہ یہ خواجہ عمر عیار تھا جسکو ملکہ
نے قتل کیا یہ تو تیرے خاوند کی لاش نہین ہی عمر تیرے خاوند کی صورت بنکر ملکہ کو
دھوکا دینے آیا تھا کہ ملکہ کو دھوکا دیکر قتل کرون ملکہ نے پہچان لیا اُسکو قتل کیا تو
کیون بیقرار ہوتی ہی جاکر تلاش کر کہین نہ کہین اس عیار نے اُسکو جاکر پوشیدہ کر دیا ہوگا
کسی غار مین ڈالدیا ہوگا یہ وہ نہین ہی عمر عیار ہی ملکہ فرماتی ہین کہ ہم اپنے کام سے فرصت
کر لین تو تیرے خاوند کو بھی تلاش کر دینگی اُسنے جو یہ تقریر سُنی کچھ جواب نہ دیا اُسی طور سے
رویا و تڑپا کی آخر کو عاجز ہو کر لوگون نے ڈانٹنا شروع کیا تب اُسنے رقت کو ضبط کرکے
کہا کہ تم لوگ کیا کہتے ہو یہی میرا خاوند ہی مین کبھی نہ مانونگی یہ بتاؤ کہ اسنے تم سب کا کیا
کیا تھا جو اسکو قتل کیا فریاد ہی خداوند کی یہ بالکل بے گناہ تھا کس امر کی اس سے
دشمنی تھی ہم لوگ تو کسی سے کچھ بولتے ہی نہین ہین جو دن بھر مین نصیب ہوا اُسی مین
بسر کی ہم اس عمرو کو کیا جانین کیسا عمر عیار یہ میرا خاوند ضرور ہی یہ بتاؤ کہ اسکی کیا
خطا تھی جو اسکو قتل کیا مین تو خود چودھری سے فریاد کرونگی خون کے بدلے خون کی
جان کے عیوض جان ابھی تو میری شادی ہوئی اچھا فقرہ نکالا ہی کہ یہ عمر عیار ہی مین نہ
مانونگی اسطور سے فریاد کرنے لگی اور تڑپنے لگی کہ سب کے حواس جاتے رہے افغانہ
نے جو یہ واقعہ دیکھا اُن لوگون سے کہا کہ اس سے یہ کہو کہ اچھا تو اسقدر صبر کر ہم اسکو
نہلا کر اور منھ دھلا کر دکھائے دیتے ہین اُسوقت تو پہچان لینا کہ یہ تیرا خاوند ہی یا
عمر عیار ہی یہ جو اُنھون نے اُس سے کہا اُسنے کہا کہ اگر میرا خاوند نکلا تو تم سبکی کیا سزا
اُسوقت جان کے بدلے جان دوگے اُنھون نے کہا کہ ہان کیونکہ انھون نے کہا کہ
یہ عمر عیار ہی اسکے خاوند کی صورت بنکر آیا تھا اُسکو کسی مقام پر پوشیدہ کر دیا ہوگا
اس سبب سے اقرار کر لیا جب اُسنے یہ اقرار لے لیا تب لاش کے پاس سے ہٹی

اور نہ کسی کو لاش اُٹھانے نہ دیتی تھی نہ لاش کے قریب آنے دیتی تھی جب وہ ہٹ گئی
افغانہ خود اُٹھکر لاش کے قریب آئی اُن ساحرون سے کہا کہ اسکو نہلاؤ انھون نے اُس
لاش کو خوب اچھی طور سے پانی سے نہلایا مُنھ دھولایا اُسکی وہی صورت رہی سرمو فرق
نہ ہوا کیونکہ ہوتا کہین اصلی صورت بھی بدلی ہی ہان اگر خواجہ روغن عیاری ملکر اُسکی صورت
بنا آتے تو ایسا ہوتا کہ نہلانے اور دھولانے سے روغن عیاری اُڑجاتا خواجہ تو زندہ
موجود تھے گلیم اوڑھے ہوئے تماشہ دیکھ رہے تھے اور خوش ہو رہے تھے کہ بڑی کل بل
کی خوب یہ گھسیارا تیل باقی ہوا ہم نے اپنے نزدیک کالے کو اصدقہ اُتارا کیونکہ مثل
ہو صدقہ دے رد بلا جیسے ہم تھے ہم نے صدقہ اُتارا اُدھر وہ لوگ نہلا دھولا کر عاجز آگئے
اور کچھ بھی نہ فرق ہوا اُسوقت افغانہ نے اُن سبکی طرف دیکھ کر کہا کہ بڑے غضب کا روغن
صرف کیا ہی کہ جو نہلانے سے بھی برطرف نہین ہوتا ہی اُن سب نے عرض کیا کہ کیا عرض
کرین افغانہ نے کہا کہ مین دوسری تدبیر کرتی ہون وہ لوگ بولے کہ اے ملکہ ہم کو
اب شک ہوتا ہی آپ نے دھوکا کھایا خواجہ کے خیال مین اس بیچارے کو قتل کیا
بے گناہ مارا گیا ملکہ نے برہم ہو کر جواب دیا کہ کیا مین دیوانی تھی جو اسکو خواجہ
سمجھکر قتل کرتی یہ ضرور خواجہ عمر ہی ابھی معلوم ہوا جاتا ہی کہ کون ہی یہ کہکر افغانہ نے سحر کیا
وہ سحر کہ جسکے سبب سے روغن عیاری اُڑجاتا ہی سحر نے بالکل اپنا اثر نہ کیا وہ اپنی اصلی
صورت پر رہا کیونکہ اُڑتا جب روغن عیاری سے وہ شکل بنی ہی نہ تھی وہ تو اصلی قدرتی
رنگ تھا سحر کیا حقیقت رکھتا ہی کہ اُسکو برطرف کرتا جب سحر کرکے افغانہ تھک گئی
اسوقت اسکو بھی حیرت ہوئی اور عالم سکوت مین مبتلا ہوئی کہ یہ کیا معرکہ ہی اب تو اسکو بھی
شک ہوا اور خیال کیا کہ کیا مین نے دراصل عمر کے دھوکے مین اس بیچارے کو قتل کیا
اگر ایسا ہوا تو بڑی خرابی ہوئی تو نے بڑا دھوکا کھایا صرف اسقدر تجھ سے چوک ہوئی کہ
دوسرے سحر سے نہ دریافت کیا اگر دراصل یہ اس عورت کا خاوند نکلا تو یہ تو اپنے کو ہلاک
کریگی اور بہت آفت مچاویگی افغانہ تو یہ خیال کر رہی تھی اُدھر جب اُن سب نے دیکھا
کہ ہم نے پانی سے نہلایا بھی اور ملکہ نے سحر بھی کیا مگر وہ اصلی صورت پر رہا گھ

روغن کچھ بھی نہ نکلا اب تو سب کو یقین ہو گیا کہ ضرور ملکہ نے اس ٹھسیارے کو خواجہ عمر
کے دھوکے میں قتل کیا اب کیا ہوگا ادھر اُس عورت نے ان سب سے کہا کہ آپ امتحان
وغیرہ کر چکے کہ ابھی نہیں اُن سب نے کہا کہ ہاں ہم امتحان کر چکے یہ ضرور تیرا خاوند ہی ملکہ
نے ضرور دھوکا کھایا اُسنے کہا کہ میں پہلے ہی کہتی تھی کہ یہ میرا خاوند ہے وہی نکلا تم لوگ کہتے
تھے کہ صورت بدل جائیگی نہلانے سے کہاں صورت بدلی وہ تو اپنی صورت پر ہے
ہے میں تو لٹ گئی دوہائی ہے میرے خاوند کو ان سب نے بے قصور قتل کیا مجھکو رانڈ بنادیا
اب میری کیونکر بسر ہوگی میری کون خبر لے گا اے صاحب تم اکیلے چلے گئے مجھکو ساتھ نہ
لیتے گئے خداوندا ان سب سے تمھارے خون کا بدلا لیں تم نے تو اپنی لال سی جان دیدی
مجھکو رونے کو چھوڑ گئے ارے میں کیا کروں کدھر جاؤں لوگو دوڑو ان سب کو پکڑو انھوں نے
بے گناہ ایک شخص کو قتل کیا کوئی جاکر کوتوالی میں خبر کرے وہ آکر ان سبکو پکڑ لے جائیں
یہ لوگ بڑے ظالم ہیں اُدھر افغانہ نے یہ خیال کرکے کہ تو نے دھوکا کھایا خیال کیا
کہ ذرا سحر سے تو دریافت کر کہ یہ ٹھسیارا ہے یا خواجہ عمر ہے کیونکہ سُنا گیا ہے عمر اسطور سے
صورت تبدیل کرتا ہے کہ نہ وہ کسی سحر سے برطرف ہوتی ہے نہ نہلانے سے کہیں اُسیطور
سے تو نہیں اسنے تبدیل ہیئت کی ہے یہ سوچکر افغانہ نے اسیوقت وہاں سے تھوڑی
سی خاک اُٹھائی جہاں پر یہ لاش پڑی ہوئی تھی اور جھولی سے ایک شیشی نکالی اُس شیشی
میں خون تھا اُس خون سے وہ مٹی گوندھی اُسکا بالشت بھر کا پتلا بنایا اُسکے اوپر سحر کیا
کہ اُسمیں جان پڑی وہ اُٹھ بیٹھا اسنے کیا کیا کہ اپنی پیشانی پر نشتر دے کر خون کے چند
قطرے اُسکے منھ میں ٹپکائے اُسکے بعد اُس سے پوچھا کہ اے پتلے بتادے کہ یہ لاش جو
پڑی ہے یہ خواجہ عمر عیار کی ہے کہ اور کسی کی ہے وہ پتلا گویا ہوا کہ اے ملکہ آگاہ ہو کہ یہ
لاش بیچارے ٹھسیارے کی ہے جو کہ پیاس کی شدت سے ڈوری ولوٹا لیکر اس پہاڑی
پر آیا تھا اور تم نے اس خیال سے کہ عمر تجکو دھوکا دینے آتا ہے سحر سے اسکو قتل کیا
عمر عیار تو جب تم نے نعرہ کیا اور اُسنے تمھارے نعرہ کی صدا سُنی اور تم کو آتے ہوئے
دیکھا فوراً گلیم اوڑھکر غائب ہو گیا وہ زندہ ہے اور اسی پہاڑ پر موجود ہے وہ اب تمھارے

پہنچ نہ آئے گا افغانہ نے کہا تو یہ لاش عمر عیار کی نہیں ہی اُسنے کہا کہ نہیں ہی یہ اس عورت کے خاوند کی لاش ہی یہ سُننا تھا کہ افغانہ کو اپنے اوپر بہت غصہ آیا سحر کیا کہ وہ پتلا جلنے لگا اسکو جلا کر اب جو دیکھا تو وہ عورت تڑپ رہی ہی اب خود افغانہ اُٹھکر اُسکے قریب آئی اور کہا کہ ای بوا معاف کر مجھ سے خطا ہوئی مین نے دھوکا کھایا تیرے خاوند کو مین نے عمر عیار کے دھوکے مین قتل کیا سبب یہ ہوا کہ اُسنے عیاری کر کے ان سبکو بیہوش کیا تھا مین جو آئی تو مین نے ڈانٹا وہ صدا سُنکے غائب ہوگیا یہ بیچارہ سامنے سے آتا تھا مین نے خیال کیا کہ عمر عیار مجکو دھوکا دینے آتا ہی مین نے سحر کیا کہ زمین نے اسکے پاؤن پکڑ لیے مین نے گولہ سحر مارا کہ سینہ کو توڑ کر پشت سے پار گذر گیا یہ مر کر گرا ای بوا میری اس خطا کو معاف کرنا دانستگی مین مجھ سے ہوئی مین ناواقف تھی صرف اتنا قصور ہوا کہ مین نے تجھ سے نہ دریافت کیا میرا سر حاضر ہی اس خطا کی عیوض مین کاٹ لے مجکو کچھ عذر نہ ہوگا تیری تقصور وار تو ضرور ہون کہ مین نے تیرا گھر برباد کیا یہ جو افغانہ نے کہا اُسنے رونے کو کم کر کے کہا کہ یہ تم کیا کہتی ہو کیسا قصور اور کیسی خطا مین کیا جانون میرے خاوند کو کیون قتل کیا مین معاف وات کرنا کیا جانون مین تو جی کے عیوض مین جی لونگی میرا تو راج و سہاگ لُٹ گیا مین تباہ ہوگئی اب میری زندگی کیونکر بسر ہوگی جو میری وجہ زندگی کی تھی وہ تو جاتی رہی افسوس کیا کرون کیا نہ کرون یہ کہتی تھی اور روتی تھی اُسنے تمام زمین و آسمان سر پر اُٹھا لیا تھا ہر ایک سمجھا رہا تھا مگر وہ نہ سمجھتی تھی نہ مانتی تھی روئے جاتی تھی پچھاڑین کھا رہی تھی اور رو رہی تھی سب عاجز ہوگئے تھے مگر وہ یہی کہتی تھی کہ مین جان کے بدلے جان لونگی تم سب نے میرے اوپر ظلم کیا آخر سب عاجز ہوئے اب تو ڈانٹنا شروع کیا اُسپر بھی اُسنے نہ مانا تب افغانہ نے عاجز ہو کر کہا کہ ای بوا تو دس ہزار روپیہ اسکی جان کے عیوض مین مجھ سے لے لے اُسمین اپنی زندگی بسر کر اُسنے کہا کہ تم اپنا روپیہ اپنے پاس رکھو میرے خاوند کو زندہ کر دو مین کیا جانون نہین تو مین جا کر گاؤن کے لوگون کو خبر کرتی ہون وہ آکر تم سبکو گرفتار کرکے چودھری کے پاس لیجا وینگے تم لوگ ہو کون جو مہمان آئے اور یہ فساد برپا کیا میرے خاوند کو قتل کیا جسوقت اُسنے کہا کہ مین جا کر گاؤن بھر کے لوگون کو خبر کرتی ہون اور دبا کو ڈالا

اُسوقت افغانہ و دیگر لوگون کو غصہ آیا اور کہا کہ جادور ہو ہمارے سامنے سے اور جاکر خبر کرو لوگ
ہمارا کیا کر لینگے ہم کسی سے ڈرتے نہین ہین جو کوئی آئے گا ہم اُس سے سمجھ لینگے کیا ہم کسی کا دیا
کھاتے ہین اچھا کیا خوب کیا جو مار ڈالا یہ کہنا تھا کہ وہ ایک مرتبہ یہ کہتی ہوئی اُٹھی کہ جب ہی جو
کہ تم سب بڑے مرد ہو کہ یہان اُن سب کے آنے تک ٹھہرے رہنا مین ابھی لاتی ہون یہ کہتی
ہوئی اور روتی ہوئی سر پیٹتی ہوئی چلی جب کچھ دور چلی گئی تو اُن سب ساحرون نے افغانہ سے
کہا کہ ملکہ بڑا غضب ہوا یہ گاؤن مین جاکر خبر کرے گی وہان سے لوگ آئینگے فساد ہوگا افغانہ
نے کہا کہ آنے دو مین ایک منتر مین اُن سبکو اپنا مطیع کر لونگی وہ جائینگے کہان اگر وہ فساد کرینگے
تو اُن سب کو بھی قتل کرونگی مجھ سے کون لڑ سکتا ہے اُن سب نے جواب دیا کہ تشریف نہ لیجیے
اس لاش کو پڑا ہی رہنے دیجیے افغانہ نے کہا کہ یہ کبھی نہ ہوگا جب تک گاؤن کے لوگ نہ
آلینگے دیکھون وہ آکر میرا کیا کرتے ہین افغانہ اور وہ سب ساحر تو یہان اس انتظار مین بیٹھے
ہوئے ہین کہ گاؤن کے لوگ آلین اور اس لاش کو اُٹھا لے جائین تو ہم یہان سے جائین
اُدھر وہ عورت روتی ہوئی پہاڑی پر سے نیچے آئی اور طرف گاؤن کے چلی خواجہ بھی کلیم
اوڑھے ہوئے عیاری دل مین سوچکر اُسکے عقب مین چلے یہانتک کہ جب وہ قریب
گاؤن کے پہونچی اُسنے رونا کم کیا اس خیال سے کہ اگر مین روتی ہوئی جاؤنگی اور اہل گاؤن
اور میرے خاوند کے عزیزون کو معلوم ہوگا تو سب آکر جمع ہونگے جو کچھ اُسکا مال و اسباب
ہے سب مجھ سے چھین لینگے مجکو کچھ نہ دینگے اس سے بہتر یہ ہوگا کہ پہلے گھر مین جاکر سب
روپیہ پیسہ اور مال و اسباب اپنے قبضہ مین کر لون پھر خبر کرون تاکہ وہ سب مال تو
بچے راوی بیان کرتا ہے کہ یہ ہزار روپیہ والا تھا اسی ٹھگی کے ذریعہ سے جمع کیے تھے جب
اس عورت نے یہ خیال کیا اور دل مین اس امر کو پختہ کر لیا تو رونا موقوف کرکے جلدی
جلدی راہ طے کرکے گاؤن مین آئی مکان پر پہونچی قفل کھولا اندر آئی خواجہ تو اسکے عقب
مین چلے آتے تھے یہ بھی اُسکے ہمراہ داخل مکان ہوئے اُسنے اندر جاکر زنجیر لگائی جسقدر
روپیہ پیسہ گہنا پاتا تھا سب ایک مقام پر جمع کیا خواجہ نے دیکھا کہ بڑا مال ہے منھ مین
پانی بھر آیا بس ایک مرتبہ اُسکے قریب آکر اُسکے منھ پر ہاتھ پھیر اُسنے دیکھا کہ ایک ہاتھ نمودار

نکو پیدا ہوا وہ ڈری اُنھون نے جلدی سے ہاتھ منھ پر پھیر دیا ہاتھ کا پھیرنا تھا کہ اُسکو ایک
چھینک آئی وہ چھینک کر دھم سے گری خواجہ نے جلدی سے اُسکو نذر زنبیل کیا اور وہ سب
مال و اسباب اُٹھا کر نذر زنبیل کیا تمام مکان کی تلاشی لی اور جو کچھ ملا وہ بھی لیا جب سب
مال و اسباب لے چکے تمام مکان خالی کر دیا ایک تنکا باقی نہ رکھا اُسیوقت اُسکو زنبیل سے
نکالا اُسکی صورت پر بنکر طیار ہوئے ایک بوریا ہاتھ مین لیے اُسکے کپڑے پہنے اُسکو زنبیل
سے نکالا مکان سے باہر آئے مکان مین قفل لگایا اُسی پہاڑی کی طرف چلے راہ طے کر کے
پہاڑی پر آئے یہان وہی ذکر ہو رہا تھا کہ مفت مین اس بیچارے کی جان گئی عمر بچکر چلا
گیا دوسری بلا اور سر پر نازل ہوئی سب کہہ رہے تھے کہ اے ملکہ چلیے بھی چلیے وہ اب
نہ آئیگی اور اگر آئی بھی اور آپ کو نہ پایا تو کیا بنا لے گی افغانہ یہ کہہ رہی تھی کہ بدون اُسکے آئے
اُسکے حمائتیون کے آئے مین یہان سے نہ جاؤنگی وہ ایک ادنی کم ظرف ہو کر مجکو دھمکی دے
[illegible] ایسے ہوے کہ اُسکے خوف سے چلے جائین اگر اُس سے دب گئے تو ہر ایک کو جراءت
ہوگی جو ہوگا دباؤ ڈالے گا سب کہہ رہے ہین کہ آپ کو اختیار ہی ہم تو آپ کے ہمراہ ہین
بزرگ آپ نے آکر ہماری جان بچائی ہم سبکو پھر سے زندہ کیا افغانہ کہہ رہی ہے اگر ہمراہ ہو تو
مین کرون اُسمین دخل نہ دو یہی تقریر ہو رہی تھی کہ سامنے سے وہ عورت دکھائی دی
سب کی اُنہین سے نظر اُس پر پڑی دیکھا کہ وہ روتی ہوئی چلی آتی ہے اُسکے ہمراہ کوئی نہین
سب نے افغانہ سے کہا کہ ملکہ ملاحظہ ہو وہ عورت آتی ہے اُسکے ہمراہ اور کوئی نہین ہے افغانہ
نے کہا کہ اور لوگ آتے ہونگے یہ کہہ رہی تھی کہ وہ قریب آئی اور ایک مرتبہ افغانہ کے قدم
پر گری اور کہا کہ اے میرے حضور مجھ سے خطا ہوئی جو مین نے آپ کے کہنے پر عمل نہ کیا اتنا
ہونا تھا وہ ہو گیا یہ زندہ نہ ہوگا مین جو گاؤن مین پہونچی میرے دل نے کہا کہ کیا تو دیوانی
ہوئی ہے کہ ایک کے لیے اتنی جانین لیا چاہتی ہے اور ان سبکو زحمت مین ڈالا چاہتی ہے جو
سب ذی عزت اور صاحب مرتبہ ہین جو کچھ وہ دیتے ہین اُنسے لے اور اس مردے
کو کسی پہاڑی پر کسی مقام پر زمین مین دفن کر دے اُس روپیہ سے چین کر اپنی زندگی
آرام سے بسر کر اگر تیرا خاوند زندہ بھی ہوتا تمام عمر کماتا تو بھی اسقدر روپیہ تجکو نہ

نصیب ہوتا نہ اسقدر راحت سے بسر ہوتی جو اس روپیہ کے ملنے سے بسر ہوگی اور یہ سب
لوگ بھی تیرے سبب سے زحمت مین گرفتار ہوتے اگر تو طرح دے گی تو زحمت مین
ہونگی یہ سوچکر مین چلی آئی ہین نے کسی کو خبر نہ کی آپ کے پاس آئی ہون وہ روپیہ مجھکو
عنایت فرمائیے کہ مین اپنے میکے مین جاکر بسر کرون اور آپ کو دعا دون مگر اتنی مہربانی فرمائیے
کہ اسکو آپ ہی سب لوگ اسی پہاڑی پر دفن کردیجیے کیونکہ اگر مین اُن سبکو اسکے دفن کی خبر
کرونگی تو وہ لوگ سبب دریافت کرینگے اسمین یہ راز ظاہر ہوگا اور جب آپ لوگ دفن
کرکے چلے جائیے گا مین جاکر گاؤن مین مشہور کردونگی کہ آج جو مین رونی لے کر گئی تو جنگل
مین نہ پایا اُسوقت سے اسوقت تک تلاش کیا کہین پتہ نہ چلا معلوم ہوتا ہی کہ اسکو کوئی
باگھو وغیرہ کھا گیا یہ جو اسنے کہا افغانہ نے اُسکی صورت دیکھ کر کہا کہ لو تیرا بھلا ہو خیر تجھے
زحمت سے بچایا ورنہ اگر وہ لوگ آتے اور تو خبر کرتی تو میرا کیا کرتی خیر تیرے حال پر مجھکو رحم
آتا ہی کہ تو بے وارث ہی ورنہ تیری اس حرکت پر کہ پہلے تو نے میرے کہنے پر عمل نہ کیا اور
چلی گئی اب وہان سے پچتا کر آئی ہین ایک حبہ نہ دیتی خیر لے یہ دس ہزار روپیہ لے یہ کہکر
افغانہ نے اُسیوقت دستک دی ایک پتلی پیدا ہوئی اُس سے دس ہزار روپیہ منگا کر
اُسکو دیا اُسنے ہزارون دعائین دین سلام کیا وہ روپیہ لیا ایک مقام پر ڈھیر کردیا پھر
افغانہ نے کہا کہ یہ روپیہ تم لے کیونکر جاؤگی اُسنے جوابدیا کہ آپ ہی سے عرض کرون گی
آپ ہی بھجوا دیجیے گا افغانہ نے جوابدیا کہ اچھا یہ بھی ہوجائے گا اب تم یہ لاش لیکر
جاؤ اُسنے جواب دیا کہ مین پہلے ہی عرض کرچکی ہون کہ اگر اسکے عزیزون واہل قریہ کو خبر
کرونگی تو وہ لوگ دریافت کرینگے کہ یہ کیونکر مرا اور زخم موجود ہی بس آپ ہی لوگ اسکو
اسی پہاڑ پر مہربانی کرکے دفن کردین ہمارے خاندان مین جلاتے نہین ہین دفن کرتے
ہین افغانہ نے یہ اُس سے سُنکے اُن سب سردارون سے کہا کہ لو یہ بھی کام کرو تم سب
کے ڈر جانے سے مین نے دس ہزار روپیہ بھی دینا گوارا کیا ورنہ اسکی کیا مجال تھی جو
دباؤ ڈالتی دوسرے یہ امر ہی کہ یہ بے گناہ میرے ہاتھ سے مارا گیا ہی زیادہ ظلم وستم زیبا
نہین ہی ایسا نہ ہو کہ خداوند ناراض ہون بس جو یہ کہتی ہی قبول کرو مین بھی تم سب کے ہمراہ

پلنگ اُسی طرف لاش کے چلی اُسکا چلنا تھا کہ وہ اٹھارون ساحر بھی اُسکے ساتھ چلے وہ عورت
روتی ہوئی ہمراہ ہوئی روپیہ ایک مقام پر انبار رہنے دیا جب وہ سب قریب لاش آکر پہونچے
اُسوقت افغانہ نے کہا کہ کیون بوا اسی مقام پر زمین کھود کر دفن کردین اُسنے جواب دیا کہ جی
ہان مگر جہان یہ تکلیف فرمائی ہو کہ اسکو نہلا کر یہ کافور جو کہ مین دیتی ہون اسکے جسم مین مل
دیجیے کیونکہ بزرگون کے وقت سے چلا آتا ہی جو کوئی ہمارے یہان مرتا ہی یہی کافور اُسکے
جسم مین ملکر اُسکو نہلا کر دفن کرتے ہین سُنا گیا ہی کہ یہ کافور وہ کافور ہی کہ جو کہ خداوند کیطرف
سے ہمارے جداعلی کو مرحمت ہوا تھا اُنھون نے عبادت خداوند بہت کی خداوند نے خوش ہوکر
یہ کافور مرحمت فرمایا اسکی خاصیت یہ ہی کہ کیسا ہی گناہگار ہو اور اُسکے یہ کافور لگا دیا
جائے اُسکے گناہ سب برطرف ہو جاتے ہین اس کافور کی برکت سے پاک و صاف ہو جاتا
ہی بس مہربانی فرما کر یہ کافور مل دیجیے یہ تو فرمائیے کہ نہ کوئی بیلچہ ہی نہ کودال زمین کیونکر
کھودیے گا اور یہ تو پہاڑی ہی یہان پتھر ہین کیونکر دفن فرمائیے گا افغانہ نے کہا کہ تم
کہین سے بیلچہ وغیرہ لاؤ اُسنے کہا کہ یہ تو ممکن ہی مین لے آؤنگی یہ پتھر کیونکر تراشے جائینگے
افغانہ نے کہا کہ یہان اسکو نہلا دھولا کر کافور لگا کر زیر پہاڑی لے جاکر دفن کرینگی اُسنے
کہا پھر عرصہ نہ فرمائیے شاید کوئی آجائے راوی بیان کرتا ہی کہ اُس عورت نے اس منت و
سماجت سے کہا کہ ان سبکو کچھ بن نہ پڑا سب کے سب مصروف ہوئے افغانہ خود کام
کر رہی ہی یہانتک کہ اُن سب ساحرون نے نہلایا جب نہلا چکے اُس عورت سے کچھ کو
کی پڑیا لی اُسکو جو کھولا ایسی خوشبو کافور کی پھیلی کہ سب کے دماغ معطر ہو گئے تمام
صحرا و پہاڑ خوشبوے کافور سے مہک گیا ایسی خوشبو کا کافور ان لوگون نے دیکھا بھی نہ
تھا اسکو تبرک خیال کرکے ہر ایک نے سونگھنا شروع کیا وہ عورت کہہ رہی ہی جلدی
فرمائیے ایسا نہ ہو کہ کوئی گاؤن والا ادھر آجائے تو بڑی خرابی ہو جب سب سونگھ
چکے اب اُسکے جسم مین ملنا شروع کیا ملنے سے ایسی خوشبو نکلی کہ ہر ایک کو ایک محویت
ہو گئی وہ عورت اپنے دونون ناک کے سوراخون مین روئی دیے ہوئے تھی مگر اسطور
سے کہ کوئی دیکھ نہ سکتا تھا ان لوگون نے خوب اچھی طور سے اُس خوشبو کو سونگھنے بھلا

پھیلا کر سونگھا اب اُسنے اپنا پورا اثر کیا جب دماغ مین پہونچی اور دماغ مین اُسکا پورا اثر ہوا تو ہر ایک کو چھینک آئی ابھی پوری طور سے ہل نہ چکے تھے کہ سب سے پہلے افغانہ چھینک مار کر گری اور بیہوش ہوئی اسکا گرنا تھا کہ اور سب یہ کہکر کہ ملکہ کو کیا ہوا اُٹھانے کو چلے جو اُٹھا جہان سے اُٹھا خلاصہ یہ کہ وہ اٹھارون ساحر مع افغانہ کے بیہوش ہوگئے کسی کو ہوش نہ رہا جب بیہوش ہوگئے اور اُس عورت کو بالکل یقین ہوگیا کہ خوشبوے کافور نے اپنا پورا اثر کرلیا اُسوقت ایک مرتبہ چمک کر نعرہ کیا نعرہ خواجہ عمر

عمر ہون مین عیار صاحبقران — مرے مکر سے کانپتا ہی جہان
تراشندہ ریش کفار ہون — زمانہ کا مکار و غدار ہون
مرا تیز رفتار ہو گر قدم — صبا ٹھوکرین کھائے ہر ہر قدم
اُڑا دون صبا کے بھی مین ہوش کو — نہ پہونچے مری گرد پا بوش کو
دوندہ جہان گرد طرار ہون — جہانگیر عالم کا عیار ہون

یہ نعرہ کرکے ایک مرتبہ چمک کے افغانہ کے قریب آئے جو کچھ وہ پہنے ہوئے تھی از قسم پارچہ و زیور سب اُتار لیا اُسکے بعد حریص جادو نامہ بر عنطاق کو اُٹھا کر نذر زنبیل کیا اس خیال سے کہ اگر اسکو قتل کرون اور یہ کوئی چیز سحر سے بنا کر یہان چھوڑ آیا ہو وہ اسکے مرنے سے مٹ جائے تو پھر وہان تیرا داؤن بہت مشکل سے چلے گا اگر یہ زندہ رہیگا اور تو اسکی صورت بنکر جائے گا تو کسی امر کی مشکل نہ ہوگی خوب کام ہو جائے گا بس جب کہ انکو نذر زنبیل کرچکے اُسوقت خواجہ نے اُن سب ساحرون کو جو کہ ستر تھے پھر یہ کیا کہ کپڑے اتارے جو کچھ وہ زیور و جواہرات پہنے ہوئے تھی سب لیا او نذر زنبیل کیا اور وہ جواہرات جو کہ برائے نذر خداوند لے چلی تھی اُسپر قبضہ کیا اندر قبول کی جب سب مال و اسباب قبضہ مین کر چکے اُسوقت خواجہ نے خنجر کھینچکر پہلے افغانہ کا سر تن سے جدا کیا اُسکے بعد اُن ساحرون کو ذبح کرنا شروع کیا اُسوقت خواجہ جلادی کا کام کر رہے تھے وہ پہاڑ نہ تھا یہ معلوم ہوتا تھا کہ قتل گاہ ہے یا مزبلہ قصابان ہے ہر طرف لاشین لوٹ رہین تھین خون کا دریا جاری تھا خواجہ ملک الموت

بنے ہوئے تھے جیسے عیاری کی تھی کہ ملک الموت بنگر گئے تھے وہی کام کیا اس چالاکی
و پھرتی سے ان سبکو قتل کیا جب یہ سبکو قتل کرچکے اسوقت اُن ساحرون کے مرنے
کی علامت و آثار ظاہر ہوئے خواجہ نے دوڑکر اور جال الیاسی مارکر وہ دس ہزار روپیہ تو
نذر زنبیل کیا اِدھر یہ روپیہ نذر زنبیل کرکے بیٹھے اُدھر ایک شور وغل برپا ہوا سیاہ آندھی
چلی آثار قیامت برپا ہوگئے ہوا زور سے چلنے لگی سنگ باری برف باری ہونے لگی
تاریکی ہوگئی بیر غل مچانے لگے آوازین آنے لگین کہ کشتی مرا نام من افغانہ جادو و انقرام جادو و
بہرام جادو وغیرہ بود افسوس مرزیم و جان دادیم بہ مطلب خود نہ رسیدیم خواجہ نے جو
یہ آفت و قیامت برپا دیکھی جلدی سے گلیم اوڑھ لی اور تماشہ دیکھنے لگے تھوڑی دیر
کے بعد وہ سب آثار برطرف ہوئے تاریکی جاتی رہی روشنی ہوئی برف باری وغیرہ
موقوف ہوگئی جب روشنی ہوئی خواجہ نے دیکھا وہ سب لاشین پڑی ہوئین ہین
یکایک ایک بگولہ پیدا ہوا اور اُن لاشون کو لیکر طرف طلسم کے چلا خواجہ نے کہا کہ
کسی اچھے کا منھ دیکھا تھا کہ مال بھی ہاتھ آیا و جہانگیر وغیرہ کو بھی رہا کر لیا ان سبکو
قتل کیا اب خداوند کریم اسقدر اور اپنا فضل و کرم کرے کہ مین عنطاقیہ مین پہونچکر
شاہ وغیرہ کو بھی رہا کرون اور وہان بھی عیاری کرکے ان سبکو قتل کرون اور مال و دولت
جمع کرون بگولہ تو اُن لاشونکو لے کر طرف طلسم کے چلا خواجہ وہان سے زیر کوہ آئے
اور ایک طرف کو روانہ ہوئے تھوڑی دور چلے تھے کہ خیال آیا تم کو عنطاقیہ کا راستہ تو
معلوم نہین ہے تم جاؤگے کیونکر بڑی غلطی کی کہ تم نے حریص جادو سے دریافت نہ کرلیا اگر
اب اسکو زنبیل سے نکالکر ہوشیار کرتے ہو تو خرابی ہوگی کیا تدبیر کی جائے دل سے
کہا اے خواجہ خدا کی ذات پر تکیہ کرکے چلو بھی خدا پہونچا دیگا وہ بڑا کریم و رحیم ہے
پہونچا ہی دیگا یہ خیال کرکے دل مین خواجہ توکلت علے اللہ چلے بگر پائے شاطری
کرتے ہوئے چلے جاتے ہین تھوڑی دور چلے تھے کہ سامنے سے سیاہی دکھائی دی جب
اور چلے تو شہر پناہ کی دیوار معلوم ہوئی یہ اُس طرف کو چلے دیکھا کہ چند آدمی اُدھر سے
چلے آتے ہین یہ مسافر تو بنے ہوئے تھے جب اُنکے قریب پہونچے تو اُنسے پوچھا کہ یہ

کون شہر ہی اُنھون نے سر سے پاؤن تک اُنکو دیکھا اور کہا کہ ای مسافر یہ شہر غنطاقیہ ہی یہان
غنطاق کج کلاہ کی حکومت ہی خواجہ نے کہا کہ کوئی سرا بھی اس ملک مین ہی اُنھون نے
کہا کہ کئی سرائین ہین ایک سرکاری سرا شمال کیطرف ہی دوسری سرا قریب دولت سرای
سلطانی کے ہی کہ جسکا بندوبست بادشاہ کی جانب سے ہی جو مسافر وہان جاکر اُترتا ہی اور جو دن رہتا
ہی اُسکو بادشاہ کیطرف سے دونون وقت کھانا ملتا ہی اور بہت سی سرائین ہین چوک مین کئی
سرائین ہین جہان جی چاہے مسافر جا اُترے یہ سُنکے خواجہ نے کہا کہ بہت خوب اس ملک مین
دو ایک دن رہکر سیر کرلین پھر اپنے وطن کو جائین یہ ملک بھی لایق دیکھنے کے ہی یہ کہکر خواجہ
شہر کیطرف چلے وہ جس کام کو جاتے تھے اُدھر کو روانہ ہوئے جب وہ لوگ چلے گئے تو خواجہ
شہر کیطرف سے پلٹے صحرا مین آئے ایک گوشہ مین بیٹھکر نامہ بر کو نکالا رنگ و روغن عیاری
نکالکر اپنی صورت اسکی صورت کی ایسی بنائی اُسکے کپڑے پہنے عمامہ سر سے باندھا نامہ کا
جواب اپنی راے سے یہ لکھا کہ پسر حمزہ و آہو چشم کو ہمارے پاس روانہ کرو اور جو تم نے اپنے
عزیزون و ملازمون کو اسیر کیا ہی اُنکا تم کو اختیار ہی یہان اور چند خدا پرست قید مین ہین اُن سبکو
اور اُنکو خدمت خداوند مین روانہ کرون کیونکہ خداوند نے طلب فرمایا ہی کسی ساحر زبردست
کے ہاتھ روانہ کرنا بلکہ میرے نزدیک مناسب یہ ہی کہ اسی حریص جادو کے ہاتھ روانہ کرو کیونکہ
یہ مرد معقول اور ساحر زبردست اور بہت ہوشیار آدمی ہی اسطور سے لکھکر اپنے پاس رکھا مہر
شنگال کی کی اُس نامہ بر کے کپڑے پہنے تیار ہوکر طرف شہر کے چلے یہ تو ادھر سے چلے اُدھر
سمک یلطاقی تباہ و برباد ہوکر جب آگے سے نامہ بر نہ ملا اور کوئی عیاری نہ کر سکا تو شہر مین
آیا تھا اس خیال سے کہ یہان قیام کرون اور قیدخانہ کو تلاش کرکے کوئی تدبیر کرون اور ان سبکو
رہا کرون تو یہ یہان مقیم تھا اور روز فکر کیا کرتا تھا کئی مرتبہ گیا بھی مگر پاسبانی و نگہبانی زیادہ
پائی بس نہ چلا رات بھر تباہ رہا چلا آیا اُسوقت جو اسکا دل گھبرایا تو جنگل کی سیر کو
یہ شہر سے چلا چند قدم شہر سے باہر آیا تھا کہ اسنے دیکھا کہ وہی نامہ بر جو کہ نامہ لیکر شنگال کے
پاس گیا تھا چلا آتا ہی اسنے اپنے دل مین خیال کیا کہ تو نے کہان کہان اسکو تلاش کیا اسکا
پتہ نہ چلا یہ بچا اب آگے ہین انپر عیاری کرکے اسیر کرو اور اسکی صورت بنکر جادو اور کوئی عیاری

تو شاید کام نکلے اور فکر مین پڑے یہ سوچکر سمک ایک جھاڑی کی آڑ مین پوشیدہ ہوگیا اور فکر کرنے
لگا کہ کیونکر اسکو اسیر کرون اگر سامنے جاکر ٹوکتا ہون تو یہ ساحر ہے سحر کردیگا مین بیکار ہوجاونگا
یہ اسیر کریگا خیال کرتے کرتے یہ امر خیال مین آیا کہ تو فقیر بنکر بیٹھو اور اسکو حقہ خواہ پانی مین بیہوشی
دے کر بیہوش کر یہ سوچکر اور آگے بڑھکر ایک ٹیلہ تھا اُسپر گیا فوراً چند حقے نکالکر رکھے دو تین
گھڑے اُسکے پاس آبخورے رکھدیے ایک ٹھیکرے مین آگ سلگا دی فقیری لباس زیب تن
کرکے بیٹھ گیا خواجہ حریص جادو کی صورت پر تیار اُسطرف سے نکلے کیونکہ شہر کیطرف جانے کا
اسی طرف سے راستہ تھا اس سبب سے خواجہ چلے جب خواجہ وہان قریب اُس ٹیلے کے پہونچے
خواجہ نے دیکھا کہ ٹیلے پر ایک فقیر بیٹھا ہوا ہے خواجہ نے دل مین خیال کیا کہ اس فقیر کو بھی بیہوش
کرو اور جو کچھ اسکے پاس ہو سب اپنے قبضہ مین کرو کچھ نہ کچھ ضرور ہوگا یہ تجویز کرکے ٹیلے پر آئے
ادھر اُس درویش نقلی نے دیکھا کہ وہ نامہ بر میری طرف آتا ہے دل مین کہا کہ مارا اُدھر جیسے نامہ بر
کی نگاہ درویش نقلی پر پڑی پہلے ہی نگاہ مین اُسنے پہچان لیا کہ یہ فقیر سمک یا لطاقی کو
آواز دی کہ ای شاہ صاحب واہ کیا خوب کیا عمدہ مقام تجویز کیا یہ دھوکا اور کسی کو دینا ہم ایسے
دھوکے مین آنے والے نہین ہین مین نے پہچان لیا یہ کہکر آگے بڑھے سمک گھبرایا کہ کیا کرون
معلوم ہوتا ہے اسنے پہچان لیا کہ خواجہ نے یہ خیال کرکے کہ اگر سمک ہوگا تو پہچان لیگا بائین
آنکھ کا تل دکھایا سمک کی نگاہ جو آنکھ پر پڑی اور اُسنے تل دیکھا تو اُستاد کو پایا کہا یہ تو مرشد
ہین واہ کیا خوب خوب صورت بدل کر آئے ہین یہ نامہ بر کہان مل گیا جو اُسکی صورت بنے
ہو لشکر مین تھے یہ یہان کہان سے آگئے انکو کیونکر خبر ہوئی اُدھر خواجہ نے قریب آکر کہا کہ
سمک اپنے تو رہے یہ کیا کارستانی کی ہے کس کے دھوکا دینے کے لیے یہ جال پھیلایا ہے
سمک نے سلام کیا اور کہا کہ اُستاد آپ کہان تشریف لائے بڑا غضب ہوا تھا کہ یہ سب
کارروائی مین نے آپ کے اسیر کرنے کے لیے کی تھی آپ نے خوب مجکو پہچانا یہ نامہ بر حریص جادو
ہو اسکو کہان ملگیا مین تو اسکی تلاش مین تھا بہت دور تک اسکے عقب مین گیا اور مین نے یہ
خیال کرکے کہ یہی سمبر ہے اُسکے اسیر کرنے کے لیے یہ تدبیر کی تھی کہ اُسی کی صورت بنکر جاونگا اور عیاری
کرون اب آتا کہو یا کرون خواجہ نے کہا کہ ای سمک تم یہان کب سے ہو تب سمک نے تمام

قصہ اول سے آخر تک بیان کیا اور کہا کہ مین کئی مرتبہ زندان خانہ کی طرف گیا اس خیال سے کہ اگر مین
پڑے تو رہا کرون مگر بکر نہ چلا اسوقت دل جو گھبرایا تو صحرا کیطرف سیر کرنے کو چلا کہ آپکو نامہ بر کی صورت سے
مشکل پایا خیال کیا کہ یہ نامہ بر جواب نامہ لیکر آتا ہے اسکو اسیر کرو اس ٹیلہ پر آکر یہ سامان کیا وہ خدا
کی قدرت سے آپ نکلے آپ اپنی کیفیت سے آگاہ فرمائیے کہ یہ مردود آپ کو کہان ملا اور کیونکر آپ
یہان کے حال سے خبر ہوئی جو آپ اسطرف تشریف لائے تب خواجہ نے اپنا تمام قصہ بحکم صاحبقران
برائے رہائی جہانگیر وسیماے مہر جمال روانہ ہونا راہ مین اسیر ہونا ایک ساحر کے پاس اُسکا طرف
طلسم کے روانہ کرنا صاحبقران نگار ہا کرنا اور بحکم صاحبقران برائے دریافت حال اسلم جانا اسلم
کو اسیر کرنا اپنا طرف صاحبقران کے روانہ کرنا راہ مین خیال کرنا کہ جہانگیر وسیماے مہر جمال کو تو
رہا کر لوا اپنا عیاری کرنا ملک الموت بننا نصرام جادو کا آنا اُس سے گفتگو کرنا اور حریص جادو
کا بھی اُس مقام پر پہونچنا حریص کا سب حال بیان کرنا اپنا اُن دونون کے ہمراہ ملک الموت
بنے ہوئے طلسم مین جانا وہان جاکر عیاری کرکے سبکو اپنا معتقد کرنا اور جہانگیر وسیما کو رہا کرنا تین
ساحرون کو ہمراہ لیکر بیرون طلسم اُن سبکو قتل کرنا جسطور سے کہ تحریر ہوا ہے سب بیان کیا اور
یہ بھی کہا کہ مین نامہ بر کی صورت بنکر چلا ہون کہ عیاری کرکے علمشاہ وغیرہ کو رہا کرون وہ جواب
دکھایا جو کہ اپنی راے سے تحریر کیا تھا سمک بہت خوش ہوا اور کہا کہ اُستاد مین بھی چلتا ہون
خواجہ نے کہا کہ چلو مگر مجھ سے الگ رہنا اور کسی تدبیر سے دربار مین پہونچ جانا مین دربار سے
واقف نہین ہون تمھارے ہمراہ ہونے سے واقف ہو جاونگا اگر کسی سے دریافت کرونگا تو خرابی
ہوگی سمک نے جواب دیا کہ بہت خوب بس سب سامان اُٹھا کر سمک نے الگ رکھا خواجہ
کے ہمراہ ہوا صورت تبدیل کرکے یہ دونون اُستاد و شاگرد داخل شہر ہوئے خواجہ نے شہر کو خوب
آباد پایا ہر مقام پر کٹورا بج رہا ہے خرید و فروخت ہو رہی ہے بازارین آراستہ ہین یہ تو ادھر سے طرف
دربار کے جاتے ہین وہان دربار آراستہ ہے عنطاق تخت پر بیٹھا ہوا ہے سب سردار حاضر دربار
تھے رموز جادو اپنے مقام پر بیٹھا ہوا تھا رموز عنطاق سے کہہ رہا تھا کہ آج کئی دن ہوئے نامہ بر
کو گئے ہوئے ابھی تک جواب لیکر نہین آیا نہ معلوم بادشاہ طلسم نے کیا جواب دیا اور اسکو کہان عرصہ
ہوا رموز کہہ رہا ہے کہ جواب نامہ آتا ہوگا بادشاہ نے جواب ندیا ہوگا اس سبب سے عرصہ ہوا ہے

کیونکہ وہ بادشاہ طلسم مین انکو عیش و عشرت سے کب مہلت ہے جو وہ کچھ خیال کرین جب خیال آئیگا
تو جواب ملے گا آپ پریشان نہ ہون جواب کے نہ آنے سے کوئی آپکا نقصان نہین ہے نہ کوئی ہرج ہے عنطاق
نے کہا کہ یہ تو درست ہے مگر جواب آ جائے مین اس کام سے فرصت پاؤن ایسا نہ ہو کہ کوئی بجوگ پڑے
اور بندی رہا ہو جائین تو بڑی خرابی ہو بڑی دقت سے تو ہاتھ آئے ہین پھر کوشش کرنا پڑے رموز
نے کہا کہ آپ اطمینان رکھین اب انکا رہا ہونا محال ہے انکی جبتک زندگی ہے اُس وقت تک جواب
نہ نہین آتا ہے ادھر جواب نامہ آیا خیال فرما لیجیے گا کہ انکا رشتہ حیات قطع ہو گیا وہان سے بھی
جواب آئے گا کہ قتل کر کے سر روانہ کر دو عنطاق نے کہا کہ کہین جواب تو آئے خداوند وہ دن تو لائین
یہان یہ گفتگو ہو رہی ہے اُدھر خواجہ سلامت مع سمک کے شہر کی سیر کرتے ہوئے قریب دردولت
کے پہونچے سمک نے تو ایک چوبدار کو بیہوش کیا اُسکی صورت بنکر داخل دربار ہوا نام وغیرہ دریافت
کر لیا تھا چوبدارون کی صف مین جا کر کھڑا ہو رہا خواجہ سلامت حریص جادو کی شکل پر داخل
دربار ہوئے اُس وقت پہونچے کہ جب نامہ کا ذکر ہو رہا تھا رموز جادو عنطاق سے باتین کر رہا تھا
مگر نگاہ اُسکی صحن کیطرف تھی کہ یکایک حریص نقلی کو اُسنے آتے ہوئے دیکھا جیسے اُسکی نگاہ
پڑی تھا پلٹ کر عنطاق سے کہا کہ مبارک ہو حریص جادو آ گیا دیکھیے وہ آتا ہے عنطاق و کل اہل
دربار نے دیکھا کہ حریص نامہ سر سے باندھے ہوئے چلا آتا ہے ایوان مین پہونچکر پہلے عنطاق
اور رموز کو سلام کیا کرسی مرحمت ہوئی یہ کرسی پر بیٹھا سلام کر کے رموز نے کہا کہ طلسم مین ہو آئے کیا
جواب نامہ دیا شندکال جادو نے تم کو اتنا عرصہ کیون ہوا کیا جواب کے ملنے مین تاخیر ہوئی یا
تم نے عرصہ کیا حریص نے عرض کیا کہ مین کیون عرصہ کرتا وہان سے جواب ہی دیر مین ملا مین ہی
ایسا تھا کہ جواب لیکر آیا کوئی دوسرا ہوتا تو کبھی جواب دستیاب ہی نہ ہوتا برسون پڑا رہتا
وہان سنتا کون ہے آجکل وہان جشن ہین اور دعوتین ہوتی ہین طلسم مین بڑے بڑے سامان ہین
اول تو طلسم مین جانا ہی نہین ملتا ہے راستے بند ہین لشکر آئے ہوئے پڑے ہین تمام شاہان مرحلہ
کی بادشاہ طلسم کے یہان دعوت ہے بڑے بڑے سامان ہین مین بڑی کوشش اور سعی سے پہونچا
بادشاہ طلسم کے ہاتھ مین نامہ دیا اُسپر دو دن کے بعد جواب ملا ہان ایک دن مین اپنی خوشی
سے ٹھہر گیا سبب یہ ہوا کہ اُسدن وہان خداوند عجائب تشریف لائے تھے آسمان پر سے

مین نے کہا کہ مین بھی زیارت سے مشرف ہوجاؤن ایسا وقت پھر نہ ملے گا مین ٹھہر گیا زیارت سے
مشرف ہوا بڑے بڑے کام نکلے میرا قیام کرنا میرے حق مین اور آپ صاحبون کے حق مین بہت بہتر
ہوا لیجیے یہ جواب نامہ ہی یہ کہکر وہی جواب جو اپنی راے سے لکھا تھا رموز کے ہاتھ مین دیا رموز نے وہ
جواب غنطاق کو دیا غنطاق نے دبیر کو دیکر حکم دیا کہ اسکو پڑھو ہم سُنین کہ کیا جواب لکھا ہی دبیر نے
لفافہ چاک کرکے اور خط نکالکر پڑھنا شروع کیا پہلے تعریف و توصیف خداوند عجائب نگار تحریر تھی اسکے بعد
القاب آداب جو کہ بادشاہ بادشاہ کو تحریر کرتے ہین ہر لفظ سے بوے محبت و الفت پیدا تھی اسکے بعد
اصل مطلب تھا خلاصہ جسکا یہ ہی کہ اُن قیدیونکو یہان بھیجدو ہم خداوند کے پاس روانہ کر دینگے کیونکہ
جب تمھارا نامہ آیا ہی تو خداوند یہان تشریف فرما تھے ہم نے اُنسے ذکر کیا اُنھون نے فرمایا کہ جو قیدی
تمھارے پاس ہین اُنکو اور جنکے بارے مین تم سے غنطاق نے راے لی ہی اُنکو غنطاق سے طلب
کرکے میرے پاس آسمان پر بھیجدو مین ان سبکو دوزخ مین ڈالدون تاکہ یہ قصہ پاک ہو بس آپکو لازم ہی
کہ اُن قیدیونکو کسی ساحر زبردست و معتبر کی معرفت میرے پاس بھیجدیجیے اگر آپ کے نزدیک مناسب
ہو تو حریص جادو جو کہ نامہ لیکر آئے تھے انھین کے ہاتھ روانہ فرمائیے تو بہتر ہی کیونکہ یہ مرد ہوشیار
اور صاحب اعتبار بھی ہین اور یہان سب انکو دیکھ بھی چکے ہین اور انسے واقف بھی ہین سب حاکمان
اور بند انکو کسی قسم کی دقت نہ ہوگی اگر کوئی دوسرا آئے گا تو اُسکو دقت ہوگی جب تک مجکو خبر نہ
ہوگی اور مین اجازت نہ دونگا اُسوقت تک وہ آنے نہ پائے گا بس مناسب ہی کہ انھین کے
ہاتھ روانہ فرمائیے آیندہ آپ کو اختیار ہی جب یہ نامہ دبیر نے پڑھا اور جواب نامہ غنطاق نے
سُنا تو رموز و اہل دربار سے کہا کہ اب اس امر مین آپ سبکی کیا راے ہی جو راے ہو وہ بیان
فرمائیے رموز و اہل دربار نے جواب دیا کہ ہم سبکی تو یہ راے ہی کہ اِن قیدیونکو پاس شنگال جادو
بادشاہ طلسم کے انکی طلب کے موافق روانہ کر دیجیے کیونکہ یہ امر بالکل پورے طور سے تسلیم ہو گیا ہی کہ
خداے سنلو نکا خون گرے گا وہ زمین کبھی نہ آباد ہوگی اُس سرزمین کے رہنے والے تباہ و برباد
ہونگے اُنپر کوئی نہ کوئی ضرور یہ آفت نازل ہوگی اس سے کیا فائدہ کہ ہم ایک امر سے واقف ہوکر
پھر اُسی کام کو کرین اچھا ہوگا کہ یہ لوگ طلسم مین جا کر قتل ہون خواہ طلسم آباد رہے خواہ برباد
ہو ہم تو اس آفت سے بچین جبکہ اُنھون نے یہ تحریر کیا ہی کہ ہم سے خداوند طلب کر گئے ہین آپ ہم

بیکار کیا نقصان ہی بھیجدیتے ہین عنطاق نے کہا کہ پھر لیکر کون جائے کون ایسا ہی رموز نے کہا کہ
حریص کے ہمراہ روانہ کردیا جائے کیونکہ وہ تحریر کرتے ہین کہ جو کوئی اور آئے گا اُسکو دقت ہوگی
حریص بدون میری اجازت کے چلا آئے گا کیونکہ مین سبکو حکم دے چکا ہون کہ حریص جسوقت
آئے اُسکو آنے دینا اور جسکو وہ ہمراہ لائے اُسکو بھی خواہ رات ہو خواہ دن پھر کیا ضرور ہی جو
کوئی اور جائے عنطاق نے کہا کہ اچھا حریص سے دریافت کرو اگر وہ راضی ہو تو کل لیکر چلا
جائے کیون یہ لوگ یہان بیکار رہین رموز نے حریص کی طرف دیکھ کر کہا کہ بادشاہ فرماتے ہین
کہ تم قیدیونکو لے کر پھر طلسم کو جاؤ اور شنکال بادشاہ طلسم کے سپرد کرکے رسید لیکر چلے آؤ
حریص نے ہاتھ جوڑکر جواب دیا کہ مجکو جسنے مین کوئی عذر نہین ہی جب حکم ہو جاؤن اگر اجازت
ہو تو دو ایک دن دم لے لون کیونکہ تھک گیا ہون ادھر سے تو سحر کرکے گیا اُدھر سے جو واپس
ہوا تو طلسم جو تو تخت سحر پر سوار آیا جب بیرون طلسم آیا تو تخت پر سے اُترکر پیدل راہ چلنا شروع
کی اس سبب سے تھک گیا ہون کچھ حرارت سی معلوم ہوتی ہی یہ کسل برطرف ہو جائے تو مین
ہو جب حکم چلا جاؤن رموز نے عنطاق کیطرف دیکھا عنطاق نے کہا کہ کیا مضائقہ ہی بعد
دو دن کے سہی یہ کہکر حریص سے کہا کہ اچھا یہ بیان کرو کہ تم نے وہان جاکر کیا دیکھا حریص
نے کہا حضور جب مین حد طلسم پر پہونچا تو مین نے راستہ بند پایا ساحران زبردست بیٹھے ہوئے
تھے اُنھون نے روکا مین نے آپ کا نام لیا کہ اُنکا نامہ لے کر بادشاہ طلسم کے پاس آیا ہون اور
بہت ضروری نامہ ہی میرا نام حریص جادوگر ہی اُنمین میرا ایک پیر بھائی تھا اُسنے کہا کہ تم ٹھہر جاؤ
مین خبر کرتا ہون اُسنے مہربانی کرکے بادشاہ طلسم کو بذریعہ عرضی کے میری خبر کی وہان سے اجازت
آئی تب مین داخل طلسم ہوا طلسم مین جو پہونچا دیکھا کہ ہر طرف لشکر اُترے ہوئے ہین خیمے بارگاہین
بپا ہین سامان جشن ہی دریافت جو کیا تو معلوم ہوا کہ ان سب کی دعوت ہی اور خداوند بھی تشریف
لانے والے ہین خلاصہ یہ کہ مین سیر و تماشہ دیکھتا ہوا قریب ایوان شاہی کے پہونچا وہان کا کیا
سامان بیان کرون میری زبان قاصر ہی یہ خیال فرما لیجیے کہ کارخانہ طلسم کا ہی خلاصہ یہ کہ مین نے
اپنے کو بڑی دقت سے اندر دربار کے پہونچایا دربار کو آراستہ پایا بڑی دقت سے مین نے آپکا
نامہ خود بادشاہ کے ہاتھ مین دیا مجکو بھی کرسی ملی بیٹھنے کو مین کرسی پر بیٹھا بادشاہ طلسم نے

نامہ دبیر سے پڑھوا کر سُنا جب نامہ سن چکا مجکو حکم دیا کہ تم ٹھہرو اسکا جواب سمجھ کر لکھا جائے گا
اپنے وزیر سے حکم دیا کہ انکو قیام کرنے کے لیے مکان دو خلاصہ یہ کہ دو دن کے بعد مجکو جواب نامہ بملا
رخصتی خلعت دیا گیا مگر مین نے یہ سُنا کہ آج خداوند یہان تشریف لائینگے مین نے خیال کیا کہ انکی
بھی زیارت سے مشرف ہولون یہ خیال کرکے دل مین مین نے بادشاہ سے عرض کیا کہ اگر اجازت
ہو تو مین آج اور یہان قیام کرون اور آپ کی بدولت زیارت خداوند کرلون شنکال نے جواب
مین فرمایا کہ میرا کیا نقصان ہے بس مین نے قیام کیا کہ آمد خداوند شروع ہوئی خداوند بڑے عزم و شان
سے تشریف لائے ہزارون فرشتے ہمراہ تھے اور جسقدر لوگ یہان خدائی کر گئے ہین مثل لقا وغیرہ
کے سب ہمراہ تھے یہان یعنی دربار شنکال مین بڑا سامان کیا گیا جب خداوند تشریف لائے سب
برائے تعظیم کھڑے ہوئے ہر ایک نے قدمونکو بوسہ دیا ہاتھ آنکھون سے لگائے خداوند بہت خوبصورت
تھے ایسا نور و جمال رُخ سے عیان تھا کہ نگاہ نہین کام کر سکتی تھی کسی نے نگاہ بھر کے نہ دیکھا یہ طاقت
تھی کہ کوئی خداوند کو دیکھ سکے بدین سبب کوئی یہ نہین بیان کر سکتا ہے کہ خداوند کی شکل
کیسی تھی اور کیا زیب تن فرمائے تھے یہ معلوم ہوتا تھا کہ ایک بقعہ نور ہے یا آفتاب نکلا ہوا ہے
خداوند تخت پر جلوہ فرما ہوئے پہلے شنکال سے ہم کلام ہوئے شنکال نے نذر دی اُسکی
نذر قبول کرکے عمر کو اُسکی زیادہ فرمایا پھر تو نذرین گذرنے لگین خداوند ہر ایک پر شفقت و مہربانی
فرمانے لگے یہانتک کہ سب اہل دربار ادنیٰ و اعلیٰ کی سبکی نذرین قبول کین جو جسکے لائق دیکھا
ویسا کیا میری بھی نوبت آئی مین نے بھی قدمبوسی حاصل کی مجکو ملاحظہ فرما کر اپنے نائب
ملک الموت قدرت سے فرمایا کہ اس سے دریافت کرو کہ یہ یہان کہان یہ تو رہنے والا عنطاقیہ
کا ہے عنطاق بجلاہ کا ملازم ہے اہل عنطاقیہ ہمارے بڑے مقبول بندے ہین خصوصاً
عنطاق و اُسکے کل عزیز و ملازم ہم اُن لوگون سے بہت خوش ہین خوب ہماری عبادت
کرتے ہین خصوصاً آجکل تو وہ کام عنطاق نے کیا ہے کہ جس سے ہم زیادہ تر خوش ہوئے
عنطاق نے اُس شخص کو اسیر کیا ہے جو کہ حمزہ کی جان و روح ہے یعنی عملشاہ کو یہ وہ جوان ہے
جسکو ہم نے اپنی قدرت سے وہ قوت و طاقت مرحمت فرمائی تھی کہ حمزہ کو بھی نہ دی تھی سات
برس کے سن مین ہم نے عملشاہ کے ہاتھ سے فیل مست کو قتل کرایا رستم خطاب ملا ہمارے

بہت قوی و زور دل ایسے زبردست و دیو خصلت تھے انکو اسی جوان نے اُٹھا کر خندق مین ڈالدیا
یہ تنہا جاکر فرنگستان کو فتح کیا بڑے بڑے معرکہ اسنے سر کیے حمزہ سے جو زیر کرادیا تو صرف
اس غرض سے کہ حمزہ نایب تھا دوسرے اسنے جو اپنے مین یہ زور و طاقت پائی تو غرور کیا کہ
مجھکو کوئی زیر نہین کر سکتا ہی یہ جو غرور کیا مین نے اُسکی باپ سے اُسی کو مغلوب کرادیا وہ حمزہ سے
زیر ہوگیا عنطاق نے علمشاہ کو اسیر کیا ہم بہت خوش ہوئے ہین معلوم ہوا کہ یہ ہمارے
خاص بندے ہین مین اُنکی بڑی عمرین کرونگا حضور یہ جو خداوند نے فرمایا مین نے تمام حال وہان
ہونے کا خدمت خداوند مین عرض کیا اور حال اسیری علمشاہ و کیفیت نامہ یہ واقعہ سُنکے خداوند
بہت خوش ہوئے میرے سامنے شنکال سے فرمایا کہ جو خدا پرست تمھارے پاس اسیر
ہین انکو اور ان قیدیونکو جنکو عنطاق نے اسیر کیا ہی عنطاق سے طلب کرکے تم انکو بھی مع
ان قیدیون کو جو کہ تمھارے پاس ہین ہمارے پاس روانہ کردینا کہ ہم دوزخ مین ڈالدین شنکال
نے عرض کیا تھا کہ بہت خوب مین نے پہلے ہی بدون آپ کے حکم کے طلب کرلیا ہی یہی جواب
ہم لکھا ہی خداوند نے پھر سُنکے مجھسے فرمایا کہ ہم عنطاق وغیرہ سے بہت خوش ہوئے ہین
ہم اُنکی عمرین زیادہ کردینگے اور بہت تعریف فرمائی مجھسے فرمایا کہ مین تم سے بہت خوش
ہوا ہون مین تمھاری عمر زیادہ کیے دیتا ہون اور علاوہ سحر کے دو صفتین اور تجھ مین ہم نے بھی
تجھ مین تے زیادہ کردی ہین ایک تو تمام علم موسیقی کے فن تجھکو ہم نے دیے اور ایک یہ صفت
تجھ مین پیدا کی کہ تو شراب بھی پلایا کر اسطور سے کہ جام شراب سر پہ بھر کے رکھولے اور گت ناچتا
جا شراب نہ گرے گی یہ ہم نے اس سبب سے دونون صفتین تجھ مین پیدا کین کہ بادشاہ و
رئیس تیری قدر کرین اور تیری زندگی راحت سے بسر ہو کیونکہ دنیا مین بدون کسی سبب
کے راحت نہین ملتی ہی لہذا مین نے تجھ مین یہ دونون صفتین پیدا کین اگر مجھکو تمھین
کو امتحان کرے حضور مین نے قصد گانے کا کیا تو جسقدر راگ و رنگ ہین سب مین نے
ایسے بیان کیے اب جو گایا بڑے بڑے دھاری و گوییے جو کہ اُسوقت وہان موجود تھے سب
کان پکڑنے لگے مین خوب خوب گایا ایسا گایا کہ چرند و پرند آکر جمع ہوگئے وہ لحن مجھکو عنایت
کیا خداوند نے کسی کو نہین عنایت کیا ہی اُسوقت بہت کچھ انعام بلا جب ایک امر

ہین نے اپنے مین پایا تو براے امتحان مین نے ساقی گری بھی کی جام سر پر رکھکر گست ناچی
شمشکال کو جام دیا اسیطور سے سب اہل دربار کو شراب پلائی ایک قطرہ بھی نہ گرا آپلوگونکی
بدولت یہ شرف مجکو حاصل ہوا کہ زیارت خداوند سے مشرف ہوا خداوند نے یہ اوصاف
مجھمین پیدا کیے ہین تو ضرور جاؤنگا کسواسطے کہ وہان جاکر یہ اوصاف مجکو حاصل ہوئے
وہان اکثر خداوند تشریف لاتے ہین شاید پھر زیارت نصیب ہو اور کوئی چیز مجکو عنایت فرمائین
یہ تقریر جو حریص نقلی نے کی سب خاموش سُنا کیے کسی نے جواب نہ دیا جب وہ اپنی تقریر
ختم کر چکا اُسوقت رموز نے کہا کہ اے حریص جادو یہ جو کچھ تمنے بیان کیا بہت ٹھیک ہے اور
ہم کو یقین آگیا مگر یہ امر نہین یقین آتا ہے کہ تم کو تمام علم موسیقی آگئے ہین اور یہ صفت تم مین پیدا
ہوئی ہو کہ جام شراب سر پر بھر کر رکھو اور گست ناچو شراب نہ گرے جب تک ہم دیکھ نہ لین
حریص جادو نے کہا کہ مین خود عرض کرنے والا تھا اور مین خود یہ ہنر عطیہ خداوند آپلوگونکو
دکھاتا آج تو میری طبیعت کسل مند ہے کچھ بخار کی سی حرارت معلوم ہوتی ہے ہان کل ضرور آپ
لوگ میرا امتحان کرین صرف اسوقت کچھ گانا سُناتا ہون راوی بیان کرتا ہے خواجہ نے
کل کا جو وعدہ کیا تو صرف اس خیال سے کہ حریص کے مکان پر چلو اور جو کچھ اسکے گھر مین مال
دولت ہو سب پر قبضہ کر لو اُسکے بعد پھر یہان عیاری کرو ایسا نہ ہو عیاری کھل جائے تو
خرابی ہو کیونکہ سحر و ساحری کا یہان بھی صرفہ ہے رموز نے کوئی بندوبست کیا ہو یہ دل مین
خیال کر کے دوسرے دن کا اقرار کیا تھا مگر یہ فکر کر رہے تھے کہ حریص کے مکان پر کیونکر
جاؤن کیونکہ اُسکا مکان تو معلوم نہین ہے اگر کسی سے دریافت کرونگا تو لوگ یہ خیال کرینگے
لو اور سُنو عجب بات ہے اپنا مکان بھول گئے نئی واردات ہے یقین ہے کہ لوگ شک کرین
اور یہ راز ابھی افشا ہو جائے اس سے بہتر ہے کہ کوئی تدبیر کرو باتین کرتے جاتے تھے اور فکر
کرتے جاتے تھے۔ فوراً خیال مین آگیا تو اپنے کو بیمار ڈال اور ایسا کہ تو اُٹھ نہ سکے بس لوگ
مجکو پہونچا دینگے سواے اس تدبیر کے دوسری تدبیر اور کوئی نہین ہے حریص نقلی نے یہی
وجہ کہا تھا کہ مجکو بخار کی حرارت معلوم ہوتی ہے جب یہ حریص نے کہا کہ کل گانا سُناؤ
شراب پلاؤنگا آج معاف فرمائیے اسوقت صرف کچھ گانا سُناتا ہون یہ کہکر حریص نے

گانا شروع کیا ساز بلائے گئے یہ غزل شروع کی غزل

حسن انسان مین جب آیا تو حیا بھی آئی	ناز و انداز جب آیا تو ادا بھی آئی
شمع محفل مین جب آئی تو ہوا بھی آئی	روح قالب مین جب آئی تو قضا بھی آئی
یون تو ہر روز لڑاتے تھے لب بام آنکھین	آج پہلو مین جو آئے تو حیا بھی آئی
ہاے کسوقت مین ہوئی ہین مرادین حاصل	یار بالین پہ جب آیا تو قضا بھی آئی
شیشۂ دلکو مرے آپنے توڑا تو سہی	یہ تو فرمایئے کانون مین صدا بھی آئی

یہ غزل حریص لقلی نے اسطور سے گائی کہ سبکو حیرت ہوئی ایک سکتہ کا عالم ہو گیا تمام دربار تصویر ہو کر رہ گیا ہر در و دیوار سے صداے آفرین و تحسین آرہی تھی سب کا یہ عالم تھا کہ ایک کیفیت طاری تھی سناٹا ہو گیا بڑے عرصہ تک اہل دربار اپنے آپے مین نرہے بڑی دیر تک یہ رنگ بندھا رہا جب وہ حالت برطرف ہوئی سب اپنے اپنے حواس مین آئے دیکھا کہ حریص سامنے بیٹھا ہوا جھوم رہا ہی اسطور سے کہ جیسے سر پر کوئی آتا ہی دونون آنکھین لال ہو رہی ہین خون کی بوندیان معلوم ہوتی ہین چہرہ سرخ ہو رہا ہی کچھ عجب رنگ ہی رموز و غنطاق نے جو یہ حال حریص کا دیکھا خیال کیا دل مین کہ معلوم ہوتا ہی گایا جو ہی تو اپنے گانے سے خود محو ہو گیا ہی اسی سبب سے یہ حال ہی سب تعریفین کرنے لگے ہر ایک اپنے مقام پر کہہ رہا ہی کہ واقعی خوب ہنر تھا آیا یہ برکت ہی خداوند کے زیارت کی بڑا خوش نصیب ہی قبل اسکے ایک حرف بھی گانے کی قسم سے نہین جانتا تھا کہ راگ کسے کہتے ہین اور راگنی کس چیز کا نام ہی یا دفعتاً یہ کمال حاصل ہو گیا جو کچھ اسنے کہا سب سچ ہی بڑے عرصہ تک ہر ایک یہی کہے گیا اور حریص کو دیکھا کیا جب دیر ہوئی اور حریص کی حالت خراب ہونے لگی اُسوقت رموز نے آواز دی کہ اے حریص اپنے آپ مین آؤ اپنی تمھاری حالت ہی لاکھ لاکھ پکارا اگر حریص کی وہ حالت برطرف نہ ہوئی بلکہ ترقی ہو گئی اب تو سر ہو اکہ سر کے بال نوچنے لگا کپڑے پھاڑنے لگا سرسام کی سی نوبت ہو گئی اُسوقت غنطاق نے رموز سے کہا کہ ذرا اسکی خبر تو لو کہ اسکو ہو کیا گیا ہی ابھی تو یہ اچھا تھا گاتے ہی یہ حالت ہو گئی رموز جادو خود اُٹھکر حریص کے پاس آیا اب تو ہر ایک حریص کی عزت کرتا ہی اس خیال سے کہ اسنے خداوندی زیارت کی ہی انکی خدمت سے مشرف ہوا ہی انھون نے یہ کمال اسکو مرحمت فرمایا ہی

اسکی عزت و آبرو کرنا باعث افتخار و برکت ہے بس رموز نے برابر آکر جو ہاتھ پکڑا تو ہاتھ مین اسقدر
گرمی محسوس ہوئی کہ یہ معلوم ہوا کہ آگ مین ہاتھ پڑ گیا فوراً ہٹا لیا دور سے لو نکل رہی تھی اس
شدت سے بخار آگیا تھا اسی سبب سے سرسامی حالت ہو گئی تھی یہ واقعہ دیکھکر رموز نے
عنطاق کی طرف دیکھ کر کہا کہ ہم کو اور آپکو یہ خیال تھا کہ حریص خود جھوم گیا ہے اپنے گانے سے
آپ محو ہو گیا ہے اس سبب سے جھوم رہا ہے اصل مین یہ امر نہ تھا بلکہ اسکو بہت شدت سے
بخار آگیا ہے اسکی شدت سے سرسامی حالت ہے یہ اپنے آپ مین نہین ہے سچ کہتا تھا کہ مجکو بخار
کی حرارت معلوم ہوتی ہے ایک تو کسل راہ دوسرے یہان بیٹھا گایا کیا بخار شدت سے آگیا اب اسکو
پالکی مین سوار کر کے اسکے گھر روانہ کرنا چاہیے عنطاق نے کہا کہ حکیم صاحب کو طلب کر کے
یہین دکھا دو تاکہ وہ نسخہ لکھ دین اسکا استعمال کیا جائے رموز نے جواب دیا کہ جب یہ مکان پر
جائے گا اسکے عزیز و اقارب خود بندوبست کر لینگے ہم کو کیا ضرورت ہے کہ ہم حکیم کو طلب کرین یہ
معلوم حکیم کیا نسخہ لکھین کیا نہ لکھین کچھ نقصان ہو تو اسکے عزیز بیکار کو الزام دین وہ جانین ور انکا
کام ذرا ملاحظہ فرمائیے کہ یہانتک بخار کی گرمی ہے مجھ سے کھڑا نہین ہوا جاتا ہے یہ معلوم ہوتا ہے
کہ آگ روشن ہے عنطاق نے کہا کہ پھر جلدی روانہ کرو ایسا نہ ہو کہ ہلاک ہو جائے وہان جائے
تو کچھ تدارک ہو یہ سنکے اسیوقت رموز نے پالکی طلب کر کے حریص نقلی کو اسمین بدقت
تمام ڈالکر اسکے مکانپر روانہ کیا یہان اسکے ملازم و لڑکے بالے اسکا انتظار کر رہے تھے کہ بابا
جان نامہ لے کر گئے تھے تشریف لائین دربار مین ہین جب دربار برخاست ہوگا تو آئینگے سب
انتظار کر رہے تھے کسی نے کھانا نہ کھایا تھا کیونکہ حریص کے آنے کی خبر تمام شہر مین پھیل
گئی تھی جب رموز نے حریص کو سوار کر کے اسکے مکان کیطرف روانہ کیا تھا تو ایک چوبدار بھی
ہمراہ کر دیا تھا اتفاق سے وہ چوبدار جو کہ ہمراہ گیا تھا سمک بلطاقی تھا کیونکہ گذارش کر چکا
ہون کہ سمک چوبدار کی صورت بنے ہوئے کھڑے تھے دل مین کہہ رہے تھے کہ استاد نے کیا
خوب رنگ جمایا ہے یہ ہمراہ پالکی کے چلے آتے ہین رموز نے چوبدار سے کہدیا تھا کہ تم پالکی کے
جب تک یہ اچھے نہ ہو لین نہ آنا صرف کہہ جانا کہ کیا حالت ہے ہر روز کی خبر دونون وقت خیر
کہہ جانا بس وہ پالکی مکانپر حریص کے آئی لڑکے اسکے باہر کھڑے ہوئے انتظار کر رہے تھے

راہ کی طرف نگاہ تھی کہ سامنے سے پالکی نظر آئی کہاروں نے دروازے پر لاکر رکھی لڑکوں نے پوچھا
کہ یہ پالکی کہاں سے آئی ہی چونکہ کہار واقف تھے کہ یہ دونوں لڑکے حریص کے ہین اُنھوں نے
کہا کہ یہ آپ کے والد آئے ہین ابھی جواب نامہ لیکر طلسم سے تشریف لائے چونکہ راہ کے تھکے ہوئے
تھے بہ سبب کسل راہ کے بخار آگیا دربار مین بیٹھے ہوئے تھے کہ بخار کی شدت ہوئی بادشاہ نے
سوار کرکے بھیجدیا تاکہ آپ لوگ تدارک کرین اب جو اُنھوں نے پالکی مین دیکھا تو اپنے باپ کو
بخار کی شدت سے بیہوش پایا چوبدار نے اُن لڑکون سے کہا کہ اب انکو اُتار کر اندر لے جایئے جلد
تدارک فرمایئے بادشاہ نے فرمایا ہی کہ جو کچھ صرف ہو وہ ہمارے خزانے سے منگا لو ہم صرف کرینگے کیونکہ
ہمارے کام کو گئے تھے اس سبب سے انکو بخار آیا ہی اور مجکو حکم دیا ہی کہ جو وہ طلب کرین خزانے سے
منگا لاکر دیدینا اور مجکو مقرر کیا ہی کہ جب تک حریص اچھے نہ ہولین تم وہین مقیم رہنا صرف ہم کو
دونوں وقت خبر خیریت پہونچا دیا کرنا اُن لڑکون نے کہا کہ ہم انکی عنایتون کا کہانتک شکریہ ادا
کرین اول تو سب کچھ خداوند کا دیا ہوا ہمارے پاس ہی ہان اگر ضرورت ہوگی تو منگا لینگے یہان
پھر یہ بھی سب اُنھین کا ہی اُنھین کے یہان سے والد نے پیدا کیا ہی خداوند انکو سلامت ہم
سب کے سر پر رکھے کہ وہ اپنے ملازمون کو مثل اپنی اولاد کے سمجھتے ہین یہ کہکر وہ قریب پالکی آئے
جب جو دیکھا تو اپنے باپ کو بخار کی شدت سے بیہوش پالکی مین پڑا ہوا پایا بدقت تمام دونوں
ملکر اور اُتار کر اندر مکان کے لائے اندر جو آئے سب نے جو یہ حالت دیکھی تو سب پریشان ہوگئے
دریافت کیا کہ یہ کیا حالت ہی اُنھوں نے کہا کہ پہلے پلنگ وغیرہ درست کرو ہم انکو لٹا لین
تو بیان کرین پلنگ وغیرہ درست کیا ایک بھائی تو لٹا کر باہر آیا کہارون کو انعام وغیرہ دیکر
رخصت کیا چوبدار کے قیام کرنے کے لیے کمرہ خالی کرایا سب سامان کردیا خدمتگار کو یہ تاکید
تمام حکم دیا کہ انکو کسی امر کی تکلیف نہ ہونے پائے اور خود یہ سب بندوبست کرکے اندر آیا اب
بستر کھانا اور کیسا پینا ایک تلاطم مچ گیا لینے کے دینے پڑ گئے اُدھر دوسرے نے سب حال زوجہ
حریص اور دیگر لوگون سے بیان کیا کہ بخار شدت سے آگیا ہی سراسیمی حالت ہی جب بھائی
باہر سے سب بندوبست کرکے آیا تو اُس سے کہا کہ ای بھائی یا تو تم حکیم صاحب کے لینے کو
جاؤ میں یہان ٹھہرون یا تم ٹھہرو میں جاؤن تاکہ حکیم صاحب آکر کچھ بندوبست کرین نسخہ

لکھیں دوا پلائی جائے یا جو وہ تدارک بتائیں وہ کیا جائے بخار شدت سے ہے ایسا بخار ہے کہ اگر
چنے ڈالدو تو وہ بریان ہو جائیں اُسنے جوابدیا کہ تم یہاں ٹھہرو میں ابھی حکیم صاحب کو لاتا ہوں
یہ کہکر فوراً کپڑے پہن کر حکیم صاحب کے مکان پر آیا اُنسے سب حال بیان کیا وہ ہمراہ آئے نبض
دیکھی کہا کہ کوئی مقام تردد نہیں نسخہ پینے کا لکھا پاشویہ تجویز کیا سر پر صندل و کیوڑے وغیرہ
کے پھاہے قلب پر لگانے کو بتائے کہا پنڈلیاں کس کر باندھو تلوے سہلاؤ یہ سب تدبیریں
بتاکر اپنے فیس لے کر حکیم صاحب تو اپنے مکان پر آئے کہہ آئے تھے کہ اگر ان تدبیروں سے بخار
نہو تو مجکو اطلاع دینا اور تدبیر کرونگا اول تو یہی تدارک کافی ہوگا اگر ہوشیار ہو کر پیاس کی
شکایت کریں تو عرق گاؤزبان و بید سادہ و نیلوفر و بید مشک و کیوڑہ دینا مگر تھوڑا تھوڑا جب
حکیم صاحب یہ تدبیریں بتاکر چلے گئے نسخہ بندھ کر آیا پاشویہ جوش دیا جانے لگا پنڈلیاں کس کر
باندھی گئیں تلوے سہلائے جانے لگے کھاری نمک اور خاکسی ملی جانے لگی یہاں تک کہ
پاشویہ تیار ہو کر آیا پاشویہ کیا گیا سارا گھر تلے اوپر ہو گیا چند عزیز قریب یہ خبر پاکر آئے قریب
سہ پہر حریص جادو نے آنکھ کھولی و سراسیمی حالت بر طرف ہوئی بخار ابھی تک اُسی شدت
سے ہے آنکھ جو کھولی تو اپنے گرد زن و مرد کا مجمع پایا اب حیران ہوئے کہ کسکو پکاروں نام تک
سے تو آگاہ نہیں ہوں نہ معلوم یہ مرد کون ہیں اُسکے اور عورتیں کون ہیں خواجہ یہ خیال ہی
پڑے ہوئے کر رہے تھے اور پریشان تھے کہ حریص کے چھوٹے لڑکے نے جو یہ دیکھا کہ آنکھ کھولی
ہے حیران حیران ہر طرف والد دیکھ رہے ہیں قریب تو پہنچا تھا کہا کہ کیوں ابا جان مزاج کیسا
ہے حریص نقلی نے کچھ جواب تو نہ دیا مگر اشارہ کیا اسکی سمجھ میں نہ آیا اسنے پوچھا پھر اشارہ
کیا جب سمجھ میں نہ آیا تو اسنے اپنے بڑے بھائی کو پکارا اور کہا کہ بھائی ادھر آؤ والد نے آنکھ
کھولی ہے کچھ اشارہ سے کہتے ہیں میری سمجھ میں نہیں آتا ہے یہ سنکے وہ دوڑ کر آیا اب خواجہ نے
اُسکو بھی دیکھا اور پہچانا کہ یہ دونوں لڑکے ہیں حریص کے ایک بڑا ہے اور دوسرا جو پہلے یہاں تھا
تھا چھوٹا ہے اُسنے بھی آکر پوچھا کہ کیوں ابا جان مزاج کیسا ہے اس سے بھی اشارہ کیا اسکی بھی
سمجھ میں نہ آیا اب اسنے ماں کو پکارا وہ بھی آئی خلاصہ یہ کہ جسقدر عزیز اُسوقت وہاں
موجود تھے سب قریب آئے خواجہ نے پہچان لیا کہ یہ حریص کی جورو ہے یہ لڑکے ہیں یہ بھائی

ہے یہ بھاوج ہے یہ بھتیجا ہے یہ بھانجہ ہے یہ بہن یہ نوکر چاکر ہیں مغلانی پیش خدمت یہ ماما ہے جب
بخوبی سبکی پہچان اور شناخت ہوگئی ہر ایک کے نام سے بھی آگاہ ہوگئے مگر اُسیطور سے خاموش
پڑے ہوئے ہیں سب کچھ سُن رہے ہیں اور دیکھ رہے ہیں بخار کی وہی حالت ہے مگر سرسام
کی جو کیفیت تھی وہ برطرف ہوگئی ہے پڑے پڑے تمام گھر کے اسباب کو جانچ لیا یہ بھی معلوم
کرلیا کہ فلان کوٹھری اور فلان مقام پر مال و دولت رکھا ہوا ہے کپڑا لتا گہنا پاتا بھی جب
سب کچھ خیال کرلیا پھر اشارہ کیا کوئی نہ سمجھا کہ اتنے میں بڑا لڑکا حریص کا دوا بنا کر لایا
کئی آدمیون نے بغلون میں ہاتھ دے کر اُٹھا کر بٹھایا دوا پلائی پھر لٹا دیا خلاصہ یہ کہ خواجہ
کئی دن تک پڑے رہے اور خوب خدمت لیا کیے یہانتک کہ وہ بخار بالکل دفع ہوگیا جو
جو مہمان آئے تھے سب رخصت ہوکر گئے اُس چوبدار کا یہ طریقہ تھا کہ وہ دونون وقت جاکر
رموز و عنطاق سے کیفیت کہہ آتا تھا اس دو چار دن کے عرصہ میں سب سے واقف
بھی ہوگئے یہ بھی معلوم ہوگیا کہ جواہرات فلان مقام پر ہے اسقدر نقد روپیہ ہے اب اُٹھنے
لگے اپنے پاؤن سے پیشاب وغیرہ کو جانے لگے ذرا باہر بھی آتے ہیں جب سب مہمان چلے
گئے اب اُنمین طاقت بھی آگئی لڑکون سے کہا کہ کل ہم دربار میں بادشاہ کے جائینگے کیونکہ ہم نے
کئی دن سے نہ بادشاہ کو دیکھا نہ رموز جادو کو اُنکی عنایتون کا شکریہ کہانتک ادا کریں کہ
جسدن میں بیمار ہوکر آیا اُسیدن سے ایک چوبدار مقرر کردیا کہ وہ خبر پہونچایا کرے پھر جب
میں اس قابل ہون اُٹھنے بیٹھنے لگون تو کیون نہ جاؤن انھون نے جواب دیا کہ آپکو اختیار
ہے ہم منع بھی نہیں کرسکتے مگر اسقدر ضرور عرض کرینگے کہ ابھی آپ میں اسقدر قوت نہیں
آئی ہے کہ آپ گھڑی دو گھڑی ایک لحظہ بیٹھ سکیں ایسا نہ ہو کہ پھر مرض عود کرآئے جواب دیا
نہیں مجھ میں بخوبی طاقت آگئی ہے تم خوف نہ کرو انھون نے جواب دیا کہ بہت خوب
آپکو اختیار ہے یہ کہکر خاموش ہورہے اور اپنے مقام پر چلے آئے حریص نقلی نے
درباری کپڑے درست کرائے سواری کا حکم دیا کہ کل صبح کو پالکی حاضر کیجائے یہ بندوبست
کرکے خاموش ہوکر بیٹھ رہے یہانتک کہ رات ہوگئی سب کھا پیکر سو رہے خواجہ اپنے
پلنگ پر پڑے پڑے جاگا کیے براے احتیاط کچھ بیہوشی بھی ایسی خفیف اُڑائی کہ

جسکے سبب سے تمام گھر کا گھر بیہوش ہو گیا مگر اسطور سے کہ صبح ہوتے ہوتے سب کو خود بخود ہوش
آجائے جب خواجہ کو یقین ہو گیا کہ سب بیہوش ہو گئے خواجہ اُٹھے جو اسباب اوپر پڑا ہوا تھا اور
ہر وقت کے مصرف مین رہتا تھا اُسکو تو نہ لیا باقی تمام صندوقونکو کھولکر تمام روپیہ اشرفی جواہر
زر و زیور پارچہ وغیرہ ظروف نقرئی و طلائی جو کچھ مایہ بساط حریص کا تھا اُسنے اپنی عمر گنوا کر جمع
کیا تھا سب اُٹھا کر نذر زنبیل کیا صندوقون مین کنکر پتھر پرانی جوتیان پھٹی ہوئی بھر دین تاکہ بھاری
معلوم ہون اسی طور سے قفل لگا کر سبکو بند کر دیا اپنے پلنگ پر آکر لیٹ رہے یہ سوچ لیا کہ
اب جو یہانسے صبح کو جائینگے تو پھر نہین آئینگے ای خواجہ یہ مال و اسباب جو کہ باہر پڑا ہوا ہی رہا
جاتا ہی اسکو کیونکر لون اگر لیتا ہون تو راز افشا ہوتا ہی بنا بنایا کام بگڑتا ہی نہین لیتا ہون
تو دل نہین مانتا ہی کیا کرون آخر کو یہی رائے دل نے دی کہ نہ لو اس سے زیادہ اور کسی مقام پر
مل جائے گا بس خواجہ نے صبر کیا اُس مال کو اسپر بھی قریب چار پانچ لاکھ کے سب نقد و
جنس خواجہ نے پائی پلنگ پر لیٹ کر سوچنے لگے کہ کل کیا عیاری کرون یہانتک تو ہو چکی
گیا تین سو ساٹھ بکر دست بستہ حاضر ہوئے ایک کو تجویز کیا کہ ساقی گری کرکے سب کو
بیہوش کرو یہ تو تم ظاہر کر چکے ہو کہ مجھ مین خداوند نے یہ کمال پیدا کیا ہی کہ مین شراب سر
سے پلاتا ہون بس اُسی شراب مین بیہوشی پلا کر بیہوش کرو جب سب اہل دربار بیہوش
ہو جائین سمک تو وہان موجود ہی رموز و عنطاق کو نذر زنبیل کرو اور خود عنطاق بنو اور
سمک کو رموز بناؤ تخت پر بیٹھ کر سبکو ہوشیار کرو اور قیدیونکو طلب کرکے سبکو رہا کرو
آہو چشم رہا ہو کر ساحرونسے سمجھ لینگی علمشاہ وغیرہ سردارون و پہلوانون سے تم عنطاق
و رموز کو بھی زنبیل سے نکالکر ہوشیار کر لینا اور خود پوشیدہ ہو جانا بس اسی تدبیر اور
طریقہ سے یہ ملک اسلام آباد ہو گا رموز کو آہو چشم ایک چشم زدن مین قتل کر ڈالینگی
رموز قتل ہوا پھر عنطاق مقابلہ نہ کرے گا اطاعت کرے گا خواجہ پلنگ پر پڑے
ہوئے یہی سوچا کیے کہ صبح ہو گئی سب اُٹھے اپنے کاروبار مین مصروف ہوئے ادھر
عنطاق نے دربار آراستہ کیا سب اہل دربار حاضر ہوئے دربار کا ڈنکا ہوا یہانسے
مہمان حریص سوار ہو کر طرف دربار کے خوشی خوشی چلے وہ چوبدار بھی ہمراہ تھا کہ انکی بھی

بھی پالکی وہان پہونچی یہ اُتر کر دربار مین آئے رموز و عنطاق کو مجرا کیا وہ دونون دیکھکر خوش
ہوگئے حریص جادو سے دریافت کیا کہ بتاؤ تمھارا مزاج کیسا ہی اب تو بخار نہین آتا ہی ضعف
کا کیا حال ہی حریص کرسی پر سامنے بیٹھا ہوا ہی عرض کیا کہ آپ کی عنایت و فضل خداوند سے
بخار نہین آتا ہی نہ ضعف کی شکایت ہی نہ کسی اور مرض کی اب تو بخوبی اچھا ہون غذا بھی بخوبی
ہوتی ہی بہت سخت یہ علالت اُٹھائی رموز نے کہا کہ مین کیا بیان کرون جو اُسدن تمھاری
حالت تھی مجکو تو یقین زندگی کا نہ تھا خداوند نے اپنا فضل کیا حریص نے جواب دیا کہ یہ
نہین ہو آپ اطمینان رکھین خداوند میری عمر زیادہ کر چکے ہین مجکو مرنے سے بیخوف کر دیا
ہی اس سے تو مجکو اطمینان ہی کہ مین مرونگا نہین رموز نے کہا کہ خیر اسوقت وہ خوشی ہوئی
ہی کہ کبھی ایسی خوشی نہین ہوئی تھی اب یہ بتاؤ کہ کب تیار ہوکر خدا پرستونکی شکست کا کچھ بندوبست
کرنے جاؤگے حریص نے کہا کہ دو ایک روز اور ٹھہر جایئے تاکہ جو کچھ کسر باقی ہو وہ بھی جاتی
رہے رموز نے کہا کہ اچھا جب سب اہل دربار جمع ہوگئے دربار آراستہ ہوگیا اُسوقت
حریص نے عنطاق و رموز کی طرف دیکھکر کہا کہ میرا جی چاہتا ہی کہ آج اس خوشی مین اپنا
کمال آپ کو سناؤن اور وہ کمال دکھاؤن جو کہ خداوند نے مجکو مرحمت فرمائے ہین اسی خوشی
مین آپ سب صاحبون کو شراب بھی پلاؤن اور خود بھی پیون کیونکہ جسدن سے بیمار ہوا ہون
ایک قطرہ بھی نہین پیا ہی اسوقت بہت جی چاہتا ہی آپ کی بدولت مین بھی پی لونگا
رموز و عنطاق نے جواب دیا کہ ابھی تم علالت سے اُٹھے ہو تم مین اسقدر طاقت کہان
ہوگی کہ گاؤ اور شراب پلاؤ کیونکہ یہ کام طاقت کا ہی ایسا نہ ہو کہ بہ سبب محنت و
مشقت کے پھر علیل ہو جاؤ تو خرابی ہو حریص نے کہا کہ آپ اطمینان رکھین مجھمین بخوبی
طاقت آگئی اور میرا اسوقت جی بھی چاہتا ہی جب یہ کہا تو عنطاق و رموز نے کہا کہ تم کو
اختیار ہی یہ سُننا تھا کہ حریص نے عرض کیا کہ حکم فرمایئے کہ سازندے ساز لیکر حاضر ہون
عنطاق نے حکم دیا سازندے ساز لیکر آئے ساز ملائے جب ساز مل چکے اُسوقت
حریص نے عرض کیا کہ ایک امر کا اور امیدوار ہون وہ بھی پورا فرمایئے عنطاق نے
کہا کہ بیان کرو کہا کہ یہ اجازت فرمایئے کہ مین میخانہ مین جاکر اپنے طریقہ سے شراب

کی کشتیان لگا کر لاؤن جسطور سے مجکو تعلیم کیا گیا ہے عنطاق نے جواب دیا کہ تم کو اجازت
کی کیا ضرورت ہے تم کو کوئی منع نہین کرتا ہے جہان تمھارا جی چاہے جاؤ جسطرح تمھارا جی چاہے
کشتیان تیار کر کے لاؤ بس یہ حکم پاکر حریص نقلی میخانہ مین آئے شراب کی خم الٹ پلٹ
کرنے شروع کی چالاکی کر کے نمک سرکاری بخوبی ملا یا وہ بیہوشی ملائی جو کہ قاتل تھی کہ
اگر ایک قطرہ حلق سے اتر جائے تو فوراً انسان بیہوش ہو جائے بس الٹ پلٹ کر کے اور
نمک سرکاری ملانے کے بعد لوٹون و صراحیون مین شراب بھری انکے منھ لال شالبان
سے باندھے انپر لچکا لپیٹا گئی سو کشتیان بڑے سامان سے درست کر کے انپر توڑے پوش
کارچوبی ڈالکر مزدورونکے سرونپر سے کر آگے آگے روشن چوکی بجتی ہوئی اس سامان سے
شراب کو شراب خانہ سے لے کر حریص جادو چلا اور دربار مین آیا جس نے یہ سامان اور
طریقہ دیکھا ہر ایک تعریف کرنے لگا کہ ہم نے آجتک اس سلیقہ سے اور سامان سے
شراب جاتی ہوئی نہین دیکھی یہانتک کہ داخل دربار ہوا مع کل کشتیون کے اہل دربار نے
جو یہ سامان اور طریقہ و سلیقہ دیکھا ہر ایک دنگ ہو گیا اور تعریف کرنے لگا خصوصاً
رموز و عنطاق تو بہت خوش ہوئے اور حریص نے آکر سلام کیا ان دونون کل اہل دربار
نے تعریف کی حریص نے ہر ایک کو سلام کیا جب مجرے وغیرہ سے فرصت ملی کشتیان
سامنے عنطاق کے رکھوکر اور توڑے پوش اٹھا کر کہا کہ ملاحظہ ہو شاہون کے پینے کی
شراب کی کشتیان اسطور سے لانا چاہیے عنطاق اور رموز و اہل دربار نے دیکھا
کہ کسی کشتی مین سرخ رنگ کی شراب ہے اسکی صراحیون و کنٹرون و بوتلون کے منھ سبز
گرنٹ سے مندھے ہوئے ہین جس مین سبز رنگ کی شراب ہے لال گرنٹ سے منھ بندھے
ہوئے ہین اسیطور سے خیال کرنا چاہیے جس رنگ کی شراب ہے اسکے مخالف رنگ
گرنٹ سے منھ بندھے ہوئے ہین انپر لچکا بندھا ہوا ہے بعض بوتلون کے منھ شالبان
سے بندھے ہوئے ہین اسپر رنگ برنگ کے توڑے پوش پڑے ہوئے تھے اور رنگ
برنگ کے گیلاس بلوری و جام بلوری رکھے ہوئے تھے انپر طلائی کام کیا ہوا تھا یہ
رنگ دیکھ کر عنطاق وغیرہ نے بہت تعریف کی حریص نے جھک کر تسلیم کی اب

حریص نے عرض کیا کہ آپ لوگ متوجہ ہون مین اپنا گانا سناتا ہون سب متوجہ ہوئے
تب حریص نے سازندونکو حکم دیا انھون نے سازکو چھیڑا حریص نے گانا شروع کیا
اس کس غضب کی تان لی ہی کہ روح تان سین خان کو شرمندہ کر دیا زہرہ فلک گو رشک
ہوا مشتری چرخ نے مارے حسد کے اپنا منھ چھپا لیا فلک ششم پر جا کر قیام کیا چرند
و پرند آ آ کر گرد جمع ہو گئے حریص نے یہ غزل گانا شروع کی

غزل

کیون چشم زار ہر طرف ور لگی ہوئی
لو کس کی ہی تباد لِ مضطر لگی ہوئی

لاؤ تو قتل نامہ مرا مین بھی دیکھ لون
کس کس کی مہر ہی سرِ محضر لگی ہوئی

الفت کا یہ مزا ہی کہ دونون ہون بیقرار
دونون طرف ہو آگ برابر لگی ہوئی

دیگر

بنگر مدام کیفیت لالہ زار دل
خوب است سیر باغ ہمیشہ بہار دل

ای ساکن خیال پری وش بیا بیا
اینست رشک ملک سلیمان دیار دل

تعریف غیر از لب جان بخش تازہ است
چندین سخن مگو کہ بود ناگوار دل

گرد ملال ور نجش خود را دہد بباد
خیزد چنان ز فرط کدورت غبار دل

ساقی بدخت رزکہ درین گلشن جہان
مستانہ وار آمدہ فصل بہار دل

یکتا برب کعبہ چہ گویم جز این سخن
کم نیست ہم ز عرش معلی وقار دل

حریص کی جو غزل گائی تحسین وا ودی تمام محفل کو محو کر دیا ہر ایک کی چشم سے اشک حسرت
جاری ہوئے عالم سکوت طاری ہوا ہر ایک مستانہ وار جھوم رہا تھا جو کہ مغرور و عاشق مزاج
تھے انکا تو عجب عالم تھا کہ آنکھون کے سامنے یار جانی پھر رہی تھی جو مجنون و دیوانے
تھے انکا یہ جی چاہتا تھا کہ گریبان چاک کر کے صحرا کی طرف چلے جائین خاک اڑائین یہ حالت
تھی کوئی آہ کر رہا تھا کوئی واہ کسی کے لب پر تھا کہ او ظالم مار ڈالا کیا غضب کی تان لگائی
کہ روح بے چین ہو گئی جب حریص نے یہ رنگ محفل کا دیکھا گانا موقوف کیا بڑے
دیر تک سمان بندھا رہا تھوڑی دیر کے بعد برطرف ہوئے اس حالت کے اب سبکو
ہوش آیا اپنے آپ مین سب آئے ہر ایک نے بہت تعریف کی راوی بیان کرتا ہی کہ

اُس عالم بیخودی مین جو جسکے پاس از قسم جواہر سے تھا سب اُتار اُتار کر سامنے حریص کے پھینکدیا تھا عنطاق ورموز نے تو بہت کچھ پھینکا تھا وہ سب سامنے پڑا ہوا تھا جب ہوش آیا عنطاق ورموز نے بہت کچھ انعام مین دیا اور کہا کہ واقعی یہ گانا ہم نے آج تک نہین سُنا تھا جو آج سُنا اب کوئی نہین گا سکتا ہو ہان کچھ اور گاؤ حریص نے جواب دیا کہ بہت خوب اور گانا شروع کیا گاتے گاتے اُٹھ کھڑا ہوا گست ناچنے لگا خوب خوب گست ناچی ایسے ایسے توڑے لیے کہ زہرہ فلک ورقاصۂ فلک کا دل توڑ دیا گست ناچکر اہل محفل کی گست کی اُسی ناچنے مین ایک مرتبہ توڑا لے کر کشتی کے برابر جو بجا صراحی اُٹھائی جام لیا ناچتا جاتا ہو اور جام لبریز کرتا جاتا ہو صفت یہ ہو کہ کبھی ایک گھنگرو بجا کبھی دو کبھی کوئی بولا بس جام کو سر پر رکھ کر اور توڑے لیتا ہوا ٹھوکرین لگاتا ہوا گست ناچتا ہوا سامنے رموز جادو کے آیا اور سر جھکا کر کہا کہ ایسے سردار کو سر سے شراب پلانا چاہیے راوی بیان کرتا ہو کہ پہلے رموز کو کیون جام دیا عنطاق کو کیون نہ دیا اسکا کیا سبب تھا کیونکہ عنطاق تو بادشاہ ہو جواب اسکا یہ ہو اول تو یہ رموز کا ملازم تھا خواجہ دریافت کرچکے تھے دوسرے خواجہ نے یہ خیال کیا کہ پہلے رموز کو شراب پلا کر بیہوش کرلون پھر عنطاق وغیرہ کو شراب دون ایسا نہ ہو کہ عنطاق وغیرہ شراب پیکر بیہوش ہوجائین اور رموز پر یہ امر کھل جائے تو خرابی ہو کیونکہ یہ ساحر ہو اسکا بیہوش ہونا پہلے اچھا ہو بس اسی باعث سے پہلے رموز نے جام شراب ہاتھ مین لے کر بہت تعریف کی حریص کھڑے ہو کر گت ناچنے لگا جب ناچ چکا تو تھم گیا اس خیال سے کہ دیکھون یہ شراب پیتا ہو یا نہین اُدھر رموز جادو نے جام ہاتھ مین لے کر پہلے شراب کو بغور دیکھا اُسکے بعد جام شراب کو اپنے لبون کے قریب لایا کہ پی لون جام کا قریب مُنہ کے آنا تھا کہ تمام شراب شعلہ بنکر جام سے نکل گئی جام فوراً ٹوٹ گیا اس آفتاب جمال نے جام مین رہنا پسند نہ کیا آفتاب بنکر آسمان کی راہ لی ادھر شراب شعلہ بنکر اُڑی رموز حیران ہوا کہ یہ کیا واقعہ ہوا یہ شراب کیون آفتاب بنکر بالاے آسمان گئی کیا شراب مین بیہوشی ملی ہوئی تھی اگر بیہوشی ملی تھی تو کس نے ملائی تھی حریص پر یہ گمان کرنا نہایت

تھے ہر موز یہ خیال کر رہا تھا کہ یکایک زمین شق ہوئی اور وہ پتلی پیدا ہوئی کہ جو رموز نے اپنی
حفاظت کے لیے مقرر کی تھی اُدھر بالائے ہوا سے صدا آئی کہ ای رموز جادو ہوشیار ہو جاؤ
یہ حریص جادو تمھارا ملازم نہین ہی خواجہ عمر ہی حریص کو اسنے پکڑ لیا ہی اسکے پاس زنبیل
مین قید ہی اسنے شراب مین بیہوشی ملائی تھی وہ بیہوشی اگر تم پی جاتے تو ابھی پھڑک کر
تمام ہو جاتے اور جو کچھ اسنے تم سے کہا وہ سب جھوٹ ہی اور وہ جواب بھی خواجہ نے اپنی
طرف سے لکھا ہی یہ سرداروں کے رہا کرنے کو آیا ہی اسنے عیاری کرکے افغانہ جادو وغیرہ کو
قتل کیا اور جہانگیر وغیرہ کو قید غضنفال سے طلسم مین جاکر رہا کر لیا وہ بھی اسکے پاس ہین جلد
اسکو پکڑ لو شراب اسی سبب سے شعلہ بنکر اُڑی تم نے بڑی چالاکی کی تھی کہ اپنا بندوبست
کر لیا تھا ادھر تو یہ صدا آئی یہ صدا اُس شراب سے پیدا ہوئی اُدھر اُس پتلی نے نکل کر
یہ کلمہ کہے خواجہ نے جو شراب کو شعلہ بنکر اُڑتے دیکھا قصد کیا تھا کہ گلیم اوڑھکر غائب
ہو جاؤن کہ وہ صدا آئی اور پتلی نے رموز کو ہوشیار کیا جب تک خواجہ گلیم اوڑھین
اور غائب ہون رموز نے یہ سنتے کے ساتھ ہی ایسا سحر کیا کہ خواجہ کے ہاتھ پاؤن بیکار ہو گئے
اُدھر تو نے گیر کی صدا دی زمین نے پاؤن خواجہ کے پکڑ لیے اب خواجہ مجبور ہو گئے
کچھ انکا فریب نہ چلا اسکا سحر ہو گیا ناچار ہو کر رہ گئے اب کرین تو کیا کرین نہ پاؤن مین
جنبش ہی کہ بھاگین نہ ہاتھ قابو مین ہین کہ گلیم اوڑھین مجبور و ناچار ہو کر رموز کی طرف
دیکھ رہے ہین اُدھر رموز نے سحر کرکے خواجہ کی طرف دیکھ کر کہا کہ تو کون ہی بیان کر سچ سچ
خواجہ نے کہا کہ مین وہی حریص آپ کا ملازم جو کہ نامہ لے کر گیا تھا آپ نے بیکار
کر کے مجھکو بے حس و حرکت کر دیا آپ کے سحر نے دھوکا کھایا رموز نے کہا کہ تو
کیون جھوٹ بولتا ہی تو عمرو عیار ہی او ساربان زادے حرامزادے تو یہان کیونکر آیا تو نے
تو غضب کیا تھا کہ بیہوش کرکے قتل کرنا چاہتا تھا اب تو میرے ہاتھ سے بچکر
کہان جا سکتا ہی مین تو تیری تلاش مین مدت سے تھا اور مجھکو یقین تھا کہ
تو ضرور آئے گا مین نے یہ بندوبست اور یہ طریقہ کیا تھا کہ جب کوئی میرے
اوپر اگر حربہ کرے تو مجھکو خبر کر دے چنانچہ میرے بندوبست کا نتیجہ نکلا کہ تو نے جو شر

ہیں بیہوشی ملا کر مجکو دی شراب شعلہ بنکر اُڑ گئی اور مجکو تیرے حال سے آگاہ کر دیا یہ جو رموز
نے کہا خواجہ نے جواب دیا کہ ہیں اس امر سے بالکل آگاہ نہیں ہوں کہ کیسا عمرو عیار
اور کیسا ساربان زادہ ہیں تو آپ کا خادم حریص جادو ہوں رموز نے کہا کہ پھر ہی کے
جائے گا تو حریص جادو ہرا ابھی تیرا حال کھلا جاتا ہی دیکھ سچ سچ کہدے خواجہ نے جواب دیا
کہ ہیں نے تو سچ سچ عرض کیا یوں جو آپ کا جی چاہے فرمائیے رموز نے کہا کہ اسوقت تک
آپ بڑے سیدھے بیٹھے ہوئے ہیں مجکو نقرے دے رہے ہیں اب زندہ بھی بچوگے یہ کہہ
سحر جو کیا تو تمام رنگ و روغن عیاری اُڑ گیا اصلی صورت خواجہ کی ظاہر ہوئی رموز نے کہا
کہ تو کون ہی خواجہ نے کہا وہی حریص جادو آپ کا ملازم رموز نے کہا کہ پھر وہی کہے
جاتا ہی ذرا آئینہ کی طرف تو دیکھ کہ تیری کیا حالت ہی یہ سُنکے خواجہ نے جو آئینہ کیطرف دیکھا
اپنی اصلی صورت پائی رنگ و روغن عیاری اُڑا ہوا پایا اب خواجہ کا رنگ اور زرد ہو گیا
چہرہ پر مردنی چھا گئی حواس جاتے رہے موت کا یقین ہو گیا مگر خداوند کریم کی طرف لو
رجوع کرکے کہا کہ ای کریم میرے تیرے تو کوہ سراندیپ پر اقرار ہو چکا ہی کہ جب تک تم
خود اپنے مُنھ سے تین مرتبہ موت کو نہ طلب کروگے اُسوقت تک موت نہ آئے گی ای کریم
ہیں نے تو اُس بُری شی کا نام تک نہیں لیا بلکہ خیال بھی نہیں کیا نام تو لینا کیسا بُری چیز کا
خیال تک نہیں لایا اپنے دل ہیں اور پھر اُسی بُری چیز کا سامنا ہوتا ہی تو صادق الوعدہ ہی
تو مجھ سے اقرار کر چکا ہی کہ جب تک تو اپنی زبان سے تین مرتبہ خود نہ طلب کرے گا اُس
وقت تک تیری موت تیرے پاس نہ آئے گی یہ کیونکر عرض کروں کہ تو اپنے وعدہ کو بھول
گیا یا اپنے اقرار سے پھر گیا اگر ایسا خیال بھی کروں تو سراسر خطاوار و گنہگار ہوں تو میرے
اوپر رحم کر اور جو قصور یا گناہ مجھ سے سرزد ہوا ہوا اُسکو بحل فرما تو رحیم ہی کریم ہی خطا پوش
ہی تیرا ہی نام غفار و قہار و جبار ہی تو بلاشک ستار ہی تو بلاشبہ امرزگار ہی تیرے ہی
شان ہیں شاعر نے یہ دو شعر نظم کیے ہیں شعر

ای کریمے کہ از خزانۂ غیب
دوستان را کجا کنی محروم

گبر و ترسا وظیفہ خور داری
تو کہ با دشمنان نظر داری

ین تیری طرف اپنے دلکو رجوع کرکے تجھ سے فضل وکرم کی امید رکھتا ہون تو ہی ہر آفت و بلا
سے بچانے والا ہی اور تو ہی نجات دینے والا ہی تیری ہی طرف سبکی بازگشت ہی مگر ابھی میرا
دل نعمات دنیا سے نہین سیر ہوا ہی نہ میرا دل اس امر کو گوارا کرتا ہی کہ دنیا پر سے جاؤن مین تیرے
گنہگار حمزہ کے فرزند کی رہائی کی فکر مین میہان آیا تھا اور اُن لوگون کی کہ جو تازہ دین اسلام لائے
ہین اور تیری وحدانیت کے قایل ہوگئے ہین مین تیری راہ مین جہاد کرتا ہون مجھکو اس کافر
کے شر سے نجات دے نظم

توفیقی هر انکس که در رنج و تاب	دعائے کند من کنم مستجاب
چو عاجز رہانندہ دانم ترا	درین عاجزی چون نخوانم ترا

واسطہ تجھکو اپنی عزت وجلال کا واسطہ انبیاے ماسبق کا خواجہ نے جو سطور سے دعا کی تیر دعا ہدف
اجابت پر پہونچا دعا قبول ہوئی ادھر رموز نے خواجہ کیطرف دیکھ کر کہا کہ تو نے آئینہ مین دیکھا اب
بتا کہ تو کون ہی اُسوقت خواجہ نے جواب دیا کہ ای رموز جادو بلا شک وشبہ تو ساحر زبردست
اور بادہ کبر ونخوت سے مست ہی خوب مجھکو پہچانا واقعی خوب بندوبست کیا تھا اصل امر
یہ ہی اگر حریص کی مان بھی ہوتی تو مجھکو نہ پہچان سکتی دوسرون کی تو کیا حقیقت ہی میری جان
[illegible] جو مین آپکی تعریف کرسکون دراصل مین عمرو عیار حمزہ ہون اور مین اُسکے فرزند علمشاہ کو رہا کرنے
اور میہان آیا ہون مین اپنا کام کرچکا تھا اگر آپ نہ پہچانتے تو مین علمشاہ کو مع سب اسیرون کے
رہا کر لیتا مگر مین نے آپ کو بہت زبردست وہوشیار پایا اس قسم کا ساحر کوئی آجتک میری نگاہ
سے نہین گذرا ابھی کل کا ذکر ہی کہ مین شنگال شاہ بادشاہ طلسم کو دھوکا دیکر اور ملک الموت کی
عیاری کرکے جہانگیر وسیماے مہرجمال کو رہا کرلایا سترہ ساحر میرے ہمراہ آئے تھے مین نے انکو
دامان کوہ پر بیہوش کیا عیاری کرکے اُنکے قتل کا قصد کیا تھا کہ ملکہ افعانہ ثانی شنگال کی آ
پہونچی مین انکو دیکھکر پوشیدہ ہوگیا بعد اُسکے اسکو بھی عیاری کرکے مع اُن سترہ ساحرون کے
قتل کیا اور حریص کی شکل بنکر میہان آیا یہ کہکر تمام واقعہ اپنا ملک الموت کی عیاری کرنا اور
ان سبکو قتل کرنا اور میہان آنا بیان کیا اور کہا کہ شنگال پر کیا منحصر ہی بڑے بڑے ساحرون نے
دھوکا کھایا اُن ساحرون سے کہ جو دعوی خدائی کرتے تھے اور اُنکو لوگ جانتے تھے مثل

ورمانہ جادو و شمامہ جادو و ساحر شمشن و افراسیاب وغیرہ ان سب نے دھوکا کھایا اور مجھکو نہ پہچان
اُسکے ہزارون مکرہن کیئن آخر مین نے سبکو قتل کیا لاکھون ساحرون کو مین نے مارا مگر واقعی
یہان آکر مین اسیر ہوا مین نے عہد کیا تھا کہ جو کوئی ساحر یا غیر ساحر مجھکو پہچان لے جب مین عیاری
کرکے اُسکے پاس جاؤن تو مین اُسکی اطاعت کرونگا حمزہ کی اطاعت ترک کرونگا اور جو
اُسکا مذہب ہوگا وہ اختیار کرونگا چنانچہ آجتک تو مجھکو کسی نے نہین پہچانا نہ مین نے اپنے عہد
کے موافق کیا اب آپنے مجھکو پہچان لیا لہذا مجھکو لازم ہوا کہ مین اپنے عہد کے موافق کرون
چنانچہ مین آپ سے اقرار کرتا ہون کہ مین آپ کی اطاعت سے باہر نہ ہونگا آپکی اطاعت
جان و دل سے کرونگا حضور کی خدمت و اطاعت مین سر مو فرق نہ کرونگا تعمیل احکام مین
مثل غلامان جانباز کے سعی وکوشش کرونگا آپکو اپنا آقا و مالک تصور کرونگا جو دین و مذہب آپکا
ہو اُسکو بدل وجان قبول کرونگا کسی وقت مین آپ کو ناراض و ناخوش نہ کرونگا کیونکہ مین
عہد کرچکا ہون کہ جو کوئی مجھکو جبکہ مین عیاری کرون پہچان لے خواہ وہ ساحر ہو خواہ غیر ساحر
خواہ وہ عیار ہو خواہ غیر عیار مین اُسکی اطاعت کرونگا بس آپ نے پہچان لیا اب مین آپکا
خادم ہون جسطور حمزہ نے اقرار و عہد کیا ہے کہ اگر مجھکو کوئی پہلوان یا سردار یا بادشاہ سر میدان
زیر کرلے میری پشت زمین سے لگا دے اور میرے اوپر ہر فن سپہ گری مین غالب آئے مین
اُسکی اطاعت کرون اور جو اُسکا دین و مذہب ہو اُسکو اختیار کرون اور اپنا دین ترک کرون اسیطور
سے مین نے بھی عہد کیا تھا چنانچہ آجتک کوئی حمزہ سے سر میدان غالب نہین آیا جو وہ اپنے
عہد کے موافق کرتا اسیطور سے مجھکو بھی کسی نے نہین پہچانا جو مین بھی اپنے عہد کے موافق کرتا
آج آپ نے پہچانا اب مجھپر فرض ہوا کہ مین اپنے عہد کے موافق برتاؤ کرون دوسرے مین حمزہ
کی نوکری اور اطاعت و فرمانبرداری سے بہت پریشان ہون اور اس فکر مین ہمہ وقت غلطان
پیچان رہتا ہون کہ کوئی قدردان ملے تو اُسکی ملازمت و فرمانبرداری و اطاعت کرون اور حمزہ
کی ملازمت کرون کسواسطے کہ جو جو کام مین نے حمزہ کے ساتھ کیے اور جس جسطرح سے مین نے
حمزہ کی اطاعت کی ہے اگر اور کسی کی اطاعت کرتا تو وہ ضرور میری قدر و منزلت کرتا مین نے
وہ وہ کام کیے ہین کہ کسی کا ہیاؤ نہین پڑتا تھا اُس مقام پر حمزہ و پسران حمزہ و سرداران

حمزہ و اہل لشکر حمزہ کی جان بچائی اور ان سبکو ساحروں کے ہاتھ سے اپنی جان پر کھیل کر نجات
دی ہو کہ لشکر کا کیا مقدور تھا دیو بھی ہوتا تو بھی بھاگ جاتا اور اُن مصیبتوں میں میں کام
آیا ہوں کہ حمزہ کے عزیز بھی نہ کام آتے اور نہ ہاتھ پاؤں ساتھ دیتے میں نے وہاں وہاں
ساتھ دیا ہے مگر ان سب جان فشانیوں کی حمزہ نے کچھ بھی قدر نہ کی سوائے تین روپیہ ماہواری
کے ایک حبہ و ایک پیسہ انعام میں کبھی نہ دیا نہ کچھ قدر کی نہ تعریف بس ایسے شخص کی اطاعت
کرنا بیکار تھی مگر کیا کرتا کوئی ایسا بھی نہ ملتا تھا اب مقدر نے آپ ایسا قدردان دکھایا اور
آپ کے پاس پہونچایا لہذا میں نے حمزہ کی اطاعت سے ہاتھ اٹھایا اگر آپ اطاعت کو
میری قبول کریں اور مہربانی فرمائیں تو آپ کے لطف و کرم سے کچھ بعید نہ ہوگا میں آپ کی
خدمت میں حاضر رہکر حمزہ و پسران حمزہ و سرداران حمزہ کو اسیر کر لاؤں آپ انکو قتل کریں
خواہ اسیر رکھیں خواہ رہا کردیں مجکو کچھ دخل نہ ہوگا کیونکہ حمزہ کو صاحبقران صاحب لشکر
میں نے بنایا ورنہ حمزہ ایک مجاور زادہ خانہ کعبہ کا فرزند تھا اگر میں نہ ہوتا اور عیاریاں م
کرتا تو حمزہ کو یہ دن نصیب نہ ہوتا اگر میں چاہوں تو آج ایسے ہزار حمزہ تیار کردوں اور
سبب مجھ سے اور اُس سے ایک زمانہ میں بگاڑ ہو گیا تھا تو میں نے عاجز کر دیا تھا میرے ہاتھ
سے موت طلب کرتا تھا اور موت نہ آتی تھی ہر روز ایک نئی آفت اُسکے سر پر نازل کرتا تھا
لڑکوں کو فنون سپہ گری تعلیم کرکے لایا جو اٹھارہ برس لشکر حمزہ سے لڑا اور تمام سرداران حمزہ
و پسران حمزہ کو زخمی کیا واراب کو لا کر حمزہ سے مقابلہ کرایا جبتک میرے حمزہ کے بگاڑ رہا
تب تک حمزہ کو راحت سے بیٹھنے نہیں دیا بس اگر آپ میرا قصور معاف کرکے اور میری خطا کو
نظر انداز کرکے اپنی خدمت گذاری کے لیے مجکو قبول فرمایئے گا تو ملاحظہ فرما لیجیے گا کہ میں کسطرح
سے حمزہ کے لشکر کو تباہ کرتا ہوں اور سبکو اسیر کر لاتا ہوں اُسوقت آپ کو میرے قول و فعل
کا یقین واثق ہوگا زیادہ عرض کرنے سے کچھ فائدہ نہیں ہے میرے عرض کرنے پر عمل فرمایئے
اور امتحان فرما لیجیے کہ میں جھوٹ عرض کرتا ہوں یا سچ آیندہ آپ کو اختیار ہے کیونکہ میں اب تو
آپ کے قبضہ میں ہوں خواہ مجکو رہا فرمایئے خواہ قتل آپکو اختیار ہے بقول شاعر شعر اگر
بخشے زہے رحمت نہ بخشے تو شکایت کیا + سر تسلیم خم ہے جو مزاج یار میں آئے + میں گنہگار

آپ کا ضرور ہون اور اقرار کرتا ہون آپ کے خیال فرمانے کی جگہ ہی کہ مین کس طور سے جان پر کھیل کر
پسر حمزہ کے رہا کرنے پر آیا ہون ایسا کوئی بھی کرتا ہی اب مین کچھ نہ عرض کرونگا میری زیست اور
حیات وقید و رہائی کا آپ کو اختیار ہی یہ جو خواجہ نے بفصاحت و بلاغت کہا تمام اہل دربار کو
سوائے رموز کے خواجہ کی تقریر پسند آئی اور سبکو یہ منظور ہوا کہ خواجہ کو رہا کرکے رموز جادو اپنا ملازم
کرلین مگر رموز نے یہ تقریر خواجہ کی سُنکے اور برہم ہوکر جواب دیا کہ او وزرد بار یک گردن لک لک
تو مجکو فریب دیتا ہی تیرے ان باتون مین مین نہین آنے والا ہون یہ فقرہ تو کسی کو جاکر دے
تو بڑا مکار و جعل ساز ہی وہ اور لوگ تھے جو تیرے فریب مین آگئے اصل امر یہ ہی کہ تو بڑا شیرین بیان
و چرب زبان دلستان آدمی ہی خوب فن تجکو فریب دینے کے یاد ہین ہان وہ ہم ہین کہ جسمین جو نک
نہین لگتی ہی ہم بہت سخت دل ہین ہمارا دل پتھر ہی کبھی نرم ہوتا ہی نہین لاکھ تو ہم کو فریب دے
ہم کب اپنے خیال سے باز آتے ہین اور کب تیرے کہنے پر عمل کرتے ہین اور کب فریب کھاتے ہین اور
ہم نہین ہین کہ تیرے مکر مین آجائین اب جو تو نے دیکھا کہ قضا سر پر آ برابر ہوئی تو تو نے
جال پھیلایا اور دام تدبیر مین ہمکو پھنسانا چاہا ہمارے دل پر تیری ان باتون کا بالکل اثر
نہ ہوا ہی نہ ہوگا یہ تقریر تو اور کسی سے جاکر کر ہم بدون قتل کیے تجکو چھوڑتے بھی ہین یہ امر
بالکل عقل و دانش کے خلاف ہی کہ ہم اس امر پر یقین کرلین کہ تو ہماری اطاعت کریگا اور حمزہ کی
اطاعت ترک کریگا اور دین اسلام کو ترک کرکے ہمارا دین قبول کریگا اسکا خیال کرنا خلاف عقل ہی
اور ایسا تصور کرنا بالکل نادانی ہی یہ خیال خام و تصور ناتمام ہی وہ بہت بڑا نادان ہی جو اس امر کو
یقین کرے اور عمل کرے بھلا اب یہ بھی ممکن ہی کہ تو رہا کردیا جائے سوائے قتل کے یہ تیری تقریر
بیکار ہی مجکو بخوبی معلوم ہی کہ تو فریب دیتا ہی وہ لوگ جو کہ تیرے فریب مین آگئے اور تجکو اسیر کرکے
رہا کردیا بڑے نادان تھے مین اُنکے مثل نہین ہون اگر تو اس امر کے یقین دلانے کے لیے اپنی جان
بھی دیدے گا تو مجکو یقین نہ آئے گا اگر تو ہمہ تن زبان ہوکر میری تعریف کرے گا اور حمزہ کی
مذمت تو مین یہ خیال کرونگا کہ تو فریب دیتا ہی کیون خواجہ مین تم کو رہا کردون اور اپنے پاس
ملازم رکھون تمہارا منشا یہ ہی کہ مین یہ فریب دون یا اس فریب مین میرے اگر مجکو چھوڑ دین مین ان
سبکو تباہ کرکے اور پسر حمزہ کو مع آہو چشم کے رہا کرکے اور تمام اسباب لوٹ کر چلا جاؤن الا رعیار

مکار ہین نے تجکو خوب پہچانا بچا اب تو تم میرے ہاتھو لگے بہت سبکو فریب دے دیکر چھوٹ جاتے
تھے وہ بڑے احمق اور نادان تھے کہ ایسے شخص کو پکڑکر اور پھر اُسکے فریب مین آکر رہا کردیتے تھے ایسی
نعمت کسیکو ملتی بھی ہو مجھسے تمام خداوندا اور وہ ساحر جو کہ تیرے ہاتھو سے قتل ہوے ہین سب
خوش ہونگے اور مجکو تیرے قتل کرنے کا بڑا ثواب ملیگا تیرا قتل کرنا بہت ثواب ہو بلکہ رہا کردینا عذاب
ہو اور بیکار ہین سعدی کے قول پہ عمل کرتا ہون بقول سعدی افعی را کشتن و بچہ اش را نگاہداشتن کار
خردمندان نیست دوسرے ہین اس قول پر عمل کرتا ہون قتل الموذی قبل الایذا تو نے گھر
کے گھر شہر کے گاؤن کے گاؤن ساحرون سے تاراج کرڈالے ہین آج مین اُن
کے خون کا عیوض تجھسے لونگا اور اُنکی روح کو خوش کرونگا تجکو قتل کرکے یہ کہکر حکم دیا کہ کوئی
حاضر ہو ایک قفس آہنی تو لائے کہ مین اسکو قید کرون خواجہ نے جب یہ دیکھا کہ یہ کسیطور سے
میرے کہنے پر عمل نہین کرتا ہو تو عنطاق کی طرف متوجہ ہوکر بہت عجز و انکسار سے کہا کہ آپ
بادشاہ ہین میری سفارش فرمایے اگر مین قتل ہوگیا تو میرے چھوٹے چھوٹے بچے یتیم
ہو جائنگے میری بیبیان رانڈ ہو جائینگی حمزہ اُن سبکو نکالدیگا وہ بیچاریان کہان جاکر اور کیونکر
بسر کرینگی سواے بھیک مانگنے کے میرے بچو نکے کون کماکر کھلائے گا ایک میرے مرجانے
سے پندرہ سولہ جانین برباد ہونگی اور بہت کچھ خواجہ نے کہا اور اپنی پہلی تقریر کی پھر دوبارہ
بیان کیا ہین نے بہ سبب طول نہ بیجا کے اُسکی مرتبہ کی خواجہ کی تقریر نہین تحریر کی کہ طول
ہوگا راوی کہتا ہو کہ جب خواجہ نے عنطاق سے بہت گھگھیا کر کہا تو اُسکو رحم آیا اُسنے
کہا کہ کیون خواجہ تمھارے کی بیبیان اور کے بچے ہین خواجہ نے جواب دیا کہ حضور میرے
چار بیبیان ہین اور بارہ لڑکے و لڑکیان ہین جسمین چار تو لڑکے جوان ہین جو کہ کماتے ہین
اور کھاتے ہین اور اُڑاتے ہین اور مجکو ایک حبہ نہین دیتے ہین بلکہ میرے پاس جو کچھ
ہوتا ہو چھین جھپٹ کر لیجاتے ہین مین اُنسے بول نہین سکتا ہون اُنکے موٹے موٹے
ہاتھ پاؤن ہین پہلوان ہین مین ایک دُبلا پتلا آدمی ہون اُنکا کیا کر سکتا ہون وہ
ایک طمانچہ ماردین تو میرا کام تمام ہوجائے اس سبب سے جو وہ ظلم و ستم کرتے ہین
مین خاموش رہتا ہون اور اُسکو برداشت کرتا ہون زبان سے نہین نکالتا ہون

اور چار لڑکیان ہین جو کہ جوان ہین قابل شادی ہین اُنکی شادی کی فکر ہی دن رات دیوارون پر چڑھی
رہتی ہین آنے جانے والون کو ستاتی ہین مستانی ہو رہی ہین خیال فرمایئے کہ مین کہان سے
لاؤن جو شادیان اُنکی کرون کہ اُنکی مستی کم ہو تین روپیہ کی آمدنی وہ بھی سال بھر کے بعد دو برس
بعد ملا اس مین پوری روٹی نہین ہوتی ہی شادیان کہان سے کرون یہ مین نے دل مین سوچ
لیا ہی کہ وہ چارون کسی نہ کسی دن کسی کے ساتھ نکل جائینگی سوائے عزت جانے کے اور
کیا ہوگا پھر کیا کیا جائے چار لڑکے ابھی دودھ پیتے ہین میرا ہی کام ہی کہ جو اس آمدنی مین
بسر کرتا ہون دوسرا ہو تو چیخ کر نکل جائے دن رات اسی فکر مین مبتلا رہتا ہون کو نفت
ہو گیا ہی ناک مین دم ہی عنطاق نے کہا کہ خواجہ تین روپیہ مین تو ان سبکی بسر نہ ہوتی
ہوگی فاقے کرتے ہونگے اے خواجہ تم کو اسقدر بیبیان کرنا کیا ضرور تھا جب کہ آمدنی کم تھی
اور اسقدر بچے جوان کیا فرض تھا خواجہ نے جواب دیا کہ کیا عرض کرون اس امر کو دریافت
فرمایئے یہ امر قابل بیان کرنے کے نہین ہی آپ لوگ جھوٹ خیال کرینگے ہمنشین کے عنطاق
نے کہا کہ نہین تم بیان کرو ہم بھی تو ذرا سنین خواجہ نے جواب دیا کہ مجھ کمبخت کے نطفہ
مین یہ اثر ہی کہ ادھر مین عورت کے پاس گیا اُدھر اُسکے حمل رہ گیا کوئی مین نے اپنے
بس سے جنوایا یہ تو نطفہ کا اثر ہی کہ جاتے ہی جم جاتا ہی پھر نہین نکلتا ہی مین قسم کھا کر
کہتا ہون کہ ہر ایک عورت کے پاس مین اپنی عمر بھر مین تین مرتبہ گیا ہون سوائے
اسکے اور کسی دفع نہین گیا وہی ہر ایک سے تین تین اولادین ہین اگر اور اس فعل کو
کرتا تو نہ معلوم کس قدر اولادین ہوتین مارے خوف کے مین نے ترک کر دیا ہان
اپنی مدت العمر مین نو مرتبہ کا تو ضرور گنہگار ہون اگر مین یہ جانتا تو کبھی ایسا نہ کرتا بلکہ
اپنے جسم کو کاٹ کر پھینکدیتا اور یہ جو آپ نے دریافت کہ اسقدر بیبیان کیون کین تو
حضور مین نے یہ بھی اپنی خوشی سے نہین کین ہین تو ہمیشہ اس امر سے پرہیز کرتا تھا
مگر کیا کرون کہ جو اپنے مکان پر آئے اُسکو نکال کیونکر دون بس ان چارون نے
جو میری صورت دیکھی میرے اوپر عاشق ہو کر اپنے عزیزون اور مان باپ سبکو
چھوڑ کر اور مال و دولت پر لات مار کر راحت و آرام کو ترک کرکے نکل آئین کچھ آبرو و عزت کا پاس

دخال دکیا میرے مکان پر چلی آئین مین ناچار ہو گیا اب یہ امر حمیت و انسانیت نے گوارا
نکیا کر نکال دیتا جو اپنی لیے آبرو دے اور جو آپ سے محبت کرے اوسکے ساتھ دشمنی کیجائے
یہ بالکل خلاف حمیت ہی حضور وہ چارون شاہزادیان ہین نہ معلوم مجھ کم بخت کی صورت
مین کیا لعل لگے ہوئے تھے کہ سلطنت کو ترک کر کے مجھ فقیر محتاج کا ساتھ دیا ناچار ہو کر مین نے
قبول کیا خداوند نے یہ جو دریافت کیا کہ تین روپیہ مین ان سب کی کیونکر بسر ہوتی ہوگی یہ
ارشاد ہوا واقعی امر یہ ہی کہ تین روپیہ ایک دن کا صرف ہین مگر خدا آپ لوگون کو سلامت
رکھے کہ ہم لوگون کی روزی ہو جاتی ہی جس دربار و سرکار مین چلا گیا دو ایک شعبدہ دکھائے
انعام پایا دعائین دیتا ہوا مکان پر آیا اوسکو صرف کیا جب کم ہو گیا پھر چلا گیا کما لایا اور یون سے
لاتا ہون اپنی بسر کرتا ہون اور کام حمزہ کا کرتا ہون وہ ایسا خسیس ہی کہ تین روپیہ سے زیادہ
نہین دیتا ہی ہان آسکے رہتے اور سردار اوس سے چورا چھپا کر کبھی کبھی کچھ دے دیتے
ہین حمزہ سے کچھ نہین ملتا ہی یہ جو خواجہ نے بیان کیا عنطاق واہل دربار کو خواجہ کی ان باتون پر
بہت ہنسی آئی ہر ایک نے اپنے دل مین کہا کہ واقعی آپ ایسے ہی خوبصورت ہین کہ عورتین آپکی
صورت دیکھکر اور عاشق ہو کر نکل آتی ہین آپکی صورت تو ایسی کہ اگر کوئی چڑیل بھی دیکھے تو قبول نہ کرے
کون ایسی شاہزادی ہوگی جو آپکو قبول کریگی اہل دربار تو یہ دل سے باتین کیا کیے عنطاق
نے خواجہ سے کہا کہ کیون خواجہ یہ امر سچ ہی اور اصلی ہی کہ تم پر شاہزادیان عاشق ہو کر نکل آئین
اور تمکو قبول کیا ہمکو تو جھوٹ معلوم ہوتا ہی خواجہ نے جواب دیا کہ اگر حضور کو یقین نہ ہو تو
کسیکو لشکر حمزہ مین بھیجکر دریافت فرما لیجیے تاکہ میرے جھوٹ سچ کا حال کھل جائے بھلا مین
حضور کے روبرو جھوٹ بات بیان کرونگا خواجہ عنطاق سے کہہ رہے تھے کہ چند آدمی
ایک بہت بڑا قفس آہنی لیکر آئے اور سامنے رموز کے رکھا خواجہ نے جو قفس کو دیکھا تو
زندگی سے مایوس ہوئے موت کا یقین ہو گیا مگر عنطاق سے کہا کہ آپ نے میری سفارش
کی رموز جادو صاحب سے یہ سنکے عنطاق طرف رموز کے مخاطب ہوا اور کہا کہ اے بھائی
تم میرے کہنے سے خواجہ کو رہا کر دو اور انکے کہنے پر عمل کرو اور امتحان کرلو تمکو تو ہر وقت اختیار ہی
جب چاہنا اسیر کر لینا اب کہین جا بھی سکتے ہین تمہارے قبضہ مین ہین رموز نے جواب دیا کہ

بھائی صاحب آپ اس مکار سے آگاہ نہین ہین یہ مکر کرتا ہی یہ جو کچھ اسنے کہا ہی سب خلاف
ہی ہیرا اسکار ہی ادھر یہ رہا ہوا اسنے آفت برپا کی پھر یہ کیا ہاتھ آئیگا ممکن نہین کہ پھر اسکی کوئی گرد
پاپوش بھی پا سکے یا اسکا سایہ بھی ہاتھ آئے ملاحظہ فرمایئے کہ اسقدر عرصہ مین اسنے کیا کیا کر
پہلے دن جب یہ جواب نامہ لیکر آیا اسنے کیسا مکر کیا اور کیسی تقریر کی اور کیا حال بیان کیا جو سبکو
یقین آیا اور سب فریب مین آ گئے بیمار بھی ہوگیا ابھی آپ سن چکے ہین کہ اسنے خود اپنی زبان سے
کہا کہ اُسدن جسدن مین جواب نامہ لیکر آیا ہون بصورت حریص جادو اور جو کچھ مین نے بیان کیا
سب جھوٹ کہا اور اپنی طرف سے جواب نامہ کا لکھا تھا اور پھر آپ یہ سب باتین سُنکے
سفارش کرتے ہین راوی کہتا ہی کہ خواجہ نے رموز سے اپنی حالت وعیاری جب بیان کی
تھی تو یہ کہدیا تھا کہ وہ جواب مین نے اپنی طرف سے لکھا تھا کہ جسمین آپ دھوکے مین
آکر علمشاہ اور سب قیدیون کو مجکو حوالے کرین کہ تم شمشکال کے پاس لیجاؤ اور وہ تقریر
کہ مجکو خداوند عجائب نے نذر کروہ کیا اور علم موسیقی اور ساقی گری تعلیم فرمائی سب جھوٹ
تھی صرف دھوکا دینے کے لیے بیان کی تھی کہ آپ فریب مین آجائین اور اُسکا اثر بھی ظاہر ہوا
اگر آپ بندوبست نہ کرکے آئے ہوتے اور اپنی حفاظت نہ کرچکے ہوتے تو مین اپنا کام کرچکا
تھا آمدم برسر مطلب بس رموز نے عنطاق سے کہا کہ بھائی صاحب مجکو بڑا تعجب اس امر کا
ہوتا ہی کہ آپ ایسا عقلمند و ہوشیار شخص ہوکر ایسے شخص کی سفارش کرے کہ جو کہ دشمن جان
و آبرو و مال ہو اور اُسکی تقریر پر عمل کرے کہ جو زمانے بھر کی مکارون کا افسر ہو اور اوس تقریر
کو سچ خیال کرے کہ جو سراسر مکر و فریب سے بھری ہو جسمین ایک سر مو سوائے مکر کے دوسری
بات نہ ہو اور اُس تقریر کو سچ خیال کرے کہ جسمین سوائے جھوٹ کے رتی بھی سچ نہ ہو مقام عجب
اور حیرت ہی مین آپکے فرمانے سے باہر نہین ہوتا ہون نہ آپکے حکم کو ٹال سکتا ہون نہ آپکی
اطاعت سے باہر ہو سکتا ہون ابھی رہا کیے دیتا ہون مگر یہ خیال فرما لیجیے ادھر یہ رہا ہوا
اسنے آفت برپا کی ابھی تو سبکو قتل کر ڈالے گا اسکا رہا ہونا ہم سب کے حق مین قہر ہوگا اور ہم
سبکا خون آپکے سر پر ہوگا کیونکہ میرا سحر مجکو خبر دے چکا ہی یہ کبھی آپکا نہ ہوگا اسکا دم حمزہ کے
قدم پر نکلے گا یہ حمزہ کی جان در دم ہی اور حمزہ اسکی بھلا یہ حمزہ کو ترک کریگا یا دین اسلام کو ناگوار سمجھیگا

ہزار مرتبہ قتل کیجیے اور پھر زندہ ہو تو بھی یہ حمزہ کی رفاقت سے دست بردار نہو گا نہ دین اسلام
ترک کریگا اگر اسکا ایک ایک عضو جدا کر کے اور اسکو جلا کر خاک اسکی ہوا مین برباد کر کے پھر اُس
خاک کو جمع فرمایے اُسکا پتلہ بنایئے اوس سے سوال کیجیے کہ تو حمزہ کی رفاقت ترک کر اور دین اسلام
تو اُس سے بھی یہی صدا آئیگی کہ یہ ہرگز نہوگا اسوقت یہ جو اسیر ہو گیا ہو اور اسکو موت کا یقین
ہو اس سبب سے یہ اس طور سے کہتا ہو ادھر رہا ہوا پھر ہرگز ہرگز یہ ایسی تقریر نہ کریگا مین آپ کو
آگاہ کیے دیتا ہون آیندہ آپکو اختیار ہو مگر اس امر کا خیال ذہن اقدس مین آوے کہ مین آج سے
آپکے پاس نہ رہونگا اپنے اوستاد کے پاس چلا جاؤنگا نہ آپکی کمک کرونگا پھر جو چاہے ہو جائے مین
کسی امر مین دخل نہ دونگا مین آج ہی یہان سے چلا جاؤنگا پھر نہ آؤنگا کبھی نہ اپنی صورت آپ کو
دکھاؤنگا نہ آپکی صورت دیکھونگا اور اگر مین یہان ہونگا بھی تو آپکے کسی نیک و بد کام مین کبھی دخل
نہ دونگا نہ آپکا کبھی شریک ہونگا اگر آپکو یہ امر منظور ہو کہ مین آپ سے جدا ہو جاؤن تو شوق سے آپ
سفارش فرمایئے بلکہ آپ کے فرمانے کی بھی کوئی ضرورت نہین حرف اشارہ فرمایئے مین اسپر سے
سحر اوتارے لیتا ہون آپ رہا کر دین پھر ذرا تماشہ ملاحظہ فرمایئے کہ کیا مزا ہوتا ہو اور اگر یہ امر منظور
نہین ہو تو کچھ نہ فرمایئے میری رائے پر رہنے دیجیے مین زیادہ تو حجت نہین کر سکتا ہون دو امرون
سے اول تو آپ بادشاہ ہین دوسرے آپ میرے بڑے بھائی ہین پس مین کیونکر آپکے حکم کے
خلاف کر سکتا ہون اگر آپ میری رائے لیتے ہین اور میری شراکت چاہتے ہین اور میرے کہنے
پر عمل فرماتے ہین تو میری تو یہ رائے ہو کہ آپ سفارش نہ کرین بلکہ یہ حکم فرمائین کہ جارچی جار دی
تمام شہر مین اور جو جو گاؤن قریب شہر کے ہون کہ جن جن کو خدا پرستون کے قتل کا تماشہ دیکھنا
ہو اور ثواب مین داخل ہونا ہو وہ کل صبح کو بیرون شہر آ کر جمع ہون ہم کل خدا پرستون کو قتل
کرین گے اور آپ کل پسر حمزہ دا آہو چشم کو قتل فرمائین مع اخوان آدم خور و بیخبر دیوانہ و شمر آہن
بجلاد وا سکے ہمراہیون وغیرہ کے کیونکہ سہراب وغیرہ اب ہمارے کام کے نہین رہے کیونکہ وہ
مسلمان ہو کر ہیچ ہو گئے دوسرے وہ دین اسلام کو اب ترک نہ کرین گے جبکہ وہ ہمارے ہمذہب
مین بھی اونھون نے دوسرا مذہب قبول کر لیا تو پھر اونکو زندہ رکھنا کیا ضرور ہو اگر آپ یہ
فرماوین کہ ان سب کے قتل کے بارے مین تم کیون اسقدر کوشش کرتے ہو اور جلدی تو اسکا

جواب یہ ہی کہ اگر ان کو اوسدن قتل کرتے اور نامہ طلسم کو نہ روانہ کرتے تو بیچارے حریص کی
جان نہ جاتی وہ اس ظالم کے ہاتھ سے نہ مارا جاتا کیون خواجہ تمنے حریص کو کیا کیا خواجہ نے جواب دیا
کہ حریص میرے پاس ہی مین نے اُسکو قتل نہین کیا اگر آپ مجکو رہا کر دین تو مین ابھی حریص کو آپکے
حوالے کرون رموز نے جواب دیا کہ کیون مجکو غرہ دیتا ہی تو حریص کو قتل کر چکا ہی چاہے تو حریص کو دے
چاہے نہ دے مین تجکو رہا نہ کرونگا بادشاہ کو اختیار ہی یہ کہکر عنطاق سے کہا پس حریص کی تو یون
قضا تھی اب کیونکر نہ روانہ کرتے دوسرے اس مکار کی میرے ہاتھ سے قضا تھی نہ نامہ جاتا نہ یہ آگاہ
ہو کر حریص کو قتل کر کے آتا اور یہان اسیر ہوتا خیر یہ ایک کام بہت ضروری نکلا حریص قتل ہوا تو
بلا سے وہ شخص ہاتھ تو لگا جو کہ تمام عالم بھر کے ساحرون کا دشمن ہی جسکے خوف سے ساحرون نے
زمین پر رہنا ترک کیا زیر زمین جا کر بود و باش اختیار کی اور دنیا کی لذتون کو ترک کیا ایک حریص
کے مارے جانے سے یہ بات تو حاصل ہوئی کہ اب سب ساحر بعد اس مکار کے مرنے کے راحت
سے تو بسر کرینگے دوسرے سبب جلدی کا یہ ہی کہ اگر آپ شنگال سے نامہ و پیام فرمایئے گا اور
عیارون کو لشکر اسلام کے خبر ہوگی یکے بادیگرے وہ آ آکر عیاری کرینگے مین کہان تک حفاظت
کرونگا ایک نہ ایک دن ضرور چوٹ کھا جاؤنگا اور یہ لوگ رہا ہو جائینگے کیونکہ ان مین ہر ایک
مثل اسی ساربان زادے کے ہی تیسرے یہ امر ہی کہ اگر حمزہ کو معلوم ہو گیا کہ میرا فرزند علمشاہ
فلان مقام پر مع چند خدا پرستون کے اسیر و قید ہی اور میرا عیار وہان عیاری کرنے کو گیا تھا
وہ قتل کیا گیا تو فوراً وہ لشکر کشی کر کے آئیگا آپ تو نامہ و پیام مین مصروف رہے اُنکو خبر ملی
وہ اس عرصہ مین آپہونچے مقابلہ کی نوبت آئی لاکھون کے خون ہوئے اگر اسوقت اُنکی لشکر کشی
کر کے آنے کی خبر پا کر قتل ہی کر ڈالا تو پھر کیا یہ ہوگا کہ وہ لوگ بدون معاوضہ خون کے واپس
جائینگے یہ امر غیر ممکن ہی فساد عظیم ہوگا جنگ دو سردارو نہ معلوم انجام کیا ہو کیا نہ ہو یہ امر ضرور ہی کہ
اُن لوگون سے سر بر ہونا امر محال ہی جبکہ بڑے بڑے بادشاہ عاجز آئے تو ہم کیا چیز ہین اگر یہ
کہا جائے کہ سحر کر کے جیسے ان سب کو اسیر کیا اسیر کر لیتا تو یہ بھی مشکل ہی اسکے دو سبب ہین
کہ ان سے سحر مین بھی نہ سر بر ہونگے وہ یہ ہین اول تو حمزہ مالک باطل السحر ہی اسپر سحر اثر نہین کرتا
اُسکی موجودگی مین سحر کرنا بیکار ہی مین کیا ہون اگر میرے استاد بھی آئین تو وہ کچھ نہین کر سکتے ہین

سامری و جمشید بھی عاجز ہین اس اسم اعظم کے آگے یہ فرض کرلیا جائے کہ کسی تدبیر سے مکر سے
حمزہ کا اسم اعظم اُنکے صفحۂ دل پر سے بھولا دیا جائے اور اونکو اسیر کرلیا جائے تو حمزہ کے لشکر مین
ساحر اتنے اتنے بڑے زبردست ہین اور حمزہ کے شریک ہوئے ہین کہ جنکے ایک اشارہ ابرو مین
لاکھون کا لشکر تباہ ہو سکتا ہے مین اون سے مقابلہ نہین کرسکتا ہون پس انجام اوس لشکر کشی کا
میرے نزدیک اچھا نہ ہوگا پس کیا ضرور ہے کہ اپنے کو معرض ہلاکت مین ڈالین رہا یہ امر کہ اگر آپ
فرماتے ہین کہ جب حمزہ کو اس امر کی خبر ہوگی کہ فلان بادشاہ نے ہمارے فرزند و عیار اور اُسکے ہمراہیون
کو قتل کرڈالا یہ خبر پاکر جو وہ لشکر کشی کرین تو کیا ہوگا اُسکا جواب یہ ہے کہ اول تو خبر ہی نہ ہوگی اگر
ہوئی بھی تو وہ لوگ یہ سن کے کہ وہ لوگ قتل ہو گئے پھر لشکر کشی نہ کرینگے کہ یہ خیال کرکے کہ جب
وہ لوگ زندہ بھی نہین ہین تو کسکے لیے لشکر کشی کرین اور مقابلہ کرین ہان یہ خبر پاکر ضرور لشکر کشی
کرینگے اس خیال سے کہ چلکر مقابلہ کرو اور اون سبکو قتل کرکے ان سبکو رہا کرو کیونکہ یہ تو سب زندہ
ہونگے اور جب وہ یہان آگئے اور آپ نے قتل کیا تو پھر ضرور مقابلہ کرینگے رہا یہ امر کہ ہم یہ خیال کرین
کہ شنکال نے ہمکو کوئی حکم نہین دیا تو ہم شنکال کے کوئی ماتحت نہین ہین ہم خود مالک و
مختار اور صاحب اختیار ہین اگر ہم اُنکے ماتحت ہوتے تو اوس حالت مین ہمکو اُنکے حکم کی ضرورت
تھی مگر اب ہمکو کیا ضرورت ہے نہ یہ لوگ اُنکے قیدی ہین کہ ہم اُن سے اجازت لین ہمکو
اختیار ذرا سی بات کے لیے ہم اپنے کو اتنی بڑی زحمت مین ڈالین جب ہم سے شنکال اس
امر کے بارے مین کچھ تقریر کرینگے ہم جواب اُنکو دے لین گے پس میرے نزدیک ضرور ہے کہ کل ان
سبکو قتل فرمائیے آیندہ آپکو اختیار ہے رموز نے جو اس طور سے بیان کیا عنطاق کو بھی یقین آگیا
اور خیال کیا کہ رموز سچ کہتا ہے کوئی ضرورت سفارش کرلے کی نہین ہے کہ سفارش کی جائے نہ
اس کی ضرورت ہے کہ ان اسیرون کے بارے مین مین شنکال سے اجازت لون مین خود صاحب
اختیار ہون ان سب کے قید رکھنے مین بڑے بڑے نقصان ہین اور بڑی بڑی خرابیان ہین
اور انجام اچھا نہین ہے واقعی اگر حمزہ کو خبر ہوگئی تو پھر بڑی مشکل پڑے گی رموز کی راے بہت
صائب ہے اسوقت مین ضرور غلطی پر تھا جو مین نے عمرو عیار کی سفارش کی دراصل سچ کہتا ہے وہ
عیار ہے اسکی بات پر اعتبار کرنا خلاف عقل ہے اگر یہ رہا ہو کر پھر جائے تو پھر ما کیا جاے بڑی ہین

غلطی کی تھی نہ رموز ایسا شخص ہوتا نہ مجکو اس فعل سے باز رکھتا یہ دل مین خیال کر کے رموز
سے کہا کہ ای بھائی مین غلطی پر تھا لہذا معاف کرتا تمکو ان سب کا اختیار ہے ادہر اہل دربار
نے سفارش کرنے کا قصد کیا تھا جب سب نے دیکھا کہ بادشاہ نے سفارش کی امیر رموز
نے یہ تقریر بیان کی کہ جسکا جواب بادشاہ نے یہ دیا کہ تمکو اختیار ہے ہر ایک نے خیال کیا
دل مین کہ جب بادشاہ کی نہ چلی تو ہم سب کیا ہین سب خاموش ہو رہے ادہر خواجہ نے
دیکھا کہ عنطاق نے میری سفارش کی مگر اوسپر بھی یہ حرامزادہ نہ راضی ہوا آخر کو عاجز ہو کر اُسنے
بھی اختیار دیدیا ای خواجہ بڑا غضب ہوا کہ تم تو قتل ہوتے ہی تھے اس حرامزادہ نے علمشاہ
وغیرہ کے بھی قتل کی فکر کی اور عنطاق کو اپنی تقریر سے سمجھا کر راضی کر لیا اب کیا کیا جائے
یہ حرامزادہ ایسا سخت دل ہے کہ اسکے دل پر میری تقریر نے اثر نہ کیا بڑا ظالم ہے ای خواجہ
اتبو موت قریب ہے جو تمھارے دل مین آئے وہ تم بھی اسکو کہو اپنے دل کا ارمان تو نکال لو
آخر قتل ہوگے اول قتل ہوگے پھر کیون حسرت رہ جائے یہ خواجہ نے دل مین خیال کر کے
قصد کیا تھا کہ کچھ کہون کہ رموز نے ایک مرتبہ خواجہ کی طرف دیکھکر کہا کہ ای خواجہ اتبو تمکو اپنے
موت کا یقین ہوگیا ہوگا کل تم دیکھنا کہ مین اوس شخص کو بھی قتل کرونگا کہ جسکے رہائی کی فکر
مین تم آئے تھے رموز تو ادہر خواجہ سے کلام کر رہا ہے ادہر عنطاق نے حکم دیا کہ کل بوقت
صبح بیرون شہر میدان خونی کی تیاری کی جائے اور ہمارے آنے تک تیار ہو جائے اور خیمے
وغیرہ برپا ہون اور تمام لشکر کل صبح کو مسلح و مکمل ہو کر تیار رہے کہ ہم ہمراہ لیکر برائے تماشائے قتل
خداپرستان جائینگے اور جسقدر بادشاہ ہماری کمک پر آئے ہین اور اسوقت تک یہان موجود ہین
اُنکو بھی اس حکم سے آگاہ کیا جائے کہ وہ اپنا اپنا لشکر لیکر اوسی میدان مین آئین اور چارچی تمام
شہر مین و بیرون شہر و گاؤن گاؤن بذریعہ دہل کے خبر پہونچا دے کہ کل خداپرست قتل ہونگے
جسکو تماشہ انکے قتل کا دیکھنا ہو وہ بوقت صبح آکر دیکھے کہ جو سرتابی کرتا ہے اوسکو یہ سزا دیجاتی
ہے یہ جو حکم عنطاق نے دیا وزیر نے اوسیوقت اس حکم کی تعمیل کی ہرکارون کو طلب کر کے سب
بادشاہون کے پاس بھیجدیا داروغہ فراش خانہ کو طلب کر کے خیمے وغیرہ کے برپا کرنے کا
حکم دیا جلادون کو طلب کر کے میدان خونی کے تیار کرنے کا حکم دیا افسران فوج سے لشکر کے

جلد ہونے کا حکم دیا منادی کو بلا کر تمام شہر گاؤن وغیرہ کے رہنے والون کو بادشاہ کے
حکم سے آگاہ کرنے کا حکم دیا جب سب کامون سے فراغت پائی تو پس پشت عنطاق آکھڑا
ہوا اور عرض کیا کہ غلام نے سب لوگون کو طلب کر کے حکم سرکار سے آگاہ کر دیا عنطاق نے کہا
کہ بہت اچھا کیا ادھر جب رموز نے خواجہ سے اس طور سے کہا خواجہ کو تاب نرہی برہم ہو کر
جواب دیا کہ او کافر خاسر کُندہ ناتراش گمندہ دہن کیا بیہودہ بکتا ہی تیری کیا مجال ہی جو ہم سب کو
قتل کر سکے اگر اُسکی طرف سے ہماری موت نہ آئی ہو یاد رکھ نہ مین قتل ہو سکتا ہون نہ پسر حمزہ
اور خدا پرست بلکہ تو کتے کی موت مارا جائیگا اور ہم سب رہا ہو جاینگے ہمارا خدا ہم سب کی
حفاظت کریگا وہی سب کا حامی و مددگار ہی خیال تو کر کہ تجھ ایسا دشمن قوی ہو کر ان سب کو
قید رکھے یہ اوسی کی عنایت و مہربانی تھی کہ تیرے دل مین ایسی بات پیدا کی ار ے ظالم تو ایک
بال نہین کم کر سکتا ہی اگر خدا ہمارا ہماری حفاظت پر موجود ہی اور اوسکو منظور ہی تو تو کیا
کر سکتا ہی تیری کیا مجال ہی یہ بالکل تیرا بیکار خیال ہی جو قتل کرے بدون اُسکے حکم کے کیا مجال ہو
جو جب شعر اگر تیغ عالم بجنبد ز جائے ؛ نہ بُرد رگ تا نخواہد خدائے ؛ یاد رکھ مین رہا ہونگا
اور رہا ہو کر تجکو اور تیرے سب ہمراہیون کو قتل کر کے پسر حمزہ و ان خدا پرستون کو رہا کرونگا
جو کہ بیگناہ قید مین یاد رکھ کہ میرا نام ریش تراشندۂ کافران و سر برندۂ جادوگران ہی مین ملک الموت
ہون جان ساحران کا تو اب میرے ہاتھ سے بچکر جا کہان سکتا ہی میرا خدا مجکو رہا کریگا اور تیرے
ہاتھ سے نجات دیگا مع اون سب کے بیشک مین عمرو عیار ہون اور تجکو قتل کرنے آیا تھا اور اون
سبکو رہا کرنے کو تو نے پہچان لیا اور اسیر کر لیا خیر خدائے ما بزرگ است ضرور جو کچھ مین نے
تجسے کہا ہی وہ ہونا ہی تھا اور اگر تو میرے قریب مین آکر مجکو رہا کر دیتا تو مین تجکو اور ان سبکو ضرور
قتل کرتا اور ان سبکو جو کہ تیرے پاس قید مین رہا کرتا اور اگر خدا نے چاہا تو ضرور ایسا ہوگا تو میرے
قتل کرنے مین اور ان سب کے قصور دکوتا ہی نہ کر پھر دیکھ ہم سب کا خدا ہم سبکو کیونکر بچاتا ہی خواجہ
نے جو یون بے خوف ہو کر کہا رموز کو غصہ آیا برہم ہو کر بولا کہ دیکھتا ہون کہ تیرا خدا کیونکر تجکو
بچاتا ہی اور تو کیونکر میرے ہاتھ سے بچتا ہی خواجہ نے جواب دیا کہ دیکھ لینا کہ کیونکر بچ جاتا ہون اور
بعد کو تجکو قتل کرتا ہون یہ کہکر خاموش ہو رہے ادھر رموز نے عنطاق سے کہا کہ آپ نے

ملاحظہ فرمایا کہ یہ مکار اوسوقت کیسی باتین کر رہا تھا اور اب کیسی تقریر کرتا ہی اور اب تو آپکو
یقین آیا کہ اوسنے خود اس امر کا اقرار کیا کہ مین نے دھوکا اور فریب دیا آپ ہی ملاحظہ فرمائین
کہ مین اگر اوسوقت آپکی سفارش کے بموجب رہا کر دیتا تو اِسوقت کتنی بڑی خفت اور زحمت
ہوتی مین تو بخوبی سمجھ گیا تھا اوسوقت کی ہیروتی نے یہ کام کیا اور ہم سبکو زحمت سے بچایا اتو
عنطاق و کل اہل دربار نے جوابدیا کہ واقعی آپ نے خوب پہچانا اور آپ نے خوب سمجھ لیا کہ یہ فقرہ
اور مکر کرتا ہی ہم سب کو تو یقین واثق تھا کہ یہ سچ کہتا ہی رموز نے جواب دیا کہ مین ساحر ہون ہر ایک
کے دل کا حال مجکو بخوبی معلوم ہی کہ اسکے دل مین یہ امر ہی اور اوسکے دل مین یہ بات ہی بھلا کون
مجھسے کیا فریب کریگا یہ کہکر حکم دیا کہ اسکو اس قفس مین بند کر کے ہماری خوابگاہ مین لٹکا دو ہم کل
اسکو قتل کرینگے انکے سب کے ہمراہ فوراً اون لوگون نے حکم کی تعمیل کی جو کہ قفس لیکر آئے تھے کہ
خواجہ کو پکڑ کر اوس قفس مین بند کیا اور قفس سامنے رموز کے رکھدیا رموز نے سحر کیا کہ بالکل
خواجہ کے ہاتھ پاؤن بے قابو ہو گئے زبان بند ہو گئی خواجہ کے جسم پر رموز نے قید سحر قائم کی پس
خواجہ کو مبتلائے سحر کر کے اور قفس مین بند کرا کے اب عنطاق کی طرف متوجہ ہوا ادھر خواجہ
قفس مین پھنسے ہوئے سحر مین مبتلا ہین زبان قابو مین نہین ہی کہ کسی سے کلام کر سکین خداوند کریم
سے اپنی رہائی اور اون سب کی رہائی کی بصد رجوع قلب دعا کر رہے ہین آنکھون سے اشک
حسرت جاری ہین یہ معلوم ہوتا ہی کہ دو دریا ہین کہ رواں ہین اور یہی دعا ہی کہ اے خالق اکبر
اپنے وعدہ کے موافق میری جان بچالے اور اون سب کی کیونکہ مین نے بری چیز کا نام تک
نہین لیا ہی میرے تیرے اقرار ہو چکا ہی خواجہ تو دعا کر رہے ہین اودھر رموز نے عنطاق سے
کہا کہ آپ نے حکم دیدیا کہ منادی کر دی جائے کہ کل ہم صدا ہر ستون کو مع پسر حمزہ و خواجہ
کے قتل کرینگے عنطاق نے جواب دیا کہ ہان یقین ہی کہ منادی نے منادی بھی کر دی ہوگی تم
اطمینان رکھو کہ کل مین سب کو قتل کرونگا یہ سن کے رموز نے کہا کہ ضرور ایسا ہونا چاہیے
اب اِن لوگون کو قید رکھنا بالکل بیکار ہی انکے قید رکھنے مین بہت بڑے بڑے مزید نقصان
ہین اور جادوان کا بھی خوف ہی عنطاق نے جواب دیا کہ تمہارا خیال بہت درست ہی یہ کہکر اون لوگون
سے اور اون بادشاہون سے جو کہ اوسوقت وہان موجود تھے کہا کہ آپ لوگ بھی کل صبح کو تیار

حاضر ہون اور میرے ہمراہ چلکر صندل پرستون کے قتل کا تماشہ ملاحظہ کرین اور ثواب حاصل کرین
اون سب نے جواب دیا کہ بہت خوب ہم سب حاضر ہونگے آپ اطمینان رکھین یہ سنکے رموزہ
نے عنطاق سے کہا کہ مین رخصت ہوتا ہون اب کل خواجہ کی قید لیکر آؤنگا عنطاق نے جوابدیا
کہ سد ھارو بس رموزہ نے دستک دی کہ ایک عقاب تیز پر مشرق کی طرف سے اوڑتا ہوا آیا
اور سامنے رموزہ کے آکر کھڑا ہوا راوی بیان کرتا ہی کہ اتنی دیر مین رموزہ نے اپنے دل مین
خیال کیا کہ اگر مین قید خواجہ کی لیکر اپنی خوابگاہ مین جاتا ہون اور وہان قید رکھتا ہون تو کہیا
ہوکہ کسیکو فقرہ دیکر کسی نہ کسی تدبیر سے رہا ہو جائے تو ساری محنت بیکار جائے اس سے کوئی
اور تدبیر کرنا لازم ہی اسی خیال سے اوسنے دستک دی کہ عقاب جادو کو جو کہ اسکا ملازم خاص
اور ہمیشہ بالاے ہوا رہتا ہی طلب کیا جب وہ آیا تو اوس سے کہا کہ اے عقاب جادو یہ قفس
لیکر تم اپنے پاس رکھو بحفاظت رکھنا اور بہت ہوشیار و خبردار رہنا کیونکہ یہ بہت بڑا عیار و مکار ہی
ایسے کسی فقرہ مین نہ آنا کہ یہ تمکو فقرہ دیکر رہا ہو جائے اگر یہ رہا ہو گیا تو بڑی آفت برپا کرے گا
یہ خواجہ وہی ہی جو کہ اس قفس مین قید ہی یہ ساحرون کے جان کا ملک الموت ہی دیکھو بہت
ہوشیار رہنا میری محنت کو نہ برباد کرنا بڑی مشکلون سے یہ ہاتھ آیا ہی اسنے بڑے بڑے ساحرونکو
دھوکا دیا ہی اور مجکو بھی دھوکا دیا تھا مگر مین کب اسکے فریب مین آتا ہون بس اب تم یہ قفس
لیجاؤ کل بوقت سحر آنا یہ قفس لیکر یہ سننا تھا کہ وہ عقاب ایک مرتبہ پلٹا اور قریب قفس آیا پنجہ مین
اس قفس کو دبا کر اور ایک مرتبہ اوڑکر چلا سب نے دیکھا کہ وہ عقاب قفس لیے ہوئے چلا گیا
راوی بیان کرتا ہی کہ سمک یلطاقی اوسوقت سے یہان موجود تھا کہ جب سے خواجہ آئے
تھے حریص کی شکل پر بلکہ خواجہ کے ہمراہ دربار مین آیا تھا جب سمک نے دیکھا کہ اوستاد اسیر
ہوگئے یہ آنکھ بچا کر باہر آیا اس خیال سے کہ ایسا نہ ہو کہ اسکا سحر اسکو اس حال سے آگاہ کرے
وہ جو برابر کھڑا ہی یہی عیار ہی تو تم بھی اسیر ہو جاؤ تو اور خرابی ہو پھر کوئی صورت مخلصی کی نہ ہو
اگر تم رہا ہو گے تو اوستاد کی رہائی کی فکر کرو گے اس خیال سے سمک باہر چلا آیا تھا دم بدم
صورت بدل کر اندر جاتا تھا اور خبر لاتا تھا کہ کیا ہوا جو کچھ تقریر خواجہ سے اور رموزہ سے ہوئی
سب اوسنے سنی پہلے تو سمک بہت خوش ہوا کہ اوستاد نے رموزہ کو فقرہ دیا مگر جب وہ اس فقرہ مین

نہ آیا اور خواجہ نے سخت تقریر کی اُسوقت سمک کو یقین ہوا کہ یہ رہا نہ کریگا خیر دیکھا جائیگا
جب رموز نے خواجہ کو قفس مین اسیر کیا اور کہا کہ اسکو میری خوابگاہ مین لیجاکر لٹکادو اُسوقت
سمک خوش ہوا کہ اب شب کو عیاری کرکے رموز کو قتل کرونگا اور خواجہ کو رہا کرلونگا مگر جب رموز
نے عقاب سحر کو طلب کرکے قفس روانہ کردیا اُسوقت سمک مایوس ہوگیا اور دل مین کہنے
لگا کہ اب کیا ہوگا یہ تو بڑی خرابی ہوئی کہ نہ معلوم اس حرامزادہ نے اوستاد کے قفس کو کہان
روانہ کردیا اب کیا کرونگا خیر اوستاد کا حافظ و نگہبان خداوند کریم ہے مگر آج شب کو عیاری
کرکے اس حرامزادہ رموز کو تو قتل کرنا چاہیے سمک طیطاقی تو یہ دل مین خیال کرکے بیرون در
آئے اور اپنی صورت تبدیل کرکے عیاری کی فکر مین مصروف ہوئے اودھر رموز عنطاق
سے رخصت ہوکر اپنے مقام پر آیا چونکہ اسکو عیارون کا خوف تھا اسنے اپنا آتے ہی بند و بست
کیا اور اپنی حفاظت کی تدبیر کی کہ اگر کوئی عیار میری فکر مین آئے تو مجکو خبر ہو جائے یہ تدبیر
کرکے یہ تو انتظار کرنے لگا اسکا حال آیندہ تحریر ہوگا اودھر عنطاق نے دربار برخاست کیا
سب سردار و بادشاہ دربار سے اوٹھکر اپنے اپنے مقام پر آئے اور صبح کے جانے کا اور
تماشائے قتل اہل اسلام انتظام کرنے لگے اودھر افسران فوج نے جاکر اہل لشکر کو حکم بادشاہ
سے خبردار کیا کہ صبح کو سب لشکر تیار رہے صبح کو ہمراہ بادشاہ کے طرف میدان قتل کے جانا
ہوگا اہل لشکر بھی اپنا اپنا بند و بست کرنے لگے ہتھیار وغیرہ درست کرنے لگے ہرکارون
نے اون اون بادشاہون و افسرون کو حکم بادشاہ سے آگاہ کیا جو جو کہ دربار مین نہ آئے
تھے سب اپنے اپنے بند و بست مین مصروف ہوگئے جلادون نے بیرون شہر جاکر میدان
وسیع دیکھکر میدان خونی کی تیاری کی اہلکاران شاہی نے خیمے و بارگاہین اوسی میدان
مین مناسب مقام پر ایستادہ کردین جارچی نے تمام شہر و ہر ایک گانون مین جو کہ قریب
تھے یہ خبر بذریعہ دہل کے پہونچادی کہ کل نپر حمزہ بیٹے علمشاہ و دیگر خداپرست جو کہ اوسکے
شریک ہوکر اپنے دین سے پھر گئے تھے اور خداپرست ہوگئے ہین فلان میدان مین قتل کیے جاینگے
جسکو تماشہ دیکھنا ہو وہ بوقت سحر آئے اور تماشہ دیکھے ثواب حاصل کرے چنانچہ تمام امیر
غریب ادنی و اعلے چلنے پر آمادہ ہوئے صبح کا انتظار کرنے لگے ہر ایک مقام پر یہی چرچا ہوگیا

کہ کل چلکر خدا پرستون کے قتل کا تماشہ دیکھین گے راوی ان سب کو تو اسی بند و بست اور
فکر انتظار مین رکھتا ہے آیندہ یہ حال تحریر ہوگا اب کچھ حال لشکر اسلام کا تحریر کرتا ہے کہ وہان کیا واقعہ
گذرا کیونکہ لشکر اسلام زیر کوہ بلور بمقابلہ اخلاق قزاق برادر اشفاق قزاق اوترا ہوا ہے کہ جسکو
مہتر برق فرنگی نے عیاری کرکے قتل کیا ہے جبکہ امیر حمزہ صاحبقران نے مہتر برق فرنگی کو
ہراس ہوکر نکالدیا تھا یہ داستان جناب منشی احمد حسین صاحب قمر تحریر کر چکے ہین مین نے
صرف ناظرین کی یاد دہی کے لیے اسقدر تحریر کر دیا لشکر اسلام تو یہان فروکش ہے اور حمزہ صاحبقران
حکیم اسقلینوس کے مہمان ہین اور انتظار کر رہے ہین کہ خواجہ اس کوہ کی خبر لیکر آئین تو مین طرف
کوہ بیستون کے روانہ ہون اور حکیم شیاطین امیر کے پاس اسیر ہے اوسی نے یہ شرط بھی کی ہے کہ اس کوہ پر کی
خبر لاکر دیکھیے کہ جہان گنبد ہے اور اس گنبد سے صدا آتی ہے کہ مین تم سب کا خدا ہون اور اس اور
کوہ کے باشندے اوسکو خدائی مانتے ہین یہ معلوم ہو جائے کہ وہ کون ہے تو مین ایمان لاؤن ورنہ
بہت مشکل امر ہے میرا ایمان لانا بس خواجہ کو امیر نے اوس طرف کو روانہ کیا تھا چنانچہ خواجہ گئے ہوئے
ہین کا کا حال منشی صاحب تحریر کر چکے ہین کہ جس طور سے اونھون نے اوس بچہ شیطان اسلم کو اسیر
کیا اور چلے تھے کہ راہ مین جہانگیر کا خیال آگیا اونکے رہا کرنے کو گئے جیسا کہ اس حقیر نے تحریر کیا ہے
خلاصہ یہ کہ لشکر اسلام زیر کوہ بلور فروکش ہے اور سب صاحبقران کا انتظار کر رہے ہین اور اخلاق
قزاق بسبب مجروح ہونے کے کوہ پر مقیم ہے اسکا لشکر زیر کوہ پڑا ہوا ہے اسکا قصد ہے کہ میرا زخم
اچھا ہو تو مین اہل اسلام سے مقابلہ کرون اہل اسلام کوہ گھیرے ہوئے پڑے ہین لشکر مین لندھور
و ملک بہرام و مقبل و دیگر سرداران سب کے اہل لشکر ہین مثل فرہاد خان وغیرہ کے اور
بہت سے ساحر ہین جو کہ یہان شریک ہوئے ہین مثل ملکہ غزالہ و ملکہ گوہر آرا معشوقہ جہانگیر
و ملکہ بہشتی معشوقہ امیر و سیران جادو و آفت جادو وغیرہ کے اور دیگر ساحر و اہل لشکر ان
سب کو صاحبقران کا انتظار ہے کہ صاحبقران کوہ بیستون کو فتح کرکے اور لوح کا نشان دریافت
کرکے تشریف لائین اور طلسم کیجانب روانہ ہون تو ہم سب بھی ہمراہ رکاب چلین اور بادشاہ طلسم
سے مقابلہ کرین لہذا اب لشکر اسلام کی حالت تحریر کرتا ہون بعد اسکے پھر علمشاہ وغیرہ کا حال
تحریر کرونگا انشاء اللہ تعالے یہ چند سطرین مین نے بطور یاد دہی کے ناظرین کی خدمت مین

تحریر کرکے پیشکش کیے ہین کہ ناظرین کو یاد آجائے کہ یہ سب واقعات ہو چکے ہین اور منشی احمد حسین
تحریر کر چکے ہین ورنہ کوئی ضرورت نہ تھی آمدم بر سر مطلب

اب دو کلمہ داستان لشکر اسلام کے ملاحظہ ہون جو کہ بمقابلہ اخلاق قزاق اترا ہوا ہی و دیگر حالات داستان ہذا

راویان نازک خیال و حاکیان صداقت مقال اس داستان صداقت اساس کو صفحہ قرطاس
پر قلم سحر نگار رقم سے یون تحریر و تسطیر کرتے ہین کہ جب امیر حمزہ صاحبقران مالک عقرب سلیمانی
کو چابک سلیمانی زلزلۂ قاف ثانی سلیمان اپنے سردارون سے رخصت ہوکر طرف کوہ بیستون
کے حسب ہدایت پرچہ کاغذ کے تشریف لے گئے اور لشکر کو یہان چھوڑ گئے سب اہل لشکر یہان انتظار
صاحبقران ثانی سلیمان مین مقیم ہین کیونکہ صاحبقران کو عرصہ ہوا اور صاحبقران واپس نہ آئے
یہان ہر روز سب سردار دربار مین حاضر ہوتے ہین اپنے اپنے مقام پر اپنے طریقہ اور قاعدہ سے
بیٹھے ہین کیونکہ صاحبقران کے دونون جانشین یہان موجود ہین دربار آراستہ ہوتا ہی ہرکارہ
برائے خبر مقرر کیے ہین کہ اخلاق کی خبر لائین اور صاحبقران کے لشکر اسلام مین عیارون مین
سے مہتر چالاک پسر خواجہ عمرو نامدار و مہتر برق فرنگی و دیگر عیار مثل چابک بن عمرو کے
یہ عیار بھی دربار مین اپنے اپنے مقام پر موجود رہتے ہین ایک دن کا ذکر ہی کہ دربار آراستہ ہوا اور
سب سردار ساحر و غیر ساحر حاضر دربار ہین دنگل صاحبقران و جہانگیر و علمشاہ پر غاشیہ پڑا
ہی صف ساحران مین کرسی آہو چشم و ملکہ سیمائے مہر جمال پر غاشیہ پڑا ہی اور سب باقی سردار
موجود ہین کہ یکایک ملکہ غزالہ کی نگاہ اپنی دختر نیک اختر ملکہ آہو چشم کی کرسی پر پڑی ساتھی
علمشاہ کے دنگل پر بھی فورًا اسکے دل مین خیال پیدا ہوا کہ ان دونون کو لشکر سے نکلے ہوئے
عرصہ ہوا ہی اور انکی کچھ خبر نہ معلوم ہوئی کہ یہ کدھر گئے ہین اور کہان ہین لہذا ان دونون پر کیا
گذری انکا حال دریافت کرنا اور خبر لینا بہ ضرور ہی ناظرین کو اس امر کا خیال رہے کہ ملکہ غزالہ
تمام ساحرون کی افسر ہی اور جسقدر لشکر ساحرانہ ہی سب اسکے ماتحت ہین پھر سبکا اون پر
یہ حکم ہوتا ہی اور وہ سب انکے تابعدار ہین یہ جو خیال ملکہ غزالہ کے دل مین پیدا ہوا فورًا جھولی
مین سے ایک کتاب نکالی اوسکو کھولا اور کچھ اسم سحر پڑھا و سیر نگاہ کی دل مین ملکہ آہو چشم

وعلمشاہ کا خیال کر لینا ملکہ غزالہ پر سحر کے ذریعہ سے کل حالات ملکہ آہو چشم و علمشاہ کے
ظاہر ہوئے کتاب سحر مین سب حال تحریر تھا یہان سے ملکہ و علمشاہ کا بوقت شب نکل کر جانا
صبح کو صحرا مین پہونچنا علمشاہ و ملکہ مین باہم تقریر ہونا آخر ملکہ کا قمری بنکر علمشاہ کے ہمراہ ہونا علمشاہ
کا پاس عنطاق گجکلاہ کے موافق اُسکے طلب کے جانا عنطاق کا قمری کو پسند کرنا علمشاہ سے
طلب کرنا انکا انکار کرنا اُسکے سامنے رموز جادو کا باز سحر بھیجکر قمری کو اُٹھوا منگانا علمشاہ کا برہم
ہوکر مقابلہ کرنا بارگاہ مین چند سردارون کا ہاتھ سے علمشاہ کے مارا جانا پس [illegible] انکو
گرفتار رموز کا آکر سحر بیکار کرنا علمشاہ کا اسیر ہو جانا عنطاق کا علمشاہ کو قید کرنا اور حکم قتل دینا اُسکے
بھانجے تنجیر کا یہ خبر پاکر شب کو آکر رہا کر لیجانا اپنے قلعہ مین رکھنا مسلمان ہونا اور سب اہل قلعہ کو مسلمان
کرنا اور علاج علمشاہ کا کرنا سمک کا عیاری کرکے رموز سے قفس قمری کا حاصل کرنا اور پاس
علمشاہ کے لیکر پہونچ جانا دیوانہ کا اپنے عشق کا حال بیان کرنا علمشاہ کا اقرار کرنا کہ مین تیری معشوقہ
کو دلادونگا یہ حال عنطاق پر ظاہر ہونا کہ علمشاہ کو تنجیر دیوانہ تیرا بھانجہ شب کو رہا کر لیگیا ہی اسکا
یہ خبر پاکر ایک پہلوان کو مع سپاہ کے روانہ کرنا طرف علمشاہ و تنجیر کے مقابلہ ہونا افغان آدم خوار
کا علمشاہ کے ہاتھ سے زیر ہوکر مسلمان ہونا یہ سنکر خود عنطاق گجکلاہ کا لشکر کشی کرکے آنا اور اپنے
جنگ آورون کو نامے بھیجکر طلب کرنا سبکا آنا اور علمشاہ کا مع دیوانہ کے مقابلہ عنطاق مین بہ قصد
لڑائی قلعہ سے باہر نکل کر آنا دیوانے کے باپ مضراب گجکلاہ کا حسب طلب عنطاق کے آنا
اور سب حال ظاہر ہونا عنطاق سے برہم ہوکر مع اپنے لشکر کے الگ ہو جانا رموز جادو کا آکر
علمشاہ و دیوانے کو بذریعہ سحر کے اسیر کر لینا اور سب سردارون کو مضراب گجکلاہ و اُسکے [illegible]
اہل لشکر پر سحر کرنا آہو چشم کا یہ حال دیکھکر رموز سے آکر مقابلہ کرنا رموز کا خاک قبر جمشید کی
ڈالکر آہو چشم کو اسیر کر لینا اہل لشکر و اہل قلعہ پر سحر کرکے سب کو پتھر کا بنا دینا اور ابر سحر ان سب پر
لاکر رموز کا مع عنطاق و کل لشکر کے شہر مین آنا شنکال کے پاس نامہ روانہ کرنا خواجہ کا ملک الموت
کی عیاری کرکے شنکال سے جہانگیر وغیرہ کو لینا اور وہان سے عنطاقیہ مین آنا یہان پہچانا جانا
خواجہ کا بھی اسیر ہونا عنطاقیہ مین منادی ہونا کہ کل سب خداپرست قتل کیے جائینگے کل واقعات
[illegible] ایک سر مو فرق نہ تھا جو کہ گذرے ہین اور مین تحریر کرچکا ہون اس طور سے ظاہر ہوئے

کہ غزالہ موجود تھی یہ واقعات دیکھکر رنگ روزرد ہو گیا چہرہ متغیر ہو گیا ایک قسم کی گرد ملال چہرہ
پائی جانے لگی افسردگی ظاہر ہونے لگی اشک حسرت مثل دریا کے چشمہاے فتان سے جاری ہوئے
آہ سرد کے فقرے بھرنے لگی کف افسوس ملنے لگی بار بار زانو پیہا تھ مارنے لگی عجب کچھ حالت و
کیفیت ہو گئی ایک بار ہاے شاہزادہ عالمشاہ کہکر دل کو پکڑ لیا کشور دل پر فوج رنج و غم کی
چڑھائی ہوئی تاراجی اقلیم صبر و قرار کو سپاہ صدمہ و غم آئی دل سینہ بے کینہ مین مثل ماہی بے آب
کے تڑپنے لگا یہ جو ملکہ نے کہا کہ ہاے عالمشاہ ہاے تو سب اہل دربار کے کان کھڑے ہوئے ہر ایک
نے ملکہ غزالہ کی طرف دیکھا ملکہ کی عجیب حالت پائی دیکھا کہ مثل ابر نوبہار کے رو رہی ہو اور
بار بار کف افسوس مل رہی ہو جو ساحر تھے وہ تو بسبب پاس و لحاظ کے کچھ نہ دریافت کر سکے مگر لندھور
و مالک نے خصوصاً مالک اژدر نے کہا کہ اے ملکہ غزالہ یہ تمھاری کیا حالت ہو اور یہ تمنے ہاے کا نعرہ
کیسا کیا اور عالمشاہ کا نام کیون لیا یہ تو بیان کرو کہ کیا اسوقت کچھ شاہزادے کی یاد آئی ہم
اپنے دختر کی تمھاری یہ حالت دیکھکر اور اس نعرہ کی صدا سنکے ہمارے حواس جاتے رہے
کیا حالت ہو ملکہ غزالہ نے لندھور و مالک وغیرہ کی طرف متوجہ ہوکر کہا کہ اے جانشین حمزہ
داراے ہند و مالک اژدر مین کیا بیان کرون اگر بیان کرتی ہون تو عرصہ ہوتا ہو وہان خاتمہ ہو جائیگا
لہذا مین تو جاتی ہون آپ دونون صاحب لشکر سے ہوشیار رہین مین شاہزادہ کی کمک کر کے
ابھی آتی ہون مین ٹھہر نہین سکتی ہون لندھور وغیرہ نے کہا کہ اے ملکہ صاف صاف بیان کرو
کہ کیا واقعہ ہو ہمارے دل سینون مین بیقرار ہین اور یہ جو تمنے کہا کہ مین جاتی ہون اور شاہزادہ
کی کمک کر کے ابھی آتی ہون تو اس امر کا خیال رہے کہ یہ اولاد صاحبقران ہین انکو کسی کی کمک
درکار نہین ہو سواے خداوند کریم کے خصوصاً ساحرون کی کیونکہ ہم لوگ سحر ساحری کو برا جانتے
ہین اگر تم جاکر سحر کر کے کسی پہلوان یا بادشاہ کو قتل کرو گی اور شاہزادہ کو معلوم ہو جائیگا
تو بڑی خرابی ہو گی یقین ہو کہ وہ اپنے کو ہلاک کرین پس لازم یہ ہو کہ ہم سے بیان کرو کہ ہم جاکر
کمک کرین اول تو تم عورت ہو دوسرے ساحرہ یا ہمکو بھی ساتھ لیتی چلو غزالہ نے جواب دیا
کہ اگر ساحرون سے مقابلہ ہو اور کسی ساحر کے سحر مین مبتلا ہو گئے ہون تو اس حالت مین آپ
لوگ جاکر کیا بناے گا جو انکا انجام ہوا ہو وہی آپکا بھی ہو گا کیونکہ آپ لوگ سحر دفع

نہین ہین ہان اگر کسی پہلوان یا بادشاہ یا لشکر سے مقابلہ ہوتا تو آپ لوگون کا جانا بیکار تھا اسوقت
ایکی بھی کچھ ضرورت نہتھی وہ اکیلے کافی تھی تاہم مین آپ لوگون کو پہونچا دیتی جبکہ ساحرون سے مقابلہ
ہے اور وہ مبتلائے سحر ہین اور آنکے قتل کی فکر کیجاتی ہے تو ایسی حالت مین آپ لوگ جاکر کیا
بنائےگا ہان وہان تو ہم لوگونکا کام ہے لندھور نے جوابدیا کہ یہ سب درست ہے ہم اسوقت تک
تمکو نہ جانے دینگے جبوقت تک تم بالکل واقعہ نہ بیان کروگی ہم بھی تو آگاہ ہون کہ شاہزادہ
کس آفت مین مبتلا ہوا ہے کہ تم اسقدر بیقرار ہو یہ سنکے ملکہ غزالہ نے اول سے آخر تک سب حال بیان
کیا جو کہ کتاب سحر سے اسکو معلوم ہوا تھا اور کہا کہ کل صبح کو شاہزادہ مع ان سب لوگون کے قتل
کیا جائیگا جو کہ اُنکے شریک ہوئے تھے اور اُنکے ہمراہ اسیر ہوئے ہین پس میرا جانا بہت ضرور ہے مین
ابھی جہان تک ممکن ہوگا اپنے کو وہان پہونچا دونگی اور کل جب وہ برائے قتل میدان مین
لائے جائینگے سحر کرکے اوس ساحر کو قتل کردونگی کہ جس نے شاہزادہ کو اسیر سحر کیا ہے پس اب
مین جاتی ہون آپ لوگون کے لیے جاتے مین بہت دقت ہے آپ لوگ یہان تشریف رکھین
اور لشکر سے خبردار رہین کیونکہ آپ کے مقابلہ مین لشکر حریف اُترا ہوا ہے ایسا نہ ہو کہ آپ کی
عدم موجودگی مین کوئی لشکر پر آفت آئے کہ جو کہ صاحبقران سے ندامت دلائے یہان آپ
لوگون کا موجود ہونا بہت ضرور ہے کہ غیر ساحرون سے مقابلہ ہے میری کوئی امر ضرورت نہین ہے جب
یہ غزالہ نے کہا اور سب کو معلوم ہوا کہ علمشاہ کو اس طور سے ساحرون نے اسیر کرلیا اور غزالہ
برائے کمک جاتی ہے لندھور وغیرہ نے کہا کہ ملکہ بسم اللہ کرو اب دیر نہ کرو خداوند کریم تمکو بہت
وقت پر پہونچائے اور صاحبقران سے ہم سبکو اور تمکو سرخرو کرے اور تمھاری مراد بر لائے
جاؤ سپرد خداوند کریم کیا ملکہ غزالہ یہ سنکے اپنے مقام سے اُٹھی اسکا اُٹھنا تھا کہ ملکہ گوہر آرا
و ملکہ تہمانہ و ملکہ طاؤس و آفت جادو و سیران جادو جو جو ساحر زیر دست تھے ملکہ کے
اُٹھتے ہی اپنے اپنے مقام سے اُٹھے ملکہ نے انکی طرف دیکھکر کہا کہ کیون تھے ابھی اور بلکہ برخاست
ہونے کا وقت نہین دلدار سے ہند تشریف فرما ہین اور مین تو بضرورت جاتی ہون آپ لوگ
ابھی تشریف رکھین ان سب نے جوابدیا کہ ہم بھی آپکے ہمراہ چلین گے کیونکہ ساحرون سے
مقابلہ ہے ملکہ نے جواب دیا کہ یہ لونڈی آپکی کافی ہے آپ لوگون کے تکلیف فرمانے کی کوئی

ضرورت نہین ہی آپ لوگ کیون تکلیف کرین اُن سب نے جواب دیا کہ ہم لوگ ضرور آپکے ہمراہ
چلینگے اسمین چند سبب ہین اول تو یہ ہی کہ ہمارا آقا و مالک مبتلاے سحر ہی اور کفار اُسکی جان
کے درپے ہین پس ہم سبکو لازم ہی کہ آقا کے قدمون پر اپنی جانون کو نثار کرین جہان اُنکا پسینہ گرے
وہان اپنا خون گرائین کیونکہ پہلے وہی یہان تشریف لائے تھے ہم انھین کے سبب سے ایمان لائے
ہین انھون نے ہمکو راہ راست دکھائی اور راہ ضلالت سے نکال کر راہ راست پر لائے اور شمع
ہدایت پر پہونچایا پھر ہم کیونکر نہ جا کر اپنی جانین نثار کرین دوسرے آپ ہماری افسر و مالک
جان ہین اور ہم آپکے ہمراہ ہین یہ تو ہم سے کبھی نہوگا ہم یہ خیال کرتے ہین کہ اگر ہم کام بھی آئین
ایسے وقت مین تو ہماری سعادت ہی تیسرے یہ کہ ساحرون سے مقابلہ ہی ذرا حضور ہمارے
بھی سحر کا امتحان کرین کہ ہمنے جو اپنی عمر اس فن کے حاصل کرنے مین صرف کی ہی تو کچھ حاصل
ہوا یا نہین چوتھے ہم یہان رہ کر کیا کرین کیونکہ اگر یہان مقابلہ بھی ہوا تو پہلوانون مین ہوگا کوئی
ساحرون سے مقابلہ نہین ہی نہ لشکر ساحران یہان موجود ہی جو ہم لوگون کے قیام کرنے کی بھی
ضرورت ہو ہم لوگ یہان بالکل بیکار ہین آپکے ہمراہ چلکر ساحرون سے مقابلہ کرینگے اگر انکے
ہاتھ سے مارے گئے تو مرتبہ شہادت ملا اگر انکو قتل کیا تو سعادت عقبی حاصل ہوئی اور غازی
کہلائے یہان رہ کر ان دونون امرون سے باز رہتے ہین کسی قسم کا شرف نہ ملیگا بس
آپ ہمکو نہ منع فرمائین اپنے ہمراہ لے چلین جب اُن سب نے اس طور سے کہا تو ملکہ غزالہ
مجبور ہوئی جواب دیا کہ آپ لوگون کو اختیار ہی گو کوئی ضرورت نہ تھی مگر آپ لوگون کی خوشی
یہ ہی تو مین منع نہین کر سکتی ہون یہ سن کے ہر ایک نے لنڈھور و مالک کو سلام کیا اور ملکہ غزالہ
کے ہمراہ بیرون بارگاہ آئے یہ خبر لشکر مین ساحرون کے پھیل گئی کہ ملکہ غزالہ کسی طرف کو تنہا
لیجاتی ہین کہین شاہزادہ علمشاہ سحر مین مبتلا ہوئے ہین سب اہل لشکر نے آکر گھیر لیا کہ ہم بھی ہمراہ
چلینگے ملکہ نے اُن سب سے فرمایا کہ تم لوگون کی کیا ضرورت ہی وہان لشکر و سپاہ کی حاجت
نہین ہی ہمین سب کافی ہین تم لوگ بیکار کیون زحمت کرو تم یہان رہو ہم بہت جلد واپس آتے
ہین وہ لوگ خاموش ہو رہے ملکہ غزالہ اُن سب کو منع کرکے بیرون لشکر آئین اور بیرون لشکر زمین
سے خاک اُٹھا کر ہر ایک نے اسیر اسم سحر دم کر کے اپنے شانون پر ملی کہ پر پیدا ہوئے یہ سب کے

سب ساحر اور ڈگر طرف خنطاقیہ سے روانہ ہوئے کہ انکا حال وقت پر تحریر ہوگا راوی بیان کرتا ہے
کہ اب لشکر مین سوا سے اہل لشکر کے کوئی ساحران زبردست سے نہین رہا سب ہمراہ ملکہ غزالہ کے
گئے ہین ہان ساحرون کا لشکر ہو جو کہ ایسے ساحر ہین کہ جو کسی ساحر زبردست سے مقابلہ کرسکین
ان سبکو تو راوی راہ مین چھوڑتا ہی لشکر کا حال تحریر ہوتا ہی کہ بعد جانے ملکہ غزالہ کے لندھور
وغیرہ نے دربار برخاست کیا مگر سب مغموم و رنجور ہین اور یہ خیال ہی کہ دیکھئے ان سب کے
ہو پہنچنے تک علمشاہ کو وہ لوگ زندہ بھی رکھتے ہین یہان لشکر اسلام و سرداران اسلام تو اس
رنج و صدمہ مین مبتلا ہین فہان قلعہ مین اخلاق کا زخم کسیقدر اچھا ہوا اور اب اسکی حالت
یہ ہوئی کہ یہ اُٹھنے بیٹھنے لگا بلکہ چند قدم اُٹھکر ٹہلنے لگا اب اسکا دربار بھی ہونے لگا ایک
دن کا ذکر ہی کہ اسکا دربار آراستہ ہی کہ اسکو خیال آیا کہ بھائی صاحب تو قتل ہوئے عیار کے
ہاتھ سے مین نے مقابلہ کیا مین مجروح ہوا یہ لوگ بہت زبردست ہین ان سے کوئی مقابلہ
نہین کرسکتا ہی اگر مین اچھا بھی ہوگیا تو بھی ان لوگون سے نہین لڑسکتا ہون نہ میرے
پاس کوئی سردار و پہلوان ہی جو ان سے مقابلہ کرسکے نہ اسقدر لشکر ہی پس کیا تدبیر کرون اگر
گردو غا کرتا ہون تو انکے لشکر مین عیار موجود ہین انکے سبب سے یہ تدبیر بھی میری پیش
جا لیگی کیا تدبیر کرون گو میرا لشکر مقابلہ مین اُترا ہوا ہی مگر مین کیا کرسکتا ہون اتنا عرصہ
جو ہوا صرف اس سبب سے ہوا کہ مین مجروح تھا چونکہ وہ لوگ بہادر ہین بہادرون کا
طریقہ ہی کہ جب تک افسر خواہ بادشاہ مجروح ہوا چھا نہولی اسوقت تک آئے اہل
لشکر سے مقابلہ نہین کرتے ہین پس میرے مجروح ہونے سے وہ لوگ مجبور ہوگئے نہین تو ابتک
وہ خاتمہ کرچکے ہوتے اتنے دنون بھی جان اس سبب سے بچی مگر اب کوئی صورت جان بچنے
کی نظر نہین آتی ہی کیا تدارک کیا جائے اخلاق یہ خیال دل مین کر رہا تھا اور دل سے کہہ رہا
تھا کہ سوائے اس تدبیر کے کہ مین جاکر انکی اطاعت کرون اور انکا دین و مذہب اختیار کرون
یہ تو صورت ہی کہ جان بچے ورنہ محال ہی اس امر کو دل گوارا نہین کرتا ہی ایسے ایسے خیال دل
سے کر رہا تھا چند سردار حاضر تھے اور بہت سے زیر کوہ لشکر لیے ہوئے اُترے تھے لوگ تو
وہ لوگ قزاق پیشہ ہین انکے پاس نہ تو اسقدر لشکر ہی نہ سپاہ نہ سردار تاہم قریب جا لیکیا یہ شخص

گے لشکر ہے اسیقدر اُسکے افسر بھی ہیں کچھ اسکے پاس ہیں کچھ لشکر میں ہیں یہ بیٹھا ہوا ایسے منصوبے
دل سے کر رہا تھا کہ جوڑی ہرکاروں کی آکر حاضر ہوئی مجرا کر کے عرض کرنے لگے ہم لشکر اسلام میں
برائے خبر گیری گئے ہوئے تھے وہاں موجود تھے کہ ہم نے دیکھا کہ جسقدر ساحر زبردست لشکر اسلام میں
تھے وہ بیکے سب لندھور وغیرہ سے رخصت ہو کر ایک سمت کو روانہ ہوئے سوائے ان ساحران
کے کہ جو لشکری ہیں کوئی افسر اعلے و زبردست نہ رہا سب اُس طرف کو چلے گئے ہاں غیر ساحر لوگ
میں سے کوئی نہیں گیا یہ جو ہمنے دیکھا تو دریافت کیا معلوم ہوا کہ پسر حمزہ علمشاہ لشکر سے کہ
تنہا کسی طرف نکل گیا تھا لیکن اُس سے اور ساحروں سے مقابلہ ہوا ساحروں نے سحر کر کے
اسیر کر لیا اب اُسکو قتل کرتے ہیں یہ سب اُسکے رہا کرنے کو گئے ہیں یہ سنکے ہمنے دریافت
کیا کہ کیا یہ لوگ سحر نہیں جانتے ہیں جو ساحران نے انکو اسیر کر لیا معلوم ہوا کہ یہ سحر کو کفر اور
ساحر کو کافر جانتے ہیں اور سوائے حمزہ کے کہ وہ مالک اسم اعظم ہیں انپر تو سحر اثر نہیں کرتا ہے
باقی جسقدر پسران حمزہ و نبیران حمزہ یا پانچ پانسو چھپن سردار و اہل لشکر ہیں ان سب پر سحر
تاثیر کرتا ہے ایک ادنا ساحر سب کو اسیر کر سکتا ہے اکثر اوقات ایسا ہوا ہے کہ تمام لشکر مبتلاے
سحر ہوا ہے یا تو عیاروں نے عیاری کر کے اُصل ساحر کو قتل کیا ہے یا کسی ساحر زبردست نے
آکر جو کہ شریک حمزہ ہے اُسکو قتل یا حمزہ نے بسبب اسم اعظم کے اُسکو قتل کر کے ان سبکو
رہا کیا ہے ساحروں سے یہ لوگ بسبب نہ جاننے سحر کے مقابلہ نہیں کر سکتے ہیں صرف شجاعت
و بہادری و نامردی کے خیال سے ساحروں کے مقابلہ سے بھاگتے بھی نہیں ہیں یہ جو ہمکو
معلوم ہوا اور ہمنے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ ساحران زبردست لشکر سے چلے گئے اب
سوائے سرداران غیر ساحر و جانشینان حمزہ کے کوئی ساحر زبردست لشکر میں نہیں رہا
ہاں جو لشکر میں ہیں وہ ایسے ساحر نہیں ہیں کہ کسی ساحر زبردست سے مقابلہ کر سکیں رہا لشکر
غیر ساحران وہ تو ساحر کے مقابلہ میں بیکار ہیں ہمنے خیال کیا کہ چلکر حضور کو اس واقعہ سے آگاہ
کریں شاید کوئی ساحر زبردست حضور کا ملاقاتی ہو حضور اُسکو طلب کر کے ان لوگوں کا
خاتمہ کریں کیونکہ اسوقت میں نہ کوئی ساحر زبردست لشکر میں ہے نہ عمرو عیار جو کہ
قاتل ساحران مشہور ہے وہ ہے نہ حمزہ ہے ضرور حضور کے حسب دلخواہ کام ہو گا ایسے وقت

بہتر پھر کوئی وقت ہاتھ نہ آئیگا کیونکہ دوسرے بلا دفع ہوجاتی ہے ہم غلامون کو بخوبی معلوم ہے کہ
نہ تو حضور ان لوگون سے لڑ سکتے ہین نہ لشکر حضور مین کوئی ایسا سردار ہے جو آپ سے مقابلہ
کرے سوائے شکست کھانے کے کوئی دوسری صورت مقابلہ کرنے مین نظر نہین آتی ہے ہان البتہ
اگر وے حضور زندہ ہوتے تو وہ ان سب کو ضرور قتل کرتے کیونکہ انکا مثل و نظیر نہ تھا مگر وہ تو
عیار کے ہاتھ سے مارے گئے ہم سب کے نزدیک اس تدبیر سے کوئی بہتر تدبیر نہین ہے نہ ایسا ایسا
وقت ملیگا ہمنے حضور کو آگاہ کردیا اب حضور کو اختیار ہے ہم غلام بشرط خدمت بجالائے یہ
جو ان ہرکارون نے بیان کیا جسقدر سردار وہان موجود تھے یہ سن کے کہنے لگے کہ خداوند
یہ ہرکارے بجا عرض کرتے ہین واقعی امر یہ ہے کہ ہم اپنے مین سے کسی مین اسقدر جرأت و طاقت
بہت نہین پاتے ہین کہ ان سے لڑسکین نہ اسقدر لشکر رکھتے ہین نہ حضور کو ہم ایسا جانتے ہین
خطا معاف ہو کہ حضور ان سے مقابلہ کرسکین پس کون سی صورت ہے بہتری کی سوائے اطاعت کے
اطاعت کو دل گوارا نہین کرتا ہے ان لوگون کے ساتھ مکر و فریب کرنا چاہیئے اور یہ لوگ جب سے
ظاہر ہوئے یا عاجز ہوئے مکر و فریب کے اور کسی صورت سے نہین عاجز ہوئے اب تک کوئی
ان سے سرمیدان نہین سر بر ہوا نہ ان پر غالب آیا یہی سب پر غالب آئے بڑے بڑے
پہلوانون نے مقابلہ کیا انجام کو یہی لوگ غالب رہے وہ مغلوب ہوا بڑے بڑے بادشاہ کہ جو کروڑ لشکر
رکھتے تھے وہ بھی مغلوب ہوئے ہرگز کوئی غالب نہ ہوسکا ہان فریب و دغا سے غالب آیا
انکو بھی یہی لازم ہے کہ انکے ساتھ فریب و دغا فرمایئے کسی ساحر زبردست کو طلب کرکے انکا
خاتمہ انکے ہاتھ سے کرائیے سردارون نے جو یہ کہا اخلاق شاہ نے جواب دیا کہ مین خود اپنے
دل مین یہی خیال کررہا تھا اور اسوقت اسی فکر مین مبتلا تھا کہ کیا تدبیر کرون جو ان پر
غالب آؤن کیونکہ نہ اپنے مین انکے مقابلہ کی طاقت و قوت پاتا ہون نہ تم لوگون مین
نہ اسقدر لشکر رکھتا ہون یہ خیال کیا تھا کہ مکر و دغا کرون تو یہ خیال ہوا کہ عیار موجود
ہین انکی موجودگی مین کوئی فریب و دغا کام نہ آئیگا سوائے اطاعت کے کوئی صورت بہتری کی
نظر نہ آتی تھی اسکو دل گوارا نہ کرتا تھا بڑی دیر سے اسی فکر و تردد مین مبتلا تھا کہ ان ہرکارون
نے اگر یہ خبر دی خداوند عجائب نے یہ ایک تدبیر اپنی قدرت کاملہ سے پیدا کردی اور ہم بھی

کمک کی اور ہم سب کو ہلاک ہونے اور اطاعت کرنے اور اپنا مذہب آبائی ترک کرنے سے بچایا
بڑی فکر تو اس امر کی تھی کہ اطاعت بھی کی تو یہ امر ضرور ہوگا کہ خدا سے نادیدہ کو سجدہ کرین یہ دل
گوارا نہ کرتا تھا اس سے تو مرنا بہتر تھا مگر یہ قدرت خداوند سے صورت نکل آئی اب مین
فکر کرتا ہون اور ذہن کو دوڑاتا ہون اور خیال کرتا ہون کہ میرے ملاقاتیون مین سے کو جو
مجھے دعوی محبت و الفت ہی اور وہ مجھ سے دعوی الفت کرتے ہین اور اکثر انکا اور میرا محبت
کے بارے مین امتحان بھی ہوچکا ہی وہ میرے ساتھ اور مین انکے ساتھ پختہ نکلا ہون جو کہ ایک
روح اور گیتی قالب مین جن سے عزیزون سے زیادہ ربط ہی جن پر یہ گمان ہی کہ اگر وقت پڑے
تو وہ اپنی جان کو عزیز نہ کرین سینہ پر خون گرادین اونمین کوئی ساحر بھی ہی کہ جس سے یہ امید ہو
کہ مین اسکو برائے طلب کرون وہ فوراً میری مصیبت اور مجکو آفت مین مبتلا سنکے میری کمک
کرے اور یہ میرا راز کسی پر ظاہر نہ کرے اگر انمین کوئی نکلا تو مین امید کرتا ہون کہ اگر انمین کوئی
ساحر نکلا اور مین نے اسکو اس حال سے آگاہ کیا وہ فوراً میری یہ حالت سُنکے آئیگا اور جہان تک
ہوگا میری کمک کریگا لور میرا راز افشا نہ کریگا کیونکہ مجکو ان لوگون سے بڑی بڑی امید ہی انکو
مجھ سے یہ کہکر اخلاق خیال کرنے لگا اپنے دوستون کو کہ جنکی ذات سے اُسکو بڑی بڑی
امید تھی ہر امر کی اُسکو ان سے توقع تھی فکر کرتے کرتے اسکو یاد آیا کہ تیرا بہت بڑا دوست
ایک ساحر زبردست ہی کہ جسکے تو اکثر کام آیا ہی اور تیری اُسکے اول درجہ کی محبت ہی کبھی تیرے
لور اُسکے رنج بھی نہین ہوا ہی اُسنے مجھ سے اکثر کہا ہی کہ بھائی اخلاق اگر خدا نخواستہ تیر
کوئی دقت پڑے اور تم مجکو خبر کرو تو ہماری محبت کا حال تمپر کھلے مین تمھارا کیسا دوست ہون
امتحان کرواے اخلاق تیرے اور اُسکے ٹوپی بدلی گئی ہم اور وہ دونون دودھ شریک بھائی
بھی مین اُس سے بڑھ کر کوئی تیرا دوست نہین ہی اور وہ ساحر زبردست بھی ہی کہ اسکا اسوقت
کوئی جواب دینے والا نہین ہی اُسنے چاہ بابل مین جاکر ہاروت و ماروت سے سحر حاصل کیا ہی
اور برسون ساحران ظلمات کی خدمت کی ہی جب مین نے اُس سے اکثر کہا کہ ای بھائی تم یہ جو
سحر حاصل کرتے ہو تو یہ کس کام کا ہی وہ یہ جواب دیتا تھا کہ اسکا حال اُسوقت کھلے گا جب
کوئی وقت تمپر پڑے گا یا میرے اوپر خدا نخواستہ اُسوقت اس سحر کا مزا دیکھنا کہ اسکے

کیا کام نکلتا ہی ایسے وقت مین اسکو آگاہ کرنا ضرور ہی اگر اسکو خبر ہو گئی تو وہ ضرور آکر میری کمک
کریگا اور ان خدا پرستون کا فیصلا کریگا اس سے بڑھکر اس کام کے لیے کوئی دوسرا شخص نہین ہی
یہ خیال دل مین کرکے اور تجویز کرکے اخلاق اچھل پڑا چہرہ اسکا سرخ ہو گیا بیساختہ منہ سے نکلگیا
کہ وہ مارا اب یہ خدا پرست میرے ہاتھ سے بچکر کہان جاتے ہین دیکھو تو کیسی سزا دیتا ہون اگر
ایک ایک کو چن چن کر نہ قتل کیا مثل سگ و خوک کے تو اپنا نام اخلاق نہ رکھا اور اپنے بھائی
کے خون کا ان سے عیوض نہ لیا تو کچھ کام نہ کیا ان سب کو اس طور سے قتل کرون گا کہ انکے
حال پر ماہیان دریا و مرغان ہوا رحم کھائین اور مجکو ترس نہ آئے یہ جو اسنے کہا جو لوگ کہ اسوقت
اسکے پاس موجود تھے یہ اسکی حالت دیکھکر اور اسکو خوش پاکر کہنے لگے کہ کیون حضور کیا کسیکو
تجویز کر لیا جو اسوقت اسقدر چہرہ پر بشاشت و آثار خوشی ظاہر ہوئے کیا کوئی تدبیر ذہن مین آگئی
اگر ایسا ہو تو ہم غلامون سے بھی بیان فرمائیے تاکہ ہم بھی خوش ہون اور جو رنج و غم دل مین ہی
اسکو آب خوشی سے دھوکر برطرف کرین اور گرد رنج و ملال کو دفع کرین دل رنجور و مغموم کو مسرور
کرین کیونکہ خوشی تو ہمارے مقدر سے اٹھ گئی ہی اس طور سے جو ان لوگون نے کہا اخلاق نے
انکو [illegible]ت و انعام دیکر رخصت کیا اسکے بعد ان لوگون سے کہا کہ یہ بات راز کی ہی مین تم سبکو
اپنا ہی دیانت دار خیال کرتا ہون جو تم سے مین اپنا راز بیان کرتا ہون یہ کسی پر ظاہر نہ ہو انھون نے
اقرار کیا کہ ہم سب آپسے بقسم کے عرض کرتے ہین کہ ہم آپکا راز کسی سے ظاہر نہ کرینگے آپ اطمینان
رکھین اسوقت اخلاق نے ان سے کہا کہ آگاہ ہو کہ میرا ایک دوست ہی کہ جسکا نام قرناطیس جادو
ہی کہ وہ قرناطیس پر رہتا ہی اسپر اسنے ایک باغیچہ بہت مختصر بنوایا ہی اور اس پہاڑ کو اپنے نام سے
آباد کیا ہی وہ وہان رہتا ہی بہت بڑا ساحر زبردست ہی کہ آج اسکا سحر و ساحری مین مثل و نظیر نہین
ہی اپنے وقت کا سامری و جمشید ہی افراسیاب جادو بادشاہ طلسم ہوشربا کا مدتون مصاحب
رہا ہی جو کہ خداوند ساحران کہلاتا تھا یہ اسکی آنکھین دیکھے ہوئے ہی میرے اسکے بڑی ملاقات ہی
بلکہ قول بدلی گئی ہی ہم وہ دودھ شریک بھائی ہین مین نے اکثر مقام پر اسکی مدد کی ہی اور بڑے بڑے
کام میری ذات سے اسکے حل ہوئے ہین اسنے اکثر مجھ سے کہا ہی کہ جب تمپر یا تمہارے بھائی پر کوئی
وقت سخت پڑے مجکو آگاہ کرنا مین اسکی تدبیر کر دون گا ای بھائی یہ نہ خیال کرنا کہ مین تمہارا برا چاہتا ہون

اور برائی کا خواستگار ہون بلکہ یہ امر ہی کہ زمانہ یکسان نہین رہتا ہی مصیبت و راحت سب کے ساتھ
دشمن و دوست سب کے ہین مجھکو میرا علم خبر دیتا ہی کہ ایک زمانہ ایسا آئیگا تم ایک مصیبت سخت مین
مبتلا ہوگے اگر ایسا ہو تو ضرور مجھکو آگاہ کرنا اول تو خداوند ایسا کرین کہ وقت آئے ہی نہین شاید
زمانہ کی گردش سے آئے تو ہمکو ضرور آگاہ کرنا پس جب تم لوگون نے اور ہرکارون نے یہ خبر
کی اور یہ کہا کہ کوئی دوست آپکا ساحر ہو تو اسکو طلب فرماکر ان خداپرستون کا خاتمہ کرایئے مین نے
جو خیال کیا تو کسیکو دوستون مین سے ساحر نہ پایا بہت فکرمند تھا کہ فورا جیسے کسی نے کان مین
کہدیا کہ قرناطیس جادو اپنے دوست صادق و محب وافق کو اس حال سے آگاہ کرو اسکا خیال
آنا تھا کہ انکا قول و اقرار بھی یاد آگیا مگر ایک امر کا خیال ہی کہ عرصہ ہوا کہ نہ تو وہ میرے پاس آئے نہ مین
بسبب چند در چند ضرورتون کے انکے پاس گیا برس دن ہوا ہی کہ میرے انکے ملاقات نہین ہوئی
نہ انکو میری حالت سے آگاہی ہی نہ مجھکو انکی حالت سے کچھ خبر خیریت معلوم ہی نہین ہی کہ وہ کیسے
ہین اور انکا مزاج کیسا ہی اپنے مقام پر ہین یا نہین خیر مین انکو ایک نامہ تحریر کرتا ہون انمین اپنی
کل حالت تحریر کرتا ہون اور طلب کرتا ہون اگر وہ اپنے مقام پر تشریف رکھتے ہونگے اور تندرست
ہونگے تو فورا تشریف لائینگے گو برس دن سے ملاقات نہین ہوئی ہی مگر پھر بھی وہ نامہ
دیکھتے ہی فورا آئینگے اور ان سبکو قتل و غارت کرینگے ان سب نے یہ سنکے عرض کیا کہ پھر حضور
جلد نامہ تحریر کرکے روانہ کرین تاخیر نہ فرمائین راوی بیان کرتا ہی کہ کوہ بلور سے ایک سو میل کے
فاصلہ پر ایک پہاڑ ہی کہ اسکا نام کوہ قرناطیس ہی اسپر ایک ساحر رہتا ہی کہ اسکا نام قرناطیس جادو
ہی واقعی اپنے وقت کا سامری و جمشید ہی اگر اسوقت مین سامری و جمشید بھی ہوتے تو اسکے سامنے
طفل مکتب تھے یہ حرامزادہ مدت تک افراسیاب جادو کا مصاحب رہا ہی اس سے بہت
سحر حاصل کیے ہین جب طلسم ہوشربا برباد ہوا اور سب وہان سے بھاگے تو یہ یہان آکر مقیم ہوا
سامری مین زبردست مادہ جادوگری اسکو بہت ہی اخلاق کا بہت بڑا دوست ہی اسنے اکثر اخلاق
سے کہا ہی کہ جب تم پر کوئی وقت سخت پڑے تو تم مجھکو آگاہ کرنا مین تمھاری کمک کرونگا اس نطفہ حرام
کا طریقہ کیا ہی کہ پہاڑ پر رہتا ہی خوبصورت خوبصورت لڑکیون کو سحر سے اٹھا لاتا ہی اپنے سحر
زیر کرکے ان سے اپنا کام دل حاصل کرتا ہی رات دن عیش و عشرت مین بسر کرتا ہی دوسرا امر جو

ہی کبھی فاعل ہوتا ہی کبھی مفعول اخلاق سے یہی سبب زیادہ تر دوستی کا ہی کہ جب یہ جوان
تھا تو وہ اسکو بھی اپنے کام مین لا چکا ہی اور بہت مزا اسکو اُس سے ملا ہی یہ اُسکا معشوق ہی وہ
اُسکا معشوق ہی وہ اُسکا بلکہ اب بھی جب کبھی ملاقات ہو جاتی ہی تو دونون باہم عیش کرتے ہین یہی
زیادہ تر سبب دوستی اور ملاقات کا ہی چنانچہ اخلاق نے اُسی کا ذکر کیا اور اب اُسی کو نامہ تحریر کرتا ہی
وہ حرامزادہ اُسی کو ہ یہ رہتا ہی چونکہ عیش پسند ہی اس سبب سے رات دن جوان جوان عورتون و
لڑکون سے صحبت رہتی ہی شب بھر عورتون کے ساتھ مشغول عیش رہتا ہی اور دن بھر لڑکون کے
ہمراہ اسی سبب سے اسکو فرصت نہین ہوتی ہی جو یہ کسی طرف کا خیال کرے اسکو اسی کام سے مہلت
نہین ہی کہ وہ کسی کی ملاقات کو جا سکے یا اُسکی کوئی ملاقات کو آسکے یا وہ یہ خیال کرے کہ کون کتنے دن
سے نہین آیا سوا اُسکو عیش کے دوسری فکر نہین ہی ہان جب کبھی تنہا ہوا تو کچھ خیال اخلاق
کا آیا اُسکے دیکھنے کو دل چاہا پھر اُسکے ملازم کسی نہ کسی لڑکی جوان کو لے آئے وہ اُس سے مصروف ہو گیا
خیال برطرف ہو گیا یہ تو عیش مین مصروف رہتا ہی راوی نے بیان کیا ہی کہ اخلاق نے قلم دوات
طلب کرکے نامہ تحریر کرنا شروع کیا پہلے تو تعریف خداوند عجائب کی تحریر کی اُسکے بعد یہ القاب
تحریر کیا کہ ای برادر مہربان و ای قوت بازو سے مستمندان گل گلزار گلشن ساحری ثمر نہال
افعا جادوگری غنچہ حدیقہ افسون گری یادگار جمشید و سامری شہنشاہ ساحران زمان زاد لطفہ بعد ملوب
ما کہ معلوم ہو کہ ایک مدت مدید سے آپکی خبر خیریت اس حقیر سراپا التقصیر کو نہین معلوم ہوئی ہی
کہ مزاج مبارک کیسا ہی کہ نہ آپ خود تشریف لائے نہ مجھکو اپنی خدمت مین یاد فرمایا مین تا تحریر
عریضہ ہذا خیریت سے ہون خلاصہ تحریر یہ ہی کہ مین بہ سبب چند در چند کامون کے حاضر خدمت
اقدس نہ ہو سکا لہذا بذریعہ تحریر ہذا کے عرض پرداز ہون کہ آپ اپنی خیریت مزاج سے مجھکو آگاہ فرمایئے
تا کہ دل مضطر کو تسکین حاصل ہو یہ جو بسبب نہ پانے خبر خیریت کے مثل ماہی بی آب کے بیقرار
ہو رہا ہی اسکو قرار آئے مین خود حاضر خدمت والا ہوتا مگر ایک ایسے کام اور ایسی مصیبت وقت
مین مبتلا ہون کہ ایک قدم یہان سے ہٹ نہین سکتا ہون آپ نے وعدہ اکثر فرمایا تھا کہ جب
کوئی مصیبت سخت مین تو مبتلا ہوتا تو ہمکو آگاہ کرنا ہم تیری اسوقت مین کمک کرینگے تو وہ وقت
اب آیا ہی کہ ایک آفت تازہ مین مین چند دن سے مبتلا ہوا ہون حسب وعدہ میری کمک فرمایئے

اور تشریف لاکر اس بلا کو میرے اوپر سے دفع فرمائیے کیونکہ اسوقت سے بڑھکر کوئی وقت کٹن نہ ہوگا کہ اسوقت مین کمک فرمایئے گا یہ وہ وقت ہو کہ جان بھی جاتی ہو اور ایمان بھی ایک دشمن سخت نے آکر گھیر لیا ہو بھائی صاحب یعنے اشفاق کو قتل کیا مین بھی مجروح ہوا اب مین اپنے مین ایسی طاقت و قوت نہین پاتا ہون نہ میرے پاس اسقدر لشکر ہو نہ کوئی سردار یا پہلوان ہو جو اُن لوگون سے مقابلہ کرے سوائے جان جانے کے کوئی اور صورت نظر نہین آتی ہو وہ مصیبت اور بلا یہ ہو کہ حمزہ صاحبقران برائے فتح طلسم ادھر کو آئے تھے اتفاق سے انکا گذر ادھر کو ہوا اُن سے مقابلہ ہوا اُنکے عیار نے عیاری کرکے اشفاق کو قتل کیا گو اُنھون نے یہ خبر پاکر عیار کو نکالدیا میرے اُنکے مقابلہ کی نوبت آئی مین زخمی ہوا جب سے اب تک اُنکا لشکر مجکو گھیرے ہوئے پڑا ہو آجکل نہ حمزہ ہو لشکر مین نہ کوئی ساحر ہو مگر اسپر بھی وہ لوگ ایسے زبردست مین کہ جرأت نہین پڑتی ہو کہ اُنسے مقابلہ کرون وہ یہ کہتے ہین کہ یا تو مقابلہ کرو یا دین اسلام قبول کرو مین اپنے مین نہ مقابلہ کی جرأت پاتا ہون نہ یہ دل گوارا کرتا ہو کہ اُنکا تابع ہوکر اُنکی اطاعت کرون اور اپنا دین آبائی ترک کرکے دین اسلام اختیار کرون اس آفت مین مبتلا ہون کہ خدا پرست گھیرے ہوئے ہین نکلنے کی مہلت نہین ہو کہ آپکے پاس آؤن اور آپکو اس حال سے آگاہ کرون برادر اشفاق کا جنازہ صدمہ پورے طور سے اُنکے مرنے کا بھی سامان نہ کرنے پائے عزیزون کو بھی نہ خبر کرسکے بڑے تعجب کی بات ہو کہ جسکا آپ ایسا دوست و شفیق و مہربان ہو وہ اس آفت مین مبتلا ہو دشمنون کے ہاتھ سے عاجز و پریشان ہو اور کوئی صورت اُسکے مفر کی نظر نہ آئے لہذا جب مین نے دیکھا کہ کوئی صورت مفر کی نہین ہو نہ اسقدر مہلت ملتی ہو کہ آپکی خدمت مین حاضر ہوکر آپکو اس حال سے آگاہ کرون بذریعہ عریضہ ہذا اسکے آپکو خبر کی کہ آپ تشریف لاکر مجکو اس بلا سے نجات دین آپکی مہربانی و رہنمائی سے بعید نہ ہوگا بموجب مصرعہ ع کرم نمائے و فرود آکہ خانہ خانۂ تست گستاخ و دست بستہ عرض کرتا ہون الہ میری کمک فرمائیے و اگر اپنی تشریف آوری مین تاخیر فرمائیے گا تو پھر مجکو زندہ نہ پائیگا جناب من دین و مذہب کا معاملہ ہو مین کوئی ملک و مال کے لیے نہین لڑتا ہون اسمین آپکو میری کمک مقدم ہو پس ایسے تو مجکو ایک قسم کا نیاز حاصل ہو اور اپنی مختصر تحریر کو بت

تصور فرمایئے زیادہ مہلت نہین ہو کہ کل حال تحریر کرون جب تشریف لایئے گا تو زبانی عرض کرونگا
راوی بیان کرتا ہو کہ اخلاق نے کل واقعات جو لشکر اسلام سے گذرے تھے اور جس طور سے
جنگ و پیکار ہوئی تھی اور دیوانے کا حال سب تحریر کر دیا جو کہ منشی احمد حسین صاحب اپنے
اجزا مین تحریر کر چکے ہین سب تحریر کر دیا مین نے بسبب طول کے نہین تحریر کیا جب نامہ لکھکر
تیار کر چکا ایک مرتبہ اپنے وزیر سے کہا کہ یہ نامہ کسی سانڈنی سوار کو دیکر حکم دے کہدو کہ وہ یہ نامہ
لیکر بہت جلد کوہ قرناطیس کی طرف جائے اور قرناطیس جادو کو دیکر اسکا جواب بہت جلد
حاصل کر کے لائے ہم جواب کے منتظر ہین کہ جواب نامہ آئی تو اُسکے موافق بندوبست کرین وزیر
نے اسوقت ایک سانڈنی سوار کو نامہ دیکر طرف کوہ قرناطیس کے روانہ کیا اور جو کچھ اخلاق
نے کہا تھا وہ اُس سوار سے کہا اور یہ بھی کہا کہ زبانی سب حال کہدینا اور کہنا کہ آپکو بہت جلد
بلایا ہو اور کہا کہ جلدی تشریف لایئے اور جو کچھ حال اور واقعہ بیان گذرا ہو سب بیان کرنا اور بہت
جلد جواب لیکر آنا انعام کثیر پاؤگے وہ سانڈنی سوار یہ سُن کے نامہ لیکر روانہ ہوا طرف کوہ قرناطیس
کے یہان اخلاق قزاق انتظار نامہ مین مصروف ہو اور روز دربار آراستہ کرتا ہو لشکر دیر کوہ
بمقابلہ لشکر اسلام اُترا ہوا ہو ادھر قرناطیس جادو اپنے باغ مین بیٹھا ہوا ہو اُسکے ملازم حاضر
ہین باغ خوب آراستہ ہو سب سامان عیش مہیا ہو ایک معشوق پہلو مین بیٹھا ہوا ہو دور
شراب چل رہا ہو جام مے ارغوانی گردش مین ہو صدائے شفتالو بلند ہو چپاق چپاق
کی صدا آرہی ہو پہلو گرم ہو ملازم سامنے دست بستہ حاضر ہین مطربہ سامنے گا رہی ہو تبلہ و
سارنگی بج رہا ہو وہ مطربہ یہ تین شعر داغ دہلوی کے گا رہی ہو شعر ایک ہی رنگ ہو سب سے
یہ تماشا کیسا ۔ کوئی کیسا ہو کوئی چاہنے والا کیسا ۔ عرصہ حشر مین انصاف ہمارا اُسکا ۔
دیکھنا یہ ہو کہ ہوتا ہو تماشا کیسا ۔ بخشدے اُس بت سفاک کو او داور حشر ۔ خون ہی مجھ مین نہ
تھا خون کا دعوی کیسا ۔ عجب رنگ صحبت کا ہو کہ یکایک قرناطیس کو اخلاق کا خیال
آیا فوراً اسکو یہ خیال ہوا کہ عرصہ ہوا کچھ خبر نہ تو اخلاق کی معلوم ہوئی کہ وہ کیسا ہو نہ وہ خود
آیا نہ مین اُسکے پاس گیا اصل امر یہ ہو کہ جو لطف صحبت اُس سے حاصل ہوتا ہو اسوقت مین
وہ کسی سے نہین حاصل ہوتا ہو برس سوا برس کا عرصہ ہوا کہ نہ تو وہ خود آیا نہ کچھ خبر لی

کیا وہ مرگیا اُسکی خبر منگانا پر ضرور ہی کہ کچھ حال تو معلوم نہین ہو کہ کس بلا و آفت مبتلا ہی کہ نہ خود آیا
نہ اپنے حال کی خبر بھیجی اور مین ایسا بیخبر ہوا اور ایسا بھولا کہ مین نے خود خبر نہ لی اخلاق سا دوست
مجھکو نصیب نہ ہوگا یہ سب جو مین چار بیٹھے ہین جب تک تیرے پاس مال و دولت ہو
اسوقت تک یہ سب تیرے ساتھ ہین ادھر تو مفلس ہوا یہ سب اپنی اپنی راہ لین گے ہان ساتھ
دیگا تو وہی دیکھا بڑا غضب کیا تو نے کہ اُسکی خبر نہ لی وہ تیرے کس کس وقت مین کام آیا کہ
معلوم ہوتا ہی کہ تیرے خبر نہ لینے سے وہ ناخوش ہوا اور خفا ہو گیا ہی تجکو لازم ہی تو اسکو جا کر
منالا اور اپنی عدم توجہی کا عذر کر اور اپنی خطا معاف کرا اور اپنا قصور بخشوا قرناطیس بیٹھا
ہوا یہ خیال کر رہا تھا اب اسکو نہ ناچ اچھا معلوم ہوتا ہی نہ رنگ یہی فکر ہی کہ کسی تدبیر سے
مین اخلاق کے پاس پہونچ جاؤن یہ تو اس فکر و تردد مین ہی ادھر اخلاق کا نامہ بر نامہ
لیئے ہوئے راہ طی کر کے قریب کوہ پہونچا تھوڑی دیر دم لیکر کوہ پر آیا اور قریب باغ قرناطیس
پہونچکر دروازے پر ٹھہرا دیکھا کہ در باغ پر چند سوار و چند سپاہی بیٹھے ہوئے پہرہ دے
رہے ہین کہ یہ پہونچا اسنے اُن سوارون سے کہا کہ یہی باغ ہی قرناطیس جادو کا انھون نے
اسکو دیکھکر کہا کہ ہان یہی باغ ہی ملک قرناطیس جادو کا اسنے دریافت کیا کہ کیا وہ تشریف فرما
مین اسوقت انھون نے جواب دیا کہ وہ ہمہ وقت باغ مین مثل بہار کے جلوہ فرما رہتے ہین کسی وقت
باغ انکی ذات سے خالی نہین رہتا ہی ہمہ وقت جلسہ عیش برپا رہتا ہی ناچ و رنگ ہوا کرتا ہی صحبت عیش
و نشاط برپا رہتی ہی معشوقان طناز پہلو مین جلوہ فرما رہتے ہین اُنسے راز و نیاز ہوا کرتا ہی کیون تمکو اُنسے
کیا کام ہی اور کیا ضرورت ہی اور کہان سے آئے ہو بیان کرو تا کہ ہم انکو خبر کرین نامہ بر نے کہا کہ جا کر کہدو کہ تمہارے
دوست اخلاق کے پاس سے ایک نامہ بر نامہ لیکر آیا ہی کچھ زبانی بھی عرض کرتا ہی اور قدمبوسی کی بھی آرزو و زیارت
کا بھی خواستگار ہی یہ سُنکے ایک سپاہی اُنمین سے اندر باغ کے گیا اور سامنے جا کر کھڑا ہوا قرناطیس اخلاق
کے خیال مین غرق تھا سر جھکائے ہوئے بیٹھا ہی چنانچہ کہ ناچ و رنگ سب سے اُسوقت متنفر ہو گیا ہی دل اُسکا
اخلاق کی طرف رجوع ہی حالت یہ ہی کہ تن اُسکا یہان ہی اور روح کوہ بلور پر ہی پاس اخلاق کے یہ سپاہی سامنے
ہاتھ باندھے کھڑا ہوا ہی کہ یہ سر اُٹھا کر میری طرف دیکھین تو مین عرض کرون کہ دیکا یک قرناطیس نے سر اُٹھا کر دیکھا
تو اپنے سامنے قریب فرش در باغ پر جو سپاہی برائے پاسبانی مقرر تھے اُنمین سے ایک کو کھڑے ہوئے پایا خیال کیا

آیا ہو کیا ضرورت ہی یہ دل مین خیال کرکے اُسکی طرف مخاطب ہوکر کہا کہ کیون تم اپنے کام کو ترک
کرکے یہان آئے ہو اسکا کیا سبب ہی کیا تمھارا پہرہ دینے کا وقت نہین ہی اُسنے مجرا کرکے
عرض کیا کہ جی نہین یہی وقت میرے پہرہ دینے کا ہی مگر ایک ضرورت سے حاضر ہوا ہون ایک سانڈنی سوار
کوہ بلور سے آیا ہی کوہ بلور کا نام سُننا تھا کہ اسنے کان کھڑے کیے اور کہا کہ کیا ہی بیان کرو اُسنے
جواب دیا کہ سانڈنی سوار کوہ بلور سے ملک اخلاق مالک کوہ بلور کا نامہ لیکر آیا ہی اور بار چاہتا ہی کہتا
ہی کہ مجکو کچھ زبانی عرض کرنا ہی اور نامہ بھی دینا ہی اُسکے خبر کرنے کو آیا ہون کہ اُسکے بارے مین
کیا حکم ہوتا ہی یہ سُننا تھا کہ قرناطیس اُچھل پڑا اس طرح سے کہ جیسے کوئی سوتے سے چونک
پڑتا ہی اور چہرہ پر ایک آثار خوشی ظاہر ہوئے چہرہ فرط خوشی سے سُرخ رنگ ہو گیا کہنے لگا کہ کیا
میرے دوست اخلاق کے پاس سے نامہ آیا ہی مین اسوقت اُسکے خیال مین مستغرق تھا اور
یہ خیال کر رہا تھا کہ بہت دن سے میرے دوست کی کچھ خبر نہین آئی نہ وہ خود آئے نہ معلوم
کیسے ہین کیا مجھ سے کچھ خفا ہو گئے ہین سچ کہا ہی کسی نے کہ دل کو دل سے راہ ہوتی ہی اُسکا
نامہ جو آنے والا تھا تو مجکو بھی یاد آئے بقول شاعر شعر دل را بدل رہیست درین گنبد سپہر ؛
از سوے کینہ کینہ وزسوے مہر مہر ؛ میرے دل نے خبر دی کہ تمھارے دوست کا آج نامہ آئیگا اسی
سبب سے تو مجکو بھی خیال آیا خیر جاؤ اور جلد نامہ بر کو لیکر آؤ تاکہ مین نامہ دیکھون کہ میرے دوست
نے کیا لکھا ہی خیریت تو ہی نہ معلوم مزاج کیسا ہی مین دوست کا نامہ پڑھون یہ مضمون خط سے
آگاہ ہون خداوند عجائب خبر خوشی سنائین شکر اس امر کا ہی کہ میرے دوست کی خبر آئی مین
بہت متفکر تھا مین خود نامہ روانہ کرنے والا تھا بلکہ مین خود جاتا یہ جو کہا وہ سپاہی فورًا وہان
سے سلام کرکے واپس چلا اُس سوار کے لینے کو ادھر اُس معشوق نے جو کہ پہلو مین بیٹھا ہوا تھا
قرناطیس سے کہا کہ اسوقت تو آپ یہ خبر سُنکے بہت خوشی مثل بوے گل کے جامہ مین نہین
سماتے ہین وہ کون ایسا دوست ہی کہ جسکے لیے اسقدر آپ خوش ہوئے ہین کیا ہم سے بھی زیادہ
عزیز جان تو فرمایے قرناطیس نے جواب دیا کہ اصل امر یہ ہی کہ مین اسوقت کچھ اپنی خوشی کا حال
بیان نہین کر سکتا ہون یہ جسکا نامہ آیا ہی یہ میرا بچپنے کا دوست ہی ہم اور یہ دونون کھیل کر بڑے
ہوئے ہین بہت دن سے خبر نہ معلوم ہوئی تھی مین نے کچھ خیال کیا تھا اسوقت جو خبر آئی تو

تو مین بہت خوش ہوا ہون واقعی پہولون نہین سماتا ہون مین اور وہ ایک روح دو قالب
ہین مجکو اسوقت اسکا خیال ہی مین اسوقت یہان نہ تھا میرے خداوند عجائب نے میرے
اوپر رحم کھایا کہ میرے دوست کی خبر پہونچادی یہ سن کے اُس معشوق نے جواب دیا کہ معلوم
ہوا اخلاق بھی میرے ہی مثل آپکا دوست ہی اسی امر کی دوستی ہوگی وہ بھی کبھی نہ کبھی آپکے
مصرف مین آیا ہوگا قرناطیس ہنس پڑا اور کہا کہ جو کچھ خیال کرو وہ میرا بہت بڑا دوست ہی یہ
باتین ہو رہی تھین کہ وہ سپاہی اُس نامہ بر کو لیکر داخل باغ ہوا اور بارہ دری مین آیا یہان
نامہ بر نے سامنے آکر سلام کیا کہ قرناطیس کی نگاہ اسی طرف لگی ہوئی تھی جیسے ہی اسنے سلام کیا
اُسنے سپاہی سے پوچھا کہ کیا یہی نامہ لیکر آئے ہین اُسنے عرض کیا کہ جی ہان یہ سننا تھا کہا لائیے
اور قریب مسند فرش پر اپنے سامنے بیٹھنے کا حکم دیا وہ سلام کرکے بیٹھ گیا قرناطیس نے
گانے والون منع کیا کہ ا وقت ہٹ جاؤ اور گانا موقوف کرو میرے دوست کے پاس سے نامہ
آیا ہی مین اسکو پڑھونگا مین اسوقت اور کام مین مصروف ہون بعد اسکے گانا سنونگا وہ
سب سامنے سے ہٹ گئے گانا موقوف ہوگیا سب خاموش ہوکر بیٹھے اُسوقت قرناطیس
نے نامہ بر سے کہا کہ پہلے یہ بتاؤ کہ میرے دوست اخلاق تو بہت اچھی طرح ہین اُنکا مزاج
کیسا ہی کیا کچھ خفا تھے جو برس دن سے نہ خود تشریف لائے نہ اپنی خیر خیریت سے آگاہ کیا یہ تو
مجکو یقین ہی کہ نامہ تمام شکوہ و شکایت سے بھرا ہوگا اُنکا گلہ و شکوہ میرے سر آنکھون پر
ہی جو کچھ وہ فرمائین سب بجا ہی اور جو کچھ تحریر کرین سب درست ہی مجھسے بہت بڑی خطا
ہوئی ہی کہ مین نے خبر نلی خیر تم بیان کرو تب اُس نامہ بر نے کہا کہ جی ہان ایسے تو مین مزاج
تو سب طرح سے اچھا ہی مگر ایسی آفت مین مبتلا ہین کہ کیا عرض کرون اُس آفت کی آپکو
خبر کی ہی اور فرمایا ہی کہ بہت جلد تشریف لائیے اگر عرصہ فرمائیے گا تو مجکو زندہ نہ پائیے گا
زخمی بھی ہین مگر اتنو کسیقدر زخم اچھے ہو گئے ہین ہم سبکو تو اُنکی زندگی کی بالکل امید نہ تھی مگر
خداوند نے بڑا فضل کیا کہ زخم اچھے ہوگئے اب تو وہ باہر نکلنے لگے ہین طاقت بھی آگئی ہی
یہ سن کے قرناطیس کے حواس جاتے رہے پریشان ہوگیا کہا کچھ بیان تو کرو کہ کیا واقعہ
ہی میرے تو حواس جاتے رہے اپنے دوست کی خبر سنکے کس کے ہاتھ سے مجروح ہوئے کون

ایسا تھا جو یہ حالت ہو گئی اور مجکو خبر نہ کی یہ سب آفت گذر گئی کیا مین شراکت نہ کرتا یہ تو بیان کرو
کہ انکے بڑے بھائی اشفاق صاحب تو اچھے ہین کیا وہ بھی مجروح ہوئے یا بھائی کی کمک نہ کی
کہ یہ مجروح ہوئے انھون نے نہ روکا خود نہ جاکر مقابلہ کیا یہ خبر سنکے میرے دل پر چوٹ لگی
قلب پر زخم کاری لگا مین بیقرار ہو گیا جلد بیان کرکہ کیا واقعہ گذرا تب اُس سانڈنی سوار نے تمام واقعہ
لشکر اسلام کے آنے کا اور مقابلہ کے ہونے کا سب بیان کیا اور اخلاق کے نامہ تحریر کرنے کا
یہ جو قرناطیس نے سنا بڑا صدمہ ہوا اور افسوس کیا اور کہا کہ بڑے تعجب کی بات ہو کہ اس مصیبت
مین مبتلا ہوئے اور ہمکو خبر نہ کی ہین ایک چشم زدن مین ان سب کا خاتمہ کرتا اُنکی بساط کیا ہو
ایک جنبش لب مین سب کے سب غارت ہو جاتے ایک جو زندہ بچتا اب جاتے کہان
مین مگر افسوس اس امر کا ہو کہ اشفاق کی مفت مین جان گئی جیسے ہی یہ لوگ لشکر کشی کرکے
آئے تھے ویسے ہی مجکو آگاہ کیا ہوتا یہ نوبت نہ آتی خیر نامہ دو نامہ بر نے نامہ دیا قرناطیس نے
بہت اشتیاق کے ساتھ وہ نامہ لیا خوشی خوشی اُسے کھولا مگر دل پر صدمہ ہوا آثار ملال چہرہ سے
بھی پائے جاتے ہین پڑھنا شروع کیا وہی سب حال تحریر تھا جو کہ نامہ بر نے زبانی بیان کیا
تھا اور وہی مضمون تھا جو کہ تحریر کر چکا ہون مضمون نامہ سے آگاہ ہو کر قرناطیس نے زانو پر
ہاتھ مارا کف افسوس ملے اور کہا کہ کیا بیان کیا جائے تف میری زندگی پر اور سحر جاننے پر کہ
میرا ایک دوست آفت مین مبتلا ہو مین اُسکی خبر نہ لون اور اُسکی کمک نہ کرون یہ کہکر قلم دوات
طلب کرکے بعد القاب و آداب کے تحریر کیا کہ بھائی قسم ہو مجکو خداوند عجائب کی اور تمھارے
فرزند کی کہ مجکو ادھر بالکل مہلت نہ تھی کہ مین تمھارے پاس آتا تمھاری خبر خیریت دریافت
کرتا مین بہت مجبور تھا اس سبب سے یہ عرصہ ہوا نہ تم نے خبر لی خیر اس شکایت سے تو کچھ حاصل
نہین ہو تمھارا نامہ آیا حال معلوم ہوا اور زبانی نامہ بر کے بھی مین نے سب حالت سنی نہایت
صدمہ ہوا مگر مجکو عجب اس امر کا ہو کہ تم نے اسوقت نامہ تحریر کیا کہ جب اشفاق قتل ہو چکے اور
تم مجروح ہو گئے اور ان لوگون سے عاجز ہوئے پہلے ہی کیون نہ خبر کی کہ اس امر کی نوبت نہ آتی
خیر معلوم ہوا کہ ہر کام کے لیئے ایک وقت مقرر ہو اب اُسکا وقت آیا کہ تم نے خبر کی مین بسر و چشم
تمھاری کمک کرنے کو موجود ہون اور جہان تمھارا پسینہ گریگا اپنا خون گراونگا ان خدا پرستون کی

کیا اصل ہے ایک جنبش لب مین انکا کام تمام ہوگا ان سب کی قضا یہان لیکر آئی ہے جو تمسے
یہ لوگ برسر پرخاش ہوئے ہین اب جانتے کہان ہین مین تو یہ خیال کرتا ہون کہ اگر سامری و جمشید
بھی آئین تو مین اُن سے سحر مین مقابلہ کرون نہ کہ غیر ساحر مین اسوقت اسفندیار زمانے تو ہون
نہین کرتا ہون تو یہ کیا لوگ ہین وہ جو کہ ان سب کے افسر اعلے یعنے حمزہ الملک باطل سحر ہین وہ بھی
مقابلہ کرین تو مین اُنکو بھی اسیر کرلون تم اطمینان رکھو مین اپنا بندوبست کرکے بہت جلد آتا ہون
جب تمکو نامے اُسکے دوسرے دن تم طبل جنگ بجوا کر میدان مین نکلنا اور بمقابلہ لشکر اسلام
صف آرا ہونا ایک نقابدار تمھاری کمک کو آئیگا وہ ان سب کو اسیر کرلیگا ایک بھی اسکے ہاتھ
سے نہ بچیگا شاید وہ نہ لڑ سکا اور ان لوگون کا کچھ نہ کرسکا تو مین خود آؤنگا اور ان سب کو
اسیر کرکے تمھارے سامنے قتل کرونگا یقین تو ہے کہ وہی کافی ہوا اور اسی کا کوئی کچھ نہ کرسکے
اس عرصہ مین مین بھی اپنا بندوبست کرکے آجاؤنگا اطمینان رکھو یہ لکھکر اُس نامہ بر کو دیا اور
زبانی کہا کہ کہدینا کہ کوئی مقام خوف نہین ہے یہ کوئی امر مشکل نہین ہے کہ جسکے لیئے مین خود تکلیف کرون
مابدولت اسی مقام سے اپنی فکر کرتے ہین کام ہوجائیگا کہدینا کہ طبل جنگ بجوا کر مقابلہ کرین
نقابدار آئیگا وہ ان سب کو اسیر و قتل کرے گا میری کوئی ضرورت نہین ہے ہان آؤنگا ضرور مگر دو
ایکدو دن کے بعد کیونکہ ایک ایسی ضرورت مین مبتلا ہون کہ بدون اسکے رفع ہوئے کہین جا
نہین سکتا ہون ایک چلہ کھینچا ہے وہ تمام ہونے کو ہے وہ تمام ہوجائے تو مین آؤن کیونکہ میرا
خود دل اخلاص سے دیکھنے کو چاہتا ہے ہان کوئی امر مشکل درپیش ہوتا تو مین چلہ کا بھی خیال نہ کرتا
خود چلتا یہ کوئی ایسا کام نہین ہے میرا ادنی نوکر و ادنی شاگرد کرسکتا ہے مابدولت کو تکلیف کرنے
کی کوئی ضرورت نہین ہے مابدولت بعد ختم چلہ آئینگے صرف اپنے دوست کی ملاقات کو کیونکہ برس
دن سے ہمنے انکو دیکھا نہین ہے کیا کرون کہ مجبور ہون ورنہ مین ابھی چلتا میری طرف سے
بہت بہت سلام کہنا اور بہت بہت عدم حاضری کا عذر کرنا یہ کہکر اور خلعت دیکر رخصت کیا
اور کہا کہ بہت جلد جاؤ راہ مین کسی مقام پر قیام نہ کرنا سانڈنی سوار جواب نامہ لیکر اور خلعت
پہنکر سلام کرکے باہر آیا اور سانڈنی پر سوار ہوکر طرف کوہ بلور کے روانہ ہوا بعد جانے سانڈنی سوار
کے قرناطیس نے سحر کیا کہ ایک غبار پیدا ہوا یہ اُٹھکر اُس غبار مین گیا بعد تھوڑی دیر کے غبار

باہر چلا آیا مگر مسکراتا ہوا وہ جو معشوق اسکے پہلو مین بیٹھا ہوا تھا اُسنے دریافت کیا کہ تم
کہان تھے اور یہ غبار کیسا تھا اُسنے جواب دیا کہ مین نے اپنے دوست کی کمک کے لیے
ایک اپنے شاگرد کو طلب کیا تھا یہ غبار اُسکی آمد کا تھا مین نے جاکر اُسکو سب طریقہ تعلیم کر دیے وہ
اودھر گیا مین اپنے مقام پر چلا آیا راوی بیان کرتا ہو کہ جو بندوبست قرناطیس نے کیا ہو اُسکا
حال آیندہ آپ لوگون پر ظاہر ہوگا کہ اُسنے کیا بندوبست اخلاق کی کمک کا کیا ہو اور خود جو
نہین گیا اسکا سبب یہ ہو کہ اسنے خیال کیا کہ مین کیا غیر ساحرون کے مقابلہ کے لیے جاؤن
میری بالکل حقارت ہو ہان اگر ساحرون سے مقابلہ ہوتا تو ضرور تھا کہ مین جاکر کمک کرتا میرا شاگرد
جاکر کام کر آئیگا جب یہ کام ہو جائیگا اُسکے بعد مین جاکر مبارکباد دونگا دوسرے اسوقت جو
جاتا ہون تو عیش مین میرے خلل آتا ہو اور وہان عرصہ بہت گذرنے لگا اخلاق ضرور رہیگا
کہ اس معرکہ کا خاتمہ ہولے تو جائیگا جب لڑائی فتح ہوگی تو وہ جشن کریگا اسمین شریک ہونا پڑیگا
انکار کرنا ہی نہ پڑیگا پس جب وہ جشن کرے گا اُسوقت جاکر شریک ہو جاؤنگا مجھے
غیر ساحرون سے مقابلہ کرتے شرم آتی ہو ان خیالات سے اسنے یہ فقرہ کہا کہ مین جلسہ مین بیٹھا ہون
اس سبب سے آ نہین سکتا ہون اور اپنے شاگرد کو روانہ کیا اب تو یہ یہان اپنے باغ مین عیش
عشرت مین اوقات بسر کر رہا ہو مگر اسکو اودھر کا خیال ہو ہمہ وقت منتظر رہتا ہو کہ اب میرا شاگرد لڑائی
لڑکے خدا پرستون کو قتل کرکے آئے اور اگر یہ خبر خوش مجکو پہونچائے تا خوش ہون اور
مین جاکر شریک جشن ہون اسکو تو اس انتظار مین رکھا جاتا ہو اب حال اُس سانڈنی سوار و اخلاق
دبنگ و پیکار کا تحریر ہوتا ہو کہ اخلاق کوہ بلور پر اپنے نامہ کے جواب کا انتظار کر رہا تھا
آنکھین دروازے سے لگی ہوئی تھین جب تک یہ دربار مین بیٹھا تھا رات بھر اسکو نیند نہ آتی
تھی جاگا کرتا ہو اودھر وہ سانڈنی سوار راہ طی کرکے سرحد کوہ بلور مین داخل ہوا یہان کوہ پر
اخلاق کا دربار آراستہ ہو سب سردار حاضر دربار ہین جو کہ آ کے پاس ہین علاوہ اُن سرداران
کے جو کہ لشکر مین ہین اخلاق اُن سے کہہ رہا ہو کہ آج عرصہ پانچ دن کا ہوا ہو کہ میرے
نامہ کا جواب سانڈنی سوار لیکر نہین آیا نہ معلوم کہ ملاقات ہوئی یا نہین ہوئی وزیر نے
عرض کیا کہ مین نے تاکید تو بہت کر دی تھی اور وہ سانڈنی بھی تیز تھی جسپر وہ گیا ہو

طریقہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ملاقات نہین ہوئی وہ ٹھہرا ہوا ہے لوگون سے اُسکو معلوم ہوا ہوگا
کہ وہ آتے ہین اُسنے خیال کیا ہوگا کہ وہ آئین تو جواب حاصل کرکے جاؤن کہین شکار
وغیرہ کو گئے ہونگے اخلاق نے جواب دیا کہ سواے اسکے اور کیا خیال کیا جائے خیر
آج اور انتظار کرو اگر آج وہ نہ آئے تو کل دوسرا سانڈنی سوار روانہ کرنا وزیر نے عرض کی
بہت خوب یہی ذکر ہو رہا تھا کہ وہ سانڈنی سوار در دولت پہ آکر پہونچا اور سانڈنی سے
اُترکر بشاش و خوش داخل دربار ہوا پہلے نگاہ اخلاق کی اسپر پڑی وزیر کی طرف
دیکھکر کہا کہ ہمارا نامہ بر جواب لیکر آگیا ابھی یہی ذکر تھا وزیر و دیگر اہل دربار نے دیکھکر کہا
کہ اسکی عمر بڑی ہوگی خوشی کا مقام ہے چہرہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ بامراد آیا ہے جواب حسب دلخواہ
لایا ہے یہ ذکر ہو رہا تھا کہ نامہ بر ایوان مین آکر پہونچا اخلاق کو سلام کیا کرسی ملی بیٹھنے کو اُسنے
بیٹھکر جواب نامہ دیا اور جو کچھ سنا تھا قرناطیس سے اور اُسنے زبانی پیام دیا تھا سب
بیان کیا اخلاق پیام قرناطیس سنکے خوش ہوگیا لفافہ چاک کرکے نامہ پڑھا مضمون
نامہ سے آگاہ ہو چکا اور جواب نامہ پڑھ چکا اُسوقت سب اہل دربار و سرداروں سے کہا کہ آپ
لوگون نے سُنا کہ میرے دوست نے کیا کہلا بھیجا ہے جو زبانی کہلا بھیجا ہے وہی نامے مین بھی تحریر
کیا ہے اب تم سب کی کیا راے ہے آیا مین طبل جنگ بجواؤن یا نہین سب نے جواب دیا کہ ضرور طبل
جنگ بجوا دیجئے تاخیر نفرمایئے یہ سن کے اخلاق نے حکم دیا کہ پھر سامان کرو ہم لشکر کو چلینگے
اور چلکر طبل جنگ بجوائینگے یہ حکم دینا تھا کہ اُسیوقت سب سامان درست ہوگیا اور
اخلاق اُن سب سردارون کو ہمراہ لیکر زیر کوہ آیا اپنے لشکر مین داخل ہوکر بارگاہ مین آکر بیٹھا
سب سردار جو کہ یہان موجود تھے وہ آکر حاضر ہوئے دربار آراستہ ہوا اخلاق نے بیٹھتے ہی حکم دیا
کہ بجے طبل جنگ کل ہم خدا پرستون سے مقابلہ کرینگے اب تو میرے سر کا زخم اچھا ہوگیا ہے یہ
میرے ہاتھوں سے بچ کر جاتے کہان ہین اپنے بھائی کے خون کا عوض ان لوگون سے ضرور ضرور
لونگا یہ جو حکم دیا اُسوقت وہ ہرکارے جو کہ لشکر اسلام کے بامر جاسوسی موجود تھے خبر نوازش
طبل جنگ لیکر طرف لشکر اسلام کے روانہ ہوئے یہان لشکر اخلاق مین نقارہ زری پر چوب
پڑی کوس حربی بجایا گیا کل لشکر کفار کو معلوم ہوا کہ ملک اخلاق نے لشکر مین آکر حکم نواخت

نواخت طبل جنگ دیا کوس حربی بجایا گیا ہر کل خدا پرستون سے مقابلہ ہوگا سب لشکر مین
طبل جنگ بجنے کی خبر پھیل گئی سب اہل لشکر آگاہ ہو گئے بہت دن سے راحت سے بیٹھے
ہوئے تھے صدائے طبل جنگ سُن کے سامان جنگ کرنے لگے کفار و سامان جنگ کے درست
کرنے مین مصروف ہوئے اور لندھور و مالک وغیرہ بارگاہ مین بیٹھے ہوئے ہین دربار آراستہ
ہو کہ لندھور کے کان مین صدائے نقارہ کی آئی لندھور نے چالاک بن عمرو سے کہا کہ خبر تو نگاؤ
کہ لشکر کفار مین کوس رزمی کیسا بجا چالاک نے جواب دیا کہ بہت بہتر یہ کہکر ہرکارون کی طرف مخاطب ہوکر
کہا کہ خبر تو لاؤ کہ کیا نقارہ لشکر کفار مین بجا ہر وہ ہرکارے ایسے روانہ ہوئے تھے ہرکارون کی جوڑی گرد
مین آلودہ آکر پہونچی ہاتھ اُٹھا کر دعا و ثنا بجا لائے عرض کیا کہ ہم لشکر کفار مین موجود تھے کہ اخلاق قراق صحت پاکر
مع سردار وہے زیر کوہ آیا داخل بارگاہ ہوکر دربار آراستہ کیا اُسکے سب زخم اچھے ہو گئے مین اُسنے حکم دیا کہ
کوس رزمی بجے ہم کل خدا پرستون سے اپنے بھائی کے خون کا عوض لینگے اور اُنسے مقابلہ کرینگے چنانچہ بموجب اُسکے
لشکر کفار مین و تقر آقان مین طبل جنگ بجا ہر باقی خیریت ہر یہ سنتا تھا لندھور نے مالک کی طرف دیکھا مالک نے
کہا کہ آپ بھی طبل جنگ بجوائین ہم اُن سے مقابلہ کرینگے اور سردار بولے کہ معلوم ہوتا ہر کہ اخلاق
نے خیال کیا ہر کہ امیر حمزہ صاحبقران لشکر مین موجود نہین ہین جو مقابلہ کرین مین طبل جنگ
بجوا کر ان لوگون کو قتل کردون یہ اُسکا خیال خام ہر ہم سب موجود ہین مقابلہ کو پس لندھور
نے اسوقت سب سردارون کی صلاح سے حکم دیا کہ بفضل یزدی و تائید ربانی ہمارے لشکر
مین بھی کوس رزمی بجایا جاوے یہ حکم دینا تھا کہ لشکر اسلام مین بھی نقارہ پر چوب پڑی صدائے
کوس حربی لشکر مین پھیلی سب اہل لشکر کو معلوم ہوا کہ کل کفار سے مقابلہ ہوگا اور آتش کینہ
و فساد کو کفار مشتعل کرینگے یہ معلوم ہوتا تھا کہ یہان بھی بند و بست ہونے لگا سب اہل لشکر
سامان جنگ و پیکار مین مصروف ہوئے آلات حرب و ضرب کو درست کرنے لگے ادھر لندھور
نے اور ادھر اخلاق نے دربار برخاست کیا سب سردار دونون طرف کے اپنے اپنے مقام پر آکر سامان
جنگ مین بسر کرنے لگے یہان تک کہ وہ باقی دن تمام ہوا رات ہوگئی طبل جنگ بجا کیا دونون
طرف طلایہ پھرنے لگا صدائے حاضر باشش و ناظر باشش بلند ہوئی سردار و اہل لشکر بار بار
آسمان کی طرف دیکھ رہے ہین کہ آثار سحر فلک پر نمایان ہوئے یا نہین بہادرون کو خوشی

جنگ مین نیند نہین آتی ہو بعض سو رہے ہین کوئی کسی سے گلے مل رہا ہو کوئی باہم بیٹھا ہوا باتین
کر رہا ہو طبل جنگ بج رہا ہو اسی طور سے وہ رات سبنے بسر کی سبکو سامان جنگ مین وہ رات بسر
ہوئی یکایک آثار سحر فلک پر نمایان ہوئے ستارہ سحری چمکنے لگا سلطان شب مع اپنے
سپاہ سیارگان کے شکست کھا کر طرف قلعہ مغرب کے راہی ہوئے نور سحری نے اپنا عمل ظلمت
شب پر کیا زنگی شب کو شکست دی شاہ خاور دریچہ شرق سے تاج شعاعی سر پر رکھے ہوئے
تیغ شعاع کو ہاتھ مین لیے ہوئے میدان فلک مین صف آرا ہوا جھونکے نسیم بہار کے چلنے لگے
دلون کو بے اختیار کرنے لگے غنچہ سربستہ نسیم سحر کھا کھا کر کھلنے لگے طائران خوش بیان
و شیرین زبان شاخہاے درخت پر بیٹھکر اپنے اپنے آشیانون سے نکل کر حمد الٰہی بزبان زبانی
کرنے لگے سبزہ اپنی بہار الگ دکھا رہا تھا گو سون یہ معلوم ہوتا تھا کہ فرش مخمل سبز کا کیا ہوا ہو
اسپر جواہر کے قطرے پڑے ہوئے تھے یہ معلوم ہوتا تھا کہ گوہر غلطان ہین کہ پڑے ہوئے
اشجار بار بار بوقت سحر آثار سحر دیکھکر اور وقت عبادت خدا پاکر مست ہو ہو کر جھوم رہے تھے
کبھی جھک جاتے تھے شاخین جھوم جھوم کر مثل عابدان شب زندہ دار کے زمین کو چومتے
تھے عجب سمان تھا اور عجب وقت تھا ہر مذہب کے لوگ اپنے اپنے طریقہ کے موافق اپنے
پیدا کرنے والے کی عبادت کر رہے تھے لشکر اسلام سے صداے اذان بلند ہوئی سب
خدا پرست اوٹھے وضو کیا نماز سحر کو بصد خشوع و خضوع بجا لائے اور ضرورتون سے فراغت
کر کے ہر ایک نے کمر جنگ پر کسی ہتھیار لگائے اپنے اپنے مقام سے اوٹھکر میدان مین آئے
لشکر تیار تھا لشکر کو روانہ کرکے دربارگاہ پر آکر موجود ہوئے اس خیال سے کہ مالک لقا جو
آئین تو انکے ہمراہ میدان جنگ کو چلین وہان لشکر میدان جنگ مین جا کر کھڑا ہوا ادھر لشکر
کفار مین بھی صبح کی وردی بجی ہر ایک پوجا پاٹ کرنے لگا بعد فراغت پوجا پاٹ کے ملبوس
و تکمیل ہو کر برآمد ہوئے سب سردارون نے سلام کیا یہ سبکا سلام لیتے ہوئے قریب مرکب
آئے مرکبون پر سوار ہو کر اور سب سردارون کو ہمراہ لیکر طرف میدان کے چلے سرداران دست
چپ مالک کے ہمراہ تھے اور دست راست لندھور کے ہمراہ آکر میدان مین پہونچے اہل لشکر
نے سلام کیا کہ یکایک لشکر کفار کے اندر شروع ہوئی سیاہ علم ہوا سے اوڑتے ہوئے لشکر کفار کی

ہوتا صف آرا نکلے صفون نے نکل کر صف بندی کی جب صف بندی ہو چکی سقون نے
نکل کر آبپاشی کی تبرداروں نے نکل کر پست و بلند زمین کو ہموار کیا کہ نقیبون نے نکلکر
نقابت کی و کڑکیتون نے کڑکا کہا دونون طرف کے نقیب نقابت کرکے و کڑکیت رجز پڑھکر
اپنے لشکر مین آئے لشکرون پر سناٹا سا چھا گیا صفون کی یہ نوبت تھی کہ مثل صف مژگان
کے تھین بہادرون کے جوش شجاعت سے چہرہ لعل ہو رہے تھے یہی دل چاہتا تھا کہ جا پڑین
تلوارین نیامون سے نکلی پڑتی تھین خنجر گلے ملے پڑتے تھے مرکب پھڑکے جاتے تھے تھوڑے
عرصہ تک یہی عالم رہا کہ وہ جوش کم ہوا لشکر اسلام کے سردار و پہلوان انتظار کر رہے
تھے کہ کوئی جوان لشکر کفار سے نکلے تو مقابلہ کرین بار بار کفار کی طرف دیکھتے ہین اور رہ جاتے ہین
ادہر سے کوئی نکلنے کا قصد بھی نہین کرتا ہے اخلاق اپنے وزیر سے کہتا ہے کہ بڑا دھوکا
کھایا ناحق مین نے قرناطیس کے کہنے پر طبل جنگ بجوایا اور میدان مین آکر صف آرا
ہوا ابھی تو نقارہ بدار نہین آیا اب کون لشکر سے مقابلہ کرے گا نکل کر مین تو کسی مین یہ طاقت
و جرأت نہین پاتا ہون کہ خدا پرستون سے مقابلہ کرین مین ابھی اس قابل نہین ہون کہ خود
نکلون اور اگر اس قابل ہوتا بھی تو مین کبھی نہ مقابلہ کرتا کیونکہ مین نہین لڑسکتا ہون نہ یہ طاقت
رکھتا ہون نہ رکھتا تھا کہ لڑون ایک مرتبہ مین لڑکر مزا اٹھا چکا اب مجھکو بڑی فکر ہے کہ کون مقابلہ
کو ہمارا کون نکلے مجھکو تو نقارہ بدار آتے ہوئے نہین معلوم ہوتا ہے قرناطیس نے ضرور ٹالا اور
دھوکا دیا یہ تباہ کر اب کیا کیا جائے وزیر نے جواب دیا کہ کیا عرض کرون مین تو خود فکر کر رہا ہون
و حیران ہون کہ کیا ہوگا راوی بیان کرتا ہے کہ خدا پرستون کو اس امر کا انتظار ہے کہ لشکر کفار سے
کوئی نکلے تو مقابلہ کرین۔ اور کفار اس فکر و تشویش مین مبتلا ہین کہ جسکے بھروسہ پر پہنچے مقابلہ کا
قصد کیا تھا وہ ابھی تک آیا نہین کیونکر مقابلہ کرین اور کیونکر اپنی جان بچائین بڑی نامردی
ہے کہ میدان جنگ مین آکر اور صف آرا ہوکر بدون مقابلہ کے اور بدون کسی سبب اور وجہ کے
بے مقابلہ کیے جانا بالکل بیکار ہے اور بزدلاپن ہے سب انگشت نما و طعنہ زن ہونگے بہادرون و
شجاعون کی نظر مین حقیر ہونگے اور وہ سب مجھکو سمجھا دیتے دیکھین گے میری بہادری یہین تک ہے
آ لگا اخلاق یہ دل مین خیال کر رہا ہے اور خاموش اپنے مقام پر کھڑا ہے بار بار گردن اٹھا کر

صحرا کی طرف دیکھتا ہی کبھی رکابون پر رفرد بکر کھڑا ہو جاتا ہی عجب کرب و اضطراب کی حالت
مین مبتلا ہی لشکر اسلام کے لوگ الگ متفکر ہین کہ یہ کیا سبب ہی کہ نقابت بھی ہو گئی اور ابھی وقت
تک کوئی مقابلہ کو نہین نکلا مالک نے لندھور سے کہا کہ یہ کیا سبب ہی کہ اخلاق نے طبل جنگ
بجوایا اور میدان مین آکر صف آرا ہوا مگر ابھی تک کسی کو مقابلہ کرنے کی اجازت نہین دی بلکہ
نقابت بھی ہو چکی لندھور نے جواب دیا کہ معلوم ہوتا ہی کسی کا انتظار ہی مین دیکھ رہا ہون کہ
کل اہل لشکر کفار کی صحرا کی طرف نگاہ ہی اور اخلاق بار بار اونچا ہو ہو کر جنگل کی طرف دیکھتا ہی
جسکا انتظار ہی جب تک وہ نہ آئیگا اسوقت تک مقابلہ نہ ہوگا لندھور یہ کہی رہے تھے کہ صحرا کی
طرف سے گرد و غبار بلند ہوا مگر مختصر اور بہت تیزی کے ساتھ دونون لشکرون کے اہل لشکر
نے جو اس غبار کو دیکھا سب اس طرف دیکھنے لگے لندھور نے مالک سے کہا کہ دیکھا تم نے کہ غبار
بلند ہوا ضرور اس پردۂ خاک مین مددگار کفار کا ہی اسی کا انتظار تھا یہ کہکر لندھور نے ہرکارون
کو حکم دیا کہ خبر تو لاؤ کہ کون آتا ہی اور کسکا مددگار ہی ادھر اخلاق نے جو اس غبار کو دیکھا تو اپنے
وزیر سے کہا کہ انداز سے معلوم ہوتا ہی کہ نقابدار فرستادہ قرناطیس جادو آتا ہی ہرکارون کو روانہ
کرکے خبر تو منگاؤ میرا دل گواہی دیتا ہی اور از حد مجکو خوشی ہی دل خود بخود بشاش ہوا جاتا ہی اب
وہ میری حالت نہین ہی جو قبل اسکے تھی اس غبار کے ظاہر ہونے سے میرا غبار دل برطرف
ہو گیا کدورت جاتی رہی عجب مقام تعجب ہی کہ خاک نے کام پانی کا کیا کہ غبار دل کو برطرف
کر دیا وزیر نے فوراً ہرکارون کو حکم دیا کہ جاکر خبر تو لاؤ کہ اس غبار مین کون ہی اور کس کی کمک کے
لیے آیا ہی پس کے ہرکارے لشکر کفار کے اور ادھر سے لشکر اسلام کی طرف غبار کے روانہ ہوئے
وہ غبار اس تیزی سے چلا آتا تھا کہ ہرکارے پہونچنے بھی نہ پائے تھے کہ وہ غبار آکر مابین لشکر کفار
و اسلام کے شق ہوا اور اس غبار سے ایک نقابدار ابلق پوش سیاہ فام مرکب پر سوار ایک باز ابلق
اسکے سر پر سایہ فگن دل گرد سے پیدا ہوا دونون لشکرون نے دیکھا کہ ایک نقابدار ابلق
پوشش مرکب ابلق پر سوار مسلح و مکمل باز ابلق رنگ سر پر سایہ فگن دونون شانون پر اسکے دو
اژدر ابلق رنگ بیٹھے ہوئے درمیان دونون لشکرون کے کھڑا ہوا ہی ایسا رنگ اسکے چہرہ کا
سیاہ ہی کہ معلوم ہوتا ہی کہ سیاہ آندھی اٹھی ہی اسکے رخ کے رنگ سے تمام صحرا تاریک ہو رہا ہی

قوی ہیکل اور قد آور جوان ہی دونون ہاتھ اوسکے دو ڈالے برگد کی معلوم ہوتی ہین زرہ
اسقدر تنگ پہنے ہی کہ یہ ثابت ہوتا ہی کہ لوہے کے جال مین اژدر آتش فشان کو مقید
کیا ہی سر پر جو خود ہی وہ کاسہ معکوس یا گنبد مرقد ضحاک معلوم ہوتا ہی سر مانند قلۂ
کوہ کے ہی سینہ بہت چوڑا مثل کواڑ در کفر کے ہاتھ مثل ستون یا تنہ درخت کے منھ غار
اژدر آنکھین دو تنور سوزان واستانے جو پہنے ہی اور ہاتھ جو اوس سے باہر نکلے ہین یہ معلوم
ہوتا ہی کہ دو اژدر آتش فشان سیاہ رنگ غار سے منھ نکالے ہوئے ہین نیزہ سر تیز
کنوتی مرکب پر رکھا ہوا ہی نقابدار بد روزگار ثانی ضحاک ماران معلوم ہوتا ہی دونون
اژدر جو اسکے شانون پر بیٹھے ہوئے ہین ہر مرتبہ منھ سے شعلہ آتش چھوڑتے ہین مرکب
بہت قوی ہیکل اور زبردست تہ ران ہی یہ معلوم ہوتا ہی کہ کوہ بالا سے کوہ نمایان ہی باز
آہن رنگ سر پر پرواز کر رہا ہی یہ شان و شوکت دیکھکر اہل لشکر اسلام و کفار دونون اس
بدکردار بد شکل کو دیکھکر بہت خائف ہوئے لندھور و مالک و دیگر اہل لشکر اسلام نے
یا حفیظ کہکر آنکھین بند کر لین اور ہر ایک کی زبان سے نکلا کہ تو ہی حافظ ہی اور تو ہی بچانے
والا ہی اس بلا سے یہ انسان کیا ہی کوئی دیو زاد ہی کیا ضحاک ماران قبر سے اوٹھکر مقابلہ کے
لیے آیا ہی لشکر کفار کے تو لوگ یا خداوند عجائب کہکر ناچنے لگے ہرکارون کے حواس
باختہ رہے کہ یہ دامن گرد سے کیا بلا پیدا ہوئی یہ کون ہی مگر وہ اس باختہ ہو گئے حواسون
کو درست کر کے لشکر کی طرف واپس گئے یہ جرأت دونون کے ہرکارون کی نہ ہوئی کہ جھک کر
دریافت کرتے کہ آپ کون حضرت ہین اور کس کی کمک کو آئے ہین اور کسکے فرستادہ ہین
ہرکاران لشکر اسلام نے لندھور سے جا کر عرض کیا کہ ہم بموجب حکم سرکار برائے دریافت
حال گئے جب تک ہم قریب غبار پہونچے گرد و غبار میدان مین آکر قائم ہوا اور شق ہوا آپنے
خود ملاحظہ فرما لیا ہوگا کہ جو بلا اوس غبار سے پیدا ہوئی ہمکو یہ جرأت نہ ہوئی کہ ہم دریافت
کرتے کہ آپ کہان سے تشریف لائے ہین اور کسکی طرف آئے ہین ہمارے حواس اس
صورت نحس و شکل بد کو دیکھکر جاتے رہے یہ معلوم ہوتا ہی کہ ضحاک ماران اپنی قبر سے
اٹھکر چلا آیا ہی نہ معلوم یہ باز ابلق رنگ کیسا سر پر سایہ فگن ہی لندھور نے جواب دیا

کہ کوئی مقام خوف نہین ہمارا خدا ہمارا محافظ ہی اور نگہبان ہی اگرچہ ضحاک ثانی ہی تو
ہم بھی فریدون وقت ہین ہمارا کیا بنا سکتا ہی خدا مالک و حافظ ہی وہ ہم سب کا مددگار
و مختار ہی اگر اسکو ہم سبکی قضا لائی ہی اور ہم سبکی موت اسکے ہاتھ سے مقرر ہوئی ہی تو کیا خوف
ہی ہم سب اسکو قتل کرین گے یہ کہکر لندھور نے و مالک نے اپنے اپنے اہل لشکر سے کہا کہ کوئی
مقام خوف و دہشت نہین ہی بموجب مصرعہ ع دشمن اگر قوی است نگہبان قوی تر است
جو منظور خداوند کریم ہوگا وہ ہوگا دیکھو تو پردۂ غیب سے کیا ظاہر ہوتا ہی یہ کہکر مالک و
لندھور نے اہل لشکر کو مطمئن کیا ادھر اخلاق نے جو اس نقابدار کو دیکھا مثل بید
کے کانپنے لگا ہاتھ پاؤن مین رعشہ پڑگیا وزیر سے کہا کہ اس نقابدار کی صورت دیکھکر
خوف آتا ہی نہ معلوم یہ بلا کہان سے آئی اور کسکے لیے آئی ہی اور کیونکر دفع ہوگی وزیر نے جواب دیا
کہ مین تو خیال کرتا ہون کہ یہ نقابدار فرستادہ قرناطیس جادو آپ کے دوست کا ہی
اور آپ کی کمک کو آیا ہی دیکھیے دم بھر مین کھلا جاتا ہی ہرکارے آپ کے سامنے برابر بھیجے
گئے ہین وزیر یہ کہہ رہا تھا کہ وہ ہرکارے واپس آئے ہاتھ باندھکر عرض کیا کہ آپ لوگون
نے خود ملاحظہ فرمالیا کہ یہ غبار آمد نقابدار کا تھا ہم پہونچنے نہ پائے کہ غبار سے نقابدار
ظاہر ہوا ایسی شکل مہیب تھی کہ ہم قریب جاکر دریافت نہ کرسکے واپس آئے وزیر نے کہا
کہ اچھا معلوم ہوجائیگا کہ جو کوئی ہی مین لشکر کفار کی حالت بیان کرچکا ہون کہ سبکو خوف
طاری ہی سب کانپ رہے ہین منتشر الحواس ہین گھوڑے بدلگامیان کر رہے ہین
نقابدار کو دیکھ دیکھکر ہرکارے یہ کہہ رہے تھے کہ اوس نقابدار صعلوک روزگار نے
میدان مین مرکب کو روک کر ادھر ادھر دیکھا بہ نگاہ تند و تیز دیکھا کہ ایک سمت کو
لشکر کثیر صف آرا ہی نشانون سے ظاہر ہی کہ یہ لشکر خداپرستون کا ہی اور ایک سمت
کو لشکر مختصر صف بستہ کھڑا ہی اسکے نشانون کے پھریرون سے معلوم ہوتا ہی کہ یہ
سب عجائب پرست ہین پس اسنے طریقہ سے خیال کرکے اپنے دل مین کہا کہ مین ان
لوگون کی کمک کو آیا ہون حسب الارشاد اپنے اوستاد کے یہی پتہ و نشان قرناطیس
نے بھی دیا تھا کہ جس لشکر کے پھریرے سیاہ ہون وہ لشکر میرے دوست اخلاق کا ہی

اور جوش گیر ہوا اور نشانون کے پھریرے سرخ و سبز و سفید ہون وہ لشکر مخالف اور
خدا پرستون کا ہی پس دل سے وہ گھبرا کر لشکر کفار کی طرف منھ کرکے آواز دی کہ ایہا الناس
آگاہ و خبردار ہو کہ مین فرستادہ ہون قرناطیس کا ملک اخلاق کہان تشریف رکھتے ہین
وہ میرے پاس تشریف لائین تاکہ مین اُن سے اجازت لیکر خدا پرستون سے مقابلہ
کرون تم لوگ مجھ سے خوف نہ کرو مین تم سب کی کمک کو آیا ہون ملک اخلاق بلا خوف
خطر میرے پاس تشریف لائین بالکل اندیشہ نہ کرین یہ جو آسنے پکار کر کہا فی الجملہ کفار
کے حواس درست ہوئے اب اطمینان ہوا اہل اسلام کو معلوم ہوا کہ یہ نقابدار ہماری
کمک کو نہین آیا ہی فرستادہ قرناطیس ہی اخلاق تو بہت خوش ہوا اور صف لشکر سے نکلکر
چلا اہل اسلام کو معلوم ہوا کہ یہ نقابدار کوئی قرناطیس سے اُسکا بھیجا ہوا اخلاق کی کمک
کو اور ہم سے مقابلہ کرنے کو آیا ہی اخلاق نے اُس سے کمک طلب کی تھی اُسکے بھروسہ پر
اخلاق طبل جنگ بجوا کر میدان مین آکر صف آرا ہوا ہی ورنہ اخلاق کی یہ جرات نہ تھی
کہ مقابلہ کو نکلتا صرف اسی کے بھروسہ پہ نکلا ہی اور اسی کا انتظار تھا جواب تک کسی نے
نکل کر مقابلہ نہین کیا لندھور و مالک نے فرمایا کہ کوئی پروا کی بات نہین ہی آپنے دو
ہم مقابلہ کرین گے نقابدار ہی تو کیا خوف و انتشار ہی ہمارا خدا نقابدار سے زیادہ قوی
ہی لندھور وغیرہ تو یہ فرما رہے ہین اودھر اخلاق ڈرتا و کانپتا مرکب پہ سوار قریب
نقابدار آیا نقابدار نے سلام کیا اور کہا کہ آپ اطمینان رکھین مجکو آپ کے دوست
نے آپ کی مدد کے لیے روانہ کیا ہی پس مین اجازت چاہتا ہون کہ جا کر ان خدا پرستون
سے مقابلہ کرون اور انکو اسیر کرکے قتل کرون مگر ایک امر ہی کہ جب مین سب کو اسیر کرونگا
اُس وقت قتل کرونگا وجہ یہ ہی کہ مین ان قیدیون کو اپنے ہمراہ لیجاؤنگا آپ کے
ہمراہ نہ کرونگا اسکا سبب یہ ہی کہ خدا پرستون کے لشکر مین بڑے زبردست عیار ہین ایسا
نہو کہ وہ عیاری کرکے رہا کر لیجائین تو ساری محنت رائگان ہو اخلاق نے جواب دیا
کہ آپکو اختیار ہی مین آپ کے کسی فعل مین دخل نہ دونگا نہ آپکو کسی امر سے منع کرونگا
مگر جو آپ حکم فرمائینگے مین اُسکو بسر و چشم بجا لاؤنگا نقابدار نے جواب دیا کہ اب آپ

تشریف لیجائیے مین مقابلہ کو جاتا ہون اخلاق تو اپنے مقام پر آکر قائم ہوا نقابدار مرکب
چمکا کر مقابلہ مین لشکر اسلام کے میدان مین آیا خوب مرکب کو دوڑا کر شل پہلوانون کے سلحشوری
دکھائی نیزہ ہلایا برچھے کے ہاتھ نکالے سیف ہلائی گرز کے ہاتھ دو چار چلائے اسکے بعد
مرکب کو روک کر لشکر اسلام کی طرف رخ کرکے پکارا کہ ای فرقہ خدا پرستان وای زبردستان
وای خدائے نادیدہ کے ماننے والون آگاہ و خبردار ہو کہ میرا نام نقابدار ابلق پوش وبازدار
ہی مین تم سب کو خبردار و ہوشیار کرتا ہون کہ میرے مقابلہ سے خوف کرو اور ڈرو کہ مین
وہ نقابدار ہون کہ میرے خوف سے اسوقت تک رستم و سام قبر مین اپنے گوشہ دامن
سے منھ چھپائے ہوئے کانپ رہے ہین دیو میرا نام سنکے بھاگ جاتے ہین مین نے
بڑے بڑے بہادرون کو ایک دم مین زیر کر لیا ہی اس کوہ بلورہ کو اور کوئی مقام خیال
کرنا یہان سے تمھارا زندہ پھر کر جانا محال ہی بدون دین عجائب پرستی قبول کیے ہوئے
پس مین تم سے کہتا ہون کہ تم سب رومال سے ہاتھ باندھ کر خدمت ملک اخلاق مین
حاضر ہو مین تم سب کا قصور معاف کرا دون اور اپنے مقام کو چلا جاؤن اور دین عجائب
پرستی اختیار کرو مین نے سنا ہی کہ تمنے ملک اخلاق کو بہت پریشان کیا ہی ملک اشفاق
کو بیگناہ قتل کیا کیا تمکو یہ امر معلوم نہ تھا کہ مجھ ایسا دوست و مددگار ملک اخلاق کا موجود
ہی میرے تلوار کے بہادران جہان کے دلون پر سکے پڑے ہوئے ہین اگر میری کہنے پر نہ
عمل کروگے یاد رکھو کہ مین تم سب کو اس طور سے قتل کرونگا کہ تمھارے حال پر مرغان ہوا اور
ماہیان دریا رحم کرین اور سمجھ لو بس تم نے بلکہ تم سب کے سب خود اپنے ہاتھ سے اپنا
گلا کاٹ کر مرجاؤ تو میرا نام نقابدار آئندہ تمکو اختیار ہی یہ جو پکار کر نقابدار نے کہا اہل اسلام
نے یک زبان ہو کر جواب دیا کہ او نقابدار مفلوک روزگار بدکردار و بد شعار زناکار کیا بیہودہ بکتا
ہی تو بڑا بے غیرت و بیحیا و نامرد ہی تیری نامردی و بزدلی اسی امر سے ظاہر ہی کہ نقاب مین
منہ پوشیدہ کرکے مقابلہ کرنے آیا ہی بیحیائی کے پردے تیرے منہ پر پڑے ہوئے ہین او
نقابدار بھلا تیری تلوار کے سکے کیا بہادرون کے دلون پر پڑے ہوئے ہونگے اگر یہ کہے کہ تیرے
بزدلی و نامردی کے سکے و جھنڈے گڑے ہوئے ہین تو زیبا ہی تیرے خوف سے کیا

گیا رستم وسام قبر مین پوشیدہ ہوئے ہین تو اُنکی ناخن پا کی برابری نہین کرسکتا ہی ایسے
بزدلون کے خوف سے بھلا بہادر کیا خوف کریگا مثل عورتون کے روی نحس کو نقاب
مین پوشیدہ کرکے آیا ہی جا پردے مین بیٹھ او دیکھ کہین پردہ دری و رخنہ اندازی نہ ہوجائے
کوئی تیری صورت نحس نہ دیکھ لے تجکو امر خانہ داری سے مثل عورتون کے غرض ہی یا بہادرون
کی طرح میدان مین آنے سے غرض کیون اپنی قضا بلاتا ہی ہان اگر بہادر و جری اپنے کو
کہتا ہی تو مردان عالم سے آنکھ چار کرکے منہ پر سے نقاب کو دور کرکے مقابلہ کر تو جانین
کہ تو بہادر ہی ورنہ اول درجہ کا بودا ہی و نامرد ہی آگاہ ہو کہ ہم وہ لوگ ہین کہ جنکے نام کے سکے
دلون پر پڑے ہوئے ہین جنھون نے نشان بہادری کے از سرہ دنیا تا پردہ قاف بلند کیئے
ہین جنکے ہیبت شمشیر سے راتون کو بہادرون کو نیند نہین آتی ہی جنکے نعرون کی صدا سے دیوان
قاف کوسون بھاگ جاتے ہین اور سوتے مین سے چونک پڑتے ہین تو ہم سے کیا
مقابلہ کریگا اگر ہم لوگ یہ دعوی کرین کہ ہمارے خوف سے رستم وسام گوشہ قبر مین جا کر پوشیدہ
ہوئے تو زیبا ہی مگر یہ کلمات تکبر آمیز و غرور کے ہین ہمکو غرور زیبا نہین ہی ہان تکبر و غرور ذات
خداوند غفور کو زیبا ہی کہ وہ وحدہ لاشریک ہی اُسکا کوئی شریک نہین ہی نہ اُسکا کوئی ثانی ہی
اُسکی ذات لاثانی ہی وہ سبکا پیدا کرنے والا ہی اور سب کا فنا کرنے والا ہی اُسکی طرف
سبکی بازگشت ہی اور یہ جسقدر خدائی کر گئے ہین سب کافر و بچہ شیطان بہکائے ہوئے ابلیس
علیہ اللعن کے ہین یادران سبکو ہم سب نے بمدد خداوند کریم برباد و غارت کیا اور خدائیون کو
سنا یا تیری کیا حقیقت ہی و اصلیت ہی اور یہ عجائب نگار جو کہ خدا بنا ہوا ہی کیا چیز ہی یہ بھی کوئی
بچہ شیطان ہوگا مثل اُن سب کے مارا جائیگا اب جاتا کہان ہی کیونکہ ہم لوگون کے ہان
قدم آگئے ہین اب بدون اس سرزمین کو اسلام آباد کیے ہوئے یہان سے جاتے بھی ہین یہ جو
تو نے کہا کہ تم سب رومال سے ہاتھ باندھ کر حاضر ہو مین تم سب کی خطا اخلاق سے معاف کرادونگی
اسکا جواب یہ ہی کہ تو خود اپنی جان پر رحم کھا کر مع اخلاق کے رومال سے ہاتھ باندھ کر حاضر
ہو ہم سب تیری سفارش کرکے زلزلہ قاف ثانی سلیمان امیر حمزہ صاحبقران سے تیری خطا معاف
کرادینگے اور تیرا بہت بڑا مرتبہ ہوگا اور یہ جو تو نے کہا کہ دین اسلام ترک کرکے دین

دین عجائب پرستی اختیار کرو تو اسکا جواب یہ ہے کہ تو خود اگر دین اسلام اختیار کر اور اس
باطل پرستی سے باز آ اور اخلاق کو بھی نصیحت کر کہ وہ بھی کفر پرستی سے باز آئے اپنے
پیدا کرنے والے کو پہچانے ورنہ یاد رکھ کہ مثل رنگ و خوک کے ہم سب کے ہاتھ سے
مارا جائیگا آیندہ تجھکو اختیار ہے ہمنے سمجھا دیا یہ جو اہل اسلام نے پکار کر جواب مین کہا اُس نقابدار
نابکار نے مثل مار سر و دم بریدہ کے پیچ و تاب کھایا اور پکار کر کہا کہ معلوم ہوا کہ تم سب کی
قضا ہی آئی ہے مین کیا کرون جسکو تمنائے مرگ ہو میرے مقابلہ کو آئے دیکھون کیسا بہادر
ہے کہ مجھ سے مقابلہ کرتا ہے مین موجود ہون اہل اسلام نے جواب دیا کہ یا تیری قضا تجھکو
یہان لائی ہے یا ہم سب کی قضا آئی ہے ٹھہر ارہ ہم آتے ہین تجھ سے مقابلہ کرنے کو یہ کہکر ایک پہلوان
نے صف مین سے مرکب نکالا اور لندھور و مالک سے اجازت لیکر میدان کا راستہ لیا ان
دونون صاحبون نے اُسکو سپرد خداوند کریم کیا وہ سردار اسلام مرکب کو مہمیز کر کے
نقابدار کے ہم مقابلہ ہوا ۔ بقصد لگاورزی نقابدار نے یہ قصد دیکھکر کہا کہ مین تم ایسے
نامردون سے ہم لگاور نہین ہوتا ہون مین پھر تجھکو آگاہ کرتا ہون کیون اپنی مفت جان
شیرین کو تلف و برباد کرتا ہے مجھ ایسے بہادر سے مقابلہ کر کے بیکار رایگان کرتا ہے اُن مرد
خدا پرست نے جواب دیا کہ تو اپنے حال پر رحم نہ کہا جو تیرا جی چاہے حربہ کر یہ مقام رزم
ہے نہ جاے وعظ و پند پس حربہ اُٹھا کہ مین موجود ہون اُسنے کہا کہ پہلے تو حربہ کر پھر مین
حربہ کرونگا مرد خدا پرست نے جواب دیا کہ ہم لوگون کا دستور نہین ہے کہ حریف پر پیشدستی
اور سبقت کرین جب تیرے حربہ سے خداوند کریم ہمکو بچائیگا تو ہم بھی حربہ کرینگے یہ جو نقابدار
نے سُنا برہم ہو کر جواب دیا کہ مین تجھ ایسے پر کیا حربہ کرون اور اپنی تلوار کو تجھ ایسون کے
خون سے بھرون مجکو شرم آتی ہے اور حیا کرتا ہون مین تیری مشکین باندھے لیتا ہون یہ
کہکر نقابدار نے قصد کیا کہ مرکب کو مہمیز کر کے کمر بنجہ مین ہاتھ ڈال کر اس خدا پرست کو
مرکب پر سے اُٹھا لون اُسکا اس قصد سے بڑھنا تھا کہ وہ باد جو کہ اسکے سر پر سایہ فگن تھا
ایک مرتبہ پرواز کر کے مرد خدا پرست کے سر پر آیا اپنا سایہ ڈالا سایہ کا پڑنا تھا کہ مرد
خدا پرست کو امرکب پر سے اُٹھا لیا اور سر سے بلند کر کے زمین پر مارا اور کہا کہ اب کیا

کہتا ہی دین عجائب پرستی قبول کرو تین مرد خدا پرست نے کچھ جواب نہ دیا خاموش رہے
نقابدار نے انکو اُسی طور سے زمین پر پڑا رہنے دیا اور پھر آواز دی کہ اور کوئی میرے مقابلہ کو
آئے یہ رنگ جنگ و پیکار دیکھکر سب اہل اسلام دنگ ہو گئے ادھر اسنے مبارز طلب کیا
اور ایک سردار لندھور سے اجازت لیکر آیا جب قریب پہونچا باز نے اپنا سایہ اُس سردار پر ڈالا
وہ بیحس و حرکت ہوا اسنے کمربند پکڑکر اٹھا لیا اور زمین پر دے مارا وہ بھی بیحس و حرکت مثل
سب کے پڑا رہا کہ صحرا سے ایک بگولہ گرد کا بلند ہوا اس سے صدائے زنگ پیدا ہوئی
سب اُس طرف کو دیکھنے لگے دامنہ گرد کا شق ہوا اُس سے ایک عیار نقابدار اطلس پوش
بانہائے عیاری آراستہ کیے ہوئے پیدا ہوا آتے ہی آسنے نقابدار کو اسلام کیا نقابدار نے اشارہ کیا کہ
انکی مشکیں باندھ لو اُس نقابدار نے اُن دونون سرداروں کی مشکیں باندھ لین اور
ایک طرف کو مثل مجرمون کے کھڑا کر دیا وہ سر جھکائے خاموش کھڑے ہین نقابدار
نے پھر مبارز طلب کیا لشکر اسلام سے اور ایک سردار نکلا اسنے لندھور سے اجازت
لیکر اُس سے مقابلہ کیا اسی طریقہ سے نقابدار نے اُسکو بھی مرکب پر سے اُٹھا لیا اُسکی
عیار نے مشکیں باندھ لین اور انھیں کے برابر کھڑا کر دیا راوی بیان کرتا ہی کہ اُسدن
نقابدار نے اسی طریقہ سے شش سردار لشکر اسلام کے اسیر کیے کہ شام ہو گئی نقابدار
نے اخلاق کو اشارہ کیا کہ طبل بازگشت بجوا دو کہ شام ہو گئی ہی کل پھر آکر مقابلہ کرونگا
طبل جنگ بجوا دینا یہ کہکر اور ان سب اسیرون کو مع اپنے عیار کے لیکر جدھر سے آیا تھا
اُسی طرف کو چلا گیا راوی بیان کرتا ہی کہ مہتر چالاک و مہتر برق فرنگی لشکر مین موجود تھے
یہ ایک خاموش کھڑے دیکھ رہے تھے جب اُنھون نے دیکھا کہ نقابدار میدان جنگ سے
سردارون کو اسیر کرکے جدھر سے آیا تھا اسی طرف کو چلا گیا تا ہم ان دونون نے صلاح کی کہ چلکر
راہ مین عیاری کرین یا جہان یہ رہتا ہو اسکا مقام تلاش کرکے عیاری اسیر کرکے اسکو قتل کرین اور
رہا یہ امر تو بخوبی ثابت ہو گیا ہی کہ یہ ساحر ہی اور ساحر زبردست ہی اور یہ جو باز اسکے سر پر گردش کرتا ہی
اسکا عکس پڑا سردار کی قوت کم ہو گئی مبتلائے سحر ہوا نقابدار نے گرفتار کر لیا جب تک یہ نہ مارا جائیگا
اسوقت تک اس بلا سے نجات نہ ملیگی اور نہ یہ سردار رہا ہونگے اوستاد و مرشد یہان موجود نہین ہین

ہین ورنہ وہ ضرور فکر کرکے اسکو قتل کرتے اور ان سب کو ضرور رہا کرتے بڑی خرابی کی بات
ہی کہ جب وہ تشریف لائینگے اور انکو خبر ہوگی تو وہ یہ ضرور ہم سے اور تم سے فرمائینگے کہ تم لوگ
لشکر مین موجود تھے اور تمھاری حالت موجودگی مین اسقدر سردار اسیر ہوگئے اور تم لوگون نے
کوئی تدبیر نہ کی بہت بڑا الزام ملیگا اور واقعی امر یہ ہی کہ ہم موجود ہون اور ایک ساحر ہماری موجودگی
مین آکر اور سردارون کو اسیر کر لیجائے اور ہم سے کچھ نہو سکے تو لازم ہی کہ ہم اور تم ملکر چلین اور
جس طور سے ممکن ہو کوشش کرکے اور عیاری کرکے اسکو قتل کرین چالاک نے کہا کہ چلو
پس یہ دونون اُسکے عقب مین پایے شاطری مارتے ہوئے اور فکر عیاری کرتے ہوئے
چلے جاتے ہین اور وہ نقابدار وہ اُن سردارون کو اسیر کیے ہوئے مع عیارون کے چلا جاتا
ہی ادھر اخلاق نے بموجب اُسکے اشارہ کے طبل بازگشت بجوا دیا لندھور کے بھی لشکر
مین کوس بازگشت پر چوب پڑی دونون لشکر اپنے اپنے مقام کی طرف واپس گئے کفار
خوش و مسرور تھے اخلاق وزیر سے کہتا جاتا تھا کہ دیکھا تمنے کہ میرے دوست نے کیسی
کمک کی اب تو یقین ہوتا ہی کہ ان خداپرستون کا خاتمہ ہو جائیگا اب انکا زندہ بچنا محال ہی
وزیر کہتا ہی کہ ضرور ادھر اہل لشکر باہم یہ تقریر کرتے ہوئے واپس چلے جاتے ہین کہ اب
ان خداپرستون کا خاتمہ ہی آج ہی نقابدار نے آتے ہی کسقدر اہل اسلام قید کر لیے ہین اسی
طور سے سبکو اسیر کرکے لے جاویگا بڑا زبردست ہی مقام خوشی و خورمی ہی کہ اب اہل اسلام
کا خاتمہ ہو جائیگا بہت مغرور ہو رہے تھے سارا غرور مٹ جائیگا ہزارون و لاکھون کو قتل
کیا سیکڑون ملک تباہ کیے اب سب کا عوض ملیگا ان سب کی قضا یہان لائی ہی خلاصہ
یہ کہ کفار یہ تقریر کرتے ہوئے مقام فرودگاہ پر آئے لشکر نے کمر کھولی سب کے سب اپنے بسترون پر
راحت سے بیٹھے باہم خوشیان کرنے لگے اخلاق بھی پوشاک بدل کر آیا دربار آراستہ ہوا اہل دربار
سے نقابدار کے مقابلہ کا ذکر ہونے لگا ادھر خداپرست مغموم و محزون اپنی فرودگاہ پر آئے سب
اہل اسلام کو یقین ہو گیا ہی کہ یہ نقابدار ساحر ہی اور بہت بڑا زبردست ہی جو اسکے مقابلہ کو جاتا ہی یہ
کرکے اسکو مبتلاے سحر کرتا ہی اور اسیر کر لیتا ہی خداوند کریم خیر کرے اسکے شر سے ہم سبکو بچائے
لندھور اہل لشکر کو اطمینان دیتے ہوئے اپنے ہمراہ لیکر آئے سب اپنے اپنے مقام پر جاکر

راحت پذیر ہوئے کمرین کھولین لندھور و مالک نے دربار کیا سب سردار آکر حاضر دربار ہوئے
ہوئے نقابدار کا ذکر ہونے لگا کہ یہ حرامزادہ سحر کرکے سردار کو اسیر کرلیتا ہی خیر جو مرضی خداے
کریم ہی ہم تو اُسکی ذات پر بھروسہ کرکے مقابلہ کرینگے اور کیا ہی وہ ہم سب کا حافظ و نگہبان
ہی یہ ذکر ہورہا تھا کہ اودھر اخلاق نے بادۂ ناب سے گرم ہوکر طبل جنگ بجنے کا بموجب حکم
نقابدار حکم دیا لشکر کفار مین کوس حربی پر چوب پڑی سب لشکر کفار کو معلوم ہوا کہ کل مقابلہ
ہوگا سب سامان کرنے لگے آلات حرب و ضرب کو درست کرنے لگے ہرکارے لشکر اسلام
کے یہ خبر سُنکر چلے تھے کہ آکر بارگاہ مین پہونچے مجرا بجالائے سلام کیا دعا دیکر عرض کیا کہ پھر
اخلاق قزاق نے طبل جنگ بجوایا ہی کل اسکا پھر قصد ہی کہ میدان جنگ مین نکل کر غلامان
سرکار و غلامان صاحبقران سے مقابلہ کرین باقی خیریت ہی یہ سن کے لندھور نے حکم دیا
کہ بتائید ربانی بجے طبل جنگ ہمارے لشکر مین بھی ہمکو کوئی خوف نہین ہی اگر اُسنے اُس
نقابدار کے بھروسے پر طبل جنگ بجوایا ہی ہم بھی خداوند کریم کے بھروسہ پر طبل جنگ بجواکر
مقابلہ کرینگے چنانچہ یہان بھی کوس حربی بجایا گیا اہل لشکر صداے نقارہ جنگ سن کے سامان
جنگ دیکار کرنے لگے دونون لشکرون مین نقارہ جنگ بج رہا ہی سامان جنگ دونون
طرف ہورہا ہی طلایہ پھر رہا ہی یہان تو یہ سامان ہی اودھر برق و چالاک عقب نقابدار مین
پڑے اور تنگ آگئے فکر کی کوئی تدبیر نہین پڑی جب نقابدار قریب ایک درہ کوہ کے پہونچا
اُس درہ کوہ سے غبار پیدا ہوا نقابدار مع اُن سب سرداروں کے لو عیار کے اُس غبار مین
پوشیدہ ہوگیا برق و چالاک دونون علیحدہ تھے اس سبب سے یہ دونون نے باہم
صلاح کی کہ اس درہ کوہ مین چلکر دیکھو یہ نقابدار اسی درہ کوہ مین چلکر گیا ہی اور اسی مین رہتا ہی
یہ دونون اندر آئے بہت بہت تلاش کیا کہین نشان نہ ملا رات بھر اس درہ کوہ و صحرا
مین ڈھونڈا کیے کہین پتہ نہ ملا نہ نقابدار کا نہ اُن سرداروں کا آخر کو عاجز و پریشان ہوکر بوقت
سحر وہان سے طرف لشکر کے روانہ ہوئے راہ مین باہم صلاح کرلی کہ آج جو نقابدار مقابلہ کو
آئیگا اور مقابلہ کرکے واپس جانے لگے گا تو ہم اور تم قبل سے آکر یہان بیٹھ رہینگے یہ صلاح کرتے
ہوئے باہم لشکر مین آئے یہان آکر دیکھا صبح ہوچکی ہی سردار اپنے اپنے خیمون سے مسلح و مکمل

ہو ہو کر نکل رہے ہین لشکر تیار ہے کہ لندھور وغیرہ برآمد ہوئے سب نے سلام ومجرا کیا لندھور
وغیرہ نے سلام ومجرا لیکر سوار ہونے کا قصد کیا کہ برق وچالاک نے سلام کیا لندھور
نے کہا کہ اے مہتر برق وچالاک آپ لوگ کل شب سے کہان تھے جواب دیا کہ ہم اُس نقابدار
کے عقب مین گئے تھے کہ بن پڑے تو کچھ عیاری کرین مگر کیا بیان کرین سب بیکار ہوا یہ کہکر
سارا واقعہ بیان کیا اور کہا کہ آج قبل سے جا کر وہان ٹھہرین گے جب وہ اُس درہ کے اندر
جائیگا ہم وہان موجود ہونگے اُسکے عقب مین روانہ ہونگے اور ہم اُسکے ہمراہ اُس مقام پر
پہونچ جائینگے کہ جہان وہ قیام کرتا ہے اور کہین پوشیدہ ہو کر عیاری کرین گے لندھور وغیرہ
نے کہا کہ تمکو اختیار ہے یہ باتین کرتے ہوئے قریب مرکب آئے اور مرکب پر سوار ہو کر اور کل لشکر
کو ہمراہ لیکر میدان کارزار مین آگئے اودھر سے اخلاق اپنے لشکر کو لیکر آیا صف بندی ہوئی نقیبون
نے نکل کر نقابت کی سقون نے آبپاشی کرکے گرد وغبار کو مٹھا دیا اب اہل اسلام کو انتظار ہے کہ کل
تو مقابلہ کو نکلے اور کفار کو یہ انتظار ہے کہ نقابدار آئے تو مقابلہ کرے دونون لشکرون کے لوگ
صحرا کی طرف دیکھ رہے ہین کہ اُسی طور سے بگولہ گرد کا پیدا ہوا وہ میدان جنگ مین آکر شق ہوا اور
وہی نقابدار مع اپنے عیار کے ظاہر ہوا اخلاق کو سلام کیا اور کہا کہ اجازت ہو کہ مین جا کر
مقابلہ کرون اخلاق نے کہا کہ شوق سے جاؤ تمکو خداوند عجائب کے سپرد کیا وہ سلام کرکے
مرکب اوڑا کر میدان مین آیا سراپا دکھا کر مبارز طلب کیا لشکر اسلام سے کئی سردار لندھور
و مالک سے اجازت لیکر نکلے نقابدار نے اُسی طور سے اُن سبکو اسیر کر لیا اور حوالے عیار
کے کیا قریب دوپہر کے نقابدار نے پکار کر کہا کہ تم لوگون کی بڑی شہرت تھی کہ بڑے زبردست
ہین مگر مین نے تو کسیکو نہ پایا میرے نزدیک تو سب طفل مکتب سے بھی بدتر ہین کہ جو آیا مین
اُسکو مثل پھول کے مرکب پر سے اُٹھا لیا اور گرفتار کر لیا کیسے مبارز زبردست کو بھیجا
اسی کی شہرت تھی یہ جو پکار کر کہا پس عادل شیردل کو تاب نہ رہی اپنے پرے سے مرکب کو نکالا
اور لندھور سے اجازت لیکر اُسکے مقابلہ کو آئے جیسے ہی قریب پہونچے اُسنے اشارہ کیا
باز نے آ کر اُنکے سر پر گردش کی وہ اِس امر سے باز نہ آیا عجب جان باز تھا جیسے اُس باز کا
عکس عادل پر پڑا یہ بالکل بے حس و حرکت ہو گئے ہاتھ پاؤن قابو سے جاتے رہے نقابدار نے

مرکب کو بڑھا کر کہا کہ وار کر جواب کون دے اپنے قابو مین ہون تو جواب دین جب آمنے کچھ جواب نہ پایا مگر زنجیر پکڑ کر مثل آن سب کے الکو بھی اٹھا لیا عیار کے حوالے کیا کہ اسکو بھی اسیر کرو آسنے مشکین باندھ لین فاضل شیردل اجازت لیکر میدان مین آئے ان پر بھی یہی واقعہ گذرا جب یہ بھی اسیر ہو گئے تو اور سردار نکلتے گئے راوی بیان کرتا ہی کہ اسدن لشکر لندھور سے سوا سو سردار و سوار علاوہ سرداران نامی و گرامی کے نقابدار نے اسیر کر کے قریب شام اخلاق سے طبل باز بجوا کر اور یہ کہکر کہ تم طبل جنگ بجوانا مین کل پھر آکر مقابلہ کرونگا اور ان سبکو اپنے ہمراہ لیکر جدھر سے آیا تھا اُسی طرف کو چلا گیا دونون لشکر بعد جانے نقابدار کے طبل باز بجوا کر اپنی اپنی فرودگاہ پر آئے لشکر اسلام تو نہایت مغموم و رنجور تھا اور ایک تلاطم مچا ہوا تھا کہ پرے کے پرے خالی ہو گئے تھے لندھور کل لشکر کو لیکر قیام گاہ پر آئے لشکر لے گھول ہر مقام پر یہی چرچا ہی کہ یہ نقابدار بڑا ساحر زبردست ہی خدا ان سے کیونکر جان بچاتا ہی لندھور نے دربار آراستہ کیا سب حاضر دربار ہوئے بہت سے کرسیون و دنگلون پر بیٹھے ہوئے ہین لندھور نے سب کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ بڑی خرابی کی بات ہی کہ نہ تو لشکر مین آجکل صاحبقران تشریف فرما ہین کہ وہ ملاحظہ کرین نہ بادشاہ اسلام ہین اور لشکر پر یہ تباہی نازل ہوئی دیکھیے اسکا انجام کیا ہوتا ہی ہمکو اس امر کا یقین ہی کہ ہم سب کی قضا یہان ہم سبکو لائی ہی افسوس اس امر کا ہی کہ نہ تو صاحبقران کی زیارت نصیب ہوئی نہ بادشاہ کی نہ ان دونون بزرگوارون مین سے کوئی ہمارے سر پر موجود ہی کہ شریک دفن و کفن ہو بڑی خرابی کی بات ہی خیر جو مقدر مین لکھا تھا وہ پیش آیا اور جو لکھا ہوگا وہ پیش آئیگا جو مرضی خدا اسمین کیا زور اور کیا چارہ لندھور تو یہان یہ کلام کر رہے ہین اودھر اخلاق خوش خوش مع لشکر کے فرودگاہ پر پہونچا اہل لشکر نے کمر کھولی اخلاق بارگاہ مین آیا دربار آراستہ ہوا بیٹھتے ہی حکم دیا کہ بجے طبل جنگ نقارہ رزمی بجایا گیا ہرکارون نے لشکر اسلام مین خبر پہونچائی وہان بھی بحکم لندھور نقارہ بجا دونون طرف سامان جنگ ہونے لگا ادھر لندھور نے ادھر اخلاق نے دربار برخاست کیا اپنے اپنے مقام پر سب نے آرام و استراحت کی انتظار سحر مین بسر کرنے لگے یہان نقارہ جنگ بجا ہو سامان جنگ

ہو رہا ہے راوی بیان کرتا ہے کہ برق و چالاک قبل روانہ ہونے نقابدار کے لشکر سے نکل کر
اور درہ کوہ میں آکر پوشیدہ ہو کر بیٹھے تھے اور نقابدار کا انتظار کر رہے تھے کہ ایک
دیکھا ان دونوں نے کہ نقابدار مع سرداروں کے کہ جنکو اسیر کیا تھا اور اپنے عیار
کے تیز چلا آتا ہے یہ دیکھ رہے تھے اور خیال کر رہے تھے کہ اسی درہ میں آئیگا وہ جب قریب
درہ پہونچا تو اسی طور سے غبار پیدا ہوا نقابدار اس غبار میں پنہان ہو گیا سب سرداروں کو
یہ دیکھتے رہے اور اس انتظار میں رہے کہ اب نقابدار درہ میں آتے اور جب آئے گر
نقابدار نہ آیا جب غبار برطرف ہوا تو دیکھا کہ نہ نقابدار ہے نہ سردار انکا کہیں تک نشان
تک نہیں ہے یہ دونوں حیران ہوئے کہ یہ سب کے سب کیا ہوئے غبار کے اندر جا کر کہ
غائب ہو جاتے ہیں خلاصہ یہ کہ رات بھر تلاش کیا لیکن پتہ نہ ملا مجبور ہو کر لشکر کو روانہ ہوئے
داخل لشکر ہوئے لندھور وغیرہ سے ملکر سب حال بیان کیا آج تجویز کر لیا تھا کہ اپنے کو
غبار میں ڈالدینگے خلاصہ یہ کہ دونوں لشکر میدان میں آکر صف آرا ہوئے نقابدار آیا
مبارز طلب کیا بہت سے سرداروں نے نکل کر مقابلہ کیا یکے بعد دیگرے اور سب اسیر ہوئے
بعض پہلوانوں کے دو پہر تک نقابدار نے قریب اسی سرداروں کے اسیر کئے یہ حال دیکھ کر
بہرشوں پریزاد کو تاب باقی نہ رہی لندھور سے اجازت لیکر میدان میں آیا یہ بھی مثل عادل
و فاضل کے اسیر ہوا الماس بن لندھور نے مقابلہ کیا وہ بھی اسیر ہوا فرہاد خان بکفری نے
نکل کر سامنا کیا وہ بھی اسیر ہوئے خلاصہ یہ کہ آج کی میدان داری میں کوئی سردار
نہ لشکر لندھور کا باقی رہا نہ لشکر مالک اژدر کا دس میدان داریوں میں کوئی باقی نہ رہا
سوائے مالک و لندھور و اہل لشکر کے راوی بیان کرتا ہے کہ ہر روز برق و چالاک نئی
عیاری میں جاتے ہیں اور فکر کرتے ہیں مگر کچھ بن نہیں پڑتا ہے کہ کیا کریں تین چار مرتبہ اپنے
کو غبار میں ڈالدیا مگر وہ لوگ غائب ہو گئے یہ رہ گئے خلاصہ یہ کہ وہ نقابدار ان
سب اسیروں کو لیکر چلا گیا دونوں لشکر واپس آئے خلاصہ یہ کہ جیسا کہ میں نے تحریر
کیا ہے کہ دس میدان داریاں ہوئیں اس دس دن کی جنگ و پیکار میں قریب دو ہزار
سرداروں و اہل لشکر کے نقابدار نے اسیر کر لیئے اور ایک بھی کچھ نہ بنا سکا لاکھ لاکھ برق و

چالاک نے کوشش کی مگر نقابدار کا پتہ نہ چلا کہ کدھر سے آتا ہی اور کدھر کو چلا جاتا ہی جب یہ
عاجز ہوئے اور کچھ تدبیر نہ ہو سکی اور دیکھا کہ سوائے لندھور و مالک کے سرداران زبردست
مین سے کوئی نہین رہا سب اسیر ہو گئے ہین سوائے اہل لشکر کے جب اسفندر سرداران زبردست
اسکا کچھ نہ بنا سکے تو اہل لشکر کیا بنا سکین گے اودھر لندھور و مالک اسیر ہوئے یہ لشکر تباہ
ہوا اور اب عرصہ کیا ہی کل انکا بھی خاتمہ ہی اس سے بہتر یہ ہو کہ چلکر بادشاہ اسلام کو اس
حال سے آگاہ کرو تاکہ وہ کوئی تدبیر کرین یہ باہم صلاح کر کے دونون عیار یعنی برق و
چالاک اسیوقت بدون آگاہ کیے مالک و لندھور کے طرف طلسم توخیز جمشیدی کے
روانہ ہوئے خدمت بادشاہ اسلام مین کہ انکا حال آیندہ تحریر ہوگا پہلے حال لشکر
کا سماعت ہو کہ جب گیارھوین دن لندھور و مالک لشکر کو لیکر میدان مین آئے اور اودھر
سے اخلاق آیا نقابدار بھی آیا اور مقابلہ کے لیے میدان مین نکلا اور مبارز طلب کیا
لندھور نے قصد کیا کہ مین مقابلہ کو نکلون کیونکہ شب ہی سے دل مین ٹھان لیا تھا کہ
کل مین خود نکل کر مقابلہ کرونگا اور ایک ہی ضرب گرز مین نقابدار کا خاتمہ کردون گا
اودھر مالک نے شب کو اپنے دل مین یہ تجویز کر لیا تھا کہ کل مین نکل کر نقابدار سے
مقابلہ کرونگا اور نقابدار کو نیزہ پر اُٹھا کر اس زور سے زمین پر مارونگا کہ نقش
زمین ہو جائیگا یہ دونون صاحب اپنے اپنے دل مین تجویز کر چکے تھے شب کو جب
میدان جنگ مین پہونچے اور نقابدار نے مبارز طلب کیا لندھور نے قصد کیا اور
مرکب طلب کیا کیونکہ یہ فیل میمونہ پر سوار تھے ابھی مرکب نہین آیا تھا کہ مالک اژدر
صاحب نیزہ دو سر چاکر نے وغلام حیدر نے اپنے بادپای عربی کو صف سے نکالا اور
سامنے لندھور کے آئے اور کہا کہ ای دارائے ہند لندھور بن سعدان مجکو اجازت
دیجیے کہ مین جاکر نقابدار سے مقابلہ کرون اور اس نقابدار کو اس حرکت ناشایستہ کی سزا
دون لندھور نے جواب دیا کہ آپ جانشین صاحبقران ہین آپکو زیبا ہی کہ مجکو اجازت
دیجیے کہ مین جاکر مقابلہ کرون اور اپنے دل کا حوصلہ نکالون میری موجودگی مین آپکو
زیبا نہین ہی کہ آپ مقابلہ کو تشریف لیجائین ہان جب مین نہ ہون اُسوقت اختیار ہو

مالک نے جواب دیا کہ یہ امر غیر ممکن ہی پہلے جانشین آپ ہین دوسرے دست راست
ہین آپکو زیبا ہی کہ آپ لشکر مین موجود رہین تاکہ لشکر کو اطمینان رہے آپکی موجودگی گویا
حمزۂ صاحبقران کی موجودگی کے برابر ہی اگر وہ لشکر مین نہین تشریف فرما ہین آپ تو موجود
ہین پس میرے بعد آپکو اختیار ہی مین آپکو ہرگز ہرگز نہ جانے دونگا اپنی موجودگی مین لندھور
نے کہا کہ یہ امر ممکن نہین ہی اب انکے اُنکے تکرار ہونے لگی یہ کہتے ہین کہ مین مقابلہ کو جاؤنگا
لندھور کا قول ہی کہ مین جاؤنگا جب یہ قصد بڑھنے کا کرتے ہین مالک روک لیتے ہین جب مالک
ارادہ کرتے ہین لندھور مانع آتے ہین اہل لشکر دیکھ رہے ہین حیران ہین کہ دیکھیے ان دونون
سرپرستون مین سے کون جاتا ہی اور کس سے جدائی پہلے ہوتی ہی بڑے عرصہ تک یہی بحث رہی
آخر جب نقابدار نے دیکھا کہ کوئی مقابلہ کے لیئے نہین نکلتا ہی تو پکار کر کہا کہ تم لوگون پر میرا
ایسا خوف غالب ہوا کہ اب کوئی مقابلہ کو نہین آتا ہی وہ جرائت و مردی کیا ہوئی مین کب سے
انتظار کر رہا ہون بس اسی جرائت و قوت پر یہان آئے تھے کہ ایک تن تنہا نے تم سب کو
عاجز کر دیا یہ جو نقابدار نے پکار کر کہا مالک نے کہا لندھور سے کہ آپ نے سُنا یہ نقابدار
نابکار کیا بیہودہ گفتار کر رہا ہی بس آپ نہ روکیے اجازت عنایت فرمائیے ورنہ مین اپنے کو
ہلاک کر دونگا لندھور نے ناچار ہو کر مالک سے فرمایا کہ خیر آپ ہی پہلے ہم سے تشریف
لیجائیے بعد آپ کے ہم بھی آتے ہین عرصہ کا پس و پیش ہی بہت زمانہ نہین گذرنے والا ہی
سپرد خداوند کریم کیا مالک نے یہ سُن کے سلام کیا اور مرکب کے تنگ کو درست کر کے
دامن گردان کر سوار ہوئے اور طرف میدان کے چلے سب اہل لشکر نے گھیر لیا مالک
نے سب سے کلمات پند و نصیحت فرما کر اور بے ثباتی دنیا کی حالت بیان کر کے ہر ایک کو رخصت
کیا لندھور بھی چند قدم ہمراہ آئے تھے اُنکو بھی قسمین دیکر پھیرا اور آپ مرکب کو چمکا کر مقابلہ
نقابدار آئے نقابدار نے جیسے مالک کو آتے ہوئے دیکھا پکار کر کہا کہ اے سوار پہلے تو یہ بتا
کہ تیرا نام کیا ہی تاکہ تو گمنام میرے ہاتھ سے مارا نہ جائے مالک نے جواب دیا کہ مجکو خادم حمزۂ
عرب نظر کردہ امیر شرق و غرب مالک اژدر صاحب نیزہ دو سر سب کہتے ہین تو اپنا نام بتا بلا
سکا نام بیکار دریافت کرتا ہی آنکا تو نام نوک شمشیر و زبان نیزہ سے ظاہر ہو جاتا ہی نقابدار نے

جواب دیا کہ مجکو نام ظاہر کرنے کی کوئی ضرورت نہین ہے کیونکہ یہ مجکو بخوبی معلوم ہے کہ مین
تیرے ہاتھ سے قتل نہونگا بلکہ مین تجکو مثل سب کے اسیر کرلونگا پھر کیا ضرورت ہے کہ
مین اپنا نام ظاہر کرون مالک نے جواب دیا کہ خیر اگر ضرورت نہین ہے تو نہو ہم خود دریافت
کرلین گے تو جاتا کہان ہے راوی بیان کرتا ہے کہ وہ جو سردار نقابدار اسیر کرکے اپنے ہمراہ لیے جاتا
تھا دوسرے دن اُنکو اس صورت سے لاتا تھا کہ اُنکے ہاتھون مین آہنی موگریان ہوتی تھین
اور صف باندھکر ایک طرف کھڑے ہوتے ہین اور جنگ کا تماشہ دیکھتے ہین صفت یہ ہے کہ
سب آزاد ہوتے ہین اُنمین کوئی اسیر نہین ہوتا ہے سب رہا ہوتے ہین مگر ایسے مبتلاے سحر
ہین کہ انکو اپنے تن بدن کا بالکل خیال نہین ہے نہ ہوش ہے یہی وہ نہین جانتے ہین کہ ہم ہین کہان اور
کس بلا مین مبتلا ہین بالکل عالم سکوت مین سر جھکائے خاموش کھڑے رہتے ہین کبھی کبھی سر
اٹھاکر لشکر اسلام کی طرف دیکھ لیتے ہین اگر کچھ کلام بھی کرتے ہین تو یہ کلام کرتے ہین لشکر اسلام اُن
سرداران سے مخاطب ہوکر جو کہ نقابدار کے مقابلہ کو آتا ہے کہ اے بھائیون آگاہ ہو اور پہچانو کہ ہم سبکا
خداوند عجائب نگار ہے اور بہت بڑا خدا ہے معاذ اللہ خداے نادیدہ کوئی چیز نہین ہے خداوند عجائب
کے آگے عجائب پرستی دین حق اور عجائب نگار خداوند برحق و مطلق ہے پس دین عجائب پرستی
اختیار کرو اور نقابدار نامدار کی اطاعت کرو ورنہ مثل ہمارے تم بھی پچھتاؤگے جیسے ہم پچھتا رہے ہین
کیا بیان کرین کہ جو ہمارا حال ہے ہمکو حمزہ نے اس زمانہ تک ضلالت مین مبتلا رکھا اور ہمکو اپنے
اصلی مذہب سے آگاہ نہونے دیا بالکل راہ ضلالت و کفر کا ہمکو راستہ بتایا ہم نے وہ
عجائبات یہان آکر دیکھے کہ ہم بیان نہین کرسکتے ہین پس یہی جی چاہتا ہے کہ ان موگریون سے
اپنا سر پھوڑ کر مر جائین یہ ستم کیا کہ اپنے اصلی خدا کو نہ پہچانا اور اُسکی بندگی کرنے والون
سے مقابلہ کیا یہ کہتے ہین اور قصد کرتے ہین کہ موگریان سر پر مارلین مگر سر تک لیجاتے
ہین اور پھر ہاتھ روک لیتے ہین جیسے کوئی پکڑ لیتا ہے پھر سر جھکاکر خاموش ہو جاتے ہین
پھر جب کلام کرتے ہین تو یہ کرتے ہین ہر روز یہی طریقہ ہوتا ہے آج بھی وہی واقعہ ہوا
اہل اسلام اون کی ان باتون کا کچھ جواب نہین دیتے ہین خاموش سنا کرتے ہین اور
افسوس کرتے ہین اُنکے حال پر کہ کیسے کیسے دیندار و ایماندار مبتلاے بلا ہین

راوی بیان کرتا ہے کہ آج بھی وہی کلام کیے اج سب سردار ہین جسقدر نقابدار اسیر کرکے
لیگیا ہے یہ تو مالک نے جواب دیا نہ اہل لشکر نے بلکہ افسوس کیا ادہر مالک قریب نقابدار
مرکب مہمیز کرکے آئے نقابدار نے باز کو اشارہ کیا وہ سر پر مالک کے آکر گردش کرنے لگا
اپنی حرکت سابقہ سے باز نہ آیا اُسنے تین مرتبہ گردش کی اور پھر آکر نقابدار کے سر پر سایہ فگن
ہوا وہ ادہر گیا ادہر مالک شل مردہ صد سالہ کے ہوگئے نقابدار نے گرز بخیر پکڑ کر اُٹھا لیا اور
اپنے عیار کے حوالے کیا اُسنے مشکین باندہ لین لشکر مالک لندہور مین ایک شور و
غل بلند ہوا عربون نے اپنے گریبان چاک کر ڈالے منھ پر خاک ملی اور یہی حال لشکر لندہور
و دیگر اہل اسلام نے کیا اور سب نے قصد کیا کہ ایک مرتبہ نقابدار پر جا پڑین مگر لندہور نے
سبکو روکا اور کہا کہ تم لوگ پریشان نہو خدا کو یاد کرو مین ابھی جاکر اس نقابدار کو قتل
کرتا ہون مین خود اس وقت سبقت کرونگا جاتے ہی گرز کا وار کرونگا یہ کہکر قصد کیا
کہ مرکب کو مہمیز کرون کہ سب اہل لشکر لپٹ گئے کہ ہم نہ جانے دینگے اب سوائے آپکے
ہمارا سرپرست و مددگار کون ہے پہلے ہم سبکو قتل فرمائیے پھر جائیے ہم سے ایسے
لشکر کو خالی نہ دیکھا جائیگا اگر صاحبقران یا بادشاہ تشریف فرما ہوتے تو ہم آپکو جانے
نہ دیتے اب کیونکر جانے دین یہ غیر ممکن ہے اگر ہم سے صاحبقران و بادشاہ سوال فرمائین
کہ ہمارے جانشینون کو کیون جانے دیا مقابلہ کو تم نے کیون نہ روکا کیونکہ ہم سبکو آپ دونون
صاحبون کا بعد خدا و رسول و صاحبقران و بادشاہ کے سہارا تھا جنمین سے ایک صاحب
نے تو ہمارا ساتھ چھوڑ دیا ہم سے منھ موڑ لیا اب آپ بھی ہمکو چھوڑ کر تشریف لیے جاتے
ہین تو ہم کیا کرین کیونکر اپنی زیست بسر کرین ہم سب آپکے روبرو اپنے گلے کاٹ کر اپنے کو
ہلاک کرتے ہین ورنہ ہمکو اجازت دیجیے کہ ہم نقابدار نابکار پر حملہ کرکے اور نرغہ کرکے
گھیر کر پکڑ لین اور اسیر کرین جنگ مغلوبہ کرین لندہور نے کہا کہ تم سب ذات رب العزت
پر تکیہ رکھو اور بھروسہ کرو وہ حامی و مددگار ہے میری موجودگی کی کیا ضرورت ہے جب
مین موجود تھا تو مین کیا کر سکا میرے سامنے اسقدر سردارون کو نقابدار نے اسیر
کرلیا مین اُسکا کچھ نہ کر سکا اس سے تو یہ بہتر تھا کہ مین نہ موجود ہوتا یہ اپنا رو سیاہ

کیا صاحبقران کو دکھاؤنگا پس بہتر یہ ہی کہ مین ہی جا کر مقابلہ کرون اور یہ جو تم نے کہا کہ تم جنگ
مغلوبہ کرکے نقابدار کو اسیر کرلین یہ بالکل خلاف شجاعت ہی لوگ مجھ پر طعنہ زن ہونگے کہ جب
لندھور نقابدار سے عاجز ہوا تو اُسنے اژدر دے بلوے کے نقابدار کو اسیر کرلیا ہین.
انگشت نما ہو جاؤنگا ایسا کبھی نہ کرنا اہل لشکر نے کہا کہ ہم تو نہ جانے دینگے یہان تو یہ گفتگو ہو رہی
تھی کہ نقابدار نے مالک اژدر کو اسیر کرکے اور اہل اسلام کی طرف منہ کرکے کہا کہ او خدا پرستو
آگاہ ہو اور اپنے سردار سے کہدو کہ وہ بھی سن لے کہ مین تم سبکو ایک ہفتہ کی مہلت دیتا ہون
کہ اس زمانہ مین باہم صلاح کرکے اخلاق کی اطاعت کرو اور عجائب پرستی اختیار کرو دین
اسلام کو ترک کرو ورنہ یاد رکھو کہ اگر تم نے ایسا نہ کیا اور اطاعت وغیرہ نہ کی تو بعد گذرنے
میعاد مقررہ کے مین آؤنگا اور تم سبکو بھی مثل ان سب کے اسیر کرونگا اور تمھارے
ہاتھ سے تمھاری جانین لونگا یعنی یہ ہی موگریان تمھارے ہاتھون مین دیکر حکم دونگا
کہ اپنے سرون پر مار لو پس تم سب ایسا ہی کروگے موگریان مار کر اپنے کو ہلاک کروگے
آیندہ تمکو اختیار ہی ادھر سے سب نے کلمات ناسزا کہے اور بہت لعنت کی بجاے لشکر
پس یہ جواب سُن کے نقابدار بہت برہم ہوا اور جواب دیا کہ کیا کرون کہ پہلے مین
تمکو مہلت دیچکا ہون اب اُسکے خلاف کرنا بالکل خلاف مردی ہی ورنہ اس تقریر
کی تمکو سزا دیتا خیر اگر تم نے میرے کہنے پر عمل نہ کیا تو بعد گذرنے مہلت کے
تمکو اس جواب کی سزا دیجائیگی یہ کہکر اور اخلاق کو اپنے قریب بلا کر کہا کہ مین نے
ان کو ایک ہفتہ کی مہلت دی اگر انھون نے اس زمانہ مین میرے کہنے پر عمل نہ کیا
اور تمھاری اطاعت نہ کی تو ضرور بعد گذرنے مہلت کے تم طبل جنگ بجوا کر میدان
مین آکر صف آرا ہونا مین آکر ان سب کو اسیر کرلونگا اور تمھارے سامنے ان سبکو
مثل ماہیان بے آب کے تڑپا کے قتل کرونگا اور مجبور رحم نہ آئیگا تم خود اپنی آنکھ
سے دیکھ لینا کہ یہ جو موگریان آہنی ان کے ہاتھون مین ہین یہی سب اپنے سر پر
ماریں گے اور ہلاک ہونگے جاتے کہان مین اطمینان رکھو کوئی مقام خوف نہین
پس اخلاق نے بہت نقابدار کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ جیسا ارشاد ہوا ہی ایسا ہی ہوگا

مین آپ کے خلاف حکم کبھی نہ کرون گا کیونکہ آپ نے میرے حال پر بہت عنایت
فرمائی اور ہم سبکو اس بلا سے نجات دی اور ہم سب کی جان و ایمان بچایا نقابدار نے
اسکا کچھ جواب نہ دیا اور سح مالک کے اور عیار کے جس طرف سے آیا تھا اُسی طرف کو چلا گیا
اب لشکر مین برق و چالاک نہین ہین جو عقب مین عیاری کی فکر مین جایئن بعد جانے
نقابدار کے اخلاق نے طبل باز بجوایا طبل باز پہ چوب پڑی لشکر اسلام مین بھی طبل
باز بجایا گیا دونون لشکر فرودگاہ کی طرف واپس چلے کفار تو فرحان و شادان داخل خیام
مغموم و محزون مالک کا ماتم کرتے ہوئے فرودگاہ پہ آئے گھر بن بکھو بین اس دن لندھور
نے بسبب رنج و صدمہ کے اُسکے دربار نہ کیا بستر رنج و غم پر جا کر لیٹ رہے اور یہی فکر تھی
کہ کیا تدبیر کرین اور کیونکر اس نقابدار کو قتل کرون دیکھین خداوند کریم اس بلا سے کب نجات دے میں جسکی
بلا و آفت مین مبتلا ہوا ہون خداوند کریم ملک الموت کو حکم فرما کہ وہ آکر میری روح
قبض کر لین تاکہ مین اپنی آنکھون سے اس لشکر کی تباہی و بربادی نہ دیکھون مجکو قبل اس
واقعہ کے موت آجائے اور زمانہ مہلت نہ تمام ہونے پائے کہ مین دنیا پر سے اٹھ جاؤن
لندھور یہ دعا کر رہے ہین کہ خیال مین آیا کہ کوئی ایسا بھی نہین ہے کہ اس واقعہ کی بادشاہ
اسلام تک خبر کرے صاحبقران تک خبر کا ہونا تو محال ہے کیونکہ اُنکے قیام کا مقام
نہین معلوم ہے ہان بادشاہ اسلام طلسم تو خبر جمشیدی پر فروکش ہین اور تشریف فرما
ہین کون ہے جو خبر کرے یہ کہا اور پھر آپ ہی یہ کہا کہ اے لندھور تم مرد ہو کر ایسے بے حواس
ہو گئے ہو اور اسقدر موت سے ڈرتے ہو وہ کریم و رحیم ہے کوئی نہ کوئی صورت پیدا
کرے گا ضرور اگر بادشاہ اسلام کو خبر ہوگی تو وہ کیا اس بلا کو آکر رد کر دینگے اگر اس
بلا سے نجات ہمارے مقدر مین ہے تو ہمکو نجات ملجائے گی ورنہ اگر بادشاہ بھی آجاینگے
تو وہ کچھ نہین کر سکتے ہین اُنکا کیا زور ہے مرضی خدا مین ہان یہ امر ضرور ہے کہ خبر ہو جانا چاہیے
تاکہ وہ لوگ اگر ہم سبکو دفن تو کر دین اور یہ بد حواسی کہ برق و چالاک لشکر مین موجود
ہین اُنکو بلا کر حکم دو کہ دوڑ کر خبر کر آئین اُن لوگون کے آنے تک جو بیان ہونیوالا ہے
ہو جائے گا اے لندھور اسقدر پریشان ہونا تم سے بہت بعید ہے آج کب امید تھی کہ

نقابدار صرف مالک اژدر کو اسیر کر کے واپس جائیگا یقین اس امر کا تھا کہ اُنکے بعد مبارز طلب کریگا مین نکل کر مقابلہ کرون گا جب مین اسیر ہو جاونگا وہ سب لشکر کو تباہ کریگا مگر خداوند کریم نے اپنا فضل شامل حال کیا کہ وہ چلا گیا اور ہفتہ کی مہلت بھی دے گیا اگر ہم سب کی موت مقدر ہو چکی ہوتی تو ضرور وہ مقابلہ کرتا اور مہلت نہ دیتا یقین کرو کہ کوئی نہ کوئی مددگار پردۂ غیب سے پیدا ہوگا جو کہ اس نقابدار کو قتل کریگا یہ دل سے باتین کر کے پکار کر کہا کہ کوئی حاضر ہے ایک خادم حاضر حاضر کہتا ہوا اندر آیا لندھور نے اُس سے کہا کہ برق و چالاک کو اُنکے خیمون سے بلالاؤ کہنا کہ آپ دونون صاحبون کو لندھور نے طلب کیا ہے وہ خادم بہت خوب کہکر باہر آیا اور برق و چالاک کے خیمون مین اگر اُنکو تلاش کیا اُنکو نہ پایا تمام لشکر مین تلاش کیا کہین پتہ نہ ملا لوگون سے جو دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ وہ پرسون سے غائب ہین اُنکا کہین نشان تک نہین ہے خادم نے آکر لندھور سے کہا لندھور نے بہت افسوس کیا اور کہا کہ واقعی کوئی کسی کا نہین ہے نہ کوئی کسیکا وقت بد مین شریک ہوتا ہے اور ساتھ دیتا ہے دیکھیے دونون صاحب بدون اطلاع کے چلے گئے یہ بھی نہ خیال کیا کہ ایسے وقت مین چھوڑ کر جائین واقعی جان بہت بڑی چیز ہے کوئی مرنا گوارا نہین کرتا ہے جان سبکو عزیز ہے کیسے جان نثار و سرفروش تھے وقت جو پڑا نکل گئے اگاہ بھی نہ کیا اِس خیال سے کہ ایسا نہ ہو کہ لندھور منع کرے یا روک لے پھر شرماشرمی رہنا پڑیگا پھر کہا اے دل تو بھی کیسا بدگمان ہے وہ دونون ایسے نہین ہین جان فروش و جان باز ہین اگر آگ کا دریا ہو تو پھاند پڑین اپنے کو آگ مین ڈالدین کسی نہ کسی ضرورت سے گئے ہون گے یقین ہے کہ نقابدار کی فکر مین گئے ہون اسوجہ سے اُنکو فکر ہے اُنکی طرف گمان کرنا بالکل خلاف ہے افسوس اس امر کا ہے کہ کس سے صلاح لون کس سے رائے لون نہ فرہاد خان نہ ارسون ذالماس نہ عادل نہ فاضل ایک بہت بڑے دوست مالک اژدر تھے اُنھون نے بھی آج ساتھ چھوڑ دیا اب کرون تو کیا کرون خدا کسیکو اکیلا اور تنہا نہ کرے لندھور تو اپنے بستر غم پر لیٹے ہوئے دل سے ایسی باتین کر رہے ہین ادھر سب اہل اسلام کا بھی یہی حال ہے کہ ہر ایک اپنے بستر پر پڑا ہوا ہے نہ کھاتا ہے نہ پیتا ہے شل ماہی بے آب کے تڑپ رہا ہے

اور درگاہ خداوند کریم مین دعا کر رہا ہی کہ ای کریم کارساز و ای رحیم بی نیاز اس بلاسے مجکو نجات دے اور ہم سب کے دین و ایمان و جان کو بچا کہ سوائے تیرے ہم کس سے فریاد کرین اور سوائے تیرے کس کی ذات پر بھروسہ کرین راوی اہل اسلام و لندھور کو تو مصروف رنج و غم و دعا رکھتا ہی اور کفار کو خوشی و فرحت و ناچ و رنگ مین مصروف و انتظار مہلت ہین کیونکہ جب لشکر کفار میدان جنگ سے واپس آیا قیام گاہ پر اخلاق نے بزم عشرت کے آراستہ کرنے کا حکم دیا ہر ایک سے کہا کہ اپنے اپنے خیمہ مین صحبت ناچ و رنگ مہیا کرو بموجب حکم اخلاق بزم عشرت آراستہ ہوئی اخلاق آکر بیٹھا ناچ و رنگ ہونے لگا سب اہل لشکر خوش و خرم ہین ہر مقام پر ناچ و رنگ ہو رہا ہی سبکو عیش و عشرت مین مصروف رکھتا ہون اسکا حال تحریر کرونگا اب عنان قلم کو طرف حال بادشاہ اسلام و دیگر سردارون کے اور برق و چالاک کے عنان

اب دو کلمہ داستان بادشاہ اسلام و برق و چالاک کے ملاحظہ فرمایئے و باقی دیگر حالات متعلق داستان ہذا

راویان اخبار اس داستان کو اس طور سے بیان کرتے ہین کہ جب صاحبقران مع لندھور و مالک و دیگر اہل لشکر کے بادشاہ اسلام سے رخصت ہو کر حسب ارشاد خواجہ زادون کے طرف طلسم زعفران زار سلیمانی کے روانہ ہوئے اور تشریف لے گئے اور بادشاہ اسلام سے فرما گئے تھے کہ آپ خزانہ طلسمی مال و اسباب نکلوا کر داخل خزانہ فرمایئے اُسکے بعد میرے مقام قیام کو دریافت فرما کر مع لشکر کے تشریف لایئے گا خیر ورنہ جا کر طلسم کو فتح کر کے ایک مقام پر قیام کرونگا اگر اس عرصہ مین آپ وہان پہونچ گئے تو مین خود مع لشکر کے دو منزل کو آؤنگا یا تو اسی مقام پر ملاقات ہوگی یا راہ مین یہ حال منشی احمد حسین صاحب قمر تحریر کر چکے ہین اب مین لکھتا ہون کہ جب صاحبقران تشریف لیگئے بادشاہ اسلام نے خزانہ طلسمی سے مال و اسباب کے نکالنے کا حکم دیا بموجب حکم بادشاہ کارندون نے عرصہ ایک ماہ مین کل مال و اسباب نکال کر انبار کیا اسقدر زر نقد تھا کہ حساب نہ ہو سکتا تھا علاوہ اسباب طلسمی وغیرہ کے سب مال و اسباب حسب الارشاد بادشاہ داخل خزانہ کیا گیا جب ان کامون سے بادشاہ کو فرصت ہوئی ظل اللہ نے اسی مقام پر قیام فرمانے کا حکم دیا

سب اہل لشکر اور سردارون سے اور فرمایا کہ جب تک خبر صاحبقران نہ آئیگی مین یہان سے کوچ
نکرونگا اور اُسوقت تک اسی مقام پر قیام کرونگا پس سب خیمے وغیرہ و بارگاہین برپا ہین
تمام لشکر کوسون تک اُترا ہوا ہی تمام صحراے طلسمی لشکر سے مملو ہی بادشاہ ہرروز دربار فرماتے
ہین ہرکارے براے خبر صاحبقران مقرر فرماے ہین کہ خبر لاؤ کہ صاحبقران نے طلسم فتح کیا یا
نہین اور کہان قیام فرمایا دربار ہرروز آراستہ ہوتا ہی دنگل صاحبقران و علمشاہ و جہانگیر
ولندھور و مالک پر غاشیہ پڑے ہوئے ہین سب کو اس امر کا انتظار ہی کہ خبر صاحبقران
آئی تو کوچ کرین دست راستی طرف دست راست کے اور دست چپی طرف دست چپ کے
اپنے اپنے مقام پر متمکن ہوتے ہین دربار مین صاحبقران کا ذکر ہوتا ہی اسکو عرصہ گذرا کہ کوئی
خبر نآئی آج جو دربار آراستہ ہوا سب سردار حاضر دربار ہوئے اپنے اپنے مقام پر جلوہ گر ہوئے
بادشاہ نے عزیزون و سردارون کی طرف دیکھکر فرمایا کہ ابھی تک کچھ خبر صاحبقران کی نہ آئی کہ نہ
معلوم اُنھون نے طلسم کو فتح فرمایا یا نہین اور کہان قیام کیا بعد فتح فرمانے کے اب بہت آنکے
دیکھنے کو جی چاہتا ہی بدون اُنکے دربار مین کوئی رونق نہین ہی دربار سونا پڑا ہی سب نے جوابدیا
کہ بجا ارشاد ہوا ہم سب بھی اُنکے لیئے بہت پریشان ہین اور اندر سینہ کے دل تڑپ رہے ہین
مگر کرین حکم عالی سے مجبور و ناچار ہین اگر حکم ملے تو ہم خود براے خبر لے جائین اور صاحبقران
سے ملین اور قدمبوسی حاصل کرین بادشاہ نے فرمایا کہ آپ لوگ کیون تکلیف فرماتے ہین آج
اور ہرکارے روانہ کرتا ہون خبر منگاتا ہون اگر اُنھون نے آکر خبر دی تو خیر ورنہ مین خود یہان سے
طرف طلسم کے کوچ کرونگا اتنے دنون اور انتظار فرمائین آپ لوگ کہ ہرکارے واپس آلین
بدیع الزمان و ملک قاسم و نور الدہر و ایرج نوجوان وغیرہ نے جواب دیا کہ بہت خوب
بادشاہ نے جواہر بن عمرو سے فرمایا کہ اے جواہر بن عمرو تم اسیوقت ہرکارے براے خبر صاحبقران
روانہ کرو طلسم زعفران زار کی طرف اور بہ تاکید اُن سے کہدو کہ بہت جلد یہ خبر لیکر آئین کہ صاحبقران
عالیشان نے طلسم کو فتح فرما کر کہان قیام فرمایا اور مزاج مبارک کیسا ہی و دیگر سردار تو اچھے ہین تاکہ
ہم خبر پاکر یہان سے کوچ کرین جواہر نے جواب دیا کہ بہت بہتر کیونکہ بجاے خواجہ عمرو کے
بارگاہ مین جواہر جب چالاک لشکر مین موجود ہوتے ہین تو خواجہ کی خدمت جو کہ خواجہ کے

متعلق تھی۔ وہ چالاک سے تعلق کی جاتی ہے اگر چالاک نہیں ہوتے ہیں تو جواہر بن عمرو سے
یہ قائم مقام خواجہ بعد چالاک مکے ہوتے ہیں اور بعد خواجہ کے چالاک بدین سبب بادشاہ نے
جواہر بن عمرو سے فرمایا اسوقت جواہر بن عمرو نے چند ہرکارے طرف طلسم کے روانہ کیے اور جو کچھ
بادشاہ نے فرمایا تھا وہ اُن سے کہدیا اور تاکید کردی کہ بہت جلد خبر لیکے آنا راوی بیان کرتا ہے کہ
دست چپ کی طرف ملک قاسم و ایرج نوجوان و ہاشم تیغزن و خورشید و دیگر پسران
حمزہ جو کہ دست چپ میں بیٹھتے ہیں اپنے اپنے دنگلوں پر متمکن و جلوہ فرما ہیں سرداران دست
چپ کے موجود تھے اپنے اپنے مقام پر مثل جمہور جہانسوز وغیرہ کے دست راست کی طرف فرزندان
حمزہ و نبیرہ حمزہ مثل بدیع الزمان و نور الدہر و داراب کشور کشا وغیرہ کے اپنے مقام بیٹھے
ہوتے ہیں سرداران مثل فرامرز عاد مغربی وغیرہ کے اور جو سرداران و فرزند صاحبقران نہیں موجود ہیں
اُنکے دنگلوں پر غاشیہ پڑے ہیں سامنے تخت شاہی کے قبہ دین ستون بارگاہ نظر کردہ تیغزن
یعنے کرب نوجوان اپنے دنگل پر متمکن ہیں کیونکہ انکی جگہ ہمیشہ سے سامنے تخت شاہی کے
مقرر ہے کیونکہ صاحبقران انکو اپنے لشکر کی برکت اور اپنا افتخار جانتے ہیں انکی عزت کرتے ہیں
اور سب سرداران اہل لشکر انکی زیارت کو فخر تصور کرتے ہیں اور باعث برکت اسی سبب سے یہ
سامنے بیٹھتے ہیں تاکہ ہر ایک کی انپر نظر پڑتی رہے یہ اپنے دنگل پر جلوہ فرما ہیں اسد بن کرب
غازی اپنے دنگل غضنفر بن اسد اپنے دنگل پر دربار خوب آراستہ ہے تحریر کر چکا ہوں
کہ بادشاہ نے ہرکارے روانہ کرنے کا حکم دیا ہے جواہر نے ہرکارے روانہ کیے اور اکر اپنے
مقام پر کھڑے ہوئے ابھی صاحبقران کا ہی ذکر ہو رہا ہے کہ یکایک بیرون بارگاہ برق و چالاک
آکر پہونچے پہلوان عادی دربار گاہ میں بعہدہ سپہ سالاری بیٹھے ہوئے تھے کہ انکے انکے سلام علیک
ہوئی پہلوان عادی نے برق سے دریافت کیا کہ صاحبقران کا مزاج مبارک کیسا ہے اور کہاں
تشریف فرما ہیں ان دونوں نے جواب دیا کہ ہمکو جلدی ہے پہلے ہم بادشاہ کی خدمت میں ہو آئیں
پھر تم سے کیفیت بیان کریں گے یہ کہکر دونوں پردہ بارگاہ کا اُٹھا کر اندر بارگاہ کے آئے بادشاہ
صاحبقران کا ذکر کر رہے تھے کہ یکایک پردہ اُٹھا سب نے دیکھا کہ برق و چالاک دونوں چلے آتے
ہیں بادشاہ نے ملاحظہ فرماکر بدیع الزمان وغیرہ سے فرمایا کہ لیجیے مبارک ہو صاحبقران کے بھیجے

برق و چالاک آگئے ہین نے ناحق ہرکارے روانہ کیے اگر مجکو یہ معلوم ہوتا کہ آج یہ دونون
صاحب آئینگے اور صاحبقران کی خیریت معلوم ہوگی تو مین کبھی ہرکارے نہ روانہ کرتا خیر اٹھو وہ
چلے گئے کیا کیا جائے ان دونون صاحبون سے صاحبقران کا حال معلوم ہو جائے وہ جہان
مقیم ہون ہم اودھر کو کوچ کرین یہ فرمارہے تھے کہ برق و چالاک قریب پہونچے سب نے دیکھا
کہ انکی عجب حالت ہے خاک آلودہ ہین تمام کپڑون پر خاک پڑی ہوئی ہے چہرہ اداس بدحواس
منہ پر ہوائیان اُڑتی ہوئین پریشان حال سانس پھولی ہوئی سامنے آئے ہر ایک پریشان ہوا
کہ یہ کیا حال ہے اپنے اپنے دل مین خیال کیا کہ دور سے چلے آتے ہین راہ کی تکان کے سبب سے یہ
حال ہے کہ برق و چالاک نے سامنے بادشاہ کے آکر سلام کیا مجراگاہ پر سے مجرا کیا اُسکے بعد
سب فرزندان صاحبقران و نبیرگان صاحبقران و سرداران صاحبقران کو سلام کیا ہر ایک کی
مزاج پُرسی کی بادشاہ نے فرمایا کہ اے مہتر برق فرنگی و مہتر چالاک بہت جلد بیان کرو کہ صاحبقران
کا مزاج کیسا ہے اور سب سردار و اہل لشکر تو اچھی طرح ہین اور خیریت سے ہین صاحبقران نے
طلسم فتح فرمایا یا نہین اگر فتح فرمایا تو کس مقام پر مع بخیر مقیم ہین اور تمھاری یہ کیا حالت ہے تم دونون
صاحبون کا تو مزاج اچھا ہے کسقدر راہ دور و دراز سے آئے ہو کہ تمام خاک آلودہ ہو مہتر چالاک
نے بڑھکر عرض کیا کہ سب خیریت ہے ہم بہت عجلت مین آئے ہین دو دن کی راہ کو ایک دن مین طے
کیا ہے اس سبب سے یہ ہماری حالت ہے ہم آپ سے کیا عرض کرین کہ جو لشکر کی حالت و کیفیت
اور کس بلا مین لشکر مبتلا ہے ہمکو یقین ہے کہ ہمارے واپس جانے تک ایک بھی زندہ نہ بچے گا ہم
اس آفت مین لشکر کو مبتلا چھوڑ کر ادھر کو آئے ہین کہ آپکو خبر کرین صاحبقران بھی تشریف نہین
رکھتے ہین نہ یہ معلوم ہے کہ کہان تشریف فرما ہین طلسم کو فتح کرنے تشریف لے گئے ہین نہ
خواجہ سلامت ہین جو کچھ تدبیر کرین ہم غلامون نے لاکھ لاکھ فکر کی مگر کوئی تدبیر بن نہ پڑتی جب
عاجز ہوئے تو ہم نے خیال کیا کہ حضور کو اس حال سے آگاہ کرین پس اس طرف کو چلے آئے
اور بہت جلد اپنے کو یہان پہونچایا جو وقت آجکل لشکر پر پڑا ہے اور خدا پرستون پر یہ وقت کبھی
نہین پڑا بڑے بڑے معرکے ہوئے بڑے بڑے ساحر آئے مگر یہ مصیبت کبھی پیش نہین آئی جس
آفت مین آجکل مبتلا ہے یہ سننا تھا کہ بادشاہ و سب اہل دربار دلیران حمزہ نے گھبرا کر

پوچھا کہ کچھ مفصل طور سے بیان کرو کہ کیا مصیبت پڑی ہے اور کس آفت مین لشکر مبتلا ہے اور
صاحبقران کہان تشریف لیگئے ہین جو لشکر مین موجود نہین ہین اور خواجہ کس ضرورت سے
گئے ہین کیا صاحبقران کے ہمراہ گئے ہین اور کون کون نہین ہے اور کون ہمراہ صاحبقران
کے گیا ہے اور کون لشکر مین ہے یا صاحبقران اکیلے تشریف لیگئے ہین تب چالاک نے
عرض کیا کہ سماعت فرمایئے مین عرض کرتا ہون بادشاہ واہل دربار سب متوجہ ہوئے
چالاک نے بیان کرنا شروع کیا یعنے صاحبقران کا مع لشکر یہان سے تشریف لیجانا
معرکہ آرائی ہونا صاحبقران کا لندھور و مالک کو لشکر مین چھوڑکر براے فتح طلسم روانہ ہونا یہ
فرمانا کہ علمشاہ و جہانگیر شنگال کی قید مین ہین راہ مین دیوانے سے مقابلہ ہونا دیوانے
کا زیر ہونا اور اس شرط سے مسلمان ہونا کہ میری معشوقہ دلوا دیجیے صاحبقران کا اقرار
فرمانا دیوانے کا اپنے پاس ملاقات کرانا صاحبقران کی اُسکا مسلمان ہونا صاحبقران
کا کوہ بلور پر پہونچنا مع اشفاق فراق پدر معشوقہ دیوانہ یعنے ملکہ یاقوت گوہر دندان کا اس
اس حال سے آگاہ ہوکر سامان جنگ و پیکار کرنا ملکہ یاقوت گوہر دندان کا شب کو نکال
کشت زخون دیوانے کے ہمراہ بھاگ جانا کیونکہ یہ بھی عاشق تھی اشفاق فراق کو خبر ہونا اسکا
لشکر کو زیر کوہ روانہ کرکے بمقابلہ صاحبقران فروکش ہونے کا حکم دیکر عقب دیوانے مین روانہ
ہونا راہ مین دیوانے سے ملاقات ہونا باہم جنگ و پیکار ہونا صاحبقران کا یہ خبر پاکر وہان
جانا اور دونون کو سمجھا کر پھیر لانا برق کا عیاری کرکے اشفاق کو قتل کرنا صاحبقران کا برہم ہوکر
برق کو مع فرہاد خان وغیرہ کے نکالدینا اخلاق کا مجروح ہونا اہل اسلام کے ہاتھ سے صاحبقران
کا بعد اس معرکہ کے براے فتح طلسم پھر روانہ ہونا قیلاس وزیر بیستون جادو کا آکر لندھور و مالک کو رہا
کرلیجانا اور تکیہ پر سے فرہاد خان و عادل شیر دل وغیرہ کو اسیر کر لیجانا شنگال کا سواے لندھور
کے سبکو اسیر کرنا اور لندھور کو مبتلاے سحر کرکے صاحبقران کے مقابلہ مین روانہ ہونا لندھور
و صاحبقران سے مقابلہ ہونا صاحبقران کا بسبب سحر کے لندھور سے گرفتار ہو جانا لندھور
کا دربار شنگال مین لیجانا شنگال کا اُن سب قیدیون کو طلب کرکے حکم قتل دینا اور براے
قتل صاحبقران آمادہ ہونا قیلاس جادو کا قتل ہونا عیاری کے سبب سے ان سب کا سحر سے

نجات پانا لندھور کا شنگال سے سخرت ہونا صاحبقران وغیرہ کو قتل ہونے سے بچانا سب
سرداروں کا رہا ہو کر لن غزالہ جادو وغیرہ کا عین وقت پر پہونچنا اوران سبکو بہت ساحروں کو
قتل کرکے دربار شنگال سے نکال لانا اور لشکر مین پہونچنا لشکر ساحران وغیرہ ساحران کا ایک
مقام پر زیر کوہ بطور مقیم ہونا باہم رائے ہونا یہ قرار پانا کہ صاحبقران برائے فتح کوہ بیستون تشریف
لیجائین قبل صاحبقران کے تشریف لیجانے کے علمشاہ رومی کا مع اپنی معشوقہ ملکہ آہو چشم
کے لشکر سے غائب ہو جانا و جہانگیر کا مع اپنی معشوقہ ملکہ سیمائے مہر جمال کے لشکر سے غائب ہونا
صاحبقران کا خواجہ عمرو کو برائے تلاش جہانگیر روانہ کرنا اور خود طرف کوہ بیستون کے
تشریف لیجانا سب ساحران زبردست کا حال علمشاہ ہن کے اُس طرف کو جانا اخلاق قزاق
کا صحت پاکر طبل جنگ بجوانا نقابدار کا آکر مقابلہ کرنا سرداروں کا اسیر ہونا اپنا فکر عیاری کرنا
پریشان ہونا دس میدان داریوں مین سب سرداروں کا اسیر ہونا سوائے لندھور
ملک واہل لشکر کے کسی کا باقی نہ رہنا اپنا ادھر کو یہ حال دیکھکر روانہ ہونا ابتدا سے آخر تک
بیان کیا جو کہ مین نے و منشی صاحب نے تحریر کیا ہو یہ محیرانہ حال جو سب نے
سنا سب کو پھر یہ تشویش ہوئی اور سب بہت پریشان ہوئے ملک قاسم نے جو یہ حال سنا
ترک افراسیابی ٹیک کر اپنے دنگل پر سے اُٹھ کھڑے ہوئے انکا اٹھنا تھا کہ انکے
سردار و ماموں سب اُٹھے سامنے بادشاہ کے آکر عرض کیا کہ مجکو اجازت ملے کہ مین جا کر اہل اسلام
کی مدد کروں اور اُس نقابدار کو قتل کروں بادشاہ نے خیال فرمایا کہ اگر منع کرتا ہون تو یہ آتش
تند مزاج مین کبھی نہ مانین گے جائینگے ضرور پھر کیا فائدہ رنج دینے سے فرمایا کہ بسم اللہ
جاؤ سپرد خدا کیا اور ہم بھی آتے ہین ملک قاسم سلام کرکے مع اپنے سرداروں و ماموؤں
کے باہر بارگاہ کے آئے اپنے خیمے مین پہونچکر لشکر کے تیار ہونے کا حکم دیا جب ملک قاسم
کو بادشاہ نے اجازت دی تو بدیع الزمان نے یہ اپنے دل مین خیال کیا کہ اگر اس خاوری
نے جاکر اس نقابدار کو قتل کیا اور سب لشکر اسلام کو بچایا اُسمین دست رہتی بھی ہین پر میرے
اوپر طعنہ زن ہوگا کہ مین نے تمھاری طرف والوں کی کمک کی اور جان بچائی اُسوقت کیا جواب
دونگے اس سے بہتر یہ ہوگا کہ تم بھی اجازت لیکر چلو یہ سوچکر اپنے دنگل سے اُٹھے اور سامنے

بادشاہ کے آگر اجازت کے طلبگار ہوئے بادشاہ نے فرمایا کہ ہم تو چلینگے ہمارے ہمراہ چلینگے
جواب دیا کہ آپ مجکو اجازت مرحمت فرمایئے بادشاہ نے مجبور ہو کر انکو بھی اجازت دی یہ بھی
سلام کر کے باہر بارگاہ سے آئے اپنے لشکر کو تیار ہونے کا حکم دیا ادھر جب ملک قاسم کا کل لشکر
تیار ہو گیا خیمے وغیرہ بار ہو گئے ملک قاسم فوراً مع اپنے کل لشکر کے طرف کوہ بلور کے روانہ ہوئے
انکے عقب میں بدیع الزمان کو جب اجازت ملی تو ایرج نوجوان نے بھی بادشاہ سے اجازت
حاصل کی یہ بھی باہر بارگاہ کے آئے مع اپنے کل لشکر و سرداروں کے اسطرف کو روانہ ہوئے انکے
بعد نور الدہر اب تو تانتا بندھ گیا سب اولاد صاحبقران یکے بعد دیگرے بادشاہ سے اجازت
لیکر اسی طرف مع اپنے کل لشکر کے روانہ ہوئے انکے بعد سرداروں کی نوبت آئی شل فرامرز
و تہمور وغیرہ کے جب بادشاہ نے دیکھا کہ سب شاہزادے اجازت لیکر یکے بعد دیگرے اس
طرف کو روانہ ہوئے اب سرداروں میں لگا لگا ہی خیال فرمایا کہ پھر میں یہان رہ کر کیا کرونگا آخر وقت
پہلوان عادی کو طلب کر کے حکم فرمایا کہ اسیوقت ہمارا بھی پیش خیمہ روانہ ہو اور لشکر میں خبر دیدو
کہ تیار رہو ہم بھی کوچ کرینگے یہ حکم دینا تھا کہ اسوقت پہلوان عادی بارگاہ و خیمون وغیرہ کو
بار کرا کے مع اپنے بھائیوں کے روانہ ہوئے بموجب حکم بادشاہ لشکر تیار ہو گیا تھا فوراً بادشاہ
کو آگاہ کیا بادشاہ تخت پر سوار ہوئے نقارہ سفری پر چوب پڑی بڑی شان و شوکت سے
بادشاہ اسلام کل لشکر کو اپنے ہمراہ لیکر طرف کوہ بلور کے روانہ ہوگئے یہان کا قبل ہی سے
بندوبست فرما چکے تھے کہ ایک ساحر زبردست کو یہان کا بادشاہ کر چکے تھے برق و چالاک
بھی سب سے پہلے تھے اپنے بھائیوں اور عیاروں سے یہ ہمراہ لشکر چلے اب ان سبکو طرف
کوہ بلور کے روان رکھا جاتا ہے انکا حال آئندہ تحریر ہوگا کچھ حال شہر عنطاقیہ و علمشاہ و

خواجہ وغیرہ کا تحریر کیا جاتا ہے

دو کلمہ داستان شہر عنطاقیہ و عنطاق و علمشاہ و خواجہ سلامت و ملکہ غزالہ دان
ساحروں کے سماعت ہوں کہ جو کہ ہمراہ ملکہ برائے کمک علمشاہ چلے تھے و دیگر حالات

متعلق داستان ہذا

بھر ان عطار رقم دلنشیان عالی ہمم و راویان نازک خیال و ناقلان حجستہ مقال اس داستان سراپا

ملال کو اسطرح تحریر کرتے ہین کہ جب عنطاق کجکلاہ نے یہ حکم دیکر دربار برخاست کیا کہ ہم کل خداپرستونکو
بیرون شہر قتل کرینگے منادی کردیجائے کہ جسکو تماشہ دیکھنا ہو وہ آکر تماشہ دیکھے اور رموز جادو
خواجہ کو اسیر کرکے اور عقاب جادو کے سپرد کرکے اپنے مکان پہ آیا اور اپنا بندوبست کرکے بیٹھا
مبادا کوئی عیار آکر عیاری کرے اور مجکو قتل کرے تو بڑی خرابی ہو ادھر منادی نے تمام شہر و ہر ایک گاؤن
مین اسکی خبر کردی لوگ اسیوقت سے سامان کرنے لگے تھے اور میدان خونی اسوقت تیار ہوگیا تھا خیمے
وغیرہ برپا ہوگئے تھے ادھر سمک ملطاقی نے خیال اپنے دل مین کیا تھا کہ کسی تدبیر سے جاکر رموز
کو قتل کرون تاکہ سب سردار رہا ہون اور خواجہ بھی سمک نے دو پہر رات رہے سے ہزارون فکرین کین
مگر رموز نے ایسا بندوبست کیا تھا کہ کوئی تدبیر کارگر نہوئی جب صورت تبدیل کرکے قریب مکان رموز
پہونچا یا تو مکان کو غائب پایا گرد مکان آتش روشن دیکھی یا کسی نے پکار کر کہا کہ ہوشیار ہو جادو
سمک عیار آتا ہی اگر نقب لگانے کا قصد کیا تو زمین اسقدر سخت پائی کہ نقب کتی نہوسکی بہت عاجز
ہوگیا اسی فکر و تشویش مین صبح ہوگئی خیال کیا کہ اب بیکار ہی چلو دربار مین چلکر وہان کا حال دیکھو اگر
کوئی موقع ملجائے تو وہان عیاری کرو راوی بیان کرتا ہو کہ اس خوشی مین نہ تو عنطاق کجکلاہ کو نہ
رموز جادو و اہل شہر کو نیند آئی کہ صبح کو خداپرست قتل ہونگے ادھر بیرون شہر پہر رات رہے سے لوگ
آکر جمع ہونے لگے اس خیال سے کہ جگہ مل جائے ایسی کہ دیکھ سکین بہت رئیس و افسر شہر
نے اپنے اپنے مقام پر جو جہان قریب و دور تھے انکے رہنے والے بھی جمع ہوئے سودے والون نے
دوکانین لگائین ایسا مجمع ہوگیا چارون طرف سودے والے سودا بیچ رہے تھے اہل شہر کی رسہ لگی
ہوئی اسقدر گرمی ہوئی تھی یہ معلوم ہوتا تھا کہ آج کوئی عید ہے سب لوگ نفیس پوشاک لباس سے آراستہ
تھے ایک دوسرے کے گلے ملتا تھا خوشیان ہو رہی تھین صرف بادشاہ و قیدیون کے آنے کا
انتظار تھا جو بادشاہ برائے کمک عنطاق کجکلاہ آئے اور بیرون شہر مقیم تھے ان سب نے
اپنے اپنے لشکر کو طرف میدان خونی کے روانہ کیا اور وہ لشکر ایک طرف آکر صف باندھ کر کھڑا ہوا
اور در دولت عنطاق پر آئے کہ اتنے مین رموز جادو سب اسباب سحر سے آراستہ و پیراستہ
اسپ کبود عفریت پہ آکر پہونچا سب اہل دربار و افسرون و بادشاہون و انکے سردارون نے مجرا
کیا اسنے سب کا مجرا لیا اور اپنے مقام پر آکر بیٹھا آج بہت سویرے سے دربار آراستہ ہوا تھا

ادہر لشکر تیار تھا صرف عنطاق کے برآمد ہونے کی دیر تھی کہ عنطاق بھی کجکلاہ بھی لباس سرخ پہنے ہوئے محل سے سب سامان سے آراستہ برآمد ہوا سب نے تعظیم کی اور مجرا کیا سب کا سلام و مجرا لیتا ہوا تخت پر آکر بیٹھا داروغہ زندان کو بلا کر حکم دیا کہ سب قیدیون کو لیکر میدان خونی مین آؤ مگر بہت احتیاط کے ساتھ ایک افسر کو حکم دیا کہ تم دس ہزار سپاہ سے قیدیون کے ہمراہ آنا بہت حفاظت کے ساتھ رموز نے ان ساحرونکو بلا کر کہا کہ جو ان قیدیون کی حفاظت کے لیئے تھے کہ تم لوگ بھی ہمراہ قیدیون کے رہو کبھی کسی قسم کا مکر و فریب نہ کھانا اپنے کو اور اسیرونکو ہر بلا و آفت سے بچانا کیونکہ عیار آئے ہوئے ہین اُنکا خیال رکھنا یہ حکم سُنکے وہ ساحر و افسر و داروغہ زندان قید خانہ پر گئے داروغہ زندان نے اسیرونکو در زندان کھولکر باہر نکالا ایک ارابے پر علمشاہ و آہو چشم کو دالا یہ دونون قید سحر و قید سلاسل مین مبتلا تھے یہ ارابہ سب ارابون کے آگے تھا اس ارابے کے عقب مین ایک ارابہ پر سفرابہ کجکلاہ و تیجر دیوانہ و افغان آدم خوار بقید شدید مقید بیٹھے ہوئے تھے اور دیگر ارابون پر سفرابہ کجکلاہ کے سردار اور دیو نے کے مقید بقید سلاسل تھے گرد ان سب ارابون کے محافظان زندان برہنہ تلوارین لیے ہوئے و کوتوال شہر مع اپنے پیادون کے اور افسر کہ جسکو عنطاق نے حکم دیا تھا مع دس ہزار سپاہ کے اور وہ ساحر جو کہ محافظ تھے آگ برساتے ہوئے سبکو بچاتے ہوئے جسقدر سپاہ و لشکر قیدیون کے ہمراہ تھا سب برہنہ تلوارین لیئے ہوئے قیدیون کو سایۂ تلوارون مین لیے ہوئے بڑی حفاظت سے طرف میدان خونی کے چلے سمک یلطاقی اسوقت دربار مین موجود تھا جب یہ حکم عنطاق و رموز نے دیا تھا یہ بھی ان سب کے ہمراہ آیا تھا اس خیال سے کہ شاید کوئی موقع ملجائے عیاری کا مگر یہان آکر برا بندوبست پایا بہت گھبرایا کہ کیا کرون جب حد سے زیادہ حفاظت دیکھی تو یہ پھر وہان سے واپس چلا آیا دربار مین یہان رموز نے عنطاق سے کہا کہ تشریف لیچلیئے سویرے سے ان خدا پرستون کے قتل سے مہلت ہو جائے عنطاق نے جواب دیا کہ بہت اچھا ادہر رموز نے دستک دی فوراً ایک سناٹا سا ہوا سب نے دیکھا کہ وہی عقاب نمایان ہوا اسکے پنجہ مین وہ قفس بھی تھا کہ جسمین خواجہ قید تھے سمک نے بھی دیکھا کہ خواجہ سلامت قفس مین سر جھکائے بیٹھے ہوئے ہین کہ اس عقاب نے سامنے آکر وہ قفس سامنے رموز کے رکھدیا رموز نے اس سے کہا کہ اب تم جاؤ یہ سنا تھا کہ وہ عقاب فوراً جدھر سے آیا تھا اسی طرف کو چلا گیا اسکے جانے کے بعد عنطاق

تخت پر سے اُٹھ کھڑا ہوا اُسکا اُٹھنا تھا کہ سب سردار و بادشاہ و رموز جادو بھی اُٹھ کھڑے ہوئے
یہان بیرون دربار سب جلوس سواری و ہر ایک کی سواری موجود تھی کہ عنطاق مع اُن سب کے بیرون
بارگاہ آیا تخت پر سوار ہوا اور سب بادشاہ بھی سوار ہوئے سردار و افسر مرکبون پر بیٹھے رموز جادو نے
سحر کیا کہ ایک تخت سحر پیدا ہوا اُسپر بیٹھا سامنے قفس خواجہ رکھ لیا تمام اُسکے مصاحب و افسر گرد آ کے
تخت کے ہوئے کوئی ہنس پر سوار کوئی باز پر کوئی بط پر کوئی طاؤس سحر پر پس سواری عنطاق کجکلاہ و
رموز جادو کی بڑی شان و شوکت سے طرف میدان قتل گاہ کے چلی سمک نیطاقی بھی صورت بدلے ہوئے
ہمراہ تھا تمام سپاہ و لشکر ہمراہ ہوا کیونکہ تیار تھا یہان تک کہ عنطاق کجکلاہ مع سپاہ و لشکر کے اُس
مقام پر پہونچا کہ جہان میدان خونی کی تیاری ہوئی تھی دیکھا کہ تمام اہل شہر و اہل دیہہ جمع ہین تمام جنگل
بھرا ہوا ہے ہزارون خیمے و بارگاہین برپا ہین ایک طرف بہت سے دارین تیار ہین جلادان مریخ
صورت ناک و کان کے ہار پہنے ہوئے چوڑے چوڑے تیغہ ہاتھون مین لیئے کھڑے ہوئے ہین تُرک سرکش
روکش چشم گن ربان کن بھی موجود ہین ایک طرف اُن بادشاہون کی سپاہ و فوج موجود
ہے جو کمک کو آئے ہین عنطاق نے اپنے لشکر کو ایک سمت صف آرا ہونے کا حکم دیا اور کہا کہ اِس
طرح سے صف آرا ہو تاکہ کوئی قیدیون تک نہ جا سکے تمام لشکر چارون طرف صف باندھ کر کھڑا ہوا
گویا آہنی دیوار ہو گئی اُسکے بعد لشکر ساحران صف آرا ہوا عنطاق مع کل افسرون و پہلوانون و بادشاہون
کے داخل دربار ہوا رموز جادو بھی مع اپنی سپاہ کے و افسرون کے و قفس خواجہ کے ہمراہ عنطاق
بارگاہ مین آ کر اپنے مقام پر بیٹھا سامنے قفس خواجہ کا رکھ لیا جب سردار بیٹھ چکے پردے
بارگاہ کے اُٹھا دیے گئے سامنے میدان خونی تھا خواجہ نے قفس مین بیٹھے بیٹھے یہ واقعہ دیکھا
تھا کہ میدان تیار ہوا اور سب سامان دیکھا کہ یکایک غل و شور ہوا کہ قیدی آ گئے خلاصہ یہ کہ اُسی
سامان سے اور حفاظت سے جو کہ تحریر کر چکا ہون دارو غہ زندان قیدیون کو لیکر پہونچا ایک طرف
سب ارباب کھڑے کیے گئے عنطاق نے حکم دیا کہ علمشاہ و آہو چشم و مضراب و تیغ زن کو سامنے
حاضر کرو باقی قیدیون کو نہ لانا کیونکہ ہمکو کچھ کلام کرنا ہی یہ حکم سنتا تھا کہ دارو غہ زندان اُن سبکو
بار حاضر ہوا کہ جنکو عنطاق نے طلب کیا تھا جب علمشاہ وغیرہ سامنے عنطاق کے آئے گو وہ دو
قیدون مین مبتلا تھے کہ ایک قید اصلی تھی دوسری قید سحر مگر بطور خدا پرستان سلام کیا کسی نے جواب

سلام نہین دیا مگر خواجہ نے اندر سے قفس کے کہا کہ السلام و علیک خواجہ نے علمشاہ وغیرہ کو دیکھا کہ بقید
سامنے عنطاق وغیرہ کے کھڑے ہوئے ہین علمشاہ نے خواجہ کو دیکھا کہ ایک قفس مین بند سامنے
رموز کے وہ قفس رکھا ہوا ہی انکو خواجہ کی یہ حالت دیکھکر بڑا افسوس ہوا خواجہ کو ان سب کی
حالت پر افسوس ہی یہ تینگے سب رموز کے سحر مین مبتلا تھے سمک یلطاقی صورت تبدیل کیے ہوے
بارگاہ مین موجود تھا کہ عنطاق نے علم شاہ سے کہا کہ اے پسر حمزہ اگر اپنی زندگی چاہتا ہی تو پہلے دین
عجائب پرستی اختیار کرو اور خدا پرستی کو ترک کرو اور میری اطاعت قبول کرو اور یہ جو نازنین تیرے
پہلو مین مقیدہ بیٹھی ہوئی ہی بخوشی میرے حوالے کرتا کہ مین اس سے اپنا کام دل حاصل کرون اگر اس
میرے کہنے کے خلاف کریگا تو یاد رکھ کہ بزور موت را جائیگا دیکھ لے وہ میدان خونی تیار ہی اور سب سامان
موجود ہی مین ابھی تجکو شل ہاہی داب کے تڑپا تڑپا کے قتل کرونگا آیندہ تجکو اختیار ہی علم شاہ
نے برہم ہو کر جواب مین فرمایا کہ تو مجکو موت سے ڈراتا ہی ہم لوگ بالکل موت سے خوف نہین کرتے
ہین بالکل بے خوف ہین اگر ہماری سب کی زندگی ہی تو تیری کیا مجال ہی کہ تو ہمکو قتل کر سکے یہ جو تو کہتا
رہا ہی کہ میدان خونی تیار ہی مین تمکو شل ماہی بے آب کے قتل کرونگا اگر میرے کہنے پر عمل نہ کروگے
یہ تو میدان خونی تیار ہی ہم لوگ تو اکثر زیر تیغ سے اٹھا لیے گئے ہین اور ہمکو کوئی قتل نہ کر سکا تو یہ
کیا کہتا ہی کہ میدان خونی تیار ہی اگر ہماری سب کی موت نہین ہی تو تو ہمکو کیا قتل کریگا ہم تیرے پیچھے
سے چھوٹ کر تجکو قتل کرینگے ہم لوگ ایسے نہین ہین کہ تیرے ڈرانے سے ڈر جائین اور موت سے
خوف کرین اور ڈر کر اپنے دین و مذہب کو ترک کرین تیری تو کیا مجال ہی کہ تو ہم سے دین اسلام
ترک کرائے تیرا جو جی چاہے وہ کر ہم موجود ہین ہمارا خدا ہمکو بچائیگا اگر موت نہین ہی اگر موت
ہی تو ہم لاکھ اپنی جان بچانے کی فکر کرین گے تو بھی نہین بچینگے اگر قلعہ فولادی مین جا کر
پوشیدہ ہونگے جب بھی نہ بچینگے پس تجکو اختیار ہی او نابکار بدکردار اگر تو اس نازنین کی طرف
آنکھ اٹھا کر دیکھے گا تو تیری آنکھیں کور ہو جائین گی اب جو تو اس نازنین کا نام لیگا تو تیری
زبان گدی سے کھینچ لیجائے گی عنطاق نے جواب دیا کہ تو بڑا زبان دراز ہی تیری تو وہ
مثل ہوئی کہ رسی جل گئی مگر اسکا بل نہ گیا قید تو ہی اور ایسی باتین کرتا ہی علم شاہ نے جواب دیا
کہ یہ تو کیا بک رہا ہی کیسی رسی جلی اور کیسا بل نہ جانا ہم لوگ کسی وقت خوف نہین

کرتے ہین جو تیرا جی چاہے وہ کرہم موجود ہین جلد حکم قتل دے عنطاق سے علمشاہ سے یہ
جواب دپاکر ملکہ آہو چشم سے بھی یہی سوال کیا اُسنے بھی یہی جواب دیا مضراب گجکلاہ و
تنجر دیوانہ وافغان نے بھی یہی جواب دیا جب اُسنے سب سے جواب صاف سُنے تو
بہت بڑا غصہ آیا برہم ہوکر حکم دیا کہ اِن سبکو مع اُن سب اسیرون کے لیجاکر دار پر کھینچو مین
حکم قتل دیتا ہون دار وغہ اُن سبکو لیکر باہر بارگاہ کے آیا ادہر رموز نے خواجہ سے کہا اے خواجہ
اگر تو اپنی زندگی چاہتا ہی تو میری اطاعت کر اور ان سبکو بھی سمجھا ورنہ مین تجکو قتل کرونگا خواجہ
نے جواب دیا کہ او رموز پس اب مجھ سے ایسی تقریر نہ کرنا جبکہ مین نے تجھ سے کہا تھا کہ مین
تیری اطاعت کرتا ہون تو نے قبول نہ کیا اور کہا کہ مکر کرتا ہی اب تو خود خواہش کرتا ہی اب کبھی
ایسا نہ ہوگا اول تو یہ کہ جو کچھ ہونا تھا وہ ہوگیا تو نے مجکو قفس مین قید بھی کیا ہزارون قسم
کی سختیان کین میرے قتل کا سامان کیا پس اگر اسوقت مین اس امر کو قبول کرونگا تو سب
یہی کہین گے کہ عمرو عیار نے بخوف جان دین اسلام کو ترک کیا اور ایک کافر کی اطاعت کرلی
تو بس اب مجکو قبول نہین ہی اور نہ یہ لوگ میرے سمجھانے سے مانینگے تیرا جو جی چاہے وہ
کر مین یہ کبھی گوارا نہ کرونگا اس زندگی سے مجکو مرنا منظور و قبول ہی کہ میرے سامنے فرزند
حمزہ و دیگر خدا پرست قتل ہون مین زندہ رہون رموز نے جواب دیا کہ تیری بھی قضا ہی خواجہ
نے جواب دیا کہ لعنت ہی ایسی زندگی پر مین تو زندہ بچون اور میرے آقازادے قتل کیے جائین
تو پہلے مجکو قتل کر رموز نے یہ سنکے کہا کہ دیکھو مین پہلے تجکو قتل کرتا ہون یہان قتل نہ کرونگا
کیونکہ مین نے کتاب مین بھی دیکھا ہی اور اکثر بزرگون سے سنا ہی کہ جہان تیرا خون گرے گا
وہان غلہ نہ پیدا ہوگا اور وہ زمین کبھی نہ آباد ہوگی پس کیا ضرور ہی کہ مین تجکو یہان قتل کرکے
اس زمین کو برباد کرون اور غلہ نہ پیدا ہو اہل شہر بسبب نہ پیدا ہونے غلہ کے ہلاک
ہون مین تجکو فلان کوہ پر قتل کراونگا یہ کہکر رموز نے اپنے دہنی طرف دیکھا ایک ساحر
جو برابر اُسکی کرسی کے کرسی پر بیٹھا ہوا تھا نام اُسکا خبیس جادو تھا بہت زبردست بادہ
کبر و نخوت سے مست تھا اپنے کو سامری وقت جمشید زمانہ جانتا تھا اُسکی طرف
دیکھکر رموز نے کہا کہ اے خبیس جادو تم خواجہ کا قفس لیجا کر وہ جو سامنے پہاڑ ہی

اسپر اسکو قتل کرو اور سر اسکا تن سے جدا کرکے میرے پاس لاؤ اوسنے جواب دیا
کہ بہت خوب یہ کہکر وہ اپنے مقام پر سے اوٹھا اور سامنے آکر کہا کہ آپ اپنا سحر اسپر سے اوتار لین
مین اپنا سحر کرون رموز نے اپنا سحر خواجہ پر سے اوتار لیا خسیس جادو نے اپنا سحر خواجہ پر کیا اور
قفس لیکر باہر آیا اور قفس کو لیکر اوس کوہ کی طرف اوڑکر چلا سمک یہان موجود تھا وہ بھی باہر آیا
جسطرف کو وہ ساحر اوڑکر چلا سمک بھی یہ خیال کرکے کہ چلکر عیاری کرون اور اوستاد کو بچاؤن
یہ بھی چلا مگر وہ ساحر تھا فوراً نظروں سے غائب ہوگیا یہ رہ گیا نہ پہونچ سکا تھوڑی دور
گیا تھا جب اسکو پتہ نہ ملا کہ وہ کدھر گیا یہ مایوس ہوکر ادھر سے پلٹا یہ خیال کرکے کہ چلکر
وہان دیکھون کہ میرے آقا پر کیا گذری کیونکہ وہ بھی زیر تیغ بٹھائے گئے تھے یہ
سوچکر سمک تو ادھر کو چلا ادھر خسیس جادو خواجہ کا قفس لیکر پہاڑ پر پہونچا قفس
رکھا تلوار نیام سے لی خواجہ کو قفس سے نکالا اپنے سامنے بٹھایا خواجہ قید سحر مین مبتلا
تھے بالکل بےحس وحرکت تھے ہاتھ پاؤن مین طاقت نہ تھی گو نکہ حرکت کرتے خدا کی
ذات پر بھروسہ تھا دل مین دعا کر رہے تھے کہ خداوند کریم تو مجھکو بچالے تو نے بڑی بڑی
میری کمک کی اور ایسے ایسے مقام پر سے بچایا کہ جہان بچنے کی امید نہ تھی تو صادق الوعد
ہے تو اقرار کرچکا ہے کہ جب تک تو تین مرتبہ اپنی زبان سے خود موت کو نہ طلب کریگا
اوسوقت تک تیری قضا نہ آئے گی طلب کرنا کیسا مین نے تو خیال تک نہین کیا اور قضا کا سامنا
ہے تو ہی بچانے والا ہے تو نے اپنے پیغمبرون کو انکی امت کے ہاتھ سے بچایا ابراہیم پر آگ کو
گلزار کیا یوسف کو چاہ سے نجات دی یونس کی کمک بطن ماہی مین کی تو نے سلیمان کو شیر
کے نیچے سے نجات دی تو ہی سبکا کفیل و حامی و مددگار رہا تو ہی ہر وقت ہر مشکل
مین سبکا سرپرست رہا تیرے ہی بھروسہ پر سب نے کفار سے جہاد کیا اسوقت بھی
میری کمک کر اور مجھکو اس بلا سے نجات دے خواجہ یہ دعا کرتے جاتے تھے اور روتے
جاتے تھے آنکھون سے اشکون کا تار بندھا ہوا تھا برابر آنکھون سے آنسو
جاری تھے خسیس جادو نے جو یہ حالت دیکھی خواجہ سے کہا کہ اگر اپنے مرنے سے
اسقدر خوف کرتے ہو اور مرنے کا اس درجہ صدمہ ہے تو کیون نہین رموز جادو

کی اطاعت کر لیتے ہو اور اسکا دین نہین قبول کرتے ہو اُسکی اطاعت کر کے اپنی
جان بچاؤ اور زندگی غنیمت جانو اس رونے سے کیا حاصل خواجہ نے جواب دیا
کہ ای جسپس جادو مین مرنے سے نہین ڈرتا ہون نہ موت سے خوف کرتا ہون نہ
مجکو اس امر کا خیال ہی نہ مین اس سبب سے گریان ہون کہ مین قتل ہوتا ہون
بلکہ رونا اس امر کا ہی کہ میرے بچے اور جورو تباہ ہون گے کوئی اُنکا خبر لینے والا
نہین ہی نہ اُنکا کوئی سہارا ہی نہ کوئی بسر اوقات کی صورت ہی کیونکہ کوئی کفیل نہین ہی
سوائے ذات خدا کے ابھی لڑکے بھی کم سن ہین ایسے بھی نہین ہین کہ وہ کما کر اُن کو
دینگے سوائے اس امر کے بھیک مانگین یا فاقے کرین کوئی دوسری صورت نہین ہی
خیال اس امر کا ہی کہ مجکو خدا نے سب کچھ دیا ہی اور میرے پاس ہی تو مین نے کیون
نہین اُن لوگون کو دے دیا اس خیال سے کہ نہ معلوم کہان موت آئے اور کہان
وہ لوگ تیرے پاس ہون یا نہ ہون نہ معلوم یہ مال و دولت اُنکے تصرف مین
آئے یا غیرون کا حصہ ہو پس اس امر کا خیال آیا کہ اگر تو دیدیتا تو کیون وہ بعد تیرے
فاقہ کشی کرتے یا بھیک مانگتے یہ تیری نادانی ہی کیا اب بعد تیرے اُنکی یہ حالت
ہوگی اور یہ دولت غیرون کے حصہ مین آئیگی نہ اسوقت مین کوئی ایسا میرا دوست
و شفیق ہی کہ جو کچھ مین دون وہ اُنکو پہونچا دے تاکہ وہ فاقہ کشی وغیرہ سے
تو محفوظ رہین اور میرے مرنے کا حال کہدے تاکہ وہ انتظار نہ کرین اور اس دولت
سے اپنی بسر اوقات کرین جو کہ مین بھیجون علاوہ اسکے مین اُس شخص کا بہت
ممنون ہونگا جو یہ کام کرے گا اور جو کچھ مجھ سے ہو سکے گا وہ بھی اُسکو دونگا مگر
کسیکو ایسا نہین پاتا ہون جو ہی میری جان کا دشمن اور قاتل ہی جسپس جادو نے
کہا کہ معلوم ہوا یہ رونا تمکو اس امر کا ہی اچھا اگر ہم کوئی بات تم سے کہین اُسکو تم
قبول کروگے اور تمکو ہمارا اعتبار ہی یا نہین اگر اعتبار ہو اور اعتبار کرو تو مین تم سے
ایک بات کہون خواجہ نے کہا کہ اعتبار کرنے کو کیا ہوا اگر ایک کو دوسرے کا
اعتبار نہ ہو تو دنیا مین کام کیونکر چلے گو یہ امر ضرور ہی کہ کسی کے مُنہ پہ یہ نہین لکھا ہی

کہ یہ صاحب اعتبار ہی اور یہ صاحب اعتبار نہین ہی مگر مین نے ہزارون بلکہ لاکھون آدمی
دیکھے ہین مجکو قیافہ ہوگیا ہی اور مین پہچان لیتا ہون کہ یہ صاحب اعتبار اور بڑا صادق
الوعد ہی اور جو کہے گا وہی کرے گا چاہے سر بھی کٹ جاے گا اپنے قول سے نہ پھریگا
اور یہ جھوٹا اور دغا باز و مکار ہی خسبیس نے کہا کہ پھر تم نے مجکو کیسا پایا خواجہ نے جواب دیا
کہ تمھارے چہرہ سے صاحب اعتبار ہونا اور صادق الوعد ہونا ظاہر ہی اور مین اسکا
امتحان کر چکا ہون جو تم اپنی زبان سے اقرار کروگے اُسکو پورا کروگے جو چیز کوئی تمکو
دیگا تم اُسکو بہ امانت رکھوگے یا جسکو جو کوئی کچھ بھیجے گا تم اُس تک اُسکو پہونچا دوگے
اُسمین تصرف نہ کروگے یہ امر تمھارے رخ سے ظاہر ہوتا ہی خسبیس نے جواب دیا
کہ جب آپکو اس امر کا یقین ہی تو اگر اجازت ہی اور اگر اجازت مرحمت ہو تو مین کچھ عرض
کرون خواجہ نے جواب دیا کہ شوق سے بیان کرو اُسنے جواب دیا کہ پہلے آپ فرمائین
کہ وہ مال و دولت کہ جو آپکے پاس ہی اور آپ اپنے بال بچون کو بھیجا چاہتے ہین
اگر کوئی صاحب دیانت و امانت ملے وہ مال کہان ہی آپ تو بالکل تنہا ہین کیا کسی مقام پر
دفن کر دیا ہی خواجہ نے جواب دیا کہ اے بھائی وہ مال و دولت میرے پاس ہی مین ایسا
نادان نہین ہون کہ کسی کے پاس رکھوا دون یا زمین مین دفن کرون کیونکہ مثل مشہور
ہی پیسہ کا نہ کوئی دوست ساتھ کا دوسرے کے پاس رکھوانے یا زمین مین دفن کرنے
سے وہ مال و دولت باقی نہین رہتی ہی پس جب یہ امر ہی تو پھر مین کیون ایسا کرتا میرے
پاس ہی مین اپنے پاس رکھتا ہون جب کوئی لیجانے والا ملے گا تو مین اسکو دیدونگا
ابھی کیون ظاہر کرون خسبیس نے جواب دیا کہ جب آپ مجکو صاحب اعتبار خیال
کرتے ہین تو وہ مال مجکو عنایت فرمایے مین قسم کھاکر کہتا ہون کہ آپ کی اولاد کو
دیدونگا جو آپ مجکو اپنی خوشی سے مرحمت فرمائینگے وہ میرے اوپر حلال
ہی باقی حرام یا جو وہ لوگ دینگے اگر آپکو اعتبار نہ ہو تو نہ دیجیے کوئی جبر نہین ہی راوی
بیان کرتا ہی کہ خسبیس جادو نے یہ خیال کر کے اپنے دل مین خواجہ سے کہا کہ سنا گیا ہی
کہ خواجہ بڑے مالدار ہین انکے پاس زنبیل ہی اسمین کرورون روپیہ کا مال ہی ہزارون ملک

غارت کرکے نذر زمین کررہے ہین لاکھون خزانے جمع ہین کسی تدبیر سے ان سے لینا
چاہیے یہ جو کہتا ہو کہ کوئی ایسا ہو کہ میرے بال بچون کو جو مین دون پہونچادے تو اسکو
نقرہ دیکر دلو کون پوچھتا ہو یہ تو قتل ہو جائے گا کسیکو کیا معلوم ہوگا کہ عمرو نے کیا بھیجا
وہ سب تمکو ہضم ہو جائے گا اور یہ بھی معلوم ہو جائیگا کہ جہان مال اسنے رکھا ہو بعد اسکے
مرنے کے وہ باقی ماندہ مال بھی لینا شمس نے اس لالچ سے کہا جب حسین نے خواجہ
سے یہ امر ظاہر کیا کہ اگر آپ کو میرا اعتبار ہو تو مجکو دیجیے مین پہونچادون خواجہ نے
جواب دیا کہ ای بھائی مین قسم کھاکر کہتا ہون کہ مین نے جو یہ تذکرہ کیا تو اسی غرض سے
کیا کہ تم خود اپنی زبان سے کہو مین نے خود اس سبب سے نہین کہا کہ تم یہ کہوگے کہ کیا
اپنے مجکو اپنا غلام خیال کیا کہ جو ایسی بات کہتا ہو کیا مین اسکے مال کا نوکر ہون کہ اسکا
کام کرون چونکہ مین صورت دیکھکر پہچان چکا تھا کہ تم صاحب اعتبار و امانتدار ہو
مگر بسبب خوف کے ہونہ پڑتا تھا بس یہی خیال کرکے رونے لگا کہ شاید تمکو رحم
آجائے اور تم کچھ دریافت کرو تو مین صاف صاف بیان کرون میرا بیان سن کے
تم میرے حال پر ترس کھاؤ اور میرے بچون پر اور جو مین دون وہ تم انکو پہونچادو
شکر ہو کہ تم نے ترس کھاکر میرے خیال کے موافق خود اپنی خواہش ظاہر کی مین بہت
خوش ہوا اگر یہی تمھاری مرضی ہو تو یہ مال میرے پاس ہو نصف اسمین سے تم لے لو
اور نصف انکو پہونچادو اسنے کہا کہ لائیے کہان ہو مجکو تو کچھ دکھائی نہین دیتا ہو راوی
کہتا ہو کہ خواجہ نے اس طور سے تقریر عجز آمیز کی کہ اسکو یقین آگیا اور کیونکر یقین
نہ آتا کہ وہ طامع و لالچی آدمی تھا اور سن چکا تھا کہ خواجہ کے پاس بڑی دولت ہو
بہت خوش تھا کہ بعد قتل کے مجکو ملیگی مگر فکر اس امر کی ہو کہ نہ معلوم کہان ہو یہ کیون
کہنے لگا اب اپنے دل مین بہت خوش ہوا کہ یہ تو خوشی سے دیتا ہو لو اور حسین کرو خواجہ
سے جب اسنے یہ کہا کہ لائیے کہان ہو خواجہ نے جواب دیا کہ میری بائین آنکھ کے کونے
مین ایک موتی برابر بیضہ کنجشک کے اور دہنی آنکھ کے کونے مین دوسرا گوہر آبدار ہو
پس ایک موتی تم لے لو اور دوسرا انکو پہونچادو کیونکہ یہ دونون گوہر آبدار برابر خراج

بصفت اتفاہم کے ہین بڑی محنت و مشقت سے ہاتھ آئے ایک موتی میرے ستر پشت تک
کافی ہی کہ اُسکو فروخت کر کے صرف کیا جائے اور ساتھ راحت و آرام کے ہزار آدمیون سے
اُسپر بھی کم نہ ہو کیونکہ مین نے کرورون روپیہ صرف کرکے یہ گوہر آبدار خرید کیے ہین سبب اسکا یہ ہی
کہ جب مین نے ہزارون ملک و خزانے غارت کر کے جمع کیا تھا اسقدر روپیہ تھا کہ میرے پاس
ٹھکانہ رکھنے کا نہ تھا یہ مجھ سے ہو نہ سکا کہ کسی کے پاس جمع کرون مین فکر مین تھا کہ کوئی ایسی چیز
ملجائے کہ جو ہمہ وقت میرے پاس رہے مین اس روپیہ سے خرید لون اتفاق سے ایک سوداگر
ظلمات سے برائے تجارت آیا مین نے جو سُنا تو اُسکے پاس گیا قبل اُسکے دربار مین جانے کے مین نے
اُسکا مال جو کہ وہ لایا تھا سب دیکھا اُسمین یہ جوڑی موتی کی بھی تھی مین نے بہت پسند کی
دیکھتے ہی میرا جی پھڑک گیا مین نے اُس سوداگر سے کہا کہ اسکی کیا قیمت ہی اُسنے یہ خیال کر کے
کہ یہ کیا اسکی قدر کرے گا اور کیا اسکی قدر جانے ایک معمولی آدمی ہی میری بات کا کچھ جواب
نہ دیا مین نے کہا کہ ای بھائی یہ موتی میرے پسند آئے ہین مین انکو خرید کرونگا تم اسکی قیمت
بیان کرو اُسنے سر سے پاؤن تک مجکو دیکھا اور ہنسا مین نے جواب دیا کہ تم ہنستے اس بات پر
ہو کہ میری صورت و حیثیت تو ایسی ہی کہ یہ بھی گمان نہین ہو سکتا ہی کہ میرے پاس ایک کوڑی
ہو اور مین اسقدر دعوے کرتا ہون تو تم یہ خیال نہ کرو کہ قیمت اسکی بیان کرو مین ابھی حاضر
کردونگا اُسنے یہ خیال کیا کہ یہ کوئی دیوانہ آدمی ہی یہ کیا خریدے گا یہ سوچکر کہا کہ پندرہ
کروڑ روپیہ اسکی قیمت ہی لاؤ مجکو دو یہ جوڑی لیجاؤ مین نے جو خیال کیا تو پندرہ کروڑ کیا
اگر پندرہ ہزار کروڑ روپیہ طلب کرے تب بھی کم ہین مین نے یہ سُنکے اُس سے کہا کہ یہ موتی
میرے ہوگئے مین روپیہ ابھی لائے دیتا ہون اب اپنے قول سے نہ پھرنا یہ کہکر مین نے پانچ لاکھ
روپیہ کی اشرفیان بطور بیعانہ اُسکے آگے رکھدین وہ یہ دیکھکر دنگ ہوگیا اب کیا کرین
مگر وہ بھی اپنے قول کا دھنی تھا پھر اُسنے بھی کچھ نہ کہا وہ بیعانہ لے لیا مجبور رسید دیدی
مین وہان سے اپنے مقام پر آیا پندرہ کروڑ روپیہ لدوا کر وہان پہونچا اسکو دیکر یہ گوہر آبدار خرید
کیے اُسکے بعد جو روپیہ بچا اس سے مسجد بنوائی مدرسے تیار کرائے سرائین بنوائین اور
صرف کیا چونکہ مجکو اس امر سے اطمینان ہوگیا تھا کہ یہ جسقدر دولت میرے پاس ہی اسکی کوئی

اصل نہین ہو اگر اسمین سے ایک موتی بھی فروخت کر ڈالون گا تو دو چند اس سے میرے
پاس ہو جائیگا کیا پروا ہو مین نے خوب صرف کیے مگر ان موتیون کو برابر جان کے رکھا چونکہ مین
ان سے الفت بہت رکھتا ہون اور یہ میری جان و روح ہین پس قاعدہ یہ ہو کہ جس سے
الفت رکھی جاتی ہو اسکو پیش نظر رکھتے ہین یہ گوارا نہین ہوتا ہو کہ یہ دم بھر آنکھ سے اوجھل
ہو اسی سبب مین نے انکو آنکھون مین رکھا دوسرے اس امر کا کسیکو گمان ہی نہین ہوسکتا ہو
کہ اسکی آنکھ مین موتی ہین اگر وہ دولت جو کہ مین نے انکی قیمت مین صرف کی ہو وہ ہوتی تو
سب مجکو دیکھکر امیر تصور کرتے چور چرا لیتے ڈاکے پڑتے ان سب امرون سے محفوظ رہا اور
ہر وقت اس سے دو چند دولت میرے پاس موجود ہی ای بھائی اب دیر نہ کر وہ دونون
موتی آنکھون سے نکال لے اور مجکو قتل کر کیونکہ اب قید کی شدت مجھ سے اٹھائی نہین جاتی ہو
او اپنے دل مین بہت خوش ہوا اور خیال کرنے لگا کہ بڑی خرابی ہوتی اگر تو قتل کر ڈالتا
یہ موتی رہ جاتے مجکو کیا معلوم تھا کہ آنکھ مین موتی ہین بعد قتل ہونے کے آنکھین بند
ہو جاتین تو اسی گمان مین تھا کہ زنبیل وغیرہ مین ہوگی ایک حبہ بھی ہاتھ نہ آتا خواجہ کی
دولت تیرے مقدر مین تھی لا اور چھین کر تیری بلا نوکری کرے یہ خیال دل مین کر کے قریب
خواجہ کے آیا خواجہ نے آنکھین کھولدین اسنے دیکھنا شروع کیا دونون آنکھون سے کوے
خوب غور کرکے دیکھے وہ موتی نہ دکھائی دیے مگر ایک نور آنکھون مین علاوہ نور چشم کے
ایسا ساطع و لامع تھا کہ آنکھ کام نہ کرتی تھی یہ معلوم ہوتا تھا کہ آنکھون مین موتی بھرے ہوئے
ہین جب اسکو وہ موتی نظر نہ آئے اسنے کہا کہ ای خواجہ کیون مجکو فقرہ دیتے ہو مرتے تو
ہو مگر اپنی حرکت سے باز نہین آتے ہو مجکو بیوقوف و نادان جانتے ہو اور مین بنتا ہون بھلا
خیال تو کرو کہ کجا آنکھ اور کجا موتی یہ فقر تمھارا بیکار ہو مین تمکو قتل ضرور کرونگا مجکو تو کچھ
بھی دکھائی نہین دیتا ہو خواجہ نے جواب دیا کہ بھائی فقرہ کرنے سے کیا غرض کوئی تم نے
مجھ سے اس امر کو دریافت نہین کیا تھا نہ تم نے طلب کیا تھا نہ تمھاری خواہش تھی جو مین فقرہ
کرتا بلکہ میری خواہش تھی تم نے ترس کھایا ہو ایسی حالت مین فقرہ کرنے کی کیا ضرورت تھی ہان
اگر تمھاری خواہش ہوتی تو اسوقت تمکو ایسا خیال کرنا زیبا تھا پس اگر تمکو نہین سوجھتے ہین اور

تمکو کسی قسم کا خوف میرا نہین ہی اور تم نے ترس کھایا ہو تو میرے اوپر سے اپنا سحر اُتار لو تاکہ
مین خود اُنکو نکال کر اپنے ہاتھو سے تمکو دیدون کیونکہ مجکو ایک عامل کامل نے دعا بتائی تھی اور فرمایا
تھا کہ اس دعا کا اثر یہ ہی کہ تم اپنے پاس کوئی چیز رکھ لو سب کے سامنے اور یہ دعا پڑھکر
دم کر دو تم اُس چیز کو دیکھ سکوگے دوسرا نہین دیکھے گا اگر تم یہ اجازت دوگے کہ فلان چیز
میری ہی اور وہ دیکھتا بھی ہوگا مگر اسوقت بھی وہ اُسکو نہ لے سکیگا جب تک تم خود اپنے ہاتھ سے
ندوگے ادھر وہ ہاتھ اُسکی طرف بڑھائیگا ادھر وہ چیز اُسکے سامنے سے غایب ہو جائیگی
اگرچہ اُسنے بھی اپنی چیز تمھارے پاس رکھوادی ہوگی جب تک تم خود ندوگے اُسوقت تک
نہ ملیگی تم سچ کہتے ہو کہ تمکو نہ دکھائی دیتے ہونگے کیونکہ مین نے آنکھ مین رکھ کر دعا
پڑھکر دم کی تھی بھلا تم ہی خیال کرو کہ موتی کہین آنکھ مین رہ سکتے ہین یہ اثر اُسی دعا کا ہی اگر
مین اُسوقت کہتا تو تمکو یقین نہ آتا پس تم سحر اتار لو مین وضو کر کے اُس دعا کے دفع کرنیوالے
اسم کو پڑھکر آنکھ سے وہ موتی نکال کر تمکو دیدون اور اگر میرا اعتبار نہ ہو اور یہ خوف ہو کہ
سحر اسپر سے اترا اور یہ بھاگ گیا تو نہ اتارو مجکو قتل کرو مگر یہ خیال کر لو کہ یہ دولت تمھارے
ہاتھ سے مفت جاتی ہی اور میرے بچے فاقہ کر کے مر جاینگے تمکو اختیار ہی مگر یہ بھی خیال کرو
کہ اول تو مین تمھارے سامنے سے بھاگ نہین سکتا ہون کیونکہ تم ساحر ہو اور مین غیر ساحر
ادھر تم نے گر کہا ادھر میرے پاؤن زمین نے پکڑ لیے مین پھر کیونکر بھاگونگا دوسرے
تم نے میرے ساتھ دشمنی کیا کی ہی کہ مین تمکو دھوکا دیکر بھاگ جاؤنگا جو کچھ دشمنی یا دوستی کی
ہی سب رموز جادو نے کی ہی تم اُسکے تابعدار ہو جو اُسنے حکم دیا اُسکو ضرور بجا لاؤگے ہان جو کچھ
مجکو کرنا ہی مین اُسکے ساتھ کرون تم سے کیا غرض یہ نہین ہو سکتا ہی کہ تم تو میرے ساتھ نیکی کرو
اور میرے حال پر ترس کھاؤ اور میری اولاد پر مین اس احسان کا یہ بدلا کرون کہ تمکو مبتلاے
عذاب کرون بھاگ کر اور تمھارے روزگار پہ بٹا لاؤن نیکی کرنے سے گیا بدی کرون جسمین
نے جو یہ تقریر سنی دل مین کہا کہ سچ تو کہتا ہی یہ بھاگ کر کہان جا سکتا ہی دوسرے مین نے
کیا برائی کی ہی جو یہ میرے ساتھ بدی کریگا وجہ اسکی یہ تھی کہ جب سے اسنے خواجہ
کی آنکھین دیکھی تھین اور اسمین اسنے ایک نور پایا تھا علاوہ نور چشم کے اسکو

یقین تھا کہ موتی ضرور ہین خواجہ نے جو یہ کہا بسبب اثر دعا کے تمکو دکھائی نہین دیتے
ہین اسکو اس امر کا یقین ہوگیا ہی کہ خواجہ سچ کہتے ہین ایسا ہی ہی یہ دل مین خیال کرکے خواجہ
سے کہا کہ سچ بتاؤ خواجہ دغا تو نہ کروگے قسم تو کھاؤ خواجہ نے جواب دیا کہ جب تمکو یہ گمان
ہی کہ مین دغا کرونگا تو تم اپنا سحر نہ اتارو مجکو قتل کرو کیسے نادان ہو کہ مین کہہ چکا کہ تم نے میرے
ساتھ کیا کیا ہی جو دغا کرونگا مین محسن کش و احسان فراموش نہین ہون مین تم سے نہین
کہتا ہون کہ تم رہا کرو جانے دو جبکہ تمکو اطمینان نہین ہی خواجہ نے یہ تقریر اس تیور اور اس
انداز سے کی کہ خبیس کو یقین آگیا یہ کہکر کہ خواجہ تمکو میری عزت و آبرو سب کا اختیار ہی سحر
اتار لیا خواجہ کے ہاتھ پاؤن قابو مین آئے اب جو دیکھا تو اپنے کو سحر سے رہا پایا اٹھکر
اسکو جھک کر سلام کیا اور کہا کہ تم نے میرے اوپر بڑا احسان کیا میرے بچون کی جان بچائی
مین تم سے بہت خوش ہوا یہ کہکر اُس چشمہ سے پانی لیکر وضو کیا چونکہ اُس کوہ پر تھا ادہ خبیس
خواجہ کا قفس اسی چشمہ پر لیکر پہونچا تھا پس خواجہ نے وضو کیا خبیس جادو نے کہا کہ خواجہ
جلدی کرو ایسا نہ ہو کہ رموز جادو کسی کو واسطے خبر کے روانہ کرے وہ آجائے تو مین بدنام ہو جاؤن
کیونکہ عرصہ جو ہوگا ضرور کسی نہ کسی کو اس خیال سے روانہ کریگا کیا سبب ہی کہ جو خبیس
نہین آیا اس امر مین عرصہ ہوا خواجہ نے جواب دیا کہ پریشان نہ ہو مین وضو کر چکا ہون
اب موتی نکالتا ہون یہ کہکر خواجہ نے اُسے خاک پر دو رکعت نماز شکر اس عیوض کے
کے عمل مین پڑھی کہ تیری قدرت سے مین رہا ہوگیا اب اسکو قتل کیا یہ جاتا کہان ہی اور
یہان سے جاکر ان سب پر بھی عیاری کرونگا اور سب خدا پرستون کو رہا کرونگا جب نماز سے
فارغ ہوئے خبیس کو اپنے قریب بلایا اور کہا کہ لو یہ موتی موجود ہین یہ کہکر اب جو آنکھ
کھولی خبیس نے دیکھا کہ ایک گوہر آبدار برابر بیضہ گنجشک کے دہنی آنکھ کے کوئے سے اور دوسرا
بائین آنکھ کے کوئے سے نمودار ہوا ایسا گول و سڈول و آبدار تھا کہ کبھی ایسے موتی چشم فلک
نے بھی نہین دیکھے تھے ہر موتی کی قیمت مین خراج ہفت کشور دس برس سے کم نہ ہوگا
ایسے گوہر نورانی و پر آب تھے کہ انکی چمک سے آنکھ خیرگی کرتی تھی نگاہ ابپر قایم نہ
ہو سکتی تھی تمام صحرا اُنکی ضو سے روشن ہوگیا تھا خواجہ نے خبیس سے کہا کہ انکو

کف دست پر لو اور دیکھو اور سچ سچ بیان کرو کہ تم نے ایسے موتی دیکھے ہین یا نہین مگر
اس امر کا خیال رہے کہ انکو بہت حفاظت سے رکھنا ایسا نہ ہو کہ کوئی اس حال سے
آگاہ نہ ہو جائے اور تم سے خواہ بجبر خواہ بفقرہ و بکر خواہ چوری سے لے لے تو تم بھی محتاج
ہو جاؤ اور میرے پیچھے بھی مر جائین اور پھر کچھ فائدہ نہو راوی بیان کرتا ہے کہ جب سے خسیس جادو
نے موتیون کو دیکھا تھا اسکے حواس جاتے رہے تھے اپنے حواس مین نہ تھا شل آئینہ
کے دنگ دششدر و حیران تھا کہ یہ کس قسم کے موتی ہین کہ جنمین یہ آب و تاب ہے پہلے ہی
خواجہ نے کہا ہو پہلے مین خیال کرتا تھا کہ خواجہ مبالغہ کرتے ہین یہ دل مین خیال کر کے خواجہ
کو بموجب حکم خواجہ سامنے گیا وہ دونون موتی اسکے ہتھیلی پر آ گئے انکا کف دست پر
آنا تھا کہ ایک چمک نئی پیدا ہوئی اور زیادہ تر نور پھیل گیا کہ جسکے سبب سے یہ حیران ہوا
ادھر خواجہ نے کہا کہ اے خسیس جادو انکو بحفاظت رکھنا اور جلدی کرو کہ ایسا نہ ہو کہ کوئی
آ جائے خسیس جادو نے جواب دیا کہ اے خواجہ تم اطمینان رکھو مین انکو اپنی جان و
روح سے زیادہ حفاظت سے رکھونگا ان تک ہوا کا گذر محال ہے یہ بیجا آپکا خیال
ہے کہ مین حفاظت سے نہ رکھونگا ایسی چیزین کہین ممکن ہوتی ہین عجائبات اس عالم
کی ہے اگر کوئی آئیگا بھی اور دیکھ بھی لیگا تو میرا کیا کر لیگا مین تو ذرا اچھی طرح دیکھ لون یہ خیال
کرتا ہون کہ شاہان بزرگ نے بھی ایسے موتی نہ دیکھے ہونگے ظاہر ہے تو دیکھنا شخص دیگر
خواب مین بھی نہ دیکھے ہونگے اپنے دلکو خوش کر لون خواجہ نے جواب دیا کہ تمکو اختیار ہے میرا جو
کام تھا مین نے کیا یہ کہکر خواجہ خاموش ہو رہے خسیس جادو دیکھنے لگا انکو ہر چند مگر
بسبب چمک و صفائی کے اوپر نگاہ قایم نہ ہوتی تھی جیسے یہ قریب آیا انمین حرکت پیدا ہوئی
اور وہ باہم ایک دوسرے سے لڑنے لگے جس طور سے مداری کے گولے لڑتے ہین اسی حرکت
مین ایک دوسرے سے لڑ رہا تھا خسیس جادو بغور انکو دیکھ رہا تھا وہ یہ خیال کر رہا تھا کہ جنگل
ہے اسکی ہوا سے انکو حرکت ہے اس حرکت کے سبب سے اور نگاہ کام نہ کرتی تھی یہ دیکھ رہا تھا کہ وہ
باہم لڑکے ٹوٹے خواجہ سامنے بیٹھے ہوئے تھے انکا شکست ہونا تھا کہ غبار ان سے پیدا ہوا وہ خسیس جادو
کے دماغ مین پہونچا خسیس جادو نے جو یہ دیکھا کہ موتی باہم لڑ کر ٹوٹے اور حیران ہوا کہ

کیا واقعہ ہے بہت افسوس کی آواز سے کہا کہ اے خواجہ بڑا غضب ہوا کہ وہ موتی باہم لڑکر
ٹوٹ گئے اُنمین سے غبار نکلا خواجہ نے کہا کہ دیکھون یہ کہکر خواجہ پیچھے کو ہٹ گئے
خبیس نے قصد کیا تھا کہ ہاتھ بڑھا کر دکھا دون اب جو دیکھا تو خواجہ کو قریب قفس پایا
اس قصد سے اُٹھا کہ خواجہ کو دکھا کر اور خواجہ پہ سحر کرکے قتل کردون اور سر لیکر پاس رموز
کے جاؤن مین تحریر کر چکا ہون کہ جب وہ موتی باہم لڑکر ٹوٹے تو اُنمین سے غبار نکلا اور وہ
اسکے دماغ مین پہونچا چونکہ یہ سر جھکائے ہوئے دیکھتا رہا تھا جسقدر بیہوشی تھی سب
دماغ مین اسکے پہونچ گئی اُسنے اپنا اثر کیا اول تو اسکو گرمی معلوم ہونے لگی اور سر
گھٹنون سے لگا اس سبب سے یہ اور روتا تھا کہ مین نے بہت غور سے جو نگاہ کی
دماغ مین بسبب غور کرنے کے گرمی پیدا ہوئی چونکہ دماغ اعضاے رئیسہ سے ہے
ذرا سی تکلیف کے سبب سے وہ زیادہ تر پریشان ہوتا ہے اس سبب سے مجکو گرمی بھی
معلوم ہوتی ہے اور سر بھی گھومتا ہے اُٹھکر ٹہل اور خواجہ کو دکھائی دے راوی کہتا ہے کہ
گوہر ابدار ساختہ خواجہ نامدار ہین کہ انھون نے قفس مین بیٹھے بیٹھے یہ عیاری کی تھی
اور جو تحریر ہوئی موتی بیہوشی کے بنائے تھے اور اُنمین بیہوشی بھری تھی اسی سبب سے
پھوڑی تھی اور سوچ لیا تھا کہ ادھر اُنمین ہوا لگی اور یہ مثل حباب کے ٹوٹے اُسکو
دیو کو اپنی باتون مین لگا کر تقریر سے رام کرکے اپنے اوپر سے سحر تو پہلے ہی اوتروا
چکے تھے سحر سے رہا تھے پس جیسے وہ دو قدم چلا بیہوشی اپنا پورا اثر کر چکی تھی
اور بیہوشی بھی وہ قاتل تھی کہ اگر ذرا سی دماغ مین پہونچ جائے فوراً اپنا کام کر جائے
یہ کہ بہت سی پہونچے اور کام نہ کرے یہ امر غیر ممکن تھا دو ہی قدم چلا تھا کہ اسکو ایک
جھینک آئی اور دھم سے گرا گرتے ہی بیہوش ہو گیا اُسکا گرنا تھا کہ خواجہ تو رہا تھے
خنجر لیکر چلے کہ سر کاٹ لون قریب پہونچکر فوراً دھیان آیا کہ اگر تم نے اسکا سر کاٹ لیا اسکے
مرنے کی علامت بلند ہوگی پھر اسکے غل مچاتے ہوئے رموز کے پاس جائینگے اُسکو
آگاہ کرینگے جو عیاری و تدبیر ان سب خدا پرستون کے رہا کرنے کی اور رموز وغیرہ
کے قتل کرنے کی تم کروگے وہ پھر نہ ہو سکے گی دوسرے یہ امر بھی ہے کہ جب یہ چلنے لگا

تمہارا قفس لیکر تو رموز نے اسکے ہاتھ سے ایک گلدستہ ہو اکر رکھ لیا ہی اس
خیال سے کہ شاید اسپر کوئی آفت نہ آئے یا یہ مارا جائے تو گلدستہ فوراً جل جائیگا
مجکو خبر ہو جائے تاکہ مین جاکر بندوبست کرون ای خواجہ تم نے اسکو قتل کیا وہ گلدستہ
جلا رموز فوراً آیا اسوقت بڑی خرابی ہوگی یہ سوچکر خواجہ نے خیال کیا کہ اسکو نذر
زنبیل کرو اور تم اسکی صورت بنو اور ایک سر مقوے کا بنا کر رموز کے پاس لیچلو
اور وہان چلکر عیاری کرو اور اُن سبکو رہا کرو یہ سوچکر پس خواجہ نے فوراً حسین جادو
کو اُٹھا کر نذر زنبیل کیا اور کہا کہ ای دادا آدم لیجیئے اس ساحر کو بھی اور اس سے بھی کام
بخوبی لیا جائے اور فوراً رنگ و روغن عیاری نکال کر اُسکی صورت سے اپنی صورت
بالکل مشابہ کی اور اُسکی پوشاک پہنی اور ایک سر مقوے کا بنا کر مثل اپنے سر کے
تیار کیا اور اُسکو لیکر چلے کہ پھر خیال آیا کہ ای خواجہ نہ معلوم وہان کیا گذرے جب تمکو رموز
نے ادھر کو روانہ کیا تھا تو علم شاہ وغیرہ کو زیر تیغ بٹھایا تھا نہ معلوم اُنپر کیا گذری
تیرے پاس جہانگیر بن حمزہ زنبیل مین ہی اُسکو نکال کر اس امر سے آگاہ کر اور اُسکی معشوقہ ملکہ
سیمائے مہر جمال ساحرہ زبردست ہی پس اُسکو بھی نکال کر آگاہ کر جہانگیر یہان سے
جاکر خبر ساحرون سے لڑکر اُن سبکو رہا کریگا اگر زندہ ہونگے اور سیمائے مہر جمال
ساحرون سے لڑیگی شاید عیاری نہ بن پڑی تو یہ لوگ تو لڑکر شاید رہا کرلین یہ سوچکر
فوراً جہانگیر کو زنبیل سے نکالا اور ہوشیار کیا اب جو جہانگیر ہوشیار ہوئے اُنھون نے
اپنے کو ایک کوہ پر پایا اور سامنے ایک ساحرہ کو موجود پایا بہت حیران ہوئے کہ یہ کیا ماجرا
ہی مین تو دربار ششکال مین مع ملکہ کے زندان سے طلب کیا گیا تھا داروغہ زندان مجکو وہان
لیکر گیا تھا اُسکا دربار آراستہ تھا اُسمین ایک عجیب الخلقت شخص بیٹھا ہوا تھا ششکال
نے مجکو اور ملکہ کو اُسکے حوالے کیا تھا اُسنے مجکو کسی طور سے بیہوش کر دیا تھا اب جو ہوش
آیا تو مین نے اپنے کو یہان پایا یہ کیا مقام ہی کچھ سمجھ مین نہین آتا ہی ایسی ایسی باتین
دل سے کر رہے ہین اور حیران ہین اُٹھ تو بیٹھے ہین مگر بہت پریشان ہین کہ اُس ساحر
نقلی نے کہا کہ ای پسر حمزہ تو اسقدر پریشان کیون ہوتا ہی اگر اپنی زندگی چاہتا ہی تو دین اسلام

کو ترک کرا اور عجائب پرستی اختیار کرو ورنہ مین تجکو قتل کرونگا اسی غرض سے لایا ہون شنکال
کے پاس سے جہانگیر نے جواب دیا کہ او نابکار کیا بیہودہ گفتار کرتا ہی ہم لوگ خدا پرست ہین
ہمکو موت سے بالکل خوف نہین ہی ہم کبھی دین اسلام کو ترک نہ کرینگے جو تیرا جی چاہے وہ کر
ہم ایسے نہین ہین کہ موت سے ڈر کر اپنا دین و مذہب ترک کرین ہمکو مرنا گوارا ہی اور دین کا
ترک کرنا گوارا نہین ہی یہ سُنکے اُس ساحر نقلی نے جواب دیا کہ ای پسر حمزہ تو بڑا زبان دراز ہی
مین دیکھتا ہون کہ تیرا خدا تجکو بچا لیگا جہانگیر نے جواب دیا کہ اگر میری قضا ہی تو تجھ پر وا نہین
ہی اور اگر قضا نہین ہی تو تیری کیا مجال ہی جو تو قتل کر سکے خواجہ نے دیکھا کہ یہ لوگ واقعی
بڑے دین کے پختہ ہین تب کہا کہ ای پسر حمزہ اچھا اگر اپنی زندگی کا خواستگار ہی تو ایک
کام کر کہ پانچ لاکھ روپیہ مجکو دے تاکہ مین تجکو چھوڑ دون جہانگیر نے جواب دیا کہ ای ساحر
تو بہت دیوانہ ہی خیال تو کر کہ تو مجکو دربار شنکال سے لایا ہی میرے پاس روپیہ کہان ہی
جو مین دون کہان سے لاؤن مجکو اگر قتل کرنا ہی تو قتل کر بیکار کی بحث کرتا ہی خواجہ نے جوابدیا
کہ کسی سے قرض لیکر دے جہانگیر نے جواب دیا کہ تو واقعی دیوانہ ہی بیکار کو بک بک کر دماغ
خالی کر دیا ہی جادو رہو میرے روبرو سے یہان کون ہی جو مجکو قرض دیگا کوئی یہان ہی
جس سے قرض طلب کرون میرا اعتبار کون کرے گا خواجہ نے جواب دیا کہ اگر تم قرض
مانگو تو ہم دین جہانگیر نے کہا کہ لاؤ مگر یہ نہ خیال کرنا کہ مین جان کے خوف سے تمکو روپیہ
دیتا ہون مجکو خوف جان بالکل نہین ہی نہ مین موت سے ڈرتا ہون صرف تمکو آزماتا ہون اگر
تم روپیہ دو تو مین لون نہین تو تمکو دیوانہ جانتا ہون خواجہ نے کہا کہ تمسک لکھدو مین روپیہ
دون جہانگیر نے کہا کہ لاؤ پس خواجہ نے قلم دوات وغیرہ موجود کر دی جہانگیر سے پانچ لاکھ
کا رقعہ اس مضمون کا تحریر کرایا کہ مین فلان کوہ پر موجود تھا مجکو ایک اشد ضرورت تھی اور
میرے پاس روپیہ نہ تھا مین نے خواجہ عمرو عیار سے پانچ لاکھ روپیہ لیکر صرف کیا اور اپنے
تصرف مین لایا جب مین لشکر مین پہونچونگا اُسوقت بلا عذر و انکار ادا کر دونگا اسواسطے یہ
چند کلمہ تحریر کر دیے حب اُس ساحر نقلی نے یہ کہا کہ یہ کہدو کہ خواجہ عمرو عیار سے قرض لیا
اُسوقت جہانگیر کے کان کھڑے ہوئے کہا خواجہ کیسے نہ وہ یہان موجود ہین جو مین اُنکا

اُنکا نام لکھدون جواب دیا کہ جو مین کہتا ہون وہ کرو جہانگیر نے لکھکر اپنے دستخط کر دیئے
تب خواجہ نے اپنے کو ظاہر کیا اور کہا کہ تم نے نہ پہچانا خیر یہ کہکر کل حال ابتدا سے آخر تک بیان
کیا اپنا خسیس جادو کو بیہوش کرکے نذر زنبیل کرتا اور یہ سوچ کر انکا ان جہانگیر بنکر یہ جاکر
علم شاہ کی کمک کرین سب بیان کیا اور کہا کہ علم شاہ وہان زیر تیغ بیٹھے ہوئے ہین تم جاکر
کمک کرو مین بھی آکر عیاری کرتا ہون جہانگیر یہ سن کے دنگ ہو گیا اور خون عزیزی نے
جوش مارا خواجہ کے گلے لگ کر کہا کہ خواجہ جہان تم نے اتنی مجھپر مہربانی اور احسان کیا
ہے کہ مجھکو اس قید سے رہا کرکے لائے اور ہوشیار کیا اور اس حال سے آگاہ کیا تو مجکو مرکب اور
ہتھیار بھی کسی طور سے لادو تاکہ مین جاکر بھائی صاحب کی کمک کرون خواجہ نے جواب دیا
کہ کچھ روپیہ صرف کرو تو یہ بھی سامان لا دیا جائے جہانگیر نے کہا کہ روپیہ تو نہین ہے اسکا بھی
رقعہ لکھوا لیجیئے خواجہ نے کہا کہ لکھو پس جہانگیر نے خواجہ کو تین ہزار کا عند الطلب تو
لکھدیا جسکا مضمون یہ تھا کہ جناب من بعد ما وجب کے معلوم ہو کہ آپکا مبلغ تین ہزار روپیہ جو کہ
ہم نے آجکی تاریخ مین آپسے قرض لیا ہے اور اپنے تحت و تصرف مین لایا ہون آپکو یا آپکے
حکم پر عند الطلب بلا عذر معاوضہ ادا و بیباق کر دونگا آپ اطمینان رکھیں جہانگیر نے
اسپر دستخط کرکے خواجہ کے حوالے کیا خواجہ نے ہتھیار و پوشاک زنبیل سے نکال کر دیا
اور کہا کہ مرکب لائے دیتا ہون یہ کہکر زیر کوہ آئے اتفاق سے ایک سائیس کسی سوداگر کا ایک
مرکب بہت عمدہ اور نایاب پانی پلانے کو لایا تھا خواجہ نے جو اُسکو دیکھا بہت پسند کیا یہ
کوہ پر سے مرکب کی تلاش مین چلے تھے انھون نے دل مین یہ خیال کیا کہ اسکو مارکر یہ مرکب
لینا چاہیئے پس اُسکے قریب آئے اُس سے کہا کہ کیون بھائی یہ مرکب کسکا ہے اُسنے کہا کہ ہم
مالک کا نہلانے کو لایا ہون خواجہ نے کہا کہ اور مرکب بھی ہین اُسنے کہا کہ یہان مین کیون نہین وہ
سوداگری کرتے ہین گھوڑون کی خواجہ نے کہا تو تو اُنکے پاس بڑے عمدہ عمدہ مرکب ہونگے
اسکی کیا اصل ہے دیکھو تو یہ جو دوسرا شخص ادھر ایک مرکب لیے ہوئے آتا ہے اسی طرف کو کیا
یہ بھی تمھارے ہمراہیون مین سے ہین وہ پلٹا اس خیال سے کہ شاید میرا بھائی دوسرا مرکب
لیکر آتا ہو اُسکا پلٹنا تھا کہ خواجہ نے حلقہ کمند کے مارے اُسکے گلے مین پڑے وہ اراے کہ گر

ہوا تھا کہ خواجہ نے حباب بیہوشی اُسکے منہ پر مارے حباب جیسے پڑ کر ٹوٹے اُسکے دماغ
مین بیہوشی پہونچی وہ ہائے دیا کہکر گرا خواجہ نے اُسکو اُٹھا کر زندہ درگور کیا اور آپ مرکب
لیکر بالائے کوہ آئے اُسکو زین و لجام سے آراستہ کرکے جہانگیر سے کہا کہ لو یہ مرکب موجود ہی
سوار ہو کر جاؤ مگر یہ مرکب واپس کرو دینا ہوگا جہانگیر نے کہا کہ بہت اچھا جب جہانگیر مرکب پر
سوار ہونے لگے تو خواجہ نے کہا کہ ابھی ٹھہر جاؤ راوی بیان کرتا ہی کہ خواجہ چسپیس جادو کی صورت
بنے ہوئے ہین صرف اپنی آنکھ کا تل دکھا کر جہانگیر کو اطمینان دلا دیا تھا جب خواجہ نے کہا کہ
ٹھہر جاؤ جہانگیر نے کہا کہ کیون خواجہ نے جواب دیا کہ مین تمھاری معشوقہ کو بھی تو رہا کرکے لایا ہون
اسکو بھی ہوشیار کرکے تمھارے ہمراہ کر دون تاکہ وہ تمکو سحر ساحران سے بچائے اور ساحرون سے
مقابلہ کرے جہانگیر نے کہا کہ کیا وہ بھی آپکے پاس ہین خواجہ نے جواب دیا کہ ہان تمھارے
ساتھ اسکو بھی رہا کیا تھا یہ کہکر زنبیل سے نکال کر ملکہ سیما سے مہر جمال کو ہوشیار کیا ملکہ جو ہوشیار
ہوئی اُسنے دیکھا کہ شاہزادہ مسلح و مکمل کھڑا ہوا ہی اور ایک ساحر میرے برابر کھڑا ہی اور مین ایک
کوہ پر ہون یہ بہت حیران ہوئی کہ مین اور شاہزادہ تو دونون شنکال کے پاس قید تھے
شنکال نے اپنے دربار مین طلب کرکے ایک بدشکل کے حوالے کیا تھا جب سے خبر نہین مین
اور شاہزادہ یہان کیونکر آیا اور یہ کون ساحر ہی جب شاہزادہ نے ملکہ کو حیران دیکھا تو سب حال
خواجہ کی عیاری یون سنا بیان کیا اور اپنا اور علم شاہ کا اسیر ہونا خواجہ سے حال سن کے اُنکی
ملکہ کو سنایا جب ملکہ کل حال سے آگاہ ہوئی اور اطمینان ہوا اُٹھکر خواجہ کے قدمون پر
گری خواجہ نے گلے سے لگایا اور ملکہ سے کہا کہ اے ملکہ بہت جلد جاؤ ایسا نہ ہو کہ کفار علم شاہ
وغیرہ کو قتل کر ڈالین وہان ساحر بھی ہین بہت ہوشیاری سے مقابلہ کرنا ان لوگون کی خبر
رکھنا مین بھی آتا ہون اور بن پڑتا ہی تو عیاری بھی کرونگا اور جو ساحران لوگون پر سحر کرے
اسکو قتل کرکے انکو سحر سے رہا کرنا ملکہ نے کہا کہ بہت خوب اور شاہزادہ سے کہا کہ بسم اللہ تشریف
لے چلیے یہ کہکر ملکہ نے طاؤس سحر تیار کیا اُسپر سوار ہوئی گلدستہ سحر ہاتھ مین لیکر خدا حافظ
کہکر طرف شہر عنطاقیہ کے برائے کمک علم شاہ وغیرہ روانہ ہوئی اُسکے جانے کے
بعد جہانگیر بھی زیر کوہ آکر مرکب کو مہمیز کرکے طرف عنطاقیہ کے چلے اور خواجہ بھی بصورت

حسبیس جادو مع سر نقلی کے اُس طرف چلے ان سب کا حال آیندہ تحریر ہوگا اب وہان کا
حال ملاحظہ ہو کہ جب رموز جادو قفس خواجہ کو دانہ کر چکا برائے قتل حسبیس کو بہت تاکید کر دی
اُسکے بعد عنطاق سے کہا کہ بھائی صاحب خداپرستون کے قتل کا حکم فرمائیے ادھر زیر تیغ لا کر
سب خداپرستون کو غل و زنجیر مین گرفتار بٹھا دیا جو ترسے رنگ کے تیار تھے اکسیر لوہے فلاکت
پڑے ہوئے تھے علم شاہ سب کے آگے تھے اُسکے بعد اور سب اسیر تھے جلاد سر برہنہ تیغین لیے
ہوئے کھڑے تھے کہ عنطاق نے رموز کے کہنے سے ایک حکم دیا جلادون نے سبکی آنکھون
پٹیان باندھین گردن کا خط دیا اور کہا کہ جو کچھ تمکو کہنا ہو کہہ لو جو وصیت کرنا ہو کر لو جو کھانا ہو کھالو
جو پینا ہو پی لو کیونکہ قضا تم سب کی تمھارے سرون پر موجود ہی علم شاہ نے جواب دیا کہ ہمکو
کچھ کہنا ہی نہ کھانا ہی نہ پینا ہی نہ وصیت کرنا ہی جو کچھ کہنا ہی اپنے خدا سے کہنا ہی اُس سے کہہ رہے
مین جلاد شلنگین لگائے پھرتے ہین یہ شعر اُنکی زبان پر ہی شعر سلطنت سلطان کند لیس نظر بر
جلاد چیست چو مرغ را دانہ بلا شد طعنہ بر صیاد چیست ، کسکا رشتہ حیات قطع ہوا کہ ان
قہر شاہی مین مبتلا ہوا کسپر عتاب شاہی نازل ہوا ہم تیغہ بارہ دار رکھتے ہین اور بار بار گرد
تو نت مار ڈالنا ہمارا کام ہی جلانا ہمارا کام نہین ہی ذرا سمجھ بوجھ کر حکم دیا جائے پھر جو
کہا جائیگا کہ زندہ کرو تو ہم مجبور ہونگے کہ عنطاق نے دوسرا حکم دیا اس طور سے کہ پہلے
پسر حمزہ کو قتل کرو اُسکے بعد اور سبکو یہ حکم دینا تھا کہ جلاد تیغہ برہنہ لیکر علم شاہ کے
سر پر آیا راوی بیان کرتا ہی کہ سمک اُسوقت ادھر سے واپس ہو کر آیا کہ جب یہان
عنطاق وہ حکم دے چکا تھا اور جلاد بر سر شاہزادہ تیغہ لیے ہوئے تیسرے حکم کا منتظر
کھڑا تھا کہ تیسرا حکم ملے مین ہاتھ لگاؤن یہ واقعہ جو سمک نے دیکھا بیقرار ہو گیا لپک کر
ایک صف مین آیا مگر سب کی نگاہون سے پوشیدہ کھڑا ہی گوشے مین تیر جوڑے
ہوئے کہ ادھر جلاد نے تیغہ کا ہاتھ مارا مین نے یہان سے تیر مارا کہ اسکا سر ہٹ گیا
جسقدر جلاد آئینگے مین اُنکو اسی طور سے ہلاک کرون گا جب تک کہ مین ظاہر نہ ہونگا
اور کوئی میرے حال سے آگاہ نہ ہوگا راوی بیان کرتا ہی کہ جیسے عنطاق نے تیسرا حکم
دیا جلاد نے تیغہ کا وار سر علمشاہ پر کیا جیسے ہاتھ اُٹھا کہ ایک تیر آکر پیشانی پر جلاد

پر آکے سر شق ہو گیا وہ چرخ کھا کر دھم سے گرا اور تمام ہو گیا یہ بھی اسکے مقدر میں
لکھا ہوا تھا کہ پیش آیا اسکا مر کر گرنا تھا کہ غل و شور ہوا کہ جلاد نے اپنے ہاتھ سے خود
اپنے سر پر تلوار ماری کہ اسکا سر پھٹ گیا اور مر گیا یہ جلاد دیوانہ تھا عنطاق نے یہ سُنکے
حکم دیا کہ دوسرا جلاد آکر اسکو قتل کرے اب دیر نہ کرے دوسرا جلاد آیا اُسنے بھی جیسے ہاتھ
لگایا تیر اُسکے بھی آکر پڑا اُسکا بھی یہی حال ہوا پھر شور و غل ہوا کہ یہ جلاد بھی کام آیا یہ کیا وجہ
ہے جو جلاد اس خدا پرست کے قتل کرنے کو آتا ہے وہ خود اپنے ہاتھ سے اپنی تلوار سے اپنے
کو ہلاک کرتا ہے راوی کہتا ہے کہ اسی طور سے سات جلاد آئے اور سمک کے ہاتھ سے ہلاک
ہوئے اب جس جلاد کو بلاتے ہیں کہ آکر قتل کرو وہ بہانہ کرتا ہے کہ میں جلاد ہی کیا جانوں میرا تو
ہمیشہ کا پیشہ لوہاری ہے میں نے جو یہ سُنا کہ اِن خدا پرست کو جو قتل کرے گا اور جسقدر جلاد
اس شہر میں ہونگے اُن سبکو انعام ملیگا گو قتل ایک کرے گا انعام سب پائینگے سو ہم بھی
اس لالچ سے جلاد بن کر آئے کہ انعام ملے ورنہ ہم لوہاری جانیں جلادی کیا جانیں کسی نے
کہا کہ ہم گھسیارے ہیں کوئی بولا ہم سنار ہیں کوئی بولا ہم سائیس ہیں انعام کے لالچ سے جلاد
بنکر یہاں آموجود ہوئے راوی بیان کرتا ہے کہ اُن سب نے جو انکار کیا اسکا سبب یہ تھا کہ
جو سات جلاد جو مارے گئے تو سبکو خوف جان ہوا یا تو خوشی خوشی آئے تھے سنگین
لگائے تھے خوش پھر رہے تھے یا انکار کرنے لگے اپنے پیشہ سے خلاصہ یہ کہ جب اِن
سب نے انکار کیا لوگوں نے جاکر عنطاق درموز سے عرض کیا کہ حضور اب کوئی جلاد نہیں
آتا ہے جس سے کہا جاتا ہے وہ انکار کرتا ہے کوئی قتل خدا پرست کی حامی نہیں بھرتا ہے جو حکم عالی
ہو وہ بجا لایا جائے عنطاق نے کہا کہ کوئی اقرار نہیں کرتا کیا سب جلاد مر گئے اُنھوں نے
جواب دیا کہ جو سات جلاد تو اپنے ہاتھ سے اپنے گلے کاٹ کر مر گئے یا کسی نے اُنکو
قتل کیا گو قتل کرنے والا نظر نہ آیا سبکو خوف ہوا کہ جو جائیگا وہ مارا جائے گا قتل ہوگا
سب نے انکار کیا گو انکا آبائی پیشہ جلادی ہے مگر وہ انکار کرتے ہیں کہ ہمارا آبائی پیشہ سائیسی
و لوہاری ہے ہم تو انعام کے لالچ سے جلادی لباس پہنکر چلے آئے ہم جلادی کیا
جانیں عنطاق نے کہا کہ یہ تو بڑی خرابی ہوئی دیکھو تلاش کرو شاید کوئی اقرار کرے

راوی بیان کرتا ہی کہ لوگ اودھر اودھر اُس مجمع مین پکارتے پھرتے ہین گو سیکڑون
جلاد بیٹھے ہین مگر کوئی جواب نہین دیتا ہی کپڑے آتار آتار کر آئے ہین اس خیال
سے کہ ایسا نہ ہو کہ لوگ پہچان لین زبردستی پکڑ لیجائین تو مفت مین جان جائے ایسے
روپیے پیسے سے باز آئے کہ جو جان دیکر ملے ہم اگر مر گئے روپیہ ملا تو کیا نہ ملا تو کیا جب
ہم ہی نہ ہون گے تو ملے گا کسکو اس خیال سے اور خوف جان سے سب نے انکار کیا
میان سمک گوشہ مین پوشیدہ کھڑے ہوئے دل سے کہہ رہے ہین کہ خوب تدبیر کی
کہ اب کوئی جلادی کا اقرار نہین کرتا ہی اودھر جب عنطاق سے سب نے جا کر یہ عرض
کیا کہ حضور کوئی جلاد نہین ملتا اب کیا کیا جائے عنطاق کو فکر ہوئی کہ کیا تدبیر کرے دن
بیٹھے بیٹھے رموز جادو کو جوش آیا کہنے لگا کہ بھائی صاحب یہ کیا قصہ ہی آپ بیان تو فرمائیں
عنطاق نے کہا کہ بھائی جو جلاد پسر حمزہ کے قتل کرنے کو گیا خود بخود ہلاک ہو گیا کوئی چیز
کسی سے پیشانی یا سینہ پر آکر پڑی کہ وہ ہلاک ہو کر گرا اب جو تلاش کیا جاتا ہی تو کوئی
بخوف جان جلادی کا اقرار نہین کرتا ہی سب انکار کرتے ہین کیا تدبیر کیجائے نہ معلوم
پسر حمزہ یہ کون ہی جو اُسکے قاتل کو ہلاک کرتا ہی رموز نے کہا کہ آپ پریشان نہون
مین جا کر ابھی اپنے ہاتھ سے قتل کرتا ہون اور جو اُسکے سرپر ہی اُسکو اپنے قبضہ
مین کرتا ہون کہ بہت کام آئیگا عنطاق نے کہا کہ بھائی تم کیون جاؤ جبکہ سن چکے ہو کہ
جو کوئی جاتا ہی وہ ہلاک ہو جاتا ہی تو ایسے مقام خوف پر جانا نہایت عقل و دانائی کے خلاف
ہی جبکہ وہ لوگ کہ جنکا پیشہ ہی وہ انکار کرتے ہین خوف جان سے تو تمکو کیا ضرورت ہی کہ تم
جاؤ کوئی اور تدبیر کی جائے گی رموز نے جواب دیا کہ پھر کیا یہ لوگ نہ قتل کیے جائینگے
یون ہی چھوڑ دیے جائینگے جلاد کا اب تو ہاتھ آنا بہت دشوار ہی آپ کچھ خوف نہ کرین
مین ساحر ہون سحر کرکے مین اپنے کو بچا لونگا اور اُس نیر کو بھی اپنے قابو مین کر لونگا
کہ جو پسر حمزہ کے قابو مین ہی اور ہلاکت سے بچاتا ہی پہلے جاتے ہی یہی تدبیر کرونگا اُسکے
بعد قتل کرونگا آپ حکم تو دین عنطاق نے مجبور ہو کر کہا کہ جاؤ گو جی نہ چاہتا تھا رموز جادو
اپنے مقام سے اُٹھکر اسباب سحر ہاتھ مین لیکر اور ایک تیغہ خوب برق کمر سے لگا کر باہر

بارگاہ سے آیا چند مصاحب بھی ہمراہ ہولیئے جو کہ بہت نمک حلال اور جان نثار
تھے گو مارے خوف کے بند بند کانپ رہا تھا مگر خیر خواہی و خیر اندیشی جتانے کو ہمراہ
ہو لیئے ادھر سمک نے دیکھا کہ خود رموز جادو قتل کرنے کو آتا ہی دل مین کہا کہ اسکو
بھی اسی طرح سے ہلاک کرون گا گو چمن مین پتھر ویر کھڑے ہوئے کہ اسکو بھی سنگسار
کرون رموز جادو قریب علم شاہ آکر پہونچا پہلے اس نابکار ونا ہنجار نے کیا کیا کہ کچھ
اسم سحر پڑھکر دم کیے اس خیال سے کہ جو پسر حمزہ کے سر پر ہی اور قابو
مین ہی میرے قابو مین آجائے پہلے مین اسکو قابو مین کرلون تو پھر قتل کرون تھوڑی
دیر تک اسم سحر پڑھا کیا جب اپنے نزدیک بندوبست کرچکا اسوقت اپنے مصاحبون
مین سے ایک سے کہا جو کہ اسکے ہمراہ آئے تھے کہ بڑھ کر ایک ہاتھ تلوار کا لگا دے
کوئی خوف نہ کر مین نے اس تیر پر قبضہ کرلیا جو کہ پسر حمزہ کے قابو مین تھا اب کوئی خوف
نہین ہی یہ جو کہا ایک مصاحب اسکا کہ نام اسکا نجم جادو تھا بڑا چالاک و تیز تھا فوراً تیغہ
لیکر سر پر علم شاہ کے آموجود ہوا جیسے حکم عنطاق نے دیا اسنے ہاتھ مارا تیر پیشانی
پر پڑا کہ چرخ کھاکر گرا ہائے مرا کہکر اور روح اسکی اسکے جسم نجس سے پرواز کرگئی اسکے
مرنے کی علامت بلند ہوئی تاریکی ہوگئی آندھی سیاہ اٹھی پھر ساری تدبیر بھول کر غل مچانے لگے
اس تاریکی مین میان سمک لپک کر قریب آگئے اس خیال سے کہ چلکر شاہزادہ کی قید کاٹ دون
پھر پڑے تو رموز کو بھی چپ لون یہ موقع بہت عمدہ ہی مگر جو امر خدا کو منظور ہوتا ہی وہی
ہوتا ہی لاکھ بندہ تدبیر کرے مگر ایک کارگر نہین ہوتی یہ اسوقت آکر پہونچے کہ جب وہ تاریکی
برطرف ہوچکی اور روشنی ہوگئی رموز و دیگر ساحرون داخل مجمع نے دیکھا کہ لاش نجم جادو
کی خاک پر پڑی ہی سر سے خون جاری ہی ایک تیر ہی اسکے برابر پڑا ہی یہ واقعہ دیکھکر رموز وغیرہ
بہت حیران ہوئے کہ یہ کیا سانحہ ہی رموز نے دل مین خیال کیا کہ مین نے تو سحر کرکے اس تیر کو
اپنے قابو مین کرلیا تھا اب کس نے ہلاک کیا میرے مصاحب کو اس سے معلوم ہوتا ہی
کہ کوئی دوست پسر حمزہ کا اس مجمع مین ہی کہ وہ تیر مارکر ہلاک کرتا ہی یہ خیال کرکے اس نابکار
نے جھک کر اس مقام کی خاک اٹھائی راوی بیان کرتا ہی کہ خاک اٹھا کر اسنے اپنی دامان مین

قشقہ دیا خون لیکر اس خاک کو خون سے تر کیا اور کچھ اسم سحر پڑھکر اسپر دم کیا اور کہا کہ
اے خاک یہ بتا کہ ان جلادون کو کس نے ہلاک کیا اُس خاک سے آواز آئی کہ اے رموز جادو
آگاہ ہو کہ عیار سپہ حمزہ سمک یلطاقی اس مجمع مین ہے اُسنے تیر مار کر ان سبکو ہلاک کیا
جبتک اسکا بندوبست نہ ہوگا علم شاہ کا ہلاک ہونا دشوار ہے اگر لاکھ جلاد آئینگے
سب ہلاک ہونگے سمک یلطاقی بھی اس مقام پر موجود تھا یہ جو اُسنے سُنا کہ خاک نے یہ
کہا فوراً یہ خیال کرکے کہ افسوس راز افشا ہو گیا اب آقا کا بچنا دشوار ہے یہان سے
چلو اور لشکر مین پہونچکر سب اہل لشکر سے خبر کرنا کہ وہ لوگ آکر لاشیں کو لے جائین اگر تو بھی
اپنے کو یہان ہلاک کرائیگا تو ان خدا پرستون کی لاشین خراب ہونگی جانوران صحرائی
کھا لینگے اور وہ کفن پڑی رہینگی اگر تو جاکر خبر کردے گا تو ضرور کچھ نہ کچھ بندوبست ہوگا اور
وہ لوگ آکر ان بیگناہون کے خون کا عوض بھی لینگے یہ خیال کرکے اس مجمع سے نکلکر
ہیلا مگر پھیر پھر کر دیکھتا جاتا تھا جانے کو جی نہ چاہتا تھا مگر کیا کرے اودھر جب رموز کو سحر
سے یہ معلوم ہوا اسنے اُس خاک سے سوال کیا کہ وہ عیار کہان ہے جو کہ ہلاک کرتا ہے تیر مار کر
کس طرف ہے خاک سے آواز آئی کہ وہ عیار ابھی آپکے پہلو مین کھڑا ہوا تھا جب آپنے
سحر سے دریافت کیا اور آپ پر یہ امر ظاہر ہوا اُسنے بھی سُنا پس وہ یہ خیال کرکے کہ
میرا راز ظاہر ہو گیا اب گرفتار ہو جاؤنگا اس مجمع سے نکل گیا اور اپنے لشکر کی طرف
جاتا ہے اب کوئی خوف نہین ہے رموز کو یہ خبر معلوم ہوئی چہرہ اسکا سرخ ہو گیا غیظ و غضب
سے اب یہ تیغہ لیکر چلا کہ مین خود قتل کرونگا اودھر علم شاہ وغیرہ اپنے خدا سے
دعا کر رہے تھے ہر مرتبہ جب جلاد ہلاک ہو کر گرتا تھا تو مضراب دلکہ سے کہتے تھے
کہ تم نے قدرت خداوند کریم کو دیکھا کہ کیونکر اُس نے ہم سبکو اسوقت تک بچایا اور
ان کافرون کو ہلاک کیا ضرور وہ کوئی نہ کوئی صورت ہم سب کے رہائی کی نکالے گا
اور ہم سبکو اس بلا سے نجات دیگا اسی سبب سے تو عرصہ ہو رہا ہے مضراب وغیرہ جواب
دیتے ہین کہ سچا ارشاد ہوتا ہے وہ بڑا کریم و رحیم و کارساز و بے نیاز ہے ضرور خداے برحق
و کریم مطلق ہے بڑا حافظ و نگہبان ہے جب تک اُسکی طرف سے قضا نہ آئیگی اسوقت تک

داتی کوئی ہمارا ایک بال بھی کم نہین کرسکتا ہو قتل کرنا تو در کنار ان کفاروں کی حقیقت کیا ہی
بقول کسیے ؎ دشمن اگر قوی است نگہبان قوی تر است ۔ علم شاہ نے فرمایا کہ اپنے
دلونکو اُسکی طرف رجوع کئیے رہو اور تہ دل سے دعا کیئے جاؤ وہ کوئی نہ کوئی امر در سبیل
نجات کی پردۂ غیب سے پیدا کرے گا یہ لوگ بموجب ارشاد علمشاہ خداوند کریم سے لو
لگائے ہوئے دعا کر رہے ہین اور علمشاہ بھی اودھر رموز جادو اپنا بند و لبست کرکے اور
اس امر سے اطمینان حاصل کرکے کہ وہ عیار چلا گیا جو کہ تیر مار کر جلادون کو ہلاک کرتا تھا
تیغ بکف علم شاہ کے سر پر آیا اور کہا کہ ای پسر حمزہ اب بتا کہ تو کیونکر قتل ہونے سے بچیگا
وہ جو تیرا حمایتی تھا جسنے پوشیدہ ہوکر جلادون کو ہلاک کیا اُسکو بھی مین نے سحر سے
دریافت کرلیا وہ اپنی جان بچاکر یہان سے چلا گیا اگر رہتا تو مین اسکو بھی اسیر کرلیتا
اور قتل کرتا اب کون تیر مار کر ہلاک کرے گا دیکھو اب بھی کچھ نہین گیا ہو تو دین اسلام
ترک کرکے عجائب پرستی اور عنطاوق کی اطاعت قبول کرلے مین تجکو رہا کردون ورنہ مین
خود اپنے ہاتھ سے تجکو قتل کرونگا علمشاہ نے جواب مین فرمایا کہ او کافر خاسر کیا لاف و
گزاف کرتا ہی لاکھ لاکھ لعنت ہی عجائب نگار پر اور کرور کرور لعنت عجائب پرستون پر مین
کبھی اپنا دین حق ترک نہ کرونگا مرنے سے مجکو بالکل خوف نہین ہی جس خدا نے ہمکو اس وقت
تک زندہ رکھا باوجودیکہ جلاد تلوارین سر پر لیکر آئے مگر خود ہلاک ہوگئے اور مین اُنکے
ہاتھ سے بچا وہی خدا اگر میری زندگی ہی تو بچائیگا تیرے ہاتھ سے اگر میرا حمایتی بقول تیرے
خوف جان سے چلا گیا تو چلا جائے کوئی مقام خوف و اندیشہ نہین ہی وہ حمایتی اور سرپرست
تو موجود ہی جو سبکا حمایتی اور پیدا کرنے والا ہی جسکے بھروسہ پر مین تجھ سے ایسی تقریر
کرتا ہون وہ کیا تیری حمایت کرے گا میرے خدا نے بچایا جو تیرا جی چاہے وہ کر رموز
نے برہم ہوکر جواب دیا کہ تو بڑا گستاخ و دریدہ دہن ہی باوصفیکہ زیر تیغ بیٹھا ہوا ہی
اسپر یہ تقریر ہی تیری قضا بھی آئی ہی یہان تو یہ تقریر ہو رہی ہی اودھر سمک جاسوس مجمع سے
نکل کر ایک سمت کو گریان با دل بریان بحال پریشان اُفتان و خیزان چلا تیز تیز چلا جاتا
ہی اسکو یقین ہوگیا ہی کہ وہان آقا کا خاتمہ ہوگیا ہوگا کیونکہ وہ ظالم خود قتل کرنے پر

مستعد ہو کر آیا ہو سحر نے اسکو میرے حال سے آگاہ کردیا ہی مقام افسوس ہی کہ مین زندہ
ہون اور میرے روبرو میرا آقا اور میرا استاد قتل ہوا اور مین کچھ نہ کرسکون ای سمک زندگانی
مین جاکر کیا کریگا جس سے یہ حال بیان کرے گا وہ مجکو بحقارت دیکھے گا اور طعنہ کرے گا
کہ یہ کیسا عیار تھا کہ اس سے اتنا نہ ہو سکا کہ یہ عیاری کرکے ان سبکو قتل ہونے سے بچاتا یہ رو سیاہ
کسی کے منہ دکھانے کے قابل نہین ہی سوا سے شرمندگی کے کوئی دوسری بات نہ حاصل ہوگی
اس سے بہتر یہ ہوگا یا تو کسی دریا مین اپنے کو گرا کر ہلاک کردے یا کسی پہاڑ پر سے اپنے کو گرا دے کہ ہڈی
استخوان چورا چور ہو جائین اور تیرا گوشت طعمہ زاغ و زغن ہو کیونکہ تیرے آقا و تیرے استاد کا بھی
گوشت جانوران صحرائی کا لقمہ ہوگا تو تیرا بھی تو گوشت زاغ و زغن کا حصہ ہو یہ دل مین ٹھان کر
اور لشکر مین جانے کے خیال کو دل سے برطرف کرکے ایک کوہ بلند شکوہ سامنے تھا اُسطرف
کو چلا علمشاہ و خواجہ کے لیئے دل بیقرار تھا یہی خیال تھا کہ یہ دونون بزرگوار قتل ہوگئے ہونگے
اسی خیال مین غرق چلے جاتے تھے نہ یہ خوف تھا کہ کوئی درندہ ہلاک کرے گا نہ یہ خیال تھا کہ کوئی
غار وغیرہ مین نہ گر پڑو اپنی جان سے بیزار یاس شاطری لگاتے ہوئے جان دینے کے خیال
سے اُس کوہ کی طرف جاتے تھے کہ سامنے سے بگولہ گرد کا نمایان ہوا اُس بگولہ کو دیکھکر سمک عیار
ٹھہرا کہ دیکھون یہ بگولہ کیسا صحرا سے پیدا ہوا ہی کیونکہ اسکے دیکھنے سے دلکو ایک قسم کی قوت حاصل
ہوتی ہی کہ وہ بگولہ شق ہوا اب جو سمک نے دیکھا کہ وہ ساحر جو کہ بحکم رموز جادو قفس خواجہ
کا لیکر براے قتل گیا تھا چلا آتا ہی یہ دیکھنا تھا اور پہچاننا تھا کہ سمک کی آنکھون خون
اُتر آیا اب جو غور کرکے دیکھا تو اُسکے ہاتھ مین خواجہ کا سر بھی پایا کہ تازہ تازہ خون گرے
ٹپکتا ہوا سر اُسکے ہاتھ مین وہ لٹکائے ہوئے اسی طرف کو چلا آتا ہی بس یہ دیکھنا تھا کہ سمک
کو تاب نرہی اس نے خیال کیا کہ کسی تدبیر سے تو اس اپنے استاد کے قاتل کو ہلاک کرے اب
یہان سے زندہ نہ جانے یہ سوچکر فوراً اسنے یہ تدبیر کی جلدی جلدی حلقہ کمند کے خاک مین
پوشیدہ کردیے ایک جھنڈی تھی آپ جلدی سے اسمین جاکر پوشیدہ ہوکر بیٹھ رہا راوی بیان
کرتا ہی کہ سمک نے خبیس نقلی کو دیکھ لیا تھا مگر خواجہ نے نہین دیکھا تھا یہ تو اس خیال
مین چلے آتے تھے کہ ایسا نہ ہو مجکو یہان عرصہ ہو وہان کفار علمشاہ وغیرہ کو ہلاک نہ کرین

قریب افراسیاب کی مقام پر کہ تو تو اپنے کو عیاری کرکے بچا لی اور انکی خبر نہ لی دوسرے سمک
عیار ابھی موجود ہو وہ ابھی تک اسیر نہین ہوا ہو اسنے نہ کوئی فکر میرے رہا کرنیکی کی نہ
پیدا کی اسکو کیا ہو گیا وہ بھی کنارے ہو گیا خواجہ ایسی ایسی باتین دل سے کرتے ہوئے
چلے آتے تھے کہ اس مقام پر پہونچے کہ جہان پر سمک نے حلقہ کمند کے خاک مین پوشیدہ کیے
تھے جیسے خواجہ وہان پہونچے سمک شیر کی بولی بولا خواجہ نے جو صداے شیر سنی اس خیال
سے تھے کہ یہ شیر کہان بولا تھم کر پلٹ کر دیکھنے لگے انکا تھمنا تھا کہ سمک نے جھٹکا دیا
حلقہ کمند سے پیوست ہوئے خواجہ ارے کہکر گرے خواجہ کا گرنا تھا کہ سمک جست کرکے
خواجہ کے سینہ پر سوار ہوا چونکہ خواجہ خسیس جادو کی شکل پر متشکل تھے اور سمک اور
ایک ساحر کی صورت پر متشکل تھا اس سبب سے نہ خواجہ نے سمک کو پہچانا نہ سمک نے
خواجہ کو سمک تو یہ سمجھا کہ یہ وہی ساحر ہے کہ جو استاد کا نفس لیکر گیا تھا واسطے قتل کے
اور انکو قتل کرکے سر انگار موز کے پاس لیجاتا ہو اسکو کیون زندہ چھوڑو استاد کے
بھائی کا عوض اس نابکار سے لو اور خواجہ یہ سمجھے کہ یہ کوئی ساحر ہو اسکی اور خسیس کی
دشمنی ہوگی چونکہ خسیس ساحر زبردست ہو اس سبب سے اسکا بیاؤ نہ پڑتا ہوگا موقع کا خواستگار
ہوگا اس وقت اسکو موقع ملا چونکہ مین انکی شکل پر تھا اسنے دھوکا دیا اور اسیر کر لیا اب مفت
میں جان گئی اگر یہ ظاہر کرتے ہو کہ مین خسیس نہین ہون بلکہ مین نے خسیس کو قتل کیا اسکی شکل
بنکر رموز کے قتل کرنے کو جاتا ہون تو اس حالت مین بھی جان نہین بچتی ہی تب بھی یہ مجکو قتل
کریگا اگر یہ ظاہر نہین کرتے ہو تو بھی جان جاتی ہو کیا کرون کیا نہ کرون خواجہ تو اسی مخمصہ و پیچ
میں تھے ادھر سمک نے سینہ پر سوار ہوکر خنجر کمر سے لیا اور چمکا کر کہا کہ یہی شرط ہو کہ تیرا
سر تن سے جدا کرون خواجہ نے کہا کہ اے بھائی میرے تیرے کیا عداوت ہو جو تو مجکو قتل کرتا ہی
مین تو تیری صورت سے بھی نہین آگاہ ہون بھائی میرے پاس ایک پیسہ بھی نہین ہو کہ جسکی
خواہش مین تو مجکو قتل کرتا ہی مین ملازم ہون رموز جادو کا انھون نے مجکو خواجہ عمرو عیار
کا قیدی بھی کہ اسکو لیجا کر فلان پہاڑ پر قتل کر مین بہت خوش ہوا تھا کہ بہت کچھ مال و دولت
ملیگا کیونکہ اس عیار نے بہت سے خزانے لوٹ کر جمع کیے ہین وہ سب تیرے قبضہ مین آ

مین نے اس لالچ مین قتل بھی کیا مگر ایک حبہ تک ہاتھ نہ آیا نہ معلوم اس عیار نے وہ سب دولت
کہان رکھی ہی جو نہ ملی خیر سر اسکا لیکر پاس رموز کے جاتا ہون کہ انعام پاؤن تو بیکار
مجکو قتل کرتا ہی کچھ فایدہ نہ ہوگا خواجہ کو اپنی موت کا اب یقین ہوگیا ہی دل مین کہہ رہے ہین
کہ وہان سے تو بچے مگر یہان مفت پھنسے یہ زندہ نہ چھوڑے گا مگر مین نے تو بڑی چیز ہاتھ
تک نہین لیا پھر کیا سبب ہی جو سر یہ موجود ہی تقریر مذکورہ بالا جو خواجہ نے بیان کی سمک
نے جواب دیا کہ نہ مین تجکو روپے کے لیئے قتل کرتا ہون نہ پیسے کے لیئے نہ میرے تیرے
قبل اسکے کچھ دشمنی تھی مگر یہان جب سے مین نے یہ سر تیرے ہاتھ مین دیکھا ہی اسوقت
سے مجکو تیرے ساتھ دشمنی ہوگئی اور عداوت کیونکہ تو میرے اُستاد کا قاتل ہی مین تجکو زندہ
نہ چھوڑون گا ضرور قتل کرونگا مین تجکو زندہ چھوڑ دون تو میرے اُستاد کا سر لیکے جاکر
رموز کو نذر دے اور انعام لے مین کب اسکو گوارا کرونگا تو میرے ہاتھ سے بچکر اب جائیگا
کہان مین تو پہلے تیری فکر مین چلا تھا جبکہ تو قفس لیکر چلا تھا مگر کیا کرون تو آگے سحر سے چلا
گیا مین رہ گیا بہت تلاش کیا تیرا پتہ نہ ملا مین مجبور ہوکر رہ گیا میری تقدیر نے تجکو میرے
قبضہ مین کیا ورنہ تو تو بچکر چلا ہی تھا تیری قضا تھی جو مین ادھر کو آنکلا ورنہ تو صاف نکلا
چلا جاتا اور خوش ہوتا یہ جو تقریر سمک نے کی خسیس نقلی نے کہا کہ یہ تو کیا بک رہا ہی مین نے
کب تیرے اُستاد کو قتل کیا مین نے تو خواجہ عمرو کو قتل کیا ہی جو کہ عیار حمزہ ہی تو ساحر ہی تیرا اُستاد کوئی
ساحر ہوگا تو بیکار خصومت کرتا ہی مین نے ہرگز ہرگز تیرے اُستاد کو نہین قتل کیا وہ کوئی اور
ہوگا جس نے تیرے اُستاد کو قتل کیا ہوگا ہان مین نے بحکم رموز جادو ضرور خواجہ عمرو کو
قتل کیا ہی اور اسکا سر لیکر جاتا ہون یہ سر میرے پاس موجود ہی سمک نے کہا کہ او ملعون یہی
تو میرے اُستاد پیر مرشد ہین مین انھین کی بابت کہتا ہون تو کہتا ہی کہ مین نے نہین قتل کیا
خود ہی اقرار کرتا ہی خود ہی انکار اس سے کچھ بھی حاصل نہ ہوگا مین ضرور تجکو قتل کرون گا مین
تیرے خون کا پیاسا ہون خواجہ نے جب یہ سُنا اپنے دل مین کہا نہ معلوم یہ کون ہی کوئی دوست
ہی معلوم ہوتا ہی یا تو چالاک ہی یا برق یا سمک انھین مین سے کوئی ہی ساحر کی صورت بنا
ہوا ذرا نام تو دریافت کرو یہ قصد کرکے ارادہ کیا تھا کہ نام دریافت کرین سمک تیغ لیئے ہوئے

سینہ پہ سوار ہو قریب گلو کے خواجہ خنجر چمکا رہا ہو باتین جو ہونے لگی ہین اس
سبب سے سمک نے ہاتھ روک لیا ہو اب سمک کا یہ قصد ہو کہ اسکو دین اسلام کی
طرف رغبت دلاؤن اور تلقین کرون کہ تو دین اسلام قبول کر یہ انکار ضرور کرے گا پس تو قتل
کرتا نہ خواجہ نے نام دریافت کیا ہو نہ سمک نے یہ کہا ہو کہ دین اسلام قبول کر ایک سمت
سے سم مرکب کی صدا آئی اور بگولہ گرد کا نمایان ہوا سمک نے اپنے کان کھڑے کیے
اور خواجہ نے بھی اس حالت مین گردن پھرا کر دیکھا کہ وہ دامنہ گرد کا شق ہوا اُس دامن
سے ایک سوار برق رفتار مرکب تیز رفتار پری غدار پہ سوار آلات حرب و ضرب سے
آراستہ و پیراستہ مرکب اڑائے چلا آتا ہو ابھی نہ سمک نے پہچانا نہ خواجہ نے
کہ سوار کون ہو نیزہ کنوتی مرکب پر آڑا رکھا ہوا خود سر پہ بانکا داب مین شمشیر آبدار
پشت پر سپر کمان کیانی دوش پہ ترکش تیر دِن کا لگا ہوا زرہ پہنے ہوئے
چار آئنہ جوشن وغیرہ سے آراستہ مرکب پہ ترچھا بیٹھا ہوا چہرہ مثل آفتاب کے
روشن ادھر اُس سوار نے دیکھا کہ ایک شخص زمین پر پڑا ہوا ہو اُسکے سینہ پر
ایک دوسرا شخص سوار ہو ہاتھ مین اُسکے خنجر آبدار ہو جو شخص کہ پڑا ہوا ہو وہ جو سوار سینہ پر
اُسکو ذبح کیا چاہتا ہو وہ نظر یاس سے کبھی صحرا کی طرف دیکھتا ہو اور کبھی اسکی
الغرض واقعہ جو اُس سوار نے دیکھا خیال کیا کہ معلوم ہوتا ہو کہ یہ جو سوار ہو سینہ پہ یہ قزاق
ہو اور وہ جو پڑا ہوا ہو کوئی ساحر ہو اسنے مال اُس سے طلب کیا ہوگا اُسنے انکار کیا ہو
جنگ و پیکار کی نوبت آئی یہ قزاق اُسپر غالب آیا زیر کر لیا اب قتل کرتا ہو افسوس مفت
بیچارے کی جان گئی اس وقت بد مین اسکی کمک کرنا یہ ضرور ہو یہ دل مین خیال کرکے
مرکب کو تیز کر کے چلے جب اور قریب آئے تو دیکھا کہ دونون ساحر ہین خیال آیا کہ تمکو کیا
دونون کافر ہین تم جس ضرورت سے جاتے ہو چلو آپس مین سمجھ لین گے کافرون کا مرنا ہی
بہتر ہو پھر خود ہی خیال کیا کہ کسی بیکس کی ایسے وقت مین کمک کرنا اور جان بچانا امر
بہتر ہو خواہ کافر ہو خواہ مسلم ظالم کے پنجے سے مظلوم کو رہا کرنا کار نیک ہو خداوند کریم
بہت خوش ہوتا ہو جو وقت مصیبت مین کسی کی کمک کرتا ہو کمک کرنے والے سے

نہایت خوش ہوتا ہو یہ بھی تو جان رکھتا ہو اور بندہ خدا ہو اگر تم اسوقت اسکی کمک
کروگے اس ظالم کے ہاتھ سے اسکو بچاؤگے تو خدا تمھاری بھی کمک کریگا اور
جس کام کو جاتے ہو اسکو تمھارے حسب دلخواہ پورا کریگا اور تمھارے بھائی کو اور
تمکو وہان جانا بہت پر ضرور ہو اور ساتھ جلدی کے مگر انکو خدا پر چھوڑ دو وہی حامی و
مددگار ہو اسکی خبر لو یہ خیال دل مین کرکے اور مرکب کو مہمیز کرکے آپ بہت قریب آئے
جب قریب پہونچے تو پہچانا کہ وہ ساحر زیر زانو ہی وہ تو خواجہ سلامت ہین کہ تمکو رہا کرکے اور
حسیس جادو کی شکل بنکر سر خواجہ عمرو کا نقلی بناکر رموز کو فریب دینے چلے تھے
معلوم ہوتا ہو کہ انکو اس حرامزادے نے پہچان لیا اور سحر سے زیر کرلیا آپ سینہ
پر سوار ہوکر قتل کرنا چاہتا ہی کیونکہ خواجہ بیان کرچکے تھے کہ مین نے حسیس کو عیاری کرکے
بیہوش کیا اور نذر زنبیل کرکے آپ اسکی شکل پر تیار ہوکر رموز کو قتل کرنے جاتا ہون
تم بھی آؤ چنانچہ یہ سوار چلا اس سوار نے حسیس نقلی کو تو پہچان لیا کہ یہ خواجہ عمرو
ہین مگر اس ساحر کو نہ پہچانا کہ یہ کون ہی یہی جانا کہ کوئی ساحر ہو اور خواجہ نے بھی پہچانا
کہ یہ سوار جہانگیر بن حمزہ ہی کیونکہ یہ تو روانہ کرکے ادھر کو چلے تھے ادھر سے آتے بھی
پہچانا کہ یہ تو میرے آقا کے بھائی ہین جہانگیر بن حمزہ صاحبقران ہین بہت خوش ہو
اور یہ خیال کیا دل مین کہ اب مین ان سے سب حال بیان کرونگا انکے سامنے اسکو
قتل کرکے انکو ہمراہ لیکر وہان جاؤنگا کہ جہان میرا آقا زیر تیغ بٹھایا گیا ہو اگر میرے جانے تک
قتل نہوا ہوگا تو یہ لڑکر رہا کرینگے ورنہ مین اور یہ لڑکر اپنے آقا کی لاش تو حاصل کرینگے
ادھر جہانگیر بن حمزہ صاحبقران نے یہ واقعہ دیکھکر ڈانٹ کر کہا کہ او ساحر نابکار کرو
دست خود را نگہدار مین تیری جان کا ملک الموت آپہونچا اگر تونے ذرا بھی قصد کیا کہ مین
خنجر گلو پہ پھیر دون تو یاد رکھ کہ تیرے دوش پہ سر نہ ہوگا یہ کہکر کمان دوش پر سے لی
اور ترکش سے تیر چلہ کمان مین تیر کو جوڑکر نعرہ کیا کہ تونے ادھر خنجر کو اس قصد سے حرکت
دی کہ مین ذبح کردون مین نے ادھر تیر کو کمان سے رہا کیا کہ تیر سے سینہ کو توڑکر پار گذر گیا
ارے غضب کرتا ہی کہ روح لشکر اسلام و جان کل اہل اسلام کو قتل کرتا ہو خوب ہوا جو

مین اسطرف آنکلا ورنہ تونے تو قیامت برپا کی تھی ارے یہ وہ شخص ہو کہ جسنے تمام اہل
اسلام کی بڑی بڑی آفتون سے جان بچائی یہ جو جہانگیر نے ڈ‌انٹ کر کہا اب تو سمک
حیران ہوا کہ یہ کیا واقعہ ہو جو آئے تو منع کرتے ہوئے آئے اسکو کیا مطلب ہو اتنے
عرصہ مین جہانگیر بن حمزہ قریب آگئے سمک نے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ آپ نے مجکو نہین پہچانا
مین آپ کے بھائی صاحب علمشاہ رومی کا غلام ہون میرا نام سمک یلطاقی ہو کافرون کے
خون سے ساحر کی صورت بنا ہوا ہون اے شہریار اس نابکار نے بڑا غضب کیا کہ تمام
اہل اسلام کے محسن کو قتل کیا ہم سب عیارون کو بے سردار و بے آقا کا کر دیا بڑا غضب
کیا کہ ہمارے پیر مرشد استاد کو قتل کیا اور آپکا سر لیے ہوئے براے نذر رموز جادو
لیجاتا تھا کہ مین ادہر سے اسوقت سے آتا تھا کہ اس پہاڑ پر جاکر اپنے کو گرا دون کیونکہ
میرے آقا کو کافرون نے مع چند خدا پرستون کے زیر تیغ بٹھایا ہو اور قتل کرنے کی فکر
مین ہین مین نے لاکھ لاکھ تدبیر کی کہ رہا کرون مگر کوئی تدبیر پیش نہ گئی آخر ناچار ہو کر یہ دل
مین قصد کر لیا کہ مین بھی جان دیدون ادھر جو آیا تو یہ حرام زادہ سر لیے ہوئے نظر آیا
مین نے حلقہ کمند کے خاک مین پوشیدہ کر دیے جب یہ حلقون کے قریب آیا مین
شیر کی بولی بولا یہ ٹھٹکا مین نے جھٹکا دیا یہ گرا مین سینہ پر سوار ہوا قصد کیا کہ خنجر سے سر
اُتار لون کہ آپکی آمد ہوئی آپ بیکار سفارش فرماتے ہین ملاحظہ فرمائیے یہ سر موجود
ہو کیونکر نہ اسکو ذبح کرون اور اپنے استاد کے خون کا عوض نہ لون یہ سُن کے
جہانگیر بن حمزہ ہنس پڑے اور کہا کہ تم سچ کہتے ہو کہ تم سمک ہو اگر سمک یلطاقی ہو
تو اپنی صورت دکھاؤ اور اسکے سینہ پر سے اُترو اب یہ بھاگ نہین سکتا ہو تمھارے
قبضہ مین ہو سمک نے جواب دیا کہ خداوند یہ ساحر ہو ایسا نہ ہو کہ سحر کر کے آپکو اور مجکو
دونون کو پکڑ لے تو بڑی خرابی ہو جہانگیر نے فرمایا کہ تم خوف نکرو جلدی کرو سمک یلطاقی
شاہزادہ کے کہنے سے سینہ خواجہ عمرو پر سے اُترا رنگ دور و غن عیاری کو رخ پر
سے دفع کیا اپنی اصلی صورت بنائی اب جہانگیر و خواجہ نے دونون نے پہچانا تب جہانگیر
نے فرمایا کہ کیون سمک یہ کون ہی سمک نے عرض کیا کہ خسیس جادو مصاحب رموز جادو

قاتل استاد جہانگیر نے فرمایا کہ ای سمک شاباش مرحبا جان نثار و نمک حلال ایسے ہی ہوتے
ہین ارے یہ وہی تمھارے استاد ہین ای خواجہ ذرا تم بھی اپنی صورت دکھادو تاکہ سمک کو
اطمینان ہو ورنہ یہہ اپنے کو ہلاک کرے گا تمھارے غم و الم مین مجکو خداوند کریم نے خوب وقت
پہ پہونچایا ورنہ بڑا غضب ہوا تھا تب خواجہ نے سمک کو اپنی بایئن آنکھ کا تل دکھایا
اور گلے سے لگایا بہت تعریف کی سمک نے بھی خواجہ کو پہچانا اور قدمون کو بوسہ دیا
خواجہ نے جہانگیر بن حمزہ کے عین وقت پر پہونچنے کی بہت تعریف کی اور نہایت شکر
ادا کیا اور کہا کہ اگر آپ نہ آتے تو یہ ضرور مجکو خسیس جادو کے دھوکے مین قتل کرتا کیونکہ
مین دیکھتا تھا کہ یہ جب میری طرف دیکھتا تھا تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ آنکھون سے خون
ٹپک رہا ہی مجکو اسکی صورت دیکھکر خوف معلوم ہوتا تھا مجکو اپنی موت کا یقین ہوگیا
تھا مین یہ خیال کر رہا تھا کہ معلوم ہوتا ہی کہ خسیس جادو سے کسی سے دشمنی تھی
وہ موقع کا خواستگار تھا اب اسکو موقع ملا اسنے اسکے دھوکے مین مجکو پکڑ لیا اگر
یہ ظاہر کرتا ہون کہ مین خسیس جادو نہین ہون عمرو عیار ہون تو بھی یہ نہ چھوڑیگا
پکڑ لیجائیگا رموز کے پاس تب بھی جان جائیگی اور نہین ظاہر کرتا ہون تب بھی
جان جاتی ہی عجب مخمصہ مین مبتلا تھا مین نے سوال کیا تھا کہ میرے تیرے کیا
دشمنی ہی جو تو مجکو قتل کرتا ہی اسنے کہا کہ تو نے میرے استاد کو قتل کیا یہ میری
دشمنی کا سبب ہی مین تجکو قتل کرونگا مین نے کہا کہ مین نے تیرے استاد کو نہین قتل کیا
اور کسی نے قتل کیا ہوگا تب سمک نے کہا کہ یہ کیا سر میرے استاد کا موجود ہی اور
کہتا ہی کہ مین نے نہین قتل کیا تب مجکو گمان ہوا کہ یہ کوئی عیار ہی ہمارے لشکر کا مین نام
دریافت کرنے والا تھا کہ آپ تشریف لائے اگر آپ نہ آتے تو جان تک ہوتا مین اپنے
بچانے کی تدبیر کر نام وغیرہ دریافت کرکے اپنے کو ظاہر کرتا خیر زندگی تھی کہ بچ گیا ای
سمک تم بتاؤ کہ تم نے کیا خیال کیا تھا تم مانتے یا نہین مانتے سمک نے کہا کہ استاد
میری خطا کو معاف فرمائے ہان اگر مین سب نشانیان دیکھتا تو مجکو یقین آتا ورنہ مشکل
تھا کیونکہ میرے سامنے جبکہ مین بارگاہ مین موجود تھا خسیس جادو کو آپکا قفس دیکر

رموز جادو سنے روانہ کیا تھا اور حکم دیا تھا کہ اسکو فلان کوہ پر لیجا کر قتل کرو اور سر
حاضر کرو چنانچہ مین بھی جب وہ قفس لیکر بارگاہ کے باہر آیا مین بھی اُسکے عقب مین اس
قصد سے آیا اُس مقام پر جہان میرے آقا کو زیر تیغ بٹھایا تھا وہان پہونچکر کے
جلادون کو ہلاک کیا جب جلادون نے آنے سے انکار کیا تو خود رموز جادو واقف ہو کر
اپنے مقام پر سے آیا کہ مین خود قتل کرون گا چنانچہ اُسنے اگر کچھ اسم سحر پڑھکر اپنے
ایک مصاحب کو حکم دیا کہ ہاتھ لگا دے مین نے تیر مار کر اسکو بھی ہلاک کیا جب وہ
بہت پریشان ہوا اسنے سحر سے اس واقعہ کو دریافت کیا سحر نے کل حال میرا بیان
کر دیا مین یہ واقعہ سن کے وہان سے اس خیال سے چل نکلا کہ اب جو تم یہان ٹھہرو گے
تو اسیر ہو جاؤ گے اس سے بہتر یہ ہو کہ چل کر اہل اسلام کو اس واقعہ کی خبر کرو تا کہ وہ
لوگ آکر خون کا عوض لین اور لاش وغیرہ کو دفن کرین چنانچہ راہ مین یہ خیال آیا کہ یہ
روے سیاہ کیا اُن لوگون کو دکھاے گا سب طعنہ زن ہونگے کہ اے آقا داشتا دکو قتل کرا کے
انکو خبر کرنے آیا ہو اس سے بہتر یہ ہو کہ تو بھی جان دیدے پس بقصد جان دینے کے
اس پہاڑ کی طرف چلا تھا کہ آپ خسیس کی صورت پر دکھائی دیئے اور مین نے آپکے
ہاتھ مین سر بھی دیکھا میری آنکھون مین خون اُتر آیا جھٹ پٹ حلقہ پوشیدہ کر کے
تمہاری ہی راہ مین پوشیدہ ہو گیا اور آپکو اسیر کر لیا خواجہ نے بہت تعریف کی اور
کہا کہ بہت دانائی کی تب خواجہ نے اپنی کل عیاری خسیس کو بیہوش کرنے کی اور جہانگیر
کے سر کو زنبیل سے نکال کر سب حال سے آگاہ کر کے روانہ کرنا بیان کیا اور اپنا نقلی سر
بنا کر بقصد عیاری لیکر چلنا بیان کیا کوئی واقعہ فروگذاشت نہین کیا مین نے بسبب
طول کے نہین تحریر کیا جب سب حال سمک سن چکا تب اُسنے کہا کہ پھر جلدی
چلئے کہین ایسا نہ ہو کہ آقا قتل ہو جائین خواجہ و جہانگیر نے کہا کہ چلو بس جہانگیر تو ایک
ہرن کو مرکب ممیز کر کے چلے سمک نے اپنی پھر صورت تبدیل کی اور وہ بھی لشکر کی طرف
قتل گاہ کے سمت چلا اور خواجہ بھی بصورت خسیس جادو سر خواجہ نقلی کا لیے
ہوئے چلے یہان وہ وقت ہو کہ رموز جادو شمشیر برہنہ ہاتھ مین لیئے ہوئے کھڑا ہو

بر سر علم شاہ اور تیرے حکم کا منتظر ہے کہ یکایک تمام مجمع مین غل ہوا کہ خسیس جادو خواجہ کو قتل کر کے اُنکا سر لیکر آگیا رموز نے جو سُنا کہ خسیس جادو خواجہ کو قتل کر کے اور اُنکا سر لیکر آیا ہے کہا کہ جلد اسکو میرے پاس لاؤ تاکہ مین خواجہ کا سر دیکھکر اپنا دل خوش کرون اور اُسکو انعام دون لوگ دوڑے اُسنے کہا کہ مین سر کو خواجہ کے دیکھ لون تو پھر ان لوگون کو قتل کرون لوگ دوڑ کر گئے مجمع کو ہٹا کر ہاتھون ہاتھ خسیس جادو کو پاس رموز جادو کے لائے خسیس نقلی ہنستے ہنستے ہوئے چلے آتے ہین یا چھین تابہ بناگوش آگئی ہین عنطاق کج کلاہ کو بھی خبر ہوئی کہ خسیس نے لیجا کر بحکم رموز جادو عمرو عیار کو قتل کیا وہ سر لیکر آیا ہے آپکے بھائی رموز جادو کے پاس گیا ہے عنطاق نے حکم دیا کہ جب وہ اُن سے مل لے تو اُسکو ہمارے پاس بھی لانا کہ ہم بھی اُسکو بہت کچھ انعام دینگے کہ اُسنے بڑا کام کیا چوبدار نے بڑھکر خسیس جادو کو حکم عنطاق سے آگاہ کیا خسیس نے کہا کہ بہت اچھا میری طرف سے عرض کر دو کہ مین حاضر ہوتا ہون اپنے آقا کے پاس ہو آؤن یہ کہتا ہوا اور مجمع کو ہٹاتا ہوا چلا آتا ہے لوگون کا یہ حال ہے کہ ٹوٹے پڑتے ہین سر کے دیکھنے کو خسیس کو ہر ایک گلے سے لگا رہا ہے اور کہہ رہا ہے کہ تم نے بڑا کام کیا ہم سبکو بہت خوش کیا اسکو جگہ نہین ملتی ہے لوگون نے اسکا لباس پارہ پارہ کر ڈالا ہے کہ تم نے بڑا نیک کام کیا ہے خلاصہ یہ کہ بہزار دقت خسیس جادو قریب رموز جادو کے آیا خسیس نے دیکھا کہ خود رموز جادو بسر حمزہ کے قتل کرنے کے لیے شمشیر برہنہ ہاتھ مین لیے ہوئے کھڑے ہین کہ خسیس نقلی نے پہونچکر بہت جھک کر سلام کیا رموز نے جو خسیس کو مع سر کے دیکھا بہت خوش ہو گیا مثل گل شگفتہ ہو گیا جواب سلام دیکر دوڑ کر گلے سے لگا لیا خواجہ نے اُسیوقت قصد کیا تھا کہ کوکھ مین خنجر مار دون فوراً خیال آیا کہ ایسا نہ ہو کہ اسکے مرنے کی علامت بلند ہو سب ساحر آ پڑین اور گرفتار کر لین اتنی دیر اور انتظار کرو کہ جہانگیر و سیمائے مہر جمال آجائین اب تو تم اسکے برابر آ گئے ہو پھر موقع ہاتھ آ جائیگا یہ اب جاتا کہان ہے اودھر سمک بھی لوگون سے لڑتا بھڑتا برابر رموز کے پہونچ گیا داہنی طرف رموز کے خواجہ خسیس کی صورت پر کھڑے

ہوئے رموز سے باتین کر رہے ہین بایئن طرف سمک ایک ساحر کی صورت پر کھڑا ہوا ہی
رموز قریب علم شاہ کھڑا ہو اب جو علم شاہ نے خواجہ کا سر دیکھا اب اپنی موت کا یقین
ہو گیا اُسوقت تک تو دعا مانگ رہے تھے اس خیال سے کہ شاید خواجہ اس ساحر کو فقرہ دیکر
اپنے قابو کرلین اور اسکے بعد ہم سب کے رہائی کی فکر کرین اب سر جو دیکھا تو دعا کرنا موقوف
کر دیا اس خیال سے کہ اب کون کوشش کریگا جو کہ جان دیکر اور سر کو ہتھیلی پر رکھکر
عیاری کرتا تھا وہ تو مارا گیا مقام افسوس ہی کہ ہماری اور خواجہ کی قضا یہان ہمکو اور خواجہ کو
لائی تھی خیر کیا غم ہی دنیا سے بیگناہ جاتے ہین جو کچھ مظلمہ ہوگا وہ سب انکی گردن پر ہوگا
کیونکہ ہمکو بیگناہ قتل کرتے ہین ہمارا خون ناحق بالا بالا پنجائیگا ضرور رنگ لائیگا مگر افسوس اس
بات کا ہی کہ مرتے وقت نہ تو صاحبقران کے قدم دیکھے نہ اپنے فرزند ملک قاسم کو دیکھا
نہ ایرج نوجوان کو نہ دیگر عزیزون کو نہ اپنے بھائیون کو نہ ہمارے سرہانے بالین پر کوئی خدا پرست
ہی کہ جو کلمہ پڑھے نہ کوئی ایسا دوست ہی کہ جو لاش کو دفن کرے اور کفن دے سوائے
کفار کے کہ جو کہ دشمن جان و ایمان ہین کوئی نہین ہی مردے کی بھی خرابی ہوئی خیر جو مقدر
مین تھا وہ پیش آئیگا یہ دل مین خیال کرکے اور خواجہ کے سر کو دیکھکر ایک آہ سرد دل
پر درد سے بھری اور آنکھون مین آنسو بھر لائے ادھر خیس جادو نے رموز کو
باتون مین اس غرض سے لگایا ہی کہ یا تو جہانگیر آجائین یا سیمائے مہر جمال کہ وہ
اُن سبکو رہا کرین مین اس طرح رموز کو قتل کرون باتون مین لگائے ہوئے ہین کہ
رموز علم شاہ کے قتل کرنے کا قصد نہ کرے رموز پوچھ رہا ہی کہ کیون بھائی خیس
اس عیار نے مکر تو بہت کیا ہوگا آپ جواب دے رہے ہین کہ کیا بیان کرون وہ وہ
مکر و فریب کیا کہ میرا ہی دل خوب جانتا ہی رویا بھی یہ بھی کہا کہ میرے بچے تباہ ہونگے منت بھی
کی خوشامد بھی کی مگر مین نے ایک نہ سنی قفس سے نکال کر فوراً خنجر سے سر کو کاٹ لیا
لاشہ اوسی مقام پر پڑا سر تڑپتا چھوڑ دیا سر لیکر ادھر کو چلا آیا رموز نے کہا کہ بھائی تم نے
بڑی سعادت حاصل کی تم سے سامری و جمشید و دیگر خداوند بہت خوش ہوئے ہونگے
اور جس جس ساحرون وغیرہ ساحرون کو اس عیار نے قتل کیا ہوا انکی روح شاد ہوگئی ہوگی

بڑا کام تم نے کیا ہم کو رشک ہوتا ہی خسیس نقلی نے جواب دیا کہ یہ بھی آپکی عنایت و مہربانی
سے ہوا کہ کجا مین اور کجا یہ کام نیک انجام رموز نے کہا کہ بھائی یہ سب مقدری امور
ہین خیر یہ باتین ہو رہی تھین کہ چوبدار نے آکر کہا کہ بادشاہ نے خسیس جادو کو طلب کیا ہی
فرمایا ہی کہ اب تم اپنے مالک سے مل چکے ذرا ہمارے پاس آؤ خسیس نے جواب دیا کہ
مین اپنے آقا کے ہمراہ آؤنگا جاکر میری طرف سے عرض کردو کہ حاضر ہوتا ہون یہ کہکر رموز
سے کہا کہ تشریف لیچلیے رموز نے جواب دیا کہ ٹھہر جاؤ پسر حمزہ کو قتل کرلون تو چلون
کیونکہ کئی جلاد ہلاک ہو چکے ہین اور ایک میرا مصاحب مین خود آیا ہون کہ قتل کرون بدون
قتل کیے ہوے واپس نہ جاؤنگا خسیس نقلی نے عرض کیا کہ لاسیے تلوار مجکو مرحمت فرمایئے
مین اسکو بھی مثل عمرو عیار کے قتل کرون رموز نے کہا کہ ای بھائی تم ایک سعادت حاصل
کرچکے ہو یہ سعادت مجکو حاصل کرنے دو کہ مین پسر حمزہ کو قتل کرون گو یہ سعادت اُس
سعادت کے برابر نہین ہی پس یہ نیکی تو مجکو حاصل کرنے دو خسیس نے کہا کہ بھلا میری
موجودگی مین یہ ہوسکتا ہی کہ آپ جلادی کا کام کرین اگر جلاد قتل کرتا تو یہ سعادت کیونکر
آپ حاصل کرتے یہ چاہیے کہ جلاد نے قتل کیا رموز نے جواب دیا کہ اچھا تیسرا حکم تو
آنے دو تم ہی قتل کرنا یہ کہکر چوبدار سے کہا کہ جاکر بادشاہ سے عرض کرو کہ حکم فرمایئے
اب عرصہ کس امر کا ہی چوبدار گیا اُسنے رموز کی طرف سے کہا غنطاق نے کہا کہ جاکر کہدو کہ ہمنے
حکم تیسرا ابھی دیا کہ قتل کردو یہ حکم ہمارا برابر ہزار حکم کے ہی چوبدار اودھر جواب لیکر آیا اور رموز
سے کہا کہ بادشاہ نے فرمایا ہی کہ پسر حمزہ کو قتل کرو ہم نے حکم دیا یہ حکم ہمارا برابر ہزار حکم کے
ہی یہ سننا تھا کہ رموز تیغ لیکر چلا کہ خسیس نے روکا کہ تیغ مجکو مرحمت فرمایئے مین قتل کرونگا
باہم تکرار ہونے لگی ابھی تکرار ہو رہی تھی کہ یکایک بالاے آسمان سے برق چمکی اور لشکر غنطاق
کے جلسہ گاہ پر آگ برسنے لگی تمام مجمع تتر بتر ہوگیا کہ یہ کیا آفت آئی یہ آگ کہان سے برسنے لگی
اودھر ملکہ سیماے مہر جمال نے نعرہ کیا کہ ای کافران بد دغا آگاہ ہو کہ مین تم سبکی جان
کی ملک الموت آپہونچی میرے ہاتھ سے بچکر کہان جاتے ہو منم ملکہ سیماے مہر جمال
کنیز صاحبقران با اقبال میری زندگی مین تم علم شاہ یا اور کسی خدا پرست کو قتل کرسکتے ہو

جو نعرہ کی صدا آئی تمام ساحرون وغیر ساحرون مین شور وغل مچا کہ یہ کیا قیامت ہم سب پر
نازل ہوئی کہ یکایک آگ برسنے لگی سب لوگ بھاگنے لگے کہ ادھر جہانگیر بن حمزہ مرکب
کو ڈپٹ کر آپہونچے اور نعرہ کر کے لشکر پر گرے اب تو ادہر ہل چل پڑ گئی علم شاہ وغیرہ
نے جو نعرہ جہانگیر کی صدا سُنی قصد کیا کہ قید کو توڑ ڈالین مگر بسبب سحر کے قید اور مبتلائے
سحر ہونے سے قوت نہ تھی مجبور ہو کر رہ گئے اب جو ہلڑ ہوا اور لوگ بھاگے عنطاق
نے کہا کہ دریافت تو کرو کہ یہ شور وغل کیسا ہو گیا پسر حمزہ کا رموز نے سر کاٹ لیا اسکی
لوگ خوشیان کر رہے ہین یہ کہنا تھا کہ ہرکارے آکر حاضر ہوئے کہا کہ حضور بڑا غضب
ہو گیا کوئی اور پسر حمزہ جہانگیر نامی یکہ و تنہا لشکر پر آگرا ہی تمام لشکر کو مارے تلوارون
کے تہ وبالا کر دیا ہی غضب یہ ہی کہ آسمان پر سے آگ برس رہی ہی ہم نے سُنا کہ یہ صدا
آسمان پر سے آئی کہ منم ملکہ مہر جمال کنیز صاحبقران با اقبال مین کب چھوڑتی ہون
کہ تم لوگ زندہ بچ سکو یہ اُسی کا شور وغل ہی عنطاق نے یہ سن کے حکم دیا کہ جلد اُس پسر
حمزہ کو سب ملکر گھیر کر پکڑ لو تم لاکھون ہو وہ اکیلا ہی جانے عمرو اور رموز سے کہدو کہ جلد
اپنا کام کرے ایسا نہ ہو کہ کوئی قیدیون پر آگرے اور رہا کر لی تو پھر سوائے افسوس کے
دوسری بات نہ حاصل ہو گی یہ سُنکے ہرکارون نے جا کر کل اہل لشکر سے کہا کہ پسر حمزہ کو گھیر کر
قتل کرو ادھر عنطاق نے شیام کجکلاہ سے کہا کہ تم جاؤ اور کل لشکر کو ہمراہ لیکر پسر حمزہ جہانگیر
کو اسیر یا قتل کرو شیام کجکلاہ یہ سنکے باہر بارگاہ کے آیا اور مرکب پر سوار ہو کر اور اپنے کل لشکر
و عنطاق کے لشکر کو لیکر چلا ادھر جہانگیر بن حمزہ نے قیامت برپا کر دی تیغ مارے
تلوارون کے ستراؤ کر دیا تھا سیکڑون لاشین خاک پر لوٹ رہی تھین خون کی ندیان جاری
تھین انکا یہ قصد تھا کہ کسی طور سے لڑتا ہوا برابر علم شاہ کے پہونچ جاؤن یہ اسی قصد سے
لڑتے ہوئے چلے آتے تھے رکتے نہ تھے ادھر ہیمائے مہر جمال نے ساحرون پر آفت برپا
کر دی تھی آگ برس رہی تھی یہ جو تہلکہ اور ہلڑ رموز نے سُنا کہا کہ کیا واقعہ ہی لوگون نے
کہا کہ جہانگیر نامے کوئی فرزند حمزہ ہی وہ آکر لشکر پر گرا ہی مار ستراؤ کر رہا ہی غیر ساحرون کو
وہ قتل کر رہا ہی اور ساحرون پر آسمان پر سے آگ برس رہی ہی کوئی برسانے والا آگ کا دکھائی

نہین دنیا ہی کہ کون ہو یہ تو ضرور سنا کہ کسی نے یہ کہا کہ صنم ملکہ سیمائے مہر جمال رموز نے
جو یہ سُنا خبیس سے کہا کہ بڑا غضب ہوا کہ ان قیدیون کی کمک آگئی جلد سپر حمزہ کو قتل
کرو یہ کہہ ہی رہا تھا کہ ہرکارون نے آکر کہا کہ بادشاہ نے فرمایا ہو کہ بہت جلد سپر حمزہ کو قتل
کرو رموز نے کہا کہ اچھا اور تلوار لیکر چلا ادھر سمک نے خواجہ سے اشارہ کیا کہ اُستاد
یہی وقت ہو ایسا نہ ہو کہ ہاتھ مار دے ادھر سے آپ لیجئے ادھر سے مین لیتا ہون خواجہ
نے اشارہ سے کہا کہ ٹھہر جاؤ اب اسکی کیا مجال ہو کہ جو قتل کر سکے خواجہ یہ کہہ رہے تھے کہ یکایک
آسمان پر پھر برق چمکی راوی بیان کرتا ہو کہ ملکہ غزالہ وغیرہ جو لشکر اسلام سے حال علم شاہ
سحر سے دریافت کر کے چلی تھین اسوقت آکر پہونچین ملکہ غزالہ جو آکر پہونچی تو اسنے دیکھا
کہ سیمائے مہر جمال طاؤس پر سوار اسم سحر پڑھ پڑھ کر آتش سکے دانے زمین کی طرف پھینک
رہی ہے اور ایک ابر سیاہ رنگ آسمان پر قائم ہوا اُس سے آگ برس رہی ہو غزالہ نے جو
زمین کی طرف غور کر کے دیکھا تو کیا نظر آیا کہ علم شاہ و آہو چشم اور بہت سے لوگ زیر
تیغ بیٹھے ہوئے ہین دیکھنا تھا کہ غزالہ کی آنکھون مین دنیا تاریک ہوگئی سیمائے مہر جمال
کے قریب آکر حرف آشنا تو دریافت کیا ملکہ تم بھی رہا ہوگئین اور کفار پر آگ برسا رہی
ہو سیمائے مہر جمال نے پلٹ کر دیکھا غزالہ کو پایا کہا کہ ہان تم بھی آپہونچین غزالہ نے
جواب دیا کہ ہان یہ کہکر نعرہ کیا کہ صنم ملکہ غزالہ اور سحر کیا کہ تیر برسنے لگے غزالہ کے نعرہ
کے ساتھ ہی نعرہ ہوا کہ صنم گوہر آرا گوہر آرا نے آتے ہی سحر کر کے آفت برپا کردی پھر نعرہ
ہوا کہ صنم آفت جادو وسیہ ان جادو ملکہ یہ تینی وفتانہ جادو اب تو ساحران اسلام کے
نعرہ ہونے لگے ہر ایک سحر کرنے لگا لشکر کفار کو دم لینا دشوار ہوگیا رموز تیغ لیکر قریب
علم شاہ پہونچا تھا کہ پہلو سے سمک نے کہا کہ اے رموز جادو ہوشیار ہو جاؤ دیکھو یہ
کون سر پر آگیا ذرا بچو حریف آپہونچا سمک کا یہ کہنا تھا کہ یا نور رموز علم شاہ کے قتل کے
قصد سے بڑھا تھا کہ قتل کرون سمک کو اپنا دوست سمجھا اور یہ خیال کیا کہ کوئی نہ کوئی حریف
آپہونچا ہو جو یہ کہتا ہو کہ خبردار ہو جاؤ دیکھو تو لو کہ کون ہو پس پلٹا اُسکا پلٹنا تھا کہ پشت
خواجہ کی طرف ہوئی خواجہ برابر تو کھڑے ہوئے تھے خنجر بڑھا تو تھا جیسے پشت ہوئی کہ انھون نے

کہا کہ ای رموز جلد خبر لو کہ بڑے ادبر پیماے مہر جمال آپڑی اسنے گھبراکر اپنا تو کچھ خیال نکیا
کہ میرے قتل کرنے کو کون آیا ہی کہ جسکے آنے سے مجکو بزم جادو نے آگاہ کیا ہی سمک حسن
ساز کی صورت پر تیار کھڑا ہوا تھا اُسکا نام بزم جادو تھا خواجہ کے کہنے سے خواجہ کی طرف
دیکھا ان سب نعرون کی صدا سُن چکا تھا دل مین کہہ رہا تھا کہ غضب ہو گیا کہ اہل اسلام کو
خبر ہو گئی جسقدر ساحر تھے سب آپڑے اب کیا کیا جائے انکو تو قتل کر ڈالون تاکہ قصہ تمام
ہو اسی قصد سے تلوار لیکر چلا تھا کہ سمک نے وہ فقرہ کیا اسنے خیال کیا کہ انھین مین سے
کوئی میرے قتل کے لیے آگیا یہ ادھر کو پلٹا تھا کہ جس طرف پلٹنے کو بزم جادو نقلی نے کہا تھا
خواجہ نے کہا کہ رموز میری خبر لو رموز یہ سمجھا کہ کوئی اُنہین سے خمیس پر آپڑا ہی وہ زبردست
ہی اس سبب سے خمیس میری کمک چاہتا ہی تو پہلے خمیس کو بچا لو پھر اپنے حریف
سے سمجھ لینا اس گھبراہٹ مین علم شاہ کا قتل کرنا بھول گیا فوراً خمیس کی طرف
پلٹا تھا پورا سیدھا نہ ہوا تھا کہ خواجہ نے جھپٹ کر اور نعرہ کر کے خنجر مارا کہ پورا ہاتھ شکم
برابر اشکم چاک قصہ پاک ہوا ہائے کہکر رموز تو چرخ کھا کر گرا تمام آنتین نکل پڑین
خواجہ نے نعرہ کیا نعرہ خواجہ نعرہ عمرو ہون مین عیار صاحبقران ٭ میرے مکر سے کانپتا ہی
جہان ٭ دوندہ جہان گرد طرار ہون ٭ جہانگیر عالم کا عیار ہون ٭ تراشندہ ریش
کفار ہون ٭ زمانہ کا مکار و غدار ہون ٭ میرا تیز رفتار گر ہو قدم ٭ صبا ٹھوکرین کھائے
ہر ہر قدم ٭ اُڑا دون صبا کے بھی مین ہوش کو ٭ نہ پہونچے میری گرد پاپوش کو
یہ نعرہ کر کے ایک اور ساحر کو جو کہ پس پشت رموز کھڑا ہوا تھا خنجر سے ہلاک کیا اور خود
گلیم اوڑھ کر غائب ہو گئے اُدھر سمک نے بھی جو کہ بزم جادو کی صورت بنے ہوئے
تھے اپنے نام کا نعرہ کر کے ایک ساحر کو قتل کیا جو کہ اُنکے برابر کھڑا ہوا تھا اور جست کر کے
مجمع مین غائب ہو گیا ادھر رموز جو زمین پر شکم چاک گرا گرتے ہی طائر روح اُسکا
قفس جسم سے پرواز کر گیا خواجہ کو دعائین دیتا ہوا پس اسکے مرنے کی علامت بلند
ہوئی اودھر وہ دونون ساحر جو ہلاک ہوئے اُنکے بھی مرنے کی علامت و آثار ظاہر
ہوئے رموز کا مرنا تھا کہ علم شاہ و آہو چشم و مضراب و تیجر دلیرانہ و انخجان

آدم خوار و دیگر سردار جو کہ مبتلائے سحر رموز تھے رموز کے ہلاک ہونے سے رہا ہوئے
علم شاہ نے جو اپنے جسم مین طاقت پائی فوراً قید کو شکست کیا نام خدا لیکر اور اٹھتے
ہی آہو چشم کی قید دفع کی علمشاہ کا قید کو دفع کرنا تھا کہ مضراب و دیوانے و افغان
نے بھی قید کو توڑ ڈالا دیوانے نے تو بڑھ کر اُن سب سردارون کی قید کاٹنا شروع
کی چونکہ ساحرون کے مرنے سے تاریکی ہو گئی تھی بیرغل بجانے لگے برق باری و سنگباری
ہونے لگی تلاطم مچ گیا تہلکہ پڑ گیا چونکہ رموز جادو ساحر زبردست تھا اُسکے مرنے سے
نہایت درجہ شور و غل ہوا وہ جو ساحر لشکر اسلام کے بالائے آسمان سے سحر کر رہے
تھے اور غزالہ نے قصد کیا تھا کہ زمین پر جاکر اور سحر کر کے علم شاہ وغیرہ کی قید دفع کرون
رموز سے مقابلہ کرون طرف زمین کے مائل ہوئے تھے کہ ساحرون کے مرنے کی علامت
ظاہر ہوئی تھم گئے بعد تھوڑی دیر کے روشنی ہوئی وہ سب تاریکی و برف باری دفع ہوئی
آواز آئی کہ کشتی مرا کہ نام من رموز جادو بود افسوس مردیم و جان دادیم بطلب خود
نرسیدیم دوسری آواز آئی تھی کہ نام من ظلم جادو و محرم جادو بود سب اہل لشکر کفار
و اہل مجمع و ساحر حیران ہوئے کہ ان ساحرون کو کس نے قتل کیا ادھر ساحران لشکر اسلام
یہ صدا سن کے حیران ہوئے کہ رموز وغیرہ کو کس نے قتل کیا تم تو اپنے اسی مقام
پر سے سحر کر رہے تھے کوئی ہم نے ایسا سحر نہیں کیا تھا کہ جس سے رموز یا یہ ساحر
ہلاک ہوتے یہ ساحر یہ خیال کر رہے تھے مگر سحر کیے جاتے تھے ادھر آہو چشم جو رہا
ہوئی اُسنے رہا ہوتے ہی فوراً اُٹھ کر اپنے ہاتھ کو جو گردش دی ہزارون کے سر
کٹ کر گر گئے جسم خاک پر پھڑکنے لگے چونکہ جلی ہوئی تھی کچھ خیال نہ کیا کہ شاہزادہ
خفا ہوگا سمک نے جو یہ واقعہ دیکھا کہ میرا آقا رہا ہوا ایک سوار کو مار کر اسکا مرکب و تلوار
لاکر حاضر کی اور کہا کہ آقا سوار ہو جیے کچھ خوف نہ کیجیے مین ہون آپکا غلام سمک
تلوار لیکر مرکب پر سوار ہوئے ادھر مضراب و افغان و دیوانے و دیگر سردارون
نے کفار کو قتل کر کے مرکب بھی حاصل کیے اور تلوارین بھی اور لڑنے لگے اب تو ساحرون
پر ساحر کرنے لگے وہ سب ساحر جو کہ بالائے آسمان سے سحر کر رہے تھے زمین پر آگئے

ن کر ساحران سے لڑنے لگے ساحران کفار بھی جان دیکر مقابلہ مین مصروف ہوگئے اس خیال
سے کہ ان سب نے ہمارے افسر کو قتل کیا ہی دوسرے یہ کم ہین اور ہم بہت ہین ہم آپ کو
مار لین گے غیر ساحرون سے علم شاہ وغیرہ لڑنے لگے ادہر جہانگیر نے آفت برپا کر دی
تھی جب نعرہ کر کے ہاتھ لگاتے تھے کفار کے سر اڑ جاتے تھے شیام کجکلاہ انکو گہیرے
ہوئے تھا اپنے لشکر سے مگر بالکل خوف نہ تھا باوجود اس لڑ رہے تھے ادہر سے علم شاہ
نعرہ کر کے ہاتھ لگاتے تھے اب تو تلاطم مچ گیا عنطاق بارگاہ مین شیام کو بھیجکر بیٹھا ہوا
تھا اور یہ خیال کر رہا تھا کہ شیام پسر حمزہ کو اسیر کر لائیگا اور رموز اس ساحر کو کہ جو کمک
کمک کو آیا ہی پسر حمزہ علم شاہ کو قتل کر کے اسکو بھی اسیر کر لیگا کہ یکایک تاریکی ہو گئی
برق باری و سنگ باری ہونے سے یہ گھبرایا کہ یہ کیا واقعہ ہی ان لوگون سے جو کہ اسکے پاس
اسوقت موجود تھے اور ان بادشاہون سے کہ جو کہ کمک کو آئے تھے مثل یاقوت کجکلاہ
وغیرہ کے کہا کہ یہ کیا واقعہ ہی میرا دل اسوقت خود بخود گھبراتا ہی اور یہی جی چاہتا ہی کہ چھین
کر اور ن کچھ دل اُٹھا چلا آتا ہی اس تاریکی کو دیکھکر خدا و ند خیر کرین ابھی ان سب نے
جواب نہ دیا تھا کہ رموز کے مرنے کی خبر بلند ہوئی اور لشکر و اہل مجمع مین غل ہوا کہ
رموز جادو مارے گئے عنطاق کجکلاہ نے جو یہ سنا گھبرا گیا کہ یہ کیا شور و غل ہوا اور یہ کیسی
صدا آئی اپنے وزیر سے پریشان ہو کر کہا کہ خبر تو منگاؤ کہ یہ کیا سانحہ ہی وزیر نے عرض کیا
بہت خوب مگر عنطاق کو کسی پہلو قرار نہین ہی پہلو بدل رہا ہی اور لوگون سے کہہ رہا ہی کہ
مین کہتا تھا کہ میرا دل گھبرا رہا ہی مین بہت پریشان ہو رہا ہون اسکا انجام ظاہر ہوا یا
نہین برا غضب ہوا کہ جو بھائی رموز مارے گئے دریافت کیا جائے کہ انکو کس نے
قتل کیا کون ایسا زبردست تھا وہ تو پسر حمزہ کے قتل کرنے کو گئے تھے یا خود قتل
ہو گئے مین منع کرتا تھا کہ تم نہ جاؤ کوئی نہ کوئی بھید ضرور اسمین ہی کہ سات آٹھ جلاد ہلاک
ہو گئے ہین تم نہ جاؤ ایسا نہ ہو کہ کوئی خرابی واقع ہو انھون نے نہ مانا جبکہ یہ انجام ہوا جسلہ
دریافت کر عنطاق اور سب اہل دربار بیٹھے ہوئے دیکھ رہے ہین کہ جہان پر میدان خونی
کارزار تھی وہان پر شعلہ بلند ہو رہے ہین تلوارین چمک رہی ہین مار مار کی صدا بلند ہی دنگ

بھاگ رہے ہین یہ بہت حیران و پریشان ہوکر یہ کیا سانحہ ہوا ابھی کوئی بڑا سے دریافت اُس مقام
کی طرف نہ چلا تھا کہ کئی ایک سردار دوڑے ہوئے بارگاہ مین آئے اور سامنے عنطاق
کے کھڑے ہوکر رونے لگے اور یون عرض کرنے لگے کہ خداوند بڑا غضب ہوگیا ہوشیار و
خبردار ہو جائیے خداپرستون کی کمک آگئی کسی نے رموز جادو و محرم جادو و قلزم جادو
مارے گئے قیدی سب رہا ہوگئے حضور جسقدر کمک آئی ہے سب ساحرون کی نمود ساحران زبردست
آئے ہین عمرو کے بھی نعرہ کی صدا آئی تھی عنطاق نے کہا کہ یہ بہت جلد بیان کرو کہ
رموز جادو کو کس نے قتل کیا انھون نے جواب دیا کہ حضور گو ہم پاس کھڑے ہوئے
تھے مگر ہمیں پتہ ثابت نہ ہوا کہ کسنے قتل کیا نہ کسی سے مقابلہ ہوا نہ کوئی حریف اُنکے قریب آیا
یکایک ہائے کی صدا آئی اور دھماکا ہوا اب جو دیکھا تو شکم چاک تھا ہان یہ امر ضرور تھا
کہ ایک پہلو مین اُنکے نہم جادو آسکے برابر محرم جادو تھے دوسری طرف اُنکے خسیس جادو
جنھون نے عمروِ عیار کو قتل کیا ہے رہ تھے پہلے تو اُن سے باتین کر رہے تھے خسیس جادو
و عمرو کے قتل کرنے کی حالت بیان کر رہے تھے یہ خوش ہو ہوکر دریافت کر رہے تھے چنانچہ
یہی گفتگو ہو رہی تھی کہ انکے پاس سے چوبدار پہونچا اُسنے تاکید قتل پسر حمزہ کے لیے کی رموز جادو تلوار
لیکر چلے کہ خسیس نے روک لیا کہا مجکو تلوار مرحمت فرمایئے مین قتل کرونگا انکے اور اُنکے تکرار ہونے
لگی مگر قریب پہونچ گئے کہ یکایک نعرہ ہوا کہ منم ملکہ سیمائے مہر جمال اور ہم سب پر آسمان سے آگ
برسنے لگی اور مجمع مین تلاطم پڑ گیا رموز نے جو دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ جہانگیر کوئی دوسرا آگیا حمزہ
کا بھی وہ لشکر برگزیدہ ہے اُسکے رموز نے قصد کیا کہ علم شاہ کو قتل کرون کہ آسمان پہ سیر قین پہ حملے
نعرون کی صدا آنے لگی کبھی صدا آئی کہ منم غزالہ جادو کبھی صدا آئی منم گوہر آرا اگر رموز باوجود
رہے اور یہی قصد کیا کہ علم شاہ کو قتل کرون کیونکہ یہ تو مقید بھی ہین سب انھین کے ارادہ
کرنے کو آئے ہین کہ بزم جادو نے کچھ کہا یہ اودھر کو پلٹے کہ خسیس نے کچھ پکار کر کہا
ہم نے غل و شور مین نہین سُنا کہ کیا کہا یہ پورے بزم کی طرف نہ پلٹنے پائے تھے کہ خسیس
کی صدا سُن کے اودھر کو متوجہ ہوئے اب نہ معلوم کہ کیا ہوا پھر انکو نہ بزم کی طرف پلٹنا نصیب
ہوا علم شاہ کی طرف بقصد قتل خود ہلاک ہوکر زمین پر گرے انکا گرنا تھا کہ نعرہ ہوا منم

عمرو عیار اور قلزم جادو کھڑے تھے وہ بھی گرے اور ادھر بزم کے برابر مجری ادھر سے
صدا آئی منم سمک عیار اور مجرم جادوگری پھر تو تلاطم مچگیا نہ معلوم عمرو کیونکر زندہ ہوگیا
نسیس جادو تو اُسکو قتل کرکے اسکا سر لائے تھے پھر یہ نعرہ کی صدا کہان سے آئی
اور یہ ثابت ہوا کہ کسنے رموز کو قتل کیا اور قلزم و مجرم کو راوی بیان کرتا ہے کہ خواجہ نے
اس چالاکی اور پھرتی سے رموز کے خنجر ملا تھا کہ کسی نے نہ دیکھا باوجودیکہ لاکھوں آدمی
موجود تھے مگر ایک نے بھی نہ دیکھا یہ خنجر مار کر اور قلزم کو قتل کرکے فوراً گلیم اوڑھ کر
غائب ہوگئے تھے اس سبب سے کسی نے نہ دیکھا جب یہ اُن سب نے غنطاق سے
بیان کیا اور غنطاق نے یہ سب حال سنا ہائی بھائی رموز کہکر رونے لگا اور کہنے لگا کہ تم
مجکو دغا دے گئے میں منع کرتا تھا تم نے سنا اپنی جان دی یہ بھی نہ معلوم ہوا کہ کس نے
قتل کیا ہائے یہ کیا غضب ہوگیا ان لوگوں نے کہا کہ پھر روئیے گا حریف تو لشکر پر آ رہی
قیدی رہا ہوگئے ہیں ایسا نہ ہو کہ بارگاہ پر آ پڑیں سب لشکر کو قتل کر رہے ہیں ہزاروں کے
خون ہو رہے ہیں جلد فکر فرمائیے پھر روئیے گا یہ وقت رونے کا نہیں ہے یہ جو اُن سب نے
کہا غنطاق نے بھی خیال کیا کہ یہ لوگ سچ کہتے ہیں رموز تو مارے گئے اب وہ زندہ نہ
ہونگے آپ اپنی فکر کرو تم رونے میں مصروف ہو اور حریف اپنا کام کر جائے لشکر کو لوگ
حریف کے قتل کر رہے ہیں اسکی فکر لازم ہے یہ کہکر اپنے آنسو پونچھے اور سب بادشاہوں
سرداروں سے کہا کہ چلو لشکر کا بندوبست کرو ہمارا تخت لاؤ یہ کہکر اُٹھ کھڑا ہوا اُسکا
اُٹھنا تھا کہ سب کھڑے ہوگئے غنطاق بیرون بارگاہ آیا تخت پر سوار ہوا سب سردار
بادشاہ جو کہ اسکی کمک کو آئے ہوئے تھے وہ بھی سوار ہوئے تخت غنطاق کا میدان
میں آیا ادھر لشکر نے صف بندی کی قریب آٹھ نو لاکھ کے سپاہ تھی اور اہل شہر و
اہل قریہ الگ تھے اور ساحروں کا لشکر الگ تھا سب میں صف بندی ہوگئی پرے جم گئے
جسقدر ساحر کمک علم شاہ کو آئے تھے وہ سب لشکر ساحر سے لڑنے لگے غنطاق کا
قلب لشکر میں آکر قائم ہوا نقیب پکار کر اہل لشکر سے کہنے لگے کہ اے مردانان کوشیدہ جامہ
زنان نو شنیدہ تم لاکھوں ہو حریف کم ہیں گھیر کر مار لو یہ وہی لوگ ہیں کہ جنکو تم نے اسیر کر لیا تھا

بھلا کیا لڑینگے سبکو گھیر کر مار لو تکلیف قید سے پریشان ہین تم سے کیا لڑ سکتے ہین
یہ سب تمھارے شکار ہین یہ جو نقیبون نے پکار کر کہا انتو کل لشکر جم کر لڑنے لگا راوی
بیان کرتا ہی مع علم شاہ کے وہ سب قیدی قریب پانچ سو کے تھے یہ لوگ بھی اپنے
سردارون کو لڑتے ہوئے دیکھکر لڑنے لگے گو پندرہ بیس روز سے قید تھے مگر اس طور سے
لڑ رہے تھے کہ بالکل کسل نہ تھا علم شاہ کا تو یہ عالم تھا کہ ہر وار مین دس دس کے سر
اوڑا دیتے تھے ایک طرف جہانگیر پسر حمزہ لڑ رہے تھے نعرہ پر نعرہ کر رہے تھے ایک طرف
دیوانہ لڑ رہا تھا ایک سمت مضراب گجکلاہ و ایک جانب افغان آدم خوار کا وار چل رہا
تھا ملکہ غزالہ و آہو چشم وغیرہ عنبر ساحرون سے ہم نبرد تھین ادھر ترنج و نارنج گولہ فولادی
ہاتش کے دانے چل رہے تھے آگ برس رہی تھی ابر سحر آسمان پر قائم تھا اُن سے پانی
برس رہا تھا کسی طرف دریاے سحر روان تھا عجب طرح کا معرکہ پڑا تھا ہزارون تماشائی
اس معرکہ مین ہلاک ہوئے یہ واقعہ و سانحہ دیکھکر تماشائی تو اپنی جانین بچا کر بھاگ کھڑے
ہوئے اُن لوگون کا تو مجمع کم ہو گیا سواے لشکرون کے اُس مقام پر کوئی نہ تھا سب حیران
تھے کہ یہ کیا واقعہ ہوا یہ خدا پرست کہان سے آ گئے انکو کیونکر خبر ہو گئی اور کس وقت یہ
آئے ہین گویا اسوقت کے منتظر تھے اہل شہر و اہل گاؤن تو یہ باتین کرتے ہوئے
طرف اپنے اپنے مقام کے بھاگے ہر ایک نے جا کر وہان کے باشندون سے سب حال
بیان کیا اُنھون نے جب یہ دریافت کیا کہ خدا پرستون کے قتل کا تماشا دیکھ آئے تم لوگ
بدحواس اسقدر کیون ہو پریشان کیون جلد خوش خوش آنا تھا تمھارے چہرہ سے
تو ملال ظاہر ہوتا ہی اُن سب نے جواب دیا کہ کیسا تماشہ اور کیسی خوشی وہان تو بھر
رنگ ہو گیا سب خدا پرست قید سے رہا ہو گئے اُنکی کمک آ گئی رموز جادو مارے
گئے وہان معرکہ بڑا ہوا ہی تماشائیون مین سے بھی بہت لوگ اس معرکہ مین کام آئے
ہم لوگ یہ معرکہ دیکھکر اپنی جانین بچا کر وہان سے بھاگ کھڑے ہوئے مین وہان آتش
جنگ و پیکار گرم ہی حرون سے الگ مقابلہ ہی اور غیر ساحرون سے الگ دیکھیے اسکا
انجام کیا ہوتا ہی جو یہ واقعہ سنتا ہی اُسکے حواس جاتے رہتے ہین ہر ایک کو اپنی اپنی

ذرہ ہوئی ہی کہ دیکھیے اس جنگ و پیکار کا انجام کیا ہوتا ہی خداوند اپنا فضل کرے کیونکہ
یہ معرکہ تو قریب شہر کے واقع ہوا ہی ایسا نہ ہو کہ حریف شہر پر آ پڑے تو بڑی خرابی
ہو سب اپنی اپنی فکر کرنے لگے بھاگنے کی ٹھان اپنا اپنا مال و اسباب باندھنے لگے یہان تو یہ
سامان ہو وہان قلعہ تجریہ و لشکر دیوانہ و لشکر مضراب کج کلاہ وغیرہ کا حال ملاحظہ ہو
کہ یہ دونون لشکر و اہل قلعہ سحر رموز جادو مین مبتلا تھے یہان رموز جادو کو جو خواجہ
نے خبیس کی صورت بنکر قتل کیا خنجر مار کر یہان علم شاہ وغیرہ رہا ہوئے وہان
وہ سحر جو کہ اہل قلعہ و اہل لشکر پر تھا سب برطرف ہو گیا یعنے ابر جو قائم تھا وہ لخط لخط
ہو کر اور دھوان ہو کر برطرف ہوا سب تیرگی ہو گئی تھی اپنی حالت اصلی پر آئی معلوم ہوا کہ
ہم سب سو رہے تھے جاگ اٹھے اہل قلعہ تو اپنے کاروبار مین مصروف ہوئے مگر محل
شاہی مین براے ملکہ آہو چشم تلاطم تھا اور سب رو رہے تھے ادھر لشکر مضراب کجکلاہ
مین براے مضراب وغیرہ تلاطم تھا کیونکہ یہ لوگ بخوبی واقف تھے کہ ہمارے سردارون
کو رموز نے سحر کرکے اسیر کر لیا اب جو سحر سے رہا ہوئے تو لشکر حریف کا پتہ نہ
پایا ایک سمت اپنے کو دیکھا دوسری طرف لشکر دیوانہ کو سبکو یقین ہوا کہ عنطاق
ان سب کو اسیر کرکے اور ہم سبکو مبتلاے سحر کرکے چلا گیا اپنے رہا ہونے کی سحر
سے جو خوشی ہوئی تھی وہ اپنے سردارون کے اسیر ہو جانے کا رنج و صدمہ ہوا
غرض سب اہل لشکر اور جو سردار یہان باقی تھے وہ فرودگاہ پر واپس گئے اسوقت
چند ہرکارے طرف شہر عنطاقیہ کے براے خبر روانہ کیے کہ خبر لاؤ کہ ہمارے سردارونپر
کیا گذری اودھر لشکر دیوانہ جو سحر سے رہا ہوا اسمین بھی تلاطم مچا براے علم شاہ
وغیرہ کیونکہ وہی لوگ اس حال سے آگاہ تھے کہ ہمارے افسر و سردار سب
رموز نے اسیر کر لیے ہین اور ہم مبتلاے سحر رموز ہین وہ مارا گیا ہی جو ہم رہا ہوئے
ہین مگر ان سب نے سواے لشکر مضراب کے لشکر عنطاق کا پتہ بھی نہ پایا انکو بھی
یقین ہوا کہ عنطاق ان سب کو لیکر اپنے ملک کو چلا گیا یہ لوگ بھی افسوس کنان و
مغموم و محزون اپنی فرودگاہ پر واپس آئے انھون نے بھی ہرکارے روانہ کیے

جا کر خبر لائین و دونون لشکرون کے ہرکارے برائے خبر طرف شہر عنطاقیہ کے روانہ ہوئے
اہل لشکر مغموم و محزون یہان آ ترے ہوئے ہین اور اہل قلعہ بھی رنج و صدمہ مین مبتلا
ہین کہ انکا حال آئندہ تجربہ ہوگا وہان میدان مین معرکہ پڑا ہوا ہی تلوار چل رہی ہی لاش
پر لاش گر رہی ہی جب خواجہ نے دیکھا کہ اب تلوار چلنے لگی اور سب ساحر بھی زمین
پر آ گئے مگر خواجہ وسمک و علم شاہ و آہو چشم و سیماے مہر جمال و جہانگیر
وغیرہ حیران تھے کہ ان لوگون کو کیونکر خبر ہوئی جو یہ برائے کمک کے آ گئے مقام عجب
ہی کہ لندھور وغیرہ یہ خبر پا کر نہ آ ئے جنگ دیپکار موقوف ہوئی تو دریافت کرینگے خواجہ
نے جب یہ دیکھا کہ ہر طرف تلوار چل رہی ہی گلیم تو اوڑھے ہوئے تھے اس لشکر سے
باہر آئے اور ایک درخت کے سایہ مین کھڑے ہو کر خسیس جادو کو زنبیل سے نکالا
اسکو درخت سے باندھ دیا زبان مین سوزن دی اپنی اصلی صورت بنائی لیس فتیلہ
رفع بیہوشی دیا خسیس کو ہوش آیا اپنے کو بندھا ہوا پایا سامنے خواجہ کو کھڑے
ہوئے دیکھا دل مین خیال کیا کہ یہ کیا خواب دیکھ رہا ہون مین تو اسکو یہ خواجہ
سے قتل کرنے کو قفس لیکر گیا تھا خواجہ نے مجکو دو موتی دیے تھے وہ ٹوٹ گئے تھے
مین انکو دکھانے کے لیے چلا تھا کہ چکر آیا تھا اور گرا تھا پھر مجکو خبر نہ ہوئی یہ کیسا خواب
ہی کیا خراب حالت خواب مین نظر آئی یہ سوچکر آنکھ بند کر لی خواجہ نے فرمایا کہ او خسیس
ہوشیار ہو یہ خواب نہین ہی عین بیداری ہی مین نے تجکو فریب دیکر پکڑ لیا دیکھ مین سامنے
موجود ہون میرے خدا نے کیونکر مجکو بچایا اور تجکو میرے قابو مین کیا مین نے تیری صورت
بنکر رموز کو قتل کیا اور سبکو رہا کیا وہان تلوار چل رہی ہی بس خیریت اسی مین ہی
کہ دین اسلام قبول کر ورنہ مین تجکو قتل کرونگا اگر اپنی زندگی چاہتا ہو تو میری اطاعت
کر آئندہ تجکو اختیار ہی موت سر پہ موجود ہی یہ جو خواجہ نے پکار کر کہا اب خسیس
کو یقین ہوا کہ تو در اصل بندھا ہوا ہی خواجہ نے تجکو فریب دیا تو نے دھوکا کھایا اب
کیا ہونا ہی چاہے زندہ بچون چاہے نہ بچون مین تو دین اسلام نہ قبول کرونگا
مرنا قبول ہی یہ دل مین خیال کر کے اب جو آنکھ کھول دی تو خواجہ کو سامنے خنجر کھینچے ہوئے

ملک الموت کو سر پر موجود پایا چونکہ زبان مین سوزن دی ہوئی تھی کلام نہ کر سکا
اشارہ سے کہا کہ مین ہرگز ہرگز اپنا دین آبائی ترک نہ کرونگا کیا کرون ناچار ہون
ورنہ تجکو اس سخت کلامی و فریب کی سزا دیتا خواجہ یہ اشارہ اسکا سمجھ گئے اور یہ بھی
دیکھا کہ اُسکی پیشانی پر سیاہی کفر کی ظاہر ہی نور اسلام کا بالکل نام نہین ہی یہ حرامزادہ
مسلمان نہوگا اسکو قتل کرنا لازم ہی پس یہ خیال کر کے لپٹ کر خنجر مارا کہ سر تن پر سے
اڑ گیا کمند کھول لی لاشہ تڑپنے لگا سیاہ آندھی اُٹھی تاریکی ہو گئی بعد غل مچانے
لگے آواز آئی کہ کشتی کہ نام من خمیس جادو بود خواجہ خمیس جادو کو قتل کر کے جنگگاہ
مین آئے یہان آکر دیکھا تلوار چل رہی ہی جہانگیر و علمشاہ و دیگر اہل اسلام و لشکر
کے جسمون پر زخم لگے ہوئے ہین خون بہ رہا ہی مگر لڑ رہے ہین کفار کم نہین ہوتے ہین
ہوا سے تلوار چل رہی ہی ہر غنچہ ہی ہاتھون سے خون کے فوارے چھوٹ رہے ہین عجب
طرف کو جنگ و پیکار مین مصروف ہین خواجہ بھی خنجر لیکر لڑنے لگے کسی کسی کے ناگہان
بیچ مین آکر خنجر مارا کہ اُسکا کام تمام ہوا کسی کی پشت پر آکر ہاتھ مار دیا اُچک کر دوسرے
کے سر پر سوار ہوئے اُسنے گبھرا کر ہاتھ اُٹھایا کہ یہ کیا بلا سر پر آئی جیسے ہاتھ قریب
آیا ایک ہاتھ خنجر کا رسید کیا کہ اسکا سر اُڑ گیا یہ تیسرے کے دوش پر تھے قتل بھی
کرتے جاتے ہین اور لاشون کو جمع بھی کرتے جاتے ہین آخر لال سبز جھنڈیان بھی لگا کے
ہین کہ این حال خواجہ عمرو کسی مقام سے حقہ آتشبازی داغ دیا کہ کفار کے منھ جل گئے جہان دیکھا
کوئی خدا پرست کفار مین گھیرا ہوا ہی جہان کھڑے تھے اسی مقام سے تیر مارا کہ دس
بیس مجروح ہوئے ایک دو ہلاک ہوئے اُس خداپرست پر نرغہ کم ہوا اسطرح بھی ایک
طرف لڑ رہا ہی بازار مرگ چارون طرف گرم ہی خون کے دریا رواں ہین سر مثل حبابون
کے تیر رہے ہین تن بے سر خاک پر پڑے ہوئے تڑپ رہے ہین کسیکا شانہ لٹکا ہی
کسیکا سر کوئی شکم چاک پڑا ہی کوئی سسک رہا ہی کوئی تڑپ رہا ہی کوئی نیم بسمل ہے
کوئی بالکل زخمون سے چور ایڑیان رگڑ رہا ہی کسی کی لاش سم اسپان سے پامال ہو گئی
ہڈ استخوان ریزہ ریزہ ہین کوئی اوندھا پڑا ہوا ہی پشت پر زخم تلوار ہی معلوم ہوا کہ

بھاگ کر چلا تھا کہ حریف کا ہاتھ پڑ گیا فرار ہونے کا نتیجہ مل گیا جوے خون رواں ہے
لاشہاے کفار اُس دریاے خون مین مثل مگر و سوسمار کے تیرتی ہوئی معلوم
ہوتی ہین نشان سرنگون پڑے ہین تلوارون و نیزون و سپرون کے انبار ہین مرکب
کوہ تن لاشون کو کچلتے پھرتے ہین ہر طرف ایک تلاطم طوفان موت برپا ہے کشتی حیات
کو تباہی ہے زورق حیات گرداب موت مین پھنس رہی ہے ہر طرف آب تیغ کی طغیانی ہے عجب
آفت برپا ہے میدان رزم میدان رستخیز کا تماشا دکھا رہا ہے علم جو خاک پر پڑے
ہوئے ہین یہ معلوم ہوتا ہے کہ مردے کفنائے ہوئے پڑے ہین لاشون کا ہر طرف
انبار ہے ابر سیاہ ڈھالون کا بلند ہے برق شمشیر خونریز چمک رہی ہے صداے پہلوانان
پر صداے رعد کا گمان ہوتا ہے سر مثل اولے کے تنون پر سے کٹ کٹ کر گر رہے ہین
مینہ خون و سرون کا برس رہا ہے ڈھالین جو سوارون و پیدلون کی زمین پر گری ہین
یہ معلوم ہوتا ہے کہ اُس دریاے خون مین سنگ لیشب پڑے ہوئے ہین تمام
صحراے لال ہو رہی ہے بازار مرگ گرم ہے ملک الموت کی خود جان آفت مین پڑی ہوئی
ہے کہ ایک کی روح قبض کی دوسرے پر گرے کاسۂ سر مثل کاسہ گلی کے ٹھوکرین
کھا رہے ہین قابض ارواح نے اپنا خیمہ برپا کیا ہے ملک الموت نے اپنا عمل جمایا ہے
اب کفار کو سواے کوچہ زخم و گوشہ کمان کے کوئی گوشہ مفر کا اور کوئی کوچہ فرار
کا نظر نہین آتا ہے جہان زاغ کمان چلا کر چلا اُسکی پر کاٹ دیے گئے راوی بیان کرتا ہے
کہ علم شاہ و جہانگیر نے آفت برپا کر دی ہے تمام فوج کا جائزہ لے لیا سب چہرہ نظری
کر دیے دفتر فوج درہم و برہم ہو گیا ہر ایک صف مثل اوراق پریشان کے ابتر ہو گئی
منشی مرگ نے ان سب کے نام رجسٹر موت مین تحریر کر لیے دفتر حیات سے نام
کاٹ دیے اور نفری کر دیے اور جو ساحرون نے جو جم کر سحر کیا تمام لشکر ساحران
کو تہ و بالا کر دیا ہے ایک تلاطم مچا ہوا ہے مضراب و دیوانے و افغان و دیگر سرداران
نے الگ آفت برپا کر دی تھی یہ سب خداپرست قریب ہزار بارہ سو کے ہین اور
کفار لاکھون ہین مگر حال یہ ہے کہ کفار کے دم بند کر دیے ہین جان بچانا دشوار ہو گیا ہے

اپنی زیست سے بیزار ہوشل گوسفندون کے بھاگتے پھرتے ہین جب یہ شیران دشت
دغا حملہ کرتے ہین نقیب پکار پکار کر دل بڑھا رہے ہین عنطاق الگ لشکر کو ترغیب
دے رہا ہی کہ لڑے جاؤ تم بہت ہو حریف کم ہین مار لو جی کو نہ ہارو ہمت کو نامردی نہ کرو
اب یہ لوگ جانے نہ پائین گھیر گھیر کر قتل کرو دیکھو پسپا کر دیا ہی یہ ایسی ایسی باتین کرکے
دل بڑھاتا ہی مگر لشکران شیرون کے حملون کی تاب نہین لاتا ہی اتفاق سے علم شاہ
و جہانگیر و مضراب و دیوانہ و افغان ایک مقام پر ہوگئے باہم صلاح کی کہ صفون
کو درہم و برہم کرکے عنطاق پر چلین اُسکو خواہ اسیر کرلین خواہ قتل تب یہ لڑائی موقوف
ہوگی پس یہ صلاح کرکے سب نے مرکب اُٹھا دیئے ایک طرف مضراب جا پڑا
ایک طرف دیوانہ و جہانگیر و علم شاہ دونون مرکب اُٹھا کر قلب لشکر پر آ پڑے
پس پشت اُنکے افغان تھا ان پانچون شیرون نے جو جم کر قلب لشکر پر حملے کیے
تمام صفون کو درہم و برہم کر دیا مضراب نے لشکر کے پرے توڑ دیے نشان سیاہ
کو قلم کیا علمدار کو مار دیوانے نے نقارہ نواز کو قتل کرکے نقارے کے پرزے
پرزے کر دیئے علم شاہ و جہانگیر نے جسقدر صفین تھین سبکو مسمار کرکے سامنے
عنطاق کے جا کر نعرہ کیا نعرے کا کرنا تھا کہ آرام کج کلاہ نے بڑھکر تلوار کا وار
علم شاہ پر کیا اور یاقوت کجکلاہ نے جہانگیر پر ان دونون شیرون نے وار
خالی دیکر تلوار دونون پر ہاتھ ڈالدیے کمر زنجیر پکڑ کر اُٹھا لیا زمین پر دے مارا اسماک
و خواجہ اُسی مقام پر لڑ رہے تھے یہ واقعہ دیکھکر قریب آ گئے ان دونون کی مشکین
باندھ لین جسقدر سردار نامی و گرامی تھے سب اسی مقام پر تھے اب بڑھ بڑھ کر مقابلہ
کرنے لگے جہانگیر و علم شاہ نے ان سبکو اسیر کر لیا اب اُن بادشاہون کی نوبت آئی
جو کمک کو آئے تھے جسنے آکر وار کیا خالی دیکر کمر زنجیر پکڑ کر اُٹھا لیا خلاصہ یہ کہ سب بادشاہ مثل
منصور کجکلاہ وغیرہ سب کے اسیر ہوگئے اب سوائے عنطاق کے کوئی باقی نہ رہا کہ علم شاہ
نے بڑھ کر نعرہ کیا کہ او عنطاق نامرد کیا تخت پر بیٹھا ہوا تماشہ دیکھ رہا ہی اور دلن کو اپنے
اوپر سے تیل مالش کر رہا ہی اگر مرد مردانہ ہی تو مقابلہ کر اور اگر فوج کے بھروسے پر حکومت

کرتا ہی تو بڑا نامرد ہی یہ کلام طعن آمیز سنکے عنطاق کو بھی جوش آگیا کہا کہ او پسر حمزہ تو رہا
ہو گیا میری غفلت سے تو نے رہا ہو کر آفت برپا کر دی ہی اب میرے ہاتھ سے بچکر کہاں جاتا ہی
مین کب چھوڑتا ہون یہ کہکر تلوار کا وار کیا شاہزادہ نے تلوار کو خیال مین رکھکر اب جو اچھ
سپر کی لگائی تلوار پٹ پڑی پنجہ ہی دراز کر کے قبضہ پہ ہاتھ ڈالدیا پنجہ مروڑ کر تلوار چھین لی
اور کمر زنجیر مین ہاتھ ڈالکر تخت پر سے اُٹھا لیا بائین ہاتھ پر اسکو بلند کر کے دہنے ہاتھ سے
جو تخت پر وار کیا تلوار تخت کو کاٹ کر زمین پر آئی تلوار نے زمین کو بوسہ دیا شاہزادے نے
جھوم کر نعرہ تکبیر بلند کیا اور عنطاق کو گرد سر مثل چادر آتشبازی کے چرخ دیا تیر
کیا اس مقام پر بڑے غضب کی تلوار چلی جس جا وار کیا شاہزادہ پر شاہزادہ نے
عنطاق کو سپر کر دیا ہزارون کا کھیت ہوا لاکھون مارے گئے مگر عنطاق پنجہ شیر سے
نہ چھوٹا سب پریشان ہو گئے ادھر ساحرون نے لشکر اسلام کے تمام ساحران کفار
کو قتل کر ڈالا چونکہ اُنکا سردار قبل ہی قتل ہو چکا تھا وہ بھاگ کھڑے ہوئے سب
مارے گئے جو باقی رہے وہ بھاگ گئے اب سوائے ساحران اسلام کے اُس مقام پر
کفار سے کوئی ساحر نہ تھا ساحران اسلام جب ساحرون کو قتل کر کے بھگا چکے تو ایک
طرف صف باندھ کر کھڑے ہوئے تماشہ جنگ و پیکار کا دیکھ رہے ہین کیونکہ انکو یہ بخوبی
معلوم ہی کہ یہ لوگ ساحرون کی کمک سے ناراض ہوتے ہین جبکہ ساحر نہ ہون ہان اگر ساحر
ہون تو ساحر مقابلہ کرین ساحرون سے غیر ساحرون سے نہ مقابلہ کرین
پس اس خیال سے الگ کھڑے ہوئے ہین کہ اگر ہم لڑینگے تو شاہزادہ ہم سے ناراض ہوگا
سب خاموش کھڑے ہوئے تماشہ دیکھ رہے ہین اور شاہزادہ و دیگر سردار لڑ رہے
ہین جب علم شاہ نے عنطاق کو ہاتھ پر بلند کر لیا سب اہل لشکر نے دیکھا بادشاہ
کو پکڑ لیا اب سپاہ مین ہل چل پڑ گئی ادھر بہادرون نے ایسی شمشیر زنی کی کہ تمام
سپاہ کے پاؤن اُٹھ گئے فوج نے جو ہمت کیا یا تو جمے ہوئے لڑ رہے تھے یا فرار
کی تدبیر کرنے لگے کیونکہ مشہور ہی کہ سپاہ بے میر تکیہ بے فقیر ترکش بے تیر بیکار ہی جسقدر
سرداران نامی و گرامی تھے اور فوج کو لڑوا رہے تھے سب اسیر ہو گئے جو باقی رہے وہ

وہ قتل ہو گئے اب کون فوج کی خبر لے اور کون مقابلہ کی ترغیب دلائے تاب مقابلہ
نہ لا کر نو لاکھ سپاہ نے شکست کھائی ایک بار سب بھاگ کھڑے ہوئے اب لاکھ لاکھ
تدبیر کرتے ہین پاؤن نہین تھمتے ہین نہ پڑاؤ ہو کہ اسپر جا کر قیام کرین نہ خیمہ و خرگاہ ہے جو
وہان ٹھہرین تمام سپاہ و لشکر کوہ و صحرا مین منتشر ہو گیا دیوانے نے بڑی دور تک
اُنکا تعاقب کیا ہزارون کو قتل کیا جب سب بھاگ گئے ادھر شاہزادہ نے قصد کیا
کہ عنطاق کو زمین پر مارون عنطاق نے کہا کہ امان شاہزادہ نے فرمایا کہ بشرط ایمان
اُسنے جواب دیا کہ آپ مجبور ہا کر دین مین نے آپکی بزرگی اور آپ کے دین کی برکت دیکھی
لی مین نے لعنت کی دیان باطلہ پر اور آپکا دین قبول کیا یہ جو عنطاق نے کہا شاہزادہ
نے اُسکو آہستہ سے زمین پر رکھدیا وہ دوڑ کر شاہزادہ کے قدمون پر گرا شاہزادہ نے
اسکو گلے سے لگایا کلمہ تعلیم فرمایا وہ کلمہ پڑھکر از سر صدق مسلمان ہوا عنطاق نے
مسلمان ہو کر پکار کر کہا کہ ایہا الناس اب جنگ و پیکار نہ کرو اور نہ لڑو اور نہ فرار کرو مین نے
اس شہریار کا دین قبول کیا اسکی برکت میرے اوپر ظاہر ہو گئی وہی برحق ہے اور سچا دین
ہے اور سب دین باطل ہین اور سب جھوٹے خدا ہین اور عجائب لگاری بھی جھوٹا خدا ہے
مین نے اسوقت بہت بہت اسکو پکارا اور مدد کا خواستگار ہوا اُسنے آکر ایک موئے
بسر ان لوگون کا نہ کم کیا انجام یہ ہوا کہ سب سردار میرے اسیر ہو گئے ہین بھی اسیر
ہوا لشکر نے شکست کھائی خیال تو کرو کہ کہان تم نو لاکھ اور کہان یہ ہزار بارہ سو دوسرے
یہی مقام غور ہے کہ یہ قید تھے اور زیر تیغ بیٹھے ہوئے تھے کوئی بھی صورت نجات کی تھی
پھر کیونکر غیب سے مدد ہوئی پس ضرور انکا دین برحق اور صادق ہے اور جسکو آپکی اطاعت
اور دین اسلام کے قبول کرنے سے انکار ہو وہ میرے لشکر سے و دیگر بادشاہون کے
لشکر سے نکل جائے ورنہ مین خود اُسکو قتل کرونگا نہ میرے لشکر مین نہ میرے شہر
مین کافر کا کام ہے یہ جو پکار کر کہا جعفر لشکر بھاگنے سے بچا تھا وہ سب ہاتھ باندھ کر
حاضر ہوئے عرض کیا کہ الناس علےٰ دین ملوکہم پس اسوقت کلمہ پڑھکر مسلمان ہوئے
اور جو لشکر بھاگا تھا یہ خبر سنکے کہ ہمارے بادشاہ نے پسر حمزہ کی اطاعت کر لی

سب واپس آیا ادھر اہل اسلام نے یہ سن کے کفار کشتی سے ہاتھ روک لیا ہر طرف امن و امان ہو گئی علم شاہ نے عنطاق کو تخت پر سوار کیا اور خود مرکب پر سوار تھے عنطاق علم شاہ و مضراب و جہانگیر و دیوا نے دو دیگر سرداروں و ساحروں کو لیکر اُس بارگاہ میں آیا علمشاہ نے عنطاق کو تخت پر بیٹھایا اور سب گرد و پیش آکر زرنگاروں پر و کرسیوں پر بیٹھے اب اُن سب سرداروں و بادشاہوں کو طلب کیا جنکو اسیر کیا تھا اُنکا دربار سجھا خلاصہ یہ کہ وہ سب مسلمان ہوگئے اور ان سبکے اہل لشکر بھی اب کوئی ایسا نہ تھا کہ جو رکا فر ہو سب نے دین اسلام از سر صدق قبول کیا سب مسلمان ہو گئے جب ان کاموں سے فرصت پائی وہ سب بھی مسلمان ہو کر اپنے اپنے مقام پر آکر بیٹھے اُسوقت علم شاہ نے حکم دیا کہ شمار کرو کسقدر لوگ ساحر اس معرکہ میں کام آئے اور کسقدر ہمارے ہمراہی جو ہمارے ہمراہی ہوں اُنکو دفن کرو اور جو کافر ہوں اُنکو ایک غار میں ڈالدو اور جو زخمی ہوں اُنکو شفا خانہ کو روانہ کرو تاکہ اُنکا علاج کیا جائے جب یہ حکم فرما چکے اُسوقت عنطاق نے عرض کیا کہ اب حضور میرے ہمراہ کل اپنے ہمراہیوں کے شہر میں تشریف لے چلیں تاکہ میں آپکی دعوت کروں اور اُنکے سامنے سب اہل شہر کو جمع کرکے دین اسلام کے قبول کرنے کی ہدایت کروں قواعد اسلام شہر میں جاری کروں پھر آپکو اختیار ہو اُسوقت تک میں آپکو جانے نہ دونگا جب تک ان کاموں سے فراغت نہ کرونگا بلکہ میں خود قدوم میمنت لزوم سے کسی وقت جدا نہ ہونگا رکاب سعادت انتساب سے ایک پل جدائی گوارا نہ کرونگا علم شاہ نے فرمایا کہ خیر دیکھا جائیگا ابھی تو میں نہیں چل سکتا ہوں جب تک کہ مجکو ان لوگوں سے مہلت نہیں ہوتی ہے کیونکہ بعد مدت کے یہ لوگ آئے ہیں میرے اسیری کی خبر سن کے عنطاق نے کہا کہ میں نے تو قبل ہی عرض کیا کہ یہ سب صاحب آپکے ہمراہ چلیں علمشاہ نے فرمایا کہ اچھا اُسکے بعد سمک کی طرف دیکھکر فرمایا کہ اے سمک یہ بتاؤ عمر نامدار خواجہ سلامت کے نعرہ کی کئی مرتبہ میں نے آواز سنی نہ وقت مقابلہ میں نے اُنکو دیکھا صرف ایک مرتبہ جبکہ میں نے قریب عنطاق آکر ایک پہلوان کو مرکب پر سے اُٹھا کر زمین پر مارا اُنھوں نے اُسکی مشکیں باندھ لیں

پھرین نے آنکو نہین دیکھا سمک نے عرض کیا کہ میدان جنگ مین ہونگے لاشون کی تلاشی
لے رہے ہونگے علم شاہ نے فرمایا کہ وہ یہان بھی نہ تشریف لائے جاکر آنکو لے آؤ
عرض کرنا کہ آپکو علم شاہ نے بلایا ہے کہ تشریف لائیے مین آپکا بہت مشتاق ہون سمک
نے کہا کہ مین جاتا ہون یہ کہکر سمک چلا تھا کہ دیکھا سامنے سے خواجہ منہ بنائے ہوئے
چلے آتے ہین راوی بیان کرتا ہے کہ جب وہ جنگ وپیکار موقوف ہوگئی اور سب دائرہ اسلام
مین آئے علم شاہ آکر بارگاہ مین بیٹھے سب نے دین اسلام قبول کیا خواجہ میدان جنگ
مین پہونچے سب مردون کے کپڑے اتارے جو جسکی کمر مین سے نکلا اسپر قبضہ کیا سبکو
لوٹ مار کر تلوارین سپرین نیزے سب اٹھا کر نذر زنبیل کر لیے اس خیال سے کہ فروخت
کرون گا یہ سب بندوبست کرکے آپ وہان سے بارگاہ کی طرف چلے قریب پہونچے
تھے کہ سمک نے بڑھ کر عرض کیا کہ استاد چلیے آپکو شاہزادہ علمشاہ و جہانگیر یاد کر رہے
ہین خواجہ ہمراہ سمک کے بارگاہ مین آئے علم شاہ نے و جہانگیر نے سلام کیا
اور سب سردارون و ساحرون نے خواجہ جواب سلام دیکر سامنے آکر بیٹھے سب نے
خواجہ کی مزاج پرسی کی خواجہ نے جواب دیا کہ اچھا ہون آپ لوگون کی دعا سے علمشاہ
و جہانگیر نے خواجہ سے دریافت کیا کہ صاحبقران کا مزاج مبارک کیسا ہے خواجہ نے
جواب دیا کہ جب مین ان سے رخصت ہوا تھا تو انکا مزاج اچھا تھا وہ حکیم سقنیلوس
کے یہان مہمان ہین میرا انتظار کر رہے ہونگے مجکو ایک ضرورت سے بھیجا تھا مین یہان ان
آفتون مین مبتلا ہوا یہ کہکر خواجہ نے تمام قصہ ابتدا سے بیان کیا اپنا کوہ پر جاکر رستم
پر عیاری کرکے نذر زنبیل کرنا وہان سے برائے رہائی جہانگیر و سیمائے مہر جمال طرف
طلسم کے جانا ملک الموت کی عیاری کرکے ان دونون کو رہا کرنا کوہ پر مع افغانہ کے ان
ساحرون کو قتل کرنا جو کہ طلسم سے ہمراہ آئے تھے عنطاقیہ مین حریص کی شکل بنکر آنا رموزہ کا
حال سے آگاہ ہوکر اسیر کرنا برائے قتل خبیس کے ہاتھ روانہ کرنا اپنا اسکو فقرہ دیکر
بہکا دینے سے سحر دفع کرنا اسکو عیاری کرکے اسیر کر لینا یہان آکر رموز کو باتون مین لگانا
اسکو قتل کرنا اور جنگ و پیکار کا ہونا سب حال بیان کیا اور خبیس کے قتل کا حال

بھی کہا سب واقعہ سن کے کل وجزء علم شاہ وکل سرداروں وحاضرین بارگاہ نے
بہت تعریف کی بلکہ بہت کچھ روپیہ خواجہ کو اُسوقت ملا خواجہ بہت خوش ہوئے اب
شاہزادہ نے غزالہ وگوہر آرا ودیگر ساحروں سے دریافت کیا کہ آپ لوگوں کو میرے
حال سے کیونکر خبر ہوئی جو آپ تشریف لائے خوب وقت پر پہونچے تب غزالہ نے
اپنا سارا حال بیان کیا اور کہا کہ ہمکو آپکا حال سحر سے معلوم ہوا ہو مین نے جو آپکا خیال
کیا تو سب حال معلوم ہوا پس مین وہان سے روانہ ہوئی یہ لوگ بھی میرے ہمراہ
آئے خداوندکریم نے عین وقت پر پہونچا دیا سبکی آبرو رکھلی شاہزادہ نے فرمایا کہ لشکر
مین تو سب طرح سے خیریت ہی غزالہ نے کہا کہ جب مین وہان سے چلی تھی اُسوقت
تک سب طرح سے خیریت تھی ہر دنا وا علے صحت سے تھا کوئی کسی مند تک نہ تھا
لشکر اخلاق مقابلہ مین فروکش تھا اخلاق کا زخم اچھا نہ ہوا تھا کہ جو مقابلہ کا سامان
ہوتا سب خیریت سے تھے اُسکے بعد کا حال ہمکو نہین معلوم کہ پھر کیا ہوا اب ہمکو جازت
ملی تو ہم لشکر کو جائین شاہزادہ نے فرمایا کہ اچھا مگر ایک امر ہو کہ آپ اپنے ہمراہ
ملکہ آہو چشم کو لیتے جایئے گا غزالہ نے عرض کیا کہ کیا آپ تشریف نہ لیچلیے گا جواب دیا
کہ مین تو نہ چلون گا مین جس قصد سے لشکر سے نکلا ہون جب تک اُسکو پورا نہ
کرلون گا اُسوقت تک نہ چلون گا غزالہ نے عرض کیا کہ آپ کس قصد سے نکلے
ہین جواب دیا کہ بخیال فتح طلسم غزالہ نے عرض کیا کہ آپ سا عقل مند یہ فرمائے کہ مین
برائے فتح طلسم جاؤن گا جبکہ یہ امر آپ کو بخوبی ثابت ہو گیا ہو کہ آپ فاتح طلسم
نہین ہین تو پھر برائے فتح طلسم آپکا جانا بیکار ہی چونکہ یہ تو شعلہ مزاج ہین اور جو
کہتے ہین منہ سے وہی کرتے ہین جواب دیا جو کچھ ہو اب تو مین اپنے اس قصد
سے باز نہ آؤنگا ضرور جاؤنگا اس امر سے یہ بھی ہوگا کہ ملک گیری ہو جائے گی یہ جواب
نے فرمایا سب خاموش ہو رہے عنطاق نے ہاتھ جوڑکر کہا کہ حضور آپ شہر مین
تشریف لے چلین تاکہ مین دعوت کرون علم شاہ نے فرمایا کہ اچھا چلو تمھاری بھی خوشی
ہو جائے ورنہ میرا تو قصد تھا کہ مین جس طرف کا ارادہ کرکے نکلا ہون اُس سمت کو روانہ ہون

غرض یہان اسقدر تاخیر ہوئی تو ایک روز اور بستی یہ کہکر قصد آنے کا کیا کہ سانپ نئے
نئے دو رنگ ظاہر ہوتے چونکہ بہر اسے شمار لاشہاے کفار گئے تھے آخر عرض کیا کہ ہم نے
بہت کاوش کی حضور کے ہمراہیون مین سے کسی کی لاش نہ ملی ہان کفار اس معرکہ
مین قریب اسی ہزار کے کفار کام آئے انیس ہزار مجروح ہوئے اُن سب لاشون کو ایک
ایک غار مین ڈالدیا اور زخمیون کو شفاخانہ کو روانہ کردیا راوی بیان کرتا ہے کہ جو کہ مجروح
تھے اُن سبکو شفاخانہ روانہ کیا تھا وہان اُنکا علاج شروع ہو گیا تھا جب یہ
شاہزادہ نے سنا اب جو اُن لوگون کو خیال کیا جو کہ اسیر ہوئے تھے سبکو اپنے
گرد جمع پایا ہان اُن لوگون کے جسمون پر زخم تو تھے شاہزادہ بہت خوش ہوا اب
سبکو ہمراہ لیکر ہمراہ عنطاق کجکلاہ و دیگر بادشاہون کے داخل شہر ہوا خواجہ بھی
ہمراہ مین اُن بادشاہون کا لشکر بیرون شہر فرکش ہو گیا ثابت ہے سب لوگ مسلمان ہو چکے
مین مع اپنے لشکر کے شہرون مین تھی یہ خبر ہو گئی اُن خدا پرستون نے لڑائی تیغ
بادشاہ کو اسیر کر لیا تھا بادشاہ نے دین اسلام قبول کیا اُسنے چھوڑ دیا جب
مسلمان ہوئے اب بادشاہ اُن سبکو اپنے ہمراہ لیکر شہر مین آتے ہین عنطاق نے
یہان کا عزم نہ کیا جو اہل شہر بھاگنے والے تھے اس خیال سے کہ یہان غدر ہو گا یہ
خبر سنکے مطمین ہوئے یہان تک کہ عنطاق داخل شہر ہوا لشکر اپنے مقام پر آیا
سب بادشاہونکو لیکر در دولت پر پہونچا علم شاہ و جہانگیر وغیرہ کے لیے مکانات
ہر دو خالی کرائے سب آ مین اُترے کل سامان راحت و آرام مہیا کر دیا حکم سامان
دعوت دیکر داخل محل ہوا سب بادشاہ اپنے اپنے مقام پر آئے جو مقام اُنکے
اُترنے کا تھا جہان وہ لوگ اُترے ہوئے تھے ہر ایک کی زبان پر بزرگی دین اسلام
و برات علم شاہ و جہانگیر کا چرچا تھا ہر ایک تعریف کر رہا تھا یہان خواجہ نے
بیٹھکر سب کا حال اب مفصل طور سے بیان کیا علم شاہ نے اپنا قصہ بیان کیا اور
عنطاق کو اسامر پر آمادہ کیا کہ وہ آہو چشم کو ہمراہ لیجائے آہو چشم نے انکار کیا
شاہزادہ سے فرمایا کہ میرے آبرو و مرتبہ کے خلاف ہے کہ میرے ہمراہ عورت ہو ہر ایک

یہی کہتے تھا کہ علمشاہ کیسا مرد غیرت دار ہے کہ عورت کو ہمراہ رکھتا ہے معلوم ہوا
کہ اسی کے بھروسہ پر جنگ و پیکار کرتا ہے یہ امر میرے بزرگون نے آجتک نہین
کیا کہ کسی عورت ساحرہ یا غیر ساحرہ کو ہمراہ رکھا ہو ہم لوگون مین نہایت عار ہے عورت
کا ہمراہ رکھنا پس مین اپنے ہم چشمون و عزیزون مین ذلیل ہونگا اور ہر مقام پر
تمھارے سبب سے پیکار کا فساد ہوگا اگر تم ہمراہ نہ ہوتین گو بصورت قمری نہین تو
فساد نہ ہوتا سب پر یہ ظاہر ہوا کہ عورت کے سبب سے فساد ہوا ان ملکون مین نتیجہ تو
ضرور کرتا مگر اور طریقہ سے پس میری بدنامی ہے مین ہرگز ہرگز ہمراہ نہ رکھونگا تمکو ان لوگون
کے ہمراہ جانا ہوگا آہو چشم نے لاکھون کچھ انکار کیا شاہزادہ نے ایک نہ سنی آخر
کو وہ بھی ناچار ہوگئی اور سب نے سمجھایا تب وہ بھی راضی ہوئی یہ امر قرار
پاگیا کہ آہو چشم ہمراہ ان سب کے طرف لشکر اسلام کے جاوے اور شاہزادہ کا
جدھر کو جی چاہے تشریف لیجاوے شام ہوئی دعوت کا سامان آیا سب کھانا وغیرہ
کھا کر سو رہے صبح کو غنطاق نے دربار آراستہ کیا دربار کا ڈنکا ہوا سب لوگ
آکر حاضر دربار ہوئے علمشاہ و جہانگیر مع خواجہ سمک اور سب سردارون کے تشریف
لائے غنطاق نے قصد کیا کہ علمشاہ کو تخت پر بٹھاؤن آپنے قبول نہ کیا فرمایا کہ
ہم تاج بخش ہین تاج و تخت گیر نہین ہین تمھاری سلطنت تمکو مبارک رہے اور ہاتھ
پکڑ کر تخت پر بٹھا دیا گرو سکہ بنام بادشاہ اسلام جاری کیا غنطاق نے سب
اہل شہر کو طلب کرکے دین اسلام قبول کرنے کی ہدایت کی سب اہل شہر نے اسیوقت
دین اسلام قبول کیا بتکدہ منہدم کیے گئے مساجد کی بنا ڈالی گئی اسی دن
آرام کجکلاہ و شنعام کجکلاہ و اسام کجکلاہ و یعقوب کجکلاہ و یاقوت کجکلاہ
و مضراب کجکلاہ نے اپنے اپنے بھائیونکو نامے روانہ کیے کہ ہم نے دین اسلام
قبول کیا مع اپنے اپنے لشکر کے لہذا تم بھی دین اسلام قبول کرو اور گرو سکہ بنام بادشاہ
اسلام سند بن قباد کے جاری کیا جائے بتکدہ منہدم کراکے مساجد کی بنا ڈالو نامہ بر
نامے لیکر ہر ایک کے ملک کی طرف روانہ ہوئے اور جاکر ان سب کے نامون کو دیے

انھون نے بموجب اپنے اپنے بادشاہون کی تحریر کیے سب اہل شہر کو
جمع کرکے حکم بادشاہ سے آگاہ کیا ہر ایک نے بخوشی دل دین اسلام قبول کیا ان ملکون
ملکون مین بھی دین اسلام جاری ہوا اور ہر جگہ سکہ بنام بادشاہ اسلام جاری کیا گیا اب
جسقدر ملک اس شہر عنطاقیہ کے قرب و جوار مین تھے اور جسقدر بادشاہ برائے
کمک عنطاق کجکلاہ آئے تھے سب مسلمان ہوگئے اور سب ملک اسلام آباد ہوگئے
دین اسلام کا ڈنکا بجنے لگا یہان عنطاق نے بڑی دھوم سے شاہزادون کی مع اُنکے
ہمراہیون کے دعوت کی اور اپنی دختر ماہ عنطاقی کی شادی تہجیر دیوانہ اپنے بھانجے
کے ساتھ بڑی دھوم سے کی بہت کچھ جہیز مین دیا کئی ملک دیئے دیوانہ اپنی معشوقہ
کے وصل سے شاد ہوا جب ان سب کامون سے فرصت ملی اور فراغت ہوئی اُن
سب نے جو کہ ساحر لشکر اسلام سے آئے تھے اور جہانگیر و خواجہ نے علم شاہ
سے کہا کہ اب ہم لشکر کو جاتے ہین علم شاہ نے جواب دیا کہ پرسون آپ لوگ ادھر
تشریف لیجائین اور مین اپنی منزل مقصد کو جاؤنگا خواجہ نے کہا کہ مین ان لوگونکو
لشکر مین پہونچاکر اور لشکر کی خبر دریافت کرکے خدمت صاحبقران مین جاؤنگا
کیونکہ وہ میرے منتظر ہونگے علم شاہ نے کہا کہ آپکو اختیار ہی راوی بیان کرتا ہی
کہ اُسدن جو علم شاہ سب سردارون کے دربار مین گئے دربار آراستہ ہوا علم شاہ
نے عنطاق کجکلاہ سے کہا کہ اب ہم پرسون تم سے رخصت ہونگے تم نے ہماری
دعوت بھی کی ہمارے کہنے کے بموجب اپنی دختر کی شادی بھی کردی ہم تم سے بہت
خوش ہوئے لہذا ہمکو رخصت کرو ابھی ہمکو ہمراہ دیوانے کے اسکے قلعہ پر جانا ہی
اور وہان جاکر اُن سب لوگون کی خبر لینا ہی جو کہ ہم سے وابستہ ہین نہ معلوم اُنکا کیا
حال ہوا اسنے زمانے مین اور اسی مقام پر لشکر مضراب کجکلاہ بھی فروکش ہی یہ
اپنے اہل لشکر سے بھی ملینگے انکو بھی مسلمان کرینگے پس مین بعد ان سب کامون
کے دیوانہ کو قلعہ مین چھوڑ کر مضراب کو مع اسکے کل لشکر کے طرف اسکے ملک
کے روانہ کرکے برائے فتح طلسم روانہ ہونگا اگر زندہ وہان سے واپس پھرا تو پھر

تم سب شاد ہونگے اور یہ سب لوگ جو لشکر اسلام ہے میری خیر باد کہنے میں اور میرے ہمراہ رکاب
برابر شاہزادہ جہانگیر نے خواجہ کے اسی مقام سے طرف لشکر کے تشریف لیجانیکے یہ
شاہزادہ نے فرمایا اور یہ سنتے ہی اور مضطرب ہوئے قبل اسکے کہ عنطاف کچھ جواب
دے ہاتھ باندھکر عرض کیا کہ یہ امر غیر ممکن ہے کہ ہم آپکی در کا سبب سعادت انتساب کو چھوڑ دیں
یہ تو ہم سے ہرگز ہرگز نہ ہوگا چاہے آپ خوش ہوں چاہے ناراض علمشاہ نے جواب
میں فرمایا کہ خیر وہ وقت تو آنے دو دیکھا جائیگا یہ سب لوگ خاموش ہو رہے اور جو
یہ تقریر عنطاف نے سنکے شاہزادہ سے عرض کیا کہ میں یہ تو نہیں عرض کرسکتا ہوں کہ آپ
تشریف لیجائیں کیونکہ میں تو آپکا ادنی غلام ہوں یہ سب مال و ملک آپکا عطا فرمایا
ہوا ہی میرا کیا ہے مگر یہ ضرور عرض کرونگا کہ اب خدمت حضور سے ایک پل کو جدا نہ ہونگا یہ
ملک و مال اور کسی کو مرحمت فرمایئے باز آیا میں آپکی غلامی کو اپنا باعث افتخار خیال
کرتا ہوں اور اپنے نجات کا سبب تصور کرتا ہوں یہ عرض میری قبول فرمایئے دوسرا
امر یہ ہے کہ جو آپ نے ارشاد فرمایا کہ میں برائے فتح طلسم روانہ ہونگا اور طلسم کو فتح کرونگا
اسکے جواب میں ہماری ملکہ غزالہ نے آپ سے عرض کیا تھا کہ آپکو معلوم ہے کہ آپ
فاتح اس طلسم کے نہیں ہیں بلکہ صاحبقران ہیں لہذا آپ برای فتح طلسم تشریف لیجائیں
استفتے خون نہ فرمایئے مگر میرے ذہن میں ایک بات آئی ہے وہ یہ ہے کہ ایک ملک ہے
کہ اسکا بادشاہ میرا باجگذار تھا وہ ملک سرحد کوہ البرز میں ہے وہاں کا بادشاہ
البرز کجکلاہ ہے وہ ہمیشہ مجھکو باج دیتا تھا اسکے ملک کے قریب ایک صحرا ہے اسمیں
ایک درویش حقیقت کیش تشریف رکھتے ہیں وہ مرشد کامل ہیں جو بات گذرنے
والی ہوتی ہے وہ اسکو پہلے سے خبر کردیتے ہیں گذشتہ کا بیان تو کرنا کوئی بات نہیں ہے
میرے نزدیک مناسب ہے کہ آپ پہلے ان شاہ صاحب کے پاس تشریف لیچلیں
اگر آپ فاتح طلسم ہونگے وہ ضرور کہدینگے نہ ہونگے تو کوئی تدبیر بیان کرینگے ایسے
کاموں میں فقیر کی کمک ضرور درکار ہوتی ہے مگر ایک امر کی دقت ہے کہ وہ صحرا البرز کجکلاہ
کی عملداری میں ہے اسکے ملک سے راستہ ہے گو وہ میرا باجگذار تھا مگر اب مدت سے

بہکانے سے اپنے وزیر و سپہ سالار کے منحرف ہو گیا باج دینا موقوف کردیا سپاہ و لشکر جمع کیا بر سر
فساد ہوا ہین نے جو نامہ طلب خراج مین بھیجا نامہ بر کے ساتھہ بدسلوکی کی نامہ چاک کر ڈالا جواب
سخت تحریر کیا اُسکا سپہ سالار جو ہی وہ بہت زبردست ہی حقیقت مین نہایت ہی قوی و
بہادر ہی کہ اس اقلیم مین اُسکا کوئی ہم پلہ نہین ہی رہنے والا وہ زابلستان کا ہی سنا جاتا ہی کہ وہ کہتا ہی
کہ مین نسل سام و رستم سے ہون اُسکا نام ابرام گرگدن سوار ہی گیارہ سو من کا گرز باندھتا ہی
پانچ سو من کی تلوار اُسکی بہت شہرت ہی البرز کجکلاہ اُسکو بہت دوست رکھتا ہی برابر
اپنی اولاد کے جانتا ہی سبب یہ ہی کہ البرز کے کوئی اولاد بھی نہین ہی اسی سپہ سالار کے
بہکانے سے اُسنے خراج دینا موقوف کردیا اور سپاہ کی دراشت شروع کردی البرز
سے سپہ سالار نے سنا ہی کہ البرز سے کہا کہ اب آپ کسی کو نہ خراج دیجیئے نہ باج بلکہ سپاہ
جمع فرمائیے مین لشکر کشی کر کے ملک گیری کرونگا اور جن لوگون کو آپ خراج دیتے ہین انکو
شکست دیکر اُنکے ملک پر قبضہ کرونگا اور وہ آپکو خراج دینگے چنانچہ ارقم کوہ کے بادشاہ
کو بھی البرز خراج دیتا تھا جب اُسکا خراج نہ پہونچا اُسنے پہلے طلب کیا جب اسنے
انکو جواب سخت دیا وہ لشکر کشی کر کے آیا مقابلہ ہوا ارقم شاہ نے شکست کھائی
ملک ہاتھہ سے نکل گیا بہت بڑی حکومت تھی لشکر کثیر رکھتا تھا مگر کچھہ نہ ہو سکا آخر کو
خود خراج دینا گوارا کیا یا ایک زمانہ وہ تھا کہ البرز کجکلاہ ہر ایک سے صلح کر لیتا تھا اور
باج دینا قبول کرتا تھا کبھی اُسنے بھولے سے بھی کسی ملک پر لشکر کشی نکی تھی اگر کوئی
اُسکے ملک پر چڑھہ گیا اُسنے خرچہ جنگ دیکر اُس سے صلح کر لی اسی طور سے بہت سے
ملک اُسکے آبائی جو کہ اُسکے باپ دادا نے ہزارون کو قتل کر کے اپنے قبضہ مین کر لیئے تھے
لوگون نے دبا لیئے اور اُسکے قبضہ سے نکل گئے چنانچہ ایک ملک مین نے بھی لیلیا ہی اب وہی
البرز کجکلاہ ہی کہ کسی سے نہین خوف کرتا ہی ہر ایک سے جنگ و پیکار پر آمادہ ہی اُسنے مصمم قصد
کر لیا ہی جس جس نے میرے ملک لے لیئے ہین مین اُن سے لیلون اور اپنے قبضہ مین لاؤن یہ سب
زور اُسکو اپنے سپہ سالار پر ہی مجھہ سے بھی بر سر پرخاش ہی چنانچہ دو یا تین ماہ کا زمانہ
منقضی ہوا ہوگا کہ ایک نامہ اُسکا میرے نام آیا تھا اُسمین یہ تحریر تھا کہ یا تو باج دینا قبول کرو

اور جو ملک میرے تم نے بجبر لے لیئے ہین میرے حوالے کرو ورنہ آمادہ جنگ و پیکار ہو مین لشکر کشی
کر کے آتا ہون مین نے جواب صاف تحریر کر دیا تھا کہ نہ ہم خراج دینگے نہ ملک واپس کرینگے بلکہ
تم سے مثل سابق کے خراج لین گے ہمارا چڑھا ہوا خراج روانہ کرو اگر ایسا نہ کروگے تو ہم خود تم پر
لشکر کشی کر کے آئینگے البرز نے کوئی جواب اُسکا نہین تحریر کیا خاموش ہو رہا مین اس
جھگڑے مین پھنس گیا اس سبب سے اُسپر لشکر کشی کر کے نہین گیا میرے اُسکے بگڑ گئی ہی اب
اُس صحرا تک جانا محال ہی جب تک اُس سے صلح نہ ہو لہذا یہ مشکل میرے اوپر پڑ مین نے اسوقت
نہین پیش کی جبکہ آپ نے مجھ سے دین اسلام قبول کرنے کو فرمایا تھا از راہ مہربانی یہ مشکل
میری حل فرمایئے میرا خراج البرز کجکلاہ سے دلوا دیجیئے اُسکو گوشمال کر کے ان درویش کی صحبت
مین تشریف لیجائیے شاہزادہ نے جواب دیا کہ اب مجھ پہ فرض ہوا کہ مین تمھارے ہمراہ چلون اور
البرز کو گوشمال دیکر تمھارا خراج دلا دون درویش سے ملاقات کرون دیکھون وہ کیا فرماتے ہین تم سامان
سفر درست کرنے کا حکم دو عنطاق نے عرض کیا کہ بہت خوب علمشاہ نے فرمایا مگر اس
امر کا خیال رہے کہ مین قلعہ تسخیریہ کی طرف سے چلونگا اپنے لشکر کو بھی ہمراہ لونگا عنطاق نے
عرض کیا کہ مین آپکا خادم ہون جو ارشاد فرمایئے گا وہ بجا لاؤنگا پس علمشاہ نے فرمایا کہ تم
حکم دو اسیوقت عنطاق نے افسران فوج کو حکم دیا کہ سب لشکر کو حکم سنا دو کہ وہ سامان
سفر درست کرین ہم طرف کوہ البرز کے برائے تنبیہ البرز کجکلاہ کے کوچ کرینگے یہ حکم دیکر اور
کاغذات ملکی دیکھنے لگا راوی بیان کرتا ہی کہ وہ ہرکارے جو لشکر مضراب ولشکر دیو زاد
کے ادھر کو برائے خبر علمشاہ وغیرہ بحکم افسران سپاہ ہر دو لشکر روانہ ہوئے تھے وہ اسی
زمانہ مین شہر عنطاقیہ مین آکر پہونچے تھے کہ جس زمانہ مین یہان عنطاق نے شاہزادہ
کی دعوت کی اور اپنی دختر کی شادی ہرکارون نے یہان آکر سامان دعوت و شادی
جو دیکھا تو اہل شہر سے دریافت کیا انھون نے کل حال جنگ و پیکار و قیدیون کے
رہا ہونے کا اور لشکر سے شکست کھانے کا اور سب کے مسلمان ہونے کا اور بادشاہ کی
دعوت کرنا سب بیان کیا ہرکارے یہ خبر دریافت کر کے چلے گئے تھے ہرکارون نے
اپنے اپنے لشکر مین پہونچکر افسرونکو اس سب حال سے آگاہ کیا اور کہا کہ عنطاق وزیر

سب مسلمان ہوگئے ہین وہان توجیسے سامان ہین اور خوشیان ہین شاہزادہ علمشاہ
دیوانہ و مضراب کجکلاہ مع سب سرداروں کے رہا ہوگئے ہین رموز جادو مارا گیا
اسی سبب سے ہم سب اُسکے سحر سے رہا ہوئے یہ سنکے افسران سپاہ بہت خوش ہوئے
اور باہم صلاح کی کہ ہم چلکر اسی مقام پہ شاہزادہ سے ملین اور قدمبوسی حاصل کرین
ادھر افسران لشکر مضراب نے جو یہ حال سُنا وہ لوگ بھی اپنے سردار و افسر کی خبر
خیریت رسانی کی سنکے خوش ہوئے اور لشکر دیوانہ کے افسرون کو پیغام بھیجا کہ اب ہم اور
تم ایک ہوگئے ہو لہذا اگر تمہارا قصد اپنے اپنے افسر کی خدمت مین جانے کا ہو تو ہم اور
آپ سب ملکر چلین اور قدمبوسی حاصل کرین انھون نے جواب مین کہلا بھیجا کہ بسم اللہ
شوق سے چلئے ہم موجود ہین یہ کہکر اُن سب نے سامان کیا ادھران لوگون نے دونون
لشکر ایک ہوکر طرف شہر غنطاقیہ کے روانہ ہوئے یہ لشکر قریب دو لاکھ پچاس ہزار کے
تھا تمام خیمہ و بارگاہ وغیرہ سب بار کراکے لیکر چلا یہانتک کہ قریب غنطاقیہ
پہونچکر خیمے وغیرہ برپا کیئے دیکھا کہ بیرون شہر لشکر اُترے ہوئے ہین ہرکارون کو
روانہ کرکے جو دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ ان بادشاہون کا لشکر ہے کہ جو کہ برائے کمک
شاہ غنطاق کے مسلمان ہونے سے وہ سب بھی مسلمان ہوئے ابھی اُنکو رخصت
نہین ملی تھی کہ وہ اپنے اپنے ملک کو جائین اُس لشکر نے جو کہ بیرون شہر اُترے ہوئے
تھے انھون نے جو یہ لشکر آتے ہوئے دیکھا اور اُترتے ہوئے دریافت جو کیا تو معلوم
ہوا کہ یہ وہ لشکر ہے جو کہ مبتلائے سحر رموز جادو مضراب کجکلاہ و دیوانہ کا تھا اب
جو رموز قتل ہوا سحر سے نجات پائی اپنے اپنے آقا سے ملنے کو آئے ہین لشکر حریف
نہین ہے جب یہ معلوم ہوا تو یہ لوگ متعرض نہ ہوئے ورنہ پہلے قصد کیا تھا کہ روکین یہ
اُسدن اگر بیرون شہر فروکش ہوا تھا کہ جسدن شاہزادہ سے اور غنطاق سے باہم
کے صلاح ہوئی تھی اور یہ قرار پایا تھا کہ البرز کوہ کی طرف روانہ ہون قلعہ تنجریہ کی
طرف سے ہوتے ہوئے جیسا کہ مین تحریر کرچکا ہون جب یہ رائے قرار پا چکی تو غنطاق
اور کا غذات ملکی دیکھنے لگا تھا اور دربار آراستہ تھا کہ سب سردار و بادشاہ و شاہزادہ

علمشاہ و جہانگیر و مضراب کجکلاہ و تنجر دیوانہ و افغان آدم خوار و دیگر سرداران
دونون کے اور وہ سردار ساحر جو کہ لشکر اسلام سے آئے تھے خواجہ و سمک سب موجود تھے
کہ چوبدار ہرکارون کی حاضر دربار ہوئی مجرا گاہ پر سے مجرا بجا لائے بعد دعا و ثنائے شاہی
کے یون عرض کرنے لگے ہم جو بیرون شہر گئے تو ہم نے ایک نئے لشکر کو فروکش پایا دریافت
جو کیا تو معلوم ہوا کہ یہ وہ دونون لشکر ہین جو کہ مبتلائے سحر تھے یعنی ایک لشکر شاہزادہ علمشاہ
و تنجر دیوانہ کا ہے دوسرا لشکر مضراب کجکلاہ کا جب انھون نے سحر سے نجات پائی اور
انکو یہ معلوم ہوا کہ ہمارے سردار بھی رہا ہوئے اور شہر عنطاقیہ مین ہین پس ان سے ملنے
کو آئے ہین شاہزادہ علمشاہ و مضراب نے کہا کہ کیا ہمارا لشکر آیا ہے عرض کیا کہ جی ہان راوی
کہتا ہے کہ اس لشکر کے افسر اپنے کل لشکر کو مقام مناسب پر فروکش کرکے اور نذر لیکر اندرون
شہر آئے در دولت پر حاضر ہوئے درگہ سالار سے کہا کہ جاکر شاہزادہ علمشاہ و مضراب
کجکلاہ سے خبر کردو کہ اپنے لشکر کے افسر حاضر در دولت ہین آرزوے قدمبوسی رکھتے ہین
درگہ سالار دربار مین آیا یہان سرکاری عرض کر رہے ہین درگہ سپہ سالار نے اپنے مقام پر کھڑے
کھڑے ہوکر ان افسرون کے آنے کی خبر کی حکم ملا کہ انکو آنے دو درگہ سالار نے انکو اُس حکم
سے آگاہ کیا وہ افسر داخل دربار ہوئے دربار کو خوب آراستہ پایا چنانچہ شاہزادہ علمشاہ
کو افسران سپاہ و سرداران مضراب کجکلاہ نے بہت ادب سے سلام کیا یہ تو معلوم ہوچکا
تھا کہ ہمارے افسر و آقا نے دین اسلام قبول کیا اور اطاعت کی سلام کرکے نذر دی اور عرض
کیا کہ ہمکو بھی کلمہ تعلیم ہوتا کہ ہم بھی دائرہ اسلام مین داخل ہون گرداب کفر سے نکلین شاہزادہ
نے کلمہ تعلیم کیا وہ سب کے سب کلمہ پڑھکر از سر صدق مسلمان ہوئے نذر گذرانی آگے
بعد اپنے افسر و آقا سے ملے مقام مناسب بیٹھنے کو عنایت ہوا سب حال دریافت کیا
انھون نے کل حالت اپنی اور ادھر کو آنے کی بیان کی شاہزادہ کے ملازم و افسر سپاہ نے
قدمبوسی حاصل کی انکو بھی کرسی و دنگل مرحمت ہوا وہ سب بیٹھے تھے اب شاہزادہ نے
عنطاق سے فرمایا کہ اب کوئی ضرورت قاف کے طرف جانے کی نہین ہے کیونکہ میرا لشکر اسی
مقام پر میری خبر پاکر آگیا اور لشکر مضراب کجکلاہ اب اسی طرف سے طرف کوہ البرز کے

کوچ کرینگے اور اپنے لشکر کے افسرون کو مضراب کے لشکر کے افسرون سے کہا تم لوگ بھی سامان
سفر درست کرلینا ہم پرسون کوچ کرینگے ان سب نے عرض کیا بہت خوب بعد تھوڑی دیر کے
عنطاق نے دربار برخاست کیا سب اپنے مقام پر آئے شاہزادہ بھی اپنے مقام فرودگاہ پر تشریف
لایا ادھر افسران لشکر مضراب نے لشکر مین آکر سب اہل لشکر کو سامان کیا مضراب کجکلاہ
بھی آیا اپنے لشکر مین اپنے اہل لشکر سے ملا سب نے استقبال کیا اپنے آقا و افسر کو دیکھکر
سب خوش ہوئے دیوانہ اپنے لشکر مین اور افغان آدم خوار اپنے لشکر سے آکر ملا خلاصہ یہ کہ
لشکر عنطاق و لشکر آرام و لشکر آسام و لشکر سیام و لشکر یاقوت و لشکر یعقوب
وغیرہ مین سامان سفر درست ہونے لگا تین دن کے عرصہ مین سب سامان سفر درست ہوگیا
دیگر حال کار جب وہ دن آیا پہلے علم شاہ نے جہانگیر و خواجہ و ملکہ آہو چشم و ملکہ
غزالہ و ملکہ گوہر آرا و آفت جادو و سیران جادو وغیرہ کو طرف لشکر کے رخصت کیا یہ
سب کے سب رخصت ہوکر طرف لشکر کے روانہ ہوئے خود علم شاہ مع سمک یلطاقی
و عنطاق کجکلاہ و مضراب کجکلاہ و یاقوت کجکلاہ و یعقوب کجکلاہ و آرام کجکلاہ
و آسام کجکلاہ و سیام کجکلاہ کے اور قریب نو لاکھ سپاہ کے ہمراہ لیکر طرف کوہ البرز کے
روانہ ہوئے کہ انکا حال آیندہ تحریر ہوگا انکو تو راہ مین رکھا جاتا ہے اب حال جہانگیر و خواجہ وغیرہ
تحریر ہوتا ہے کہ یہ جو طرف لشکر اسلام کے چلے تھے ساحرون نے تخت سحر تیار کیے انپر
انسبکو سوار کیا اور روانہ ہوئے منزل بہ منزل چلے جاتے ہین کہ ایک صحرا علاوہ بہت پر بہار
تھا جہانگیر نے خواجہ سے کہا کہ اگر آپکی مرضی ہو تو دو ایک دن یہان قیام فرمائیے شکار
کرین لشکر کو تو چلنے مین طبیعت بہت گھبراتی ہے کچھ دنون تو راحت پائین نہ معلوم لشکر
مین جاکر راحت ملے یا نہ ملے خواجہ نے کہا کہ اچھا کیا نقصان ہے چنانچہ اُس صحرا سے پُر بہار
مین سب اُترے ساحرون نے سحر سے خیمے وغیرہ برپا کیے اور کل سامان راحت
مہیا کیا شاہزادہ شکار کو گیا ہرن شکار کیے انکے کباب لگائے گئے سب نے کھائے صحرا
کی سیر کرنے لگے سب خوش خوش وہان مقیم ہین رات ہوئی ہر ایک نے آرام کیا رات کو
خواجہ جہانگیر نے خواب مین دیکھا کہ کل لشکر اسلام دریاے خون مین غوطہ زن ہے

اور عجب آفت و بلا مین مبتلا ہی یہ خواب جو دیکھا اور صبح کو جو بیدار ہوئے تو بہت پریشان
تھے خواجہ نے جہانگیر سے اپنا خواب بیان کیا جہانگیر نے خواجہ سے کہا اور کہا کہ کسیکو
روانہ کرکے لشکر کی خبر منگائیے خواجہ نے کہا کہ بہت اچھا اور اُسوقت سیران جادو وغیرہ کو
جمع کرکے خواب کا حال بیان کیا اور کہا کہ کوئی جاکر خبر تو لائیے کہ لشکر کی کیا حالت ہی پس
سیران جادو اسیوقت طاؤس سحر پر سوار ہوکر طرف لشکر اسلام کے روانہ ہوا اثناے راہ
اسی زمانہ مین لشکر مین پہونچا کہ جبکہ تمام لشکر تباہ ہو چکا تھا اور نقابدار ابلق پوش سب کو
اسیر کر چکا تھا لشکر مین عجب تلاطم تھا سیران جادو یہ حال دیکھکر اور سب دریافت
کرکے وہان سے طرف خواجہ کے روانہ ہوا اور سب حال آکر خواجہ سے بیان کیا کہ جہانگیر
کے آنے کے اخلاق نے طبل جنگ بجوایا لشکر اسلام مین بھی طبل جنگ بجا دونون
لشکر آکر دوسرے دن صف آرا ہوئے نقابدار ابلق پوش نے آکر مقابلہ کیا خلاصہ
یہ کہ سب سردارون کو اسیر کرلیا ایسی آفت مین لشکر اسلام مبتلا ہی یہ خبر سنکے خواجہ
نے غزالہ سے کہا کہ معلوم ہوتا ہی کہ یہ نقابدار ساحر ہی ملکہ غزالہ وغیرہ نے جواب دیا کہ
ضرور پس خواجہ نے کہا کہ جس طور سے یہ نقابدار بنکر آیا ہی اور مقابلہ کررہا ہی اسی طور
سے تم لوگ بھی مقابلہ کرو شاہزادہ کو نقابدار بناؤ اور تم سب بھی نقابدار بنو اور چلکر مقابلہ
کرو سب نے کہا کہ جیسی راے آپ کی آہو چشم نے کہا کہ اگر حکم ہو تو ہم بھی باز
سحر کا تیار کرین کیونکہ طریقہ سے معلوم ہوتا ہی کہ وہ باز جو اُسکے سر پہ سایہ فگن ہی وہ
ہی حریف کے سر پر آکر گردش کرتا ہی اور نقابدار حریف کو پکڑ لیتا ہی جو کچھ ہی یہی باز ہی
پس راے یہ ہی کہ باز سے باز مقابلہ کرے اور نقابدار سے نقابدار خواجہ نے کہا کہ یہ بہت
ٹھیک ہی پس اسیوقت آہو چشم نے ایک باز سحر سبز رنگ و ملکہ غزالہ نے بھی ایک
باز برنگ سفید سحر سے تیار کیا خواجہ نے جہانگیر کو نقابدار بنایا ملکہ آہو چشم و غزالہ
سحر سے پوشیدہ ہوگئین اور سب ساحرون نے بموجب صلاح خواجہ اپنی شکلین
تبدیل کین خواجہ نے ایک تاج مکلل بجواہر نکال کر سر پر رکھا ایک ریش بہت
سفید لگائی جامہ ہفت رنگ زیب تن کیا بادشاہ جلیل بنکر طیار ہوئے ان سبکو اپنا

صاحب واہل لشکر قرار دیا تخت سحر تیار کرکے اُسپر سوار ہوئے تنہا نگیر مرکب پر سوار
ہوئے اور سب ساحر بھی مرکبون پر بیٹھے غزالہ وآہو چشم دونون پوشیدہ طور سے ہمراہ ہوئین
دونون باز ایک دہنی طرف وایک بائین طرف سر پر گردش کرنے لگے اس شان وشوکت
سے خواجہ طرف لشکر کے چلے کر انکا حال آیندہ تحریر ہوگا اب لشکر اسلام کا حال تحریر کیا جاتا ہے

اب دو کلمہ داستان لشکر اسلام کے ملاحظہ ہون

راوی بیان کرتا ہے کہ اُس دن جو نقابدار ابلق پوش آٹھ یوم کی مہلت دیکر چلا گیا تھا اور کہہ گیا
تھا کہ اگر اپنی زندگی چاہتے ہو تو دین اسلام ترک کرکے اخلاق کی اطاعت کرو ورنہ بعد
گذرنے میعاد معترہ کے مین آکر تم سبکو قتل کرونگا ایک کو زندہ نہ چھوڑونگا اور اخلاق سے
کہہ گیا تھا کہ اگر یہ لوگ تمہاری اطاعت کرین تو خیر ورنہ بعد گذرنے ایام مہلت کے تم طبل
جنگ بجوا کر صف آرا ہونا مین آکر اُن سبکو قتل کرونگا چنانچہ یہ داستان اس مقام پر ترک
کی گئی تھی کہ اہل اسلام مع لندھور کے مبتلائے رنج وغم ہین اور کفار مصروف عیش وعشرت
ہین یہان تک وہ زمانہ مہلت اہل اسلام کو تو رنج وغم مین بسر ہوا اور انھون نے اطاعت
نکی اور کفار نے ساتھ خوشی وراحت کے بسر کیا اب وہ وقت آیا کہ زمانہ مہلت گذر گیا جب
دن مہلت کے تمام ہوئے اخلاق نے ایک سردار کے زبانی لندھور سے کہلا بھیجا کہ
کہ نقابدار آٹھ یوم کی مہلت اس غرض سے دے گیا تھا کہ آپ اس زمانہ مین باہم صلاح
کرکے میری اطاعت کرین اور اپنے کو اس آفت وبلا سے بچائین مگر آپ نے کچھ خیال نکیا
میری اطاعت کی وہ زمانہ مہلت گذر گیا اب آپکی کیا رائے ہے کل نقابدار تشریف لائینگے لہٰذا
اگر آپکی مرضی ہو تو اگر میری اطاعت کیجیئے اور دین اسلام ترک کیجیئے نہین تو طبل جنگ بجوایئے
اور آمادہ قضا وسیاہ مرگ ہوکر صبح کو میدان مین آیئے تا کہ مقابلہ کیا جائے اُس سردار نے
یہان آکر لندھور سے اخلاق کا پیام کہا لندھور بارگاہ مین بیٹھے ہوئے تھے سردارون کے
رنگون پر غالیشہ پڑے ہوئے تھے سناٹا تھا بارگاہ مین دیکھکر اُس بارگاہ کو دل بھر آتا تھا کہ
وہ سردار آکر پہونچا لندھور سے اخلاق کا پیام دیا لندھور نے پیام سُنکے فرمایا کہ اُس نابکار
زنا بنجار سے کہدینا کہ تو کیا ہے اور تیری اصل کیا ہے اور اُس نقابدار مفلوک روزگار کی کیب

حقیقت ہی جو ہم آپکے خوف سے تیری اطاعت کرین اور اپنا دین ترک کرین ہمکو اپنے خدا پر
بھروسہ ہی وہی سب آفتون سے بچانے والا ہی وہی کریم ہی رحیم ہی نجات دینے والا ہی
کہدینا کہ تو طبل جنگ بجا ہم کل اگر میدان جنگ مین اُس نقابدار نابکار سے مقابلہ کرینگے
اُسکو اپنا غرا ہی ہمکو خدا پر بھروسہ ہی ہم مرنے سے نہین ڈرتے ہین اگر ہماری اسی طور سے
آئی ہی کیا خوف ہی ہم موجود ہین لعنت ہی تجھپر اور اُس نقابدار ساحر روزگار پر اور تیرے
خداوند پر اب ہمکو کبھی ایسا پیام لغو نہ بھیجنا ورنہ پچھتاے گا ابکی مرتبہ اس سے زیادہ ترکنت
جواب دینگے وہ پیام بر یہ جواب غیظ التیام سُن کے اپنی جان کو غنیمت جانکر وہان
سے اخلاق کے پاس ایا جو کچھ لندھور نے جواب دیا سب بیان کیا اخلاق کو
بہت غصہ آیا اپنے سردارون سے کہا کہ معلوم ہوتا ہی کہ اِن سب کی قضا ہی آئی
ہی بہت خودسر ہین یہ کہکر حکم دیا کہ نبجے طبل جنگ نقارے پر چوب پڑی ابرجسب
حکم اخلاق اہل لشکر کو معلوم ہوا کہ کل اہل اسلام سے مقابلہ ہوگا نقابدار اگر مقابلہ
کرے گا سامان جنگ ہونے لگا سب اپنے ہتھیار درست کرنے لگے ہرکاران
لشکر اسلام نے جاکر لندھور کو طبل جنگ بجنے سے آگاہ کیا لندھور نے حکم دیا کہ بفضل
ایزدی و تائید ربانی ہمارے لشکر مین بھی طبل جنگ بجے ہم کل میدان جنگ مین جاکر کفار
سے مقابلہ کرینگے یہان بھی کوس زری پر چوب پڑی اہل لشکر اسلام کو بھی معلوم ہوا
کہ کل کفار نابکار سے مقابلہ ہوگا سب اُسیوقت سے سامان جنگ کرنے لگے آلات حرب
و ضرب کو درست کرنے لگے ہر ایک کی دعا تھی کہ خداوند کریم ہم سب کو اس آفت و بلا سے
نجات دے کوئی ایسا مددگار روانہ فرما کہ وہ اگر اس نقابدار نابکار کو قتل کرے اور ہم
سبکو اس بلا سے نجات دے راوی بیان کرتا ہی کہ اسقدر دن لشکر اسلام کو دعا مین
تمام ہوا دونون طرف طبل جنگ بجا کیا اور دونون طرف سامان جنگ ہوا کیا جب
شب ہوئی دونون طرف طلایہ پھرنے لگا صداے حاضر باش و ناظر باش بیدار باش
بلند ہوئی کفار نے تو وہ رات بخوشی بسر کی اہل اسلام نے و لندھور نے وہ رات بعبادت
خداوگریہ وزاری و نالہ بیقراری و دعا مین بسر کی جب صبح ہوئی دونون لشکر میدان مین

اگر صف آرا ہوئے تبردارون نے نکل کر پست و بلند زمین کو ہموار کیا سقون نے نکل کر آبپاشی
کرکے گرد و غبار کو بٹھا دیا نقیبون نے نکل کر نقابت کی دونون لشکرون کی صفون پر
سناٹا چھا گیا اہل اسلام کو تو یہ انتظار ہے کہ کوئی لشکر کفار سے مقابلہ کو نکلے اور کفار نقابدار
کا انتظار کر رہے ہین کہ وہ آلے تو مقابلہ کرین لندھور نے شب ہی سے قصد کر لیا ہے
کہ آج مین خود نقابدار سے مقابلہ کرونگا ایک ضرب گرز مین پیوند زمین کر دونگا
اگر خدا نے چاہا لندھور کا یہی قصد تھا اور کہہ رہا تھا کہ کوئی میدان مین آکر مبارز
طلب کرے تو مین مقابلہ کو جاؤن سب اہل اسلام دعا کر رہے ہین کہ خداوند کریم اپنا
رحم کر سب کے حال پر جب نقیب نقابت کرکے چلے گئے اُنکے جانے کے تھوڑی ہی
دیر کے بعد بگولہ گرد کا صحرا کی طرف سے پیدا ہوا نقابدار ابلق پوش مع اپنے عیار اور کل
قیدیون کے آکر موجود ہوا ایک سمت سب خداپرستون کے کہ جنکو نقابدار نے اسیر
کیا تھا صف جمائی سوگریان اُنکے ہاتھون مین نقابدار نے آکر اخلاق کو سلام کیا لشکر
اسلام کو صف آرا دیکھکر اخلاق سے پکار کر کہا کہ ان لوگون نے میرے کہنے پر عمل نہ کیا
اور مقابلہ کے لیے میدان جنگ مین آ گئے مجکو اجازت دیجیے کہ مین جاکر مقابلہ کرون اخلاق
نے کہا کہ تمکو سپرد کیا خداوند عجائب کے پس نقابدار مرکب کو چمکا کر میدان مین آیا اور
جلوہ گری کرکے مبارز طلب کیا اسکا مبارز طلب کرنا تھا کہ لندھور نے اپنے مرکب
کو صف سے نکالا سب اہل لشکر نے آکر لندھور کو گھیر لیا اور ہر ایک کہنے لگا کہ ہم اپنی
موجودگی مین آپکو جانے نہ دینگے جب تک ہم لوگ موجود ہین آپ مقابلہ کو نہ تشریف لیجائین کوئی
دین پرست ہمارے سر پر موجود رہے اگر خدانخواستہ آپ بھی اسیر ہو گئے تو پھر ہمارا کون
ہے لندھور نے جواب دیا کہ مجھسے تباہی لشکر کی دیکھی نہین جاتی مین کیا چیز ہون
اسیر ہونا نہ ہونا دونون برابر ہے خدا کی ذات پر بھروسہ کرو وہی سبکا حامی و مددگار ہے مجکو
جانے دو کیونکہ مجھسے اسکے لاف و گذاف کی تقریر نہین سُنی جاتی ہے اب وہ بہت
کلمات لاف و گذاف بک رہا ہے اب مجھسے صبر نہین ہو سکتا ہے تم سبکو مین نے
سپرد خداوند کریم کیا اگر تم مین سے کوئی بیچکر خدمت بادشاہ اسلام و صاحبقران

عالی مقام مین پہونچے تو میری طرف سے سبکی خدمت مین سلام عرض کرے اور عرض کرے کہ آپکے غلام نے بہت مجبوری سے اپنی جان دی اور یہ حسرت لیکر دل مین پردہ دنیا سے گیا کہ مرتے وقت آپکی زیارت نہ نصیب ہوئی نہ آپکے قدم مبارک پر دم نکلا اس خاکسار کو کبھی کبھی فاتحہ سے یاد فرماتے رہیگا اور اگر اس طرف آنا ہو تو ان کافرون سے ہم سب غلامون کے خون کا بدلا ضرور فرمایئے گا کو ہم سب کے سب گور و کفن کو بھی محتاج رہے خیر جو مقدر مین تھا وہ پیش آیا ہماری قسمت مین یہی تھا الغرض کے اس کلام پر تمام لشکر مین کہرام مچ گیا عرصہ ہوا تو نقابدار نے پکار کر کہا کہ تم لوگ بیکار روتے ہو مین تم مین سے کسیکو زندہ نچھوڑونگا سبکے بعد دیگرے سبکو قتل کرونگا ادہر ان خدا پرستون نے جو کہ اسیر بکھرے ہوئے تھے اور موگریان ہاتھون مین انکے مین تھین انھون نے سر اٹھا کر کہا کہ ای فرقہ خدا پرستان کیون اپنے کو معرض ہلاکت مین مثل ہمارے ڈالتے ہو ہم تو اسوقت تک نقابدار کے کلام پر عمل نکر کے پچھتا رہے ہین ہمنے اپنے خدا کو پہچانا پس اسی مین خیریت ہو کہ نقابدار کی اطاعت کرو ورنہ مثل ہمارے تم سب بھی اسیر ہو جاؤگے یہ کلام سن کے کسی نے جواب نہ دیا وہ لوگ یہ تقریر کر کے خاموش ہو رہے تحریر کر چکا ہون یہ لوگ خاموش کھڑے رہتے ہین سر جھکائے ہوئے ہان اگر کلام کرتے ہین تو ایسے ہی کیونکہ مسحور ہین ادہر لندھور نے ان سب اہل لشکر کو سمجھا کر مرکب کی باگ لی تا حد لشکر وہ لوگ لندھور کے ہمراہ آئے لندھور نے قسمین دیکر سبکو واپس کیا اور پہنکو سب لوگون کو سپرد خداوند کریم کیا اور مرکب چمکا کر چلے راوی بیان کرتا ہو کہ اب لشکر اسلام مین کوئی سردار زبردست نہین ہو سوائے اہل لشکر کے لشکر مین کہرام مچا ہوا ہو سبکی یہی دعا ہو کہ ای خداوند کریم تو لندھور کو اس بلا و آفت سے بچانا اور اس نقابدار پر مظفر و منصور فرمانا یہ سب تو یہ دعا کر رہے ہین ادہر لندھور نے آسکے مقابلہ مین پہونچکر کہا کہ او نابکار بدروزگار کیا لاف و گزاف کر رہا ہو مین تیرا حریف آپہونچا کچھ کلام نکر کیونکہ مین ایک بات تیری نہ مانونگا یہ مقام رزم ہو اور جائے نصیحت و پند نہین ہو جو تو تقریر کرے پس جو تجکو حربہ کرنا ہو وہ حربہ کر نقابدار نے کہا کہ مین تم ایسے کم زورون پر کیا حربہ

گردن صرف یہی کافی ہی کہ مین تمکو مرکب پر سے اُٹھا کر اسیر کرون لندھور نے کہا کہ جو تیرا جی چاہے وہ حربہ کر مین تیرے سامنے موجود ہون نقابدار و لندھور سے یہ تقریر ہو رہی تھی کہ ادھو بازنے سر لندھور پر اگر گردش کی اپنی حرکت سے باز نہ آیا گردش کر کے نقابدار کے سر پر جا کر سایہ فگن ہوا ادھر لندھور کی قوت نے جواب دیا ادھر نقابدار نے کمر زنجیر لندھور پکڑ کر مثل پھول کے لندھور ایسے جوان قوی ہیکل کو اُٹھا لیا کہ جسکو صاحبقران زمان نے سات دن مین زیر کیا تھا یا نقابدار نے پانچ منٹ مین اُٹھا لیا یہ گردش فلکی تھی نقابدار نے لندھور کو اُٹھا کر عیار کے حوالے کیا عیار نے لیجا کر لندھور کو بھی انکی سب اسیرون مین کھڑا کر دیا یہ بھی سر جھکا کر کھڑے ہوئے ایک موگری انکے بھی ہاتھوں مین دیدی یہ بھی مثل ان سبکے اسیر ہو گئے مگر آزاد ہین سحر مین مبتلا ہین جب نقابدار لندھور کو گرفتار کر چکا تو پکارا ابھی کوئی ایسا ہی کہ میرے مقابلہ کو آئے جسکو تمنائے مرگ ہو وہ آکر مقابلہ کرے یہ جو پکار کر کہا کسی نے جواب نہ دیا لندھور کے اسیر ہو جانے سے لشکر اسلام مین تلاطم مچا ہوا تھا تہلکہ تھا ہر ایک کے حواس باختہ تھے اب کوئی نہ تھا کہ جو نکل کر مقابلہ کرے سوائے لشکریون کے وہ لوگ خیال کرتے تھے کہ جب ایسے ایسے بہادر تو چشم زدن مین اسیر ہو گئے تو ہماری کیا اصل ہے یہ خیال کر کے کسیکو جرائت نہ ہوتی تھی کہ جا کر مقابلہ کرے تہلکہ پڑا ہوا ہی کہرام مچگیا جو نقابدار نے یہ کہکر کچھ دیر تامل کیا جب کوئی مقابلہ کو نہ آیا پھر پکار کر وہی کلمہ کہا یہان سے کسی نے جواب ندیا بلکہ ہر ایک یہ فکر کرنے لگا کہ یہان سے بھاگ کر بادشاہ اسلام کے پاس چلے چلین اور اُنکو اس حال سے آگاہ کرین تاکہ وہ کوئی بندوبست کرین یہان تو لشکر مین اہل لشکر یہ بندوبست کرنے لگے ادھر نقابدار نے جب یہ دیکھا کہ مین نے مبارز طلب کیا اور کوئی میرے مقابلہ کو نہ آیا تیسری مرتبہ پھر پکار کر کہا کہ جسکو تمنائے مرگ ہو میرے مقابلہ کو آسکے اور اگر اپنی زندگی کا خواستگار ہو تو آکر ملک اخلاق کی اطاعت کرے اور دین عجائب پرستی اختیار کرے اگر اب کوئی میرے مقابلہ کو تم میں نہیگا ورنہ اطاعت کرنے کو تو مین خود آؤنگا اور تم سبکو قتل کرونگا آیندہ تمکو اختیار ہو لشکر اسلام کے لوگون نے جواب مین اُسکے کہا کہ لاکھ لاکھ لعنت ہی تجھپر اور تیرے ملک اخلاق پر اور تیرے خداوند

عجائب نگار پر ہم کبھی نہ آئینگے نہ دین اسلام کو ترک کرینگے جو تیرا جی چاہے وہ کر خواہ خود
آکر مقابلہ کر اور ہم سبکو قتل کر خواہ اُسی مقام پر سے سحر کرکے ہم سبکو غارت کردے کیوں
بیکار بک بک کر رہا ہے ہم سب لوگ بتمنائے مرگ موجود ہیں یہ جواب سن کے نقابدار کو
بہت غصہ آیا برہم ہو کر قصد کیا تھا کہ اہل اسلام پر سحر کرکے جا پڑے اُن کو اور جو اہل اسلام
نے اُسکا یہ قصد دیکھا اور پلک کر جو دعا کی تیر دعا ہدف اجابت پر پڑا کیونکہ در آسمان
وا تھے وقت اجابت دعا کا قریب آگیا تھا اہل اسلام کا ملک گرد عا کرتا تھا کہ پردہ بیابان
سے ناگہ گرد و غبار بلند ہوا کہ جسنے سپہر دوار کو تیرہ و تار کردیا دن کی رات ہوگئی روئے
آفتاب پنہان ہوگیا شعر ز گرد و غبار کہ برشد سپہر ٭ رہ رفتن خویش گم کرد مہر ٭ دیگر
از دامن دشت عاج اور زنگ ٭ گردے بر خاست توتیا رنگ ٭ ایسا گرد و غبار بلند ہوا کہ روئے
مہر پوشیدہ ہوگیا لوگوں کو سیاہ آندھی کا گمان ہوا طایر اپنے اپنے آشیانوں کی طرف
اُڑ اُڑ کر جانے لگے درندے و چرندے طرف اپنے مقام کے راہی ہوئے یہ گرد و غبار
جو دونوں لشکروں کے اہل لشکر نے دیکھا سب نے خیال کیا کہ بڑے غضب کی آندھی
اُٹھی ہے اسکے عقب میں پانی ضرور ہوگا یہ گمان کرکے برساتیان منگا منگا کر اوڑھ لین تاکہ
بھیگنے سے بچیں یہ مناسب نہ سمجھے کہ لشکر کو میدان سے واپس لیجائیں دوسرے یہ خیال کیا
کہ جب تک فرودگاہ تک جائیں جائینگے مینہ برسنے لگے گا اس حالت میں بھی شرابور
ہو جائینگے اس سے کیوں جائیں سب اُسی طرف دیکھ رہے ہیں کہ دونوں لشکروں کے اہل
لشکر کے کان میں اُس گرد و غبار میں سے صدائے سم اسپان و آواز نقارہ و جھنکار تلوار
کی آئی اور دیکھا کہ مثل ستاروں کے کچھ چمکتا ہوا نظر آتا ہے یہاں تک کہ وہ غبار اُس میدان
کے قریب آکر قائم ہوا دونوں لشکروں کے ہرکارے برائے دریافت حال اُس غبار
کی طرف چلے کہ جب وہ غبار آکر قائم ہوا باد نے مارا گرد کو گرد نے مارا باد کو دامنہ گرد کا
شق ہوا سب نے دیکھا کہ دامن گرد سے چھ سو علم چھ لاکھ سپاہ کی علامت کے نمودار ہوئے
ہاتھیوں پر علمدار لباس زرنگار پہنے ہوئے بیٹھے ہیں علمہائے سرخ کے پھریرے کھلے
ہوئے ہیں اُنکے اوپر تعریف و حمد الٰہی مرقوم ہے اہل اسلام نے جو یہ سامان دیکھا فوراً پہچان لیا

کر کوئی نہ کوئی لشکر اسلام سے ہماری خبر سنکے کمک کے لیے آیا ہے فوراً سجدہ شکر کیا اب جو غور
کرکے دیکھا تو پہچانا کہ یہ علامت تو ملک قاسم لعل خفتان خونریز خاوری کے لشکر کی ہے
وہ سب علمدار ایک سمت آکر قائم ہوگئے جو ہرکارے لشکر اسلام کے برائے خبر گئے تھے
وہ فوراً دریافت کرکے لشکر مین آگئے اہل لشکر سے کہا کہ پریشان ہو تمھارے حال کی خبر
برق وچالاک نے بادشاہ سے کی ملک قاسم یہ حال سنکے فوراً وہان سے روانہ ہوئے
برائے کمک یہ آنکی آمد تھی اور یہ آنکا لشکر ہے ادھر ہرکاران لشکر کفار نے دریافت کرکے
اخلاق سے کہا جاکر کہ اہل اسلام کی کمک آگئی کل لشکر اسلام طلسم نوخیز جمشیدی پر اترا
ہوا ہے وہان جاکر عیارون نے خبر کی نبیرہ حمزہ ملک قاسم لال خفتان خونریز خاوری یہ خبر
سنکے برائے کمک وہان سے روانہ ہوا اب آکر پہونچا ہے یہ اُسکی آمد ہے برا زبردست دعوی کیا
ہے اسنے ہزارون ملک یکہ وتنہا فتح کیے ہین سنا گیا ہے کہ اسی نے اٹھارہوین روز ترک
توسن یلطاقی کا تعاقب کرکے ترک توسن کو بارگاہ کیخسروی مین مع ستون کے قتل کیا
سات برس کے سن مین طلسم افراسیابی کو فتح کیا برا شجاع وبہادر ہے اخلاق نے کہا کہ آتا ہے
تو آنے دو اسکی بھی قضا لائی ہے ہرکارے تو یہ کہکر ہٹ گئے اب لشکر کفار ولشکر اسلام کی
دونون کی نگاہین اسی طرف کو لگی ہوئی ہین سب اسی طرف دیکھ رہے ہین کہ دیکھا اور سب
جلوس سواری نمودار ہوا جب سب جلوس سواری آکر ایک طرف قائم ہوا لشکر اسلام نے
تو ہر ایک کو پہچان لیا مگر کفار کسی سے آگاہ نہ تھے جو پہچانتے چنانچہ اہل اسلام نے دیکھا
کہ ملک قاسم مرکب پر سوار دونون طرف آنکے ماموں قہماس خان خاوری والماس خان
خاوری وحسن خان خاوری ووقار دیو بندار وشیر دل وعار وشیر دل ومظفر ضیغم
خون آشام ودیگر رفیقان جان نثار مرکبون پر سوار عقب مین لشکر بیشمار لدا بارگاہ افراسیابی
کا اراببون پر لدا ہوا یہ لشکر آکر ایک طرف قایم ہوا ملک قاسم نے دیکھا کہ ایک طرف تو لشکر
اسلام بحالت خراب سردارون سے پرے کے پرے خالی سوائے اہل لشکر کے کوئی
سردار لشکر مین نہین ہے ہر مقام پر خاک اوڑ رہی ہے سب پریشان حال بدحواس کھڑے
ہوئے ادہر کو دیکھ رہے ہین اُنکے مقابلہ مین دوسرا لشکر کفار کا صف آرا ہے اس لشکر

کے سب لوگ خوش و خرم ہین وسط میدان مین ایک نقابدار ابلق پوش مرکب ابلق رنگ پر
سوار کھڑا ہی سر پر اُسکے بازِ ابلق رنگ سایہ فگن ہی اور ایک عیار نقاب پوش اُسکے برابر
کھڑا ہی لشکر اسلام کی طرف دیکھ رہا ہی جب نقابدار نے آمد لشکر دیکھی تھی تو اپنے عیار
کو برائے دریافت حال روانہ کیا تھا اُسنے بھی دریافت کرکے ملک قاسم کے آنے
کی خبر نقابدار کو دی ملک قاسم نے دیکھا کہ پس پشت نقابدار سب سرداران اسلام سر
جھکائے ہوئے کھڑے ہین انکے ہاتھون مین سوائے موگریون کے کوئی دوسری شے نہین
ہی نہ کسی قسم کی قید مین مبتلا ہین یہ واقعہ دیکھکر ملک قاسم حیران ہوئے اہل اسلام نے
جھک کر ملک قاسم کو سلام کیا ملک قاسم اپنے لشکر کو صف آرا ہونے کا حکم دیکر مرکب کو
بڑھا کر لشکر اسلام مین آئے سب اہل لشکر نے قدمبوسی حاصل کی سارا حال جنگ و پیکار
نقابدار و اسیری ہر سردار کا بیان کیا اور کہا کہ یہ نقابدار ساحر ہی ملک قاسم کو بہت غصہ
آیا فرمایا کہ مین ابھی جاکر بقوت الٰہی اسکو سزا دیتا ہون سب نے عرض کیا کہ حضور یہ ساحر
زبردست ہی بادہ کبر و نخوت سے مست ہی مالک لندھور کو مثل پھول کے مرکبون پر
سے اُٹھا لیا خداوند ذرا سمجھ بوجھ کر مقابلہ کرین ہم سبکے سب مثل مردہ عدم سدھارے تھے
سردار کے نہ ہونے سے آپکی تشریف آوری سے ہم سب کے تن مین جان آئی ورنہ ہم سبکو زندگی
کی کب امید تھی یہ امر ہماری ہمت و شجاعت کے خلاف تھا کہ ان لوگون کے روبرو سے فرار
کرتے آپ نہ تشریف لیجائین اور کسی سردار کو روانہ فرمائین کہ وہ جاکر مقابلہ کرے شاہزادہ
نے فرمایا کہ تم اطمینان رکھو یہ شکار میرا ہی اگر فضل خدا شامل حال ہی تو اسکی کیا مجال ہی مین ابھی
باندھ لاتا ہون یہ کہکر ان سبکو اطمینان دلاکر اپنے لشکر مین آئے نقابدار و کفار نے دیکھا
کہ ایک جوان رعنا چہرہ مثل آفتاب کے روشن لباس سرخ پہنے ہوئے اپنے لشکر کو ایک
طرف قائم کرکے لشکر اسلام مین گیا اُن لوگون نے اُسکی بڑی تعظیم و تکریم کی وہ بھی بہت
خلق سے پیش آیا کچھ اُنسے باتین کرکے اپنے لشکر مین چلا آیا سر سے پاؤن تک یاقوت نگار
ہتھیار لگائے ہوئے ہی راوی بیان کرتا ہی کہ ادھر اہلکارون نے لشکر اسلام سے ملا کر شاہزادہ
کے لشکر کے خیمے وغیرہ برپا کئے اور لشکر کے فرودگش ہونے کا مقام مقرر کیا لشکر اسلام سے

تھی ہو کر صف آرا ہوا نشان کھولے گئے پھریرے ہوا سے بل کھانے لگے ملک قاسم
جو لشکر اسلام سے واپس ہو کر گئے اپنے ماموں سے کہا کہ آپ لوگ لشکر سے خبردار رہیں اور
بعد خدا کے کل لشکر اسلام جو اسوقت بےسردار ہے آپکے سپرد ہے مین نقابدار کے مقابلہ کو جاتا ہون
کرودہ بڑی دیر سے سنتا ہون کہ مبارز طلبی کر رہا ہے کوئی نہ تھا کہ مقابلہ کو جاتا قیماس خان
و مظفر وغیرہ نے عرض کیا کہ ہم غلاموں کی موجودگی مین حضور براے مقابلہ نہ تشریف لیجائین
جب ہم غلام نہ ہونگے اُسوقت آپکو اختیار ہے ملک قاسم نے فرمایا کہ آپ لوگون کو طریقہ معلوم ہے
کہ جو قصد کرتا ہے لشکر سے نکلنے کا وہی نکلتا ہے دوسرا اُسپر سبقت نہین کر سکتا ہے پس مین
قصد کر چکا ہون اگر نہ جاؤنگا تو خلاف قاعدہ ہوگا اور لوگ مجھپر طعنہ زن ہونگے کہ قاسم
نے پہلے تو قصد مقابلہ کیا جب یہ سنا کہ نقابدار بہت زبردست ہے پس بخوف نقابدار
مقابلے سے باز رہا اور اپنے سردارون کو تیس باش کیا پس آپ لوگ یہ جانتے ہین کہ
مین اپنے ہمچشمون مین سبک ہونگا آپ لوگ میری بیعزتی و بےآبروئی کے خواہان ہین
کیسے خیرخواہ ہین یہ جو شاہزادہ نے سب سے کہا وہ لوگ خاموش ہو رہے اور کہا کہ آپکو
اختیار ہے ہم سب تو آپکے تابعدار ہین آپکے حکم سے سرتابی نہین کر سکتے ہین ملک قاسم
نے فرمایا آپ لوگ یہان تشریف رکھیں مین ابھی اس نقابدار کو بفضل ایزدی اسیر
کرکے لاتا ہون سب مایوس ہو کر رہ گئے ملک قاسم نے نگ مرکب کو دست
دیا اور جو عرصہ جو ہوا تو نقابدار نے پکار کر اہل اسلام سے کہا کہ مین تم سے تین چار
دفعہ کہہ چکا ہون کہ میرے مقابلہ کو آؤ نہین تو مین خود آتا ہون تم نہین سنتے ہو لہذا
اب مین آتا ہون خبردار ہو جاؤ اور اگر تمکو اس لشکر کے اوپر بھروسہ ہے کہ یہ لشکر
تمہاری کمک کو آیا ہے تو مین تم سبکو مع اس لشکر تازہ وارد کے ایک پل مین قتل
کر دونگا بیکار تم اس لشکر پر گھمنڈ کرتے ہو اہل اسلام نے تو کچھ جواب نہ دیا مگر ملک قاسم
نے پکار کر فرمایا کہ او نقابدار مغلوک روزگار کیون اسقدر بلبلا رہا ہے دیکھو اس غرور کا
انجام اچھا نہین ہے اسکی سزا پائیگا جو دم زندہ ہے اُسکو غنیمت جان مین تیرے جان
کا ملک الموت آپہو نچا ہون ذرا چھری تلے دم لے کہ مین مشکر کو ٹھہرا لون تو آتا ہون

مجکو خود تیرے مقابلہ کا اشتیاق ہی یہ فرما کر اور تنگ مرکب کو درست کر کے سب سردارن
سے رخصت ہو کر سبکو سپرد خداوند کریم کر کے مرکب کو مہمیز کر کے لشکر سے باہر آئے اور مرکب
کو چمکا کر مقابلہ نقابدار پہونچے جیسے یہ قریب پہونچے نقابدار نے کہا کہ ای جوان مجکو
تیرے حال پر رحم آتا ہی کہ تو ابھی جوان ہی تو کیون میرے مقابلہ کو آتا ہی مجھ سے تو اہل اسلام
مقابلہ ہی دیکھ لو مین نے ایسے ایسے جوانون و سردارون کو ایک پل مین اسیر کر لیا ہی یہ سب
جنکے ہاتھون مین ہوگریان مین سب میرے اسیر کردہ ہین تو کیون بیکار کو اپنے کو آفت مین
مبتلا کرتا ہی جدھر سے آیا ہی اُسی طرف چلا جا ورنہ مثل انکے تو بھی مبتلائے عذاب ہوگا
کون کسی کے لیئے اپنے کو آفت مین مبتلا کرتا ہی شاہزادہ نے جواب دیا کہ تو میرے
حال پر رحم نہ کھا کیا یہ لوگ جدا ہین اور مین جدا ہون ان سبکی کمک کے لیئے آیا ہون
تیری ظلم و بدعت سن کے پس زیادہ تقریر نہ کر جو حربہ رکھتا ہی وہ حربہ کر تا کہ تیرے دلکا
ارمان نکل جائے نقابدار نے جواب دیا کہ یہ جسقدر کھڑے ہین مین نے ان سبکو کشتی
مین زیر کیا ہی تجکو بھی کشتی مین زیر کرونگا ادھر بازنے سر شاہزادہ پر چرخ کھایا وہ
اپنی حرکت سے باز نہ آیا اسکا سر پر گردش کرنا تھا کہ یہ مبتلائے سحر ہوئے قوت نے
جواب دیا ادھر نقابدار نے بڑھکر کمر زنجیر مین ہاتھ ڈالا شاہزادہ نے بھی قصد کیا کہ مین
ہاتھ بڑھا کر اسکی کمر زنجیر پکڑ لون مگر ہاتھ مین طاقت نہ پائی اُسنے کمر زنجیر پکڑ کر مثل
لندھور کے ملک قاسم کو بھی اُٹھا لیا اور گرد سر چرخ دیکر عیار کے حوالے کیا لشکر
کفار مین غل ہوا کہ وہ نقابدار نے نبیرۂ حمزہ کو زیر کر لیا اہل اسلام نے جو یہ واقعہ دیکھا بیکے
حواس جاتے رہے وہ جو قوت ملک قاسم کے آنے سے ہوئی تھی اور خوشی اُس سے
زیادہ رنج و صدمہ ہوا بالکل اُمید زیست قطع ہو گئی سب کے دل شکستہ ہو گئے لشکر
ملک قاسم نے جو یہ واقعہ دیکھا کہ نقابدار نے شاہزادہ کو مثل پھول کے اُٹھا لیا اور شاہزادہ
کچھ نہ کر سکا وہ شاہزادہ کہ جسنے بڑے بڑے پہلوانون کو زیر کیا اور اس نقابدار سے
یون زیر ہو گیا ضرور کارخانہ سحر کا ہی اہل لشکر یہ تقریر کر رہے تھے کہ مظفر نے جو یہ
سانحہ دیکھا کہ اس طور سے شاہزادہ اسیر ہوا اسکو تاب نہ رہی مرکب کو چمکا کر نقابدار

مقابل ہوا نقابدار نے مظفر کو بھی باندھ لیا اور اسے صف اسیران مین بھیجدیا عیار نے
انکے بھی ہاتھون مین سوگریان دیدین مظفر کے بعد قارن دیوبند نے مقابلہ کیا وہ بھی گرفتار ہو
اسکے بعد اردشیر دل دیار و شیر دل نے نکلکر مقابلہ کیا یہ بھی اسیر ہوگئے انکے بعد غیاس خان
والماس خان وحسن خان نے بھی مقابلہ کیا وہ بھی اسیر ہوگئے اور اسی صف مین قائم کیے
گئے شل ان سب کے انکے بھی ہاتھون مین سوگریان دی گئین تا بشام جسقدر سردار لشکر ملک قاسم
کے زبردست تھے سب نے نکلکر مقابلہ کیا سبکو نقابدار نے زیر کیا اور باندھ لیا اب سوائے
اس لشکر کے کوئی سردار باقی نرہا جیسے بعد لشکر حور کے لشکر اسلام مین کوئی نہ رہا تھا اب لشکر
اسلام و لشکر ملک قاسم ایک ہوگیا تلاطم مچا ہوا ہے جب شام ہوئی نقابدار نے اخلاق سے
کہا کہ طبل باز بجوادو اب رات ہوگئی ہے مین کل صبح کو آکر ان سبکا خاتمہ کرونگا انکے سردارونکو
تو اسیر کر لیا ہے اب انکا قتل کرنا کتنی بڑی بات ہے یہ جا کہان سکتے ہین میرے ہاتھ سے سب
میرے قابو مین ہین اگر رات کو بھاگ بھی جائینگے تو مین ایک ایک کو تلاش کرکے قتل کردونگا
اگر اڑکے آسمان جائینگے تو وہان سے پکڑ لاؤنگا زیر زمین سے اسیر کر لاؤنگا اخلاق نے یہ
سنکے اسوقت طبل باز بجوادیا لشکر اسلام مین بھی طبل باز بجایا گیا اخلاق مع لشکر کے طرف
فرودگاہ کے واپس چلا نقابدار نے لشکر اسلام سے پکار کر کہا کہ اے خدا پرستون آگاہ ہو کہ یہی
ایک شب تمھاری حیات مین اور باقی ہے کل صبح کو مین اگر تم سبکو اس طور سے قتل کرونگا کہ
تمھارے حال پر مرغان ہوا و ماہیان دریا ترس کھائین اور سجادہ رحم نہ آئے اسوقت تو شب
ہوگئی ہے ورنہ مین اسی وقت تم سبکو قتل کرتا اہل اسلام نے جواب دیا کہ جا دور ہو او روسیاہ
جو تیرا جی چاہے وہ کرنا ہمارا خدا نگہبان ہے جسنے آج تیرے ہاتھ سے ہمکو بچایا وہی کل بھی بچائیگا
تو اسقدر کیون بلبلاتا ہے اور کیون اسقدر غرور کرتا ہے جا جو تیرا جی چاہے وہ کر نقابدار یہ جواب
سنکے ہنستا ہوا مع اپنے عیار اور ان سب اسیرون کے جدھر سے آیا تھا اسی طرف کو
چلا گیا جب نقابدار و اخلاق واپس گئے لشکر اسلام مغموم و محزون مع لشکر ملک قاسم
کے میدان جنگ سے مقام فرودگاہ پر واپس آئے اب یہ دونون لشکر ایک ہوگئے ہین
سردارون کے نہونے سے ہر طرف خاک اڑ رہی ہے تلاطم مچا ہوا ہے سب کو ایک اور رنج

تازہ ہوا ہی ملک قاسم کے اسیر ہونے کا ہر ایک مغموم ہی اور یہ بھی یقین ہی کہ صبح کو ہم بھی
خاتمہ ہی یہی شب ہمارے زندگی کی شب ہاے حیات سے باقی ہی ہر ایک کا یہ خیال ہی کہ
عبادت خدا کرین لشکر اسلام جو فرودگاہ پر واپس آیا ہر ایک عبادت خدا مین اُسوقت
سے مصروف ہوا اور گریہ وزاری کرنے لگا ادہر اخلاق نے فرودگاہ پر پہونچکر دربار آراستہ
کیا حکم طبل بجنے کا دیا نقارہ پر چوب پڑی اہل اسلام نے بھی نظر بخدا کرکے طبل جنگ
بجوایا کوئی سردار نہین ہی کہ حکم طبل جنگ دے خود اہل لشکر نے طبل جنگ بجوا دیا ان لوگون نے
وہ رات عبادت خدا و گریہ وزاری و دعا و بیقراری مین بسر کی اور کفار نے راحت و آرام سے
یہان تک کہ صبح ہوگئی ادہر سے اخلاق مع لشکر کے آکر صف آرا ہوا ادہر لشکر اسلام بدل
مغموم میدان مین آکر صف آرا ہوا نقیبون نے نقابت کی اب سب اہل اسلام کو مع لشکر
ملک قاسم کے زندگی سے ناامیدی ہی ادہر نقابدار آیا سب اسیران اسلام اُسکے ہمراہ تھے
اُنکو ایک سمت کو اُسی طور سے کھڑا کیا خود اخلاق سے اجازت لیکر میدان مین آیا ادہر
سے کون مقابلہ کو جائے سرداران زبردست سے کون ہی سوائے اہل لشکر کے دونون لشکر
سرداران زبردست کی ذات سے خالی ہین ہر ایک خاموش کھڑا ہی ایک دوسرے کا منھ
دیکھ رہا ہی نقابدار مبارز طلب کر رہا ہی لشکر اسلام مین تلاطم ہی سب دست بدعا ہین کہ نقابدار
نے قصد کیا ہی کہ لشکر اسلام پر جا پڑون اور ان سبکو بھی اسیر کرلون اور سب مال و اسباب
لٹوا لون کہ اہل اسلام کی دعا قبول ہوئی شعر از دامن دشت عاج اور نگ پر گرد سے بلند
توتیا رنگ ہ گرد تیرہ تیرہ و خیرہ خیرہ سر گرد با سمان رسیدہ و پاے گرد بزمین دوزیدہ ایسی
گرد بلند ہوئی کہ روے آفتاب نظرون سے پوشیدہ ہوگیا دل سپہر برین مکدر ہوگیا زمانہ
تیرہ و تار ہوگیا ہر ایک نے تصور کیا کہ سیاہ آندھی بہت شدت سے اُٹھی ہی اہل لشکر نے
قصد کیا کہ فرودگاہ پر واپس جائین مگر افسرون کی راے نہ ہوئی راوی بیان کرتا ہی کہ اہل اسلام
کیا بہادر مین کہ باوجودیکہ کوئی افسر و سردار و سرپرست لشکر مین نہین موجود ہی کہ وہ لشکر
کی خبر لے اُسکے سبب سے منھ نہ موڑ سکین اسیر اُنکا یہ حال ہی کہ بدون سردار و افسر کے اگر
کفار سے مقابل ہو رہے ہین اور صف آرا ہین بالکل کچھ خوف نہین ہی بلا خوف و خطر

صف بستہ کھڑے ہین خداوند کریم کی طرف ہر ایک کا دل رجوع ہے کفار جو نہ واپس گئے
اہل سلام بھی اس خیال سے کہ کفار یہ نہ خیال کرین کہ خداپرست ہم سے ڈر گئے آج یہ بہانہ کرکے
کہ آندھی اٹھی ہی اپنی جان بچاکر واپس چلے گئے خلاصہ یہ کہ جب وہ گرد قریب میدان جنگ
کے آکر قائم ہوئی دونون لشکرون کے ہرکارے برائے خبر روانہ ہوئے ہرکاران اہل اسلام
نے تو اندر گرد کے جاکر پہچان لیا اور سب اہل سلام کو آکر مبارکباد دی کہ مبارک ہو پہلوان
تہمتن بدیع الزمان گرد لشکرشکن مع اپنے سپاہ و سردارون کے تشریف لاتے ہین یہ عقب
خاور سپاہ مین چلے تھے سب اہل اسلام خوش ہو گئے ہر ایک کے رخ پر آثار خوشی و فرحت ظاہر ہوئے
ادھر ہرکاران کفار نے نقابدار و اخلاق و اہل لشکر کو آگاہ کیا کہ یہ آندھی نہ تھی بلکہ آمد لشکر
کی گرد سپہر حمزہ سرفتنۂ ملک باختر پہلوان تہمتن شاہزادہ بدیع الزمان برائے کمک
اہل سلام کے تشریف لائے ہین دیکھیے وہ دامنہ گرد کا شگافتہ ہوا وہ نشان لشکر
نمایان ہوئے اخلاق نے جو دیکھا تو چھ سو علم چھ لاکھ سپاہ کی علامت ہاتھیون
پر فیلبان زرنگار وردیان پہنے ہوئے بیٹھے ہین سکو نیر آئینہ لگے ہوئے ہین سقے
آبپاشی کرتے ہوئے گرد و غبار کو بٹھاتے ہوئے ایک طرف آکر قائم ہوئے اسکے بعد جلوس
سواری نمودار ہوا وہ بھی آکر ایک سمت کو قائم ہوا اب اخلاق و لشکر کفار و نقابدار نے دیکھا
کہ ایک جوان مرکب پری وش پر سوار زمردی لباس پہنے ہوئے خود سر پر رکھے ہوئے
پہلو مین اسکے سرداران زبردست عقب مین لشکر بیشمار قطار در قطار عقب لشکر آبالہ
بارگاہ طلسم طمورث دیوبند اہل سلام نے دیکھا کہ بدیع الزمان مرکب پر سوار و رفقای
زنجیرخوار قارن بلندکمان قفلش بن گیا بور خوشنام و دیگر سرداران نیک نام ہمراہ رکاب
سعادت انتساب عقب مین لشکر آکر ایک طرف کو قائم ہوئے لشکر اسلام نے شاہزادہ کو
دیکھکر مع لشکر ملک قاسم کے شاہزادہ کو سلام کیا ادھر اخلاق نے کہا کہ یہ جوان
بھی بہت زبردست و صاحب لشکر ہے اپنے سردارون سے کہا کہ اسکی بھی قضا اسکو یہان
لائی ہے اب یہ جاتا کہان ہے ادھر شاہزادہ نے دیکھا کہ لندھور و مالک و ملک قاسم
و دیگر سردار سب عقب نقابدار صف بستہ سر جھکائے ہو گریبان لوہے کی ہاتھون مین

لیے ہوئے کھڑے ہین اور ایک نقابدار ابلق پوش میدان مین کھڑا ہی اور ایک طرف
لشکر کفار صف آرا ہی اور ایک سمت لشکر اسلام صف باندھے ہی مگر کوئی سردار لشکر مین نہین
ہی یہ دیکھکر بہت افسوس ہوا ادھر نقابدار نے مبارز طلب کیا شاہزادہ نے جو اُسکی
آواز سُنی نہایت غصہ آیا ایک مرتبہ اپنے سردارون سے فرمایا کہ آپ لوگ لشکر کو لیکر شامل
لشکر اسلام صف آرا ہو جیئے مین جا کر اس نقابدار کو سزا دون یہ لاف وگزاف کر رہا ہی سردارون
نے عرض کیا کہ پہلے طریقہ جنگ تو دیکھ لیجیے کسی سردار کو براے مقابلہ روانہ کرکے شاہزادہ نے
فرمایا کہ کوئی ضرورت نہین ہی مین ابھی جا کر اسکو قتل کرتا ہون تم سبکو سپرد خداوند کریم کیا یہ فرماکر
باگ مرکب کی لی سب سردارون کو رخصت کرکے سامنے نقابدار کے مرکب کو مہمیز کرکے آئے
اور کہا کہ کیا تو لاف وگزاف کر رہا ہی لا حربہ جو کہ تو رکھتا ہو نقابدار نے کہا کہ ای جوان دیکھ لے یہ جو
سب صف بستہ کھڑے ہوئے ہین سب میرے زیر کردہ ہین ابھی کل یہ سرخ پوش آیا تھا مین نے
اسکو بھی سمجھایا تھا اسنے نہ سنا آخر خود بھی اسیر ہوا اور اپنے ہمراہیون کو بھی اسیر کرایا مثل
ان سبکے تجکو بھی اسیر کرلون گا اپنی جوانی کو مفت برباد نہ کر شاہزادہ نے جواب دیا کہ اس تقریر
سے کیا حاصل مقابلہ کر جو حربہ رکھتا ہو وہ کر یہ مقام بزم نہین ہی کہ گفتگو کیجائے رزم و میدان
جنگ ہی یہان کلام محمود زبان شمشیر سے جواب دیا جائے اور کلام کیا جائے نقابدار نے کہا
کہ تم لوگون پر کسی حربہ کی ضرورت نہین ہی صرف کمر زنجیر پکڑ کر اُٹھا لینا کافی ہی اسی طرح سے ان
سبکو زیر کیا ہی یہ کہکر بدیع الزمان کی کمر مین ہاتھ ڈالا اور کمر زنجیر پکڑ کر قصد کیا کہ اُٹھا لون
ادھر شاہزادہ نے بھی قصد کیا کہ مین اسکی کمر زنجیر پکڑ لون مگر باز اُسکے سر پر سے اڑ کر نقابدار
کے سر پر گردش کر رہا تھا انکی طاقت سب ہو چکی تھی ہاتھ مین طاقت نہ تھی بالکل حس
و حرکت ہو چکا تھا یہ قصد کرتے رہے نقابدار نے شاہزادہ کو مرکب پر سے اُٹھا کر عیار
کے حوالے کیا عیار نے انکو بھی انھین سب اسیرون مین لیجا کر کھڑا کر دیا برابر ملک قاسم
کے یہ بھی سر جھکا کر کھڑے ہو گئے ہوگری ہاتھ مین دیدی ادھر سردارون نے جو اپنے آقا کو
اسیر دیکھا پس سب ایک دوسرے سے رخصت حاصل کرکے میدان مین آنے لگے جو آیا اسیر
ہو گیا نوبت باینجا رسید کہ تا بہ شام سب سردار اسیر ہو گئے کوئی باقی نہ رہا سوائے اہل لشکر

کے شام کو طبل باز بجوا کر اخلاق اپنی طرف اور نقابدار اپنی طرف اور لشکر اسلام اپنی طرف
واپس آئے اب تینون لشکر ایک ہو گئے یہان تک کہ اخلاق نے طبل جنگ بجوایا وہ
رات اہل اسلام نے برنج و غم و کفار نے بعیش عشرت بسر کی صبح کو دونون لشکر میدان
جنگ مین آکر صف آرا ہوئے نقیب نقابت کرکے چلے گئے نقابدار نے آکر مبارز طلب کیا
یہ خیال رہے کہ سب اہل اسلام جو کہ اسکے پاس قید مین ہمراہ آتے ہین رات کو سیارون نے
نے بہت کوشش کی تھی کہ نقابدار کا پتہ ملے کہین پتہ نہ ملا پریشان ہو کر واپس آئے تھے
بار بار اس امر کے تحریر کرنے کی ضرورت نہین ہے کہ نقابدار انکو ہمراہ لاتا ہے یہ تو اسکا طریقہ ہے
خلاصہ یہ کہ جب اسنے آکر مبارز طلب کیا لشکر اسلام سے جب کوئی نہ نکلا یہ انتظار کرنے لگا
اہل اسلام مصروف بدعا ہوئے اسدن ملک ایرج نوجوان مع اپنی سپاہ کے بڑی شان
و شوکت سے آئی کفارون کو معلوم ہوا کہ یہ پروتے حمزہ کے ملک قاسم کے فرزند ہین اپنے
لشکر کو لشکر اسلام کی طرف روانہ کرکے خود میدان مین آئے انھون نے بھی سب سردارون
کو اسیر دیکھا نقابدار سے مقابلہ ہوا نقابدار نے انکو بھی اسیر کر لیا تا بہ شام انکے بھی سردار
اسیر ہو گئے سب سردارون کے اسیر ہونے کے بعد اخلاق نے باشارہ نقابدار
طبل باز بجوا کر واپس گیا نقابدار اپنی طرف گیا اہل اسلام اپنے فرودگاہ پر آئے لشکر کی کثرت
ہوتی جاتی ہے طریقہ یہ ہے کہ جو لشکر آتا ہے وہ شامل لشکر اسلام ہو جاتا ہے لشکر کفار مین طبل جنگ
بجا صبح کو دونون لشکر آکر صف آرا ہوئے حسب معمول نقابدار نے آکر مبارز طلب کیا اس دن
گلگزار صاحبقران گل بوستان بدیع الزمان شاہزادہ نور الدہر عالیجاہ مع لشکر کے
آئے آتے ہی اپنے لشکر کو طرف لشکر اسلام کے روانہ کر کے نقابدار کے مقابلہ کو گئے اور
مثل ملک قاسم و بدیع الزمان و ایرج نوجوان کے اسیر ہوئے انکے سردار مثل
طماس وغیرہ کے وہ بھی اسیر ہوئے شام تک طبل باز بجوا کر دونون لشکر واپس آئے
فرودگاہ پر خلاصہ یہ کہ پھر صبح کو صف آرائی ہوئی اس دن جمہور و فرامرز باد مغنہ بلی
وغیرہ کے جو جگہ سے لشکر لیکر آئے اور اسیر ہو گئے پر لشکر بھی شامل لشکر اسلام ہو گئے شام کو
لشکر طبل باز بجوا کر واپس گئے صبح کو پھر صف آرائی ہوئی آج اور سردار کے بعد دیگرے آئے

اور اسیر ہوئے خلاصہ یہ کہ سات دن تک سردار لشکر لیکر آیا کیے اور اسیر ہوا کیے اخلاق دکل
اسکے اہل لشکر و نقابدار حیران تھے کہ یہ لوگ کہان سے چلے آتے ہین معلوم ہوتا ہو کہ عمر اسی مین
گذر جائے گی اور آمد لشکر اسلام کی کم نہ ہوگی کسقدر لشکر حمزہ نے بہم کرلیا ہو کہ کسی طور سے آمد کم
ہوتی ہی نہین آج کئی دن گذر گئے ہین کہ سردار چلے آتے ہین خیر آنے دو جانے کہان ہین ان
سب کی قضا ہی جمع ہونے دو ایک مرتبہ سبکا خاتمہ ہوگا نقابدار بھی حیران تھا چونکہ ساحر تھے
اسکو آمد لشکر و کثرت سپاہ کا بالکل اندیشہ نہین ہو تمام جنگل لشکرون سے بھرا ہوا ہو مگر
سب اسردار کے ہین صفت یہ ہو کہ کوئی ادنی درجہ کا سردار بھی لشکر مین نہین ہو کوسون تک
خیمہ و بارگاہین آراستہ ہین دو چوبے راوٹیان برپا ہین بازار کھلے ہوئے ہین مگر سناٹا ہو بسبب
لشکر کے نہونے سے ہر ایک مغموم و رنجور ہو خوشی ہر ایک کے دل سے کافور کی طرح اڑ گئی ہو
کوئی چشم ایسی نہین ہو کہ گریان نہو کوئی دل ایسا نہین ہو کہ بریان نہو عجب آفت مین لشکر
اسلام مبتلا ہو خلاصہ یہ کہ اُس دن بھی بعد واپس جانے کے اخلاق نے طبل جنگ بجوایا رات
گذری بوقت سحر دونون لشکر حسب معمول میدان مین آکر صف آرا ہوئے نقابدار اپنے دستور سے
آیا مبارز طلب کیا ابھی کسی نے جواب نہ دیا تھا اور کون جواب دیتا کہ صحرا سے گرد و غبار کا
تتق بلند ہوا کہ جس نے سپہر دوار کو تیرہ و تار کر دیا یہ معلوم ہوتا تھا کہ ایک آسمان خاکی زیر آسمان
قائم ہو گرد سے آفتاب پنہان ہو گیا بڑے عرصہ تک دھوپ نے اپنا رنگ نہ دکھایا آفتاب
اہل اسلام سے پوشیدہ ہو گیا اس خیال سے کہ میرے دور مین خداپرستون پر یہ مصیبت
گذر رہی ہو مین کیونکر ان سے آنکھ چار کرون کیونکہ کئی دن سے جب گرد و غبار بلند ہوتا تھا
کوئی نہ کوئی مددگار اہل اسلام آجاتا تھا اسی خیال سے آج بھی ہرکارے خبر کو گئے ہرکارون
نے لشکر اسلام سے آکر کہا کہ تو مبارک ہو کہ خود بادشاہ اسلام مع سرداران نیک نام و لشکر بیشمار
کے تشریف لاتے ہین اودھر اخلاق کو و نقابدار کو ہرکارون نے آگاہ کیا کہ کل لشکر آگیا یہ آمد
بادشاہ اسلام کی گرد ہو وہ مع لشکر فراوان و سرداران عالیشان کے آتے ہین ابھی وہ نقارہ
کی صدا آرہی ہو وہ نشان لشکر نظر آتے ہین ہرکارے یہ کہ رہے تھے کہ وہ گرد و غبار برطرف ہوا
اور لشکر اسلام مع شور و غل چہل ہزار سوار و پہلوان لشکر بیشمار لیکر آئے یہان تک کے جلوس

سواری مثل باد بہاری کے نمایان ہوا بادشاہ کی آمد اور ہر سردار کی آمد اگر مفصل طرز سے تحریر
کی جاتی تو ایک دفتر تیار ہوتا چنانچہ حضرت ملک قاسم و بدیع الزمان کی آمد پہ اکتفا کی اور
سردارون کی آمد نہ تحریر کی نہ بادشاہ اسلام کی بجز طول خلاصہ یہ کہ قریب شام سواری
بادشاہ اسلام کی مثل باد بہاری کے آئی نقارہ سکندری پہ چوب پڑی شور چہل ہل
ہما کا ہوتا ہوا سر پر چتر جواہر نگار گردش کرتا ہوا بادشاہ اسلام تاج شاہی سر پر جامہ قبہ
شاہنشاہی در بر موتیون کے مالے گلے مین پڑے ہوئے تیغہ الماس نگار ہاتھ مین سات سو
اجدار بصد عز و وقار مرکبون پر سوار گرد و پیش تخت کے عقب مین لشکر بیشمار پہلوان عادی
اثر بارگاہ سلیمانی کا ہمراہ لیئے ہوئے آکر پہونچے بادشاہ نے ملاحظہ فرمایا کہ وہ سب
سردار جو کہ مجھ سے رخصت لیکر ادھر کو آئے تھے اور جو ہمراہ صاحبقران کے مثل لندھور
و مالک کے آئے تھے سب اسیر عقب نقابدار سوگریان ہاتھون مین لوہے کی لیئے ہوئے
سر جھکائے کھڑے ہین قریب تین ساڑھے تین ہزار کے سب اسیر ہین کل لشکر اور سردار کا
ہو رہا ہے یہ واقعہ دیکھکر بادشاہ کو بہت صدمہ ہوا لشکر مین تشریف لائے سب نے مجرا
کیا قدمبوسی حاصل کی کل حال از اول تا آخر سب بیان کیا ادھر تمام بارگاہ مین خیمے خرگاہ
کوسون تک برپا ہو گئے اب جہان تک نگاہ کام کرتی تھی سوائے لشکر اسلام و بارگاہون و خیمون
کے کوئی دوسری شئے نظر نہ آتی تھی کئی منزل کے حلقہ مین لشکر اسلام اترا تھا بادشاہ اسلام
سب حال دریافت کر کے داخل بارگاہ آسمان جاہ سلیمانی ہوئے سب سردار جو ہمراہ آئے
تھے سب حاضر دربار ہوئے دربار گوہر بار آراستہ ہوا جو سردار اسیر تھے انکے و نگون پر غلاف تھے چڑھے
ہوئے تھے بازارین آراستہ ہو گئین نشان کھل گئے پھریرے ہر رنگ کے سوائے سیاہ رنگ
کے ہوا سے اڑنے لگے ہر طرف پہرہ چوکی مقرر کیا گیا کوتوالی چبوترہ آراستہ ہوا عیار اپنا بندوبست
کرنے لگے خلاصہ یہ کہ سب لشکر اترا اور کھولی آمد بادشاہ مین دن تمام ہو گیا اس دن مقابلہ کو بعض
نکلا جو مقابلہ ہوتا جب شام ہو گئی تو اخلاق طبل باز بجوا کر طرف اپنی فرودگاہ کے واپس
گیا نقابدار مع قیدیون کے طرف اپنے اپنے مقام کے لشکر اسلام اپنے مقام پر آیا آج اہل اسلام کو وہ رنج
و صدمہ نہین ہے کیونکہ بادشاہ آ گئے ہین سرپرست و مالک سر پہ موجود ہوا اب کیا غم ہے اور کی

بیان کرتا ہی کہ نقابہ لا اپنے دل سے یہ باتین کرتا ہوا واپس ہوا کہ اسقدر لشکر ہی مگر ان سبکی
موت میرے ہاتھ سے مقدر ہی مین ہی اُنکو قتل و غارت کرونگا خوف کس امر کا ہی یہ ساحر بین
نہین لور مین ساحر ہون پس غیر ساحر کیا میرا مقابلہ کرینگے مثل ان سب کے انکو بھی اسیر کرونگا
بعد اسکے ایک اسم سحر پڑھکر جو دم کرونگا تو سب مثل خاک کے تباہ و برباد ہو جائینگے یہ کیا ہین
اگر اسکے دونے چوگنے ہون تو بھی میرے نزدیک کم ہین ایسی ایسی باتین کرتا ہوا اپنے مقام پر آیا
اودھر اخلاق اپنے سردارون و وزیر سے کثرت سپاہ اسلام کی شکایت کرتا ہوا واپس چلا کر ای
وزیر جدھر نگاہ اُٹھا کر دیکھو سوائے سواد لشکر اسلام کے کوئی شے اور دکھائی نہین دیتی ہی کسقدر
کثیر لشکر ہی کوسون تک اور منزلون تک سوائے خیمون و بار گاہون و لشکر کے تل رکھنے
کی جگہ نہین ہی یہ کثرت سپاہ ہی کہ طائر نظر و شہباز نگاہ بھی جا کر قید ہو جائے پھر کر نہ آئے زمین
تک نہین دکھائی دیتی ہی یہی جنگل تھا جو یہ سپاہ اسمین آئی اگر اور کوئی مقام ہوتا تو بڑی
دقت ہوتی اس لشکر کے لیئے آب و غلہ بہم ہونا دشوار ہی بھلا کیونکر نہ حمزہ ہر ایک ملک
پر فتحیاب ہو جو اس کثرت سپاہ کو دیکھے گا اُسکے حواس جاتے رہینگے ضرور اُسکو خوف
ہوگا اسقدر فوج کی موجودگی مین ملکون کا فتح کرنا کوئی امر دشوار نہین ہی مگر در حقیقت امر یہ ہی
کہ حمزہ نے بڑی کوشش کی ہوگی جو یہ لشکر اور یہ جوانان صف شکن و تہمتن دجری بہم ہوئے
ہونگے کہ جنکا مثل و نظیر نہین ہی یہ جوان لائق اسکے ہین کہ انکی قدر کیجائے تم نے دیکھا کہ کیا کیا
جوان ہمراہ آئے ہین بعض تو اُن مین ایسے ہین کہ جو دیو سے بھی قوی زیادہ معلوم ہوتے ہین
ہر ایک اپنے وقت کا رستم و اسفندیار معلوم ہوتا ہی سردارون نے عرض کیا کہ بجا ارشاد ہوتا ہی اخلاق
سردارون سے باتین کرتا ہوا فرودگاہ پر آیا لشکر نے کمر کھولی سردار اپنے اپنے خیمون مین گئے
اخلاق اپنے خیمہ مین آیا اس نے بھی پوشاک بدل کر دربار کے آراستہ ہونے کا حکم دیا
بارگاہ مین آیا سب حاضر ہوئے دور شراب چلا نشہ بادہ ناب مین گرم ہو کر حکم دیا کہ نہیب طبل جنگ
فوراً نقارہ زری بجایا گیا اہل لشکر کو معلوم ہوا کہ کل پھر مقابلہ ہوگا سب سامان جنگ کرنے لگے
لشکر اخلاق کے حواس باختہ ہین یہ کثرت سپاہ دیکھکر انکو خیال ہی کہ کہین ایسا نہ ہو کہ جنگ
مغلوبہ واقع ہووے تو اسقدر لشکر کثیر سے ہم ہرگز ہرگز عہدہ برآ نہین ہو سکتے ہین کیونکہ ہم تو

اون مین اسطرح سے مل جائینگے جیسے آٹے مین نمک وہ توپ ہمپر خاک اُٹھا کر ڈالینگے
تو بھی ہم دب جائینگے اگر سنگ ریزے ہم پر مارینگے تو ہم تپ جائینگے وہ ہمکو گھیر کر لشکر
مین قید کر کے قتل کرینگے ہم اُنکا کچھ نہین بنا سکتے ہین اہل لشکر اخلاق نے اس خیال مین
ہین تمامسب سامان جنگ مین مصروف ہین طبل جنگ بج رہا ہے ادہر دربار آراستہ ہو
بادشاہ اسلام تخت پر جلوس فرما ہین منصب سردار جو ہمراہ رکاب آئے ہین دنگلون پر
جلوہ فرما ہین مثل کرب و لا ورد اسد غازی و اسفندیار گیلانی و خورشید و تورج
و داراب کشورکشا وغیرہ کے گرد و پیش جمع ہین جو لشکر یہان مقیم تھا اور جس نے
نقادر سے مقابلہ تھا اُس لشکر کے کچھ اہل لشکر کھڑے ہوئے سامنے احوال جنگ
بیان کر رہے ہین بادشاہ اسلام مع اہل دربار کے سماعت فرما رہے ہین کہ کان مین صدائے
نقارہ آئی بادشاہ نے سر اُٹھا کر جواہر بن عمرو سے فرمایا کہ دریافت تو کرو کہ یہ کیسا نقارہ
لشکر کفار مین بجا جواہر نے عرض کیا کہ بہت خوب یہ کہکر رہے تھے کہ جوڑی ہرکارون کی
جو لشکر کفار مین بارے دریافت حال گئے ہوئے تھے اور وہان سے خبر نواخت طبل جنگ
لیکر چلے تھے پسینہ مین غرق آکر حاضر دربار ہوئے مجرا گاہ پر سے مجرا کر کے ہاتھ اُٹھا کر دعا
ترقی بادشاہی بجالائے زمین ادب کو لب عبودیت سے بوسہ دیکر یون عرض پیرا ہوئے کہ ہم
لشکر کفار مین موجود تھے کہ اخلاق نے دربار آراستہ کیا شراب ناب سے جب اُسکا دماغ
گرم ہوا اُسنے طبل جنگ شب کا حکم دیا اُسکے لشکر مین طبل جنگ بجا ہے اُسکا قصد ہے کہ کل میدان
جنگ مین آکر غلامان سرکار رسالت سے بد کرین اور آتش کینہ و فساد کو مشتعل کرے باقی
حضرت جہاں بادشاہ نے فرمایا کہ بفضل ایزدی و بتائید ربانی ہمارے لشکر مین بھی کوس رزمی
بجے کل ہم بھی میدان جنگ مین نکل کر اخلاق کے لشکر سے مقابلہ کرینگے خدائے کریم ہمارا
حافظ و نگہبان ہے یہ حکم دینا تھا کہ جواہر بن عمرو نے نقارخانہ سکندری مین جا کر حسب
قاعدہ طبل سکندری پر چوب لگائی صدائے نقارہ فضائے میدان مین و وسط آسمان
مین گونجی شعر ز نقارہ آواز آمد برون چنانکہ دل از درون است گردون
دیگر دہل زن بر تحسین او چنانچہ بجین او دین او چون لو پس سب اہل اسلام کو

معلوم ہوا کہ صبح کو مقابلہ ہوگا سب سامان جنگ کرنے لگے خلاصہ یہ کہ وہ رات دونون
طرف کے لشکرون کو سامان جنگ مین بسر ہوئی طبل جنگ دونون طرف بجا کیا یہان تک کہ
صبح ہوگئی ادھر سے بادشاہ عالیمقام مع سرداران ذوالاکرام و سپاہ اسلام کو لیکر میدان جنگ
مین آکر صف آرا ہوئے کوسون تک لشکر کی صفین آراستہ ہوئین پہلوان عادی نے نکل
صف بندی کی نشان سپاہ کھل گئے باجے جنگی بجنے لگے ادھر اخلاق بھی مع لشکر کے آکر
صف آرا ہوا دونون لشکرون سے نقیب نکلے نقابت کی گرگیٹ نے گرکا کہا دونون طرف
سناٹا سا ہوگیا کہ گرد آوڑی نقابدار مع کل اسیرون کے آکر پہونچا قیدیونکو ایک سمت کھڑا کرکے
خود اخلاق سے اجازت لیکر میدان مین آیا مبارز طلب کیا لشکر اسلام سے سردار اجازت
لیکر نکلنے لگے نقابدار مثل ان سب کے اسیر کرنے لگا خلاصہ یہ کہ اس دن قریب سو سرداران
کے نقابدار نے شام تک اسیر کیے انکو بھی آہنین سب قیدیون مین لیجاکر ٹھہرا کیا اور سوگریان
ہاتھ مین دیدین جب شام ہوگئی دونون لشکر طبل بازگشت بجوا کر واپس گئے نقابدار اپنی طرف
گیا اخلاق نے پھر طبل جنگ بجوایا لشکر اسلام مین بھی نقارہ بجا رات بھر تیاری رہی
صبح کو دونون لشکر آکر صف آرا ہوئے نقابدار آیا اجازت لیکر میدان مین آیا اس دن اسفندیار
گیلانی و خورشید و ہاشم و عمر بن رستم و سلطان سعد و دوالاب کشورکشا
و نوزرج و دیگر اولاد صاحبقران نے نکل کر مقابلہ کیا یہ سب اسیر ہوگئے اور انکے ہمراہ اور
بہت سے سردار اسیر ہوئے شام کو دونون لشکر واپس گئے بادشاہ اسلام ہر روز
مغموم و محزون واپس جاتے ہین خلاصہ یہ کہ پندرہ دن کی میدان داری مین سب سرداران
لشکر دلیران حمزہ وغیرہ سب اسیر ہوگئے سوائے بادشاہ اسلام و کرب غازی اور
اسد غازی کے کوئی سردار ادنی و اعلے لشکر مین باقی نہ رہا ہر طرف خاک اڑنے لگی
صفین کی صفین و پرے کے پرے خالی ہوگئے سب سردار یا پنجہزاری یا پانسو پچپن اور علاوہ
انکے اور ان سب کے سردار اسیر مبتلائے سحر ہاتھون مین سوگریان پہنے ہوئے عقب نقابدار
سر جھکائے ہوئے کھڑے ہین ادھر کی صفین درہم و برہم ہین اُدھر صفین ان سب سے آراستہ
ہین ادھر خاک اڑ رہی ہے ادھر گلزار ہے کیا انقلاب روزگار ہے ابھی کل ہی کا ذکر ہے کہ یہ سب

کس شان و شوکت سے آئے تھے اور کیا کیا سامان تھا یا یہی لوگ مثل مجرمون کے دراسیرون
کے کھڑے ہوئے ہین آج جو بادشاہ اسلام میدان جنگ سے فرودگاہ پر آئے تو پہلو
اپنے پہلو مین سوائے کرب و اسد کے نہ پایا پس جدھر نگاہ اُٹھا کر دیکھا سناٹا تھا لشکر مین
ایک ہو کا عالم تھا یا تو وہ چہل پہل تھی یا یہ نقشہ تھا کہ بازارین سونی پڑی ہوئی ہین خیمے خالی ہین
خدمتگار سردارون کے اپنے اپنے آقا کے غم والم مین بستر غم و رنج پر پڑے ہوئے ہین
عیارون نے لاکھ لاکھ تدبیر کی مگر تعابد پر دسترس نہ چلا اُسکے مقام کا پتہ نہ ملا مایوس پھر پھر
آئے بڑا نبرہ نسبت اُس حرامزادے نے کیا تھا قرناطیبس نے بخوبی سمجھا دیا تھا اور عیارون
کے حال سے آگاہ کر دیا تھا اُسنے وہ بندوبست کیا ہی کہ کسی ساحر نے آجتک نہین کیا غبار کے
اندر جاکر غائب ہو جاتا ہی طریقہ یہ ہی کہ سوائے اُسکے اور اُسکے عیار کے اور اُن سب اسیرون
کے جو کہ اُسکے ہمراہ آئے ہین یا جنکو یہ اسیر کر کے لیجاتا ہی وہ تو غبار مین رہ سکتا ہی باقی جو
اُنکے علاوہ ہوتا ہی نہ غبار کے اندر جا ہی نہین سکتا ہی اگر گیا بھی تو رہ گیا وہ سب کے
سب غائب ہو گئے کیونکہ کئی مرتبہ عیار اُن سب مین شامل ہو کر گئے مگر نہ جا سکے اور نہ معلوم
ہوا کہ یہ غبار کے اندر جاکر کیا ہوا چنانچہ تمام عیار ایک لاکھ اسی ہزار جو تھے سب متفرق
ہو گئے اُسی کوہ و صحرا مین جب دربار آراستہ ہوتا ہی آتے ہین باقی متفرق رہتے ہین خلاصہ
یہ کہ عجب وقت لشکر اسلام پر سخت پڑا تھا ہر طرف ہو مار رہا تھا خیمے خالی تھے سوائے
اس لشکر کے کوئی سردار نہ تھا کہ زینت لشکر ہو جن لوگون سے رونق و زینت سپاہ تھی
وہ سب اسیر ہو گئے تھے عجب تباہی گلزار لشکر اسلام پر آئی تھی زمانہ بہار مین ہوا سے
خزان نے آکر اپنا عمل کیا ہر بوٹا بوٹا و پتہ پتہ باد خزان سے برباد ہوا جو گل خندان نونہال
باعث رونق تھے وہ اسیر کھڑے ہوئے ہین مثل گل پژمردہ کے کمہلائے ہوئے کھڑے
ہین ہر طرف سناٹا ہی عجب رنگ ہی بادشاہ اسلام آکر بارگاہ سلیمانی مین بیٹھے دیکھا کہ تمام
بارگاہ مین سناٹا ہی سردارون کے دنگل خالی ہین تخت پر بادشاہ جلوہ فرما ہین کرب
سامنے دنگل پر بیٹھے ہوئے ہین چند خادم و خدمتگار سامنے دستبستہ مغموم حاضر ہین
وہ رنگ نہ دربار کا ہی نہ سرکار کا نہ دربارگاہ پر حاجب و دربان ہین نہ درگہ سالار

سرداروں کی سواریاں سناتا ہی بادشاہ نے ایک مرتبہ سر اٹھا کر ادھر ادھر دیکھا
جب کسی کو نہ پایا ایک آہ سرد دل پُر درد سے بھر کر کہا کہ افسوس یہ وہی بارگاہ ہی کہ جسمین
ہزاروں سردار جلوہ گر ہوتے تھے یا آج بالکل سونی ہی کوئی سردار آج نظر نہین آتا ہی
دیکھکر دل پھٹا جاتا ہی بارگاہ کی حالت دیکھکر یہی دل چاہتا ہی کہ چیخین مار کر روئین کوئی
اپنا پرسان حال نہین ہی افسوس اس امر کا ہی کہ صاحبقران سے ملاقات نہوئی
نہ انکی زیارت نصیب ہوئی اور موت نے آکر دامن تھام لیا انکی قدمبوسی سے محروم رہے
کس بیکسی و بیلبسی سے جان نکلی میرا قصد یہ ہی کہ آج وہ طبل جنگ بجوائے اور کل میدان
جنگ مین صف آرائی ہو اور نقابدار اگر مبارز طلب کرے تو مین خود جاکر اس نقابدار بدکار
سے مقابلہ کرون کیونکہ مجھ سے یہ حالت لشکر کی کسی طور سے نہین دیکھی جاتی ہی کیونکہ جدھر
آنکھ اٹھاکر دیکھتا ہون تباہی کا عالم نظر آتا ہی سرداروں سے لشکر کو اور بارگاہ کو خالی
دیکھکر دل بیٹھا جاتا ہی ان نمکخواران لشکر و گلرخان سپاہ کی کہ جنکی وجہ سے رونق تھی انکو جو
نہین پاتا ہون تو جو میرے دل کا حال ہی کیا بیان کرون یہی دل چاہتا ہی کہ میرا بھی خاتمہ
ہو اور مین اپنی آنکھ سے یہ حالت نہ دیکھون کہ میری زندگی مین یہ لشکر تباہ ہوا اور یہ نمکخوار
گلرخسار میری آنکھوں کے سامنے اس مایوسی سے مرتے ہون اور مین دیکھا کرون
اور مین راحت سے عیش و آرام کرون اور نہ معلوم اُنپر کیا گذری ہوگی کس تکلیف سے بسر
ہوتی ہوگی گو ہم بھی اُنکے رنج و غم مین مبتلا ہین مگر پھر بھی راحت سے ہین لیس ہمکو لازم
ہی کہ ہم بھی اُسی صف مین انکے برابر کھڑے ہون جب تو ہماری افسری و سرداری کا لطف
ہی عالم سمجھو کیا کہے گا کہ سب سردار تو اسیر ہو گئے اور بادشاہ نے اپنی جان بچائی اور
خود نکلکر مقابلہ نہ کیا سرداروں کو اسیر کرا دیا ہمین اب کل مین خود نکلکر مقابلہ کرونگا
کرب و اسد نے عرض کیا کہ یہ امر غیر ممکن ہی کہ ہم غلامون کی موجودگی مین ظل الٰہی آپ
مقابلہ تشریف لیجائین دنیا ہمکو کیا کہے گی ہم تو نہ جانے دینگے ہان جب ہم نہ ہونگے
اُسوقت اختیار ہی ہماری موجودگی مین تو یہ امر دشوار ہی بادشاہ نے فرمایا کہ غیر ممکن ہی
کہ مین تمکو اجازت دون کیونکہ تم دونون صاحب زادے لشکر و زینت بارگاہ ہو اور تمہارے دم

حضرات زیارت گاہ لشکر ہو آپ لوگون کے سبب سے یہ لشکر مین برکت ہو جبکہ آپ کی
صاحبقران و دیگر سردار عزت کرتے ہین اور آپ لوگون کی زیارت کو فخر سمجھتے ہین کیونکہ
آپ لوگ برگزیدہ بزرگان دین ہین پھر کیونکر مین آپکو اجازت دیکر برکت لشکر کو خاک مین ملا دون
میرے بعد آپکو اختیار ہو یہ سب لشکر آپکے سپرد ہو مین دست بردار ہوتا ہون کرب واسمہ
نے جواب مین عرض کیا کہ یہ ہونا غیر ممکن ہو بادشاہ نے فرمایا کہ خیر جب وہ وقت آئیگا دیکھا جائیگا
یہ تقریر ہو رہی تھی کہ ادھر اخلاق نے واپس جاکر دربار آراستہ کیا بہت خوشی خوشی حکم
دیا کہ بجے طبل جنگ اسیوقت طبل جنگ بجایا گیا ہرکارے خبر لیکر بارگاہ مین آئے بادشاہ
کو دعا دیکر عرض کیا کہ لشکر کفار مین طبل جنگ بجا ہو باقی خیریت ہو بادشاہ نے آہ سرد بھر کر
کہا کہ ہمارے لشکر مین بھی کوس رزمی بجے ہمکو یقین ہو کہ کل ہم سب کا خاتمہ ہو خیر کیا پروا ہی
ہو فرماکر فرمایا کہ سب اہل لشکر سے کہدیا جائے کہ یہ سب لوگ شب بھر عبادت خدا مین بسر کرین
کوئی سامان جنگ کرنے کی ضرورت نہین ہو اپنے مالک و مختار کو یاد کرین کہ وہی حامی و مددگار
ہو اور خود بھی بادشاہ دربار برخاست فرماکر خیمہ عبادت گاہ مین تشریف لائے اور معروف
عبادت پروردگار ہوئے ادھر کرب واسمہ اپنے اپنے خیمہ مین جاکر معروف دعا ہوئے
و عبادت خدا کرنے لگے لشکر مین طبل جنگ بجا اہل لشکر کو حکم بادشاہ سے آگاہ کیا راوی
بیان کرتا ہو کہ کل اہل لشکر نے باہم یہ صلاح کر لی تھی کہ اگر کل خدانخواستہ بادشاہ و کرب
اسمہ بھی اسیر ہو گئے نقابدار کے ہاتھ سے تو ہم سب کے سب ملکر ایک مرتبہ لشکر کفار پر نرغہ
کردین اور جنگ مغلوبہ کرکے نقابدار کو قتل کرین اور اپنے سردارون کو رہا کر لین اور اخلاق
کے لشکر کو تباہ و برباد کردین گو وہ ساحر ہو اسکے سحر کے سبب سے غالب آنا دشوار ہو
وہ ایک جنبش لب مین ہم سب کا خاتمہ کر دیگا ہم اسکا کیا کرینگے مگر اچھا ہوگا کہ اس
ذلت سے تو مر جانا بہتر ہو کہ ہمارے افسر و سردار اسیر ہون ہم دیکھا کرین یہ تو نام ہوگا کہ
لشکر اسلام نے اپنے سردارون کو اسیر دیکھکر جان کا اپنے بالکل خوف نہ کیا اور ساحر پر جا چڑھے
اور اسنے سحر کرکے ان سب کو غارت کیا ان سب نے اپنے سردارون کا ساتھ دیا اور
اگر ہم سب نے چارون طرف سے اسکو گھیر لیا اور ایسے بدحواس کر دیا کہ وہ سحر کرنا بھول گیا

اور تم نے ملر لیا اور سرداردن کو رہا کر لیا تو بھی تمام عالم مین نام ہوا ہر طرح سے ہم اچھے بچے
اور ہمارا نام ہوگا سواے اس تدبیر کے دوسری تدبیر نہین مغز کی نظر آتی تھی ہماری زندگی پر
اور حیف ہی ہمارے جینے پر لعنت ہی کہ بعد ایسے سرداردن اور قدر دانون کے زندہ رہین
بھائیون ہم اسقدر ہین کہ اگر ایک ایک مشت خاک صحرا اٹھا کر ڈالین گے تو بھی کفار تباہ
ہو جاینگے یہ باہم صلاح کر کے مصروف عبادت پروردگار ہوئے اہل اسلام نے تو وہ رات
اخیر خیال کر کے اپنی زندگی عبادت مین بسر کی اور کفار نے وہ رات ناچ و رنگ و عیش و عشرت
مین بسر کی کچھ زمانہ شب کا باقی تھا کہ بادشاہ اسلام کو خیال آیا فوراً فرزندان بزرجمہر کو یاد
فرمایا دونون صاحب تشریف لائے اُن سے کہا کہ آپ ملاحظ فرمایئن کہ اس جنگ دیگر
کا انجام کیا ہوگا کیا ہم سب کی اسی مقام پر موت ہی اُنھون نے ہاتھ باندھ کر عرض کیا کہ
ہم غلامون نے بدون حکم شاہی اپنے مقام پر دیکھا تھا تو یہ پایا گیا کہ زمانہ گردش اور
سختی گذر گیا ہی وہ ستارے جو کہ خراب آئے ہوئے تھے اب انکی گردش جاتی رہی اب
زمانہ خوشی و راحت کا آنے والا ہی غیب سے کمک ہوگی اور یہ بلا رد ہوگی یہ سب کارخانہ سحر
کا ہی اسکا قاتل غیب سے پیدا ہوگا انشاء اللہ زمانہ رنج و غم برطرف و مبدل بخوشی ہونوالا
ہی جو ایام سختی تھے وہ گذر گئے چند دن سے لیئے لشکر پر قران و صعب و سخت تھا وہ اب گذر گیا
ایام خوشی و عیش کے آ گئے لشکر کفار شکست کھائے گا نقادار مارا جائیگا ہمارے علم
سے تو یہ ظاہر ہوتا ہی کہ آیندہ جو مشیت باری تعالے و عالم الغیب ہی بموجب مصرعہ علم
غیبی کس نمی داند بجز پروردگار ہا حساب ہی جو حساب کے طریقے سے ہمیں ظاہر ہوا تم نے عرض
کر دیا یہ کہکر پھیر رو برو بادشاہ کے زائچہ کیا اور عرض کیا کہ خانۂ حیات آپ سب صاحبون کا
درست ہی ایک کا بھی بال نہ کم ہوگا اگر اسکے خلاف ہو تو ہمکو آپ توپ دم فرمائیگا
تھوڑا ہی عرصہ سختی و گردش کا باقی ہی یقین ہی کہ کل ہی روے خوشی آئینہ مراد مین ظاہر
ہو اور کوئی نہ کوئی مددگار پیدا ہو یہ جو ان بزرگوارون نے کہا بادشاہ کو اطمینان ہوا کیونکہ
انکا کوئی حکم کبھی غلط نہین نکلا ہی جو انھون نے حکم لگایا ہی وہ فوراً آ ہوا ہی بادشاہ
نے انکو خلعت اُس حالت مین بھی مرحمت فرمائے اور رخصت کیا پھر معروف دعا ہو

یہان تک کہ صبح ہوگئی ستارہ سحری آسمان پر چمکا ہر ایک اپنے مصلّے سے اپنی فتح وظفر
کی دعا مانگ کر اٹھا آفتاب نے اپنا روے منور نقاب مشرق سے نکالا پردہ شب کو
دور کیا ماہتاب بارنگ زرد و چہرہ فق اہل اسلام کی تباہی کی حالت سے پریشان طرف
کاشانہ مغرب کے بصد رنج وغم راہی ہوا محفل انجم درہم و برہم ہوئی نسیم سحری کے جھونکے
چلنے لگے مگر یہ معلوم ہوتا تھا کہ کوئی مغموم آہ سرد بھر رہا ہی ہوا سے جو درخت متحرک ہوتے
تھے یہ ثابت ہوتا تھا کہ اہل اسلام کے حال پر کف افسوس مل رہے ہین اوس کے قطرے
جو پھولون پر پڑے تھے یا گیاہ سبز پر یہ ثابت کرتے تھے کہ آسمان رات بھر حال اسلام پر
رویا ہی یہ قطرے اشک ہین جانور بھی بزبان بے زبانی براے فتح وظفر لشکر اسلام بوقت
سحر یہ خیال کرکے کہ یہ وقت اجابت دعا ہی دعا کر رہے ہین خلاصہ یہ کہ آثار سحر دیکھکر ہر ایک
اٹھا اور زیر لباس کفن پہنا اور ایک مشت خاک اٹھا کر گریبان مین ڈالی اور کہا کہ اے
خاک تو لحد ہو جائیو لباس پہنا بعد اسکے ہتھیار لگائے سب لشکر تیار ہو گیا بادشاہ
اپنے خیمہ عبادت گاہ سے مسلح و مکمل ہوکر برآمد ہوئے کرب اپنے خیمے سے واسد اپنے
خیمے برآمد ہوئے بادشاہ کو سلام کیا بادشاہ اسلام تمام لشکر کو اپنے ہمراہ لیکر میدان جنگ
مین آئے مگر مغموم و محزون آکر صف آرا ہوے سبکو یقین مرگ تھا کہ آج ہم سب کی قضا
ہو پس سب آکر صف آرا ہوئے اودھر سے اخلاق بصد عز و وقار بصد شان و شوکت
و خوش و خرم مع اپنے لشکر کے آکر مقابل لشکر اسلام کے صف آرا ہوا نقیبون نے نکل کر
نقابت کی اتنے عرصہ مین نقابدار آسی شان و شوکت سے کہ آگے آگے تو خود عقب
مین تمام سرداران اسلام و پسران حمزہ صاحبقران سر جھکائے مثل گنہگاران
کے آکر پہونچے نقابدار میدان جنگ مین آیا مبارز طلب کیا بادشاہ اسلام نے مرکب
طلب کیا کہ ایک طرف سے کرب دلاور نے آکر دامن تھام لیا اور دوسری طرف اسد
غازی نے اور عرض کیا کہ کیا قصد ہی غلامون سے ارشاد ہو بادشاہ نے فرمایا کہ میرا
خود قصد ہو کہ مین جاکر اس نقابدار نابکار سے مقابلہ کرون کیون کہ اب مجھ سے اسکی
زیادتیان دیکھی نہین جاتی ہین یہ لشکر اسلام کی تباہی مین جو خیال کرتا ہون تو عجب

لشکر کا عالم پاتا ہون کل تک جو صفین دربے سردارون سے آباد تھے آج وہان
خاک اوڑ رہی ہے کل تک جو بہادر و جری میرے پہلو مین تھے آج اُن سے میرا پہلو خالی ہے
اُن سبکو میری نگاہ ڈھونڈھ رہی ہے اور وہ نظر نہین آتے ہین ایک طرف جو نگاہ اُٹھا کر
دیکھتا ہون تو اُنکے غم و الم مین اہل لشکر کا عجب حال ہے مقام رنج و ملال ہے اُن سردارون
کو دیکھتا ہون کہ جو کل تک لاکھون پر حکمرانی کرتے تھے آج وہ مثل مجرمون کے مایوس
و مجبور کھڑے ہوئے ہین ہم اُنکو دیکھتے ہین وہ ہمکو دیکھتے ہین نہ ہم اُن سے کلام کر سکتے
ہین نہ وہ ہم سے نہ ہم اُنکے پاس جا سکتے ہین نہ وہ ہمارے پاس آسکتے ہین ادہر مین ایک
ہی مقام پر یہ گردش فلکی و نیرنگ زمانہ ہے کل جن گلعذارون و گلرخون سے یہ لشکر آباد
تھا آج اُنکا پتہ و نشان نہین ہے ہر طرف خاک اوڑ رہی ہے یہ چند شعر کسی شاعر کے یہ حال
لشکر دیکھکر یاد آئے ہین نظم کل جہان پر شگوفہ و گل تھے ؛ آج دیکھا تو خار بالکل
تھے ؛ کل تھا جس جا پہ بلبلون کا ہجوم ؛ آج اُس جا ہے آشیانہ بوم ؛ اونچے اونچے
مکان تھے جنکے بڑے ؛ آج وہ تنگ گور مین ہین پڑے ؛ رشک یوسف جہان مین جو تھے
جو حسین تھے کھا گئے اُنکو آسمان و زمین ؛ غیرت حور مہ جبین نہ رہے ؛ ہے مکان تو مگر مکین نہ رہے
تاج مین جنکے ٹکتے تھے گوہر ؛ ٹھوکرین کھاتے ہین وہ کاسہ سر ؛ ہے نہ شیرین نہ
کوہکن کا پتہ ؛ نہ کسی جا ہے نل دمن کا پتہ ؛ اب نہ رستم نہ سام باقی ہے ؛ ایک
فقط نام ہی نام باقی ہے ؛ کوئی لیتا نہین ہے قیس کا نام ؛ کون سی گور مین گیا بہرام
جائے عبرت سرائے فانی ہے ؛ مورد مرگ ناگہانی ہے ؛ صبح دم طائران خوش الحان
پڑھتے ہین کل من علیہا فان ؛ ای کرب دلاور و اسد غازی یہ دنیا بے ثبات ہے یہان
کسیکو قیام نہین ہے جو آیا ہے وہ ایک دن ضرور یہان سے جائیگا انسان کو زیبا ہے کہ
اپنے سامنے اپنے عزیزون کو چھوڑ کر انتقال کرے بے ثباتی دنیا ان اشعار سے
ظاہر ہے پس کس دن کے لیئے مین اپنے کو بچاؤن ایک دن مرنا ہے ضرور ہے اس سرائے فانی
سے جانا واجب و لازم ہے پس خداوند کریم مجکو یہ روز بد نہ دکھائے کہ مین زندہ رہون
اور لشکر تباہ و برباد ہو پس مین قافلہ سالار ہون مجکو آگے ہونا لازم ہے تاکہ معلوم ہو

کہ سب کا سردار ہے کیونکہ آپ لوگون نے مجکو مرتبہ حکومت مرحمت فرمایا یہ بزرگی دی جہان یہ مرتبہ
مرحمت کیا وہان یہ بھی مرتبہ عنایت فرمایئے کہ مین اب سب سے پہلے جاکر قتل ہون اور مرتبہ
شہادت پر فائز ہون تاکہ تمام ہو کہ بادشاہ اسلام صرف بادشاہ نہ تھے بلکہ اپنے لشکر کے خیرخواہ
و خیر اندیش تھے کہ قبل غارت ہونے اپنے لشکر کے اپنی جان دی مجھ سے تباہی لشکر نہ دیکھی جائیگی
آپ لوگ مجکو نہ روکیں مین نہ مانونگا کرب نے عرض کیا یہ تو کبھی نہ ہوگا کہ مین اپنی موجودگی
مین آپکو جانے دون اور اپنی آنکھون سے تخت شاہی کو خالی دیکھون یہ آنکھیں کور ہوجائین
جو تخت شاہی کو خالی دیکھیں خدا وہ دن نہ لائے کہ مین موجود ہون اور آپ تشریف لیجائین
اور مین آپکی ذات ستودہ صفات سے لشکر کو خالی دیکھون کیون اب مجکو عالم مین بدنام
فرمایئے گا اور سب میرے اوپر طعنہ زن ہونگے کہ کرب لشکر مین موجود تھا اور بادشاہ نے
نکل کر مقابلہ کیا کرب نے روکا بھی اور خود مقابلہ کو آیا تمام بہادرون و شجاعون کے
سامنے بڑی ہتک ہوگی ہر ایک مجکو بہ نگاہ حقارت دیکھے گا مین سب مین سبک ہونگا جیسا
کہ آپ فرماتے ہین کہ دنیا بے ثبات ہے یہی میرا بھی قول ہے وجہ خادم بہت نیک نام و سعادت اطوار
ہو جو اپنے آقا کے روبرو کام آئے اور مرتبہ بادشاہت آپکو خدا نے مرحمت کیا ہم سب تو آپکے
خادم مین آپ ہماری قدر فرماتے ہین اور آپ نے یہ مرتبہ دیا اور اسقدر ہم سبکو جو گستاخ کیا ہے
آپکی عین عنایت و مہربانی ہے ورنہ کجا ذرہ خاک و کجا جناب بموجب مصرعہ چہ نسبت
خاک را با عالم پاک پس آپ ازراہ مہربانی مجکو اجازت مرحمت فرمایئے کہ مین جاکر
نابکار سے مقابلہ کرون آپکی ذات سے سب لشکر کی رونق ہے آپکی موجودگی مین لشکر تباہ
ہوگا اور ہم ایسے اگر غلام نہ ہونگے تو کوئی خرابی نہ ہوگی اور اگر ذات حضور کی خدانخواستہ
لشکر مین نہ ہوگی تو تمام لشکر تباہ و برباد ہوگا مثل اُس دفتر کے کہ جسکا شیرازہ ٹوٹ جائے
اور اسکے ورق ہوا سے تباہ ہوکر ادھر ادھر برباد ہون کیونکہ شیرازہ لشکر و افسر اعلے
تو آپ ہی کی ذات ہے ہم غلامون سے کیا ہو سکتا ہے اگر آپکی ذات نہ ہو تو لشکر تباہ و برباد
ہو جائے آپکی موجودگی سے سبکو اطمینان ہے اور ہمارے ہونے سے کسیکو اطمینان نہوگا
ابھی تو یہ لشکر تباہ ہوگا اور آپ ہونگے تو یہ لشکر نہ برباد ہوگا سبکو اس امر کا یقین ہوگا

کہ بادشاہ تو لشکر میں موجود ہین بادشاہ نے فرمایا کہ میری موجودگی و عدم موجودگی یکسان
ہو جب آپ لوگ نہ ہونگے تو یہ لشکر کس کام آیگا اور میری حکومت کس کام کی مین حکومت
کس پر کرون گا اور کون میری اطاعت کریگا یہ لشکر تو میری موجودگی و عدم موجودگی مین دونوں
حالتون مین تباہ ہو گا بعد آپ لوگون کے میرا زندہ رہنا محال ہو پس اس سے کیا حاصل کہ مین
آپ لوگون کو اپنے سامنے قتل ہوتے دیکھون اور اب تو برکت لشکر در زیارت گاہ لشکر مین آپکا
موجود ہونا عین برکت ہے آپ نہ ہونگے تو لشکر تباہ ہو گا کرب نے جواب دیا کہ یہ امر غیر ممکن
ہے مین آپکو اپنے موجودگی مین جانے نہ دونگا اگر آپ قصد کرینگے تو مین ابھی اپنے کو
ہلاک کرون گا اگر یہی امر منظور ہے کہ آپ خود تشریف لیجائین تو میرا اور اس غلام زادے کا
سر تن سے جدا فرمایئے اور پھر شوق سے تشریف لیجایئے پھر کوئی آپکو مانع نہ ہو گا اور اگر آپنے
تخت پر سے نیچے آنے کا قصد فرمایا اور ہم مین سے کسیکو اجازت نہ دے ہم خود اپنے کو ہلاک
کرینگے ورنہ سر قدم مبارک پر نثار کرینگے یہ کہکر کرب نے تلوار میان سے لی کرب کا تلوار
لینا تھا کہ اسد نے بھی تلوار کھینچ لی کیونکہ یہ بھی دامن پکڑے ہوئے خاموش کھڑے ہوئے
بادشاہ و کرب کی تقریر سن رہے تھے اور خیال کر رہے تھے دل مین کہا کہ ادھر بابا جان نے
اجازت حاصل کی پہلے آن سے مین اجازت لیکر جاؤن گا اور مقابلہ کرون گا ان دونون
باپ بیٹون کی حالت دیکھکر بادشاہ اسلام متفکر ہین کہ کیا کرون کیا نہ کرون اگر اجازت
دیتا ہون تو برکت لشکر کو ہاتھ سے کھوتا ہون یہ نظر کردہ ہین اگر خود جانے کا قصد کرتا ہون
تو یہ مانع ہوتے ہین اور اپنے کو ہلاک کرتے ہین عجب کشمکش و پیچ مین مبتلا ہین مرکب پری
رفتار خوشخرام خادم نے زین و لجام سے درست کرکے برابر تخت کے لاکر لگا دیا ہے کل اہل لشکر
ٹوپیان سرون سے اتارے ہوئے بادشاہ کے بچنے کی دعا کر رہے ہین کہ ای کریم کارساز
ای رحیم بے نیاز تو بڑا کریم و رحیم ہے اور دافع بلیات و سامع اصوات مجیب الدعوات جامع المتفرقین
رب العالمین ہم سب پر رحم کر کسی مددگار کو اپنی قدرت کاملہ سے بھیجدے کہ وہ آکر اس
نقابدار کو قتل کرے اور ہم سبکو اس ... سے نجات دے اگر بادشاہ نے خود اس نقابدار سے
مقابلہ کیا اور اُنکے دشمن اسیر ہو گئے تو ہم سب تباہ ہو نگے اور غارت ہون گے سب و ق

زینت بادشاہی کی ذات سے ہے اور اگر کرب غازی و یا اسعد غازی سے گئے تو بھی بہت خرابی ہے کیونکہ یہ دونون ہم سب کی زیارت گاہ ہین جب تیرے بزرگان دین کی زیارت کے خواستگار ہوتے ہین تو ان دونون صاحبونکو دیکھ لیتے ہین انکی ذات سے لشکر مین ایک قسم کی برکت و رونق ہے تو بچالے اور ہمارے سردار و نکو اس قید سے نجات دے واسطے تجکو اپنی عزت و جلال کا کہ ہم سب پہ رحم کر تو ہی نے اپنے خلیل کو آگ سے نجات دی اور آتش نمرودی کو گلزار بنا دیا چاہ مین تو ہی حضرت یوسف کا حامی و مددگار رہا یونس کو بطن ماہی مین تو ہی نے حیات عنایت کی اکثر مقام سخت و صعب پر صاحبقران و ہم سبکی کمک فرمائی کیسے کیسے مرحلے سخت و مشکل سے نجات دی بڑے بڑے ساحرونکو تو نے چشم زدن مین قتل کیا ہو اگر تیری طرف سے امداد نہ ہوتی تو انکا قتل ہونا بہت دشوار تھا تو ہی ہر مقام پر سبکا مددگار تھا سب تیرے دین کی جاری و ظاہر کرنے مین کوشش کرتے ہین اور چاہتے ہین کہ تیرے بندونکو تاریکی کفر سے نکالکر انکو روشنی اسلام دکھائین اور راہ ضلالت و کفر سے نکالکر شاہراہ ہدایت پر پہونچائین کفار ہمپر ہنس رہے ہین تو مدد کر کبھی پکارا اسے نظم تو گفتی ہر آنکس کہ در رنج و تاب ٭ دعائے کند من کنم مستجاب ٭ چو عاجز رہا تندہ دائم ترا ٭ درین عاجزی چون نخوانم ترا ٭ اے کریمی کہ از خزانہ غیب ٭ گبر و ترسا وظیفہ خور داری ٭ دوستان را کجا کنی محروم ٭ تو کہ با دشمنان نظر داری ٭ کبھی کہتے تھے رباعی بگرداب بلا افتادہ ام یا مصطفے دستے ٭ بیجر غم گرفتارم علی مرتضے دستے ٭ ز حالات شب معراج دانستم ید اللٰہی ٭ چرا دستم نگیری یا علے بہر خدا دستے ٭ سگرو سنسار بار ستہین جبرئیل کو انچہر تمہین سیکھایو ٭ تین سو برس نبی جی سے آگے ناہر سے سلمان کو چھڑایو ٭ جب بھیر پڑی در خیبر کی انتر مار سین چلایو ٭ مین منتی کر دن سنکت آ ہمیری بار کیون دیر لگایو ٭ اور سب اہل لشکر یون دعا کر رہے تھے وہان بادشاہ کرب کو اجازت دیتے تھے نہ اسد کو نہ اسد کرب بادشاہ کو جانے دیتے تھے کفار اس حالت کو دیکھ دیکھ کر ہنس رہے تھے اور باہم کہتے تھے کہ ایسا وقت کبھی نہ پڑا ہوگا نہ معلوم یہ لوگ کیا ہاتھ اٹھا اٹھا کر کہہ رہے ہین ایک بولا کہ اپنے نزدیک اپنے خدا سے دعا کر رہے ہین اخلاق نے کہا کہ ہم دیکھتے ہین کہ انکا خدا انکو آکر بچا بھی

تو لیتا ہی مگر اصل امر تو یہ ہی کہ یہ لوگ بڑے سخت و بڑے مغرور ہین یہ تو حالت ہی اور پھر
بُرا کہنے سے باز نہین آتے ہین اور مقابلہ کرنے کو مستعد ہین **اخلاق** تو یہ کہہ رہا ہی ادھر
نقابدار نے دیکھا کہ عرصہ ہوا کہ مین نے مبارز طلب کیا اور کوئی میرے مقابلہ کو نہین آیا اور
سب باہم کچھ صلاح کر رہے ہین اور بار بار آسمان کی طرف دیکھکر کچھ ہاتھ اُٹھا کرتے ہین
اور بادشاہ نے میرے مقابلہ مین آنے کو مرکب طلب کیا تھا دوسردار جو کہ باقی
ہین وہ روک رہے ہین یہ دیکھکر ایک بلند قہقہہ لگایا اور پکار کر کہا کہ مجکو بہت عرصہ
ہوا مبارز طلب کیے ہوئے کوئی میرے مقابلہ کو نہین نکلا مین خود دیکھتا ہون کہ تم لوگ کچھ ہاتھ
اُٹھا اُٹھا کر آسمان کی طرف دیکھکر کہہ رہے ہو پکار کر خداوند عجائب سے فریاد کرتے ہو وہ تمھاری
کمک ہرگز ہرگز نہ کرینگے اُنکو بُرا کہو اور پھر اُنھین سے مدد کے خواستگار ہو کیسے بیغیرت ہو
اب اُنکا دریاے قہر جوش مین آیا ہی اُسی خدا سے کمک طلب کرو کہ جسکی بندگی کرتے
ہو کہ وہی آکر کمک کرے مین نے تم سے کیا کہا کہ اخلاق کی اطاعت کرو اور عجائب پرستی
اختیار کرو مگر تم نے نہ سنا انکار کیا کیے اب کیا ہوا جو فریاد کرتے ہو عاجز جو ہوئے تو اُسی
طرف رجوع کی اگر اب تم یہ بھی قبول کرو کہ ہم سب اطاعت بھی کرتے ہین اور دین اسلام
بھی ترک کرتے ہین تو بھی مین تمھارے قتل سے باز نہ آؤن اور تم سبکو ضرور قتل کرون
کیونکہ تم نے مجکو بہت پریشان کیا ہی اور یہ کہا کہ ایک کو دوسرا مقابلہ مین آنے سے
منع کرتا ہی تم سبکا یہی حال ہوگا صرف تھوڑی دیر کا پس و پیش ہی جسکا جی چاہے میرے
مقابلہ کو آئے مین موجود ہون اگر اب تم مین سے کوئی نہ آئیگا تو مین خود آؤنگا ساری بہادری
و جرأت جاتی رہی سر ایک موت سے ڈرنے لگا ایک دوسرے کا سہارا ڈھونڈھنے
لگا یہ کیسے مرد ہو اور کیسے موت سے خوف نہین کرتے ہو لے بس بے بس اب کوئی میرے
مقابلہ کو آئے مین کہان تک میدان مین ٹھہرا رہون اور انتظار کرون مجکو تم سب کے حال
پر ہنسی آتی ہی یہ جو پکار کر نقابدار نے کہا اہل اسلام نے جواب دیا کہ او نابکار کیا لاف
و گزاف کرتا ہی تجھسا بھی بیحیا و بیغیرت کوئی نہ ہوگا کہ ساحر ہو کر غیر ساحرون سے لڑنے
آیا ہی اور اُنپر طعنہ زن ہوتا ہی یہ بھی تیری بیحیائی ہی کہ پردہ نقاب مین اپنا روے سیاہ

پوشیدہ کیئے ہوئے ہی ہم لوگ موت سے خوف نہین کرتے ہین بلکہ خوش ہوتے تو کیا ہمیشہ ہے لگا
موت خود تیرے حال پر ہنس رہی ہی کہ کوئی دم مین تو غارت ہوا چاہتا ہی کیونکہ ہم اپنے خدا سے
طلب کمک و مدد کر رہے ہین اب تیرے ظلم و ستم کا زمانہ حد سے گذر گیا ہی کوئی نہ کوئی تیرا سر کوب
آتا ہی اور تیرا اساد بل نکالتا ہی وہ تیرا خداوند کہ حجاب لگا رکھا گیا ہی ہو جو ہم اس سے مدد کے
خواستگار ہون گے اور فریاد کرینگے ہم اپنے اس خدا سے فریاد کرتے ہین جو سبکا پیدا کرنے والا ہی
اور سب پہ حاکم ہی اور سب سے قوی زیادہ ہی بس اپنی زبان بند کر کہین ایسا نہ ہو کہ تیرے اوپر برق
قہر الٰہی گرے اور تو خاک سیاہ ہو جائے دیکھ تیری اس گستاخی و بے ادبی کی تجکو ابھی
سزا ملتی ہی زمین شق ہوتی ہی اور تو اسمین سماتا ہی یہ جو تو نے کہا کہ ایک دوسرے کا سہارا
ڈھونڈتا ہی اور یہ خیال کرتا ہی کہ اتنا ہی عرصہ اور ہی کہ ہم زندہ بچین یہ امر نہین ہی بلکہ یہ امر ہی کہ
تیری جان کا ملک الموت آنے والا ہی اسکا انتظار ہی اور یہ ہو نہ سکتا ہی کہ ہم اپنی موجودگی مین
اپنے بادشاہ کو تیرے مقابلہ کے لیے روانہ کرین اور ہم تماشہ دیکھین کیونکر روکین جب تک
ہم زندہ ہین اسوقت تک ہم بادشاہ پر آنچ نہ آنے دینگے تو کیون آ تیرے مقابلہ کو کوئی
نہ کوئی آتا ہی بہت عجلت نہ کر دیکھ قضا آ پہونچی ہی لقا بدار نے کہا کہ میری تو قضا نہین آئی
اور کون ایسا ہی جو مجکو قتل کرے مین تو کسیکو نہین دیکھ سکتا ہون کہ مجکو قتل کر سکے
اور تم لوگ بیکار یہ لیکر اپنے دلون کو خوش کرتے ہو خیر مین اور چند منٹ انتظار کرتا ہون
اگر کوئی مقابلہ کو آیا خیر ورنہ مین خود آؤنگا اور اکیلا تم سبکو قتل کرونگا ادھر رب دلاور
نے بادشاہ سے عرض کیا کہ حضور نے سنا کہ وہ نابکار کیا بک رہا ہی اب غلام کو اسکے
کلمات سننے کی تاب نہین ہی دل و جگر سینے مین دونون اسکی تقریر بیہودہ سے بریان
ہوئے جاتے ہین مجکو اجازت مرحمت فرمائیے بادشاہ نے فرمایا کہ یہی میرا بھی حال ہی
اب خود مجکو اجازت مرحمت فرمائین یہان یہ بحث ہونے لگی جب کچھ عرصہ ہوا لقا بدار
نے پھر پکار کر کہا کیا کوئی میرے مقابلہ کو نہ آئیگا مین خود آؤن ادھر تو اسنے لیکا پکار کر کہا ادھر
اہل اسلام نے جھک کر دعا کی چونکہ زمانہ گردش و سختی گذر چکا تھا اور لقا بدار کا ظلم
حد سے گذر چکا تھا اب جو اہل اسلام نے بلک کر دعا کی وقت اجابت دعا آ پہونچا تھا

در آسمان باز تجھے تیر دعا ہدف اجابت پر پہونچا دریاے رحمت الٰہی نے جوش
مارا اور دعا قبول ہوئی ادھر بادشاہ نے قصد کیا تھا کہ مین مقابلہ کو جاؤن اور کریب
اسمہ نے قصد کیا کہ ادھر بادشاہ مرکب پر سوار ہون اپنے لگے تلوارون سے کاٹ ڈالین
کہ یکایک صحرا کی طرف سے گرد و غبار بلند ہوا لشکر اسلام و بادشاہ اسلام نے جو اس گرد و
غبار کو دیکھا اور کفار و نقابدار نے تو خیال کیا کہ یہ گرد و غبار آمد لشکر کا ہی مگر لشکر مختصر ہی
اہل اسلام و بادشاہ نے تو خیال اپنے دل مین کیا کہ صاحبقران طلسم فتح کر کے تشریف لاتے
ہین فوراً ہرکارون کو حکم دیا کہ جا کر بہت جلد خبر تو لاؤ کہ کون آتا ہی آیا ہمارا مددگار ہی یا کفار کا لشکر
اس گرد و غبار کے دیکھنے سے وہ رنج و غم جو ہر طرف ہو گیا ہی دل خود بخود بشاش ہوا جاتا ہی
مگر معلوم تو ہو یہ گرد و غبار خوشی کی خبر دیتا ہی اور اس گرد نے کام پانی کا کیا کہ کدورت رنج و الم
کو دل پر سے دھو دیا ہرکارے یہ حکم پا کر چلے ادھر کفار کے بھی لشکر کے ہرکارے برائے
خبر روانہ ہوئے وہ گرد و غبار قرب اس صحرا کے آکر قائم ہوا ہرکارے ابھی پہونچنے نہ پائے
تھے کہ دامن گرد کا شق ہوا دونون لشکرون کی نگاہ اسی طرف لگی ہوئی تھی جیسے دامن گرد کا
شق ہوا کفار و اہل اسلام نے دیکھا کہ ایک بادشاہ تخت جواہر نگار پر بیٹھا ہوا چند سردار
اُسکے تخت کے گرد اور ایک نقابدار نقشہ پوش بصد جوش و خروش مرکب پری وش پر
سوار از سر تا پا غرق جواہر ہتھیار لگائے ہوئے خود سر پر نیزہ کنوتی مرکب پر رکھا ہوا آگے آگے
تخت کے چلا آتا ہی کہ وہ بادشاہ بلند ریش سفید زرنگار لباس پہنے ہوئے تاج سر پر دو باز
سبز رنگ و سفید رنگ ادھر ادھر دونون پر سایہ کیے ہوئے چتر سر پر لگا ہوا چند سردار
مرکبون پر سوار چلا آتا ہی ادھر اس بادشاہ نے دیکھا کہ ایک طرف لشکر کثیر صف آرا ہی
مگر سبکا یہ حال ہی کہ پریشان ہین کچھ دعا کر رہے ہین لشکر مین ہر طرف خاک اڑ رہی ہی
کوسون تک جیسے دیار گاہین برپا ہین نت سناٹے لشکر سے ثابت ہوتا ہی کہ یہ لشکر اسلام
ہی نقابدار و بادشاہ نے دیکھا کہ بادشاہ لشکر کا قصد ہی کہ مقابلہ کو نکلے دو سردار ہاتھ جوڑ جوڑ
کر روک رہے ہین مرکب برابر تخت کے خادم لیے ہوئے کھڑا ہی قرینہ سے پہچانا کہ ان
دونون سردارون کا قصد ہی کہ اگر بادشاہ ہمکو اجازت نہ دین اور خود مقابلہ کو جائین تو

ہم اپنے کو ہلاک کرین بادشاہ نو وارد و نقابدار نے پہچان لیا کہ یہ لشکر اسلام ہی یہ حال
دیکھکر کلیجہ منہ کو آنے لگا بہت افسوس کیا مگر کسی مصلحت سے خاموش رہے مگر ہر ایک نے
اپنے دل مین خیال کیا کہ ہمکو عرصہ جو ہوا تو یہان یہ سانحہ گذرا راوی بیان کرتا ہی کہ جب شیران
کو خواجہ نے روانہ کیا تھا برائے دریافت حال تو وہ اسی زمانہ مین آیا تھا کہ بادشاہ اسلام
تشریف لا چکے تھے اور یہان مقابلہ ہو رہا تھا اور سردارون کو نقابدار ابلق پوش گرفتار
کر رہا تھا شیران نے جا کر یہ سب حال بیان کیا تھا جو خواجہ بندوبست کر کے چلے
اب آکر پہونچے جب لشکر کا خاتمہ ہونے کو ہی یہ حال دیکھکر خواجہ نے دوسری طرف دیکھا
خواجہ بادشاہ بنے ہوئے ہین اور وہ سب سردار جو ہمراہ ہین ساحر ہین کہ سحر سے اپنی صورت
تبدیل کیے ہوئے ہین نقابدار جہانگیر ہین ملکہ غزالہ آہو چشم دونون سحر سے پوشیدہ
ہین اور باز سحر بنا کر خواجہ کے ہمراہ لیے ہین اور سحر کو اپنے زور دے رہے ہین جب خواجہ
لشکر اسلام کی حالت دیکھ چکے اب انھون نے لشکر کی طرف دیکھا کیا نظر آیا کہ سامنے لشکر اسلام
کے ایک مختصر لشکر صف آرا ہی سیاہ علم کھلے ہوئے ہین سب خوش و خرم ہین اہل اسلام مغموم و محزون
ہین کفار خوشیان کر رہے ہین اور اہل اسلام آہ سرد بھر رہے ہین خواجہ نے دیکھا کہ میدان مین
ایک نقابدار ابلق پوش ابلق سوار کھڑا ہوا ہی اسکے برابر ایک عیار ہی ایک باد ابلق رنگ اُس
نقابدار کے سر پر سایہ فگن ہی عقب پشت نقابدار کل سردارون و اسیران حمزہ صاحبقران نامدار مثل مجرمون
قیدیون کے سر جھکائے ہوئے ہاتھون مین موگریان آہنی لیے ہوئے کھڑے ہین نقابدار اہل اسلام
کی حالت دیکھکر ہنس رہا ہی اور اُن سے مبارز طلب کر رہا ہی یہ واقعہ دیکھکر خواجہ کا دل
بیچین ہو گیا مگر صبر کیا جب قریب اُس صحرا کے پہونچے حکم دیا کہ ہمارا لشکر صف آرا
ہو اور اسی مقام پر خیمے وغیرہ برپا ہون سب نے دیکھا کہ ایک بارگاہ مختصر برپا ہوئی
اور چند خیمے اور اُس لشکر قلیل نے مابین دونون لشکرون کے صف باندھی زیادہ سے
زیادہ اُس لشکر نو وارد مین دو سو جوان ہونگے مگر رعب و داب بہت ہی جب صف بندی ہو چکی تخت
قائم کیا گیا قلب لشکر مین غرضکہ ہر کارے دونون لشکرون کے اُس لشکر نو وارد مین آئے اور
حال دریافت کرنے لگے چونکہ بادشاہ پیر کا حکم تھا کہ جو کوئی ہمارے لشکر مین آئے

دریافت حال آئے اسکو ہمارے پاس لانا اگر وہ بخوشی آئے تو خیر ورنہ زبردستی لانا اور
اسیر کرکے لانا ہرکاروں نے جو آکر دریافت کیا اہل لشکر نے کہا کہ بادشاہ کے پاس چلو
وہ خود تم سے حال بیان کرینگے اپنی زبان سے ہم نہیں کہہ سکتے ہیں ہمکو حکم نہیں ہے جسکی کمک کو آئے
ہیں اور جدھر سے تشریف لائے ہیں اور جس قصد سے آئے ہیں سب حال تمپر ظاہر ہوگا ہرکاران
لشکر اسلام تو انکے ہمراہ ہوئے ہرکاران لشکر کفار نے چلنے سے انکار کیا پہلے تو ان لوگوں نے
کہا کہ چلے چلو جب انھوں نے کسی طور سے نہ سنا انھوں نے یہ کہا کہ تم جاسوس ہو اور یہاں
خبر لینے کو آئے ہو چار طرف سے گھیر کر پکڑ لیا اور خدمت بادشاہ تخت نشین میں لائے
اور عرض کیا کہ یہ جو لوگ آپکے روبرو کھڑے ہیں ہم سے انھوں نے یہ دریافت کیا کہ یہ لشکر
کدھر سے آیا ہے اور ان تخت سوار و نقابدار کا کیا اسم مبارک ہے اور کدھر جاتا تھا اور یہاں کسکی
کمک کو آیا ہے ہم نے ان سے کہا کہ ہمارے بادشاہ کی خدمت میں چلو وہ خود اپنی زبان سے
تمکو اس حال سے آگاہ کرینگے انھوں نے قبول کرلیا اور ہمراہ ہولیے یہ جو اسیر کھڑے ہیں
انھوں نے بھی دریافت کیا مگر ہم نے ان سے یہاں آنے کو کہا تو انھوں نے انکار کیا
اور لڑنے کو آمادہ ہوئے چونکہ آپکا حکم محکم تھا کہ جو آنے سے انکار کرے اسکو اسیر کرکے لاؤ
چنانچہ ہم نے ایسا ہی کیا کہ انکو اسیر کرکے لائے ہیں بادشاہ نے سر اٹھا کر دیکھا ہرکاران لشکر
اسلام کو پہچان لیا اور وہ سامنے زرہا کھڑے ہوئے تھے اور کفار کے لشکر کے ہرکارے اسیر
کھڑے ہوئے تھے کہا کہ انکو خوب جوتیاں مارو اور کو بے کاری کرو جیسا انھوں نے
آنے سے انکار کیا ہے یہ حکم دینا تھا کہ انپر مار پڑنے لگی دوہائی دینے لگے بادشاہ تخت نشین
کی ہم سے خطا ہوئی جو ہم نے انکار کیا اب ایسی کبھی خطا نہ ہوگی جیسی ہم نے خطا کی اسکی
سزا پائی اب ہمارے قصور کو معاف فرمایے حکم دیا کہ اچھا اب نہ مارو دوہائی دیتے ہیں
سب نے ہاتھ روک لیے مار پڑنا موقوف ہوگئی اب بادشاہ نے ہرکاران لشکر اسلام کی
طرف دیکھکر کہا کہ تم کون لوگ ہو اور ہمارے لشکر میں کس کے حکم سے آئے تھے اور کیا دریافت
کرتے تھے جو یہ لوگ تمکو ہمارے پاس لائے ہیں اور ہرکاران لشکر کفار سے بھی یہی سوال کیے
ہرکاران لشکر اسلام نے جواب دیا کہ ہم لوگ ہرکارے ہیں لشکر خداپرستان کے وہ

سلطان لشکر صف آرا ہی ہم اپنے بادشاہ کے حکم سے آپکے لشکر مین آئے ہین کہ دریافت کرین کہ آپ
کدھر سے تشریف لائے ہین اور کسکی کمک کو دونون جانب کے سرکاردن کی تقریر سنکے بادشاہ نے
جواب دیا کہ ای سرکاردن لشکر کفار اخلاق قزاق سے کہدینا کہ ہم تیری سرکوبی کو آئے ہین اور
بتاؤ کہ تمھارے لشکر مین خوشی کس امر کی ہی اور یہ نقابدار کون ہی اور یہ کون لوگ ہین جو اُسکے عقب
پشت صف بستہ ہین انھون نے جواب مین عرض کیا کہ ہمارے لشکر کے لوگ اس سبب سے خوش
ہین کہ آج ہم سب ملکر خداپرستون کو قتل کرینگے اور انکا خاتمہ ہوگا کیونکہ انھون نے بہت سر
اُٹھایا تھا یہان اگر ساری شجاعت و بہادری بھول گئے یہ جو نقابدار میدان مین مرکب پر سوار کھڑا
ہوا مبارز طلب کر رہا ہی اس نے ان سب سردارون کو جو کہ اُسکی پس پشت سر جھکائے
ہوے کھڑے ہین اسیر کیا ہی یہ سب سردار لشکر اسلام کے ہین یہ وہ لوگ ہین جنھون نے دیو و
پریزاد کو قتل کیا اُن سے نہ زیر ہوئے مگر نقابدار نے ہر ایک کو چشم زدن مین زیر کرلیا اب
سوائے بادشاہ لشکر اسلام و دیگر سردارون کے جو کہ اسوقت پاس بادشاہ کے موجود
ہین کوئی وہ سردار ہین ہم لوگ اس امر کی خوشی کر رہے ہین کہ اب کوئی دم مین بادشاہ کو
مع ان سردارون کے اسیر کرلین گے اُسکے بعد لشکر کو تباہ کرینگے خداپرستون کی حالت دیکھکر
خوش ہوتے ہین اور خوشی کا مقام ہی یہ امر ضروری ہی کہ خداپرست لاکھون ہین لشکر کی حد و
انتہا نہین ہی کثرت سپاہ سے تمام صحرا بھرا ہوا ہی مگر ہمارا کچھ نہین کر سکتے ہین یہ تو کچھ بھی نہین
ہین اگر اسکے دس گنے ہون توبھی نقابدار و ہمکو خوف نہ ہوگا وہ لوگ اپنی کثرت پر بھولے
ہوے ہین ہمکو کچھ ڈر نہین ہی نقابدار ان سبکو مار لیگا بادشاہ نے برہم ہوکر جواب دیا کہ
بس اپنی زبان کو بند کرو ہمنے سن لیا کہ تم لوگ ان لوگون کی حالت دیکھکر خوش ہوتے
ہو اور تم نے ان سب پر ظلم و ستم کیا ہی نقابدار و اخلاق سے ہماری طرف سے کہدینا
کہ اگر اپنی خیریت چاہتے ہو تو بس اسی مین خیریت ہی جان کی کہ ان لوگون سے ہاتھ اُٹھاؤ
اور ان سبکو ہمارے حوالے کرو جنکو تمنے اسیر کیا ہی اور خداپرستون سے مقابلہ نکرو
کیونکہ وہ اسوقت مجبور و ناچار ہین اور تمنے انپر بہت ظلم کیا اگر اسکے خلاف کروگے
تو پچھتاؤگے آیندہ تمکو اختیار ہی اور اس امر سے آگاہ ہو کہ ہم تمھاری کمک کو آئے ہین

نہ ان لوگون کے ہم ہمیشہ صحرا بہ صحرا کوہ بہ کوہ پھرا کرتے ہین جو مظلوم و بیکس کسی آفت مین مبتلا
ہوتا ہے اسکی کمک کرتے ہین اور ظالم کو سزا دیتے ہین نہ کوئی مقام ہمارا قیام کا ہے نہ کوئی مسکن ہمارا
یہی کوہ و صحرا ہمارا مسکن ہے یہی جاے بود و باش ہے کبھی اس صحرا مین کبھی اُس جنگل مین کبھی
درہ کوہ مین جہان شام ہوگئی قیام کرلیا بوقت سحر پھر روانہ ہوئے جدھر نکل گئے اُسی
طرف کے ہوگئے نہ ہم لشکر کثیر رکھین کہ اُسکے اُترنے کے لیئے وسیع مقام کی ضرورت ہو نہ
ہم مال و اسباب اسقدر رکھین کہ چور و قزاق کا خوف ہو اسی مختصر سامان سے ہمنے لاکھون
کے لشکر کو شکست دی جسنے کسی پر ظلم و بدعت کی ہے اُسکو ہمنے سزا دی ہے نہ ہمارا کسی طرف
جانے کا قصد ہے حسن اتفاق سے اودھر آگئے ہین ہمنے دو لشکر صف آرا دیکھے ایک کو پریشان
پایا ایک کو خوش ہم نے بھی اپنے لشکر کو صف آرا ہونے کا حکم دیا کہ مقابلہ کا تماشہ دیکھین
کہ کون ظفریاب ہوتا ہے اور کون شکست کھاتا ہے کون انمین مغلوب ہوتا ہے اور کون غالب ایک
طرف لشکر کثیر ہے اور ایک سمت قلیل طریقہ سے تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ لشکر کثیر کی فتح ہو ہمکو
کسی سے کچھ غرض نہین ہے بس اب تم جاؤ ہم تمھارے حال سے آگاہ ہوگئے ہمارا پیام
جو کہ ہمنے اخلاق کو دیا ہے اُنسے کہدینا اور جو وہ جواب دے وہ ہم تک پہونچا دینا یہ تقریر
اُس بادشاہ تاج پوش نے اس طور سے کی کہ وہ ہرکارے ڈر گئے اور اُسی وقت سر بہ
پا دُن رکھکر اپنے لشکر کی طرف بھاگے اودھر اُس بادشاہ نے ہرکاران لشکر اسلام کی طرف
دیکھکر کہا کہ تم لشکر خدا پرست کے ہرکارے ہو یہ جو لشکر کثیر صف آرا ہے یہ خدا پرستون
کا بھی اور تم بھی خدا پرست ہو اُنھون نے جواب دیا کہ جی ہان یہ لشکر اہل اسلام کا
ہے اور ہم لوگ بھی خدا پرست ہین کہا کہ یہ کیا حالت ہے لشکر کی اور یہ کیا صورت ہے یہ لوگ اسقدر
کیون پریشان ہین اسکا کیا سبب ہے اور کوئی کیون نہین تمھارے لشکر سے نکل کر نقابدار
سے مقابلہ کرتا ہے اور یہ جسقدر رئیس پشت نقابدار سر جھکائے ہوئے کھڑے ہین یہ سب تمھارے
لشکر کے سردار ہین ہرکارون نے کہا کہ جی ہان یہ سب سردار ہمارے لشکر کے ہین اس
نقابدار نے ان سبکو اسیر کیا ہے سحر سے یہ نقابدار ساحر ہے سحر کرکے اس نقابدار نے سب
سردارون کو اسیر کرلیا ہے اب سواے بادشاہ اسلام و کرب و اسد کے اور کوئی

دسردار ہے کہ جو نکل کر مقابلہ کرے اور لڑے اسی بادشاہ جو سردار برائے مقابلہ گیا
نقابدار نے اسیر کر لیا یہ باز جو اسکے سر پر سایہ فگن ہو جبان ادھر کا سردار گیا یہ باز سر پر
اس سردار کے آیا اور گردش کی ادھر نقابدار نے کمر زنجیر پکڑ کر مثل پھول کے مرکب پہ سے اٹھا
لیا ہم لوگ ساحر نہیں ہین جو رد سحر کرین چونکہ صاحبقران لشکر مین اسوقت موجود نہین ہین جو
اسم دافع سحر پڑھین وہ مالک اسم اعظم و باطل سحر ہین اگر وہ تشریف رکھتے ہوتے تو یہ نوبت
نہوتی وہ اس نقابدار کو چشم زدن مین قتل کرتے پس اُنکی عدم موجودگی مین یہ حالت
ہوگئی ور یہ آفت نازل ہوئی صاحبقران تو برائے فتح طلسم تشریف لیگئے ہین بادشاہ اسلام
طلسم نوخیز جمشیدی پر خروکش تھے مع کل لشکر کے اور وہ چند سردار جو ہمراہ صاحبقران لشکر سے
آئے تھے مع تھوڑے سے لشکر کے فروکش تھے کہ اخلاق سے جنگ وپیکار ہونے لگی اس نقابدار
نے ان سب سرداروں کو اسیر کر لیا بادشاہ اسلام کو اس واقعہ کی خبر ہوئی وہ تشریف لائے نوبت
جنگ وپیکار کی آئی وہی حال ہوا کہ سب سردار اسیر ہو گئے آج جو میدان مین آکر نقابدار نے
مبارز طلب کیا بادشاہ نے خود قصد مقابلہ کیا کہ کرب واسد مانع ہوئے پس ہی روک
رہے ہین لشکر اسلام خداوند کریم سے اس بلا سے نجات پانے کی دعا کر رہا ہے عجب آفت مین ہم لوگ
مبتلا ہین خدا ہم پر رحم کرے اور اس بلا سے نجات دے اور اس آفت سے بچائے ہم ہلکے سب
اس بلا مین مبتلا ہین اور اس سبب سے پریشان ہین کہ دیکھیے اب کیونکر جان بچتی ہے اور کیونکر
نجات ملتی ہے یہی سبب ہے رنج وصدمہ وغم والم کا جو کہ آپ ملاحظہ فرما رہے ہین جب آپکے آمد کی
خبر بلند ہوئی تو بادشاہ اسلام نے ہم سے فرمایا کہ ذرا جا کر خبر تو لاؤ ہم ادھر کو آئے خبر کے لیے بیان
اور دریافت کیا آپکے لشکر کے لوگ ہمکو آپکی خدمت مین لائے اب آپ یہ فرمائین کہ آپکا اسم
مبارک کیا ہے اور کدھر سے تشریف لائے ہین اور کہان کا قصد ہے اس بادشاہ نے جواب مین فرمایا
کہ آگاہ ہو کہ میرا نام شہنشاہ یک رنگ تاج گیر ہے میرے قیام کرنے کا کوئی مقام نہین ہمیشہ
کوہ وصحرا مین پھرا کرتا ہون رات جس مقام پر ہوگئی اسی مقام پر قیام کیا خواہ صحرا ہو خواہ کوہ
صبح کو پھر وہان سے چل کھڑے ہوئے اسی مین بسر ہوتی ہے اور اسی طرح ہم اپنا لشکر لیے ہوئے
جنگل بجنگل پھرا کرتے ہین ہمارا طریقہ یہ ہے کہ جس کسی پر دیکھا کہ مصیبت پڑی ہے اور رنج وغم مین مبتلا ہے

اسکی کمک کی مگر کچھ اجرت لیکر ہم ٹھیکہ لیتے ہین اور اس کام کو کرتے ہین کہ جسکا ٹھیکہ لیتے ہین آجتک کبھی کسی
مقام پر ہمنے زک نہین پائی ہم بادشاہون سے ٹھیکہ لیکر کام کرتے ہین اکثر ہمنے ٹھیکہ لیکر اُن لوگون کی کمک کی
ہو کہ جنکے اوپر حریف کی زیادتی ہوئی ہو اگر ہم اسکی کمک کرتے ہین مگر کچھ روپیہ لیکر جبکہ وہ ہمکو ٹھیکہ دیتا ہو تم اپنے
بادشاہ سے کہنا کہ ہم دیکھتے ہین کہ تم اس نقابدار اور اس لشکر کفار سے بہت عاجز و پریشان ہو اور اُسنے تمہارے
سب سردارون کو اسیر کرلیا ہو سوائے تمہارے ان سردارون کے کوئی تمہارے لشکر مین نہین ہو اور تمکو
اسوقت سخت مشکل ہو ہم اتفاق سے ادھر آنکلے ہین اگر تم ہمکو ٹھیکہ دو ہم اُس لشکر سے لڑکر اس لڑائی کو فتح
کرین اور اس نقابدار کو قتل کرین کیونکہ ہمنے جسکی کمک کی ہو روپیہ لیکر اُس جنگ کو سر کیا ہو کبھی ہمنے شکست
نہین پائی ہو یہی لشکر قلیل ہمارا لاکھون سے لڑا ہو یہ نقابدار جو ہمارے ہمراہ ہو اکیلا لاکھون سے مقابلہ کرتا ہو اور
شکست دیتا ہو اس نقابدار ابلق پوش و اس لشکر کی کیا اصل ہو ایک حملہ مین تو یہ سب
بھاگ کھڑے ہونگے باوجودیکہ تم لشکر کثیر رکھتے ہو اور عاجز ہو اور ہمکو کچھ خوف نہین ہو
ہمکو تمہارے حال پر رحم آتا ہو جسکے سبب تم سے کہا جاتا ہو کہ اگر تم ہمکو اس جنگ کا ٹھیکہ دو
تو ہم مقابلہ کرین کوئی ہماری خواہش نہین ہو کہ تم ہمکو ٹھیکہ دو ہان اگر تمکو یہ امر منظور
ہو اور اپنی خلاصی چاہتے ہو تو کیا مضائقہ ہو ورنہ ہمکو کوئی ایسی ضرورت لاحق حال نہین ہو کہ
بیکار ہر کسی سے فساد کرین چونکہ یہ ہمارا پیشہ ہو کہ ہم ٹھیکہ پر کام کرتے ہین تمکو اس حال سے
آگاہ کردیا اب تمکو اختیار ہو یہ کہکر ایک رقعہ بنام بادشاہ اسلام اسی مضمون کا جو کہ ہم کارون
سے کہا تھا تحریر کیا اور یہ بھی تحریر کیا کہ تم لوگ بھی خداپرست ہو اور ہم لوگ بھی یزدان پرست
ہین اسی امر کا اور بھی پاس ہو اور یہ لوگ جو کہ تم سے لڑرہے ہین کافر ہین لیس مذہب کا بھی
خیال ہو اس سبب سے اور تمہاری کمک کی جاتی ہو مگر اسی شرط پر اگر تم ٹھیکہ دو گے کیونکہ ہمارا
کام یہی ہو اور یہی پیشہ ہو اور یہی ہمارا صرف جو کہ ہم ٹھیکہ پر کام کرتے ہین اور اسی مین بسر کرتے ہین
اگر ہم صاحب ملک و مال ہوتے تو کبھی تم سے روپیہ کی خواہش نہ کرتے اگر تم ٹھیکہ اس جنگ
کا دینا قبول کرو تو ہم تمکو ٹھیکہ کے روپیہ سے آگاہ کرین اگر تمکو یہ خوف ہو کہ یہ روپیہ ہمارا لیکر
کسی طرف کو چلے جاینگے یا ہمکو فریب دیتے ہین یا دھوکا تو تم پہلے ہمکو روپیہ نہ دو کسی مقام
پر اسی صحرا مین جمع کردو چند سوار تمہارے طرف سے مقرر کیے جاین کہ وہ اسکی حفاظت کرین

اور چند ہمارے طرف سے اگر ہم اس لڑائی کو فتح کر لین اور تمھارے قیدیون کو رہا کر دین
اسوقت یہ روپیہ ہم لین اور اگر اس لڑائی کو نہ فتح کرین اسوقت تم یہ روپیہ اٹھا لینا ہمکو کوئی
سروکار نہ ہوگا اگر اس طور سے تم یہ سب امر قبول کروگے تو ہم ضرور اس لڑائی کو سر
کرینگے ورنہ ہم یہان سے جدھر کو جی چاہے گا چلے جاینگے یہ سب باتین لکھکر اون ہرکارون
کو دین اور کہا کہ تم زبانی بھی کہدینا جو کہ ہم نے تم سے کہا اور یہ نامہ بھی دیدینا اور کہا کہ ہمارے
لشکر کے بھی چند لوگ اپنے ہمراہ لیتے جاؤ تاکہ جو جواب تمھارے بادشاہ دین یہ لوگ ہم سے آکر
بیان کرین اگر وہ اس امر کو قبول کرین تو ہم زر ٹھیکہ کی شرح کرین تاکہ وہ بادشاہ جمع کر دین
ہم مقابلہ کرین اگر نہ قبول کرین تو ہم اپنی راہ لین وہ ہرکارے سلام کرکے اور پیام زبانی نامہ
اور چند سوار لشکر نووارد کے اپنے ہمراہ لیکر چلے بادشاہ تخت نشین شہنشاہ نے کہ ہمت تاجگیر
نے اپنے سوارون سے بھی وہی تقریر بیان کر دی تھی کہ تم بادشاہ اسلام سے یہ تقریر
کرنا جو وہ جواب دین وہ ہم سے آکر بیان کرنا ادھر سے تو ہرکارے ان سبکو لیکر چلے
ادھر بادشاہ اسلام و گرب غازی و اسمہ دلاور و لشکر اسلام نے جو اس لشکر کو
دیکھا اور بادشاہ اور نقابدار کو تو ایک قسم کی تقویت دل کو ہوئی مگر حیران ہین کہ یہ کون
ہین اور یہ بادشاہ کون ہی اور اسکا کیا نام ہی اور کدھر سے آیا ہی اور کس کی کمک کو آیا ہی یہ تو
ہمارے مددگارون مین سے نہین ہی اگر ہمارا مددگار ہوتا تو ہمارا اگر شریک ہوتا اور ہم سے
شناسائی ہوتی نہ یہ کفار کے مددگارون مین سے معلوم ہوتا ہی اگر انکا مددگار یا دوست
ہوتا تو انکا شریک ہوتا لشکر کو الگ نہ اوتارتا یہ تو ہم دونون سے الگ ہی کیونکہ اسنے
اپنا لشکر الگ صف آرا کیا ہی نہ معلوم کس سے مقابلہ کو آیا ہی اگر ہم سے مقابلہ کریگا تو ہم اس سے
کیا مقابلہ کر سکتے ہین ایک آفت مین مبتلا ہین ایک نقابدار سے تو ہمارا یہ حال کیا ہی نہ معلوم
دوسرا نقابدار کیا آفت برپا کرے گا اگر کفار سے مقابلہ کرے گا آنسے لڑنے کو آیا ہی تو ہمکو
کیا ہمارا تو خاتمہ ہو چکا ہی نہ معلوم اسکا کیا دین و مذہب ہی گرب نے عرض کیا کہ حضور کچھ
کے ہرکارے بولے دریافت گئے ہین وہ دریافت کرکے اگر سب حال عرض کرینگے معلوم
ہو جائیگا آنے دیجئے فکر کی ضرورت نہین ہی حضور مجھکو اجازت مرحمت کرین تاکہ مین جاکر نقابدار سے

مقابلہ کرون کیونکہ وہ مبارز طلب کر رہا ہی بادشاہ نے سکوت کیا راوی بیان کرتا ہی کہ اس
لشکر کے جو کہ نقابدار کے ہمراہ آیا ہی اور بادشاہ کے بالکل نشان نہ تھے کہ اُن سے ظاہر ہوتا
کہ یہ مذہب ہی کیونکہ اول تو پھریرون پر لشکرون کے اگر خدا پرست ہین تو تعریف خدا
وحمد یزدان تحریر ہوتی ہی اور رنگ سبز و سرخ و دیگر قسم کا ہوتا ہی سوائے سیاہ
رنگ کے اگر کفار کا لشکر ہی تو اسپر اُس خدا کی تعریف تحریر ہوتی ہی کہ جسکی وہ بندگی و پرستش
کرتے ہین اور سیاہ رنگ ہوتا ہی یہی دو نشان ہین شناخت لشکر کفار و لشکر اسلام کے خیال
اس لشکر مین نشان ہی نہ تھے پھر کیونکر کوئی شناخت کر سکے کہ یہ کفار ہین یا مسلم
جب تک دریافت نہو کرب دلاور نے جب یہ کہا کہ حضور کی طرف سے ہرکارے برائے
دریافت گئے ہین وہ دریافت کر کے اگر سب حال عرض کرینگے معلوم ہو جائیگا زیادہ
فکر کی ضرورت نہین ہی حضور مجھکو اجازت مرحمت کرین تاکہ مین جاکر نقابدار سے مقابلہ
کرون کیونکہ وہ مبارز طلب کر رہا ہی بادشاہ نے سکوت کیا بادشاہ نے چند منٹ
سکوت کر کے اور یہ تقریر کرب کی سماعت فرما کے جواب دیا کہ اے کرب دلاور ہرکارون
کو آلینے دو تاکہ حال معلوم ہو جائے تو نقابدار سے مقابلہ کا بندوبست کیا جائے یا مین
خود جاؤنگا یا تمکو اجازت دونگا کرب خاموش ہو رہے اودھر لشکر کفار نقابدار
ابلق پوش و اخلاق اپنے مقام پر خیال کر رہے ہین کہ یہ لشکر کہان سے آیا ہی نقابدار
کے اور اخلاق کے دل کا یہ حال ہی کہ جب سے اس لشکر کو دیکھا ہی ایک قسم کی تردد پیدا
ہی اور اضطراب ہی اور ایک قسم کا خوف ہی نقابدار تو یہ خیال کر رہا ہی کہ دیکھیے یہ لشکر جو آیا
کس سے مقابلہ کرتا ہی اور کسکا لشکر ہی مبارز طلبی بھی لشکر اسلام سے بھول گیا خاموش کھڑا
ہوا لشکر نو وارد کی طرف دیکھ رہا ہی اور عالم سکوت طاری ہی یہ خیال ہی کہ ہرکارے جو
خبر کو گئے ہوئے ہین وہ خبر لائین تو پھر لشکر اسلام سے مبارز طلب کرون اخلاق اپنے
سردارون سے کہہ رہا ہی کہ نہ معلوم یہ لشکر کدھر سے آیا ہی اور کسکا لشکر ہی اور کس سے
مقابلہ کریگا مگر کسی قدر اُسکا رخ جو دیکھا جاتا ہی تو ہماری طرف ہی اور ہم سے مقابلہ کا
اُسکا قصد معلوم ہوتا ہی خیر اگر ہم سے اسکو قصد مقابلہ ہی تو ہم بھی موجود ہین جب آ

لشکر اسلام سے نہین ڈرے اور انکے لشکر کے سردارون کو نقابدار نے اسیر کر لیا تو یہ
کیا چیز ہو اور کیا حقیقت رکھتا ہو ویسے سردار تو اسکے ہمراہ بھی نہین ہین ہمسے لشکر اسلام مین
تھے ہان یہ امر ضرور ہو کہ اسکے ہمراہ بھی ایک نقابدار ہو اور دو باز ہین ایسا نہ ہو کہ یہ بھی کوئی سحر
ہو تو خرابی ہو سردارون نے جواب دیا کہ کوئی مقام اندیشہ نہین ہو ہمارے نقابدار کے پاس
بھی تو باز ہو وہ کب اس امر سے باز آویگا اگر وہ دو باز لیکر آیا ہو تو آپنے دیکھے ہرکارے
دریافت حال کیلیے گئے ہین معلوم ہوا جاتا ہو اخلاق سردارون سے یہ کہہ رہا تھا
کہ ہرکارے سامنے آئے اور یون کہنے لگے کہ ہم موجب حکم براے دریافت حال گئے
جب گرد و غبار برطرف ہوا اور لشکر بادشاہ تخت نشین یعنی شہنشاہ یکرنگ
تاج گیر صف آرا ہو چکا ہم لشکر مین گئے کہ دریافت کرین کہ یہ لشکر کہان سے آیا ہو ہم نے
جو جاکر دریافت کیا اس لشکر کے لوگون نے ہمکو جاسوس کہکر پکڑ لیا خداوند برا بند و بست
ہو اسطور کا بند و بست تو لشکر اسلام مین بھی نہ تھا اور نہ ہو جو اس مختصر لشکر مین ہو کہ پرندہ
پر نہین مار سکتا ہو جو دریافت کے لیے گیا اسیر کر لیا گیا مگر لشکر اسلام کے ہرکارون کو
نہین اسیر کیا انسے جو کہا کہ ہمارے بادشاہ کے پاس چلو وہ چلے گئے ہم سے جو کہا ہم نے
انکار کیا ہمکو پکڑ کر لیگئے اسنے حکم دیا کہ انکو لو ہمیں بار پڑی خیر یہ تو جو کچھ ہوا سو ہوا مگر ہم
سرکشت بادشاہ نے آپکو اور نقابدار صاحب کو پیام دیا ہو کہ کیون اپنی قضا بلاتے ہو بس
بہتر اسی مین ہو کہ ہاتھ باندھکر میرے روبرو حاضر ہو اور قیدیون کو میرے حوالے کر دو
ورنہ بہت بری طرح پیش آؤنگا اپنے نقابدار اور باز پر مجھ کو گھمنڈ نہ ہو میرے ہمراہ بھی
نقابدار ہو اور دو باز ہین مین اس امر سے نہ باز آؤنگا کہ تمکو اہل اسلام پر ظلم کرنے دو
لہذا اختیار ہو ہرکارون نے کل کیفیت اور تقریر جو کہ یکرنگ تاج گیر نے کی تھی اخلاق
سے بیان کی اور کہا کہ انکا نہ کوئی مقام ہو نہ مسکن ہمیشہ کوہ و صحرا مین رہتے ہین جس
مقام پر شام ہو گئی اسی مقام پر شب بسر کی ٹھیکہ ہر ایک کے شریک ہوتے ہین
جسکو کمزور پاتے ہین اس سے کچھ روپیہ لیکر اسکی طرف سے اسکے حریفون سے مقابلہ
کرتے ہین یہی پیشہ ہو اور یہی بسر اوقات کی صورت ہو اور ہمیشہ جنگل جنگل پھرا کرتے ہین

ادھر بھی اتفاق سے آنکلے ہین انکو زبردست اور لشکر اسلام کو کمزور پاکر یہ کلمات کہنے کہلا بھیجے
ہین اگر لشکر اسلام کے لوگون نے آپکی کمک منظور کی اور ٹھیکہ کار دیپہ دیا اور انکو اس
جنگ کا ٹھیکہ دیا تو آپسے مقابلہ کرینگے ورنہ اپنی راہ لینگے اور آپ سے اس پیام کا جواب
طلب کیا ہے اخلاق نے ہرکارون سے سُن کے یہ کہا کہ ہمکو خوف نہین ہے ایسے ایسے لاکھون
آئینگے اور اپنا سر کٹا ئینگے چلے جائینگے اگر لشکر اسلام ٹھیکہ بھی دیگا اور یہ ہم سے مقابلہ کرینگے
تو ہم پہلے انھین سے مقابلہ کرینگے اس بادشاہ کو شکست دیکر اور اسکے لشکر کو قتل کرکے
پھر اہل اسلام سے لڑین گے اور خاتمہ کرینگے یہ جاتے کہان ہین بہت حمایتی بنا ہے لشکر
اسلام کا یہ امر غیر ممکن ہے کہ ہم اہل اسلام کے سردارون کو کہ جنکو نقابدار نے اسیر کیا ہے اُسکے
حوالے کرین اور ہم اُسکی اطاعت کرین لشکر اسلام کا ہم خاتمہ کر چکے ہین اب وہان باقی کیا ہے
ہمکو تو ان سے خوف ہے نہ خدا پرستون سے اور اس مہمل تقریر کا ہم جواب کیا دین پس
خاموشی جواب ہے جواب جاہلان باشد خموشی پھر یہ بھی دریافت کیا کہ ان لوگون کا دین
و مذہب کیا ہے ہرکارون نے عرض کیا کہ یہ دریافت کرنے کی کسکو جرأت تھی جو دریافت
کیا جاتا اپنی جان بچانا دشوار تھی یہی ہم شکر کرتے ہین کہ وہان سے زندہ واپس آئے اخلاق
نے کہا کہ خیر معلوم ہوا جاؤ اور ایک سردار سے کہا کہ نقابدار کے پاس جاکر اُن سے کہدو
کہ ذرا آپ چند منٹ کے بعد میرے پاس تشریف لائین مجکو آپ سے کچھ عرض کرنا ہے
بعد یہان آنے کے تشریف لیجاکر مبارز طلب فرمائیے گا وہ سردار گیا اور نقابدار کو اخلاق
کا پیام دیا اخلاق کا پیام سُنکے نقابدار اخلاق کے پاس آیا اخلاق نے کل تقریر
ہرکارون کی نقابدار سے بیان کی نقابدار نے برہم ہوکر جواب دیا کہ ہمکو کچھ پروا نہین
ہے جسکا جی چاہے ہم سے مقابلہ کرے پہلے یہی لشکر مقابلہ کرلے جو کہ آیا ہے ہم نے جب
سرداران اسلام و لشکر اسلام کو زیر و زبر کردیا کہ جسکا اسوقت پردہ دنیا پر ہمعصر و مثل
و نظیر نہ تھا تو اور کیا کوئی حقیقت رکھتا ہے ہم موجود ہین اب ہم پہلے ان سے مقابلہ
کرلین گے پھر لشکر اسلام سے مبارز طلب ہونگے دیکھین تو یہ کیسے حمایتی بنے ہین یہ کہکر
مرکب کو اٹھا کر چلا اخلاق نے کہا کہ کچھ جواب اس پیام کا دیا جائے یا نہین نقابدار نے

جوابدیا کہ کچھ جواب کی ضرورت نہین ہے جو ہم سے لڑیگا ہم اُس سے مقابلہ کرینگے اسی غرض سے
ہم میدان مین موجود ہین تھوڑی دیر انتظار کرتے ہین اگر اس لشکر نووارد سے کوئی مقابلہ کو
نکلا تو اس سے مقابلہ کیا یا لشکر اسلام سے نکلا اُس سے مقابلہ کیا اگر کوئی نہ آئیگا تو ہم خود
انتظار کرکے لشکر تازہ وارد کی طرف خطاب کرکے مبارز طلب کرینگے ذرا انکی بھی جرأت دیکھ لین
ہمکو کسی سے خوف نہین نہ ہمکو سوال و جواب کی ضرورت ہے اخلاق نے جوابدیا کہ مین نے پہلے
ہی یہی خیال کرکے اپنے دل مین جواب نہین بھیجا خاموشی اختیار کی نقابدار نے کہا کہ خوب
کیا اور یہ کہکر میدان مین آکر اپنے مقام پر کھڑا ہوکر لشکر تازہ وارد کی طرف دیکھنے لگا لشکر
کفار بھی مع اخلاق کے اسی طرف نگران ہوا ادھر ہرکارے لشکر اسلام کے مع ان سرداران
نامہ کے آئے لشکر مین پہونچے بادشاہ اسلام و کرب و اسد و کل لشکر اسلام نے دیکھا
کہ ہمارے لشکر کے ہرکارون کے ہمراہ لشکر تازہ وارد کے چند سردار آتے ہین سب نے خیال
کیا کہ دیکھئے کیا پیام لاتے ہین بادشاہ اسلام کرب سے فرماتے تھے کہ دیکھئے یہ
سردار کیون آتے ہین خداوند کریم خیر کرے کہ ہرکارے آکر پہونچے اُن سردارون نے بادشاہ
اسلام کو بطریق اہل اسلام سلام کیا بادشاہ نے جواب سلام دیا کفار نے و نقابدار نے دیکھا
کہ چند سردار لشکر تازہ وارد کے لشکر اسلام مین بادشاہ اسلام کے پاس گئے ہین کچھ پیام
لیکر اخلاق نے اپنے وزیر سے کہا کہ اس بادشاہ نے بادشاہ اسلام کو شاید کوئی پیام بھیجا ہے
جو اس لشکر کے سردار گئے ہین وزیر نے جوابدیا کہ جی ہان مین یقین کرتا ہون کہ ٹھیک لینے
کو کہلا بھیجا ہوگا دیکھئے کیا ہوتا ہے اگر ان سبکی بھی قضا ہو تو بادشاہ اسلام قبول کرینگے اگر
قضا نہین ہے تو نہ قبول کرینگے یہان تو یہ تقریر ہو رہی تھی ادھر ہرکارون نے جاکر بادشاہ
اسلام سے سب حال جو کہ بادشاہ یک رنگ سے سنا تھا بیان کیا اور کل کیفیت اُنکے
بود و باش کی بیان کی اور پیام دیا اور کہا یہ سردار جواب لینے کو آئے ہین اور یہ نامہ بھی
دیا اب جو آپکو فرمانا ہو وہ جواب مین فرمایئے یہ کہکر وہ نامہ بادشاہ کے ہاتھ مین دیا
بادشاہ نے خود پہلے اس نامے کو ملاحظہ فرمایا اسکے بعد کرب کو دیا وہی مضمون تھا جو کہ
ہرکارون نے بیان کیا تھا کرب نے بھی پڑھا بادشاہ نے ان سردارون کی طرف

مخاطب ہوکر فرمایا کہ آپ لوگ بیان فرمائیں کہ کیا پیام لائے ہیں اُنھون نے بھی وہی تقریر بیان
کی بادشاہ نے کیفیت دریافت فرمائی اُنھون نے اُس سبب حال جوکہ ہرکارون نے بیان
کیا تھا سب بیان کیا جب بادشاہ پیام زبانی سن چکے اور مضمون نامہ سے آگاہ ہو چکے اُس وقت
اُن سردارون سے فرمایا کہ ہماری طرف سے اپنے آقا کو سلام کہنا اور مزاج پرسی کرنا بعد اُسکے
اُنکو یہ جواب دینا کہ ہمکو سواے مدد خالق اکبر کہ جس نے ہمکو پیدا کیا ہے اور آجتک ہماری کمک پر
ستعد ہے فرمائی ہے اور ہمکو جان تازہ عنایت فرمائی ہے اور وہ ہی ہمارا مالک و آقا و سرپرست ہے ہمکو اور
کسی کی کمک درکار نہین ہے آپکا عین خلق و مروت و اخلاق حمیدہ تھا دوسرے مذہبی جوش
تھا کہ جو آپ نے یہ پیام دیا کہ ہم تمھاری کمک کرینگے اور ہمارے حال پر رحم کھایا پس ہمکو کسی کی کمک
کی ضرورت نہین ہے ہم کسی کے بھروسہ پر آجتک نہین لڑے ہین سواے اپنے خالق کے بھروسہ پر
اور اُسی سے مدد کے خواستگار ہین اُسی نے ہمکو اس بلا مین مبتلا کیا ہے کوئی نہ کوئی ہم سے گناہ کبیرہ صادر
ہوا ہے کہ جسکی یہ سزا ملی ہے وہی ہمکو اس بلا سے نجات دیگا اگر ہماری موت نہین ہے اور ہماری قضا
نہین آئی ہے اگر آئی ہے تو کوئی ہمکو بچا نہین سکتا ہے اگر تمام عالم بھی ایک ہو جائے تو ہم بچ نہین
سکتے ہین نہ ہم جب تک ہماری قضا نہین آئی ہے قتل ہو سکتے ہین اگر کل دنیا ہمارے قتل و غارت
کرنے کی کوشش کرے پس ہمکو کوئی ضرورت کمک کی نہین ہے آپ جدھر سے تشریف لائے
ہین بسم اللہ تشریف لیجائیے ہم منع نہین کر سکتے ہین نہ آپ سے روکے خواستگار ہین نہ ہمکو
روپیہ صرف کرکے کمک کرانا منظور ہے غرضکہ ہم ٹھیکہ پر کام نہین لینگے ہمارا خدا ہماری کمک کریگا
ہم نے آجتک اس طور سے کسی سے کام لیا نہ کسی کی کمک کو گوارا کیا ہے یہ نیا طریقہ دیکھا جاتا ہے
کیا گیا ہے ہمارے کانون تک ایسی صدا کبھی نہین آئی نہ ہم نے سنی پس ہم ٹھیکہ کیا جانین کہ کسی
کوئی عمارت ہے یا کوئی اور کام ہے کہ ٹھیکہ دیا جائے آجتک کسی نے جنگ و پیکار کا ٹھیکہ دیا
ہو تو تم بھی دین یہ نوئی بات ہے کہ اب جنگ و پیکار بھی ٹھیکہ پر ہونے لگی ہمارے پاس
اسقدر روپیہ بیکار نہین ہے جو ہم دین جو ہمارے خدا کو منظور ہوگا وہ ہوگا یہ جو بادشاہ
نے فرمایا اُن سردارون نے عرض کیا کہ خداوند آپ بیکار انکار فرماتے ہین اس امر کو قبول
فرمایئے ٹھیکہ دیدیجیے دیکھیے تو کیا ہوتا ہے اُنھون نے اسی طور سے بہت سے مقام پر

بیکار کام کیا ہی اور ہمیشہ فتح پائی ہی اسمین کوئی نقصان و ہرج نہین ہی آیندہ آپکو اختیار ہی
بادشاہ اسلام نے فرمایا کہ اول تو ہمکو اس امر کا یقین ہی نہین ہی کہ یہ اس نقابدار پر ظفر پائینگے
کیونکہ یہ کارخانہ سحر کا ہی اور سوسن نے سحر سے ان سبکو اسیر کیا ہی ورنہ اس نقابدار کی یہ بھی
مجال تھی کہ ہم سبکو اسیر کرتا اور ہمارے لشکر کی یہ حالت ہوتی سحر سے مجبور ہین چونکہ یہ ساحر
ہو اور ہم ساحر نہین ہین ساحر و غیر ساحر سے کیا نسبت اسنے اسم سحر پڑھکر دم کر دیا غیر ساحر
مجبور ہو گیا اسنے اسیر کر لیا ورنہ اسکی بھی یہ حقیقت تھی کہ یہ اسیر کرتا جبکہ یہ امر ہی تو پھر کیونکر
یقین ہو کہ یہ لڑائی پر فتح پائینگے ہم ٹھیکہ دیکر اپنی بات رائیگان کرین انھون نے
عرض کیا کہ آپ اس امر سے بالکل بیخوف رہئیے یہ امر ہمارے بادشاہ و آقا کو قبل سے معلوم
ہی کہ یہ ساحر ہو اور اسنے سحر سے ان سبکو اسیر کیا ہی انھون نے اکثر ساحرون سے لڑکر شکست
دیا ہی ہم لوگون کو نہ ساحر سے خوف ہی نہ غیر ساحر سے بلکہ ہمارے آقا و بادشاہ کی یہ عین
خوشی ہی کہ ساحر سے مقابلہ ہو اور ساحرون کی جنگ و پیکار مین آپکا جی بھی خوب لگتا ہی
اور بہت خوش ہوتے ہین ہم لوگ ساحر کش ہین اور باطل سحر سے بخوبی آگاہ ہین آپ
بلا خوف ہمکو ٹھیکہ دیجیے اور ہماری جنگ و پیکار کا تماشہ ملاحظہ فرمائیے یہ جوان سردارون
نے عرض کیا کرب و اسد نے بھی بادشاہ سے عرض کیا کہ آپکا کیا نقصان ہی ایک شخص خود
اقرار اس امر کا کرتا ہی کوئی آپکی درخواست نہین ہی جو آپ پر کسی قسم کا الزام ہوگا آپ یہ تو
دریافت فرمائیے کہ کسقدر روپیہ ٹھیکہ کا طلب کرتے ہین اور کیونکر جنگ و پیکار کرینگے
اگر ہماری مرضی کے موافق ہوا تو قبول فرمائیگا ورنہ انکار تو ہی اس امر مین کوئی نقصان بھی نہین
وہ خود درخواست کرتے ہین ہماری طرف سے کوئی خواہش نہین ہی پھر کیا ہمکو ضرورت
ہی جو ہم انکار کرین یہ جو کرب و اسد و دیگر اہل لشکر نے کہا بادشاہ نے ان سردارون
سے فرمایا کہ اچھا جاکر یہ دریافت فرمائیے کہ کسقدر روپیہ اس کام کے لیئے انکو درکار ہی اور
کتنے پر ٹھیکہ لیجیے گا ہمکو مقدار روپیہ سے تو آگاہ فرمائیے پھر ہم جواب دین وہ سردار یہ
پیام سن کے سلام کرکے وہان سے واپس چلے جب وہ چلے گئے تو کرب و اسد نے
عرض کیا کہ حضور کا کیا نقصان ہی اسوقت یہ بلا انکے سر جاتی ہی وہ خود خواہش کرتے ہین

شاید کوئی صورت ہم سب کے نجات کی خداوند کریم نکالی جب تک اس لشکر سے مقابلہ
ہو ہمارا کیا نقصان ہے اگر لڑائی فتح ہو گئی ور ان لوگون نے فتح کر لی تو اپنی آرزو و مراد کا
ہوئی ہم نے نجات پائی شاید خداوند کریم نے رحم فرمایا ہو اور یہی سلسلہ ہماری نجات
کا نکالا ہو ورنہ جو اسکی مرضی ہم تو موجود ہین یا اس عرصہ مین کوئی اور صورت پردہ غیب
پیدا ہو اسی سبب سے یہ امر ہوا ہے کہ عرصہ ہو لیا ابھی کچھ عرصہ تک حیات باقی ہے جو یہ امر واقع ہوا
ہے کسی طور سے ہمارے نزدیک نقصان نہین ہے اگر کچھ روپیہ صرف ہو کر یہ بلا رفع ہو جائے
تو کیا ہرج و نقصان ہے آبرو کا صدقہ جان ہے اور جان کا صدقہ مال پس ایسی حالت
مین جو خود کسی امر کی خواہش کرے اس سے انکار کرنا زیبا نہین ہے ہمارے نزدیک تو اگر
دس پانچ لاکھ روپیہ صرف ہو کر اس بلا سے نجات ملے تو بہتر ہے ورنہ ہمارا کیا نقصان ہے کوئی ہمکو یہ الزام نہین
دے سکتا ہے کہ تمنے قتل کرایا اور جبکہ اس امر کا یقین ہے کہ یہ لوگ بھی سر پر نہ ہونگے اس لشکر
سے تو پھر ہمکو کیا ضرورت ہے کہ ہم منع کرین یہ بھی دیکھیے کہ یہ لوگ جو اسقدر رہا ہی کرتے ہین
اس مختصر لشکر پر تو کیا کرتے ہین ہماری تو ضرور رائے ہے کہ ٹھیکہ دیا جائے نہ جان کے خوف
سے نہ بلکہ اس امر کے خیال سے کہ شاید یہ غیب سے سامان ہوا ہو ہم مرنے سے نہین ڈرتے ہین
نہ کوئی یہ خیال کریگا کہ انھون نے جان کے خوف سے دوسرون کو قتل کرایا جبکہ ہم خود
خواہش کرتے اور ان سے کہتے کہ جو چاہو لے لو اسوقت یہ خیال کیا جاتا اور ہر ایک خیال
کرتا ہم انکے حال سے بھی آگاہ نہ تھے کہ انھون نے خود پیام بھیجا کوئی تو ایسا سبب ہے کہ
یہ امر واقع ہوا یہ قدرت خدا ہے کہ غیر اس طور سے خود خواہش کرے بدون ہماری خواہش
کے جب اس طور سے کرب و اسد نے بادشاہ سے عرض کیا بادشاہ نے فرمایا کہ خیر جو تم سبکی
مرضی جواب تو آنے دو کرب و اسد نے بہت کچھ کلمات مصلحت آمیز عرض کیے اور عرض
کیا کہ اسوقت مصلحت یہی ہے کہ ٹھیکہ دیدیا جائے جبکہ وہ یہ کہتے مین کہ روپیہ آپ ہمکو پہلے نہ دین
بلکہ ایک مقام پر جمع کر دین جسقدر ہمارے آپکے طے ہو جائے اور درمیان مین ایک تحریر ہو کے
دونون طرف کے لوگ اسکی حفاظت کرین اگر ہم لڑائی فتح کرین تو ہم بموجب اس تحریر
کے اٹھالین اگر ہم شکست کھائین تو آپ اٹھالین پس جب یہ امر ہے اور وہ اسوقت

مانگتے ہی نہیں ہیں بعد ہو جانے کام کے طلب کرتے ہیں تو کیا ہرج ہے روپیہ بھی تو اسوقت
نہیں دیجاتا ہے کہ یہ خوف ہو کر روپیہ لیلین اور پھر کام نکرین یاد ہو کا دین بادشاہ نے فرمایا کہ خیر
جیسا آپ لوگ کہتے ہین ایسا کیا جائیگا یہان تو کرب واسد بادشاہ کو سمجھا رہے ہین اودھر
وہ سردار بادشاہ یکرنگ تاج گیر کے پاس پہونچے بادشاہ کی طرف سے سلام کہا اور مزاج پرسی
کی بعد اسکے جو کچھ تقریر بادشاہ نے کی تھی وہ بیان کی پھر اپنا سمجھانا اور کرب واسد کا بادشاہ
کا اس امر کا دریافت کرنا کہ آپ کسقدر روپیہ لین گے اور کسقدر زر لیکر اس کام کو ٹھیکہ پر کرینگے
بیان فرمایئے تاکہ ہم سمجھ بوجھ کر جواب دین اور یہ بھی کہا کہ بادشاہ نے فرمایا کہ یہ ساحر ہے اسی سبب
سے تو ہم مجبور ہین بھلا ساحر سے کیونکر مقابلہ کیا جائیگا جب اتنا بڑا لشکر بسبب اسکے سحر کے
سر نہو سکا تو یہ لشکر قلیل کیا بنا لیگا شہنشاہ یکرنگ تاج گیر نے سردارون سے بادشاہ کا
کلام سنکے فوراً دوات و قلم و کاغذ ہاتھ مین لیا اور ایک بلند قہقہہ لگایا پہلا اپنے ہاتھ سے
حمد و ثنائے الٰہی مرقوم کی اسکے بعد القاب و آداب شاہی تحریر کیا بعدہ یہ چند سطور تحریر کیے
کہ آپکو معلوم ہو کہ ہم لوگ ساحر سے نہین خوف کرتے ہین بلکہ ساحر سے لڑنے کو پسند کرتے
ہین ہم لوگون کا لقب ساحر کش ہے دیو کش ہے ہم ساحر کو سگ و خوک سے بدتر جانتے ہین
ساحر کی ہمارے روبرو اصل کیا ہے وہ ہمپر سحر نہین کر سکتا ہے اگر سحر کریگا تو ہم اسکا جواب
دے لینگے آپکو اس سے کوئی غرض نہین ہے صرف اب ہمارے ٹھیکہ کا روپیہ جسقدر ہم طلب
کرین ایک مقام پر جمع کر کے یہ تحریر کر دین کہ اگر بادشاہ یکرنگ تاج گیر اس لڑائی کو
فتح کر کے ہمارے سردارون کو اس قید سے رہا کر دین تو یہ روپیہ جو کہ ہم نے فلان مقام پر
جمع کر دیا ہے بلا خوف و خطر اٹھا لین ہمکو کوئی عذر نہ ہوگا اگر ایسا نہ ہو اور ہمارے سردار رہا
نہون تو ہم اٹھا لین گے انکو کوئی موقع نہین ہے اس روپیہ کے لینے کا یہ تحریر کر کے ایک
پرچہ ہمارے لوگون کے پاس رہے اور ایک آپکے لوگون کے پاس اگر ہم لڑائی فتح کرین
تو ہم لین بموجب تحریر کے اگر نہ فتح کرین تو آپ اپنا روپیہ واپس لیجائین ہم اس کام کے
لیے پانچ لاکھ روپیہ لین گے اور جو روپیہ و مال و اسباب کفار کی لوٹ مین ہمارے ہاتھ
لگیگا وہ ہمارا ہوگا اگر مال کفار مین آپ حصہ لینگے تو ہم سات لاکھ روپیہ لین گے اور اگر

آپ سب مال کفار پر قبضہ کر لینگے اور ہمکو اسمین سے کچھ نہ دینگے تو ہم دس لاکھ روپیہ لینگے
اسمین سے ایک جہ وخر مہرہ نہ کم کرینگے اگر آپکو اسقدر روپیہ پر ٹھیکہ دینا منظور ہو اور ان
شروط کے ساتھ تو بسم اللہ ورنہ آپکو اختیار ہو آپ جانیں اور آپکا کام بموجب شعر سنت اگر
حق بود گفتم تمام ؛ تو دانی دگر بعد ازین والسلام ؛ مین نے تم سے بہت کم روپیہ ٹھیکہ کا طلب
کیا ہو اگر کوئی اور ہوتا تو ہم اُس سے اس رقم سے زیادہ طلب کرتے آپ بسبب خدا پرست ہونے
کے رعایت کی گئی ہو ورنہ کبھی نہ رعایت کیجاتی یہ لکھکر اُن سرداروں سے کہا کہ لیجاؤ اور کہا کہ زبانی
بھی یہی کہنا اور اگر وہ روپیہ دینے کا اقرار کریں تو ہمکو خبر کرنا ہم اُسکا بندوبست کرینگے وہ سردار وہ
نامہ لیکر اپنے لشکر سے چلے اور لشکر اسلام مین آئے بادشاہ اسلام کو کرب واسد سمجھا رہے تھے کہ
وہ سردار آکر پہونچے جو کہ اُنکے بادشاہ نے اُن سے کہا تھا وہ سب بیان کیا نامہ دیا بادشاہ نے نامہ
پڑھکر کرب کو دیا کرب نے پڑھا عرض کیا کہ پھر آپکو منظور ہو یا نہین بادشاہ نے فرمایا کہ جو تم سبکی
رائے اُنھون نے عرض کیا کہ ہم نے تو اپنی رائے ظاہر کر دی اب مرضی مولے از ہمہ اولے ہمارے نزدیک
تو مناسب ہو کہ اس رقم پر ٹھیکہ دیدیا جائے کوئی نقصان نہین ہو راوی بیان کرتا ہو کہ بادشاہ نے
بھی اپنے دل مین خیال کر لیا تھا کہ اس امر مین کوئی ہرج و نقصان نہین ہو نہ ہماری طرف سے
خواہش ہو لیس قبول کر لیا جائے کرب واسد سے کہا کہ آپ دونون صاحب جائین اور دس لاکھ
روپیہ جمع کر کے لشکر سے الگ اپنی طرف سے چند سوار مقرر کر دین اور چند سوار اُنکی طرف سے
اور یہ تحریر جو کہ اُنھون نے لکھی ہو تحریر کر کے ایک پرچہ اُنکے لوگون کو اور ایک پرچہ ہمارے لوگون کو
دیدیجیے اور اُن سے کہدیجیے کہ شوق سے مقابلہ کریں ہم نے قبول کیا اور اجازت دی مقابلہ
کرنے کی کرب واسد و اہل لشکر و سردار سب خوش ہو گئے کرب اُنکے ہمراہ بادشاہ سے رخصت
ہو کر بادشاہ یکرنگ تاجگیر کے پاس آئے بادشاہ اسلام کا پیام دیا کہ روپیہ حاضر ہو جہان فرمایئے
جمع کر دیا جائے اور بموجب آپکی تحریر کے اقرار نامہ تحریر کر دیا جائے آپ اپنے لوگ اُسکی حفاظت
کے لیئے مقرر فرمایئے اور ہم اپنے لوگ بعد اُسکے لشکر کفار سے مقابلہ فرمایئے ہمکو منظور ہو بادشاہ
نے کرب واسد کی بہت خاطر کی اور کہا کہ روپیہ ہمارے اور آپکے لشکر کے درمیان مین
جمع کر دیا جائے تاکہ دونون طرف کا قبضہ رہے اور ایک اقرار نامہ تحریر ہو جائے تاکہ ہم اسوقت

مقابلہ کرین کہ ب واسطہ سے یہ باتین ہو رہی تھین کہ نقابدار ابلق پوش نے پکار کر کہا کہ
اے بادشاہ یکرنگ تاجگیر گو مجھ سے اور اہل اسلام سے مقابلہ تھا اور مین نے اہل اسلام کو پست
کیا ہے اور وہ عاجز ہین مگر مین نے ہرکارون کے زبانی سنا ہے کہ تم اہل اسلام کی حمایت کرنے کو آئے ہو
اور تم نے اُنسے ٹھیکہ کیا ہے کہ ہم اس لڑائی کو فتح کرینگے لہذا اسوقت تک مین نے انتظار کیا کہ
تمہارے لشکر سے کوئی مقابلہ کو آئے یا لشکر اسلام سے مگر کوئی نہین آیا لہذا اب کسیکو روانہ
کرو تاکہ مقابلہ کیا جائے کہانتک مین میدان مین کھڑا ہوا انتظار کرون اب مجھ سے صبر نہین
ہوسکتا ہے یہ جو نقابدار نے پکار کر کہا خود بادشاہ نے جواب دیا کہ اسقدر اور صبر کر کہ ہمارے آنکے
قول و قرار ہو جائے تو ہم کسیکو تیرے مقابلہ کو روانہ کرین کیون قضا سر پر کھیل رہی ہے کیون
شامت آئی ہے خیریت اسی مین ہے کہ اگر سے اخلاق کے اور کل لشکر کے حاضر خدمت ہو اور
اہل اسلام سے دست بردار ہو اور انکے سردارون کو رہا کر دے ورنہ یاد رکھو کہ مثل سگ و خوک کے
قتل کرونگا آیندہ تجکو اختیار ہے کیون قضا بول رہی ہے صبر کر صبر کر تیری جان کا ملک الموت
آ رہا ہے وہ اگر تیری روح قبض کریگا تو جاتا کہان ہے جتنی دیر تو زندہ کھڑا ہے میدان مین اسے
غنیمت جان کیون قضا بلاتا ہے نقابدار نے جواب دیا کہ مجکو کون ہے جو قتل کریگا مین کسیکو
اس پردہ دنیا پر نہین پاتا ہون جو مجکو قتل کر سکے جب اہل اسلام میرا کچھ نہ بگاڑ سکے تو اور
لوگ کیا چیز ہین اور کیا اصل رکھتا ہے مجکو یہی دیکھنا ہے کہ کون ایسا بہادر و جری و زبردست ہے کہ
مجکو قتل کرے اس لشکر قلیل وان چند سردارون پر یہ غرور اے بادشاہ کہین ایسا نہ ہو
کہ خداوند عجائب نگار تجکو مع لشکر کے غارت و تباہ نہ کردین بادشاہ تخت سوار عجائب پوش
نے جواب دیا کہ مجکو یہ خوف ہے کہ تو غرور بہت کر رہا ہے تیرے اوپر قہر الٰہی نازل ہو اور
تو غارت ہو دیکھ اپنے اُس بہادر کی صورت تجکو آئینہ مرگ مین نظر آتی ہے جو تجکو قتل
کریگا ذرا چند منٹ صبر کر یہ تقریر سنکے وہ نقابدار خاموش ہو رہا ادھر اقرار نامہ لکھا جانے
لگا یہ اقرار ہوا کہ اگر بادشاہ یکرنگ تاجگیر اس لڑائی کو جو کہ ہم سے اور اخلاق و نقابدار
سے ہو رہی ہے خواہ لڑ کر فتح کرین خواہ باہم صلح ہو جائے اور ہمارے سب سردار رہا
ہو جائین تو یہ دس لاکھ روپیہ جو کہ مابین ہمارے اور اون کے لشکر کے جمع ہے وہ لے لین

ہمکو کوئی عذر نہ ہوگا ہم بلا عذر دیدینگے اگر خدا نخواستہ اس کے خلاف ہوا تو ہم اس روپیہ کے
مالک ہیں انکا کوئی حق نہین ہی ہم اپنا روپیہ اُٹھا لیجائینگے انکو کوئی عذر نہ ہوگا اور نہ ہم سے
مزاحمت کرینگے اسواسطے یہ چند کلمہ لکھدیے کہ سند رہے اور کوئی اپنے قول اقرار
سے انحراف نکرے اس مضمون کے دو اقرارنامے لکھے گئے اور بادشاہ نے چند سردار
اپنے لشکر کے وہ اقرارنامہ دیکر کرب کے ہمراہ کردیے اور کہدیا کہ جب یہ روپیہ جمع کرین
اور جو لوگ حفاظت کے لیئے مقرر کرین تم انکو اس اقرارنامہ مین سے ایک اقرارنامہ دیدینا
اور ایک تم اپنے پاس رہنے دینا اگر ہم لڑائی فتح کرلین تو تم اپنا قبضہ کرلینا اگر خدانخواستہ
اس کے خلاف ہوا تو تم چلے آنا روپیہ کو ہاتھ نہ لگانا اُنھون نے کہا کہ بہت خوب اور کرب
واسد سے کہا کہ آپ جاکر روپیہ جمع کرین تاکہ مین کسیکو مقابلہ کے لیئے روانہ کرون کیونکہ
وہ حرامزادہ جلدی بہت کر رہا ہی تقاضا اُسکا گریبان پکڑے ہوئے اپنی طرف کو کھینچ رہا
ہی کرب وہان سے یہ سُنکے اور اُن سردارون کو اپنے ہمراہ لیکر بادشاہ کے پاس آئے
بادشاہ کو اقرارنامہ پڑھکر سنادیا بادشاہ نے دستخط فرمائے کرب و اسد کی گواہی ہوئی
بادشاہ نے دس لاکھ روپیہ خزانہ سے منگا کر اور بارگاہ کے مابین دونون لشکرون کے جمع
کرادیا اور چند سوار معتبر مقرر کردیے پس دونون لشکرون کے سوار برائے حفاظت
مقرر ہوئے اور ایک ایک اقرارنامہ دونون طرف کے لوگون کے پاس رہا جب یہ بندوبست
ہوگیا تو کرب و اسد اپنے لشکر مین آئے اور چند سردار جوکہ اس امر کے شاہد و
خبر کے لیئے ہمراہ کردیئے تھے بادشاہ بیگرنگ سے وہ واپس گئے اور جاکر خبر دی کہ روپیہ
جمع ہوگیا بادشاہ نے کہا کہ بہت اچھا اب مین سردار کو برائے مقابلہ روانہ کرتا ہون ادھر
کفار و اخلاف حیران تھے کہ یہ کیا آمد و رفت لگی ہوئی ہی کہ ادھر کے سردار ادھر جاتے
ہین اودھر کے سردار ادھر کہ ہرکارون نے جاکر کہا کہ وہان ٹھیکہ کیا جاتا ہی اور اقرار داد
ہورہے ہین سب تقریر بیان کی جوکہ مابین ہوئی تھی اسی سبب سے اخلاق وغیرہ کو
اس امر کی خبر ہوگئی اور نقارہ بدار نے پکار کر کہا تھا کہ تم نے ٹھیکہ لیا ہی اب ہرکارون نے
جاکر خبر دی کہ روپیہ جمع ہوگیا اقرارنامہ بتحریر ہوگیا اب بادشاہ نووارد کے لشکر سے کوئی کوئی

سردار مقابلہ کو آئیگا اخلاق نے کہا کہ آسنے و دیگر ایک قسم کی فکر ضرور ہوئی کہ کوئی تو لیبا
سبب ہی کہ اس بادشاہ نے بدون اُن لوگون کی خواہش سکے یہ امر قبول کیا اپنی طرف
سے انکو پیام دیا نہ معلوم اسمین کیا اسرار ہی معلوم ہو جائیگا مگر مقام فکر ضرور ہی وزیر نے
عرض کیا کہ کوئی مقام فکر نہین ہی نقابدار اسکا بھی مثل لشکر اسلام کے خاتمہ کریگا آپ خوف
نکرین اخلاق نے کہا کہ یہ تو ضرور ہی ادہر نقابدار کو بھی اس حال سے آگاہ کیا انکو
بھی خیال ہوا چونکہ اُسکی قضا تھی اُس مغرور نے کچھ پروا نکی جب معلوم ہو گیا کہ روپیہ
جمع ہو گیا پکار اُٹھا کہ او بادشاہ اب بھیج کسیکو میرے مقابلہ کے لیے کیونکہ انتو روپیہ
بھی جمع ہو گیا ہی اب کس امر کی دیر ہی بھیج کسیکو کہ وہ اگر مجھ سے مقابلہ کرے مین نے
بہت انتظار کیا یہ جو نقابدار نابکار نے کہا بس شہنشاہ یکہ جنگ کو غصہ آگیا برہم ہو کر
فرمایا کہ او نابکار مغلوک روزگار کیا لاف و گزاف کر رہا ہی رہ تو جا تیرا سر کوب آتا ہی کیون
اسقدر بلبلاتا ہی سب تیری بلبلاہٹ نکالے دیتا ہون یہ فرما کر اپنے نقابدار سے جو کہ ہمراہ
تھے حکم دیا کہ لو یہ تمہارا شکار ہی جانے نہ پائے بہت سر چڑھ رہا ہی اور زبان درازی
کر رہا ہی کیا اسنے ہمین بھی لشکر اسلام و بادشاہ اسلام تصور کیا ہی کہ اسقدر بیباکانہ تقریر
کر رہا ہی کچھ ہمارا خوف نہین کرتا ہی ہم جو ٹال رہے ہین اُسکا نتیجہ ہی نقابدار نامدار نے جو یہ
حکم پایا پہلے مرکب پر سے اُتر کر بادشاہ کو سلام کیا اُسکے بعد تنگ مرکب کو اپنی مرضی کے
موافق درست کیا دامن گردان کر سلام رخصت کرکے مرکب پر سوار ہوئے نیزہ ہاتھ مین
لیا گرز گران سر اُٹھا کر قربوس زین پر رکھا آپ مرکب کو مہمیز کرکے طرف میدان جنگ
کے چلے عجب شان و شوکت و رعب و صولت پیدا تھی فتح و ظفر ہمراہ رکاب تھی دامن
زین تھامے ہوئے اقبال و نصرت غاشیہ بردار تھی شان و شوکت جلو مین مثل خادمان
جان باز کے برچھا ہلاتے ہوئے فنون سپہ گری کے ہنر دکھاتے ہوئے طرف میدان کے
چلے ادہر بادشاہ یکہ جنگ نے اُن دونون بازونکو اشارہ کیا کہ وہ باز پرواز کرکے نقابدار
عالی تبار کے سر پر آکر سایہ فگن ہوئے ایک نے دہنی طرف آکر دوسرے نے بائین طرف
آکر اپنا سایہ کیا راوی بیان کرتا ہی کہ وہ دونون باز شاہزادون پر بادشاہ کے بیٹھے ہوئے تھے

بھی اُڑ کر اپنا سایہ کرتے تھے پھر بیٹھ جاتے تھے اشارہ کرنے سے مثل طائر جان
کے نقابدار کے سر پر آکر سایہ فگن ہوئے پس اب دونون لشکر یعنی لشکر اسلام و لشکر
کفار و نیز یہ لشکر تازہ وارد اسی طرف دیکھ رہا ہی اور سب ہمہ تن چشم بنے ہوئے ہین یہ
خیال ہی کہ دیکھین نقابدار سے نقابدار کیونکر مقابلہ کرتا ہی خصوصاً بادشاہ اسلام و لشکر
اسلام و کرب ولا ور اسعد غازی اسی طرف متوجہ ہین کہ یہ مقابلہ لائق دیکھنے کے
ہی اسی طور سے کفار بھی متوجہ ہین سب دیکھ رہے ہین کہ جب نقابدار مقابل نقابدار
ابلق سوار کے پہونچا ابھی کچھ فاصلہ تھا کہ نقابدار ابلق سوار نے پکار کر کہا کہ ای نقابدار
اپنی جوانی پر رحم کر میرے مقابلہ سے واپس جا کیونکہ دیکھ لے مین نے سرداران اسلام
کو اسیر کر لیا ہی جو کہ اسوقت اپنا مثل و نظیر نہین رکھتے ہین پس تو ابھی جوان ہی تری
حقیقت میرے روبرو کیا ہی اپنے مالک و آقا کو سمجھا دے کہ وہ برسر فساد نہ ہو میرے
اور اُسکے کوئی وجہ خصومت کی نہین بیکار کو دوسرون کا قصہ اپنے بسر پر نہ لے
اس امر سے کیا حاصل ابھی جدھر سے آیا ہی اُسی طرف چلا جا کیون اپنے کو آفت
و بلا مین مبتلا کرتا ہی غیرون کے لیئے مین ان خدا پرستون سے سمجھ لونگا یہ جانے کہان مین
دیکھ مین سمجھتا ہون آئندہ اختیار ہی انسان کو لازم ہی کہ جو اپنے سے فساد کرے اُس سے
آپ بھی فساد کرے اور جو فساد نہ کرے اُس سے خود بھی نہ فساد کرے پس کیا ضرور ہی کہ
مجھ سے مقابلہ کو تم آگے ہو اگر یہ کہا جاے کہ تم نے خود مبارز طلبی کی ہم سے مخاطب
ہو کر تو اسکا جواب یہ ہی کہ جب ہم نے یہ سن لیا کہ تم لوگ ہم سے برسر فساد ہو تمھارے
بادشاہ نے ہمارے لشکر کے ہرکارون کو بیکار بلوایا آخر زد و کوب کرائی اور ہمکو یہ
بھیجا کہ اہل اسلام سے دست بردار ہو اور اُنکے سردارون کو جو قید کیا ہی رہا کر دو اور
آکر میری اطاعت کرو ورنہ مجھ سے بُرا کوئی نہ ہوگا اگر میرے کہنے پر عمل نہ کروگے تو
پچھتاؤ گے تو یہ بیان کیا جائے ہماری طرف سے سلسلہ فساد کا نکلا کہ تمھاری طرف سے
ہم نے پیام سخت و درشت بھیجا کہ تم نے پس ہمنے وہ پیام سن کے اپنے مقام پر ہم
یہ خیال کیا کہ جبکہ یہ لوگ فساد پر آمادہ ہین اور مین نے دیکھا کہ تم لوگون نے اور خدا پرستان

سے کچھ باہم سوال و جواب ہوا ادھر کے لوگ ادھر گئے اودھر کے لوگ ادھر آئے
پس مین نے خیال کرلیا کہ ان سے اور آپ سے باہم صلح ہوگئی اب یہی میرے حریف ہین پہلے
ان سے سمجھ لون پھر ان سے سمجھ لونگا وہ تو عاجز ہوچکے ہین انکا تو خاتمہ کرچکا ہون چنانچہ
مین نے تمھارے لشکر سے مبارز طلب کیا پس مین کہتا ہون کہ اسی مین خیریت ہی کہ میرے
مقابلے سے واپس جاؤ ورنہ یاد رکھو کہ یہی حال ہوگا جو خداپرستون کا ہی کیون اپنے کو مفت مین
مبتلاے بلاے کرتے ہو اور کیون مثل خداپرستون کے تباہ ہونے کو جی چاہتا ہی یہ تقریر
سنکے نقابدار نو وارد نے برہم ہوکر جواب دیا کہ او نابکار کندۂ ناتراش او گیدی نابہنجار
ہم تیری سرکوبی کیون نہ کرین تو نے خداپرستون کو پریشان کیا ہی اور ہم انکسے کیون نہ صلح
کرین کہ ہمارے اور انکے دین و مذہب مین کچھ فرق نہین ہی ہم بھی خداپرست ہین اور وہ بھی
اور تو کافر ہی ہم کیون نہ انکا پاس کرین تو ہمارا کون ہی پس جو تیرا جی چاہے وہ کر یہ کیا بار بار کہتا ہی
کہ مثل خداپرستون کے تمکو بھی اسیر کرونگا کیون اپنے سر بلا لیتے ہو جا تو خود میرے روبرو
سے دور ہو ورنہ یاد رکھ کہ وہ سزا دونگا کہ تمام عمر یاد کریگا تیرا گوشت و پوست طعمۂ زاغ و
زغن ہوگا دیکھ او نابہنجار کوئی دم مین تیرا خاتمہ ہوا جاتا ہی قضا تیری سر پر بول رہی ہی پس
خیریت اسی مین ہی کہ تو اہل اسلام سے دست بردار ہو سردارون کو رہا کر ہماری اطاعت کر دین
اسلام قبول کر ورنہ یاد رکھ کہ ایک چشم زدن مین تیرا کام تمام ہوگا آیندہ تجکو اختیار ہی یہ جو نقابدار
نودار نے نقابدار نابکار سے فرمایا اسکو بہت غصہ آیا یہ کبھی نقابدار نے فرمایا تھا کہ ہان تم نے
جان کر مجھ سے فساد کیا کوئی ہم تجھ سے ڈرتے نہین ہین نہ تیرا ہمکو خوف ہی جو ہم انکار کرین تو ہی
کیا جو ہم تجھ سے فساد کرین تیری اصل کیا ہی تو ایک ساحر نابکار ہی تیرا جو خداوند ہی وہ خود بچہ شیطان
لعنۂ حرام ہی پس اپنی زبان بند کر اور جو حربہ رکھتا ہو وہ حربہ کر شعر بیار آنچہ داری ز مردی نشان ٭
کہ آن کیانی و گرز گران ٭ او نابکار یہ مقام رزم ہی نہ جاے بزم یہ فرماتے ہوئے اس نابکار
کے قریب آئے اور مقابل ہوئے یہ تو یہ سمجھے ہوئے تھا کہ جب یہ برابر آکر میرے پہونچے گا میرا
باز اسکے سر پر سایہ ڈالے گا اور گردش کرے گا اسکی طاقت کم ہو جائے گی مین مثل
ان سبکے اٹھا لون گا اسکو بھی مبتلاے سحر کرون گا یہ نہ جانتا تھا کہ وہ زمانہ گذر گیا مختصر

سر پہ آ پہونچی ہر گو یہ باز اپنی حرکت سے باز نہ آئیگا مگر اس نقابدار پر اثر نہ ہوگا بلکہ باز میرا خود
پرواز کر جائیگا جب یہ قریب آکر پہونچے باز کو تو عادت تھی کہ ادھر حریف آیا یہ سر پر سے اُس
نابکار کے اوپر گر آیا اور سر حریف پر گردش کی اُسی طور سے یہ اوپر کر چلا اودھر سے بادشاہ
بیگم نے بانگ سے کہا کہ لینا اس باز گو او میرے بازون اور پکار کر کہا کہ سب لوگ مشاہدہ کرین
کہ باز سے باز لڑین گے اور نقابدار سے نقابدار ایسی لڑائی بھی آجتک کسی نے نہ دیکھی ہوگی
یہ پکار کر کہنا تھا کہ دونون باز دو طرف سے اُس باز پر مثل شہباز کے چلے اُس باز نے جو
ان بازون کو اپنی طرف آتے ہوئے دیکھا قلا کرکے بالائے آسمان اوڑا یہ بھی چلے وہ باز
نابکار اپنا عکس نقابدار نامدار پر نہ ڈالنے پایا تھا کہ یہ باز پہونچ گئے راوی بیان کرتا ہو کہ تینون
باز آسمان پر جا کر غائب ہوگئے ادھر نقابدار ابلق سوار اس حال سے آگاہ نہ تھا کیونکہ
باز کا عکس نقابدار پر نہین پڑا اُنکی قوت و طاقت اُسی طور سے ہی یہ تو وہی طریقہ جانتا کہ
جیسے نقابدار نے فرمایا کہ حربہ کرا سنے مرکب بڑھا کر نقابدار نامدار کی کمر زنجیر پکڑلی اور آپ
قصد اُٹھانے کا کیا ذرا بھی نقابدار کے لنگر مین حرکت نہ پائی حیران ہوا کہ یہ کیا واقعہ ہو
باز نے اسکے سر پر گردش نہین کی ہو ابھی مین نے جلدی کی کیا سبب ہی یہ خیال کرکے سر اُٹھا کر
دیکھا اودھر اختلاف داُسکے کل اہل لشکر و لشکر اسلام دیکھ رہے تھے کہ جیسے باز نقابدار
ابلق پوش کے سر پر سے اور گرد واسطے گردش کرنے کے طرف سر نقابدار زرنگار کے چلا اس
نقابدار کے سر پر جو باز تھے وہ اُسپر مثل شہباز کے چلے وہ باز گردش نہ کرنے پایا تھا کہ یہ باز
پہونچے وہ انکو دیکھکر قلا کرکے بالائے آسمان راہی ہوا یہ دونون باز بھی اُسکے تعقب
مین چلے گئے اہل اسلام و لشکر نوزار دیکھے تو لوگ اس واقعہ سے خوش ہوئے کہ یہ نیا واقعہ
ہی اہل اسلام تو خوش بھی ہوئے اور حیران تھے کیونکہ انھون نے یہ سانحہ کبھی نہ دیکھا
تھا اور کفار اس واقعہ کو دیکھکر بکمد رہ گئے اس سبب سے کہ جو کچھ ہو یہی باز ہو یہ تو نیرا
غضب ہوا کہ باز نے گردش بھی نہ کی کہ اس نقابدار کے بازون نے اُسپر حملہ کیا وہ انکے
خوف سے پرواز کر گیا اب مشکل ہو اس نقابدار کا زیر ہونا کیونکہ جب باز گردش
کر لیتا تھا جب حریف کو نقابدار مرکب پر سے اُٹھا لیتا تھا یہان تو گردش کی نوبت

بھی نہ آئی بڑے غضب کے اس نقابدار کے باز تھے کہ اس باز پر فوراً جا چڑھے یہ بھی کوئی ساحر
زبردست معلوم ہوتا ہے خیال کرنے کی جگہ ہے کہ اسکے پاس تو ایک باز ہے وہ دو باز لیکر آیا ہے
خداوند خیر کرے ہر ایک حیران ہے مثل آئینہ کے پریشان ہے اخلاق نے یہ جو واقعہ دیکھا فوراً پکار
اُٹھا کہ اے نقابدار بن گیا دیکھتے ہو تمھارا باز سر نقابدار پر گردش نہ کرنے پایا تھا صرف چلا ہی تھا کہ ان
نقابداری کے سر پر وہ باز سایہ فگن ہوئے سبز و سفید وہ اُنکی طرف چلے وہ انکو دیکھکر بالائے
آسمان پرواز کر گیا یہ جو اخلاق نے پکار کر کہا ادھر نقابدار نے سر اٹھا کر جو دیکھا اپنے
باز کو نہ پایا طائر ہوش و حواس قفس دماغ سے پرواز کر گئے اور اخلاق کی تقریر سنکے
بالکل آپ سے جاتا رہا قصد کیا کہ سحر کروں کہ نقابدار نامدار نے فرمایا کہ یا تو زور کر یا ہاتھ
اُٹھا اور کوئی دوسرا حربہ کر یہ کہا کہ مگر مین تو ہاتھ پڑا ہوا ہے اور آسمان کی طرف دیکھ رہا ہے
اب اپنے باز سے ہاتھ اُٹھا اُسکی زندگی سے باز آ وہ شہباز اجل کا شکار ہوا اب اُسکا زندہ
واپس آنا محال ہے ہم نہ کہتے تھے کہ تیری قضا آئی ہے تو اسی باز کے بھروسہ پر مقابلہ کرتا ہے اُسکے
پرواز کر جانے سے تیرے طائر حواس پرواز کر گئے کیوں ظالم تو میرے قبضہ مین تھا
کیونکہ تو ادھر دیکھ رہا تھا مین جب چاہتا تجھکو قتل کرتا مگر یہ اپنا شیوہ نہین ہے کہ
حریف کو عالم غفلت مین قتل کرین دیکھ مین تجھکو ہوشیار کرتا ہون اب اپنے باز کے غم
والم سے باز آ ایک مشت پر کے لیئے اپنی جان نہ گنوا اب تجھکو ایک پر نہ ملیگا سوائے
افسوس و رنج کے اب بھی کچھ نہین گیا ہے اپنی حرکت و سحر سے توبہ کر دین اسلام قبول
کر تو مین تجھکو چھوڑ دون میرے بازون نے تیرے باز کا شکار کر لیا اب وہ زندہ نہ بچیگا
اُس نابکار نے جو یہ تقریر سنی سر کو نیچا کر کے کہا کہ تو بہت زبان درازی کر رہا ہے اگر باز گیا
تو کیا ہوا مین کوئی باز کے بھروسہ پر مقابلہ کرتا تھا کہ وہ مر گیا ہے تو مین مقابلہ نہ کرون مین
اور مقابلہ کرونگا باز گیا تو جائے کیا مین مقابلہ سے باز آؤنگا یہ محال ہے یہ کیا تو بار بار
کہتا ہے کہ سحر سے توبہ کر دین اسلام قبول کر اگر میری لاکھ جانین ہون تو بھی خداوند عجائب
نگار پہ نثار کرون اگر ہزار مرتبہ مرون اور پھر زندہ ہون نہ سحر سے توبہ کرون نہ دین اسلام
قبول کرون اب ایسی تقریر نہ کرنا ورنہ زبان تیغ سے جواب دونگا نقابدار عالی مقدار نے

فرمایا کہ پھیر راہ کس امر کی دیکھ رہا ہے وارکریہ سننا تھا کہ اس نابکار نے گرز بزنجیر کو چھوڑ دیا اور
مرکب کو ہٹا کر نیزہ کا وار کیا انھون نے نیزہ کو نیزے پر روکا لگی نیزہ بازی ہونے کوئی دس ہی
طعن مین نیزہ اسکے ہاتھ سے نکالدیا لشکر اسلام و لشکر نقابدار سے صدائے تحسین و آفرین
بلند ہوئی لشکر کفار کا رنگ مثل طائر آشیان گم شدہ کے پرواز کر گیا کسی کے حواس بجا نہ ہے
ہر ایک کو اس امر کا یقین کلی ہو گیا کہ یہ نقابدار نقابدار رزنگار کے ہاتھ سے اب زندہ نہ بچیگا
باز کا یون خاتمہ ہوا اسکا رنگ یہ ہے واقعی بڑے حواس کا کام ہے اسی قوت و طاقت پر
ٹھیکہ لیا ہے بادشاہ اسلام کرب وغیرہ سے فرما رہے ہین کہ لڑائی کا رنگ بدل گیا ہے
باز کا تو پتہ ہی نہین ہے کہ کہان گیا وہ دونون باز اسکے عقب مین گئے ہین یہ کبھی نوبت
ہمارے سردارون سے نہین آئی کہ نیزہ چلے تلوار چلے ہمارے لشکر کا سردار گیا اور زیر ہو گیا
معلوم ہوتا ہے یہی باز تھا کہ سحر کرتا تھا اُس سردار کی قوت کم ہو جاتی تھی یہ اُٹھا لیتا تھا وہ
باز اب نہین ہے یہ کچھ نہ کر سکا گو اسنے پہلے گرز بزنجیر پکڑ کر زور کیا تھا مگر حرکت تک نہ ہوئی
اسی بھروسہ پر ٹھیکہ لیا ہے ضرور یہ لڑائی فتح ہو گی خیر خدا نے اپنا فضل کیا کہ دس لاکھ
روپیہ تو صرف ہوا مگر بڑی آفت سے نجات ملی کرب عرض کر رہے ہین کہ خداوند
تو منظور نہین فرماتے تھے ہم غلامون کے عرض کرنے سے قبول کیا ملاحظہ فرمایئے کہ
کس کس دل سے نیزہ ہوائی کیا ہے اس نقابدار کے مقابلہ کو مین غور سے دیکھ رہا ہون
جو جد بنے اسوقت نیزہ کے باندھے ہین سب اسی خاندان کے ہین نہ معلوم یہ کون
بزرگوار ہین بندہ صاحبقرانی باندھ کر نیزہ ہوائی کیا ہے مین اُسوقت سے اسی فکر مین ہون
کہ یہ اس خاندان کے فنون سپہ گری اس نقابدار کو کہان سے یاد ہو گئے ہین خیر
جو کوئی ہو وہ ہم سبکا محسن اور جان بخش ہے دراصل خداوند کریم نے سب پر رحم فرما کر اسکو
ہماری کمک کے لیئے روانہ فرمایا ورنہ آج خاتمہ تھا یہان تو یہ تقریر ہو رہی تھی اور ادھر
نیزہ کے نکل جانے سے وہ نابکار نیزہ بہر آب خجالت مین غرق ہو گیا برہم ہو کر گرز
گران سنگ اُٹھا کر نقابدار کے حوالے کیا نقابدار نے کلہ عمود پر ہاتھ ڈالدیا
اور اس طور سے گرز چھین لیا جیسے کوئی بچے کے ہاتھ سے کوئی چیز چھین لے ذرا

ترکان نہوی راوی بیان کرتا ہی کہ نقابدار ابلق پوش کوئی زبردست پہلوان نہین ہی کہ اس
نقابدار کا ہم نبرد ہو وہ تو سحر کے بھروسہ پر لڑتا ہی باز سحر سے اور حریف کا زور کرتا تھا خود اسم
سحر پڑھکر اُٹھا لیتا تھا ایک ایسی شے اس نقابدار کو ملکہ آہو چشم و غزالہ نے دی ہی پوشیدہ
سبب سے کہ جسکے سبب سے اسپر سحر اثر نہین کرتا ہی پس جب گرز بھی چھین لیا اب نقابدار
ابلق پوش سلحہ کہکر کہ نیزہ بازی خلال بازی گرز بازی حمال بازی تیغ بازی راست بازی کہ
جسکو خلال انشکلات کہتے ہین معلوم ہوا کہ تو فن نیزہ بازی و گرز بازی مین کامل و اکمل ہی مین نے آجتک
ایک بھی لشکر اسلام کے سردارون مین سے نہ پایا بڑا اونکا شہرہ تھا مگر کسی سے
نوبت تیغ و نیزہ کی نہین آئی جو آیا مین نے کمر زنجیر پکڑ کر مثل پھول کے مرکب پر سے اُٹھا
لیا نقابدار نے فرمایا کہ تو ساحر ہی وہ لوگ سحر کو کیا جانین تو سحر کرتا ہوگا وہ مجبور ہو جاتے
ہونگے تو اُٹھا لیتا ہوگا گو مین سحر سے آگاہ نہین ہون بلکہ سحر کو کفر اور ساحر کو کافر جانتا ہون
مگر تیرا سحر میرے اوپر نہین اثر کرتا ہی مین تجھ سے لڑ رہا ہون ورنہ ان لوگون کا مثل و نظیر
اس عالم مین نہین ہی انہین ایک ایک دیو کش و رستم وقت ہی انکے غلام تیرے لیئے
کافی ہین ان شیرون کے نام سے دیوان قاف کو تپ آتی ہی یہ بھی زمانے کی گردش ہی
کہ تو نے یون اسیر کر لیا خیر دیر آید درست آید زمانہ یکسان نہین رہتا ہی لا اب بہت باتین
نہ بنا تلوار نیام سے نکال تاکہ تیرے جوہر شمشیر باری بھی ظاہر ہون جوہر نیزہ بازی و عمود بازی
تو ہم دیکھ چکے کفار و اہل اسلام حیران ہین کہ کیا بہادر ہی یہ نقابدار کہ گرز کو گرز پہ نہ روکا بلکہ
عمود پہ ہاتھ ڈال کر چھین لیا بادشاہ اسلام بھی عمر ب ولاور سے تعریف و نار بے
بار بار عرض کرتے ہین کہ یہ نقابدار ضرور اسی خاندان سے ہی یہ جرأت و یہ ہمت سوا اس
خاندان کے لوگون کے دوسرے مین نہین ہی خداوند کریم اس نقابدار کو زندہ و سلامت رکھے
اور نظر بد سے بچائے بالکل طریقۂ جنگ اسی خاندان کا ہی اودھر اس نقابدار ابلق پوش
نے تلوار نیام سے لیکر سر نقابدار پر وار کیا مگر حال یہ ہی کہ اسم سحر پڑھتا جاتا ہی اپنے کو بچاتا جاتا ہی
زور تو بہت کرتا ہی مگر دم نکلا ہوا ہی جان لبون پر ہی زبان چلی جاتی ہی جب وار کرتا ہی اسم سحر پڑھکر وار
کرتا ہی نقابدار نامدار برابر سپر پر روک رہے ہین خالی دے رہے ہین یہ نوبت ہی کہ جیسے

شیر شکار کو کھلاتا ہو اُس طور سے یہ اُسکو کھلا رہے ہیں وہ ہر مرتبہ ڈپٹ کر اور جھپٹ کر
وار کرتا ہو سب دیکھنے والوں کو یقین ہوتا ہو کہ اس وار نے خاتمہ کیا مگر یہ اس پھرتی اور
چالاکی سے دفع کرتے ہیں کہ سب عش عش کر جاتے ہیں کہ رب تو بیقرار ہو جاتے ہیں صفت
یہ ہو کہ تلوار یہ نہیں روکتے ہیں صرف سپر پر روکتے ہیں تلوار ابھی تک نیام سے بھی نہیں
نکالی ہو کبھی خالی دی کبھی روکا یہاں تو زمین پر تلوار چل رہی ہو اودھر کا حال ملاحظہ ہو
کہ وہ باز ابلق رنگ نقابدار ابلق پوش کا جوان باز دن کو دیکھکر گردش سے باز رہکر بالائے
آسمان مثل طائر خوف زدہ کے پرواز کر گیا تھا اور یہ دونوں باز اُسکے عقب میں گئے تھے
وہ اوڑا ہوا چلا جاتا تھا کہ سبکی نظروں سے غائب ہو گیا تھا یہ دونوں بھی پوشیدہ ہو گئے
تھے پس ایک مقام پر موقع پاکر ان دونوں باز دن نے جا دبوچا اور اسپر مثل شہبازوں
کے جا پڑے جیسے باز شکار پر جاتا ہی یا شکرہ کسی جانور پر یا بھری کبوتر پر ایک نے ایک
طرف سے دوسرے نے دوسری طرف سے اُسکو گھیر لیا اور منقار و پنجہ سے وار اُسپر کرنا شروع
کیا وہ پریشان ہوا عاجز آکر لڑنے لگا خوب خوب منقار و پنجہ چلا آخر کو وہ مجروح ہو جب
اُسکو کوئی صورت نجات کی نہ ملی اُسنے پھر زمین کی طرف رخ کیا یہ دونوں اُسپر مثل اجل
کے سوار پر مارتے ہوئے دبوچے ہوئے گتھے جڑے ہوئے چلے آتے ہیں اُبھرنے کی مہلت
نہیں دیتے ہیں تمام جسم اُسکا فگار ہی خون کی بوندیں ٹپک رہی ہیں پر نوچے ہوئے ہیں پوٹا و
گردن و منقار مجروح ہی یہ دونوں مثل ملک الموت کے سر پر سوار ہیں مجروح کرنے سے باز نہیں
آتے ہیں راوی بیان کرتا ہو کہ یہ دونوں باز بدبخت ملکہ آہو چشم و ملکہ غزالہ کے ہیں وہ دونوں
پوشیدہ ہیں سحر کو اپنے زور دے رہی ہیں پھر کیوں نہ ہوں ان سے زبردست ہیں دوسرے
یہ دونوں اس نقابدار سے بھی زبردست ہیں یہانتک کہ سب نے دیکھا کہ ایک مرتبہ
برق چمکی یا تو لوگ لڑائی کا تماشہ دیکھ رہے تھے یا برق جو چمکی سبنے سر اُٹھا کر آسمان
کی طرف دیکھا کیا خداپرست کیا کفار سب طرف آسمان کے نگران ہوئے دیکھا کہ باز ابلق رنگ
مجروح و مجبور بال و پر سمیٹے ہوئے خون بہتا ہوا ملک الموت کے پنجوں کے نیچے دبا ہوا چلا آتا ہی
وہ دونوں باز اُسپر چھائے ہوئے ہیں چرکاتے اور لڑنے کی مہلت نہیں دیتے ہیں

دیکھکر سب حیران ہوئے کہ یہ کیا واقعہ ہی اودھر وہ باز ابلق رنگ سر نقابدار ابلق پوش پر آکر قایم ہوا
اور پھر ان بازون سے لڑنے لگا اور یہ اُسپر حملہ کرنے لگا اخلاق نے جو یہ واقعہ دیکھا کہ ہمارے
نقابدار کا باز اس آفت مین مبتلا آسمان پر سے آیا اور نقابدار کو اس حال کی خبر نہین ہی وہ حریف
سے مقابلہ کر رہا ہی اُسکو آگاہ کرنا چاہیے کہ شاید کوئی تدبیر اُسکے بچانے کی کرے پکار کر کہا کہ ای
نقابدار من آگاہ ہو کہ آپکا باز ان نقابدار کے بازون کے پنجون مین مبتلا آسمان پر سے مجروح و
خستہ آیا ہی اور آپکے سر پر لڑ رہا ہی کوئی تدبیر اُسکے بچانے کی کیجیے تاکہ اُسکی جان بچے ورنہ وہ ہلاک
ہو جائیگا یہ دونون اُسکو ہلاک کر ڈالین گے نقابدار ابلق پوش مقابلہ مین ایسا مصروف تھا کہ اُسنے
کچھ بھی نہ سنا برابر وار کر رہا ہی اخلاق پکار پکار کہہ رہا ہی یہ وار کرنے سے باز نہین آتا ہی باز کی
کون خبر لے اودھر اُن بازون نے اس باز کو اسقدر مجروح کیا کہ وہ سست ہو گیا اب اُسکا ہوا
پر قایم ہونا محال ہوا اور وہ ہوا ہو کر طرف زمین کے چلا ایسا مجروح ہوا تھا کہ پوست تک شق ہو گیا
تھا جسم پر ایک پر نہ باقی نہ تھا جیسے طرف زمین کے چلا ایک باز نے ایک طرف سے اُسکا پنجہ منقار
مین پکڑا دوسرے نے دوسرا پنجہ اسکا منقار سے پکڑا اور اپنی اپنی طرف زور کرنے لگے یہان تو
باز اس کشمکش مین مبتلا ہی اور اخلاق یہ واقعہ دیکھکر کف افسوس مل رہا ہی اور جان دے دیکر
نقابدار ابلق پوش کو پکار رہا ہی اودھر نقابدار زرنگار نے خیال کیا کہ اب کب تک اسکے وار
روکے جاؤگے اور اسکو وار کرنے کی مہلت دیے جاؤگے اسکا خاتمہ ہی کرو وار ردک کر چالاکی
سے تلوار نیام سے لی یہ معلوم ہوا کہ ناگن بانبی سے کیچلی جھاڑ کر نکلی یا ابر سے برق کوند کر باہر آئی
صحرا مین روشنی ہو گئی اس طور سے جوہر اُسکے چمکتے تھے کہ جیسے آسمان پر ستارے درخشندہ ہوتے
ہین یہ معلوم ہوتا تھا کہ عروس شب اول از سر تا پا زیور جواہر مین غرق تھی یا کسی مہر و نے مانگ اپنی
ستارون سے بھری ہی یا آسمان پر کہکشان نمودار ہوئی ہی نقابدار نے تلوار نیام سے لیکر فرمایا کہ
او نقابدار تو تو وار کر چکا مین تیرے پیہم وار روک چکا اب میرے وار کی نوبت آئی ہی تو میرا
وار روک شعر تو ضرب تند ی ضرب من نوش کن ✤ ہمہ شادی از دل فراموش کن ✤
اب مین وار کرتا ہون تو روک اور روکر نقابدار نابکار کو اس امر کا عزہ تھا کہ مین رویین تن
ہون میرے اوپر اسکا وار اثر نہ کرے گا اور تلوار میرے اوپر بالکل اثر نہ کرے گی ایک پیرا موے

جسم کم نہ ہوگا جواب دیا کہ شوق سے وار کر مین تیرے وار کا بہت مشتاق ہون یہ سنکر
نقابدار عالی مقدار نے دونون رکابون پر زور دیکر اور تلوار کو علم کرکے سر نقابدار ابلق سوار
پر وار کیا اُسنے صرف دکھانے کی غرض سے سپر کو چہرے کی اور سر کی پناہ کیا سب نے دیکھا اور
سبکو گمان ہوا کہ ماہ چہاردہم نے زمین رزمگاہ پر بوقت سہ پہر طلوع کیا نقابدار عالی وقار نے
یا یزدان پاک کہکر سر نقابدار ابلق پوش پر وار کیا ادہر ائی دونون بازون نے باہم زور کرکے اور
اس باز ابلق رنگ کے قتل سے نہ باز آکے اُسکو چیر ڈالا نصف جسم اسکا مع ایک پنجہ کے اُسکی
چونچ مین رہ گیا یعنے باز سبز رنگ کے اور نصف باز سفید رنگ کی چونچ مین رہا باہم حصہ بانٹ
کر لیا اسکا دو ہونا تھا کہ اسکے جسم کا خون نقابدار ابلق پوش کے جسم پر گرا کہ جسکے سبب سے
اُسکی رویین تنی برطرف ہوئی جوکہ اُسنے سحر سے اپنے کو رویین تن کیا تھا اودہر تو وہ دونون باز
اُس باز کے دو حصہ کرکے اپنا اپنا حصہ لیکر طرف شہنشاہ نیک رنگ کے چلے ادہر یہ باز دو حصہ ہوا
ادہر نقابدار عالیمقدار کی تلوار سر نقابدار ابلق پوش پر پوری قوت سے پڑی کہ سپر کو مثل
قرص پنیر کے کاٹ کر خود دود بخہ و غرق چین د مغفر کو کاٹتی ہوئی کاسہ سر پر آئی چونکہ رویین
تنی تو برطرف ہو چکی تھی کاسہ سر پر آکر جو پہونچی نقابدار نے جھٹکا دیا کہ تلوار نے مثل کاغذ کے کاسہ
سر کو کاٹتا تا دو ابرو پہونچی نقابدار ابلق پوش نے قصد کیا کہ دا ستانہ مارون کہ ادہر نقابدار زرنگار
نے آکی جو جھٹکا مارا تلوار سراسر کلہ جبڑے کو قلم کرتی ہوئی صراحی گردن مین مثل قطرہ آب کے
درآئی وہان صندوق سینہ کے کواڑ کھولتی ہوئی شکم بدشیم کا چیرتی ہوئی کسی اور مقام
سے نکل کر مرکب ناہنجار کو دو کرتی ہوئی زمین پر پہونچی اور زمین کو بوسہ دیا اور مثل برق
کے چمک کر اُٹھی مع راکب و مرکب کے دو پرکالے ہوئے دونون زمین پر گرے راوی بیان کرتا ہے
کہ یا تو تلوار قبہ سپر پر چمکی تھی یا غرق زمین ہوکر شفق خون مین آلودہ ہوکر مثل ماہ نو کے پہر چمکی
کفار کا تو رنگ رو فق ہوگیا حواس جاتے رہے طائر حواس خمسہ پرواز کر گئے نقابدار کی
حالت دیکھکر اخلاق نے نعرہ مارا سر پیٹ لیا گریبان چاک کر ڈالا صداے ہاے واے
کفار مین بلند ہوئی ادہر نقابدار نے نقابدار ابلق پوش کو قتل کرکے اور تلوار علم کرکے نعرہ تکبیر
بلند کیا لشکر اسلام و لشکر نقابدار سے بھی صداے نعرہ تکبیر بلند ہوئی کرب نے ترتیب کر

بادشاہ اسلام سے عرض کیا کہ حضور نے ملاحظہ فرمایا کہ کس شان سے یہ ضرب لگائی ہے کہ
صاف تصویر صاحبقران آنکھوں کے نیچے پھر گئی واقعی کیا ہاتھ ہے اور کیا تلوار ہے ایک ہی
ضرب میں حریف کا کام تمام ہو گیا تسمہ نہ باقی رہا اسے ضرب دست زبردست کہتے ہیں
جیسا دعوے کیا تھا اور جس اقرار پر روپیہ لیا تھا وہ کر دکھایا ہم لوگ حیران تھے کہ یہ کس
بھروسے پر اتنا بڑا دعوے کرتا ہے یہاں تو یہ تقریر ہو رہی تھی اودھر کفار برائے نقابدار
رو رہے تھے نقابدار بلند وقار جھوم رہے تھے قبضۂ شمشیر چوم رہے تھے اہل اسلام
خوشی کر رہے تھے اُس باز نقابدار کا مرنا تھا کہ ایک سیاہ آندھی اُٹھی علامت قتل ساحر
نمودار ہوئی برف باری و سنگ باری ہونے لگی تمام جہان تاریک ہو گیا ایسی تاریکی ہوئی
کہ ہاتھ کو ہاتھ نہ دکھائی دیتا تھا اہل اسلام تو وحاے دفع بلا ورد زبان کرنے لگے یا حفیظ
یا حفیظ ہر ایک کے زبان پر جاری ہوا کوئی ناد علی پڑھنے لگا کوئی یا یزدان پاک کہنے لگا
کوئی دعا کرنے لگا کہ اے خداوند کریم تاریکی قہر سے بچانا اور ہر آفت و بلا سے نجات دینا
کفار گھبرا گھبرا کر خداوند عجائب نگار کو پکارنے لگے اودھر بیر غل مچانے لگے سب تدبیر
بھولا کر صدائے ہائے ہو آنے لگی سیاہ رنگ کے لوگ منہ سے شعلے نکلتے ہوئے میلے
کپڑے پہنے ہوئے بھاگتے ہوئے نظر آنے لگے زمین کو زلزلہ سا ہو گیا ایک قسم کا طوفان اٹھا
طوفان خیز نے چل کر دلونکو پریشان کر دیا ذرے ریگ کے اوڑ اوڑ کر آنکھوں میں پڑنے
سے ہر ایک آنکھیں بند کرنے لگا برق کی چمک رعد کی گرج بڑے بڑے بہادروں کے دلوں کو
ہولا دیتی تھی بڑے عرصہ تک یہی عالم رہا کہ وہ سیاہی برطرف ہوئی آواز آئی کہ کشتی مرا نام
من نقابدار عنقائے شہباز ابلق پوش بود افسوس مردیم و جان دادیم بہ مطلب خود نہ
رسیدیم یہ صدا جب آئی اور تاریکی برطرف ہوئی سب نے دیکھا کہ ایک لاش ساحر
کی سیاہ مرکب کے خاک پر پڑی ہوئی ہے دو ٹکڑے اس نقابدار ابلق پوش کا اور اُس باد
رنگ رنگ کا مارا جانا تھا اور قتل ہونا تھا کہ یکایک وہ سب سردار خود بخود بیہوش ہو کر خاک
پر گرے اب اُن سبکو کب ہوش آیا کہ جب تاریکی دفع ہوئی اور صدا آئی نام من نقابدار عنقائے
شہباز ابلق پوش جادو بود کہ ان سبکو ہوش آیا ان سب نے ہوشیار ہو کر اودھر اودھر

دیکھا ہر ایک نے اپنے کو اُنے لشکر علیحدہ سے پایا اور دیکھا کہ ہمارے ہاتھون مین موگری آہنی
ہے اور اسلحہ خاک پر برابر پڑے ہوئے ہین ایک نے دوسرے کو دیکھا حیرت کی جب
لندھور و مالک نے قاسم و بدیع الزمان و نور الدہر و ایرج نوجوان فرامرز جمہور
وغیرہ کو اور دیگر اولاد صاحبقران و سرداران نامی کو اپنے پاس اسی حالت سے پایا ہر ایک
سے حیرت زدہ ہوکر پوچھا کہ آپ لوگ کب تشریف لائے اور یہ کیا حالت ہے ہمارا اور اپکا
لشکر کیا ہوا ہم کہان ہین اور یہ موگریان کیسی ہین اور بادشاہ اسلام کہان ہین اُن سب نے
جواب دیا کہ ہمکو خبر نہین ہے ہان ہم اسقدر تو جانتے ہین کہ یہان سے جاکر چالاک برق
نے یہ خبر دی تھی کہ لشکر اسلام پر تباہی آئی ہم اور بادشاہ اسلام یہ فرماکر وہان سے روانہ
ہوئے اور اُس مقام پر آکر پہونچے کہ جہان جنگ و پیکار واقع تھی ایک نقابدار ابلق پوش
سے مقابلہ کیا پھر ہمکو خبر نہین کہ پھر کیا گذری اب ہم اپنے کو اور تمکو ایک حالت مین پاتے
ہین یہ تو ہم بخوبی جانتے ہین کہ ہم ساحر کے قید مین تھے وہ ساحر مارا گیا ہم نے اُسکے سحر
اور قید سے نجات پائی نہ معلوم کس نے اُس ساحر کو قتل کیا لندھور وغیرہ نے جواب دیا
کہ اے شاہزادگان والا تبار ہم خود حیران ہین کہ یہ کیا واقعہ ہے یہ تو بخوبی معلوم ہے کہ ہم نے
اور ہمارے ان سب سرداروں نے اُس نقابدار سے مقابلہ کیا تھا اور اسکے سحر مین
مبتلا ہوکر اسیر ہوگئے تھے پھر ہمکو لشکر کی خبر نہین ہے نہ آپ لوگون کے آنے کی اب
ہوش آیا تو آپ لوگون کو پایا اسی طور سے ہر ایک نے بیان کیا یہ بیان کرکے جب ہوش
و حواس درست ہوئے اور سب نے دیکھا تو ایک طرف لشکر کفار کو صف آرا ہما
پایا اور ایک سمت لشکر اسلام کو اور ایک مختصر لشکر اور صف بستہ دیکھا تخت پر ایک بادشاہ
پیر کو سوار دیکھا اور دیکھا کہ ایک نقابدار رزمگاہ مرکب پر سوار میدان مین کھڑا ہے اور اسی
اُس نقابدار ابلق پوش کی خاک پر پڑی ہے دو پرکالہ کی ہوئی اور عیار اُسکا اُسی
حالت سے برابر لاش کے عالم سکوت مین کھڑا ہے یہ واقعہ دیکھکر ایک نے دوسرے
سے کہا کہ ہم تو اُسی میدان مین موجود ہین دیکھو وہ سامنے ہمارا لشکر صف آرا ہے
وہ بادشاہ اسلام تخت پر جلوہ فرما ہین معلوم ہوتا ہے کہ یہ جو مختصر لشکر ہے وہ اُس

نقابدار زرنگار کا ہے اور اسی نقابدار نے اس ساحر کو قتل کیا ہے خیر خداوند کریم نے اپنا رحم کیا
کہ ہم نے اس بلا سے نجات پائی ملک قاسم نے سب سے کہا کہ سامنے لشکر کفار موجود ہے چلو
اس پر حملہ کریں اور لشکر کو شکست دیکر بادشاہ لشکر کو اسیر کر کے خدمت بادشاہ میں
چلیں سب نے کہا کہ اچھا پس پہلے سب سے نعرہ ملک قاسم نے کیا اور رخ طرف لشکر
افلاق کے کیا نقابدار کھڑا ہوا دیکھ رہا ہے اور ہنس رہا ہے کہ ان سب نے اس ظالم کے سحر سے
نجات پائی اب لشکر کفار پر جاتے ہیں ملک قاسم یہ نعرہ کرتے چلے نعرہ ملک قاسم آن شاہ
خاور سپاہ ٭ زنم تیغ زابر سپہر چہر و ماہ ٭ آفتاب مشرق دین پروری ٭ شہسوار لعل پوشے
خاوری ٭ ملک قاسم کے بعد بدیع الزمان نعرہ کر کے اور موگری لیکر چلے نعرہ بدیع الزمان
نعرہ میرج خوبی شہ انجمن ٭ بدیع الزمان گرد لشکر شکن ٭ دیگر جہان نام نامی من در جہان
بدیع الزمان ابن صاحبقران ٭ انکے بعد ملک ایرج نوجوان نے نعرہ کیا نعرہ ایرج نوجوان
نعرہ ملک ایرجم آفتاب منیر ٭ کہ صاحبقران است و آفاق گیر ٭ دیگر شدہ نام من
ایرج نوجوان ٭ لقب در جہان گشتہ صاحبقران ٭ بعد ایرج نوجوان کے شاہزادہ نور الدہر
نے نعرہ کیا اور طرف کفار کے چلے نعرہ نور الدہر نعرہ بشکل یوسف کنعان ٭ بہیبت ثانی رستم
کنعانی ام ہم مشہور نور الدہر در عالم ٭ دیگر زبردست جہان ضیغم شکار و رستم دستان ٭
شہ خوبان سراپا خلق نور الدہر عالیشان ٭ پھر دارائے صاحب رائے مالک سواد ملک
ہندوستان لندھور بن سعدان نے نعرہ کیا کہ ای کافران بد دغا اب میرے ہاتھ سے بچکر
کہاں جاؤ گے نعرہ لندھور خجر پیدا ہے دریا اگر فتم تا بہ ہندستان ٭ اگر نام می دانی منم لندھور
ابن سعدان ٭ دیگر منم پہلو نشین صاحبقران لندھور بن سعدان ٭ ہژبر نام آور مالک اقلیم ہندستان
لندھور کے نعرہ کے ساتھ ہی دوسری صدا آئی کہ باشید ای کفاران بیحیا و نابکاران بیرحم جفاکش
گذارم کہ از دست من زندہ و سلامت بدر روی منم مالک اژدر صاحب نیزہ دو سر غلام علی
بابا کر حیدر نعرہ بدانید من مالک اژدرم ٭ غلام نبی چاکر حیدرم ٭ ایک طرف سے نعرہ
منم طہماس شیر بیشۂ زابلستانی ٭ پدر من عقوبل دیو پرور رستم ثانی ٭ پھر سب پسران
حمزہ مثل اسفندیار و داراب وغیرہ کے اپنے اپنے نام کے نعرہ کر کے اور سب سردار

مثل فرامرز و جمہور و بہرام کے ذو قبل کے کفار پر چلے وہ بھی جو گرے ہیں ہاتھوں میں لیکر
یہ تو اُدھر سے چلے اودھر ایک برق چمک کر گری کہ اُس عیار نقابدار کو بھی خاک سیاہ کردیا
نقابدار زنگار نے جو یہ دیکھا کہ سرداران اسلام نے سحر سے نجات پاکر ایک مرتبہ کفار پر یورش
کردیا نقابدار نے بھی اپنا مرکب اُٹھا دیا نعرہ کرکے اودھر بادشاہ پیکرنگ نے جو دیکھا
کہ نقابدار نے نقابدار کو قتل کیا سرداروں نے رہائی پائی اودھر اُن دونوں بازوں نے
قریب بادشاہ پہونچکر اُس باز کے گوشت کو نوچ نوچکر کھا لیا اور آکر اسی طور سے شانوں پر
بیٹھ گئے پس بادشاہ پیکرنگ نے پکار کر اُن اپنے سواروں سے کہا کہ جو برائے حفاظت
روپیہ سفر تھے کہ روپیہ پر قبضہ کرلو ہم نے اپنا کام کردیا اب ایک حبہ یہ لوگ نہ اُٹھانے
پائیں چنانچہ اقرار ہو چکا تھا سواران لشکر اسلام بالکل مزاحم نہ ہوئے ملکہ وہان سے چلے آئے
اودھر بادشاہ پیکرنگ نے دیکھا کہ کل سرداران لشکر اسلام نے رہا ہوتے ہی کفار پر زغہ کیا اور نقابدار
بھی اُنکے عقب میں چلا اپنے لشکر کو بھی حکم دیا کہ مار لو اُن کافروں کو یہ حکم پاتے ہی لشکر بادشاہ
پیکرنگ اپنے مقام سے لینا لینا کہکر چلا اودھر اہل اسلام و بادشاہ اسلام نقابدار کے قتل ہونے
سے خوش ہو رہے تھے کسیکو اس امر کی خبر نہ تھی کہ سردار رہا ہوئے یا نہیں سب فرط خوشی
سے اپنے آپکو بھولے ہوئے ہوئے تھے کہ یکایک سرداروں کے نعروں کی صدا ان سب کے
کان میں آئی گھبرا کر بادشاہ اسلام نے کرب سے فرمایا کہ ہمارے سرداروں کے نعروں کی صدا
آرہی ہے یہ کس سے مقابلہ ہونے لگا معلوم ہوتا ہے نقابدار جو نقابدار کے ہاتھ سے قتل ہوا
اُن سب نے اُسکے سحر سے نجات پائی نقابدار زنگار کا لشکر ہوگا اُس سے مقابلہ ہونے
لگا معلوم ہوتا ہے یہ کہکر کرب و اسد و بادشاہ نے جو صحرا کی طرف دیکھا تو کیا واقعہ نظر آیا
کہ سب سردار رہا ہو کر اور نعرہ کرکے اخلاق کے لشکر کی طرف چلے ہیں اور نقابدار اور اُسکا
لشکر بھی چلا ہے پس یہ دیکھکر کرب و اسد کو تاب نہ رہی یہ دونوں صاحب بھی نعرہ کرکے
چلے نعرہ اسد اسد شہسوارم کہ در روز جنگ ٭ بدرم دل شیر و چرم پلنگ ٭ دیگر اسد
چونکہ نام من است در جہان ٭ گریزان شوند کافران چون سگان ٭ اور اپنے اپنے
سرداروں کے نعرہ کی صدا سنکے ہر ایک کی اہل لشکر تلواریں لیکر چلے بادشاہ اسلام نے

بھی حکم دیا ہے اپنے کل لشکر کو ان کافران بیحیا و بانی جفا کو مار لو اور خود بھی مرکب پر سوار ہو کر نعرہ
کیا نعرہ بادشاہ منم شاہ شاہان فریدون حشم ٭ بہار گلستان کاؤس و جم ٭ منم افسر خسروان
عجم ٭ منم وارث تخت و تاج و علم ٭ پس کل لشکر جو ایک مرتبہ جنبش مین آیا اور سب نے مرکب
اٹھائے خاک و غبار جو سمہائے مرکبون سے اُڑا ایک آسمان خاکی زیر آسمان نمایان ہوا تمام
زمانہ تیرہ و تار ہو گیا اسی مضمون کو شاعر نے نظم کیا ہے شعر ز سم ستوران دران پہن دشت ٭
زمین شش شد آسمان گشت ہشت ٭ صدائے سمہائے مرکب سے تزلزل واقع ہوا زمین رزمگاہ
ہلنے لگی اسلحہ کی جھنکار سے کان پڑی آواز نہ سنائی دیتی تھی سیاہ بادل ڈھالون کے بلند
تھے اُسمین برق سنان و شمشیر تیران چمک رہی تھی یہ معلوم ہوتا تھا کہ سمندر نے جوش
مارا پھریرے نشانون کے کھل گئے پیدلون و سوارون نے اپنے مقام سے حرکت کی لشکر اس
طور سے بڑھا کہ جیسے سمندر مین طوفان آتا ہے کہا آسان تھا اس لشکر کا حرکت مین آنا بہار تک
مل گئی ہزارون بلکہ لاکھون درخت جڑ سے اکھڑ کر گر پڑے سبزہ صحرا پایمال ہو گیا ادھر سے
تو سردار اور کل لشکر اسلام و نقابدار و اسکا لشکر طرف لشکر کفار سے برائے تاخت و تاراج کے چلا
کفار ادھر غم و الم نقابدار ابلق پوشش مین مبتلا تھے اپنے تن بدن کا ہوش نہ تھا رو رہے تھے
خصوصاً اخلاق باربار سر پر ہاتھ مارتا تھا اور کہتا تھا کہ جن کی لڑائی بگڑ گئی اب کیا کرون کہان
سے نقابدار کو لاؤن ہان جب سے مین نے اس لشکر اور اس نقابدار کو دیکھا تھا میرا دل بیقرار
تھا کلیجہ منہ کو آتا تھا ہر مرتبہ ایک ہوک سی اُٹھتی تھی کچھ ایسا رعب طاری ہوا تھا کہ نقابدار کو دیکھکر
میرا بند بند کانپا جاتا تھا مجبور تھا کیا کرتا جب بار پر آفت آئی تھی مین اُسیوقت سمجھ گیا تھا کہ
بس اب خاتمہ ہے مین نے لاکھ لاکھ پکار کر کہا مگر اس مرنے والے نے نہ سنا اب کیا کرون یہ کہتا ہے
اور مثل عورت پسر مردہ کے چیخین مار مار کر روتا ہے کہ یکایک وزیر کے اور کل لشکر کے کان مین
شور و غل و سمہائے مرکبان کی صدا آئی یہ لوگ اپنے حال مین مبتلا تھے انکو کیا خبر تھی کہ کیا ہو رہا
ہے یہ جو صدا آئی اب جو سر اٹھا کر دیکھا تو قیامت نظر آئی کہ کل سردار جو کہ نقابدار کے قید مین
تھے نقابدار کے مرنے سے رہا ہو کر بقصد قتل و غارت ادھر کو آتے ہین اور کل لشکر اسلام مع
بادشاہ اسلام کے اور کل لشکر نقابدار رزم نگار و خود نقابدار یہ سانحہ جانکاہ و واقعہ حیرت افزا دیکھکر

سب کے حواس جاتے رہے سارا رونا پیٹنا بھول گئے انکو اپنے جانون کی پڑی اس خیال
سے کہ ان لوگون سے کون لڑ سکتا ہی ایک ہی حملہ مین ہم سبکو غارت و تباہ کر دینگے یہ تو بڑا غضب
ہوا ہر ایک اہل لشکر متحیر ہو کر رہ گیا اُسی طرف دیکھنے لگا ادھر وزیر نے پشت اخلاق پر زور
سے ہاتھ مار کر گھبراہٹ مین کچھ خیال نرہا کہ یہ کیا حرکت ہو کہا کہ ای بادشاہ آپ نقابدار کو کیا رو رہے
ہین اپنی تو خبر لیجیے اور لشکر کی بکی جانین جاتی ہین ہم سبکو اس تباہی سے بچائیے دیکھیے یہ کیا
آفت نازل ہوئی ہی اسکا کچھ تدارک فرمایئے ورنہ اگر غفلت کی تو ایک بھی زندہ نہ بچے گا
اخلاق نے گھبرا کر دو ہتڑ کھا کر کہا کہ کیا ہوا کون سی نئی آفت و بلا نازل ہوئی وزیر نے کہا کہ میدان
جنگ کی طرف تو ملاحظہ فرمایئے اب جو اخلاق نے اشک پونچھکر طرف میدان جنگ کے
دیکھا زمین کو متزلزل پایا لشکر اسلام و سرداران لشکر نقابدار کو اپنے لشکر کی طرف بہ ارادہ حملہ
آتے ہوئے دیکھا موت کا یقین ہو گیا گھبرا کر وزیر سے کہا کہ کیا تدبیر کرون اس بلا سے بچنے کی
اگر یہ لوگ آپڑے تو دم لینے کی مہلت نہ دینگے ایک چشم زدن مین تمام لشکر کو نیست و نابود
کر دینگے ایک کو زندہ نہ چھوڑینگے انکو کون ایسا ہی جو روکے گا سبکا خاتمہ ہو جائیگا ازبرای
خداوند کوئی تدبیر بتا میرے تو حواس درست نہین ہین مین تو بد حواس نقابدار کے مرنے
سے اور اس سپاہ کے ادھر آنے سے ہو گیا ہون جو کچھ حواس باقی تھے وہ بھی جاتے رہے کوئی
تدبیر بہت جلد بیان کر ورنہ جیسا تو کہتا ہی ایسا ہی ہوگا وزیر نے عرض کیا کہ مین کیا تدبیر بتا سکون
دیکھیے عقل کو دوڑاتا ہون مین آپ سے زیادہ بد حواس ہون مجکو خود اپنی جان کی پڑی
ہوئی ہی کس آفت مین مبتلا ہوئے ہین یا خداوند کوئی تو تدبیر اسوقت ذہن مین [illegible]
بیان کرتا ہی کہ ایک تلاطم مچا ہوا تھا لشکر کفار مین ہر ایک راہ فرار تلاش کر رہا تھا کوئی کہتا
تھا کہ ہم تو دین اسلام قبول کر کے اپنی جان بچا لینگے یہی دین حق ہی اور سب باطل ہین
دیکھو کس وقت بد و سخت مین انکی کمک آ لی کوئی جو سیاہ قلب تھا وہ یہ کہتا تھا کہ چاہے
مر جائین مگر ہم تو دین اسلام نہ قبول کیا ہی اور نہ قبول کرینگے بھاگ کر کوہ و صحرا مین بسر کرینگے اپنا آبائی طریقہ
نہ ترک کرینگے یہ تلاطم اور یہ ہلچل مچی ہوئی ہی ہر ایک اپنی جان بچانے کی فکر مین ہی ادھر وزیر نے کچھ دیر سکوت
کر کے اخلاق سے کہا کہ ایک تدبیر میرے ذہن ناقص مین آئی ہی اگر آپ بھی پسند فرمائین اخلاق

کہا کہ جلد بیان کرو وزیر نے عرض کیا کہ تدبیر یہ ہے کہ آپ طبل باز گشت بجوادین اور جو صدائے طبل باز
بلند ہوئی یہ لوگ فوراً اپنے قیام گاہ کی طرف واپس جائینگے کیونکہ انکے مذہب مین یہ امر ہے کہ جو انسے
پناہ مانگے خواہ وہ کیسا ہی دشمن قوی ہو اسکو پناہ دیتے ہین اور یہ اُن لوگون کا طریقہ ہے کہ پہلے
حریف پر سبقت نہین کرتے ہین اُسکا حربہ روک کر اپنا حربہ کرتے ہین مین نے تجربۃً دریافت
کرلیا ہے کہ یہی طریقہ ہے کہ یہ لوگ خود طبل جنگ نہین بجواتے ہین جب لشکر حریف مین طبل جنگ
بجتا ہے جب یہ بھی جواب مین بجواتے ہین اور میدان مین جاکر مقابلہ کرتے ہین یہ ہی قاعدہ
ہے کہ جب لشکر مقابل مین طبل باز بجتا ہے تو یہ لوگ بھی بجواکر واپس جاتے ہین اگرچہ حریف کو
لشکر اسلام کے کسی سوار نے زیر کرکے اور سینہ پر سوار ہوکر ذبح ہی کر رہا ہو اور اُسکے کان مین
طبل باز کی صدا پہونچی پس فوراً ہاتھ روک لیگا اور سینہ پر سے اُتر پڑیگا جسقدر تلوار نے
خواہ خنجر نے کام ہوگا اُسیقدر اور زیادہ نہ کاٹے گا اور یہ قاعدہ کلیہ ہے کہ لشکر شکست خوردہ
کا تعاقب نہین کرتے ہین مجروح پر ہاتھ نہین ڈالتے ہین خود کسی سے قلعہ بند ہوکر نہین لڑتے
ہین پس جب آپ طبل باز بجوادیجیگا صدائے طبل باز سنکے فوراً واپس جائینگے پھر ایک قدم
ادھر کو نہ آئینگے اور جب تک آپ طبل جنگ نہ بجوائے گا وہ نہ بجوائینگے اور نہ مقابلہ کرینگے مگر گھیرے
رہینگے جب آپ بجوالیجے گا نکلکر مقابلہ کرینگے اور جسکو برائے مقابلہ طلب فرمائیگا وہی آکر مقابلہ کریگا
اور اُسکے مقابلہ کو نہ آئیگا اگر حریف دیو ہو اور ایک طفل پنج سالہ کو انکے لشکر سے برائے مقابلہ
طلب کرے تو وہی طفل آکر مقابلہ کریگا دوسرا اُسکے مقابلہ کو نہ آئیگا خواہ وہ طفل دیو کے ہاتھ سے
ہلاک ہو خواہ اُسکو قتل کرے ان سبکا قول ہے کہ اگر ہم حریف کے طلب کے خلاف عمل کرین تو حریف
یہ خیال کریگا کہ ہم سے خوف کیا میری راے یہ ہے کہ طبل باز بجواکر واپس چلیے نقابدار کا ماتم فرمائیے
زرطلیس کو ان سب حالات کا نامہ تحریر فرمایئے جیسا وہ جواب تحریر کرین ویسا کیجیے اُنکی
تحریر پر عمل فرمایئے آیندہ آپکو اختیار ہے اخلاق نے جوابدیا کہ تمنے خوب تدبیر بتائی سوا اس
تدبیر کے دوسری صورت نجات کی انکے ہاتھ سے نظر نہین آتی ہے یہ کہکر نقارہ نواز کو حکم دیا کہ طبل باز
پر چوب لگادے یہ حکم دینا تھا کہ اُسکی جان پر خود بنی ہوئی تھی اُسنے اُٹھاکر چوب نقارہ کو دھما دھم
بجانا شروع کیا مثل دھونسے کے صدائے طبل باز جو کان مین سرداران نیکنام و شاہزادگان

بلند مقام و لشکر اسلام و لشکر نقابدار و خود نقابدار کے پہونچی یا نوبلغار کیے ہوئے چلے آتے تھے آگے کی
مقام پر خیمہ کیے پھر آگے ایک قدم نہ بڑھے گویا قطب ہوگئے کیونکہ حریف نے طبل باز بجواکر جنگ پیکار
سے اسوقت معافی چاہی مگر نوبت یہ ہوئی کہ اپنے ہونٹ اپنے دانتوں سے چبانے لگے پشت
دست فرط غیظ و غضب سے کاٹنے لگے مگر کیا کرین ادھر اخلاق فوراً طبل باز بجواکر اور اپنے لشکر کو
ہمراہ لیکر بہت جلد واپس چلا گیا اور چند لوگون سے کہہ گیا کہ لاشہ نقابدار کا اُٹھا لاو یہان لاشہ
پڑا ہوا تھا میدان مین لشکر اسلام و لشکر نقابدار جو یورش کرکے چلا اور اُس مقام پر پہونچا لاش
نقابدار سمہائے مرکب سے پاش پاش ہوگئی تمام گوشت سمہائے مرکب پر تقسیم ہوگیا استخوان
ریزہ ریزہ ہوگئین وہ لوگ جو اخلاق نے روانہ کیے تھے کہ لاش لیکر آنا وہ لاش کو کہان تلاش
کرین اُسکا تو فشار ہوگیا راوی بیان کرتا ہے کہ بادشاہ یکہ تاز تاجگیر نقابدار اور اپنے لشکر کو
لیکر میدان جنگ سے طبل باز کی صدا سنکے اور خود طبل باز بجواکر واپس آئے ادھر بادشاہ اسلام
مع کل سرداران نیکنام و لشکر اسلام کے خوشی خوشی فرحان و شادان بادل خندان طبل باز بجواکر
سرداروں پر سے زر و جواہر نثار کرتے ہوئے ہر ایک سردار بادشاہ سے ملتا ہوا اور سلام کرتا ہوا
اپنے اپنے اسلحہ تن پر آراستہ کیے ہوئے فرودگاہ پہ آئے لشکر مین ہر طرف چہل پہل مچ گئی
نقارے خوشی کے بجنے لگے نوبت خانہ مین حکم پہونچا نقارچی نوبت سارکباد کی بجانے لگے
نئے نہانے لشکر کو جاوہ ملنے لگا ہر طرف سامان خوشی نظر آنے لگا خادم و خدمتگار اپنے
آقا سے آکر ملے غبار جو جنگل و کوہ مین پریشان و منتشر لشکر سے نکل کر ہوگئے تھے پھر لشکر مین
واپس آئے پھر اُسی طور سے لشکر آباد ہوگیا ہر ایک سردار کا خیمہ آباد ہوا بارگاہ آراستہ کی
گئی بازارین کھل گئین خرید و فروخت جاری ہوگئی اب ہر طرف لوگ پھرنے لگے ہر ایک خوش
ہوا گویا وہ دن مثل عید کے تھا ایک دوسرے کے گلے ملتا تھا اور خوش ہوتا تھا رخ سب کے مثل
گل سرخ کے فرط خوشی سے شگفتہ تھے چہرہ بشاش تھے گرد رنج و ملال و غبار غم و الم دلون
سے بالکل دھو گیا تھا اور مثل زنگ کے آئینہ دل سے دور ہوگیا تھا ہر طرف سامان خوشی و
خرمی تھا ہر ایک خوش ہو رہا تھا لشکر نے خوشی خوشی مراد پر آکر کمر کھولی سب آسودہ
ہوئے بادشاہ اسلام بارگاہ سلیمانی مین تشریف لائے سردار و شاہزادے اپنے

خیمے سے آنے لگے بادشاہ اسلام کی قدمبوسی کرکے اور سلام کرکے اپنے اپنے مقام پر بیٹھنے لگے
یہانتک کہ دست راستی طرف دست راست کے اور دست چپ طرف دست چپ کے کرب
واسد اپنے مقام پر بیٹھے سب سردار اپنے اپنے مقام پر جلوہ فرما ہوئے بادشاہ نے تخت کو
قدم مبارک سے زینت بخشی سب عیار اپنے اپنے مقام پر خشت ہائے طلائی پر آکر کھڑے
ہوئے جواہر بن عمرو کرسی ہدہد پر بہ نیابت خواجہ عمرو بیٹھے سوائے دنگل صاحبقران و علمشاہ
وجہانگیر کے کہ ان دنگلوں پر تو غالیچہ پڑے ہوئے تھے باقی سب دنگلوں پر سردار بیٹھے ہوئے
تھے دربار خوب آراستہ ہوا بادشاہ نے فرمایا داروغہ ارباب نشاط و دیگر اہلکاروں کو طلب فرماکر
سامان جشن کیا جائے ہم سرداروں کے رہا ہونیکا آیا جشن کرینگے سب نے عرض کیا بہت خوب
اسیوقت سے سامان جشن ہونے لگا بادشاہ نے جواہر بن عمرو و برق و چالاک و امیہ وسیارہ
و ابوالفتح وغیرہ سے فرمایا کہ دریافت کرو کہ یہ نقابدار کون ہے اور یہ بادشاہ کون ہیں جواہر نے
عرض کیا کہ بہت خوب دریافت کیا جائیگا بادشاہ نے یہ فرماکر سیف ذوالیدین سے فرمایا
کہ ایک نامہ بنام شہنشاہ یکرنگ تحریر کرو کہ اسکا مضمون یہ ہو کہ ہم نے سرداروں کے رہا ہونیکا
جشن خوشی کیا ہے اور اس جنگ کے سر ہونے کا اور اپنے اس بلا سے نجات پانے کا لہذا آپکی
بھی دعوت ہے مع کل سرداروں و نقابدار کے تشریف لاکر قدم رنجہ فرماکر ہمکو سرفراز فرمایئے تاکہ ہمکو
خوشی و مسرت حاصل ہو گو یہ جشن ابھی مختصر ہے ہاں جب صاحبقران طلسم فتح کرکے تشریف لائینگے
اسوقت جشن کیا جائیگا مگر آپ نہ تشریف رکھتے ہوں گے کہ آپ تشریف لائیں لہذا تشریف لاکر
ہمکو سرفراز فرمایئے ہم کہانتک آپکی عنایتوں کا شکریہ ادا کریں آپ نے تو ہمکو بدون دام کے خرید کرلیا
جبتک ہم زندہ رہینگے آپکے احسانمند رہینگے اور جب صاحبقران تشریف لائینگے اور یہ واقعہ
سماعت فرمائینگے تو آپکا از حد شکریہ ادا کرینگے زیادہ والسلام خیر اختتام سیف ذوالیدین نے
بموجب ارشاد فیض بنیاد بادشاہ اسلام کے نامہ تحریر کیا بعد تحریر کرنے کے پیشکش کیا بادشاہ نے
ملاحظہ فرمایا بادشاہ نے فرمایا کہ صاف کرکے لاؤ فوراً انھوں نے نامہ صاف کرکے پیش کیا بادشاہ
نے مہر فرماکر وہ نامہ چوکی و جام و چیرایان کا طلب کرکے وسط بارگاہ میں رکھا اور فرمایا کہ ایک سردار
میں ایسا چاہتا ہوں کہ یہ نامہ میرا لشکر نقابدار تک پہونچادے فوراً کلام بادشاہ تمام نہ ہوا تھا

که مہتر قران حبشی نے آکر اپنے مقام پر سے وہ جام پی لیا بیڑا اٹھا لیا نامہ سر سے اٹھا کر
باندھ لیا اور کہا کہ یہ خدمت یہ غلام بجا لائیگا پس بادشاہ نے حکم دیا وہ نامہ لیکر طرف لشکر
نقابدار کے روانہ ہوئے بارگاہ سے نکل کر یہان بادشاہ نے لندھور وغیرہ سے صاحبقران
کا حال دریافت کیا لندھور و مالک نے سب حال ابتدا سے آخر تک عرض کیا اور کہا کہ شاہزادہ
علمشاہ کا پتہ نہین ہے کہ کدھر تشریف لیگئے ہین خواجہ عمرو برائے تلاش جہانگیر گئے ہین اور خود
صاحبقران طرف کوہستون کے برائے فتح طلسم تشریف لیگئے ہین جو سردار ساحر یہان آکر
شریک ہوئے تھے اس طلسم مین اُن سبکی افسر و بادشاہ ملکہ غزالہ تھین اُسنے سحر سے جو علمشاہ
کا حال دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ کوئی شہر عنطاقیہ ہے وہان کسی ساحر کے قید مین ہین
وہان کا بادشاہ اُنکو قتل کیا چاہتا ہے پس ملکہ اُسی طرف کو مع کل سردارون کے روانہ ہوئین
اُنکے جانے کے بعد آٹھ روز کی مہلت دی جب وہ زمانہ گذر گیا تو پھر صف آرائی ہوئی مین
نقابدار کے مقابلہ کو نکلا اسیر ہو گیا پھر مجکو خبر نہین کہ لشکر پر کیا گذری اپنی خبر نہین کہ مین کہان ہون
اور کہان نہین ہون آج ہوش آیا اپنے کو اس جنگل مین کھڑا ہوا پایا اور ان سبکو بھی اور آپکو اور لشکر
کفار کو صف آرا دیکھا اور نقابدار زرنگار کو میدان مین پایا اور نقابدار آہن پوش کو قتل پایا یہ مجکو
خبر نہین کہ یہ سردار کب آئے اور کب اسیر ہوئے اور آپ کب تشریف لائے پھر یہی سب
بیان کیا ملک قاسم و بدیع الزمان و ایرج نوجوان دلنور الدہر و فرامرز روئین
نے بیان کیا کہ ہم جو یہان یکے بادیگرے آئے تو لشکر کی حالت تباہ پائی ہمنے جاکر مقابلہ کیا
اسیر ہو گئے پھر ہمکو خبر نہین ہے کہ کیا گذری چنانچہ سب نے اپنا اپنا جدا جدا واقعہ بیان کیا
جب سب بیان کر چکے تب بادشاہ اسلام نے سب حال بیان فرمایا ٹھیکہ وغیرہ دینے کا اور اُنکے
کے فتح ہونے کا یہ حال سُنکے سردار بہت حیران ہوئے اور کہا کہ ہمنے آجتک اس قسم کی بات
نہین سنی نئے طریقہ کی جنگ ہے اور یہ نیا طریقہ ہے خوب ٹھیکہ پر کام ہوتا ہے یہ نیا ٹھیکہ سننے مین
آیا خیر ہمکو اس سے کیا غرض اپنے مطلب سے مطلب ہے خدا نے اپنا فضل کیا سبکی جانین بچالین
اور آپ بھی یہان یہ باتین ہو رہی ہین اور سب خوش ہو رہے ہین ادھر مہتر قران لشکر
نقابدار و بادشاہ نقابدار کے لشکر مین پہونچے وہان کا حال ملاحظہ ہو کہ بعد واپس جانے میدان

میدان جنگ کے بادشاہ بکرنگ نے دربار کیا وہ سب روپیہ جو کہ ٹھیکہ کا لیا تھا شنگار کر نذر
زنبیل کیا سب سردار حاضر ہوئے نقابدار برابر تخت کے آکر بیٹھا ملکہ غزالہ آہو چشم دونوں آکر بصورت
مبدل بارگاہ مین بیٹھین دربار آراستہ ہی کہ بادشاہ نے سردارون کی طرف دیکھکر کہا کہ اب تو کوئی خوف
نہین ہی خدا نے آبرو رکھ لی خدا کے فضل سے اور تم لوگون کی کمک سے نقابدار کو قتل کیا بادشاہ اسلام
سے حسب دلخواہ روپیہ لیا کفار یہ حال دیکھکر واپس چلے گئے ورنہ انکا بھی خاتمہ ہو جاتا یہ قصہ ہی فیصل
ہو جاتا مگر وہ طبل باز بجا کر چلا گیا نہ معلوم کیا خیال کر کے چلا گیا کہ پھر قصہ باقی رہا ہی مین چاہتا ہون
کہ اس لڑائی کا خاتمہ ہو مین تمکو بادشاہ سے ملا کر اپنے کو ظاہر کر کے اور بادشاہ سے رخصت ہو کر خدمت
صاحبقران مین روانہ ہون کیونکہ وزیر سیر انتظار فرما رہے ہونگے انکو بڑے فتح طلسم جانا ہی ملکہ
غزالہ آہو چشم وغیرہ نے عرض کیا کہ خواجہ سلامت اخلاق نے اس سبب سے طبل باز
بجا دیا کہ اُسکا دوست ہی قرناطیس جادو بہت زبردست ساحر ہی سامری جمشید کا تعلیم
کردہ ہی انکا ہم سن ہی انسے سحر کی تعلیم پائی ہی اسوقت اُسکا ہمعصر کوئی نہین ہی اُسکے سحر نے بڑی
تیارت کی وہ کوہ قرناطیس پر رہتا ہی اپنے نام کا ایک کوہ اُسنے آباد کیا ہی یہ نقابدار ابلق پوش
جو آیا تھا یہ اُسکا شاگرد تھا ہمکو علم سے معلوم ہوا کہ اخلاق نے اُس سے کمک طلب کی ہی وہ
خود آیا نہین اُسنے اپنے شاگرد کو روانہ کر دیا اُسکے شاگرد نے آکر یہان یہ آفت برپا کی ٹیکے
صاحبقران کے اقبال اور فضل خدا سے یہ لڑائی فتح ہوئی وہ نابکار مارا گیا ورنہ بڑی مشکل
تھی اب اخلاق اُسکو سب حال سے آگاہ کریگا ابکی مرتبہ وہ یہ سنکے کہ میرا شاگرد قتل ہوا خود
اگر وہ آیا تو بڑے غضب کے سحر ہونگے ہمکو بھی جان لڑانا پڑیگی گو ہم اُسکو جواب نہین
دے سکتے ہین مگر جہان تک ہوگا کوشش کرینگے اور کر گذرینگے آئندہ جو مرضی خدا خداوند کریم اُسکے
شر سے محفوظ رکھے اور اُسکے سحر کو ہم سے رد کروائے گو امید تو نہین ہی کہ ہم اُسپر غالب آئین
مگر ذات خدا کا بڑا بھروسہ ہی وہی حامی و مددگار ہی وہی کمک کریگا تو فتح حاصل ہوگی اُسکی
کا کر جب تک وہ نہین آ لیتا ہی اخلاق اُسوقت تک طبل جنگ نہ بجوائے گا اور نہ
مقابلہ کرے گا ملاحظہ فرمایئے گا اُسکے آنے پر دیکھئے کیا ہو کس کی ظفر اور کس کی شکست
کون غالب ہو اور کون مغلوب یہ نہ خیال فرمایئے گا کہ ہم اُس نابکار سے خوف کرتے ہین

اب تو ہم سواے خداوند کریم کے کسی دوسرے سے نہین ڈرتے ہین قرناطیس کیا چیز ہی
اگر مریخ فلک بھی آجاے تو ہم اُس سے بھی مقابلہ کرین ہمارے سامری وجمشید بھی اپنی قبر
سے اُٹھکر آئین تو ہم اُن سے بھی سحر مین مقابلہ کرین دل ایسے قوی ہین ہمارے آپ کو اختیار
ہو چاہے اپنے کو ظاہر فرمایے چاہے اپنے کو پوشیدہ رہنے دیجیے خواجہ نے سر اُٹھا کر جواب دیا
کہ میری تو یہ راے ہو کہ ابھی اپنے کو نہ ظاہر کرون قرناطیس کے بھی مقابلہ کو سر کر لون اور اُس
لڑائی سے بھی فتح کرنے کا ٹھیکہ لیلون اور روپیہ حاصل کر لون پھر اُسکے بعد اپنے کو ظاہر کرون
اور پھر اطمینان بھی ہو جائیگا مین یہان کل لشکر کو چھوڑ کر خدمت ہماجقران مین روانہ
ہون اُن سب نے کہا کہ جو آپکی مرضی ہم تو آپکے تابع فرمان ہین یہ تقریر ہو رہی تھی کہ ایک
چوبدار نے آکر عرض کیا کہ مہتر قران آپکے پاس بادشاہ کا نامہ لیکر آئے ہین در دولت پر
کھڑے ہوئے ہین کیا حکم ہوتا ہی کہا کہ بلاؤ اور حکم دیا کہ ایک کرسی روبرو تخت کے لا کر بچھا دو
فوراً کرسی لا کر بچھا دی گئی وہ چوبدار باہر جا کر مہتر قران کو لایا اندر بارگاہ کے مہتر قران نے
آکر سلام کیا اشارہ ہوا کہ کرسی پر بیٹھ جاؤ قران سلام کر کے کرسی پر بیٹھے ساقی نے باشارہ بادشاہ کے
مہتر قران کو جام شراب دیا مگر بادشاہ کا حال یہ ہی کہ سر جھکائے ہوئے بیٹھے ہین آنکھ چار نہین
کرتے ہین ناظرین سمجھ گئے ہونگے کیون آنکھ چار کر کے نہین بات کرتے ہین صرف اس خیال
کہ ایسا نہ ہو کہ قران آنکھ کا تل پہچان لے اور آنکھ کی گردش تو راز افشا ہو جائے کیونکہ یہ بہت
بڑا عیار ہی بادشاہ نے بڑا غضب کیا کہ ایسے عیار کامل کو نامہ دیکر روانہ کیا ہی جہان تک ہو
اپنے کو بچاؤ قران حیران ہی کہ یہ کیا سبب ہی کہ بادشاہ آنکھ چار کر کے نہین کلام کرتا ہی جب
ساقی شراب پلا چکا اسوقت بادشاہ نے کہا کہ آپ کہان تشریف لائے ہین کیا ضرورت ہی
قران نے عرض کیا کہ نامہ لیکر آیا ہون بادشاہ نے آپکو نامہ تحریر کیا ہی فرمایا کہ نامہ لاؤ قران نے
نامہ نکال کر پیش کیا بادشاہ نے نامہ لیکر پڑھا بعدہ منشی کو دیا اُسنے بآواز بلند پڑھا حسب
مضمون نامہ سے آگاہ ہوئے بادشاہ نے قران سے فرمایا کہ ہماری طرف سے بادشاہ
اسلام کو بہت بہت سلام کہنا اور مزاج پرسی کرنا اور عرض کرنا کہ یہ کوئی احسان کی بات نہ تھی آپنے
روپیہ صرف کیا ہم نے کام کیا ہان اگر ہم بدون روپیہ لیے ہوئے کام کرتے تو احسان تھا

ہم خود اُنکا شکریہ ادا نہین کر سکتے ہین کہ آپ نے ایثار روپیہ صرف کیا اسیر احسان مانتے
ہین اب نہ دعوت کی ضرورت ہو نہ ضیافت کی کیونکہ ہم روپیہ لے چکے ہین ہم ابھی یہان سے روانہ
ہوجاتے چونکہ ہمارے آپکے اقرار ہو چکا ہو کہ جبتک اخلاق کو خواہ اسیر خواہ خدا پرست کو خواہ قتل
کرکے اس کوہ کو اسلام آباد نہین کر لیتے ہین اُسوقت تک ہم یہان سے نہ جائینگے پس ابھی
اُسکا انتظار ہو کہ وہ طبل جنگ بجوا کر میدان مین آکر مقابلہ کرے اور ہم مقابلہ کرکے لڑائی کو فتح
کرین تو پھر یہان سے جائین کہدینا کہ بیکار تکلیف نکرین یہان کسکا ہو اور وہان کس کا ہم
غیریت نہین جانتے ہین ہان اُسوقت دعوت ہم قبول کرینگے کہ جب بالکل لڑائی فتح ہوجائیگی
ابھی ہم نہین آسکتے ہین اگر آنکو یہ خیال ہو کہ ہمارے یہانکے کھانے سے انکار ہو تو یہ امر نہین ہو ہم
بسر و چشم آتے مگر ابھی چند سبب ایسے ہین جو کہ مانع ہین ہم یہان موجود ہین جو آنکا جی چاہے
بھجوا دیا کرین ہم اُسکو سر و چشم پر رکھینگے اور نعمت غیر مترقبہ سمجھکر کھائینگے اور خدمت
مین اُسوقت حاضر ہونگے جب یہ لڑائی بالکل فتح کر لینگے عرض کر دینا کہ حضور اس امر مین
زیادہ تر اصرار نہ فرمائین ورنہ باعث رنج ہوگا یہ کہکر اور یہی مضمون لکھوا کر قران کو خلعت
دیکر بڑے اعزاز و اکرام سے رخصت کیا راوی بیان کرتا ہو کہ خواجہ نے دعوت مین جانے سے
انکار کیا اسکا سبب یہ تھا کہ خواجہ نے خیال کیا کہ ایسا نہ ہو کہ کوئی پہچان لے کیونکہ وہان ایک لکھ
اسی ہزار عیار ہین اُنمین بعض بعض تو ایسے ہین کہ جو اپنا مثل و نظیر نہین رکھتے ہین چالاک و
ہوشیار و جواہر یہ طریقہ سے بات سے شناخت کر لیتے ہین انسے ذرا بچنا چاہئے تم گئے
اور انھون نے پہچان لیا اس سے کیا حاصل جو راز افشا ہو جائے یہی سبب تھا جو خواجہ نے
انکار کیا مہتر قران حبشی اُس بادشاہ نقلی سے رخصت ہوکر اپنے لشکر کی طرف چلے جب
قران چلا گیا اُسوقت سردارون سے خواجہ نے کہا کہ مجکو بڑا خوف تھا کہ قران پہچان نہ لے
کیونکہ بہت بڑا عیار ہو اسی سبب سے تو مین نے اس سے آنکھ چار کرکے کلام نہین کیا ورنہ وہ
ضرور پہچان لیتا اور یہ راز ابھی کھل جاتا اور اسی سبب سے دعوت مین جانے سے انکار کیا لو
مین جاؤنگا نہ تم مین سے کسیکو جانے دونگا سب نے کہا کہ جو آپکی راے ہم آپکے فرمانبردار ہین اِدھر
قران نے جاکر جو کچھ دیکھا تھا وہ بیان کیا اور جو کچھ جواب پایا تھا وہ عرض کیا اور جواب نامہ دیا

بادشاہ اسلام و سرداروں نے کہا کہ خیر جو اُنکی مرضی اوسیوقت یہ لکھکر بھیجدیا کہ اچھا جب تک آپ یہان تشریف فرما ہین آپ ہمارے مہمان ہین دونون وقت ہم آپکے واسطے مع آپکے کل لشکر کے جو کچھ ہمکو نصیب ہے بھیجدیا کرینگے آپ اسمین عذر نہ فرمائیگا ورنہ ہمکو رنج ہوگا خواجہ نے قبول کرلیا اس خیال سے کہ ایسا نہ ہو کہ بادشاہ کو رنج ہو پس یہان تو سامان جشن ہونے لگا تمام پر خوشی کا سامان تھا ناچ رنگ ہو رہا تھا دھومین ہو رہی تھین دونون وقت بادشاہ یکرنگ کے لشکر مین لشکر اسلام سے طعامہائے لذیذ کے خوان جاتے تھے اور وہ لوگ کھا کر خوش ہوتے تھے یہان بارگاہ سلیمانی مین صحبت عیش و نشاط برپا ہے دن عید اور رات شب برات ہے لشکر اسلام مین اب لشکر کفار کا حال ملاحظہ ہو کہ اخلاق جو طبل باز بجوا کر اپنے لشکر کو لیکر مغموم و محزون فرودگاہ پر واپس آیا اہل لشکر نے اس امر کو غنیمت جان کر زندگی کو مقدم خیال کرکے کر کھولی سب اپنے اپنے بستر پر مغموم و محزون پڑ رہے کیا رنگ زمانہ کا ہے کل اسی لشکر مین وہ چہل پہل تھی اور ہر طرف خوشی تھی کہ جو حد بیان سے باہر ہے یا آج اُس لشکر مین ہر طرف سینہ زنی و ماتم ہے کوئی ایسا نہین ہے کہ جو گریان نہ ہو برائے نقابدار کل لشکر اسلام مین ہر چشم گریان اور ہر دل بریان تھا آج وہان خوشی کا سامان ہے بقول کسے سچ ہے کہ دنیا مین شادی و غم توام ہین جیسا کہ شاعر کہتا ہے مصرعہ ہو کسی کی خانہ بربادی کسی کا گھر بنے ؛؛ غرض کہ حال کفار تباہ ہے اخلاق نے بھی بارگاہ مین آکر چار و ناچار دربار آراستہ کیا سب سردار رنجور و مغموم اپنے اپنے مقام پر آکر بیٹھے ہر ایک کی یہ حالت تھی کہ بات بات پر آنسو نکل آتے ہین اخلاق آہ سرد نفس سرد بھر رہا ہے وہ لوگ جو کہ لاشہ نقابدار کا لینے کو گئے تھے میدان سے کچھ استخوان ریزہ ریزہ اُٹھا کر لائے اخلاق سے آکر عرض کیا کہ لاش تو نہ ملی مگر استخوان ملے کیونکہ لاش تو سم ہائے مرکب سے پایمال ہوگئی اخلاق نے کہا کہ اچھا جو کچھ ملا اسکو لیجا کر پھونک دو تاکہ رسم ادا ہو جائے محروم نہ رہے اُن لوگون نے لیجا کر اُن استخوان ریزہ ریزہ کو من دو من لکڑیان جمع کرکے روغن نفت ڈالکر پھونک دیا اور اخلاق سے آکہہ دیا کہ ہمنے پھونک دیا جب ان کامون سے فراغت ہوئی اُسوقت اخلاق نے کہا کہ اب کیا کرنا چاہیئے کیونکہ ان لوگون نے جان بچائی جاے وزیر نے عرض کیا کہ اپنے دوست کو اس حال سے آگاہ فرمایئے کہ آپ نے جس نقابدار دیو کو

اُسنے یہان آکر سب اہل اسلام کو جو کہ یہان موجود تھے اسیر کر لیا سواے لشکر اسلام کے کوئی سردار
باقی نرہا تھا کہ اُنکے لشکر مین خبر ہو گئی جو کہ دوسرے مقام پہ فرو کش تھا کمک آنے لگی نقابدار
اسیر کرنے لگا یہان تک کہ بادشاہ اسلام لشکر لیکر آپہونچے مقابلہ ہونے لگا نقابدار نے تمام
لشکر اسلام کے سردارون کو اسیر کر لیا خلاصہ یہ کہ بادشاہ اسلام دو سردار باقی رہے تھے
اُنکو بھی اسیر کر لیا تھا کہ ایک نیا واقعہ پیش ہوا کہ جسکے سبب سے ہم تباہ ہو گئے وہ یہ واقعہ تھا کہ
یکایک ایک لشکر مع ایک بادشاہ کے صحرا سے پیدا ہوا اُس لشکر مین ایک نقابدار تھا اور ایک
بادشاہ اور وہ لشکر مختصر تھا اُس نقابدار کے سر پر بھی دو باز سایہ فگن تھے جس طور سے باز اپکے
نقابدار کے سر پر سایہ کیے رہتا تھا اُسی طور سے باز سفید رنگ و سبز رنگ اُس نقابدار بادشاہ
کے سر پر سایہ فگن تھا اُس بادشاہ نے آکر ہمکو پیام دیا کہ لشکر اسلام سے دست بردار ہو سردارونکو
چھوڑ دو دین اسلام قبول کرو ورنہ ہم سے بُرا کوئی نہین ہی ہم نے انکار کیا ہمارا نقابدار میدان مین
کھڑا ہوا مبارز طلب کر رہا تھا کہ اُس بادشاہ کے اور بادشاہ اسلام کے کچھ عہد و پیمان ہوا
دس لاکھ پر ٹھیکہ لیا کہ ہم اِس نقابدار کو قتل کر کے اِس لڑائی کو ختم کر کے تمھارے سردارون کو
رہا کر دینگے وہ روپیہ جمع کیا گیا اُس لشکر کے نقابدار نے نکل کر ہمارے نقابدار سے مقابلہ کیا باز
سے دونون باز لڑے نقابدار سے نقابدار نوبت یہ ہوئی کہ باز کو بازون نے ہلاک کیا وہ اِس
سے باز نہ آئے ہمارے نقابدار کو اُس نقابدار نے قتل کیا کہ جسکی سبب سے ہم بے دست و پا
ہو گئے نقابدار کے مرنے سے سب سردار رہا ہوئے وہ سب بھی اپنے لشکر پر یلغار کر کے چلے اور
لشکر اسلام و لشکر نقابدار لڑنے لگے ہمنے چالاکی کر کے وزیر کی راے سے طبل باز بجوا دیا کہ جان بچے
ورنہ خانہ ہو جاتا ہم جان بچاکر فرودگاہ پر واپس آئے لاش کو نقابدار کی جلا دیا آپکو سب
حال کا نامہ تحریر کیا از براے خداوند عجائب نگار کمک فرمایئے ورنہ ہم سب اہل اسلام کے ہاتھ سے
ہلاک ہو جائینگے ایک بھی زندہ نہ بچیگا اگر کمک فرمائی ہے تو پوری کمک فرمایئے ورنہ جواب صاف
مرحمت فرمایئے جب تک آپ تشریف نہ لائینگے اُسوقت تک یہ لڑائی فتح نہ ہو گی کیونکہ آپ ہم لوگون کی جان
کے پیچھے پڑے ہین ابکی مرتبہ چالاکی کر کے بچ گئے اگر ابکی آپ نے کسی ساحر زبردست کو روانہ کیا جسنے
اگر مقابلہ کیا تو وہ بادشاہ اور وہ نقابدار یہان موجود ہین اُن سے مقابلہ ہو گا وہ ساحر زبردست

معلوم ہوتا ہی وہ بدون آپکے اور کسی سے نہ زیر ہوگا آیندہ آپکو اختیار ہی واجب تھا عرض کیا جب وزیر نے یہ تقریر بیان کی اخلاق نے اسیوقت اس مضمون کا نامہ لکھواکر اور اپنی مہر کرکے ایک سانڈنی سوار کے ہاتھ روانہ کیا طرف کوہ قرناطیس کے یہ بھی لکھدیا تھا کہ جب تک آپ نہین تشریف لاتے ہین یا کوئی تدارک کامل نہین فرماتے ہین اسوقت تک ہم طبل جنگ نہ بجوائینگے اور نہ مقابلہ کو میدان مین جائینگے آپکے تشریف لانے پر منحصر ہی سانڈنی سوار ادھر نامہ لیکر روانہ ہوا ادھر اخلاق نے دربار برخاست کیا انتظار جواب مین اپنی بسر کرنے لگا مگر رات دن مغموم رہتا ہی اور افسوس کرتا ہی کہ کیسے نکر لڑائی بگڑگئی کاش ایکدن یہ لشکر اور نہ آتا مگر ان باتون سے ثابت ہوتا ہی کہ خدا پرستون کا خدا برحق ہی وہ یہی کہتے تھے کہ ہمارا خدا ہمکو اس آفت سے بچائیگا وہی جاری کمک کریگا ہم نے ہزار مرتبہ خداوند جمشید لگار سے فریاد کی مگر ایک بھی سماعت نہ ہوئی نہ کوئی آرزو پوری ہوئی اُنکے خدا نے کیسی وقت سخت مین اُنکی کمک کی کہ ایک بھی اُنکے لشکر کا ضائع نہ ہوا اور کام ہوگیا اگر قرناطیس نہ آیا تو مین ضرور اہل اسلام کی اطاعت کرونگا اور اُنکا دین قبول کرونگا جسکو میرا ساتھ دینا ہوگا وہ دیگا ورنہ اپنی راہ لیگا اخلاق ایسے ایسے خیال دل مین کیا کرتا ہی مگر کسی پر ظاہر نہین کرتا ہی اسکو تو انتظار جواب نامہ اور اہل اسلام کو عیش و عشرت مین چھوڑا جاتا ہی اب حال قرناطیس کا تحریر کیا جاتا ہی کہ جسدن اسنے اپنے شاگرد رشید کو برائے کمک اخلاق کوہ بلور کی طرف روانہ کیا تھا اُسدن اسنے یہ تدبیر کی تھی کہ ایک عکسی تصویر اپنے شاگرد کی بناکر اپنے سامنے لگالی تھی سوائے اسکے اور کسیکو نہ دکھائی دیتی تھی وہ سحر کی تصویر بھی یہ معلوم ہوتا تھا کہ کوئی آدمی کھڑا ہی اسکی یہ چھائین ہی یہ سایہ ہمہ وقت اسکے سامنے رہتا تھا سوتے جاگتے ہمہ وقت اسکے پاس تھا جہان یہ جاتا تھا وہان اسکے ہمراہ جاتا تھا یہ تدبیر اسنے اس خیال سے کی تھی کہ اگر کوئی آفت اسپر آئے اور یہ قتل ہوجائے تو مین آگاہ ہوجاؤن اور جاکر تدبیر کرون کیونکہ لشکر اسلام مین عیار بہت زبردست ہین وہ ضرور تدبیر اسکے قتل کا کرینگے گو مین نے سمجھا بہت دیا ہی پھر بھی خیال لازم ہی یہ تدبیر کرکے عیش و عشرت مین بلاخوف و خطر مصروف ہوا اپنے شغل سابق مین کہ دن رات شراب خواری کرنا دن کو طفلان مہر طلعت سے فعل بد کا مرتکب ہونا شبکو نازنینان مہ جبین کے ساتھ کالا منہ کرنا رات دن اسکو شہوت رہتی

کے سوا دوسرا کام نہ تھا سوائے فعل بد کے آرام نہ تھا کبھی کبھی رات دن مین گھنٹہ آدھ گھنٹہ
ناچ بھی دیکھ لیتا تھا جس دن نقابدار قتل ہوا ہے یہ اپنے باغ مین بیرون بارہ دری زیر نمگیرہ
بیٹھا ہوا شرابخواری کر رہا تھا ایک طفل دہ سالہ اسکے بغل مین تھا اسکے بوسے لیتا جاتا تھا
دو سایہ سامنے موجود تھا گاہ گاہ اُسپر بھی نگاہ پڑ جاتی تھی کہ جب یہان نقابدار کو نقابدار نے قتل
کیا اُسوقت اسکی نگاہ اُس عکس پر پڑتی کہ یکایک ایک شعلہ بھڑکا اور وہ عکس اُس شعلہ سے جلکر خاک
ہوگیا آواز آئی کہ گشتنی کہ نام من عنقائے شہباز جادو بود مارا جوان مجکو اور کام تمام کیا ہے افسوس
مین نے تو ابھی دنیا کے لذات سے کچھ فائدہ بھی نہ اُٹھایا تھا ای استاد میری خبر لیجیے ایکا شاگرد
کام آیا آپکے قدمون پر نثار ہوا اُس عکس کا شعلہ سے جلکر مٹنا تھا اور اس صدا کا آنا تھا کہ قرناطیس
کے حواس جاتے رہے ہاے کا نعرہ مار کر دونون ہاتھ زانو پر مارے اور کہا کہ افسوس میرا پیارا شاگرد
رشید مارا گیا کیا آفت نازل ہوئی کس نے اسے قتل کیا اب بدون اسکے خون کا عوض لیے ہوئے
مجکو آرام نہ آئیگا ان خداپرستون کو جاکر اگر مین نے غارت نہ کیا تو اپنا نام قرناطیس نہ رکھا یہ جانتے
کہان مین بچکر میرے ہاتھ سے یہ کس بھروسے پر پھولتے ہوئے ہین کیا اسکا خون بالا بالا جائیگا بڑا رنگ
لائیگا جب سب خداپرستون کا خون تو بہ لیگا جب معاوضہ ہوگا کیا اسکو قتل کرکے آرام سے
بیٹھ سکتے ہین مین ابھی تو جاتا ہون اور کل ہی کو معاوضہ کرتا ہون انھون نے مجکو بھی اور کوئی تصور
کیا ہے جو میرے شاگرد کو قتل کیا ہے بہت ہی غصہ آیا فرط غیظ وغضب سے تمام بدن کے بال مثل
نیزے کے کھڑے ہوگئے دونون آنکھین لال ہوگئین منہ سے کف جاری ہوا غیظ طاری ہوا منہ سے
تنور کے شعلے نکلنے لگے جب سانس لیتا تھا آگ کے شعلے نکلتے تھے یہ معلوم ہوتا تھا کہ تمام جسم
اُسکا آتش دوزخ سے بنا ہوا ہے اسی حالت غیظ مین صراحی اُٹھا کر پھینکدی کہ چور چور ہوگئی
تمام فرش شراب سے خراب ہوا اُس طفل نے پوچھا کہ کیون کیا ہوا گلے لپٹ کر اسکو جھڑک دیا کہ دور
الگ جا کر گرا ہیبل کھا کر اُٹھا کمرے مین آکر تمام اپنے جسم پر اسباب سحر آراستہ کیا سامان سحر سے درست
ہوکر کمرے کے باہر آیا اسقدر غصہ تھا کہ کسیکو جراءت نہ ہوئی کہ دریافت کرے کہ آپ کہان تشریف
لیجاتے ہین اسنے یہ خیال اپنے دل مین کر لیا کہ یہان دریافت کرنے سے سحر سے کیا فائدہ کہ کسنے
قتل کیا اور کیونکر قتل ہوا عرصہ ہوگا وہان جاکر اخلاق سے دریافت کرون گا پہلے اُسکے حال

ہی کو قتل کرونگا وہ جائیگا کہاں اگر بالاے آسمان جاکر پوشیدہ ہوگا تو وہان جاکر قتل کرونگا
زیر زمین پنہان ہوگا تو وہان جاکر گو یہ ہوسکتا تھا کہ یہ سحر سے دریافت کرلیتا اور سب حال اسپر
ظاہر ہو جاتا مگر بسبب غصہ کے اور عرصہ کے اسنے نہ دریافت کیا فوراً اسباب سحر سے آراستہ
ہوکر کمرے کے باہر آیا فوراً تخت سحر تیار کیا اُسپر سوار ہوکر مثل بلاے مبرم دافنت کے طرف کوہ بلور
کے روانہ ہوا یہ عالم تھا کہ مثل آندھی کے چلا جاتا تھا کچھ خیال نہ تھا اِس قہر کا سحر کرتا جاتا
تھا کہ شعلے نکلتے جاتے تھے تمام درخت و سبزہ جلتا جاتا تھا جدھر اسنے آنکھ اُٹھا کر دیکھ لیا کہ
اُسطرف آگ لگ گئی نگاہ سے سحر کرتا جاتا تھا ابر سحر سر پہ قائم تھا اُس سے برق چمکتی تھی
رعد کی گرج پیدا تھی یہ تو اس طرف کو یون چلا آتا ہی وہان اسکے ملازم وغیرہ سب حیران ہین
کہ یہ آقا کہان گئے ہین اور اس غیظ و غضب سے کہ کلام کرنے کی جرأت نہ ہوئی جو دریافت کرتے یہ نکے
سب تو اسی فکر و تردد مین ہین کہ خیر جب واپس آئینگے دریافت کرلین گے ادہر قرناطیس چلا
جاتا ہی شام اسکو ایک صحرا مین ہوگئی اسنے اُسی صحرا مین وہ رات بسر کی بوقت سحر وہان سے
چلا اسقدر تیز سحر کرتا ہوا آتا ہی کہ پیاس کا غلبہ ہوا زبان خشک ہوگئی اب الفاظ سحر پورے طور
سے ادا نہین ہوتے ہین جب یہ نوبت پہونچی اسنے نگاہ دوڑا کر دیکھا کہ کوئی چشمہ تو نہین ہی دُور
سے ایک چشمہ نظر آیا یہ اُس چشمہ کی طرف تخت کو لیکر چلا مائل بزمین ہوا ادہر وہ سانڈنی سوار
سانڈنی اڑائے ہوئے نامہ لیئے ہوئے اسی کے پاس جاتا تھا کہ وہ قرناطیس کی طرف کہ اسکو بھی
پیاس معلوم ہوئی وہ سانڈنی اڑا کر مثل قطرہ باران کے چشمہ پہ آیا سانڈنی سے اُترا اُسکو چھوڑ دیا سانڈنی
نے بھی پانی پیا اسنے بھی پانی پیا منہ ہاتھ دھویا اب یہ اپنا پسینہ خشک کرنے لگا کہ پسینہ خشک ہوجائے
تو سوار ہوکر طرف منزل مقصود کے روانہ ہون یہ ٹہل رہا تھا کہ برق چمکی اسنے سر اٹھا کر دیکھا دیکھتا
کیا ہی کہ ایک ساحر نہایت زبردست تمام جسم سے شعلہ نکلتے ہوئے غضب و مار جسم سے لپیٹے ہوئے
آسمان پر سے تخت پر سوار طرف زمین کے چلا آتا ہی پہلے تو یہ ڈرا پھر اسنے کہا کہ خوف کس امر کا اگر
اگر دریافت کریگا کہہ دونگا کہ مین اپنے مالک کا نامہ لیکر پاس قرناطیس کے جاتا ہون میرا کیا کریگا
لیگا ادہر قرناطیس نے دیکھا کہ ایک سانڈنی کنارے چشمہ کے گھاس چر رہی ہی اور اسکا
سوار ٹہل رہا ہی یہ بہت جلد ہوا پر سے تخت کو زمین پر لایا ادہر اُس سانڈنی سوار نے پہچانا

اور قرناطیس نے یہ سانڈنی سوار اخلاق کا ہی کہین جاتا ہوا ودھر اُسنے پہچانا کہ یہ تو قرناطیس جادو ہین جنکے پاس مین جاتا ہون نامہ لیکر خوب ہوا کہ ملاقات ہو گئی نامہ اسی مقام پر پہونچونگا ادھر قرناطیس نے خیال کیا کہ اس سے سب حال معلوم ہو گا چنانچہ قرناطیس پیاسا بہت تھا پہلے اس تخت پر سے اُتر کے چشمہ مین سے پانی پیا اسکے حواس درست ہوئے اب یہ متوجہ ہوا طرف اس سانڈنی سوار کے ادھر وہ بھی قریب آیا سلام کیا قرناطیس نے جواب سلام دیکر پوچھا کہ اے سانڈنی سوار تم جاتے کہان ہو اور اخلاق کا تو مزاج اچھا ہو اور سب خیریت ہو لشکر اسلام سے کیا ٹھہری ہمارے سلطان گرد نے تمھارے بادشاہ کی کمک کی اور لشکر اسلام کو تباہ کیا اس سانڈنی سوار نے سر پیٹکر کہا کہ مین تو آپکی خدمت مین نامہ لیکر جاتا تھا کہ آپ سے یہان ملاقات ہوئی مین اگر پانی نہ پیتا اور روانہ ہوا نہ کھانا تو چلا جاتا آپ سے ملاقات نہ ہوتی بڑی خرابی ہوتی قرناطیس نے کہا کہ وہ نامہ کہان ہو جلد لاؤ پہلے وہان کا حال تو بیان کرو اُسوقت سانڈنی سوار نے رو رو کر سب حال جو کچھ گذرا تھا ابتدا سے اخیر تک باتین کیا اور کہا یہی نامہ مین بھی تحریر ہو سب حال سنکے اور برہم ہوا نامہ چاک کرکے پڑھنا شروع کیا وہی مضمون تھا جو کہ تحریر کر چکا ہون مضمون نامہ سے آگاہ ہو کر کہا کہ مین اسی طرف کو جاتا تھا کہ تم سے ملاقات ہوئی خیر وہان کا حال معلوم ہو گیا اب مین چلتا ہون تم سانڈنی پر سوار ہو کر چلو مین بھی آتا ہون یہ کہکر فوراً سانڈنی پہ وہ سوار ہوا اور قرناطیس تخت پر سوار ہوا اور سانڈنی سوار سانڈنی کو اڑا کر اور قرناطیس تخت کو اڑا کر طرف کوہ بلور کے روانہ ہوا یہان صبح کا وقت تھا اخلاق بارگاہ مین بیٹھا ہوا تھا سب سردار حاضر تھے کہ ناگاہ ایک آسمان پر برق کوندی ایک ابر سیاہ رنگ نمودار ہوا برق کے کوندھنے سے سب کی آنکھین جھپک گئین سر اُٹھاکر سب نے طرف آسمان کے دیکھا اس امر کو دیکھکر کہا کہ کیا دھوندان کار گھٹا اُٹھی ہو اگر برس گئی تو دو دن تک بجھلے گی تمام دنیا غرق اب ہو جائے گی سب اُس ابر کی طرف دیکھنے لگے اخلاق بھی اُسطرف متوجہ ہوا کہ وہ ابر کوہ بلور اور بارگاہ اخلاق پہ آکر قائم ہوا اخلاق و سب اہل دربار سے دیکھا کہ وہ ابر شق ہوا اُس سے شعلہ آگ کے پیدا ہوئے اور ایک تخت سحر ظاہر ہوا وہ تخت طرف زمین کے مائل ہوا اب تو سب حیران ہین کہ یہ کیا سانحہ و واقعہ ہو کہ ابر کا آنا اُسکا شق ہونا اُس سے تخت کا ظاہر ہونا یہ کارخانہ طلسمات کا ہو خداوند عجائب خیر کرین کچھ رنگ گرگون

معلوم ہوتا ہے یہ تو ہم نے آج تک آنکھوں سے نہیں دیکھا تھا سب نے ملکہ اخلاق
سے عرض کیا کہ آپ نے بھی ملاحظہ فرمایا اخلاق نے کہا کہ کوئی مقام خوف و اندیشہ و عجب نہیں ہے
کسی ساحر کی آمد ہے یہ تخت سحر و ابر سحر بھی تم پر ابھی ظاہر ہوا جاتا ہے اُسی طرف دیکھے جاؤ
یہ لوگ اُسی طرف متوجہ ہوئے سب نے دیکھا کہ وہ تخت قریب زمین آیا اور اسی طرف کو مائل ہوا اُسپر
ایک مرد پیر بار ریش سفید مگر حالت یہ ہے کہ نار لباس پہنے ہوئے چہرہ سیاہ بڑے بڑے ہاتھ دراز
کٹا دہ گردن کوتاہ تنگ پیشانی سینہ چوڑا بہت قوی ہاتھ پاؤں سوٹے موٹے دانت بڑے بڑے
بال سر کے لپیٹے جوڑا بندھا ہوا جھولی شانہ پر پڑی ہوئی کچھ اسباب سحر آگے رکھا ہوا آنکھوں
سے منہ سے کانوں سے و ناک کے سوراخوں سے زہریں ہوسے شعلے نکلتے ہوئے دونوں ہاتھ
کی دسوں انگلیاں مثل مشعل کے روشن ہمہ تن آگ کا پتلا بنا ہوا چہرہ سے غیظ و غضب
کے آثار ظاہر پیشانی پر ہزاروں بل پڑے ہوئے منہ سے کف جاری علامت غیظ طاری
کالے کوڑیالے گلے و بازوؤں پر لپٹے ہوئے عقرب سیاہ رنگ پیشانی پر بیٹھے ہوئے اس
ہیئت و شکل سے تخت پر بیٹھا ہوا اس طرف کو چلا آتا ہے یہ حالت اس تخت سوار کی دیکھ کر
اور اس طرف آتے ہوئے دیکھکر سب خائف ہوئے اور ترساں کہ یہ بلا کہاں سے آئی
ہر ایک مثل بید کے کانپنے لگا تھرانے لگا بند بند لرز گیا دم نکل گیا باآواز خوف آلود اخلاق
سے کہا کہ حضور نے ملاحظہ کیا کہ کیا بدشکل اور بدہیئت صورت ہے کوئی بلا اور آفت ہے ادھر کہاں
آتی ہے خداوند بچائیں ہمارے تو زہرہ آب ہوئے جاتے ہیں یہ شکل دیکھکر اخلاق نے
جواب دیا کہ خاموش رہو یہ کوئی فرشتہ عذاب قدرت ہے معلوم ہوتا ہے کہ خداوند نے ہم پر
رحم کھا کر اپنے فرشتہ عذاب کو روانہ فرمایا ہے کہ وہ خدا پرستوں کو غارت کر سکے اور
خاموش بیٹھے رہو خوف نکرو ایسے نہ ہو ایسا نہ ہو کہ وہ یہ سمجھ لیں کہ یہ لوگ ہماری صورت
دیکھکر ڈر گئے اور ہمکو برا کہتے ہیں تو بڑا غضب ہو جائے گا ناخوش نہ ہوں یہ سنکے
سب کے سب سر جھکا کر خاموش ہو کر بیٹھے رہے مگر دزدیدہ نگاہوں سے دیکھے
جاتے ہیں کہ وہ تخت صحن بارگاہ میں آکر اُترا تمام بارگاہ آتش بہار ہوگئی اب اخلاق نے
جو غور سے دیکھا کہ یہ کون ہے اگر کوئی بزرگ ہو تو استقبال کروں کیا دیکھتا ہے کہ میراود ست

صادق و محب واثق شفیق بدل رفیق عنایت فرما کرم فرما ملک قرناطیس جادو تخت پر بیٹھا ہوا
ہی اور تخت صحن مین رکھا ہوا ہی قصد ہی کہ اتر کر چلون یہ دیکھا تھا کہ ایک مرتبہ اخلاق خوش
ہو کر اور فرط خوشی سے بیتاب ہو کر اپنے مقام سے اٹھا یہ کہتا ہوا کہ شعر بیا بیا کہ ترا تنگ در کنار
کشم ٭ بہ تنگ آمدہ ام چند انتظار کشم ٭ ای پیک راستان خبر یار ما بگو ٭ احوال گل ز
بلبل بوستان سرا بگو ٭ خوش آمدی وصفا آوردی ای برادر قرناطیس جادو مزاج تو اچھا
ہی یہ کہتا ہوا دوڑا اہل دربار پہلے تو حیران ہوئے سمجھے کہ یہ کون ایسا شخص ہی کہ جسکو دیکھکر بادشاہ
اسقدر بیقرار ہو کر اپنے تخت پر سے اٹھا اور طرف صحن کے چلا یہ کون ایسا ہی مگر جب اخلاق
نے قرناطیس کا نام لیا اور قریب پہونچا تو سبکو معلوم ہوا کہ یہ ساحر ملک قرناطیس جادو دوست
شفیق ملک اخلاق ہین کہ جنکو قبل مین نامہ لکھا تھا اور انھون نے اپنے شاگرد کو براے
ملک کے روانہ کیا تھا ابکی مرتبہ پھر نامہ روانہ کیا ہی مگر وہ شاید خود تشریف لائے ہین مگر کیا بدشکل
ہین ہم خیال کرتے تھے کہ کوئی خوبصورت انسان ہونگے خداوندا ایسی شکل خواب مین بھی نہ دکھائے
کہ جسکو دیکھکر طایر روح قفس جسم مین بیقرار ہوا جاتا ہی کہ نکلکر اڑ جاؤن دل مثل مرغ بسمل کے
تڑپ رہا ہی ایسے بدشکل سے ہمہ وقت صحبت ہوگی زندگی کیون ہونے لگی سب اہل دربار چار و
ناچار اخلاق کے عقب مین اٹھے کیون نہ اٹھتے بادشاہ خود اٹھکر چلا تھا خلاف داب شاہی
تھا مگر سر جھکائے ہوئے آنکھین چرائے ہوئے کہ ہم نہ دیکھین ایسی شکل یہ قدم بہ قدم اٹھائے ہوئے
اودم اخلاق لبیک کر یہ شعر پڑھتا ہوا قریب تخت پہونچا شعر گر بر سر چشم من نشینی ٭ نازت بکشم
کہ نازنینی ٭ قریب تخت پہونچکر ساتھ بہت تپاک کے سلام کیا اور ہاتھ ملایا قرناطیس
نے بھی جواب سلام دیا تخت پر سے اٹھکر بغلگیر ہوا اخلاق نے کہا کہ مزاج تو اچھا ہی
قرناطیس نے جواب دیا کہ اچھا ہون تم اپنے مزاج کی کیفیت بیان کرو اور یہان کی حالت
کہ تمھارا چہرہ کیسا متغیر ہی معلوم ہوتا ہی کہ کسی فکر سخت مین مبتلا ہو اخلاق نے جواب دیا کہ
آپ تشریف لیچلین اور ذرا تشریف رکھیین تو مین عرض کردون اب کیا آئے کہ میرے تن مردہ
مین جان آئی مین پھر زندہ ہوا میرے اوپر کیا منحصر ہی تمام میرے اہل دربار و اہل لشکر نے دوبارہ
حیات تازہ پائی ورنہ ہم سب اپنے کو مردہ خیال کرتے تھے جب سب نے دیکھا کہ اخلاق

ہے اور قرناطیس سے باہم گفتگو ہو رہی تھی اب تو بدرجہ مجبوری ہر ایک مجرا کرنے لگا اور
ہاتھ چومنے لگا اب قرناطیس کو اخلاق بصد عز و وقار صحن بارگاہ سے لیکر ایوان بارگاہ
مین آیا پا انداز دلوا دیئے لاکر تخت پر بٹھا دیا آپ سامنے بیٹھنے لگا کہ قرناطیس نے ہاتھ پکڑ کر
اپنے پاس بٹھالیا تخت پر اب یہ دونون کندہ ناتراش ایک تخت پہ بیٹھے قرناطیس نے
زانوے اخلاق پر بطور سابق کے ہاتھ رکھا جیسا کہ وہ کسی زمانہ مین اسکے ساتھ پیش آتا تھا
اور اپنا معشوق خیال کرتا تھا ویسا ہی اب بھی خیال کیا یہ بھی نہ خیال کیا کہ دربار آراستہ ہے
بلکہ اخس بیحیائی یہ بیحیائی تھی کہ جیسے اخلاق برابر آکر بیٹھا اخلاق کے لب و رخسار کے چند
بوسہ قرناطیس نے لیلیے اخلاق بسبب اپنی غرض کے کچھ کہہ نہ سکا گو ناگوار بہت گذرا کہ
اسنے کچھ اہل دربار کا پاس نہ کیا مجکو ان سب کے سامنے ذلیل کیا یہ امر تو میرے اور اسکے
ہمیشہ تخلیہ مین ہوا کیا ہے یہ اب بہت بڑی غیرت ہو گیا ہے مگر کیا کرتا غرض تھی جو وہ نہ کرتا وہ کم تھا
قرناطیس نے پہلے کوئی اور کلام نہ کیا اور نہ اس امر پہ اکتفا کی کہ صرف بوسے ہی لیکر خاموش
رہتا ہنس کر کہا کہ او جان من آج تو تم ہمکو اپنے وصل سے شاد کرنا بعد مدت یہ دن نصیب
ہوا ہے خوب ہمکو اپنے وصل سے سیر کر دینا آج شب بھر ہم سے اور تم سے راز و نیاز ہو
اخلاق نے شرمندہ ہو کر جواب دیا کہ جو آپکا حکم ہوگا اور جو آپکی مرضی ہوگی مین اس سے باہر
نہ ہونگا مین تو آپکا ایک ادنی خادم ہون اب ذرا میری سرگذشت تو سماعت فرمایئے کہ مین
کس آفت و بلا مین مبتلا ہون قرناطیس نے کہا کہ ذرا ٹھہر جاؤ مین اپنے دل کے ارمان تو
نکال لون جو کہ برسون سے اس دل مین بھرے ہوئے ہین مجکو تو اسوقت وہ باتین یاد
آتی ہین جو کہ ہمیشہ ہمارے اور تمھارے ہوا کرتی ہین میرا دل بہت بیقرار تھا کہ تمکو دیکھا نہ تھا
اور مجھ پر تمھاری جدائی اور تمھارا فراق نہایت شاق تھا گو لاکھون معشوق اس زمانہ مین
پیدا کیئے اور ان سے ہر طرح کے مزے حاصل کیئے مگر جو لطف و لذت و مزا تم سے حاصل
ہوا ہے وہ کسی سے نہ حاصل ہوا اسی مزے کو ہمیشہ دل ڈھونڈھتا تھا آج وہ لطف حاصل
ہوگا اخلاق خاموش ہے اپنے دل مین نفرین کر رہا ہے کہ مین نہ جانتا تھا کہ یہ تشریف لاکر ایسی
نالائق حرکت کے مرتکب ہون گے اہل دربار اپنے دل مین کیا کہتے ہون گے کہ واہ

کیا خوب کہ بادشاہ اسس ساحر کے معشوق ہین اسی سبب سے اسقدر دوستی کا دعوے
ہو انکی نہین ہمیشہ سے یہ آپکے کام آئے ہین انھون نے اُنُس سے اُسنے ان سے مزے
اوڑائے ہین کیون نہ ہو اسس بات کا دعوے کہ قرناطیس اپنی جان تک ہمپر نثار کریگا
جب انکو کسی امرمین دریغ نہین ہی تو ہمکو کیون دریغ کرنے لگا گویا امر کوئی خلاف نہین ہی
نثار یا ہو اپنا مال ہی جس طور سے چاہا صرف کیا جسکو جی چاہا دیدیا مگر پھر بھی ایک قسم
کی ذلت ہی گو یہ امر ضروری ہی کہ یہ نحز ہی کہ ایک کے دل کو خوش کرنا بڑا ثواب ہوتا ہی مگر نہ اس
طور سے کہ سب کے سامنے یہ خیال کرتا ہی اہل دربار گیا خیال کرتے ہونگے اور اپنے دل مین کیا
کہتے ہونگے مگر مجبور رہا ادہر قرناطیس ننگا منگ بغل مین اخلاق کو لیئے ہوئے بوسہ بازی
کر رہا ہی مزے اوڑا رہا ہی اخلاق عاجز ہی مگر کچھ کہہ نہین سکتا ہی ادہر اہل دربار بیٹھے ہوئے
اپنے دل مین کہہ رہے ہین کہ کیا یہ پر شہوت ساحر ہی کہ بادشاہ کی صورت دیکھتے ہی شہوت
کا زور ہو گیا ایسی شہوت کے اوپر لعنت جو کہ آپکو اور دوسرے کو ذلیل کرے یہ شہوت
نہین ہی ذغیرتی ہی کیا مقام تخلیہ نہ تھا جب سب نے یہ حرکات اور یہ تقریر سنی اپنے اپنے
دل مین اور ایک نے دوسرے کی طرف اشارہ کرکے کہا کہ اب کھلا یہ بادشاہ ہمیشہ سے
معشوق ہین اسی سبب سے تو یہ دعوے تھا اور اسی سبب سے یہ اسقدر تپاک ہی ورنہ
کیا قدرت تھی خیر ہمکو اس سے کیا اپنا مال ہی جسکو چاہا دیا مگر اسقدر ضرور لازم تھا کہ ہم سبکے
روبرو ایسی حرکات کئی ہوتی کہ ہمارے سامنے وقعت رہتی اب حقارت ہو گئی سب
ندامت سے سر جھکائے ہوئے بیٹھے ہین اور دیکھ رہے ہین کہ قرناطیس نے ساقی کی طرف
اشارہ کیا کہ لا شراب مین شراب پیکر جو کچھ ارمان باقی ہین وہ بھی نکال لون ساقی نے
بسبب خوف کے کہ ایسا نہ ہو کہ برہم ہو جائین جام لبریز کرکے دیا اسنے پے در پے چار جام پیکر
اب بدمست ہوا تو اور کچھ ہوس ہوئی اخلاق کا ناک مین دم ہی کہ یہ بلا اسوقت کہان سے
آئی کس آفت مین مبتلا ہو گیا قرناطیس ہاتھا پائی کرنے لگا اُسکا قصد ہوا کہ اسی مقام پر
ان سب کے سامنے اخلاق سے فعل بد کا مرتکب ہون اور اپنی حسرت نکالون جو کہ برسون
سے دل مین ہی مگر اخلاق نے اُسکو اسقدر گستاخ نہ ہونے دیا مانع آیا اور کہا کہ شبکو جو کچھ آپ فرمائینگے

مین بجا لاؤنگا اسوقت میرا دل بھی نہین چاہتا ہی اور یہ دربار بھی ہی یہان ہر قسم کے لوگ ہین
ایسا نہو کہ کوئی لشکر خدا پرستون کا جاسوس یہان ہو وہ جاکر اُن لوگون سے یہ حال بیان
کرے تو اُنکی اور میری دونون کی ذلت ہوگی اخلاق نے اُسکی آتش شہوت کو اب فقرہ
سے فرو کیا خلاصہ یہ کہ اُسسے لپٹ لپٹا گئے اپنے ارمان نکال لیئے سوائے دوسرے کام کے
کہ وہ تو نہوا باقی سب حسرتین نکل گئین اب وہ شراب کی مستی اور وہ خواہش نفسانی بھی
کم ہوئی سنبھل کر بیٹھا اپنے آپ مین آیا اخلاق کی جان بچی اخلاق کو اہل دربار سے از حد
ندامت تھی مگر پھر خیال کرتا ہی دل مین کہ کیا نقصان ہی کوئی کچھ کہہ نہین سکتا ہی جب
اس کشاکش سے فراغت ہوئی اخلاق نے حکم دیا کہ طبل بشاشت و خوشی پر چوب لگے یہ
حکم دینا تھا کہ طبل شادمانی بجائے گئے یا تو لشکر مین سب مغموم و محزون تھے یا خوشیان
کرنے لگے ادھر ایک طرف بادشاہ اسلام کا دربار آراستہ تھا اور ایک سمت بادشاہ بگرنگ
کا دربار آراستہ تھا دونون طرف کے سردار حاضر دربار تھے راوی بیان کرتا ہی کہ عیارون
نے لشکر اسلام کے بموجب ارشاد کے ہزارون تدبیرین کین کہ کسی طور سے یہ حال معلوم
ہو جائے کہ یہ بادشاہ کون ہی اور یہ لقا بدلکر کون ہی مگر قابو نہ چلا برا سِنہ و لبست پایا صورتین
و شکلین تبدیل کرکے گئے بذلیل و مرام واپس آئے خلاصہ یہ کہ دونون طرف دربار آراستہ
ہی کہ طبل شادمانی کے بجنے کی صدا کان مین آئی ادھر بادشاہ بگرنگ نے اور ادھر
بادشاہ اسلام نے یہ صدا سنکے ہرکارون سے فرمایا کہ خبر تو لاؤ کہ یہ طبل خوشی کیسا کہان
مین بجا ہی کیونکہ ابھی تو وہ لوگ رنج و ماتم مین مبتلا تھے صدائے گریہ و زاری بلند تھی
یکایک ایسی خوشی ہوئی کہ طبل شادمانی بجایا گیا کہین سے کمک آگئی ہرکارے دونون
کے طرف لشکر کفار کے چلے اُسوقت لشکر مین آکر پہونچے کہ یہان ہر ایک خوش ہو رہا تھا
سنگھے چل رہا تھا ایک دوسرے سے کہہ رہا تھا کہ اب لشکر اسلام کا بچنا دشوار ہی وہ شخص ہمارے بادشاہ
کی کمک کو آیا ہی جو اپنا مثل و نظیر نہین رکھتا ہی ایک جنبش لب و حرکت ابرو مین تمام دنیا کو خاک
کر دیتا ہی ایسا ساحر زبردست ہی آپ کیا کرینگے نہ وہ لقا بدار ہی کہ ایک نقابدار نے آکر قتل کر دالا
اہل اسلام کا ناطقہ بند کر دیا تھا نہ نقابدار آکر ٹھیک لیتا نہ اس بلا سے نجات پاتے اب جائے ممانعت

بکتے تھے اور گلے ملتے تھے اور خوش ہوتے تھے ہر طرف خوشی کے سامان تھے سب نے لباس سیاہ تبدیل
کر کے دیگر قسم کا لباس پہنا وہان وہ رنگ صحبت نہ رہا بارگاہ مین جو پہلے قرناطیس نے اکر
کیا تھا اب وہ سمجھکر بیٹھا ہے ہر بیچارے یہ حال دیکھتے ہوئے اور تقریر سنتے ہوئے بارگاہ مین صورت
بدل کر آئے اور ایک طرف کھڑے ہوئے اس خیال سے کہ سنین کیا تقریر ہوتی ہے ادھر جب
قرناطیس اپنے ارمان نکال چکا اور حسرت اب درست ہو کر بیٹھا سب اہل دربار مودب
ہوئے اب قرناطیس نے اخلاق سے کہا کہ بیان کرو تمھارا مزاج کیسا ہے اب میری طبیعت
درست ہوئی ہے اور آپ مین آئی ہے یہ کیا رنگ ہے بارگاہ مین سناٹا ہے سب کے چہرے اوداس
عالم یاس وہراس تمھارا رنگ کیون فق جا بجا سے پیشانی شق جو ہے مغموم ہے تب اخلاق نے
آہ سرد دل پُر درد سے بھر کر کہا کہ اے شفیق سن مین کیا بیان کرون کہ جس آفت مین مبتلا ہون
آپکو یاد ہوگا کہ مین نے آپکو ایک نامہ لکھا تھا اُسمین سب کیفیت تحریر کی تھی چنانچہ آپ نے
اُس نامہ پر سری کمک کی اور مضمون نامہ سے آگاہ ہو کر میری مدد فرمائی کہ اپنے شاگرد کو برائے
کمک روانہ فرمایا وہ نقابدار نکر آئے یہان مقابلہ کیا خلاصہ یہ کہ سب اہل اسلام کے سردارونکو اسیر
کر لیا سواے بادشاہ کے کوئی لشکر مین باقی نہ رہا کہ یکایک ایک دوسرا لشکر پیدا ہوا اُسمین بھی ایک
نقابدار تھا خلاصہ یہ کہ بادشاہ اسلام سے اُس لشکر کے بادشاہ نے اس لڑائی کا ٹھیکہ لیا اور نقابدار کو اپنے
لشکر مین بھیجکر ہمارے نقابدار کو قتل کرا دیا دو باز برنگ سفید و سبز اس نقابدار اور بادشاہ کے بھی ساتھ
رہتے ہین وہ ہر وقت سر پر سایہ فگن رہتے ہین باز کو بازون نے ہلاک کیا اور نقابدار کو نقابدار نے سب سردارون
کو رہائی ہوئی میرے لشکر پر یورش کر کے چلے مین طبل باز بجوا کر واپس آیا اُن لوگون کے یورش کرنے سے
ہمارا لاش نقابدار کی پامال ہوگئی اسی سبب سے مین روانہ نکر سکا اُسکا لاشہ جلا دیا گیا استخوان روانہ کرتا ایک نامہ
ان سب حالات کا تحریر کر کے آپکی خدمت مین روانہ کیا سانڈنی سوار کے ہاتھ یقین ہے کہ دیکھئے آپنے سے
پہونچا ہو ابھی جواب نہین آیا تھا کہ آپ خود تشریف لائے ہین خیال کرتا ہون کہ ابھی نامہ براہ مین ہوگا
کہ نامہ پہونچا بھی نہوگا خیر ہمکو اس سے کچھ غرض نہین ہے چاہیے نامہ پہونچا ہو چاہے نہ پہونچا ہو ہماری تو آرزو بر آئی
اور دوری ہوئی کہ آپ نے اسمین بھی آپکی طلب بھی کیا بیان کرین کہ جس خیمہ مین جان ہے بعد قتل ہونے نقابدار کے
ہر وقت یہ خیال تھا کہ اب خدا پرست آ پہنچے اور جب آ پہنچے اور انھون نے ہم سبکو قتل کر ڈالا ایک تو

یہ خیال دوسرے نقابدار کا صدمہ الگ ہلاک کیے ڈالتا تھا کہ جسکا بیان احاطہ امکان سے باہر ہے تیسرا
یہ خیال آپ کو خبر ہوگی آپ بھی ناخوش ہونگے کہ ہم نے تو اپنے شاگرد کو انکی کمک کے لیے روانہ کیا انھوں نے
کسی قسم کی اُسکی پاسبانی اور نگہبانی نہ کی اور خیال نہ کیا کہ وہ قتل ہو گیا اس صدمہ اور ان خیالوں
نے ہلاک کر رکھا تھا ہمہ وقت یہ خیال تھے صرف وزیر کی تدبیر سے اسوقت تک زندہ بھی بچے ورنہ
اُسی دن خاتمہ تھا اُسنے یہ رائے دی کہ طبل باز بجوا دیجیے جب آپ طبل باز بجوائینگے پس اہل
اسلام صدائے طبل سُن کے واپس جائینگے پھر نہ یورش کرینگے اور جسوقت تک آپ طبل جنگ بجوا کر
میدان مین مقابلہ کو نہ جائینگے اُسوقت تک وہ مقابلہ نہ کرینگے اس عرصہ مین آپ اپنے دوست ملک
قرناطیس کو اس حال سے آگاہ فرما کر کمک اُنسے طلب فرمائیے یا وہ خود تشریف لائینگے یا کسی ساحر زبردست
کو روانہ فرمائینگے وہ آکر آپکی کمک کریگا پس مین نے ایسا ہی کیا طبل باز بجوا کر واپس آیا آپکو نامہ تحریر
کر کے روانہ کیا اب مین انتظار نامہ کر رہا تھا راوی بیان کرتا ہے کہ اخلاق نے اول سے جو حال بیان
کرنا شروع کیا تو آخیر تک سب حال بیان کیا ابتدائے علمشاہ کا قید ہو کر طلسم مین آنا ساحران
طلسم کا مثل ملکہ غزالہ آہو چشم و دیگر ساحرون کے شریک ہونا جہانگیر کا آنا اور ساحرون کا زیر
ہونا باہم مقابلہ ہونا بادشاہ طلسم و علمشاہ وغیرہ سے صاحبقران کا مع مالک ولندھور و دیگر
سردارون واہل لشکر کے آنا صاحبقران کے ہمراہ خواجہ کا آنا اور جنگ و پیکار کا ہونا اہالیان طلسم
صاحبقران کا برائے فتح طلسم طرف کوہ بیستون کے روانہ ہونا راہ مین دیوانے سے مقابلہ
ہونا دیوانہ کا زیر ہونا صاحبقران کا لشکر لیکر زیر کوہ آنا اشفاق کا سامان جنگ کرنا دختر اشفاق
کا ہمراہ دیوانے کے نکل جانا اشفاق کا اس حال سے آگاہ ہو کر عقب مین جانا راہ مین مقابلہ
کا ہونا صاحبقران کا جانا پھر کر لانا اشفاق کا عیار کے ہاتھ سے مارا جانا اپنا زخمی ہونا صاحبقران
عیارون پر خفا ہو کر لشکر سے نکالدینا اور صاحبقران کا پھر طرف کوہ بیستون کے جانا اور سب
ساحرون کا برائے رہائی علمشاہ جانا و دیگر حالات بیان کیے اپنا نامہ لکھنا یہ حال سُنکے قرناطیس
نے برہم ہو کر کہا کہ سب حال مجھکو معلوم ہوا اے اخلاق دیکھ لینا کہ مین ان خداپرستون کو اس
طور سے قتل کرونگا کہ انکے حال پر ماہیان دریا و مرغان ہوا ترس کھائینگے کیا میرے شاگرد
کا خون بالا بالا جائیگا ضرور معاوضہ لونگا جانتے کہان ہین ان خداپرستونکو اس طور سے صفحۂ

ہستی پر سے مٹادونگا کہ جیسے حرف غلط کو مٹا دیتے ہین از پردہ دنیا تا پردہ قاف ایک
خداپرست کو زندہ نہ چھوڑونگا چن چن کر قتل کرونگا تمام دنیا کو انکی ذات سے پاک کردونگا پہلے
تو مین اس نقابدار اور اسکے لشکر اور بادشاہ سے عیوض خون اپنے شاگرد کا لونگا اسکے بعد خداپرستون
سے مقابلہ کرونگا کہو اے اخلاق یہ بادشاہ جو لشکر لیکر آیا ہے اسکا نام کیا ہے طریقہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ بھی
ساحر ہے اور ساحر زبردست ہے خیر دیکھا جائیگا پہلے مین ان دونون لشکرون کے حاکمون کو نامے
لکھکر اپنے آنے سے آگاہ کرتا ہون اور لکھتا ہون کہ اگر میری اطاعت کرو اور دین اسلام ترک کرو اگر
مان لیا تو خیر مین دست بردار ہونگا اگر نہ مانا تو پھر تم دیکھنا کہ کیا ہوتا ہے اخلاق نے کہا کہ بادشاہ
لشکر اسلام کا نام شہنشاہ سعد بن قباد نبیرہ صاحبقران و ملک نوشیروان عادل کسرا اور لشکر
نووارد کا نام شہنشاہ یکرنگ تاج گیر ہے قرناطیس نے یہ سنکے اخلاق سے کہا کہ منشی کو
طلب کرو کہ وہ حاضر ہوکر دو نامہ تحریر کرے ایک بنام بادشاہ اسلام دوسرا بنام بادشاہ یکرنگ
پس اُسوقت منشی حاضر ہوا قرناطیس نے کہا کہ اے منشی دو نامے تحریر کر منشی نے عرض کیا کہ کسکے
نام کہا کہ ایک بادشاہ اسلام کے نام اور ایک بادشاہ یکرنگ کے نام اُسنے کہا کہ مضمون نامہ ارشاد
ہو کہا کہ بیان کرتا ہون یہ کہکر اخلاق سے کہا کہ اے اخلاق تم اس حال سے آگاہ ہوئے کہ میرے
آنے کا کیا اتفاق ہوا اخلاق نے کہا کہ میری محبت و الفت آپکو لائی قرناطیس نے کہا کہ یہ امر نہین
بلکہ یہ بات ہے کہ جب مین نے اپنے شاگرد کو تمھاری کمک کے لیئے روانہ کیا تھا تو ایک صورت
اسکی بزور سحر سے اپنے سامنے رکھ لی تھی وہ مثل سایہ کے سامنے رہتی تھی سوائے میرے اور کسیکو
نظر آتی تھی یہ اس غرض سے تھی کہ جب کوئی آفت اسپر آئیگی مجکو خبر ہو جائیگی وہ سایہ ہمہ وقت میرے
سامنے رہتا تھا اور مین عیش مین مصروف رہا کہ یکایک اس سایہ مین خود بخود آگ لگ گئی اور شعلہ نکلا
وہ سایہ غائب ہوگیا مجکو یقین ہوگیا کہ میرا شاگرد مارا گیا کہ اسکی مرنے کی صدا آئی مین وہان سے
یہ خیال کرکے چلا کہ اسکے قاتل سے اسکے خون کا معاوضہ لون اور سب خداپرستون کو غارت کرون
تخت سحر پر سوار چلا آتا تھا کہ راہ مین پیاس لگی ایک چشمہ پر اُترا وہان تمھارے نامہ بر سے ملاقات
ہوئی اُس سے سب حال دریافت کیا اُسنے سب واقعہ بیان کیا تمھارا نامہ دیا مین نے نامہ پڑھا وہان
سے تخت سحر پر سوار ہوکر اس مقام تک آیا یہ سبب ہوا میرے آنے کا وہ بھی آتا ہوگا چونکہ مین تخت پر

سوار ہو کر آیا اس سبب سے پہلے پہونچا وہ ساندنی پر سوار ہی وہ بعد کو آئیگا اب تمکو معلوم ہوا مین
خود اسی قصد سے آیا ہون کہ خدا پرستون سے مقابلہ کرکے اُنکا خاتمہ کرون اب یہ لوگ میرے ہاتھ
سے بچکر جاتے کہان مین یہ کہکر منشی سے کہا کہ ہان تحریر کر۔ داول بنام بادشاہ اسلام پہلے تعریف
خداوند عجائب نگار تحریر کرو اُسکے بعد تحریر کرو کہ اے بادشاہ اسلام و دیگر سرداران اسلام و اہل لشکر
اسلام آگاہ ہو کہ تم نے بہت سر اُٹھایا ہی تمنے اس مقام کو بھی مثل اور مقامون کے خیال کیا ہی یہان
آکر تم نے اشفاق کو قتل کیا اور اخلاق کو پریشان کیا اُسنے تمھاری شکایت کی مین نے اپنے
شاگردون کو روانہ کیا کہ تمکو سمجھا کر راہ راست پر لاوے اُنھون نے تمکو بہت سمجھایا تم نے ایک نہ سُنی آخر
کو نوبت جنگ و پیکار کی آئی تم اُسکے ہاتھ سے عاجز ہوئے آخر کو ایک ساحر نے اگر تم سے روپیہ لیکر اور
اُسکو دھوکا دیکر قتل کیا خیر تمکو لکھا جاتا ہی کہ یہ کوئی اور مقام نہین ہی کوہ بلور اور کوہ قرناطیس ہی
یہان تمھاری خودسری وزبردستی کام نہ آئیگی اور مین بھی کوئی ایسا ویسا ساحر نہین ہون وہ ماہ
وغمش وغیرہ میرے روبرو کے بچہ تھے وہ بالکل سحر سے ناواقف تھے اس سبب سے تم نے اُنکو
قتل کر ڈالا مین ویسا نہین ہون ایک جنبش لب مین تمھارا خاتمہ کرون گا یہان میری عملداری ہی
لہذا تمکو آگاہ کرتا ہون اگر اپنی خیریت درکار ہی اور زندگی کے خواستگار ہو تو آکر میری اطاعت کرو اور
دین اسلام ترک کرو ورنہ یاد رکھو کہ تم مین سے ایک کو زندہ نہ چھوڑون گا چن چن کر قتل کرون گا
پردہ دنیا سے لیکر پردہ قاف تک تم لوگون کے وجود ناپاک سے اس عالم کو پاک کرونگا آیندہ
تمکو اختیار ہی پس اپنی خیریت کے خواہان ہو تو میرے کہنے پر عمل کرو آیندہ تمکو اختیار ہی شعر منت انچہ
حق بود گفتیم تمام * ور تو دانی دگر بعد ازین والسلام * اور بہت کلمات معلات تحریر کیے تھے اور
بھی تحریر کیا تھا کہ اگر اس نقابدار کے بھروسہ پر لڑتے ہو تو مین تم سب سے پہلے اسی نقابدار
کا مع اُسکے لشکر کے خاتمہ کرونگا وہ ہی کیا چیز لور اُسکی میرے روبرو حقیقت کیا ہی وہ یا تم
اس امر پر مغرور نہ ہو کہ میرے شاگرد کو قتل کیا اُسکو دھوکا دیکر قتل کیا وہ ذرہ وہ قتل ہونے والا
تھا تم سب کو کافی تھا اُسکا خون بالا بالا نہ جائیگا اُسکے معاوضہ خون مین لاکھون کا خون ہوگا
اور دریاے خون جاری ہوگا اور ایک خدا پرست زندہ باقی نہ رہیگا اگر کوئی برائے دوا خدا پرست
کو تلاش کریگا تو نہ دستیاب ہوگا اس دین و مذہب کا نام تک نہ باقی رہیگا آیندہ تمکو اختیار ہی

پس نامہ ختم کر و منشی نے نامہ مختتم کیا فرناطیس نے کہا کہ دوسرا نامہ بنام بادشاہ یکرنگ تحریر کرو پہلے حمد و نعت خداوند عجائب لکھو اُسکے بعد لکھو کہ اے بادشاہ یکرنگ ومعقابل مفلوک روزگار آگاہ ہو کہ یہ کون سی حرکت بیجا تھی کہ تو نے آکر ہمارے شاگرد کو بیقصور قتل کیا ہمارا خوف نکیا ہان اگر تم سے وہ مقابلہ کرتا یا تمھارے ساتھ فساد پر آمادہ ہوتا تو اسوقت لازم تھا وہ تو بادشاہ اسلام و لشکر اسلام سے لڑ رہا تھا تم اُسکے حریف نہ تھے جو تم نے بیکار کو قتل کیا اور اپنا نام کیا یہ کون سی حرکت تھی کہ بادشاہ اسلام سے رو بیہ لیکر ہم سے فساد کیا اور ہمارا خوف بالکل نکیا اور یہ خیال نہ کیا کہ کوئی اسکا وارث ہی پس ہمکو تو قیم ہوتا ہی کہ تم دونون مثل گنہگار کے رومال سے ہاتھ باندھ کر ما بدولت کی خدمت مین حاضر ہو تاکہ تمھاری خطا معاف کیجائے اسیر نہ مغرور ہونا کہ ہم بھی ساحر ہین مین تم ایسے ساحرون کو برسون علم سحر کی تعلیم دون اسپر بھی تم میرے برابر نہ ہو اگر سامری و جمشید ہین تو وہ بھی میرے ہاتھ سے مارے جائین باوجودیکہ دعوے خدائی کرتے تھے اور معاذ اللہ خدا ہین مگر وہ میرا کچھ نہین کر سکتے ہین یاد رکھو کہ اپنے شاگرد کے خون کے معاوضہ مین تم مین سے ایک کو زندہ نہ رکھونگا مثل سگ و خوک کے قتل کرونگا میرے دل مین آگ لگی ہوئی ہو جب تک تمکو قتل نکرونگا اسوقت تک یہ آگ فرو نہ ہوگی ہان اگر اطاعت کروگے تو خیر اس خیال سے باز آؤنگا آیندہ تمکو اختیار ہی مین نے تمکو آگاہ کر دیا تمھارے لئے خیر ہے اسی امر مین ہی کہ اگر میری اطاعت کرو زیادہ کیا لکھا جائے اس مختصر تحریر کو بہت جانو اور اپنا خون اپنے ہاتھ سے نہ کرو والسلام راوی بیان کرتا ہو کہ بادشاہ کے نامہ مین یہ بھی تحریر کیا تھا کہ میرا شاگرد بالکل نادان اور احمق تھا جو اُسنے سردارون کو گرفتار کرکے قید رکھا قتل نہ کیا اُسکو لازم تھا کہ جسکو وہ گرفتار کرتا فوراً قتل کرتا یہ اُسنے حماقت کی جو زندہ رکھا مین ایسا نادان نہین ہون کہ زندہ رکھونگا جسکو پاؤنگا فوراً قتل کر دونگا وہ بچہ تھا مین کوئی بچہ نہین ہون اول تو مین ایسا کرنے کیون لگا ایک مرتبہ سبکو قتل کرونگا یاد رکھنا پس یہ دونون نامے جب منشی نے لکھکر تیار کیے لفافون مین بند کرکے فرناطیس کی مہر لگا کر پیش کیے کیونکہ اُسنے اپنی مہر دی تھی پس فرناطیس نے اخلاق کے سردارون مین سے دو سردار اپنے روبرو طلب کیے اور کہا کہ یہ نامے پہونچا دو ایک لشکر اسلام مین و ایک لشکر نقابدار مین پس وہ سردار سلام کرکے او

نامے لیکر باہر آئے ایک لشکر اسلام کی طرف چلا اور ایک لشکر نقابدار کی طرف ان دونون
لشکرون کے ہرکارے یہان موجود تھے یہ واقعہ دیکھکر اور سب تقریر سنکے نامہ برون کے
قبل وہان سے اپنے اپنے لشکر کی طرف روانہ ہوئے یہان دربار بادشاہ اسلام کا آراستہ
ہو سب سردار حاضر دربار ہین ذکر ہو رہا ہو کہ نہ معلوم لشکر کفار مین یہ طبل خوشی کیسا بجا ہو ہرکارے
خبر کو گئے ہین ابھی تک واپس نہین آئے ہین سردار و جواہر بن عمرو بادشاہ سے عرض
کر رہے ہین کہ خبر دریافت کر کے حاضر ہونگے کہ ہرکارے آکر حاضر ہوئے آداب و مجرا بجا لائے
عرض کرنے لگے کہ ہم غلام لشکر کفار مین خبر کو گئے تھے دریافت جو کیا تو معلوم ہوا کہ قرناطیس جادو
کوہ قرناطیس سے برائے کمک اخلاق بدکار آیا ہو یہ نقابدار جو کہ ہاتھ سے نقابدار زرنگار کے
مارا گیا اسی قرناطیس کا شاگرد رشید تھا جب اخلاق نے کمک طلب کی تھی تو قرناطیس
نے اپنے شاگرد کو برائے کمک روانہ کیا خود نہین آیا اب جو اُسنے اپنے شاگرد کے مرنے
کی خبر پائی تو خود وہان سے برائے کمک آیا ہو یہ طبل بشاشت اسی کی آمد کا ہو اور کفار کو بہت
خوشی ہو ہر ایک کی زبان پر ہو کہ اب لشکر اسلام کا خاتمہ ہو قرناطیس جادو اپنے شاگرد کے
خون کا معاوضہ کرے گا بہت بڑا ساحر ہو ہم یہ سنتے ہوئے بارگاہ مین پہونچے وہان جاکر
دربار خوب آراستہ و پیراستہ پایا سب حاضر دربار تھے ہم نے ایک تخت پر پہلو بہ پہلو اخلاق
اور ایک ساحر کو پایا کہ جسکی شکل دیکھکر روح بیقرار ہو گئی دیکھی نہ گیا ایسا بدشکل اور بدہیبت
تھا تمام جسم سے شعلے نکل رہے تھے آنکھ سے منہ سے بخار اُٹھ رہا تھا ہاتھون و بازوون
پر سانپ لپٹے ہوئے ہین بہت زبردست ساحر ہو ہم اُسکو دیکھکر خائف ہوئے مگر خاموش
ایک سمت کھڑے رہے کہ دیکھین کیا تقریر ہوتی ہو اُسنے بہت کچھ لاف و گزاف بکا اور
بہت کچھ کہا اُسکے بعد ایک نامہ بنام سرکار و ایک نامہ بنام مریکا رنگ تاج گیر تحریر کرا کے
روانہ کیا وہ نامہ لیکر ایک سردار ادھر کو آتا ہو اور دوسرا اُس لشکر کو جاتا ہو ہم یہ حال دیکھکر وہان
سے روانہ ہوئے کہ آپکو آگاہ کرین باقی خیریت ہو یہ کہکر ہرکارون نے وہ کل تقریر اور
مضمون نامہ جو کہ قرناطیس نے کی تھی اور نامہ مین لکھوایا تھا سب روبرو بادشاہ
اسلام کے عرض کی بادشاہ اسلام نے بشاش و خرم ہوکر فرمایا کہ آتا ہو تو آنے دو مثل اور

ساحرون سے کے یا تو قتل ہوگا یا مطیع اسلام ہوگا کوئی مقام خوف و اندیشہ نہین ہی اگر وہ
ساحر زبردست ہی اور ساحری و جمشید کی اصل نہین جانتا ہی تو ہمارا بھی پالنے والا اور پیدا
کرنے والا سب سے زبردست ہی اور جسکی ذات پر تکیہ کئے ہوئے ہین وہ سب کا مالک
و مختار ہی وہی حافظ و نگہبان ہی جو اُسکو منظور ہوگا وہ ہوگا نامہ بر آتا ہی تو آئے یہان سے
اُسکو دندان شکن جواب دیا جائیگا اُسکی نہ کوئی اطاعت کرے گا نہ یہان کوئی دین اسلام
ترک کرے گا جب وہ میدان مین آکر ہم نبرد ہوگا اُس سے مقابلہ کیا جائے گا خدا مددگاری
کریگا یہان یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ وہ نامہ بر تمام لشکر شاہی کی سیر کرتا ہوا دربارگاہ
پر آکر پہونچا پہلوان عادی و نگل سپہ سالاری پر بیٹھے ہوئے تھے اُسنے قصد اندر جانے
کا کیا بدون اطلاع اُنھون نے منع کیا اور کہا کہ کہان سے آیا ہی اور کیا غرض رکھتا ہی اجازت
اندر جانے کی نہ پائے گا اُسنے کہا کہ مین بادشاہ اسلام کے پاس نامہ لیکر آیا ہون شاہ جادوان
ملک قرناطیس کا انکے ہاتھ مین دیکر جواب نامہ لون گا پہلوان عادی نے اُس سے فرمایا
کہ ٹھہر جاؤ ہم اطلاع کرتے ہین اگر اجازت ملی تو جانا ورنہ واپس جانا یہ کہکر اپنے توند کو
سنبھالتے ہوئے و نگل پر سے اُٹھے پردہ اُٹھا کر اندر آئے مقام مجرا گاہ پر سے مجرا
کیا اور عرض کیا کہ ایک نامہ بر لشکر کفار سے کہ جو قرناطیس ہی اُسکا نامہ لیکر آیا ہی کیا حکم
ہوتا ہی بادشاہ نے فرمایا کہ اُسکو لے آؤ بس یہ حکم پاکر باہر آئے اور نامہ بر کو اپنے ہمراہ لیکر
اندر آئے اُسنے بھی سلام کیا کرسی مرحمت ہوئی سامنے تخت کے بیٹھنے کو یہ سلام کرکے
بیٹھ گیا ساقی نے باشارہ بادشاہ جام شراب دیا اُسنے جام شراب لیکر پی لیا اب
اُسنے پکار کر کہا کہ مین نامہ لیکر آیا ہون بادشاہ نے نامہ طلب کیا اُسنے نامہ دیا بادشاہ نے
بہمن ذوالیدین کو مرحمت فرمایا کہ باواز بلند پڑھو تاکہ سب اہل دربار سنین بہر منشی نے
نامہ پڑھنا شروع کیا جب تمام و کمال نامہ پڑھا جا چکا سب مضمون نامہ سے آگاہ
ہو چکے بادشاہ کو مضمون نامہ پر بہت غصہ آیا سعید کے ہاتھ سے نامہ لیکر چاک کر دیا
اور فرمایا کہ ہماری طرف سے اُس نابکار کو جواب مین تحریر کر دو کہ کیا بیہودہ بک رہا ہی
اب ہمکو کبھی ایسی تحریر مہمل نہ لکھنا ورنہ بہت پچھتائے گا آئندہ تجکو اختیار ہی جو تیرا جی چاہے

وہ کہ ہم موجود ہین ہرگز ہرگز نہ ہم اطاعت کرینگے نہ ترک اسلام تیری کیا اصل ہی جو تو
اسلام کے نام کو دنیا پر سے مٹائیگا اور اپنے شاگرد نہاوند کا ہم سے عیوض خون لیگا جھ
سنہ بڑی بات ہم نے بہت پاس کیا کہ تیرے نامہ بر کو کچھ سزا ندی اس خیال سے کہ پیامبر
ہمیشہ بخیطا ہوتے ہین اگر اور کوئی ہوتا تو ضرور اسکو بھی سزا دیتا تو شوق سے ہم سب کے
قتل کا سامان کر ہم موجود ہین ہمارا خدا ہماری کمک کریگا جیسی کہ اُسنے کی ہی خواہ تو ایک مرتبہ
ہم سبکو قتل کر خواہ دفع دفع کر کے اگر ہماری موت تیرے ہاتھ سے ہی تو کیا چارہ ہی ہم مجبور ہین
اگر خدا ہی کو یہ منظور ہی تو ہم تو اُسکے بندے ہین اور اُسکے تابع فرمان ہین اسکے حکم سے نہین
باہر ہو سکتے ہین اگر خدا کو یہ امر منظور نہین ہی تو تو کیا ہی اگر تمام عالم ایک جا ہوگا تو ہمارا کچھ
نہ بنا سکے گا خداے با بزرگ است تو کیا گیدی ہی اور تیرا خداوند کیا نطفہ حرام و بچہ شیطان
ہی ہزار ہزار لعنت اس پر اور اُسکے پرستاروں پر بس اب ہمکو کوئی تحریر نہ کرنا میدان جنگ مین
آکر مقابلہ کرنا یہی جواب ہی اگر تو پہلو نشین سامری و جمشید ہی تو ہمکو بھی کوئی خوف نہین
ہی ہم اُسکی بندگی کرنے والے ہین جو کہ اُنکا پیدا کرنے والا تھا اور سب کا خالق ہی دوسرے ہم
اُسکے غلام ہین کہ جسنے چاہ الماس مین جاکر تنہا وہ مامہ جادو کو قتل کیا اور ہم اُس شجاع
بہادر کے پہلو نشین ہین کہ جس نے از پردہ رنامایہ پردہ قاف دین اسلام کو رواج دیا اور
ظلمت کفر کو برطرف کیا اور علم ہاے کفر کو منہدم کر کے پھینک دیا اور نشان اسلام کو بلند
کیا جسنے تمام خدائیان باطل ہین خدائیون کو نیست و نابود کر دیا جسنے لقا ایسے خدائی باختر کو کہ
اٹھارہ ہزار ملک باختر کا مالک تھا اور سبکو وہ اپنا بندہ کہتا تھا اور سب بخدائی مانتے تھے
اور سجدہ کرتے تھے چونسٹھ لاکھ سپاہ اُسکے زیر قیطول ہمہ وقت رہتی تھی جسنے بہشت
و دوزخ بنائی قیطول پر بیٹھ کر خدائی کرتا تھا اُسکو تباہ و برباد کر کے شہر بشہر دیار بدیار
پھرایا اور کہین وہان پناہ نہ ملا پناہ پانی دشوار ہوگئی اُسکے آب شمشیر سے مثل اسی کے دو
وزیر جدید وغیرہ کو کیسا کیسا تباہ کیا دنیا پر سے خدایان باطل کا نام تک مٹا دیا پس ہم لوگ
کسی سے خوف نہین کرتے ایسے نامہ و پیام اور سبکو بھیجکر خوف دلا ہم مریخ فلک سے
تو خوف نہین کرتے ہین سواے اپنے معبود کے اور کا فر خاسر کو تو یہان موجود تھا

کہ اپنے باپ اخلاق سے سُنا تو ہوگا کہ کس وقت میں ہمارے خدا نے ہماری کمک
کی ہے اور اپنی قدرت سے ایسے شخص کو روانہ کیا کہ جسنے اگر تیرے شاگرد کو چشم زدن
میں قتل کر کے خاک سیاہ کر دیا جسکے خون کا معاوضہ تو لینے کو آیا ہے جو تیرا جی چاہے سو کر
کسی امر میں قصور و کوتاہی نکرنا تجکو دہنے ہاتھ کا کھانا حرام ہے جب تک ہم لوگون کو قتل نکرلی
جو بادشاہ نے فرمایا سیف ذوالیدین نے اُسی وقت قرطاس پر تحریر کر دیا اور بادشاہ
کے روبرو پیش کیا بادشاہ نے ملاحظہ فرما کر حکم دیا کہ صاف کر کے اور مہر کر کے لاؤ پس جلد
نامہ تیار کر کے بادشاہ کی خدمت میں حاضر کیا بادشاہ نے وہ نامہ اُس نامہ بر کو دیا اور کہا
کہ یہ جواب نامہ ہے راوی کہتا ہے کہ اُس نامہ بر کا یہ حال تھا کہ جوں جوں بادشاہ کی تقریر سنتا تھا کانپا
جاتا تھا غیظ وغضب سے ہر مرتبہ یہ قصد ہوتا تھا کہ بادشاہ پر جا پڑے یا کچھ جواب دے مگر یہ خیال کر کے
اپنے دل میں خاموش ہو جاتا تھا کہ اسقدر سردار یہاں ہیں کہ جسکا شمار غیر ممکن ہے دوسرے
ان میں ایک ایک اپنے وقت کا رستم و اسفندیار ہے تو اکیلا کیا بنا لیگا اکیلے پر کیا منحصر ہے تیرے
بادشاہ کا اگر تمام لشکر بھی جمع ہو کر مقابلہ کرے تو بھی کچھ نہیں کر سکتا ہے پھر فضول ہے اگر تو نے
کوئی بھی حرکت کی یاد رکھ کہ تیرے استخوان تک کا نشان نہ ملے گا اس سے کیا حاصل خصوصاً
اس وقت تاؤ بہت آیا تھا جب بادشاہ نے نامہ چاک کیا تھا مگر تحمل کیا چونکہ قضا نہ تھی اس
سبب سے تحمل کرتا تھا مگر کہاں تک تحمل کرتا آخر کو قضا آن برابر ہوئی جوتیاں کھانے کو
لے جایا ایک مرتبہ جب بادشاہ نے نامہ دیا کہ یہ جواب ہے تیرے بادشاہ کے نامہ کا یہیں
پکارا تھا کہ اے بادشاہ اسلام آپ بہت بُرا کرتے ہیں جو ایسا جواب تحریر کرتے ہیں شہنشاہ
ساحران ملک قرناطیس عالیشان کے زمانے پر عمل فرمائیں اپنے ہاتھ سے آپ وبال
اور رد بلا میں نہ مبتلا ہو جیے کہ ورنہ بڑی خرابی ہوگی آیندہ آپکو اختیار ہے اور بہت بُرا کیا آپ نے
کہ انکا نامہ چاک کیا میں نے اسوقت بہت تحمل کیا ورنہ جس طور سے نامہ چاک ہوا تھا
اسی طور سے میں تمام جسم کو اُس شخص کی چاک کر نا مارے تلواروں کے یہ کلمہ پورا
زبان سے نہ نکلا تھا نہ ابھی بادشاہ نے کچھ جواب دیا تھا کہ ملک ایرج نوجوان کو غصہ
آیا اور برہم ہو کر فرمایا کہ کیا بکتا ہے شان میں جہاندار عالیجاہ کے بس خاموش رہ تو

کیا ہوا اور تیرا کام تمام کیا ہو بس خیریت اسی مین ہی کہ جواب نامہ لا اور یہان سے چلا جا اب
جو کچھ کہا تو یاد رکھ کہ بہت ذلیل ہو گا ہم اس خیال سے کچھ نہیں کہتے ہین کہ تو نامہ لیکر آیا ہے ورنہ
یہ کلمہ کہکر تو یہان سے زندہ بھی واپس جاتا ایک ہی ضرب مین تیرا سر خاک پر لوٹتے نظر آتا یہ
جواب ایرج نوجوان نے کہا اس حرام زادے نے جواب دیا کہ او جوان تجھکو کیا دخل ہے جو تو بول
اٹھا رہ جا تجھکو مین ابھی سزا دیتا ہون جیسا تو درمیان مین بولا ہے تجھکو کیا غرور ہے کہ تو سرداروں
بادشاہون کی گفتگو مین دخل دے جیسے زبان کو نہ بند کیا اسکی سزا ملی یہ کہکر فورًا حالت غیظ
مین اپنی کرسی پر سے اٹھا تلوار نیام سے لیکر ایرج کے سر پر وار کیا شاہزادہ اسی طور سے
اپنے دلکش پر بیٹھا رہا مطلق خوف نہ کیا مگر تلوار کو نگاہ مین رکھا جیسے تلوار قریب سر آئی جھپکی
دی کہ تلوار بیٹھی کلائی پر ہاتھ ڈالدیا اور بائین ہاتھ سے ایک طمانچہ مارا ایسا تڑاقہ ہوا
کہ تمام بارگاہ گونج گئی یہ معلوم ہوا کہ کوئی سخت شی کو کسی نے شکست کیا معاذ اللہ اگر وہ طمانچہ
کلہ پر پڑتا تو یقین تھا کہ جبڑ گردن سے سر اوڑ جاتا صرف دو یا تین انگلیان پڑین اسپر یہ
حال ہوا کہ وہ حرامزادہ چرخ کھانے لگا شاہزادہ نے ہاتھ چھوڑ دیا وہ تین چرخ کھاکر دھم
سے گرا اور بیہوش ہوگیا بڑے عرصہ تک بیہوش پڑا رہا شاہزادہ بیٹھا ہوا ہنسا کیا اور سب
اہل دربار مع بادشاہ کے تھوڑے عرصہ کے بعد اب جو اسکو ہوش آیا اپنے کو اسنے فرش پر زیر
قدم ایرج نوجوان کے پڑا ہوا پایا شاہزادہ کو کرسی پر بیٹھا ہوا دیکھا سر پر جو ملک الموت
کو پایا مارے خوف کے آنکھ بند کرلی اس خیال سے کہ مین کیون بولا اگر بولا تھا اور اسنے دفع
دیا تھا تو خاموش ہو رہا ہوتا جواب پاچکا تھا چلا جاتا یہ کون سی نالائق حرکت تھی کہ تلوار کا
اسنے برا پاس کیا اگر چاہتا تو کام تمام کر ڈالتا مگر اسنے صرف طمانچہ ہی مارا کہ جسکی ضرب سے
میری تو یہ نوبت ہوئی اگر پورا طمانچہ پڑتا تو یقین تھا کہ کام تمام ہو جاتا یہ حرامزادہ یہ خیال کر رہا ہے
اور آنکھیں بند کیے ہوئے تھا شاہزادہ تھوڑی دیر کے بعد پھر آنکھ کھولی اس خیال سے کہ شاید وہ جوان
چلا گیا ہو پھر شاہزادہ کو اسی مقام پر پایا جلدی سے آنکھ بند کرلی جب اس طور سے کئی مرتبہ سے
حرکت کی سب لے یہ حرکت اسکی دیکھکر بہت ہی ہنسی آئی اب کی مرتبہ جو اسنے آنکھ کھولی شاہزادہ
نے فرمایا کہ کیون سزا پائی اسکے سبب سزا پائی یا تو نے اس کی تجھ اور سیدھا چلا جا اب کے تکرار

جواب پا چکا ہے اب کوئی تجھ سے نہ بولیگا صرف یہ گوشمالی دی گئی ہے اب کبھی ایسی حرکت نہ کرنا یہ سننا تھا کہ جان مین جان آئی آنکھین بند کیے ہوئے اٹھا اور خود سر پر رکھکر نامہ لیکر اپنی جان کو غنیمت جان کے وہان سے اُلٹے پاؤن بھاگا اس خوف سے کہ شاید پھر کوئی طمانچہ نہ پڑ جائے ابکی مرتبہ اگر طمانچہ پڑا تو کام تمام ہو گیا بہت جلد بیرون بارگاہ آیا نہ کسیکو سلام کیا نہ مجرا اور باہر آکر اپنے مرکب پر سوار ہو کر سیدھا لشکر کو روانہ ہوا اسکی یہ حالت خوف دیکھکر ہر ایک سپہ پلیٹ مین مارے ہنسی کے بل پڑے جاتے تھے مگر سب کے سب بلحاظ بادشاہ منہ پر رومال رکھے ہوئے مسکرا رہے تھے بادشاہ نے سردارون سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ آپ لوگون نے ملاحظہ کیا کہ کس حالت سے وہ بھاگا ہے اس نامعقول مین خاک بھی جرأت نہ تھی نہ معلوم پھر کس برتے پر اتنا بڑا کلمہ کہہ اٹھا تھا اور کس بھروسہ پر تلوار کا وار کیا تھا سردارون نے عرض کیا کہ شامت اعمال اور کیا عرض کیا جائے یہان یہ گفتگو ہو رہی تھی اودھر وہ اپنے لشکر مین پہونچا بارگاہ مین جاکر جواب نامہ دیا اور جو کچھ بادشاہ نے فرمایا تھا وہ بیان کیا اور کہا کہ یہ لوگ بدون لڑائی کامل کے راہ راست پر نہ آئینگے قرناطیس نے اُسکی زبانی یہ تقریر سن کے نامہ پڑھوایا اُسکا مضمون سنا اور آگاہ ہوا بہت غصہ آیا اور کہا کہ اب ہم دیکھتے ہین کہ انکو انکا خدا بچاتا ہے وہان سے بھی جواب نامہ آلی تو پھر دیکھا جائے دیکھیے وہ کیا جواب لیکر آتا ہے اگر اُن سے صلح ہو جائے تو بہتر ہے کیونکہ یہ لوگ تو ساحر ہین نہین وہ کو ساحر ہین اُن سے مقابلہ مین وقت واقع ہوگی نہ معلوم کیا امر پیش آئے اگر وہ موجود رہے اور صلح نہ ہوئی تو پھر ان سے مقابلہ مین ضرور دقت ہوگی وہ لوگ لشکر اسلام کی ضرور کمک کرینگے پھر پہلے اُن سے مقابلہ کرنا پڑیگا بظاہر تو وہ لوگ ساحر زبردست معلوم ہوتے ہین اور اگر یہ زبردست نہ تھے تو برانغاگو جو کہ مثل میرے تھا کیونکر قتل کیا انکے مقابلہ مین ضرور بہت سے لوگون کا نقصان ہوگا اور لشکر کام آئیگا خیر مین نے بھی ایک تدبیر سوچی ہے اگر مین چاہتی تو مین نے ان لوگون کو بدون کشت و خون ہوے مار لیا اُسکے بعد خدا پرستون کا قتل کرنا کوئی بات نہین ہے ایک چشم زدن مین اُنکا خاتمہ کر دونگا یہ جانتے کہان ہین ہان اگر خیال ہے تو ان لوگون کا ہے بس جواب کا منتظر ہون اگر صلح کر لی تو خیر ورنہ جو سوچا ہون وہی کرونگا

قرناطیس یہ کہکر خاموش ہو رہا اور حروہ نامہ جو کہ اسکا نامہ لیکر بادشاہ پارنگ کے پاس
گیا تھا اُس لشکر مین پہونچا اور ہرکارون نے جاکر بادشاہ کو خبر دی کہ کوئی قرناطیس جادو
کوہ قرناطیس سے آیا ہی بہت ساحر زبردست ہی اُسکے آنے کی خوشی مین یہ طبل بشاشت بجا
اور وہ یہ تقریر کر رہا ہو اور آپکو نامہ لکھا ہی نامہ بر نامہ لیکر آتا ہی آپ نے فرمایا کہ آتا ہی تو آنے دو
اپنی سزا پائے گا شش اُس نقابدار کے مارا جائے گا کیا مجال جو اہل اسلام کو آنکھ اُٹھا کر دیکھے
جب تک ہم یہان موجود ہین یہ فرما رہے تھے کہ درگہ سالار نے عرض کیا کہ نامہ بر قرناطیس جادو
کا در دولت پر حاضر ہی بار چاہتا ہی فرمایا کہ اندر بلاؤ درگہ سالار آکر اُسکو اندر لیگیا کرسی مرحمت
ہوئی وہ کرسی پر بیٹھا دربار مختصر آراستہ پایا نقابدار کو برابر تخت کے ذنگل پر متمکن دیکھا دونون
بازو دونون طرف سایہ فگن پائے سردارون کو گرد و پیش کرسیون و دنگلون پر متمکن دیکھا
یہ سلام کرکے کرسی پر بیٹھ گیا ساقی نے جام شراب دیا یہ بلا اندیشہ اُس جام کو پی گیا بادشاہ نے
پوچھا کہ تم کس غرض سے آئے ہو کہا کہ نامہ لیکر آیا ہون کہا کہ نامہ لاؤ اُسنے نامہ دیا پہلے خود بادشاہ
نے پڑھا نامہ پڑھتے جاتے ہین سر ہلاتے جاتے ہین غصہ آتا جاتا ہی بل تیوری پر پڑتے
جاتے ہین جب نامہ پڑھ چکے اور مضمون نامہ سے آگاہ ہو چکے دبیر کو دیا کہ پڑھو اُسنے آواز
بلند پڑھا سب مضمون نامہ سے آگاہ ہوئے نامہ دبیر کے ہاتھ سے لیکر چاک کر ڈالا اور اُس
نامہ بر کو دیکر کہا کہ یہ نامہ اسکو دیدینا یہی جواب ہی اُسکے نامہ کا اور کہدینا کہ اسکی بتی بنا
اپنے مقام مبرز مین رکھ لے تاکہ تسکین ہو تجکو اور پھر کسی معشوق کی ضرورت نہ ہو کہدینا
کہ او نابکار زنا بنجار بچہ شیطان نطفہ حرام او خرمیدم یہ کیا تو نے جھک مارا ہی اور گو کھایا ہی
تیری کیا مجال ہی جو تو ہم سے لڑسکے اور مقابلہ کر سکے یاد رکھنا کہ شش اُس نقابدار نابکار کے
تجکو بھی قتل کرینگے تو کیا ہمکو قتل کریگا بھلا کس بات پر ہی کیون یہان آیا ہی اور آیا ہی تو جا
جا کیون شامت بلاتا ہی کیا قضا سر پر کھیل رہی ہی اگر تجکو اُس نابکار نقابدار کی جدائی بہت
شاق ہی اور اسکا فراق بہت ناگوار ہی اُسکے نہ ہونے سے کسی اور مقام مین کچھ کھجلی ہوتی ہی
تو مین تجکو اُسکے پاس پہونچائے دیتا ہون اپنی خواہش کو جاکر مٹا لینا اسقدر جھک نہ مار بہت
ہی زورون پر ہی تو کیا پردہ دنیا سے لیکر پردہ قاف تک اہل اسلام کا نام مٹائے گا

مست جائے گا تو کیا ہم سے لڑیگا اور اپنے شاگرد کے خون کا عیوض لیگا پہلے تو اپنی جان
بچا لے پھر اُسکے خون کا عیوض لینا اسقدر غرور کرنا زیبا نہین ہو ہمارا تو یہ پیشہ ہو کہ ہم روپیہ
لیکر مقابلہ کرتے ہین جو ہمکو روپیہ دیتا ہو اُسکے حریف کو قتل کرتے ہین بادشاہ اسلام نے
ہمکو روپیہ دیا ہم نے اُنکی طرف سے لڑکر نقابدار کو قتل کیا اور پھر وہ روپیہ دینگے ہم ضرور
مقابلہ کرینگے لاکھ لاکھ لعنت ہی تجھپر اور تیرے پرستارون پر اور تیرے خداوندپر اور
اُسکے پرستارون پر تو اپنے دل مین سوچا کیا ہو اور کیا سمجھکر یہ نامہ تحریر کیا ہی کیا شراب
کے نشہ مین تھا جب یہ نامہ لکھا ہی یا اور کسی کام مین تھا کہ تیرے دماغ مین یہ سمایا کہ کیا تحریر
کراتا ہون پس ہم اس بیہودہ تحریر کا کیا جواب تحریر کرین پس یہی کافی ہو کہ جواب جاہلان
باشد خموشی ؛ اسی سبب سے ہم نے جواب نہین تحریر کیا صرف زبانی تیرے نامہ بر سے
کہدیا ہم مرد اُسکو جانتے ہین کہ منہ سے نہ کہے اور کر گذرے خیر منہ سے بھی کہا اور اُسکے
کہنے کے موافق کیا تو وہی مرد ہو ہم اُسکو نامرد خیال کرتے ہین کہ منہ سے تو کہا مگر کچھ نہ کرسکے
منہ اُسکا کیون ہوا اور کوئی مقام ہو اکہ جو آیا وہ کہدیا کسی امر کا قابو ہی نہین ہو اگر تو نے بادشاہ
اسلام کو نامہ تحریر کیا ہو تو وہان سے بھی جواب سخت آئیگا اور ایسا دندان شکن کہ سوائے
خاموشی کے جواب دیتے نہ بن پڑے گا پس ہم بھی موجود ہین اور لشکر اسلام بھی تجکو دبنے ہاتھ
لگانا حرام ہو جو تو ہمکو اور لشکر اسلام کو غارت نہ کردے تو اپنے باپ کے نطفہ سے نہین
چمارون کے نطفہ سے ہو جو ایسا نہ کرے پس کہان تک مین اپنے دماغ کو خراب کرون اسیقدر
کافی ہو نامہ بر نے جو یہ تقریر سُنی اور مزاج کو برہم پایا کچھ نہ کہا خاموش وہ چاک شدہ
نامہ لیکر اور پیام سُنکے زبان سے اُٹھا اور باہر بارگاہ کے آکر مرکب پر سوار ہوکر اپنے لشکر کا
راستہ لیا دل مین کہتا جاتا تھا کہ جسکو اپنی جان دوبھر ہوتی وہ جواب دیتا اور یہان ٹھہرتا
مین اپنی زندگی کو غنیمت جانتا ہون یہ بہتر تھا کہ جواب لیکر چلا آیا مجکو تو یہ خوف تھا کہ
ایسا نہ ہو کہ کسیکو حکم دین کہ اسکو باندھ لو تو پھر مین کیا کرون میری زندگی تھی جو مین چلا
آیا یہ تو ادھر ایسے ایسے خیال کرتا ہوا جاتا ہی اودھر بعد جانے نامہ بر کے آپ نے دبیر سے
فرمایا کہ ایک رقعہ بنام بادشاہ اسلام اس مضمون کا تحریر کرو کہ ہمارے آپ کے اس امر کا

اقرار تھا کہ نقابدار کو قتل کرکے ہمارے سردارون کو رہا کردو اور اخلاق کو شکست
دو چنانچہ ہم نے ایسا ہی کیا کہ نقابدار کو قتل کیا سردارون کو رہا کیا اخلاق کے
لشکر سے مقابلہ کو موجود تھے کہ وہ طبل بازہ بجوا کر اپنی جان بچا کر چلا گیا ہم نے بھی یہان
قیام کیا اس خیال سے کہ اگر وہ طبل جنگ بجوا کر میدان مین آئے تو اُس سے
لڑکر اُسکو شکست دین اور اپنے اقرار کے موافق کرین مگر اُسنے دوسرا فساد برپا
کیا اور ایک اور ساحر زبردست کو اپنی کمک کے لیئے اُسنے طلب کیا چنانچہ وہ
آیا اُسنے آپ کو اور مجکو دونون کو نامہ لکھا چنانچہ میرے اُسکے تو نادہی نہین
ہان آپ کے اُسکے مقابلہ ہی مین ابھی چاہون چلا جاؤن وہ میرا کچھ نہین کرسکتا ہے
ہان آپ سے وہ ضرور مزاحم ہوگا اور روکے گا اُسوقت سوائے پریشانی
اور خرابی کے کوئی دوسرا امر نہ ہوگا خیال فرمالیجیئے کہ ایک اُسکا شاگرد تھا اُسنے تو
تمام لشکر کو تباہ کردیا تھا سب سردارون کو اسیر کرلیا تھا اور آپ لوگ مجبور و ناچار
تھے اُسکا کچھ نہ کرسکتے تھے نہ روپیہ صرف کرتے نہ یہ بلا دفع ہوئی چنانچہ اب اُسکا
اُستاد آیا ہے اور یہ ساحر زبردست ہے اُس سے کیونکر مقابلہ کرسکیئے گا سوائے پریشانی
کے دوسرا امر نہ ہوگا ہان اگر آپکو منظور ہو اور اُسکا بھی ٹھیکہ دیجیئے خواہ مین اُس سے
لڑکر خواہ صلح کرکے آپ کے اور اُسکے صفائی کرادون خواہ قتل کرون تو خیر ورنہ مین
تو جاتا ہون آپ جانین اور آپ کا کام مجکو کیا ضرور ہے کہ مین بیکار یہان ٹھہرون اور
فساد مانیے سر مول لون مین نے اُسکو لکھدیا ہے اُسکے نامہ کے جواب مین کہ تم جانو
اور اہل اسلام مجکو نہ تم سے سروکار ہے نہ اُنسے جو مجکو روپیہ دے مین اُسکی کمک
کرون پس اگر آپ کو قبول ہو تو اس مقابلہ کا بھی ٹھیکہ مرحمت فرمایئے مین اُسکے
ٹھیکہ کا روپیہ مبلغ بیس لاکھ لونگا کیونکہ یہ ساحر زبردست ہے اور بہت بڑا ساحر ہے
اس سے مقابلہ مین مشکل پڑے گی جیسا معرکہ اور مقابلہ ویسا ٹھیکہ وہ شاگرد تھا دس
لاکھ روپیہ لیا یہ اُستاد ہے بیس لاکھ لیا جائے گا اگر آپکو منظور ہو تو مجکو آگاہ فرمایئے
مین نہ جاؤنگی ورنہ چلا جاؤن یا اگر وہ روپیہ دینا قبول کرے اور ٹھیکہ دے تو مین یہان

کیونکہ یہی میرا پیشہ ہے اور یہی میرا صرف ہے کو یہ نہ کہا جائے کہ ہمکو اس امر سے آگاہ کیا ہوتا ہم اگر
قبول کرتے یا ٹھیکہ نہ دیتے یا انکار کرتے اُس وقت اختیار تھا بدون ہمکو آگاہ کیے ایسا کیا
اور کفار کی طرف ہو گئے یا چلے گئے تو مین نے اسی خیال سے آپکو آگاہ کر دیا آیندہ آپکو
اختیار ہے پھر مجھکو الزام نہ دیا جائے مین بری الذمہ ہون یہ مضمون لکھواکر بنام بادشاہ
اسلام نامہ روانہ کیا ایک سردار کے ہاتھ اور ایک رقعہ اس مضمون کا بنام قرناطیس جادو
تحریر کیا کہ اے بادشاہ ساحران ملک قرناطیس آگاہ ہو کہ تمھارا نامہ آیا تمھارے نامہ بر
نے نہایت درجہ گستاخی سے تقریر کی جسکے جواب مین مین نے وہ جواب اُسکے ہاتھ روانہ
تمکو روانہ کیا اب مین تحریر کرتا ہون میرے تمھارے کوئی فساد و قضیہ نہیں ہے جو مین تمسے
مقابلہ کرون یا لڑون یا تم مجھ سے کیونکہ مین تو ایک صحرا نورد و جہان گشت ہون نہ کوئی میرا
مسکن ہے نہ مقام نہ جائے سکونت نہ مقام بود و باش مین ہمیشہ کوہ و صحرا مین شب و روز
بسر کرتا ہون اور جسپر وقت سخت پڑا اور جسکو مشکل درپیش ہوئی اور مین ادھر
جا نکلا مین نے اُس سے کہا کہ تم مجھکو ٹھیکہ دو اگر اُسنے ٹھیکہ دینے کا اقرار کر لیا اور ٹھیکہ دیدیا
تو مین نے اُسکی کمک کی ورنہ مین نے کسی قسم کا سروکار نہ رکھا چونکہ میرا پیشہ یہی ہے اور
یہی میرے لشکر کی وجہ معاش اور میرے سردارون کی ہے اور اسی پر میری بسر اوقات
ہے پھر مین کیونکر نہ اس کام کو جائز رکھون چنانچہ مین اتفاق سے ادھر آ نکلا اور مین نے
اہل اسلام پر وقت سخت و خفیف دیکھا پس مین نے رحم کھا کر اس خیال سے کہ یہ لوگ
خدا پرست ہین اور مین بھی ہون مین نے اُنکو پیام دیا کہ تم مجھکو ٹھیکہ دو مین اس کام کو بخوبی
سرانجام دونگا اُنھون نے مجھکو ٹھیکہ دیا اور زر ٹھیکہ جمع کر دیا مین نے اپنے نقابدار کو روانہ
کر کے تمھارے نقابدار کو قتل کرایا چونکہ تمکو اُسکے قتل ہونے کی خبر ہوئی تم یہان آئے اب تم
اُن سے مقابلہ پر آمادہ ہو مجھکو کوئی سروکار نہین ہے تم جانو اور وہ جانین مین بالکل بیگناہ
ہون اُس وقت تک کہ جب تک وہ مجھکو ٹھیکہ نہ دینگے اگر وہ ٹھیکہ نہ دینگے تو مین یہان سے مع
اپنے لشکر کے چلا جاؤنگا ہان اگر تم ٹھیکہ دو تو مین تمھارا شریک ہون تم نے بیکار اس
مضمون کا نامہ تحریر کیا اور تم بیکار مجھ سے برسر فساد ہو مین تو تم سے فساد پر آمادہ نہ تھا

نہوں مجھکو روپیہ ملا مین نے کام کیا نہ روپیہ ملتا نہ مین تم سے لڑتا اور اگر اب پھر وہ لوگ مجھکو
روپیہ دینگے مین پھر اُنکا شریک ہونگا یا تم دو گے تمھارا شریک ہونگا جسکی طرف سے پہلے
پیام آئیگا ٹھیکہ کا اُسکو مین قبول کرون گا اگر پھر کوئی دوسرا اُس سے لاکھ روپیہ بھی
زیادہ دیگا مین قبول نہ کرون گا لہذا تم مجھسے بیکار بر سر فساد ہو اگر آج نہ تم نے نہ اُن
لوگون نے ٹھیکہ کا پیام دیا مین کل صبح ہوتے ہوتے چلا جاؤن گا یہان ٹھہرون کا بھی نہین
کہ تم خیال کرو کہ یہ مجھسے مقابلہ کرنے کو ٹھہرے ہوئے ہین تو مین اب کیون کرون کہ یہ
خیال میری نسبت کیا جائے مین یہان سے چلا کیون نہ جاؤن بیکار کیون قیام کرون اپنا
اور طرف کا بھی نقصان کرون مین نے تمکو بھی اس امر سے آگاہ کر دیا صرف اس خیال
سے کہ تم میرا دہ پیام سن کے شاید برہم نہ ہو اور مجھسے خواہ مخواہ فساد پر آمادہ ہو اور مقابلہ
کرو زیادہ کیا لکھون سوائے نیاز کے یہ لکھوا کر اس رقعہ کو بھی ایک سردار کے ہاتھ پاس
قرناطیس کے روانہ کیا اور خود دونون رقعون کے جواب کے منتظر رہے سردارون
سے کہا کہ تم نے کچھ اس امر کو خیال کیا کہ مین نے یہ رقعہ قرناطیس کو کس غرض سے تحریر کیا ہے
صرف اس غرض سے تحریر کیا ہے کہ کوئی یہ نہ خیال کرے کہ یہ صرف اہل اسلام کی کمک کو آئے
ہین اور کسی کی کمک کو نہین آئے ہین یہ ٹھیکہ وغیرہ لینا صرف بہانہ ہے اس سے یہ ثابت
ہوگا کہ جو انکو ٹھیکہ دیگا یہ اُسکی شراکت کرینگے اور ٹھیکہ لیکر کام کرینگے چونکہ یہ ساحر زبردست
ہے یہ بھی ایک عیاری ہے اور دھوکا ہے اگر وہ میرے کہنے پر چلا اور میری عیاری پر چڑھا اور
اور اُسی نے پیام ٹھیکہ بھیجا مین قبول کرونگا اور اُسکا شریک ہوکر اور غافل پاکر اُسکو قتل
کرون گا اور تم سبکو اور بادشاہ اسلام و لشکر اسلام کو اُسکے شر سے بچاؤنگا کیونکہ تم
لوگون کا قول ہے کہ ساحر زبردست ہے ہم لوگ اُس سے مقابلہ نہین کر سکتے مین بادہ کبر و نخوت
سے مست ہے مگر جان لڑا کر مقابلہ کرین گے آیندہ تقدیر ہم سبکی بس جبکہ یہ امر ہے تو ایسے کو دھوکا
ہی دیکر قتل کرنا لازم ہے تا کہ یہ بلا دفع ہو اس امر کا یقین ہے کہ بادشاہ اسلام میرے نامے کے
مضمون سے آگاہ ہوکر ضرور پیام ٹھیکہ دینگے اور قبول کرینگے مگر یہ امر ہر ایک کے دل سے
نکل جائیگا کہ یہ خدا پرستون کی کمک کو آئے ہین اور کسی کی کمک کو نہین آئے ہین اور بادشاہ

اسلام کے ٹھیکہ دینے پر بھی وہ ہمکو ٹھیکہ دیگا تو ہم قبول کرینگے کیونکہ ہمکو تو اُسکو قتل
کرنا مدنظر ہو پس فریب دیکر قتل کرینگے سرداروں نے عرض کیا کہ جو رائے آپکی ہو بہت
ٹھیک ہو ہم تو آپکے تابعدار ہیں جواب دیا کہ تم دیکھو تو کہ پردۂ غیب سے کیا ظاہر ہوتا ہو
یہان تو یہ تقریر ہو رہی تھی ادھر نامہ بر بادشاہ اسلام کے پاس لشکر کو طے کرکے اور اپنے
آنے کی خبر کراکے بارگاہ میں پہونچا سلام و مجرا کرکے بادشاہ اسلام کو نامہ دیا بادشاہ اسلام
نے نامہ پڑھوا کر سنا اور سب اہل دربار کے سب مضمون نامہ سے آگاہ ہوگئے بادشاہ اسلام
نے سب سرداروں اور عزیزوں کی طرف دیکھکر فرمایا کہ تم سب کی کیا رائے ہو کیا جواب دیا جائے
اُن سب نے یک زبان ہو کر عرض کیا کہ جو رائے و مرضی حضور کی ہو وہ کیجیئے ہم لوگوں کی رائے
کیا اور مرضی کیا حضور پہلے اپنی رائے ظاہر کریں اُسکے بعد ہم سبکی بھی رائے میں جو آئیگا ہم
عرض کرینگے اگر مرضی حضور کے موافق ہو قبول فرمائیگا ورنہ آپکو اختیار ہو کیونکہ آپکی رائے مقدم
ہو بادشاہ نے فرمایا کہ میرے نزدیک تو ٹھیکہ دینے کی کوئی ضرورت نہیں ہو کیونکہ اب وہ وقت سخت
نہیں کہ جسکے لیئے اسقدر روپیہ صرف کیا جائے کوئی نہ کوئی ضرور غالب آئیگا خداوند کریم
کوئی نہ کوئی صورت ضرور اس بلا کے دفع کرنے کی پیدا فرمائیگا پھر کیا ضرور ہو کہ روپیہ
صرف کیا جائے جواب صاف دیا جائے خواہ وہ چلے جائیں خواہ اُسکے شریک ہو جائیں
انکو اختیار ہو ملاحظہ ہو کہ بیس لاکھ روپیہ طلب کیا جاتا ہو اتنے سے کام کے لیئے سرداروں
وزیروں نے عرض کیا کہ اگر مرضی ہو تو ہم بھی کچھ عرض کریں فرمایا کہ بیان کرو سب نے عرض
کیا کہ حضور کی رائے تو ہم سبکی رائیوں سے عمدہ ہو اور عقل بھی زیادہ تر ہو مگر ہم سب کے
سب اس رائے کے خلاف ہیں کیونکہ ہمارا کیا نقصان ہو اگر ہم ٹھیکہ دیں بیس لاکھ صرف
کرکے سب آفتوں اور قصوں سے نجات پاتے ہیں اپنی بلا دوسرے کے سر جاتی ہو
ہم مجبور ہوتے ہیں ہان ساحر نہ ہوتا تو ہم ضرور یہ رائے دیتے کہ آپ ٹھیکہ نہ دیں ہم ضرور
لڑکر قتل کریں گے اور شکست دینگے چونکہ ساحر زبردست ہو اور ہم لوگوں کا
ساحر سے زور نہیں چلتا ہو لہذا ہم مجبور ہو جاتے ہیں جہاں اُسنے کوئی اسم سحر یا کوئی منتر
پڑھا چند دانے ماش کے اُس بدمعاش نے مارے ہم بالکل بے قابو ہوگئے اور بے بس

ہو گیے اور مجبور ہو گئے آپسے اسیر کر لیا پس ایسی حالت مین کیونکر یہ راے نہ دین کہ
آپ ٹھیکہ دیجیے کیونکہ وہ لوگ ساحر معلوم ہوتے ہین ساحر سے ساحر مقابلہ کر سکتا ہی
اپس ٹھیکہ ضرور دیجیے اور ضرور انکی راے کو قبول فرمائیے اسمین کوئی نقصان نہین ہی
اور وہ خود خواہش کرتے ہین یہ امر بھی طی ہو گیا ہی کہ اب کوئی خوف بھی نہین کہ اس
لڑائی کو فتح کر سکین گے آپ ملاحظہ بھی فرما چکے ہین کہ کس آسانی اور بے پروائی سے انھون نے
اُس نقابدار کو قتل کیا ہی ہم یقین کرتے ہین کہ یہ لڑائی بھی فتح کرینگے ہم سے کوئی سروکار ہوگا
ٹھیکہ نہ دیجیے ہین بڑی قباحت ہی اور خرابی ہی جیساکہ انھون نے تحریر کیا ہی کہ ہم انکی اطاعت
کر لین اگر آپ ٹھیکہ نہ دین اور وہ دین پس دو سے مقابلہ کرنا پڑے گا گو ہم لوگ مقابلے سے
خوف نہین کرتے ہین اگر ہزار ہون تو ہم بند نہین ہین صرف سحر کا خیال ہی اگر سحر و ساحری
درمیان مین نہ ہوتی تو کوئی خوف نہ تھا اب خوف ہی ہم آپ کے حکم سے دریاے آتش
مین کود پڑنے والے ہین مریخ فلک سے نہین ڈرنے والے ہین سامری و جمشید
آئین تو انسے مقابلہ کرین صرف اس امر کا خیال ہی کہ بندگان خدا کا خون ناحق ہوگا دل کی
کوئی حسرت نہ نکلے گی پس خیال ہی تو اسی امر کا ورنہ کوئی خیال نہین ہی اسی سبب سے
ٹھیکہ کی راے دیتے ہین آیندہ حضور کو اختیار ہی ساحرون کے مقابلہ مین ہم مجبور و ناچار
ہین یہ جو سردارون نے بیان کیا بادشاہ نے فرمایا کہ تم سب کی راے بہت ٹھیک ہی
پس اسیوقت جواب تحریر کیا کہ ہم نے موافق تمھاری تحریر کے قبول کیا ہمکو ٹھیکہ منظور
ہی اُس رقم پر جو کہ تم نے تحریر کی ہی نہ تم جاؤ نہ دوسرے سے ٹھیکہ لو جب مقابلہ کا دن ہوگا
حریف طبل جنگ بجوائے گا تم ہماری طرف سے مقابلہ کرنا ہم روپیہ جمع کیے دیتے ہین
دوسرے یہ امر ہی کہ اگر تم مقابلہ نہ کرو اور باہم صلح ہی کرا دو تب بھی ہم وہی رقم دینگے
زیادہ کیا لکھا جائے یہ لکھوا کر اُسی سردار کو دیا وہ خوش خوش اُس جواب کو لیکر اپنے
بادشاہ کے پاس آیا اور اپنے بادشاہ کو دیا بادشاہ نے جواب پڑھکر سر ہلایا
اور سردارون سے کہا کہ بادشاہ اسلام نے ٹھیکہ دینا قبول کیا پس اسیوقت لکھا کہ
آپ روپیہ جمع کر دین اور ہمارے آپکے اقرار نامہ باہم تحریر ہو جائے تاکہ ہمکو اطمینان ہو

یہ لکھا کر روانہ کیا بادشاہ اسلام کے پاس اُس سردار نے بادشاہ اسلام کو وہ نامہ دیا
بادشاہ نے پڑھواکر جواب مین لکھا کہ اچھا اور اُسیوقت لندھور و مالک کو مع روپیہ
کے روانہ کیا وہ لشکر کے باہر آئے ایک مقام محفوظ پر روپیہ جمع کرکے اُسپر پہرہ وچوکی مقرر کیا
خود بادشاہ یکرنگ کے پاس آئے اور کہا کہ بادشاہ اسلام نے فلان مقام پر روپیہ جمع کردیا
ہے اور پہرہ وغیرہ مقرر کردیا ہے لہذا آپ بھی اپنے لوگ مقرر فرمایئے اور اقرار نامہ تحریر فرمایئے
اُسیوقت یہ اقرار نامہ تحریر ہوا کہ ہم لوگ اقرار کرتے ہین کہ اگر بادشاہ یکرنگ قناطیس جادو
کو قتل کرے اور اخلاق کو شکست دیدین تو یہ بیس لاکھ روپیہ وہ لے لین یا بدون مقابلہ
صلح کرادین تو بھی یہ اُنکے محنت کی اُجرت ہو اگر نہ صلح کرائین اور نہ مقابلہ کرین یا مقابلہ کرین اور
لڑائی کو فتح نہ کرسکین تو اس حالت مین یہ اس روپیہ کے لینے کے مستحق نہ ہون گے پھر
یہ روپیہ ہم واپس لے جائین گے پھر ہمکو کوئی سروکار نہ ہوگا ہان اگر یہ سب امر مذکورہ بالا موافق
ہماری خواہش کے پورے کردین گے اُس حالت مین مستحق ہون گے اسواسطے یہ چند کلمہ
بطور اقرار نامہ کے لکھ دیئے تاکہ باہم سند رہے اور فریقین پابند رہین اور وقت ضرورت
کے کام آوے فقط یہ اقرار نامہ جب تحریر ہو چکا طرفین کے دستخط و مہر و گواہی ہوئی ایک
پاس اُن لوگون کے رہا جو کہ بادشاہ اسلام کی طرف سے اُس روپیہ کی حفاظت کے
لیے مقرر ہوئے تھے اور ایک اُن لوگون کے پاس رہا جو کہ بادشاہ یکرنگ کی طرف سے
حفاظت کے لیے مقرر ہوئے تھے لندھور و مالک یہ بندوبست کرکے واپس آئے سب
حال بادشاہ اسلام سے آکر کہا بادشاہ نے فرمایا کہ تم نے خوب بندوبست کرلیا خیر تشریف
رکھو ہر ایک اپنے اپنے مقام پر بیٹھ گیا بعد تھوڑی دیر کے دربار برخاست ہوا سب اپنے اپنے
مقام پر آئے اب انتظار اس امر کا ہے کہ لشکر کفار مین طبل جنگ بجے تو مقابلہ کیا جائے ہم
بھی نکل کر مقابلہ کی سیر کرین ادھر جب بادشاہ یکرنگ کے موافق اطمینان کے بندوبست
ہوگیا تو سردارون سے فرمایا کہ ہم نہ کہتے تھے کہ بادشاہ اسلام ضرور ٹھیک دینگے کیون ہمارے
کہنے کے موافق ہوا اب آپکو ادھر سے تو اطمینان ہوگیا اب وہ حرامزادہ اگر صلح کرے گا
تو ہم قبول کرلین گے اور انکار نہ کرینگے اُس سے ملکر اور شریک ہوکر اُسکو قتل کرین گے تاکہ

یہ روپیہ ہضم ہو جائے اور آپسے باہم صلح کرلی تو بھی ہضم ہو گیا سرداروں نے کہا کہ آپکو اختیار ہے
ہم آپ کے تابعدار ہیں جو حکم فرمائیے گا ہم بجا لائینگے ہم اُس سے مقابلہ کرنے کو بھی مستعد
ہیں جہان تک ہوگا لڑینگے اور اُسکے قتل کی کوشش کرینگے آئندہ جو مرضی خدا یہ جو سرداروں
نے کہا بادشاہ یکرنگ خوش ہوگئے اور دربار برخاست کرنے کا قصد کیا کہ سرداروں
نے کہا کہ وہان سے جواب آئے تو پھر دربار برخاست فرمائیے گا کہا تم سچ کہتے ہو
راوی بیان کرتا ہے کہ سرداران اسلام نے بادشاہ اسلام سے یہ بھی عرض کیا تھا کہ یہ تائید غیبی
ہے اور خداوند کریم نے کمک فرمائی ہے کہ اس طور سے یہ بندوبست ہوا ہے اور بدون ہماری خواہش
کے دوسرا شخص خواہش کرتا ہے پھر ایسا نہ ہو کہ خداوند کریم کو یہ امر ناگوار ہو اور کسی قسم کا عذاب
نازل فرمائے کیونکہ اُسنے ملک کی تدبیر کردی اپنے فضل و کرم سے ایک مددگار قاتل کفار و سلطان
غدار پیدا کردیا ہے کہ ہم لوگ ساحروں سے مقابلہ نہیں کرسکتے ہیں ساحروں کے مقابلہ میں ہم
مجبور و ناچار ہیں عبرت ہیں آپنے اپنی عنایت سے ایسا مددگار پیدا کردیا کہ جو ساحرون
قتل کرکے اُنکے شر سے ہمکو بچائے ہان اگر صاحبقران موجود ہوتے تو ہمکو پھر کوئی خوف
ساحرون سے نہ تھا اب یہی بات جو سرداروں نے کہی تھی اس سبب سے اور
بادشاہ اسلام نے اس کہنے کو بھی قبول کرلیا ورنہ اُنکی رائے نہ تھی آمدم برسر مطلب جب
اس طرف کے قصہ سے بادشاہ یکرنگ کو اطمینان ہوگیا اب قرناطیس کے جواب کا
انتظار ہے اودھر بادشاہ اسلام دربار برخاست کرکے قرناطیس کے مقابلہ سے بےخوف ہوکر
اپنی بارگاہ میں جاکر آرام پذیر ہوئے کیونکہ بہت بڑا انتشار تھا جب سے نامہ آیا تھا اور
ہرکاروں نے اُسکی حالت اور صورت بیان کی تھی اور یہ معلوم ہوا تھا کہ ساحر زبردست ہے
مگر ذات خدا پر بھروسہ تھا اور اُسکے فضل و کرم پر اطمینان تھا کہ جو اُسکی مرضی ہوگی وہ ہوگا
ہم کیا کرسکتے ہیں بادشاہ اسلام تو دربار برخاست کرکے تشریف لے گئے اور سب
سردار بھی بیان تو سبکو اطمینان ہے اب لشکر کفار کا حال ملاحظہ ہو کہ پہلے بادشاہ اسلام
کا جواب قرناطیس کو ملا تھا جیسا کہ تحریر کرچکا ہوں جسپر اسنے کہا تھا کہ دوسرے نامہ کا
بھی جواب آجائے تو بندوبست کیا جائے کہ اسکا دوسرا نامہ بر وہ نامہ چاک چاک کرکے

بادشاہ بیرنگ نے چاک کیا تھا لیکر آیا اور سلام کرکے سامنے کھڑا ہوا مگر حالت یہ تھی
کہ کانپا جاتا تھا اور مارے خوف کے تھرّاتا تھا منہ زرد تھا چہرہ پر ہوائیان اُڑ رہی تھین
یہ معلوم ہوتا تھا کہ مہتاب چھوٹی ہوئی ہو عجب کچھ عالم تھا نیا رنگ تھا بات نہ کی جاتی تھی
سامنے کھڑے ہو کر وہ پرزے نامہ کے سامنے قرناطیس وا خلاق کے پھینکدیئے
اور کہا کہ یہ آپکے نامے کا جواب ہو یہ کہکر خاموش ہو رہا اخلاق نے کہا کہ یہ کیا جواب ہو
کچھ صاف طور سے بیان کر تیری تو عجب حالت ہو گیا تیرے اوپر کیا پڑی ہو جو اسقدر
بدحواس ہو گیا آفت نازل ہوئی جلد بیان کر کیا جواب دیا ہو کچھ ہم تو سنین جب اس طور
سے اخلاق خفا ہوا اور ڈانٹ کر پوچھا تو اُسنے اپنے حواس درست کرکے کہا کہ مین کیا
عرض کرون کہ جو کلمہ اُنھون نے آپ کی شان مین کہے ہین اگر جان کی امان پاؤن تو
عرض کرون جب یہ کہا تو قرناطیس نے کہا کہ تیری جان تجھکو بخشی بیان کر تب اُس نامہ بر
نے اول سے سب حال عرض کرنا شروع کیا نامہ کا چاک کرنا اور جو کچھ کہ کہا تھا سب
بیان کیا بے کم و کاست بلکہ اپنی طرف سے کچھ بڑھا کر کہا کہ جسکے سبب سے اشتعال طبع
زیادہ ہوا جب وہ نامہ بر سب حال بیان کر چکا اور قرناطیس و دیگر اہل دربار و اخلاق
نے سنا قرناطیس کو بہت غصہ آیا گو یہ امر اُسنے تجویز کیا تھا کہ پہلے خدا پرستون
سے مقابلہ کرکے سمجھ لیا جائے کہ اُنکی جانب سے جواب سخت آیا ہو پھر اُس لشکر
کے بادشاہ سے سمجھا جائیگا اسی سبب سے جواب کا منتظر تھا جب یہ جواب سنا بہت
برہم ہوا اور قصد موقوف کر دیا اور یہ قصد کیا کہ اُنکو بہت گھمنڈ ہو پہلے اُنکا ہی خاتمہ
کیا جائے گا اگر اُنکا خاتمہ نہ کیا جائے گا اور یہ یہان قیام پذیر رہینگے تو ضرور اہل اسلام
کی کمک کرین گے اور یہ لوگ بھی ساحر ہین پھر اُسوقت مشکل ہو گی اہل اسلام نے
جو یہ جواب دیا ہو صرف انھین کے بھروسہ پہ دیا ہو اگر یہ نہ ہوتے تو یہ جواب وہ
لوگ کبھی نہ تحریر کرتے بلکہ اگر اطاعت کرتے نہ میرا شاگرد قتل ہوتا نہ وہ لوگ رہا
ہوتے نہ مشکل ہوتی نہ مجھکو اپنے مقام سے حرکت کرنا پڑتی بڑے حامی بنے ہین اُنھین
کا خاتمہ کرنا لازم ہو اگر فریب اور دھوکے سے اب یہ اُس فکر مین تھا کہ کیا فریب د

تو حوکا دون لکھکر اُنکے بادشاہ کو اپنے پاس بلاؤن یا خود جاؤن ملاقات کرون کچھ امتحان سحر ہو اگر اپنے سے زبردست پاؤن تو دھوکا دون اور اگر کم پاؤن تو مقابلہ کرون کیا تدبیر کرون کیونکر طلب کرون یا کیونکر اُنکے پاس جاؤن کیا صورت نکلے یہی فکر کر رہا تھا اور دریاے تفکر مین غوطہ زن تھا کہ گوہر مراد ملے ادھر وہ بحر فکر مین ہاتھ لگا رہا تھا کہ درگہ سالاری نے آکر عرض کیا کہ ایک نامہ بر بادشاہ لشکر کا حاضر ہے اور بار چاہتا ہے کہتا ہے کہ مین نامہ لیکر آیا ہون ملک قرناطیس کے پاس کیا حکم ہوتا ہے قرناطیس نے جواب دیا کہ اُسکو اندر لاؤ دیکھون کہ کس امر کی بابت نامہ لیکر آیا ہے کیا لکھا ہے درگہ سالار باہر گیا اور اُس نامہ بر کو لیکر اندر آیا اُسنے بطریق اہل اسلام سلام کیا کسی نے جواب سلام نہ دیا بلکہ اہل دربار داخلاق کو ناگوار ہوا قرناطیس نے کہا کہ یہ امر کوئی ناگوار ہونے کا نہین ہے اس خیال سے کہ جو شخص جو مذہب رکھتا ہوگا اُسی طریقہ وطرز سے سلام کرے گا اور نامہ بر ہمیشہ بخیطا ہوتے ہین سب خاموش ہو رہے کسی نے کچھ نہ کہا اُسکو کرسی مرحمت ہوئی وہ سلام کرکے کرسی پر بیٹھا قرناطیس نے کہا کہ تمھارے بادشاہ و نقابدار کا مزاج تو اچھا ہے نامہ بر نے جواب دیا کہ اُنکا مزاج بہت اچھا ہے اب قرناطیس نے پوچھا کہ کدھر آنے کا اتفاق ہوا جواب دیا کہ آپ کے نام ایک نامہ ہمارے آقا و مالک نے تحریر کیا ہے وہ لیکر آیا ہون قرناطیس نے کہا کہ لاؤ اُس نامہ بر نے وہ نامہ کمر سے نکال کے قرناطیس کے ہاتھ مین دیا قرناطیس نے دبیر کو دیا اُسنے نامہ پڑھا راوی بیان کرتا ہے کہ وہ طریقہ قزاقی اخلاق کا نہین ہے حکومت کرنا ہی شاہی طریقہ ہے سب اہلکار و ملازم وغیرہ ہر عہدے پر مقرر ہین جو بادشاہون و صاحبان حکومت کے طریقہ ہوتے ہین وہ ہین دربار ہوتا ہے درگہ سالار وغیرہ سب عہدہ دار ہین لشکر بھی ہے ملک اخلاق لقب ہے مگر سب وہ ہی قزاق ہین دبیر نے وہ نامہ پڑھنا شروع کیا تمام وکمال نامہ پڑھا گیا ہر مضمون نامہ سے آگاہ ہوا قرناطیس نے جو مضمون نامہ سُنا اور اُسمین صلح کے پہلو اور آشتی کی باتین تحریر پائین اور یہ بھی لکھا ہوا دیکھا کہ اگر تم ٹھیکہ دو تو ہم تم سے ٹھیک ہین اور تمھارے شریک ہوکر اہل اسلام سے مقابلہ کرین اپنے دل مین بہت خوش ہوا مگر نقابدار

اہل دربار نامہ بر کے ستانے کو کہا کہ مجکو نہ ٹھیکہ دینے کی ضرورت ہی نہ کسی کی شراکت
کی ہمین ہی کیا کم ہون مین خدا پرستون کا خاتمہ کر دونگا اگر خدا پرست اُنکو ٹھیکہ دین تو وہ
لین اگر نہ دین تو اُنکو اختیار ہو چاہے یہان قیام کرین چاہے چلے جاوین ہمکو اُنکی کوئی پروا
نہین ہو ہم ان سے اور اُنسے دونون سے بالکل بیخوف ہین یہ لوگ یا وہ لوگ ہمارا کچھ نہین
کر سکتے ہین یہ جو قرناطیس سے کہا اخلاق و دیگر اہل دربار نے کہا کہ آپکا کیا نقصان ہی
آپ زحمت سے بچتے ہین تکلیف سے بچتے ملتا ہو ٹھیکہ دیدیجیے قبل اسکے کہ خدا پرستون
کی طرف سے پیام آئے یہ جو اخلاق وغیرہ نے کہا قرناطیس کو خود یہ امر منظور تھا کہ مین شہنشاہ
یکرنگ کو طلب کرکے اپنے سحر کا کرشمہ دکھاؤن اور امتحان کرون اگر اپنے سے زبردست
یا برابر پاؤن تو کسی اور تدبیر سے قتل کرون فریب و دھوکا دیکر اگر کم پاؤن تو مقابلہ کرون اب
اسکی تدبیر سوچ رہا تھا کہ یہ نامہ اگر پہونچا نامہ کو سنکے اسنے یہ تقریر کی جب سب نے
کہا تو اسنے کہا کہ اچھا اگر تم سب کی یہی رائے ہی تو خیر مین اُنکو یہان طلب کرتا ہون اگر
وہ آتے ہین تو اُن سے ٹھیکہ کی گفتگو کرتا ہون اگر مان لیا کہ جس طور سے مین کہون
وغیرہ ورنہ خود مقابلہ کرونگا اور ٹھیکہ نہ دونگا اخلاق نے کہا کہ آپکو اختیار ہی پس قرناطیس نے
اُس رقعہ کا یہ جواب تحریر کیا کہ مجکو آپکا رقعہ پہونچا مضمون رقعہ سے آگاہ ہوا بہت مناسب
کیا جو کچھ آپ نے زبانی نامہ بر کے کہلوا بھیجا جیسی اُسنے گستاخی کی ویسی سزا پائی اُسکے
ساتھ ہم سبکو بھی ذلیل کیا مین خود اُسکو سزا دونگا معلوم ہوا کہ یہ طریقہ صحبت شاہان سے
ناواقف تھا اگر ایسا مین جانتا تو کبھی اسکو نامہ دیکر روانہ کرتا پھر اُسکی خطا کو میری خاطر
سے معاف فرمایئے مین خود اس امر کا خواستگار ہون اور تھا کہ میرے آپکے مقابلہ نہ ہو اور
صلح ہو جائے وہ جو نامہ مین نے آپکو تحریر کیا تھا صرف اس سبب سے کہ آپنے بلا وجہ
میرے شاگرد کو قتل کیا یہ سن کے مجکو غصہ آیا مین نے نامہ آپکو تحریر کیا اب آپکی تحریر
سے معلوم ہوا کہ آپکا پیشہ یہی ہی کہ ٹھیکہ پر کام کرتے ہین پھر ہمکو کوئی شکایت نہین ہی پہلے
ہمارا اور خیال تھا مگر جب سے یہ تحریر آئی ہمارا خیال بدل گیا لہذا اگر آپکو تکلیف نہ ہو تو آپ
تشریف لایئے میرے آپکے باہم گفتگو ہو جائے مین ٹھیکہ آپکو دیدون اگر طے ہو جائے

اسی ضمن مین میرے آپکے ملاقات بھی ہو جاتی مین نے اپنے شاگرد کے سعادت خون سے جبکا کہ مجکو آپ سے دعوے تھا اس تحریر کو دیکھکر ہاتھ اُٹھایا نہ مین آپکے مذہب سے غرض رکھون نہ آپ میرے دین و آئین سے تعلق رکھیں میرے آپکے باہم صلح ہو جائے آپ ٹھیکہ لیکر خدا پرستون سے مقابلہ کرین میرے شریک ہو کرین آپکی اس تحریر سے بہت خوش میں خیال کرتا ہون کہ وہ جو غصہ مجکو تھا وہ بیکار تھا کیونکہ اسمین آپکی کیا خطا ہے جبکہ آپکا پیشہ یہی ہے اور آپ نے اُن سے روپیہ طلب کیا اُنھون نے دیا پھر آپ کیونکر اُنکا کام اُنکے شریک ہو کر نہ کرتے اگر نہ کرتے تو خلاف عہد ہوتا اور یہ بالکل خلاف تھا تمام عالم مین آپ بدعہد مشہور ہو جاتے پھر اسقدر لوگون کی کیونکر بسر اوقات ہوتی آپ نے خوب کیا جو میرے شاگرد کو قتل کیا مین آپ سے بہت خوش ہوا کہ آپ نے مجکو اس حال سے آگاہ کیا لہذا مین چاہتا ہون کہ مین اس زحمت سے بچون اور آپکو ٹھیکہ دون تاکہ آپ خدا پرستون سے مقابلہ کرکے اُنکو شکست دیکر میرا مطیع کر دین یا اُنکو یہان سے بھگا دین مین بہت ممنون و مشکور ہونگا زیادہ کیا لکھون آپکا بندہ احسانمند ملک **قرناطیس** راوی بیان کرتا ہے کہ اُسنے بہت کچھ خوشامد و چاپلوسی کی تحریر کی تھی کیونکہ اُسکا تو دوسرا منشا تھا یعنی دغا و دنیا اور فریب اس سبب سے اُسنے ایسی تحریر کی ورنہ وہ بہت مغرور ہے اپنے برابر کسیکو نہین خیال کرتا ہے جب یہ رقعہ لکھا گیا اور ختم ہوا قرناطیس نے دیکھکر نامہ بر کو دیا اور کہا کہ اسکا جواب ہمکو بہت جلد پہونچ جائے تاکہ ہم اُسکے موافق کاربند ہون وہ نامہ بر اس رقعہ کو لیکر اپنے لشکر مین آیا یہان انتظار تھا دربار برخاست نہین کیا تھا کہ نامہ بر آکر پہونچا جواب نامہ دیا شہنشاہ پیر تگ نے وہ رقعہ لیکر وبیر کو دیا اُسنے پڑھا آپ مضمون رقعہ پڑھوا کر بہت خوش ہوئے کہا دل مین کہ وہ مارا جاتا کہان ہے دھوکا کھایا مین نے اُسکو قتل کیا وبیر سے کہا کہ لکھدو کہ ہمکو خود تمھاری ملاقات کا اشتیاق تھا اس سبب سے پہلے قبل اس امر کے کہ بادشاہ اسلام ہم سے اس امر کی بابت درخواست کرین ہم نے تمکو اطلاع دی اگر تمھاری خواہش یہ ہے کہ مین تمھارے پاس آؤن اور باہم صلح کی تقریر ہو تو بہتر ہے تم نے بیکار کو ہم سے فساد کی بنا ڈالی تھی چونکہ ہمکو فساد منظور نہ تھا بدین سبب ہم نے اُس تحریر پر

خیال نہ کیا اور ہمکو یہ رقعہ تحریر کیا کہ جبکہ تم نے یہ جواب تحریر کیا خیر ہم کل بوقت صبح ضرور تمھاری
ملاقات کو آئینگے ہمکو خود اس امر مین تامل نہین تم منتظر رہو کیونکہ جب تم سے طے ہو جائے اور باہم اقرار و مدار
ہو جانے پھر اگر ہم سے اہل اسلام درخواست کرین ہم ان سے صاف انکار کر دین کہ ہم نے
اخلاق سے ٹھیکہ تم سے مقابلہ کرنے کے لیئے لیا ہو اب ہم تم سے ٹھیکہ نہین لڑ سکتے ہین تم نے
پہلے کیون نہ ہم سے درخواست کی اب ہم دوسرے کے پابند ہو گئے ہین پس مین اُن سے
یہ کہکر اپنی عقب گذاری کرونگا کیونکہ ایک مرتبہ مین تو انکی شراکت کر کے بہت پچھتایا
انھون نے پورے طور سے جو اقرار کیا تھا اُسپر عمل نہ کیا اب مجکو اُنکی شراکت منظور نہین ہے
اگر میرے اور تمھارے طے نہ ہوگا مین یہان سے واپس چلا جاونگا کیونکہ مجکو تم سے فساد منظور
نہین ہے گو تم نے بنا فساد کی پہلے ہم سے ہی ڈالی تھی اگر تم بر سر فساد ہوتے تو کیا ہوتا بیکار کا کشت
و خون ہوتا خیر تم ہماری تحریر سے صلح پر آمادہ ہو گئے ہم مکرر تحریر کرتے ہین کل ہم ضرور آئینگے تمھاری
ملاقات کو یہ لکھوا کر اسی نامہ بر کے ہاتھ یہ جواب روانہ کیا وہان قرناطیس جواب کے انتظار
مین تھا کہ نامہ بر جواب لیکر پہونچا اور قرناطیس کو دیا قرناطیس نے پڑھوا کر سنا بہت خوش
ہوا اپنے دل مین کہ وہ مارا اب یہ جاتے کہان مین آئین تو یہان میرے شاگردون کو قتل کر کے بہت
خوش ہوئے ہین وہ اپنے دل مین یہ خیال کرین کہ مین اُسکے خون کے معاوضہ سے باز آیا اپنے
سمجھتا ہون یہ غیر ممکن ہے صرف فریب دیکر اُسکو اسیر کرونگا اُسکے بعد دیکھا جائیگا کیا خوش ہوئے
ہین کہ صلح کے لیئے طلب کیا معلوم ہوتا ہے کہ وہ مجھ سے ڈر گئے ہین یہ اثر میری پہلی تحریر کا ہے یہ
دل سے باتین کر کے منشی سے کہا کہ لکھدو کہ بسم اللہ تشریف لایئے مین کل آپکا منتظر رہونگا
خانہ خانہ شماست مجکو نہایت خوشی ہوگی مین بجائے پا انداز کے اپنی آنکھون کو فرش کرونگا
یہ لکھوا کر دیکر بھیجا اور زبانی کہدینا کہ شوق سے تشریف لایئے میرا شرف ہے گو آپکو تکلیف
ہوگی مگر میری خوشی تو آپنے کی مین خود حاضر ہوتا مگر چند مجبوریون سے مجبور ہون اس سبب سے
یہ تکلیف مین نے آپکو دینا گوارا کی مین بہت ممنون و مشکور ہوا اور آپکے احسان سے تمام عمر
سر نہ اٹھا سکونگا وہ نامہ بر یہ جواب زبانی لیکر سلام کر کے وہان سے روانہ ہوا بعد جانے
نامہ بر کے قرناطیس نے اخلاق و اہل دربار سے کہا کہ خوش ہو کہ میرا فریب چل گیا مین سمجھے

مین نے مار لیا اب یہ جاتا کہان ہے کل صبح کو مین ایک دریاے سحر بناکر اُنھین بنگلہ تیار کرکے
بیٹھونگا اور اُسی بنگلہ مین اُنسے ملاقات کرونگا اگر وہ ساحر زبردست ہین تو میرے پاس
آئینگے اور اس دریاے سحر سے بچکر نکل جائینگے اور اگر زبردست ساحر نہین ہین تو غرق
ہو جائینگے آتے ہی وقت اگر بچکر بسبب اپنے سحر کے چلے آئے ہین ہاتون مین لگا کر
اور غافل کرکے اُنکو غرق کردونگا بہر طور کل اُنکا خاتمہ کرونگا یہ کہکر دربار برخاست کیا سب
اپنے مقام پر خوش خوش آئے اس خیال سے کہ کل اِن لوگونکا جو کہ قاتل نقابدار ہین خاتمہ
ہوگا پرسون اہل اسلام کا قرناطیس اخلاق کے ہمراہ اُس مقام پر آیا جو کہ اسکے واسطے
مقرر کیا گیا تھا کھانا وغیرہ زہر مار کرکے دو پہر رات تک اخلاق کے ہمراہ عیش و عشرت مین مصروف
رہا کیونکہ پرسون سے فراق تھا قرناطیس فراق اخلاق مین تڑپا کرتا تھا آج اسکو یہ دن نصیب
ہوا لاکھ رکا اخلاق نے انکار کیا اسنے ایک نہ سُنی بلکہ یہ کہا کہ اگر تم میرا کہنا نہ مانوگے تو مین جادوگرونکا
اور خدا پرستون کا شریک ہونگا اُنکا شریک ہوکر تمکو قتل کرونگا اس سبب سے اخلاق مجبور ہوگیا
خوب دو پہر شب عیش کیا دونون نے جب بارہ بجے قرناطیس اُٹھا خون خوک سے غسل کیا و
دیا اپنا سحر جگانے لگا اور تازہ کرنے لگا اخلاق اپنے خیمے مین جاکر سو رہا یہ سحر جگایا کیا اور تازہ
کیا گیا یہ حرامزادہ اپنے اس کام مین مصروف ہوا اور اخلاق خواب مرگ مین اب کچھ نقابدار کے لشکر
اور بادشاہ کی حالت سماعت فرمایئے کہ جب جواب نامہ پہونچا تو پڑھوایا اور سُنا جب سُن چکے سب
سردارون سے کہا کہ اب کیا کرنا چاہیئے سب نے کہا آپنے غضب کیا ہم سے دریافت بھی نہ کیا
کہ وہان جانے کا اقرار کرین جائین یا نہ کرین جائین اور اُس سے اقرار کر لیا حضور وہ بہت
بڑا ساحر زبردست اور نہایت درجہ بدکار اور دھوکہ باز ہے ہمکو یہ خوف ہوتا ہے کہ ایسا نہ ہو کہ
وہ آپکو دھوکا دے اور آپکو فریب دیکر سحر مین مبتلا کرلے ہم لوگ پھر بالکل بے دست و پا
سکے ہو جائینگے کیونکہ ہم لوگ آپکے بھروسہ پر اُس سے مقابلہ کرنے کو آمادہ ہین بعد خدا کے
اگر خدانخواستہ ہم اسیر ہوگئے تو آپ کوشش کرکے ہمکو رہا کرلینگے اگر خدانخواستہ آپ کسی
آفت مین مبتلا ہوے تو ہم کچھ نہین بنا سکتے ہین پس بڑی خرابی ہوئی اب ہم کیا عرض کرین
نہ تو منع کر سکتے ہین کہ آپ تشریف نہ لیجائین کیونکہ خلاف وعدہ ہوگا اور وہ یہ خیال کریگا

کہ وہی تو افراز کیا اور خود ہی نہ آئے مجھ سے ڈر گئے وہ دبا ڈوا لیگا نہ یہ عرض کر سکتے ہین کہ آپ
تشریف لیجائین کیونکہ جانے مین خرابی ہو بادشاہ نے جواب دیا کہ اجتو یہ غیر ممکن ہو کہ مین نہ جاؤن
جائے وہان جاکر کسی بلا مین مبتلا ہون یا کسی آفت مین مین کل صبح کو جاؤنگا ضرور اپنے امکان بھر
آسکے قتل کی کوشش یا اسیر کرنے کی کرونگا آیندہ تم سب اور اہل اسلام کی تقدیر یہ حرامزادہ مجکو کیا
دھوکہ دیگا اور کیا فریب جبکہ مین نے بڑے بڑے ساحرونکو اور عیارون کو کہ جنکا مثل اور نظیر نہ تھا
دھوکا اور فریب دیکر اسیر کر لیا یا قتل تو یہ کیا ہی افراسیاب ایسے ساحر کو کہ جو کہ خداوند ساحران
یا ملکہ دمامہ یا ساحر شمشش کو جیب مین بے کئی مرتبہ دھوکا دیا تو یہ کیا چیز ہو اور اسکی کیا حقیقت
ہو جو میرا دھوکا نہ کھائے اور مین اسکے فریب مین آجاؤن خدا کی ذات سے تو یہ امید ہو کہ مین
دھوکا نہ کھاؤنگا بلکہ اوسکو دھوکا دیکر اسیر کرونگا آیندہ جو کاتب تقدیر نے بروز ازل تحریر
کیا جو ہی ہوگا مقدر کی تحریر سے کوئی چارہ نہین ہو مگر ہان تم لوگ بھی کوئی تدبیر نکالو تاکہ
اور زیادہ اطمینان ہو جائے سب نے عرض کیا کہ ہم فکر کرتے ہین یہ کہکر ہر ایک دریائے فکر مین
غوطہ زن ہوا اور غواصی کرنے لگا تاکہ گوہر مراد ہاتھ مین آئے ایک مرتبہ ملکہ غزالہ آہو چشم نے
سر اٹھا کر عرض کیا کہ ہمنے ایک تدبیر سوچی ہو وہ یہ تدبیر ہے کہ ایک انگشتری ہمارے بزرگون سے
ہمارے پاس چلی آتی ہو پشت در پشت اسکا اثر یہ ہو کہ جسکے پاس وہ انگشتری ہو وہ تو اسپر سحر
اثر کرتا ہو بلکہ اسمین یہ اثر ہو کہ جس ساحر کے پاس جاؤ وہ سحر بھول جاتا ہو پھر اسکو وہ سحر یاد نہین رہتا
اور جو چیز سحر کی ہوتی ہو جہان اس انگشتری کا عکس اس چیز پر پڑا وہ مٹ جاتی ہو سحر
بالکل دفع ہو جاتا ہو پس وہ انگشتری آپ اپنے پاس رکھین کہ اسکے سحر سے محفوظ رہین یا
جس جگہہ وہ آپکو بٹھائے اگر سحر کی وہ جگہہ ہو تو وہ سحر برطرف ہو جائے اور آپ پر اسکا سحر
اثر نہ کرے بادشاہ نے کہا کہ لاؤ وہ انگشتری کہان ہو غزالہ نے عرض کیا کہ وہ ہمارے
پاس نہین ہو اس سبب سے ہم اپنے پاس نہین رکھتے ہین کہ اگر وہ ہمارے پاس ہوگی تو سحر فراموش
ہو جائیگا ہم نے وہ احتیاط سے رکھی ہو اگر ہمکو حکم ہو تو جاکر لا آئین بادشاہ نے جواب دیا کہ شوق سے
جاؤ اور لاؤ پس ملکہ غزالہ وہان سے اٹھکر بیرون بارگاہ آئین اور سحر کرکے پر پرواز پیدا کرکے
وہان سے ایک طرف کو روانہ ہوئین ناظرین کو یاد ہوگا کہ جسقدر ساحر ہین سب سحر سے اپنی صورت

تبدیل کر کے یہ بھی دربار مین آکر بیٹھتے ہین پس غزالہ سحر گر کے اس مقام پر آئی راوی
بیان کرتا ہو کہ ایک جنگل مین غزالہ آکر اُتری ایک درہ کوہ مین گئی اُسمین ایک سرنگ سی
تھی اُسمین ایک دروازہ لگا ہوا تھا اُسمین قفل تھا پس ملکہ نے سحر کیا کہ وہ قفل خود
بخود کھل کر گرا اب جو قفل کھلا تو دروازہ وا ہوا ملکہ اُس دروازے مین گئی ایک اور
صحراے پُر بہار ملا اب ملکہ نے ایک طرف کا رخ کیا چند قدم جاکر کچھ اسم سحر پڑھکر دستک
دی کہ دیکا یک ایک غبار ساظاہر ہوا اور برق چمکی جب وہ غبار برطرف ہوا تو اُس
صحرا مین ایک گنبد مقفل نظر آیا ملکہ اُس گنبد کے قریب آئی سحر کیا کہ وہ قفل وا ہوا
ملکہ اندر گنبد کے آئی ایک صندوق تھا اُسکو وا کیا اُسمین سے ایک صندوقچہ برنجی نکالا
اُسکو لیکر باہر آئی اور یہان آکر سحر کیا کہ اُسی طور سے وہ گنبد بند ہو گیا اور قفل لگ گیا
اور اُسی طور سے گنبد غائب ہو گیا راوی بیان کرتا ہو کہ ملکہ کو جو سحر فراموش نہوا اسکا
سبب یہ تھا کہ وہ انگشتری صندوقچہ مین تھی اور بہت احتیاط سے رکھی ہوئی تھی ہان
اگر صندوقچہ کے باہر ہاتھ مین ہوتی تو سحر یاد نہ آتا پس ملکہ وہ صندوقچہ لیکر باہر آئی اُس
جنگل سے اُسی دروازے کے ذریعہ سے اُس درہ مین آکر اُس دروازے کو بھی
اُسی طور سے بند کر دیا اور بیرون درہ آکر اور سحر کر کے لشکر مین آئی یہان سب انتظار کر رہے
تھے کہ ملکہ آکر پہونچی شاہ نقلی نے دریافت کیا کہ انگشتری لائین ملکہ نے کہا کہ جی ہان
لائی جواب دیا کہ بہت جلد آئین کہا کہ بذریعہ سحر کے گئی اور آئی فرمایا کہ تمکو سحر فراموش نہوا
عرض کیا کہ وہ صندوقچہ کے اندر بند تھی اس سبب سے مجکو سحر یاد رہا یہ کہکر صندوقچہ سامنے
رکھدیا اور ایک کنجی دوپٹے سے نکال کر رکھی کہ اس سے وا کیجیے بادشاہ نقلی نے وہ
صندوقچہ کھولا اُسمین سے ایک انگشتری نکلی کہ طلائی اُسکا حلقہ اور یاقوت کا نگینہ اُسپر کچھ
اسما کندہ تھے جو کہ پڑھے نجاتے تھے اور ایک قسم کی اُسمین آب و تاب تھی کہ اُسپر آنکھ
کام نکرتی تھی وہ انگشتری نکال کر دہنے ہاتھ مین بادشاہ نے پہن لی براے امتحان
ساحرون سے کہا کہ مجھپر سحر کرو کہ مین اسکا امتحان کرلون ساحرون نے سحر
کیا بالکل اثر نہ کیا تب کہا کوئی گلدستہ سحر کا بنا کر میرے پاس لاؤ بس ساحر گلدستہ

بناکر لائے عکس جو ڈالا وہ گلدستہ جل کر خاک ہوگیا جب امتحان کرلیا تو اطمینان
ہوا اب بادشاہ نے سبران جادو و ملکہ گوہر آرا سے فرمایا کہ تم دونون صاحب
میرے ہمراہ چلنا اور دیکھنا کہ مین کیسی تقریر کرتا ہون اور کیونکر اسکو فریب مین لاکر
عیاری کرتا ہون انھون نے عرض کیا کہ بہت خوب نقابدار سے کہا کہ تم لشکر
مین رہنا اور اپنی حفاظت کرتا جواب دیا کہ بہت بہتر تب ملکہ غزالہ آہو چشم نے
بھی عرض کیا کہ اگر اجازت ہو تو ہم بھی ہمراہ چلین فرمایا کہ کیا مضائقہ ہے انھون نے
عرض کیا کہ آپکے ہمراہ تو ہونگے مگر الگ الگ کہا اچھا جب یہ سب امر طے ہو چکے
اُسوقت بادشاہ نے غزالہ سے کہا کہ ایک امر ہم دریافت کرتے ہین تم ذرا بتاؤ تو عرض
کیا کہ بیان فرمایئے فرمایا کہ تم نے یہ انگشتری پہلے ہمکو کیون نہ دی کہ ہم نقابدار کو دیکر
نقابدار کے مقابلہ مین روانہ کرتے تاکہ یہ آپکے سحر سے محفوظ رہتے عرض کیا کہ آپکے
مقابلہ مین کوئی اس امر کی ضرورت نہین نہ تھی کیونکہ وہ ایسا نہ بردست ساحر تھا
صرف ہمین اُسکو کافی تھے اور آپ نے ملاحظہ فرما لیا کہ کیونکر اُسکو قتل کیا کہا کہ
اچھا کیا ملکہ غزالہ نے عرض کیا کہ حضور اس امر کا خیال رکھین کہ ان بازون پر
اسکا عکس نہ پڑے ورنہ یہ سحر ہمارا بیطرف ہو جائے گا اور یہ باز سحر کے مٹ جائینگے
جواب دیا کہ تمھارے کہنے کی کوئی ضرورت نہین ہے مجھکو خود اس امر کا خیال ہے یہ
کہکر دربار برخاست کیا سب نے اپنے اپنے مقام پر آکر کھانا وغیرہ کھایا اور آرام
کیا بادشاہ نے اپنے خیمے مین جاکر آرام کیا وہ رات بسر کی اور تمام کی اور آمد آمد
سحر کی شروع ہوئی سپیدہ سحری نے ظہور کیا نور سے تمام عالم کو معمور کیا نسیم
سحری کے جھونکے چلنے لگے طایر آشیانون سے نکل کر حمد الٰہی شاخہاے
درخت پر بیٹھ کر کرنے لگے آمد آمد ساحروں کی افق مشرق سے شروع ہوئی
یہ صبح ہوگئی لشکر اسلام و لشکر بادشاہ یکرنگ سے صداے اذان بلند ہوئی سب سردار
نماز و وظیفہ سے فراغت کرکے پوشاک درباری پہن پہن کر بارگاہ مین آنے لگے ادھر
بادشاہ اسلام کا دربار آراستہ ہوا اور بادشاہ یک رنگ کا لشکر کفار نے بھی پوجا

وغیرہ سے فراغت پاکر دربار اخلاق نے بھی آراستہ کیا قرناطیس جادو بھی آیا سب داخل
دربار ہوئے قرناطیس نے کہا کہ آج وعدہ ہو آنے کا بادشاہ بیکرنگ کے چلو ہم انکو اپنے سحر کا
تماشا دکھائین ادھر بادشاہ اسلام نے حکم دیا کہ جاکر خبر لاؤ لشکر کفار کی اور لشکر نقابدار کی کہ
یہ لوگ کس فکر مین ہین یہ حکم پاکر چند ہرکارے طرف لشکر کفار کے چلے اور چند ہرکارے طرف
لشکر نقابدار کے اودھر بادشاہ بیکرنگ نے حکم دیا کہ ہرکارون کو کہ جاکر لشکر کفار سے خبر لاؤ کہ وہ
کس فکر مین ہین اور قرناطیس نے میری ملاقات کا کیا بندوبست کیا ہی تم خبر لاؤ تو مین بندوبست
کرون ہرکارے بحکم قضا شیم تشکے روانہ ہوئے دونون لشکرون کے ہرکارے چلے اودھر
قرناطیس اخلاق وکل اہل دربار کو باہر لیکر بارگاہ کے آیا اور اپنے لشکر سے نکل کر درمیان اپنے
لشکر اور لشکر نقابدار و لشکر اسلام کے کھڑے ہوکر کچھ اسم سحر پڑھا اور ایک گولہ جھولی سے نکالکر
زبان مین نشتر دیکر خون لیا اور گولہ پر چند بوند ٹپکا دیئے اور چند روئی کے گالے لٹکا کے اونپر
اسم پڑھکر انکو اوڑا دیا وہ بالائے آسمان جاکر ابر غلیظ ہوکر محیط ہوگئے اور پانی برسنے لگا
اودھر اسنے وہ گولہ اٹھاکر یا سامری و جمشید کہکر زمین پر مارا ایک زلزلہ سا پیدا ہوا اور زمین
شق ہوگئی سب نے دیکھا کہ ایک بحر ذخار ناپیداکنار موج زن ہی کہ آسمان اوس دریائے
طوفان خیز مین مثل حباب کے معلوم ہوتا تھا ہر موج اسکی اٹھ اٹھکر آسمان تک جاتی تھی
ہر مقام پر بھنور برپا تھا سینہ حباب ٹھہر رہا تھا جانوران آبی سر نکال کر ڈکار رہے تھے
عجب دریا تھا کہ جسکو دیکھکر ہر ایک پناہ بہ ذات خدا لیجاتا تھا اوس دریا سے پناہ
پانی دشوار تھی ہر طرف طوفان کا عالم تھا اوس دریا مین مگر اودھر اوس دریا کے لشکر
کفار تھا اور اِس پار لشکر اسلام و نقابدار تھا سب کفار نے دیکھا کہ وسط دریا مین
ایک بنگلہ بلور کا پانی پر قائم ہوا اوسمین چند کرسیان جواہر نگار آراستہ ہین پس قرناطیس
نے اخلاق سے کہا کہ تم بارگاہ مین جاؤ مین اس بنگلہ مین جاکر بیٹھتا ہون اوس بادشاہ
سے اسی مقام پر ملاقات کرونگا اور قریب مین لاکر اور دھوکا دیکر اور غافل کرکے
اسی دریا مین غرق کرونگا اس قصہ کو اس طور سے مٹادونگا اخلاق نے کہا کہ آپکو اختیار ہی
اخلاق یہ کہکر طرف بارگاہ کے چلا قرناطیس نے کہدیا کہ بارگاہ کے پردے اٹھوا دینا تا کہ

تم بھی سیر کرو اور آمد شہنشاہ تک رنگ دیکھو اور یہ بھی دیکھو کہ مین کیونکر اسکو اسیر کرتا ہون ادھر
اخلاق اپنے لشکر مین پہونچکر داخل بارگاہ کفر پناہ ہوا اور پردے اُٹھوا دیئے دیکھا کہ دریاے
ذخار موجزن ہی بیچون بیچ دریا مین ایک بنگلہ ہی کنارہ دریا کے قرناطیس کھڑا ہوا ہی جب اخلاق مع
سرداروں کے بارگاہ مین پہونچ گیا پردہ اُٹھا دیئے گئے اُسوقت قرناطیس نے دستک دی
ایک کشتی دریا مین پیدا ہوئی کنارے آئی قرناطیس اُسپر سوار ہوا وہ کشتی برابر اُس بنگلہ کے
گئی قرناطیس اُترکر کشتی سے داخل بنگلہ ہوکر کرسیان آہین کی آراستہ تھین ایک کرسی
پر جو کہ بیچ مین بہت پر تکلف تھی بیٹھ گیا سامنے اُسکے دونون لشکر ہین یعنے لشکر اسلام و لشکر
کفار اور پشت پر اسکے اسکا لشکر ہی درمیان دریا حائل ہی یہ اُس بنگلہ مین لباس پر تکلف
سے آراستہ بیٹھا ہوا ہی سامنے چوکی پر اسباب سحر رکھا ہوا ہی دو خدمتگار پشت پر کھڑے
ہوئے مگس رانی کر رہے ہین خوشبو ہر قسم کی چلی آئی ہی بنگلہ پانی پر اسطور سے قائم ہی کہ جیسے
زمین پر قائم ہوتا ہی ذرا بھی حرکت نہین ہی یہ اُس بنگلہ مین بیٹھا ہوا انتظار کر رہا ہی اور سحر کو
درست کرتا جاتا ہی اور تدبیر گرفتاری کی سوچ رہا ہی دریا موجزن ہی ہر موج اُسکی آسمان سے
باتین کرتی ہی ہر مقام پر طوفان پانی مین برپا ہی بینڈھا چر رہا ہی نکرو سونس سر نکال نکال کر
سرکشی کر رہے ہین آسمان اُس دریا مین ایک حباب معلوم ہوتا ہی وہ ہرکارے لشکر اسلام
کے مقابلہ سے جو براے دریافت اپنے اپنے بادشاہ کے حکم سے طرف لشکر اسلام کے
گئے تھے اب جو قریب لشکر کفار پہونچے دیکھا کہ ایک دریا مابین ہمارے لشکر اور لشکر
کفار کے حائل ہی اور وہ دریاے ناپیداکنار ہی کہ جسکا دوسرا سرا عدم سے ملا ہوا ہی طوفان
اُٹھ رہا ہی موجین یہ معلوم ہوتی ہین کہ تلوارین ہین کہ برابر چل رہی ہین یہ دریا جو دیکھا
ہرکارون کو حیرت ہوئی کہ ابھی کل شام تک بلکہ دوپہر رات تک کہین دریا کا نام و
نشان تک نہ تھا یہ دریاے ناپیداکنار و بحر ذخار کہان سے پیدا ہوگیا کہ جسکا پاٹ
عدم سے ملا ہوا ہی ایک نے دوسرے سے کہا کہ بھائی کارخانہ سحر کا ہی یہ اُس ساحر
نابکار کی کارگذاری ہی اُسنے سحر سے دریا پیدا کیا ہی صرف اس غرض سے کہ کوئی لشکر
نہ آسکے براے دریافت حال نہ کوئی عیار میان آکر عیاری کرسکے چلو واپس چلین

ظل اللہ کو اس حال سے آگاہ کرین یہ باہم صلاح کرکے ہرکارے لشکر اسلام کے طرف اپنے لشکر کے واپس چلے یہ بھی دیکھا تھا کہ درمیان دریا کے پانی سے اوپر ایک بنگلہ بلوری قائم ہی اس مین قرناطیس جادو بڑے تکلف سے کرسی پر تاج سر پر رکھے ہوئے بیٹھا ہی ہرکارے لشکر اسلام کے واپس گئے دریا کو دیکھکر لشکر لقا بدار کے جو ہرکارے وہان پہونچے اُنھون نے جو یہ دریاے طوفان خیز و قرناطیس کو اس حال سے دیکھا تو بہ توبہ پناہ بذات خدا کرتے ہوئے بہت جلد واپس چلے کہ چل کر وہان خبر کرین کہ ہم کیونکر وہان کا حال معلوم کرین اور آپ کیونکر براے ملاقات جائینگے یہان تو شب بھر مین دریاے طوفان خیز پیدا ہو گیا ہی درمیان ہمارے لشکر و لشکر کفار کے اور جسکی ملاقات کو آپ جاتے ہین وہ وسط دریا مین بلوری بنگلے کے اندر کرسی پر بڑے تکلف سے بیٹھا ہوا ادھر کو دیکھ رہا ہی راوی بیان کرتا ہی کہ ہرکاران لشکر اسلام نے بارگاہ مین پہونچکر بادشاہ اسلام کو مجرا کیا اور عرض کیا کہ ہم بموجب حکم جہان پناہ خدیو بارگاہ براے دریافت حال لشکر کفار چلے جب اپنے لشکر کو طے کرکے صحرا مین پہونچے اور رُخ اُدھر کا کیا تو ہم نے درمیان اپنے لشکر و لشکر کفار کے ایک دریاے زخار و ناپیدا کنار کو موجزن پایا کہ جسکی پاٹ کا کہین نام و نشان تک نہین ہی آسمان اُس دریا مین ایک حباب معلوم ہوتا ہی ایک شور پانی مین برپا ہی کہ بے پناہ پانی دشوار ہی جانوران آبی ہر مرتبہ سر نکال کر ڈراتے ہین یہ معلوم ہوتا ہی کہ پانی آنکھین نکالے ہوئے ہی یہ واقعہ دیکھکر ہم بہت حیران ہوئے خیال کیا کہ کل تک تو یہ دریا نہ تھا فوراً دل نے کہا کہ یہ دریاے سحر ہی اسمین نہ اُترنا ورنہ خرابی ہوگی یہ اصلی دریا نہین ہی اب جو ہم نے غور کرکے دیکھا تو اُس ساحر نابکار یعنے قرناطیس کو وسط دریا مین ایک بلوری بنگلہ مین بڑے کبر و غرور سے بیٹھا ہوا پایا یہ واقعہ دیکھکر ہم وہان سے واپس چلے آئے کہ حضور کو اس حال سے آگاہ کرین یہ غلام اب کیونکر جاکر دریافت کرین بادشاہ نے سردارون کی طرف دیکھکر فرمایا کہ قرناطیس نے دریاے سحر اس غرض سے بنایا ہی کہ کوئی اس طرف نہ آسکے نہ کوئی عیار آکر عیاری کرسکے ابھی بندوبست کیا ہی راہ بندی کی ہی خداوند کریم ہم سب کا مالک و مختار و حافظ ہی اگر اُسنے یہ بندوبست کیا ہی

تو ہمارا خدا اور کوئی صورت اُسکے قتل کی پیدا کرے گا اگر اُسکی قضا ہی تو ہم سب کو اُسکے ہاتھ
بچائے گا اگر ہم سب کی قضا ہی تو کیا پرواہ کیا خوف ہی ہم سب حاضر ہین بقول شاعر شعر
سر نمی پیچم ز شمشیر حبیب + ہر چہ آید بر سر من یا نصیب + سرداروں نے عرض کیا کہ ہم سب
بھی موجود ہین اگر دریاے آگ ہو تو ہم اُسمین پھاند پڑین خدا نے چاہا تو ہم اس دریاے سحر کو
پیر کر اور شناوری کر کے جا کر اُس نابکار کو قتل کرینگے یہ دریا کیا چیز ہی اگر قلعہ آہن بھی ہو
تو ہم اُسکو فتح کر لین یہ کفار جاتے کہاں ہین بادشاہ نے فرمایا کہ آپ لوگ ایسے ہی ہین
دیکھیے پردہ غیب سے کیا ظاہر ہوتا ہی جواہر بن عمرو نے عرض کیا کہ حضور ملاحظہ کر لین کہ اگر
خدا نے چاہا تو آپ کے غلام دریا کے پار جا کر اور عیاری کر کے اسکو نہ قتل کرین تو کچھو کام
نہ کیا اگر ہم نے ایسا نہ کیا تو ہم عیار کیسے اور فرزند شاہ عیار کیسے یہ دریا کیا ہی اگر تمام عالم
آب ہو جائے اور یہ نابکار اُس عالم آب میں اپنے کو پوشیدہ کرے تو بھی ہم جا کر آپ کے
اقبال و فضل خدا سے قتل کرین اور عیاری کرین یہ فن عیاری حاصل کسدن کے لیے
کیا ہی اگر ہم نے اسپر عیاری نہ کی اور دریا سے خوف کر کے رہ گئے تو ہمارے عیار ہونے
پر تف و لعنت ہی بادشاہ نے فرمایا کہ تم ایسے ہی ہو اور کس کے فرزند ہو اور کس کے یہ لوگ
شاگرد ہین ضرور ضرور مجکو یقین ہی کہ تم لوگ اس دریا کو عبور کر کے جاوٴ گے اور قتل کرو گے
یہان تو یہ تدبیر اور گفتگو ہو رہی ہی اُدھر لشکر نقابدار کے ہرکارے بارگاہ مین پہونچے
اپنے بادشاہ کو مجرا کیا کھڑے رہے شہنشاہ یک رنگ تاج گیر نے دریافت کیا کہ کیا خبر
لائے اور کیا انتظام کیا ہی ہماری ملاقات کا اُنھون نے عرض کیا کہ خداوند ہم لشکر مین
پہونچ نہ سکے راستہ ہی بند ہی قرناطیس نے بڑا بندوبست کیا ہی کہ کوئی لشکر مین آ نہ
سکے فرمایا کہ بیان کرو کیا بندوبست کیا ہی اور کیا ملاقات کا انتظام کیا ہی کیا کیا سامان
ہی لشکر کس طور سے آراستہ کیا ہی اُنھون نے عرض کیا کہ ہم لشکر مین جا ہی نہ سکے
راستے سے واپس آئے ہم کو کیا معلوم کہ کیا سامان کیا ہی اور کیا بندوبست پوچھا کہ
راستے سے کیون واپس آئے اُنھون نے عرض کیا کہ ہم جو بموجب حکم سرکار یہان سے
چلے جب اپنے لشکر کی حد سے نکل کر صحرا مین پہونچے تو ہم نے یہان اپنے لشکر و لشکر

اسلام ولشکر کفار کے ایک دریا موجزن پایا یعنے لشکر کفار تو اُس پار مقیم ہی اور یہ دونون لشکر
اِس پار اُس دریا کو دیکھ کر ہمارے حواس جاتے رہے بے پناہ پانی اُس بحر ناپیدا کنار سے دشوار
دیکھی ہم بہت حیران ہوئے کہ یہ دریا کہان سے دفعتاً پیدا ہوگیا کہ جسکے پاٹ کی کوئی
حد ہی نہ کنارون کی آج صبح تک تو یہ دریا نہ تھا اُس دریا کو دیکھ کر ہمارا ہو نہ پڑا کہ ہم اُس پار
شناوری کرکے جائین کیونکہ ہر مقام پر اُسمین طوفان برپا تھا ناندر پڑ رہی ہی موجین یہ معلوم
ہوتا ہی کہ تلوار کا کام کر رہی ہین جانوران آبی دمبدم سر پانی سے باہر نکالتے ہین جب
دم کشی کرتے ہین کوسون کا پانی سمٹ کر ایک جا ہوجاتا ہی طرفہ تماشہ یہ ہی کہ پانی سے
آگ کے شعلے نکلتے ہین پانی کھول رہا ہی غرض یہ ہی جب ہم نے دیکھا کہ یہ دریا راہ مین حائل ہی
راہ اُسطرف جانے کی نہین ہی بالکل مسدود ہی تو ہم مایوس ہوئے باہم صلاح کی کہ دریا کو
پیر کر اُس پار چلین مگر رائے نہ ہوئی کیونکہ یہ قرار پایا کہ یہ دریا سے سحر ہی اور دیکھو رہے ہی
کہ ہر قسم کی آفت اسمین پیدا ہی ایسی حالت مین جانا بالکل خلاف عقل ہی اگر کسی بلا مین
مبتلا ہوگئے تو پھر کیا ہوگا اس سے بہتر یہ ہی کہ چل کر بادشاہ کو اس حال سے آگاہ کرین
کیونکہ وہ انتظار کر رہے ہونگے کہ ہرکارے خبر لے کر آلین تو ہم یہان سے جائین ملاقات
کو اُنسے عرض کرین کہ آپ کیونکر تشریف لے جا سکینگے وہان تو راہ بند ہی دریا حائل ہی یہ رائے
باہم کرکے واپس چلنے کا قصد کیا تھا کہ ہم نے دیکھا وسط دریا مین ایک بلور کا بنگلہ پانی
کے اوپر آراستہ ہی اُسمین قرناطیس جادو بڑے تکلف سے کرسی پر بیٹھا ہوا ہی اُسنے ہم کو
دیکھا ہم نے اُسکو جب اُسنے ہم کو دیکھا تو خود پکار کر کہا کہ ای جاسوسان لشکر نقاب دار ہمارے
بادشاہ سے کہدینا کہ مین آپ کا انتظار کر رہا ہون کیونکہ آپ نے آج ملاقات کرنے کا
وعدہ فرمایا تھا لہذا مین آپ کا منتظر ہون تشریف لائیے مین چاہتا ہون کہ اسی مقام پر بیٹھ کے
درمیان دریا کے ملاقات کرونگا اس غرض سے کہ میرے اور آپ کے جو امر قرار پائے اور
جو بات طے ہوجائے اُس سے کوئی دوسرا اور آگاہ و خبردار نہ ہو اگر اور کسی مقام پر ملاقات
کرتا اور میرے آپ کے امر طے ہوتا تو ہر طور سے لوگ آتے اور اُس سے آگاہ ہوتے
بس مین نے یہ طریقہ اپنے دل مین خیال کرکے ایجاد کیا کہ یہان کوئی نہ آسکے گا مگر

مین ہونگا اور دو میرے رفیق اور آپ اور آپ کے بجز رفیق ہون اور اگر آپنے ہمراہ کسی رفیق کو
لائیے گا تو اُسی کو لائیے گا کہ جس پر حد درجہ کا اعتماد ہو کہ وہ کسی سے کوئی بات نہ کہے گا بلکہ میرے
نزدیک تو مناسب یہ ہوگا کہ آپ تنہا تشریف لائیے تو بہتر ہوگا یہ جو خدمتگار میرے پاس موجود
ہین مین انکو بھی یہان سے رخصت کر دونگا سوائے میرے اور آپ کے دوسرا نہ ہوگا یہ جو
اُسنے پکار کر کہا ہم نے سُن لیا اور وہان سے واپس آئے یہ نہ معلوم ہوا کہ اُسنے ہم کو پہچان کیونکر
لیا کہ ہم اس لشکر کے ہرکارے ہین کیونکہ ہم صورت تبدیل کیے ہوئے تھے جو اُسنے ہم سے
یہ تقریر کی ہم وہان سے حاضر خدمت ہوئے ہم آپ کو اس حال سے آگاہ کرتے ہین کہ آپ
تشریف نہ لے جائین کوئی نہ کوئی اس مین مکر ہے اول تو راہ نہین ہے دوسرے ملاقات
اُس سے فرمائیے گا وہ تو وسط دریا مین ہے آیندہ حضور کو اختیار ہے جو ہم جان نثارون نے دیکھا
تھا اُسکو خدمت والا مین عرض کر دیا اور جو اُسنے ہم کو پیام دیا تھا وہ بھی یہ سب زبانی ہرکارون
کے سُنکے بادشاہ کو ایک قسم کی حیرت ہوئی اور سر کو زانوے فکر پر رکھا اور بحر تفکر مین غوطہ
مارا اور خیال کرنے لگے کہ اگر نہین جاتا ہون تو وہ حرامزادہ خیال کرے گا کہ مجھ سے ڈر گئے
اور دریا کی حالت سُنکے نہ آئے اور جاتا ہون تو کیونکر جاؤن بس یہ سوچ کر گلشن طراری و
عیاری کی فکر کرنے لگے فوراً ایک امر خیال مین آیا کہ تمھارے پاس منڈھی حضرت دانیال
کی موجود ہے اور تخت زبرجد شاہ اُسی منڈھی کو برپا کرو اُس تخت پر سوار ہو کر اُسکی ملاقات
کو جاؤ اور عیاری کر کے اُس نابکار کو گرفتار کرو اب یہ جاتا کہان ہے دوسرے ملکہ غزال نے
جو انگشتری دی ہے جو کہ دافع سحر ہے اشیاے سحر کو دفع کرتی ہے بس اس انگشتری کا عکس
اُس پر پڑوالنا دریا مٹ جائے گا نام تک باقی نہ رہے گا یہ جو دل مین خیال آیا فوراً سر اُٹھایا
چہرہ بشاش تھا پہلے ہرکارون سے یہ ماجرا سُنکے کچھ اُداس ہوئے تھے اب جو سردارون
نے بشاش پایا ہر ایک نے عرض کیا کہ پھر کیا قصد ہے تشریف لے جائیے گا یا نہین فرمایا
کہ ضرور جاؤنگا یہ کیا ممکن ہے جو نہ جاؤن نہ جا کر یہ اُسکو خیال دلاؤن کہ ڈر گئے اگر وہ دریا سے
آتش مین ہوتا تو بھی مین جاتا یا وہان اژدر مین ہوتا تو وہان بھی جاتا اب یہ بھی ممکن ہے کہ مین
وعدہ خلافی کرون جاؤنگا اور جو مین نے کہا ہے کہ اسکو اسیر کر کے لاؤن گا نہ معلوم

وہ حرامزادہ بھولا کس امر پر ہی یہ بیکار کا کرشمہ کرکے بیٹھا ہی اگر مین نے اُسی مقام پر جاکر مقابلہ نہ کی تو کام ہی کیا کیا وعدہ خلافی نہ کرنا چاہیے حریف جہان طلب کرے اُسی مقام پر جائے مین بادشاہ اسلام سے روپیہ لے چکا ہون اور اقرار کر چکا ہون کہ یا تو اسکو قتل کرونگا یا اسیر مین اسکا ذمہ کرتا ہون بس مین کیونکر نہ جاؤن یہ دریا کیا ہی صرف دھوکے کی ٹٹی ہی ہم کو ڈرانے کے لیے یہ دریا بنایا ہی سوانگ بنا کر بیٹھا ہی تم لوگ دیکھو تو کہ مین کیونکر اسکو اسیر کرتا ہون سرداروں نے عرض کیا کہ آپ کو اختیار ہی ہم کچھ کہہ نہین سکتے ہین! دھر بادشاہ نقلی نے اُن سرداروں سے کہا کہ جسکو کل کہا تھا کہ تم بھی ہمراہ چلنا کہ آج آپ لوگ میرے ہمراہ نہ چلین کوئی ضرورت نہین ہی اُنھون نے کہا کہ ہم تو ضرور چلین گے جواب دیا کہ تمھارے چلنے سے میرا تو کچھ نقصان نہین ہی ہان تم ہی لوگون کا نقصان ہی وہ یہ کہ جسطور سے مین جاؤنگا اگر مین تم کو ہمراہ لونگا تو تم لوگ سحر بھول جاؤ گے صرف اُتنی دیر کہ جتنی دیر میرے ہمراہ رہو گے بعد کو پھر یاد آجائے گا اور وہان سحر کا کارخانہ ہی ایسا نہ ہو کہ تم لوگ کسی بلا مین مبتلا ہو جاؤ اُسپر اُن لوگون نے جواب دیا کہ جبکہ ہم سحر بھول جائینگے تو دوسرے کو کب سحر یاد آئے گا اور وہ کب کوئی آفت یا بلا ہم پر نازل کرے گا بس ہمارا چلنا کوئی ہمارے لیے قباحت نہین ہی ہم بھی دیکھین گے کہ کیونکر آپ اُسکو اسیر کرتے ہین جواب دیا کہ بہتر چلو یہ کہکر تخت پر سے اُٹھے ہرکارے جو لشکر اسلام کے یہان موجود تھے وہ یہ حال دریافت کرکے فوراً بارگاہ سلیمانی مین آئے اور زمین ادب کو لب عبودیت سے بوسہ دے کر عرض کیا کہ ہم لشکر نقابلدار مین موجود تھے کہ ہم نے سُنا کہ بادشاہ برائے ملاقات قرناطیس جادو جانے والے ہین کیونکہ کل نامہ و پیام باہم ہوا ہم بارگاہ مین گئے دیکھا باہم کچھ صلاح ہو رہی ہی بس جب صلاح ہو چکی اُسوقت یہ ہم نے سُنا کہ بادشاہ لشکر مع چند سرداروں کے جاکر اُس دریا مین جو کہ قرناطیس نے سحر سے بنایا ہی قرناطیس سے ملاقات کرینگے اور آپ سے اور قرناطیس کے مصالحت کرا دینگے ہم نے خیال کیا دل مین کہ آپ کو آگاہ کردین تاکہ آپ بھی یہ تماشہ ملاحظہ کرین جب وہان چلنے کا سامان ہونے لگا ہم ادھر کو آمادہ کرنے کو آئے بادشاہ اسلام نے

نے سرداروں سے فرمایا کہ یہ تماشہ بھی لائق دید ہی ہم یقین کرتے ہین کہ ہماری بارگاہ سے سامنا ہوگا پردے اُٹھوا دیے جائین سب نے عرض کیا کہ بخوبی سامنا ہی بس اُسیوقت پردے اُٹھوا دیے گئے بادشاہ و کل اہل دربار نے دیکھا کہ ایک دریاے زخار موجین مار رہا ہی اور ایک بنگلہ ہی کہ پانی پر قائم ہی اسمین قرناطیس بیٹھا ہوا ہی ادھر تو یہ بندوبست ہوا اُدھر شہنشاہ یک رنگ کل سرداروں و کل لشکر کو نقابدار کے سپرد کر کے اور بہت کچھ کلمات تسلی دے کر مع چار سرداروں کے بیرون بارگاہ آئے کیونکہ کل طے ہو چکا تھا کہ چار سردار چلین زیادہ کی ضرورت نہین ہی بس نیمے مین اُن سرداروں کو ہمراہ لے کر گئے وہان اُنسے کہا کہ سبب یہ ہی کہ مین تم کو چلنے کے لیے منع کرتا ہون مین منڈھی حضرت دانیال کی برپا کرونگا اُسمین بیٹھ کر اُسکے پاس جاؤنگا اور عیاری کرونگا مین نے بارگاہ مین اس سبب سے نہ تو پکار کر تقریر کی نہ اس امر کو ظاہر کیا کہ شائد ہرکارے دونون لشکرون کے موجود ہون یعنے لشکر کفار و لشکر اسلام کے اور وہ اس امر سے آگاہ ہون تو میرا راز افشا ہو اور سب پر ظاہر ہو یہان مین تم سے کہتا ہون اگر تم لوگ اُس منڈھی مین بیٹھوگے تو سحر بھول جاوُگے اس سے مناسب یہ ہی کہ میرے ہمراہ نہ چلو اُنھون نے جواب دیا کہ ہم ضرور چلین گے ملکہ نخزالہ وآہو نے کہا کہ ہم اسطور سے آپ کے ہمراہ ہونگی کسی پر ظاہر نہ ہوگا اور ہم دونون آپ کے دونون طرف منڈھی کے ہو لگے اس سبب سے الگ چلین گے کہ شائد سحر کرنے کی ضرورت ہو اور سحر کرنا پڑے تو پھر اُسوقت خرابی ہو یہ آپ فرما چکے ہین کہ منڈھی کے اندر سحر فراموش ہو جاتا ہی خواجہ نے جواب دیا کہ تم کو اختیار ہی یہ کہکر بس ایک بہت عمدہ تاج مکلل بجواہر نکالا اور نہایت نفیس زرہ جامہ و قبا وغیرہ اور آلات جنگ یعنے تلوار وغیرہ مرصع کار قبائے قلمکار زیب تن فرمائی تاج سر پر رکھا ہتھیار لگائے جواہرات سے اپنے کو آراستہ کیا زنبیل سے منڈھی حضرت دانیال کی اور تخت زبرجد شاہ کا نکالا منڈھی کو پیراستہ کیا وہ مثل گنبد کے ہو گئی تخت پر مرصع کار فرش آراستہ کیا تین کرسیان جواہر نگار لگائین آپ آراستہ ہو کر اُس منڈھی مین آگے شیران وغیرہ جود و ساحر

ہمراہ چلنے پر آمادہ تھے اُنکو بھی طلب کیا وہ بھی اندر منڈھی کے آئے حکم دیا کہ کرسیون پر
بیٹھ جاؤ اُنھون نے عرض کیا کہ ہماری یہ لیاقت نہین ہو کہ ہم برابر حضور کے بیٹھین بلکہ
ہم کو یہ زیبا ہو کہ ہم پس پشت بطریقہ خدمتگار مگس رانی کرین جسطور سے کہ قرناطیس کے
پس پشت اُسکے ملازم کھڑے ہوئے مگس رانی کرتے ہین فرمایا کہ نہین کیا ضرورت ہو
عرض کیا کہ کبھی ایسا نہ ہوگا جواب دیا کہ تم کو اختیار ہو اچھا ذرا سحر تو یاد کرو راوی بیان کرتا ہو
کہ یہ دونون جو کہ منڈھی کے اندر ساحر تھے زبردست و بلا کے تھے کہنے سے اب جو خیال
کرتے ہین تو بالکل سحر فراموش ہو ایک حرف الفاظ سحر یاد نہین ہو عرض کیا کہ بالکل فراموش
ہو فرمایا کہ میرے کہنے کا یقین آیا عرض کیا کہ ہم کو قبل ہی سے یقین تھا نہ یقین کرنے
کی کیا بات تھی یہ کہکر دونون پشت پر آکر کھڑے ہوئے آپ بیچ کی کرسی پر بڑے تکلف
سے رونق افروز ہوئے آپ کے سر اقدس پر پر ہما کے مرچھل ہوتے ہوئے شاہان جلیل
کے طریقہ سے آپ آراستہ جب یہ بندوبست ہو چکا آپ نے منڈھی کی طرف خطاب
کر کے فرمایا کہ اے منڈھی مجکو پاس قرناطیس کے پہونچا دے اُدھر اُن دونون نے بھی
اپنا بندوبست کر لیا یعنی نغزالہ و آہو چشم نے یہ فرمانا تھا کہ منڈھی مع تخت کے بلند
ہو کر چلی اُدھر تو منڈھی چلی اُدھر ایک ہودج مرصع کار دہنی طرف انکی منڈھی کے اور ایک
بائین طرف آکر قائم ہوئی اور وہ دونون ہودجین برابر منڈھی کے ہوا پر چلین نقابدار
و کل سردارون و لشکر کے لوگون نے دیکھا کہ ہمارا بادشاہ بڑے شوکت سے ملاقات کو
قرناطیس کے جاتا ہو خیمے مین تو خود اور چار ساحرون کو لے گئے تھے آپ تو بڑے سامان
سے جاتے تھے یہ سامان کچھ ہمراہ نہ تھا ہر ایک حیرت کر رہا تھا جو کہ واقف تھا اس
حال سے اُسکو خیال بھی نہ تھا خاموش بیٹھا ہوا ہر ایک طرف دیکھ رہا تھا اُدھر بادشاہ
اسلام و کل اہل دربار نے دیکھا کہ لشکر نقابدار سے ایک گنبد بلند ہوا اور اُسکے دونون طرف
دو ہودج ہین اور اُس گنبد مین بادشاہ یک رنگ تاج گیر جلوہ فرما ہین بڑے تکلف
سے دو شخص پس پشت کھڑے ہوئے مگس رانی کر رہے ہین وہ گنبد تھوڑا تھوڑا اُڑتا ہوا اُدھر
لشکر کفار دو دریا کے چلا جاتا ہو ہر ایک اہل اسلام کو مع بادشاہ کے حیرت ہوئی اور

باہم کہنے لگے کہ اگر اُسنے دریاے سحر کا طیار کیا ہی اور وہان طلب کیا ہی تو انھون نے بھی خوب تدبیر کی ہی ملاقات کرنے کی ضرور ہی اُسکو قتل یا اسیر کرینگے کوئی بہت زبردست عامل ہین یہ کہا نہین جاسکتا ہی کہ ساحر ہین کیونکہ اپنے کو خدا پرست کہتے ہین دوسرے طریقہ سے بھی پایا جاتا ہی ضرور انکے قبضہ مین جن ہون یا پریزاد ہون یہ سب زور علمیات کا ہی بھلا انسے کون لڑ سکتا ہی ساحر کی کیا حقیقت ہی دیکھو تو کس شان و شوکت و دبدبہ سے جاتے ہین ذرا بھی خوف نہین ہی وہ حرامزادہ یہ سمجھا تھا کہ دریاے سحر کا حال سُنکے براے ملاقات نہ آئینگے اُسکو اسکی خبر نہ تھی کہ ضرور ضرور آئینگے اگر یہ لوگ میرے لشکر مین رہنا قبول کرین تو مین ضرور انسے اس امر کی درخواست کرون بلکہ خزانہ سے انکے کل لشکر کا مصارف مقرر کرون سبھون نے عرض کیا کہ بجا ارشاد ہوتا ہی یہ اس کام کو انجام دے کر جب جانے لگین تو ارشاد فرمایئے گا اور ملاحظہ فرمایئے گا کہ کیا جواب دیتے ہین یقین ہی کہ آپ کے فرمانے کو قبول کر لین یہان تو یہ تقریر ہو رہی ہی مگر ہر ایک کی نگاہ اُسی طرف لڑی ہوئی ہی اور ہر ایک دیکھ رہا ہی کہ وہ گنبد اور ہودج برابر اُڑے ہوئے چلے جاتے ہین مگر بات یہ ہی کہ ہودج کے اندر جو کوئی ہی وہ دکھائی نہین دیتا ہی خالی ہودج نظر آتے ہین اُدھر قرناطیس اپنے بنگلہ مین جو کہ مثل حباب کے ہی بیٹھا ہوا انتظار کر رہا ہی اور اسی طرف دیکھ رہا ہی مین اسکو اسی حالت مین چھوڑتا ہون اور ایک مختصر جملہ خدمت ناظرین مین عرض کرتا ہون جو کہ مین نے فراموش نہین کیا مگر اُس کے موقع پر نہین لکھا دوسرے مقام پر ذکر کیا ہی ساتھ ہی خیال آیا کہ ناظرین خیال فرمائین گے کہ اسکا تو ذکر کسی مقام پر نہین ہوا یہ کہانسے تحریر کیا وہ جملہ یہ ہی کہ مین نے یہ تحریر کیا ہی کہ ہرکارون نے لشکر نقابدار کے اپنے بادشاہ سے یہ بیان کیا کہ قرناطیس نے ہم کو یہ پیام دیا ہی کہ اپنے مالک سے کہدو کہ ہم تمھارا انتظار کر رہے ہین ہماری ملاقات کو حسب وعدہ آؤ ہم اسی دریا مین تم سے ملاقات کرینگے مین نے اسکو اُس مقام پر تحریر نہین کیا کہ جب کہ ہرکارے خبر کو گئے تھے اور دریا کو اور قرناطیس کو دیکھ کر واپس آئے تھے بلکہ انکی زبانی سامنے بادشاہ لشکر کے بیان کرنا تحریر کیا ہی اسکا سبب یہ ہی کہ بوجہ طول ہونے کے اور

ایک عبارت کے دو مرتبہ بیان ہونے کے سبب سے وہان نہین تحریر کیا بلکہ یہان
تحریر کیا گو قرناطیس نے انکو پہچان کر کہا تھا ناظرین اگر یہ خیال کرین کہ قرناطیس نے
انکو پہچانا کیونکر کہ یہ ہرکارے نقابدار کے ہین کیونکہ تحریر کیا جاتا ہو کہ دریا کے پاٹ
کی کوئی حد نہ تھی دوسرے یہ صورت تبدیل کیے ہوئے تھے اسکا جواب یہ ہو کہ وہ دریاے
سحر تھا دوسرے انکو تو بہت بڑا اور عظیم الشان معلوم ہوتا تھا مگر حالت اُسکی یہ تھی کہ ایک
چھڑ پانی کا تھا بہ سبب سحر کے یہ عالم اُسکا تھا دوسرے جب ہرکارے قریب اُس دریاے
سحر کے پہونچے بہ سبب سحر کے اُنکی صورتین تبدیل ہو گئین اپنی اصلی حالت پر ہوگئے
اور قرناطیس کل اہل اسلام و کل لشکر نقابدار کے ادنی و اعلی کو پہچانتا ہو جو کہ اُس مقام پر
موجود ہین بس اس سبب سے اُسنے پہچان لیا اور وہ پیام دیا کہ جو مین نے بہ سبب طول
کے ایک ہی مقام پر سامنے بادشاہ یک رنگ کے زبانی ہرکارون کے تحریر کیا ہو راوی
بیان کرتا ہو کہ قرناطیس نے یہ پیام ہرکارون کو دیا تھا جو کہ اُنھون نے بیان کیا اور
بر سر مطلب یہ تو جملہ معترضہ تھا خلاصہ یہ کہ قرناطیس اسی طرف کو دیکھ رہا تھا کہ اُسنے
دیکھا کہ لشکر نقابدار سے ایک گنبد پیدا ہوا اور برابر اُسکے دو ہودج ہین وہ گنبد ہوا پر
ہوا اسی طرف کو چلا آتا ہو یہ حیران ہوا کہ یہ غبار کیسا ادھر کو آتا ہو کہ جسکے ساتھ دو چھوٹے
غبارے بھی ہین اب تو یہ بغور دیکھنے لگا وہ گنبد بہت تیزی سے قریب دریا آکر قائم
ہوا اب قرناطیس جادو نے دیکھا کہ ایک گنبد ہو اُسمین ایک تخت آراستہ ہو اُس تخت
پر تین کرسیان بچھی ہین بیچ کی کرسی پر بہ لباس پُرزر و بصد شان و شوکت بادشاہ دین
بیٹھے ہوئے ہین پس پشت دو خدمتگار مگس رانی کر رہے ہین اور دو ہودج ایک ادھر اور
ایک اُدھر گنبد کے ہوا پر قائم چلے آتے ہین یہ جو واقعہ اسنے دیکھا اپنے دل مین کہا کہ
بہت بڑا ساحر زبردست ہو مین تو یہ خیال کرتا تھا کہ یہ تخت پر سوار ہو کر میری ملاقات
آئے گا جب قریب دریا پہونچے گا مین دریا کو اشارہ کرونگا وہ بڑھ کر مع اُسکے اور
تخت کے غرق کر دے گا یہان تو دوسرا ساماں نظر آیا کہ وہ بالاے ہوا آ رہا ہو خیر آنے دو
جاتا کہان ہو قرناطیس جادو تو اپنے دل سے یہ باتین کر رہا ہو اُدھر وہ گنبد قریب دریا پہونچا

خواجہ اور سب نے دیکھا کہ ایک دریا ہے مواج و متلاطم کوسون کا پاٹ پانی مین تلوار کا کاٹ موج اُسکی ہر ایک ماہی بحر قضا حباب اُسکا مردمک چشم نہنگ سد راہ دیکھا اور وسط مین ایک بلوری بنگلہ آراستہ پایا اُسمین قرناطیس کو بیٹھے ہوئے دیکھا بس قرناطیس کی طرف دیکھکر اور اُسی دریا کو دیکھکر تخت کو اشارہ کیا کہ وہ تخت اُسی طریقہ سے اُڑتا ہوا اُس کے بنگلہ کی طرف چلا مگر پانی سے بہت بلند تھا جب قریب بنگلہ پہونچا اور قرناطیس نے دیکھا کہ وہ بادشاہ مع اپنے تخت و بنگلہ کے قریب آگیا ایک مرتبہ کرسی پر سے اُٹھا اُٹھا یعنے برائے تعظیم اُدھر خواجہ نے اشارہ کیا کہ تخت طرف پستی کے مائل ہونے لگا یہان تک جب بالکل قریب پانی کے پہونچا اُدھر تو عکس منڈھی کا دریا پر پڑا اُدھر خواجہ نے اُس انگشتری کا عکس دریا پر ڈالا جوکہ ملکہ غزالہ نے لا کر دی تھی اور عرض کیا تھا کہ اس کے عکس سے سحر و اشیاے سحر بالکل برباد ہو جاتے ہین راوی بیان کرتا ہی کہ عکس کا پڑنا تھا کہ وہ دریا دھوان ہوکر بالکل نیست و نابود ہوگیا ایک غبار سا زمین سے اُٹھا اب جو سب نے دیکھا نہ پانی تھا نہ وہ زور و شور تھا اُسی طور سے زمین خشک تھی نہ وہ بنگلہ بلوری تھا نہ وہ کرسیان نہ وہ خادم صرف قرناطیس خاک پر پڑا ہوا تھا دھوپ مین زمین پر اسباب سحر رکھا ہوا تھا دریا کا نام و نشان تک نہ تھا سب اشیاے سحر جو کہ قرناطیس نے سحر سے تیار کین تھین سب برباد تھین نئی بات تھی کہ پانی خاک ہوکر اُڑ گیا وہ دریا جس سے پناہ پانی دشوار تھی اُسکا پتہ نہ تھا اخلاق و کل سردار و لشکر نے جو یہ واقعہ دیکھا کہ اسکے گنبد کے آتے ہی قریب بنگلہ سب سامان جوکہ قرناطیس نے سحر سے درست کیے تھے برطرف ہوگئے قرناطیس یکہ و تنہا دھوپ مین خاک پر پڑا ہوا ہی بہت حیرت ہوئی سردارون سے کہا کہ خداوند عجائب خیر گرین ہم کو کچھ رنگ بیرنگ معلوم ہوتا ہی یہ بادشاہ بڑا زبردست ساحر ہی کہ آتے ہی اُسنے دریا و غیرہ کو چشم زدن مین مٹا دیا اور قرناطیس کچھ نہ کر سکا ہم منع کرتے تھے کہ نہ بُلائیے سر میدان مقابلہ فرمائیے نہ مانا ایک نہ سُنی اسمین یہ بات تھی کہ اُسکو بھی خیال رہتا کہ ساحر زبردست ہی اب کو یہ خیال برطرف ہوگیا ہوگا پہلے وہ بھی ذرا سمجھ بوجھ کر مقابلہ کرتا اور ایک قسم کا

خوش رہتا اب بالکل بے خوف ہو کر مقابلہ کرے گا اس خیال سے کہ مین نے ایک چشم زدن مین
جھوٹ دریا سے سحر قرناطیس نے بنایا تھا مٹا دیا اُسکو اندازہ اُس کے سحر کا مل گیا بڑی خرابی
ہوئی سرداروں نے عرض کیا کہ آپ خوف نہ کرین ملک قرناطیس ضرور اسکو اسیر کرینگے یا
قتل اس دریا کے برباد ہونے سے یہ نہین خیال کیا جا سکتا ہو کہ ملک قرناطیس سحر سے
واقف نہین ہین یا کم ہین بوقت مقابلہ حال کھلے گا اخلاق نے کہا کہ خداوند ہم چنین کنند
یہان تو یہ تقریر ہو رہی ہو اُدھر نقابدار و سردار و اہل لشکر نے جو دیکھا سب نے بہت
تعریف کی اور کہا کہ کس تدبیر سے دریا کو برباد کیا دیکھنا اب کیا مایوس میان قرناطیس کھڑے
ہوئے ہین بھلا انسے کوئی لڑ سکتا ہو جو لڑے وہ اپنی مٹی خراب کرے بادشاہ اسلام وکل
سرداروں و اہل لشکر اسلام نے یہ واقعہ دیکھکر بہت حیرت کی بادشاہ نے سرداروں سے
فرمایا کہ آپ لوگون نے ملاحظہ فرمایا کہ کیونکر دریا کو مٹایا یہ جیسے مار لیا قرناطیس کو شہنشاہ
یہ رنگ ہے نے یہ سب علم کا زور ہو کہ یون دریا مٹ گیا اب ان کے ہاتھ سے یہ حرامزادہ
بچ کر جاتا کہان ہو ادھر تو ہر ایک اپنے دل مین کہہ رہا ہو اور ہر طرف دریا کے مٹ جانے کا
چرچا ہو کفار کو اس واقعہ سے صدمہ ہو کیونکہ اُنکو اور خیالات تھے اور اہل اسلام و دیگر لوگون کو
خوشی حد سے زائد ہو اُدھر جب خواجہ نے دیکھا کہ دریا مٹ گیا اور نام و نشان تک باقی
نہ رہا قرناطیس بر سر خاک کھڑا ہو ایک مرتبہ تخت کو روک کر اور پکار کر کہا کہ واہ بھائی
قرناطیس کیا خوب تم نے ملاقات کا طریقہ نکالا ہو کیا شاہ و شہریار اسی طور سے
کسی سے ملاقات کرتے ہین کہ دھوپ مین خاک پر کھڑے ہوئے ہین اگر ایسا ہی ذلیل
تصور کرتے تھے تو کیون بلایا میرا لشکر مین آنا مناسب نہ تھا تو کسی اور مقام پر طلب
کیا ہوتا یہ کونسا طریقہ ہو کہ نہ کوئی مقام سایہ کا نہ کوئی شی بیٹھنے کے لیے بھلا یہ تو بتاؤ کہ
کون یہان بیٹھے اور کس شی پر بیٹھے معاملہ جنگ و پیکار کے طے کرنے کا ہو عرصہ مین یہ امر فیصل
ہو گا ہان اگر اور کوئی گفتگو ہوتی تو خیال کیا جاتا کہ دو دو باتون مین ختم کر لی جائے گی
بھلا یہ گفتگو بدون پہر دو پہر کے کسی طور سے نہ ختم ہوگی کہان تم بھی دھوپ مین کھڑے
ہو گئے اور ہین بھی اگر یہی امر تھا تو بیکار طلب کیا ہین تو اگر نہایت درجہ پریشان ہوئے

پشیمان ہوا اس امر کا خیال نہ تھا مہمان کی اسی طور سے عزت کی جاتی ہے یہ کہکر اور تخت لگو زمین
پر لائے سامنے قرناطیس کے اب جو قرناطیس نے یہ تقریر سنی اور تخت کو سامنے پایا
خیال کیا دل مین یہ کہہ کیا رہا ہے مین تو بنگلہ مین بیٹھا ہوا ہون اور یہ کہتا ہے کہ خاک پر کھڑے
ہو کوئی شی بیٹھنے کو نہین ہے کیا یہ شخص اندھا ہے کہ اسکو دکھائی نہین دیتا ہے مین کرسی پر
بیٹھا ہوا ہون بنگلہ مین میرے سامنے دریا لہرین مار رہا ہے واہ کیا خوب ایں گل دیگر شگفت
یہ اپنے دل مین سوچ کر کہا کہ آپ تشریف لائین دھوپ کیسی ہین تو بنگلہ مین بیٹھا ہوا
انتظار آپ کا کر رہا ہون کرسیان حاضر ہین آپ اپنے تخت پر سے اتر کر تشریف تو لائیے
خواجہ نے جواب دیا کہ مجھکو تو کچھ بیٹھنے کو نہین دکھائی دیتا ہے مین یہ دیکھ رہا ہون کہ تم میرے
روبرو خاک پر کھڑے ہو نہ کرسیان ہین نہ کچھ ہے مین یہ خیال کرتا ہون کہ تم خواب دیکھ رہے ہو
یہ تو بتاؤ کہ بیدار ہو یا سوتے ہو عالم خواب مین تو نہین مبتلا ہو ذرا ہوشیار ہو کر دیکھو تو سہی
یہ جو سنا اب اسنے جو دیکھا تو نہ دریا کو پایا نہ اُس بنگلہ کو اپنے کو خاک پر کھڑا دیکھا اور سب
اسباب سحر زمین پر پڑا پایا سوائے خاک کے پانی کا نام نہ تھا سوائے خشکی کے تری کا ذکر
تک نہ تھا یہ واقعہ دیکھ کر یہ بہت حیران ہوا اسنے اپنے دل مین خیال کیا مگر یہ بڑا ساحر
زبردست ہے کہ میرے دریائے سحر کو مع بنگلہ وغیرہ کے برباد کر دیا اور مجھکو خبر نہ ہوئی افسوس
بہت بڑا دھوکا کھایا اب ذرا اس سے سمجھ بوجھ کر بات چیت کرنا چاہیے کیونکہ اس نے
بہت بڑا چرکا دیا مین ایسا غافل ہوا کہ دریا برباد ہوا بنگلہ مٹا اور مجھکو خبر نہ ہوئی مقام عجب
ہے دل مین خیال کر کے اور شرمندہ ہو کر کہا کہ واقعی جیسا آپ فرماتے ہین ایسا ہی ہے
مجھے مین انکو ایسا زبردست و صاحب عمل نہ جانتا تھا مین نے سحر سے دریا بنایا تھا اور
بنگلہ تیار کیا تھا اُسمین آکر بیٹھا تھا اُس خیال سے کہ آپ سے ملاقات کرون اس بنگلہ
مین اور آپ کو اپنے سحر کا کرشمہ دکھاؤن تاکہ آپ کو میری جانب سے خیال پیدا ہو مگر
آپ نے اسکو برباد کیا مین آپ برابر ہو گیا کوئی مقام شکایت نہ آپ کو ہے نہ مجھکو بس
تشریف لائیے میرے ہمراہ بارگاہ مین چلیے جواب مین فرمایا کہ بارگاہ مین چلنے کی
کوئی ضرورت نہین ہے اگر تمھارا جی چاہے میرے بنگلہ مین چلے آؤ جبکہ ہم تم ایک ہو گئے

تو خیریت کس امر کی ہی جبسے تمھاری بارگاہ ویسے میری منڈھی بلکہ مجکو مقام فخر اور افتخار ہوگا
کہ تم ایسا ساحر میری ملاقات کو آیا اور میرے کلبہ تاریک کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے
منور فرمایا مین آپ کا نہایت احسان مند ہونگا اور آپ میرے نزدیک بارگاہ مین
جانا مناسب نہین ہی کیونکہ ہر ایک یہ خیال کرے گا کہ دریاے سحر تیار کرکے بیٹھے تھے اور
اپنے حریف کو طلب کیا تھا اُسنے آکر اُس دریا کو مٹا دیا یہ اُسکا کچھ نہ کر سکے آخر کو عاجز ہوکر
اپنے ہمراہ بارگاہ مین لائے ہماری حقارت ہوگی آیندہ تم کو اختیار ہی اُسنے جواب دیا کہ
پھر کیا کرون واقعی یہ امر ہی کہ نہ تو سایہ ہی نہ کوئی شے بیٹھنے کو ہی پھر کیونکر باہم گفتگو ہوگی کیسے
ہوگا فرمایا کہ مین نے تو کہا کہ تم میرے پاس اس گنبد کے پاس مین چلے آو یہان کرسیان
وغیرہ سب موجود ہین جتنے عرصہ تک چاہنا بیٹھنا کوئی مانع نہین ہوگا تمھارا گھر ہی بلکہ
میری عزت و آبرو کا سبب ہوگا تم ایسا ساحر زبردست میرا مہمان ہوا جبکہ باہم صلح
کا خیال ہی تو پھر خیریت کس امر کی ہی بعد طی ہونے گفتگو باہمی کے تم اپنے لشکر مین چلے
جانا مین اپنے لشکر کو چلا جاونگا یہ جو کہا قرناطیس نے بھی خیال کیا کہ یہ سچ کہتے ہین تیرا
نام ہوگا جو تو انکے پاس اس گنبد مین جاکر انکو اسیر یا قتل کرے گا دوسرے جسطورسے
انھون نے تیرے دریا کو مٹا دیا اور اپنا کمال دکھایا ہی اسی طور سے تو بھی مٹا دے اور اپنا
کمال دکھا تا کہ معلوم ہو کہ ہان ساحر زبردست ہی ورنہ اسوقت تو کرکری ہو گئی ہی جب
تو اسکا جواب نہ دے گا اسوقت تک انکے دل پر تیرا سکہ نہ بیٹھے گا یقین کرے گے یہ
شیر ہو گئے ہین اب جو تو کہے گا یہ انکار کرینگے پہلے انپر اپنا سکہ بٹھا لے پھر انسے گفتگو
کرنا مجکو بھی لازم ہی کہ تو بھی اندر گنبد کے جاکر اپنا عمل دکھا اور اسکو مٹا جس طور سے
انھون نے وسط دریا مین آکر اور قریب بنگلہ پہونچکر مٹایا پہلے سے نہ مٹایا صرف اس خیال
سے کہ اگر یہ آگاہ ہوگا تو تدارک کرے گا اس سے بہتر یہ ہوگا دھوکا دو بس تم بھی ایسا ہی
کرو لہ اسکو دھوکا دو بس یہ سوچ کر اور اس امر کو دل مین تجویز کرکے اور خیال کرکے کہا
کہ یہ جو آپ نے فرمایا کہ بارگاہ مین جانا مناسب نہین ہی یہ امر ضرور ہی کہ مین ضرور ہر ایک
کی نظر مین حقیر ہونگا مگر اس خیال سے کہا کہ جبکہ کوئی مقام قیام کرنے کا نہ ہو تو کیا

جائے مگر جب آپ یہ فرماتے ہین کہ میرے بنگلہ مین چلے آؤ لہذا مین حاضر ہوتا ہون بحکم ارشاد
ہوا کہ یہان آکر بیٹھو اور باہم گفتگو کرو خواجہ نے جواب دیا کہ آؤ شوق سے مین کب منع کرتا
ہون بلکہ مین نے تم سے خود اس امر کو کہا ہے یہ سُنکے قرناطیس جادو اپنا اسباب سحر اُسی
مقام پر چھوڑ کر اور اسم سحر پڑھکر طرف خواجہ کے چلا خواجہ نے اُدھر منڈھی سے کہا کہ اے
منڈھی حضرت دانیال کی کہ جب یہ ساحر آئے تیرے اندر تو معجزہ سے اسکو لٹکا لینا
اب یہ جانے نہ پائے راوی بیان کرتا ہے کہ قرناطیس جب قریب پہونچا ایک مرتبہ
پھر اسم پڑھکر اور دستک دے کر اپنی گمان مین سحر کرکے اور جست کرکے چلا اندر منڈھی کے
خواجہ اُسی طور سے کرسی پر بیٹھے رہے اپنے مقام سے حرکت نہ کی وہ دونون ہودج
بالائے ہوا قائم ہین جیسے ہی یہ جست کرکے چلا اسکو یہ گمان تھا کہ جسطور سے انھون نے
میرا دریا مٹایا ہے مین بھی انکے گنبد کو مٹا دون یہ اُسی خیال مین سحر کرکے اندر آیا کہ جب مین
اندر جاؤنگا فوراً آگ لگ جائیگی یہ گنبد جل جائےگا یہ جیسے ہی جست کرکے چلا اور اندر
پہونچا پہونچنا تھا کہ جیسے کسی نے اٹھا کر لٹکا دیا کہ سر تو نیچے اور ٹانگین اوپر مثل طائر
کے پھڑکنے لگا کہ جسطور سے جانور جال مین پھڑکنے لگتا ہے اب جو سحر یاد کرتا ہے تو یاد نہین
گھبرا اپنے آپ سے بلا مین مبتلا ہوا کیا کیا جائے مجبور ہو گیا جو خداوند کریم کو منظور ہوتا ہے
وہ ہوتا ہے لاکھ انسان کوشش کرے یہ اس نابکار نے نخل مغرور و تکبر سے ثمر پایا یہ کبر و
نخوت کا ثمرہ ملا کبھی مغرور نہ کرے بہت اپنے سحر پر بھولا ہوا تھا یہ خرنا معقول و سگ
بسطام بہت پھولا ہوا تھا ویسی ہی سزا پائی کہ الٹا لٹکایا گیا یہ اپنے دل مین بہت
پشیمان ہوا کہ تو نے انکے کہنے پر عمل کیون کیا اور سحر سے کیون نہ دریافت کر لیا بالکل
حماقت کی جبکہ تو دیکھ چکا تھا کہ انھون نے تیرے دریائے سحر کو مٹا دیا پھر تو نے بدون
سمجھے بوجھے انکے کہنے پر عمل کیا اور چلا آیا جیسا کیا ویسی سزا پائی اے قرناطیس یہ کیا
بات ہے کہ تجھکو سحر کیون نہین یاد آتا ہے اسکا کیا سبب ہے اُدھر جب خواجہ نے دیکھا
کہ وہ لٹک گیا وہ جو پس پشت ساحر کھڑے ہوئے تھے اُنسے کہا کہ اسکو پکڑ کر میرے
سامنے لاؤ تاکہ مین اس سے کچھ تقریر کرون وہ دونون اسکے قریب آئے آپ نے کہا

کہ اسے منڈھی اسکو چھوڑ دے اُن دونون ساحرون نے اُسکی مشکین باندھلین اور سامنے
لائے اور کھڑا کیا مگر ہاتھ پاؤن دونون بندھے ہوئے تھے خواجہ نے فرمایا کہ کیون قرناطیس
تو اسوقت اپنے کو کس حالت مین پاتا ہے تو تو بہت اپنے سحر پر مغرور تھا اور تکبر کرتا تھا
اور تجکو یہ گمان تھا کہ مین سحر کر کے سب کو قتل کرونگا کیسا تو نے غضب آلودہ نامہ تحریر
کیا تھا مگر مین نے اسطور سے تیرے آتش غصہ کو فرو کیا اور کیونکر اسیر کر لیا تو نے تو بہت
بڑی فکر کی تھی کہ دریاے سحر تیار کر کے بیٹھا تھا اور مجکو طلب کیا تھا دیکھو میرے خدا
نے کیونکر اُس دریا کو مٹا دیا اور تجکو میرے قبضہ مین کر دیا ہے اب اُس سحر کو یاد کر اور سحر
کر کے نکل جا تو مین جانون کیونکر خداوند کریم نے ان سب خدا پرستون کو تیرے شر سے
محفوظ رکھا اور بچایا قرناطیس نے جواب دیا کہ واقعی مین نے بہت تجرا دھوکا کھایا اور
اصل امر یہ ہے کہ یہان آکر مین سحر بھی بھول گیا میری سمجھ مین یہ امر نہین آتا ہے خواجہ نے
فرمایا کہ یہ بھی سبب تھوڑی دیر مین تجکو معلوم ہو جائے گا یہ بتا کہ تو اب اپنے کو کس
حالت مین پاتا ہے اور تیری کیا حالت ہے مین تیرا فقرہ اور فریب پہلے ہی سمجھ گیا تھا کہ
تو نے یہ تدبیر کی تھی کہ مین تیرے پاس اس بنگلہ سحر مین آتا تو سحر کرتا آپ تو بچ جاتا
مین مبتلاے بلا ہوتا میرے پھنسانے کی تدبیر کی تھی مین نے پہلے ہی سے اس
بند و بست کر لیا اور تیرے سحر کو اپنی تدبیر سے برطرف کیا اور تجکو دھوکا دے کر اسیر کر لیا
میرے فریب و دھوکے مین بڑے بڑے ساحر آئے ہین ایک مرتبہ نہین سیکڑون مرتبہ
مین نے ہر مرتبہ دھوکا دیا اور وہ بچ کر نکل گئے مگر پھر جب مین نے تدبیر کی پھر اُنھون نے
فریب کھایا آخر اُسکا انجام یہ ہوا کہ وہ میرے ہاتھ سے مارے گئے اب کوئی تدبیر
اپنی رہائی کی کرو اور اپنے شاگردی اور دیگر لوگون کی خون کا عیوض مجھ سے اور میرے
اہل لشکر سے اور بادشاہ اسلام و کل لشکر اسلام سے لو اور اب وہ تدبیر کرو کہ جو کہ
تم نے تحریر کیا تھا کہ اُدھر روے دنیا تا بہ پردہ قاف اسلام کا نام نہ باقی رکھونگا سب
خدا پرستون کو قتل کرونگا بالکل اہل اسلام سے دنیا کو صاف کر دونگا مین بادشاہ
اسلام سے تمھارے قتل یا اسیر کرنے کا ٹھیکہ لے چکا تھا بھلا کیونکر نہ یہ کام کرتا

دوسرے تم نے مجکو خود وہ نامہ تحریر کیا تھا اگر دوسرے کو تحریر کرتے وہ کبھی اسطور کا جواب نہ
تحریر کرتا سوائے زبان شمشیر کے دوسرے طریقہ سے جواب نہ دیتا مگر مین نے پہلے ہی
خیال کر لیا کہ یہ یون نہ چوٹ کھائینگے سوائے تدبیر کے ویسا ہی کیا ہر مقام پر غصہ تیزی
کام نہین دیتی ہی ہر امر کی تدبیر ہی اور طریقے ہین جہان جیسا موقع دیکھے ویسا کرے
جیساکہ شاعر کہتا ہی شعر نہ ہر جاے مرکب توان تاختن + کہ جا ہا سپر باید انداختن + موقع
جنگ کا دیکھے وہان جنگ سے کام لے جہان آشتی سے کام نکلے آشتی سے کام لے
فوراً غصہ نہ کرے تم نے غصہ کیا تمھارا کام خراب ہوا مین نے طبیعت کو سنبھالا اور روکا
مین تم پر غالب آیا تم غصہ مین مغلوب ہوگئے قرناطیس نے قصد کیا تھا کہ کچھ جواب دے
کہ خواجہ نے اُن دونون ساحرونسے کہا کہ اسکی زبان مین سوزن دے دو تاکہ یہ سحر نہ کر سکے
اُن دونون نے زبردستی اُسکی زبان پر تکلا چڑھا دیا اور باندھکر بموجب حکم تخت پر ڈالدیا
راوی بیان کرتا ہی کہ جب قرناطیس اسطور سے اسیر ہوگیا اخلاق بارگاہ مین بیٹھا ہوا
مع سردارون کے دیکھ رہا تھا یہ واقعہ جو دیکھا بڑا صدمہ ہوا ایک ہاے کا نعرہ مارا اور
اُٹھ کھڑا ہوا کہ مین جا کر رہا کر لون سردارون نے عرض کیا کہ کیا قصد ہی کہا کہ مین جاتا ہون
اپنی جان دونگا اور رہا کرونگا وہ سب بھی اُٹھے بارگاہ سے باہر آئے آتے ہی اس نے
حکم دیا کہ لشکر طیار رہو اُسیوقت کمربندی فوراً ہونے لگی اخلاق مرکب پر سوار ہوکر
مع سردارون کے ایک مرتبہ طرف لنڈھی کے چلا یہ کہتا ہوا کہ لینا لینا جانے نہ دینا یہ مفسد
بچکر نہ جانے پائے مار لینا اُدھر خواجہ بلا خوف و خطر اُس منڈھی مین بیٹھے ہوئے ہین قرناطیس
سے گفتگو کر رہے ہین بادشاہ اسلام و سرداران اسلام نے جو یہ واقعہ دیکھا کہ اس بادشاہ
نے جو گنبد مین بیٹھکر کیا تھا قرناطیس کو مثل طائر پرندے کے جسطور سے وہ جال مین پھنسکر
رہ جاتا ہی اسیر کر لیا سب بہت خوش ہوئے اور سب نے تعریف کی بادشاہ نے
فرمایا کہ واقعی بڑا کام کیا اپنا مطلب نکالا ہی وہ جو کہا ہی کہ بیاسی کے چھتیس فن
مین ٹھگین کا یہ بھی ایک فن تھا سب خوش ہونے لگے اس امر کی خوشی زیادہ ہوئی
اس حرامزادے سے جان بچی ورنہ بڑی خرابی ہوتی کیونکہ وہ ساحر تھا اور رہم

غیر ساحر ہم اُس سے کیونکر مقابلہ کر سکتے ہین گو بیس لاکھ روپیہ صرف ہوا مگر بہت بڑی زحمت
سے جان بچی نہ مقابلہ کرنا پڑا نہ لڑنا پڑا نہ کوئی ہمارے لشکر کا قتل ہوا نہ ہم کو اور کسی قسم کی
زحمت گوارا کرنا پڑی اور کام ہو گیا بادشاہ نے فرمایا کہ اگر ساحر نہ ہوتا تو کبھی مین ٹھیکہ
نہ دیتا بہ سبب ساحر ہونے کے مین نے ٹھیکہ دیا غیر ساحر ہوتا ہم خود مقابلہ کرتے سب نے
عرض کیا کہ بجا ارشاد ہوا پھر ہم کو کیا ضرورت تھی کہ ہم دوسرون کا احسان لیتے بہ سبب ساحر
ہونے کے یہ امر ہم نے گوارا کیا یہ فرما کر فرمایا کہ لو اور دیکھو کہ اخلاق مع سردارون کے یلغار
کرکے چلا ہے گنبد پر کہ قتل کرون صاحب گنبد کو ہم کو بھی لازم ہے کہ مدد کرین سردارون نے
عرض کیا کہ بسم اللہ مگر ہمارے نزدیک کوئی ضرورت نہین ہے وہ ایسے نہین ہین کہ کوئی
تنا دیون اسیر کرے یا قتل کرے جب اُنھون نے قرناطیس کو اسیر کر لیا ہے تو اخلاق
کیا بلا ہے لشکر نقابدار و نقابدار نے جو یہ واقعہ دیکھا فوراً نقابدار بھی مع سردارون کے
بیرون بارگاہ آیا اور مرکب پر سوار ہو کر طرف لشکر کفار کے چلا برائے کمک کہ مین چلکر
اخلاق سے مقابلہ کرون اور زیر کر لون یہ تو ادھر سے چلا اُدھر اخلاق جیسے قریب
اُس منڈھی کے پہونچا اور صاحب منڈھی نے دیکھا کہ میری طرف اخلاق مع سردارون
کے بہ قصد فاسد آتا ہے منڈھی سے کہا کہ مجکو بارگاہ سلیمانی مین پاس بادشاہ اسلام کے
پہونچا دے پس منڈھی فوراً بلند ہوئی اخلاق اُسوقت آکر پہونچا کہ جب منڈھی بلند
ہو چکی تھی یہ ہاتھ مل کر اور افسوس کرکے رہ گیا صاحب منڈھی نے پکار کر کہا کہ تو تو
بڑے زور مین آیا تھا کہ مجکو اسیر کر لیتا مگر کیا کرے کہ بس نہ چلا جا واپس جا ورنہ یاد
رکھ کہ مثل قرناطیس کے تجکو بھی اسیر کر لونگا دیکھ مین تجھ سے کہے جاتا ہون کہ
بادشاہ اسلام کی اطاعت کر اور دین اسلام اختیار کر عجائب پرستی ترک کر ورنہ یاد
رکھ کہ تجکو مثل سگ و خوک کے قتل کرونگا تیرے حال پر ماہیان دریا و مرغان
ہوا رحم کھائینگے اور مجکو ترس نہ آئے گا اگر میرے کہنے پر عمل نہ کرے گا تو بڑی خرابی
مین مبتلا ہو گا آیندہ تجکو اختیار ہے اب تیرا بچنا محال ہے اخلاق یہ تقریر سنکے خاموش
ہو کر رہ گیا کیا کرتا کیونکہ وہ تو بلند ہو گئے تھے سردارون سے کہا کہ واپس چلو جس امر

کے لیے یہان تک آئے تھے وہ نہ ہوا وہ ہاتھ سے نکل گئے بیکار ہوا آنا افسوس ہی کہ
کس بیکسی اور بے بسی سے مالک قرناطیس اسیر ہوئے ہین اب انکا رہا ہونا محال ہی
کوئی حسرت نہ نکلی مقابلہ تک کی نوبت نہ آئی اہل اسلام کو انکے ہاتھ سے کچھ ضرر تک
نہ پہونچا مقابلہ بھی نہ ہوا اور اسیر ہو گئے نقابدار سے تو آکر خدا پرستون کو بہت پریشان
کیا تھا مدت تک خدا پرستونمین بڑی پریشانی رہی ایک دو مرے کے لیے رویا کیا
ایک تلاطم رہا انکے آنے سے تو یہ بھی نہ ہوا بلا مقابلہ یہ تو اسیر ہو گئے اخلاق یہ کہتا
ہوا مع سردارون کے بارگاہ مین آیا اور اسیوقت ہرکارے روانہ کیے کہ جا کر خبر لاؤ
کہ وہان کیا گذرتی ہی قرناطیس پر ہرکارے یہ حکم پا کر فوراً روانہ ہوئے طرف لشکر نقابدار
کے اخلاق یہان بارگاہ مین مغموم و محزون بیٹھا ہوا ہی اور سب سردار حاضر ہین اس
خیال سے کہ دیکھیے ہرکارے کیا خبر لاتے ہین ادھر نقابدار نے جب یہ دیکھا کہ وہ گنبد
بلند ہو گیا جب اخلاق قریب اسکے آیا اور اخلاق واپس گیا اپنے لشکر کو نقابدار بھی
واپس آیا اپنی بارگاہ مین اپنے مقام پر بیٹھکر انتظار کرنے لگا بادشاہ اسلام نے جو یہ
واقعہ ملاحظہ کیا سردارون سے فرمایا کہ واقعی کیا حرکت کی ہی اور کیا چالاکی سوائے
اس تدبیر کے کوئی دوسری تدبیر نہ تھی سردارون نے عرض کیا کہ ہم نے حضور مین عرض
کیا تھا کہ اخلاق انکا کیا بنا سکتا جیسا آیا ویسا ہی شرمندہ ہو کر واپس جائے گا مگر حضور
یہ سب حرکتین اور چالاکیان اور تیزیان ہم کو تو خواجہ سلامت کی معلوم ہوتی ہین بھی
ہمارا دل گواہی دیتا ہی کہ ہون نہ ہون یہ خواجہ عمرو بن امیہ ضمری ہون یہ روپیہ کا لینا
اور یہ گنبد قائم کر کے جانا سوائے انکے اور کسی کو ایسی عقل نہین ہی اور یہ سراسر عیاری
کے فن مین ہو نہ ہو یہ منڈھی حضرت دانیال کی ہو کہ جسکی برکت سے دریا بھی مٹ
گیا اور ساحر کو بھی اسیر کر لیا بادشاہ نے فرمایا کہ تمھارا خیال تو درست ہی مگر وہ تو ہمراہ
صاحبقران کے گئے ہین وہ یہان کہان اور انکے پاس لشکر کہان یا شائد وہی
ہون مجکو بھی تمھارے کہنے سے شک گذرتا ہی خدا ایسا ہی کرے کہ وہی ہون تا کہ
انسے کچھ حال صاحبقران کا معلوم ہو مگر ایک بات سے یقین نہین ہوتا ہی کہ یہ کبھا

ضرورت تھی کہ وہ پوشیدہ ہوکر لڑتے اگر کفار سے اپنے کو پوشیدہ کرتے تو ہم پر تو ظاہر کر دیتے
یا جب نقابدار کے مقدمہ سے فراغت ہو گئی تھی تو تو اپنے کو ظاہر کرتے اسقدر اخفا رہنے
کی کیا ضرورت تھی سرداروں نے عرض کیا کہ یہ تو آپ کو معلوم ہی کہ وہ اول نمبر کے طمعی
ہین اگر ایسا نہ کرتے تو اسقدر روپیہ کیونکر ہاتھ آتا بادشاہ نے فرمایا کہ بجا کہتے ہو یہی
تقریر ہو رہی تھی کہ بادشاہ و کل سرداروں نے دیکھا کہ وہ گنبد اُڑتا ہوا اسی طرف کو چلا آتا
ہی بادشاہ نے سرداروں سے فرمایا کہ وہ اسی طرف کو تشریف لاتے ہین لو اسیوقت
یہ سب شکوک برطرف ہو جائینگے وہان نقابدار انتظار کر رہا ہی یہ جو بادشاہ نے فرمایا
سب اُسی طرف متوجہ ہو گئے اور دیکھنے لگے کہ وہ گنبد آکر صحن بارگاہ مین قائم ہوا اب
جو بادشاہ و سب سرداروں نے بغور دیکھا تو منڈھی کو برپا پایا اور اُسمین شہنشاہ
یک رنگ کو کرسی پر جلوہ گر اور دو ملازموں کو پس پشت کھڑا دیکھا اور قرناطیس کو
اسیر تخت پر پڑا ہوا پایا سرداروں نے عرض کیا بادشاہ کی خدمت مین کہ ملاحظہ ہو
یہ منڈھی حضرت دانیال کی ہی یا نہین اب تو ہمارا وہ شک بالکل برطرف ہو گیا ہو
بادشاہ کو بھی یقین کا درجہ پہونچا مگر فرمایا کہ ممکن ہے کہ یہ گنبد اُسی کے مثل اور اُسی ہو
کا ہو جسکی منڈھی ہی خیر معلوم ہو جائے گا یہا تنک کہ وہ گنبد زمین پر یعنے صحن بارگاہ
مین آکر قائم ہوا اب تو سب نے پہچان لیا کہ یہ منڈھی ہی بادشاہ نے بھی شناخت کیا
ہر ایکسے کو اب تو یقین ہو گیا کہ یہ خواجہ عمرو عیار ہین وہ گنبد زمین پر آیا خواجہ
سلامت اُس کرسی پر سے اُٹھے اور باہر آئے طرف ایوان کے چلے اُنکو جو بادشاہ
نے آتے ہوئے دیکھا سرداروں سے فرمایا کہ جاؤ استقبال کرکے لاؤ کہ سرداران معز
بموجب ارشاد بادشاہ اپنے مقام پر سے اُٹھکر براے استقبال چلے اور صحن مین
آکر ملاقات کی پہلے صاحب سلامت ہوئی اُسکے بعد مزاج پرسی ہوئی اپنے ہمراہ
لے کر ایوان مین آئے راہ مین عرض کیا کہ ہم کو بادشاہ نے آپ کے استقبال
کے لیے حکم فرمایا تھا یہان بادشاہ نے ایک کرسی مرصع کار اپنے تخت کے
روبرو قبل سے بچھوا رکھی تھی جب سردار اُنکو لے کر آئے پہلے اُس شاہ نقلی سے

بادشاہ کو سلام کیا بعد اُسکے اور سب اہل دربار سے صاحب سلامت ہوئی قواعد شاہی
کو ادا کیا بادشاہ نے بعد مزاج پُرسی کے فرمایا کہ تشریف رکھیے وہ سلام کرکے اُس کرسی پر
بیٹھ گئے گو بادشاہ نے فرمایا کہ آپ میرے پاس تشریف لائین جواب دیا کہ آپ بادشاہ
ہفت کشور کے خاندان سے ہین دوسرے اور بہت سے بادشاہ مثل میرے آپ کے
غلامی مین موجود ہین میری یہ لیاقت نہین ہو کہ مین آپ کے برابر بیٹھون یہی سوے
ادبی کیا کم ہو کہ سامنے کرسی پر بیٹھا ہوا تھا میرا یہ مرتبہ تھا کہ بائین طرف جہان سب کے کفش
رکھے ہوئے ہین مین بیٹھون یا صف غلامان مین دست بستہ کھڑا ہون تو زیبا ہو یہ صرف
آپ کی عزت افزائی اور قدردانی ہو کہ مجکو کرسی مرحمت فرمائی ورنہ مین ایک ادنی آپ کا
خادم ہون جو کہ ذی قدر اور ذی لیاقت ہوتے ہین وہ اسی طور سے قدر فرماتے ہین بادشاہ
نے فرمایا کہ آپ بزرگ ہین بھلا یہ کیونکر ہو سکتا ہو کہ مین عزت نہ کرون دوسرے مرد مسلم
ہین تیسرے ہمارے محسن ہین ہم آپ کے بار احسان سے سر نہین اُٹھا سکتے ہین ہان
اگر کافر ہوتا تو اُسکے لیے یہ سب امر زیبا تھے مگر ہم اُسکے ساتھ بھی ایسے امر نہین برتتے
ہین نہ کہ صاحب اسلام کے ہمراہ یہ جو بادشاہ نے فرمایا جواب دیا کہ یہ صرف آپ لوگونکا
خلق ہو اسی سبب سے تو سب آپ کے تابع فرمان ہین بادشاہ نے فرمایا کہ ارشاد ہو
کہ اسوقت کہان تشریف لانے کا اتفاق ہوا کس ضرورت سے تکلیف فرمائی گو یہ
آپ کا کفش خانہ ہو مگر پھر بھی کوئی ضرورت سے ضرور تشریف لانا ہوا ہوگا اور آپ نے
تو ہم کو بہت شرمندہ اور اپنا ممنون فرمایا تشریف لاکر ہم آپ کی کچھ خاطر بھی نہ کر سکے
آپ اگر قدم رنجہ فرمایا ہو تو پہلے دعوت میری قبول فرمائیے اُسکے بعد اور تقریر شروع
کریے جواب دیا کہ مین ایک ضرورت سے آیا ہون ہان جب آپ مجکو دعوت
کی غرض سے طلب فرمائینگے اُسوقت ضرور حاضر ہونگا اور آپ کے ارشاد کو قبول
کرونگا اسوقت تو مین اپنے مطلب سے آیا ہون یہ کہکر کہا کہ مین یہ چاہتا ہون کہ
جو بدار میرے لشکر مین آئے اور نقابدار و میرے سردارون سے یہ کہہ آئے بلکہ اس
امر سے انکو آگاہ کرے کہ مین یہان موجود ہون اور میری طرف سے کہے کہ آپکے

بادشاہ نے آپ سب صاحبون کو طلب کیا ہی وہ بارگاہ سلیمانی مین پاس بادشاہ اسلام
کے موجود ہین ایک ضرورت ہی بس جب وہ سب یہان آجا وینگے اسوقت مین اپنے
آنے کی وجہ بیان کرونگا بادشاہ نے اُسیوقت حکم دیا کہ جو آپ ارشاد کرتے ہین اُسکو
بجالاؤ بس اُنھون نے یعنے شاہ یک رنگ نے ایک رقعہ اسی مضمون کا جو زبانی
کہا تھا بنام نقابدار تحریر کیا اور چوبدار کو دیا کہ نقابدار کو دے دینا چوبدار وہ رقعہ لیکر
بیرون بارگاہ آیا اور لشکر کو طے کر کے اُس بارگاہ مین پہونچا اور بارگاہ مین آیا نقابدار کو
خبر کرائی وہان نقابدار مع سردارون کے بیٹھا ہوا انتظار کر رہا تھا کہ چوبدار پہونچ
رقعہ دیا نقابدار نے رقعہ پڑھکر اور مضمون سے آگاہ ہو کر سردارون سے کہا کہ چلو تم سبکو
آقا نے طلب کیا ہی وہ بارگاہ سلیمانی مین پاس بادشاہ اسلام کے موجود ہین سب نے
عرض کیا کہ بسم اللہ تشریف لے چلیے یہ سُنکے نقابدار اُٹھ کھڑا ہوا سب سردار اُٹھے
بیرون بارگاہ آئے مرکب پر سوار ہو کر اُس چوبدار کے ہمراہ چلے سب سردار ہمراہ تھے
اہل لشکر سے کہا کہ اطمینان رکھنا ہم کو ہمارے آقا نے لشکر اسلام مین طلب کیا ہی
وہ وہان موجود ہین ہم اُنکے حسب الطلب اُنکے پاس جاتے ہین سب نے کہا کہ بسم اللہ
جائیے بس ہمراہ چوبدار داخل لشکر اسلام ہوگئے وہان ہرکارون نے جا کر خبر دی کہ
نقابدار ہمراہ چوبدار مع سردارون کے تشریف لاتے ہین یہ سُنکے بادشاہ اسلام نے
سردارون سے فرمایا کہ نقابدار کے استقبال کو جاؤ چند سردار بموجب حکم شاہ استقبال
کو بارگاہ سے باہر آئے درمیان لشکر مین آکر نقابدار سے ملے باہم صاحب سلامت
و مزاج پرسی ہوئی اُسکے بعد اپنے ہمراہ لے کر بارگاہ مین آئے سب نے مع نقابدار کے
بادشاہ کو سلام کیا اور اہل دربار سے برابر کی صاحب سلامت کی بادشاہ نے سب کو
کرسیان علی قدر مرتبہ مرحمت فرمائین جب سب بیٹھ چکے اُسوقت ساقی کو حکم دیا
کہ اُسنے سب کو بادۂ ناب ارغوانی سے سیراب کیا جب تک نقابدار نہ آئے تھے
اُسوقت تک کسی قسم کی گفتگو نہ ہوئی تھی سب خاموش بیٹھے رہے تھے نہ بادشاہ
نے کچھ فرمایا نہ شاہ یک رنگ نے جب نقابدار آکر بیٹھ چکے اُسوقت آپ نے فرمایا

کہ قرناطیس کو لاؤ وہ جو ساحر گنبد میں تھے وہ قرناطیس کو لے کر حاضر ہوئے راوی بیان
کرتا ہے کہ وہ ہودج اسی طور سے ہوا پر قائم تھے جب وہ لوگ قرناطیس کو لے کر حاضر
ہو چکے اسوقت آپ نے انسے کہا کہ ان لوگوں سے بھی کہدو کہ وہ بھی باہر ہودج کے
آئیں اب کوئی ضرورت ہودج میں رہنے کی نہیں ہے انھوں نے جاکر قریب ہودج کہا
بس ملکہ غزالہ وا ہوبہ چشم بصورت سیدل بیرون ہودج آئے یہ چاروں ساحر بھی جب
بارگاہ میں آئے اور کرسیوں پر بیٹھ چلے مگر ہودج اسی طور سے ہوا پر قائم ہیں اسوقت
شاد یک رنگ نے بادشاہ اسلام کیطرف دیکھ کر کہا کہ میں اس ضرورت سے اسوقت
حاضر ہوا ہوں کہ میں نے بموجب اپنے اقرار کے آپ کے حریف کو اسیر کر لیا کیونکہ میرے
آپ کے اقرار ہو چکا تھا کہ یا تو اسیر کر لوں یا قتل کروں یا باہم صلح کرادوں تو اس روپیہ کے
لینے کا مستحق ہوں بس میں نے اسیر کر لیا ہے اور یہ آپ کا حریف موجود ہے لہذا اب وہ
روپیہ میرا ہو گیا خواہ آپ اسکو قتل کریں خواہ رہا اب میں بری ہو گیا میں نے اسیر
کر کے آپ کے سپرد کر دیا دوسرے یہ کہ اب میں آپ سے رخصت ہونے کو آیا ہوں
کیونکہ میں آپ کا کام کر چکا رہا اخلاق اسکا قتل کرنا کوئی آپ کے نزدیک دشوار
نہیں ہے وہ ساحر ہیں وہ آپ سے کیا مقابلہ کر سکتے ہیں ایک حملہ میں سر پر
پاؤں رکھ کر بھاگ جائینگے آپ انکو گھیر کر مارینگے اب میری کوئی ضرورت نہیں
میں جاکر اور کہیں اپنا کام دیکھوں اپنے مصارف کا بندوبست کروں کیونکہ اسقدر
لشکر میرے ہمراہ ہیں انکے صرف کے لیے روپیہ کی اکثر ضرورت رہتی ہے بس قرناطیس
حاضر ہے مجکو اجازت دیجیے کہ میں اب مع لشکر کے جاؤں یہ تقریر سنکے بادشاہ نے
فرمایا کہ واقعی یہ امر ہے کہ ہم آپ کے احسان سے سر نہیں اٹھا سکتے ہیں آپ ضرور بعد
خدا کے ہم سب کے جان بخش ہیں اور ہم آپ سے بہت خوش ہیں اس روپیہ کی
کیا اصل ہے اگر آپ اور کچھ طلب کریں تو ہم حاضر کریں جو کچھ ہم کو میسر ہے اور یہ جو
آپ نے فرمایا کہ قرناطیس موجود ہے یہ آپ کا حریف ہے بس میں اسکو کیا کروں
آپ کو اختیار ہے خواہ قتل فرمائیے خواہ رہا جسطور سے آپ نے اسیر کیا ہے اسیطور سے

آپ کو ہر فعل کا اسکے اختیار اور اجازت جو طلب فرماتے ہین کہ اب مجھکو رخصت دیجیے
تو مین آپ سے عرض کرتا ہون کہ میرا تو جی نہین چاہتا ہی کہ آپ تشریف لے جائین مگر
مجبور بھی ہون مین تو یہ عرض کرتا ہون کہ آپ تشریف رکھین جو آپ کے لشکر کا اور آپکے
سرداروں کا اور آپ کا مصارف و نقا بدار کا ہو گا مین ہمیشہ دونگا ہر ایک کا مہینہ مقرر
کر دونگا خزانہ سے برابر آپ کی خدمت مین پہونچا کرے گا کبھی ناغہ نہ ہوگا دوسرے
یہ امر ہی کہ ابھی مین نے آپ کی دعوت نہین کی ہی پہلے مین دعوت کر لون اُسکے بعد
رخصت کا سوال کیجیے گا اور آپ کا خود قول تھا اور آپ نے وعدہ فرمایا تھا کہ بعد
انفراغ جنگ و پیکار مین تمھاری دعوت قبول کرونگا جبکہ مین نے سرداروں کے رہا
ہونے اور اپنا اُس بلا سے نجات پانے کا جشن کیا تھا لہذا موافق وعدہ کے میرے
عرض کو قبول فرمایئے اور شریک جلسہ ہو جیے کیونکہ مین اس خوشی کا جشن ضرور کرونگا
اور آپ کو شریک جشن ہونا پڑے گا بدون شراکت جانا بھی نہ ہوگا مین اجازت بھی
نہ دونگا یہ آپ کو معلوم ہی کہ آمدن بارادت و رفتن باجازت گو آپ میرے مہمان
نہین ہین نہ میرے طلب کیے ہوئے آئے ہین نہ مین نے آپ کو مہمان کیا ہی مگر پھر بھی
میرے لشکر کی کمک تو کی میری امداد تو فرمائی اب تو بدرجہا میرے اوپر واجب ہوا کہ
مین آپ کی دعوت کرون کہ بدون ملاقات اور شناسائی کے آپ نے صرف خدا پرست
جان کر ہم پر احسان کیا اور ہم کو اپنا بندۂ احسان کر لیا اب یہ ہماری ہمت گوارا نہین
کرتی ہی کہ ہم اُس شخص کی دعوت و خاطر بھی نہ کرین کہ جو کہ ہم سے بالکل واقف نہو
اور اُسپر ہمارے ساتھ سلوک کرے اور ہم اُسکو بدون اجازت کے جانے دین
جسکے سبب سے ہم کو یہ دن نصیب ہوا ہوا اُسی کو شریک خوشی نہ کرین جواب دیا
کہ یہ سب آپ کی قدردانی اور عنایت ہی یہ کیا کم ہی کہ آپ نے ہم کو روپیہ دیا ہم
اگر کام کیا تو کوئی مفت نہین کیا جب اپنا مصارف حسب دلخواہ لے لیا تب
کام کیا احسان کس امر کا اگر ہان ہم روپیہ نہ لیتے اُسوقت مین احسان ہوتا اور یہ جو
ارشاد ہوا کہ آپ ہمیشہ یہان قیام کرین جو صرف ہو گا وہ برابر خزانہ سے مرحمت ہوگا

یہ بکار ارشاد ہو میری کیا حقیقت ہو اگر لاکھون کا لشکر ہو تو بھی آپکو بار نہ ہوگا مگر میری یہ حالت
ہو کہ جہان ایک مقام پر دس پندرہ دن قیام کیا اب دل گھبرانے لگا بس مین تو کسی مقام پر
ٹھہر نہین سکتا ہون مجھکو جنگلون کا پھرنا پسند ہو مین تو یہ خیال کرتا ہون کہ جہان قیام کرونگا
وہان آپ ہی کا کھاؤنگا کیونکہ آپ نے مجھکو بہت کچھ مرحمت کیا ہو اسقدر کسی مقام پر نہین
ملا بابت دعوت کے جو ارشاد ہوا مجھکو کوئی عذر نہین ہو اور نہ تھا مگر سبب یہ ہو کہ اب یہان
دل نہین لگتا ہو طبیعت بہت پریشان ہو بس میرا رخصت ہونا میرے حق مین بہتر ہو
اور جسدن سے یہان آیا ہون کسکا کھاتا ہون مین اور میرا کل لشکر آپکا نمک پروردہ ہو اُس
دن سے آپ نے میری دعوت کی ہو جسدن سے یہان مین نے قدم رکھا ہو اگر ایسی ہی
خوشی ہو تو مجھکو نقد روپیہ مرحمت فرما دیجیے مین اُسکا کھانا پکوا کر جہان قیام کرونگا کھاؤنگا
مگر اب ٹھہر نہین سکتا ہون اگر ٹھہرونگا تو مجھکو خوف ہو کہ مین دیوانہ ہو جاؤنگا بس مجھکو
رخصت فرمائیے اور قرناطیس کو مین آپ کے روبرو ہوشیار کر کے نصیحت کرتا ہون اگر
اُسنے مان لیا تو خیر ورنہ اسی مقام پر قتل کرونگا یہ امر ضرور ہو کہ مین نے یہ کام ضرور لائق انعام
کیا تھا مجھکو آپ سے بہت کچھ امید تھی یہ تقریر سُنکے بادشاہ نے فرمایا کہ جبکہ آپ یہ فرماتے
ہین تو مین بھی مجبور ہون زیادہ آپ سے کہہ نہین سکتا ہون کیونکہ مین آپکا دشمن نہین
ہون خیر اب جب کہین ملاقات ہوگی تو اسکا معاوضہ ہو جائیگا مجھسے جو کچھ ہو سکتا
ہو حاضر کرتا ہون برائے پان یہ کہکر حکم دیا کہ دس ہزار روپیہ آپکی دعوت کے لیے اور
دس ہزار روپیہ ہمارے خزانہ سے آپکے لیے لاؤ کہ آپ اسکی شیرینی منگا کر اپنے اہل
لشکر کو تقسیم کر دین اور چالیس ہزار روپیہ آپکی خدمت مین حاضر کرو کہ آپ خود اسکے
شیرینی نوش فرمائین اور کہا کہ یہ کچھ بھی نہین ہو معاف فرمائیے گا مین آج کل متردد و
متفکر بہت ہون کیونکہ ہمارے افسر اعلیٰ اور مالک جو ہین وہ تشریف نہین رکھتے
ہین آپ کو معلوم ہوگا کہ وہ برائے فتح طلسم تشریف لے گئے ہین اُنکی کچھ خبر نہین معلوم
ہوتی ہو اس سبب سے ہم سب کو فکر ہو اگر وہ تشریف رکھتے ہوتے تو آپ کی بہت
خاطر فرماتے اور بہت خوش ہوتے اور آپ بھی اُنکی ملاقات سے حد درجہ مسرور ہوتے

یہ سنکے جواب دیا کہ پھر اسکی کوئی ضرورت نہین ہی جو کچھ میرے پاس ہی وہ سب آپ ہی کا ہی
آپ نے کام رحمت کیا ہوا ہی مجکو لینے مین کوئی انکار نہین ہی اگر آپ ایک پیسہ مرحمت فرمائینگے
تو مین اسکو لاکھون خیال کرونگا کیونکہ یہ کوئی محنت و مشقت کا نہین ہی صرف آپ اپنے
خوشی سے مرحمت فرماتے ہین جو مین جھگڑہ کرون جو دیجیے گا مین سر پر رکھونگا آنکھون سے
لگاؤنگا اور اپنا افتخار خیال کرونگا بسم اللہ مرحمت فرمائیے ادھر بادشاہ حکم دے چکے تھے
ملازمون نے سب روپیہ لاکر سامنے موجود کیا اسی ہزار روپیہ تھا سب انبار کر دیا
بادشاہ نے فرمایا کہ یہ حاضر ہی اسکو قبول فرمائیے حکم فرمائیے کہ اٹھائے جائین کہا کہ آپ
اطمینان رکھیے جب مین رخصت ہو کر جانے لگونگا لیتا جاؤنگا یہ کہکر ادھر ادھر دیکھا
چند دنگلون پر نگا شیشے پڑے ہوئے ہین اور ایک کرسی پر جو کہ عیارون کی صف مین بچھی
ہوئی ہی دیکھکر خود تو سمجھ گئے ہین ازراہ نادانستگی دریافت کیا کہ یہ دنگل اور کرسی جو خالی
ہی کیا اسکے مالک کسی مہم پر گئے ہین یا ہمراہ صاحبقران ہین کہ اس سبب سے خالی
پڑے ہین بادشاہ نے فرمایا کہ یہ دنگل جو ہین اسکے مالک ہان موجود نہین ہین سب
گئے ہوئے ہین یہ دونون دنگل حمزہ صاحبقران کے فرزندون کے ہین کہ وہ لشکر سے
بدون اطلاع کے چلے گئے ہین جن مین ایک تو پاس بادشاہ طلسم کے قید ہین اور
ایک اور کسی طرف گئے تھے بہ قصد ملک گیری وہ کوئی شہر غنطاقیہ ہی وہان قید ہوگئے
تھے جو سردار ساحر اس طلسم کے ہمارے شریک ہوئے تھے وہ انکے رہا کرنے کو
انکے قید ہونے کی خبر لیکے گئے ہین اور یہ کرسی جو آپ ملاحظہ فرماتے ہین یہ کرسی اس شخص
کی ہی کہ جو کہ ہم سب کا محسن اور جان بخش ہی اسی شخص نے ہم سب کو بچا اس جگہ ساحران
کے ہاتھ سے بچایا ہی اگر وہ یہان موجود ہوتا تو اس نقابدار کی کیا اصل ہی جو ہم کو پریشان
کرتا وہ کسی نہ کسی تدبیر سے ضرور اسکو قتل کرتا اور اس قرناطیس کی کیا حقیقت تھی
کہ یہ ہم کو عاجز کرتا وہ ایک دم مین اسیر کر لیتے یا قتل کرتے ہم انکے نہ ہونے سے بیدست
و پا ہو گئے تھے اور ہین اس سبب سے عاجز ہوے وہ بہ حکم صاحبقران برائے رہائی
فرزند صاحبقران طرف طلسم کے گئے ہین انکی بھی آجتک کچھ خبر نہ معلوم ہوئی کہ کہا

ہین انکی عدم موجودگی سے جو آفت ہم پر نازل ہو وہ درست ہے کیونکہ نہ تو صاحبقران ہین کہ وہ
صاحب اسم اعظم ہین کہ سحر کارگر نہ ہو نہ ہمارے محسن ہین کہ وہ ساحر کی فکر کرتے بس انکی
فکر خالی نجاتی مگر کیا کیا جائے کہ وہ تشریف نہین رکھتے ہین یہ سنکے انھون نے کہا کہ اپنے
دو فرزندان صاحبقران کا نام لیا نہ انکا نام لیا کہ جنکی اسقدر تعریف فرمائی بادشاہ نے فرمایا
کہ پسران صاحبقران کے نام تو یہ ہین کہ شاہزادہ علمشاہ رومی و شاہزادہ جہانگیر یہ
دونون بڑے بہادر و صاحب طاقت ہین اور جنکی ہین نے اسقدر تعریف کی ہے انکا اسم
مبارک و نام نامی یہ ہے کہ شاہ عیاران عیار پیک طرار ریش تراشندۂ کافران و سر برندہ
ساحران عالم یعنی خواجہ عمرو بن امیہ ضمری شاہزادہ ولایت اول یہ اسم گرامی انکا ہے آپ
نظر کردہ ہفت پیغمبران ہین انکے پاس بہت سے اشیا معجزہ کے ہین آپ بہت بڑے
عیار ہین آپ کی عیاری کا کوئی جواب نہین دے سکتا ہے یہ جسقدر عیار آپ ملاحظہ
فرماتے ہین کہ بارگاہ مین موجود ہین یہ سب انکے شاگرد ہین اور سب انکے نوکر ہوئے
ہین یہ سنکے آپ نے فرمایا کہ اگر آپ انکو اور پسران صاحبقران کو دیکھین تو پہچان لین
اور سب سردار و نکو بادشاہ نے فرمایا کہ ضرور پہچان لین کیونکہ وہ تو ہمارے محسن ہین
اور جان بخش ہین یہ سنکے خواجہ نے فرمایا کہ بڑے افسوس کا مقام ہے کہ آپ کا خادم
آپ کے روبرو موجود ہے اور آپ پہچانتے نہین ہین مقام عجب ہے کہ سنڈھی بھی سامنے
موجود ہے اسپر بھی نہ پہچانا اور یہ نقابدار جو ہین انکو بھی نہ پہچانا یہ کہکر اب جو خواجہ نے
قول کیا اور کرسی پر آگئے تو اپنی اصلی صورت پر تھے اب سب نے پہچانا کہ یہ خواجہ عمرو
ہین اب بادشاہ اور سب سردار خوش ہوگئے خواجہ نے بادشاہ کے قدمونکو بوسہ دیا
بادشاہ نے خواجہ کو گلے سے لگایا اور سب سردار ملے جہانگیر کے منھ پر سے نقابدار
برطرف کی سب نے جہانگیر کو پہچانا اور سب سردارون نے اپنی صورت تبدیل کی
سب لندھور وغیرہ نے ملکہ غزالہ و آہو چشم و گوہر آرا و مہران وغیرہ کو پہچانا جو ساحر
کو علمشاہ کے رہا کرنے کو گئے تھے وہ سب بیٹھے اب تو ہر ایک خوش ہوا لندھور
وغیرہ نے بادشاہ سے عرض کیا کہ کیون خداوند ہم نے آپ سے عرض کیا تھا کہ ہم کو

خواجہ سلامت معلوم ہوتے ہین یہ سوائے اُنکے اور کسی کا کام نہین ہی آپ نے بھی فرمایا تھا
کہ مجھکو بھی شک ہوتا ہی جب سے ہم نے سڈھی کو دیکھا تھا یقین کلی ہوگیا تھا مگر بسبب
لحاظ کے کہہ نہ سکتے تھے مگر خدا نے ظاہر کردیا ہم پہلے ہی خیال کرتے تھے کہ یہ کام سوا
خواجہ کے اور کسی کا نہین ہی مگر واقعی کیا تدبیر کی ہی اور کیا صورت تبدیل کی تھی بالکل
ہم مین سے کوئی نہ پہچان سکا اُدھر خواجہ نے وہ روپیہ اُٹھاکر نذر زنبیل کیا اور بادشاہ
سے عرض کیا کہ وہ بیس لاکھ روپیہ بھی میرا ہی بادشاہ نے کہا کہ ضرور بس جہانگیر اپنے مقام
پر بیٹھے اور سب سردار اپنے اپنے مقام پر خواجہ کرسی ہدہد پر جلوہ فرما ہوئے اب بارگاہ
مین سوائے صاحبقران و علمشاہ کے سب موجود ہین یہان عیارون مین سمک نہین ہی
اور صاحبقران کے فرزندون مین علمشاہ و خود صاحبقران نہین ہین دربار آراستہ ہی
بادشاہ نے خواجہ سے صاحبقران کی کیفیت دریافت فرمائی خواجہ نے سب حال
صاحبقران کا اور اپنا برائے دریافت حال اسلم جانا اور وہان سے طلسم مین جانا
عیاری کرکے اور جہانگیر کو رہا کرنا اور علمشاہ کے اسیری کی خبر سنکے عنطاقیہ مین جانا
وہان کی حالت اور سب عیاریان اور ان سردارون کا پہونچنا عنطاق کج کلاہ کا
تابع فرمان ہونا اور سب شہر و اہل شہر کا مسلمان ہونا علمشاہ کا مع عنطاق کج کلاہ
کے اور دیگر بادشاہون و اہل لشکر کی طرف کوہ البرز کے روانہ ہونا اپنا مع جہانگیر
ان سردارون کے ادھر کو آنا راہ مین یہان کی خبر پانا بس اس تدبیر سے آنا اس خیال
سے کہ کچھ روپیہ حاصل کرین اور اس ساحر کو قتل کرین ایسا نہ ہو کہ اخلاق تو سب کو
پہچانتا ہی وہ کہدے تو خرابی ہو یہ لوگ اسی طور سے دھوکا و فریب کھا بیٹھے اور
رعب ان سب پر ہوگا سب بیان کیا سب واقعہ سنکے بادشاہ و اہل دربار بہت
خوش ہوئے خواجہ کی بہت تعریف کی اور بادشاہ نے فرمایا کہ اب آپکو کچھ حال
صاحبقران کا معلوم ہی کہ اُنکا مزاج کیسا ہی خواجہ نے جواب دیا کہ جب مین انسے
چلا تھا وہ اچھے تھے اور حلیم کے مہمان تھے اور اب بھی اُسی مقام پر ہونگے جبتک
مین نہ جاؤنگا وہان سے وہ اور کسی طرف نہ تشریف لیجائینگے میرا انتظار فرما رہے ہونگے

اب یہان کا سب بندوبست ہوگیا اخلاق سے مقابلہ ہی وہ آپ لوگ سمجھ لینگے اگر کوئی
ساحر اُسکی کمک کو آئے گا تو یہ لوگ سمجھ لینگے اب کوئی مقام خوف و اندیشہ نہین ہی مین
کل یہان سے بخدمت صاحبقران روانہ ہونگا بادشاہ نے فرمایا کہ اس قرنا طیس کا تو
بندوبست فرما دیجیے یا اسکو قتل فرمایئے یا اگر یہ مطیع اسلام ہو تو رہا فرمایئے اپنے ہمراہ زنبیل
مین ڈال کر لیتے جایئے خواجہ نے جواب دیا کہ اسکا تو بندوبست پیچھے ہوگا بادشاہ نے
فرمایا کہ جہان اتنے دنون آپ نہین تشریف لے گئے وہ ایک دن اور توقف فرمایئے کہ جشن خوشی
کیا جائے اُسمین شرکت فرما کر تشریف لے جایئے گا اور اپنے لشکر کو بھی تو یہان بُلا لیجیے
آپ نے سب حال بیان فرمایا اس لشکر کا کچھ حال نہ بیان کیا کہ یہ کہان سے ملا اور کیونکر
آپ کا شریک ہوا خواجہ نے مُسکرا کر فرمایا کہ ای جہان پناہ یہ لشکر اصلی نہین ہی بلکہ ان
سب کے سحر کا ہی اور یہ سب سامان سحر ہی ہرکارون کو بھیج کر دکھلوا لیجیے کہ وہان کچھ نہ ہوگا
میدان میدان ہوگا بادشاہ نے اُسیوقت ہرکارے روانہ فرمائے وہ جو وہان آئے تو
کسی کو نہ پایا نہ لشکر تھا نہ خیمے نہ بارگاہین نہ اور کچھ سامان یہ دیکھ کر ہرکارون نے آکر عرض
کیا کہ وہان کچھ بھی نہین ہی خواجہ نے کہا کہ مین آتا ہون اُس روپیہ پر تو اپنا قبضہ کر لون یہ
کہکر باہر بارگاہ کے آئے وہان جو لوگ خواجہ کی طرف سے حفاظت کے لیے مقرر
تھے وہ خود بخود غائب ہوگئے وہ لوگ رہ گئے جو کہ بادشاہ اسلام کی طرف سے مقرر تھے
اب ہر طرف لشکر مین یہی چرچا ہی کہ وہ بادشاہ یک رنگ نہ تھا وہ خواجہ تھے اس تدبیر سے
اُنھون نے کفار سے مقابلہ کر کے بادشاہ سے روپیہ حاصل کیا سب اہل لشکر بھی خوش
ہوئے کہ ہم نے کسی غیر کے ہاتھ سے نجات نہ پائی اپنے محسن و جان بخش کے ہاتھ سے
ہمارے بادشاہ پر کسی غیر کا احسان نہ ہوا اُدھر خواجہ نے جا کر اُس روپیہ کو اُٹھا کر
نذر زنبیل کیا وہ لوگ مانع نہ ہوئے روپیہ نذر زنبیل کر کے وہان سے اُنکو ہمراہ لے کر لشکر
مین آئے سب اہل لشکر خواجہ کے قدمبوس ہونے لگے اور جو جسکو نصیب تھا اُسنے
خواجہ کے روبرو بطور نذر پیش کیا خواجہ سب سے باتین کرتے ہوئے اور خوش خوش
بارگاہ مین آئے ہر طرف خوشی کی نوبتین بجنے لگین خواجہ آکر اپنی کرسی پر بیٹھے بادشاہ نے

اُن سرداروں سے دریافت کیا کہ جو کہ براے حفاظت روپیہ مقرر تھے کہ وہ لوگ جو کہ خواجہ کی طرف سے مقرر تھے کیا ہوئے اُنھوں نے کہا کہ ہم بیٹھے ہوئے اُنسے باتیں کر رہے تھے کہ وہ خود بخود غائب ہو گئے ہم حیران تھے کہ یہ لوگ کیا ہوئے کہ اس عرصہ میں ہم نے خبر پائی کہ وہ نقابدار شاہزادہ جہانگیر تھے اور وہ بادشاہ خواجہ سلامت ہیں اور وہ سب سردار ہمارے ہی لشکر کے تھے جو کہ یہاں صاحبقران کے شریک ہوئے ہیں وہ ہیں ہم خوش ہوئے کہ خواجہ پہونچے انھوں نے سب روپیہ نذر زنبیل کیا اور ہم کو ہمراہ لے کر یہاں آئے خواجہ نے بادشاہ سے تشریف لانے کی کیفیت دریافت کی اور لندھور سے جنگ و پیکار کی حالت بادشاہ نے بھی سب حال بیان فرمایا اول سے آخر تک اور لندھور نے بھی جب سب باتوں سے اطمینان ہو گیا اور سب مل گئے اور ہر ایک کو معلوم ہو گیا اُسوقت خواجہ نے کمند اصفا و باصفا نکال کر برق کو دی کہ اس کمند سے قرناطیس جادو کو ستون بارگاہ سے جکڑ کر باندھ دو اور ہوشیار کرو تاکہ اس سے دین اسلام کے قبول کرنے کو کہا جائے اور اطاعت بادشاہ کی اگر قبول کرے تو خیر ورنہ قتل کیا جائے برق فرنگی نے اُسکو کمند سے جکڑ کر باندھ دیا اور فلیتا رفع بیہوشی دیکر ہوشیار کیا راوی بیان کرتا ہے کہ جب خواجہ نے قرناطیس کو اسیر کیا تھا اور اُسکی زبان میں سوزن دلوائے تھے تو حباب مار کر بیہوش کر دیا تھا اس سبب سے بیہوش تھا برق نے ہوشیار کیا بموجب حکم خواجہ کے راوی نے بیان کیا ہے کہ وہ لشکر جو خواجہ کے ہمراہ تھا وہ سب سحر کا لشکر تھا جب خواجہ نے اپنے کو ظاہر کیا اور سب لوگ ظاہر ہوئے تو خواجہ نے اُن سرداروں کو اشارہ کیا اُنھوں نے اپنا اپنا سحر اس مقام پر بیٹھے بیٹھے مٹا دیا سب سامان و اہل لشکر سحر کے تھے مٹ گئے جو اصلی تھے وہ یہاں آ ہی چکے تھے جب خواجہ وہاں سے چلے تھے تو ان ساحروں سے کہا تھا کہ کچھ لشکر و خیمے وغیرہ بھی ہمراہ ہونا ضرور ہے بس ان سب نے سحر کر کے یہ سامان درست کر دیا تھا اب کیا صورت تھی جب بادشاہ نے دریافت کیا تو خواجہ نے کہا کہ وہ سب سحر کا سامان تھا جو کہ اصلی لوگ تھے وہ سب آ گئے اب وہاں کچھ نہیں ہے

جملہ معترضہ تھا اعدام بر سر مطلب جب قرناطیس کی بیہوشی دفع ہوئی اور ہوشیار ہوا آنکھ
کھول کر جو دیکھا تو اپنے کو ستون سے بندھا ہوا پایا اور بادشاہ اسلام کو تخت پر جلوہ گر دیکھا
اور سب سرداروں کو ایک طرف چند ساحران طلسم زعفران زار کو دیکھا کہ بیٹھے ہوئے ہیں
اسنے یہ خیال کیے کہ میں خواب دیکھ رہا ہوں گو اسیر تو ضرور ہوا ہوں مگر بادشاہ یک رنگ
نے اسیر کیا ہی اگر اسکا دربار ہوتا تو خواب نہ تھا اصلی واقعہ تھا یہ تو دربار اہل اسلام کا ہی
ضرور خواب ہی یہ سوچ کر جو اسنے آنکھ بند کی تو خواجہ نے پکار کر فرمایا کہ ای قرناطیس یہ خواب
نہیں ہی بلکہ عین بیداری ہی ہوشیار ہو ذرا آنکھ کھول کر اپنی حالت دیکھ کہ تو کس بلا
میں مبتلا ہی اب کوئی تدبیر اپنی رہائی کی کر اور سحر کر اور اب خدا پرستوں کو غارت کر دیکھ
خدا کی قدرت کو کہ تو کیونکر اسیر ہو گیا آنکھ کھول کر دیکھ کہ سامنے تخت پر کس شان و شوکت
سے بادشاہ اسلام جلوہ فرما ہیں اور سب سردار حاضر دربار ہیں بس اسی میں مفر ہی کہ دین
اسلام قبول کر اور بادشاہ اسلام کی اطاعت کر سحر و باطل پرستی سے اور کل افعال بد
و شنیع سے توبہ کر تو تیری زندگی ہوگی ورنہ محال ہی اب تیرا رہا ہونا بہت دشوار ہی
خداوند کریم کو پہچان یہ جو خواجہ نے پکار کر کہا قرناطیس نے سنا اب آنکھ کھول کر
دیکھا خواجہ کو کرسی ہدہد پر جلوہ گر پایا اور سب عیاروں کو خشت ہاے زرین پر کھڑے
دیکھا چونکہ خواجہ کی تصویر ہر ایک ساحر کے پاس موجود ہی اس سبب سے قرناطیس
نے پہچان لیا مگر کلام نہ کر سکا کیونکہ زبان میں سوزن دیے ہوئے تھے اسنے قصد کیا
کہ سحر کروں اول تو بہ سبب سوزن کے سحر نہ کر سکا دوسرے اپنے دل میں جو الفاظ
سحر کو یاد کیا نہ یاد آئے فراموش تھے اسکا سبب یہ تھا کہ اول تو بارگاہ سلیمانی تھی اسمیں ہر ساحر سحر
بھول جاتا ہی اس ساحر کا سحر اثر نہیں کرتا ہی اسی سبب سے جب ساحر ہوتے ہیں تو صاحبقران بارگاہ
سلیمانی میں دربار نہیں فرماتے ہیں بارگاہ حشامی میں فرماتے ہیں تاکہ ساحر سحر کو نہ فراموش کریں اسوقت جو یہاں
ساحر ہیں سبکو سحر فراموش ہی قرناطیس کو سحر فراموش ہی دوسرے کمند اصفا و باصفا سے بندھا ہوا تھا اس
سبب سے وہ بھی سحر فراموش تھا اسنے یہ چاہا کہ زور کر کے کمند کو توڑ کر اپنے کو رہا کروں جسقدر زور کیا اسقدر کمند
نے کسا جب یہ عاجز ہوا تو اسنے زور کرنے کے چھوڑ دیا اب ساکت کھڑا ہوا خواجہ

نے حکم دیا کہ قرناطیس کے ہاتھ کھول دو اور اسکے پاس قلم دوات کاغذ رکھ دو
ایسا ہی کیا قلم دوات کاغذ رکھدیا گیا اب خواجہ نے کہا کہ ای قرناطیس میری طرف
دیکھو اور جو مین کہتا ہون وہ گوش ہوش سے سن اور اپنی زندگی درکار ہو تو اسپر عمل کر
ورنہ ہاتھ دھو کیونکہ بدون اطاعت اور دین اسلام کے قبول کیے ہوے تیرا بچنا
محال ہی قرناطیس نے خواجہ کی طرف دیکھا اب خواجہ نے فرمایا کہ ای قرناطیس آگاہ
ہو کہ وہ بادشاہ یک رنگ جس نے تجکو اسیر کیا اور تیرے شاگرد کو قتل کیا وہ مین تھا
میرے نام سے آگاہ ہوگا اور مجھ سے بخوبی واقف ہوگا اور وہ جو نقابدار میرے ہمراہ
تھا وہ یہ فرزند حمزہ یعنی جہانگیر تھے کہ مین انکو نقابدار بنا کر لایا تھا اور یہ سب سردار
جو کہ تیرے سامنے ساحر موجود ہین یہ سب میرے ہمراہ تھے مین انکو اپنے ہمراہ
انکی صورت سحر سے تبدیل کر کے لایا تھا مین نے طلسم مین جا کر جہانگیر کو قید
بادشاہ طلسم سے رہا کیا خواجہ نے سب حال اول سے آخر تک بیان کیا اور فرمایا
کہ دیکھ قدرت خدا کو کہ کیونکر مجکو اسیر کرایا اور ان سب کو تیرے شر سے بچایا اور
محفوظ رکھا وہ بڑا رحیم و کریم ہی سواے خداوند کریم کے کوئی دوسرا خدا نہین ہی ہمارا
ہی خدا سب کا خالق اور پیدا کرنے والا ہی سامری و جمشید سب اُسی کے بندے تھے
یہ سبب ساحر ہونے کے کافر ہوگئے دعوی خدائی کر بیٹھے جو کچھ اُنکا حال ہوا اور روز
قیامت ہوگا دیکھ لینا اب بھی آتش دوزخ مین جل رہے ہین اور تمام عمر جلا کرینگے
اور یہ جسقدر خدائی کرتے تھے سب باطل تھے اور ابلیس کے بہکائے ہوے تھے
اور ہین یہ سب بچہ شیطان تھے اور ہین ان سب کا خالق وہی کریم ہی کہ جس نے
شجر و حجر جن و بشر زمین و آسمان نار و جنان کو خلق فرمایا اپنے بندون کے لیے بڑے
بڑے سامان پیدا کیے زمین مین یہ قوت عنایت فرمائی کہ اُس سے غلہ پیدا ہوتا ہی
پانی پیدا کیا وہ ہم سب پر مثل مان باپ کے پرورش کرتا ہی اور مانند والدین کے محبت
کرتا ہی اُسنے ہم کو راہ نیک و بد دونون دکھا دین اب یہ ہمارے نفس امارہ کی
خوبی ہی کہ ہم راہ نیک کو ترک کر کے راہ بد کو اختیار کرین اُسنے ہماری خدمت

سکے لیے نبی و پیغمبر خلق فرمائے کہ وہ ہم کو ہدایت کرین کہ یہ فعل بد ہی اور یہ نیک اب ہم کو اختیار
ہی کہ ہم اُنکی ہدایت پر نہ عمل کرین اُسنے ہماری راحت کے لیے اور دن کی تاریکی کے برطرف
ہونے کے لیے آفتاب کو خلق کیا کہ ہم اُسکی روشنی مین چلین پھرین اور اپنے کامون کو انجام
دین رات اُسنے براے آرام و استراحت کے خلق کی کہ میرے بندے استراحت کرین
اُسکو ستارون و چاند سے روشن کیا اُسنے کیا کیا خوش ذائقہ و لذیذ ثمر و خوشبودار گل پیدا
کیے کہ جو کہ روح کو تازگی و دماغ کو قوت و زبان کو لذت بخشتے ہین اور جسم کو طاقت دیتے
ہین وہ ایسا کریم اور رحیم ہی اور ایسا ہم پر مہربان ہی کہ دیکھو تو قبل ولادت تین دن پیشتر
پستان مادر مین شیر کو پیدا کرتا ہی باوجودیکہ ہم سب کی خلقت ایک قطرہ نجس سے ہی اور
شکم مادر مین بھی خوراک نو ماہ تک وہ چیز ہی جو کہ نجس ہوتی ہی اُسنے کیونکر دیکھو تو کہ ہم سبکو
خلق کیا ہی اور پرورش کرتا ہی بس وہ وحدہ لاشریک ہی اسکے وحدہ لاشریک ہونے کی
شہادت دیتی ہی ہر شی جیسا کہ شاعر نے کہا ہی شعر ہر گیاہے کہ از زمین روید + وحدہ
لاشریک لہ گوید + وہ ایسا خالق ہی کہ اپنے دوست و دشمن کو ایک نگاہ سے دیکھتا ہی
یہ امر اُسکے عدالت سے خلاف ہی کہ وہ دوست سے مہربانی کرے اور دشمن پر عتاب
اُسنے اسی سبب سے ہر فعل بد و نیک کی سزا قیامت پر موقوف رکھی ہی تاکہ ایک کو
دوسرے سے شرمندگی نہ ہو وہ ایسا کریم ہی کہ دشمن و دوست کو ایک حالت سے پرورش
کرتا ہی خواہ اُسکی بندگی کرے خواہ نہ کرے جیسا کہ شاعر نے نظم کیا ہی ۔ رباعی
ای کریمیکہ از خزانہ غیب + گبر و ترسا وظیفہ خور داری + دوستان را کجا کنی محروم
تو کہ با دشمنان نظر داری + یہ مضمون اُس خالق کی شان مین ہی جو کہ سب کا خالق ہی
جسکی ہم پرستش کرتے ہین ای قرناطیس نہ اُسکے ماں ہی نہ باپ نہ بیٹا ہی نہ بیٹی نہ اُس
سے کوئی پیدا ہوا ہی نہ وہ کسی سے اُسنے صرف اپنی قدرت سے یہ سب خلق کیا ہی نہ
اُسکے آنکھ ہی نہ ناک نہ مُنھ نہ جسم نہ ہاتھ نہ پاؤن وہ ایک بُقعہ نور ہی اُسکے رہنے کا کوئی
مقام نہین ہی وہ ہر جگہ موجود ہی ہر ایک کے رگ گلو کے قریب ہی اُس پر ہر ایک کا
حال روشن ہی وہ ہر ایک کے حال سے ماہر ہی وہ اپنے ہر بندے کی مشکل ہمیشہ

کرتا ہو اُسکا لقب حلال مشکلات و مہمات ہو وہ سمیع و بصیر ہو وہ قاضی الحاجات ہو وہ دافع
بلیات ہو وہ ہر بندے کی مدد کرتا ہو جو اُسکی طرف رجوع کرتا ہو خدا کی یہ صفت نہین ہو
کہ اُسکے اولاد ہو اُسکے مان باپ ہون وہ مثل ہمارے ستہ ضروری رکھتا ہو یا وہ
مثل ہم سب کے ہاتھ پاؤن رکھتا ہو جو ایسا ہوگا وہ بندہ ہو اور اُسکا وہی خالق ہو جسنے
اُسکو پیدا کیا ہو اے قرناطیس یہ سحر و ساحری کفر ہو اور یہ خداوند عجائب جسکی تم سب لوگ
بندگی کرتے ہو کوئی بچہ شیطان ہو مثل تمھارے ساحر تھا چونکہ اُسنے سحر مین کمال پیدا کیا
خدا بن گیا اور نہ وہ بھی مثل تمھارے ہو لہذا سحر سے توبہ کرو اور عجائب پرستی سے باز آؤ اپنے
خدا کو پہچانو اور اُسکو مثل ہم سب کے بخدائی مانو آیندہ تم کو اختیار ہو خواجہ نے اسنے
قرناطیس کے بہت سی باتین اور کلمات وحدانیت خدا مین و دیگر مذہبون کے
باطل ہونے مین بیان کیے قرناطیس خاموش سُنا کیا خواجہ کی تقریر نے اسقدر اُسکے
دل پر اثر کیا کہ زنگ کفر اُسکے آئینہ دل سے مثل کافور کے اُڑنے لگا اور برطرف ہونے
لگا خواجہ نے یہ بھی بیان کیا تھا کہ تم اپنے دل مین خیال کرو کہ کوئی بھی صورت تمھارے
شاگردون کے ہاتھ سے ان لوگون کے بچنے کی تھی وہ سب کو اسیر کر چکا تھا کہ خداوند کریم
نے عین وقت پر مجکو پہونچا دیا اور مین نے عیاری کر کے اُسکو قتل کیا اسکے بعد تم
آئے خیال تو کرو کون سی صورت تھی کہ یہ لوگ تمھارے سحر سے بچتے ضرور مبتلائے
سحر ہوتے اور تم انکو قتل کرتے مگر مین نے کس تدبیر سے تم کو اسیر کیا یہ سب اُسکی قدرت
اور شوکت تھی کہ مجھ ایسے بندے ضعیف و ناتوان کو یہ عقل دی کہ مین نے تمھارے
دریا کو مٹا دیا جو کہ تم نے سحر سے بنایا تھا اور ہم تم کو اسیر کیا اور تم نے دھوکا کھایا ورنہ کیا
میری مجال تھی اگر اُسکو ان سب کا بچانا نہ منظور ہوتا کہ مین تم کو اسیر کرتا یا تمھارا
شاگرد قتل ہوتا وہ جو چاہے تو ضعیف کو توانا کر دے اور توانا کو ضعیف کر دے
اُسنے حضرت ابراہیم کو آتش نمرودی سے نجات دی تم نے کتاب مین دیکھا ہوگا
یونس کو شکم حوت مین زندگی بخشی یہ فعل سوائے اُسکے کوئی دوسرا نہین کر سکتا
خیال تو کرو کہ اسوقت مین تمھارے خداوند عجائب نے تمھاری کمک نہ کی کہ تم کو

بچا لیتے یہ صفت ہمارے خدا مین ہی کہ جسوقت اُس سے فریاد کی اُسنے اُس آفت سے
نجات دی اور بچا لیا مگر تمھاری اسوقت مین کسی نے کمک اور یاور مدد نہ کی نہ سحر نے
کام دیا نہ خداوند عجایب نے بس اسی امر سے ثابت ہو گیا کہ کوئی کسی کا نہین ہی وہی پیدا
کرنے والا سب کا بچانیوالا ہی اور سب باطل خدا ہین بس کیا ضرور ہی کہ ایسے خدا کو چھوڑ کر
باطل خدا کو مانین ای قرناطیس یہ مذہب وہ ہی کہ اگر کوئی اُسکو اختیار کرے تو ہر قسم کی
نعمت سے بہرہ مند ہو آتش دوزخ سے بچے سیر جنت نصیب ہو اگر راہ خدا مین جہاد
کرے تو غازی کہلائے اگر قتل ہو تو مرتبہ شہادت پائے حوران جنت اُسکی خدمت
کرین اُسکا وصل نصیب ہو ہر ایک عزت کرے تم دیکھو لو کہ کس طور سے یہان قدر
کی جاتی ہی کوئی کسی پر ظلم نہین کر سکتا ہی جو جس مرتبہ کا ہی اُسکو اسی مرتبہ سے مقام بیٹھنے
کو ملا ہی ہر ایک اُس سے خوش ہی وہ بڑا نیک ہی جو دین اسلام قبول کرے اُسکی بڑی
عزت ہوتی ہی ای قرناطیس دین اسلام کے قبول کرنے اور اطاعت بادشاہ اسلام کی بڑے مرتبہ حاصل ہوتے
ہین دوزخ سے نجات ملتی ہی یہ خیال کرو کہ جبکہ آتش دنیا کی برداشت نہین ہو سکتی ہی
جو کہ ستر مرتبہ بجھائی جا چکی ہی اُس مرتبہ تیزی ہی تو وہان کی آتش کی کیونکر برداشت ہوگی
اور یہ جسم نازک کیونکر سکی حدت و گرمی کو سہاریگا بس انسان کو لازم ہی کہ وہ کام کرے کہ
جسکے سبب سے وہان کے عذابون سے نجات ملے جسوقت میدان حشر مین سب
گنہگار کھڑے ہونگے آفتاب سوا نیزہ پر ہوگا زمین بہ سبب حدت آفتاب کے
مثل تابہ آہنی کے تپ رہی ہوگی ہر ایک از سر تا پا پسینے مین غرق ہوگا پیاس کی
الگ شدت ہوگی سوائے اپنے اعمال کے کوئی اُسوقت مین شریک نہ ہوگا اپنے
کل اعضا جو کہ اُسوقت ہمارے تابع فرمان ہین جو ہم چاہتے ہین وہی اسوقت کام کے ہین
وہ بھی اُسوقت مین ساتھ نہ دینگے ہمارے افعال بد کی و نیک کی گواہی دینگے جو
ہمنے اُنکے ذریعہ سے کئے ہین وہ وقت ایسا ہوگا کہ نبی و پیغمبر نفسی نفسی کہتے ہونگے
ہنگامہ بازپرس گرم ہوگا کسی کو کسی کے حال کی خبر نہ ہوگی ہر طرف ایک شور برپا ہوگا
فرشتگان عذاب سرون پر گرز ہائے آتشین لیے ہوئے موجود ہونگے ہر ایک سے

اعمال کی جانچ ہوتی ہوگی جنھون نے اس دنیا مین آکر ہمیشہ افعال نیک کیے ہین اور
خداوندکریم کو برحق اور رازق مطلق جانتا ہی اُسکے پیغمبرون کے کہنے پر عمل کیا ہی اُس کو
وحدہ لاشریک تصور کیا ہی اُسکی راہ مین جہاد کیا ہی اُسکی بابت حکم ہوگا کہ اسکو داخل
بہشت عنبرسرشت کرو اور جنھون نے ایسا نہین کیا ہی دوسرون کو اُسکا شریک سمجھا
ہی اور جنھون نے جھوٹا دعوی کیا ہی کہ ہم خدا ہین اور جن لوگون نے اُنکے کہنے پر عمل کرکے
انکی بندگی کی ہی اور اُنکو سجدہ کیا ہی اُنسے سوال ہوگا کہ تم نے خدائی کا دعوی کیا تھا
اسوقت کوئی کرشمہ اپنی خدائی کا دکھاؤ اپنے کو بچاؤ بندون کو گمراہ کیا بس وہ کچھ بھی
جواب ندے سکین گے وہ مع اپنے پرستارون کے داخل دوزخ کیے جاینگے اُنپر عذاب
ہوگا اُنکے پرستارون سے سوال ہوگا کہ باوجود اس امر کے ہم نے تم کو خلق کیا اور
تمھاری ہدایت کے لیے نبی و پیغمبر بھیجے اُنھون نے ہم کو ہدایت کی یہ خدا نہین جسنے
تم کو پیدا کیا ہی وہی خدائے برحق ہی کہ جسنے اُنکو بھی خلق کیا یہ لوگ بھی مثل تمھارے
ہین شیطان کے بہکانے سے دعوی باطل کرتے ہین انکو سجدہ نہ کرو باطل پرستی کو
ترک کرو دین حق کی طرف رجوع کرو تم نے اُنکے کہنے پر عمل نہ کیا بلکہ اپنے نفس امارہ کی
پیروی کی اور اُسکی ہدایت پر عمل کیا اور کچھ خوف نہ کیا اب اُن خداؤن سے فریاد کرو کہ وہ
اگر تم کو بچا ئین اور اس عذاب سے نجات دین اُسوقت وہ لوگ نگاہ اُٹھا کر ہر طرف
بہ نگاہ غور دیکھین گے کہ کوئی تو اسوقت مین ہماری مدد کرے کوئی نہ ہوگا سوائے
اپنے اعمال کے بس وہ لوگ بھی بحکم خالق بحر و بر داخل دوزخ کیے جاینگے مین تم سے
یہ سوال کرتا ہون کہ اُسوقت مین تم کیا جواب دوگے جب تم سے بھی یہی سوال کیا
جائے گا اس سے بہتر یہ ہی کہ دین اسلام قبول کرو تا کہ بروز قیامت عذاب سے
نجات پاؤ آیندہ تم کو اختیار ہی جو میرا کام تھا وہ مین نے کیا اور تم کو نصیحت کردی
قبول کرنے نہ کرنے کا تم کو اختیار ہی بموجب شعر منت انچہ حق بود گفتم تمام + تو دانی
دگر بعد ازین والسلام + اسی طور سے ہر ایک سردار و اہل دربار نے و بادشاہ نے
سامنے قرناطیس کے پہلے خدا کی تعریف کی اُسکے بعد قیامت کا حال بیان کیا قرناطیس

سب کی گفتگو سنا کیا اور خاموش کھڑا رہا حال قیامت سن سنکے اُسکا بند بند کانپ گیا سامنے
وہ سب سامان پیش ہو گیا ایسا خوف طاری ہوا کہ اُسوقت اسنے توبہ کی دل مین اور دل
سے کہا کہ جو کچھ یہ لوگ کہتے ہین اکثر اہل اسلام کی کتابین جو دیکھی ہین اُسمین بھی یہی تحریر پایا
ہی انکے کہنے پر عمل کرنا چاہیے تاکہ ان سب عذابون سے بروز قیامت نجات ملے اور دنیا مین
بھی نیک نامی حاصل ہو اصل امر یہ ہی کہ ان لوگونکو بڑی راحت ہی ہر ایک بہشت خوش حال
ہی مقام انصاف و غور طلب ہی کہ یہ لوگ کن کن آفتون سے بچے ہین میرے شاگردونے آکر
سب کو اسیر کر لیا تھا کون باقی رہا پھر انکے خدا نے انکی کیسی کمک کی اور کیونکر انکو رہا
کیا اور وہ مارا گیا کوئی بھی صورت تھی اُسکے ہاتھ سے بچنے کی یا مین جو آیا مین نے نامہ
لکھا اُنھون نے اپنے خدا پر بھروسہ کر کے مجھکو جواب سخت تحریر کیا کچھ خوف نہ کیا واقعی یہ
بات ہی کہ میرے بھی ہاتھ سے کوئی زندہ نہ بچتا اور نہ کوئی صورت میرے اسیر ہونے کی
تھی مین ایک مرتبہ سب کو اسم سحر مین خاک سیاہ کر دیتا مگر کس آسانی سے مین اسیر
ہو گیا اور مجھکو گرفتار کر لیا میرے مقابلہ کی نوبت نہ آئی یہ اُنکے خدا کی قدرت تھی ہمارے خدا
نے کوئی قدرت نہ دکھائی ہماری مدد نہ کی بس اسی امر سے ثابت ہوا کہ انکا خدا برحق ہی اور
سب باطل و جھوٹے ہین یہ جو کچھ کہتے ہین سب سچ اور درست ہی اور یہ سب خدا سے
ابطال ہین نے اکثر ان لوگون کی کتابین دیکھی ہین جنمین انکا حال تحریر ہی اُسمین بہت سے
مقامات ایسے دیکھنے مین آئے ہین کہ جہان یہ لوگ ایسے مجبور و ناچار ہوئے تھے کہ کوئی
صورت مفر کی نہ تھی مگر ثابت قدم رہے اپنے دین سے نہ پھرے مگر اُسوقت مین بھی
انکی کمک پہونچی جبکہ کوئی صورت نہ تھی یہ بچے اور وہی لوگ مارے گئے جنھون نے
انکو مبتلائے بلا کیا تھا یا ہزارون طلسم ان لوگون نے فتح کیے خیال کرنے کا مقام ہی کہ
پانچ آدمیون نے جا کر طلسم ہوش ربا کو جو کہ اپنا مثل و نظیر نہ رکھتا تھا فتح کیا افراسیاب
ایسے ساحر بروست کو قتل کیا بادو مامہ جادو کو مارا ساحر حشمش کو جو کہ دریا سے مین رہتا
تھا کیونکر قتل کیا اکثر ایسا اتفاق ہوا کہ یہ لوگ زیر تیغ بٹھا لیے گئے ہین جلاد سر پر تلوار
لیے ہوئے موجود ہی تینون حکم آچکے ہین اور پھر یہ زندہ بچے اور وہ ملک اسلام آباد ہوا

یہ اُنکے خدا کی شان و قدرت ہی کہ جہان یہ گئے ایک نہ ایک سبب انکی نجات و رہائی کا ہو
ہو گیا طلسم ہوش ربا مین افراسیاب کے عزیز شریک ہو گئے چاہ الماس مین ملکہ دیا
کی بھانجی ملکہ برق جادو شریک ہوئی اسی طور سے کسی کی بیٹی عاشق ہوئی وہ سبب
رہائی کا ہوا جو کہ بہت بڑے خداوند تھے اور اٹھارہ ہزار ملک باختر کے لوگ انکو سجدہ
کرتے تھے اُنکی بیٹیان نکل گئین ان لوگون کے ساتھ وہ انکا کچھ نہ کر سکے جنھون نے
دوزخ و بہشت بنایا تھا وہ انکے ہاتھ سے بھاگے بھاگے پھرے اور دامن پناہ تلاش
کرتے رہے مگر کہین دامن پناہ نہ ملتا تھا وہ کچھ نہ کر سکے ایک موئے جسم انکا نہ کم
کر سکے تو اور کیا ہین بس ضرور ان باتون سے ثابت ہوتا ہی کہ انکا دین حق ہی اور انکا
خدا برحق ہی بس لازم ہی مجکو کہ مین انکے کہنے پر عمل کرون اور انکا دین اختیار کرون اگر انکا
دین برحق نہ ہوتا تو یہ لوگ یون مفر نہ پاتے اور اسطور سے ملک بملک نہ پھرتے اور
انکا قبضہ نہ ہوتا کسی کا بھی گمان تھا کہ خدا پرست ادھر کو آینگے اور یہ طلسم فتح ہوگا
سب یہ خیال کرتے تھے کہ اُنکا ادھر کو آنا محال ہی یہ خیال خام ہی دیکھو کس طور سے
یہ لوگ آکر پہونچے اور کس طور سے چند سردار طلسم کے شریک ہوئے بس ضرور یہ طلسم
بھی فتح ہوگا اسنے جو اسطور سے خیال کیے اور دل مین اسکے یہ بات سمائی اُدھر اب
تقریر خواجہ نے اسکے قلب پر سے زنگ کفر کو دھوکر برطرف کیا اسکے کاشانہ دل مین شمع
اسلام نے اپنی روشنی سے ظلمت کفر کو برطرف کیا بس اسنے اُسیوقت قلم اُٹھا کر
کاغذ پر تحریر کیا کہ مین نے آپ کی کل تقریر سُنی اور اُسپر جو غور کیا تو معلوم ہوا کہ بجا ارشاد
فرماتے ہین سب درست و صحیح ہی اور سب خدا جھوٹے اور کاذب ہین اور سچے انکا
دین سچا ہی مین عرض کرتا ہون کہ میری خطا معاف فرمائی جاے مین آپ کا مذہب
اختیار کرتا ہون کیونکہ آپ کے فرمانے سے میرے تمام جسم مین لرزہ پڑ گیا اور
خوف قیامت اور روز بازپرس کے خیال سے میرا بند بند کانپنے لگا مین نے جو خیال
کیا تو واقعی میرے دل نے کہا کہ تو نے آجتک نفس امارہ و قول شیطان پر عمل
کیا اور خواب غفلت مین مبتلا رہا اور باطل پرستی کی اور اپنے خدا کو نہ پہچانا اور ہمیشہ

فعل بد کا مرتکب ہوا جب بروز قیامت خدائے عادل سوال کرے گا تو مین کیا جواب
دونگا اور اپنے فعل شنیع سے کیونکر انکار کرونگا اگر مین انکار کرونگا تو اعضا گواہی دینگے
جب اسوقت مین کوئی تیرا شریک نہ ہوا اور نہ تیرے خدا نے تیری کمک کی اور نہ کسی دوست
نے تیری خبر لی تو اسوقت مین کون لے گا جبکہ سب اپنے حال مین مبتلا ہونگے یہی بہتر
ہے کہ تو دین اسلام قبول کر اور ترک دنیا کرکے لباس قلندری پہنکر کسی صحرا مین جا کر بیٹھ رہ
کہ جہان بوے انسان تک نہ آئے اور اپنے افعال سے توبہ کر اور بقیہ عمر اپنی اسی مین
صرف کر تاکہ گناہ تیرے خداوند کریم معاف کرے اور تجھکو بخشش دے اور عذاب آخرت سے
نجات ملے بس اب مجکو رہا کر دیجیے مین اسیوقت سے یہانسے چلا جاؤن اور عبادت
خدا کرکے اپنے گناہ معاف کراؤن اور آپ مجکو کلمۂ طیبہ پڑھائیے کہ جس سے دین اسلام
میرے اوپر ظاہر ہو اور مین مسلمان ہون اور اپنی زندگی بسر کرون مین نے بہت غفلت
کو صرف کیا انجام کا کچھ خیال نہ کیا خداوند کریم نے اپنی مہربانی شامل حال فرمائی کہ آپ
ایسے ہادی اور رہنما کو یہان پہونچایا کہ اُسنے مجکو راہ نیک پر لگایا یہ لکھکر رکھدیا برق
نے اُٹھا کر خواجہ کے ہاتھ مین دیا خواجہ نے بادشاہ کو دیا بادشاہ نے ملاحظہ فرما کر وزیر
کو رحمت فرمایا کہ اسکو پڑھو وزیر نے باآواز بلند پڑھا سب نے سُنا بادشاہ نے
خواجہ سے فرمایا کہ جب قرناطیس نے اس امر کا اقرار کیا ہی کہ مین دین اسلام قبول کرتا
ہون مجکو کلمہ تعلیم فرمائیے تاکہ زنگ کفر میرے دل سے دور ہو اور نور اسلام میرے
سینہ مین چمکے اور میرا دل روشن ہو بس اسکو رہا کردو خواجہ نے بادشاہ سے عرض کیا
کہ ابھی تھوڑی دیر توقف فرمائیے مین چند کلمہ اور چند باتین اس سے اور کرلون پھر دیکھا
جائے گا بادشاہ نے فرمایا کہ تم کو اختیار ہی ادھر خواجہ نے قرناطیس سے فرمایا کہ یہ جو
تمنے کہا کہ مین ترک دنیا کرکے ایک صحرا مین جا کر بیٹھون اور اپنی بقیہ عمر توبہ استغفار
مین اور عبادت خدا مین بسر کرون ای قرناطیس اس خیال سے دست بردار ہو اور
اس امر کو اپنے دل سے دور کردو اور ترک دنیا کرنے کے عوض مین دین اسلام و کلمہ طیبہ پڑھکر اور اسلام
قبول کرکے کفار سے جہاد کرو بس اس جہاد کے صلہ مین جو کہ تم راہ خدا مین کروگے

اور کفار کو قتل کروگے تمھارے سب گناہ خدا بخش دیگا اور تم کو عذاب آخرت سے نجات
عطا فرمائے گا اُس ترک دنیا سے جہاد کا کرنا بہتر ہی اسمین خدا خوش ہوگا اور اُسکے
رسول بھی اس خیال کو دل سے دور کرو مین تم کو رہا کرتا ہون اور کلمہ تعلیم کرتا ہون یہ جو
خواجہ نے کہا اُسکے جواب مین قرناطیس نے تحریر کیا کہ جیسا آپ ارشاد فرماتے ہین
ایسا ہی کرونگا مگر مین نے دیکھا بھی ہی کتابون مین اور سُنا بھی ہی کہ جب ساحر کلمہ
طیب پڑھتا ہی تو سحر اُسکو فراموش ہوجاتا ہی بس جب مین کلمہ پڑھونگا تو سحر بھول
جاؤنگا جب سحر بھول گیا تو پھر مین بیکار ہون لڑ نہین سکتا ہون کیونکہ جنگ کے فنون
سے واقف نہین ہون ساحرون سے لڑ سکتا ہون میری تمام عمر سحر مین بسر ہوئی پھر
مین بیکار ہون اس سے بہتر یہ ہی کہ مین ترک دنیا کرون کیونکہ میرا ہونا آپ کے پاس اور
نہ ہونا یکسان ہی مناسب یہ ہی کہ گوشہ مین بیٹھ کر عبادت خدا کرون اور اب میرا دل
دنیا سے پھر گیا ہی اور یہی جی چاہتا ہی کہ تمام دنیا سے منھ کو پوشیدہ کرکے گوشہ مین
بیٹھ رہون اور کسی کو منھ نہ دکھاؤن اور اپنی آخرت درست کرون بہت سحر و ساحری
مین مین نے اپنی عمر بسر کی اب مین کفر کو نہین پسند کرتا ہون میرے دل مین اب
عبادت خدا کی خواہش ہی اور کسی امر کی خواہش نہین ہی آپ میرے حال پر رحم
فرماکر رہا فرمایئے اور کلمہ تعلیم فرمایئے یہ جو لکھ کر دیا خواجہ نے اُسکو پڑھا با واز
بلند سب آگاہ ہوئے خواجہ نے فرمایا کہ ای قرناطیس تم سے ہم کہتے ہین کہ اس
خیال سے دست بردار ہو اُس عبادت سے یہ جہاد کرنا راہ خدا مین کفار سے بہتر ہی
اور یہ جو تم نے تحریر کیا ہی کہ کلمہ پڑھنے سے سحر فراموش ہوجاتا ہی یہ امر تو ضرور ہی مگر
طریقہ یہ ہی کہ جب ساحر یہ خواہش کرتا ہی کہ ہم دین اسلام قبول کرین اور دائرہ اسلام
مین آئین تو وہ کلمہ نہ پڑھے مطیع اسلام ہوجائے جو امر اور جو فعل اس مین متروک ہین
اُنکو ترک کرے جو اشیا اور جو فعل حرام ہین اُنکو حرام خیال کرے اور جو نجس ہین اُنکو
نجس صرف کلمہ نہ پڑھے کہ سحر نہ فراموش ہو بس ایسا ہی تم بھی کرو قرناطیس نے کہا کہ
بہت خوب مین آپکے حکم سے باہر نہ ہونگا جو فرمایئے گا بجالاؤنگا مین نے

توبہ امر عرض کیا کہ ترک دنیا کرون اس خیال سے کہ صاحبقران برائے فتح طلسم تشریف لے گئے ہین طلسم مین ساحر ہین اُنسے مقابلہ ہوگا مین اُسوقت مین بیکار ہونگا شاید یہ امر ہو کہ اُسوقت مین مجکو بھی خیال آجائے اور مین توبہ کو توڑ ڈالون تو اور زیادہ گناہگار ہون اس سے دنیا کو ہی ترک کرون اور دست بردار ہون مگر جب آپ یہ فرماتے ہین کہ مطیع اسلام ہو تو مین نے اس امر کو قبول کیا جب اس طلسم سے فراغت ہو جائے گی تو پھر اُسوقت مین کلمہ پڑھکر تارک دنیا ہو جاؤنگا خواجہ نے کہا کہ تم پر کیا منحصر ہی اسیطور سے بہت سے ساحرون نے کیا ہی اور جنھون نے کلمہ پڑھا اور جنکو سحر فراموش ہی پھر انھون نے ترک توبہ نہین کیا اُسی حالت مین مجبور و ناچار ہو کر قتل ہوئے بلکہ داؤد کے ملکہ بہار و مخمور و بران و کوکب کہ انھون نے بعد فتح طلسم ہوش ربا ترک سحر کیا اور کلمہ پڑھکر مسلمان ہوئے پھر ان پر ادنی ادنی ساحرون نے زور ڈالا مگر وہ لوگ ایسے ثابت قدم تھے کہ جان کا جانا گوارا کیا اور سحر نہ کیا ناچار ہو ہو کر طلسم مین گرے اسی طور سے قتل ہوئے مگر تارک توبہ نہ ہوئے اُنکو بھی ہم منع کرتے تھے مگر اُنھون نے ہماری نہ سُنی بس اس سے یہی بہتر ہو کہ مطیع اسلام ہو پھر دیکھا جائے گا مثل ان ساحرون کے جو تمھارے روبرو بیٹھے ہوئے ہین یہ جو خواجہ نے کہا قرناطیس نے سر ہلا کر کہا کہ بہت خوب خواجہ نے اُسکے چہرہ پر نگاہ کی تو پیشانی پر نور اسلام کو جلوہ گر پایا اور ظلمت کفر کو برطرف بس برق سے کہا کہ اسکو کھولدو برق فرنگی نے فوراً کھولدیا اور سوزن زبان سے لی جب قرناطیس کے ہاتھ پاؤن قابو مین آئے اور رہا ہو کر حواس درست ہوئے اُسنے خواجہ کیطرف دیکھکر اپنے دل مین خیال کیا کہ دیکھون یہ اب میرا کیا کرتا ہی کیونکہ میرے ہاتھ پاؤن قابو مین ہین گو مین دین اسلام قبول کر چکا ہون صرف امتحان کرون کہ خواجہ نے تو میرے صرف اس کہنے پر عمل کیا کہ مین دین اسلام قبول کرتا ہون اور جو آپ ارشاد کرینگے اُسپر عمل کرونگا مجکو رہا کر دیا یہ خوف نہ کیا کہ مین نے اسے اسیر کیا ہی اور اتنی دیر تک بندھا رکھا ہی ایسی بات نہ ہو کہ یہ پھر جائے اور اسکا عیوض لے اس امر کا خیال نہ کیا اور رہا کر دیا یہ کس وجہ سے ایسا کیا یہ کیا امر ہی یہ دل مین

سوچ کر اپنے کو سنبھال کر کہا کہ ای عمرو عیار تو نے بڑا دھوکا کھایا کہ میرے فریب مین آکر مجھکو
رہا کر دیا اب تو میرے ہاتھ سے بچ کر کہان جاتا ہی تو نے صرف میرے کہنے پر عمل کیا
مین اطاعت کرتا ہون شائد ان ساحرون کے بھروسہ پر جو کہ اسوقت یہان موجود
ہین یہ میرا کیا کر سکتے ہین تو اب میرے ہاتھ سے بچ کر جاتا کہان ہی ابھی تو بارگاہ کو ہلائے
دیتا ہون اور سب ساکنان بارگاہ کو قتل کرتا ہون کوئی مجھکو روک تو سے یہ کہکر چلا
اودھر ہر ایک ساحر نے اور ہر ایک ساکن بارگاہ نے جو یہ تقریر سُنی اور اُسکو برہم پایا
اپنے کو درست کیا سب سرداروں نے مع بادشاہ کے قبضہ تلوار پر ہاتھ رکھا اور
سنبھل کر بیٹھے یہ بالکل بیخوف تھے اول تو یہ امر تھا کہ یہ لوگ جری و بہادر ہین دوسرے
اس امر سے آگاہ ہین کہ یہ بارگاہ سلیمانی ہی یہان یہ سحر کر نہین سکتا ہی اسکو سحر فراموش
ہو گا بس یہ جسطرف اور جس پر حملہ کرے وہی اسکو مار لے زندہ یہان سے نجانے دے
ساحرون نے قصد کیا تھا کہ حربہاے سحر سنبھالین پھر خیال آیا کہ بیکار ہی یہان سحر
نہ ہو سکیگا فراموش ہو گا مگر سنبھل کر بیٹھے کہ اگر یہ یہان سے نکل گیا تو باہر نکل کر اس سے
مقابلہ کرینگے اپنی جانین لڑا دینگے زندہ نہ جانے دینگے ہر ایک اپنے دل مین کہہ رہا تھا
کہ خواجہ نے بڑا دھوکا کھایا ایسے دشمن کو بدون قول و اقرار لیے ہوئے رہا کر دیا آخر
اُسنے فساد پر کمر کسی مگر سب مع بادشاہ کے اُسی طرف دیکھ رہے ہین قرناطیس بری
کلام کرتا ہوا طرف خواجہ کے چلا خواجہ نے جو اسکی تقریر سُنی اور اپنی طرف اسکو بر
عتاب آتے ہوئے دیکھا دل مین کہا کہ ای خواجہ تم نے بڑا دھوکا کھایا اسوقت
تمھارے قیافہ نے بھی خطا کی پیشانی و چہرہ سے تو اسکے یہ امر بخوبی ظاہر ہوتا تھا
کہ اسنے یہ سب صدق دل سے کہا ہی یہ کیا ہوا اسوقت تو قول سعدی یاد آیا کہ اُنہنے
سچ کہا ہی یہ مصرع اسوقت حسب حال ہی مصرع بر تواضع ہاے دشمن تکیہ کردن ابلہی
ست + دیگر دشمن نتوان حقیر و بیچارہ شمرد + مگر جا کہان سکتا ہی یہ بارگاہ سلیمانی ہی
سحر کرے تو جا ہی نہین سکتا ہی رہا یہ امر کہ یون نکل جائے کسی کو قتل کرکے تو یہ بھی ممکن
نہین ہی بڑے بڑے بہادر یہان موجود ہین اور شیران دشت و نہنگان معرکہ

بیچارہ کب زندہ جانے دینگے پہلے تو یہ تیر سے ہی طرف آتا ہی پہلے تو ہی سمجھ لے یہ خیال کر کے خنجر کمر سے لیا اور سنبھل کر بیٹھے اُدھر قرناطیس قریب آکر پہونچا خواجہ جب تک وہ قریب نہین آیا اُسوقت تک خاموش بیٹھے رہے سرداروں نے قصد کیا تھا کہ للکارین اور ڈانٹین خواجہ نے اشارہ سے منع کیا کہ آپ لوگ ابھی خاموش رہین مین خود اس سے سمجھ لونگا اُدھر عیار بھی کمندین لے کر مستعد ہو گئے تھے کہ وہ اسنے خواجہ پر حربہ کیا ہم نے کمندین مار کر اسکو گرفتار کر لیا مگر سب خاموش کھڑے تھے اور سب سردار مع بادشاہ کے خاموش دست بہ قبضہ بیٹھے ہوئے تھے ہر ایک اسی طرف دیکھ رہا تھا کہ دیکھین خواجہ اسوقت کیا کرتے ہین ادھر جیسے ہی قرناطیس قریب خواجہ پہونچا خواجہ نے کہا کہ کیون قرناطیس کیا قصد ہی یہ اُس رہا کر دینے کا صلہ ہی جو تمھارے کہنے پر ہم نے عمل کیا اور تم کو رہا کر دیا بس اسی مین بہتر ہی کہ دین اسلام قبول کرو اور اپنے کہنے پر عمل کرو یہ کیسی وعدہ خلافی ہی کوئی مرد ایسا بھی کرتا ہی کہ دھوکا اور فریب دے یہ نامردون کا کام ہی ہم تو تم کو قول کا پابند اور وعدے کا دھنی جانتے تھے یہ کہکر ہاتھ اُٹھایا اسطور سے کہ وہ ہاتھ قریب منھ قرناطیس کے پہونچا ہاتھ کا پہونچنا تھا قرناطیس جھکا اُسکا جھکنا تھا کہ کچھ اسکے منھ پر پڑا پڑنا تھا کہ وہ ایک مرتبہ لڑکھڑا کر چلا اور جھومتا اور دھم سے فرش پر گرا خواجہ نے آواز دی کہ باندھ لو اس حرامزادہ کو اسنے بڑا فریب کیا تھا خوب خداوند کریم نے بچایا پہلے میرے ہی اوپر آیا تھا مگر جبکہ خدا حافظ ہوتا ہی تو دشمن کیا کر سکتا ہی بموجب مصرع دشمن اگر قویست نگہبان قوی ترست + اسی منھ پر یہ دعوی کیا تھا ایک ہاتھ کے اُٹھانے مین گر پڑا بیہوش ہو گیا یہ کہکر سب کی طرف دیکھا اُدھر برق نے دوڑ کر پھر اُسکی مشکین کمند سے باندھ لین اور زبان مین سوزن دیے خواجہ نے فرمایا کہ سوزن دینے کی کوئی ضرورت نہین ہی کیونکہ سحر نہین کر سکتا ہی اسی طور سے ستون سے باندھ دو برق نے پھر ستون سے باندھ دیا سب تعریف خواجہ کی کرنے لگے کہ خوب زیر کیا بھلا واقعی اسنکے

سامنے کوئی فریب کر سکتا ہی جیسا فریب کیا ویسی سزا پائی خواجہ نے جواب دیا کہ آپ
لوگ تو دل مین خیال فرماتے ہونگے کہ خواجہ نے دھوکا کھایا اتنے بڑے ہوشیار کو فریب
دیا میرے بھی حواس جاتے رہے تھے مگر خدا نے مدد کی کہ یہ عیاری بن پڑی فوراً ذہن
مین آگئی سب نے حد درجہ کی تعریف کی اور کہا کہ آپ ہی کا کام تھا کہ اسوقت مین یہ
فکر کی دوسرا اگر اس مقام پر ہوتا کبھی حواس بجا نہ رہتے بادشاہ نے فوراً تعریف فرما کر
حکم دیا کہ پانچ ہزار روپیہ خواجہ کو بطور انعام کے دیا جائے بس پھر تو ہر ایک سردار نے
علی قدر مرتبہ خواجہ کو اپنے پاس سے دیا قریب پچاس ساٹھ ہزار کے روپیہ جمع
ہو گیا خواجہ نے نذر زنبیل کیا اب خواجہ کو حکم دیا کہ اسکو ہوشیار کرو تاکہ اپنی
حالت دیکھے برق نے فلیتہ رفع بیہوشی دیا وہ چھینک مار کر ہوش مین آیا چند قطرے
آب گندیدہ کے اسکی ناک سے گرے اب جو فرناطیس ہوشیار ہوا اپنے کو بندھا
ہوا پایا بہت شرمندہ ہوا خواجہ کی دل مین بہت تعریف کی اور جی مین کہا کہ جیسا
انکو سنتے تھے ویسا ہی پایا اس امر سے بھی اسکے نزدیک خدا کی قدرت ظاہر ہوئی یہ باتین
دل سے کر کے خاموش چارون طرف دیکھنے لگا خواجہ نے مسکرا کر فرمایا کہ کیون
فرناطیس تم نے فریب دینے کا مزہ پایا رہا ہو کر بہت خوش ہوئے تھے اگر
مین پہلے سے تدبیر نہ کر چکا ہوتا تو تم نے مجکو قتل کیا تھا اگر تم ہزار مرتبہ مجھ سے کہوگے
کہ مجکو رہا کر دو مین فوراً رہا کر دونگا اور جب تم میرے اوپر یا کسی سردار پر حملہ کروگے
اسی طور سے اسیر ہو جاؤ گے یہ ممکن نہین کہ اب تم یہانسے بچ کر جا سکو امکان سے
باہر ہی اگر یہ کہو کہ رہا کیون کر دیتے ہو تو ہم اپنے شرع اور طریقہ صاحبقران سے
مجبور ہین کہ ہماری شرع مین ہی کہ جو اس امر کا اقرار کرے کہ ہم دین اسلام قبول
کرتے ہین اُسکے کہنے پر عمل کرو گو وہ بظاہر ایسا کہتا ہو باطن اُسکا خراب ہو اُسکے
کہنے پر عمل کرنا ضرور ہی ہم لوگ تو ظاہر پرست ہین جب تم اسطور سے کہوگے ہم
ضرور رہا کر دینگے امتحان کر لو اگر باور نہ ہو یہ جو خواجہ نے کہا فرناطیس نے عرض
کیا کہ مین آپ سے قسم کھا کر عرض کرتا ہون کہ یہ حرکت جو مین نے کی محض بطور

امتحان کے صرف اس عرض سے کہ خواجہ سلامت نے جو میرے کہنے پر باور کر کے مجھکو
چھوڑ دیا اور کسی قسم کا بندوبست نہ کیا اسکا کیا سبب ہی ذرا امتحان تو کرنا چاہیے کہ اب کیونکر
یہ مجھکو اسیر کرتے ہین بس جیسا مین آپ کو سنتا تھا ویسا ہی پایا بلکہ اُس سے بڑھکر پایا
ورنہ مین تو پہلے ہی دین اسلام قبول کر چکا ہون آپ کی اور بادشاہ اسلام کی اطاعت
و غلامی اختیار کر چکا ہون آپ میری طرف سے کسی قسم کا خیال نہ فرمائین مجھکو رہا فرمائین
معلوم ہوا کہ آپ سے نہ کوئی فریب کر سکتا ہی نہ چال آپ ضرور خاصان خدا سے ہین اور
آپ کا دین برحق ہی مین توبہ کرتا ہون عجائب پرستی سے آپ تو ہزار مرتبہ کو فرماتے ہین
مین خیال کرتا ہون کہ اگر مین لاکھو مرتبہ رہا ہونگا اور آپ کے خلاف کرونگا تو اسی طور سے
اسیر ہو جاؤنگا یہ کہکر خاموش ہوا خواجہ نے اُسکی طرف دیکھا نور اسلام پیشانی پر جلوہ گر
پایا مثل ستارے کے دیکھا کہ قرناطیس کے آنکھون سے آنسو جاری ہین اور رو رہا ہی
خواجہ کو یقین ہو گیا کہ یہ سچ کہتا ہی اُسپر بھی یہ کہکر حکم دیا کہ رہا کر دو قرناطیس سے یہ کہا
کہ تم اپنے دل مین یہ نہ خیال کرنا کہ مین نے فریب کھایا اور دھوکا تم نے دیا وجہ یہ ہی
کہ مین کہہ چکا ہون کہ میری شرع ظاہر پرست ہی دوسرے صاحبقران کا حکم ہی
کہ جو اس امر کا اقرار کرے کہ ہم دین اسلام قبول کرتے ہین خواہ وہ دل مین کینہ رکھکر
مسلمان ہو اُسکے باطن کی طرف نہ خیال کیا جائے ظاہر دیکھا جائے اُسکے قتل و
اسیری سے ہاتھ اُٹھا لیا جائے بس چونکہ تم پھر اُسی امر کا اقرار کرتے ہو مین تمکو رہا
کرتا ہون یہ کہکر حکم دیا کہ ابھی رہا کر دو برق نے فوراً رہا کر دیا ابکی مرتبہ جو قرناطیس
رہا ہوا دوڑکر خواجہ کے قدم پر گرا خواجہ نے اُسکو سینہ سے لگایا بہت تسلی دی
کہ اُسنے رو رو کر عرض کیا کہ اب میرا ہاتھ ہی اور آپ لوگون کا دامن ہی مجھکو عذاب
آخرت سے بچائیے مین توبہ کرتا ہون کہ اب اپنے امکان بھر کوئی فعل بد نہ کرونگا
جب سے آپ نے قیامت برپا ہونے کا حال بیان فرمایا ہی میرا عجب حال ہی
جب خیال آتا ہی بند بند کانپ جاتا ہی میرا حال قابل رحم ہی اور ترس میرے حال
پر ترس کھائیے مین گنہگار ہون کوئی ایسی دعا تعلیم فرمائیے کہ میرے سب گناہ

عفو ہو جائین خواجہ نے فرمایا کہ تم اطمینان رکھو اور پریشان نہ ہو وہ بڑا کریم ہی اور رحیم اور
پلک نواز ہی ایک پل مین سب گناہ صغیرہ و کبیرہ عفو کر دیتا ہی اُسکی درگاہ مین توبہ کرو کہ جو
فعل بد اور شنیع کرتا تھا اور مجھ سے سرزد ہوتے تھے اب نہ کرونگا مین توبہ کرتا ہون میرے
گناہ عفو فرما بس قرناطیس نے اسیطور سے دعا کی اُسکے بعد قدم بادشاہ پر گرا بادشاہ
نے گلے سے لگایا دست شفقت پشت پر پھیرا اُسنے بادشاہ سے بھی اُسی طور سے
رو رو کر عجز و انکسار کیا بادشاہ نے بھی تشفی فرمائی پھر تو وہ ہر ایک سردار سے ملا اور
ہر ایک سے یہی سوال تھا کہ میرے حق مین دعا فرمایئے کہ خداوند کریم آپ لوگون کی
دعا کی برکت سے میرے گناہ عفو فرمایئے اور بخش دے اور عذاب آخرت سے نجات
دے نار دوزخ سے بری فرمایئے کیونکہ میرے جسم کو اُس آتش کی تاب نہ ہوگی میرے
روح اُسکی حالت کو سُنکے قفس جسم سے نکلنے کو تھی میری آنکھون کے سامنے وہ سب
سمان بندھا ہوا ہی دل بیقرار ہو رہا ہی دل مضطر کو تاب نہین ہی سب نے کہا کہ
اسقدر بیقرار نہ ہو خدا اپنا رحم کرے گا اور بخش دے گا کوئی مقام اندیشہ نہین ہی
کیونکہ تم نے دین اسلام قبول کیا ہی کفار سے جہاد کروگے راوی بیان کرتا ہی کہ
قرناطیس اُسیوقت سے از سر صدق مطیع اسلام ہوا خواجہ نے اُسکو قواعد اسلام
تعلیم فرمائے اُسنے سوائے سحر کے سب افعال شنیع سے توبہ کی سب لوگون کے
سامنے بادشاہ اسلام نے قرناطیس کو صف ساحران مین اُسکے مرتبہ کے موافق
کُرسی مرحمت فرمائی وہ یہ الطاف و کرم دیکھ کر بہت خوش ہوا سب خوش ہوئے
دربار آراستہ ہوا ہر ایک خواجہ کی تعریف کر رہا ہی خواجہ کُرسی پر بیٹھے ہوئے
ہین کہ قرناطیس نے ہاتھ جوڑ کر بادشاہ سے عرض کیا کہ اگر حکم ہو تو مین اخلاق
کے پاس جاؤن اور اُسکو سمجھا کر لاؤن تاکہ وہ بھی اس ظلمت کُفر سے نجات پائے
دائرۂ اسلام مین آئے آپ کی بدولت اگر نہ مانے گا تو اُسکو مع اُسکے لشکر کے اسیر
کرکے حاضر خدمت کرونگا بادشاہ نے فرمایا کہ تم کو اختیار ہی مگر میرے نزدیک تو یہ
مناسب ہی کہ اُسکو طبل جنگ بجوانے دو کوئی نہ کوئی سردار اُسکو زیر کرے گا

یہ امر خلاف شجاعت ہی کہ غیر ساحر پر سحر کرکے اسکو اسیر کرلین ہمارے طریقہ اور آئین سے
خلاف ہی قرناطیس نے عرض کیا کہ اُسنے جو حضور سے خلاف مردی و مردانگی کیا کہ جب
خود عہدہ برانہ ہوسکا تو مجھ سے کمک طلب کی اور ساحر کو غیر ساحر سے لڑوایا آپ یہ
فرماتے ہین کہ ہر ایک کو اپنے فعل کا اختیار ہی جو جسکا جی چاہا وہ کیا ہم کو یہ امر زیبا نہین
ہی ہم سب بین بدنام ہوجاینگے قرناطیس نے عرض کیا کہ مین آپ کے حکم کے خلاف
نہین کرسکتا ہون مگر میری یہ خواہش تھی کہ ایک مرتبہ مین پند و نصیحت کرلیتا اگر وہ
مان لیتا تو خیر ورنہ پھر آپکو اختیار ہی بادشاہ نے فرمایا کہ اگر یہ قصد ہی تو بسم اللہ شوق سے
جاؤ مگر اس امر کا خیال رہے کہ غصہ نہ کرنا جو وہ کہے اُسکو سُنکے چلے آنا اُسنے عرض کیا کہ
بہت خوب حکم عالی کے خلاف نہ کرونگا خواجہ نے یہ سُنکے قرناطیس سے کہا کہ تم جاؤ
شوق سے ہم منع نہین کرتے ہین مگر یہ نہ کہنا کہ ہم دھوکا دے کر چلے آئے اگر تمھارے
دل مین بدی ہو یہ خیال رکھنا کہ جب یہ امر مجکو معلوم ہوگا کہ تم دھوکا دے کر اور فریب
کرکے اپنی جان بچاکر چلے گئے ہو صرف فقرہ دیا تو یاد رکھنا کہ مین اُسی مقام پر آکر اسکی
طرح تم کو قتل کرڈالونگا زندہ نہ چھوڑونگا آیندہ تم کو اختیار ہی قرناطیس نے عرض کیا
کہ اگر آپ کو یہ شک ہی تو کسی کو میرے ہمراہ کردیجیے یا خود تشریف لے چلیے یا مجھ سے
قسم لیجیے اگر فرمایئے تو مین نہ جاؤن بس جواب زبان سے کہدیا وہی ہوگا جو مرد
ہین وہ زبان سے کہے کے خلاف نہین کرسکتے ہین نامردونکا یہ کام ہی کہ زبان سے
کہہ کچھ کیا کچھ قول مردان جان دارد و سخن مردان اعتبار اب سر بھی کٹ جائے تو
مین اپنے قول سے نہ پھرون بادشاہ نے فرمایا کہ تم جاؤ کوئی تم کو مانع نہین ہی خواجہ
نے بھی کہا کہ بسم اللہ کرو ہم کو تمھارا اعتبار ہی بس قرناطیس سلام کرکے کرسی پر سے
اٹھا اور بیرون بارگاہ آیا تخت سحر تیار کرکے طرف لشکر اخلاق کے روانہ ہوا جب
قرناطیس چلا گیا اُسوقت ملکہ غزالہ و آہو چشم و دیگر ساحرون نے بادشاہ و خواجہ
سے عرض کیا کہ ہم یہ تو عرض نہین کرسکتی ہین کہ حضور نے غلطی فرمائی یا دھوکا
کھایا بلکہ یہ ضرور عرض کرینگے کہ قرناطیس اپنی جان بچاکر چلا گیا اب اسکے ہاتھ

سے بچنا محال ہی بڑی آفت برپا کرے گا جاتے ہی لشکر مین قیامت ڈھائیگا بہت بڑا زبردست ساحر ہی ہم مین سے کوئی اُسکے سحر کا جواب نہ دے سکیگا اب دیکھیے کیا ہوتا ہی کیونکر اسکے شر سے جان بچتی ہی بادشاہ نے فرمایا کہ جو خدا کو منظور ہوگا ہم اُسکے حکم کے خلاف نہین کر سکتے ہین ہم ظاہر کو دیکھتے ہین باطن کا کیا حال معلوم ہم کو علم غیب نہین ہی یہ علم سوائے خدا کے دوسرے کو نہین ہی جو اسکی مشیت مین ہوگا وہ ہوگا اگر ہم سب کی اجل اسکے ہاتھ سے ہی تو ہم بچ کر کہان جا سکتے ہین اُس کی مصلحت سے کیا چارا ہی بندہ ہر طرح مجبور و ناچار ہی وہ سب کا مالک و مختار ہی مرگ و حیات اُسی کے قبضہ مین ہی سب نے عرض کیا کہ بجا ارشاد ہوا ہماری مرضی یہ ہی اور اس عرض کرنے سے غرض یہ تھی کہ خواجہ نے بڑی محنت و مشقت سے اسیر کیا تھا اور یون اسیر ہو کر رہا ہو جائے اور چلا جائے بادشاہ نے فرمایا کہ اُسکی تقدیر تھی وہ کیونکر نہ رہا ہوتا نہ اُسکے مقدر مین قید رہنا تھا یہ سب کارخانہ قدرت خدا کے ہین یہ سُنکے وہ سب خاموش ہو رہے مگر ہر ایک کو اس امر کا خیال ہی کہ دیکھیے کیا ہوتا ہی اب اس امر کا کیا انجام ہوتا ہی بہت بڑا ساحر ہاتھ آکر رہا ہو گیا وہ ضرور اسکا عیوض لے گا بڑا سخت قلب ہی ایک ایک کو چن چن کے قتل کرے گا ادھر بادشاہ و خواجہ نے ہرکارون کو حکم دیا کہ جا کر خبر تو لاؤ کہ یہانسے قرناطیس جو گیا ہی تو اُسنے اخلاق سے کیا تقریر کی اور اُسکا کیا قصد ہی آیا وہ شریک ہمارا ہی یا اُسنے ہم کو غفرہ دے کر اپنی جان بچائی ہرکارے یہ حکم پاتے ہی فوراً روانہ ہوے خواجہ نے جہان پناہ سے عرض کیا کہ مین خود جاتا ہون اگر وہ موافق ہی تو خیر ورنہ حالت نفاق مین جب مین اُسکو پاؤنگا فوراً عیاری کرونگا اور جہان تک ہوگا اسیر کرکے لاؤنگا مین چھوڑونگا نہین کہ وہ آفت برپا کرے اور ہم سب کو پریشان کرے مین یہ چاہتا ہون کہ یہان سے جلدی فراغت ہو تو مین صاحبقران کیطرف مین روانہ ہون کیونکہ وہ انتظار کر رہے ہون گے یہ کہکر خواجہ کرسی پر سے اُٹھے اور بیرون بارگاہ آکر طرف لشکر کفار کے راہی ہوئے انکو تو راہ مین رکھا جاتا ہی اور

بادشاہ وکل اہل دربار کو خواجہ وہرکارون و قرناطیس کے انتظار مین چھوڑا جاتا ہی کہ دیکھیے
کیا خبر لاتی ہی اب اُدھر کا حال تحریر ہوتا ہی کہ اخلاق نے ہرکارون کو روانہ کیا تھا کہ جا کر
خبر تو لاؤ کہ وہ کس طور سے پیش آئے ملک قرناطیس سے ہرکارے پہلے لشکر نقابدار
مین آئے تھے اور صورت تبدیل کیے ہوئے میان موجود تھے اُنکے سامنے لشکر اسلام
سے چوبدار آ کر نقابدار و سردارونکو بلاے گیا تھا لشکر اسلام مین جبکہ خواجہ نے طلب کیا
تھا جسکے بعد خواجہ نے اپنے کو ظاہر کیا تھا اور وہ سب لشکر جو کہ سحر کا تھا وہ سب برباد
ہو گیا تھا ہرکارے بھی صورت تبدیل کیے ہوئے ہمراہ نقابدار کے بارگاہ سلیمانی مین
آئے تھے اُنکے سامنے یہ سب واقعہ گذرا وہ بخوبی اسکو دیکھا کیے سب حال اُنھون نے دیکھا تھا
اور سارا واقعہ اُنکے روبرو گذرا تھا وہ موجود تھے کہ خواجہ نے اپنے کو ظاہر کیا اور اُسکے بعد
قرناطیس کو مطیع اسلام کیا کل حال اُنکے روبرو گذرا جب قرناطیس بادشاہ اسلام
سے اجازت لے کر براے پند و نصیحت اخلاق چلا تو یہ ہرکارے لشکر سے نکل کر فوراً
اپنے لشکر کی طرف چلے اور داخل بارگاہ اخلاق ہو کر مجرا کیا اخلاق انکا انتظار کر رہا تھا
اخلاق نے پوچھا کہ کیا خبر لائے قرناطیس پر کیا گذری آیا وہ اسیر ہین یا قتل کیے گئے
اُنھون نے عرض کیا کہ کیا عرض کرین بڑا غضب ہو گیا قرناطیس مطیع اسلام ہو گئے
اخلاق کے اور کل اہل دربار کے حواس جاتے رہے یہ سنتے ہی اخلاق نے ہرکارون
سے کہا کہ صاف طور سے بیان کرو اُنھون نے عرض کیا کہ ہم جو بموجب حکم سرکاری
لشکر نقابدار مین گئے داخل بارگاہ ہوئے نقابدار مع سردارون کے بیٹھا ہوا تھا ہم صورت
بدلے ہوئے کھڑے تھے کہ لشکر اسلام سے چوبدار ایک رقعہ لے کر بادشاہ اسلام و شاہ
بلند رنگ کا بنام نقابدار آیا نقابدار کو مع سردارون کے طلب کیا تھا نقابدار فوراً
حسب طلب بادشاہ اسلام واپنے سردار کے گیا ہم بھی ہمراہ گئے بصورت مبدل
کے جب وہ سب پہونچ گئے اُسوقت خواجہ یعنے بادشاہ یک رنگ نے یہ
تقریر بادشاہ اسلام سے کی ہرکارون نے کل تقریر خواجہ کی بیان کی جو کہ خواجہ
نے بادشاہ اسلام سے کی تھی خلاصہ یہ کہ ہرکارون نے سب حال بیان کیا خواجہ

لگا اپنے کو ظاہر کرنا اور سب عیاریان جو جو خواجہ نے طلسم و شہر عنطاقیہ مین کین تھین
سب بیان کین اور کہا کہ وہ بادشاہ عمرو عیار تھے و نقابدار جہانگیر بن حمزہ تھے اور
باقی وہ سردار تھے جو کہ ساحر ہین اور طلسم کشا کے شریک ہوئے ہین یہ سنکے سب نے کہا
کوئی پسر حمزہ علمشاہ ہو وہ شہر عنطاقیہ مین اسیر تھا زمونز جادو برادر عنطاق
نے اُسکو سحر کرکے اسیر کرلیا تھا اُسکی رہائی کے لیے گئے تھے وہان خواجہ عمرو بھی ہمراہ
تھے ان سردارون نے جا کر اور خواجہ نے عیاری کرکے علمشاہ کو رہا کیا عنطاق کجلا
نے مع کل لشکر و اہل شہر کے دین اسلام قبول کیا علمشاہ نے عنطاق کو ہمراہ لیکر
طرف کوہ البرز کے کوچ کیا خواجہ مع ان سب کے ادھر کو روانہ ہوئے راہ مین اس
مقابلہ کی خبر پائی یہ تدبیر کی سب سردارون کو حکم دیا کہ تم صورت اپنی سحر سے تبدیل
کرو اُنھون نے ایسا ہی کیا اور جہانگیر کو نقابدار بنایا خود بادشاہ بنے ساحرون کے
لشکر سحر درست کرایا اور یہان آکر مقابلہ کیا خلاصہ یہ کہ جب قرناطیس کو اسیر کرلیا
اب اپنے کو ظاہر کیا اور سب حال بیان کیا سب یہ سُنکے بہت خوش ہوئے اُسکے بعد
قرناطیس کو ستون سے باندھ کر ہوشیار کیا اُسکے روبرو بہت سمجھا اپنے دین و
مذہب کی تعریف کی اور سب مذہبون کی مذمت کی اور ساحرون کو برا کہا پھر
قیامت کا حال بیان کیا جسکا انجام یہ ہوا کہ قرناطیس نے دین اسلام قبول کیا
خواجہ نے اُنکو رہا کیا رہا ہونا تھا کہ وہ خواجہ پر برہم ہو کر چلا جب قریب خواجہ
پہونچا خواجہ نے ہاتھ اُٹھا کر کہا کہ کیا کہتے ہو ہاتھ لگا اُٹھانا تھا کہ قرناطیس
سے گرا فرش پر خواجہ نے برق فرنگی کو حکم دیا کہ باندھ لو برق نے باندھ لیا ہوشیار
کیا خواجہ نے قرناطیس سے کہا کہ اگر تم ہزار مرتبہ میرے ساتھ فریب کروگے
مین اسیطور سے تم کو اسیر کر لونگا قرناطیس نے جواب دیا کہ مین امتحان کرتا تھا
جیسا سُنا تھا ویسا ہی پایا مین تو قبل ہی سے دین اسلام قبول کر چکا ہون مجھکو رہا
کر دیجیے خواجہ نے رہا کیا وہ ہر ایک کے قدم پر گرے اور ہر ایک سے عجز و انکسار
کیا اپنی خطا معاف کرائی بادشاہ نے بہت مہربانی فرمائی کرسی بیٹھنے کو مرحمت کی

خواجہ سے سب بہت خوش ہوئے خواجہ کو انعام ملا خلاصہ یہ کہ قرناطیس جادو
مسلمان ہوکر اب آپ کے سمجھانے کو آتے ہین ہرکارون نے کل ابتدا سے آخر تک بیان
کیا اخلاق نے واہل دربار نے جو یہ حالت سُنی حواس جاتے رہے ہرکارون سے کہا
کہ سچ کہ قرناطیس مسلمان ہوگئے یا صرف اپنی رہائی کے خیال سے اور جان بچانے
کے سبب سے فریب دیا اور دھوکا دے کر اپنی جان بچائی جب رہا ہوگئے تو دھوکا دیکر
ادھر کو آتے ہین اگر ایسا نہ ہوتا تو کبھی ادھر کو نہ آتے وہ اپنے دین و مذہب کے پختہ ہین جیسے انکو
دھوکا دیا گیا ویسے ہی اُنھون نے بھی دھوکا دیا ہرکارون نے جواب دیا کہ یہ امر نہین
ہے وہ دراصل مسلمان ہوگئے ہین ہمارے سامنے اُنھون نے خداوند پر لعنت کی اور
ہزارون گالیان دین اور وہ کلمات مہمل زبان پر جاری سے کیے کہ ہم کیا عرض کرین وہ بہت
غصہ مین آتے ہین خبردار ہوجایئے اخلاق نے کہا کہ یہ صرف اُن لوگون کے دکھانے
کے لیے تھا اور اپنی طرف سے اطمینان دلانے کے لیے ہرکارون نے عرض کیا کہ ہم نے
آگاہ کردیا آیندہ آپ کو اختیار ہے مگر اخلاق کے دل کا عجب حال ہے نہایت درجہ بیقرار ہے
سوچتا ہے کہ بڑا غضب ہوا اب سوائے دین اسلام کے قبول کرنے کے دوسری تدبیر نہین
اگر نہ قبول کرونگا تو میری جان جائے گی اور یہ ملک بھی اسلام آباد ہوگا جسکو کمک
کے لیے طلب کیا تھا وہ بھی اُنکا شریک ہوگیا یہی تو غضب ہوا اُدھر ہر ایک سردار
اپنے دل مین کہہ رہا ہے کہ اگر قرناطیس نے دین اسلام قبول کیا ہے اور شریک خدا
پرستان ہوا ہے تو ہم بھی اُسکا ساتھ دینگے اور شریک اہل اسلام ہونگے جان تو بچے گی
اخلاق کی شراکت مین جان جائے گی اور بادشاہ کا یہ خیال بالکل غلط ہے اخلاق
اپنی طرف فکر کر رہے تھے سردار اپنی طرف فکر کر رہے تھے کہ یکایک برق چمکی اور تخت
بیچ بارگاہ مین ہوا پر سے اُترا سب نے قرناطیس کو اُس تخت پر بیٹھے ہوئے
دیکھا گو چہرہ سے نور اسلام ظاہر تھا مگر رخ سے عتاب ہویدا تھا کہ جب اخلاق نے
قرناطیس کو اس حال سے دیکھا مع سرداروں کے استقبال کیا اور لاکر اپنے برابر
بٹھایا جب بیٹھ چکا تو قرناطیس اخلاق سے رہا ہونے کی کیفیت دریافت کی

قرناطیس نے کل حال بیان کیا اور ظاہر کیا کہ مین خدا پرست ہو گیا ہون اور تم کو بھی
سمجھانے کو آیا ہون کہ تم بھی دین اسلام قبول کرو اور اطاعت بادشاہ اسلام کی اگر میرے
کہنے کے خلاف کروگے تو یاد رکھو کہ تم مثل سگ و خوک کے قتل کیے جاوگے آیندہ تم کو
اختیار ہے یہ کہکر جو کچھ خواجہ سے وحدانیت خدا مین بیان کیا تھا وہ سب بیان کیا
اور قیامت کا حال جو کہ خواجہ کی زبان سے سُنا تھا وہ سب بیان کیا جب اخلاق
کو اس امر کا یقین ہو گیا تو اُنسے کہا کہ واقعی آپ خدا پرست ہو گئے ہین قرناطیس
نے کہا کہ ضرور اس مین شک بھی ہے راوی بیان کرتا ہے کہ خواجہ گلیم اوڑھے ہوئے موجود
ہین اور ہر کارے بھی صورت تبدیل کیے سب سُن رہے ہین جب قرناطیس نے
کہا کہ کیا اس مین بھی شک ہے تو اخلاق نے کہا کہ ہان مین نے یہ خیال کیا تھا کہ
شاید جیسے اُنھون نے آپ کو دھوکا دے کر اسیر کر لیا اسی طور سے آپ نے بھی
اُنکو فریب دیا اور اپنے کو قید سے بچا کر اور قتل ہونے سے فریب دے کر اور یہ فقرہ
کر کے کہ مین مسلمان ہو گیا ہون اپنے لشکر کو چلے آئے یہ سُننا تھا کہ رنگ رو
قرناطیس کا تغیر ہو گیا اور نہایت ہی غصہ آیا اخلاق کیطرف بنگاہ تہر دیکھکر
کہا کہ او اخلاق یہ تو نے کیا کیا قول مردان جان دارد و سخن مردان اعتبار جو کہ نامرد
ہوتا ہے وہ اپنے قول سے پھر جاتا ہے یا جسکے باپ مین فرق ہوتا ہے اُسکی بات مین
بھی فرق ہوتا ہے جسکے زبان ایک اُسکا باپ ایک جسکے زبان دو اُسکے باپ ہزارون
بس میرا ایک باپ ہے میرے زبان بھی اور بات بھی ایک ہے جو مین نے کہا ہے
اُسکے بالکل خلاف نہ کرونگا چاہے میرا سر کٹ جاے چاہے جان جاے کبھی اسکے
خلاف نہ کرونگا مین تم کو بھی نصیحت کرتا ہون کہ اس باطل پرستی کو ترک کرو
اور دین اسلام کو قبول کرو اور تم کو اگر منظور نہ ہو تو طبل جنگ بجواؤ مین تم سے
مقابلہ کرونگا یہ اب ممکن نہین ہے کہ مین اس امر سے باز آؤن آیندہ تم کو اختیار
ہے یہ کہکر بہت مذمت مذہب عجائب پرستی کی اور تعریف خداوند کریم کی بیان کی
اخلاق نے جو یہ سُنا تو بہت پریشان ہوا اور خیال کیا دل مین کہ تمھارا خیال

رہا تھا جو کیا تھا کہ یہ فریب دے کر آتا ہی یہ تو ہمہ تن اُنکا شریک ہو گیا ہی اب کیا کرنا
چاہیے دل سے جو صلاح لی اُسنے یہ رائے دی کہ ضرور دین اسلام حق ہی اور سب دین
باطل ہین اور جو وہ لوگ کہتے ہین وہ درست ہی تجکو بھی لازم ہی کہ اسی دین کو قبول کرا ور
اپنی آخرت درست کر یہ جو دل نے صلاح دی اُدھر آب تقریر قرناطیس نے اسکے قلب
سیاہ پر سے زنگ کفر کو دھوکر پاک کیا اسکے بھی دل مین نور اسلام کے شمع نے اپنی روشنی
کو پھیلایا اسنے جب دل نے یہ صلاح دی تو قرناطیس نے کہا کہ مین بھی آپ کے فرمانے سے
باہر نہین ہون لہذا مجکو بادشاہ اسلام کے پاس لے چلیے تاکہ مین کلمہ پڑھکر دین اسلام قبول
کرون جب ایسے شخص نے اُنکی شراکت کی اور اپنا مذہب آبائی ترک کیا اور دین اسلام
قبول کیا تو پھر مجکو کیا عذر ہی کیونکہ مین تو پہلے ہی جی ہار چکا تھا اور یہ جانتا تھا کہ کوئی مددگار ایسا
ہو کہ جو کہ کمک کرے اگر آپ اسقدر امداد نہ کرتے تو مین قبل ہی اُنکی اطاعت کرتا اور دین
اسلام قبول کرتا صرف آپ کے بھروسہ پر اسقدر مین اُنسے لڑا اب کون ہی جسکے بھروسہ
پر لڑونگا اگر مین لڑا بھی تو سوائے ذلت کے اور کیا ہوگا اس سے یہی بہتر ہی کہ آپ کے
کہنے کے موافق کرون اور آپ کو اپنا دشمن نہ بناؤن قرناطیس نے جواب دیا کہ مین تم پر
جبر نہین کرتا ہون جو تم کو منظور ہو وہ کرو چونکہ مجکو تم سے ایک قسم کی الفت تھی اُسکے
کہنے سے اسقدر ذکر کیا ہی اگر کوئی اور ہوتا تو کبھی نہ آتا جو کچھ ہوتا سمجھ لیا جاتا اخلاق
اسا کہ مین پہلے ہی سے اس امر کا قصد کیے ہوئے تھا بس قرناطیس نے کہا کہ
پھر وجہ کس امر کا ہی چلو سعادت دارین حاصل کرو بادشاہ کی قدمبوسی سے مشرف ہو
زیارت کرو تمھارا بڑا مرتبہ کیا جائے گا یہ سُنکے اخلاق نے اہل دربار کیطرف دیکھکر کہا کہ
جن جن کو میرا ساتھ دینا ہو وہ میرے ہمراہ چلین کیونکہ مین دین اسلام قبول کرنے کو جاتا
ہون اور جنکو میرا ساتھ نہ دینا ہو وہ میرے سرحد و لشکر سے نکل جائین کیونکہ انکا میرے
پاس کچھ کام نہین ہی سب نے عرض کیا کہ ہم سب آپ کے ہمراہ ہین ہم کب
آپ کے دامن کو چھوڑینگے واہ کیا خوب ہم آپ کو ترک کرکے اس سعادت سے
محروم رہین ہمیشہ تو کفر پرستی مین بسر کی اب جو راہ نیک ملی تو پھر اُس سے انحراف

اگر یہ ہم سے کبھی نہ ہوگا اخلاق و قرناطیس نے اُن سب کی تعریف کی بس قرناطیس
اخلاق و کل سردارون کو اپنے ہمراہ لے کر طرف لشکر اسلام کے چلا یہان خواجہ عمرو عیار
نے پہونچکر کل حال بادشاہ سے بیان کیا خواجہ نے بہت تعریف کی اور اُن سردارون سے
کہا کہ آپ نے سُنا کہ جو تقریر قرناطیس نے وہان کی واقعی وہ قول کا سچا اور صدق دل
سے مسلمان ہوا ہے جن سردارون نے اعتراض اور شک کیا تھا اُنھون نے جواب دیا
کہ واقعی آپ بہت بڑے قیافہ شناس اور قدردان ہین خواجہ نے کہا کہ اب وہ اخلاق
وغیرہ کو ہمراہ لیے ہوئے اپنے ہمراہ آتا ہے چند سردار استقبال کو جائین اگر بادشاہ کا حکم
ہو بادشاہ نے فرمایا ضرور جائین چنانچہ چند سردار برائے استقبال بادشاہ کے روانہ ہوئے
اُدھر قرناطیس مع اخلاق و سردارون کے داخل لشکر اسلام ہوا ان سردارون نے جاکر
اُسکو راہ مین لیا اور ملاقات کی اور کہا کہ ہم کو بادشاہ نے آپ کے آنے کی خبر سُنکے برائے
استقبال روانہ کیا ہے قرناطیس نے اخلاق سے کہا کہ تم نے دیکھا ان لوگون کے خلق
و قدردانی کو کہ ادنیٰ ادنیٰ کا کیا مرتبہ تصور کرتے ہین ایسے کی اطاعت و فرمانبرداری سے
دل خوش ہوتا ہے قرناطیس نے اخلاق و اسکے سردارون کو ان سردارون سے ملوایا اور
باہم بغلگیر کرایا ہر ایک خوش ہوا وہ سرداران سب کو لے کر بارگاہ مین آئے قرناطیس
نے اخلاق و اُسکے سردارون کو بادشاہ کے قدم پر گرایا اُنسے قدمبوسی حاصل کی بادشاہ
نے اُسکا سر سینہ سے لگایا بہت شفقت و مہربانی فرمائی پھر تو ہر ایک سردار سے
وہ ملا سب نے اُسپر مہربانی فرمائی اخلاق مع اپنے سردارون کے کلمہ پڑھکر از سر
صدق مسلمان ہوا اُسکو مع اُسکے سردارون کے طرف دست چپ کے جگہ مرحمت ہوئی
اُسکے بعد بادشاہ سے اجازت لے کر اپنے لشکر مین آیا اور قرناطیس اپنے کوہ کیطرف
گیا قرناطیس نے وہان جاکر سب اپنے ملازمون و عزیزون کو مطیع اسلام کیا اور اپنے
کوہ کو اسلام آباد کیا اُن سب کو لے کر حاضر خدمت بادشاہ ہوا سب نے شرف
ملازمت حاصل کیا ادھر اخلاق نے کل اپنے اہل لشکر کو اور اہل قلعہ و اہل کوہ کو
مسلمان کیا اور سب کو زیارت بادشاہ سے سرفراز کیا یا تری وعموم سے بادشاہ اسلام

و اہل دربار و سرداروں کی دعوت کی جب قرناطیس بھی اپنے مقام سے آچکا اسکے بعد
بادشاہ اسلام نے جشن خوشی کے برپا ہونے کا حکم دیا بعد جشن و دعوت اخلاق کے بہت
جزا یہان بھی جشن ہوا سات دن تک دن عید رات شب برات رہی آٹھوین دن جلسہ
برخاست ہوا خواجہ بھی خوب خوب گائے جب یہان سب کامون سے فراغت
ہو چکی اور سب طور سے تسلط ہو گیا اُسوقت خواجہ نے بادشاہ سے کہا کہ اب مین
رخصت ہوتا ہون اور خدمت آقا مین جاتا ہون کیونکہ وہ میرا انتظار فرما رہے ہونگے
آپ لشکر سے خبردار رہیے گا بادشاہ نے فرمایا کہ بسم اللہ تشریف لے جایئے میری طرف
سے خدمت صاحبقران مین بہت بہت آداب عرض کر دیجیے گا اور بہت جلد اُنکی
خیر خیریت سے آگاہ فرمایئے گا کیونکہ اُنمین میرا دل لگا ہوا ہی خواجہ نے کہا کہ بہت
اچھا پھر تو ہر ایک سردار نے و فرزندو پوتون نے خدمت صاحبقران مین تسلیم بذریعہ
خواجہ کے عرض کرائی خواجہ وہان سے سب سے رخصت ہو کر طرف کوہ بے ستون
و کوہ رنگا رنگ و قصر بہشت تمثیل کے روانہ ہوئے انکو راہ مین رکھا جاتا ہی کہ ان کا
حال آیندہ تحریر ہوگا اور بادشاہ اسلام کو مع کل سردارون و کل لشکر زیر کوہ بلور انتظار
مین صاحبقران کے رکھا جاتا ہی اور اخلاق وغیرہ سب مطیع ہو چکے ہین انشاء
اللہ تعالٰی اب انکا حال بھی آیندہ تحریر ہوگا اب مین عنان قلم کو طرف حالات صاحبقران
کے منعطف کرتا ہون اور واقعات صاحبقران کو تحریر کرتا ہون شعر از مین قصہ یکدم
فراموش کن ÷ زجائے دگر داستان گوش کن

اب چند کلمہ داستان صاحبقران زلزلہ قاف ثانی سلیمان امیر حمزہ صاحبقران
عالی شان کے ملاحظہ ہون و دیگر حالات متعلق داستان ہذا قلم بند کرتا ہون

راویان سخن گستر و حاکمان سخن پرور اس داستان کو یون تحریر کرتے ہین اور معرض بیان
مین لاتے ہین کہ جب خواجہ حکیم شیاطین کو گرفتار کر کے لائے تھے اور صاحبقران نے
اُس سے دین اسلام کے قبول کرنے کو ارشاد کیا تھا تو اسنے شرط کی تھی کہ اس راستے

پر ایک کوہ ہی اگر آپ مجکو یہ دریافت کر دیجیے کہ اُس کوہ پر جو گنبد ہی اور اُسمین روشنی ہوتی ہی اور آواز
آتی ہی کہ منم خداوند کوہ نشین ہین اور وہان کے سب باشندے اُسی کو سجدہ کرتے ہین
اگر آپ یہ راز میرے اوپر ظاہر فرما دیجیے کہ وہ کون ہی تو مین آپ کے خدا کو سجدہ کرون ورنہ
مجکو معاف فرمایئے صاحبقران نے اُس سے اقرار کیا تھا اور خواجہ کو روانہ کیا تھا
اور خود حکیم کے یہان مہمان رہے تھے خواجہ کے انتظار مین یہ سب حال اجزاے منشی
احمد حسین صاحب قمر مرحوم مین تحریر ہین اور اُنھون نے حال صاحبقران کو اسی
مقام پر ترک کیا ہی اب یہ حقیر تحریر کرتا ہی کہ صاحبقران پاس حکیم اسقلینوس کے
مہمان ہین اور حکیم شیاطین قید صاحبقران مین ہی صاحبقران خواجہ کا انتظار
فرما رہے ہین انکو تو اسی مقام پر رکھیے روز عیش و عشرت مین بسر ہوتی ہی اکثر حکیم
سے فرماتے ہین کہ خواجہ ابھی تک نہین آئے نہ معلوم اُنپر کیا گذری جو اُنکو دیر
ہوا کیونکہ ہم لوگون کے تو ہزارون دشمن ہین دوست کم ہین کیا کسی بلا مین مبتلا ہوئے
حکیم عرض کرتا ہی کہ اُنکو حال نہ معلوم ہوگا اور اُنپر یہ راز نہ کھلا ہوگا اسی کی تدبیر مین
ہونگے اسی سبب سے نہین تشریف لائے آپ اطمینان رکھین انشاء اللہ تشریف
لاتے ہونگے اور بامراد آئینگے صاحبقران نے فرمایا خدا ایسا ہی کرے مجکو بڑی بڑی
فکرین لاحق ہین اول تو اس طلسم کے فتح کرنے کی فکر ہی کہ کوہ بے ستون کو فتح کرون
لوح طلسم حاصل کرکے طلسم کو فتح کرون اپنے فرزند کو رہا کرون کہ جسکی رہائی کے لیے
مین نے خواجہ کو روانہ کیا تھا وہ راہ مین اسیر ہو گئے جو مین نے اُنکو رہا کیا اسکے
بعد اپنے دوسرے فرزند کی تلاش کرون جو کہ بدون کہے سُنے کسی طرف چلا گیا ہی
تیسرے لشکر کی خبر لون کہ کچھ لشکر تو میرا زیر کوہ بلور بمقابلہ اخلاق قزاق زوش
ہی اور باقی لشکر مع بادشاہ کے طلسم نوخیز جمشیدی پر ہی نہ معلوم اس لشکر پر میرے
آنے کے بعد کیا گذری اور اُس لشکر پر مجکو یہ فکرین لاحق ہین طلسم کے کامون
سے فراغت پاؤن تو ان سب سے ملون حکیم نے عرض کیا کہ آپ اطمینان
رکھین انشاء اللہ یہ سب کام آپ کے حسب دلخواہ ہونگے کوئی مقام تردد نہین ہی

صاحبقران خاموش ہو رہے صاحبقران تو عیش و عشرت مین مصروف ہین مگر زیادہ تر خواجہ
کی فکر ہی ہر روز صبح کو اُٹھکر پہلے خواجہ کو یاد فرماتے ہین اُسکے بعد اور کامون مین مصروف
ہوتے ہین دن بھر اندر قصر کے جلسہ آراستہ رہتا ہی حکیم اپنی آنکھین بجاے فرش بچھاتا ہی
بہت خاطر و مدارات کرتا ہی سہ پہر کو بیرون قصر صحبت برپا ہوتی ہی باغ وغیرہ کی سیر ہوتی
ہی دو پہر رات تک باغ مین جلسہ برپا رہتا ہی بعد دو پہر رات کے خاصہ نوش فرماکر صاحبقران
آرام فرماتے ہین کبھی دن کو بالاے قصر جو کہ صحرا الکیطان برامدہ ہی اُسپر آکر جلوہ فرما ہوتے
ہین صحرا کی سیر کرتے ہین بیرون باغ و قصر ملازمان حکیم جو کہ قریب بارہ ہزار کے ہین فروکش
ہین اور حفاظت کرتے ہین صاحبقران کو خواجہ کی یاد کسی وقت نہین فراموش ہوتی ہی
ہر وقت یاد خواجہ ہی حکیم ہمہ تن صاحبقران کی خاطر داری مین مصروف ہی اور باعث
سعادت خدمت صاحبقران کو جانتا ہی صاحبقران کو تو اس حال مین مبتلا رکھا جاتا
ہی اب کچھ حال ملکہ لعلان حور پیکر بھانجی شنگال کا تحریر ہوتا ہی منشی صاحب مرحوم
نے یہ تحریر کیا تھا کہ ملکہ لعلان حور پیکر نے خواجہ کو اسیر کرکے اپنی خواص سنبل
کے ہاتھ خدمت مامون مین روانہ کیا تھا جسکو قتل کرکے صاحبقران نے خواجہ کو
رہا کیا تھا یہ وہ تحریر کر چکے ہین اب مین لعلان کا حال تحریر کرتا ہون جب وہ خواجہ
کو اسیر کرکے روانہ کر چکے اور صحبت آراستہ ہوئی یکایک لعلان کو خواجہ کے گانے
کا خیال آیا کیونکہ اسکو علم موسقی سے بہت ذوق ہی اور مرتبہ عشق کا ہی اب جو اس نے
صحبت کو آراستہ پایا اور خواجہ کی آواز کو جو خیال آیا تو اسکو صدمہ سا ہوا اسکا میلان
طبع بھی کسیقدر خواجہ کی طرف ہوا بسبب گانے کے کیونکہ آپ کی صورت زیبا تو
اس قابل نہین کہ کوئی عاشق ہو جو عاشق ہوتا ہی انکے گانے کی آواز پر چنانچہ
ملکہ جادو و ملکہ برق جادو و ملکہ سرو سیمتن یہ ایسی شاہزادیان حسین و
خوبصورت ہین کہ اپنا مثل و نظیر نہین رکھتی ہین مگر خواجہ کے عاشق و شیدا ہین بہ
سبب آواز و علم موسیقی کے اسی طریقہ سے اسکو بھی رغبت ہوئی تھوڑا دل مین
خیال پیدا ہوا کہ اے لعلان تو نے بہت برا کیا جو عمرو کو اسیر کرکے مامون کے پاس

بھیجدیا تو نے غصہ مین کچھ نہ خیال کیا اُسوقت وہ ہوتا تو گاتا تیرا دل بہلتا اُسکا گانا
تو عجب رنگ کا ہی اس قسم کا گانا تو کبھی مین نے سنا ہی نہین باوجودیکہ بڑے بڑے
گانے والے طلسم مین رہتے ہین مگر یہ آواز اور یہ گلا کسی نے نہین پایا تو اپنے پاس ہی
رکھتی جب تیرا جی چاہتا اُسکو بلاکر گانا سُنتی اگر وہ مان جاتا تو اُسکو عجائب پرست
کرکے اپنی خدمت مین رکھتی بڑا لطف ہوتا تو نے بڑی نادانی کی اب کیا ہوتا ہی افسوس
ہی کہ ایسا شخص ہاتھ آکر تیرے نادانی اور غصہ کے سبب سے نکل گیا وہ ادھر مامون جان
کے پاس پہونچا ادھر مامون جان نے اُسکو قتل کیا کیونکہ کئی مرتبہ وہ انکو دکھ دے چکا
ہی وہ اُسکی تلاش مین ہین کیا تدبیر کرون کہ وہ مجھ تک آجائے ایسے ایسے خیال دل
مین کیا کی صحبت برپا ہی گانا ہو رہا ہی اب اسکو کچھ اچھا نہین معلوم ہوتا ہی یہ معلوم
ہوتا ہی کہ جانور بول رہے ہین اور وہ جانور ہین جو کہ بدگلو ہین کسی کی آواز اچھی نہین
معلوم ہوتی ہی وہ اپنی جان دے دے کر گا رہے ہین یہ متوجہ بھی نہین ہوتی ہی یہ بھی نہین
خیال کرتی ہی کہ یہ ہو کیا رہا ہی وہان تو دوسری طرف خیال ہی اور دوسری بولی ہوئی ہی
اب وہ بولم ہو تو کچھ پسند آئے اُسکا کم ہونا محال ہی اسکی وزیرزادی جو ہی اُسنے جو ملکہ
کی طرف دیکھا کچھ چہرہ پر تغیر پایا اور کچھ ملکہ کو اُداس دیکھا اسکے حواس جاتے رہے
اُسنے خیال کیا کہ یہ کیا ماجرا ہی ابھی تھوڑی دیر کا ذکر ہی کہ خوش خوش بیٹھی ہوئین تھین
عمرو عیار کو اسیر کیا اُسکو سنبل کے ہاتھ تنگال کی خدمت مین روانہ کیا جو جلسہ اور
صحبت بہ سبب عمرو کے اسیر ہونے سے درہم و برہم ہو گیا تھا اُسکے درست ہونے
کا حکم دیا خوش ہو کر پہلے مجھ سے فرمایا کہ مین نے بڑا کام کیا کہ مامون جان کے دشمن کو
اسیر کیا اور اُس شخص کو اسیر کر لیا کہ جسکا مثل و نظیر نہین ہی مامون جان اسکو دیکھ کر
بہت خوش ہونگے اور مجھ سے زیادہ تر الفت کرینگے یا یہ کیا ہوا کہ بیٹھے بیٹھے خود بخود
متغیر ہو گئین اسکا کیا سبب ہی فورا دریافت کرنا چاہیے یہ وہ ہین کہ انکو گانے سے
سیری ہی نہین ہوتی ہی یا اسوقت گانا ہو رہا ہی بالکل توجہ بھی نہین ہی کیا کسی پر فریفتہ
ہو گئین ہین اُسکا خیال آگیا ہی کیا وجہ ہی یہ دل سے باتین کرکے اسکی وزیرزادی نے

حکم دیا کہ اب جلسہ برخاست کرو رات بہت آئی ہی ملکہ نے جو یہ سُنا تو وزیرزادی سے فرمایا کہ
کیون جلسہ برخاست کراتی ہو مجکو تو سنبل کا انتظار ہی کہ وہ آلے تو مین سونے کو جاؤن
تاکہ معلوم ہوجائے کہ میرے کام کا صلہ ماموں جان نے مجکو کیا دیا مین نے تو تم سے قبل ہی
کہدیا تھا کیا سنبل آگئی ہی جو برخاست جلسہ کا حکم دیتی ہو وزیرزادی نے عرض کیا کہ واری
جاؤن رات بہت آئی ہی آپ کی طبیعت پریشان ہوتی ہی آنکھون سے کچھ نیند پائی جاتی
ہی میرے نزدیک مناسب تو یہ ہی کہ آرام فرمایئے ابھی سنبل تو نہین آئی ہی بیکار آپ
اسکے لیے پریشان ہوتی ہین وہ عمرو کو لے کر طرف طلسم کے گئی ہی یہ آپ کو معلوم ہی کہ جب
سے خدا پرست یہان آئے ہین طلسم کی راہ بند ہی بدون اطلاع بادشاہ طلسم کے کوئی طلسم
مین نہین جاسکتا ہی جب خوب جانچ ہولیتی ہی تب اجازت ملتی ہی اس سبب سے
یہ بندوبست ہی کہ کوئی عیار نہ چلا آئے چنانچہ جب یہ بندوبست نہ تھا تو اکثر عیارون نے
جاکر عیاری کی ہی بڑے بڑے ساحرون کو قتل و اسیر کیا ہی اُسوقت سے جب کئی مرتبہ
یہ ماجرا ہوا یہ بندوبست کیا گیا ہی پس وہ گئی ہی جب خوب جانچ ہولے گی بادشاہ حکم
دینگے اُسوقت داخل طلسم ہوگی ابھی تو اسوقت وہ حد طلسم پر پہونچی ہوگی رات ہوگئی
ہی اسوقت تو کسی نے بادشاہ کو خبر بھی نہ کی ہوگی بیرون طلسم پڑی ہوگی اُسکا اسوقت
آنا غیرممکن ہی اسوقت تو انتظار بیکار ہی ہان کل شام تک ضرور آئے گی آپ بیکار
اپنی نیند کو خراب کرتی ہین لعلان نے یہ سُنکے جواب دیا کہ تم نے ٹھیک کہا مین خود
پریشان تھی کہ کیا سبب ہی جو ابھی تک نہین آئی مجکو اس امر کا بالکل خیال نہ تھا
مین خود یہ دل سے کہہ رہی تھی کہ سنبل آلے اُس سے حال معلوم ہولے تو جاکر آرام
کرون جلسہ کے برخاست کا حکم دون اگر مجکو پہلے سے یہ معلوم ہوتا تو مین کیون انتظار
کرتی خیر جلسہ برخاست ہو یہ ملکہ نے کہا سب اپنا اپنا سامان لے کر اپنے اپنے
مقام پر آئے اُدھر بکاول نے عرض کیا کہ دسترخوان آراستہ ہی خاصہ نوش فرمایئے
ملکہ کا گو جی نہ چاہتا تھا مگر اس خیال سے کہ کسی پر یہ امر ظاہر نہ ہو کہ ملکہ کو صدمہ ہی
اس سبب سے کھانا نہین کھایا مع خواصان خاص کے دسترخوان پر آکر بیٹھی بسبب

صدمہ کے کھانا نہین کھایا جاتا ہی ایک تو تصور خواجہ کے گانے کا دوسرے ملکہ کو خواجہ
سے بہ سبب آواز و گانے کے الفت ہوگئی ہی مرتبہ عشق کا حاصل ہوگیا ہی دلی محبت پر
یہ ہی خیال ہی کہ تو نے مفت مین اُسکی جان لی اور اپنے ہاتھ سے کھویا راوی بیان کرتا ہی
کہ خواجہ کو بھی کسیقدر اسطرف میلان ہوا ہی اور دل آیا تھا مگر کیا کرتے مجبور تھے بہت
صورت پسند آئی تھی اسی سبب سے تو مشغلہ گانے کا کیا تھا کہ میری صورت پر یون تو
کوئی نہین فریفتہ ہوتا ہی مگر آواز پر بس تمھارا دل اسپر آیا ہی اسکو اپنی آواز سُناؤ تاکہ اسکو
بھی رغبت ہو کیونکہ کسی شاعر کا قول ہی شعر دل را بدل رہیست درین گنبد سپہر + از
سوے کینہ کینہ وز سوے مہر مہر + ضرور رغبت ہوگی خواجہ کا خیال درست ہوا تھا
خواجہ تو اور کامون مین مبتلا ہوگئے تھے اور اس امر سے اُنکو یقین ہوگیا تھا کہ اسکو میری
طرف رغبت نہین ہوئی ملکہ نے جو خواجہ کو اسیر کرکے شغال کے پاس روانہ کیا تھا
مگر خواجہ نے دل مین کہا تھا کہ اگر رہا ہوگئے تو ضرور یہان آئینگے اور اسکو اپنے تصرف
مین لائینگے چنانچہ خواجہ رہا تو ہوئے مگر اور ضرورتون مین جو مبتلا ہوئے تو ادھر کا خیال
چندان نرہا نہ ایسا تعلق پیدا ہوا تھا کہ جو بیقرار کرتا صرف تھوڑے عرصہ کی الفت ہوئی
تھی ایک نگاہ کے گنہگار تھے اس سبب سے اور بھی خیال نہ ہوا تھا خواجہ تو
اپنے کامون مین مصروف ہوئے جیسا کہ تحریر کرچکا ہون ہان ملکہ کو دلی تعلق پیدا ہوا
ہی اُنکی آواز پر اور گانے کے سبب سے بس ملکہ نے بہ جبر اُگل اُگل کر نوالے کھانے
اس خیال سے کہ کوئی رنج و صدمہ کا خیال نہ کرے جسطور سے ہوسکا کھایا پانی کے
گھونٹون سے نوالے اُتارے تھوڑے ہی عرصہ مین یہ حال ہوگیا ہی کہ چہرہ زرد ہوگیا
پر آثار حضرت عشق ظاہر ہین خواجہ کے گانے کا سمان بندھا ہوا ہی یہی معلوم ہوتا
ہی کہ خواجہ بیٹھے ہوئے گا رہے ہین بے ساختہ منھ سے آہ نکل جاتی ہی گھبرا کر جبر اُٹھا
کھایا اور بہزادی کو بہت بڑا خیال ہی ملکہ کھانا کھا کے منھ ہاتھ دھو کے اس قصد
سے اُٹھی تھی کہ جاکر مسہری پر لیٹون کہ یکایک دھماکا ہوا اس زور سے دھماکا ہوا
کہ ملکہ اچھل پڑی سب خواصین و مصاحبین بھی ڈر گئین اور بھونچکا ہوکر دیکھنے لگین کہ

کیا واقعہ ہوا ملکہ نے حیران ہو کر وزیر زادی سے فرمایا کہ یہ دھما کا کیسا ہوا باغ مین کیا کوئی
چور وغیرہ کودا ہی بڑا غضب ہی کہ دن دہاڑے اول شام چور آنے لگے کیا پہرہ چوکی در باغ پر
نہین ہی خواصون نے عرض کیا کہ سب دربان و پاسبان بیٹھے ہوئے ہین نہ معلوم یہ حرامزادہ
کدھر سے آیا ملکہ نے کہا کہ اچھا ذرا روشنی لے کر دیکھو تو سہی مگر یہ نہ کرنا کہ سب کی سب
چلی جاؤ مجکو اکیلا چھوڑ دوگی تو میرا مارے خوف کے دم نکل جائے گا تم سب موجود ہو تو
میرا کلیجہ سینہ مین ہاتھون اچھل رہا ہی پیٹ مین سانس نہین سماتی ہی جو تم مین سے کوئی نہ
ہوگا تو نہ معلوم میرا کیا حال ہوگا وزیر زادی نے عرض کیا کہ آپ خوف نہ کرین ہم مین سے
کوئی نہ جائے گا صرف صنوبر و سوسن روشنی لے کر جائے گی اور دیکھ کر آ کر عرض کرے گی
ملکہ یہ چور کے کودنے کا دھما کا نہین ہی کیا وہ ایسا دیوانہ و سڑی ہی کہ سب تو جاگ
رہے ہین وہ کود پڑے گا کوئی شی گری ہی یا تو کوئی شاخ درخت خشک ہو گئی تھی وہ گری ہی
یا اور کوئی جانور گرا ہی ملکہ نے کہا کہ پھر جا کر دیکھو صنوبر و سوسن کنول ہاتھون مین لے کر
بارہ دری کے باہر آئین جیسے چبوترے پر پہونچین قصد کیا کہ نیچے اُترین کہ ایک برق
سی چمک کر دیکھنے لگین دیکھا کہ ایک لاش چبوترے پڑی ہی یہ لاش کو دیکھ کر حیران
ہوئین کہ یہ لاش کسکی ہی اب جو قریب آ کر دیکھا روشنی سے تو سنبل کی لاش پائی کہ سینہ
تر بتر ہوا ہی پشت کو توڑ کر پار گذر گیا ہی یہ واقعہ دیکھ کر اُن سے کے حواس جاتے
رہے اسکو کس نے قتل کیا کون ایسا زبردست تھا سوسن تو اُسی مقام پر لاش کے
پاس کھڑی رہی صنوبر خوب دیکھ بھال کر خدمت ملکہ مین آئی مگر بدحواس رنگ رو
متغیر چہرہ پر اُداسی اس حالت مین آ کر پہونچی ملکہ نے پوچھا کہ کیون صنوبر کیا واقعہ
ہی جو تو بدحواس ہی کیا کوئی چور تھا میری سوسن کہان ہی صنوبر نے عرض کیا کہ کیا بیان
کرون جو واقعہ دیکھا ہی کہ دل پریشان ہو گیا ہی ملکہ عالم یہ کہکر رونے لگی اس قدر
روئی کہ ہچکی بند ہو گئی ملکہ نے گھبرا کر فرمایا کہ کچھ صاف طور سے بیان کر روتی کیون ہی
سنبل کیسی کیا دیوانی ہو گئی ہی سنبل تو خواجہ عمرو کی تھیلی لے کر طرف طلسم کے
گئی وہ یہان کہان کیا کوئی جن یا پری کا سایہ تجھ پر ہو گیا ہی ابھی تو اچھی خاصی گئی تھی

وہان سے دیوانی ہوکر آئی ہی میری سوسن کو کہان گنوان آئی ذرا حواس درست کرکے بات کر جب اسطور سے ملکہ نے کہا تب صنوبر نے گریہ ضبط کرکے عرض کیا کہ ملکہ وہ جو حکم ہوا تھا آپ نے مجکو اور سوسن کو دیکھنے کو بھیجا تھا مین اور وہ جو روشنی دیکھکر باہر گئی جب چبوترے پر پہونچی تو ایک برق چمکی اب جو ہم نے غور کرکے دیکھا تو کوئی شی چبوترے پر پہونچی ہوئی پائی جیسے کوئی لیٹا ہوتا ہی ہم دونون روشنی لیکر اسکے قریب پہونچی اب جو دیکھا تو ایک لاش پڑی ہوئی دیکھی کہ جسکے سینہ کے تیر پار تھا اب جو بغور دیکھا تو وہ لاش تو سنبل کی تھی یہ دیکھ کر ہمارے حواس جاتے رہے کہ سنبل کو کس نے قتل کیا مین نے سوسن کو اُس مقام پر چھوڑا اور خود آپ کو آگاہ کرنے آئی ہون تشریف لے چلیے اور ملاحظہ فرمایئے کہ سنبل کو کس نے قتل کیا یہ کلام حیرت انجام سُنکے ملکہ کے حواس جاتے رہے فوراً ملکہ مع خواصون اور وزیرزادی کے ہمراہ صنوبر کے اس مقام پر آئی جہان لاش سنبل کی پڑی ہوئی تھی آکر جو دیکھا تو سنبل کو کشتہ و پریشان پایا سب خواصین ہائے سنبل وائے سنبل کہکر اپنے بال پریشان کرنے لگین اور بعضے رونے لگین ملکہ حیران و پریشان کھڑی ہوئی دیکھ رہی تھی سنبل کی لاش پر نگاہ کی ہر ایک اپنا حال پریشان کرتی تھی جب سب رو چکین اور حال پریشان کر چکین اُسوقت ملکہ نے فرمایا کہ صاحبو ذرا دم لو حواس درست ہونے دو تمھارے ہائے وائے کرنے سے سنبل جی نہ اُٹھے گی مجکو دریافت تو کرنے دو کہ یہ کیونکر قتل ہوئی اور اسکو کس نے قتل کیا اور خواجہ کو کیا کیا آیا اس پر راہ مین کوئی بلا نازل ہوئی یا خواجہ اسکو نقرہ دے کر اور قتل کرکے چلے گئے یا طلسم مین پہونچکر کوئی واقعہ پیش آیا جب ملکہ نے اسطور سے کہا تو سب خاموش ہوئین مگر سنبل کی بہن نرگس کا عجب حال تھا کہ وہ پچھاڑین کھا رہی تھی اور رو رہی تھی اُسکو بھی سب نے سمجھا بجھا کر خاموش کیا اُسوقت ملکہ نے اپنی چھوٹی طلب کی کچھ لاش کے داہنے ترھکر کچھ سرسون پڑھتے ہوا اُدھر پھینکے بچہ خوک کو جھٹکا کیا اُسکا خون لے کر اور کچھ خاک وہان کی اٹھا کر اُسمین ملائی اور وہ خاک اُس لاش پر ڈالی اپنی ران مین حیران ہوکر نشتر دیا اور

خون جو نکلا اُسکو سے کر لاش پر چھینٹا دیا فوراً حلوا تیار کیا اب اُسکو اپنے پاس رکھکر بیٹھی اور
اسم سحر پڑھنے لگی اور اُس لاش پر دم کرنے لگی جب تعداد تمام ہوئی پڑھنے کی کہ یکایک برق
چمکی اور آواز مہیب آئی کہ تمام بارہ دری ہل گئی سب کے دل دہل گئے ہر ایک کو پسینہ آگیا
پھر ملکہ لعلان حور پیکر اُسی طور سے اسم سحر پڑھنے گئی جب تمام ہوا وہ لاش خود بخود اُٹھ
بیٹھی ملکہ نے جلدی سے وہ طباق حلوا اُسکے سامنے رکھدیا وہ حلوا اُسنے کھایا ملکہ نے
اپنی ران سے بہت جلد خون لے کر اُسکے مُنھ مین ڈالا جب وہ حلوا کھا چکی اور خون پی چکی
اسیوقت گویا ہوئی کہ کیون ہم کو تکلیف دی ہی اگر کچھ دریافت کرنا ہی تو بہت جلد
دریافت کر کہ ہم کو مہلت زیادہ قیام کرنے کی نہین ہی ملکہ نے اشارہ سے خواصون سے
کہا کہ بہت جلد اور حلوا تیار کرو اُنھون نے جلدی جلدی حلوا تیار کیا ادھر ملکہ نے کہا کہ
مین نے آپ کو اس غرض سے زحمت دی کہ آپ یہ بتائیے کہ میری خواص سنبل کو
کس نے قتل کیا اور کس خطا پر اسکے پاس عمرو عیار تھا وہ کیا ہوا اُس لاش نے ایک
قہقہہ لگایا اور ہنس کر کہا کہ جو اسکا قاتل تھا اُسنے قتل کیا کیا تم دریافت کر کے کروگی
اسکو قتل کوئی نہین کر سکتا ہی وہ قاتل ساحران عالم ہی تم نے بھی تو غضب کیا کہ عمرو عیار
کو اسیر کر کے باعلان اسکے ہاتھ روانہ کیا لوگ تو لگے ہوئے ہین اُنھون نے دیکھ لیا قتل
کیا اور عمرو کو رہا کر لیا اے لعلان یہ خیال کر لو کہ عمرو کو اور جسقدر خدا پرست ہین اُنکو
قتل نہین کر سکتا ہی عمرو کی موت ساحرون کے ہاتھ سے نہین ہی یہ خیال کر لو کہ یہ طلسم
فتح ہوگا کوہ بے ستون تباہ ہوگا بے ستون جادو مارا جائے گا بادشاہ سا بق طلسم
رہا ہوگا شنکال قتل ہوگا طلسم مین اہل اسلام کا قبضہ ہوگا یہان بھی دین اسلام رواج
پائے گا طلسم کشا آگیا ہی قریب کوہ بے ستون فروکش ہی اُسکا لشکر زیر کوہ بلور اُترا ہوا
ہی سنبل کو طلسم کشا نے قتل کیا ہی اور اپنے عیار کو رہا کیا یہ کیونکر ہو سکتا ہی کہ اُسکا عیار
اسکے سامنے اسیر ہو کر جائے اور وہ دیکھا کرے ملکہ نے کہا کہ یہ فرمایئے کہ طلسم کشا کہان
تھا جو سنبل کو قتل کیا آواز آئی کہ ہم کو خبر نہین ہی کہ طلسم کشا کہان ہی آگاہ ہو کہ طلسم
کشا اپنے لشکر سے برائے فتح کوہ بے ستون چلا تھا وہ آکر کوہ زنگار رنگ پر پہونچا

بے ستون جادو کو خبر ہوئی کہ طلسم کشا فلان مقام تک براے تلاش لوح پہونچ گیا ہو خبردار
ہوجاؤ اُسنے اپنے سرداروں سے کہا کہ کوئی ایسا ہو کہ جاکر طلسم کشا کو روکے کسی نے جواب
نہ دیا تھا کہ چوبدار نے آکر عرض کیا کہ ایک عرضی حکیم استقلینوس کی آئی ہو بے ستون
نے وہ عرضی لے کر پڑھی اُسمین یہ تحریر تھا کہ ماہیان طلسم نے میرے متعلق یہ خدمت کی
تھی کہ جب طلسم کشا ادھر کو آوے مین روکون اور اُسکو نہ آنے دون لہذا مجکو کیا حکم ہوتا ہو مین
روکون یہ جو عرضی حکیم کی بے ستون نے دیکھی فوراً یہ دستخط کیے کہ شوق سے جاؤ اور
روکو یہ حکم پاتا تھا کہ حکیم مع اپنے ملازمون کے طلسم کشا کے پاس پہونچا اور طلسم کشا کو
اپنے ہمراہ لیا تخت پر سوار کیا طائر اسرار جو حکیم کے پاس مدت سے قفس مین بند رہتا
تھا اُسکو کھولدیا اُسنے بآواز بلند پکار کر کہا کہ اے ساکنان طلسم آگاہ ہو کہ طلسم کشا آگیا جو
اُسکی خدمت کرے گا اور اطاعت اُسکا بڑا مرتبہ ہوگا اور ہر بات سے اور ہر بلا سے محفوظ
ہوگا اور بادشاہ سابق رہا ہوگا اور شنکال مارا جائے گا چنانچہ وہ حکیم قبل سے مع
اپنے ملازمون کے مسلمان تھا سب سے اُسنے کہا کہ تم نے سُنا کہ طائر اسرار نے
کیا بیان کیا وہ طائر تو بیان کرکے ایک طرف کو طلسم کشا کو دعائین دیتا ہوا چلا گیا
حکیم نے اپنے مکان یعنے قصر بہشت تمثیل مین لے جاکر طلسم کشا کو مقیم کیا اور دعوت
کی اور کہا کہ آپ اطمینان رکھیں مین فکر قتل بے ستون آپ کو بتادونگا اور آپ کے
ہمراہ رہونگا مین آپ کا شریک ہونگا اسی سبب سے تو مین آپ کو اپنے مکان
پر لایا ہون چنانچہ طلسم کشا حکیم کا مہمان ہو وہ صحن باغ مین بیٹھا ہوا سیر کر رہا تھا کہ
سنبل عمرو کو پنجے مین دبائے ہوئے اُدھر سے گذری طلسم کشا نے اپنے عیار کو جو
قید دیکھا تیر چلہ کمان مین جو جوڑ کر مارا سنبل کے سینہ پر پڑا کہ پشت کو توڑ کر پار گذر
گیا وہ تو تمام ہوئی خواجہ رہا ہو کر طلسم کشا کی خدمت مین پہونچے اُسکی لاش یہان
آئی اب خواجہ و طلسم کشا دونون حکیم کے مہمان ہین اور فکر قتل بے ستون کر رہے
ہین حکیم باغی ہو گیا ہو وہ قبل ہی سے باغی ہو گیا ہو کیونکہ خدا پرست تھا مین کہتا
ہون اور خبر دیتا ہون اور آگاہ کرتا ہون کہ یہ طلسم ضرور ضرور فتح ہوگا اور شنکال وغیرہ

جو نمک حرام ہوگئے ہین سب مارے جائینگے جو طلسم کشا کا شریک ہوگا وہ ہمیشہ راحت و
آرام سے رہے گا اور سنگ قضا سے مفر پائے گا اگر نہ شریک ہوگا تو طعمۂ تیغ اجل طلسم کشا
ہوگا تمام عالم کی ذلتین اُسکو نصیب ہونگی اور تیری جان نہ بچے گی بس جسکو اپنی بہتری
اور زندگی منظور ہو وہ مثل حکیم کے شراکت طلسم کشا کرے طلسم کشا کوہ بے ستون کو بے ستون جادو
کو قتل کرکے فتح کرے گا بادشاہ سابق کو رہا کرے گا وہ بند سوسن کو برباد کرکے لوح حاصل
کرے گا اُسکے ذریعے سے طلسم کو فتح کریگا اب اس طلسم کا بچنا محال ہے سب اہل طلسم کو لازم
ہے کہ طلسم کشا کی شراکت کرین ورنہ خراب ہوجائینگے لو اب مین جاتا ہون تم کو سب
حال معلوم ہوگیا ملکہ لعلان خاموش بیٹھی ہوئی سُنا کی جب یہ سب واقعہ سُن چکی تو
سمجھا کہ یہ طلسم ضرور فتح ہوگا اور شنکال مارا جائے گا ہان یہ تو بتائیے کہ جو کوئی طلسم کشا
کا شریک ہو بلکہ اُسکے کسی عزیز یا ملازم کا شریک ہو اُسکا کیا انجام ہوگا آواز
آئی کہ جسکا شریک ہوگا اُسکو راحت ملے گی خواہ طلسم کشا کے عزیز کا شریک ہو خواہ
کسی ملازم کا اُسکا بڑا مرتبہ ہوگا لعلان نے قصد کیا تھا کہ کچھ اور دریافت کرے کہ
آواز آئی اب ہم کو غصہ ہوتا ہے لاؤ ہماری خوراک ہم تمھارا کام کر چکے یہ سُننا تھا کہ ملکہ
نے طباق حلوے کا رکھدیا اُسنے سب کھالیا ادھر طباق خالی ہوا اُدھر سنبل دھم سے
گرا اور ایک شعلہ بھڑکا کہ لاش سنبل کی مثل ہیزم خشک کے جل گئی اور ایک طائر
راکھ سے پیدا ہوا اور وہ بلند ہوکر گویا ہوا کہ اے لعلان آگاہ ہو کہ یہ طلسم فتح ہوگا جو
طلسم کشا کی اطاعت کرے گا یا اُسکے کسی عزیز و ملازم کی اُسکا بڑا مرتبہ ہوگا طلسم
کشا نے سنبل کو قتل کیا اپنے عیار کو رہا کیا طلسم کشا بے ستون و سوسن جادو
اور دیگر ساحرون کو مع شنکال کے قتل کرکے طلسم کو فتح کرے گا جو اُسکا شریک ہوگا
وہ امان پائے گا باقی سب مارے جائینگے کیونکہ عمر طلسم تمام ہوچکی ہے طلسم مین بہت
غدر مچا ہوا ہے جو آثار و علامات بانیان طلسم نے عمر تمام ہونے کی مقرر کرگئے تھے
سب ہی پیدا ہین اور جو طریقہ طلسم کشا کی آمد کے تحریر کرگئے تھے اُسی طریقون
اور راہون سے طلسم کشا آیا ہے اب طلسم کا بچنا محال ہے یہ کہکر وہ طائر پرواز کر گیا

راوی بیان کرتا ہی کہ وہ پیر تھا سنبل جادوگا کہ جسکو ملکہ لعلان نے بھوگ دے کر بلایا تھا اُسنے سب حال آکر بیان کیا بوقت جانے کے لاش کو جلا کر چلا گیا اب اور کسی کے قبضہ مین ہوگا جو اُسکو تسخیر کرے گا راوی بیان کرتا ہی کہ جب یہ سب واقعات ملکہ لعلان واُسکی خواصون و وزیرزادی نے سُنے سب کے حواس جاتے رہے ہر ایک نے سنبل کے لیے بہت گریہ کیا اور حال پریشان کیا ملکہ لعلان کو بہت بڑا خیال پیدا ہوا وہان سے اُٹھ کر اپنے کمرے مین آئی وزیرزادی کو طلب کیا اور کہا کہ تم نے سنا جو کچھ کہ سنبل کے پیر نے کہا اب مین بہت حیران ہون کہ کیا کرون اگر ماموں کی شراکت کرتی ہون تو خراب ہون کا سامنا ہی میرے بھی دل کو یقین ہی کہ طلسم فتح ہوگا اُس کتاب کو مین نے دیکھا تھا کہ جس مین بانیان طلسم طلسم کے حالات لکھ گئے ہین یہی سب علامتین اُنھون نے بربادی طلسم کی تحریر کی تھین جو کہ آج کل زیرِ پیش ہین مین پہلے فکرمند تھی اور اسی سبب سے خواجہ کو اسیر کرکے روانہ کیا تھا گو مجھکو یقین تھا کہ خواجہ رہا ہو جائینگے انکو کوئی قتل نہین کر سکتا ہی مگر مین نے بہ سبب اس امر کے کہ اگر نہ بھیجونگی اور ماموں اس حال سے آگاہ ہونگے کہ لعلان نے میرے دشمن کو اسیر کیا اپنے پاس قید رکھا میرے پاس نہ روانہ کیا تو ناراض ہو جائینگے مین نے روانہ کر دیا تم نے دیکھا کہ وہ راہ مین رہا ہو گیا اب مین کیا کرون اگر طلسم کشا کے شریک ہوتی ہون اول تو دین اور مذہب مین خلل آتا ہی دوسرے ماموں سے بگڑتی ہی تیسرے سب مجھپر طعنہ کرینگے اور مجھکو بدنام کرینگے کہ کسی پر عاشق ہوکر اُسنے طلسم کشا کا ساتھ دیا اور ماموں کی دشمن ہو گئی مین بہت حیران ہون کہ کیا کرون کیا نہ کرون وزیرزادی نے جواب دیا کہ میرے نزدیک تو یہ مناسب ہی کہ آپ خاموش اپنے مقام پر بیٹھی رہیے جب آپ کے ماموں آپ کو طلب کرین یہ کہلا بھیجیے کہ مین بہت علیل ہون حاضر خدمت نہین ہو سکتی ہون انشاء اللہ بعد صحت کے حاضر ہونگی معاف فرمائی جاؤن اور اسی مقام پر بیٹھی ہوئی تماشہ ملاحظہ فرمایئے کہ ہوتا کیا ہی اگر طلسم فتح ہو جائے اور بادشاہ طلسم قتل ہو جائے تو طلسم کشا کی شراکت فرمایئے اور اطاعت کیجیے اور اگر طلسم کشا اسیر ہوکر قتل ہوا اور

طلسم فتح نہ ہو تو پھر کیا ہی آپ اپنے ماموں کی شریک رہیے یہی خواہش دلی ہی ملکہ نے یہ
جواب دیا کہ یہ تو محال ہی کہ اب طلسم بچے شیر مین تمھارے کہنے پر اسوقت عمل کرونگی کہ جب
ایک مرتبہ خود طلسم کشا سے نہ مقابلہ کر لون اگر مین نے طلسم کشا کو مار لیا تو خیر ورنہ بعد اسکے
اپنے مقام پر آکر خاموش ہو کر بیٹھ رہونگی نہ ماموں کی شریک ہونگی نہ اہل اسلام کی
اس امر سے بھی بچونگی کہ نہ یہ کوئی کہے گا کہ لعلان نے ماموں سے عداوت کی اور شریک
طلسم کشا ہوئی اور جان بھی طلسم کشا کے ہاتھ سے بچے گی یہان بیٹھی ہوئی جنگ و پیکار
کا تماشہ دیکھا کرونگی وزیر زادی نے عرض کیا کہ آپ کو اختیار ہی جبکہ یہ امر بخوبی ظاہر ہی کہ
طلسم کشا قتل ہو گا نہ اسکا عیار پھر اس سے مقابلہ کرنا بیکار ہی صرف اپنے کو زحمت مین
ڈالنا ہی ملکہ نے جواب دیا کہ اسکا سبب یہ ہی کہ اسکو بھی تو معلوم ہو کہ ہم نے کسی کے
ملازم کو قتل کر کے اپنے عیار کو رہا کیا تھا اسنے خبر پا کر اسکے خون کا دعوی کیا دوسرے
خواجہ کو اسیر کر کے لاؤن اور اپنے پاس قید رکھوں تیسرے اس حکیم کو سزا دون جو کہ
ہادی طلسم کا بانی ہوا ہی جسنے بے ستون کو دھوکا دے کر طلسم کشا کو اپنا مہمان کیا ہی
اور بربادی طلسم کی فکر کر رہا ہی اور صلاح دے رہا ہی تا کہ اور کوئی دھوکا نہ کھائے اسکا حال
سب ظاہر ہو جائے وہ اور کسی کو مثل بے ستون کے دھوکا نہ دے جس طور سے
بے ستون نے اپنا شریک اور حافظ طلسم خیال کر کے اسکے کہنے پر عمل کیا اسی طور سے
کوئی اور نہ اسکے کہنے پر عمل کرے اور اسکی سزا دون کہ وہ جو بلا خوف و اندیشہ بیٹھے ہوئے
باہم فکر کر رہے ہین انکو بھی معلوم ہو جائے کہ ہمارے حال سے یہ لوگ آگاہ ہو گئے ہین اب
سے ہوشیار رہنا ضرور ہی گو اس مین یہ امر ضرور ہو گا کہ ابھی انکو معلوم ہی کہ ہمارے حال
سے کوئی خبردار نہین ہوا ہی وہ شاید دھوکا کھا جائین اس حالت مین ہوشیار ہو جائینگے
ہوشیار ہو جائین میرے دل کا حوصلہ تو نکل جائے گا کہ مین نے اپنے سنبل کے قاتل
سے عوض لے لیا اگر مین نے عمرو کو اسیر کر لیا طلسم کشا کے دل پر تو صدمہ پہونچے گا
عیار کے اسیر ہونے کا وزیر زادی نے عرض کیا کہ حضور کو اختیار ہی ہم کچھ زیادہ عرض نہین
کر سکتے ہین ملکہ نے جواب دیا کہ وہ لوگ جو اس بے غل و غش سے بیٹھے ہوئے راحت سے بسر کر رہے ہیں

ہین اس امر سے اُنکے عیش و عشرت مین فرق آ ئے گا اور ہم جل رہے ہین ہم کو بھی چین ہو
کہ دشمن ہمارے تکلیف مین ہین اُسنے عرض کیا کہ بہت خوب راوی کا بیان ہے کہ لعلان
کو صرف یہ امر منظور تھا کہ مین کسیطور سے خواجہ کو اسیر کرلاؤن اور اُنکو اپنے پاس رکھون گانا
سُنا کرون اُنکی صحبت سے اپنا دل خوش کرون کیونکہ وہ خواجہ کے گانے پر عاشق تھی جب
ملکہ یہ کہہ چکی اُسوقت وزیرزادی نے ملکہ کی بلائین لے کر اور ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ واری
ایک بات ہم آپ سے دریافت کرین اُسکو سچ سچ ارشاد فرمایئے گا مین آپکی دوست
ہون دشمن نہین ہون مجھسے نہ پوشیدہ فرمایئے گا اگر آپ دوست جانتی ہون یہ کہہ
قدم پر گر پڑی ملکہ نے کہا کہ خیلا کیا تو کچھ دیوانی ہو گئی ہو کہ بیکار کو ہاتھ بھی جوڑتی ہو قدم پر
بھی گرتی ہو اور پھر بیان نہین کرتی ہو کہ کیا بات ہو وزیرزادی نے عرض کیا کہ واری قربان
جاؤن آپ پر سے صدقے ہو کر مر جاؤن یہ بیان فرمایئے کہ بعد روانہ کرنے خواجہ کے جب
آپ نے جلسہ کو آراستہ فرمایا ناچ گانا ہونے لگا مین نے دیکھا کہ یکا یک آپ کا
چہرہ متغیر ہو گیا اور آپ کو ہر ایک چیز سے نفرت ہو گئی گانے کی کیسی عاشق ہین اب
آپ کا اُسکی طرف سے بھی دل پھر گیا اور ہر مرتبہ یہی کلمہ زبان سے نکلا کہ واہ کیا ہت
کیا خوب جسکے سبب سے مین نے جلسہ برخاست ہونے کا حکم دیا کہ مین سے ہر
آپ کو مکدر پایا مین نے خیال کیا کہ ملکہ کو اسوقت کچھ صدمہ ہے جلسہ برخاست
ہو جائے تو بہتر ہے جسپر آپ نے فرمایا کہ کیا سنبل آگئی مین تو اُسکا انتظار کر رہی ہون
مین نے عرض کیا تھا کہ سنبل کل شام کو آئے گی پھر آپ نے جلسہ برخاست کر کے
خاصہ نوش فرمایا مگر خاصہ بھی اچھی طرح سے نہین نوش کیا بلکہ مین نے دیکھا کہ کچھ بھی
نہین کھایا پانی کے ذریعہ سے چند نوالے ہم سب کے دکھانے کے لیے کھائے
مین نے خیال کیا تھا کہ جب آپ مسہری پر تشریف لے جاینگی تو مین یہ سب
باتین دریافت کرونگی کہ اُس اثنا مین سنبل کا واقعہ پیش آیا جب سے یہ امر آپکو
معلوم ہوا کہ عمرو عیار رہا ہو گیا وہ آپ کے چہرہ کی حالت برطرف ہو گئی یہ کیا سبب
تھا اور کیا باعث تھا کہ آپ کو خود بخود صدمہ پہونچا کس امر کا خیال بیٹھے بیٹھے آیا کہ

حالت ہوئی میرے تو حواس جاتے رہے بیان فرمایئے ملکہ لعلان نے جواب دیا کہ اے دل آرا
تم کو بخوبی جانتی ہو کہ مین سنبل سے بہت الفت رکھتی تھی اور اُسکو از حد عزیز رکھتی تھی جب
مین نے خواجہ کو اُسکے سپرد کرکے ماموں کی خدمت مین روانہ کیا بعد روانہ کرنے کے مجکو خیال آیا
کہ دیکھون سنبل کا خانہ حیات کیسا ہے یہ پہونچے گی بھی وہان تک اب جو غور کرکے دیکھتی ہون تو
مجکو نظر آیا کہ راہ مین قتل ہوگی خواجہ رہا ہو جائیگا بس مجکو صدمہ ہوا اور طبیعت مکدر ہوگئی اور
اپنی حماقت پر نادم ہوئی کہ تو نے پہلے کیون نہ دریافت کرلیا اسکا صدمہ جو ہوا تو پھر نہ کھانے کی
طرف رغبت ہوئی نہ ناچ کیطرف پریشان بہت تھی کہ تم نے وہ واقعہ بیان کیا مجکو بھی کچھ یقین آیا
جلسہ برخاست کرایا کھانے کا قصد کیا مارے صدمہ کے کھانا نہ کھایا گیا مگر قہراً و جبراً
نوالے اُتارے اس خیال سے کہ رات کا بھوکا رہنا اچھا نہین ہوتا ہے کیونکہ سُنا جاتا ہے کہ
ایک آفت ہے وہ جو بھوکی رہتی ہے تو کوسنے دیتی ہے اور رات کو وہ جو کچھ کھایا جاتا ہے کھاتی ہے
اور ایک وقت رات کے کھانے سے چالیس دن کی قوت کم ہوتی ہے چاہے دن کو
بھوکا رہے مگر رات کو نہ رہے سبب اسکا یہ ہے کہ دن کو تو پانی وغیرہ کھانا پینا ہوتا ہے نہین
کھانا کھایا تو اور ہی کوئی شئی کھالی اور شب کو تو سونا ہوتا ہے اُسمین گو روح کو راحت ملتی ہے
مگر قوت زیادہ صرف ہوتی ہے اگر بھوکا ہوتا ہے بس اس خیال سے لازم ہے کہ اگر نہ پیٹ بھر کر
کھائے تو تھوڑا سا ضرور کھالے تاکہ ان سب باتون سے محفوظ رہے اسی خیال سے کھا
نا کھا کر چلی تھی سونے کو کہ وہ دھماکا ہوا اے دل آرا جو میرا خیال تھا اور جو مین نے
پہلے سے دریافت کیا تھا وہی پیش آیا کہ سنبل کو طلسم تک پہونچنا نہ نصیب ہوا راہی
مین قتل ہوئی اور خواجہ رہا ہوگئے یہی صدمہ تھا اور یہی سبب تھا جو مین مکدر ہوئی
اور آثار رنج و ملال چہرہ پر ظاہر ہوگئے دل آرا وزیرزادی نے عرض کیا کہ ملکہ عالم یون اگر
آپ فرمایئے تو مین مان لون مگر میرا دل گواہی نہین دیتا ہے کہ یہ سبب تھا نہ مجکو اس امر
کا یقین آتا ہے معلوم ہوا کہ آپ مجکو اپنا دشمن جانتی ہین جب ہی تو اپنا راز مجھ سے نہین
بیان کرتی ہین یہ سبب نہین ہے بلکہ دوسرا سبب ہے خیر نہ بیان فرمایئے آپکو اختیار
ہے ہان آپ مجھ سے کیون بیان فرمانے لگین اُس سے بیان کرتی ہین جو کہ اپنا رازدار ہو

اُس سے نہین بیان کرتی ہین کہ جو کہ دشمن ہو جبکہ ہم دشمن ٹھہری تو ہمارا زندہ رہنا یا آپ کے
پاس رہنا بیکار ہی ہم ضرور اپنی جان دینگی یا کسی طرف نکل جاینگی ملکہ نے ہنس کر جواب دیا کہ
کیون بھلا ہوئی ہو کیون دیوانی ہو تم کو کیا ہوا ہی تم میری رازدار نہ ہوگی تو اور کوئی ہوگا مین تم سے
اپنا حال دل نہ بیان کرونگی تو کس سے بیان کرونگی جو اصل امر تھا وہ مین نے کہدیا یہ تمھارا
خیال خام ہی اور تصور ناتمام مجکو کسکا صدمہ ہوگا میرا کون ہی ماں نہین وہ بھی مرگئین باپ کا
صدمہ اُٹھا چکی سواے ماموں کے کسی کو رکھتی نہین ہون نہ مین کسی سے الفت رکھتی ہون نہ
کوئی مجھ سے کہ اُسکا صدمہ ہوا اور رنج تمھین لوگون سے مجکو محبت و الفت ہی تمھین لوگ میری
دوست ہو اور دشمن ہو جو ہو تمھین لوگ ہو یہ تم بخوبی جانتی ہو کہ مین نے سنبل کو علم سحر کی
تعلیم دی اُسکو مثل بھائی و بہن کے پرورش کیا اُسکے مرنے سے یہ میری حالت ہی اُسنے کہا
کہ ای ملکہ مین نہ مانونگی جب تک آپ مجھ سے صاف صاف نہ بیان فرماینگی اُسوقت تک
مجکو قرار نہ آئیگا یہ کہکر بلائین لینے لگی اور سر قدم پر رکھدیا آخر کار ملکہ لاچار ہوئی اور کہا کہ مین
کس بلا مین مبتلا ہوئی ہون کس احمق سے سامنا ہوا ہی کہ نہ ہاری مانے نہ جیتی سچ بات
کہو تو یقین نہین آتا ہی کیا کرون اُسنے کہا کہ اگر سچ بات ہوتی اور یقین نہ کرتی تو گنہگار تھی سچ
بات کی یقین نہ کرنے والی گھڑی گور مین جائے جوانا مرگ مرے جو آپ کے کہنے کا یقین نہ
اور سچ نہ جانے مگر سچ بات بھی ہو تو یقین آئے ہان اگر سچ آپ فرمائین اور مین یقین نہ کرتی تو
آپ سکو یہ فرمائین کہ کیا کرون جو کوئی یقین نہ لائے آپ نے تو خود پوشیدہ کیا اور بات بنا کر کہدی
جب اسطور سے اُسنے کہا ملکہ مجبور ہوئی اور کہا کہ ای دل آرا یہ میرا راز ہی کسی پر ظاہر نہ ہونے
پائے اسکا خیال رہے مین تجکو اپنا دوست جان کر کہتی ہون جب تو زیادہ تر جد ہوئی
اور اصرار کرتی ہی تو کہتی ہون ورنہ کبھی نہ بیان کرتی مین کبھی نہ کہتی جو کوئی اور ہوتا اپنے
یہ راز نہ کہتی تجکو ایسا ہی دیانت دار اور صاحب اعتبار جانتی ہون جو کہتی ہون دیکھو یہ راز
کسی پر اصلا ظاہر نہ ہو دل آرا نے کہا کہ خداوند عجائب اُسکو غارت کرین جو آپ کے راز
کو ظاہر کرے یا کسی سے کہے وہ زندہ درگور ہو اُسکو ڈھائی گھڑی کی موت آئے اُس کی
لاش کو مردے شو لے جائین وہ اپنی جوانی سے ناامید ہو اگر مین ایسا کرون تو مجکو صبح دکھانا

عجیب ہوا اسیوقت مر جاؤن جب اسطور سے دل آرا نے کہا تو ملکہ نے اسکو گلے سے لگا یا
اور کہا کہ ہا ہین ہا یہ کیا کہتی ہو تو سنو اے دل آرا جب سے مین نے عمرو کا گانا سنا ہے اسیوقت
سے میرے دل مین اسکی الفت پیدا ہو گئی ہے یہی جی چاہتا ہے کہ سامنے بیٹھا ہوا عمرو گائے
جائے اور مین سنا کرون مجکو اسکی آواز بہت پسند آئی اور اسکا گانا اسوقت تو مین نے غصہ
مین اسکو طرف طلسم کے روانہ کر دیا مگر پھر جو خیال آیا کہ یہ وہان جا کے قتل ہو جائیگا تو دل پر
صدمہ پہونچا اور اپنی نادانی پر بہت ندامت حاصل ہوئی اسی سبب سے مین اسوقت سے
مکدر ہون نہ گانا سنا نہ کھانا کھایا اسوقت سے تصویر عمرو سامنے پھر رہی ہے یہی معلوم
ہوتا ہے کہ عمرو بیٹھا ہوا گا رہا ہے اسی ولولہ مین منھ سے وہ نکل جاتی تھی کیون دل آرا کیا غضب
کا گانا تھا اور کیا قیامت کی آواز تھی مین یقین کرتی ہون کہ اس گانے کا تو کوئی نہ ہوگا نہ
اس گلے کا ضرور یہ کوئی اوتار ہے میرا یہی جی چاہتا ہے کہ اسکو جہان سے ممکن ہو پیدا کرون اور
اسپر سے ہزار ہزار مرتبہ قربان ہون اور ہمہ وقت اپنے سامنے بٹھائے رکھون کسیوقت اپنے
سے جدا نہ کرون کیا کرون دل آگیا ہے مگر اسکے گانے پر نہ کہ اسکی صورت پر صورت تو ایسی ہے کہ
کوئی اس سے پاخانہ مین لوٹا بھی نہ رکھوائے مگر گانا بہت غضب کا ہے اس گانے نے
میرے دل کو پائمال کر ڈالا اور میرا دل قابو سے نکل گیا اور مین بدون اسکے بیقرار ہون خیر اس
امر سے تو اطمینان ہوا کہ وہ رہا ہو گیا سنبل ماری گئی پیزار سے ماری گئی میری یہ پریشانی
تو رفع ہوئی کہ وہ اسے جا کر شنکال کے حوالے کرے گی وہ قتل کر ڈالے گا اس امر سے زیادہ
تر پریشان تھی اور زیادہ صدمہ تھا ہر مرتبہ اپنے او پر لعنت کرتی تھی کہ یہ تو نے کیا کیا مگر
مجبور ہو گئی تھی اسوقت یہ جی چاہتا تھا کہ چیخین مار مار کر روؤن مگر دل پر جبر کیے ہوئے
تھی اور صبر جب سے یہ معلوم ہوا کہ وہ رہا ہو گیا اسوقت سے وہ بیقراری تو کم ہوئی اب
صرف یہ خیال ہے کہ اسکو کسی طور سے لاؤن اور گانا سنون چنانچہ جب تم نے یہ کہا کہ آپ کو لازم
ہے کہ آپ خاموش اپنے مقام پر بیٹھی رہیے نہ مامون کی شریک ہو جیے نہ طلسم کشا کی
جبکہ مین نے یہ سوال کیا کہ اے دل آرا اب مین کیا کرون تو نے سب سنا جو کہ طائر نے کہا
اور جو سنبل کے مرنے اور تم نے یہ کہا تو مین نے کہا تھا کہ مین ایک مرتبہ جا کر طلسم کشا

سے ضرور سامنا کرون گی اور عمرو کو گرفتار کرکے لاؤن گی اگر طلسم کشا کو مین نے اسیر یا قتل کیا تو
خیر ورنہ اپنے مقام پر خاموش ہوکر بیٹھ رہونگی تو یہی سبب تھا کہ مین نے یہ خیال اپنے دل
مین کیا ہی کہ یہان سے جاکر طلسم کشا پر سحر کرون اور عمرو پر اگر طلسم کشا کو مع عمرو و حکیم کے
پکڑلون تو ان دونون یعنے حکیم و طلسم کشا کو تو قتل کرڈالون اور عمرو کو اپنے پاس رکھون اور
گانا سُنا کرون اور اگر طلسم کشا پر قبضہ نہ ہو تو خواجہ کو جسطور سے بن پڑے اسیر کر لاؤن اگر
خواجہ پر بھی قبضہ نہ ہو تو یہان آکر خاموش ہوکر بیٹھ رہونگی اور اپنے مقام پر بیٹھی ہوئی تماشہ
دیکھا کرون گی اگر مامون جان طلسم کشا پر غالب آئے اور طلسم فتح ہوا مامون جان نے
طلسم کشا وغیرہ کو پکڑ لیا تو جسطور سے ممکن ہوگا عمرو کو رہا کرلاؤنگی اور اپنے پاس قید
رکھونگی اور گانا سُنا کرونگی اگر طلسم کشا غالب آیا اور طلسم فتح ہوگیا تو طلسم کشا کی شراکت
کرونگی اور اطاعت اُس حالت مین بھی ہر روز عمرو کا گانا سُننے مین آیا کرے گا عیش و
عشرت سے بسر ہوگی یہی سبب تھا کہ مین نے تمھارے کہنے کو اسطور سے قبول
کیا تھا کہ مین عمرو کے گانے پر عاشق ہوئی ہون ورنہ یہ ممکن تھا کہ مامون پر یہ
آفت نازل ہوتی اور مین یہان خاموش بیٹھی رہنے کا قصد کرتی اگر وہ طلسم کشا کے ہاتھ
سے مارے جاتے تو مین بھی ماری جاتی پہلے اپنی جان دیتی بعد کو آنچ آنے دیتی پھر
بھی لاش برابر لاش مامون کے پڑی ہوتی مگر دل سے ناچار ہوگئی کیا کرون یہ بھی خیال ہوا
تھا کہ یہ تو بڑی خرابی ہوئی اگر طلسم کشا کی شراکت کرتی ہون تو سب بدنام کرتے ہین اور
اگر مامون کی شراکت کرتی ہون تو ماری جاتی ہون جو تم سے رائے لی تم نے وہ رائے
دی مین نے پسند کیا اے اب تو تم کو میرے حال دل سے آگاہی ہوگئی دل آرا نے بلائین
لے کر کہا کہ ملکہ بہت بڑی مصیبت مین تم مبتلا ہوئی ہو اس امر کو دل سے دور کرو
ہمارے کہنے پر عمل کرو اسمین بڑی بڑی خرابیان اور بُرائیان ہین آیندہ تم کو اختیار ہے
اس امر مین بدنام ہو جاؤگی ہم تم کو نصیحت کرتی ہین کہ اس سے اچھے اچھے گانے والے
ممکن ہونگے یہ عمرو کیا چیز ہے اس خیال سے باز آؤ ورنہ سواے بدنامی اور خرابی کے
کوئی صورت نہین ہے ملکہ نے جواب دیا کہ دل پر کسی کا قابو ہے جو مین اپنا قابو کرون تم

اسمین بدنامی کی کونسی صورت ہی بیان تو کرو جبکہ مین نہ ماموں کی شریک ہونگی نہ طلسم کشا کی
اپنے مقام پر بیٹھی رہونگی تو پھر کیون بدنام ہونگی ہان اگر ماموں کی شراکت نہ کرون اور طلسم کشا
کی شریک ہوجاؤن تو بدنامی کی صورت ہی دل آرا نے عرض کیا کہ آپ کو اختیار ہی جو کام
کیجیے گا ذرا سمجھ بوجھ کر کیجیے گا ہر پہلو کو بچا کر ملکہ نے جواب دیا کہ مین ایسی نادان نہین ہون
کہ بدون سمجھے بوجھے کوئی فعل کر گذرون رسوائی بدنامی کا خیال نہ کرون بس دل آرا ملکہ کے
پاس سے چلی آئی اور اپنے مقام پر آکر فکر کرنے لگی کیا تدبیر کرون جو ملکہ کے دل سے یہ خیال
برطرف ہو جب کوئی تدبیر ذہن مین نہ آئی تو اس امر مین فکر کرنے لگی کہ یہ جو مین نے ملکہ کو
رائے دی ہی اسمین تو کسی قسم کی قباحت نہین ہی ہر طرح سے غور کیا اور ہر پہلو کو خیال کیا
کوئی نقصان و قباحت نہ پائی نہ کوئی صورت بدنامی کی معلوم ہوئی بس خاموش ہو رہی اور
سو رہی ادھر ملکہ نے وہ رات تڑپ تڑپ کر اور اختر شماری مین بسر کی اس خیال سے کہ صبح
ہوئے تو مین جا کر طلسم کشا سے مقابلہ کرون اور عمرو کو جہانتک ممکن ہو نیچا دکھلاؤن خلاصہ یہ کہ صبح
ہوئی ملکہ اپنے کمرہ سے باہر آئی سب خواصون اور مصاحبون نے آکر مجرا کیا وزیرزادی بھی
آئی ملکہ کو مجرا کیا ملکہ نے منھ ہاتھ دھو کر اپنے کو اسباب سحر سے آراستہ کیا جب آراستہ
ہو چکی تو وزیرزادی و مصاحبون نے آکر عرض کیا کہ حضور کا کیا قصد ہی کیا ماموں جان سے
پاس تشریف لے جانے کا قصد ہی ملکہ نے جواب دیا کہ نہین بلکہ طلسم کشا کے مقابلہ کا قصد
ہی اُس سے جا کر مقابلہ کرونگی اور سزا دونگی اور حکیم اسقلینوس کو تب اُن سب نے
عرض کیا کہ کیا ہم کو ہمراہ نہ لے چلیے گا ملکہ نے کہا کہ تمھاری کیا ضرورت ہی مین ابھی تو آتی ہون
اسکو سزا دے کر تب عرض کیا کہ یہ ممکن نہین ہی ہم کنیزین بھی ضرور ہمراہ ہونگی وزیرزادی نے
کہا کہ یہ لونڈی تو ساتھ ضرور رہے گی چاہے آپ ناراض ہون چاہے خوش طلسم کشا کا سامنا
ہی وہ مالک باطل السحر ہی نہ معلوم کیسی پڑے کیسی نہ پڑے خدا نخواستہ دشمنون پر کوئی آنچ آئے
تو ہم کس کے سہارے جیئین گے اور کس کے بھروسے پر زندگی بسر کرین اگر اُس وقت پر وہان
موجود ہونگے تو اپنا سینہ سپر کرینگے آپ کو بچائینگے جب اس طور سے کہا تو ملکہ نے
جواب دیا کہ اچھا چلو تم سب ہم کو بہت پریشان کرتی ہو ہم تم سب سے نہایت درجہ

پریشان ہوتے ہین مگر کیا کرون تم کسی طور سے میرا ساتھ ترک بھی نہین کرتی ہو اور مجکو بھی تم سب
سے الفت ہوگئی ہی بس کوئی تدبیر بن ہی نہین پڑتی ہی کہ تم کو ناراض کرون خیر چلو مگر اس
امر کا خیال رہے کہ جب تک مین حکم ندون تم مین سے کوئی نہ تو طلسم کشا پر سحر کرے نہ اسکے
ملازمون پر ورنہ مین ناراض ہونگی مین اکیلی کافی ہون کیونکہ نہ تو ابھی اُسکے پاس لوح طلسم
ہی کہ جسکے سبب سے اُسپر سحر اثر نہ کرے گا نہ وہ ساحر ہی مین جاتے ہی گرفتار کرلونگی
سب نے عرض کیا کہ بہت خوب بس ملکہ نے اُنکو بھی حکم دیا ہر ایک اسباب سحر سے
آراستہ ہوئی ملکہ نے طاوس سحر سے بنایا اُسپر سوار ہوئی پھر تو کوئی باز پر کوئی ہنس پر کوئی
اژدر پر سوار ہوئی سحر سے بنا کر جسقدر ساحران تھین سب ملکہ کے ہمراہ ہوئین ملکہ اُن سبکو
لے کر طرف باغ حکیم اسقلینوس کے روانہ ہوئی بقصد مقابلہ صاحبقران یہان صاحبقران
پاس حکیم کے بیٹھے ہوئے ہین بارہ دری مین پردے بندھے ہوئے ہین حکیم سامنے مودب
حاضر ہو فکر قتل بے ستون ہو رہی ہی یہ وہ دن ہی کہ جسدن خواجہ حکیم شیاطین کو اسیر
کرکے لائے ہین اور صاحبقران نے خواجہ کو براسے خبر خداوند کوہ نشین روانہ کیا ہی کہنے
سے شیاطین کے خواجہ جاچکے تھے کہ یکایک برق چمکی صاحبقران نے حکیم سے فرمایا کہ
یہ برق کیسی چمکی کیا ابر آیا ہی اگر ابر آیا ہو تو باہر نکل کر سیر کرین اور صحرا مین چلکر شکار کھیلین
حکیم نے باہر کی طرف دیکھ کر عرض کیا کہ آسمان تو صاف ہی یہ برق ساحر کی آمد کی ہی معلوم
ہوتا ہی کہ بے ستون آپ کے اور میرے حال سے آگاہ ہو گیا اُسنے کسی ساحر کو روانہ کیا
ہی کہ جاکر طلسم کشا و حکیم کو اسیر کر لاؤ یہ اُسی کی آمد کی برق ہی صاحبقران نے فرمایا کہ اگر وہ آگاہ
ہوگیا اور کسی ساحر کو روانہ کیا ہی اور وہ ساحر آتا ہی تو آنے دو ہمارا تمھارا کیا بنائے گا اپنے کردار
کی سزا پائے گا یہان آکر مارا جائے گا یہ فرما کر صاحبقران سنبھل کر بیٹھے اور اسم اعظم ورد زبان
کیا حکیم بھی دعائین پڑھنے لگے اور صاحبقران و حکیم اُسی طرف دیکھنے لگے جدھر برق چمکی
تھی کہ صاحبقران و حکیم نے دیکھا کہ یکایک ہوا پر سے باز و ہنس و اژدر آتش نشان
طاوس زمین پر اُترنے لگے اُس پہ جادوگرنیان سوار ہین مگر سب حسین و خوبصورت جواہر
ہین از سرتا پا غرق اسباب سحر سے آراستہ جھولیان شانون پر پڑی ہوئین وہ سبکی سب

صحن باغ مین آئین اور صف باندھکر کھڑی ہوئین سب کا رخ بارہ دری کیطرف ہو کہ یکایک ایک طاؤس زمردنگار ہوا پر سے زمین پر آیا اُسکے برابر ایک مار بھی تھا صاحبقران نے دیکھا کہ اُس طاؤس پر ایک نازنین مہر تمکین ماہ جمال خورشید تمثال از سرتا پا دریاے جواہر مین غوطہ مارے ہوئے سر پر تاج رکھے ہوئے علامت شاہزادگی پیدا اسباب سحر سے آراستہ جھولی بائین شانہ پر بادلے کی پڑی ہوئی لباس سرخ گلے مین یہ معلوم ہوتا ہے کہ شفق مین آفتاب نکلا ہوا ہے دونون ابرو مثل نیمچہ کے آنکھین براے قتل عشاق لیس پلکین یہ معلوم ہوتین ہین کہ صف تیر فگنون کی براے مقابلہ آراستہ ہے گلا صراحی دار کمر پتلی سینہ پر جوبن کا اُبھار زلفین دوش پر پڑی ہوئین یہ ثابت ہوتا ہے کہ دو ناگنین ہین کہ لہرا رہی ہین رخ مثل آفتاب کے روشن قد مثل شمشاد کے خلاصہ یہ کہ از سرتا پا نور کے سانچے مین ڈھلی ہوئی دہانہ چھوٹا غنچہ دہن گلبدن برابر اُسکے باز پر وزیرزادی نہایت سادی بندیل وزارت سر پر رکھے ہوئے مگر وہ بھی حسین و مہ جبین آکر اُن سب کے آگے کھڑی ہوئین اور اس طرف دیکھکر کچھ اشارہ کیا اُدھر ملکہ و وزیرزادی و سب خواصون نے دیکھا کہ ایک جوان آفتاب تمثال خورشید جمال کہ عارض اُسکے مثل گل سرخ کے تو ی مسند پر جلوہ گر ہے کہ تمام بارہ دری اُسکے نور جمال سے روشن ہے اور سامنے حکیم اسقلینوس دست بستہ بیٹھے ہوئے ہین اسی طرف دیکھ رہے ہین ہر ایک صاحبقران کے حسن خداداد کی تعریف کرنے لگی اور کہنے لگی کہ کیا خوبصورت جوان ہے ایسے حسین ہم نے آجتک نہین دیکھے جیسا یہ حسین ہے معلوم ہوتا ہے کہ یہی طلسم کشا ہے ہم نے کتابون مین لکھا دیکھا تھا کہ حمزہ بہت خوبصورت ہے اور اُس کتاب بھی دیکھا تھا کہ جسمین تصویر طلسم کشا کی بنی ہوئی تھی اور لکھا بھی تھا کہ یہ طلسم کشا بہت حسین ہے اب ہم نے پہچانا کہ یہی طلسم کشا اسکی صورت بالکل اُس تصویر کے مشابہ ہے جو کہ کتاب مین بنی ہوئی ہے جیسا کہ سنتی تھی اور کتاب مین لکھا دیکھا تھا ویسا ہی طلسم کشا کو پایا بخوبی پہچان لیا واقعی یہ لائق اسکے ہے کہ معشوق بناؤن وہ جو شاہزادیان اسیر عاشق ہو ہو کر نکل آئی ہین اسکی محبت مین انھون نے کوئی بے جا نہین کیا بلکہ بجا کیا لائق الفت و محبت کرنے کے ہے دوسری نے جواب دیا کہ بھیر کیا ہم

معشوق بناؤ تمھاری تعریف تو اسی طریقہ کی ہی اُسنے کہا کہ تو ج جو کہ تمھاری بی بی کا دشمن
ہو ہم اُس سے محبت کرین واہ کیا خوب اگر یوسف بھی ہو تو ہم اُسکے طرف نہ دیکھین یہ کیا
ہی مگر جیسا ہوتا ہی اُسکی تعریف یا مذمت کی جاتی ہی کوئی یہ ہی نہین ہی کہ جس سے محبت ہو
اُسکی تعریف کی جائے اور کوئی دوسرا حسین بھی ہو تو تعریف نہ کی جائے اگر تعریف کرنے
سے یہی امر ثابت ہوتا ہو کہ عاشق ہو گئی تو اب نہ تعریف کرونگی خواصون مین تو یہ تقریر
ہو رہی ہی ایک دوسرے سے مذاق و دلگی کر رہی ہی ادھر ملکہ نے صاحبقران کو دیکھ کر
وزیرزادی سے کہا کہ تم نے پہچانا کہ یہ کون ہی وزیرزادی نے عرض کیا کہ ایک تو حکیم ہی
دوسرا وہ جو مسند پر جلوہ گر ہی مثل آفتاب کے طریقہ سے معلوم ہوتا ہی کہ یہی طلسم کشا
ہی ملکہ نے کہا کہ کیا تمنے نہین پہچانا معلوم کیا ہوتا ہی طلسم کشا ہی معلوم ہونے کی تم نے
ایک ہی کہی تم کو مین تصویر دکھا چکی ہون پھر یہ لفظ کہتی ہو دیکھو سر مو فرق نہین ہی کیا
ٹھیک ٹھیک تصویر بنائی ہی مین تو دل مین بانیان طلسم کی تعریف کر رہی ہون کہ
بالکل ٹھیک تصویر بنائی بال بھر کا فرق نہین نکلا ای دل آرا ذرا نظر دوڑا کر دیکھو کہ
عمرو عیار بھی ہی اس صحبت مین مین تو دیکھ رہی ہون مجکو نہین دکھائی دیتا ہی دل آرا
نے کہا کہ ملکہ وہ تو نہین معلوم ہوتا ہو آپ سحر سے دریافت فرمایئے آپ پر ظاہر
ہو جائے گا ملکہ نے دل آرا کی زبانی سُنکے کچھ اسم سحر پڑھا اور اپنے ہاتھ پر دم کیا
اب جو پشت دست کو دیکھا لکھا ہوا پایا کہ ای لعلان حور پیکر خواجہ عمرو کو طلسم
نے رہا ضرور کیا تھا وہ طلسم کشا کے پاس تھے مگر اُنکو شیاطین نے اخرم جادو
کو بھیجکر اسیر کرا لیا تھا خواجہ نے اخرم کو قتل کر کے اُسکی صورت بنکر شیاطین کو اسیر
کیا اور صاحبقران یعنی طلسم کشا کے پاس لائے طلسم کشا نے خداپرست ہونے کا
سوال کیا اُسنے شرط کی کہ مجکو آپ خداوند کوہ نشین کے حال سے آگاہ فرما دیجیے تو
مین آپ کے خدا کو سجدہ کرون چنانچہ طلسم کشا نے خواجہ عمرو کو برائے دریافت حال
خداوند کوہ نشین کے روانہ کیا ہی وہ ادھر کو گئے ہین طلسم کشا اُنکا انتظار کر رہا ہی
ملکہ لعلان نے یہ دریافت کیا کہ یہین جا کر راہ مین اُسکو اسیر کرون معلوم ہوا کہ اگر تم

ادھر جاؤ گی تو اسیر ہوگی کیونکہ ادھر جانا تمھارا اچھا نہین ہو بلکہ یہان آنا بھی اچھا نہ تھا کیونکہ آج
کل تمھارے ستارے خراب ہین ادھر جاکر بیکار زحمت مین مبتلا ہوگی جب یہ ملکہ لعلان حور پیکر
کو معلوم ہوا کہ خواجہ یہان نہین ہین اور شمیر تعقب خواجہ مین جانا اچھا ہو تو دن سے کہا کہ خبر
کر پھر دیکھا جائے کا قصد کیا کہ واپس چلون خیال آیا کہ بدون طلسم کشا سے مقابلہ کیے ہوئے
واپس جانا خرابی کی بات ہو یہ سب اپنے دل مین کہین گے یا تو ملکہ طلسم کشا سے ڈر گئی جو
بدون مقابلہ واپس آئی یا طلسم کشا پر عاشق ہوگئی یا عاشق قبل سے تھی کہ اسی بہانے سے
آکر دیکھے گی کس ہماہمی سے آئی تھی اور پھر طلسم کشا کو دیکھ کر چلی گئی دوسرے طلسم کشا بھی اپنے
دل مین خیال کرے گا کہ یہ ساحرہ جو آئی تھی مجھ سے ڈر کر چلی گئی گو مین جس مطلب سے آئی
تھی وہ نہ ہوا خیر کچھ تو اپنے آنے کا اثر ظاہر کرون تا کہ کوئی میری طرف گمان بد نہ کرے ادھر چال
کی خبر نامون کو ضرور ہوگی وہ جب سنینگے تو ضرور شک کرینگے بدون مقابلہ کیے ہوئے جانے پر
دوسرے یہ لوگ بھی خبردار ہو جائینگے کہ ہمارا حال کھل گیا اسطور رہے بیخوف و خطر بیٹھ کر
باہم مشورہ نہ کیا کرینگی یہ سوچ کر آگے بڑھی اور اپنی مصاحبون سے کہا کہ جب تم دیکھنا کہ مین
طلسم کشا کے مقابلہ سے عاجز آئی اور وہ مجکو اسیر کیے لیتا ہو یا قتل کرتا ہو تو تم سب ملکر
اسپر سحر کرنا اور مجکو اسکے ہاتھ سے بچا لینا اور جب تک مین غالب آؤن اسوقت تک
تم بیخبر ہو نا یہ کہکر آگے چلی ادھر صاحبقران نے حکیم سے فرمایا کہ تم نے پہچانا کہ یہ
کون حسین ہو اور یہ یہان کیون آئی ہو اسکا کیا نام ہو اور کیا غرض ہو یہان آنے سے حکیم
سقلینوس نے کہا کہ یا صاحبقران یہ ملکہ لعلان حور پیکر بھانجی شنگال کی ہو یہ
یہان سے دس کوس پر ایک پہاڑ ہو کہ اسکا نام لعلان کوہ ہو اسپر یہ رہتی ہو اور
وہان کی حکومت کرتی ہو اسکے آنے کی غرض یہ معلوم ہوتی ہو کہ شنگال کو میرے
قتل سے آگاہی ہوئی ہوگی اسنے اسکو میری گرفتاری و آپکی اسیری کے لیے
روانہ کیا ہوگا اس غرض سے یہ آئی ہوگی اور کیا غرض ہو دیکھیے معلوم ہوئی جاتی ہو وہ
تو ظاہر کرے گی صاحبقران نے کہا کہ اسکی مان زندہ ہو حکیم نے کہا کہ وہ بہت بڑی
ساحرہ اور ریکانہ تھی مرگئی اسکے جسم نجس سے یہ دنیا پاک ہوئی اسکا باپ بھی بہت

بڑا ساحر زبردست تھا مگر وہ بھی مرگیا اُسکی شادی ابھی نہین ہوئی ہی نا کتخدا ہی شنکال چاہتا ہی
کہ مین خود اسکو اپنے تصرف مین لاؤن بہ اسی سبب سے اُسکے پاس نہین رہتی ہی اسکو انکار
ہی گو یہ امر ضرور ہی کہ دختر و بھانجی مین کوئی فرق نہین ہی مگر ان ساحرون مین جب دختر کے
ساتھ ہم بستر ہونا جائز ہی تو یہ تو بھانجی ہی اسکے ساتھ تو بدرجہ اولے جائز ہی یہ خود انکار کرتی ہی
اسی سبب سے بھاگی بھاگی پھرتی ہی اور ماموں سے ناخوش ہی صاحبقران نے فرمایا کہ جبکہ
یہ ماموں سے ناخوش ہی تو پھر اُسکے کہنے سے ہمارے مقابلہ کو کیون آئی جواب دیا کہ یہ نہی
عناد ہی دوسرے اسکو کب یہ گوارا ہوگا کہ طلسم فتح ہو اور ہم سب برباد ہون صاحبقران
نے فرمایا کہ اگر یہ میری اطاعت کرے اور میری شریک ہو تو بعد فتح طلسم کے مین اسکی شادی
کسی اپنے سردار کے ساتھ کردونگا کیونکہ مجکو اسکی صورت پسند آئی ہی مین خیال کرتا ہون کہ
ایسا نہ ہو کہ یہ اس خیال سے اور ماموں کے کہنے سے اپنے کو ہلاک نہ کرائے جہان تک
ممکن ہوگا اگر یہ مجھ سے مقابلہ کرے گی تو مین اسکو زندہ اسیر کرونگا اور فتح طلسم تک اسکو
اسیر رکھونگا بعد فتح طلسم کے اگر اسنے میرے کہنے پر عمل کیا تو خیر ورنہ پھر دیکھا جائے گا حکیم
نے جواب مین عرض کیا کہ خداوند نعمت یہ امر محال ہی یہ لوگ کبھی راہ راست پر نہ آئینگے
نہ معلوم انکے کان مین شیطان نے کیا پھونک دیا ہی خصوصاً عزیزان و قرابت داران
شنکال کے یہ بہت سیاہ قلب و تیرہ درون ہین انکا راہ راست پر آنا بہت ہی محال
ہی جب ان سب نے بادشاہ طلسم سابق سے عداوت کی اور نمک حرامی پر کمر کسی جو
کہ ان کا بادشاہ اور مالک تھا جسکے سبب سے ان کو بڑی راحت و آرام تھا جسکا
یہ نمک کھاتے تھے اُسکے دشمن ہوگئے اُسکو قید کرلیا اور خود مالک طلسم ہوکر بیٹھے جس نے
شنکال کی اطاعت نہ کی اُسکو قتل کیا بہت سے تابعین شاہ سابق اسی جرم پر مارے
گئے بہت سے فرار ہوگئے اور اپنے کو پوشیدہ کیا یہ شنکال خود بادشاہ بن بیٹھا پہلے
وزیر تھا اسنے رفتہ رفتہ تمام سپاہ کو اپنا کرلیا اور سب ارکین طلسم کو ملالیا اُنسے ملکر
سب تحفہ جات طلسمی پر قبضہ کیا جب سب پر قابض ہولیا تو بادشاہ کو اسیر کرلیا
اب جو بادشاہ نے دیکھا کہ نہ مین تحفا جات پر قابض ہون نہ کوئی میرا شریک ہی

مجبور ہو گیا اور اسی امر کو غنیمت جانا کہ قید رہون ایسا نہ ہو کہ یہ نمک حرام قتل کر ڈالین قصہ کوتاہ
نے بادشاہ کو بے ستون کے حوالے کیا کہ اسکو ایسے مقام پر قید کرو کہ کوئی اسکے حال سے
آگاہ نہ ہو اور ہر قسم کی تکلیف دینا چنانچہ نہ معلوم بے ستون نمک حرام نے کہان قید کیا
ہو کہ کوئی قید خانہ سے آگاہ تک نہین ہی ہان جب آپ بے ستون کو قتل فرمائینگے
اور کوہ بے ستون برباد ہو گا اُسوقت بادشاہ طلسم رہا ہو گا وہ جب آپ سے ملیگا
اُسوقت لوح کا پتہ ملے گا اور وہی لوح آپ کو دلائے گا یہ ہم بھی سنتے ہین کہ کوئی دربند
سوسن ہی وہان کی مالک سوسن جادو ہی اُسکے پاس لوح طلسم ہی اسیقدر حال ملکہ غزالہ
کو بھی معلوم ہی جو کہ اسکے قتل مین شریک ہوئی نہ اُسکو دربند سوسن کا پتہ معلوم ہی نہ
مجھکو نہ مین آج تک کبھی دربند سوسن کو گیا نہ وہ باوجودیکہ مین بھی ایک رکن طلسم سے
شمار کیا جاتا ہون مگر دربند سوسن سے آگاہ نہین ہون صاحبقران نے فرمایا کہ انشاءاللہ
مین بادشاہ طلسم کو رہا کرتا ہون اور دربند سوسن کو فتح کر کے لوح حاصل کرتا ہون
صاحبقران حکیم سے یہ تقریر فرما رہے تھے مگر اُسی طرف دیکھ رہے تھے کہ اُدھر ملکہ
سلطان حور بیگم نے آگے بڑھکر پکار کر کہا کہ او حکیم اسقلینوس تو نے بڑا غضب کیا کہ
طلسم کشا کو مہمان کیا ہم پہلے تیرے حال سے آگاہ نہ تھے کہ تو خدا پرست ہی اور
طلسم کشا کا دوست ہی ورنہ ہم تجکو بھی مثل بادشاہ کے اسیر کر لیتے تو نے دوستی کے
پردے مین دشمنی کی ہم سے ملا رہا اور طلسم کشا کا دوست رہا اور تو نے بے ستون جادو
کو دھوکا دیا کہ مین طلسم کشا کو روکونگا اور اجازت لے کر طلسم کشا کو اپنے مکان پر لایا اور
مہمان کیا اور بلاخوف بیٹھا ہوا اصلاح کر رہا ہی تیری وہ مثل ہوئی کہ دریا مین رہنا اور
مگر مچھ سے بیر یا وہ زہا تھی اپنی فوج کو مارے تو ہم سب کا دشمن نکلا افسوس تو نے
بڑی دشمنی کی مگر میرے ہاتھ سے بچ کر کہان جائے گا اگر اپنی خیریت چاہتا ہی تو
طلسم کشا کو میرے حوالے کر اور دین اسلام ترک کر ورنہ یاد رکھ کہ مین ابھی تجکو جلا کر
خاک سیاہ کر دونگی تو نے بہت بڑا فریب کیا اور ہم سب کو دھوکا دیا کیا تجکو اس
حال کی خبر نہ تھی کہ کوئی میری حالت سے آگاہ ہو گا جو بلاخوف ایسی حرکت کی

بلا اندیشہ اپنے مقام پر بیٹھا ہوا ہر طلسم کشا کو لیے ہوئے اور صلاحین کر رہا ہر دیکھیں کیسی بڑا
دیتی ہون سارا حکیم پنا نکالے دیتی ہون حکیم نے جو یہ تقریر سُنی برہم ہو کر جواب دیا کہ او
لعلان حور پیکر کیون اسقدر لاف و گزاف کر رہی ہو یہ تو کبھی نہ ہو گا کہ طلسم کشا کو تیرے
حوالے کرون اور دین اسلام ترک کرون مین کبھی تجھ سے خوف نہ کرونگا جو تیرے بنائے
وہ کرلے مین تیرے سامنے موجود ہون اے حور پیکر آگاہ ہو کہ یہ طلسم ضرور فتح ہو گا اور
بے ستون مارا جائے گا بادشاہ سابق طلسم رہا ہو گا اور نمک حرامون سے بدعت
کا بدلا لے گا اور تم سب کو ہلاک کرے گا بہت تم لوگون نے بدعت اُسیر کی ذرا
نے اُسکی سُن لی وہ منتقم حقیقی ہر ضرور ظالمون سے انتقام لیتا ہر اُسکو کسی کا ظلم پسند
نہین آتا ہر وہ خود ظالم ہر نہ کسی پر ظلم کرتا ہر نہ ظلم کو پسند کرتا ہر ظالم پر عذاب نازل کرتا
ہر بس یاد رکھ کہ جن لوگون نے ظلم کیا ہر وہ سب سزا پاینگے ہم کو کیا سزا دیگی مین
کہتا ہون کہ تو میرے ہاتھ سے بچکر کہان جائے گی دیکھ طلسم کشا سامنے تیرے موجود ہر
تو اس کے تیغ کا شکار ہو گی تیری قضا تجکو یہان کھینچ کر لائی اگر اپنی زندگی درکار ہر
تو آکر اقدام طلسم کشا کو بوسہ دے اور اطاعت کر ورنہ یاد رکھ کہ اسطور سے قتل کی جائے گی
تیرے حال پر ماہیان دریا و مرغان ہوا رحم کھائینگے اور ہم کو رحم نہ آئے گا جب یہ جواب ملکہ
نے حکیم سے سُنا جواب دیا کہ معلوم ہوتا ہر کہ تیری قضا آئی ہر خیر مین طلسم کشا سے کچھ کام
کرلون تو تجکو اس تقریر کی سزا دون یہ کہکر صاحبقران کی طرف خطاب کر کے کہا کہ اے
طلسم کشا اگر تو اپنی خیریت اور زندگی کا خواستگار ہر تو جو مین تجھ سے کہون وہ کر کان دھر
سُن کہ تو نے بہت بڑی دلیری یہ خطا کی کہ مین نے عمرو عیار کو اسیر کر کے اپنی خواص
سنبل کے ہاتھ شہنشاہ طلسم کی خدمت مین روانہ کیا تھا وہ ادھر سے جاتی تھی اُسکو
لیے ہوئے تو نے اُسکو قتل کر کے عمرو کو رہا کر لیا بس اسی مین خیریت ہر کہ میرے مجرم
کو میرے حوالے کر اور اپنے لشکر کو چلا جا اس طلسم کے فتح سے باز آ کیونکہ اس طلسم کا
فتح ہونا دشوار ہر اول تو لوح کا ہاتھ آنا بہت مشکل ہر جب لوح ہاتھ نہ آئے گی تو تو
طلسم کو کیا فتح کرے گا تو اس حکیم نامعقول کے کہنے پر نہ عمل کر اور نا حق نہ بھول کہ جب

مفسدان طلسم جو تیرے شریک ہوگئے ہین اور اُنھون نے ورغلان کر فتح طلسم پر آمادہ کیا ہی اور تیرے عیارنے طلسم مین جاکر چند عیاریان جو کین اور وہ رہا ہوگیا اور تو نے چند مرتبہ ناموں جان کو شکست بودی تو تو متکبر ہوگیا ہی وہ اور زمانہ تھا اُسوقت تک اس امر کا خیال نہ تھا کہ تو فاتح طلسم ہی جب سے معلوم ہوا کہ تو فاتح طلسم ہی سب بندوبست ہوگیا اب تو بھلا کوئی طلسم مین بدون بادشاہ کی اجازت کے جا تو سکے کیون تو اُن لوگون کے بہکانے اور اس طلسم کے درغلانے پر کیون اپنے کو عذاب مین مبتلا کرتا ہی اور کیون اپنی جان کو زحمت مین ڈالتا ہی تو یہ نہ خیال کر کہ مین اس طلسم کو فتح کر لونگا اس طلسم کا فتح کرنا بہت دشوار ہی یہ طلسم بہت مشکل سے فتح ہوگا اول تو فتح ہی نہ ہوگا یہ مثل اُن طلسمون کے نہین ہی کہ جنکو تو نے فتح کیا ہی اس طلسم کا ہر ایک ساحر اپنے وقت کا سامری و جمشید ہی جو ساحر تیرے شریک ہوئے ہین وہ کیا حقیقت رکھتے ہین ایک جنبش لب مین خاک سیاہ ہوجائینگے انکے بھروسہ پر نہ پھول اپنے آپ سے نہ بھول یہ طلسم بہت دشوار ہی اور مشکل سے تیار ہوا ہی ہر ایک اس طلسم کا ذرہ و پتہ تیرا دشمن ہی اور اسمین سحر بھرا ہوا ہی آیندہ تجکو اختیار ہی تیرے لیے مین ہی کافی ہون ابھی تجکو اسیر کر کے لیے جاتی ہون ہان اگر تو اس امر کا اقرار کرے کہ مین عمرو عیار کو تیرے حوالے کرونگا اور طلسم سے دست بردار ہوکر چلا جاونگا تو مین دست بردار ہوتی ہون اس امر کا خیال کرلے کہ گویا تو نے طلسم کو فتح کیا کہ اپنی جان بچا کر یہان سے چلا گیا کوئی تجھ سے مزاحم نہ ہوا نہ تیرے دین و مذہب سے کوئی تعرض کیا گیا یہان سے تیرا اپنی جان سلامت لے جانا بھی گویا طلسم کو فتح کرنا ہی آیندہ تجکو اختیار ہی صاحبقران نے جواب مین فرمایا کہ او نازنین یہ کیا تو بک رہی ہی ہان مین نے ضرور ایک ساحرہ کو قتل کر کے اپنے عیار کو رہا کیا مین کیونکر نہ رہا کرتا کیونکہ وہ میری جان و روح ہی میرا بھائی ہی میری صاحبقرانی کی شوکت اُسی کے وجہ سے ہی وہ میرا محسن جان بخش ہی تجھ ایسی سو ہون تو مین اُسپر سے نثار کرون بلکہ اگر اُسیر کچھ آنچ آئے تو مین اپنے کو ہلاک کرون اور اُسکو بچاؤن یہ کیا تو بک رہی ہی کہ میرے مجرم کو میرے حوالے کرو آج تک کہین ہوا ہی کہ بھائی بھائی کو اُسکے دشمن کے حوالے کردے

اور اپنی جان بچالے مین جان دونگا اور خواجہ کو کبھی نہ دونگا تو بیکار تکرار کرتی ہی اور یہ کہان اب
ممکن ہی کہ مین بدون اس طلسم کے فتح کیے ہوے یہان سے جاؤن اس طلسم کی کیا حقیقت
ہی مین نے وہ وہ طلسم فتح کیے ہین کہ جو کہ بہت دشوار گذار تھے جنکے مرحلے اس طلسم کے
برابر تھے میری اولاد نے وہ وہ طلسم فتح کیے ہین کہ جنکے روبرو اس طلسم کی کوئی اصل نہین
ہی طلسم ہوش ربا ایسا طلسم کوئی نہ ہوگا کہ جسکی لوح کا پتہ و نشان نہ تھا جبکہ اسکی لوح کو
تلاش کر کے پیدا کیا اور اُسکو فتح کیا تو اسکی کیا اصل ہی یاد رکھ کہ جس خدا نے کمک کر کے
یہان تک پہونچا دیا وہ لوح بھی دلوا دے گا اور طلسم کو بھی فتح کرا دے گا مین کیا فتح کرونگا
اگر میری قضا یہان مجکو لائی ہی تو اس سے بھی کوئی چارہ نہین ہی مگر مین مرد ہون جو کچھ
کہتا ہون وہی کرتا ہون بدون فتح طلسم واپس نہ جاؤن گا بقول شاعر شعر یا تن رسد
بجانان یا جان زتن برآید + دست از طلب ندارم تا کار من برآید + دیگر سرنی ہیچ از تیر
حبیب + ہرچہ آید بر سر من یا نصیب + قول مردان جان دارد و سخن مردان اعتبار جو کہ ثابت
قدم ہین وہ قدم آگے بڑھا کر پیچھے کو نہین ہٹاتے ہین بلکہ یہی قصد رکھتے ہین کہ جہانتک
ممکن ہو قدم آگے ہی بڑھے بس جب کہ ہم نے اس طلسم کے فتح کے قصد سے یہان قدم
رکھا ہی تو اب بدون فتح کیے ہوے واپس جانا محال و دشوار ہی اس امر مین تیری قیل و
قال بیکار ہی بس اب تو تکرار نہ کر اگر اپنی زندگی چاہتی ہی تو آ میری اطاعت کر اور مطیع
ہو ورنہ جدھر سے آئی ہی اسی طرف چلی جا اپنی جوانی پر رحم کھا مجکو تیری صورت پر رحم آتا
ہی کہ ایسی صورت یون برباد ہوگی اپنی جوانی کو برباد نہ کر اسی کو غنیمت جان کہ تجھ
زندہ چھوڑتا ہون اگر اور کوئی ایسی تقریر کرتا تو اسکو جواب زبان تیغ سے دیتا لیکن
بس اپنے اوپر رحم کھا بیکار اپنے کو مبتلاے سحر نہ کر تو کیا مجکو اسیر کرے گی بڑے
بڑے ساحر تو میرا بفضل خدا سے کچھ نہ بنا سکے اور میرے ہاتھ سے قتل ہوے اور
بھاگ گئے تو کیا میرا مقابلہ کرے گی ابھی یا تو فرار ہوگی یا اسیر ہوگی یا قتل ہوگی
ملکہ نے یہ جواب سُنا مسکرا کر کہا کہ معلوم ہوا تم یون یہان سے نہ جاؤ گے جب تک
سزا نہ پاؤ گے خیر مجکو اس سے کوئی غرض نہین ہی مین خلاصہ تم سے کہتی ہون کہ تم خود

کو میرے حوالہ کرو چاہے جاؤ یہان سے چاہے نہ جاؤ تم کو اختیار ہی جب طلسم فتح کرنے کو
جاؤ گے آپ ہی کسی بلا مین مبتلا ہوگے اور مارے جاؤ گے مجکو اس سے کیا کام جو
آگ کھائے گا وہ انگارے ہگیگا ہم کو کیا غرض مین جس مطلب سے آئی ہون وہ یہ ہی کہ تم نے
میرے مجرم کو رہا کیا ہی اُسکو میرے حوالے کرو اُسکے بعد تم کو اختیار ہی مین اُسکو لے کر چلی
جاؤنگی اگر نہ دوگے تو زبردستی تم سے لونگی خواہ بجبر و خواہ بخوشی بدون اُسکے لیے ہوئے نہ
یہان سے نہ جاؤنگی بس اسی مین خیریت ہی کہ عمرو کو میرے حوالہ کرو تاکہ میرے اور تمھارے فساد نہو
اگر فساد منظور ہی تو بارہ دری سے باہر آؤ تاکہ مین مقابلہ کرون میرے نزدیک اسی مین خیریت
ہی کہ عمرو کو میرے حوالے کرو کیون ایک عیار کے لیے اپنے کو زحمت مین ڈالتے ہو صاحبقران
نے فرمایا کہ مین تجھسے پہلے ہی کہہ چکا ہون کہ خواجہ میرے بھائی ہین مین اُنکو ہرگز ہرگز نہ دونگا
تو بیکار بار بار اس امر پر تکرار کرتی ہی اگر تو کچھ قوت رکھتی ہی تو مین باہر آتا ہون تو مجکو
مار کے اور خواجہ کو مجھسے زبردستی لے جا تو مین جانون اور یہ جو تو نے کہا کہ حلیم لے
کیا مانے اور چند مفسدون کے ور غلانے پر نہ آنا اور اُنکے اوپر بھروسہ نہ کرنا تو مین سوائے
ذات خدا کے کسی پر بھروسہ و تکیہ نہین کرتا ہون وہی میرا مالک ہی جو اُسکو منظور ہوگا وہی
ہوگا مین آتا ہون یہ فرما کر غضب سلیمانی ٹیک کر اٹھے ہوئے اور فوراً بارہ دری سے
باہر تشریف لائے لعلان تو پیکر نے صاحبقران کو دیکھ کر کہا کہ معلوم ہوا تمھاری قضا
تمھارے ہاتھ سے ہی کچھ حربہ کرو صاحبقران نے فرمایا کہ اپنا دستور نہین ہی کہ حریف
پر پیش دستی کرین جب تیرے حربہ سے خدا بچائے گا اُسوقت ہم بھی اپنا حربہ کرینگے
لعلان نے کہا کہ معلوم ہوا بالکل ہی اجل آگئی ہی خیر دیکھون کہ کیونکر تیرا خدا تجکو بچاتا
ہی یہ کہکر جھولی پر ہاتھ ڈالا اُدھر اُسکے ہمراہ جو کہ ساحر آئے تھے صف باندھے ہوئے
کھڑے ہی تھے اُدھر عقب پشت صاحبقران حلیم کھڑے ہوئے دعا ئین دافع سحر
پڑھ پڑھکر صاحبقران اوپر اپنے اوپر دم کر رہے ہین بس لعلان نے جھولی سے
ایک بیضہ فولادی نکال کر اُسکو اپنی زبان کے خون سے رنگ کر اسم سحر دم کر کے
صاحبقران کی طرف پھینکا اُدھر صاحبقران نے جو اُس بیضہ کو آتے ہوئے دیکھا

اسم سحر پڑھکر اُسکو ہاتھ مین لے لیا وہ بعینہٖ مثل موم کے ہوگیا صاحبقران نے اسکو زمین پر پھینکدیا فرمایا کہ دیکھ مین نے تیرے سحر کو دفع کر دیا اب اور کوئی سحر کر لعلان نے جو یہ واقعہ دیکھا بہت حیران ہوئی کہ وہ یہ سحر ہے کہ بڑے بڑے ساحر اسکو یون دفع نہ کر سکتے تھے جسطور سے طلسم کشا نے اسکو دفع کیا ضرور یہ طلسم کو فتح کرے گا یہ کہکر دل سے فوراً ایک نارنج نکالا اُسکو صاحبقران پر یا سامری کہکر مارا وہ قہقہہ کرتا ہوا طرف صاحبقران کے چلا جب قریب پہونچا شق ہوا ایک چادر آگ کی صاحبقران کے اوپر گری صاحبقران نے جو اسم اعظم دم کیا وہ آگ دھوان ہوکر برطرف ہوئی ایک نار بھی جائے صاحبقران کا اُسکے سبب سے نہ میلا ہوا اب کی مرتبہ اسنے ایک ناریل نکالا اُسکو بالائے آسمان پھینکا وہ جاکر شق ہوا اُس سے ہزارون ستارے پیدا ہوئے وہ سب صاحبقران پر چلے انکا اثر یہ ہے کہ جسکے اوپر ایک ستارہ گرا سر پر سے جو چلا تو تمام جسم کو جلا کر خاک کر دیا مگر یہ سب بھی قریب صاحبقران آکر خاک ہوگئے لعلان نے یہ واقعہ دیکھ کر پیچھے ہٹ کر دستک دی کہ زمین شق ہوئی ایک اژدر دہان آتش فشان زمین سے پیدا ہوا اسنے اشارہ کیا وہ اژدر صاحبقران کیطرف شعلۂ آتشین چھوڑتا ہوا چلا صاحبقران بلاخوف وخطر کھڑے رہے جب قریب آیا اسم اعظم عقرب سلیمانی پر دم کرکے اب جو یہ تیرا بدلکر ہاتھ مارا اُس اژدر کے مثل خیار تر کے دو ٹکڑے ہوئے ایک شعلہ اُسکے جسم سے پیدا ہوا کہ جسنے اُسکو جلا کر خاک سیاہ کر دیا اُس اژدر کا ہلاک ہونا تھا کہ لعلان نے دستک دی کہ ایک پتلی ایک کشتی لے کر زمین سے پیدا ہوئی اُسمین ایک گولہ آہنی رکھا ہوا تھا اور ایک گلدستہ بس لعلان نے پہلے وہ گولہ اُٹھایا اور اُسپر کچھ دم کرکے بائین ہاتھ مین لیا اور دہنے ہاتھ سے گلدستہ اُٹھا کر صاحبقران پر مارا وہ گلدستہ شق ہوا اُس سے ہزارون رنگ کے پھول مثل پرکالہ آتش کے پیدا ہوئے اور سب طرف صاحبقران کے چلے معاذاللہ اگر ایک پھول بھی پڑ جاتا تو تمام جسم صاحبقران کو جلا دیتا مگر بسبب برکت اسم اعظم کے وہ سب دفع ہوگئے ذرا بھی ضرر نہ پہونچا بس اب کی مرتبہ لعلان نے برہم ہوکر وہ گولہ زمین پر

اسکا زمین پر پڑنا تھا کہ ایک تڑاقہ ہوا اور زمین شق ہوئی ایک دریاے زخار اُس زمین سے
پیدا ہوا کہ جسکا کنارہ عدم سے ملحق تھا وہ دریاے ناپیدا کنار جوش مارتا ہوا طرف صاحبقران
کے چلا کہ ڈبو دون صاحبقران نے اسم اعظم پڑھکر ایک جو ہاتھ دریا مین ڈالا نہ وہ دریا تھا
نہ پانی تھا خشک زمین اسیطور سے تھی یہ دیکھکر لعلان نے سحر کیا کہ ایک طرف سے
ایک شیر ببر غراتا ہوا اور ایک طرف سے ایک گینڈا پیدا ہوا دونون نے صاحبقران پر
حملہ کیا صاحبقران نے ایک کو عقرب سے اور ایک کو تمقام سے قتل کیا جب لعلان
سحر کرکے عاجز آئی اسنے خیال کیا کہ طلسم کشا پر کوئی سحر اثر نہ کرے گا بہ سبب اسم اعظم
کے اس سے مقابلہ بیکار ہی تو اپنے دل کا حوصلہ نکال چکی اب جو طلسم کشا تیرے اوپر
حملہ کرے گا اُسکے ہاتھ سے مفر نہ ملے گا یا وہ اسیر کرلے گا یا قتل اب یہانسے بھاگ
یہ سوچ کر لعلان نے کہا کہ اے طلسم کشا مین اور ایک سحر کرتی ہون اسکو دفع کر تو جانون اسنے
یہ سوچ لیا تھا کہ طلسم کشا پر سحر کرکے وہ تو اُسکے دفع کرنے کی فکر مین ہوگا تو اپنی جان بچا کر بھاگ
جا سواے اسکے کوئی تدبیر جان بچنے کی نظر نہین آتی ہی اور تو جس غرض سے آئی تھی وہ بھی
مطلب نہ ہوا تو خواجہ کے اسیر کرنے کو آئی تھی وہ یہان موجود ہی نہین ہین پھر تجھکو کیا ضرورت
ہی کہ تو بیکار کو اپنے کو ہلکان کر اور زحمت مین ڈال یہ سوچ کر اور دل مین تجویز کرکے صاحبقران
پر ایسا سحر کیا کہ ہزارون جانور برابر گنجشک کے صاحبقران پر منقار کھول کر چلے اور ایک طرف
سے چادر آب چلی اور ایک سمت سے چادر آتش چلی جب چارون طرف سے صاحبقران
پر سحر کا یورش ہوا صاحبقران اُسکے دفع کرنے مین مصروف ہوئے یہ اُسوقت کو غنیمت
جان کر فوراً اپنے طاؤس سحر کو اُڑا کر طرف اپنے باغ کے اپنی ہمراہیون سے یہ کہکر روانہ ہوئی
کہ مین تو جاتی ہون تم بھی آؤ اس ظالم طلسم کشا کے ہاتھ سے اپنی جان بچاؤ اور صاحبقران
سے پکار کر کہا کہ اے طلسم کشا اسوقت تو مین جاتی ہون تیرے اسم اعظم کے بند کرنے کی فکر
کرون اور اُسکو فراموش کرادون تو پھر آکر مقابلہ کرونگی تیرے اوپر بہ سبب اسم اعظم کے
سحر اثر نہین کرتا ہی یہ کہتی ہوئی صاف نکلی ہوئی چلی گئی اسکا جانا تھا کہ اسکے ساتھ کی جادو
گرنیان تھین اپنے اپنے باز و ہنس کو اُڑا کر راہی ہوئین اُدھر صاحبقران نے ان سب

آفتون کو اسم اعظم پڑھکر دفع کیا اب جو وہ سب بلائین دفع ہوئین اور مطلع صاف ہوا تو صاحبقران نے اسمین سے ایک کا نشان تک نہ پایا تمام باغ خالی تھا حکیم اسقلینوس سے پوچھا کہ زور کہ کیا دھوکا دیا اور کس طور سے اپنی جان بچاکر نکل گئی خیر جانے دو مجھکو خود اسکا قتل کرنا منظور نہ تھا حکیم نے عرض کیا کہ کہہ گئی ہو کہ اسم اعظم کا بندوبست کرون تو پھر آکر مقابلہ کرونگی صاحبقران نے فرمایا کہ وہ کیا کر سکتی ہو وہ کیا اسم اعظم کا بندوبست کریگی جو خدا کو منظور ہوگا وہ ہوگا خدا سے بابزرگ است جب اسکا جی چاہے آکر مقابلہ کرے مین تو موجود ہون جسطرح اسکا جی چاہے آکر مقابلہ کرے کوئی مقام خوف نہین ہی اسوقت کیا بنا لیا جو پھر آکر بنا لیگی جو سحر کیا وہ دفع کیا پہلے اسنے مجھہی سے مقابلہ کیا تم سے تو خبر بھی نہ ہوئی اگر وہ کوئی سحر تم پر کرتی تو مین اسم اعظم پڑھکر اسکو بھی دفع کرتا تم پر آنچ نہ آنے دیتا حکیم اسقلینوس نے عرض کیا کہ اسی سبب سے تو مین آپ کے پس پشت کھڑا ہوا تھا دعائین پڑھ پڑھکر دم کر رہا تھا مگر بڑی خرابی ہوئی کہ میرے حال سے یہ لوگ آگاہ ہوگئے اب راحت سے بیٹھنا دشوار ہی ایک نہ ایک آفت ہر روز برپا ہوا کریگی کی جب تدبیر کی جائے اسی سبب سے مین نے آپ کو اپنا مہمان کیا تھا کہ راحت سے تشریف رکھیے مشورہ و صلاح کرکے بندوبست کیا جائے اسمین یہ خرابی پیدا ہوئی اب کیا کیا جائے صاحبقران نے فرمایا کہ کوئی مقام فکر و اندیشہ نہین ہی اگر خدا نے چاہا تو ہم اس طلسم کو فتح کرینگے اور بادشاہ طلسم کو رہا کرینگے اگر خبر ہوگئی تو ہوجانے دو خدا حافظ و نگہبان ہے جسنے آجتک اپنی حفاظت مین رکھا اور دشمنون کے شر سے بچایا وہ ہمیشہ بچائیگا اور حفاظت کریگا حکیم نے عرض کیا کہ سوا اسکی ذات کے اور کسکا بھروسہ ہی وہ مالک و مختار ہی اسی کی ذات پر ہر وقت بھروسہ کرنا زیبا ہی مین خوف نہین کرتا ہون بس میرا یہ مطلب ہی کہ دشمن آگاہ ہوگئے اب دیکھین کہ کیا تدارک کرتے ہین جو بلا نازل کرینگے وہ فضل خدا سے دفع ہوجائینگے جب آپ ایسا پشت و پناہ ہو تو پھر خوف کس امر کا ہی راوی بیان کرتا ہی کہ صاحبقران آکر مسند پر جلوہ فرما ہوئے حکیم سامنے بیٹھ گئے باتین ہونے لگین بالکل صاحبقران کو خوف و ہراس نہ تھا اسی طور سے نفس نفیس

ے باتین کرنے لگے اُدھر لعلان جو بھاگی تو اسنے اپنے باغ مین جاکر دم لیا اسکے بعد اسکی
سب مصاحبین وخواصین ووزیرزادی پہونچی ملکہ نے اُن سب سے کہا کہ دیکھا تم نے
مین نے کوئی دقیقہ اس امر مین باقی نہ رکھا کہ یا تو مین طلسم کشا کو اسیر کرلون یا قتل کرون
مین نے وہ وہ سحر کیے ہین جو اپنے گمان کے تھے مگر ایک کا بھی طلسم کشا پر اثر نہ ہوا
اُسنے سب آفتون کو کس آسانی سے دفع کیا جب مین نے دیکھا کہ اُسپر کوئی سحر اثر نہین
کرتا ہے اور اب کی مرتبہ وہ حملہ کرے گا یا تو مین اسیر ہو جاؤنگی یا قتل ہونگی بس مین نے دل مین
خیال کیا کہ اب یہان سے بھاگنا چاہیے بس مین نے اُس پر اس قسم کا سحر کیا کہ چارون
طرف سے اُسپر آفتین نازل ہوئین مین وہان سے یہ خیال کرکے کہ اب مکان پر جاکر یہ
تدبیر کرون کہ طلسم کشا کا اسم اعظم بند کرون یعنے بھُلا دون اُسکے بعد پھر اُسپر سحر کرکے اسیر
کرون میرا قصد یہ تھا کہ طلسم کشا کو اسیر کرکے حکیم کو اسیر کرون جب مین طلسم کشا سے عاجز
آئی اور اُسپر قبضہ نہ ہو سکا تو حکیم پر کیونکر قبضہ ہوگا جب مین اُسپر سحر کرونگی طلسم کشا اُسپر
سے بھی دفع کردے گا اُسکی کمک کرے گا اس خیال سے مین نے حکیم سے مزاحمت نہ
کی اور چلی آئی اب بندوبست کرکے ان دونون کو اسیر کرلونگی اگر مامون جان مجکو شراکت
کے لیے طلب کرینگے تو اُنسے بہانہ کردونگی کہ علیل ہون اور اپنا بندوبست کرونگی اُسکے بعد
پھر مین خود طلسم کشا سے مقابلہ کرونگی سب نے عرض کیا کہ یہ رائے آپ کی بہت
خوب ہے بدون بندوبست کیے ہوئے مقابلہ کرنا بیکار ہے اپنے کو زحمت مین مبتلا کرنا
ہے ملکہ نے جواب دیا کہ اسی سبب سے تو مین نے یہ تدبیر سوچی ہے مامون جان کو
اسکا کچھ بھی خیال نہین ہے وہ اپنے تحفجات اور طلسم پر پھولے ہوئے بیٹھے ہین
انکی شراکت مین سوائے ذلت اور خواری و جان دینے کے کوئی صورت نہین ہے مین
ایسی نادان نہین ہون کہ ایسی حالت مین اُنکی شراکت کرون جبکہ مجکو اس امر کا یقین ہو
کہ کوئی طلسم کشا پر غالب نہ آئے گا ہان جب مین اپنا بندوبست کرلونگی پھر ضرور
مقابلہ کرونگی سب نے جواب دیا کہ جو آپ کی مرضی وہی ہم سب کی بھی رائے ہے
کیونکہ ہم تو آپ کے ملازم ہین بس ملکہ نے اُن سب کو رخصت کیا اور دل مین

کہا کہ اب مین اپنے حساب مقابلہ کرنے والے کو جو کہ طلسم کشا سے مقابلہ کرے ہزار ہزار
لعنت کرتی ہون مین اب بھی نہ مقابلہ کرتی مگر کیا کرون کہ جس غرض سے گئی تھی وہ مطلب
نہ ہوا کہ خواجہ نہ ملے مگر اس سبب سے مقابلہ کیا کہ بدون مقابلہ واپس آنا بھی خلاف مصلحت
تھا اول تو لوگ نہ معلوم کیا کیا گمان کرتے دوسرے طلسم کشا یہ خیال کرتا کہ لعلان مجھ
سے ڈر گئی جو بدون مقابلہ چلی گئی گو مین اُسکا کچھ نہ کر سکی مگر پھر بھی اُسکو کچھ تو خیال ہوا ہوگا
اور اُسے جاننا ہوگا کہ ساحرہ زبردست ہی ملکہ نے یہ خیال اپنا وزیرزادی سے ظاہر کیا
اُسنے عرض کیا کہ آپ نے بہت خوب کیا جو کچھ کیا مگر اب میری یہ راے ہی کہ آپ طلسم
کشا کے مقابلہ کو نہ جائین کبھی اور نہ اس امر کا قصد کرین ملکہ نے جواب دیا کہ تو دیوانی
ہوئی ہی مجھکو کیا ضرورت ہی مین نے دل مین قصد کر لیا ہی کہ اب اپنے مقام پر بیٹھی ہوئی
تماشہ دیکھونگی اگر کوئی مجھکو کمک کے لیے طلب بھی کرے گا تو بیماری کا بہانہ کر دونگی
جب طلسم کشا طلسم کو فتح کرے گا تو اُسکی شراکت کر کے عمرو کی صحبت سے بہرہ مند
ہونگی یا طلسم نہ فتح ہوگا اور ماموں جان طلسم کشا و عمرو کو اسیر کرینگے تو مین جا کی
عمرو کو رہا کر لاونگی اور اپنے پاس قید رکھونگی طلسم کشا کا ماموں جان کو اختیار ہی وزیرزادی
نے بلائین لے کر کہا یہی راے ٹھیک اور بہتر ہی مین نے اس خیال سے کہا کہ آپ نے
فرمایا تھا کہ مین بندوبست کرکے اور اسم اعظم کو بند کرکے مقابلہ کرونگی ملکہ نے جواب دیا
کہ کیا سہل ہی اسم اعظم کا بند کرنا اسم اعظم بھی کوئی جانور ہی یا انسان یا کوئی چیز نہین
جو کہ رواں ہو یا کوئی سوراخ ہی کہ بند کر دیا رہا یہ امر کہ اسکا بند کرنا بھی یہ ہی کہ ایسا سحر کیا
کہ قلب پر سے فراموش ہو گیا تو یہ کوئی آسان نہین ہی اس مین بڑی مشکل ہی اور تم نے
دیکھا ہوگا کتابو نمین کہ جس نے اسم اعظم بند کیا جو کہ اسوقت رواج ہی کہ اسم اعظم بند
ہو گیا تو اُسکا بند کرنے والا ضرور مارا گیا تو مجھکو اپنی جان دو بھر نہین ہی کہ بیکار کو مین اپنے
پیچھے بلا لگاؤن یہ کلمہ جو مین نے کہا صرف اُن دونون کے اطمینان و طلسم کشا کے خوف
دلانے کے لیے کہا ورنہ مین کیون ایسی کوشش کرنے لگی ہان اُسوقت کرتی کہ
جب مجھکو یہ یقین ہوتا کہ یہ طلسم فتح نہ ہوگا جبکہ عمر طلسم تمام ہو چلی ہی پھر ایسی کوشش کرنا

بیکار ہی بلکہ ایسی کوشش کرکے اپنی جان کو رائیگان کرنا ہی دل آرا کوئی مر کر پھر زندہ نہیں ہوتا ہوا بھی ہم نے تحمل و توانی سے کیا ثمر پایا ہی جو ہم اپنے کو ان آفتون مین مبتلا کرین یہ صرف اس خیال سے کہا کہ کوئی میری طرف گمان بد نہ کرے وزیرزادی یہ سُنکے خوش ہو گئی اور ملکہ کی بلائین لین اور گر پھری عرض کیا کہ آپ نے بڑی عقلمندی اور دانائی کو کام فرمایا خوب اپنے کو ہر امر سے بچایا اسکا نام ہی دانائی و عقل یہ عرض کرکے رخصت ہو کر اپنے مقام پر آئی ملکہ خاصہ نوش کرکے مسہری پر آرام آرام پذیر ہوئی اب ملکہ کو اس انتظار مین رکھا جاتا ہی کہ دیکھیے انجام طلسم کیا ہوتا ہی اور خواجہ کے فراق مین مبتلا چھوڑا جاتا ہی ناظرین اسکا خیال رکھین کہ ملکہ مرجان تور پیکر بسبب الفت خواجہ کے پوشیدہ طور سے جابجا خواجہ و صاحبقران کی کمک کرتی ہی کیونکہ اسکے دل مین الفت خواجہ و محبت اسلام نے اپنا گھر کر لیا ہی اسکا حال آیندہ تحریر ہوگا اسوقت اسکو تو اسی مقام پر یعنے اپنے باغ مین رکھا جاتا ہی کہ یہان رنج و غم مین مبتلا بیٹھی ہوئی سحر سے خبرین دریافت کیا کرتی ہی جہان موقع ہوگا وہان جا کر کمک کرے گی انشاءاللہ تعالے اسکا حال آیندہ تحریر ہوگا اور صاحبقران حکیم کے یہان مہمان ہین خواجہ کا انتظار کر رہے ہین اور براحت و آرام بسر کر رہے ہین

اب چند کلمہ بے ستون جادو کے ملاحظہ فرمایئے کہ یہ کس فکر مین مبتلا ہی اور اسنے کیا بندوبست کیا ہی و دیگر حالات اور قلمبند ہونگے

راویان اخبار اس داستان شوکت بیان کو یون تحریر کرتے ہین کہ جب حکیم اسقلینوس کی عرضی بے ستون نے دیکھی تھی اور حکم دیا تھا کہ اچھا تم جا کر روکو اور حکیم نے صاحبقران کو لے جا کر اپنا مہمان کیا تھا اور طائر اسرار طلسمی نے وہ آواز دی تھی جو کہ منشی احمد حسین صاحب مرحوم اپنے جزون مین تحریر کر چکے ہین اُسی زمانہ مین بے ستون جادو نے جادوگر مقرر کیے تھے کہ تم حکیم کے حالات دیکھتے رہنا کہ کیونکر طلسم کشا کو روکتا ہی اور کس طور سے پیش آتا ہی اور کیا تدارک کرتا ہی اور ان حالات کی مجکو خبر دیتے رہنا وہ جادوگران سحر نگران تھے اُسوقت سے حکیم اسقلینوس و صاحبقران کے حالات

کی ناظرین کو یاد ہوگا کہ منشی صاحب مرحوم نے یہ تحریر کیا ہی کہ جب بے ستون کو معلوم ہوا
ہی کہ طلسم کشا کوہ رنگارنگ پر آگیا ہی اور طائران سحر نے اسکو خبر دی ہی تو اسکا دربار آراستہ تھا
اور یہ تخت پر بیٹھا ہوا تھا کیونکہ یہ کوہ بے ستون کا مالک ہی اُسوقت اسنے اپنے سرداروں
سے کہا تھا کہ کوئی ایسا ہی کہ جاکر طلسم کشا کو روکے کہ اُسوقت حکیم کی عرضی آئی بھی کو میرا
قصد تھا کہ ساحر کو روانہ کروں جب حکیم کی عرضی آئی تو اسنے اُس قصد کو موقوف کرکے حکیم کو
حکم دیا کیونکہ ایک مرتبہ یہ قیلاس جادو کو روانہ کرچکا تھا اور وہ مارا گیا تھا اس سبب سے
اسنے اور ساحر کو نہ روانہ کیا اور اس امر کو غنیمت جانا کہ حکیم روکے ساحر نہ جائے اپنے سردار
کو بچایا بعد روانہ کرنے طائران سحر کے بے ستون نے سرداروں سے کہا کہ ای بھائیو اب
مقام غفلت اور وقت بیخوف بیٹھنے اور اطمینان سے رہنے کا نہیں ہی کیونکہ طلسم کشا یہاں تک
آگیا اگر حکیم کے روکنے سے رُکا اور حکیم کو بھی اُسنے اسیر یا قتل کیا تو تم لوگوں کو تلوار کو
کرنا ہوگا اور مقابلہ مین جانا ہوگا اسواسطے ہر وقت تیار رہو کہ جب مین حکم دون تو
میرے ہمراہ ہوجاؤ یہ وقت ہوشیاری اور جان نثاری ہی یہی مقام ہی اگر یہان اگر
طلسم کشا ہم سب پر غالب آیا اور کوہ بے ستون فتح ہوگیا تو پھر طلسم کا بچنا بہت
دشوار ہی اور مشکل ہی کیونکہ بادشاہ سابق طلسم رہا ہو جائے گا اور وہ رہا ہوا اُسنے آفت
برپا کردی وہ خود طلسم کشا کو ہر مرحلہ پر لے جائے گا اور ہر مرحلہ کو فتح کرائے گا اور نشان
لوح دے گا بلکہ خود کوشش کرکے لوح دلادے گا لوح ہاتھ آئی پھر طلسم کا فتح ہونا کوئی
امر دشوار نہیں ہی بس یہی وقت کوشش اور کمک ہی اگر تم سب نے ملکر طلسم کشا کو
اسیر کرلیا یا قتل کیا تو تمام ساکنان طلسم کی جان بچائی اور بادشاہ پر احسان کیا اور بڑا
نام کیا اُن سب نے عرض کیا کہ ہم غلام جان نثاری و سرفروشی کو موجود ہین اور آمادہ
ہین مگر سنا یہ جاتا ہی کہ طلسم کشا پر سحر اثر نہیں کرتا ہی کیونکہ وہ مالک اسم اعظم ہی پہلے
اسکا تو بندوبست کیا جائے بے ستون جادو نے کہا کہ جب ہم سے مقابلہ کی نوبت
آئے گی اُسوقت دیکھا جائے گا ابھی تو مین نے حکیم کے سر یہ بلا ٹالی ہی دیکھوں وہ کیا
کرتا ہی سب نے کہا کہ ہم سب مستعد ہین جسوقت رات برات آپ حکم فرمائینگے اور

آپ کے ہمراہ ہونگے آپ ہماری طرف سے اطمینان رکھیں جب بے ستون کو اُن سب کی طرف سے اطمینان ہوگیا تو وہ بیخوف ہوا اور اُسنے دربار برخاست کیا داخل محل ہوا اور سب اپنے اپنے مقام پر آئے اور اپنا اپنا بندوبست کرنے لگے بے ستون اس فکر و تردد میں مبتلا ہوا کہ کیا تدبیر کرون کہ طلسم کشا اسیر ہوجائے یا قتل ہوا اور میرا نام ہو یہ طلسم فتح نہ ہو اور نہ بادشاہ سابق طلسم رہا ہو ورنہ بڑی خرابی ہوگی اُس فکر و تردد مین اسکے ذہن مین یہ آیا کہ بادشاہ کو قتل کر ڈالون تاکہ یہ قصہ پاک ہو یہ سوچ کر فکر کرنے لگا کہ کیونکر قتل کرون کوئی تدبیر ذہن مین نہ آئی بس یہ اسیوقت اُسنے قصد کر لیا کہ اگر طلسم کشا مجھ سے نہ رُکا اور یہان تک آگیا اور کوئی تدبیر میری نہ چلی تو مین فوراً بادشاہ طلسم کو قتل کر ڈالونگا بلاخوف و خطر کچھ انتظار نہ کرونگا اسوقت مین قتل کرنا بیکار ہے اگر مین نے قتل کیا اور شنکال نے باز پرس کی کہ ہم نے تو تمھارے سپرد کیا تھا اور کہا تھا قید رکھنا تم نے کس کے حکم سے قتل کیا کوئی ہمارا حکم ثانی قتل کے بارے مین پہونچا تھا جو تم نے اُسپر عمل کیا اگر یہ جواب دونگا کہ اس خوف سے قتل کیا کہ طلسم کشا آگیا تھا رہا کرتے تو وہ یہ سوال کرے گا کہ کیا طلسم کشا کوہ بے ستون پر پہونچ گیا تھا جو تونے بادشاہ کو قتل کیا ہم نے اس لیے نہین تیرے سپرد کیا تھا کہ جسوقت تیرا جی چاہے قتل کرنا قید رکھنے کا حکم دیا تھا تو مین کیا جواب دونگا ہان جب طلسم کشا یہان تک آجائے گا اُسوقت جو قتل کرونگا تو بادشاہ بھی متعرض نہ ہوگا اگر اعتراض بھی کرے گا تو میرے پاس بھی جواب ہے کہ مین نے اس خیال سے قتل کیا کہ ایسا نہ ہو کہ یہ طلسم کشا کا شریک ہو کر آفت برپا کرے اور لوح طلسم دلا دے اور خود شریک ہو کر طلسم کو فتح کرائے تو بڑی خرابی ہو یہ جو مین اپنا خیال ظاہر کرونگا اور کہونگا تو پھر کوئی اعتراض نہ کرے گا اس قسم کی باتین دل سے کہتے کہتے سو گیا خواب راحت مین مبتلا ہوا راوی بیان کرتا ہے کہ خود ہی دل سے ایک بات پیدا کرتا تھا اور خود ہی اسکا جواب دیتا تھا بڑا عقلمند ہے اور نہایت عزیز و دوست ہے اسکی یہ حالت تھی کہ اس سے اکثر شنکال بابت معاملات طلسم کے راے لیتا ہے اور اسکی راے پر کام

کرتا ہی اسکو عقل مند وزی فہم خیال کرکے اور ساحر زبردست طلسم کے بادشاہ کی قید اسکے
سپرد کی انھین چند ساحرون کی کارروائی اور ذہانت و دانائی سے یہ امر واقع ہوا کہ شنکال
بادشاہ ہوگیا ورنہ شنکال پہلے وزیر تھا مگر ان سب کی راے پر چل کے اور ان سب کی
چالاکی سے بادشاہ سابق کو غافل کرکے اپنا کام کرلیا آمدم برسر مطلب کہ جب صبح ہوئی
بے ستون نے دربار آراستہ کیا سب ساحر آکر جمع ہوئے سردار حاضر دربار ہوئے
جب دربار آراستہ ہوچکا بے ستون نے سب کی طرف مخاطب ہوکر کہا کہ میری یہ راے
ہی کہ قبل آنے طلسم کشا کے کوہ بے ستون پر مین بادشاہ سابق کو قتل کرڈالون جو کہ
میری قید مین ہی سب نے ایک زبان ہوکر کہا کہ یہ راے حضور کی بہت ٹھیک ہی خدا
نخواستہ طلسم کشا یہان آگیا اور ہم سب مارے گئے اور کوہ بے ستون فتح ہوگیا تو
بادشاہ سابق ضرور رہا ہوجائے گا اُسکا رہا ہونا قیامت کا سامنا ہی وہ رہا ہوتے
ہی اس معاوضہ مین ضرور طلسم کشا کا شریک ہوگا کہ اسنے مجبور رہا کیا ہی اُسکا شریک ہونا
غضب ہی ایک دم مین طلسم تہ و بالا ہوجائے گا اور جو جو اُسکے دوست و عزیز بسبب
شہنشاہ کے خوف کے شریک شہنشاہ ہوگئے ہین اور یا پوشیدہ ہوگئے ہین وہ سب
اُسکی رہائی کی خبر پاکر اُسکے شریک ہونگے اور ہم سب سے عیوض لینگے جو بدسلوکیان
اُنکے ساتھ ہم سب نے کین ہین خصوصاً بادشاہ سابق تو چن چن کر قتل کریگا ہم مین سے
کسی مین اسقدر جرأت نہین ہی کہ اُسکا مقابلہ کرسکین یا اُسکے سحر کا جواب دین ہم پر
کیا منحصر ہی خود شنکال مقابلہ نہین کرسکتے ہین ان سب خیالون کے سبب سے
ہماری راے آپ کی راے کے موافق ہی یہ جو سب نے کہا اُسوقت بے ستون نے
کہا کہ پہلے مین نے یہی قصد کیا تھا مگر پھر دل سے جو مشورہ کیا اُسنے یہ اعتراض پیدا
کیا مین اس قصد سے باز آیا ورنہ مین کسی سے راے نہ لیتا فوراً قتل کرتا مگر اس سبب
سے مین نے اپنا قصد فسخ کیا یہ کہکر وہ اعتراض بیان کیا جو کہ شب کو خود ہی پیدا کیا
تھا اور کہا کہ میرا کیا نقصان ہی اگر طلسم کشا کسی سے نہ رُکا اور کوہ بے ستون پر آگیا
مین فوراً زندان خانہ مین جاکر بادشاہ سابق کو قتل کرڈالونگا اُسوقت یہ اعتراض نہوگا

سب نے کہا کہ یہی راے بہت ٹھیک ہی ہم نے اس امر کا خیال نہ کیا تھا اس سبب سے
اُسوقت راے دی تھی جب آپ نے یہ فرمایا تو ہمارے ذہن نے قبول کیا بلکہ اسوقت
بے اُسوقت کا قتل کرنا بہتر ہی تب بے ستون نے کہا کہ آپ لوگون کی بھی یہی راے ہی
کہ اُسیوقت یہ امر کیا جائے سب نے جواب دیا کہ جی ہان جب یہ راے قرار پاگئی اُسوقت
بے ستون اور کا غذات دیکھنے لگا اور سحر کو اپنے تازہ کرنے لگا اور ایک ایک کے سحر کا
امتحان ہونے لگا کسی نے دریا مین بیٹھے بیٹھے سحر کیا کہ باغ آراستہ ہوگیا کسی نے سحر کیا کہ
پانی برسنے لگا کسی نے آگ برسائی کسی نے برف کسی نے سنگ کسی نے اژدر پیدا کیا کسی نے
گرمی زیادہ کردی اسیطور سے ہر ایک اپنا کمال دکھانے لگا یکایک وہ طائران سحر جو
کہ بے ستون نے براے حفاظت و براے دریافت و براے نگرانی حال حکیم
استقلینوس و طلسم کشا کے مقرر کیے تھے حاضر دربار ہوئے بزبان انسانی گویا ہوئے کہ
اے شاہ ساحران آگاہ ہو جیے کہ آپ نے ہم کو اس امر کے لیے مقرر کیا تھا کہ تم حکیم
استقلینوس و طلسم کشا کے حال کے نگران رہنا اور ہم کو آکر خبر دینا کہ استقلینوس کسطور سے
طلسم کشا سے پیش آیا اور کیونکر اُسکا اور طلسم کشا سے اور حکیم سے جو مقابلہ ہوا تو کیا ٹھہری
کون غالب آیا ہم بموجب ارشاد گئے اور نگران رہے ہم نے یہ واقعہ دیکھا کہ جب حکیم کو
حضور نے اجازت دی اور عرضی پر یہ دستخط فرمائے کہ جا کر رو کو طلسم کشا کو حکیم بہت خوش
ہوئے اور کوہ رنگار نگ پر جا کر طلسم کشا سے ملے بہت خلق اور مروت سے پیش آئے
قدمون کو طلسم کشا کے بوسہ دیا اور کہا کہ مین بھی خدا پرست ہون مین آپ کے قدوم میمنت
لزوم کا مشتاق تھا تشریف لے چلیے اپنے نور جمال و نور قدم سے میرے کاشانہ تاریک کو
منور فرمائیے مین آپ کا منتظر تھا یہ کہکر خوشی خوشی طلسم کشا کو تخت پر سوار کیا بارہ ہزار
جو ملازم اُنکے تھے اُنکو حکم دیا کہ تم سب گرد تخت طلسم کشا حلقہ کر لو خود قفس طائر اسرار
کسی کا جو کہ حکیم استقلینوس کے پاس تھا کھولا حکیم نے جیسے طائر کو کھولا طائر نے
پرواز کر کے گرد سر حکیم پہلے گردش کی اُسکے بعد باواز انسانی یون پکار کر کہا کہ اے ساکنان
طلسم آگاہ ہو کہ یہی طلسم کشا ہین اور یہی قاتل ہین شنگال و بے ستون جادو

کے عمر طلسم تمام ہو گئی کوہ بے ستون برباد ہوگا بادشاہ سابق رہا ہوگا طلسم کشا کو لوح طلسم
ملے گی طلسم فتح ہوگا جوان کی اطاعت و فرمانبرداری کرے گا وہ مرتبہ اعلیٰ پائے گا قتل و
غارت ہونے سے محفوظ رہے گا جو اسکے خلاف کرے گا ذلیل و خوار ہوگا یہ کہکر اُس
طائر نے طلسم کشا کے سر پر آکر سات مرتبہ گردش کی اور یہی کلمہ کہکر ایک طرف کو پرواز
کر گیا اُسوقت حکیم اسقلینوس نے اپنے ملازمون و مصاحبون سے کہا کہ تم سب نے
سُنا کہ طائر طلسم نے کیا خبر دی انھون نے جواب دیا کہ ہم نے بخوبی سُنا ہم اطاعت طلسم کشا
سے ہرگز ہرگز دست بردار نہ ہونگے جان و دل سے اطاعت کرینگے ہم کو آپ کے ارشاد
سے یقین تھا اب تو بالکل یقین ہو گیا اُسوقت اسقلینوس نے جواب دیا کہ اصل امر
یہ ہے کہ اطاعت کرنا طلسم کشا کا باعث نجات و سبب آسودگی ہے مین تو پہلے ہی سے
مسلمان تھا اور مین نے تو بیعت طلسم کشا کی اور جہان تک ممکن ہوگا کوشش کرونگا اور
بربادی کوہ بے ستون مین امداد کرونگا اُسیوقت سب نے طلسم کشا کی بیعت کی
حکیم بہ خوشی و خرمی نوبت و نقارے خوشی کے بجاتا ہوا طلسم کشا کو اپنے ہمراہ لے کر
قصر بہشت مثل مین جاکر مقیم ہوا باہر اپنے لشکر کو اُتارا بڑی دھوم سے طلسم کشا کی دعوت
کی ناچ و رنگ کی صحبت برپا ہوئی ہم دیکھا ہے اور یہ خیال کیا ہے کہ حکیم اسقلینوس
طلسم کشا کو فقرہ دے کر یہان لایا ہے اسیر کرے گا اسیطور سے دعوت و ضیافت مین
ایک دن گذرا کہ دوسرے دن سہ پہر کو طلسم کشا صحن باغ مین بیٹھا ہوا تھا سیر باغ کر رہا تھا
کہ آپ کے ملازم شبیہ بادشاہ سابق کو اسیر کیے ہوئے اور ظلم و بدعت کرتے ہوئے
اُدھر سے گذرے طلسم کشا کی نگاہ پڑی حکیم سے کہا کہ یہ کیا واقعہ ہے حکیم نے جواب دیا
کہ یہ شعبدہ آپ کو دکھایا گیا ہے کو وہ بادشاہ طلسم اسی مقام پر قید ہے وہ آپ کی کوشش
و سعی سے رہا ہوگا اور آپ کا شریک ہوگا اُسکی رہائی کا زمانہ قریب آگیا ہے اور
اپنے دشمنون سے معاوضہ لے گا یہ اُسی کی تصویر تھی جو کہ اسوقت آسمان پر نمایان
ہوئی تھی اور اُس پر ظلم و بدعت کی جاتی تھی طلسم کشا نے جواب دیا کہ افسوس اس
امر کا ہے کہ وہ لوگ جلدی سے لے کر چلے گئے ورنہ مین اسیوقت رہا کر لیتا کیا کرون حکیم

نے کہا کہ اصلی بادشاہ نہ تھا مین نے عرض نہین کیا ہی کہ تصویر تھی اور شعبدہ دکھایا تھا
چونکہ بے ستون ساحر زبردست ہی اُسکے ایسے ایسے بہت سے شعبدہ ہوتے ہین اور
ہونگے ہوشیار رہیے گا حکیم نے طلسم کشا کو اسکی حالت سے آگاہ کردیا طلسم کشا نے
جواب دیا کہ انشاء اللہ تعالے اگر مین نے کوہ بے ستون کو برباد کرکے اور بے ستون جادو
کو قتل کرکے بادشاہ سابق کو نہ رہا کیا تو کچھ کام نہ کیا اور اس طلسم کو ضرور فتح کرونگا شند کلا
کو قتل کرونگا اور کل نمک حراموں کو سزا دونگا حکیم نے بھی اقرار کیا کہ مین بھی آپ کا
شریک ہون چنانچہ اُسیوقت ایک ساحرہ ملازمہ ملکہ لعلان حور بیگم بھانجی شند کلال
شاہ کی خواجہ عمرو عیار کو اسیر کیے ہوئے بروے ہوا جاتی تھی طلسم کشا کی نگاہ پڑ گئی
اُسکو تیر سے قتل کرکے اپنے عیار کو رہا کیا اُس عیار نے تو آفت برپا کردی حکیم شیاطین جو
کہ اُستاد ہی حکیم اسقلینوس کا اور ہم سب کا دوست ہی گو وہ خداوند عجائب کو
نہین مانتا ہی خداوند کوہ نشین کو سجدہ کرتا ہی اُسکو جو خبر ہوئی کہ طلسم کشا و اُسکا عیار حکیم
اسقلینوس کے مہمان ہین حکیم نے بے ستون جادو کو فریب دیا خدا پرست ہو گیا
بلکہ قبل سے خدا پرست تھا اپنے کو پوشیدہ رکھا تھا اور کسی پر ظاہر نہین کیا تھا
کہ خدا پرست ہون بلکہ یہ سب پر ظاہر تھا کہ یہی عجائب پرست ہی اب جو طلسم کشا
سے ملا اور طلسم کشا کو مہمان کیا تو ظاہر کیا کہ مین خدا پرست ہون جب طلسم کشا کوہ
زنگار رنگ پر آیا اور بے ستون کو خبر ہوئی ادھر حکیم کو معلوم ہوا بے ستون نے
قصد کیا تھا کہ کسی کو روانہ کرکے طلسم کشا کو روکے کہ حکیم نے بے ستون کو عرضی
بھیجی کہ اگر مجھکو حکم ہو تو مین جاکر طلسم کشا کو روکون چونکہ بے ستون اس حال سے
آگاہ نہ تھا اُسنے حکم دے دیا اسقلینوس کی مراد دلی حاصل ہوئی طلسم کشا کو وہان
سے لاکر اپنا مہمان کیا اور اب فکر بربادی طلسم کوہ بے ستون کی راے و فکر حکیم
اسقلینوس و طلسم کشا و عیار کر رہے ہین بس اس امر سے آگاہ ہو کر اپنے شاگرد
اژدرم جادو کو روانہ کیا کہ جاکر طلسم کشا کو مع اُسکے عیار کے پکڑ لا اگر طلسم کشا ہاتھ نہ
لگے تو اُسکے عیار کو پکڑ لانا چنانچہ اژدرم جادو خواجہ عمرو کو پکڑ کر سے گیا راہ مین

اشرم جادو کو فقرہ دے کر عمرو نے قتل کیا اور خود اسکی صورت بنکر حکیم شیاطین کے
پاس گیا اور حکیم کو عیاری کرکے اسیر کر لیا اور طلسم کشا د حکیم اسقلینوس کے پاس لایا
طلسم کشا نے شیاطین سے دین اسلام قبول کرنے کو کہا حکیم نے یہ شرط کی کہ خداوند
کوہ نگھین کی خبر منگا دیجیے اور اُنکا حال میرے اوپر ظاہر کیجیے تو مین دین اسلام قبول
کرون چنانچہ طلسم کشا نے اپنے عیار کو اُس حال کے دریافت کے لیے طرف کوہ کے روانہ
کیا طلسم کشا حکیم اسقلینوس کا مہمان رہا اور اپنے عیار کا انتظار کرنے لگا و شیاطین
قید ہی اسی زمانہ مین ملکہ لعلان حور پیکر کو خبر اس حال کی ہوئی کہ میری کنیز کو طلسم کشا
نے قتل کرکے اپنے عیار کو رہا کر لیا اور حکیم اسقلینوس باغی ہو گیا طلسم کشا کو اپنا
مہمان کیا ہی اور طلسم کی بربادی کی فکر کر رہا ہی وجہ یہ تھی کہ عمرو عیار اپنے لشکر سے جو
نکلا تھا وہ کوہ لعلان پر پہونچا اُسکی کنیز کو بیہوش کرکے اُسکی صورت بنکر ملکہ
کے پاس گیا اور قصد کیا کہ ملکہ کو بھی بیہوش کرکے اسیر کرون ملکہ کو شراب پلائی
چونکہ ملکہ نے اپنا بندوبست کر لیا تھا شراب اُڑی عمرو کا حال ظاہر ہوا پس ملکہ
نے اسیر کرکے اپنے مامون کے پاس روانہ کیا تھا کہ جو راہ مین طلسم کشا نے رہا کر لیا
پس ملکہ برہم ہو کر اور یہ خبر پاکر مع اپنی خواصون اور مصاحبون کے حکیم کے باغ مین
آئی اور طلسم کشا و حکیم کو ڈانٹا طلسم کشا سے مقابلہ کیا طلسم کشا نے سب سحر اُسکے دفع
کر دیئے ملکہ کچھ نہ بنا سکی آخر کو عاجز ہو کر اپنے باغ کو واپس گئی طلسم کشا اب حکیم کا
مہمان ہی اور اپنے عیار کا انتظار کر رہا ہی اور اس فکر مین ہی کہ میرا عیار آئے تو یہان سے
برائے بربادی کوہ بے ستون روانہ ہون یہ حال ہی اور یہ خبر ہی حکیم اسقلینوس
باغی ہو گیا ہی اور سب کے قتل کی فکر کر رہا ہی اور اس فکر مین ہی کہ کسی تدبیر سے
بادشاہ سابق کو رہا کراؤن یہ خبر ہی جو کہ ہم نے عرض کیا یہ حال سُننا تھا کہ بے ستون
کے حواس جاتے رہے جب طائر خبر دے چکے بے ستون نے طائرون کو حکم
دیا کہ تم پھر جاؤ اور جو حال وہان گذرے وہ ہم سے آکر کہنا طائر تو اُدھر کو روانہ ہوئے
اِدھر بے ستون نے سردارون سے کہا کہ کیا تدبیر کی جائے کوئی ایسا سردار ہی کہ جاکر

حکیم و طلسم کشا کو پکڑ لائے یہ کہنا تھا کہ تخیلتاس جادو اپنے مقام پر سے اُٹھا اور کہا کہ مین جاکر اسیر کیے لاتا ہون اسکا اُٹھنا تھا کہ اجلاس جادو اُٹھا اُسکے اُٹھنے کے بعد زلازل جادو اُٹھا ان تینون نے ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ ہم جاکر ان دونون کو پکڑے لاتے ہین یعنے طلسم کشا و حکیم اسقلینوس کو و حکیم شیاطین کو رہا کرتے ہین بے ستون نے جواب دیا کہ اچھا جاؤ مگر ذرا دیکھ بھال کر مقابلہ کرنا کیونکہ طلسم کشا مالک باطل سحر ہی اسی سبب سے ملکہ لعلان حور پیکر طلسم کشا پر غالب نہین آئی اور اُسکے سب سحر رد ہوئے وہ عاجز ہو کر واپس گئی اُنھون نے عرض کیا کہ ہم سب بندوبست کر لینگے بے ستون نے کہا کہ اچھا جاؤ بس وہ تینون ساحر بے ستون سے رخصت ہو کر طرف قصر بہشت مثل کے روانہ ہوئے انکو تو ادھر روانہ رکھیے پہلے بے ستون کا حال ملاحظہ فرمائیے کہ جب یہ ان ساحرون کو روانہ کر چکا تو اسنے سردارون سے کہا کہ تیاری لشکر کا حکم دو مین ایک نامہ بنام ملکہ لعلان حور پیکر اور ایک نامہ بنام ملکہ برجیس آفتاب منظر کے روانہ کرتا ہون کیونکہ یہ دونون بھانجیان ہین شہنشاہ طلسم کی اور ساحرہ زبردست ہین اُن کو طلب کرتا ہون ان دونون کو اپنے لشکر کا بادشاہ کرونگا اور زیر کوہ بے ستون مع لشکر کے فروکش ہونگا اگر یہ تینون ساحر طلسم کشا کو پکڑ لائے تو خیر اگر طلسم کشا کے ہاتھ سے عاجز ہو کر چلے یا قتل ہوئے یا اسیر اور طلسم کشا مع حکیم و اُسکے ملازمون کے براسے فتح کوہ بے ستون ادھر آئے گا تو ہم اُس سے زیر کوہ مقابلہ کرینگے کوئی نہ کوئی ضرور غالب آئے گا طلسم کشا کو مع حکیم کے اسیر کر لینگے سب سردارون نے کہا کہ یہ رائے بہت ٹھیک ہی اُدھر بے ستون جادو نے دبیر کو طلب کر کے ایک نامہ بنام ملکہ لعلان حور پیکر روانہ کیا ہی کہ ای ملکہ عالم و عالمیان و ای سلطان ساحران و ای گل گلزار باغ سحر و ساحری و ای نونہال گلشن شعبدہ گری زاد لطفہ بعد تسلیم و تعظیم کے واضح رائے عالی متعالی ہو کہ ہم سب آپکے نمک خوار و جان نثار ہین اور آپکے ماموں جان کے تابعدار ہین خلاصہ گذارش یہ ہی کہ آپ کو معلوم ہی کہ طلسم کشا اسطرف کو آیا تھا حکیم اسقلینوس نے مجکو دھوکا دیا اور باغی ہو کر شریک

کرنے کے اب جب بے ستون جادو اپنی خوابگاہ مین آیا تو فکر کرنے لگا کہ کیا تدبیر کرون
کہ طلسم کشا سے مقابلہ کرون سوا اس تدبیر کے کوئی تدبیر بہتر نہین ہی کہ جب یہ دونون
شاہزادیان آلین تو مع لشکر کے زیر کوہ جاکر مقیم ہون اور جب طلسم کشا آئے تو اُس سے
مقابلہ کرون اول تو اس امر کا یقین ہی کہ اجلاس وغیرہ ہی اسیر کرکے لے آئین گے ملکہ
عورت ذات تھی اس سبب سے غالب نہ آئی یہ مرد ہین ضرور غالب آئینگے دوسرے
اس امر سے بھی آگاہ ہین کہ طلسم کشا مالک باطل سحر ہی اسکا بھی بندوبست کرلینگے اور
ملکہ اس حال سے آگاہ نہ تھی راوی بیان کرتا ہی کہ ایسی ایسی فکر کرتے کرتے بے ستون
سو رہا اسکو خواب مرگ مین مبتلا رکھا جاتا ہی اور اُن نامہ برون کا حال تحریر ہوتا ہی کہ جو
کہ پاس ملکہ برجیس و لعلان کے بے ستون کیطرف سے نامے لے کر گئے ہین
دوسرے اس امر کا ناظرین کو خیال رہے اور راوی کا بیان بھی ہی کہ بے ستون جادو
ملکہ برجیس آفتاب منظر پر مدت سے عاشق و فریفتہ تھا مگر بہ سبب شنکال
کے خوف کے اپنے عشق کو ظاہر نہ کرتا تھا آتش فراق مین جلا کرتا تھا ہان جب کبھی شنکال
کے پاس گیا اور ملکہ بھی آئی وہان اسنے دیکھ لیا اسنے کئی مرتبہ قصد کیا کہ مین ملکہ سے
خود اس امر کو ظاہر کرون اور انکا عندیہ لون مگر یہ خوف ہوا کہ ملکہ کو ناگوار گذرے و
شنکال سے کہدے تو بڑی خرابی ہو یہ حکومت بھی ہاتھ سے جائے اور یہ اعتبار بھی
کم ہو جائے نہ معلوم شنکال کس طور سے پیش آئے لہذا آتش فراق سے جلا کرتا تھا
اسی سبب سے ملکہ برجیس کو اپنی کمک کے لیے طلب کیا ہی کہ اول تو ملکہ کو دیکھ
بھی لونگا دوسرے اگر موقع بن پڑا تو اپنا حال دل بھی ظاہر کرونگا اور اسکو راضی
پایا تو وصل سے بھی کامیاب ہونگا جب ملکہ راضی ہوگی تو شنکال پھر کچھ نہ
کہیگا تیرا مطلب ہو جائیگا اسی سبب سے اسنے وہ القاب لکھا جو کہ محبوب
کو لکھتے ہین راوی بیان کرتا ہی کہ جب نامہ بر دونون راہ طی کرکے ایک ملکہ برجیس
کے پاس اور ایک لعلان کی خدمت مین پہونچا ملکہ لعلان اپنے باغ مین بیٹھی
ہوئی سیر گل و بوٹہ کر رہی تھی دل مین خیال خواجہ عمرو تھا کہ نامہ بر آکر پہونچا در باغ

حکیم طلسم کشا کو پکڑ لائے یہ کہتا تھا کہ خیلتاس جادو اپنے مقام پر سے اُٹھا اور کہا کہ مین جاکر
اسیر کیے لاتا ہون اسکا اُٹھنا تھا کہ اجلاس جادو اُٹھا اُسکے اُٹھنے کے بعد
زلازل جادو اُٹھا ان تینون نے ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ ہم جاکر ان دونون کو پکڑے لاتے
ہین یعنے طلسم کشا و حکیم اسقلینوس کو و حکیم شیاطین کو رہا کرتے ہین بے ستون نے
جواب دیا کہ اچھا جاؤ مگر ذرا دیکھ بھال کر مقابلہ کرنا کیونکہ طلسم کشا مالک باطل سحر ہے اسی
سبب سے ملکہ لعلان حور پیکر طلسم کشا پر غالب نہین آئی اور اُسکے سب سحر رد ہوئے
وہ عاجز ہو کر واپس گئی اُنھون نے عرض کیا کہ ہم سب بندوبست کر لینگے بے ستون نے
کہا کہ اچھا جاؤ بس وہ تینون ساحر بے ستون سے رخصت ہو کر طرف قصر بہشت دل
کے روانہ ہوئے انکو تو ادھر روانہ رکھیے پہلے بے ستون کا حال ملاحظہ فرمائیے اب جب یہ
ان ساحرون کو روانہ کر چکا تو اسنے سردارون سے کہا کہ تیاری لشکر کا حکم دو مین ایک نامہ
بنام ملکہ لعلان حور پیکر اور ایک نامہ بنام ملکہ برجیس آفتاب منظر کے روانہ کرتا
ہون کیونکہ یہ دونون بھانجیان ہین شہنشاہ طلسم کی اور ساحرہ زبردست ہین اُن کو
طلب کرتا ہون ان دونون کو اپنے لشکر کا بادشاہ کرونگا اور زیر کوہ بے ستون مع لشکر
کے فروکش ہونگا اگر یہ تینون ساحر طلسم کشا کو پکڑ لائے تو خیر اگر طلسم کشا کے ہاتھ سے
عاجز ہو کر چلے یا قتل ہوئے یا اسیر اور طلسم کشا مع حکیم و اُسکے ملازمون کے برائے
فتح کوہ بے ستون ادھر آئے گا تو ہم اُس سے زیر کوہ مقابلہ کرینگے کوئی نہ کوئی ضرور
غالب آئے گا طلسم کشا کو مع حکیم کے اسیر کر لینگے سب سردارون نے کہا کہ یہ راے
بہت ٹھیک ہے اُسوقت بے ستون جادو نے دبیر کو طلب کر کے ایک نامہ بنام
ملکہ لعلان حور پیکر روانہ کیا ہے کہ اے ملکہ عالم و عالمیان و اے سلطان ساحران و اے
گل گلزار باغ سحر و ساحری و اے نونہال گلشن شعبدہ گری زاد لطفہ بعد تسلیم و تعظیم
بعد واضح راے عالی متعالی ہو کہ ہم سب آپ کے نمک خوار و جان نثار ہین اور
آپکے ماموں جان کے تابعدار ہین خلاصہ گذارش یہ ہے کہ آپ کو معلوم ہے کہ طلسم
کشا اسطرف کو آیا تھا حکیم اسقلینوس نے مجکو دھوکا دیا اور باغی ہو کر شریک

کرنے کے اب جب بے ستون جادو اپنی خوابگاہ مین آیا تو فکر کرنے لگا کہ کیا تدبیر کرون
کہ طلسم کشا سے مقابلہ کرون سوا اس تدبیر کے کوئی تدبیر بہتر نہین ہی کہ جب یہ دونون
شاہزادیان آئین تو مع لشکر کے زیر کوہ جاکر مقیم ہون اور جب طلسم کشا آئے تو اوس سے
مقابلہ کرون اول تو اس امر کا یقین ہی کہ اجلاس وغیرہ ہی اسیر کر کے لے آئین کے لیکن
عورت ذات تھی اس سبب سے غالب نہ آئی یہ مرد ہین ضرور غالب آئینگے دوسرے
اس امر سے بھی آگاہ ہین کہ طلسم کشا مالک باطل سحر ہی اسکا بھی بندوبست کر لینگے اور
ملکہ اس حال سے آگاہ نہ تھی راوی بیان کرتا ہی کہ ایسی ایسی فکر کرتے کرتے بے ستون
سو رہا اسکو خواب مرگ مین مبتلا رکھا جاتا ہی اور ان نامہ برون کا حال تحریر ہوتا ہی کہ جو
کہ پاس ملکہ برجیس و لعلان کے بے ستون کیطرف سے نامے لے کر گئے ہین
دوسرے اس امر کا ناظرین کو خیال رہے اور راوی کا بیان بھی ہی کہ بے ستون جادو
ملکہ برجیس آفتاب منظر پر مدت سے عاشق و فریفتہ تھا مگر بہ سبب شنکال
کے خوف کے اپنے عشق کو ظاہر نہ کرتا تھا آتش فراق مین جلا کرتا تھا ہان جب کبھی شنکال
کے پاس گیا اور ملکہ بھی آئی وہان اسنے دیکھ لیا اسنے کئی مرتبہ قصد کیا کہ مین ملکہ سے
خود اس امر کو ظاہر کرون اور انکا عندیہ لون مگر یہ خوف ہوا کہ ملکہ کو ناگوار گذرے و
شنکال سے کہدے تو بڑی خرابی ہو یہ حکومت بھی ہاتھ سے جائے اور یہ اعتبار بھی
کم ہو جائے نہ معلوم شنکال کس طور سے پیش آئے لہذا آتش فراق سے جلا کرتا تھا
اسی سبب سے ملکہ برجیس کو اپنی ملک کے لیے طلب کیا ہی کہ اول تو ملکہ کو دیکھ
بھی لونگا دوسرے اگر موقع بن پڑا تو اپنا حال دل بھی ظاہر کرونگا اور اسکو راضی
پایا تو وصل سے بھی کامیاب ہونگا جب ملکہ راضی ہو گی تو شنکال پھر کچھ نہ
کہیگا تیرا مطلب ہو جائے گا اسی سبب سے اسنے وہ القاب لکھا جو کہ محبوب
کو لکھتے ہین راوی بیان کرتا ہی کہ جب نامہ بر دونون راہ طی کر کے ایک ملکہ برجیس
کے پاس اور ایک لعلان کی خدمت مین پہونچا ملکہ لعلان اپنے باغ مین بیٹھی
ہوئی سیر گل و بوٹہ کر رہی تھی دل مین خیال خواجہ عمرو تھا کہ نامہ بر آکر پہونچا در بار

مخلدار سے کہا کہ جاکر ملکہ سے عرض کرو کہ بے ستون کے پاس سے ایک ساحر عرضی لے کر
آپ کی خدمت مین آیا ہی باریابی چاہتا ہی کیا حکم ہوتا ہی مخلدار نے جاکر ملکہ سے عرض کیا
ملکہ نے دل آرا سے کہا کہ مین جاکر مسہری پر لیٹتی ہون اپنے کو بیمار بناتی ہون کیونکہ مجکو
یقین ہی کہ بے ستون نے برائے کمک تجکو طلب کیا ہوگا اور مجکو شراکت ان لوگونکی
منظور ہی نہ اُن لوگون کی مین ہر طرف سے دست بردار ہون جبکہ ماموں کی شراکت سے
انکار ہی تو اور لوگ کیا حقیقت رکھتے ہین تو نامہ بر کو بُلا کر عرضی لے کر پڑھنا اور اُسکے
مضمون سے آگاہ ہوکر نامہ بر سے کہدینا کہ جب سے ملکہ طلسم کشا سے مقابلہ کرکے
آئین ہین بہت علیل ہوگئی ہین تپ محرقہ مین مبتلا ہین جسم مین طاقت اُٹھنے بیٹھنے
کی نہین ہی وہ کیونکر آسکتی ہین اگر بلایا نہ ہو اور کوئی مضمون ہو تو جو مناسب ہو وہ جواب
تحریر کردینا بلکہ نامہ بر کو میرے پاس لے آنا مین لیٹے لیٹے نامہ سُن لونگی اور جیسا موقع
ہوگا وہ جواب تحریر کرا دونگی یہ کہکر ملکہ مسہری پر جاکر دوشالہ اوڑھکر لیٹ رہی دو
خواصین مورچھل ہلانے لگین دو پاؤن دبانے لگین برابر مسہری کے میز پر سامان دوا
وغیرہ رکھدیا گیا نسخہ بناکر رکھدیے گئے ہر قسم کا سامان جو کہ مریض کی راحت کا ہوتا
ہی وہ مہیا کردیا گیا ادھر وزیرزادی نے مخلدار سے کہا کہ اُس نامہ بر کو لے آؤ مخلدار گئی
اور نامہ بر کو اپنے ہمراہ لائی نامہ بر نے دیکھا کہ ملکہ کی وزیرزادی دل آرا کرسی پر بیٹھی ہوئی
بارہ دری مین اور سب خواصین ملکہ کی اُسکے گرد و پیش جمع ہین کچھ باتین ہو رہی ہین
سب اُداس و پریشان حواس ہین اسنے آکر وزیرزادی کو سلام کیا اِدھر اُدھر نگاہ اُٹھاکر
دیکھا ملکہ کو نہ پایا وزیرزادی نے اشارہ کیا وہ سلام کرکے کرسی پر بیٹھ گیا وزیرزادی
اسکو اشارہ کرکے فوراً اُٹھی اور لپکی ہوئی کمرے مین گئی اور وہانسے چند منٹ کے بعد
باہر آئی مگر بدحواس کرسی پر آکر بیٹھی اُن خواصون سے کہا کہ مین ملکہ کے پاس گئی تھی
کہ جاکر نامہ بر کی خبر کردون جاکر جو دیکھا تو ملکہ بیہوش پڑی ہوئی ہین بھپکیون بخار چڑھا
ہوا ہی لو نکل رہی ہی ہاتھ جو جسم پر رکھا ناگوار گذرا یہ معلوم ہوا کہ آگ مین ہاتھ
ڈالدیا ایسی تپ ہی کہ اگر کوئی منٹ دو منٹ ہاتھ رکھے تو چھالا پڑجائے مین نے

لاکھ لاکھ ہوشیار کیا مگر ہوشیار نہ ہوئین آج تو سب دن سے زیادہ غفلت ہی اور اور دن تو
گھڑی دو گھڑی ہوشیار بھی ہو تی تھین آج جب سے حکیم صاحب دیکھ کر گئے ہین اور نسخہ
بدل گئے ہین وہ دیا گیا ہی جب سے جو پڑی ہین تو نہ کچھ کھایا ہی نہ پیا ہی تم سب دیکھتی ہو کہ
غذا بالکل ترک ہو گئی ہی ماشہ دو ماشہ جو کھاتی تھین وہ بھی آج نہین کھایا ایسی حالت مین
زندگی کی کیا امید ہی پھر خداوند عجائب ہی رحم کرینگے تو ملکہ کی جان بچے گی معلوم ہوتا ہی
کہ ہم سب کی تنہائی کا زمانہ آگیا ہی خداوند ملکہ کو ہم سب کے سر پر سلامت باکرامت
رکھین کیونکہ ہمارا تو سوائے ملکہ کے کوئی دوسرا سہارا ابھی نہین ہی اسطور سے کون ہمارے
تمھارے ناز اُٹھائے گا اُنھون نے تو ناز اُٹھا اُٹھا کر ہم کو گستاخ حد درجہ کا کر دیا ہی بھلا
دوسرا کب اسکو گوارا کرے گا وہ تو ادب و قاعدہ سے کام لے گا یہ کون کرے گا کہ ہم سویا
کرتی ہین ملکہ اگر بیدار بھی ہوئین تو ہم کو نہ جگایا خود اپنے ہاتھ سے کام کر لیا اپنے برابر
بٹھا کر کھلایا اگر ہم خفا بھی ہو گئین خود بخود تو خود ہم کو منایا اور منت کر کے ہم کو راضی کیا
ہم کو تو اس قسم کی عادت ہی دوسرا ایسا کیون کرنے لگا جوتی پر مارے گا ابھی کل کا ذکر ہی کہ
مین نے ملکہ سے عرض کیا کہ میرا سیر کو جی چاہتا ہی ملکہ نے فرمایا کہ ای دل آرا تم میری
حالت دیکھ رہی ہو تمھارے سبب سے مجکو راحت ہی اگر تم سیر کو جاؤ گی تو مجکو اس
علالت مین تکلیف ہوگی مین تم کو اس حالت مین کیونکر سیر کی اجازت دون اگر تم
حاجت کو جاتی ہو تو مجکو تکلیف ہوتی ہی نہ کہ سیر کو جاؤ گی مین ناراض ہو گئی گو مین نے
کچھ کہا نہین مگر ناگوار گذرا منھ بنا لیا ملکہ نے جو یہ حالت دیکھی میری بس رونے لگین اور
فرمایا کہ تم خفا ہو گئین اچھا جاؤ مگر جلدی آنا مین نے انکار کیا نہ مانا آخر منت کر کے
روانہ کیا مین جاکر فوراً واپس آئی بس ایسی ملکہ ہم کو کہان ملے گی دیکھین ہمارا مقدر
ہم کو کیا دکھاتا ہی سب نے جواب دیا کہ خداوند عجائب شفا دینگے ای وزیرزادی پریشان
نہ ہو تم کو یاد نہین ہی کہ حکیم صاحب کہہ گئے تھے کہ آج بحران کا یوم ہی اور تیسرا بحران
ہی بس اس سبب سے آج غفلت زیادہ ہی پریشان نہ ہو جیسے ضرور شفا ہوگی حکیم
نے یہ بھی تو کہا تھا کہ آج کا بحران سخت ہی اگر یہ آسانی سے گذر گیا تو پھر کوئی مقام

خوف و اندیشہ نہیں ہی بلکہ یہ بھی کہا تھا کہ اگر ملکہ کو غفلت زیادہ ہو تو کوئی اندیشہ نہ کرنا نہ
ہوشیار کرنے کی فکر کرنا اُسکے دفع ہونے کی دوا بھی دے گئے تھے اور کہہ گئے تھے کہ دن
مین چار یا پانچ مرتبہ دینا جسمین تین مرتبہ تو دے چکے ہین دو دفعہ کی باقی ہی وہ بھی دینگے
یقین ہی کہ شام تک ہوشیار ہو جائینگی اب ایسی غفلت نہ ہوگی وزیرزادی نے کہا کہ
خداوند ایسا کرین میری تو یہ دعا ہی کہ جو مرض کہ ملکہ کو ہی وہ مجکو ہو جائے ملکہ کو صحت ہو جائے
وہ سلامت رہین نہ معلوم کون سی گھڑی و ساعت تھی کہ طلسم کشا کے مقابلہ کو یہان سے
گئین تھین نہ معلوم طلسم کشا نے کیا کر دیا کہ وہان سے آکر پھر باہر نکلنا نہ نصیب ہوا اُس
دن سے جو بخار آیا ہی تو گھڑی بھر نہین اُترا نہ گانا پسند آتا ہی نہ ناچ یا یہ حالت تھی کہ
کوئی گھڑی ناچ و گانے سے فرصت نہ ملتی تھی دل گھبراجاتا تھا یا وہی ہین کہ آج پندرہ
دن سے کسی بات کی خبر تک نہین ہی دل بھی ٹھکانے نہین ہی اُنھون نے جواب دیا کہ
جب کہ اپنا مالک و مختار بیمار ہو تو پھر کیا کوئی چیز پسند آئے ہم سب تو دن رات
دعا کرتی ہین دل آرا نے کہا کہ سوائے دعا کے کیا چارہ ہی یہ کہکر نامہ بر کی طرف مخاطب
ہوئی اور کہا کہ تمھارا ادھر آنا کیونکر ہوا اُسنے کہا کہ مین بے ستون جادو کی عرضی لے کر
آیا ہون اُنھون نے ملکہ عالم کو برائے کمک طلب کیا ہی عرض کیا ہی کہ آپ تشریف لائیے
مین آپ کو بادشاہ کر کے لشکر کا طلسم کشا کے مقابلہ کو نکلون کیونکہ آپ کی موجودگی
مین میری یہ طاقت نہین ہی کہ خود بادشاہ بنکر اور لشکر لے کر جاؤن اور مقابلہ کرون بدون
آپ کی موجودگی کے مین لشکر لے کر نہ جاؤنگا بہت جلد تشریف لائیے یہی مضمون نامے
کا بھی ہی دل آرا نے یہ سُنکے جواب دیا کہ آگ لگے طلسم کشا کے مقابلہ مین ہماری ملکہ
گئین تھین وہان سے جو واپس آئین نہ معلوم اُنھون نے ملکہ پر کیا کر دیا کہ وہان سے جو
آکر بخار مین مبتلا ہوئین ہین اسوقت تک نہین صحت ہوئی اور یہ معلوم ہوتا ہی کہ جیسے برسون
بیمار ہو لاؤ نامہ مین دیکھون اور تم نے حال ملکہ کا سُنا کہ وہ بیہوش پڑی ہوئی ہین مین تمھارا
آنے کی خبر کرنے گئی تھی لاکھ لاکھ ہوشیار کیا ہوش نہ آیا مین نے تمھارے سامنے سب
حال ملکہ کا بیان کیا ایسی حالت مین وہ کیونکر جا سکتی ہین یہی سب حال کہدینا اور مین

لکھے بھی دیتی ہون پھر جاتی ہون اور ہوشیار کرتی ہون اگر ہوش آگیا تو نامہ سُنا دونگی بلکہ تم کو
خود مے جا کر دکھا دونگی تم خود بھی دیکھ لو اور یہی حال کہدینا یہ کہکر نامہ اُسکے ہاتھ سے لیا
اُسکو پڑھا وہی مضمون تھا جو کہ زبانی نامہ بر نے بیان کیا تھا جب نامہ پڑھ چکی تو اُٹھی
کمرے مین گئی بعد تھوڑی دیر کے باہر آئی کہا کہ چلو مین نے بدقت ملکہ کو ہوشیار کیا ہی
بارے ہوش آگیا بخار مین کمی ہی وہ نامہ بر جو اندر آیا دیکھا کہ ملکہ مسہری پر لیٹی ہوئی
ہین خواصین اِدھر اُدھر بیٹھی ہوئی ہین سب سامان دوا میز پر رکھا ہوا ہی اسنے سلام کیا
ملکہ نے بآواز نحیف جواب سلام دیا اشارہ کیا کہ بیٹھ جا وہ وہ سلام کرکے کرسی پر بیٹھ
گیا اب دل آرا نے نامہ پڑھا اور جو پیام بے ستون نے بھیجا تھا وہ بیان کیا ملکہ نے
اشارہ کیا کہ میرے پاس آؤ وزیرزادی قریب گئی ملکہ نے کان مین کچھ کہا اُسنے نامہ بر
سے کہا کہ ملکہ فرماتی ہین کہ میری تو یہ حالت ہی تم نے خود ہی دیکھ لی ہی بس مین کیونکر
موافق اُنکی طلب کے جا سکتی ہون لہذا مجبور ہون اُنکو اختیار ہی وہ خود کوہ بے ستون
کے حاکم ہین کیا قباحت ہی کہ وہ خود افسر فوج بنکر اور لشکر لے کر جا کر مقابلہ کرین مین
اجازت دیتی ہون میری موجودگی کی کچھ ضرورت نہین ہی اگر مین اچھی ہوتی تو ضرور آتی
ایسی حالت مین ناچار ہون اُٹھ تک تو سکتی نہین ہون جب رفع حاجت کی ضرورت
ہوتی ہی چار آدمی اُٹھاتے ہین تو اُٹھتی ہون اُسپر یہ حالت ہوتی ہی کہ چکر پڑ جاتے
ہین فوراً لیٹ جاتی ہون پھر ون حواس نہین درست ہوتے ہین ہوش نہین آتا ہی
ایسی حالت مین کیونکر آسکتی ہون مجکو معاف کرو ہان اگر صحت ہوگئی اور طاقت آگئی
تو ضرور آؤنگی اُسنے کہا کہ بہت خوب مین اسیطور سے عرض کردونگا وزیرزادی نے
اُٹھ کر اُسکو خلعت دیا اور یہی سب حال کاغذ پر تحریر کرکے اُسکو دیا وہ خلعت لیکر
اور انعام لے کر ملکہ کو دعائین دیتا ہوا باہر آیا اور باغ سے نکل کر طرف کوہ بے ستون
کے روانہ ہوا اُدھر وہ نامہ بر ملکہ مہرجبین آفتاب منظر کے باغ مین پہونچا ملکہ
مہرجبین اپنے باغ مین بیٹھی ہوئی اپنی وزیرزادی ماہ آرا سے باتین کرری تھی سامنے
سب خواصین حاضر تھین کہ محلدار نے آکر عرض کیا کہ ایک ساحر عرضی بے ستون جادو

کی ے گر آیا ہی بار چاہتا ہی کیا حکم ہوتا ہی اسوقت کچھ شغال کا اور طلسم کا ذکر ہو رہا تھا کیونکہ
ملکہ نے پرچہ اخبار مین سب حالات دیکھے تھے کہہ رہی تھی کہ اب طلسم کا بچنا محال ہی
ہماری عمر بھی تمام ہوئی ہم کو بدون اسکے چارا نہین ہوگا کہ ماموں کی شراکت فنا کرین اگر شراکت
نکرینگے تو دنیا ہم کو کیا کہے گی جب طلسم کشا سے مقابلہ کی نوبت آئے گی ضرور ماموں جان
طلب کرینگے یا جب کسی مرحلہ پر طلسم کشا پہونچے گا تو ماموں جان طلب کرکے اُس مرحلہ
کی جانب برائے مقابلہ طلسم کشا روانہ کرینگے جانا پڑے گا کچھ عذر نہ کر سکین گے کیونکہ اُنکے
سبب سے یہ سب راحت و آرام ہی اور یہ عیش و عشرت ہی اور جب اُنپر وقت پڑے
پہلو تہی کرین ہم کو تو زیبا ہی کہ ہم اپنی جان لڑا دین اور جہان تک ممکن ہو اس امر کی کوشش
کرین کہ اُنپر کسی قسم کا رنج نہ آئے سب نے یہ جواب دیا کہ بجا ارشاد ہوتا ہی ای ملکہ اگر آپ
طلسم کشا کے مقابلہ کو تشریف لے جائینگی تو پھر طلسم کشا کو اسیر ہی کرکے لائینگی وہ آپ کے
مقابلہ کی کیا تاب لائے گا ملکہ نے کہا کہ کیا معلوم یہی باتین ہو رہی تھین کہ محلدار نے وہ
پیام آکر دیا ملکہ نے کہا کہ اُسکو بلا لاؤ مین دیکھوں بے ستون نے کیا تحریر کیا ہی محلدار
وہ لینے گئی ادھر ملکہ نے وزیرزادی سے کہا کہ مین تو یہ خیال کرتی ہون کہ بے ستون نے
مجکو برائے کمک طلب کیا ہی کیونکہ طلسم کشا کو وہ رنگا رنگ تک آگیا ہی اگر اُسنے طلب
کیا ہی تو مین ضرور جاؤنگی اگر طلسم کشا اسی مقام پر اسیر ہوگیا تو بہت اچھی بات ہی پہلا
مرحلہ ہی اگر یہ اُسنے فتح کرلیا اور بادشاہ سابق رہا ہوگیا تو پھر بہت مشکل ہوگی اس مرحلہ
پر طلسم کشا کا اسیر ہو جانا یا قتل ہونا کوئی مشکل امر نہین ہی کیونکہ نہ تو اُسکا کوئی مددگار ہی نہ اُسکے
پاس لوح ہی جو اُسکو آگاہ کریگی یا اُسکا مددگار اُسکی مدد کرے گا یہ بھی تو کام اپنا ہی
کہ بے ستون نے طلب کیا ہی تو کوئی امر اُسنے خلاف نہین کیا بلکہ اُسنے عین دانائی و
عقلمندی کی ہی وزیرزادی نے عرض کیا کہ واقعی بے ستون کی کمک کرنا اور طلسم
کشا کو قتل کرنا یا اسیر کرنا تمام ساکنان طلسم کی جان بچانا اور سب پر احسان کرنا ہی ایلچی
ماموں جان آپ سے بہت خوش ہونگے کہ ہماری بھانجی کو ہمارا خیال ہی ملکہ نے
جواب دیا کہ اُنکی خوشی و ناراضی کا خیال نہین ہی بلکہ اپنی راحت و آرام کا خیال ہی

کہ اگر طلسم فتح ہوگیا تو نہ معلوم کہان مارے مارے پھرین اور کدھر تباہ ہوکر جائین یا مارے
جائین اسکا زیادہ تر خیال ہے ملکہ یہ کہہ رہی تھی کہ محلدار نامہ بر کو لیکر پاس ملکہ کے
آئی اُسنے ملکہ کو سلام کیا ملکہ نے اشارہ کیا وہ کرسی پر سلام کرکے بیٹھ گیا ملکہ نے
بے ستون کی خبر پوچھی اُسنے عرض کیا کہ ابھی تک تو سب خیریت ہے یہ کہکر اُسنے
سب حال صاحبقران کے آنے کا اور حکیم کی عرضی کا اور طائران سحر کے خبر دینے کا
بے ستون کے نامہ تحریر کرنے کا بیان کیا اور کہا کہ آپ کی خدمت مین عرض کیا ہے کہ تشریف
لاکر مجکو سرفراز فرمایئے اور میری کمک فرمایئے بدون آپ کی موجودگی کے مین طلسم
کشا سے مقابلہ نہ کرونگا یہ کمک فرمانا گویا تمام ساکنان طلسم پر احسان کرنا ہے آیندہ
آپ کو اختیار ہے مین نے واجب جان کر عرض کردیا اور ایک عرضی بھی تحریر کی ہے اُسکو
بھی ملاحظہ فرمالیجیے ملکہ نے فرمایا کہ وہ عرضی کہان ہے لاؤ اُسنے عرضی کمر سے نکال کر
پیش کی ملکہ نے لفافہ چاک کرکے پڑھی اُسمین سب حال جو کہ تحریر کر چکا ہون صاحبقران
کا تحریر تھا اور بہت کچھ عجز و انکسار سے طلب بھی کیا تھا ملکہ نے عرضی پڑھکر
قلم دوات طلب کرکے تحریر کردیا کہ تم اطمینان رکھو مین کل یہان سے روانہ ہونگی
پرسون تم تک پہونچ جاؤنگی تم لشکر کو تیار رکھنا جب مین پہونچون فوراً مع لشکر
کے روانہ ہونا دیر نہ کرنا عرصہ کرنے مین خرابی ہے اُس حکیم کی تو شامت آئی ہے اور
معلوم بھولا کس بات پر ہے بڑا دھوکا دیا کہ ہم پر اس امر کو ظاہر نہ کیا کہ ہم خدا پرست ہین
اور اہل اسلام کی دوست ہین آپ کی دشمن ہین خیر جاتا کہان ہے ایسی ہی سزا دونگی
کہ تمام عمر یاد کرے گا یہ تحریر کرکے اور بہت کچھ تحریر کیا نامہ بر کو خلعت وانعام دیکر
رخصت کیا یہ بھی تحریر کیا کہ تم نے اچھا کیا جو ملکہ لعلان حور پیکر کو بھی طلب
کیا ہین اور وہ دونون ملکر دیکھنا کہ کیسا طلسم کشا کو پریشان کرتی ہین حکیم نے اگر
اُسکی شراکت کی ہے تو وہ کیا بنالے گا مفت مین مارا جائیگا اُسکی قضا آگئی ہے
جو ہم سے اُسنے دشمنی پر کمر کسی ہے دریا مین رہنا اور مگر مچھ سے بیر میری تو یہ رائے ہے
کہ اس امر کا انتظار کیا جائے کہ طلسم کشا اس طرف کو آئے بلکہ ہم خود کیون نہ اُسپر

لشکر کشی کریں وہ نامہ بر نامہ لے کر اور پیام پا کر وہان سے رخصت ہو کر چلا ادھر ملکہ نے
حکم دیا کہ سامان سفر درست کرو اُسقدر رون اور رات بھرمین سب سامان درست ہوا
صبح کو ملکہ مع اپنی خواصون و مصاحبون و وزیرزادی کے مع کل سامان سفر اور اسباب
سحر سے آراستہ ہو کر اور سب خواصین بھی اسباب سحر سے آراستہ ہوئین ملکہ تخت پر
سوار ہوئی اور سب ہنس و باز و طاؤس و اژدر وغیرہ پر سوار ہوئین ملکہ نے سحر کیا کہ
ایک ابر گلنار رنگ آکر سر پر ملکہ کے قائم ہوا اُسمین ایک آفتاب پیدا ہوا اُس سے
بارش یاقوت ہونے لگی ملکہ اس سامان سے درست ہو کر طرف کوہ بے ستون
کے روانہ ہوئی اسکو تو راہ مین رکھا جاتا ہے اُدھر بے ستون جادو نے دربار آراستہ
کیا اہل دربار سے کہا کہ ابھی تک نامہ بر واپس نہین آئے نا کہ معلوم ہوتا کہ کیا
جواب دیا ویسا بندوبست کرتا سرداروں نے عرض کیا کہ وہ دونون شاہزادیان ضرور
تشریف لائینگی آپ کا لشکر بھی تیار ہے بس اُنکو بادشاہ کر کے زیر کوہ چلکر فروکش
ہو جیے گا بے ستون نے کہا کہ یہی قصد ہے مگر جب سے اجلاس و خیلتاش و
زلزال گئے ہین اُنکی کچھ خبر نہ معلوم ہوئی سرداروں نے عرض کیا کہ ابھی نہ پہونچے
ہونگے اپنا بندوبست کر رہے ہونگے اگر مقابلہ ہوتا تو ضرور طائران سحر آکر خبر دیتے
یہی گفتگو ہو رہی تھی کہ نامہ بر جو کہ ملکہ لعلان حور پیکر کے پاس نامہ لے کر گیا تھا
پہونچا سلام کیا اور سب حال ملکہ کی علالت کا بیان کیا اور کہا کہ مین خود دیکھ آیا
ہون ملکہ کو از حد بخار و تپ ہے اور اسقدر ضعف ہے کہ بات تک نہین کی جاتی ہے
اُٹھنا تو امر دیگر ہے ایسی حالت مین وہ کیونکر آ سکتی ہین یہ کہکر جواب نامہ دیا
بے ستون نے پڑھکر بہت افسوس کیا اور کہا کہ خداوند عجائب ملکہ کو شفائے کامل
عطا کرین واقعی امر مجبوری و ناچاری ہے اگر ملکہ علیل نہ ہوتین تو ضرور تشریف لاتین
مگر مجبوری کو کیا کیا جائے مین نے اپنا کام کیا کوئی مجھپر اعتراض نہین کر سکتا ہے نامہ
ملکہ کا موجود ہے بے ستون یہ کہہ رہا تھا کہ دوسرا نامہ بر جو کہ برجیس کی طرف
گیا تھا آکر پہونچا ملکہ کے خلق و مروت کی بہت تعریف کی اور کہا کہ یہ خلعت

ملکہ نے مجکو دیا اور فرمایا کہ مین آتی ہون تم لشکر کو تیار رکھو اور فرمایا ہی کہ جب مین آکر پہونچون فوراً لشکر لیکر طلسم کشا پر لشکر کشی کرنا اس امر کا انتظار نہ ہو کہ لشکر تیار ہولے تو روانہ ہون نہ مین اسکا انتظار کرونگی کہ طلسم کشا خود لشکر کشی کرکے آئے بلکہ جہان وہ مقیم ہی اسی مقام پر چلکر اُس سے مقابلہ کرونگی اور حکیم کو وہ سزاے سخت دونگی کہ وہ تمام عمر یاد کریگا یہ کہکر نامہ بر نے جواب نامہ ہاتھ مین بے ستون کے دیا بے ستون نے نامہ لیکر پڑھا اور مضمون نامہ سے آگاہ و باخبر ہوکر بہت خوش ہوکر سردارون سے کہا کہ ملکہ نے بہت کچھ تحریر فرمایا ہی یقین ہی کہ پرسون تک تشریف لائین بس جب ملکہ آجائینگی جو اُنکی راے ہوگی اس پر مین عمل کرونگا اُنکی راے کے خلاف نہ کرونگا اگر یہ راے ہوگی کہ طلسم کشا پر لشکر کشی کرین اُسکا انتظار نہ کرین تو ایسا ہی کرونگا اگر یہ راے ہوگی کہ زیر کوہ فروکش ہو تو ایسا ہوگا اب سب امر ملکہ کی راے پر ہین یہ کہکر دربار برخاست کیا اسکو ملکہ کے آنے کے انتظار مین چھوڑا جاتا ہی اور سب لشکر کو تیار رکھا جاتا ہی اور ملکہ برجیس آفتاب منظر کو راہ مین رکھا جاتا ہی اب حال اُن ساحرون کا تحریر ہوتا ہی کہ جو کہ بموجب حکم بے ستون براے گرفتاری طلسم کشا و حکیم استقلینوس کے روانہ ہوئے تھے

اب چند کلمہ حالات مقابلہ اجلاس جادو و زلازل جادو و خیلتاش جادو و صاحبقران کے ناظرین ملاحظہ فرمائین

راویان اخبار و حاکیان فیض آثار اس داستان سحر عنوان کو یون تحریر و تسطیر کرتے ہین کہ اجلاس جادو وغیرہ جو بے ستون سے رخصت ہوکر طرف قصر ہشت شل کے چلے تھے بے ستون نے انسے کہدیا تھا کہ طلسم کشا مالک باطل سحر ہی اس سبب سے اُسپر سحر اثر نہین کرتا ہی اسکا خیال رکھنا بس ان تینون نے باہم صلاح کی کہ پہلے طلسم کشا کے اسم اعظم کو اُسکے لوح قلب سے محو کردین اور فراموش کردین اور اُسکی زبان بند کردین اُسکے بعد جاکر اُس سے مقابلہ کرین جب اُسکو اسم اعظم فراموش ہوگا

تو وہ ہمارا کیا بنا سکیگا جو سحر ہم اُسپر کرینگے وہ اثر کرے گا ہم اسیر کر لینگے مع حکیم کے اور لے جا کر بے ستون کے روبرو پیش کرینگے انعام پائینگے سب ساحرون مین نیک نام ہونگے بڑی عزت ہوگی بادشاہ طلسم بھی خوش ہوگا یقین ہے کہ کوئی ملک و قصبہ ہم کو مرحمت کرے یہ باہم صلاح کرکے رائے کی کہ کس مقام پر بیٹھکر یہ تدبیر کرین یہ جب سب نے کہا تو اب فکر ہونے لگی کس مقام پر یہ تدارک کیا جائے رائے ہوئی کہ قریب بہشت مثل گے پہونچکر کوئی مقام پوشیدہ تجویز کرکے اسکا تدارک کرینگے خلاصہ یہ کہ وہ تینون ساحر ایک تخت پر سوار ہوکر سب اسباب سحر جسکی جسکی ضرورت تھی تخت پر رکھکر وہان سے روانہ ہوئے تھے قریب قصر بہشت مثل آکر مقام تجویز کرنے لگے دیکھا کہ اُس صحرا مین ایک کوہ بڑا بہت بلند سامنے قصر بہشت مثل کے مگر پشت پر ہے قصر کے اُس کوہ کو تجویز کیا اور تخت کو اُس کوہ پر اُتارا سحر سے کوہ کو صاف و پاک کیا جب کوہ کو خس و خاشاک سے پاک کرچلے ایک مقام پر لیپ پوت کر چوکا دیا ایک طرف کھانے پینے کا سامان کیا ایک خیمہ سحر سے برپا کیا برائے آرام نیلے سحر کرکے کوہ کی راہ کو بند کیا پھر سحر کیا کہ خیمہ وغیرہ پوشیدہ ہوگیا اس خیال سے کہ کوئی ہمارے حال سے آگاہ نہ ہو اُسکے بعد وہ تینون حرامزادے نہائے خون خوک پانی مین ملا کر چوکے مین آکر بیٹھے بخورات جلنے لگے گوگل وغیرہ روشن کی اگیاری دی چوکے مین خون خوک دیا شراب جلائی دئیے مین روشن کین اب بخورات جلا کر بیٹھکر یہ حرامزادے کچھ اسم سحر پڑھنے لگے پکارنے لگے کہ ای کالی کلکتہ والی ای لونا چماری یہ وقت مدد ہے یا سامری یا جمشید کی صدا بلند کی دیوے بیرون کو بُلانے لگے دو پہر رات تک بیٹھے ہوئے پڑھا کیے اُسکے بعد خیمے مین آکر کچھ کھایا کچھ پیا پھر آکر ہوم خانہ مین بیٹھے سحر کرنے لگے اسیطور سے تین دن انکو گذرے ترنج نارنج بیضہ فولادی گولہ اسنے خوب خوب کمال کے ہر ایک نے درست کیے ایسے سحر جو کہ سامری و جمشید سے دفعتاً نہ رد ہو سکین جب یہ سحر تیار کر چلے اُسکے بعد اب یہ تدبیر کی کہ اسم اعظم طلسم کشا کو اُسکے لوح قلب سے محو کرین زبان بند کر دین تا کہ اسم اعظم فراموش ہو جائے بس اسکی تدبیر کرنے لگے خوب

اسم ہاے سحر پڑھکر چند اشیا تیار کین اُنمین سے ایک نے جھولی سے ماش کا آٹا نکالا اُس
بد معاش نے ہزار کوشش سے ایک جانور برابر لال کے اُس آرد ماش و خون خوک و شراب سے
گوندھکر بنایا اور اگیاری مین رکھا دوسرے نے کچھ اسم سحر پڑھکر دانے ماش کے اُس
جانور پر جو کہ آرد ماش کا تیار کیا تھا مارے تیسرے نے فوراً اپنی ران مین نشتر دیا اور
خون لیکر اُس طائر پر مارا بس خون کا پڑنا تھا کہ ایک مرتبہ وہ طائر بصورت طائر جاندار
کھڑا ہو گیا اور اُسنے اپنے پرون کو حرکت دی اور قصد پرواز کیا یا تو وہ برابر لال کے
تھا یا خود بخود چند منٹ مین برابر مرغ کے ہو گیا جب اُسنے مرغ کے برابر قد پیدا کیا
اُسوقت اجلاس نے جھولی سے سیندور نکالا اور اُس طائر کے جسم پر ٹیکے سیندور
کے دیے غیلتاش نے اتنے عرصہ مین حلوا تیار کیا سامنے اُس طائر کے رکھا اُسنے
کھایا زلازل نے بچہ خوک کو جھٹکا کر کے اُسکا جگر نکالا اُس طائر کو دیا اُسنے وہ جگر
کھایا اور خون پیا جب وہ حلوا اور جگر کھا چکا ان تینون حرامزادون نے کچھ اسم سحر پڑھکر
زمین پر دو ہتڑ مارا دو ہتڑ کا مارنا تھا کہ زمین شق ہوئی اور ایک پتلی ایک قفس لے کر
پیدا ہوئی وہ قفس اسکے سامنے رکھدیا اور وہ غائب ہو گئی بعد اسکے ان تینون نے
ایک کاغذ کا پتلہ مقراض سے کاٹا اُسپر اسم سحر پڑھکر دم کیا وہ بصورت انسان گویا ہوا
اُسکے ہاتھ مین ایک کارد دی اور اشارہ کیا اُسنے لپک کر اُس طائر کو کارد سے ذبح
کیا اور اُسکا خون ایک ظرف مین لاکر انکے سامنے رکھا اور وہ پتلا اُس طائر کو کھا گیا
جب کھا چکا اُسوقت ہاتھ باندھکر سامنے انکے کھڑا ہوا انھون نے چوک سے تھوڑی
مٹی لی اور مٹی لے کر اُس مٹی کو اُس خون سے گوندھا اور ایک باز بنایا اُس باز پر اسم
سحر دم کیا کہ وہ مثل باز اصلی کے ہو گیا اور اُسنے خوب قد پیدا کیا جب وہ قد پیدا
کرچکا اُسوقت انھون نے اُس پتلہ کو اشارہ کیا وہ اُس باز کی پشت پر سوار
ہو کر مستعد ہوا کہ انھون نے باز کو اشارہ کیا وہ باز پرواز کر کے طرف قصر بہشت
کے چلا راوی بیان کرتا ہے کہ صاحبقران و حکیم دونون بزرگوار براحت و آرام بستر
مثل پر استراحت فرماتے تھے چونکہ وقت شب تھا یہ سحر انھون نے دو پہر رات سے

شروع کیا تھا قریب صبح ختم کیا اور بازو پتلہ کو اس غرض سے روانہ کیا کہ یہ اپنا عکس
طلسم کشا و حکیم پر ڈالیں تاکہ طلسم کشا کے دل سے اسم اعظم محو ہو جائے اور طلسم کشا کی
زبان بند ہو جائے تاکہ ہمارا سحر اثر کرے اور ہم طلسم کشا کو اسیر کرلیں اور حکیم بھی تمام
دعائیں جو کہ سحر کو دفع کرتے ہیں فراموش کر جائے نہ طلسم کشا کو ایک حرف اسم اعظم
کا یاد رہے نہ حکیم اسقلینوس کو قلب پر پردے نسیان کے پڑجائیں یہ انھوں نے تدبیر
کی وہ بازو اس پتلہ کو لے کر ادھر کو چلا اور قریب قصر آیا قصد کیا کہ قصر میں جاکر جہاں
طلسم کشا و حکیم سوتے ہیں اسی حالت غفلت میں اپنا عکس ڈالے اور گرد سر گردش کرے
کیونکہ بہ سبب سونے کے کسی پر یہ امر ظاہر نہ ہوگا اور اسیوقت اسم اعظم و ورد زبان بھی
نہ ہوگا پورا کام ہو جائے گا اسی غرض سے انھوں نے یہ تدبیر شب کو کی تھی ادھر حکیم
اسقلینوس نے صاحبقران سے عرض کیا تھا جبکہ ملکہ لعلان حور پیکر صاحبقران
کے مقابلہ سے عاجز ہو کر چلی گئی تھی کہ یا صاحبقران اب ساحران طلسم میرے اور
آپ کے حال سے آگاہ ہو گئے ہیں یہ ممکن نہیں ہے کہ میں شب کو نہ سوؤں یا آپ
نہ آرام فرمائیں اور اب ساحر ضرور میری اور آپ کی فکر کرینگے عالم بیداری میں تو غالب
آنا بہت دشوار ہے ہاں حالت غفلت میں انکا کام ہو جائے گا اور وہ اپنی فکر کر کے
حسب دلخواہ کام کو انجام دینگے اور یہ آپ کو بھی بخوبی معلوم ہے کہ سویا اور مرا
برابر ہوتا ہے بس ایسی حالت میں اگر کسی نے آکر سحر کیا اور ہم کو اور آپ کو غافل پاکر اسیر
کر لیا تو بڑی خرابی ہوئی اس سے بہتر یہ ہوگا شب کے وقت کا بندوبست فرمائیے
کیونکہ نہ تو حضور سے بیدار رہا جائے گا نہ مجھ سے فرض کر لیا جائے کہ بیدار ہی رہے
تو ایک دن یا دو دن اگر برابر بیدار رہیے گا تو یہ ہوگا کہ خدانخواستہ علیل ہو جائیے گا
اور علالت کے خیال سے دن کو سوئیے تو پھر وہی انجام دن کو ہوگا اس سے اگر
مناسب ہو تو کوئی تدبیر ایسی فرمائیے کہ شب کو کسی قسم کا اندیشہ نہ رہے بآرام شب
بسر ہوا کرے صاحبقران نے فرمایا کہ تم اطمینان رکھو جب تک خدا کو کوئی امر نہ منظور
ہو گا اسوقت تک کچھ بھی کوئی نہیں بنا سکتا ہے خوف کس امر کا ہے ساحر کیا

کر سکتے ہین کوئی ضرورت کسی قسم کے بندوبست کی نہین ہو اُسکے ذات پر تکیہ کرکے بیخوف
رہو اور آرام کرو حلیم نے عرض کیا کہ یہ بجا ارشاد ہوا مگر شیطان مارتا نہین ہلکان تو کرتا ہو خداوند
کریم تو ہر وقت حافظ و نگہبان ہو مگر تقاضاے عقل یہ ہو کہ بشر اپنی تدبیر سے غافل نرہے
جب اسطور سے حلیم نے عرض کیا تھا تو اُسدن سے صاحبقران بموجب کہنے حلیم کے
یہ تدبیر کرتے تھے کہ پانی پر اسم اعظم دم فرما کر چارون طرف قصر کے اُس آب دمیدہ اسم
اعظم سے حصار فرما دیتے تھے اور براحت و آرام آرام فرماتے تھے بلا خوف و خطر اُس شبکو
بھی یہی صاحبقران نے فرمایا تھا اور بیخوف آرام فرما رہے تھے کہ وہ باز پرواز کرکے
مع پتلہ کے قصر پر آیا اُدھر کوہ پر وہ ساحر بیٹھے ہوئے سحر کر رہے تھے اور زور دے رہے
تھے اور دوربین لگائے ہوئے دیکھ رہے تھے جون جون یہ سحر کرکے ماش کے دانے مارتے
تھے وہ وہ اُس باز و پتلہ کو زور ہوتا تھا خلاصہ یہ کہ باز نے باز نے قصد کیا کہ مین جھپٹ کر مع
اپنے سوار کے اندر قصر کے جاؤن اور اپنا کام کرون جس کام کے لیے ہمارے مالکون نے
ہم کو یہان بھیجا ہو جیسے ہی جھپٹ کر چلا ایک ٹکر لگی کہ سر پریشان ہو گیا قریب تھا
کہ وہ پتلا اُسکے اوپر سے گر پڑے اب اسنے پھر سنبھل کر قصد کیا پھر وہی حالت ہوئی
اسیطور سے یہ جسطرف گیا اس باز و پتلے نے ایک دیوار آہنی کھنچی ہوئی پائی کہ جسکے
سبب سے راستہ قصر کا بند تھا اسنے قصد کیا کہ بلند ہو کر اس دیوار آہنی کو پھاند کر
نکل جائین جسقدر یہ بلند ہوتا تھا وہ دیوار بھی اُسیقدر بلند ہوتی جاتی تھی یہ کہکشان
فلک ہو گئے وہ دیوار بھی اُسیقدر بلند ہو گئی آخر کو یہ پریشان ہو گیا اور قصر مین جانے
کا راستہ نہ ملا کہ اندر جائے صبح تک عاجز رہا وہ سحر کو زور دے رہے ہین جون جون زور
دیتے ہین یہ کڑک کڑک کر جاتا ہو مگر راہ نہین پاتا ہو وہ دیکھ رہے ہین کہ بار بار تڑپ
تڑپ کر جاتا ہو پھر آتا ہو وہان اندرون قصر جب صبح ہوئی صاحبقران بیدار ہوئے
اور حلیم دونون صاحبون نے نماز سحر سے فراغت کی وظیفہ پڑھنے لگے جب باز بہت
عاجز آیا اور راہ نہ ملی تو واپس چلا یہ تینون حرامزادے دیکھ رہے تھے کہ باز بدون
قصر مین گئے واپس آتا ہو انھون نے یہ سحر کیا کہ یہ اُسی طرف جائے وہ اپنے زور

مین چلا آتا ہی اُنکے سحر کو روک کر سامنے آکر بیٹھ گیا مگر یہ عالم ہی کہ جیسے کوئی غصہ مین ہوتا ہی بزبان انسانی گویا ہوا کہ ہم تمھاری اطاعت کر کے بہت پریشان ہوئے ایسے مقام پر ہم کو نہ بھیجا کرو کہ جہان ہمارا بس نہ چلے وہان تو دیوار آہنی حائل ہی کوئی اندر قصر کے کیونکر جائے تم نے بیکار ہم کو پریشان کیا کئی ٹکرین بھی ہم نے کھائین اُس قصر مین جانے کا راستہ نہین ہی چونکہ اب بخوبی صبح ہو گئی تھی یہ جو اُس باز نے کہا یہ حیران ہوئے اسیوقت ایک کتاب جھولی سے نکالی اُسکو اسم سحر پڑھ کر وا کیا اُسمین یہ نیت کر کے دیکھا کہ کیا سبب ہی جو ہمارا سحر اندر قصر کے نہ جا سکا اُسمین تحریر پایا کہ ای احبلاس جادو و جیلتاش جادو و زلازل جادو آگاہ ہو کہ طلسم کشا مالک اسم اعظم ہی اُسنے آرام سے سونے کے لیے یہ تدبیر کر رکھی ہی کہ اِدھر شام ہوئی اور اسم اعظم کو پانی پر دم کر کے گرد قصر کے اُس پانی سے حصار کر دیا گو ایک ہی مرتبہ کا حصار کافی تھا مگر وہ ہر روز ایسا ہی کرتا ہی اِس سبب سے یہ باز سحر نہ جا سکا وہ حصار دیوار آہنی بنکر سد راہ ہوا دوسرے اس قصر کی خاصیت ہی کہ کسی ساحر کا سحر بدون اجازت صاحب قصر کے اندر اثر نہین کر سکتا ہی اگر وہ ساحر بیرون قصر سے سحر کرے ہان اگر اندر قصر کے ساحر جا کر سحر کرے تو سحر کر سکتا ہی وہان اُسکو سحر فراموش نہ ہوگا اور ساحر جا سکتا ہی جیسا کہ ملکہ لعلان حور پیکر نے جا کر اندر قصر کے طلسم کشا سے مقابلہ کیا سب سحر اُسکے رد ہوئے اور اپنا اثر اُنھون نے دکھایا مگر وہ کیا کرے کہ طلسم کشا نے رد کر دیے بہ سبب مالک ہونے باطل سحر کے اگر طلسم کشا مالک باطل سحر نہ ہوتا ملکہ طلسم کشا پر غالب آتی اور اسیر کر لیتی ہان اگر وہ بھی بیرون قصر سے سحر کرتی اُسکا سحر بھی اندر نہ جاتا واپس آتا بانیان طلسم نے یہ خواص رکھا ہی اس قصر کا کہ ساحر کا سحر جو کہ ساحر باہر سے کرے اور چاہے کہ اندر جائے تو وہ بھی نہ جا سکیگا یہ سبب تھا کہ جو تمھارا باز سحر واپس آیا ہان تم اندر قصر کے جا کر طلسم کشا سے مقابلہ کرو جو سحر کروگے وہ اپنا کام کرے گا خواہ طلسم کشا پر اثر کرے خواہ بہ سبب اسم اعظم کے اثر نہ کرے گا مگر سحر رد نہو گا یا جس سواری سحر پر جاؤ گے وہ بھی چلی جائے گی اگر یہ چاہو کہ ساکنان قصر کو بیرون قصر سے سحر کر کے اسیر یا قتل کرین

یہ ممکن نہین ہی ہان یا تو بیرون قصر آجائین تو سحر اثر کرے گا یا ساحر اندر قصر کے جا کر سحر
کرے تو سحر اثر کرے گا یہ حال حکیم استقلینوس کو بھی نہین معلوم ہی ورنہ وہ کبھی یہ راے
طلسم کشا کو نہ دیتا کہ آپ اسم اعظم کا حصار کرین گو طلسم کشا کی راے نہ تھی مگر حکیم کے
کہنے سے طلسم کشا نے ایسا کیا جب یہ اُنکو معلوم ہوا تو اُنھون نے وہ کتاب بندکی اور
جھولی مین رکھی اُس باز کو اُس پنجرے مین مع اُس پتلے کے بند کیا اور باہم صلاح کی کہ اندر
قصر کے چلکر طلسم کشا سے مقابلہ کرین جب وہ ہم سے مقابلہ کرنے لگے اور ہماری
طرف مصروف ہو ہم دونون ملکر اُسپر سحر کرین وہ تو اسطرف مصروف ہوگا ایک اس قفس
کو کھولدے کہ یہ باز سر پر اُسکے گردش کرے تاکہ اُسکو اسم اعظم فراموش ہو جلاس
نے کہا کہ یہ کونسی راے ہی جبکہ ہم دونون شخص مقابلہ کرینگے تو اُسوقت وہ ہمارے سحر کے
رد کرنے کے لیے اسم اعظم ورد زبان کرے گا اور جب کہ اسم اعظم ورد زبان ہوگا تو
کوئی سحر اُسپر اثر نہ کرے گا یہ کونسے طریقہ سے اُسکو فراموش ہوگا ہان اگر یہ کہتے کہ
ہم دونون شخص اُسکو باتون مین لگائین وہ ہم سے باتون مین مصروف ہو اُسوقت تیسرا
قفس کو کھولدے چونکہ وہ ادھر مصروف ہوگا اُسکو اسم اعظم کا خیال نہ رہے گا تو سحر
اثر کر جائے گا اُسکے قلب پر اور اسم اعظم فراموش ہو جائے گا اُن دونون نے کہا کہ
اچھا یہی سہی لیکن اب چلو دیر نہ کرو جب یہ راے ہو چکی اُسوقت یہ تینون نطفہ حرام
تخت پر سوار ہوئے سب اسباب سحر اُس تخت پر رکھا اور جو جو سحر تیار کیے تھے
وہ ساتھ لے کر اُس تخت کو سحر سے اُڑاتے ہوئے چلے یہان صاحبقران مع حکیم
کے نماز و وظیفہ سے فراغت کرکے صحن باغ مین چہل قدمی فرمارہے ہین ہواے
خنک کے جھونکے آرہے ہین دل شگفتہ ہو رہا ہی بند قبا کشادہ ہین حکیم استقلینوس
سے فرمارہے ہین کہ کیا سبب ہی جو اسوقت تک خواجہ نہین آئے حکیم عرض کررہے ہین
کہ حسب حال دریافت فرمالینگے اُسوقت تشریف لائینگے کہ یکایک برق چمکی کہ
صاحبقران و استقلینوس نے سر اُٹھا کر طرف آسمان کے دیکھا کہ یہ چمک کیسی ہوئی
کیا ابر آیا ہی پانی برسنے کا سامان ہی سر اُٹھا کر جو دیکھا تو یہ نظر آیا کہ تین ساحر

ایک تخت پر بیٹھے ہوئے ادھر کو چلے آتے ہین حکیم نے عرض کیا کہ یا صاحبقران آپنے
ملاحظہ فرمایا کہ یہ تین ساحر تخت پر سوار اسی طرف کو آتے ہین انکے تہور اور بشرہ سے
پایا جاتا ہی کہ بہ قصد فساد آتے ہین خبردار ہو جائیے صاحبقران نے فرمایا کہ آتے ہین تو
آنے دو ہمارا اور تمھارا خدا حافظ و نگہبان ہی اُسکی ذات پر تکیہ اور بھروسہ رکھو بقول
شاعر مصرعہ دشمن اگر قوی است نگہبان قوی تر است + کوئی مقام خوف نہین ہی
جسطور سے ملکہ لعلان حور پیکر عاجز ہو کر چلی گئی اور کچھ نہ کر سکی اسیطور سے یہ بھی یا
تو عاجز ہو کر چلے جائینگے یا اسیر ہونگے حکیم نے عرض کیا کہ بجا ارشاد ہوا مگر صاحبقران و
حکیم دونون یا تو ٹہل رہے تھے یا ایک مقام پر سنبھل کر کھڑے ہو گئے حکیم پس پشت
صاحبقران کھڑے ہوئے یا حافظ یا حفیظ پڑھنے لگے کہ وہ ساحر آکر سامنے صاحبقران
کے اُترے اور تخت پر سے اُتر اُتر کر سامنے آئے صاحبقران نے دیکھا کہ تینون
تہمت باندھے ہوئے ہین کرتے پہنے ہوئے جھولیان کاندھو پر اسباب سحر ہاتھو مین
ایک قفس بغل مین اُسمین ایک بازو پتلہ بند ہی آنکھ اور مُنھ و کانون و ناک سے اور
ہر بن موسے شعلہ نکل رہے ہین کالے کوڑیالے تمام جسم مین لپٹے ہوئے ہین عقرب سیاہ
پیشانی پر بجاے ابرو کے کھنچے ہوئے ہین لمبے لمبے بال بڑے بڑے دانت سیاہ
سب زرد و زرد دانت مُنھ سے نکلے ہوئے موٹے موٹے ہونٹھ دراز قد سینہ چوڑا ہاتھ
کے ڈالے پاؤن قہر کفر و بدعت کے ستون شکم قہر دوزخ سے زیادہ وسیع
بہت بد ہیئت و بد شکل کہ اگر دیو دیکھے تو خوف کھا جائے مُنھ سے مثل سنڈاس
کے بو چلی آتی ہی گو دور کھڑے ہین مگر دماغ پریشان ہوا جاتا ہی حکیم استقلینوس نے
تو دیکھ کر پہچان لیا مگر دل مین کہا کہ یا حفیظ و حافظ تو ہی بچانے والا ہی ان حرامزادون
کے شر سے اور آفت سے دعائین حفظ کی پڑھنے لگے اور دم کرنے لگے اپنے اوپر
اور صاحبقران کے اوپر ادھر اُن دونون نے سامنے صاحبقران کے آکر باآواز
مہیب کہا کہ ای طلسم کشا اگر اپنی زندگی چاہتا ہی تو مع حکیم کے ہاتھ باندھکر ہمارے
پاس چلا آتا کہ ہم تجکو اپنے ہمراہ لے جاکر لے ستون جادو سے تیری اور حکیم کی

خطا معاف کرادین وہ تجھسے مزاحم نہ ہونگے بس تو مع حکیم کے جدھر سے آیا ہی اُسی طرف چلاجا
اس طلسم کے فتح کرنے سے باز آیہ طلسم ہرگز ہرگز نہ فتح ہوگا یہ طلسم مثل اور طلسمات کے
نہین ہی کہ فتح ہوجائے یہان تجکو بڑی بڑی سختیان اُٹھانا پڑینگی یہان ہر ایک ساحر
اپنے وقت کا سامری و جمشید ہی تجکو اسیر کرلے گا بذریعہ سحر کے یا قتل کرے گا لوح طلسم کا
ہاتھ آنا بہت دشوار ہی آج تک کسی کو لوح کا پتہ و نشان نہین معلوم ہی کہ بانیان طلسم
نے لوح کو کہان رکھا ہی جو کہ بادشاہ طلسم یعنے شنکال جادو ہی وہ بھی لوح کے حال
سے آگاہ نہین ہی اور لوگون کی تو کیا اصل ہی کیون اس حکیم کے بہکانے پر تو آتا ہی اور قصد
فتح کرتا ہی یہ تیرا دشمن جانی و عدوے روحانی ہی دوستی کے پردے مین دشمنی کرتا ہی ہم تجکو
نصیحت کرتے ہین کہ اس امر سے باز آ ورنہ بہت خراب ہوگا آیندہ تجکو اختیار ہی اگر
ہمارے کہنے پر عمل نہ کرے گا تو یاد رکھ کہ بہت ہی پچتائے گا اور ہمارے ہاتھ سے
زک اُٹھائے گا مارا جائے گا یہ جو کہا صاحبقران نے فرمایا کہ کیا بیہودہ بکتے ہو
جو بہادر ہین وہ جو قصد کرتے ہین کہین اُس سے باز بھی آتے ہین ہم ضرور اس طلسم کو
فتح کرینگے بدون فتح کیے یہان سے واپس نہ جائینگے لوح کا ہم کو نشان مل جائے گا
جس ہمارے خدا نے ہم کو یہان تک پہونچایا ہی وہی لوح کا بھی پتہ بتادے گا اپنی
قدرت کاملہ سے اور یہ جو تو نے کہا کہ رومال سے ہاتھ باندھکر مع حکیم کے ہمارے
ہمراہ چلو تو ہم بے ستون سے تمھاری خطا معاف کرادین اور تم اپنے لشکر کو چلے
جاؤ اول تو مین نے یا حکیم نے اُس نمک حرام کی کیا خطا کی ہی جو معاف کرائین اور
اگر خطا بھی کی ہوتی تو وہ کب یہ لیاقت رکھتا ہی کہ کوئی اُس سے خطا معاف کرائے
اُس کافر خاسر بچہ شیطان کی یہ حقیقت ہی کہ میری یا حکیم کی خطا معاف کرے گا بلکہ
اُسکو اور تم سب اُسکے ملازمون کو لازم ہی کہ بادشاہ سابق کو رہا کرکے میرے پاس
دست بستہ حاضر ہون تاکہ مین تم سب کی خطا بادشاہ سابق سے معاف کرادون کیونکہ تم
سب کے سب اُسکے گناہگار ہو اور اُسکے ساتھ تم سب نے نمک کھاکر نمک حرامی
کی ہی ورنہ یاد رکھو کہ تم سب کو ایسی سزا دونگا کہ تمام عمر یاد رکھوگے اور تم کیا مجکو اسیر

یا قتل کروگے بی لعلان حور پیکر بڑے زور مین تشریف لائین تھین خوب خوب سحر کیے مگر میرا کچھ نہ بنا سکین خود ہی اپنی جان بچا کر بھاگین اگر تھوڑی دیر اور قیام کرتین تو حال کھلتا یا تو اسیر ہوتین یا ماری جاتین چونکہ ابھی اُنکی قضا نہ تھی بدین سبب بچ کر یہانسے چلی گئین اب تم آئے ہو تو کیا بنا لوگے یا تو بھاگوگے یا قتل ہوگے یا اسیر اور یہ جو تم نے کہا کہ حکیم کے بہکانے پر عمل نہ کرنا یہ دشمن جانی ہی دوستی کے پردے مین دشمنی کرتا ہی تو یہ تمھارا کہنا بالکل بیکار ہی حکیم سا کوئی میرا دوست نہ ہوگا کیونکہ مین اور وہ دونون ایک مذہب رکھتے ہین یہ ممکن نہین ہی کہ حکیم میرے ساتھہ دشمنی کرے اگر دشمنی کرے گا بھی تو تم کو کیا ہم اُس سے سمجھ لینگے دوسرے مین کسی کے بہکانے پر کیون آنے لگا کیا مین خود عقل نہین رکھتا ہون جو کسی کے کہنے پر عمل کرون بس خیریت اسی مین ہی کہ تم ہاتھہ باندھکر حاضر ہو اپنی جان میرے ہاتھ سے بچاؤ ورنہ تم کو اختیار ہی اجلاس و خیلتاش نے جواب دیا کہ ساری حقیقت تم کو اور حکیم کو معلوم ہوئی جاتی ہی دیکھو کیا مزا ملتی ہی بہت مغرور ہوئے ہو اس حکیم کی تو قضا ہی دامنگیر ہوئی ہی یہ جو ہم سے منحرف ہوا ہی بڑا دھوکا دیا اسکا حال اب کھلا اگر پہلے سے معلوم ہوتا تو اب تک کب کا اپنی بے کرداری کی سزا پا چکا ہوتا جہان بادشاہ سابق کو قید کیا تھا اسکو بھی قید کر لیتے کیا یہ یون رہا رہتا مگر دھوکا کھایا خیر اب یہ جاتا کہان ہی تم کو قتل کرکے اسکو قتل کرینگے اسنے بہت بڑی خطا کی ہی ہم پر ثابت ہوا کہ تم دونون یون نہ باز آوگے حکیم تمھاری دوستی اور تم حکیم کی دوستی مین مارے جاؤگے خیر کیا کیا جائے عالم مجبوری ہی ان دونون نے تو صاحبقران کو باتون مین لگایا اُدھر لازل جادو نے آنکھ بچا کر اُس قفس کو کھولا کہ وہ باز اُس قفس سے مع اُس پتلے کے باہر آیا اور پرواز کرکے صاحبقران کے سر پر آیا اور گردش کرنے لگا اس حرکت سے باز نہ آیا ابھی تین مرتبہ گردش کی تھی کہ خود بخود طبیعت صاحبقران کی سست ہونے لگی کچھ زبان بھی لکنت کرنے لگی موٹی پڑنے لگی قلب کا عجب حال ہوا کہ مثل ماہی بے آب کے سینہ مین تڑپنے لگا حواس مین خلل ہو لیکھ بدحواسی سی آنے لگی آنکھونپر پردے پڑنے لگے ہاتھہ پاؤن مین درد ہونے لگا رنگ رو تغیر قبول کرنے لگا

زردی سی چھانے لگی آنکھ بند ہونے لگی گرمی سی معلوم ہونے لگی یہ جو حالت اپنی صاحبقران
نے پائی فوراً خیال کیا کہ یہ کیا بات ہی جو مجھ مین تغیر ہونے لگا زبان کیون لکنت کرنے لگی
حواس کیون خرابی قبول کرنے لگے چہرہ کیون متغیر ہونے لگا گرمی کیون معلوم ہونے لگی
قلب کیون خود بخود بیقرار ہونے لگا کیا سبب ہی یہ سب باتین تھین مگر اسقدر انکے
سحر نے اثر کیا تھا اور اُس باز و پتلہ کی گردش نے کہ یہ یاد نہ آیا کہ اسم اعظم کو پڑھون
شاید یہ سب باتین برطرف ہون جب صاحبقران نے اپنے حواسون و مزاج مین
ابتری پائی اور زبان مین لکنت تو اُنکو جواب دینا تو موقوف کیا خاموش عالم سکوت
مین کھڑے ہوکر اُنکی تقریر سننے لگے اور دل مین سوچنے لگے کہ کیا سبب ہی اُدھر اُن
دونون نے دیکھا کہ زلازل نے اپنا کام کیا اور باز نے سرپر طلسم کشا کے گردش کی
جسکے سبب سے کچھ عالم سکوت طلسم کشا پر طاری ہوا چہرہ پر بھی تغیر ظاہر ہوتا ہی
ایک نے دوسرے کی طرف دیکھکر اشارہ کیا کہ کام ہو گیا تھوڑی کسر باقی ہی چونکہ
حکیم ان دونون کی طرف دیکھ رہے تھے یہ اشارہ دیکھا خیلتاش نے اشارہ مین
جواب دیکر طرف آسمان کے اشارہ کیا تھا یہ بھی حکیم نے دیکھا کہ اجلاس جادو نے
خیلتاش سے کچھ کہا اشارہ سے اُسنے اُسکا جواب دیا اور کچھ آسمان کی طرف اشارہ کیا
یہ اسنے طرف آسمان کے کیسا اشارہ کیا دیکھنا چاہیے یہ سوچکر حکیم اسقلینوس نے
سر اُٹھاکر دیکھا تو ایک باز کو کہ اُسکے اوپر ایک پتلہ سوار ہی بالاے سر صاحبقران
گردش کرتے پایا فوراً خیال مین آیا کہ یہ ان حرامزادون نے فریب کیا ہی دو نے تو
صاحبقران کو باتون مین لگایا اور ایک نے سحر کیا ہی کہ صاحبقران اسم اعظم فراموش
کرجائین تاکہ ہم اُنکو اسیر کرلین اگر یہ باز سات مرتبہ گردش کرکے انکے پاس چلا گیا
اور انھون نے اسکو بند کرلیا تو پھر بدون انکے قتل کیے ہوے یہ سحر انکا برطرف نہ
ہوگا اور صاحبقران کو اسم اعظم یاد نہ آئے گا ادھر یہ گردش کرکے گیا اُدھر صاحبقران
اسم اعظم فراموش ہوا انھون نے اسیر کرلیا پھر کوئی ایسا نہین ہی کہ جو انکو قتل کرے
اور صاحبقران کو رہا کرے یہ لے جاکر فوراً قتل کرڈالین گے ابھی خیریت ہی طریقہ

ے معلوم ہوتا ہی کہ ابھی گردش پوری نہین ہوئی ہی اگر پوری ہوتی تو یہ جا چکا ہوتا اس
حال سے صاحبقران کو آگاہ کرنا چاہیے تاکہ وہ اسم اعظم پڑھکر اس بلا کو دفع کرین ابھی
انکو اسم اعظم یاد ہوگا فراموش نہ ہوگا یہ دل مین خیال کرکے فوراً سر نیچا کرکے حکیم
اسقلینوس نے صاحبقران کے چہرہ پر نگاہ کی صاحبقران کے رخ پر تغیر پایا
اور کچھ عالم سکوت طاری دیکھا یہ جو حالت صاحبقران کی حکیم نے دیکھی بیقرار ہو گیا
پکار کر کہا کہ یا صاحبقران ہوشیار ہوجایے یہ آپ سے فریب کر رہے ہین دوسرے
آپ کو باتون مین لگایا اور ایک نے سحر کیا ہی دیکھیے یہ باز آپ کے سر پر گردش کر رہا ہی
اُسپر ایک پتلہ بھی سوار ہی جلد اس باز و پتلہ کی خبر لیجیے اور اسم اعظم کو یاد فرمایئے
ایسا نہ ہو کہ انھون نے آپ کے اسم اعظم کے فراموش کرنے کی تدبیر کی ہو اور یہ باز و
پتلہ اسی لیے سر پر گردش کرتا ہو آپکا چہرہ بھی متغیر ہی یہ جو حکیم اسقلینوس نے
کہا اور صاحبقران کے کان مین یہ صدا پہونچی چونکہ اسوقت تک پورے طور سے
سحر اجلاس و خیلتاش و زلازل نے اثر نہ کیا تھا بدین سبب صاحبقران کے
ہوش و حواس درست تھے حکیم اسقلینوس کی آواز سے اسطور سے چونک
پڑے جیسے کوئی سوتے سے جاگتا ہی وہ سکوت فوراً رفع ہوا خیال آیا کہ تم کدھر ہو
اور کس خیال مین غرق ہو حکیم سچ کہتے ہین یہی سبب ہی جو تمھاری یہ حالت ہی کہ
متحمل ہو رہے ہو حکیم کا خیال بہت درست ہی کہ یہ دو تو تم سے کلام کرنے لگے اور
تیسرے نے سحر کیا جب آئے تھے تو قفس مین ایک باز و پتلہ اپنے ساتھ بند
کرکے لائے تھے معلوم ہوتا ہی یہ وہی باز و پتلہ ہی جو سر پر گردش کر رہا ہی یہ میری
حالت اُسی کی وجہ سے ہوئی تم بالکل اسم اعظم سے غافل ہو گئے ہو اسم اعظم
دیکھو پڑھو یاد بھی ہی یا نہین یہ سوچ کر صاحبقران نے اسم اعظم کی طرف جو
توجہ کی یاد دلانے سے اس خیال کے دل مین آنے سے جو خیال کیا تو اسم اعظم
حرف بحرف یاد تھا مگر کچھ یونہی سا بھولا بھولا چونکہ وہ عالم غفلت مین تین مرتبہ
گردش سر پر کر چکا تھا اس سبب سے یہ حال تھا اور یہ نوبت بہم پہونچی تھی

بس جب صاحبقران نے دیکھا کہ اسم اعظم یاد ہے فوراً بسم اللہ الرحمن الرحیم کہکر اسم اعظم
باآواز بلند پڑھنا شروع کیا صرف بسم اللہ کے کہنے مین زبان نے لغزش کی تھی پھر تو فر فر
پڑھنے لگے جب صاحبقران نے اسم اعظم پڑھا وہ سب کیفیت صاحبقران کی
برطرف ہو گئی چہرہ بھی بحال ہو گیا رخپر بھی سرخی آ گئی دل بھی ٹھہر گیا حواس بھی بجا
ہو گئے وہ کل کیفیت بالکل برطرف ہوئی فوراً صاحبقران نے سر اُٹھا کر بالا ئے سر
دیکھا تو باز کو گردش کرتے ہوئے پایا چار مرتبہ گردش کر چکا تھا تین مرتبہ اور باقی تھے
اگر وہ تین مرتبہ اور گردش کر لیتا تو پھر بہت دشوار تھا بدون قتل ان ساحرون کے
اسم اعظم کا یاد آنا خدا نے اپنا فضل کیا کہ حکیم نے یہ خیال کر کے صاحبقران کو ہوشیار
کر دیا بس صاحبقران ہوشیار ہو گئے کیونکہ خداوند کریم کو بچانا منظور تھا اُسنے
یہ امر حکیم اسقلینوس کے دل مین پیدا کیا یہ امر کبھی نہ ہوتا اگر حکیم ان دونون کے
اشارے بازی نہ دیکھتے اُنکی اشارہ بازی سے حکیم کو خیال ہوا کہ یہ کیا بات ہے کہ
انھون نے پہلے تو باہم کچھ اشارون مین کہا پھر طرف آسمان کے اشارہ کیا ذرا دیکھا
چاہیے تو یہ واقعہ نظر آیا جس سے صاحبقران کو آگاہ کیا حکیم اسقلینوس کو اُس وقت
بالکل یقین کلی ہو گیا جب کہ صاحبقران کی حالت مین تغیر پایا کہ یہ ضرور سحر ہے
خیال کر کے دل مین صاحبقران کو خبردار کیا تھا اُن دونون نے یہ نہین دیکھا تھا
کہ حکیم نے ہماری اشارہ بازی دیکھ لی نہ یہ دیکھا کہ آسمان کیطرف دیکھا ہے اور باز
پتلے کے آگاہ ہو گیا ہے ورنہ یہ سحر کو زور دیتے یا کوئی اور تدبیر کرتے چونکہ خدا کو
صاحبقران و حکیم اسقلینوس کو اُنکے شر سے بچانا تھا جو حکیم کو اُنکے اشارہ
دکھائی دیے اور حکیم اسقلینوس کی حالت اور دیکھنے سے وہ نہ آگاہ ہوئے
ہان جب حکیم نے یہ پکار کر کہا کہ یا صاحبقران ہوشیار ہو جائیے آپ کو ان
حرامزادون نے فریب و دھوکا دیا ہے اسم اعظم کو یاد فرمائیے دور و زبان فرمائیے
یہ سُنکے صاحبقران جو ہوشیار ہوئے تھے اور اسم اعظم ورد زبان فرمایا تھا
وہ ان کافرون ساحرون نے سُنا اور حکیم کی تقریر سُنی اب یہ بھی خبردار ہوئے اور

قصد کیا کہ سحر کو زور دین اور ان تینون حرامزادون نے ماش و سرسون کے دانے جھولی سے
جھٹ پٹ نکالکر اسم سحر پڑھا اُدھر صاحبقران نے جو اسم اعظم ورد زبان فرمایا اور رو
کیفیت برطرف جو ہوئی طرف اپنے سر کے دیکھا باز کو گردش کرتے پایا فوراً کمان جو کہ
پاس تھی دوش پر سے لی ترکش سے تیر لیا تیر پر اسم اعظم دم کر کے اُس تیر کو چلہ کمان مین
جوڑا زاغ کمان چلایا کہ بچ او باز سہم کر کڑکی آواز آئی کہ کوئی گوشہ برائے پناہ تلاش کر
شہر کا لڑکنا تھا کہ ان حرامزادون کی نگاہ بھی پڑگئی کہ طلسم کشا نے حکیم استقلینوس کے
آگاہ کرنے سے تیر و کمان کو سنبھالکر باز کو اپنا صید بنانا چاہا ہے تیر کمان مین جوڑ چکا ہے
اب رہا کرنے کی دیر ہے یہ جو دیکھا انھون نے گھبرا کر اور یہ خیال کر کے کہ بڑی مشکل سے
یہ سحر تیار ہوا ہے جب کہ تمام جسم کا اپنے خون صرف کیا ہے جب یہ تیار ہوا ہے اگر یہ مٹ
گیا تو بڑی خرابی ہوئی اور بربادی ضرور ہوگا اگر طلسم کشا کا تیر اسپر پڑ گیا کیونکہ طلسم کشا نے تیر
پر اسم اعظم دم کر کے تیر کو کمان مین پیوستہ کیا ہے بہ سبب اسم اعظم کے یہ باز و پتلہ جل کر
خاک ہو جائے گا اس سے بہتر یہ ہے کہ واپس کر لین باہم صلاح کی ایک نے دوسرے سے
رائے کو ظاہر کیا جب ایک رائے ہو گئی تو اُٹھا کر دانے ماش کے اس قصد سے کہ اس
باز و پتلہ کو واپس کرین اسم سحر پڑھکر دم کر کے اُن ماش کے دانون پر اُن بدمعاشون نے
دانون کو طرف اُس باز کے پھینکا وہ دانے پراگندہ ہو گئے ادھر انھون نے دانے
پھینکے اُدھر صاحبقران نے تیر کو کمان مین جوڑ کر باز و پتلہ کو تاک کر یا یزدان پاک کہکر
اب جو تیر کو چٹکی سے رہا کیا قضا نے تیر کو نشانہ پر پہونچا دیا چونکہ مقدر ہو چکا تھا کہ یہ
سحر برباد ہو بس وہ باز گردش کر کے قصد کر رہا تھا کہ پانچوین گردش کرون اور پھر اُٹھا
تیر اسکے سینہ پر پہونچکر پیچھے پر پڑا کہ دو سار کرتا ہوا پشت سے گذرا پتلہ کے مقعد م
ین سے جو چلا تو سر کو توڑ کر پار گذر گیا بڑے کا کام کیا اُن حرامزادون کا وہ سحر جو کہ
انھون نے واپس کرنے کے لیے اپنے سحر کیے باز و پتلہ کو کیا تھا اپنا اثر نہ کرنے پایا
اِدھر صاحبقران کا تیر اپنا کام کر گیا بس تیر کا پار گذرنا تھا کہ ایک شعلہ پیکان تیر
سے نکلا اور اُس پتلہ اور باز پر پڑا کام تو تیر ہی نے تمام کر دیا تھا اُس شعلہ نے جلا کر

خاک سیاہ کر دیا ایک شور دارو گیر بلند ہوا سنگ باری و برف باری ہونے لگی آواز آئی کہ
مارا مجھکو کہ نام میرا باز جادو تھا افسوس مین یہ نہ جانتا تھا کہ میرا کام یون تمام ہوگا ورنہ کبھی
مین آپ کی رفاقت نہ کرتا ادھر تو وہ باز و پتلہ جلا اجلاس و خیلتاش و زلازل جادو
نے یہ واقعہ دیکھکر اپنا مُنھ پیٹ لیا اور کہا کہ افسوس طلسم کشا نے بہت بڑا سحر ہمارا
برباد کیا کہ جس پر ہم کو بڑا بھروسہ تھا اگر پورے طور سے باز گردش کرکے چلا آتا تو ہرگز یہ
ممکن نہ تھا کہ طلسم کشا ہم سے مقابلہ کر سکتا اس حکیم نے طلسم کشا کو آگاہ کرکے ہمارے
سحر کو برباد کرایا پہلے اس حکیم سے سمجھ لینا چاہیے جب تک یہ حکیم طلسم کشا کے پاس
رہیگا اسوقت تک طلسم کشا چوٹ نہ اُٹھائے گا حکیم کی تدبیر کرو اسکے بعد طلسم کشا
سے مقابلہ کرو اجلاس جادو نے کہا کہ مین حکیم کی تدبیر کرتا ہون اور تم اور بھائی زلازل
دونون ملکر طلسم کشا سے مقابلہ کرو اُنھون نے کہا کہ اچھا بس یہ صلاح باہم کرکے خیلتاش و
زلازل نے سامنے صاحبقران کے آکر کہا کہ ای طلسم کشا ہم نے تو تدبیر کی تھی کہ تیرا
اسم اعظم فراموش کرا دین اور پورا کام ہمارا ہو گیا تھا مگر حکیم نے بہت بڑی خرابی ڈالی
تجھکو آگاہ کر دیا ورنہ تیری حالت تو خراب ہو چلی تھی کیا کرین کہ ہم کو نہ معلوم تھا کہ حکیم
تجھکو آگاہ کر دے گا اور تو ہمارے سحر کو برباد کرے گا اس سے آگاہ ہوتے تو ہم پہلے ہی
حکیم کا بندوبست کرتے خیر تو جاتا کہان ہی ہمارے ہاتھ سے اس امر پر مغرور نہ ہونا کہ
مین نے باز سحر کو قتل کیا تیرے لیے ہمارے پاس بہت سے سحر موجود ہین جو کہ
تیرے قتل یا اسیری کو کافی ہین اور حکیم کی بھی تدبیر ہوئی جاتی ہی دیکھین اب وہ
کیونکر تیری کمک کرتا ہی یا تجھکو ہمارے حربون سے آگاہ کرتا ہی اجلاس جادو حکیم کو
اسیر کر لینگے اور ہم تجھکو صاحبقران نے فرمایا کہ کیا واہیات بکتے ہو جو تمھارے بنائے
سے بنے مدہ کرو ہم بالکل خوف نہین کرتے ہین جس خدا نے ہم کو اور حکیم اسقلینوس کو
تیرے سحر سے بچایا ہی اور باز کو قتل کرایا ہی وہی بچالے گا اور سب تیرے سحر ان
مین اپنے اوپر سے اور حکیم کے اوپر سے رد کرونگا اگر تمام عالم کے ساحر ایک دفع
جمع ہو کر آئین اور مجھ سے مقابلہ کرین تو بھی مین بفضل خدا سے عاجز نہ ہونگا سب کے

سحر کو رد کرونگا اگر خداوند کریم کو یہ امر منظور ہوگا تو مین اُن کے شر سے محفوظ رہونگا اور اُنکے ہاتھ سے بچونگا اگر میری قضا نہ ہوگی اگر قضا ہوگی تو ایک ساحر میرے لیے ادنی سا کافی ہی جب تک قضا نہین آتی ہی میرا اور حکیم کا کوئی بال نہین بیکا کر سکتا ہی بقول شاعر شعر

اگر تیغ عالم بہ جنبد ز جاے ۔ نہ برد رگ تا نہ خواہد خداے

تم دونون ایک مرتبہ بہم ہوکر سحر کرو اور اُسکو بھی حکم دو کہ وہ حکیم اسقلینوس پر سحر کرے دیکھنا کہ مین کیونکر حکیم کو بھی بچاتا ہون اور اپنے کو بھی ہمارے خدا کی قدرت کو دیکھو اور اُسکی شان کو کہ وہ کس طور سے تمھارے شر سے محفوظ رکھتا ہی یہ جو صاحبقران نے فرمایا بس اُن دونون نے یہ کہکر کہ ہم دیکھتے ہین کہ تیرا خدا تجکو اور حکیم کو بچاتا ہی یہ جو کہا اور ایک مرتبہ اُن دونون نے جھولی پر ہاتھ ڈالا اُدھر اجلاس نے بھی گولہ سنبھالا ایک مرتبہ خیلتاش و زلازل نے دہنے و بائین سے صاحبقران پر اسم سحر پڑھکے ترنج و نارنج مارے اور اجلاس نے حکیم پر گولہ صاحبقران نے باآواز بلند اسم اعظم پڑھکر جو دم کیا وہ ترنج و نارنج سرد ہوکر رہگئے اور ایک مرتبہ بالکل خاک ہوکر زمین پر گرے صاحبقران نے بار دیگر فوراً اسم اعظم کو ورد زبان کیا ورد زبان کرنا تھا کہ وہ گولہ جو حکیم کی طرف چلا تھا اور حکیم اسقلینوس بھی اسم ہاے رد سحر پڑھ رہے تھے کہ رُکا صاحبقران نے ختم کرکے جو اُدھر کو دم کیا وہ گولہ بھی سرد ہوکر رہ گیا اجلاس و خیلتاش و زلازل کے سحر رد ہوئے یہ بہت حیران ہوئے کہ ایک مرتبہ یہ طلسم کشا نے ہم تینون ساحرون کے سحر کو رد کیا اور حکیم کو بھی تیر ہوجاتے کہان ہین ایک مرتبہ ان تینون حرامزادون نے بلکہ جھولی سے کچھ دانے باش کے نکالکر اُسپر سحر کرکے صاحبقران و حکیم پر مارے صاحبقران تو اسم اعظم پڑھ ہی رہے تھے اُسکی برکت سے وہ دانے بھی ان دونون بزرگوار و نیر نثار ہوکر ٹھنڈے ہوگئے کچھ بھی آسیب نہ پہونچا جب یہ بھی سحر رد ہوا تو اجلاس و خیلتاش و زلازل نے سحر کیا کہ زمین کو زلزلہ سا پیدا ہوا جہان پر صاحبقران و حکیم کھڑے ہوئے تھے وہان کی زمین شق ہونے لگی کہ صاحبقران نے اسم اعظم پڑھکر زمین پر دم کیا زمین کا زلزلہ و شق ہونا برطرف ہوگیا کہ پھر ان تینون نے ایک مرتبہ سحر کیا کہ ایک ابر آکر

آسمان پر قائم ہوا اُس مین سے اولے و برف و آگ و سنگ برسنے لگے صاحبقران نے اسم
اعظم دم کیا وہ ابر دھوان ہو کر غائب ہو گیا وہ سب آفت جاتی رہی بالکل مطلع صاف
ہو گیا پھر انھون نے سحر کیا کہ آسمان پر سے بڑے بڑے سانپ و عقرب برسنے لگے
صاحبقران نے اسم اعظم سے اُنکو بھی برطرف کیا پیکان کا مینھ برسا وہ بھی برطرف
ہو گیا انھون نے آگ برسائی وہ برطرف ہو گئی جو سحر انھون نے کیا وہ اسم اعظم کی
برکت سے برطرف ہو گیا کسی سحر نے صاحبقران والے اسم اعظم پر اثر نہ کیا انھون نے ایک
ترنج اُٹھا کر مارا کہ اُس سے طائر پیدا ہوئے وہ سب منقارین کھول کھول کر بہ قصد
ایذا رسانی طرف صاحبقران کے اور حکیم کے چلے کہ صاحبقران نے اسم اعظم اُنکی
طرف بھی دم کیا وہ بھی برطرف و دفع ہو گئے خلاصہ یہ کہ جو سحر انھون نے کیے وہ سب
برطرف ہوئے اور وہ سب کمال کے سحر تھے یہ سحر کرتے کرتے عاجز آ گئے اور کسی
سحر نے اثر نہ کیا جب کسی سحر نے اثر نہ کیا اُسوقت انھون نے پریشان ہو کر باہم
صلاح کی کہ جو سحر کرتے ہین وہ طلسم کشا رد کر دیتا ہے اب سوا اس تدبیر کے کہ ایک
طرف سے مین اژدر بنکر طلسم کشا پر حملہ کرون اور ایک سمت سے تم شیر ببر بنکر حملہ کرو
اور اجلاس جادو حکیم پر حملہ کرے کرگدن بنکر اسطور سے شاید غالب آئین یہ جو
صلاح ہوئی بس فوراً خیلتاش و زلازل نے سحر کیا کہ ایک طرف سے ایک اژدر
پیدا ہوا اور ایک سمت سے ایک شیر اور اُدھر اجلاس نے جو سحر کیا تو ایک کرگدن
پیدا ہوا کیونکہ یہ راے ہوئی تھی ہم خود کیون بنین سحر سے کیون نہ پیدا کرین ایسا ہی
کیا جب یہ جانور ظاہر ہوئے انھون نے اشارہ کیا طرف صاحبقران و حکیم اسقلینوس
کے اشارہ کرنا تھا کہ ایک پہلو سے اژدر نے اور دوسرے پہلو سے شیر نے حملہ کیا
اور کرگدن نے حکیم پر حملہ کیا خیلتاش و زلازل نے پکار کر کہا کہ اے طلسم کشا ان
جانورون سے بچ یہ تجھکو کھا جائینگے اور حکیم کو بھی بچا اُدھر اجلاس نے پکار کر حکیم
اسقلینوس سے کہا کہ او حکیم اسقلینوس اس کرگدن سے اپنے کو بچا جب
ہم جانین کہ تو بڑا کامل زبردست عامل ہے حکیم و صاحبقران نے فرمایا کہ کچھ خوف

نہین ہی جس خدا نے تمھارے حملون سے بچایا ہی وہی ان جانورون کے حملون سے بچائے گا
یہ فرما کر صاحبقران نے عقرب سلیمانی پر اسم اعظم کو دم کیا اور پینترا بدل کے کھڑے
ہوئے اُدھر حکیم نے دعائین پڑھ پڑھ کر دم کرنا شروع کین راوی بیان کرتا ہی کہ اژدر نے
قریب صاحبقران پہونچکر دم کشی کی اور شعلہ آتشین چھوڑے وہ شعلہ قریب
صاحبقران آکر فروکش ہو گئے جیسے اژدر نے دم کھینچا صاحبقران نے اپنا لنگر
ہلکا کیا اُسکے دم کے ساتھ کھنچکر چلے جب قریب پہونچے لنگر قائم کیا اُدھر
اُنھون نے سحر کو زور دیا اژدر نے دم کشی کرنا شروع کی اب بالکل صاحبقران کو
حرکت تک نہین ہوتی ہی اسیطور سے زمین پر قائم ہین گویا قطب ہو گئے ہین
اب کی مرتبہ جو اُسنے دم کھینچا بس صاحبقران نے پینترا بدل کر جو ہاتھ مارا اُسکی گردن پر
پڑا مثل خیار تر کے گردن اسکی قلم ہو گئی اژدر کا قلم ہونا تھا کہ شیر نے لپک کر
لپا پچہ مارا صاحبقران کو تو خیال تھا پہلے ہی سے اژدر کو قلم کر کے پلٹ پڑے
شیر کا لپاپچہ رہا ہوا تھا کہ صاحبقران نے بچالا کی اب جو ہاتھ تلوار کا رسید کیا
شیر کا ہاتھ قلم ہو گیا وہ اُسی حالت سے صاحبقران پر حملہ ور ہوا بس صاحبقران
نے بچالا کی اُسکی کمر پر جو ہاتھ مارا مثل خیار تر کے دو ٹکڑے ہوئے شیر و اژدر کا مرنا
تھا کہ ایک شعلہ خود بخود پیدا ہوا اُن دونون کے جسمون سے اور جلانے لگا صاحبقران
ان دونون کو قتل فرما کر حکیم کیطرف متوجہ ہوئے دیکھا کہ کرگدن حکیم صاحب کے قریب
پہونچ گیا ہی بس صاحبقران کو تاب نہ رہی ڈانٹ کر فرمایا کہ کدھر جاتا ہی وہ تھما
تھا کہ اجلاس نے زور دیا کہ اسی اثنا مین صاحبقران پہونچ گئے جاتے ہی عقرب
کا ہاتھ مارا کہ کمر پر پڑا وہ بھی مثل خیار تر کے دو پر کالہ ہوا اُسکے بھی جسم سے آگ نکلی وہ
جلنے لگا یہ جانور جو یون مارے گئے اُنکے حواس پران ہوئے اور مُنھ پر ہوائیان اُڑنے
لگین چہرے زرد ہو گئے ہر ایک کو زندگی سے نا امیدی ہوئی زیست سے مایوس ہوئے
ہر ایک پر عالم ہراس طاری ہوا اُسی حالت ہراس مین خیلتاش نے سحر کر کے
اپنے کو گینڈا اور زلازل نے اپنے کو چیتا بنایا اور اجلاس نے اپنے کو گرگ ان

دونون نے صاحبقران پر حملہ کیا اور اجلاس نے حکیم پر گینڈا ایک طرف سے اور چیتا
دوسری طرف سے صاحبقران پر حملہ آور ہوا بس صاحبقران نے انکے حملونکو رد کرکے
جو ایک ہاتھ گینڈے کے مارا اُسکے کمر پر پڑا مثل خیار تر کے قلم ہوا یہ حال چیتے نے جو دیکھا
فوراً لوٹ پیٹ کر فیل مست ہو گیا صاحبقران پر حملہ کیا صاحبقران نے ایک ہاتھ
سے اُسکی خرطوم پکڑی اب جو زور کیا خرطوم مع فرفرہ کھینچ آئے وہ چیخ بھاگا ادھر لاکھو
لاکھو حکیم نے اپنے کو اسم ہائے الٰہی پڑھکر بچایا چونکہ زکات نہین دی تھی اس سبب
سے اُنکا اثر نہین ظاہر ہوا وہ گرگ حکیم کو اُٹھاکر اور اپنی پیٹھ پر لاد کر چلا سبب یہ تھا کہ
ہر مرتبہ جو حکیم اُسکے سحر سے محفوظ رہے وہ بسبب اسم اعظم کے کہ صاحبقران اُس
سحر کو رد کرکے جو اُنکے اوپر یہ دونون ساحر کرتے تھے حکیم کی کمک فرماتے تھے اور
اجلاس کے سحر کو اسم اعظم کی برکت سے رد فرماتے تھے چونکہ اس فرزبہ صاحبقران
کو خیال نرہا گینڈے کو قتل کرکے فیل مست سے مقابلہ کیا اُسکے خرطوم جب کھینچ لیے
وہ بھاگا تو اُسکے عقب مین چلے اتنی مہلت جو اجلاس نے پائی گرگ تو بنا ہی
ہوا تھا حکیم کو پیٹھ پر لاد کرکے چلا جب حکیم نے دیکھا کہ یہ حرامزادہ مجھکو لیے جاتا ہے
ایک مرتبہ پکار کر کہا کہ یا صاحبقران غلام کی خبر لیجیے کمک فرمائیے یہ گرگ مجھکو
لیے جاتا ہی حکیم صاحب کی صدا جو صاحبقران کی گوش مبارک مین آئی فوراً خیال
آیا اُس فیل کے تعاقب کو ترک کرکے حکیم کیطرف دیکھا ملاحظہ فرمایا کہ اجلاس جادو
گرگ بنا ہوا حکیم اسقلینوس کو پشت پر لادے ہوئے لیے جاتا ہی بس صاحبقران
نے ڈانٹ کر فرمایا کہ او حرامزادے کہان جاتا ہی مین آپہونچا بھلا یہ ممکن ہی کہ میری
موجودگی مین تو حکیم اسقلینوس کو لیے جائے یہ فرماکر اور دوڑ کر قریب آگئے اجلاس
نے دیکھا کہ صاحبقران قریب پہونچ گئے فوراً اُسنے خیال کیا کہ اسی طور سے بھاگتا
ہون تو صاحبقران ایک ہاتھ تلوار کا رسید کرینگے میرا ابھی کام تمام ہوگا اس سے
بہتر یہ ہوگا کہ اُڑکر بھاگون بس اُسنے اُسی حالت مین جو سحر کیا تو دو پر پیدا ہوئے
یہ اُڑکر چلا چونکہ اسکی قضا آچکی تھی یہ بچ کر جاتا کہان بس صاحبقران نے جو ملاحظہ

آرہا کہ جب مین قریب پہونچا اور اس حرامزادے نے کوئی صورت مفر کی نہ پائی تو یہ آخر کار چلا فوراً کمان دوش پر سے لی اور ترکش سے تیر لیا اسم اعظم پڑھکر تیر پر دم کر کے تاک کر جو مارا سہر گرگی کمان سے صدا پیدا ہوئی کہ کمان بجکر جائے گا کہین گوشہ امان نہ پائے گا داغ پیکان بہرہ کمان سے چھوٹ کر پر کو باز کر کے چلا اور چلایا کہ مین تیری روح کو قبض کرنے کو آیا اجلاس تھوڑا ہی بلند ہوا تھا کہ وہ تیر جاکر گردن پر پڑا کہ گردن کو توڑ کر پار گذر گیا ساتھ تیر کے اُس ناپاک کی جان بھی نکل گئی وہ طرف زمین کے مائل ہوا حلیم اُسکی پشت پر سے جدا ہوئے صاحبقران نے بڑھکر حلیم کو بالا ہے ہوا روکا اور آہستہ سے زمین پر رکھدیا اسکا مرکز زمین پر گرنا تھا کہ ایک مرتبہ تمام عالم تاریک ہوگیا برف باری و سنگ باری ہونے لگی سیاہ آندھی چلنے لگی خون برسنے لگا ہیر عمل مچانے لگے ادھر تو اجلاس کے مرنے کی علامت بلند ہوئی اُدھر خیلتاش کے مرنے کی کیونکہ یہ دونوں عینی بھائی تھے اور زلزال جادو تو مجروح ہوکر ایسا بھاگا کہ پھر پھر کر اُسنے نہ دیکھا کہ مین اسکے مقابلہ کو آیا تھا اور میرے ہمراہیون پر کیا آفت گذری وہ نیل مست بنا تھا صاحبقران نے اُسکے خرطوم کھینچ لی تھی راوی بیان کرتا ہے کہ وہ خرطوم نہ تھی بلکہ اُس خودپسند کے بینی تھے اس خودپسندی و سرکشی کا یہ انجام ہوا کہ ناک تواضع کی اُسی حالت سے بھاگا ہوا برابر چلا گیا کسی مقام پر قیام نہ کیا صاحبقران نے تعاقب بھی ترک فرمایا اور اُدھر سے پلٹ کر اجلاس کو قتل فرمایا مگر وہ ایسا خوف زدہ ہوا تھا کہ کسی مقام پر نہ ٹھہرا فوراً چلا گیا سکو یہ بھی معلوم نہ ہوتا تھا کہ طلسم کشا عقب مین چلا آتا ہے یہ تو اُدھر کو بھاگا ہوا چلا جاتا ادھر ان دونون کے مرنے کی علامت بلند ہوئی زمین کو زلزلہ ہوا ہوا تند چلنے لگی بعد تھوڑے عرصے کے وہ سب آفتین برطرف ہوئین میدان صاف ہوا آواز آئی کشتی نام مین خیلتاش جادو و اجلاس جادو بود افسوس مردیم و جان دادیم مطلب خود نرسیدیم یہ آواز جو آئی اور روشنی ہوئی صاحبقران نے ملاحظہ فرمایا کہ ایک مقام پر لاش خیلتاش کی پڑی ہوئی دوسری طرف لاش اجلاس کی پڑی ہوئی

ہوئی ہی اُسکے گلے سے خون بہ رہا ہی اور اُسکے دو ٹکڑے ہین اور حکیم بیہوش زمین پر پڑا ہوا
ہی صاحبقران نے اسم اعظم پڑھکر حکیم اسقلینوس کو ہوشیار کیا حکیم کی جو آنکھ
کھلی تو اپنے کو خاک پر پڑا ہوا اور صاحبقران کو اپنے برابر کھڑا پایا حکیم اسقلینوس
بہ سبب تکان کے بیہوش ہو گیا تھا جب ہوشیار ہوا یہ واقعہ دیکھا فوراً اُٹھا اور یہ
خیال دل مین پیدا ہوا کہ صاحبقران نے اجلاس کو قتل فرمایا ہی ورنہ یہ مجکو پیچھا
تھا اُٹھکر کے قدم پر گرا اور عرض کیا کہ آپ نے میری جان بچائی ورنہ وہ کافر تو مجکو
لے چلا تھا صاحبقران نے حکیم اسقلینوس کے سر کو سینہ سے لگایا اور فرمایا
کہ مجکو اور تم کو خداوند کریم نے بچایا انکے شر سے مگر افسوس اس امر کا ہی کہ زلازل جادو
نکل گیا مین اُسکے عقب مین چلا تھا اُسنے فیل مست بنکر حملہ کیا تھا مین نے خرطوم
تو اُسکی کھینچ لی وہ بھاگا مین عقب مین چلا تھوڑی دور چلا تھا کہ تمھاری صدا آئی کہ
یا صاحبقران کمک فرمایئے مین اُسکے تعاقب کو ترک کرکے ادھر کو آیا کہ یہ امر
واجب تھا نہ معلوم وہ تم کو لے جاکر تمھارے ساتھ کیا سلوک کرتا یہان آکر
اجلاس کو قتل کرکے تم کو رہا کیا اُسکے پنجے سے وہ سحر سے پر پیدا کرکے اُڑ کر چلا
تھا کہ مین نے تیر سے اُسکو قتل کیا وہ حرامزادہ نکل گیا خیر جانے دو ایسی سزا پائی
ہی کہ اب کبھی ادھر رخ تک نہ کرے گا حکیم نے صاحبقران کے ہاتھون کو بوسہ
دیا اور بہت تعریف فرمائی حکیم نے دیکھا کہ دونون کی لاشین پڑی ہوئی ہین حکیم
نے قصد کیا تھا کہ ملازمون کو حکم دون کہ یہ لاشین اُٹھائے جاؤ اور کسی غار مین ڈالدو
کہ انکو جانوران صحرائی کھا جائین یہ دل مین خیال کیا تھا کہ یکایک ایک ہوا زور
سے آئی اور ایک بگولہ پیدا ہوا اور اُن لاشون کے قریب آیا اور اُنکو وہ ہوا اُڑا کر
اُس باغ سے طرف کوہ بے ستون کے لے گئی جب وہ غبار و بگولہ برطرف
ہوا اب جو دیکھا صاحبقران و اسقلینوس نے تو وہ لاشین نہ تھین اُن کے
جسم ناپاک سے وہ زمین پاک تھی اسقلینوس نے ملازمون کو طلب کرکے
فرمایا کہ اتنی زمین کھود کر اور مٹی کو لے جاکر صحرا مین پھینکدو تاکہ یہ زمین پاک

ہو جائے اُن ناپاکون کا خون اس مقام پر گرا ہی یہ حکم دے کر اور صاحبقران کے ہمراہ
بارہ دری مین آئے صاحبقران مسند پر جلوہ فرما ہوئے اسقلینوس سامنے بیٹھے
باتین ہونے لگین صاحبقران نے فرمایا کہ کیون تم کو کچھ ثابت ہوا کہ یہ ساحر کہانسے
آئے تھے گو اُنکے کلام سے یہ پایا جاتا تھا کہ یہ بے ستون کے پاس آئے ہین حکیم
نے عرض کیا یہ تینون مصاحبان خاص بے ستون سے ہین اُنمین ایک کا نام اجلاس جادو
تھا اور دوسرے کا نام خیلتاش جادو یہ دونون حقیقی بھائی تھے رہا تیسرا اُسکا نام
زلازل جادو تھا جو کہ بھاگ گیا ہی اب یہ جا کر ضرور بے ستون کو اس حال سے
آگاہ کرے گا وہ اور کوئی تدبیر کرے گا یا خود آئے گا صاحبقران نے فرمایا کہ چاہے
وہ کسی کو روانہ کرے چاہے خود آئے کوئی مقام خوف نہین ہی بلکہ وہ خود آئے تو بہتر ہی
کیونکہ اسی کو قتل پر منحصر ہی کوہ بے ستون کا فتح ہونا اور بادشاہ سابق کا رہا ہونا
اسقلینوس نے عرض کیا کہ خدا ایسا ہی کرے یہان تو یہ باتین ہو رہی ہین اُدھر بے ستون
دربار مین بیٹھا ہوا ہی سب سردار ساحر و نجیر ساحر حاضر دربار کفر آثار ہین یہ حرامزادہ ان
سردارون کا انتظار کر رہا ہی کہ اجلاس وغیرہ جو برائے اسیری طلسم کشا گئے ہین وہ ابتک
یا اُنکی خبر آئے اور ملکہ برجیس آفتاب منظر آئے تو مین مع لشکر زیر کوہ جا کر مقیم
ہون کہ اسنے سردارون سے کہا کہ نہ طائر سحر کچھ خبر اجلاس وغیرہ کے مقابلہ کی لیکر
آئے کہ اُنسے اور طلسم کشا سے کیونکر مقابلہ ہوا نہ وہ خود واپس آئے اسکا سبب
کیا ہی سردارون نے عرض کیا کہ ابھی مقابلہ نہ ہوا ہوگا کہ جو کچھ خبر آتی یا وہ خود واپس
آتے یہی باتین ہو رہین تھین کہ سامنے سے طائران سحر پیدا ہوئے اور سامنے
بے ستون کے آکر یون گویا ہوئے کہ ہم کو جو آپ نے روانہ فرمایا تھا کہ اجلاس
وغیرہ کے مقابلہ کا حال دیکھکر ہم سے آکر بیان کرنا تو ہم خبر لیکر آئے ہین سماعت فرمایئے
بے ستون و کل سردارون نے جو اُن طائرون کو دیکھا اور یہ کلام اُنسے سُنا سب
اُس طرف کو متوجہ ہو گئے بے ستون نے کہا کہ ہان بیان کرو کہ کیا خبر لائے ہو
اُنھون نے اجلاس وغیرہ کا قریب قصر بہشت مثل پہونچکر ایک مقام پر قیام

کرکے سحر تیار کرنا اور باز سحر و پتلہ کو برائے فراموشی اسم اعظم روانہ کرنا اُسکا اندر قصر کے
جانا اور عاجز ہوکر واپس آنا انکا سبب دریافت کرنا اور کتاب سحر مین دیکھنا سبب کا
ظاہر ہونا انکا خود بوقت صبح تخت پر سوار ہوکر جانا صاحبقران و حکیم استقلینوس کا
صحن باغ مین ٹہلتے ہوئے ملنا اجلاس و خیلتاش کا صاحبقران کو باتون مین لگا
زلازل کا باز سحر کو قفس سے رہا کرنا اُسکا سر پر صاحبقران کے گردش کرنا صاحبقران
کا متغیر ہونا حکیم کا صاحبقران کو اس حال سے آگاہ کرنا صاحبقران کا باز و پتلہ کے
سحر کو اسم اعظم کے برطرف کرنا اجلاس وغیرہ کا صاحبقران و استقلینوس پر سحر
کرنا صاحبقران کا اُن سب سحر و نکو رد کرنا انکا عاجز آنا اور ہاتھ سے صاحبقران کے
خیلتاش و اجلاس کا مارا جانا اور زلازل جادو کا مجروح ہوکر بھاگنا سب
حال ابتدا سے انتہا تک کل و جز بیان کیا رستے مجبورانہ بیان کیا ہوا اور کہا کہ
زلازل جادو آتے ہونگے ملاحظہ فرمائیے گا یہ جو بے ستون نے سُنا حواس
جاتے رہے کمر ٹوٹ گئی ہمت پست ہوگئی مگر اپنی اس حالت سے کسی کو آگاہ
نہ کیا بلکہ یہ کہا کہ اگر اجلاس وغیرہ مارے گئے تو کیا غم ہے یہان ساحرون کی کمی
ہے ایک سے ایک زبردست موجود ہے وہ بہت مغرور ہوگئے تھے اپنے غرور کے
سبب سے پست ہوئے ایسے ایسے ساحر زبردست موجود تھے اُنکے اوپر سبقت
کی یہ نہ خیال کیا کہ ہم جوان لوگون کے سامنے اُٹھ کر اتنے بڑے مہم کا قصد کرتے
ہین اور سبقت کرتے ہین تو اسکا کیا انجام ہوگا جیسا کیا ویسی سزا پائی یہان کیا گیا
وہ اپنی جان سے گئے بے ستون یہ کہی رہا تھا کہ ایک مرتبہ سامنے سے
زلازل جادو دکھائی دیا کہ مُنھ پر ناک ندارد خون بہتا ہوا چلا آتا ہے کپڑے خون
سے رنگین راوی بیان کرتا ہے کہ یہ بھاگا بھاگ چلا آیا جب بہت دور نکل آیا اب
اسنے پلٹ کر دیکھا کہ طلسم کشا عقب مین تو نہین آتا ہے جب اسنے دیکھا کہ کوئی
نہین آتا ہے تو یہ ٹھہرا اور اسنے اپنی صورت تبدیل کی یعنے ہاتھی سے انسان بنا اور
سحر کرکے اُڑ کر چلا اب آکر پہونچا سب نے دیکھا کہ بدحواس ہے سامنے بے ستون

سے گر پڑا اور یوں رو رو کر گویا ہوا کہ اجلاس وخیلتاش تو حضور کے حق نمک سے ادا
ہوئے طلسم کشا کے ہاتھ سے مارے گئے میری یہ حالت ہوئی میرا یہ درجہ طلسم کشا
نے کیا کہ اب میں کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہ رہا میری ناک حضور پر سے تصدق
ہوئی میں ناک کٹا ہو گیا میں نے اپنی خود بینی کی سزا پائی ایسی زک اٹھائی کہ ناک
گنوائی کسی طرف کا نہ رہا بے ستون نے کہا کہ صاف طور سے بیان کرو تب
زلازل جادو نے ابتدا سے سب حال مکرر بیان کیا بے ستون نے فکر نہیں
کی کہا کہ اچھا تم شفاخانہ کو جاؤ اپنا علاج کرو ہم دیکھ لینگے زلازل کو تو طرف
شفاخانہ کے روانہ کیا اب یہ سرداروں سے کہنے لگا کہ کیا تدبیر کی جائے سب نے
کہا کہ ملکہ کو آ لینے دیجیے تو پھر لشکر کشی فرمائیے بے ستون نے کہا کہ اچھا یہ تو
ملکہ برجیس آفتاب منظر کے انتظار میں ہوا اسکو تو انتظار میں مصروف رکھا
جاتا ہے اور زلازل جو شفاخانہ میں گیا اسکے ٹانکے لگائے گئے مرہم کی پٹی چڑھائی
گئی راوی بیان کرتا ہے کہ جب زلازل کو طرف شفاخانہ کے روانہ کیا تھا اسکے بعد
اجلاس وخیلتاش کی لاشیں آئیں اور دھوم دھام سے سامنے بے ستون کے گریں سب
اہل دربار نے انکو کشتہ پایا سب نے بہت افسوس کیا اور ہر ایک انکے واسطے
رو رہا اور ان لاشوں میں خود بخود آگ لگ گئی تھی انکے جسم سے شعلے پیدا ہوئے اور
جلکر خاک ہو گئیں اس راکھ کے غبار سے دو طائر پیدا ہوئے اور پرواز کرکے سامنے
بے ستون کے آئے اور بزبان انسانی گویا ہوئے کہ اے بے ستون کیا غفلت
میں پڑا ہے آگاہ ہو کہ طلسم کشا کوہ بے ستون کو فتح کرے گا اور تو ضرور ضرور مارا
جائے گا اور یہ کوہ برباد ہوگا بادشاہ سابق رہا ہو کر طلسم کشا کا شریک ہوگا طلسم
کشا کے ہاتھ لوح آئے گی طلسم کشا لوح کے ذریعہ سے طلسم کو فتح کرے گا طلسم
کی عمر تمام ہو گئی ہے شنگال مارا جائے گا یہاں اہل اسلام کا قبضہ ہوگا اور لوگوں کا
قبضہ نہ ہوگا مذہب عجائب پرستی کا کوئی نام نہ لے گا جو طلسم کشا کا شریک
ہوگا وہ امان پائے گا اور جو نہ شریک ہوگا بس وہ مارا جائے گا اور ذلیل ہوگا اسکے

لاش کو زاغ و زغن کھائینگے بس یہ واقعہ پیش آئے گا ہم نے آگاہ کر دیا یہ کہکر وہ طائر
ایک طرف کو روانہ ہوئے پرواز کر کے یہ دونون بیر تھے جو کہ اجلاس و خبیلتاش
کے قبضہ مین تھے اُنکے مرنے سے رہا ہوئے خوشی خوشی اپنے مقام کو چلے گئے اُنکا
مرنا اُنکے حق مین بہتر ہوا جب وہ طائر یہ کہکر پرواز کر گئے بے ستون کو بہت حیرت
ہوئی ہر ایک اپنے دل مین خیال کرنے لگا کہ متواتر یہ خیال کان سے گذرے ہین
کہ کوہ بے ستون فتح ہوگا بے ستون مارا جائے گا طلسم کشا بادشاہ سابق کو رہا
کرے گا لوح حاصل کر کے طلسم کو فتح کرے گا دیکھیے انجام کیا ہوتا ہے جو طلسم کشا کا
شریک ہوگا وہ عزت پائے گا جان سے بچے گا زندہ رہے گا جو شراکت نکریگا
وہ مارا جائے گا ذلیل ہوگا بڑی خرابی ہے کہ اگر شراکت طلسم کشا کرتے ہین تو اپنا آبائی
مذہب ترک کرنا پڑتا ہے سب بُرا کہتے ہین نہین شراکت کرتے تو خرابی ہے ہر ایک
نے یہی اپنے دل مین سوچ لیا کہ چاہے ذلت ہو چاہے عزت ہم سے تو آبائی
دین نہ ترک کیا جائے گا ہم شراکت بے ستون سے دست بردار نہ ہونگے نہ
اپنے سردار سے منحرف ہونگے راوی بیان کرتا ہے کہ ان سب کو تو اس فکر و تردد مین
رکھا جاتا ہے بعض تو اپنے مذہب پر قائم رہے کہ دل سے صلاح کر رہے ہین بعض
اس فکر مین ہین کہ کسی تدبیر سے جان بھی بچائین اور آبرو بھی راوی تو انکو اس حال
مین مصروف چھوڑتا ہے اور کچھ حال صاحبقران کا تحریر ہوتا ہے کہ دوسرے دن
صاحبقران بوقت سحر بالائے برآمدہ مع حکیم اسقلینوس کے کرسی جواہر نگار
پر جلوہ فرما تھے سیر صحرا فرما رہے تھے بیرون قصر بارہ ہزار ملازم حکیم اُترے
ہوئے تھے پڑاؤ کیے ہوئے تھے اُدھر ملکہ لعلان حور سیما بیکر اپنے گوہ پر بیٹھی
ہوئی جنگل کی سیر کر رہی تھی مگر دل مین خواجہ کا خیال تصویر خیالی پیش نگاہ گل
کا تصور بندھا ہوا وزیرزادی وہ دیگر مصاحبین گرد و پیش جمع کہ یکایک سب نے
دیکھا کہ ایک جوگی ایک شیر زیان پر سوار اُس شیر کے ہر بن مو سے شعلے نکلتے
ہوئے آنکھ و منہ سے دھوان نکلتا ہوا وہ جوگی صاحب اُسپر بیٹھے ہوئے

لنگوٹ گیروی باندھے ہوئے کرتہ پہنے ہوئے سر پر ایک کلاہ درویشی رکھے ہوئے سیاہ رنگت بڑے بڑے بال موٹے موٹے ہاتھ پاؤن بھبوت ملے ہوئے بھجور صندل کی لگی ہوئی قشقہ کھنچا ہوا ٹیکا پیشانی پر دیا ہوا بڑے بڑے دانت زرد زرد آنکھین لال لال یہ معلوم ہوتا ہی کہ دو طاس خون ہین آنکھ و کان و منھ سے شعلے نکلتے ہوئے کالے کوڑیالے جسم سے لپٹے ہوئے بچھو پیشانی پر بجائے ابرو کے سیاہ بنے ہوئے جھولی شانہ پر پڑی ہوئی ہاتھ ہین بجائے کوڑے کے افعی سیاہ اس شان و شوکت سے نمایان ہوئے وہ سب کے سب دیکھ کر ڈر گئین ہر ایک کانپ کر رہ گئی اپنا اپنا سحر فراموش کر کے مارے خوف کے مگر وہ جوگی صاحب کسی طرف متوجہ نہ ہوئے اپنے شیر کو مہمیز کیے ہوئے چلے جاتے تھے ایک نے دوسری سے اشارہ کیا کہ بہت بڑا ساحر ہی اسکے شر سے خداوند بچائین پوچھین نہ معلوم کدھر جاتا ہی اور کس خیال مین ہی ایسے کی خدمت کرنا باعث افتخار و موجب ثواب ہی دوسری نے جواب دیا کہ خداوند اسکی شکل نہ دکھائین خواصین تو یہ باتین کر رہی تھین کہ ملکہ اور وزیرزادی کی بھی نگاہ پڑ گئی وزیرزادی نے ملکہ سے عرض کیا کہ حضور نے ملاحظہ فرمایا کہ کیسا زبردست یہ جوگی ہی جو کہ شیر پر سوار اس جنگل سے پیدا ہوا ہی ہم کو برسون گذر گئے یہان رہتے ہوئے اکثر جنگل کی سیر بھی کی ہی مگر اس جوگی کو کبھی نہین دیکھا نہ معلوم یہان مقیم رہتے تھے اور اب یہ کدھر جاتے ہین ملکہ نے جواب دیا کہ یہ یہان کے باشندون مین سے نہین معلوم ہوتا ہی اور کسی شہر کا رہنے والا ہی یہ لوگ تو جنگل جنگل و صحرا کوہ کوہ پھرا کرتے ہین جدھر جی چاہا نکل گئے اسطرف بھی نکل آئے مین نے پہلے ہی تم سے دیکھا تھا اور خیال کر رہی تھی واقعی ساحر زبردست اور بہت بڑا جوگی ہی اور بظاہر صاحب کمال معلوم ہوتا ہی اور ایک دل میرا یہ کہتا ہی کہ یہ بنا ہوا ہی تو ساحر مگر ایسا نہین ہی جیسا کہ اسنے اپنے کو بنایا ہی اگر میرا دل ٹھکانے ہوتا تو مین ضرور اسکو اپنا مہمان کرتی اور امتحان سحر کرتی اگر صاحب کمال ہوتا تو شاگرد ہوتی مگر کیا کرون مجبور ہون وزیرزادی نے عرض کیا کہ اے ملکہ میرے قیاس مین یہ آتا ہی

کہ اس جوگی کو بے ستون نے براے اسیری طلسم کشا روانہ کیا ہی کیونکہ یہ تو اسی طرف جاتا ہی کیونکہ بے ستون سے اکثر ایسے ہی لوگون سے ملاقات ہی اور ایسے لوگ بے ستون کے شریک ہین انمین سے کوئی نہ کوئی ہوگا کہ اسکو بے ستون نے روانہ کیا ہوگا کہ جاکر تم طلسم کشا کو اسیر کر لاؤ یہ بموجب حکم بے ستون اسی طرف کو جاتا ہی ملکہ نے کہا کہ ای دل آرام تم سچ کہتی ہو اگر یہ طلسم کشا کی گرفتاری کو جاتا ہی تو جائے مجھکو کیا غرض مین یہ جانتی ہون کہ جسطور سے مین طلسم کشا کے مقابلہ سے عاجز ہوکر واپس آئی ہون یہ بھی واپس آئیگا یہ تم سب سے بلا خوف و خطر کہے دیتی ہون کہ طلسم کشا پر کوئی غالب نہ آئیگا جو جائیگا یا تو اپنا سا منھ لیکر واپس آئیگا یا اسیر ہوگا یا مارا جائیگا وزیرزادی نے عرض کیا کہ بجا ارشاد ہوا یہ کہکر کہا کہ ای ملکہ میرا تو جی چاہتا ہی کہ اس جوگی کا کسی طور سے امتحان ہو جو کیونکہ طلسم کشا کیطرف جاتا ہی معلوم ہو جاتا کہ جس بھروسہ پر جاتا ہی کیسا ساحر ہی ملکہ نے کہا کہ اگر تیری یہی مرضی ہی تو ابھی معلوم ہوا جاتا ہی یہ کہکر ملکہ کے سامنے ایک نارنج سیندور سے رنگا ہوا رکھا تھا ملکہ نے وہ نارنج اٹھا کر اسم سحر دم کیا اُس جوگی کی طرف پھینکا وہ جوگی صاحب اپنے شیر آتش پر سوار بلا خوف چلے جاتے تھے یہ بھی انکو خبر نہ تھی کہ یہان کوہ پر کون لوگ بیٹھے ہین اور کسی نے میرا امتحان کیا ہی وہ نارنج قہقہہ کرتا ہوا قریب اُن جوگی کے آیا اور خود بخود قریب پہونچکر شق ہوا اور سرنگون زمین پر گرا اور خاک مین مل گیا بالکل جوگی پر سحر ملکہ نے اثر نہ کیا یہ جو ملکہ نے دیکھا وزیرزادی سے فرمایا کہ یہ جوگی بڑا صاحب کمال ہی کیونکہ میرے سحر نے بالکل اُسپر اثر نہین کیا بلکہ اُسکے قریب پہونچکر میرا سحر بالکل بیکار ہو گیا اور یہ سحر میرا بہت زبردست تھا اگر کوئی ساحر زبردست بھی مقابلہ مین ہوتا تو وہ بھی اسکو بہت مشکل سے دفع کرتا اور اس ساحر و جوگی کے قریب جاکر بیکار ہو گیا اُسنے اُس کے دفع کرنے کی فکر تک نہین کی وزیرزادی نے عرض کیا کہ پھر تو معلوم ہوتا ہی کہ یہ ضرور طلسم کشا پر غالب آئیگا جب ایسا ساحر زبردست ہی ملکہ نے جواب دیا کہ ای دل آرام اگر سامری و جمشید بھی آکر مقابلہ کرین طلسم کشا سے تو وہ بھی طلسم کشا پر غالب آسکینگے

کیونکہ وہ مالک اسم اعظم ہے اور جو مالک اسم اعظم ہوتا ہے اُسپر سحر اثر نہین کرتا ہے جب تک
اسم اعظم فراموش نکیا جائے اُسوقت تک اُسپر سحر اثر نہین کرتا ہے بس طلسم کشا پر کسیکا
سحر اثر نکرے گا یہ جوگی بھی جائے گا اپنا منھ لے کر واپس آئے گا دل آرا نے
عرض کیا بجا ارشاد ہوتا ہے ملکہ نے کہا کہ رہ جاؤ مین ایک سحر اور کرتی ہون یہ کہکر جھولی
سے ایک گولہ نکالا اُسپر اسم سحر دم کرکے سر اُٹھایا اور قصد کیا کہ جوگی پر مارون اب جو
جوگی کیطرف دیکھا تو جوگی کو نہ پایا جوگی اتنے عرصہ مین چلا گیا تھا ملکہ خاموش ہو گئی
گولہ کو جھولی مین رکھ لیا اور روزیر زادی سے کہا کہ کیا کرون وہ جوگی اتنے عرصہ مین چلا
گیا ابھی کا میرا سحر رد کرتا تو مین جانتی کہ بڑا صاحب کمال ہے اُسکی قضا نہ تھی جو وہ چلا گیا
خیر وہان جاکر جب ذلیل ہو کر واپس آئے گا تو دیکھا جائے گا یہ کہکر لعلان تو کوہ پر سے
اُٹھکر اپنے باغ کو چلی گئی ادھر وہ جوگی صاحب شیر پر سوار اسی طور سے چلے جاتے
ہین زبان پر یہ کلمہ ہے کہ بجرنگ بجرنگ سوائے اس کلمہ کے کوئی بات نہین کرتے ہین
کہ اسیطور سے بجرنگ بجرنگ کہتے ہوئے اُس مقام پر پہونچے کہ جہان بیرون قصر بلا زمان
حکیم اسقلینوس فرو کش تھے خیمے وغیرہ برپا تھے اُدھر بالائے قصر برآمدہ پر صاحبقران
و حکیم اسقلینوس بیٹھے ہوئے جنگل کی سیر کر رہے تھے کہ جوگی صاحب وہان پہونچے
ان لوگون نے جو اس شان و شوکت سے وہئیت کا جوگی شیر پر سوار دیکھا اور دیکھا
اسی طرف آتا ہے سب کے حواس جاتے رہے سب کے سب خائف و ترسان ہوکے
آپس مین کہنے لگے کہ خداوند کریم اس جوگی کے شر سے بچائے یہ ضرور طلسم کشا کی تلاش مین
ادھر کو آتا ہے بے ستون کا بھیجا ہوا ہے دو ایک نے کہا کہ آتا ہے تو آنے دو بنا کیا لیگا
جیسا ہم سے سوال کرے گا ویسا پائے گا ہمارا خدا حافظ ہے ہم خدا پرست ہین
یہ ساحر ہے ہمارا کر کیا سکتا ہے تم سب نے دیکھا تھا کہ بھانجی شنگال کی کس زور و شور
آئی تھی وہ عاجز ہو کر چلی گئی اجلاس و خیلتاش وزر لازول جادو آئے مصاحبان
خاص بے ستون مارے گئے ایک اپنی ناک کٹوا کر بھاگ گیا یا یہ بھی مارا
جائے گا یا اسیر ہوگا یا بھاگ جائے گا ہم کیون خوف کرین کیون ڈرتے ہو

اپنے حواس درست کرو جو کہ سنبھلے تھے اُنکے یہ قول تھے مگر اُنکی باتون سے کسی کا خوف برطرف نہ ہوا اُسیطور سے سب خوف زدہ رہے مگر یہ کیا کہ سب نے ہتھیار لگا لیے اور آمادہ ہو کر بیٹھے مگر ایک قسم کا تلاطم تھا ہر ایک کو اپنی جان کی پڑی ہوئی تھی اُدھر جوگی صاحب اُس مقام پر جو پہونچے چارونطرف سے سب نے گھیر لیا ہر ایک اپنی اپنی کہہ رہا ہے وہ جوگی یہی کہے جاتے ہین بجرنگ بجرنگ جب چارون طرف سے لوگون نے گھیر لیا ایک مرتبہ بنگاہ قہر اُنکی طرف دیکھا دیکھنا تھا کہ سب کے سب مارے خوف کے پیچھے ہٹ گئے قریب سے جوگی صاحب کے جوگی صاحب نے ایک مرتبہ باآواز مہیب کہا کہ تم لوگون نے کیون ہم کو گھیرا ہے کیا بات ہے اور تم کون لوگ ہو ہم تو خداوند سامری و جمشید و عجائب نگار کا فرستادہ پاس امیر حمزہ و حکیم اسقلینوس کے آیا ہے کیا یہی باغ حکیم اسقلینوس کا ہے ہم خداوندون کا مصاحب خاص ہے ہم سے اُنھون نے فرمایا ہے کہ حمزہ حکیم اسقلینوس کے باغ مین ہے حکیم اسقلینوس کا مہمان ہے اور ہمارے خاص بندہ حکیم شیاطین کو حمزہ نے اپنے عیار کے ذریعے سے گرفتار کرا کے قید کیا ہے بس مجکو خداوندون نے روانہ فرمایا ہے کہ تم جا کر حمزہ کو سمجھاؤ کہ وہ ہمارے خاص بندہ حکیم شیاطین کو رہا کر دے مین بموجب حکم کے ادھر کو آیا ہون اُنھون نے فرمایا تھا کہ باغ اسقلینوس و قصر بہشت مثل مین حمزہ و حکیم اسقلینوس ہین حکیم اسقلینوس مسلمان ہو گیا ہے گو وہ قبل سے خداپرست تھا مگر اپنے کو پوشیدہ کیے ہوئے تھا جب حمزہ ادھر آیا تو اُسنے اپنے کو ظاہر کیا اور اُسکا شریک ہو گیا ہان بتاؤ یہی باغ ہے حکیم کا اور حمزہ حکیم کا مہمان ہے یا نہیں اُن لوگون نے کہا کہ ہم ملازم ہین حکیم کے اور یہی باغ ہے ضرور ہمارے مالک حکیم اسقلینوس کا اور حمزہ طلسم کشا ضرور اُنکے مہمان ہین اور حکیم شیاطین بھی ضرور اُنکے پاس قید ہین جو آپ کا منشا ہو بیان فرمایئے ہم اُن کو آگاہ کرین جوگی صاحب نے جواب دیا کہ ہم اُنکے پاس آئے ہین اور اُنکے پاس جائینگے اُن لوگون نے جواب دیا کہ آپ یہان قیام فرمائین ہم اطلاع کر لین اور اجازت ہووے تو شوق سے تشریف لیجائیگا

جوگی نے کہا کہ ہمارے لیے اجازت کی کوئی ضرورت نہین ہی ہم بدون اجازت کے جا بیٹھے
یہ کہکر شیر کو مہمیز کرکے بجرنگ کہتے ہوئے طرف قصر کے چلے ملازمان حکیم اسقلینوس
نے قصد کیا کہ روکین جوگی کو مگر سامنے لگے تھے وہ سامنے آئے جوگی نے جو دیکھا کہ یہ لوگ
روکنے کے قصد سے سامنے آتے ہین ہر نگاہ قہر آلود وہ دیکھا دیکھنا تھا کہ وہ لوگ پیچھے
اور بھاگ اور بیٹھے مگر اس قہر کی نگاہ سے دیکھا کہ انکے بھی اندام مین تھرتھری پڑ گئی اور
سامنے سے ہٹ گئے مگر ایک تلاطم پڑ گیا ہر ایک غل مچانے لگا چند ملازم دوڑ کر
طرف قصر کے چلے اس قصد سے کہ قبل انکے جانے کے اور وہان پہونچنے کے ہم حکیم
اسقلینوس و طلسم کشا کو آگاہ کرین کہ اسطور سے ایک جوگی اندر قصر کے آتا ہی ہم نے
لاکھ لاکھ روکا مگر وہ ہم سے نہین رکتا ہی برابر چلا آتا ہی اسکی زبان پر یہی کلمہ ہی کہ
بجرنگ بجرنگ یہ لوگ تو طرف قصر کے چلے اور وہ جوگی صاحب بھی چلے آتے ہین اودھر
بالائے برآمدہ حکیم اسقلینوس و صاحبقران بیٹھے ہوئے سیر کر رہے تھے کہ یکایک
غل و شور کی اہل لشکر کی صدا کان مین آئی پہلے حکیم نے طرف اپنے لشکر کے دیکھا
پہلے نگاہ حکیم کی جوگی پر پڑی دیکھا کہ ایک جوگی شیر پر سوار طرف قصر کے چلا آتا ہی میرے
ملازمون کا مجمع اسکے عقب مین ہی مگر اسکا کوئی کچھ بنا نہین سکتا ہی جوگی کی صورت
اور ہیبت کو جو حکیم اسقلینوس نے دیکھا ایسی ہیبت طاری ہوئی کہ رعشہ اندام مین
پڑ گیا دل مین کہا کہ پناہ بذات خدا کیا بد شکل انسان ہی خدا اسکے شر سے محفوظ رکھے
دل مین کہا صاحبقران سے کہ حضور نے ملاحظہ فرمایا کہ ایک جوگی اسطرف کو
چلا آتا ہی کیسا بد شکل اور زبردست ساحر معلوم ہوتا ہی خداوند کریم اسکے شر سے
بچاوے اور آپکو بچائے یہ ضرور ہمارے اور آپ کے ایذا رسانی کے لیے آتا ہی بارہ
ہزار میرے ملازم ہین مگر ایک اسکا کچھ نہین بنا سکتا ہی جرار زبردست ساحر معلوم
ہوتا ہی دیکھیے کیسا شور و غل ہی صاحبقران ملاحظہ فرما چکے تھے حکیم سے فرمایا کہ
یہ کوئی مقام خوف نہین ہی آتا ہی تو آنے دیجیے کیا بنا لے گا یہ کہکر فرمایا کہ چلو قصر مین
بیٹھین بس حکیم و صاحبقران دونون برآمدے پر سے اٹھکر بارہ دری مین آ گئے

صاحبقران مسند پر جلوہ فرما ہوئے حلیم سامنے بیٹھے صاحبقران نے حلیم سے فرمایا کہ کیا بدہیئت اور بدشکل انسان ہی وہ جوگی جو چلا آتا ہی مین نے بڑے بڑے ساحر دیکھے مگر ایسا ساحر کوئی میری نگاہ سے نہین گذرا و مامہ ایسی ساحرہ کہ جسکا سحر مین مثل و نظیر نہ تھا مگر وہ بھی ایسی بدشکل نہ تھی اور ہیئت اُسکی نہ تھی جو اس جوگی کی ہی بارہ برہنہ مین وہ ایک ہی اور کوئی کچھ بنا نہین سکتا ہی صاحبقران یہ فرما رہے تھے کہ دیکھا چند سوار و چوبدار دوڑے ہوئے چلے آتے ہین سانس پھولی ہوئی ہی پسینہ مین غرق ہین آکر سامنے گرے حلیم و صاحبقران نے جو یہ حالت اُنکی دیکھی گھبرا کر پوچھا کہ کیون تم لوگ کیون اسقدر گھبرائے ہوئے آئے ہو اور کیا سبب ہی جو اسقدر پریشان ہو حواس درست کرکے کلام کرو کیا خبر لائے ہو یہ جو حلیم اسقلینوس و صاحبقران نے فرمایا اُن لوگون نے حواس اپنے درست کرکے یون عرض کیا کہ ہم لوگ اپنے بستر پر بیٹھے ہوئے تھے کہ یکایک ہم نے دیکھا کہ ایک جوگی صحرا سے شیر پر سوار ظاہر ہوا اور ہماری طرف آیا جب لشکر مین پہونچا تو ہم نے بڑھکر دریافت کیا کہ آپ کہانسے تشریف لائے ہین اور کہان تشریف لے جائیےگا فرمایا کہ ہم سامری و جمشید کے پاس سے آئے ہین اُنھون نے مجکو حمزہ و اسقلینوس کے پاس بھیجا ہی کیونکہ اُنکا بندہ خاص شیشان اُنکے پاس قید ہی اُسکی سفارش کی ہی اور کہا ہی کہ اب ان حرکات سے باز آؤ ابھی تک ہم تمھارا بہت پاس کرتے ہین مگر اب ظلم و بدعت تمھارا ہمارے بندون پر حد سے زیادہ ہوگیا ہی اب ہم اخیر آیا ہی ہم تم کو آگاہ کرتے ہین اب ظلم و بدعت نہ کرو آیندہ تم کو اختیار ہی جب ہم نے یہ سُنا کہ پاس آئے ہین ہم نے عرض کیا کہ ہم خبر کرین تو تشریف لے جائیےگا کہا کہ کوئی ضرورت نہین ہی ہم اطلاع کے جائینگے ہم نے قصد روکنے کا کیا ایسی قہر کی نگاہ سے دیکھا کہ پھر جرات نہ ہوئی کہ کلام کرین یا روکین وہ ہم سب کو قہر و غضب سے دیکھ کر ادھر کو چلے ہم بھاگے کہ آپ کو خبر کرین خدا نعمت ایک کلمہ جو کہ اُنکی زبان پر ہی وہ ہماری سمجھ مین نہین آتا ہی سوائے اس کلمہ کے کوئی کلمہ نہین کہتے ہین یہی کلمہ زبان پر ہی کہ بجرنگ بجرنگ نہ معلوم اسکا کیا منشا ہی صاحبقران نے سُنکے فرمایا کہ معلوم ہوتا ہی کوئی بچہ شیطان ہی یہ بھی شعبدہ ہی کسی ساحر کا کچھ خوف نہ کرو آنے تو آنے دو روکو مت ہم سمجھ لینگے اُنھون نے عرض کیا کہ ہمارے روکے سے وہ کب رُکے گا وہ لوگ یہ کہہ رہے تھے کہ صاحبقران نے دیکھا کہ سامنے سے وہ جوگی اُسیطور سے شیر پر سوار

چلا آتا ہے عقب مین اُسکے چند ملازم حکیم کے ہین کہ صاحبقران نے اُن ملازمون کو اشارہ کیا کہ
تم پلٹ جاؤ وہ فوراً اشارہ پاتے ہی اُسکے عقب سے پلٹ گئے وہ جوگی اسیطور سے شیر
پر سوار بجرنگ بجرنگ کہتا ہوا بارہ دری مین آیا ہر بن مو سے اور ناک و کان و مُنھ سے شیر کے بھی
شعلہ نکلتے تھے اور جوگی کے بھی تمام جسم مین سانپ کالے کوڑیالے لپٹے ہوئے تھے کہ وہ جوگی
بارہ دری مین قریب فرش کے آکر شیر پر سے اُترا مگر اب کلام نہین کرتا ہے بجرنگ بجرنگ کہہ رہا ہے
بہ نگاہ قہر صاحبقران و حکیم کو دیکھا منشا یہ تھا کہ کوئی تعظیم کو نہ اُٹھا حکیم نے قصد کیا تھا کہ تعظیم
کو اُٹھون کہ صاحبقران نے منع فرمایا تھا اشارہ سے کہ کافر ہے دوسرے ساحر اسکی تعظیم کو نہ
اُٹھو حکیم بھی نہ اُٹھے تھے جوگی نے مُنھ سے کچھ نہ کہا سوائے بجرنگ بجرنگ کے مگر اشارہ سے بطور
سامری پرستان سلام کیا کسی نے جواب سلام نہ دیا سب خاموش بیٹھے رہے کہ جوگی نے ادھر ادھر
دیکھا کہ کہان بیٹھون جب صاحبقران نے دیکھا کہ جوگی اِدھر اُدھر دیکھ رہا ہے خیال فرمایا کہ
جگہ کی تلاش کر رہا ہے اشارہ فرمایا کہ مسند پر آکر بیٹھو صرف اس خیال سے مسند پر بٹھایا کہ یہ بدون
طلب مہمان آیا ہے گو بہ قصد دشمنی آیا ہے اور کافر بھی ہے مگر مہمان تو ہے اور صاحبقران صاحب
خلق بھی ہین تعظیم کو جو منع کیا اور خود بھی نہ اُٹھے اسکا یہ سبب تھا کہ حکیم تو کانپ رہے تھے
بہ سبب خوف کے یہ خیال فرمایا کہ اگر حکیم تعظیم کو اُٹھے بہ سبب کانپنے کے گر پڑے تو یہ جوگی
خیال کرے گا کہ میرا خوف غالب آیا یہ زیادتی کرے گا اور عزت اسلام مین فتور واقع ہوگا اور
حکیم کی حقارت ہوگی اور خود بھی اسی خیال سے نہ اُٹھے کہ اگر مین اُٹھونگا تو حکیم بھی ضرور اُٹھیگا
یہی انجام ہوگا بس آپ بھی بیٹھے رہے اور حکیم کو بھی نہ اُٹھنے دیا مگر برابر بلا کر بٹھایا جب
جوگی بیٹھ چکا اُسوقت اُسنے اِدھر اُدھر دیکھنا شروع کیا شیر سامنے قریب فرش ٹھہرا ہوا ہے
کسی سے بولتا نہین ہے ملازمان حکیم دست بستہ حاضر ہین مگر ہر ایک کا دم نکلا ہوا ہے کہ شیر
کھا جائے گا اگر ذرا تم نے حرکت کی سب تصویر کلّی بنے ہوئے کھڑے ہین اُدھر حکیم اسقلینوس
کی خود یہ حالت ہے کہ جب سے جوگی کو دیکھا ہے اندام مین رعشہ ہے قلب تھرایا جاتا ہے یہی خیال
ہے کہ دیکھیے کیا ہوتا ہے یہ بڑا زبردست ساحر معلوم ہوتا ہے مگر اپنے کو سنبھالے ہوئے بیٹھے تھے
جب جوگی بیٹھ چکا اِدھر اُدھر دیکھنے لگا مگر یہ کہے جاتا ہے بجرنگ بجرنگ زبان تالو سے

نہین لگتی ہو صاحبقران کا دماغ پریشان ہوگیا ہو ایک مرتبہ جوگی کی طرف دیکھکر فرمایا کہ بیکار
بجرنگ بجرنگ کہکر دماغ خالی کیا ہو جس کام کو آئے ہو وہ کام بیان کرو اس بک بک سے کیا
حاصل ہو ہم اس بات کو تمھاری نہین سمجھتے ہین یہ معمہ ہماری سمجھ مین نہین آتا ہو ہم کو بھی تو
معلوم ہو کہ آپ کس غرض سے یہان تشریف لائے ہین یہ جو صاحبقران نے فرمایا جوگی نے
بہ نگاہ قہر صاحبقران کے چہرہ پر نگاہ کی اور خاموش ہوا صاحبقران کو بالکل خوف نہ
تھا یہ بھی خیال نہ تھا کہ یہ ساحر ہو یہ بھی نہ جانتے تھے کہ یہ کون آیا ہو بلا خوف و خطر بیٹھے ہوے
تھے جب صاحبقران نے جوگی کی طرف مخاطب ہوکر یہ فرمایا تھا کہ بیکار کی بک بک
کرکے دماغ خالی کیا ہو تو حکیم صاحبقران کی اس تقریر سے بہت ہی خوفزدہ ہوا تھا
کہ ایسے ساحر زبردست کے منھ پر یہ کہا کہ بیکار دماغ پریشان کرتے ہو ایسا نہ ہو کہ یہ برہم ہوکر
آمادہ فساد ہو اس سے تو صلح کی تقریر کرنا تھی تاکہ یہ شر دفع ہو نہ کہ وہ تقریر کہ جس سے لڑائی
کی صورت نکلے بہ نرم زبانی اور خوش بیانی اسکو رام کرنا تھا اُدھر جب صاحبقران کی
تقریر سُنکے جوگی نے بہ نگاہ قہر دیکھا حکیم کے دم پر بن گئی کہ غضب ہوگیا کہ جوگی کو غصہ آگیا
آفت برپا ہوتی ہو اُدھر جوگی نے صاحبقران کی طرف دیکھکر خاموشی اختیار کی چند
منٹ تک خاموش رہا اُسکے بعد صاحبقران کیطرف مخاطب ہوکر باواز غیظ آلودہ صاحبقران
سے کہا کہ آپ بڑے نازک دماغ ہین کہ یہ میری نسبت کہتے ہین کہ بک بک کرکے دماغ پریشان
کر دیا ہو مجھ ایسے بندہ خاص و عبادت گذار سے ایسے کلام کرتا ہو معلوم ہوا کہ تم کو بہت غرور ہو گیا
ہو اپنے زور و طاقت پر اور خداوند سامری کے بندونکو قتل کرکے مغرور ہوگئے ہو کہ اُسکے خاص
بندون سے ایسے کلام کرتے ہو قہر خداوند سامری و جمشید سے نہین ڈرتے ہو اُنھون نے طرح
دے دیکر تم کو بہت سر چڑھایا ہو کہ کچھ بھی تم کو خیال نہین ہو خداوند سامری و جمشید کو برہم
کرکے جسنے پیدا کیا تھا خدائے نادیدہ کی پرستش پر کمر کسی اور سامری کے بندونکو قتل کرنا شروع
کیا یہ اچھا نہین کیا ہو اسوقت تک خداوندون کو خیال نہ آیا اب خیال آیا ہو آگاہ ہو کہ
مجھکو تمھارے پاس بھیجا ہو کہ مین تم کو آگاہ کردون اے حمزہ عرب آگاہ ہو کہ اسوقت خداوند
سامری و جمشید اور اُسکے کل نائب باغ جنت مین قصر یاقوت نگار مین جلوہ فرماتے ہین سب

حاضر خدمت تھے کہ لقا ذرمرد ثانی و فرعون ثانی وزبرجد نگار وغیرہ نے شکایت کی حمزہ عرب
نے جو کہ انکا بندہ خاص ہی اور آپ نے اُسکو اور اسکے بندون و دیگر عزیزون و سردارون کو بھی قوت
عطا فرمائی ہی وہ بہ سبب قوت خداوندی کے بہت زور آور و طاقتور ہوگئے ہین کسی سے زیر
نہین ہوتے ہین کوئی اُنپر غالب نہین آتا ہی بدین سبب بہت سر اُٹھایا ہی اور آپ کے بندونکو
بہت پریشان کرتے ہین اور عاجز اُنکے قتل و غارت پر کمر باندھی ہی لہذا ہم لوگ اُنکے ہاتھوسے
عاجز ہو کر یکے بادیگرے آپ کی خدمت مین چلے آئے اب وہ جہان جہان آپ کے بندے آپکی
بندگی کرنے والے ہین وہان لشکر کشی کرکے جاتے ہین اُنکو قتل و غارت کرتے ہین یہ خیال کرتے ہین
کہ سوائے خدائے نادیدہ کے بندگی کرنے والون کے کوئی نہ ہوگا یہ لوگ خداوند سامری سے شکایت
کر رہے تھے کہ نائب خداوند عجائب نگار بھی آئے اُنھون نے آکر شکایت کی کہ آجکل خدائے
نادیدہ کی بندگی کرنے والون نے میرے طلسم اور میرے بندونپر ظلم و بدعت شروع کی ہی اور
لشکرے کرائے ہین اور ہزارون کو قتل و غارت کر رہے ہین آپ کے پاس فریاد لے کر آیا ہون خبر
لیجیے یہ سُنکے خداوند سامری نے فرمایا کہ ہان اب مین بھی دیکھتا ہون کہ اُنھون نے بہت سر اُٹھایا
اُنکو تنبیہ کرنا میرے اوپر واجب ہوا ہی اب مین اُنکو غارت کیے دیتا ہون مگر ایک مرتبہ آگاہ کرون
یہ فرماکر میری طرف دیکھا اور مجھسے فرمایا کہ ای بحر زنگ بن اجر زنگ تو اسوقت دنیا پر جا حمزہ
عرب تیر بہشت بغل مین پاس حکیم اسقلینوس کے موجود ہی اور حکیم نے اُسکو اپنا مہمان
کیا ہی اور میرے خاص بندہ حکیم شیاطین کو اُسکا عیار پکڑ لایا ہی اُسنے اُسکو قید کیا ہی بس تو جاکر
میری طرف سے حمزہ عرب سے کہنا کہ اول تو حکیم شیاطین کو رہا کردو دوسرے ان حرکات
کو ترک کرو میرے بندون کے قتل و غارت سے باز آؤ ورنہ اگر مجھکو غصہ آجائے گا تو بڑی خرابی ہوگی
تم سب کو خاک سیاہ کردونگا اب مجھسے یہ ظلم و بدعت نہین دیکھا جاتا ہی جو تم میرے بندونپر
کرتے ہو اسوقت تک یہ خیال تھا کہ تم راہ راست پر جاؤ مگر تم کسی طور سے نہین آئے ہو لہذا
تم کو آگاہ کرتا ہون اگر اس آگاہ کرنے پر بھی تم نے نہ خیال کیا تو تم پر اپنا عذاب نازل کرونگا
چنانچہ مین یہ حکم خداوند سُنکے اُسیوقت مین وہان سے شیر پر سوار ہو کر چلا یہان آکر پہونچا
ای حمزہ عرب مین تجھسے کہتا ہون کہ یہ دنیا مقام سرا ہی یہان کوئی ہمیشہ نہین رہا ہی

نہ رہے گا لہٰذا تجھکو لازم ہی کہ اپنے خدا کو پہچان اور دین سامری کو اختیار کر سامری پرستون کے
ظلم و بدعت سے باز آ انپر ظلم و بدعت نہ کر اسکے قتل و غارت سے ہاتھ اُٹھا تمام دنیا کو خداوند
سامری و جمشید نے پیدا کیا ہی اُنکی قدرت سے زمین و آسمان ماہ و مہر کوہ و صحرا دشت و دریا
بحر و شجر جن و بشر بہشت و دوزخ پیدا ہوئے ہین وہی سب کے خالق ہین اُنھون نے ہی تم
سب کو خلق کیا ہی اور اپنے زور قدرت و طاقت خداوندی سے ایک حصہ تم کو دیا ہی جو تم
کسی سے زیر نہین ہوتے ہو اور سب پر غالب آتے ہو یہ سبب عنایت و مرحمت و پرورش خداوندی
کا ہی خداے نا دیدہ کی بندگی کرنا بیکار ہی جسکو آنکھ سے نہین دیکھا وہ کیسا خدا ہی اُسکی
بندگی اور اُسکو سجدہ کرنا لازم ہی کہ جو کہ دکھائی دے اور ہم اُسکے سامنے کھڑے ہو کر اپنی حاجت کہین
کہین یا اُسکو سجدہ کرین کہ جو کہ دکھائی نہ دے اور ہماری نہ سنے اے حمزہ عرب یہ سب دنیا
اور سب سامان پیدا کیے ہوئے خداوند سامری و جمشید کے ہین وہی سب کے خالق ہین دنیا کے
جو لہ بدل کر بالاے آسمان تشریف لے گئے اور بہشت مین جاکر مقیم ہوئے جو بندے اُنکے تم لوگون
کے ہاتھ سے مارے گئے سب داخل بہشت ہوئے اور جو خداے نادیدہ کی بندگی کرنے والے دنیا سے
گئے وہ داخل دوزخ کیے گئے وہ جہنم مین جل رہے ہین اور فریاد کر رہے ہین کہ یا خداوند سامری ہماری
خطا کو معاف فرمایئے آپ خداے برحق اور خالق مطلق ہین ہم کو حمزہ نے بہکایا ہم حمزہ کے بہکانے
سے تجھ سے منحرف ہوئے اگر ہم یہ جانتے تو کبھی ایسا نہ کرتے حمزہ کے کہنے پر عمل نہ کرتے اسوقت مین
کوئی ہم کو آکر نہین بچاتا ہی کوئی فریاد رسی نہین کرتا ہی خداوند ایک ساعت نہین فرماتے ہین اے حمزہ
عرب اگر اسوقت تو میرے کہنے پر عمل نہ کرے گا اور دین اسلام کو نہ ترک کرے گا تو یاد رکھ کہ خداوند جمشید
و سامری اپنا عذاب تجھ پر نازل کرینگے اور تجھکو داخل جہنم کرینگے اُسوقت فریاد کروگے تو کوئی نہ سماعت
کرے گا بس اسی مین خیریت ہی کہ حکیم شیاطین کو رہا کر دو اور سامری پرستی اختیار کرو اور بلاؤ حکیم
شیاطین کو اگر میرے کہنے کے خلاف کروگے تو یاد رکھو کہ مین اسیوقت تم کو مع حکیم اسقلینوس
کے خاک سیاہ کر دونگا تم کو اسیر کر کے پاس خداوند کے لے جاؤنگا خداوند تم کو اُسیوقت داخل
دوزخ فرماینگے یہ جو جوگی نے کہا صاحبقران نے برہم ہو کر فرمایا کہ کیا بیہودہ بک رہے ہو لعنت
سامری و جمشید دونون پر اور دیگر منکر ان دین اسلام پر وہ سب بچہ شیطان تھے اور شیطان

کے بہکانے سے خدائی کا دعوی کرتے تھے اُنکو مین نے قتل کیا اور جو باقی ہین اُنکو قتل کرونگا وہ میرے ہاتھ سے بچکر جاتے کہان ہین یہ جو تم نے کہا کہ سامری وجمشید نے اپنے بندونکو داخل بہشت کیا اور خدا کے نادیدہ کے بندونکو واصل جہنم کیا یہ بالکل جھوٹ اور غلط ہی وہ مرتد اور مشرک تھے اور جو اُنکو خدائی مانتے تھے وہ سب بھی مشرک تھے بس وہ سب واصل جہنم کیے گئے ہونگے اور آگ مین جل رہے ہونگے وہ اپنے کو تو بچا نہ سکے ہونگے اپنی بندگی کرنے والون کو کیا بچائینگے یہ کیسے خدا تھے کہ ہم لوگون کے ہاتھ سے بھاگتے پھرتے تھے اور دامن پناہ نہ ملتا تھا آخر کو قتل ہوئے یہ کیسے خدا تھے کہ بندون سے بھاگے اور قتل ہوئے بس یہ خدا کی شان نہین ہی کہ وہ مثل بندون کے بھاگے اور اپنے بندون سے عاجز و پریشان ہوے یا مثل بندون کے باپ مان بیٹا بیٹی ہاتھ منھ پشت و شکم رکھتا ہو اور کھاتا اور پیتا ہو اور ستر ضروری رکھتا ہو وہی خدا ہی جو ان باتون سے بری ہو نہ آنکھ رکھتا ہو نہ کان نہ ہاتھ نہ منھ صرف ایک بقعہ نور ہو نہ اُسکا بیٹا ہو نہ بیٹی وہ خدا ہی یہ اوصاف سب خداوند کریم مین ہین وہ وحدہ لاشریک ہی اُسکی خدائی اور وحدہ لاشریک ہونے کی ہر شی گواہی دیتی ہی بقول شاعر شعر ہر گیاہے کہ از زمین روید وحدہ لاشریک لہ گوید برگ درختان سبز در نظر ہوشیار ہر ورقے دفتریست معرفت کردگار وہ بڑا کریم ہی اور رحیم ہی وہی سب کا مالک و مختار و خالق و رزاق ہی اُسنے سب کو پیدا کیا ہی وہ سب ہم اپنے بندونپر مثل مان باپ کے شفقت فرماتا ہی وہ سب زمین و آسمان کا بہشت و دوزخ کا مالک ہی اُسی کے قبضہ قدرت مین ہر ایک کی زیست و موت ہی بدون اُسکے حکم کے پتہ نہین ہل سکتا ہی لاتتحرک ذرۃ الا باذن اللہ اُسکے اوصاف کوئی نہین بیان کرسکتا اگر تمام عالم ایک زبان ہو کر حمد الٰہی پڑھے تو بھی ممکن نہین ہی بس جو ایسا خالق ہی اُسکی کیونکر نہ بندگی کی جائے اور یہ سب کچھ شیطان تھے اور ان سب نے گمراہ کیا تھا دیکھنا کہ انکی بروز قیامت کیا حالت ہوتی ہی ای جوگی تو بیکار مجھکو خوف دلاتا ہی مین نہ تجھ نے سے ڈرتا ہون نہ تم ایسے ساحرون سے یہ سب شعبدے ہین سامری و جمشید کیا حقیقت رکھتے ہین جو وہ میرا کچھ بنا لینگے وہ خود جہنم مین جل رہے ہونگے اُنکو خبر بھی نہ ہوگی تو میرا کیا بنا لیگا اگر میری قضا نہین آئی ہی تو تو کیا اگر تمام عالم ایک ہو جائے گا تو بھی میرا ایک موے جسم نہ کم کرسکے گا اگر میری قضا آئی ہی تو ایک پشہ میری ہلاکت کے لیے کافی ہی یہ تیرا کہنا بیکار ہی ایسے شعبدہ بہت سے دیکھے ہین اور ہم مین

مرٹ گئے ہین ان باتون سے تو کچھ حاصل نہین ہی نہ تو مین دین اسلام ترک کرونگا نہ حکیم شیاطین کو
رہا کرونگا کیا کرون مجبور ہون اگر میرے برادر بجان برابر خواجہ عمرو اسوقت ہوتے تو تم کو حال
معلوم ہوتا یہ ساری شعبدہ بازی بھول جاتے مگر وہ اسوقت یہان موجود نہین ہین طرن کو وہ دا
کے بہانے خبر و دریافت حال بچہ شیطان کہ جسکو خداوند کوہ نشین کہتے ہین گئے ہوئے ہین خدا
کرے وہ اسوقت آجائین مین حکیم شیاطین کو طلب کرتا ہون اگر تم مین طاقت اور استعداد
قدرت ہو تو رہا کر کے لے جاؤ یہ کہکر حکم دیا کہ لاؤ شیاطین کو لوگ اُسوقت گئے اور شیاطین کو
لے کر حاضر ہوئے صاحبقران نے فرمایا کہ لو یہ شیاطین موجود ہی اسکو لے جاؤ مین بھی تو
دیکھون کہ تم کیسے زبردست ساحر ہو اور کیسے جوگی ہو ادھر شیاطین کو جو لوگ لے کر آئے اُنے
جو آنکھ اُٹھا کر دیکھا تو کیا نظر پڑا کہ مسند زرنگار پر تو صاحبقران بیٹھے ہوئے ہین برابر اُنکے
ایک جوگی بہت زبردست بیٹھا ہوا ہی حکیم استقلینوس سامنے بیٹھے ہوئے ہین چونکہ انکی
زبان مین سوزن دیے ہوئے تھے اس سبب سے یہ کلام نہ کر سکتا تھا اسنے اُس جوگی کو دیکھکر
اشارہ سے کہا کہ میری خبر لیجیے مین بالکل ناچار و مجبور ہون مذہب سامری پرستی رکھتا ہون مگر
کیا کرون انکی قید مین ہون اور زبان مین سوزن دی ہوئی ہی راوی بیان کرتا ہی کہ شیاطین اس
جوگی کو دیکھکر بہت خوش ہوا تھا کہ اب یہ آئے ہین حمزہ اور حکیم کو دونون کو سزا دینگے اور
مجکو رہا کر کے لے جاینگے یہی خیال کر کے اسنے اشارہ کیا تھا جوگی نے اسکا اشارہ سمجھکر حمزہ
صاحبقران سے کہا کہ مین جب جانون کہ آپ بڑے بہادر ہین کہ شیاطین کو رہا کر دیجیے اور
آکر میرے پاس بیٹھے ہان جب مین لے جاؤنگا تو تم کو آگاہ کر کے لے جاؤنگا اور بدون میری جا
کے یہ یہان سے جا نہین سکتا ہی جب تک مین یہان موجود ہون بھاگ نہین سکتا ہی مین اسوقت
بہادر و شجاع آپ کو جانونگا کہ جب آپ شیاطین کو رہا کر دینگے اُس جوگی نے اسطور سے صاحبقران
کو طعنہ اور غصہ دلایا کہ آپ نے خود اٹھکر شیاطین کی زبان سے سوزن لی اور اُسکی قید کاٹ
دی کہ وہ رہا ہو گیا اُس جوگی نے جب دیکھا کہ میرے کہنے سے حمزہ کو غصہ آیا اور اپنے ہاتھ سے
رہا کر دیا ایک مرتبہ اُسکی طرف دیکھ کر آنکھ مین آنکھ ڈالکر کہا کہ او شیاطین گو تو بندہ خاص
سامری و جمشید ہی اور دونون خداوند تجھ سے بہت خوش ہین تو یہ نہ خیال کرنا کہ حمزہ نے

میرے خون سے رہا کر دیا ہی اتو مین رہا ہون بھاگ جاؤن ایسی حرکت نہ کرنا اگر ایسی حرکت کریگا
تو مین خداوند سے تیری شکایت کرونگا وہ تجکو دوزخ مین ڈالدینگے دوسرے مین ہی تیرے لیے کافی
ہون جہان بھاگ کر جائے گا تجکو پکڑ کے حمزہ کے حوالے کرونگا اور اپنے سامنے قتل کراؤنگا بس خاموش
میرے پاس اگر بیٹھو اور سن کہ جو میرے اور حمزہ کی باتین ہوتی ہین یہ جو جوگی نے شیاطین سے کہا
اُسکا دم نکل گیا دوڑ کر قدمون سے لپٹ گیا اور ہاتھونکو بوسہ دیا اور عرض کیا کہ میری کیا مجال جو
مین حکم عالی سے باہر ہون یا سرتابی کرون مین کب اس لائق ہون کہ خداوند سامری و جمشید مجھ سے
خوش ہون اور میرا خیال کرین مین ادنی اُنکا بندہ ہون سر سے لے کر پاؤن تک میرا ایک ایک بال
گنہگار ہی یہ صرف اُنکی اطاعت و بندہ پروری و نوازش ہی جو اُنھون نے میرا خیال فرمایا اور آپکو
میری رہائی کی غرض سے روانہ فرمایا جوگی نے جواب دیا کہ بس خاموش رہو یہ کہکر ہاتھ پکڑ کر اپنے
برابر بٹھالیا شیاطین خوش خوش بیٹھ گیا اُدھر حکیم نے جو یہ واقعہ دیکھا کہ صاحبقران نے جوگی
کے کہنے سے شیاطین کو طلب کرکے اپنے ہاتھ سے رہا کر دیا اب یہ دونون ملکر آفت برپا کرینگے
صاحبقران کس کس کو جواب دینگے دونون اپنے فن مین کامل ہین ایک کا دفعہ کرنا مشکل تھا نہ
کہ دو ہوگئے ہون اب جان کا بچنا دشوار ہی اسوقت بڑی نادانی حمزہ صاحبقران نے کی اگر
سمجھتے تو کیا ہوگا یہ سوچ کر صاحبقران سے اشارہ مین کہا کہ آپ نے اسوقت دھوکا کھایا
شیاطین کو رہا نہ کرنا تھا اب بہت بڑی دقت و مشکل ہوگی صاحبقران نے جوابدیا کہ اطمینان
رکھو کوئی مقام خوف و اندیشہ نہین ہی خداوند کریم پر نظر رکھو وہی حامی و مددگار ہی اگر شیاطین
رہا ہوا ہی تو کیا بنالے گا یا یہ جوگی حرامزادہ کیا کرلے گا فساد کرے گا تو ہم موجود ہین کبھی ہم اُس
سے باہر نہ ہونگے چاہے وہ سحر سے مقابلہ کرے چاہے وہ تلوار سے حکیم اسقلینوس نے دل مین
کہا کہ اب سوائے صبر کے اور کیا چارہ ہی اُدھر شیاطین جو پاس جوگی کے بیٹھا اشارون مین حکیم
اسقلینوس سے کہنے لگا کہ اسوقت نہ تجکو چھوڑا ہوتا حمزہ نے قید رکھا ہوتا تو مین جانتا ہارے
اُنھون نے اپنے ہاتھ سے رہا کر دیا دیکھو تو کیسی سزا دلاتا ہون شکایت کرکے ہان وہی کلام کرو اسوقت
ہمارے خون کے تمھارا بھی عجب حال ہی اور حمزہ کا بھی یہ بیٹھا ہوا چشمک کر رہا ہی اور کہہ رہا ہی
وہ سزا دونگا کہ عمر بھر یاد کروگے سب معاوضہ کرلونگا جیسا تم نے پریشان کیا ہی اسیطرح سے

مین بھی پریشان کرونگا اس سختی سے قتل کرونگا تم کو اور حمزہ کو کہ ماہیان دریا و مرغان ہوا کو تمھارے
حال پر رحم آئے اور مجکو رحم نہ آئے اب تو میرا مددگار آگیا ہی خوشیان کر رہا ہی بغلین بجا رہا ہی ادھر
جوگی نے صاحبقران سے کہا کہ ای حمزہ عرب خیریت اسی مین ہی کہ خداوند سامری و جمشید کو
سجدہ کر اور اس امر کا اقرار کر کہ مین اب خداوندون کے بندون کو قتل نہ کرونگا اور نہ کسی قسم کی انکو
تکلیف دونگا اور خدائے نادیدہ کی بندگی سے باز آ اس امر مین تیرے لیے بہتری اور اچھائی ہی ورنہ
یاد رکھ کہ مین تجکو مثل تیرے عیار کے اسیر کرکے لے جاؤنگا خداوند تیرے اوپر غذاب نازل کرینگے
صاحبقران نے جواب دیا کہ کیا بیہودہ بکتا ہی ہزار ہزار لعنت ہی سامری و جمشید پر اور اُنکے پرستارون
پر یہ جو صاحبقران نے فرمایا شیاطین و جوگی کا چہرہ متغیر ہوگیا فرط غیظ و غضب سے دونون
مثل بید کے کانپنے لگے حکیم اسقلینوس نے دیکھا کہ بڑا غضب ہوا جوگی کو غصہ آگیا اب کوئی
دم مین فساد برپا ہوتا ہی ایک مرتبہ بول اُٹھا کہ ای جوگی صاحب یہ جو آپ نے فرمایا کہ مین نے
تمھارے عیار کو اسیر کرلیا وہ آپکو کہان ملا خواجہ عمرو کو گئے ہوئے آج پندرہ دن کا عرصہ ہوا ہی
آپ آج تشریف لائے ہین اُنکو آپ نے کہان پایا دوسرے یہ فرمایئے کہ کوئی صورت ایسی ہی کہ
خداوند سامری و جمشید ہم سے راضی ہوجائین اور میرے اوپر غذاب نہ نازل کرین جوگی نے حکیم
کی طرف دیکھ کر جواب دیا کہ خداوند سامری و جمشید تم سے بہت ناخوش ہین کہ یہ تو پہلے مجکو سجدہ کرتا
تھا یا حمزہ کے آتے ہی یہ خداپرست ہوگیا اسپر وہ غذاب نازل کرونگا کہ یہ بھی یاد کرے گا اور
فرشتگان غذاب کو حکم دے دیا ہی کہ جب حکیم اسقلینوس اسیر ہوکر یا قتل ہوکر یہان آئے
تو اُسکو قعر دوزخ مین ڈالدینا اور اس دوزخ کو مشتعل زیادہ کردینا تاکہ اُسکو سخت اذیت ہو
اور مجھ سے فرمایا تھا کہ ای بجرنگ بن اجرنگ جہانتک ممکن ہو تو حکیم اسقلینوس کو ضرور اسیر
کرکے لانا مین اُسکو زندہ جہنم مین داخل کرونگا اسقدر عتاب ہی تم پر جب تمھارا نام کوئی
خداوند کے لیتا ہی خداوند کا چہرہ سُرخ ہوجاتا ہی فرماتے ہین باوجودیکہ حمزہ عرب نے لاکھون
بلکہ کرورون میرے بندے قتل کیے ہین اور مجکو دشنام دیتا ہی اور لعنت کرتا ہی مگر اسقدر غصہ مجکو
حمزہ عرب پر نہین آتا ہی جسقدر کہ اس حکیم کے نام کے سننے سے آتا ہی یہ ہمارا پرستار ہوکر ہمارے
بندونکا دشمن ہوگیا ہی ای اسقلینوس کیا بیان کرون جو جو کلمہ خداوند تمھاری نسبت

فرماتے ہین واقعی وہ عذاب تم پر نازل ہوگا کہ آج تک کبھی کسی بندے پر خداوند نے نہ نازل کیا ہوگا جو عذاب تم پر نازل فرمائینگے ای استقلینوس اس حمزہ عرب کے بہکانے ہین نہ آ اور توبہ کر خدائے نادیدہ کی بندگی کرنیسے اور خداوند سامری وجمشید کو سجدہ کر تجھ ایسا عقیل ودانا ایسے خداوندون کی بندگی کو ترک کرے اور حمزہ عرب کے بہکانے سے اُس خدا کو سجدہ کرے کہ جسکو آنکھ سے نہ دیکھا ہو بڑا تعجب ہے اگر اپنی بہتری اور اچھائی کا خواستگار ہے تو ابھی ابھی توبہ کر مگر مین خیال کرتا ہون کہ توبہ کرنے سے بھی کچھ حاصل نہ ہوگا جو عذاب ہونے والا ہے ضرور ہوگا تم نے اپنے کو مفت مین مبتلائے عذاب کیا بیٹھے بٹھیے تم کو یہ کیا سوجھی کہ اپنا دین ترک کرکے حمزہ کے مذہب کو اختیار کیا یہ نہ خیال کیا کہ اسکا انجام کیا ہوگا مین ازراہ دوستی تم سے کہتا ہون کہ اسوقت حمزہ کی شرکت سے درگذرو اور حمزہ کو اپنے ہاتھ سے اسیر کرکے میرے حوالے کرو ورنہ تم کو اختیار ہے اس امر کی سزا تو ضرور ملیگی کہ جو تم نے حمزہ کی شراکت کرکے خداوندون کو برا بھلا کہا ہے یہ جو جوگی نے طلیم استقلینوس کی طرف دیکھکر اور آنکھ مین آنکھ ڈال کر بیان کیا استقلینوس کا تو دم نکل گیا مثل بید کے کانپنے لگا قلب کو اضطرار ہونے لگا دل مین کہا کہ یہ تو نے کیا نادانی کی کہ حمزہ کی شرکت کی اور اپنے کو عذاب سخت مین مبتلا کرایا واقعی دین سامری پرستی برحق ہے جو یہ جوگی کہتا ہے سب سچ ہے کیونکر اپنے کو بچاؤن اور کیا کرون اپنے ہاتھون کو مبتلائے بلا کیا گھبراکر اور ڈر کر کہا کہ جوگی صاحب مین اسیوقت توبہ کرتا ہون اور اپنے کردار سے باز آتا ہون کی تدبیر سے یہ کام کیجیے کہ خداوند راضی ہوجائین مجلکو آپ کے فرمانے سے بزرگی اس مذہب کی ثابت ہوگئی واقعی حمزہ نے بہت بڑا دھوکا دیا اور نہایت درجہ میرے ساتھ دشمنی کی مین ایسا نہ جانتا تھا سوائے دین سامری وجمشیدی کے کوئی دین سچا نہین ہے مگر آپ میری سفارش خداوند سے فرماکر وہی عذاب مین تخفیف فرما دیجیے گا مین آپ کے سامنے ابھی ابھی خداوند سامری وجمشید کو سجدہ کرتا ہون اور توبہ کرتا ہون اور حمزہ عرب آپ کے روبرو موجود ہے اسکو اسیر کرلیجیے مین کسی طرح کی مزاحمت نہ کرونگا آپ کو اختیار ہے یہ جو استقلینوس نے کہا ایک مرتبہ جوگی صاحب برہم ہوکر بولے کہ جب تبدیل مذہب کیا تھا اُسوقت اسکا خیال نہ کیا اب جو سُنا تو توبہ کرنے لگا خداوند کے دشمن کو اپنا مہمان کیا اب اس قسم سے

کلام کرتا ہے مین کبھی تیری سفارش نہ کرونگا کیا مین اپنے کو بھی تیرے لیئے معتوب کراؤن یہ کلمہ اس
تیور سے کہے کہ حکیم کو یقین ہو گیا اور بہت اپنے کو لعنت و ملامت کی اور بہت دل مین پشیمان
ہوا شل بید کے کانپنے لگا یہ حال تھا کہ جیسے لرزہ کا بخار آتا ہے چہرہ کا رنگ بہ سبب صدمہ
کے متغیر ہو گیا زردی چھا گئی یہ معلوم ہوتا تھا کہ موت قریب ہے پسینہ چہرہ پر آگیا بس جان
پر کھیل کر اسقلینوس نے ہاتھ جوڑ کر جوگی سے کہا کہ واسطہ آپ کو خداوندون کا میری کمک
فرمایئے اور ضرور ضرور سفارش فرمایئے مجکو اس عذاب سے جو کہ میرے اوپر نازل ہونے والا ہے
اُس سے بچایئے جب تک آپ اس امر کا اقرار نہ فرمایئے گا اُسوقت تک مین آپ کو جانے
نہ دونگا یہ اس منت و سماجت سے اسقلینوس نے کہا کہ جوگی کو رحم آگیا جواب دیا کہ
اے اسقلینوس گو تو اس لائق نہین ہے کہ تیری سفارش کی جائے مگر خیر تو منت کرتا ہے
ہم لوگ رحم دل ہین ہم کو تیری منت و سماجت پر رحم آگیا لہذا اگر تو کچھ روپیہ صرف کرے
تو مین کوشش کرون کچھ روپیہ فرشتگان عذاب کو دون کچھ اُن لوگون کو دون جو ہر وقت
خداوند کی خدمت مین موجود رہتے ہین اُنسے ساز کرون جب مین خداوند کو خوش پاؤن اُس
وقت تیرا ذکر کرون وہ لوگ بھی میرے ہم زبان ہون ہان جب سب تیری طرف سے صفائی
کی گواہی دینگے تو یقین ہے کہ خداوند کو رحم آجائے اور غصہ فرو ہو جائے اور تیرے قصور کو معاف
فرمائین بدون کچھ صرف کیے ہوئے یہ امر غیر ممکن ہے حکیم نے جو یہ سُنا تو دل مین خیال کیا
کہ آبرو کا صدقہ جان و جان کا صدقہ مال ہے اگر کچھ روپیہ صرف کیے سے یہ بات طے ہو جائے
اور تیری جان بچ جائے تو کیا نقصان ہے یہ خیال کر کے عرض کیا کہ ارشاد ہو کسقدر روپیہ
حاضر کرون جوگی نے جواب دیا کہ پندرہ ہزار روپیہ دو بعد کو دیکھا جائے گا تھوڑا تھوڑا دے کر
سب کو ہموار کرونگا جب تمھارا کام ہو جائے گا اُسوقت پچیس ہزار اور تم کو دینا ہوگا
حکیم نے یہ سُنکے جواب دیا کہ مین اسیوقت پندرہ ہزار حاضر کرتا ہون اُدھر صاحبقران ظاہر پوش
بیٹھے ہوئے حکیم و جوگی کی باتین سُن رہے ہین اور دل مین کہہ رہے ہین کہ یہ حکیم بہت کچ
دلا اور نہایت درجہ بد باطن ہے ذرا سی سختی مین یہ ایسا خائف ہوا کہ دین اسلام کے ترک
کرنے کو آمادہ ہو گیا واہ کیا خوب ذرا سے شعبدہ مین اسکا یہ حال ہوا یہ کیا ساتھ دیگا جب

صاحبقران نے دیکھا کہ باہم قول و قرار ہو گیا اُسوقت صاحبقران نے حکیم سے فرمایا کہ کیون
اسقدر تم ڈرتے ہو اور خائف ہوتے ہو ایک حبہ نہ دینا نہ اپنا دین ترک کرنا یہ کوئی بچہ شیطان ہی
تمکو اور مجکو بہکانے آیا ہی اسکے بہکانے پر نہ آنا بھلا یہ کون سی عقلمندی ہی کہ فرشتونکو رشوت دے
دیا بھی بھلا یہ کونسا طریقہ ہی کہ کچھ دو تو عذاب مین تخفیف ہو جائے یہ ضرور شیطان ہی اور وہ دونون
بھی شیطان تھے کیون اپنی عقلین خراب کرتے ہو تم بیٹھے تو رہو خدا کو یاد کیے جاؤ اسقلینوس نے
صاحبقران کی ان باتون کا کچھ جواب نہ دیا دل مین کہا کہ انکے کہنے پر کون عمل کرے جو اپنے کو
عذاب مین مبتلا کرے وہ عمل کرے مین تو ضرور روپیہ دونگا آپ بڑے عقلمند ہین بدون رشوت
کے کہین کام نہین ہوتا ہی یہ سوچ کر اپنے ملازمون سے کہا کہ پندرہ ہزار روپیہ فوراً حاضر کرو ملازم
روپیہ لینے کو گئے راوی بیان کرتا ہی کہ جوگی نے ان تیورون سے حکیم سے اور صاحبقران سے
تقریری تھی کہ حکیم کے دل پر سکہ پڑ گیا تھا اُسکو سب باتونکا یقین آگیا تھا جب جوگی حکیم سے
باتین کر چکا اُسوقت صاحبقران کی طرف پھر متوجہ ہوا اور کہا کہ ای حمزہ تو بھی کچھ روپیہ
دینے کا اقرار کرے تو مین تیری بھی سفارش خداوند سے کر کے عذاب مین خفت کرا دون بلکہ اور
تیری عمر کو زیادہ کرا دون صاحبقران نے فرمایا کہ کیا لاف و گزاف بکتا ہی تو کیا ہی اور تیرا وہ خداوند
کیا ہی وہ سب بچہ شیطان اور نطفہ حرام ہین مین تیرے بہکانے مین نہین آؤنگا یہ اسقلینوس
تھا کہ وہ آگیا مین ایک خرمہرہ نہین دونگا بلکہ جو کچھ تیرے پاس ہوگا وہ بھی چھین لونگا تو بھلا
کس امر پر ہی اگر دم و دعوی ہو تو اُٹھ اور مجھ سے مقابلہ کر مین تجکو اب یہانسے بھلا زندہ بھی جانے
دیتا ہون تو بھولا کس امر پر ہی اب صاحبقران کو راوی بیان کرتا ہی کہ غصہ آگیا تیورون پر
بل پڑ گیا برہم ہو کر فرمایا کہ اس تقریر سے کیا حاصل ہی جو تجکو کرنا ہو کر مین ایسی باتون سے
ڈرنے والا نہین ہون نہ خوف کرنے والا ہون تو بیکار بار بار کہتا ہی کہ خداوند سامری و جمشید کو
سجدہ کر اب جو تو نے یہ کلمہ کہا خیال رکھنا کہ مین زبان سے نہ جواب دونگا بلکہ زبان تیغ سے
جواب دونگا جہان تک مین پاس کرتا ہون کہ یہ مہمان ہی وہان تک تو سر پر چڑھا آتا ہی یہ فرما کر
قبضہ پر ہاتھ رکھا عقرب سلیمانی کے اُدھر جوگی نے دیکھا کہ حمزہ کو غصہ آگیا کچھ نہ کہا خاموش
ہو رہا شیاطین نے حکیم اسقلینوس کیطرف دیکھ کر کہا اشارہ سے کہ اسوقت وہ باتین

نہین کرتے ہو میرے اوپر دباؤ نہین ڈالتے ہو خاموش بیٹھے ہو گیا جلد زہر منگا دیا ہی جان کا خوف
ایسا ہوتا ہی حمزہ سے کہو کہ وہ فرشتہ قدرت بندہ خاص خداوند سامری سے بخشش کرین ورنہ
خرابی واقع ہو گی اسقلینوس نے کچھ جواب نہ دیا دل مین شیاطین کی باتون سے تاؤ پیچ کھا رہے
ہین مگر کیا کرین اب اسکے چڑھی بارگاہ ہی چبا چبا کر باتین کر رہا ہی سوا ے صبر و شکر کے کیا چارہ
ہی اسقلینوس سے یہ کہکر شیاطین نے جوگی سے کہا کہ ای بندہ خاص خداوند سامری ان لوگون
پر رحم نہ کھائیے اور انپر ترس نہ فرمائیے انپر رحم کھانا اور ترس فرمانا بیکار ہی اسوقت ان لوگون پر
بنی ہی اور خوف جان ہی تو کیسی باتین کر رہے ہین مگر حمزہ عرب اسیطور سے برابر کہہ رہا ہی اس کو
کسی کا خوف و ڈر نہین ہی آپ کیون تامل کرتے ہین اسیر کر لیجیے یہ آپ کا کیا بنا لیگا یہ بہت مغرور ہی
لاکھ لاکھ سمجھائیے گا دماغ پریشان ہو گا مگر یہ راہ راست پر نہ آئے گا سوا ے اپنے کہنے کے دوسرے
کی نہ سُنے گا ملاحظہ تو فرمائیے کہ اسکو خوف نہین ہی کہ آپ ایسا بزرگ سامنے موجود ہی اور خاص بندہ
اور خداوند کو بُرا بھلا نہ کہے مگر برابر زبان چلی جاتی ہی بالکل پاس نہین کرتا ہی اب مجھ سے
نہین سُنا جاتا ہی مجکو حکم فرمائیے مین ابھی اسیر کر لون آپ بیٹھے رہیے آپ کو بالکل تکلیف کرنے
کی ضرورت نہین ہی مین آپ کا خادم و ادنی غلام موجود ہون مین حمزہ کو کافی ہون یہ جو شیاطین
نے کہا جوگی نے کچھ جواب نہ دیا تھا کہ صاحبقران نے بہ نگاہ قہر شیاطین کی طرف دیکھا اور
فرمایا کہ تو بھی کچھ چل نکلا ہی اپنے حمایتی کو دیکھ کر یہ خیال اپنے دل سے دور رکھنا کہ مین ڈر گیا ہون
یا مین نے تجکو ڈر کر رہا کیا ہی صرف اس خیال سے رہا کر دیا ہی کہ یہ نہ کہنے کو ہو کہ اگر رہا ہوتا تو
ہم لے جاتے اسیری کے سبب سے ہم مجبور ہو گئے بس مین نے رہا کر دیا نہ یہ کہ کسی کے خوف
یا ڈر سے اور نہ یہ خیال کرنا کہ مین جوگی سے ڈرتا ہون وہ بہت تیرا حمایت کنندہ بنکر آیا ہی
اور تو اسکے بھروسہ پر ایسی تقریر کرتا ہی تو اور وہ دونون ایک ہو کر میرے اوپر سحر کرین اور میرے
قتل و اسیری کی فکر کرین مین تم دونون کو برابر جواب دونگا اور اس بیہودہ تقریر سے کیا
حاصل ہی یہ جو صاحبقران نے برہم ہو کر فرمایا اور جوگی نے بھی دیکھا کہ چہرہ حمزہ کا لال
ہو گیا ہی رگ ہاشمی بل کھانے لگی زلفین خلیلی کو جنبش ہوئی ایک مرتبہ شیاطین کی طرف
دیکھ کر کہا کہ او شیاطین تجکو ہمارے کام مین کیا دخل ہی تو خاموش نہین رہتا ہی جو ہماری جو

اور کر بیٹھے تجھ سے پہلے ہی کہدیا تھا کہ خاموش بیٹھنا اسیر خاموش نہین بیٹھتا ہو بولے جاتا ہو اب جو بولے گا
تو مزا پائے گا یہ جو کہا شیاطین کانپ گیا ہاتھ جوڑ کر کہنے لگا کہ خطا ہوئی معاف فرمایئے اب نہ بولونگا
بس جوگی شیاطین پر خفا ہو کر طرف صاحبقران کے متوجہ ہوا اور کہا کہ آپ نے جو فرمایا کہ میرا عیار
ہو تو اسکا مزا تم کو معلوم ہوتا تو آپ کا عیار کہان ہو صاحبقران نے فرمایا کہ مین نے پہلے ہی کہا ہو
کہ خواجہ عمرو برائے دریافت حال خداوند کوہ نشین گئے ہین وہ یہان کہان ہین وہ ہوتے تو ان باتونکا
وہی جواب دیتے یہ سُنکے جوگی نے کہا کہ خواجہ عمرو آپ کے عیار ہین وہ تو میرے پاس اسیر ہین مین نے
انکو راہ مین اسیر کیا تھا ایک دن مین خداوند سے اجازت لے کر دنیا پر آیا تھا خداوند نے مجھ سے چلتے
وقت فرمایا تھا کہ اگر تم کو دنیا پر خواجہ عمرو مل جائے تو اسیر کر لانا چنانچہ ایک تصویر بھی عمرو
کی مرحمت فرمائی تھی کہ اس شکل کا انسان جہان تم کو ملے اسیر کر لینا بس مین دنیا پر آیا اسیر کرنے
لگا اتفاق سے میرا گذر ایک جنگل مین ہوا وہان مین نے خواجہ عمرو کو دیکھا کہ ایک طرف کو چلے
جاتے ہین تصویر سے جو مقابل کیا تو مشابہ پایا اسیر کر لیا اور خدمت خداوند مین لے گیا خداوند نے
خواجہ کو پہلے بہت سمجھایا اور کہا کہ مجکو سجدہ کر جب خواجہ نے نہ مانا تو دوزخ مین ڈالدیا جب
اس دوزخ نے خواجہ کو جلانا شروع کیا اور اذیت پہونچائی تو خواجہ بیقرار ہوئے فریاد کرنے لگے
دوہائی دینے لگے خداوند سامری کی بس خداوند نے جو خواجہ کو پھر طلب کیا ابکی مرتبہ آکر خواجہ نے
خداوند کو سجدہ کیا اور خداوند کی بہت تعریف کی چنانچہ خداوند خواجہ سے خوش ہوئے باغ بہشت
انکو مرحمت کیا خواجہ وہان رہنے لگے جب سے خواجہ وہان پر روز خداوند کو سجدہ کرتے ہین وہ
دنیا پر نہین ہین انکا انتظار بیکار ہو وہ تمھارے پاس نہ آئینگے کتنا عرصہ ہوا ہو خواجہ کو گئے ہوئے
صاحبقران نے فرمایا کہ قریب پندرہ دن کے ہوئے ہین جوگی نے کہا کہ دس یوم سے وہ بہشت
مین ہین اور سیر کر رہے ہین وہ کہان اور تم کہان صاحبقران نے فرمایا کہ کیون بیکار کو فقرہ کرتا
ہو کوئی بھی زندہ بہشت مین گیا ہو جو خواجہ جائینگے مین ایسے فقرون کو کب مانتا ہون جوگی
نے کہا کہ فقرہ نہین ہو یہ امر اصلی ہو اگر خواجہ آکر تمھارے سامنے یہ سب حال بیان کرین اُس
وقت یقین لاؤ گے یا نہین صاحبقران نے کہا کہ اول خواجہ کا آنا دشوار ہو اگر آئے بھی تو وہ
دین و مذہب کے بہت پختہ ہین کبھی وہ اس امر کا اقرار نہ کرینگے بالکل سراسر اُنکے اوپر تہمت ہے

مین جبھی جانون کہ تو خواجہ کو بلا دے اُس جوگی نے کہا سچ کہا تھا خداوند نے کہ حمزہ کسی طور سے نہ
مانے گا تم خواجہ کو لیتے جاؤ کہ وہ گواہی دینگے اور تمھارے قول کی تصدیق کرینگے اگر مین خواجہ کو نہ
لاتا تو بڑی خرابی ہوتی بس ای حمزہ عرب مین خواجہ کو تمھارے سامنے طلب کرتا ہون اُنکی گواہی
دینے سے تو تم کو یقین ہوگا کہ خداوند سامری خدائے برحق ہی یا نہین صاحبقران نے فرمایا کہ خواجہ
کیا چیز ہین اگر جبرئیل بھی آکر مجھ سے کہین کہ سامری خدائے برحق ہین اُسپر بھی مجکو یقین نہ آئے
مین جانون یہ بھی کوئی شعبدہ ہی مگر تم خواجہ کو بلاؤ تو سہی ذرا مین یہ شعبدہ بھی دیکھون جوگی نے
جواب دیا کہ واقعی امیر حمزہ تو بہت سست اعتقاد ہی خیر تو کیا یاد کریگا خواجہ کو بلا کر تیرے
سامنے موجود کیے دیتا ہون اور گواہی دلائے دیتا ہون ماننے نہ ماننے کا تجکو اختیار ہی کوئی حجت باقی
نہ رہے تاکہ کسی قسم کا الزام نہ دیا جائے یہ کہکر شیر کیطرف دیکھکر کہا کہ ای شیر قدرت خواجہ عمرو جو تیرے
شکم مین بیٹھے ہوئے ہین اُنکو نکال تو تاکہ وہ روبرو حمزہ کے خداوند سامری کے برحق ہونیکی گواہی
دین تاکہ حمزہ کو یقین آئے یہ کہنا تھا کہ اُس شیر نے ایک مرتبہ انگڑائی لی اُسکے آنکھ و ناک و منھ سے
شعلے نکلنے لگے بعد تھوڑے عرصہ کے ایک شعلہ اُس شیر کے مقام مبرز سے نکلا اور دھوان حمزہ صاحبقران
اُسی طرف دیکھ رہے تھے یعنے شیر کی طرف صرف اس خیال سے کہ دیکھون خواجہ کیونکر شکم شیر سے نکلتے ہین
اور حکیم اسقلینوس بھی کہ صاحبقران و حکیم نے دیکھا کہ جب شعلہ و دھوان مقام مبرز شیر سے
نکل چکا تو اُسی مقام سے بعد شعلہ و دھوئین کے خواجہ بھی نکلے وہی نمدے، کا پاجامہ پہنے ہوے
اور کرتہ اور کاغذی ٹوپی جو اُنکی شکل مبارک ہی اُسی صورت اصلی سے سر مو فرق نہ تھا یہ واقعہ
دیکھکر حکیم و صاحبقران بہت حیران ہوئے مگر صاحبقران کے اعتقاد مین فرق نہ آیا فرمایا
کہ ای جوگی کیا خوب شعبدہ دکھایا ہی میرے مقام پر اگر اور کوئی ہوتا ضرور اپنے دین و مذہب سے
منحرف ہوجاتا اور یقین کرلیتا بدون پوچھے اور سُنے مگر مین کب ایسے تیرے شعبدون کو خیال مین
لاتا ہون اور مانتا ہون یہ شعبدہ اور کسی کو دکھا جو کہ سست اعتقاد ہو گو یہ امر ضرور ہی کہ خواجہ
ہین اور اس شخص مین سر مو فرق نہین ہی مگر یہ بھی شعبدہ ہی خیر یہان آج لا بھلا مین سنون تو سہی کیا جو
کہ خواجہ کی مشابہ ہوکر آیا ہی کیا کہتا ہی جوگی نے پکار کر کہا کہ ای خواجہ عمرو یہان تشریف
لائیے دیکھیے مین حمزہ عرب کو سمجھا رہا ہون مگر وہ کسی طور سے نہین مانتے ہین ذرا تم اپنا حال

بیان کروا اور سمجھاؤ شاید تمھارے کہنے سے مان جائین کیونکہ تم انکے پرانے رفیق ہو اور ساتھ کے کھیلے ہوئے ہو اور بچپنے کے رفیق بلکہ دودھ شریک بھائی ہو تمھارا کہنا زیادہ تر اثر کرے گا اور کے کہنے سے خواجہ نے جواب دیا کہ حاضر ہوا ہین اپنے امکان بھر حمزہ کو نصیحت کرونگا قبول کرنا نہ کرنا انکو اختیار ہی یہ کہکر خواجہ سامنے صاحبقران کے آئے بطریق سامری پرستان سلام کیا اب جو صاحبقران نے بغور دیکھا تو اپنے بچپنے کے دوست اور رفیق کو پایا پہلے گمان تھا کہ یہ شعبدہ کسی ساحر کو خواجہ کے شابہ کیا ہی مگر جب خال و خط دیکھا سر مو فرق نہ پایا اس امر کا یقین ہوگیا کہ یہ خواجہ ضرور ہین مگر خواجہ کے اسطور کے سلام کرنے سے صاحبقران کو بہت غصہ آیا دل مین کہا کہ کیا خواجہ مرتد ہوگئے بڑا غضب ہوا کہ خواجہ ایسا دیندار اور مرتد ہو گیا مگر کیا کرے سحر سے مجبور ہوگیا ہی معلوم یہ ہوتا ہی کہ مسحور ہوا ہی خیر مین اسم اعظم سے سحر کو دفع کرکے خواجہ کے قلب کو درست کردونگا یہ خیال دل مین کرکے خاموش ہو رہے اُدھر خواجہ سلام کرکے بیٹھ گئے سوائے شیاطین اور جوگی کے اور کسی نے جواب سلام نہ دیا بلکہ شیاطین نے جوگی سے کہا کہ آپ نے ملاحظہ فرمایا حکیم اسقلینوس نے خواجہ کے سلام کا جواب نہ دیا اس خیال سے کہ خواجہ نے بطور ہم لوگون کے جو سلام کیا یہ کیسے آپ کے شریک ہوئے ہین اور ایمان لائے ہین ابھی تو انکا وہی رنگ ہی یہ تو حرکتین ہین اُسپر اُس امر کی خواہش ہی کہ سفارش کرو جوگی نے شیاطین کیطرف دیکھا اور کہا کہ پھر تم بولے ہم اندھے نہین جو نہ دیکھتے ہون تم کو کیا ضرور ہی جو بار بار بولے جاتے ہو اب جو بولوگے تو سزا پاؤگے شیاطین خاموش ہو رہا اُدھر جوگی نے خواجہ کیطرف دیکھکر کہا کہ اے خواجہ جو تم پر گذرا ہی سب بیان کرو سامنے حمزہ صاحبقران کے اُدھر صاحبقران نے خواجہ کی طرف دیکھ کر فرمایا کہ ای بھائی خواجہ مین تم سے ایک امر دریافت کرتا ہون پہلے یہ بیان کرو تم تو کوہ کیطرف برائے دریافت حال کوہ نشین کے گئے تھے اس شیر کے شکم مین کہان سے آگئے اور کیا حرکتین اختیار کین ہین ای خواجہ تم سا ایماندار اور یون مرتد ہو جائے یہ کیا بات ہی خداوند کریم کو بھول گئے سامری پرستون کی طرح سے سلام کرنے لگے یہ تم کو کیا ہوا ہی کیا کسی ساحر کے سحر مین مبتلا ہوئے ہو آؤ میرے قریب مین تم پر اسم اعظم پڑھون اور دم کرون تاکہ اُسکا سحر برطرف ہو اور تمھارا قلب درست ہو تم اپنی اصلی حالت پر آؤ یہ کونسی مرتد پنے

اور کفر کی حرکت تھی شیطان کے بہکانے سے اپنے دین و مذہب سے پھر گئے کافر ہوگئے جو کہ بندے تھے
اور یہ سبب سیاہ قلبی کے خود خدائی دعوی کرتے تھے اور اپنے کو خدا کہلاتے تھے جنکو تم نے ہزارون
مرتبہ ذلیل کیا اور اب تم خود اُنکو سجدہ کرتے ہو یہ کیا حرکت بے جا ہی اپنے ہوش مین آؤ حواس
درست کرو کفر و کفر پرستی سے باز آؤ میرے کہنے پر عمل کرو شیطان کے بہکانے سے اپنی عقبی برباد نہ
کرو وہ وحدہ لاشریک ہی اُسکا کوئی شریک نہین ہی کیون شرک کرتے ہو یہ کونسی بات ہی مسلم
سے کافر ہوگئے یہ جو صاحبقران نے فرمایا خواجہ خاموش بیٹھے سُنا کیے جب صاحبقران اپنی
تقریر کو تمام کر چکے اُسوقت خواجہ نے جواب دیا کہ ای حمزہ عرب بس بس اسقدر باتین بنائے
ہین تنے آج تک تیرے کہنے پر عمل کرکے اپنی بہت خرابی کی اور اپنی عقبی خراب کی واقعی یہ امر ہی
کہ سوائے خداوند سامری و جمشید کے اور سب باطل ہین اور وہ برحق ہین سامری و جمشید سب کے
خالق ہین اور سب کے پیدا کرنے والے ہین اُنھین نے اپنی قدرت کاملہ سے یہ زمین و آسمان شجر و
حجر جن و بشر پیدا کیے ہین اُنھین کی قدرت سے سب کو رزق ملتا ہی یہ سب کی پرورش کرتے ہین
ان کی کیا تعریف کرون ای حمزہ آج تک مین گمراہ رہا اب اپنی تقدیر سے راہ راست پر آیا ہون
ورنہ مدتون تک کافر رہا اب تقدیر نے رسائی کی کہ خدمت خداوند سامری و جمشید مین پہونچا ہی
قدرت سے میرے دل نے اس امر سے انحراف کیا کہ دین اسلام حق ہی اور اپنے دین اصلی کی طرف
یعنے سامری پرستی کی طرف رجوع کی کیونکہ یہ ہی دین حق اور مذہب حق ہی معاذ اللہ خدائے دوسرا
خدائے باطل ہی دل نے اُسوقت کہا کہ حمزہ نے تیرے ساتھ دشمنی کی کہ تجھکو سامری کیطرف سے
منحرف کیا ہی اب تو انحراف نہ کر اپنے خدا کو پہچان اصلی خدا سامری و جمشید ہین انکے سوا کوئی اور
خدا نہین ہی جب میرے دل نے یہ کہا بس مین نے فوراً سجدہ کیا کیونکہ جب ثابت ہوگیا کہ یہ
خدائے اصلی ہین اور جس خدا کو تم سجدہ کرتے تھے وہ اصلی نہین ہی صرف حمزہ نے دھوکا دیا اور
آجتک دھوکے مین رہے ای حمزہ سامری و جمشید خدائے برحق اور مطلق ہین اُنکی بہت
بڑی قدرت ہی اور مالک زمین و آسمان ہین اور مختار نار و جنان ہین مالک ارض و سما ہین
اُنھین کی قدرت سے سب پیدا ہوئے ہین اُنھون نے اپنی قدرت سے سب کے تنون مین
روح پھونکی ہی وہ اپنے بندو نپر مثل مادر و پدر کے مہربانی کرتے ہین اور سب کی پرورش کرتے ہین

جو اُنسے پھرے گا وہ گمراہ رہے گا اور گمراہ ہی اُسکا مقام جہنم ہی اور جو خداوند سامری کو بخدائی مانتے ہین
اُنکا مقام خاص جنت ہی اور اُنکے واسطے ہر طرح کی عزت و راحت ہی جو اُنکا دشمن ہی اُسکے لیے ہر طرح
کی سختی و ذلت ہی اے حمزہ ہین تے وہ قدرت خداوند سامری کی دیکھی ہی جو خدائے نادیدہ مین بھی نہین ہی
وہ اختیار خداوند سامری کو ہی کہ جو کسی خدا مین نہ تھا اور نہ ہوگا یہی سب باتین خدا کو زیبا ہین جو خداوند
سامری مین ہین واقعی جب اُنکو تم ایسے نافرمان بندون نے عاجز کیا وہ چولہ بدل کر آسمان پر چلے گئے اپنا
سایہ اُنھون نے ہم سب کے سر و پیر سے اُٹھا لیا اے حمزہ یہ جو تم نے دریافت کیا کہ تم تو برائے خبر
کوہ نشین کے گئے تھے یہ کیا حالت ہوئی اور تم شکم تنبیر ہین کیونکر پہونچ گئے اسکا واقعہ یہ ہی کہ مین
جو تم سے رخصت ہوکر بموجب نشان رہی شیاطین کے چلا پانچ روز تک جنگل مین تباہ رہا مگر
نہین پتہ نہ ملا ایک روز عاجز ہوکر قصد کیا کہ واپس چلون اپنی اصلی شکل پر تھا کہ یکایک میرے
پاؤن زمین سے اُٹھ گئے مین اس خیال مین غرق تھا کہ تمھارے پاس آؤن اور راہ طے کر رہا تھا
کہ مین زمین سے بلند ہو گیا تموج ہوا سے مجھکو غش آگیا اب جو آنکھ کھلی اپنے کو ایک قصر زمرد
نگار مین پایا اور آپ کو اپنے پاس کھڑا ہوا دیکھا اور سامنے قصر مین دیکھا کہ بہت سے لوگ جمع ہین
مین نے خیال کیا کہ کوئی دیو مجھکو یہان اُٹھا لایا ہی یہ پردہ تمام ہی اب جو غور کر کے دیکھا تو کیا
نظر آیا کہ دو شخص تاج جواہر نگار سر پر بیٹھے ہوئے لباس فاخرہ سے آراستہ مسند زرنگار پر جلوہ
گر ہین اُنکے جمال سے تمام قصر روشن ہی گرد اُنکے جو لوگ ہین وہ صورت آشنا معلوم ہوئے
مین نے دریافت کیا یعنے ان جوگی صاحب سے جو کہ اسوقت یہان موجود ہین اور خاص بندے
ہین خداوند سامری و جمشید کے کہ یہ کون مقام ہی اور یہ کون بزرگوار ہین جو مسند پر جلوہ گر ہین
اور یہ کون لوگ ہین جو آپ کے گرد بیٹھے ہوئے ہین انھون نے فرمایا کہ اے خواجہ تم نے پہچانا
نہین افسوس اپنے پیدا کرنے والے کو بھول گئے حمزہ کے بہکانے سے ایسے بھولے کہ
اپنے خداوندون کو نہین پہچانا اے خواجہ یہ مقام بہشت ہی اور تم قصر خداوندی مین کھڑے
ہو اور یہ دونون بزرگوار جو مسند پر جلوہ فرما ہین جنکے چہرہ کے نور سے تمام قصر روشن
و منور ہی یہ خداوند سامری و جمشید ہین اور یہ جو گرد بیٹھے ہوئے ہین یہ سب ان کے
نائب ہین شل لقا وغیرہ کے یہ جو انھون نے کہا مین نے منھ پھیر لیا اور دل مین کہا

کہ لاکھ لاکھ لعنت ہو ان سب پر مین کہان آگیا عجب شعبدہ ہے یہ جو مین نے دل مین کہا انھون نے
کہا کیون خواجہ تم یہان بھی آکر وہی باتین کرنے لگے جو دنیا پر کرتے تھے بس اب ان باتون سے
درگذر رو دیکھو آجتک خداوند سامری و جمشید نے تم پر بڑا رحم کیا کہ اپنا عذاب نہ نازل کیا اور تم کو
زندہ دنیا پر سے طلب کر لیا اپنی قدرت دکھانے کو کیونکہ تم سے اقرار اس امر کا کیا تھا کہ جبتک
تم تین مرتبہ اپنے مُنھ سے موت نہ طلب کروگے نہ مروگے چنانچہ خداوندون کو منظور ہوا کہ نہ تم
اپنے مُنھ سے موت مانگو نہ دنیا پر رہو تم کو زندہ طلب کر لیا بس اب اپنے پیدا کرنے والون کو
پہچانو اور خداے نادیدہ کی بندگی ترک کرو تا کہ تم کو راحت و آرام ملے ورنہ اسیطور سے
جہنم مین جلا دیے جاؤگے یہ امر آجتک کسی کے لیے نہین ہوا کہ وہ جسم خاکی سے آسمان پر
آیا ہو سواے مر گے اور اُسکی روح آئی ہے تم سے خداوند ایسے ناخوش تھے کہ تم کو مع جسم
خاکی کے طلب کر لیا تمھارے جسم پر بھی عذاب کیا جائے گا اگر سجدہ نہ کروگے مین نے برہم
ہو کر جواب دیا کہ کیا بیہودہ بکتے ہو یہ سب بچہ شیطان تھے اور یہ سب شعبدہ ہے مین ایسے
شعبدون مین کب آتا ہون تم سب ساحر ہو اور یہ دونون بھی ساحر تھے یہ جو مین نے کہا
یہ بہت برہم ہوئے اور مجکو لے کر اُس قصر مین آئے اور سامنے خداوند سامری و جمشید
کے کھڑا کر دیا اور ہاتھ باندھکر عرض کیا کہ یہ خواجہ عمرو حاضر ہین اِنکے بارے مین کیا حکم
ہوتا ہے مین پردہ دنیا پر گیا تھا آپ نے حکم فرمایا تھا کہ خواجہ کو اسیر کر لانا میرے پاس
تصویر موجود تھی یہ فلان صحرا مین اپنی اصلی صورت پر پھر رہے تھے مین نے جا کر انکو اسیر
کر لیا اور یہان لے آیا ادھر مین نے جو غور کر کے دیکھا تو لقا و فرعون وزبرجد شاہ وغیرہ
کو پہچانا دیکھا کہ سب مثل غلامون کے حاضر ہین اور اُن لوگون کو دیکھا کہ جو کہ میرے
اور تمھارے ہاتھ سے مارے گئے تھے سب بڑی عزت و آبرو سے موجود ہین سامری او
جمشید کی تصویرین دیکھ چکا تھا اُس تصویر کے مطابق پایا بال برابر فرق نہ تھا یہ واقعہ
دیکھ کر میرے حواس جاتے رہے اُدھر ان سب نے جیسے مجکو دیکھا لقا و فرعون او
زبرجد شاہ وغیرہ و دیگر ساحر فریاد کرنے لگے کہ یا خداوند یہی خواجہ عمرو ہے ہم سب
اسکے ہاتھ سے بہت پریشان ہوئے ہین اور ہم کو اسنے بہت ذلیل کیا اور تم سے

ظلم و بدعت سے قتل کیا ہی ہماری فریاد رسی فرمائیے اس پر عذاب نازل فرمائیے یہ بڑا ظالم ہی آپکو
ہمیشہ یہ برا کہتا تھا اور دشنام دیتا تھا ایسے کلمے کہتا تھا کہ جو ہم سن نہ سکتے تھے ہر طرف یہی شور و
غل کی صدا بلند تھی چنانچہ خداوند سامری و جمشید نے اُن سب کی طرف دیکھکر فرمایا خاموش بیٹھے
رہو ہم اس سے کل ظلم و بدعت کا معاوضہ کر لینگے اگر یہ ہم کو سجدہ نہ کرے گا اگر اسنے سجدہ کر لیا
تو ہم اسکو باغ جنت مین ایک قصر یاقوت نگار مرحمت کرینگے اور حور و غلمان برائے خدمت
اور ہر طرح کے راحت کا سامان مہیا کر دینگے یہ بہت خوش ہوگا کیونکہ ہم کو اس سے محبت ہی
یہ کہکر مجھ سے فرمایا کہ ای خواجہ آجتک جو تم نے کیا وہ کیا مجھکو تم پر رحم آتا ہی کہ کیا تم پر عذاب
نازل کرون یہ تمھاری حرکت نہ تھی بلکہ حمزہ کے بہکانے سے تم ایسے حرکت کے مرتکب ہوتے
تھے مین نے اپنی قدرت سے وہ وہ تم کو اشیا دیے ہین جو کہ مین نے اپنے نامیون کو نہین دیے
ہین اور تم کو ایسا عیار بے عدیل اپنی قدرت سے کیا کہ کوئی تمھارا مقابلہ نہ کر سکا صرف تمھاری
خوشی کے سبب سے مین نے تمھارے ہاتھ سے اپنے خاص بندون کو ذلیل بھی کرایا اور قتل بھی
یہی خیال کیا کہ اب خواجہ کو خیال آئے اور مجھکو سجدہ کرے جب مین نے دیکھا کہ تم کو خیال نہین
آتا تو مین نے اپنے خاص بندے بحرنگ بن اجرنگ کو روانہ کر کے تم کو دنیا پر سے یہان طلب
کر لیا لہذا تم نے میری قدرت دیکھی اور میری شان کہ جسقدر بندے مین نے خلق کیے ہین یہ سبکی
تصویرین اور روحین میرے پاس ہین جو کہ مر گئے ہین اُنکی بھی روحین ہین دیکھو یہ سب موجود
ہین یہ فرماکر اشارہ کیا کہ یہ مجھکو معلوم ہوا کہ ایک پردہ تھا کہ آنکھون پر سے اُٹھ گیا اب جو مین نے
دیکھا تو ایک جنگل مین تمام لوگ جو کہ دنیا پر تھے اور ہین سب موجود ہین ایک طرف تم اور
تمھارے سردار اور تمھاری اولاد و عزیز و اہل لشکر طوق سلاسل مین مطوق کھڑے ہین اور
فرشتگان قدرت گرز آتشین لیے ہوئے سر و پر موجود ہین اور سب کو اُن گرزون سے ایذا دے
رہے ہین اور تم فریاد کر رہے ہو اور کوئی تمھاری فریاد کو نہین سنتا ہی ایک طرف کو بہت
بڑا مجمع ہی مگر سب خوش پوشاک و فرحناک ہین مین نے جوگی صاحب سے دریافت کیا
یہ کون لوگ ہین جو کہ خوش ہین جواب دیا کہ یہ وہ لوگ ہین کہ جو اسوقت تک دنیا
پر موجود ہین اور خداوند سامری کو سجدہ کرتے ہین بہ سبب پرستش کے یہ سب خوش و

خرم ہین حمزہ و متعلقین حمزہ پر شدائد ہوتے ہین گوابھی دنیا پر ہین اور زندہ ہین مگر تصور ویرہ
شدائد ہین جب مر کر یہان آئینگے تو دوزخ مین ڈالے جائینگے اور یہ لوگ جب مر کر یہان آئینگے
داخل بہشت ہونگے اور جو خداے نادیدہ کی بندگی کرنے والے مرے ہین وہ جہنم مین جلائے گئے
ہین اور جو خداوند کے سجدہ کرنے والے تھے وہ سب داخل بہشت کیے گئے ہین خداپرستون پر
ہر قسم کا عذاب ہوتا ہی اور سامری پرستون کو راحت و آرام ہی جب مین یہ سب سامان دیکھ
چکا یکایک پھر ایک حجاب حائل ہوگیا وہ سامان نگاہون سے پوشیدہ ہوگیا خداوند جمشید
و سامری نے کہا کہ کیون خواجہ تم نے خداپرستون کا حال دیکھا بس مجکو سجدہ کرو مین نے جواب دیا
کہ ایسے شعبدہ بہت سے مین نے دیکھے ہین مین کبھی سجدہ نہ کرونگا اور مین نے منھ کو گالیان دین
یہ سُنکے سامری و جمشید کو غصہ آگیا فوراً حکم دیا کہ خواجہ کو جہنم مین ڈالدو چند فرشتہ آئے اور مجکو کشان
کشان ایک طرف کو لے گئے وہان آگ مشتعل تھی اُسکے شعلہ بلند تھے مجکو اُس آگ مین ڈالدیا
وہ آگ مجکو جلانے لگی ایک طرف کو مین نے دیکھا کہ شاہزادہ قباد و ملکہ مہرنگار و فرخ
شہسوار قلندر و دیگر خداپرست شاہزادہ شبیر و یہ سب زنجیرہاے آہنی سے بندھے ہوئے
کھڑے ہین چارونطرف سے آگ گھیرے ہوئے ہی وہ سب کے سب فریاد کر رہے ہین اور چلا رہے
ہین کہ یا خداوند سامری و جمشید ہم کو پناہ دو اور اس عذاب سے نجات دو ہم سے خطا ہوئی
جو ہم نے آپ کو سجدہ نہ کیا اور خداے نادیدہ کو خدا جانا حمزہ کے بہکانے سے یہ ہم سے قصور
ہوا اب ایسی خطا نہ ہوگی ہم پر رحم فرماؤ مگر کوئی نہین سنتا ہی وہ فریاد کر رہے ہین یہ واقعہ جو
مین نے دیکھا اور آگ نے تکلیف پہونچائی مین بھی فریاد کرنے لگا یہی بندہ خاص خداوند مجکو
اُس آگ سے نکالکر لے گئے جب مین نے دیکھ لیا کہ مین خداوند سامری و جمشید کو سجدہ کرونگا
اور یہ خداے برحق ہین چنانچہ انھون بھی میری سفارش کی خداوندون نے رحم فرمایا مین نے
سجدہ کیا اُسوقت میری جان اُس عذاب سخت سے بچی اور مجکو قصر یاقوت نگار رہنے کو ملا
ای حمزہ ایسی راحت سے بسر ہوتی ہی کہ بھلا کیا کسی کی بسر ہوگی مین باز آیا خداے نادیدہ
کی بندگی سے حورین خدمت کرتی ہین غلمان ملازمت بجالاتے ہین نعمات جنت کھانے
مین آتی ہین طائران خوش الحان کی صدا مست کرتی ہی ہر وقت جلسہ عیش و عشرت برپا رہتا ہی

جو سامری و جمشید کو خدا جانتے ہین اُنکے لیے تو یہ راحت و آرام ہی اور جو خداے نادیدہ کی بندگی
کرتے ہین اُنکے لیے ہر طرح کی ذلت و خواری ہی اور سختی ہی اے حمزہ میرے نزدیک مناسب ہی
کہ تم بھی سامری و جمشید کو سجدہ کرو کیونکہ یہی دو خدا ہین اور خداے برحق ہین باقی اور سب
باطل ہین اسکے نائب ہین اور خداے نادیدہ تو معاذ اللہ کوئی چیز ہی نہین ہی نہ اُسکے بندون کی
کوئی قدر ہی سواے ناقدری اور جلائے جانے کے اے حمزہ یہ دنیا ناپائدار ہی اسکو ثبات نہین ہی
یہ سب فانی ہی اسپر اعتبار کرنا اور اپنے خدا کو فراموش کرنا بالکل نادانی ہی یہ عیش دنیا جو کہ اسوقت
ہم کو ممکن ہی یہ وہان کام نہ آئے گا ہان دوستی اور محبت سامری و جمشید کی کام آئے گی وہ ہر
گناہ سے بخشوائے گی آتش دوزخ سے بچائے گی خداے نادیدہ کی دوستی اور بندگی جہنم مین لے
جائیگی نعمات بہشت سے محروم رکھے گی مین تو دیکھ چکا ہون بس تم بھی سامری و جمشید کو سجدہ
کرو اور اس کفر و کافری سے باز آؤ یہ جوگی صاحب سفارش کر کے تمھاری خطا کو معاف
کرا دینگے ورنہ بہت خراب ہوگے مثل قباد و مہر نگار و شبیر و یہ و فرخ شہسوار قلندر و
دیگر اہل اسلام کے جلائے جاؤگے اور فریاد کروگے کوئی سماعت نہ کرے گا پھر اُسوقت ایک
نہ سُنی جائے گی ہر طرح کے عذاب ہونگے اور شدائد ہین نے جو دیکھا تھا اور کہا تھا بیان کر دیا
جب یہ جوگی صاحب بموجب حکم خداوندان کے پند و نصیحت کو یہان آنے لگے تو خداوند
سامری نے حکم دیا کہ خواجہ کو لے جاؤ اپنے ہمراہ یہ تمھارے قول کی تصدیق کرینگے اور میری خدائی
کی گواہی دینگے چنانچہ یہ مجکو شکم شیر مین بٹھا کر لائے ہین اُنکے سامنے خداوندون کی تعریف
کر کے کہتا ہون کہ آپ بھی سامری و جمشید کو سجدہ کیجیے ورنہ بہت خراب ہوجیے گا یہ جو
خواجہ نے بیان کیا صاحبقران کو بہت غصہ آیا برہم ہو کر فرمایا کہ او نا عیار ساربان زادے
تو مرتد ہو گیا ہی مجکو بہکانے آیا ہی مین تیرے بہکانے سے کبھی نہ بہکونگا دور ہو میرے سامنے
سے کیا بیہودہ بکتا ہی تو بالکل کافر ہو گیا ہی تجکو ان ساحرون نے سحر مین مبتلا کر کے کافر کر دیا
سامری کیا نطفہ حرام ہی اور جمشید کیا نطفہ شیطان ہی یہ دونون بچہ شیطان اور کافر تھے لائق
لعنت ہین یہ کہکر فرمانے لگے لاکھو لاکھ لعنت ہی سامری پر اور جمشید پر اب جو کوئی کلمہ
زبان سے نکالے گا تو تیرا سر قلم کر ڈالونگا راوی بیان کرتا ہی کہ صاحبقران کو اسقدر غصہ

آیا تھا کہ مثل بید کے کانپ رہے تھے اور چہرہ لال ہو گیا تھا منھ سے کف جاری تھا غیظ و غضب
طاری تھا اور کلمات لعنت زبان پر تھے جب یہ جوگی صاحب نے دیکھا اسوقت ایک مرتبہ برہم
ہو کر کہا کہ ای حمزہ اپنی زبان کو بند کرو میرے روبرو اور خداوندون کی شان مین یہ کلمات بس
اب مجھکو تاب نہین ہی راوی بیان کرتا ہی کہ ملازمان استقلینوس نے چندرہ ہزار روپیہ لاکر سامنے
انبار کر دیا تھا روپیہ انبار تھا جب جوگی نے یہ کہا کہ اب مجھکو تاب نہین ہی صاحبقران نے
فرمایا کہ او جوگی اگر اپنی خیریت چاہتا ہی تو میرے سامنے سے چلا جا ورنہ میرے ہاتھ سے مارا جائیگا
اور اس عمرو کو بھی لیتا جا یہ بالکل کافر ہو گیا ہی تجھ ایسے بچہ شیطان کا میرے سامنے کچھ کام
نہین ہی معلوم ہوا کہ تو بہت حرام مرتد اور بچہ شیطان ہی اور ہزارون گالیان دین گالیان دینا
تھین کہ جوگی کو بھی غصہ آگیا اور ایک مرتبہ بنگاہ قہر صاحبقران کی طرف دیکھ کر کہا کہ او حمزہ
بس اپنی زبان بند کر نہین فرشتگان قدرت خداوندی کو حکم دیتا ہون کہ وہ تیرے اوپر عذاب
نازل کرینگے اور تجھکو ابھی سنگ سیاہ کرتا ہون یہ کہنا تھا کہ صاحبقران کو غصہ آگیا ایک
مرتبہ عقرب سلیمانی پٹک کر یہ فرماتے ہوئے کھڑے ہوئے کہ تجھکو قسم ہی اپنے دین و مذہب کی
کہ تو حکم دے کہ مین سنگ سیاہ ہو جاؤن اور تلوار کو علم کرکے جوگی کی طرف جھپٹے جوگی نے جو دیکھا
کہ حمزہ کو غصہ آگیا اور تلوار لے کر میرے اوپر حملہ کیا پکارا کہ او حمزہ سنبھل سنبھل دیکھ اپنے
آپے سے باہر نہ ہو مجھکو رحم آتا ہی اگر غصہ آگیا تو خرابی ہوگی صاحبقران نے فرمایا کہ او لطف
حرام تو کیا حقیقت رکھتا ہی اور تیرا غصہ کیا چیز ہی جو تیرے بنائے سے بنے وہ کر اب تو میرے
ہاتھ سے زندہ بچکر نہ جاسکے گا فرشتگان عذاب کو حکم دے کہ وہ مجھپر عذاب نازل کرین اور بکار
سامری و جمشید کو کہ وہ آکر تیری کمک کرین بس اسی مین خیریت ہی کہ سامری پرستی سے توبہ
کر اور دین اسلام قبول کر اُسوقت سے بیکار کی بک بک کر رہا ہی ایسے شعبدہ بہت سے
دیکھے ہین معلوم ہوا کہ خواجہ عمرو تیرے سحر مین مبتلا ہین جو ایسی تقریر کر رہے ہین جب تو
قتل ہوگا تو تیرا سحر انکے اوپر سے دفع ہوگا اور یہ اپنی حالت اصلی پر آئینگے اب مجھپر فرض
ہوا کہ تجھکو قتل کرون یہ فرماتے ہوئے تلوار لے کر چلے جب جوگی نے دیکھا کہ حمزہ میرے اس
کہنے سے نہین رکتا ہی اور غصہ بہت ہی یا تو بیٹھا ہوا تھا یا ایک مرتبہ اُٹھ کھڑا ہوا یہ کہتا ہوا

کہ ای حمزہ تو نہ مانیگا مین کہتا ہون کہ سنبھل اور باز آ دیکھا ابھی تک کچھ نہین گیا ہی مجکو غصہ نہین آیا ہی مین بہت طرح دے رہا ہون یہ کہکر جست کی اُسی حالت جست مین مردہ روپیہ خانہ شیاطین تھا سب غائب تھے اور دور جا کر کھڑے ہوئے صاحبقران تلوار لیے ہوئے اُسی مقام پر پہونچے اب بالکل قریب پہونچ گئے ہین جاتے ہی تلوار علم کر کے قصد کیا کہ ہاتھ لگاوین حکیم اسقلینوس حیران حیران دیکھ رہا ہی اور خواجہ بھی خاموش بیٹھے ہوئے دیکھ رہے ہین مگر خواجہ تو اسقدر کہتے جاتے ہین کہ ای حمزہ دیکھو دیکھو یہ کیا کرتا ہی بندہ خاص خداوند کے ساتھ یہ حرکت اور یہ بے ادبی کرتا ہی دیکھو خاک سیاہ ہو جائیگا یا پتھر کا ہو جائیگا اپنے کو دیکھو اور جوگی صاحب کو دیکھو یہ کیا بے ادبی اور گستاخی ہی دیکھو بہت برا کرتا ہی اپنے حق مین کانٹے بوتا ہی مگر صاحبقران قریب جوگی کے پہونچ گئے تھے اور تلوار بھی علم کر چکے تھے اُدھر جوگی نے جب دیکھا کہ صاحبقران قریب آگئے ہین فوراً جست کی صاحبقران پہونچ گئے اب جوگی اُس قصر بھر مین بھاگتا پھرتا ہی اور صاحبقران پیچھے پیچھے ہین جب قصد کرتے ہین کہ وار کرین جوگی جست کر کے بھاگ جاتا ہی صاحبقران حیران ہین کہ یہ جوگی کیسا ہی اور کیسا ساحر ہی کہ بھاگتا پھرتا ہی اور سحر نہین کرتا یہ فرماتے جاتے ہین کہ تو تو بندہ خاص ہی خداوند کو اس وقت اُنکو برائے کمک نہین طلب کرتا ہی وہ اگر مدد نہین کرتے ہین تو تو کہتا تھا کہ خاک سیاہ ہو جائیگا عذاب نازل ہوگا مین تو تجکو بھگاتا پھرتا ہون اور میرا ایک بال بھی کم نہین ہوتا ہی تو کیسا بندہ خاص ہی راوی بیان کرتا ہی کہ اسی طور سے تمام قصر مین وہ جوگی بھاگتا پھرا اور کچھ جواب نہین دیتا ہی ایک مقام پر اب جو جست کر کے وہ جوگی پہونچا اور صاحبقران بھی برابر پہونچے پشت پر دیوار تھی صاحبقران نے جا کر گھیرا جوگی نے دیکھا کہ اب سوائے قتل ہونے کے چارا نہین ہی کیونکہ جست کرنے کا موقع نہین رہا اُدھر صاحبقران نے ہاتھ بلند کیا کہ وار کرین جوگی نے خیال کیا کہ اب بہت مشکل ہوئی نہ بھاگ سکتا ہون اور حمزہ تلوار علم کر چکا ہی اگر ہاتھ رہا ہو گیا تو کام تمام ہو گیا مفت مین جان گئی یہ خیال دل مین کر کے ایک مرتبہ سمٹ کر کہا کہ ای حمزہ تم کو ہوا کیا ہی اپنے و بیگانے کو نہین پہچانتے ہو ذرا اپنے ہاتھ کو روکو اور دیکھو کہ مین کون ہون ذرا اپنے حواس درست کرو اور

غصہ کو کم کرو اور پہچانو کہ مین کون ہون کیسے نادان ہوئے ہو کہ اپنے دوست کو بھول گئے یہ جو
جوگی نے کہا صاحبقران تو ہاتھ بلند کر چکے تھے مگر وار نہ کیا اُسی مقام پر ہاتھ کو روک لیا اور
کہا کہ کیون پھر دھوکا دیتا ہی اب بھی کچھ نہین گیا ہی دین اسلام قبول کر اور سامری پرستی ترک
کر اب تو میرے ہاتھ سے بچ نہین سکتا ہی میرے قبضہ مین ہی کیا کوئی اور شعبدہ دکھانے والا
ہی مین نے خوب پہچان لیا ہی کہ تو ساحر ہی اسی مین خیریت ہی کہ میرے کہنے پر عمل کر اور اسلام قبول
کر گے سحر خواجہ پر سے اتارا وہ اپنے آپ مین آئین جوگی نے کہا کہ حمزہ دیکھو تو مین کون ہون ذرا
غور کرکے دیکھو تو اور پہچانو مین جوگی نہین ہون آپ کا عیار خواجہ عمرو ہون واہ کیا خوب
ایسے بیہوش ہوئے ہو کہ کسی کا خیال نہین ہی اپنے اور بیگانے سے سب سے بے بہرہ ہوا ایسا
انسان کو غافل ہونا زیبا نہین ہی ذرا میری طرف دیکھو اور شناخت کرو صاحبقران نے
جواب دیا کہ او جوگی یہ دھوکا اور فریب اور کسی کو دینا مین تیرے فریب مین آنے والا نہین
ہون تو نے جو دیکھا کہ اب کسی صورت سے جان نہین بچتی ہی اور موت قریب ہی تو تو نے یہ
فقرہ کیا مین کبھی تجکو نہ چھوڑونگا جوگی نے کہا کہ ای حمزہ مین قسم کھا کر کہتا ہون کہ مین خواجہ عمرو
ہون اور وہ نقلی خواجہ ہین اگر یقین نہ آئے تو میری طرف دیکھو اور پہچانو یہ جو کہا صاحبقران
نے جوگی کی طرف دیکھا اُدھر جوگی نے اپنی آنکھ دکھائی کہ نگاہ صاحبقران کی بائین
آنکھ پر پڑی کہ وہ تل جو کہ شناخت کا ہی صاحبقران کو نظر آیا دل مین کہا کہ یہ اصل مین تو
خواجہ کی آنکھ تھی مگر ایسا نہ ہو کہ اسنے فقرہ کیا ہو چونکہ ساحر زبردست ہی اپنی جان بچانے
کے لیے یہ حرکت کی ہو فرمایا کہ مین نہ مانونگا اگر تو خواجہ عمرو ہی تو اصلی صورت اپنی مجکو دکھا
جوگی نے کہا کہ ذرا آپ ہٹیے کہ مین اپنی صورت تبدیل کرون چند قدم صاحبقران ہٹے
مگر تلوار علم کیے رہے اس خیال سے کہ ایسا نہ ہو کہ یہ بھاگ جائے بس جوگی نے فوراً تلا گیا تو
کرنا تھا اب جو زمین پر قائم ہوا تو نہ وہ جوگی تھا نہ وہ تہمت نہ کرتا نہ جھولی نہ سانپ نہ
عقرب خواجہ عمرو تھے خواجہ نے نعرہ کیا کہ منم خواجہ عمرو بن امیہ ضمری ای حمزہ اب بھی
پہچانا کہ مین کون ہون یہ عیاری صرف مین نے اس غرض سے کی تھی کہ دیکھون تو کیا کرتے
ہو ایسا تو نہین ہی کہ خوف کھاؤ اور حکیم اسقلینوس کیا کرتے ہین معلوم ہوا کہ تم بہت

دین و مذہب کے پختہ ہو مگر حکیم کے تو حواس بجا نہ تھے اگر مین اپنے کو اسوقت ظاہر نہ کرتا ضرور تمھارے ہاتھ سے مارا جاتا یہ کہکر دوڑکر صاحبقران کے قدم پر خواجہ عمرو گرے چونکہ صاحبقران نے بخوبی پہچان لیا تھا خواجہ کو اُٹھاکر چھاتی سے لگایا اور فرمایا کہ کبھی ایسی عیاری نہ کیا کرو بڑا غضب ہوا تھا کہ مین آمادہ قتل ہوا تھا اگر کہین ہاتھ پڑجاتا تو بڑی خرابی ہوتی مین تم کو کہانسے لاتا واہ کیا خوب اچھی دلگی ہے ادھر حکیم نے جو دیکھا کہ وہ جوگی خواجہ عمرو بنکر آئے تھے دم مین دم آیا اپنے مقام پر سے اُٹھے اور اُدھر کو چلے جدھر سے صاحبقران و خواجہ چلے آتے تھے یہانتک کہ لاکر مسند پر بٹھایا خواجہ نے اُس نقلی عمرو کو اور شیر کو نذر زنبیل کیا اسقلینوس نے بہت تعریف کی اور کہا کہ واقعی خواجہ تم نے بہت اسوقت پریشان کیا اور دم نکال لیا تھا میری تو عجب حالت تھی یہی جی چاہتا تھا کہ سامری و جمشید کو سجدہ کرون مگر پھر دل یہ کہتا تھا کہ یہ کونسی حرکت ہے جان کا اسقدر خوف ہے کہ دین و مذہب کو ترک کرتا ہے اگر جان جائے گی تو جائے مگر مذہب مین فرق نہ آئے مگر حالت یہ تھی کبھی جان کا خیال آتا تھا بارے نہ جان گئی نہ مذہب مین فرق آیا خداوند کریم نے خوب بچایا خواجہ نے کہا کہ اے حکیم صاحب معلوم ہوا کہ آپ سُست اعتقاد ہین آپ کو اپنی جان بہت پیاری ہے اسقلینوس نے جواب دیا کہ خواجہ یہ امر نہین ہے یہ تقاضاے بشریت ہے انسان کی حالت یکسان نہین رہتی ہے دل ہی تو ہے کبھی قابو مین ہے کبھی قابو مین نہین ہے انہین باتون سے تو ضعیف البنیا دکھلاتا ہے اب اس ذکر کو جانے دیجیے اے خواجہ یہ تو سب ہوا مگر ایک بات بڑی خرابی کی ہوئی کہ آپ جو جوگی بنکر تشریف لائے اور آپنے شیاطین کو طلب کیا اور صاحبقران سے آپ نے کہا کہ رہا کردو صاحبقران نے رہا کردیا آپ نے اپنے برابر بٹھالیا تھا جب صاحبقران آپ کے اوپر تلوار علم کرکے چلے تو وہ بھاگ گیا خواجہ مُسکرائے اور کہا کہ وہ بھاگا نہین ہے میرے پاس موجود ہے جب صاحبقران تلوار لے کر میری طرف چلے ہین نے اُسی حالت سے اُسکو نذر زنبیل کرلیا اور وہ روپیہ بھی جو تم نے مجکو دیا تھا مجکو تم سے صرف روپیہ حاصل کرنا تھا اور صاحبقران سے مکر مین یہ جانتا تھا کہ حمزہ سے ایک حبہ نہ ملے گا وہی ہوا کہ

تم سے نہ ملا مگر تم نے خوف کھا کر چندرہ ہزار روپیہ دیا مگر میرا کام ہو گیا تم سے کچھ ملا بھی نہ
تھا مین نے تم سے بھی لیا یہ کہکر شیاطین کو زنبیل سے نکالا زبان مین سوزن دیکر اسقلینوس
کے ملازمون سے کہا کہ اسکو ستون سے باندھ دو اسوقت شیاطین کو ستون سے باندھ
دیا صاحبقران نے خواجہ سے فرمایا کہ تم نے تو بڑا عرصہ کیا اور آئے بھی تو ایک نیا فقرہ
کیا اور ہم پریشان کیا اب ایسی عیاری نہ کرنا کہ جس سے طبیعت پریشان ہو اپنا حال سب
بیان کرو کہ کیا خبر لائے اور یہ کیا حرکت تھی خواجہ نے کہا کہ اے صاحبقران مین جو آپ سے
رخصت ہو کر یہان سے طرف کوہ کے گیا وہان جا کر بڑا مجمع دیکھا یہ کہکر خواجہ نے کل حال
اسلم جادو کا جو کہ ساحر بنا ہوا تھا اور خدائی کرتا تھا کل بیان کیا اول سے آخر تک اسیری
اسلم تک اور اسلم کو اسیر کرنے کا جو کہ منشی احمد حسین صاحب تم نے تحریر کیا ہو وہ سب
بیان کیا اسکے بعد اپنا طلسم زعفران زار مین جانا اور عیاری کر کے جہانگیر کو رہا کرنا وہان سے
خبر پا کر اپنا شہر غنطاقیہ مین آنا اور علمشاہ کو عیاری کر کے رہا کرنا اور سب ساحرون کا
لشکر اسلام سے آنا اور غنطاق کج کلاہ کا مع کل اہل شہر کے مسلمان ہونا اور علمشاہ کا
طرف کوہ البرز کے مع غنطاق کج کلاہ کے جانا اور اپنا مع کل ساحرون کے طرف لشکر کے
چلنا راہ مین تباہی لشکر اسلام کے خبر پانا اور بادشاہ اسلام کا مع لشکر کے آکر طلسم نوخیز جمشیدی
سے شریک لشکر اسلام ہونا سب کا تباہ ہونا اپنا بادشاہ بنکر جانا اور جہانگیر کو نقابدار
بنا کرکے جانا اور بادشاہ اسلام سے ٹھیکہ لے کر نقابدار کو قتل کرنا اسکے بعد قرناطیس کا
اسیر عیاری کرنا اور عیاری کر کے اسیر کرنا اسکا مسلمان ہونا اور اخلاق قزاق کا اور تمام
اہل کوہ کا مسلمان ہونا بادشاہ کا جشن کرنا سب حال بیان کیا اسکے بعد کہا کہ مین بادشاہ
اسلام سے رخصت ہو کر آپ کی خدمت مین چلا راہ مین مین نے خیال کیا کہ چلکر کچھ عیاری
کر کے روپیہ وصول کرنا چاہیے چنانچہ مین نے یہ شیر مقوے کا بنایا اور اسمین ایک آدمی
زنبیل سے نکالکر آدمی کو اپنی صورت بنا کر بٹھایا اسکو یہ سب تقریر قبل سے سمجھا دی تھی
کہ مین جب تم کو طلب کرون اسوقت تم شکم شیر سے نکلنا چنانچہ مین نے اپنے کو جوگی بنایا
اور یہان آیا راوی بیان کرتا ہی کہ جب خواجہ بادشاہ اسلام سے رخصت ہو کر چلے

تو راہ میں خیال کیا کہ چلکر حمزہ پر بھی عیاری کرون دیکھون تو در تاہی یا نہیں اور حکیم استقلینوس
کا کیا حال ہوتا ہی چنانچہ خواجہ نے اپنے کو جوگی بنایا اور ایک حبشی کو زنبیل سے نکال کر اپنی
صورت بنایا اور اسکو وہ سب تقریر تعلیم کردی اور وہان سے روانہ ہوئے تھے یہان آکر پہونچے
جب خواجہ اپنا سب حال بیان کر چکے اُسوقت صاحبقران نے اپنی حالت سب بیان کی
جو کہ گذری تھی اُسکے بعد صاحبقران نے شیاطین سے کہا کہ تم نے سُنا کہ وہ کہ جو گنبد مین رہتا
تھا کوہ پر جسکو سب اپنا خدا جانتے تھے وہ اسلم جادو ہی خواجہ اُسکو اسیر کر لائے ہین اب
تم کیا کہتے ہو دین اسلام کے اختیار کرنے مین شیاطین خاموش کھڑا ہوا سب سُن رہا تھا
جب یہ صاحبقران نے فرمایا شیاطین نے اشارہ کیا کہ میری زبان سے سوزن نکال لی جائے
تو مین کچھ کلام کرون اور جواب دون صاحبقران نے حکم دیا کہ سوزن نکال لو خواجہ نے تو سوزن
شیاطین کی زبان سے نکال لی شیاطین نے کہا کہ مین نے سب سُنا اور مین اقرار کر چکا ہون
کہ اگر خداوند کوہ نشین کا حال میرے اوپر ظاہر کر دیا جائے تو مین مسلمان ہون بس مین اپنے قول پر قائم
ہون خواجہ نے جو حال بیان کیا مین نے سب سُنا ہان اگر اسلم نکل کر سب حال جو کہ خواجہ عمرو
نے بیان کیا ہی بیان کرے اور تصدیق کرے تو مین ابھی مسلمان ہو جاؤن پھر ذرا عذر نکرون صاحبقران
نے خواجہ سے کہا کہ خواجہ اسلم کو زنبیل سے نکالو تاکہ شیاطین دین اسلام قبول کرے اور
اسلم کو بھی تلقین کرین اگر وہ مان لے تو خیر ورنہ اُسکو قتل کرین خواجہ نے فوراً اسلم کو زنبیل
سے نکالا اور کمند آصفا و باصفا سے اُسکو باندھا اور خواجہ نے سب حال جو کہ قمر صاحب مرحوم نے
اپنے جزون مین تحریر کیا ہی اُسکے روبرو بیان کیا اُسنے سب کی تصدیق کی مین نے یہ بسبب طول
کے نہین تحریر کیا جب وہ تصدیق کر چکا اور اُسنے اقرار کر لیا اُسوقت شیاطین نے کہا کہ مین نے
لعنت کی اب مجھ پر سب حال بخوبی روشن ہو گیا کہ جسطور سے مین ہون ویسے یہ بھی ہی اسنے
ہزارون آدمیون کو گمراہ کر رکھا تھا واقعی امر یہ ہی کہ خداوند کریم برحق ہی اور آپکا دین حق ہی
مجکو رہا کر دیجیے تاکہ مین آپکے قدمونکو بوسہ دون مین نے آپکی اطاعت بدل و جان قبول
کی صاحبقران نے فرمایا کہ شیاطین کو رہا کر دو خواجہ نے کھولی جو غور سے دیکھا تو اُسکے چہرہ
پر نور اسلام کو ظاہر پایا اور پیشانی کو نور اسلام سے منور دیکھا لا الزمان استقلینوس نے

شیاطین کو رہا کر دیا شیاطین نے پہلے دوڑکر صاحبقران کے قدمونکو بوسہ دیا صاحبقران نے
سینہ سے لگایا بہت شفقت فرمائی اُسکے بعد شیاطین نے خواجہ کے قدم چومے خواجہ نے
بھی گلے سے لگایا اب شیاطین اسقلینوس کے قدمونپر گرا اور عرض کرنے لگا کہ میری خطا
معاف فرمایئے مین نے بہت بڑا قصور کیا کہ آپسے ہمسری کی اسقلینوس نے بھی گلے سے لگایا
اُسکی خطا معاف کی شیاطین نے کہا کہ مجکو کلمہ تعلیم فرمایئے تاکہ مین کلمہ پڑھکر مسلمان ہوں خواجہ
نے فرمایا کہ اے شیاطین ابھی صاحبقران کو ساحران طلسم سے مقابلہ کرنا ہے لہذا تم ابھی کلمہ
نہ پڑھو اگر کلمہ پڑھوگے تو سحر کو فراموش کروگے پھر جب ساحروں سے مقابلہ کی نوبت آئے گی تو
کیونکر مقابلہ کروگے اس سے بہتر یہ ہوگا کہ مطیع اسلام ہو ہان جب طلسم فتح ہوجائے اُسوقت سحر
سے توبہ کرنا اور کلمہ بھی پڑھنا شیاطین نے جوابدیا کہ مین آپ کا تابع فرمان ہوں جو حکم فرمایئے اُسکو
بجالاؤن اگر یہی مرضی ہے تو بسم اللہ بس شیاطین صدق دل سے مطیع اسلام ہوا اُسکو صاحبقران
نے اسقلینوس کے بائین طرف جگہ مرحمت فرمائی اُسنے اسیوقت اپنے سب ملازموں اور
شاگردوں کو طلب کرکے مسلمان کیا اور اپنے مکان پر جاکر سب اپنا اسباب لے آیا جب شیاطین
مطیع اسلام ہوچکا اُسوقت صاحبقران اسلم کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ اے اسلم تو
بھی اس شرک اور کفر سے باز آ خداوند کریم وحدہ لاشریک ہے اُسکا کوئی شریک نہیں ہے تو
بھی اُسکا ایک ادنی بندہ ہے مثل ہم سب کے اپنے کو خدا نہ جان شیطان کے بہکانے سے باز آ
دین اسلام قبول کر مطیع اسلام تو یہ فرماکر چند کلمہ وحدانیت خداوند کریم و نعت رسول مقبول
مین زبان معجز بیان سے فرمائے اور بہت کچھ پند و نصیحت کی علاوہ صاحبقران کے خواجہ عمرو
اور شیاطین و اسقلینوس نے بھی بہت بہت سمجھایا خواجہ نے یہان تک کہا کہ تو نے
دیکھ لیا کہ تو جہان بھاگ کر گیا ہین پہونچا تو نے مجکو اسیر بھی کر لیا مین رہا ہو گیا مین نے
تجکو آخر کو اسیر کر لیا تو میرا کچھ نہ کر سکا اور نہ اسوقت کچھ تو کر سکتا ہے مثل گنہگاروں کے
بندھا ہوا کھڑا ہے یہ کیسا خدا ہے اسلم نے کہا یہ سب کچھ ہے یہ ممکن نہیں ہے کہ مین دین اسلام
قبول کروں یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ مجکو ہزاروں آدمی سجدہ کرتے تھے اور مین راحت سے
بسر کرتا تھا یا اب خود مین سجدہ کروں خواجہ نے کہا کہ قتل کیے جاؤگے کہا کہ قتل ہونا گوارا ہے

مگر یہ امر گوارا نہین ہو شوق سے قتل کرو مجھکو کوئی قتل ہی نہین کر سکتا ہو ہین ابھی اپنا قہر تم سب پر نازل کرونگا کہ تم سب خاک سیاہ ہو جاؤ گے دیکھو مجھکو غصہ نہ دلاؤ یہ جو کہا صاحبقران نے خواجہ سے فرمایا کہ یہ بڑا سیاہ قلب ہو یہ کبھی دین اسلام قبول نہ کرے گا اسکو صحن مین لے جا کر قتل کرو بس خواجہ بموجب حکم صاحبقران اسلم کو صحن باغ مین لائے اس حرامزادے نے لاکھ لاکھ سر کیا مگر کچھ نہ ہو سکا یہان بھی خواجہ نے بہت سمجھایا مگر اُسنے نہ مانا خلاصہ یہ کہ خواجہ نے اسکو اپنے ہاتھ سے قتل کیا اُسکا سر ناپاک جسم سے جدا کیا اُسکا مرنا تھا کہ ایک شور و غل برپا ہوا تاریکی ہو گئی زلزلہ پیدا ہوا آندھی سیاہ اُٹھی برف باری سنگ باری ہوئی بعد تھوڑی دیر کے آواز آئی کہ کُشتی مرا نام من اسلم جادو بود افسوس من مردیم و جان دادیم یہ مطلب خود ترسیدیم اسکا مرنا تھا کہ راوی بیان کرتا ہو جہان جہان اسکے سحر کے مکان ہو باغ و قصر بنے اور اشیا تھین سب برباد ہو گئین اور سب شہر جو کہ اسکے قبضہ مین تھے رہا ہوئے وہ کوہ اور گنبد دھوان ہو کر غائب ہو گیا آج پندرہ دن گذرے وہان کے باشندون مین یہ غل و شور تھا کہ خداوند کہان تشریف لے گئے ہین جو اپنی زیارت سے مشرف نہین فرمایا ہو سب زیر کوہ جمع تھے کہ آج یکا یک ایک برق چمکی اور شعلہ پیدا ہوا وہ کوہ و گنبد سب غائب ہو گیا اب اور زیادہ تہلکہ برپا ہوا جو کہ بزرگ اور جہاندیدہ تھے اُنھون کہا کہ معلوم ہوتا ہو کہ خداوند ہم سے کچھ ناخوش ہو گئے ہین اور ہم سے کوئی ایسی خطا ہوئی ہو کہ جسکے سبب سے خداوند بالائے آسمان تشریف لے گئے ہین چلو اب یہان سے یہان ٹھہرنا بیکار ہو جب مہربانی ہو گی پھر خداوند تشریف لا ئینگے تو پھر میلا ہوا کرے گا یہ کہکر سب گے سب وہان سے اپنے اپنے مقام پر واپس آئے اور اُسی دن سے یہ فکر کرنے لگے کہ کیا تدبیر کرین کہ ہم سے خداوند راضی ہو جائین انکو تو اس حال مین رہنے دیجیے اب یہان کا حال سماعت و ملاحظہ فرمایئے کہ جب اسلم جادو کے مرنے کی علامت برطرف ہوئی اور روشنی ہوئی ہر طرح سے اطمینان ہو گیا صاحبقران نے اسقلینوس سے فرمایا کہ اب کیا تدبیر کی جائے کوہ بے ستون کے فتح ہونے کی اور بادشاہ سابق کے رہا کرنے کی تم نے کہا تھا کہ شیاطین بتحریک ہو جائین تو تدبیر ہو اُنھون نے بھی شرارت کی اب کیا کہتے ہو اسقلینوس نے کہا کہ

اب حضور شوق سے طرف کوہ بے ستون کے تشریف لے چلین اور اُس سے مقابلہ کرکے
قتل کرین کوہ کو فتح فرمائیین بادشاہ سابق کو رہا کرین میرا لشکر موجود ہی اور مین بھی حاضر
ہون اور شیاطین بھی خدمت مین حاضر ہی صاحبقران نے فرمایا کہ یہ بتاؤ کہ کسقدر لشکر
تمھارے پاس ہی اسقلینوس نے کہا کہ بارہ ہزار کا لشکر ہی یہ سُنکے صاحبقران نے شیاطین
کیطرف دیکھ کر فرمایا کہ تمھاری کیا راے ہی اُسنے جواب دیا کہ مین اُستاد کی راے سے اتفاق
کرتا ہون یا صاحبقران میرے پاس بھی پانچ ہزار ساحر وغیر ساحر میرے شاگرد ہین وہ
سب کے سب آپ کی غلامی اور جان نثاری کو موجود ہین اُنکو بھی ہمراہ لیجیے خواجہ سے
صاحبقران نے فرمایا کہ ای خواجہ تمھاری کیا راے ہی خواجہ نے کہا کہ بسم اللہ شوق سے
تشریف لے چلیے حکیم بہت ٹھیک راے دیتے ہین بس صاحبقران نے اسقلینوس و
شیاطین سے فرمایا کہ سامان کرو کل ہم یہانسے طرف کوہ بے ستون کے کوچ کرینگے
بس اُسیوقت اسقلینوس نے اپنے سردارونکو طلب کرکے تیاری لشکر کا حکم دیا اسی
طور سے شیاطین نے بھی اپنے شاگردونکو حکم دیا کہ تم بھی سب سامان کرو کل صاحبقران
کے ہمراہ براے مقابلہ بے ستون جادو چلنا ہوگا وہ لوگ بھی چلے گئے اور جاکر اپنا بندوبست
کرنے لگے یہان ملازمان اسقلینوس سامان درست کرنے لگے راوی بیان کرتا ہی کہ رات
بھر مین سب سامان درست ہو گیا شیاطین تعمر بہشت مثل مین پاس صاحبقران
کے رہا خواجہ سے کہنے لگا کہ ای خواجہ صاحب یہ تو آپ نے بیان کیا کہ شیر منقوش کے
تھا یہ کیا تدبیر تھی کہ شیر کے ہر بن مو سے اور مُنھ سے اور کان سے شعلے نکل رہے تھے اور
چلتا کیونکر تھا خواجہ نے کہا کہ اسکی وجہ یہ تھی کہ مین نے ایک حبشی کو اپنی شکل بناکر
اندر شکم شیر مین بٹھا دیا تھا اُسکے پاس رال رکھدی تھی وہ رال کو جلاتا تھا اور ایک
کل بنائی تھی کہ وہ اسکو پھراتا تھا اُس کل کے ذریعہ سے شیر چلتا تھا یہ سُنکے شیاطین
و اسقلینوس نے بہت تعریف کی راوی بیان کرتا ہی کہ جب خواجہ نے اپنے
ظاہر کیا ہی تو اُس حبشی کو بھی ظاہر کر دیا تھا اُسنے بھی صاحبقران سے اقرار کیا تھا
خواجہ نے مجکو اپنی صورت بناکر یہ سب تقریر تعلیم کی تھی اس سبب سے صاحبقران

اطمینان ہوگیا تھا اور نہ شک تھا آدم برسر مطلب جب سب بندوبست ہو چکا صاحبقران
و خواجہ نے و حکیم و شیاطین نے کھانا کھا کر آرام کیا وہ رات براحت و آرام بسر کی جب وقت
صبح بیدار ہو کر نماز وغیرہ سے فراغت فرمائی اتنے عرصہ مین سب لشکر اسقلینوس کا تیار ہو کر
آ گیا اور سب سامان سفر اُدھر سے سب سامان سفر لے کر حکیم شیاطین کے شاگرد بھی آ گئے
خیمے وغیرہ سب بار کیے گئے سردارون نے شیاطین و اسقلینوس سے آ کر عرض کیا کہ سب
سامان سفر تیار ہی اور سب آمادہ سفر تیار ہین بسم اللہ تشریف لے چلیے اسقلینوس نے
صاحبقران سے عرض کیا صاحبقران نے ہتھیار لگا کے پوشاک زیب تن فرمائی خواجہ
بانہماے عیاری سے آراستہ ہوئے دونون حکیمون نے اپنے کو سامان سے درست کیا الغرض صاحبقران
مع حکیمون و خواجہ کے بیرون قصر تشریف لائے سب نے مجرا کیا مرکب حاضر کیا گیا صاحبقران
سوار ہوئے دونون حکیم تخت پر بیٹھے اور سب سردار مرکبون پر سوار ہوئے جو ساحر تھے وہ سواری
سحر پر سوار ہوئے خواجہ نے رکاب سعادت انتساب صاحبقران پر ہاتھ رکھا صاحبقران
نے لشکر کے روانہ ہونے کا حکم دیا نشان لشکر کھل گئے لشکر مثل باد بہاری کے چلا طرف کوہ بے ستون
کے راوی صاحبقران کو تو طرف کوہ بے ستون کے روان رکھتا ہی اور کچھ حال بے ستون جادو
کا تحریر کرتا ہی کہ مین یہ تحریر کر چکا ہون کہ بے ستون جادو کوہ بے ستون پر حکومت کرتا ہی
وہ بیٹھا ہوا ہی صاحبقران کے مقابلہ کے لیے اپنے لشکر کو تیاری کا حکم دے چکا ہی یہ اسکو معلوم
ہو چکا ہی کہ ملکہ لعلان حور پیکر علیل ہی وہ براے کمک نہ آئے گی اسکو ملکہ برجیس آفتاب منظر
کا انتظار ہی کہ وہ آ لین تو مین زیر کوہ جا کر مقیم ہون اور طلسم کشا جب آئے تو اُس سے مقابلہ
کرون ہر روز دربار آراستہ کرتا ہی سب سردار حاضر ہوتے ہین ہر ایک سے یہی کہتا ہی کہ ملکہ نے
وعدہ کیا ابھی تک نہین تشریف لائین سب عرض کرتے ہین کہ اپنا سامان درست کرتی
ہونگی جب سامان درست ہو جائے گا تشریف لائینگی اس امر سے اطمینان رکھیے کہ ملکہ تشریف
نہ لائین یہ غیر ممکن ہی راوی کہتا ہی کہ ہر روز یہی ذکر ہوا کرتا ہی ایک دن کا ذکر ہی کہ دربار آراستہ
ہی سب سردار حاضر ہین بے ستون ملکہ ہی کا ذکر کر رہا ہی کہ یکایک ایک برق چمکی سب نے
نگاہ اٹھا کر دیکھا تو یہ نظر آیا کہ ایک ابر گلنار رنگ کوہ بے ستون پر آ کر قائم ہوا اُس سے

موتی برس رہے تھے اُس ابر کو دیکھ کر بے ستون نے کہا کہ یہ ابر سحر ہے کسی ساحر کی آمد کا ابر ہے غرض
کوئی ساحر آتا ہے کہ یکایک وہ ابر شق ہوا اُس سے ایک تخت پیدا ہوا اور بہت سے باز و کرگس
و عقاب کہ جن پر ساحر سوار تھے اور تخت پر ایک شاہزادی کہ وہ سب کی سب ہمراہ اُس نازنین کے
قصر بے ستون میں آئیں اب جو غور کر کے بے ستون اور سب سرداروں نے دیکھا تو ملکہ
برجیس آفتاب منظر تھی کہ بے ستون اپنے تخت پر سے اُٹھ کھڑا ہوا اور تا صحن
ملکہ کے استقبال کو آیا مع سرداروں کے ملکہ بھی تخت پر سے صحن میں آ کر اُتری اور اُسکے ساتھ
جادوگرنیاں اور وزیرزادی ہے بے ستون و کل سرداروں نے ملکہ کو سلام کیا اور استقبال کر کے
بڑی عزت و آبرو سے ملکہ کو لا کر تخت پر بٹھایا آپ کرسی پر بیٹھا جب سب بیٹھ چکے ملکہ کی
خواصیں و مصاحبیں اپنے اپنے مرتبہ سے بیٹھ چکیں اُسوقت ملکہ نے دریافت کیا کہ ابھی تک
لعلان جوہر پیکر نہیں آئیں اور تم پر کیا گذری طلسم کشا کی کیا کیفیت ہے اور حکیم کس فکر میں ہے
اور تمھارا کیا قصد ہے آیا لشکر تیار ہے یا ابھی نہیں بس عرصہ نہ کرو جو کچھ تم کو کرنا ہو وہ فوراً کرو
عرصہ کرنے میں کام خراب ہوگا بے ستون نے عرض کیا کہ اے ملکہ عالم صرف آپکا انتظار
تھا یہاں سب سامان درست ہے ملکہ لعلان جوہر پیکر بہت علیل ہیں اس سبب سے
تشریف نہیں لائیں آپ تو موجود ہیں یہ کہکر بے ستون نے طلسم کشا کا آنا اور حکیم کی فوج
کا طائر سحر کا خبر دینا کہ حکیم باغی ہو گیا اپنا نامہ روانہ کرنا طرف لعلان اور برجیس کے اور
خیلتاش و اجلاس و زلازل جادو کو برائے اسیری طلسم کشا روانہ کرنا بعد آنے جواب
ناموں کے لشکر کو تیاری کا حکم دینا لشکر کا تیار ہونا خیلتاش و اجلاس کی لاشوں کا آنا
اور معلوم ہونا کہ طلسم کشا کے ہاتھ سے مارے گئے اور زلازل کا مجروح ہو کر آنا سب بیان
کیا اور اپنا انتظار کرنا ملکہ نے یہ سنکے فرمایا کہ اے بے ستون جادو بس سب کو حکم
دو کہ کل ہم یہانسے طرف قصر بہشت مثل کے برائے مقابلہ طلسم کشا کوچ کرینگے اب عرصہ نہ
کرو بے ستون نے عرض کیا کہ اے ملکہ عالم سب سامان درست ہے یہ جو آپ نے فرمایا
کہ قصر بہشت مثل کیطرف کوچ کرینگے اور وہاں چلکر طلسم کشا سے مقابلہ کرینگے تو میری
تو یہ رائے ہے کہ زیر کوہ مع لشکر کے تشریف رکھیے اور طلسم کشا کو مع لشکر کے یہاں آنے دیجیے

اسی مقام پر مقابلہ ہو تو بہتر ہی اسکا سبب یہ ہی کہ اول تو یہ مقام برائے مقابلہ بہت عمدہ ہی اور
ہر طرح کی راحت ملنے کی کوہ بھی قریب ہوگا جس شی کی کمی ہوگی فوراً دستیاب ہو جائے گی
وہان یہ امر ممکن نہین ہی دوسرے بہت بڑا سبب یہ ہی کہ قصر بہشت مثل مین کسی ساحر کا سحر
اثر نہین کرتا ہی اگر ہم سے اور طلسم کشا سے مقابلہ ہوا اور طلسم کشا نے شکست کھائی اور وہ
قصر مین جا کر مقیم ہوا اور اُسنے یہ بندوبست کیا کہ کوئی ساحر یہان نہ آسکے تو پھر بڑی خرابی
ہوگی یہ بندوبست کر کے اُسنے کمک طلب کر لی جب کمک آگئی پھر اُسنے مقابلہ کیا تو برسون
اسی امر مین گذر جائینگے تو کچھ فائدہ نہ ہوگا یہ طے ہو چکا ہی کہ کسی ساحر کا سحر اندر قصر کے جا نہین سکتا ہی ہم
وہ لوگ وہانسے بیٹھے بیٹھے اپنا حربہ کرینگے ہمارا لشکر تباہ ہوگا وہان انکو ہر قسم کی راحت ہوگی
ہم کو تکلیف یہان ہم کو راحت ہوگی انکو تکلیف دوسرے اگر وہ شکست کھا کر بھاگ کر
طرف قصر کے جائینگے ہم راہ مین روک کر چار و نطرف سے گھیر کر قتل کر لینگے ملکہ نے کہا کہ یہ سب
سچ ہی مگر جو مین کہتی ہون اُسپر عمل کرو اگر تم نے مجکو بادشاہ کیا ہی ورنہ تمکو اختیار ہی بے ستون
نے عرض کیا بہت خوب ہم خلاف مرضی تو کر ہی نہین سکتے ہین جیسا آپ نے فرمایا ہی اسی پر
عمل کیا جائے گا اُسیوقت سردارونکو حکم دیا کہ کل صبح کو سب تیار رہین ملکہ عالم طرف
طلسم کشا کے کوچ فرمائینگی راوی بیان کرتا ہی یہ حکم سُنتے اُسیوقت سے بندوبست ہونے
لگا بے ستون جادو جب سے ملکہ آئی ہی بہت خوش و بشاش و باغ باغ ہی کیون نہ ہو
کہ معشوق آیا ہی اُسیوقت سے سب سردار سامان کرنے لگے کل اسباب و سامان قبل
سے تیار تھا درست کیا کرنا تھا صرف حکم دینا تھا حکم دے دیا گیا بے ستون نے دربار
برخاست کیا ملکہ کو قصر مین لا کر اُتارا سب سامان راحت و دعوت مہیا کر دیا ملکہ مع
اپنی ہمراہیون کے اُس قصر مین جلوہ فرما ہوئی بے ستون مثل ادنی خادم کے ملکہ کی
خدمت مین حاضر ہی اور ہر امر کا خیال رکھتا ہی راوی کا قول ہی کہ وہ رات تو بعیش و
عشرت بسر ہوئی بوقت صبح کل لشکر تیار ہو کر آیا سب نے بے ستون کو اطلاع
کی سب سامان درست ہی اور لشکر تیار ہی بے ستون نے ملکہ سے آکر کہا ملکہ سامان
سفر سے درست ہو کر مع اپنی جادوگرنیون کے باہر تشریف لائی سب نے مجرا کیا

تخت پر سوار ہوئی سب کو سوار ہونے کا حکم دیا ساحر بھی سوار ہوئے نشان لشکر کھل گئے
ملکہ لشکر کو لیے کر طرف قصر بہشت شمل کے برائے مقابلہ طلسم کشا روانہ ہوئی بے ستون جادو
تخت کے پائے پر ہاتھ رکھے ہوئے ہمراہ ہی چارو نطرف ملکہ کے مصاحبین خواصین سرداران
بے ستون ہین عقب مین لشکر ساحران ہی گھنٹہ و ناقوس بجتے ہوئے سواری ملکہ کی شمل
باد بہاری کے زیر کوہ آئی آج دن بھر مین لشکر زیر کوہ اُترا پہلی منزل ملکہ نے زیر کوہ ہی حکم
دیا کہ آج لشکر ہمارا اسی مقام پر اُترے ہمارے لیے بارگاہ وغیرہ بر پا کیجائے کیونکہ دن تمام
ہو گیا ہی شب تو اسی مقام پر بسر کی جائے صبح کوچ کرینگے یہ حکم دینا تھا کہ تمام لشکر اُترا
بارگاہ وغیرہ بر پا ہوئی ملکہ داخل بارگاہ ہوئی سب سردار اپنے اپنے مقام پر آئے لشکر نے کمر
کھولی ملکہ نے دربار کیا سب حاضر دربار ہوئے دو پہر رات تک دربار آراستہ رہا جب زلف
پھیلائے شب تا بہ کمر پہونچی ملکہ نے دربار برخاست کیا خاصہ نوش فرما کر آرام کیا سب اپنے اپنے
مقام پر جا کر آرام پذیر ہوئے صبح ہوئی ملکہ بیدار ہوئی حوائج ضروری و مذہبی سے فراغت کر کے
لشکر کو تیار ہونے کا حکم دیا لشکر مین بندوبست ہونے لگا ابھی لشکر تیار نہ ہوا تھا کہ ملکہ
بیرون بارگاہ کرسی پر جلوہ فرما تھی سب سردار حاضر تھے بے ستون بھی مثل غلام ہو کے
موجود تھا ملازمین کار و بار مین مصروف تھے کہ یکایک صحرا کی طرف سے جانب قصر بہشت
سے تتق گرد و غبار بلند ہوا کہ جسنے سپہر دوار کو تیرہ و تار کر دیا تھا چونکہ صبح کا وقت تھا آفتاب
ابھی اچھی طرح سے نہ طالع ہوا تھا تاریکی ہو گئی ملکہ نے طائران سحر کو حکم دیا کہ جا کر خبر تو لاؤ
ابھی وہ طائران سحر برائے خبر نہ گئے تھے کہ چند طائر سحر آکر حاضر ہوئے یہ وہ طائر ہین جو کہ بے ستون
نے برائے دریافت حال طلسم کشا روانہ کیے تھے اُنھون نے آکر عرض کیا کہ ای ملکہ عالم و ای
بے ستون جادو آگاہ ہو کہ حکیم شیاطین بھی خدا پرست ہو گیا اور شریک طلسم کشا ہوا
ان دونون کی رائے سے طلسم کشا مع سترہ ہزار سپاہ کے حضور کے مقابلہ کے لیے آتا ہی
گرد و غبار اُسی کی آمد کا ہی یہ کہکر کل حال شیاطین کے خدا پرست ہونے کا بیان کیا
جب سب حال بیان کر چکے وہ طائر تو اڑ کر چلے گئے ملکہ نے کہا کہ دیکھا تم نے کہ طلسم کشا
خود آ گیا ای بے ستون تم نے بڑا عرصہ کیا اور نہایت نادانی کی بے ستون نے عرض کیا کہ

صرف حضور کے دیر میں تشریف لانے سے یہ عرصہ ہوا ملکہ نے فرمایا کہ تم کو لازم تھا کہ تم جاکر پہلے سے
وہان مع لشکر کے مقیم ہوتے ہین بھی آجاتی خیر اب تو جو کچھ ہوا وہ ہوا اسی مقام پر لشکر کو فروکش کرو
اسی جگہ مقابلہ کرونگی یہ کہکر لشکر کے اُترنے کا حکم دیا ادھر لشکر بے ستون کا اُترنے لگا بازار رین
آراستہ ہونے لگین خیمے برپا ہونے لگے ملکہ برجلیس آفتاب منظر کرسی پر بیٹھی ہوئی طرف
گرد و غبار کے دیکھ رہی ہی برابر اُسکے اُسکی وزیرزادی و دیگر مصاحبین ہین اور بے ستون جادو
بھی سامنے موجود ہی و دیگر سردار معزز یہان تو خیمے وغیرہ برپا ہو رہے ہین کل لشکر جو کہ قریب
اسی ہزار کے ہی اُتر رہا ہی وہ طائر سحر یہ خبر دے کر پرواز کر گئے ملکہ دیکھ رہی ہی کہ یکایک متق و
گرد قریب صحرا آکر شق ہوا دامن گرد سے سترہ علم علامت سترہ ہزار سپاہ کی پیدا ہوئی کہ جن کے
پھریرون پر تعریف ایزد منان تحریر تھی وہ نشان آکر ایک طرف کھڑے ہوئے اُسکے بعد اور جلوس سواری
پیدا ہوا وہ بھی ایک سمت صف بستہ ہوا بعد آتے جلوس سواری کے ملکہ و دیگر ساحرون نے دیکھا
کہ مرکب پری پیکر پر ایک جوان آفتاب صورت چہرہ مثل ماہ شب چہاردہ کے روشن خود سر پر
رکھے ہوئے آلات حرب وضرب سے آراستہ و پیراستہ سوار عقب مین تخت پر حکیم اسقلینوس
و حکیم شیاطین اُنکے عقب مین لشکر ساحرو مخیر ساحر اور راتالہ بارگاہ وغیرہ کا ملکہ اور بے ستون و
دیگر ساحرون نے اب جو غور سے دیکھا تو پہچانا کہ یہ جوان طلسم کشا ہی کیونکہ ان سب نے صفحہ قلب
پر تصویر صاحبقران بنی ہوئی ہی سوتے مین بھی دیکھ لین تو پہچان لین کہ یہ طلسم کشا ہی کوئی
ضرورت کسی کے شناخت کرانے کی نہین ہی ملکہ نے دیکھ کر بے ستون سے کہا کہ تم نے دیکھا کہ
طلسم کشا کس شان و شوکت سے آیا ہی اور کیا رعب و داب رخ سے پیدا ہی اور کیا حسن و جمال ہی کہ
مین نے آج تک یہ حسن و جمال کسی بشر کا نہین دیکھا واقعی جیسا سُنتے تھے ویسا ہی پایا بے ستون
نے عرض کیا کہ اے ملکہ عالم یہ تو ملاحظہ فرمایئے کہ بالکل چہرہ سے ظاہر ہوتا ہی کہ کسی قسم کا خوف
نہین ہی یہ لشکر قلیل اُسپر یہ بے ہراسی اور ساحرون سے مقابلہ اور خود غیر ساحر ملکہ نے کہا کہ یہ
تو ہین نے کتابون مین دیکھا ہی اور سُنا ہی کہ یہ لوگ بڑے بہادر اور جری ہین انکی جرات و
بہادری مین فرق نہین ہی یہان تو یہ باتین ہو رہی ہین ادھر صاحبقران نے جو لشکر کو فروکش
پایا تو ہرکارون سے کہا کہ جاکر خبر تو لاؤ کہ یہ لشکر کسکا ہی وہ ہرکارے روانہ ہوئے اُدھر کو ادھر

صاحبقران نے لشکر کو حکم فرمایا کہ اسی مقام پر اترو طریقہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ لشکر جو کہ سامنے اترا ہے ہم سے مقابلہ کرے گا یہ فرماکر حکیم اسقلینوس سے کہا کہ تم نے اس لشکر کو پہچانا کہ یہ لشکر کسکا ہے اور یہ کون مقام ہے اسقلینوس نے عرض کیا کہ یا صاحبقران یہ مقام کوہ بے ستون ہے وہ سامنے نظر اُٹھاکر ملاحظہ فرمایئے کہ کوہ بے ستون نظر آتا ہے اور یہ لشکر بے ستون جادو کا ہے وہ سامنے بے ستون جادو کرسی پر بیٹھا ہوا ہے وہ جو ساحرہ کرسی پر بیٹھی ہوئی ہے یہ بھانجی ہے خندکال جادو بادشاہ طلسم کی نام اسکا ملکہ برجیس آفتاب منظر ہے معلوم ہوتا ہے کہ بے ستون نے اسکو طلب کیا ہے وہ جو آپ سے آکر لڑی تھی وہ بھی بھانجی تھی اُسکا نام ملکہ لعلان حور پیکر تھا یہ دونوں خالہ زاد بہنیں ہیں بڑی زبردست ساحرہ ہیں معلوم یہ ہوتا ہے کہ بے ستون لشکر لے کر آپ کے مقابلہ کو چلا تھا جب اُسنے دیکھا کہ آپ مع لشکر کے یہاں تشریف لائے تو اُسنے اُسی مقام پر لشکر کو روکا بس صاحبقران نے یہ سُنکے میدان جنگ کو چھوڑ کر اترنے کا حکم دیا یہاں بھی خیمے وغیرہ برپا ہونے لگے لشکر اترنے لگا اُدھر ہرکارون نے جاکر دریافت کیا اور دریافت کرکے واپس آئے یہاں صاحبقران و حکیم و سردار مع کیونپر سے اُتر کے کرسیوں پر بیٹھے تھے کہ ہرکارون نے آکر بیان کیا کہ بے ستون جادو اسّی ہزار سپاہ سے برائے مقابلہ حضور چلا تھا کل کوہ پر سے اُترا آج قصد کیا تھا کہ کوچ کرے آپکا لشکر آگیا اُسنے بھی اُسی مقام پر قیام کیا قصد مقابلہ رکھتا ہے ملکہ برجیس کو کوہ برجیس پر سے طلب کرکے اپنے لشکر کا بادشاہ کیا ہے مالک اس لشکر کی ملکہ برجیس آفتاب منظر ہے اسقلینوس نے عرض کیا کہ میں نے قبل ہی میں عرض کیا تھا راوی بیان کرتا ہے اُدھر لشکر کفار اُترا اِدھر لشکر اسلام دونوں طرف خیمے وغیرہ برپا ہوئے اور بازارین اُدھر ملکہ مع سرداروں کے داخل بارگاہ ہوئی اِدھر صاحبقران بہرہ چوکی دونوں طرف مقرر ہوئے راوی بیان کرتا ہے کہ جب سے ملکہ نے حمزہ و صاحبقران کو دیکھا ہے ایک الفت پیدا ہوئی ہے اور ایک نظر دور ہی سے دیکھ کر دلدادہ ہو گئی ہے چونکہ عورت صاحب عقل و صاحب جبر ہے اپنے دلکو سنبھال لیا ہے یہ کسی پر ظاہر نہ ہونے دیا ہے جب بارگاہ میں آکر پہونچی دبیر کو طلب کیا اور کہا کہ ایک نامہ بنام طلسم کشا تحریر کرو دبیر نے اُسیوقت نامہ تحریر کیا جو کچھ مضمون ملکہ نے بیان کیا جب نامہ تحریر ہو چکا ملکہ نے ایک ساحر کو نامہ دیا

کہ یہ نامہ طلسم کشا کے پاس لیکر جاؤ اور اسکا جواب لاؤ وہ ساحر نامہ لیکر فوراً روانہ ہوا یہان دربار
آراستہ ہی صاحبقران دنگل پر جلوہ فرما ہین سب سردار حاضر ہین کہ ہرکارون نے آکر عرض کیا
مجرا کرکے کہ ملکہ برجیس نے نامہ تحریر کیا ہی شبرنگ ساحر ملکہ کا عیار نامہ لیکر آیا ہی
صاحبقران نے فرمایا کہ آنے دو کہ شبرنگ دربارگاہ پر پہونچا درگہ سالار سے کہا کہ ہماری
خبر کرو کہ نامہ بر ملکہ برجیس کا نامہ لیکر آیا ہی درگہ سالار نے عرض کیا صاحبقران
نے طلب کیا نامہ دار اندر آیا مجرا گاہ پر سے مجرا کیا کرسی مرحمت ہوئی بیٹھنے کو سلام کرکے کرسی پر
بیٹھا ساقی نے جام پیشکش کیا اُسنے جام ہاتھ سے لیکر پی لیا جب دماغ بادہ ناب سے گرم
ہوا پکارا کہ منم نامہ دار منم نامہ دار صاحبقران نے فرمایا کہ کسکا نامہ لایا ہی کہا کہ ملکہ عالم
صاحب سحر ملکہ برجیس آفتاب منظر کا نامہ لایا ہون صاحبقران نے فرمایا کہ لاؤ اُسنے
نامہ سر سے کھولکر پیش کیا صاحبقران نے ہاتھ سے لیکر دبیر کو دیا اور فرمایا کہ پڑھو دبیر
نے لفافہ چاک کرکے نامہ پڑھنا شروع کیا پہلے نامہ مین تعریف خداوند عجائب نگار سامری و
جمشید کی تحریر تھی اُسکے بعد القاب جو کہ لائق تھا وہ تحریر تھا بعد القاب و آداب کے یہ مضمون
تحریر تھا کہ ای طلسم کشا ہم تم کو آگاہ کرتے ہین اور اطلاع دیتے ہین کہ تمہارے حق مین یہ امر بہتر
ہی کہ اس امر سے باز آؤ فتح طلسم سے دست بردار ہو بیکار بندگان خداوندی جانون کو نہ تلف کرو
اپنی جوانی پر رحم کھاؤ اور اپنی زندگی کو غنیمت جانو یہ مثل اور طلسمون کے طلسم نہین ہی کہ اسکو
فتح کر لوگے یہان بڑے بڑے ساحر ہین جو کہ اپنے وقت کے سامری و جمشید ہین انسے جان بچانا
دشوار ہوگا یہی امر تمہارے حق مین اچھا ہی کہ یہانسے چلے جاؤ ورنہ یاد رکھو کہ طلسم کا تو فتح ہونا
درکنار ہی یہ مرحلہ بھی نہ فتح ہوگا اسی مقام پر تمہاری جان برباد ہوگی فرض کردم اگر یہ مرحلہ
بھی فتح کر لیا تو لوح طلسم کا دستیاب ہونا دشوار ہی اس طلسم کی لوح کا آجتک کسی کو پتہ
ہی نہ ملا خود بادشاہ طلسم لوح طلسم سے آگاہ نہین ہین تو اور لوگونکا کیا ذکر ہی بیکار کی
مشقت کرنے سے کیا حاصل ہوگا اس طلسم کی لوح بھی نہین بنائی گئی بانیان طلسم نے لوح بنائی
ہی نہین ہی یہ طلسم کسی صورت سے فتح نہ ہوگا مین تم کو آگاہ کرتی ہون کہ تم نے بیکار کی
زحمت کی ہین تو خود تمہارے مقابلہ کو چلی تھی کہ تم آگئے لہذا اب یہ مناسب ہی کہ جدھر

سے آئے ہو اُسی طرف چلے جاؤ ان حکیمون کے بہکانے پر نہ آؤ چند بدمعاشون نے تم کو ورغلا کر
ادھر کو روانہ کیا ہے اُنکے کہنے پر عمل نہ کرو وہ نمک حرام ہین کہ اپنے بادشاہ سے منحرف ہو کر تمھارے
شریک ہوئے ہین بس تم کو لازم ہے کہ حکیم استقلینوس کو باندھکر میرے پاس بھیجدو اور چلے
جاؤ یا یہ کرو کہ رومال سے ہاتھ باندھکر حاضر ہو اور دین عجائب پرستی اختیار کرو انھین دونون
صورتون مین تمھاری زندگی معلوم ہوتی ہے ورنہ میرے ہاتھ سے قتل ہوگے آیندہ تم کو اختیار
ہے اگر ان دونون امرون مین سے کوئی امر تم کو منظور نہین ہے تو طبل جنگ بجواؤ تاکہ جلدی
ہمارے اور تمھارے فیصلہ ہوجائے جسکو خداوند ظفر دین زیادہ والسلام جب یہ نامہ دبیر
نے پڑھا صاحبقران نے فرمایا کہ اسکی پشت پر تحریر کردو کہ ہم کو سوائے جنگ و پیکار کے
دوسرا امر منظور نہین ہے بیکار تم نے اسقدر یہ طولانی تحریر کی کہ جو کہ بالکل ہماری سمجھ مین نہ
آئی ہم مقابلہ کو آئے ہین نہ صلح کرنے کو یہی جواب ہے تمھارے نامہ کا نہ ہم کو دین اسلام ترک
کرنا ہے نہ واپس جانا ہے بلکہ مقابلہ کرنا ہے تم کو خود لازم ہے کہ ہمارے پاس آکر اپنی خطا معاف
کراؤ اور دین اسلام قبول کرو تمھاری بہت عزت کی جائے گی آیند تم کو اختیار ہے ہم بدون
فتح کیے اس طلسم کے واپس نہ جائینگے یہ طلسم کیا ہے جب ہوش ربا ایسا طلسم فتح ہوگیا اُس کی
لوح ہاتھ آگئی اگرچہ لاکھو لاکھ کد و کاوش افراسیاب نے کی مگر ایک نہ چلی تو یہ کیا طلسم ہے
یہ بھی فتح ہوگا اور ہم اسکے فاتح ہین کوئی طلسم ایسا نہین ہوتا ہے کہ جسکی لوح نہ بنائی جائے
بدون لوح کے طلسم بن نہین سکتا ہے یہ کہنا تمھارا بیکار ہے بس طبل جنگ بجواؤ اور مقابلہ کو
میدان مین آؤ جو ہمارے خدا کو منظور ہوگا وہ ہوگا ہم جنگ و پیکار سے بالکل بیخوف
ہین اور اس مصرعہ پر اپنے نامہ کو تمام کرتے ہین مصرعہ جواب جاہلان باشد خموشی + یہ
لکھوا کر صاحبقران نے نامہ نامہ بر کو دیا خلعت دے کر رخصت کیا وہ سلام کرکے بارگاہ
سے باہر آیا اور اپنے لشکر مین آکر بارگاہ مین آیا ملکہ کے ہاتھ مین جواب نامہ دیا ملکہ نے
دبیر کو دیا دبیر نے جواب پڑھا ملکہ جواب سنکے بہت برہم ہوئی حکم دیا کہ بجے طبل جنگ
اُسیوقت نقارہ رزمی بجایا گیا ہرکارے یہ خبر لے کر لشکر اسلام مین آئے صاحبقران
نے بھی حکم فرمایا کہ ہمارے لشکر مین بھی کوس حربی بفضل ایزدی بجایا جائے اُسیوقت بہادر

بھی نقارہ رزمی بجا دونون لشکرون کے ہی لشکر کو معلوم ہوا کہ کل مقابلہ ہوگا سامان جنگ دونون طرف ہونے لگا طلبیہ پھرنے لگا صدا سے حاضر باش و ناظر باش چارون طرف بلند ہوئی ہر ایک سامان جنگ کر رہا ہی لشکر اسلام مین اہل لشکر ہتھیار درست کر رہے ہین کفار مین ساحر سحر جگا رہے ہین ہوم خانے روشن ہین دھوان بلند ہی ہر ایک اپنے طریقہ سے آراستگی سلاح جنگ مین مصروف ہی یہان صاحبقران نے دربار برخاست کیا طبل جنگ کے بجنے کا حکم فرما کر اور خاصہ نوش فرما کر آرام کیا اودھر ملکہ نے بھی دربار برخاست کیا اپنی مسہری پر آئی اب جو خیال کیا اور تصور کرتی ہی تو تصویر خیالی طلسم کشائی سامنے آموجود ہوئی چونکہ خدنگ عشق دل پر کھا چکی تھی اُسوقت سے بیقرار تھی جب سے صاحبقران کو دیکھا تھا اُسیوقت سے فریفتہ روے زیبائی ہوئی تھی تیر عشق کا نشانہ ہوگئی تھی اُسکو دربار مین بیٹھنا ناگوار تھا دل حد سے زیادہ بیقرار تھا اب جو تنہائی مین آئی اور خیال بندھا اور زیادہ دل بیقرار ہوا نوبت بجنون پہونچی دل قابو سے نکل گیا رخ پر زردی سی آگئی آثار عشق پیدا ہوئے حضرت عشق نے اپنا کشور دل پر عمل کیا حواسون مین ابتری پڑگئی بیقراری کی عجب حالت ہوئی یہی دل چاہتا تھا کہ آغوش معشوق مین جگہ ملے کسی صورت سے طلسم کشا میرے پاس چلا آئے حیا یہ کہتی تھی کہ یہ کیا غضب ہی معشوق کے دشمن پر عاشق ہوئی ہی لوگ کیا کہینگے سب بدنام کرینگے دل یہ کہتا تھا کہ اب تو جو ہونا ہو وہ ہو مین تو آگیا ہون راوی بیان کرتا ہی کہ ملکہ نے بہت بہت دلکو سمجھایا مگر دل نے کسی صورت سے نہ مانا اور ترقی ہوتی گئی یہ نوبت پہونچی کہ بستر غم پر تڑپنے لگی کروٹین بدلنے لگی کبھی کہتی تھی کہ ای رات کیا تو تمام نہ ہوگی کہ جو صبح ہو اور معشوق دیکھنے مین آئے کبھی کہتی تھی کہ معلوم ہوتا ہی کہ آج گھڑیال بجانے والے مرگئے جو آواز نہین آتی ہی اسی طور سے تڑپ تڑپ کر ملکہ نے وہ شب بسر کی اختر شماری و بیقراری سے یہان تک کہ صبح ہوئی ادھر ملکہ بیدار ہوئی اور حوائج ضروری سے فراغت کرکے کل لشکر تیار تھا اُسکو ہمراہ لے کر میدان جنگ مین آئی اودھر صاحبقران بیدار ہوکر نماز وغیرہ سے فراغت کرکے باہر بارگاہ کے تشریف لائے سب نے مجرا کیا ہر ایک کا مجرا و سلام لے کر مرکب پر سوار ہوئے اور لشکر کو مع حلیمونکے لے کر طرف میدان کے تشریف لائے دونون لشکر صف آرا ہوئے صفوف جدال و قتال آراستہ

ہوئین نقیبون نے نکل کر نقابت کی نقیب نقابت کر کے اپنے اپنے لشکر مین واپس آئے دونون طرف
کے لشکر پر سناٹا چھا گیا ہر ایک کو جوش جنگ آگیا چہرہ فرط شجاعت سے سُرخ ہو گئے ہر ایک
جھومنے لگا قبضہ شمشیر چومنے لگا کہ یکایک لشکر بے ستون سے ایک ساحر ملکہ سے اجازت لیکر
میدان مین آیا مبارز طلب کیا لشکر اسلام سے بھی ایک شاگرد حکیم شیاطین کا صاحبقران سے
اجازت لے کر میدان مین اُسکے مقابلہ مین آیا باہم خوب سحر چلے نوبت بانجار رسید کہ اُس ساحر
نے شاگرد شیاطین کو قتل کیا دوسرا اور ساحر صاحبقران سے اجازت لے کر آیا مقابلہ کیا
لشکر کفار کے ساحر کو قتل کیا اور ایک ساحرہ ملکہ سے اجازت لے کر میدان مین آئی لشکر اسلام
کے ساحر سے مقابلہ کیا ماری گئی بہ سبب طول کے ان ساحرون کے سحر کو نہین تحریر کیا
معمولی سحر ہوا کیے تا بہ شام پندرہ ساحر لشکر کفار کے مارے گئے اور دس مجروح ہوئے تین ساحر
لشکر اسلام کے جان بحق ہوئے اور پانچ مجروح شام ہو گئی ملکہ طبل بازگشت بجوا کر واپس
گئی صاحبقران بھی واپس آئے ادھر ملکہ نے دربار کیا اور حکم طبل جنگ بجنے کا دیا اُدھر صاحبقران
نے دونو طرف طبل جنگ بجا جب ملکہ بوقت صبح بیدار ہو کر باہر آئی تھی بارگاہ کے تو رخ
زردی و حواسون مین ابتری تھی مگر اپنے کو سنبھالے ہوئے تھی چونکہ حضرت عشق اپنا اثر
کر چلے تھے یہ سبب تھا وزیر زادی و بے ستون نے ملکہ سے دریافت کیا تھا کہ کیون ملکہ
عالم مزاج مبارک کیسا ہے اسوقت کچھ چہرہ متغیر ہے ملکہ نے جواب دیا تھا کہ شب بھر سے
سر مین درد رہا بہ سبب درد کے نیند نہین آئی اس سبب سے چہرہ متغیر ہو گا اسوقت بھی
درد سر ہے مگر طبل بجوا چکی ہون لہذا اگر نہ جاؤنگی تو طلسم کشا خیال کرے گا کہ برجیس ڈر گئی جو
مقابلہ کو نہ آئی لشکر کو خالی بھیجدیا خود بہ سبب خوف کے پوشیدہ ہو گئی علالت کا بہانہ کیا
اس سبب سے چلتی ہون یہ کہکر ٹال دیا تھا مگر دن بھر ملکہ عالم کا یہ حال رہا کہ روے مبارک
صاحبقران پر نگاہ رہی اُسی طرف دیکھے گئی ایک منٹ بھر کے لیے بھی نگاہ نہ پھیری جب
شام کو یہان آکر پھر طبل جنگ بجوایا اور سویرے سے دربار برخاست کر کے اور کچھ نوش
کر کے مسہری پر آکر پڑ رہی وزیر زادی حاضر ہوئی دریافت کیا کہ کیون دواری مزاج کیسا
ہے آج صبح سے مین کچھ عجب عالم پاتی ہون خدا نخواستہ طبیعت مبارک کیسی ہے ملکہ نے کہا

کہا ای وزیرزادی کیا بیان کرون صبح سے کچھ عجب عالم ہو کہ خود بخود دل بیٹھا جاتا ہو یہی جی چاہتا
ہو کہ پڑی رہون بہت وقت اور مشکل سے مین اپنے کو سنبھالے ہوئے میدان مین رہی جو دل
کا حال تھا وہ کیا بیان کرون اسی سبب سے تو مین نے دربار دیر تک نہین کیا جلدی سے
حکم طبل جنگ دے کر برخاست کیا اور آکر لیٹ رہی وزیرزادی نے جواب دیا کہ جب طبیعت
کی یہ کیفیت تھی تو بیکار آپ نے طبل جنگ بجوایا جب طبیعت درست ہو جاتی اُسوقت
بجوایا ہوتا ملکہ نے جواب دیا کہ مین چاہتی ہون کہ جلدی سے فیصلہ ہو جائے تو مین یہان سے
اپنے باغ کو جاؤن تاکہ راحت ملے کوئی بات خوف کی نہین ہو صرف تبدیل آب و ہوا کا
سبب ہو کل تک حالت برطرف ہو جائے گی لے جاؤ تم بھی سو رہو کیونکہ کل پھر سویرے سے
اُٹھنا ہوگا اور میدان مین چلنا ہوگا وزیرزادی وہان سے اُٹھکر اپنے مقام پر آئی اور سو رہی ادھر
ملکہ نے تڑپنا شروع کیا شعر عاشقانہ پڑھنے لگی اور بستر غم و الم پر مثل ماہی بے آب تڑپنے
لگی راوی بیان کرتا ہو کہ اسی طور سے بے ستون جادو فراق ملکہ مین رات بھر بیدار رہتا
ہو اور ہر مرتبہ یہی قصد کرتا ہو کہ ملکہ کے خیمے مین جاکر اپنا اظہار عشق کرون پھر خیال کرتا ہو
کہ ایسا نہ ہو کہ ملکہ برہم ہو کر واپس چلی جائے تو یہ دیدار بھی نصیب نہ ہو اس سبب سے
خاموش ہو ملکہ کو اسکی پرواہ تک نہین ہو یہ بھی خیال نہین کرتی کہ بے ستون کس نگاہ
سے مجکو دیکھتا ہو ملکہ کے تو دل مین طلسم کشا کے خدنگ الفت نے اپنا اثر کیا ہو خلاصہ یہ کہ
وہ رات بھی ملکہ نے آہ و زاری و بیقراری اختر شماری مین بسر کی بوقت صبح دونون لشکر
میدان مین آکر صف آرا ہوئے نقیب نقابت کرکے چلے گئے بعد تھوڑی دیر کے لشکر کفار سے
ساحر نے نکل کر مبارز طلب کیا لشکر اسلام سے بھی مقابلہ کو ساحر نکلا باہم خوب سحر
چلے آخر کو لشکر اسلام کا ساحر غالب آیا کفار کے لشکر کا ساحر ہار گیا خلاصہ یہ کہ اُسروز
تمام دن بھر میدان داری رہی شام کو دونون لشکر واپس گئے ملکہ نے طبل جنگ بجوایا
دونون طرف طبل بجا ملکہ نے دربار برخاست کیا اپنی آرام گاہ مین آکر پڑ رہی وزیرزادی
نے آکر مزاج کی کیفیت دریافت کی ملکہ نے درد سر کا بہانہ کرکے اُسکو ٹال دیا راوی بیان
کرتا ہو کہ اسیطور سے چند میدان داریان ہوئین مگر لشکر اسلام غالب آیا اور کفار مغلوب

رہے مگر ملکہ کی دن بدن حالت خراب ہوتی جاتی ہی حضرت عشق کی کشور دل پر چڑھائی
ہوتی جاتی ہی خلاصہ یہ کہ جب وزیرزادی نے ملکہ کی یہ حالت دیکھی تو بہت پریشان ہوئی
ملکہ سے لاکھ لاکھ دریافت کیا مگر ملکہ نے کچھ سوائے درد سر کے اور نہ کہا آج جو ملکہ میدان
جنگ سے واپس آئی اور طبل جنگ کے بجنے کا حکم دے کر اپنی آرام گاہ میں گئی تو وزیرزادی
بھی پیچھے پیچھے پوشیدہ طور سے دبے پاؤں گئی اور کان لگا کر سننے لگی کیونکہ یہ عقلمند تھی
اور اسنے آثار عشق چہرہ سے ظاہر پائے تھے اسکو یقین ہو گیا کہ ملکہ کا دل کسی پر آیا ہی
یہ سبب پاس و حیا و لحاظ کے ظاہر نہیں کرتی ہی نہ اسقدر قابو ہی کہ اپنے معشوق کو اپنے پاس
طلب کرے جب دریافت کرو بہانہ کر دیتی ہی عجب نہیں کہ طلسم کشا پر فریفتہ ہوئی ہو
کیونکہ جب سے میدان جنگ میں جاتی ہی سوائے اُسی طرف دیکھنے کے اور کسی طرف نہیں
دیکھتی ہی میں جو کہتی ہوں تو ٹال دیتی ہی یہ اپنی جان دیدے گی اور کسی سے نہ کہے گی
معلوم ہو جائے تو کچھ تدبیر کیجائے یہ تصور کرکے کان لگا کر کھڑی ہوئی اُدھر ملکہ آکر مسہری
پر لیٹی اور آہ سرد بھرنے لگی کبھی فلک کی شکایت کرنے لگی کبھی شعر عاشقانہ پڑھنے لگی
اسی حالت بیقراری میں زبان سے نکل گیا کہ او تغافل کیش میں تو یوں تڑپ رہی ہوں اور
تجھکو خبر نہیں ہی نہ کوئی ایسا ہی کہ میرے حال کی اُس قاتل کو خبر کرے میں تو یوں مر رہی ہوں
اور اُسکو خبر نہیں افسوس اس دل کے ہاتھوں کیسی خراب میں ہوئی یہ حرامزادہ آیا ہی تو
کس پر آیا جو کہ دشمن دین و ایمان قاتل جان ہی کاش میں مر جاتی اور مجھکو موت آجاتی تو یہ
یہ حالت تو نہ ہوتی کبھی کہتی تھی کہ اے صبا تو ہی جاکر میرے تغافل کیش کو میرے حال سے
آگاہ کر گو سارے عالم میں رسوا ہونگی اور سب مجھکو لعنت و ملامت کرینگے مگر کیا کروں دل ہی
مانے تو کیا چارا ہی یہ دل جو چاہے وہ کرے اب تو میرا اسپر قابو نہیں ہی بس یہ باتیں جو
وزیرزادی نے سنی دل سے کہنے لگی کہ کیوں ہم نہ کہتے تھے یہ کسی پر فریفتہ ہوئی ہیں
اُسکے فراق میں یہ حال ہی مگر ظاہر نہیں کرتی ہیں پوشیدہ کرتی ہیں وہ ظاہر ہوا پہلے
ہی تمنے کہا تھا کہ طلسم کشا پر فریفتہ ہوئی ہیں یہ بھی ظاہر ہو گیا یہ دل سے باتیں کرکے
ایک مرتبہ پردہ اُٹھا کر چالاکی سے داخل ہوئی اور جھپٹ کر ملکہ کے قریب آئی کہ بدون

پکارے اس سبب سے آئی کہ اگر مین پکار کر جاؤن اور ملکہ میرے آنے سے آگاہ ہو کر اپنے کو سنبھال
لے تو پھر بڑی خرابی ہوگی مین لاکھو لاکھو دریافت کرونگی نہ بتائیگی اچانک جانے مین یہ امر نہ
ہوگا اسکا خیال درست ہوا کہ جیسے ہی یہ قریب پہونچی ملکہ نے کہا کہ کون اسنے جواب دیا کہ آپکی
لونڈی ملکہ نے جلدی جلدی یہ خیال کرکے کہ یہ دیکھ نہ لے آنکھ کے آنسو جو بہتے تھے آنچل سے پاک
کیے اور کہا کہ تم اسوقت کہان وزیرزادی نے جواب دیا کہ مین جاکر لیٹی نیند نہ آئی دل گھبرایا اُٹھ
بیٹھی خیال آیا کہ ذرا چل کر آپ کو دیکھ آؤن کہ آپ آرام فرماتی ہین یا بیدار ہین یہان جو آئی تو آپکو
بیدار پایا کیون مزاج کیسا ہے یہ آواز کیون گرفتہ ہے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جیسے رونے کی آواز ہو مجھکو
تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپ رو رہین تھین مجھکو دیکھ کر خاموش ہو رہین ابھی ابھی آپنے دوپٹہ سے آنسو
بھی پاک کیے ہین کچھ بیان تو فرمایئے کہ کیا دل کا حال ہے اور کیا خیال ہے مجھسے بیان فرمایئے مین کیا
کسی سے کہدونگی ملکہ نے جواب دیا کہ کیا دیوانی ہوئی ہے کیسا رونا میرے دشمن روئین میرے ساتھ
ایسی باتین نہ کیا کرو واہ کیا خوب دل لگی نکالی ہے میرا کون مرگیا ہے جو مین رؤنگی بس لے بس یہان سے
جایئے مجھکو ایسی باتین اچھی نہین معلوم ہوتی ہین وزیرزادی نے کہا کہ اے ملکہ آپ بیکار خفا ہوتی ہین
مین نہ مانونگی آپکے دل پر ضرور غم والم کی گھٹا چھائی ہوئی ہے آپ رو رہین تھین ملکہ نے برہم
ہوکر جواب دیا کہ پھر وہی کہے جاتی ہے لے جاؤ ہمارا دماغ بک بک کرکے نہ خالی کرو ایک تو ہم درد سر
کے سبب سے بے چین ہو رہے ہین اُسپر آکر تم نے اور پریشان کرنا شروع کیا اچھا یہی سہی کہ مین
رو رہی تھی کیا تمھارا اجارہ ہے جو ہمارا جی چاہتا تھا وہ کرتی تھین تم کون کوئی تم ہماری اجارہ دار
ہو کیا خوب بات نکالی ہے بیکار پریشان کرنے لگین ملکہ نے جو یون کہا وزیرزادی بولی چاہے
ملکہ خفا ہو چاہے خوش ہو مین کبھی نہ مانونگی نہ جاؤنگی بدون دریافت کیے ہوئے کیون میرا منھ
کھلواتی ہو زیادہ جو انکار کروگی تو پھر مین صاف صاف کہنے لگونگی جو مین نے اپنے کانون سے
سنا ہے مین یہ چاہتی ہون کہ تم اپنے منھ سے بیان کرو مین کیون بیان کرون مگر تمھاری مرضی یہ ہو
کہ مین ہی بیان کرون اے ملکہ مین ہاتھ جوڑتی ہون قدمونپر سر رکھتی ہون مجھکو تو مجھ کم بخت
سے حال دل بیان کرو کیا مین بھی دشمن ہون جو نہین بیان کرتی ہو اے ملکہ قسم ہے لو جو کسی سے
کہون آپ کا نمک پھوٹ پھوٹ کر نکلے جو مین آپ کی بات زبان سے بھی نکالون ملکہ نے

کہا کہ کیا کرون کیا نہ کرون تم تو اسوقت میرے پیچھے چڑیل ہو کر چمٹ گئین میرا تو دم نکلا جاتا ہی
درد کی شدت سے اُسپر تم بک بک کر رہی ہو مجکو خاموش پڑی رہنے دو بیکار کی بک بک نہ
کرو تم جو یہ کہتی ہو کہ میری زبان نہ کھلواؤ جو مین نے اپنے کانون سے سُنا ہی وہ کہنے لگونگی تو تم نے
کیا سُنا ہی ذرا مین بھی تو سنون کیا مین نے کوئی یار کر لیا کسی کو یہان بلا لیا کسی پر عاشق ہو گئی کسی
سے نظارہ بازی کی آخر کیا کہا جو تم نے سُنا یا تم سے لوگون نے کہا وزیرزادی نے ہاتھ جوڑ کر عرض
کیا کہ یہ کوئی امر نہین ہی نہ مجھسے کسی نے کچھ کہا مین نے خود سُنا اگر خفا نہ ہو تو بیان کرون ملکہ نے
کہا کہ شوق سے بیان کرو خفا ہونے کی کون بات ہی تب وزیرزادی نے کہا کہ تقصیر معاف ابھی
آپ کہہ رہین تھین اور کس قسم کی شعر پڑھ رہین تھین اور زبان پر کیا کلام تھے مین آج کئی روز
سے اسی فکر مین تھی کہ سنون جب آپ سے دریافت کیا آپ نے درد سر کا بہانہ کیا اسوقت
جو آپ ادھر تشریف لانے لگین تو مین بھی آکر پردے سے لگ کر کھڑی ہو گئی جو کچھ آپ نے
شکایت کی وہ بھی سُنی اور جو شعر پڑھے وہ بھی سُنے اب آپ بیکار پوشیدہ کرتی ہین مین آگاہ
ہو گئی ہون مین بہت دن سے اسی فکر مین تھی اور میرے دل نے آپ کی حالت دیکھکر کہدیا تھا
کہ ملکہ کا کہین نہ کہین دل آیا ہی یہ حالت اُسی سبب سے ہی مگر آپ بہانہ فرماتی تھین
مین خاموش تھی یہ خیال کرتی تھی کہ مین خود دیکھ لون یا سُن لون تو پھر دریافت کرون اب
ملکہ سچ بیان فرمایئے کہ کس پر دل آیا ہی کون معشوق پسند آیا ہی کس کے فراق مین یہ حال
ہی کس کی جدائی کا خیال ہی کس نقش نگار نے آئینہ دل مین اپنا نقشہ جمایا ہی کون معشوق
کا شانہ دل مین اپنی محبت کی شمع روشن کر گیا ہی یہ جو وزیرزادی نے کہا ملکہ نے ایکمرتبہ
تیور بدل کر کہا کہ واہ کیا خوب آپ نے گل دیگر شگفتہ کیا لو اور سُنو یہ نیا قصہ انھون نے
شروع کیا ہی کیا تم کچھ دیوانی ہو گئی ہو تمھارے حواس جاتے رہے ہین ذرا جا کر ابھی فصد لو
اپنے حواس درست کرو مجکو یہ باتین اچھی نہین معلوم ہوتی ہین یہ کسی زناخشہ سے کلام ہو
مین کیا جانون کہ معشوق کس چڑیا کا نام ہی اور عاشق کس طایر بے دم کو کہتے ہین اور عشق
کیا بلا ہی مین تو اپنی آفت مین مبتلا ہون کہ درد سر سے بہت عاجز ہون یہ دوسرا قصہ
لے کر آئی ہین جو جیسا ہوتا ہی وہ دوسرے کو بھی ویسا ہی خیال کرتا ہی تم ضرور کسی پر عاشق

ہوئی ہو میری نسبت بھی ایسا خیال کرتی ہوئے جاؤ جاؤ اپنی راہ لو اب مجھ سے ایسی تقریر
نہ کرنا ورنہ کلام کرنا ہین نے بہت پاس و لحاظ کیا کہ تم کو اسکے جواب مین کچھ سخت و
سست نہین کہا جب ملکہ نے اسطور سے برہم ہوکر جواب دیا وزیرزادی نے دیکھا
کہ یہ یون نہ بیان کریگی بس ہاتھ جوڑکر اور بلائین لے کر قدمو نپر گر پڑی اور رونے لگی چونکہ ملکہ
اسکو بہت عزیز رکھتی ہی اسکا سر اُٹھا کر چھاتی سے لگایا اور فرمایا کہ تو اسقدر دیوانی کیون
ہو گئی ہی اری مین نہ کسی پر عاشق ہون نہ فریفتہ ہون میرے سر مین واقعی درد ہی اُسنے کہا کہ
ای ملکہ مین نہ مانونگی جب تک آپ نہ بیان فرمایئے گا اور جب مین ایسی دشمن ہوئی کہ آپ
ہم سے اپنا راز پوشیدہ فرماتی ہین تو ہمارا زندہ رہنا بیکار ہی یہ کہکر پیش قبض اُٹھا کر قصد کیا
کہ اپنے کو ہلاک کرون یہ کہکر کہ جب ہم اس قابل نہین ہین کہ آپ کا راز سُنین تو کیون زندہ
رہین اپنے کو ہلاک کیون نہ کرین چاہتی تھی کہ پیش قبض شکم مین مار کر اپنی جان دون کہ ملکہ نے
ہائین ہائین کہکر ہاتھ پکڑ لیا اور گلے لگا کر کہا کہ اچھا اچھا تم اپنے کو ہلاک نہ کرو مین اپنا حال
بیان کرتی ہون یہ کہکر ملکہ فکر کرنے لگی کہ ای برجیس اگر حال نہین بیان کرتی ہون تو یہ اپنے
کو ہلاک کرتی ہی اگر بیان کرتی ہون تو رسوا ہو نگی اسکے سامنے حقیر ہونگی کیا کرون کیا نہ کرون
عجب سخت مشکل درپیش ہی یہ تو بلا ہوکر میرے پیچھے پڑ گئی ہی ملکہ فکر کرنے لگی کیا کرون
آخر کو دل نے یہ رائے دی کہ بیان کردے خواہ رسوا ہو خواہ ذلیل اسکا ہلاک ہونا اچھا نہین
یہ تیری رازدار ہی کوئی نہ کوئی تدبیر نکالے گی جب یہ رائے دل نے دی ملکہ نے دل مضبوط
کرکے کہا کہ ای وزیرزادی تم نے ہم کو اسوقت بہت پریشان کیا خیر مین ابھی اُس راز سے
تم کو آگاہ کرتی ہون کہ جسکو سوائے میرے دل کے کوئی نہ جانتا تھا مگر اسکا خیال رہے کہ
کسی پر ظاہر نہ ہونے پائے ورنہ مین اپنے کو زندہ نہ رکھونگی اُسنے ملکہ کے سر کی قسم کھائی
تب ملکہ نے آہ سرد بھر کر اور آنکھ سے آنسو بہا کر کہا کہ سُنو مین نے جب سے طلسم کشا کو
دیکھا ہی اُسکے جمال جہان آرا پر نگاہ کی ہی اُسوقت سے دل میرے قابو سے نکل گیا ہی دل پر
قابو نہین رہا اُسیدن سے میرا یہ حال ہی اُسکے وصل کا خیال ہی جدائی طلسم کشا کی مارے
ڈالتی ہی کوئی صورت وصال نظر نہین آتی ہی اگر یہ خیال کرتی ہون کہ طلسم کشا کی شریک

ہو جاؤن تو دل یہ کہتا ہی کہ زمانہ کیا کہیگا کہ بھانجی نے ماموں کی شراکت نہ کی اُسکے دشمن پر
عاشق ہو گئی کیا زمانہ کا رنگ ہی دوسرے دین و مذہب کا ایسا معتقد ہی کہ وہ خدا پرست
ہین عجائب پرست وہ کیون قبول کرنے لگا نہ وہ یہ قبول کریگا کہ میرا مذہب اختیار کرے
نہ یہ گوارا کریگا کہ مین اپنا مذہب ترک کرون پہلے اُسکا یہی سوال ہوگا کہ خدا پرستی اختیار
کرو بس یہ جو دل کہتا ہی یہ گوارا نہین ہوتا کہ شراکت کرون نہین شراکت کرتی ہون ور مقابلہ
کرتی ہون تو یہ بھی گوارا نہین ہوتا کہ وہ میرے سامنے قتل ہو اور مین دیکھا کرون کوئی بات
بن نہین پڑتی ہی رات بھر تڑپا کرتی ہون یہ جو میلا نداری ہوتی ہی یہ مین نے صرف اس
غرض سے قائم رکھی ہی کہ دن بھر اُسکو دیکھے تو لیتی ہون کیا بیان کرون کہ کس آفت مین یہان
آکر مبتلا ہوئی جیسا مین نام رکھتی ہون ویسی ہی خود بلا مین مبتلا ہوئی واقعی سچ کہا ہی کہ بڑا
بول نہ بولے بڑا نوالہ کھائے صرف میری زندگی اُسکی دید سے ہی ورنہ اب تک کب کی ہلاک
ہو گئی ہوتی کبھی یہ قصد ہوتا ہی کہ کچھ کھا کر جان دون پھر یہ ساتھ ہی خیال آتا ہی کہ جسکے لیے
جان دیتی ہو اُسکو تو خبر بھی نہ ہوگی تم مفت مین ہلاک ہوئین تمکو کیا ملا سواے حسرت و
افسوس کے اسی غم مین رات دن مبتلا رہتی ہون مثل شمع کے آنسو بہاتی ہون اور جلی جاتی
ہون تو ہی کوئی تدبیر بتا کہ مین اس بلا سے نجات پاؤن دوسرا امر یہ ہی کہ مین یہان آکر جن
بے ستون کو جو دیکھتی ہون تو اُسکی طینت بد پاتی ہون اور نگاہ خراب یہ خوف ہی کہ ایسا
نہ ہو کہ کسی دن وہ کوئی حرکت بے جا کر بیٹھے تو بڑی خرابی ہو یہ دوسری بلا ہی اگر یہ معلوم ہوتا
تو کبھی نہ آتی صاف انکار کرتی وزیرزادی نے یہ حُسنکے کہا کہ اے ملکہ عالم اگر قصور معاف ہو تو
مین کچھ عرض کرون کہا وہ بیان کر اُسنے عرض کیا مین پہلے ہی سمجھ گئی تھی اور مین نے آپ کے
تیور دیکھ کر پہچان لیا تھا کہ آپ طلسم کشا پر فریفتہ ہوئی ہین مگر بہ مصلحت خاموش رہی
کچھ کہا نہین اب جو آپ نے بیان کیا میرے کہنے سے تو مین عرض کرتی ہون کہ یہ حرکت
واقعی نہایت بے جا ہی سواے رسوائی کے دوسری بات نہین ہی مگر آپ بھی مجبور ہین
دل کے سبب سے کیا کرین جسپر آجائے یہ تو ایسے ہی حضرت ہین نہ دوست کو دیکھین
نہ دشمن کو آگے بخراب نصیحت کرنا آپ کو اور آپ سے اس بارے مین کچھ کہنا بیکار ہی کیونکہ

یہ وہ آگ ہی کہ کسی صورت سے فرو نہین ہوتی ہی بدون وصل معشوق کے مین یہ خیال کرتی ہون کہ
شراکت طلسم کشا مین جیسا آپ نے بیان کیا ویسی ہی خرابی ہی بہت جلد مطعون ہوجایئے گا
تمام خاندان مین کسی کو مُنھ دکھانے کے قابل نہ رہیے گا اور اگر شراکت نہین کرتی ہین تو فراق
ہلاک کرتا ہی میرے نزدیک مناسب یہ ہی کہ دل پر جبر کی سل رکھیے اور ملاحظہ فرمایئے کہ کیا ہوتا
ہی مین نے اوراق سامری مین دیکھا تھا کہ اس جنگ و پیکار کا انجام کیا ہوگا تو یہ لکھا ہوا
پایا کہ یہ لڑائی طلسم کشا فتح کرے گا بے ستون جادو مارا جائے گا کوہ بے ستون فتح ہوگا
بادشاہ سابق طلسم رہا ہوگا طلسم کشا کو لوح ملے گی طلسم کشا طلسم کو فتح کرے گا جو طلسم کشا
کی شراکت کرے گا وہ زندہ رہے گا اور عزت و آبرو سے اُسکی بسر ہوگی جو مخالفت کرے گا
وہ ذلیل و خوار ہوگا اور قتل ہوگا بس میرے نزدیک مناسب یہ ہی کہ آپ یہان سے اپنے
مقام پر چلی چلیے اور وہان قیام فرمایئے اور دیکھیے کہ انجام اس مقابلہ کا اور اس لڑائی کا کیا
ہوتا ہی اگر طلسم کشا طلسم کو فتح کرے تو خیر اُسوقت مین جب طلسم فتح ہوجائے گا اور آپ کے
ہمون قتل ہوجاینگے پھر کوئی کہنے والا نہ رہے گا آپ شوق سے طلسم کشا کی شراکت
فرمایئے گا اور اُسکے وصل سے کامیاب ہوجیے گا اور یہ ہونا ضرور ہی اسکے خلاف کبھی نہ ہوگا اگر
طلسم فتح نہ ہوا اور طلسم کشا اسیر ہوگیا اُسوقت کوشش کرکے طلسم کشا کو رہا فرمایئے گا اور
اُسکو یہان سے لے کر کسی طرف نکل چلیے گا وہ اس احسان کے عیوض مین ضرور آپ کے وصل کو
قبول کرے گا اس حالت مین آپ کی براحت بسر ہوگی جب یہان ہو جیے گا نہین تو پھر کون
بدنام کرے گا اتنے دنون صبر فرمایئے اور جبر آیندہ آپ کو اختیار ہی ملکہ نے جواب دیا کہ رائے تو
بہت ٹھیک ہی مگر جب دل بھی مانے عرض کیا کہ خواہ مانے خواہ نہ مانے جبر کیجیے اس امر مین
یہ بات بھی تو حاصل ہوتی ہی کہ بے ستون سے بھی تو جان بچتی ہی جیسا کہ آپ کا خیال ہی کہ اُسکی
نیت بد ہی اگر ایسا ہی ہی تو کبھی کبھی پوشیدہ طور سے آکر طلسم کشا کو دیکھ جایا کیجیے گا اگر مین صلاح دون
کہ اُسکو سحر کرکے اسیر فرمایئے اور لے جایئے تو اس مین یہ خرابی ہی کہ اول تو اُسپر سحر اثر نہ
کرے گا دوسرے وہ بھی اس امر کو قبول نہ کرے گا بچانے مین سوائے بدنامی اور رسوائی
کے دوسرا امر نہین ہی کیونکہ جب معشوق ناخوش ہوا تو عاشق کو کب راحت ملے گی آیندہ

جو آپ کی مرضی ملکہ نے یہ سُنکے جواب دیا کہ خیر جو کو نے رائے دی بہت بہتر ہو مین کل ہی یہان سے
اپنے مقام کو روانہ ہونگی جب دل زیادہ بیقرار ہوا کرے گا آکر دیکھ لیا کرونگی مگر اُتنا تو کرنا کہ ہر روز کی
خبر منگا لیا کرنا عرض کیا بہت خوب خلاصہ یہ کہ وہ رات ان دونون کو اسی صلاح و مشورے مین
گذری صبح ہو گئی دونون لشکر تیار ہو کر میدان جنگ مین صف آرا ہوئے صاحبقران تشریف
لائے ہین اِدھر سے ابھی کوئی سردار میدان مین نہین گیا ہو کیونکہ ملکہ ابھی تک نہین برامد ہوئی
ہو سب سردار انتظار ملکہ مین بیرون بارگاہ کھڑے ہوئے ہین اُدھر ملکہ نے وزیرزادی سے کہا کہ
کل طبل جنگ بج چکا تھا اسوقت سب تیار ہیرے انتظار مین ہونگے تم بے ستون کو بلا کر
کہدو کہ ملکہ آج سوار نہین ہونگی طبیعت بہت علیل ہو بلکہ اُنکا قصد ہو کہ مین یہان سے
اپنے مقام پر چلی جاؤن کیونکہ یہان کی آب وہوا خراب ہو ایسا نہ ہو کہ زیادہ علیل ہو جاؤن وہان
جا کر اپنا علاج کرون جب صحت ہو جائے گی اور یہان مقابلہ ہوتا ہوگا تو پھر آؤنگی مین تم کو اجازت
دیتی ہون کہ تم شوق سے مقابلہ کرو کیونکہ تم خود اس کوہ کے حاکم ہو وزیرزادی نے عرض کیا کہ
بہت خوب اور باہر آئی یہان سب انتظار کر رہے تھے کہ ملکہ برآمد ہون کیا سبب ہو کہ جو
ملکہ اسوقت تک برآمد نہین ہوئی ہین کہ وزیرزادی باہر آئی جیسے بے ستون نے وزیرزادی
کو دیکھا لپک کر قریب آیا اور پوچھا کہ ملکہ کا مزاج مبارک کیسا ہو جو ابھی تک تشریف نہین
لائی ہین سب لشکر میدان مین پہونچ گیا ہو لشکر حریف بھی آچکا ہو صرف ملکہ کی دیر ہو وہ تشریف
لے چلین تو مقابلہ کیا جائے آج کیا سبب ہو جو عرصہ فرمایا وزیرزادی نے جواب دیا کہ ملکہ کی
رات سے طبیعت بہت خراب ہو گئی ہو بخار شدت سے ہو اُٹھا نہین جاتا ہو سر مین درد ہو اس
سبب سے ملکہ نہین تشریف لائی ہین اور نہ تشریف لائینگی بلکہ اُنھون نے فرمایا ہو کہ تم لشکر
کو لے کر جاؤ اور مقابلہ کرو مین اپنے مقام کو جاتی ہون یہان کی آب وہوا مجکو راس نہین آئی
ہو مین اپنے مقام پر جا کر اپنا علاج کرونگی جب تک نہ جاؤنگی میری طبیعت درست نہ ہوگی
اب تم کو اختیار ہو تم خود اس مقام کے حاکم ہو میری کیا ضرورت ہو مین تم کو اجازت دیتی
ہون تم شوق سے مقابلہ کرو بے ستون نے جو یہ سُنا رنگ رو متغیر ہو گیا اور کہنے لگا کہ ملکہ
کی ذات سے مجکو بڑی قوت تھی اور میرا دل قوی تھا اگر اُنکی طبیعت علیل ہو گئی ہو تو وہ یہان

تشریف رکھین میدان مین نہ تشریف لے جائین مین حکیم وغیرہ کا بندوبست کرونگا اپنا علاج
کرین جب صحت ہوجائے اُسوقت اختیار ہی خواہ میدان مین تشریف لے چلین خواہ نہ
چلین مگر یہان سے نہ جائین وزیرزادی نے جواب دیا کہ جب تک ملکہ یہانسے نہ جائینگی
اُسوقت تک ملکہ کو صحت نہ ہوگی یہان رہکر اور زیادہ علیل ہوجائینگی اگر تم کو یہ منظور ہو کہ
ملکہ کے دشمن ہلاک ہون تو ملکہ کو روکو ورنہ جانے دو تم مقابلہ کرو بعد صحت پھر ملکہ آکر تمھاری
شریک ہونگی بے ستون کا گو جی نہ چاہتا تھا صرف اس خیال سے کہ اگر وصل نہین ممکن ہی تو
دیدار تو نصیب ہوتا ہی یہ بھی جاتا رہے گا اسی سبب سے اسنے یہ کلمہ کہا تھا جب دیکھا کہ
بالکل ملکہ آمادہ ہی کوئی عذر نہ چلے گا کہا کہ اُنکو اختیار ہی مین اُنکا دشمن نہین ہون بلکہ ایک
ادنی خادم ہون یہ کہکر اور وہانسے سردارونکو بھی ہمراہ لے کر میدان جنگ مین آیا سردارونسے
سب حال بیان کیا اُنھون نے جواب دیا کہ اگر ملکہ نہ ہونگی تو کیا ہم مقابلہ نہ کرسکین گے جو ہم
ملکہ کی موجودگی مین کرتے وہی عدم موجودگی مین کرتے ہم آپ کے ملازم ہین ملکہ کے ملازم نہین
ہین بے ستون تو میدان کو گیا ادھر ملکہ نے وزیرزادی سے بے ستون کا پیام سُنکے حکم
دیا کہ ہمارا سب سامان اُٹھاؤ ہم اپنے باغ کو چلین گے اُسیوقت سب بندوبست ہوگیا ملکہ
مع اپنی مصاحبون و خواصون و وزیرزادی کے تخت پر سوار ہو کر طرف کوہ برجیس کے چلی
گئی راوی بیان کرتا ہی کہ ملکہ فراق طلسم کشا مین بیقرار رہتی تھی جب بہت بیقرار ہوتی تھی تو
آکر بیٹھ جاتی تھی اپنے مقام پر جاکر یہ انتظار کرنے لگی کہ طلسم فتح ہولے تو معشوق کا وصل
نصیب ہو طلسم کے فتح ہونے کی دعا کیا کرتی تھی وزیرزادی نے چند طائر سحر مقرر کردیے ہین
کہ دم بدم کی خبر پہونچاتے ہین ملکہ کو تو فراق طلسم کشا و انتظار فتح طلسم مین رکھا جاتا ہی اسکا
حال آیندہ تحریر ہوگا ادھر جب بے ستون میدان جنگ مین آکر پہونچا صفوف جلال و
قتال آراستہ ہو چلین نقیب نقابت کرکے چلے گئے لشکر بے ستون سے ایک ساحر
اجازت لے کر میدان مین آیا مرد مقابل طلب کیا لشکر اسلام سے ایک ساحر نے نکل کر مقابلہ
کیا بعد سحر آزمائی کے لشکر اسلام کے ساحر نے اُس ساحر کو قتل کیا دوسرا ساحر نکلا وہ بھی
مارا گیا چونکہ لشکر اسلام کی فتح ہونے والی تھی بدین سبب لشکر اسلام کو اسدن بھی

غلبہ ہوا کہ وہ ایک ساحر لشکر اسلام کے بھی مارے گئے مگر شام تک پچیس ساحر لشکر کفار کے کام
آئے شام کو بے ستون طبل باز بجوا کر فرودگاہ پر مع لشکر کے واپس آیا اودھر صاحبقران بھی
واپس گئے یہان آکر بے ستون کو معلوم ہوا کہ ملکہ اپنے مقام کو چلی گئی بڑا صدمہ ہوا مگر کیا
کرے خاموش ہو رہا اور دربار مین بیٹھکر طبل جنگ بجنے کا حکم دیا نقارہ رزمی بجایا گیا
صاحبقران کو خبر ہوئی اُنھون نے طبل جنگ بجنے کا حکم دیا وہان بھی کوس حربی بجا رات
بھر دونون لشکر دن مین تیاری جنگ رہی بے ستون اپنے خیمہ مین جا کر دربار برخاست کر کے
سو رہا صاحبقران نے ادھر آرام فرمایا صبح کو دونون لشکر میدان مین آئے بعد نقابت
نقبا بے بلند آواز کے لشکر کفار سے ایک ساحر شبرنگ حرامی نامے نے نکل کر مبارز
طلب کیا لشکر اسلام سے شیاطین صاحبقران سے اجازت لے کر آیا کفار کے لشکر کے
ساحر نے حکیم شیاطین پر سحر کیا یعنے گولہ فولادی مارا حکیم نے جیسے ہی گولہ قریب آیا اشارہ
کیا کہ گولہ شق ہوا ایک برق چمک کر سر پر حکیم کے چلی حکیم نے سپر کو سر کی پناہ کر کے کچھ
پڑھ کر جو اشارہ کیا وہ برق یا تو ادھر کو آئی تھی یا چمک کر اُس ساحر پر گری کہ اسکے دو
پرکالے ہوئے یہ واقعہ دیکھ کر اسکا بھائی اژرنگ حرامی نے بے ستون سے اجازت
لے کر اور میدان مین آکر حکیم شیاطین کا مقابلہ کیا آتے ہی ایک گلدستہ سحر پھینکر زمین
پر مارا کہ ایک باغ پر بہار پیدا ہوا اور خوشبوے گل سے تمام صحرا معطر ہوا سواے
صاحبقران کے سب مست ہو گئے اور ایک بار بیخود ہو کر پکار اُٹھے کہ ہم سب
آپ کے غلام ہین کیا حکم ہوتا ہے اژرنگ نے پکار کر کہا کہ تم خود اپنے ہاتھ سے اپنے
گلے کاٹ ڈالو ہر ایک نے تلوار گلے پر رکھی اُدھر شیاطین نے جو یہ رنگ دیکھا کہ
اسنے ایسا سحر کیا کہ سب کو مبتلاے سحر کیا فوراً ایک مشت خاک اُٹھا کر اسپر کچھ پڑھکر
اُس باغ پر جو ماری ایک شعلہ پیدا ہوا کہ وہ باغ جلنے لگا تھوڑی دیر مین وہ باغ
جل کر خاک ہو گیا اُن سب نے رہائی پائی سب اپنے ہوش مین آئے اژرنگ
نے جو یہ رنگ دیکھا فوراً زمین پر گرا اور اژدر بنکر چلا شیاطین نے جیسے ہی یہ ترپ
آکر دم کشی کرتا ہے ہاتھ بڑھا کر اُسکا کلہ پکڑ لیا اور اب جو زور کیا چیر کر پھینکدیا اسکے مرنے

سے تمام صحرا تاریک ہوگیا ہی آواز آئی کشتی مرا کہ نام من اژدر زنگ حرامی بود اسکا مرنا تھا کہ ایک
اور ساحر کہ نام اُسکا جلاد جادو تھا بے ستون سے اجازت لے کر میدان مین آیا شیاطین
نے مقابلہ کیا آتے ہی زمین پر کود کر اژدر سے ایک دوہتڑ مارا کہ تمام زمین کو زلزلہ سا ہوگیا لشکر
اسلام مین یہ حال ہوا کہ جا بجا سے زمین شق ہونے لگی اور اہل اسلام اُسمین غرق ہونے لگے
یہ رنگ دیکھ کر شیاطین نے کچھ اسم پڑھکر اب جو دم کیا وہ زلزلہ برطرف ہوا اسنے اشارہ کیا کہ
آسمان پر ابر پیدا ہوا اُس سے سانپ و عقرب برسنے لگے جسپر سانپ نے گر کر مُنھ مارا وہ پانی ہوکر
بہ گیا لشکر مین ایک تہلکہ برپا ہوا حکیم نے کچھ پڑھکر جو دم کیا وہ ابر لشکر بے ستون پر جا کر
قائم ہوا اور برسنے لگا وہی حالت لشکر کفار کی ہوئی ہزارون ساحر ہلاک ہوگئے اہل لشکر
غل مچانے لگے کہ یہ کیا غضب ہی یہ کیا سحر کیا کہ ہم ہلاک ہوئے جاتے ہین جلاد نے پلٹ کر
دیکھا کہ وہ سانپ و عقرب میرے لشکر پر برس رہے ہین ایک گولہ اُٹھا کر مارا کہ وہ ابر لخت لخت
ہوکر غائب ہوگیا اُس ابر کو یعنے اپنے سحر کو برطرف کر کے تیغ سحر کھینچکر شیاطین پر جا پڑا شیاطین بھی
لڑنے لگا دو چار وار روک کر اب جو وار کیا مثل غبار ترکے دو پرکالے کیے اسکا مرنا تھا کہ پھر وہی
آندھی سیاہ اُٹھی تاریکی ہوگئی جب روشنی ہوئی اب کوئی لشکر کفار سے مقابلہ کو نہین نکلتا ہی
میدان بند ہوگیا ہی کیونکہ آج دو پہر تک جسقدر نامی و گرامی ساحر تھے سب مجروح اور قتل ہوئے
اور اس پیدا وار یو نہین جو کہ بعد جانے ملکہ کے ہوئین اور قبل مین بھی قتل ہو چکے تھے اور
بہرام بے ستون نے جب ادھر اُدھر دیکھا اور کوئی مقابلہ کو نہ نکلا تو اسنے خیال کیا کہ مین
خود جا کر طلسم کشا سے مقابلہ کرون اور اُسکو میدان مین طلب کر کے یا تو قتل کرون یا اسیر
اس سے کیا حاصل اہل لشکر بیکار کو تباہ ہون نہ اب کوئی ایسا سردار باقی ہی کہ جو
نکل کر مقابلہ کرے یہی مناسب ہی کہ مین خود نکلون اور طلسم کشا کو طلب کرون تاکہ فیصلہ
ہو جائے یہ خیال کر کے اسنے پکار کر کہا کہ ای شیاطین تم اب واپس جاؤ اور طلسم کشا کو
میدان مین بھیجدو تاکہ میرے اُسکے مقابلہ ہو جائے مین اور وہ سمجھ لون بدون اسکے فیصلہ نہ ہوگا
جب تک تم واپس نہ جاؤگے نہ میرے لشکر سے کوئی میدان مین مقابلہ کو نکلے گا نہ مین و نکا
اس امر سے کچھ حاصل نہ ہوگا یہ کلمہ جو بے ستون نے کہا صاحبقران نے فرمایا کہ ای

شیاطین فوراً واپس آؤ مین اس سے مقابلہ کرونگا راوی بیان کرتا ہی کہ خواجہ عمرو کی طبیعت
کچھ علیل ہو گئی تھی اور ایسی علیل ہوئی تھی کہ نہ تو میدان مین آتے تھے نہ کچھ عیاری کر سکتے تھے
اس سبب سے کوئی عیاری نہین بیان ہوئی ناظرین یہ نہ خیال کرین کہ خواجہ عمرو موجود
تھے اور اُنھون نے عیاری نہ کی یہ سبب علالت کے مجبور تھے گو شیاطین کا دل گوارا نہ
کرتا تھا مگر لیا کرے حکم صاحبقران سے مجبور ہو کر واپس آئے جب بے ستون نے دیکھا
کہ شیاطین واپس گیا اپنے تخت کو بڑھا کر سب اہل لشکر سے رخصت ہو کر میدان مین
آیا اور پکارا کہ ای طلسم کشا اگر کچھ جرارت رکھتا ہی تو میرے مقابلہ کو آ ورنہ ان لوگون کے بھروسہ
پر جو آیا ہی تو کیا حاصل ہی میرے تیرے مقابلہ ہو تو کچھ لطف ملے صاحبقران نے فرمایا کہ
صبر کر مین آتا ہون بیقرار نہ ہو یہ کہکر اپنے مرکب کو درست فرمایا اور قصد تھمیز کیا کہ سب
سردار و دونون حکیم حاضر ہوئے اُنھون نے عرض کیا کہ ہم غلامون کی موجودگی مین آپ کا تشریف
لے جانا زیبا نہین ہی اگر ہم غلام نہ ہون تو آپ کو زیبا ہی ہم مین سے کسی کو حکم فرمایئے کہ وہ
جاکر اس نابکار سے مقابلہ کرے اور اُسکو اسیر کر لائے صاحبقران نے فرمایا کہ یہ امر غیر ممکن ہی
کیونکہ میرے لشکر کا اور میرا طریقہ یہ ہی کہ حریف جسکا نام لے کر پکارے وہی جاکر مقابلہ
کرے خواہ وہ اُسکے مقابلہ کے قابل ہو خواہ نہ ہو بس وہ میرا نام لے کر پکار رہا ہی مین کیونکر
دوسرے کو بھیجون وہ یہ خیال کرے گا کہ طلسم کشا مجھ سے ڈر گیا جو میرے مقابلہ کو نہین
آیا دوسرے مجھکو خود منظور ہی کہ اس مقدمہ کا کہین جلد فیصلہ ہو بادشاہ سابق رہا ہو
تاکہ طلسم کے فتح ہونے کی تدبیر کی جائے عرصہ سے مین نے اپنے لشکر کو نہین دیکھا ہی نہ اپنے
فرزندون و عزیزون سے ملا ہون سب کی ملاقات کا اشتیاق ہی اور دید کی حسرت ہی طلسم
فتح ہو تو اُن سب سے ملاقات ہو بدون میرے جائے اسکا یکسو ہونا محال
ہی راوی کہتا ہی کہ لاکھ لاکھ اُن سب نے روکا مگر صاحبقران نے ایک نہ مانا سب سے
رخصت ہو کر اور مرکب کو مہمیز کر کے میدان جنگ مین تشریف لائے اور سامنے بے ستون
کے آ کر کھڑے ہوئے فرمایا کہ مین موجود ہون اپنا حربہ کر اُسنے صاحبقران کو دیکھ کر
کہا کہ ای طلسم کشا کیون اپنی جان شیرین کو تلف و رایگان کرتا ہی میرے مقابلہ

سے چلا جا مین بہت بڑا ساحر زبردست ہون میرے روبرو سامری و جمشید کی کچھ اصل نہین
ہے یہ طلسم فتح نہ ہوگا تیری قضا یہان لائی ہے بہتر یہ ہے کہ دین اسلام کو ترک کر اور میری اطاعت
کر ورنہ اپنی جان سے ہاتھ دھو صاحبقران نے فرمایا کہ یہ مقام بزم نہین ہے بلکہ جاے
رزم ہے اگر تجکو پند و نصیحت کرنا ہے تو یہان کیون طلب کیا اپنے بارگاہ مین طلب کرکے
یہ تقریر کی ہوتی اس بیہودہ تقریر سے کچھ فائدہ نہوگا اگر مقابلہ کرنا ہو کر ورنہ رومال سے
ہاتھ باندھکر حاضر ہو اور دین اسلام قبول کر اور یہ تقریر مت کر بے ستون نے برہم
ہوکر جواب دیا کہ تمھارے قضا ہی آگئی ہے ساری طلسم کشائی بھلائے دیتا ہون یہ
کہکر تخت پر ایک کارد رکھی ہوئی تھی وہ اُٹھاکر اسم سحر پڑھکر دم کرکے صاحبقران پر
ماری وہ کارد برق بنکر چلی صاحبقران نے اسم اعظم باآواز بلند پڑھنا شروع کیا یا تو وہ
برق بنکر چلی تھی یا وہ کارد اپنی حالت پر ہو کر زمین پر گری اور جلکر خاک ہوئی
یہ دیکھکر بے ستون نے ایک مرتبہ دستک دی کہ ایک پتلی پیدا ہوئی اُسنے ایک جام
پانی سے بھرا ہوا بے ستون کو دیا بے ستون نے وہ جام لے کر زمین پر مارا کہ ایک
دریاے ذخار پیدا ہوا اور جوش مار کر چلا دفعتاً اسقدر وہ دریا محیط ہوا کہ لشکر اسلام کو
چارون طرف پانی نے گھیر لیا اور اہل لشکر غرق ہونے لگے اور وہ دریا جوش مار کر چلا کہ
صاحبقران کو ڈبو دون اور غرق کرون صاحبقران بیخوف و خطر کھڑے ہوئے دیکھ رہے
ہین کہ دریا جوش مارتا ہوا چلا آتا ہے کہ یکایک لشکر کی طرف سے فریاد و فغان کی صدا
بلند ہوئی صاحبقران نے پلٹکر ملاحظہ فرمایا کہ کیا واقعہ ہے کیون لشکر مین یہ شور و
غل کیسا ہے پلٹکر ملاحظہ جو کیا دیکھا کہ تمام دریا نے لشکر کو گھیر لیا ہے اہل لشکر غرق
ہوتے ہین بس پلٹکر یہ فرمایا کہ اے بے ستون میرے تیرے مقابلہ ہے اہل لشکر نے
کیا قصور کیا ہے جو تو نے اُن پر بھی سحر کیا یہ طریقہ جنگ نہین ہے اپنے سحر کو اٹھالے اپنے
میرے اوپر سحر کر اُسنے کچھ جواب نہ دیا بلکہ اپنے سحر کو اور زور دینے لگا اس عرصہ
مین دریا قریب صاحبقران پہونچ گیا بس صاحبقران نے اسم اعظم پڑھکر اب
جو دریا پر دم کیا وہ پانی برسکوان ہو کر اُتر گیا خشک زمین رہ گئی اہل لشکر نے نجات

پائی بے ستون کو اور زیادہ غصہ آیا ایک مرتبہ دستک دی کہ ایک اژدر پیدا ہوا شعلہ
آتشین چھوڑتا ہوا بے ستون نے اشارہ کیا طرف صاحبقران کے وہ ایک مرتبہ چلا
جب قریب صاحبقران پہونچا صاحبقران نے عقرب سلیمانی پر اسم اعظم دم کر کے وار کیا کہ
اُس اژدر کے دو پر کاٹے ہوئے ایک شعلہ پیدا ہوا کہ وہ اژدر جلکر خاک ہو گیا بے ستون
نے پھر دستک دی کہ ایک شیر ببر صحرا سے نکلا اُسنے صاحبقران پر حملہ کیا صاحبقران نے
ایک طپانچہ مارا کہ اُسکا سر چنبر گردن سے اُڑ گیا۔ بجاے خون کے شعلہ نکلا وہ مثل ہیزم کے
جلنے لگا راوی بیان کرتا ہے کہ جو سحر بے ستون نے کیا وہ صاحبقران نے رد کر دیا اُسنے
اُسی حالت مین اسم اعظم کے فراموش کرنے کی بھی تدبیر کی مگر کچھ نہ ہو سکا اُسنے تمام اپنے
جسم کو مجروح کیا اور خون سے لے کر سحر کیا سر کے بال توڑ توڑ کر سحر کیا کوئی سحر پیش نہ گیا
آخر کو اُسنے عاجز ہو کر تخت پر سے کود کر زمین پر دو ہتڑ مارا کہ زمین شق ہوئی ایک پتلی پیدا ہوئی
اُسنے ایک صندوق لا کر دیا اُسنے صندوق کھولا ایک مرکب نکالا اُسپر اُسی صندوق سے
نکالکر ایک پتلا سوار کیا اور سحر کیا کہ وہ پتلہ بڑھکر مثل انسان کے ہو گیا اُسکو آلات
حرب و ضرب سے آراستہ کر کے اشارہ کیا کہ جا کر اس جوان کا سر کاٹ لا وہ برابر صاحبقران
کے آیا آتے ہی اُسنے گرز کا وار کیا صاحبقران نے اسم پڑھکر اب جو سپر پر روکا یہ بھی نہ
معلوم ہوا کہ کیا ہوا اُسنے تلوار ماری صاحبقران نے کلائی پر ہاتھ ڈالدیا اور تلوار چھین
لی اور اپنا جو وار کیا اُسکے مع مرکب کے دو پر کالے ہوئے اُسکا مرنا تھا کہ دو زنگی پیدا
ہوئے دونون نے دو طرف سے حملہ کیا صاحبقران نے اُن دونون کو بھی قتل کیا دو دیو
پیدا ہوئے وہ بھی صاحبقران کے ہاتھ سے مارے گئے جب بے ستون نے دیکھا کہ
جو سحر مین نے کیا وہ طلسم کشا نے رد کر دیا بس اُسکو غصہ آگیا اُسنے دستک دی کہ ایک
مرکب ساز و یراق سے آراستہ جنگل سے نکلا یہ اُسکی پشت پر سوار ہو کر صاحبقران
کے مقابلہ مین تلوار علم کر کے آیا سحر کرتا بھی جاتا ہے آتے ہی وار کیا صاحبقران نے سپر
پر روکا اُسنے پھر وار کیا صاحبقران نے پھر رد کیا اب دونون طرف سے وار
چلنے لگے خلاصہ یہ کہ تا بہ شام خوب تلوار چلی کچھ دن باقی تھا کہ ایک مقام پر صاحبقران

نے اب جو موقع پاکر حملہ کیا اور بے ستون نے دیکھا کہ اب کوئی صورت مفر کی نہیں ہے سواے
قتل ہونے کے سپر کو تو سر کی پناہ کیا اور سحر کیا کہ اسکی ہم شبیہ اسکے مقام پر آئی اور یہ اپنے کو
بچاکر غرق زمین ہو گیا اور بھاگ کھڑا ہوا کوہ بے ستون پر جاکر دم لیا چونکہ اسکی قضا یہاں
نہ تھی کوہ بے ستون پر تھی دوسرے بانیان طلسم نے یہ مقرر کیا تھا کہ جب اسکا خون کوہ
بے ستون پر گرے گا اُسوقت کوہ برباد ہوگا یہ یہاں کیونکر مارا جاتا یہ تو اپنے ہم شبیہ کو یہاں
اپنے مقام پر قائم کرکے چلا گیا صاحبقران وار کر چکے تھے یا تو تلوار بالاے سپر چمکی تھی یا زیر
تنگ درکب پیدا ہوئی زمین کو بوسہ دے کر اُٹھی شبیہ بے ستون کا قتل ہونا تھا کہ
تاریکی ہو گئی تمام صحرا تاریک ہو گیا آندھی سیاہ اُٹھی زمین کو زلزلہ ہوا آگ برسنے لگی برف
باری سنگ باری ہوئی شعلہ نکلنے لگے شور و غل ظاہر ہوا تمام زمانہ تیرہ و تاریک ہو گیا
عجب عالم تھا ہر ایک پریشان تھا ایسی تاریکی و اندھیرا ہوا تھا کہ ہاتھ کو ہاتھ نہ دکھائی دیتا
تھا ہر ایک مبتلاے غم و الم تھا بعد تھوڑی دیر کے وہ تاریکی برطرف ہوئی روشنی ہوئی
آواز پیدا ہوئی کہ کشتی نام من بے ستون جادو بود افسوس مردیم ؛ جان دادیم بمطلب
نرسیدیم یہ صدا جو پیدا ہوئی اہل اسلام تو خوش ہوئے صاحبقران نے اُسکو قتل کر کے
نعرہ تکبیر بلند کیا اُدھر لشکر کفار نے جو یہ صدا سُنی اور دیکھا کہ ہمارا سردار کشتہ ہوا ہے راوی
بیان کرتا ہے کہ یہ طریقہ ہے کہ جب ساحر اپنی ہم شبیہ کو قتل کراتا ہے تو جو ساحر کے مرنے سے
آثار ظاہر ہوتے ہیں اور اُسکے نام کی صدا آتی ہے اُسیطور سے ہم شبیہ کے بھی مرنے سے آثار
ظاہر ہوتے ہیں کیونکہ وہ ہمزاد ہوتا ہے پس جب اہل لشکر نے دیکھا کہ ہمارا سردار بھی قتل ہوا
بس ایک مرتبہ ترسول پنسول لے کر اور تلواریں علم کر کے اور اسباب سحر سنبھال کر لینا لینا
کہکر چلے اور یہ غل مچاتے ہوئے کہ مارلو طلسم کشا کو زندہ میدان سے واپس نہ جانے پائے
اسّی ہزار کے اسّی ہزار ایک مرتبہ ہلّہ کر کے چلے اُدھر اہل اسلام و اسقلینوس نے جو
دیکھا کہ کفار نے صاحبقران پر نرغہ کیا ہے یہ سب کے سب ایک مرتبہ تلواریں علم کر کے
اپنے سنبھال کر مرکب اُٹھا کر کفار سے بِھڑ گئے جو غیر ساحر لشکر کفار میں تھے اُنسے تو تلوار
چلنے لگی اور جو ساحر لشکر اسلام میں تھے اور چند شاگرد جو شیاطین کے تھے وہ ساحر دستہ لڑنے لگے

سحر چلنے لگے برقین چمکنے لگین آگ برسنے لگی ابر سحر جھوم جھوم کر آنے لگے برف پڑنے لگی ہر طرف
ساحرون کے مرنے کی صدا بلند ہونے لگی ماش کے دانے و سرسون کے دانے اُچھلنے لگے ہر غل
مچانے لگے ساحر سحر کرنے لگے کہین پر زمین شق ہوئی لوگ غرق ہو گئے دریا پیدا ہوا ادھر ادھر کے
لوگ ڈوبنے لگے ایک تلاطم دونون طرف برپا تھا تمام لشکر مین بازار مرگ گرم تھا ہر سو موت
کا بازار برپا تھا ملک الموت ہر ایک کی روح قبض کرتے پھرتے تھے زورق حیات طوفان
مین پڑی ہوئی تھی دریائے مرگ جوش زن تھا صاحبقران اسم اعظم باواز بلند پڑھے
جاتے تھے اور لڑتے بھی جاتے تھے خون کا دریا روان تھا کشتی حیات کو طغیانی تھی مینھ سر پر
برس رہا تھا ایک تلاطم برپا تھا جو غیر ساحر لشکر اسلام کا لشکر کفار سے سحر مین مبتلا ہوا تو
صاحبقران نے بڑھکر اُسکو قتل کیا اپنے اہل لشکر کو اُسکے سحر سے رہا کیا اُدھر حکیم اسقلینوس
نے بھی اسم ہائے الٰہی پڑھ پڑھ کر دم کرنا شروع کیے کہ اُنکی برکت سے سحر کفار کا اثر نہ ہوتا تھا
ہر طرف ایک تلاطم مچا ہوا تھا لاشون لاشون کا انبار تھا ہر طرف میدان مین سرونکا ڈھیر
تھا مرکب لاشون کو پائمال کرتے پھرتے تھے دریائے خون تا بہ کمر پہونچا قیامت کی تلوار چل
رہی تھی جنگ مغلوبہ واقعہ ہوئی تھی آخر کار نوبت یہ پہونچی کہ کفار پس پا ہونے لگے
کیونکہ مثل مشہور ہے کہ لشکر بے پیر تکیہ بے فقیر ترکش بے تیر بیکار ہے چونکہ کوئی انکا سر پر ست
اور حاکم نہ تھا نہ انکا دل بڑھانے والا تھا کہ دل بڑھا کر لڑاتا بس آثار شکست پیدا ہو گئے
پاؤن اُٹھ گئے بھاگنے کا بندوبست کرنے لگے ایک کا پاؤن اُٹھنا تھا کہ سب کے پاؤن
اُٹھ گئے اب اہل اسلام نے دباؤ ڈالنا شروع کیا قریب تھا کہ لشکر کفار فرار کر کے کوہ و
صحرا مین منتشر ہو کہ ایک مرتبہ آسمان پر سے آواز آئی کہ کیون فرار کرتے ہو اور کس لیے
جنگ مغلوبہ کی خیر اب تو جو کچھ ہوا سو ہوا مین اپنے ہم شبیہہ کو قتل کرا کے کوہ بے ستون
پر چلا آیا ہون سب مال و اسباب چھوڑ کر تم سب بھی بھاگ کر چلے آؤ یہان کوئی
نہین آ سکتا ہے یہ جو صدا آئی اور کفار و اہل اسلام نے سنی بس جسقدر ساحر لشکر کفار
کے قتل ہوئے تھے ہو رہ گئے باقی بھاگنے پر آمادہ تھے راہ فرار تلاش کر رہے تھے
سوائے گوشہ کمان اور کوچہ زخم کے کوئی مقام امن و امان آپ کو نظر نہ آتا تھا یہ اس

صدا کو غنیمت جان کر اور ٹھہر کے پر پرواز پیدا کر کے نخیر ساحروں کو پنجون مین دبا کر اور جو
کچھ مال و اسباب اُس حالت مین ہاتھ لگا اسکو اُٹھا کر بھاگے اور کوہ پر ایک چشم زدن
مین پہونچ گئے وہان بالاے کوہ جا کر جو دیکھا تو اپنے سردار کو کوہ پر پایا سب کے سب
دوڑ کر قدم پر گرے اور کہنے لگے کہ ہم نے جانا کہ آپ کے دشمن مارے گئے بس ہم کو تاب نہ رہی
ایک مرتبہ جا پڑے اُدھر سے وہ لوگ آ پڑے باہم سحر و تلوار چلنے لگی چونکہ ہم بے سردار
تھے ہم نے شکست کھائی بھاگنے کا قصد کیا تھا کہ کوہ و صحرا مین بھاگ کر پوشیدہ ہو جائین
کہ یہ صدا ہمارے کان مین آئی کہ کوہ پر چلے آؤ ہم سب یہ صدا سُنکے جو کچھ ہم سے اُٹھ سکا
ہو لے کر چلے آئے یہان آکر آپ کو پایا ہماری جان مین جان آئی بے ستون نے کہا کہ
جب میرے اور طلسم کشا کے تلوار چلنے لگی اور طلسم کشا میرے اوپر غالب آنے لگا مین نے
دیکھا کہ اب کوئی موقع بچاؤ کا نہین ہے بس پاؤن مار کر غرق زمین ہوا اور اپنے ہمزاد کو
قتل کرایا جب کوہ پر آکر پہونچا تو خیال آیا کہ ایسا نہ ہو کہ طلسم کشا میرے لشکر پر گر کے
اور اہل لشکر کو قتل کرنے لگے اور لشکر تباہ ہو تو بڑی خرابی ہو بس مین بلند ہوا اور [illegible]
جو بلند ہو کر دیکھا تو تم کو اور لشکر طلسم کشا کو باہم لڑتے ہوئے دیکھا اور یہ دیکھا کہ قریب
ہے کہ شکست ہو بس مین نے پکار کر تم کو اس حال سے آگاہ کیا بارے تم لوگ میرے کہنے
سے اپنے کو یہان بچا کر لے آئے سب نے عرض کیا کہ ہم نے آپ کی آواز پہچان لی تھی اس
سبب سے چلے آئے بے ستون نے کہا کہ خیر اب چین سے یہان بیٹھو اب یہان کوئی
نہین آسکتا ہے کیونکہ اسکا نام کوہ بے ستون ہے اسکا راستہ کہین سے نہین ہے معلق
ہوا پر قایم ہے دوسرے مین بندوبست بھی کیے دیتا ہون کہ اگر ساحر آئے تو بدون اجازت
کے نہ آنے پائے اب چین سے یہان رہو جس طور سے رہتے تھے طلسم کشا کی تو کیا طاقت
ہے جو یہان آسکے یہ کہکر بے ستون نے ایک گولہ جھولی سے نکالکر پہاڑ پر مارا کہ اُس
کوہ مین لرزہ پیدا ہوا اور ایک دھوان بلند ہوا چارون طرف کوہ کے اُس دھوئین نے
احاطہ کر لیا یہ جو سردارون نے دیکھا عرض کیا کہ اے بادشاہ ایک طرف کا راستہ
کھلا رہنے دیجیے ہم لوگون کے آنے جانے کے لیے اور جدھر سے خوف طلسم کشا کے آنے کا ہو ادھر

کاراستہ مسند و دگر دیجیے اور چاروں طرف کی راستے کے مسند و دگر سننے مین ہم سب کو دقت ہوئی
بے ستون نے جواب دیا کہ اچھا مین اُس سمت کی راہ کھولے دیتا ہون جدھر کوہ زبرکوہ دریا
واقع ہوا ہی سب نے کہا کہ جی ہان یہ راے بہت ٹھیک ہی بے ستون نے سحر کیا کہ تین
طرف تو دھوان محیط ہوا ایک طرف کہ یعنے دریا کی راہ کھل گئی اب اسنے یہ بندوبست کرکے
دریافت کیا کہ سب آگئے ہین کوئی زیر کوہ رہا تو نہین ہی سب نے عرض کیا کہ کوئی نہین
رہا ہی یہانتک کہ ہم زخمیون کو اُٹھا لائے ہین اب جو بے ستون نے شمار کیا تو پچاس
ہزار ساحر وغیر ساحر تھے جسمین دس ہزار زخمی تھے چالیس ہزار تندرست تھے اور تیس
ہزار مارے گئے تھے بس بے ستون نے زخمیونکو شفاخانہ کو روانہ کیا اُنکے ٹانکے وغیرہ دیے
گئے اُنکا علاج ہونے لگا اور باقی لشکر چھاونی مین آکر اُترا بے ستون اپنے مقام پر چلا
آیا اور رہنے لگا چین سے اب اسکو کسی قسم کا خوف نہین ہی یہ تو یہان بندوبست کرکے
بیٹھا ہی ادھر صاحبقران نے دیکھا کہ سب کفار سحر کرکے اور اُڑکر بالاے کوہ چلے گئے
سامنے سے بھاگ گئے ساحران لشکر اسلام نے قصد کیا تھا کہ ہم بھی انکے عقب مین
جائین اور کوہ پر جاکر مقابلہ کرین کہ صاحبقران نے منع فرمایا اور کہا کہ بھاگے ہوے کا
تعاقب نہین کرتے ہین اگر وہ بھاگ کھڑے ہوگئے ہین اور جان بچا کر چلے گئے ہین تو جانے
دو بندوبست کرکے کوہ پر جاکر قتل کرینگے اب یہ جانیگے کہان تم سب نے سُنا ہی کیا صدا
آئی تھی بے ستون نے بڑی چالاکی کی اپنے ہمزاد کو قتل کراکے اپنی جان بچائی کوہ پر
جاکر ٹھہرا اور اپنے لشکر کو بھی طلب کر لیا اگر مین نے کوہ پر جاکر اس بے ستون کو قتل
نہ کیا تو اپنا نام نہ رکھا اور طلسم کشائی سے دست بردار ہوجاؤنگا یہ فرما کر تلوار کو نیام
مین کیا اب جو دیکھا تو سواے خیمے اور بارگاہ کے اور دیگر اسباب کے قسم انسان و
حیوان سے کوئی نہ تھا سب مال و اسباب اہل اسلام نے لوٹ لیا حکیم اسقلینوس
صاحبقران پر سے زر نثار کرتے ہوے خوشی کے باجے بجاتے ہوے سب لشکر
کو لے کر فرودگاہ پر آئے یہان آکر لشکر کو کمر کھولنے کا حکم دیا اہل لشکر نے کمر کھولی
اب جو محاسب نے شمار کیا تو معلوم ہوا کہ تیس ہزار قتل ہوئے اور پانچ ہزار اہل اسلام

درجہ شہادت پر فایز ہوئے اور تین ہزار مجروح ہوئے زخمیون کو تو حکم دیا گیا کہ شفاخانہ روانہ کرو اور مقتولون کو دفن کرو اور کفار کی لاشون کو کسی غار مین ڈالدو اہل کارون نے یہ بندوبست کیا سب کامون سے فراغت کرکے عرض کیا کہ ہم نے سب کام بموجب حکم سرکار کے کیا ادھر زخمیون کے زخمون مین ٹانکے دیئے گئے اُنکا علاج ہونے لگا تھوڑی دیر تک صاحبقران نے دربار کیا بعد اُسکے دربار برخاست کیا خاصہ نوش فرماکر آرام کیا جب صبح ہوئی تو پھر دربار آراستہ ہوا سب حاضر دربار ہوئے آج خواجہ عمرو بھی دربار مین آئے اپنے مقام پر بیٹھے اب صاحبقران نے حکیم اسقلینوس و شیاطین سے فرمایا کہ بے ستون تو اپنی جان بچاکر اور اپنے ہمزاد کو قتل کراکے بالاے کوہ چلا گیا اور اپنے لشکر کو بھی طلب کر لیا اب وہ اپنے نزدیک بیخوف ہوکر بیٹھا ہے اب یہ بتاؤ کہ کس تدبیر سے بالاے کوہ چلین کوئی راستہ بھی اس کوہ کا ہے اُنھون نے عرض کیا کہ یا صاحبقران اسکا نام کوہ بے ستون ہے ہوا پر قائم ہے اور بہت بڑا کوہ ہے پہلا مرحلہ طلسم کا یہی کوہ ہے جب یہ فتح ہوگا اور بادشاہ طلسم رہا ہوگا تو راستہ دربند سوسن کا کھلے گا اور اس پہاڑ پر ایک شہر آباد ہے وہان کا حاکم بے ستون جادو ہے بڑے عمدہ عمدہ مکانات و عمارت سحر سے بنے ہوئے ہین اس پہاڑ پر اور کئی باغ ہین اسّی ہزار ساحر رہتے ہین اور ان سب کا افسر بے ستون ہے اور اسکا راستہ کہین نہین ہے تین طرف اسکے جنگل ہین اور ایک طرف کوہ کے دریا ہے اور کوہ بالاے ہوا زمین سے تین سو گز اونچا قائم ہے سواے ساحر کے غیر ساحر کوہ پر جا نہین سکتا ہے اسی سبب سے اسکا نام کوہ بے ستون رکھا ہے اور یہ اسی بے ستون جادو کا بنایا ہوا ہے یہ بھی ایک ارکین طلسم سے ہے یہ سُنکے صاحبقران نے فرمایا کہ پھر ایک ساحر مجھکو اپنے دوش پر بٹھاکر بالاے کوہ لے چلے مین وہان جاکر بے ستون سے مقابلہ کرون اور اسکو قتل کرون اور کوہ کو فتح کرون اور بادشاہ طلسم کو رہا کرون صاحبقران نے یہ جو فرمایا تو حکیم اسقلینوس نے و شیاطین نے و دیگر سردارون نے عرض کیا کہ آپ یکہ و تنہا بالاے کوہ جاکر اسّی ہزار سے کیونکر مقابلہ فرماینگے ہم سب آپ کے ہمراہ چلین صاحبقران نے فرمایا کہ مین نے ملکہ غزالہ و ملکہ کوہر آرا و ملکہ مہ تنی و آفت جادو سے سُنا تھا کہ آپکو

یہ لازم ہی کہ آپ یکہ و تنہا بالاے کوہ بے ستون تشریف لے جائیے گا اور بے ستون کو قتل
فرمائیے گا جب اُسکا خون کوہ پر گرے گا اُسوقت کوہ برباد ہوگا مین حیران تھا کہ بانیان طلسم
نے یہ امر مقرر کیا ہی کہ جب بے ستون کا خون پہاڑ پر گرے تو کوہ برباد ہو یہ بیان کیونکر تسلیم
مگر اُسکا انجام و نتیجہ یہ ہوا کہ وہ اپنے ہمزاد کو قتل کراکے بالاے کوہ چلا گیا بس مجھکو لازم ہی کہ مین اکیلا
کوہ پر جاؤن اور بے ستون کو قتل کرون اور شب کو خواب مین بھی دیکھا تھا کہ ایک درویش
حقیقت کیش تشریف لائے ہین فرماتے ہین کہ ای حمزہ تو اکیلا بالاے کوہ جا اور بے ستون جادو
کو قتل کر تجکو لازم ہی کہ کسی کو ہمراہ نہ لے جانا جب تک تو بے ستون کو قتل نہ کرے گا اُسوقت
تک یہ پہاڑ فتح نہ ہوگا اگر لشکر کو ہمراہ لے جائیگا تو مع لشکر کے اسیر ہو جائے گا بانیان
طلسم نے یہی طریقہ مقرر کیا ہی یہ امر ضرور ہوگا کہ تیرا ایک دوست بھی وہان پہونچ جائے گا
مگر تیرے ظاہر مین نہ جائے گا تجھ سے پوشیدہ اُسکا پوشیدہ جانا بہتر ہی یہ فرما کر وہ غائب
ہو گئے بس کیونکر ہو سکتا ہی کہ مین مع لشکر کے بالاے کوہ جاؤن جبکہ مجکو تنہا جانے کا حکم ہی
دونون حکیمون نے عرض کیا کہ جو آپ نے فرمایا بہت درست فرمایا مگر ہمارا دل گوارا نہین کرتا
ہی کہ ہم آپ کو اکیلا جانے دین ہم ضرور ہمراہ چلین گے صاحبقران نے فرمایا کہ طریقہ طلسم
کے خلاف ہی تم ایسے عقلمند ہو کر ایسی بات کہتے ہو تب وہ دونون مجبور ہوئے اور اُسیوقت
زائچہ کیا کہ ہم بھی ہمراہ صاحبقران کے کوہ پر مع لشکر کے جائین ہمارے حق مین اور صاحبقران
کے حق مین بہتر ہی یہ نکلا کہ طلسم کشا کو لائق و لازم ہی کہ یکہ و تنہا بالاے کوہ جائے اپنے ذات
مین کسیکو ہمراہ نہ لے جائے اگر تم مین سے کوئی بھی ہمراہ ہوگا تو طلسم کشا مع اُسکے اسیر ہو جائیگا
ہان ایک شخص طلسم کشا سے پوشیدہ جائے گا اُسکا جانا مناسب ہی جب کوہ بے ستون
فتح ہونے لگا اُسوقت وہ ظاہر ہوگا اُسکا اُسوقت ظاہر ہونا مناسب وقت نہین ہی
مصلحت اسی مین ہی کہ اور کوئی نہ جائے ورنہ خرابی ہوگی اور بانیان طلسم نے اسیطور سے
فتح کوہ مقرر کی ہی کہ طلسم کشا اکیلا جا کر کوہ کو فتح کرے ہان یہان لشکر زیر کوہ تیار رہے
جب کوہ فتح ہو جائے اور لشکر کفار کا نرغہ ہو اُسوقت کمک کرین یہ دیکھکر دونون
حکیم سر بزانو ہوئے بعد فکر و غور کے صاحبقران سے عرض کیا کہ ہم لوگ مجبور ہو گئے

کیا عرض کرین کو جی تو نہین چاہتا ہی کہ آپ تنہا تشریف لے جائین مگر طریقہ طلسم سے ناچار
ہین خیر اب تشریف لے جایئے اُسوقت صاحبقران نے فرمایا کہ ایک ساحر زبردست کو
مقرر کرو کہ وہ بالاے کوہ پہونچاکر چلا آئے حکیمون نے عرض کیا کہ حضور استقدر تامل فرمائین
کہ ہین ساحر کو روانہ کرکے کوہ کی حالت دریافت کرلون کہ بے ستون کس فکر و تردد مین ہی اور
اور اُسنے کیا بندوبست کیا ہی آیا اُسنے یہ تو تدبیر نہین کی ہی کہ کوئی کوہ پر نہ آسکے صاحبقران
نے فرمایا کہ ضرور یہ دریافت کرلو بس شیاطین نے ایک ساحر کہ نام اُسکا اسرار جادو
تھا بہت زبردست تھا اُسکو حکم دیا کہ جاکر ذرا کوہ کی حالت تو دریافت کرآو وہ ساحر
یہ حکم پاکر باہر بارگاہ کے آیا اور پر پرواز سحر سے پیدا کرکے اُڑکر طرف کوہ کے روانہ ہوا یہ
تو اُدھر کو چلا یہان خواجہ عمرو نے کہا کہ یا صاحبقران آپ بیکار فکر کرتے ہین کہ کوئی
ساحر بالاے کوہ پہونچادے آپ تیار ہو جیسے مین آپ کو تخت زبرجد شاہ پر بٹھاکر لیے چلونگا
صاحبقران نے فرمایا کہ ای خواجہ تم سن چکے ہو کہ سواے میرے کوئی نہ جائے اگر کوئی
میرے ہمراہ ہوگا تو مین بھی اور وہ بھی اسیر ہو جائے گا بس ایسی صورت مین مین تم کو کیونکر
لے چلون یہ مقدمہ طلسم ہی بس آپ اپنی ہمراہی کو معاف فرمایئے مجکو تخت پر بیٹھکر جانا منظور
نہین ہی مجکو ساحر پہونچادے گا خواجہ نے جواب دیا کہ آپ کو اختیار ہی مگر دل مین کہا
کہ مین تو ضرور چلونگا یہ دل سے کہکر خواجہ خاموش ہو رہے یہان سب اُس ساحر کا انتظار
کر رہے ہین اُدھر وہ ساحر جو کوہ کی خبر کو گیا تھا بلند ہوکر قریب کوہ پہونچا اُسنے دیکھا
کہ ایک دیوار آہنی قائم ہی سر بفلک کشیدہ کوہ پر جانے کا راستہ بند ہی یہ اور بلند ہوا
جسقدر بلند ہوتا تھا اسیقدر دیوار بلند ہوتی جاتی تھی یہان تک کہ یہ پریشان ہوگیا اور
راہ نہ ملی یہ اُدھر سے دوسری طرف آیا وہان بھی اُسیطور سے دیوار کو پایا تیسری طرف
آیا وہان بھی وہی دیوار حائل تھی جب اسنے کسی طرف راہ نہ پائی تو یہ چوتھی طرف آیا
جدھر دریا ہی اُدھر اُسنے اس دیوار کو نہ پایا مگر اب جو یہ سحر کرکے چلا جیسے وسط دریا مین
پہونچا ہی کہ اسکو سحر فراموش ہوگیا اور یہ دریا مین گرا کئی غوطے کھائے آخر کو بہزار دقت
اپنے کو یہ بچاکر شناوری کرکے دریا کے باہر لایا پھر اُڑکر چلا پھر وہی حال ہوا اور اسنے

دیکھا کہ ہزارون ساحر اسطرف بطور پاسبانون کے بیٹھے ہوئے ہین اور بڑا بندوبست ہو رہا ہی
سب حال دیکھکر واپس آیا یہان آکر پہونچا شیاطین و اسقلینوس و صاحبقران نے
پوچھا کہ دریافت کر آئے کس فکر مین ہی بے ستون جادو اُسنے سب حال بیان کیا
کہ تین طرف کو دیوار آہنی حائل ہی مین نے لاکھ لاکھ کوشش کی کہ بلند ہو کر اُس پار جاؤن
مگر نہ جا سکا آخر پریشان ہو کر چوتھی طرف آیا جدھر دریا ہی اُدھر سے قصد جانے کا کیا مگر اُسنے
تو کوہ پر بہت بڑا بندوبست کیا ہی اور پہرہ چوکی قائم کی ہی بڑی پاسبانی و نگہبانی ہی غرضکہ مین جب
اُڑ کر چلا وسط دریا مین پہونچکر بے قابو ہو کر دریا مین گرا کئی غوطے کھائے بہ ہزار دقت باہر آیا
پھر گیا پھر یہی حالت ہوئی جب مین نہ جا سکا تو واپس آیا یہ بندوبست بے ستون نے
کیا ہی یہ سُنکے صاحبقران نے اُس ساحر سے کہا کہ تو مجکو اپنی پشت پر سوار کر کے لے چل
مین اسم اعظم پڑھکر اُس دیوار کو دفع کرونگا تم مجکو پہونچا دینا اور واپس چلے آنا اُس ساحر
حکیمون نے جواب دیا کہ یا صاحبقران اگر آپ میری پشت پر یا تخت سحر پر سوار ہو کر اور
اسم اعظم کو ورد زبان فرمایئے گا تو سحر فراموش ہو جائے گا پھر یہ ہوا پر قائم نہ رہ سکے گا
خدانخواستہ آپ بھی گر پڑیے گا اور یہ بھی اور اگر تخت سحر ہو گا وہ بھی ٹکڑے ٹکڑے ہو گا دوسرے
یہ امر ہی کہ اور سوائے آپ کے دوسرا جا نہین سکتا ہی جیسا کہ آپ سے خواب مین مرد
بزرگ کہہ گئے ہین اور ملکہ غزالہ وغیرہ نے بھی آپ سے عرض کیا تھا اور مین نے بھی رمل
مین دیکھا تو یہ امر ظاہر ہوا یہ سُنکے صاحبقران نے فرمایا کہ پھر کیا تدبیر کی جائے کیونکر کوہ
پر جایا جائے خواجہ عمرو نے عرض کیا کہ یا صاحبقران مین نے آپ سے تو عرض کیا تھا
کہ تخت زبرجد نگار پر سوار ہو کر چلیے اُسپر سوار ہو کر چلنے مین یہ قباحت نہ ہوگی صاحبقران
نے فرمایا کہ ای خواجہ تم سُن چکے ہو کہ کوئی میرے ہمراہ نہ ہو پھر مین کیونکر لے جا سکتا
ہون تم نے سُنا کہ حکیم اسقلینوس نے کیا کہا جب مین نے اسرار جادو سے یہ
کہا کہ مجکو پشت پر سوار کر کے لے چلو مین اسم اعظم پڑھکر اُس دیوار سحر کو برطرف کرونگا
تو حکیم نے یہ جواب دیا کہ سوائے آپ کے دوسرا نہین جا سکتا ہی گو قبل مین خود حکیم
وغیرہ بجد تھے کہ ہم آپ کو اکیلا نہ جانے دینگے یا خود کہہ رہے ہین کہ آپ کے ہمراہ کوئی

نہین جاسکتا ہو بس یہین کیونکر تم کو ہمراہ لے کر جاؤن اور تخت پر سوار ہوکر خواجہ نے یہ سنکے
جواب دیا کہ بہت خوب پھر اب کوئی دوسری تدبیر کیجائے حکیم صاحب اسکی کوئی تدبیر نکالینگے
یہ سُنکے حکیم استقلینوس نے شیاطین سے کہا کہ کوئی تدبیر کرو کہ صاحبقران بالاے کوہ
پہونچ جائین اور سواے اُنکے کوئی دوسرا ہمراہ نہ ہو اور نہ کسی قسم کی زحمت ہو شیاطین نے
جواب دیا کہ اُستاد دیکھیے فکر کرتا ہون یہ کہکر دونون اُستاد و شاگرد باہم فکر کرنے لگے شمع
راے کو روشن کیا بہت غور و فکر صرف کی خلاصہ یہ کہ دونون اُستاد شاگردوں نے بعد غور و فکر کے
ایک راے قرار دی کہ وہ ظاہر ہو گی اور ایک راے ہوکر صاحبقران سے عرض کیا کہ آپ
پرسون بالاے کوہ شوق سے تشریف لے جایئے گا کوئی آپ کا مزاحم نہ ہوگا اور یہان ہم زیر
کوہ تمام لشکر کو لیے ہوئے مستعد رہینگے کہ جیسے ہی آپ کوہ کو بے ستون کو قتل کرکے تباہ
فرمایئے گا اور آپ سے اور لشکر بے ستون سے مقابلہ ہونے لگے گا ہم مع لشکر کے پہونچکر شریک
ہو جاوینگے صاحبقران نے فرمایا کہ اچھا اُنھون نے عرض کیا کہ ہم کنارے دریا کے جاکر آپ کی
تشریف لے جانے کا بندوبست دونون اُستاد شاگرد کرتے ہین آپ پرسون بوقت سحر آراستہ
ہوکر تشریف لایئے گا اور تماشہ ملاحظہ فرمایئے گا صاحبقران نے فرمایا کہ شوق سے جاؤ
راوی بیان کرتا ہو کہ دونون اُستاد شاگرد صاحبقران سے رخصت ہوکر کنارے دریا کے
آکر مقیم ہوئے جو کہ زیر کوہ واقع ہوا تھا ایک سفید رنگ خیمے کی راوٹی برپا کی گئی جسمین اُنھون نے
تمام اشیا کی اُنکو ضرورت تھی بہم کی اور چند سوار در خیمہ پر متعین کیے براے حفاظت کے
اُنھون نے خوب طور سے زمین کو لیپا اور دونون اُستاد شاگرد نے غسل کیا ایک ایک جامہ
سفید باندھی اور وہان آکر بیٹھے ملازمون کو حکم کر دیا تھا کہ دونون وقت ہمارے لیے شیر
برنج تیار ہو کر آیا کرے اور آب دریا ایک پیالہ کلی مین شیر برنج ہو اور ایک آبخورہ پانی کا
کاس اس سے زیادہ نہ ہو یہ سب بندوبست کرکے وہ دونون عمل پڑھنے کو بیٹھے اور بخورات
جلانے لگے اور پڑھنے لگے حکیم استقلینوس نے عمل پڑھنا شروع کیا اور شیاطین نے
تعویذ لکھنا شروع کیے صبح سے شام تک دونون اُستاد شاگرد اسی کام مین مصروف
رہے شام کو ملازمون سے وہ پیالہ شیر برنج کے اور دو آبخورے پانی کے لاکر حاضر کیے بس

دونون نے وہ شیر برنج کھائی اور پانی پی لیا اُسکے بعد پھر اپنے کام مین مصروف ہوئے رات بھر
اُسی طور سے پڑھنے اور لکھنے مین مصروف رہے صبح کو بھی وہ اشیا کھانے کو ملازم لائے خلاصہ یہ
کہ دو دن اور دو راتین ان دونون حکیمون کو عمل کے پڑھنے اور تعویذون کے تحریر کرنے مین بسر ہوئی
تیسرے دن بوقت صبح وہ عمل اور تعویذ تیار ہوگئے اور عمل ختم ہوا وہی دن اُنھون نے مقرر کیا
تھا کہ صاحبقران بالائے کوہ تشریف لے جائین چنانچہ جب صبح ہوئی صاحبقران بیدار
ہوئے نماز وغیرہ سے فراغت کرکے اور آلات حرب و ضرب سے آراستہ ہوئے خود حضرت ہود
کا سر پر رکھا زرہ حضرت داؤد کی بر مین پہنی موزے اور رانگے اور دستانون سے آراستہ ہوئے
شمشیر قمقام و صمصام و عقرب سلیمانی وغیرہ کمر سے لگائین خنجر سہراب یل کمان و ترکش وغیرہ
سے آراستہ ہوئے سپر گرشاسپ بالائے پشت خلاصہ یہ کہ تبرکات پیغمبران اثاثہ صاحبقرانی
سے اپنے کو آراستہ و پیراستہ فرماکر باہر تشریف لائے یہان سب سردار حاضر دردولت تھے
خواجہ عمرو بھی اپنے بانہائے عیاری سے آراستہ ہوکر اپنے خیمے سے نکلے پہلے صاحبقران
کو سلام کیا اور عقب پشت آکر کھڑے ہوئے اور سردارون کا مجرا ہوا چاکرون نے اشقر دیوزاد
لاکر حاضر کیا صاحبقران پشت مرکب پر جلوہ فرما ہوئے اور سب سردار بھی ہمراہ ہوئے
صاحبقران نے خواجہ عمرو کو بانہائے عیاری سے آراستہ پاکر فرمایا کہ خواجہ تم کیون
اس طور سے آراستہ ہوئے ہو کیا تمھارا قصد چلنے کا ہے خواجہ نے کہا کہ مین کیونکر چل سکتا ہون
جب کہ یہ طریقہ بانیان طلسم نے مقرر کیا ہے کہ طلسم کشا تنہا جاکر کوہ بے ستون کو فتح
کرے اگر کسی کو ہمراہ لے جائے گا تو اسیر ہو جائے گا بس مین کیا آپ کا دشمن ہون جو
ہمراہ چلون مگر یہ امر نہ ظاہر ہوا کہ وہ کون شخص ہے کہ جو کہ پوشیدہ طور سے ہمراہ ہوگا
صاحبقران نے فرمایا کہ کوئی موکل وغیرہ ہوگا ہم کو اس سے کیا غرض یہ فرماکر مرکب
کو مہمیز کیا خواجہ نے رکاب پر ہاتھ رکھ لیا صاحبقران ادھر سے چلے ادھر دونون
حکیم عمل کو ختم کرکے اور تعویذ وغیرہ درست کرکے بیرون خیمہ آکے کنارے دریا کے
کھڑے ہو کر کچھ اسم بزرگان دین پڑھنے لگے اور دریا پر دم کرنے لگے اور خاک کنارے
سے اُٹھا اُٹھا کر دریا مین ڈالنے لگے اور انتظار حمزۂ صاحبقران کرنے لگے کیونکہ سب کام

پورے طور سے درست کر چکے تھے حضرت صاحبقران کے تشریف لے جانے کی دیر تھی کبھی
دریا کیطرف دیکھ رہے تھے کبھی اُسطرف کہ جدھر سے صاحبقران آنیوالے تھے کہ یکایک گرد بلند ہوئی
اسقلینوس نے شیاطین سے کہا کہ صاحبقران تشریف لاتے ہین چلو استقبال
کو بس دونون اُستاد شاگرد مع اُن ملازمون کے کہ جو اُنکے پاس تھے برائے استقبال
صاحبقران چلے اُدھر وہ گرد قریب دریا کے آکر شق ہوئی دامن گرد سے صاحبقران
مع خواجہ عمرو و سردارون کے پیدا ہوئے کہ حکیم اسقلینوس و شیاطین نے جھکر
مجرا کیا اور صاحبقران کے ہاتھ چومے قدمونکو بوسہ دیا صاحبقران نے دونون حکیمون کو
گلے سے لگایا بعد اسکے خواجہ سے وہ دونون حکیم ملے اور سردارون سے خواجہ نے
پوچھا کہ کیون بندوبست ہوگیا اُنھون نے عرض کیا کہ سب تیار ہے صرف صاحبقران کے
تشریف لانے کی دیر تھی یہ کہکر صاحبقران سے عرض کیا کہ حضور شوق سے تشریف
لے جائین اب ہم بندوبست کرتے ہین خواجہ نے کہا کہ یا صاحبقران آپ تو اُدھر
تشریف لیے جاتے ہین مین لشکر کو جاتا ہون یہان رہ کر کیا کرون وہان کی خبر لون کہ
وہ لوگ تو اچھے ہین صاحبقران نے فرمایا کہ کیا مین برسون کے لیے جاتا ہون یقین ہے
کہ کل تک بے ستون کو قتل کر کے کوہ کو برباد کر کے واپس آؤنگا تم ٹھہرے رہو خواجہ
نے کہا کہ میرا کام کیا ہے آپ کوہ کو برباد کر کے طلسم کے فتح کرنے کی فکر فرمایئے گا وہان
تشریف لے جایئے گا اور یہ امر ضرور ہے کہ سوائے طلسم کشا کے دوسرے کا کام نہین ہے
بس مین یہان بیکار رہکر کیا کرون وہان جا کر بادشاہ سے ملون اور اپنے فرزندون
سے سب کو دیکھون عرصہ سے دیکھا نہین ہے جب طلسم فتح ہو جائے گا خود ہی سب
سے ملاقات ہوگی مین بھی شرف ملازمت حاصل کرونگا راوی بیان کرتا ہے کہ لاکھ
لاکھ صاحبقران و حکیم خواجہ کو روکتے رہے مگر خواجہ نہ رُکے اُسوقت بے مروتی کر کے
صاحبقران و حکیمون سے رخصت ہو کے طرف لشکر کے چلے صاحبقران وغیرہ
افسوس کر کے رہ گئے راوی بیان کرتا ہے کہ جب خواجہ نظرون سے پوشیدہ ہو گئے
اُسوقت صاحبقران نے اُدھر سے نگاہ پھیری ورنہ اُسی طرف دیکھ رہے تھے اور

سب سے فرما رہے تھے کہ نہ معلوم اسوقت خواجہ کو کیا ہوا ہی کہ یون بے مروتی کرکے چلے گئے
مجکو انسے یہ امید نہ تھی نہ کسیوقت مین یہ جدا ہوئے وقت سخت و مشکل مین ساتھ دیا اور
اسوقت یون چلے گئے نہ معلوم یہ کیا سبب ہی واقعی امر یہ ہی کہ یہ دنیا بہت خراب مقام ہی
کوئی کسی کا ساتھ نہین دیتا ہی وقت مشکل اور مصیبت کے نہ اب کسی کی دوستی پر اعتبار
کیا جائے نہ ملاقات پر نہ اب دوستو نہین دوستی رہی نہ عزیزو نہین عزیزداری ہر ایک اپنے
مطلب کا ہی جب خواجہ ایسا شخص یون چلا گیا تو اور کسی کا کیا اعتبار کیا جائے خیر مالک
بھی خدا مالک ہی یہ کہکر صاحبقران نے حکیمون سے فرمایا کہ اب آپ لوگ میرے جانے
کا بندوبست کرین مین اپنے کام مین مصروف ہون یہ تو دنیا کے کام ہین یہ تو یون ہی ہینگے
کہان تک اسکا خیال کیا جائے اُنھون نے عرض کیا کہ آپ ہم سب پر سے اُترکر میرے ہمراہ چلیے
کنارے دریا کے بس صاحبقران اُن دونون کے ہمراہ کنارے آئے ادھر تو صاحبقران
کنارے پر آئے ادھر خواجہ جو امیر سے رخصت ہوکر اور یہ کہکر کہ مین لشکر کو جاتا ہون چلے
تھے جب یہانسے دور نکل گئے تو خواجہ نے دل سے کہا کہ اے دل تو نے بڑی نادانی کی ارے
یہ تو دیکھا ہوتا کہ حمزہ بالاے کوہ جاتا کیونکر ہی کہین یہ حکیم بیچ تو دونون نہین گئے ہین ا
حمزہ کو فریب دے کر غرق دریا کرین تو بڑی خرابی ہو تمام لشکر تباہ ہو جائے گا ذرا چلکر
دیکھو تو لے کوئی ایسے وقت مین اپنے دوست کو یون چھوڑ دیتا ہی مگر اسطور سے چل کہ
کسی پر ظاہر نہ ہو اسکے بعد اختیار ہی یہ خیال دل مین کرکے گلیم اوڑھکر اور پاے شاطری
مار کر اسوقت آکر پہونچے کہ جب دونون حکیم صاحبقران کو لے کر کنارے پہونچے
تھے خواجہ نے جو دور سے دیکھا کہ صاحبقران کو دونون حکیم کنارے دریا کے لے گئے
ہین دل مین یہ شک گذرا کہ یہ غرق کرنے لیے جاتے ہین گلیم اوڑھے ہوئے قریب دونون
حکیمون کے آکر کھڑے ہوئے کہ اگر خدا نخواستہ انھون نے کوئی حرکت بیجا حمزہ کے
ساتھ کی ہین فوراً ان دونون کو اسی دریا مین ڈالدونگا خواجہ تو دونون حکیمون کے
قریب آکر کھڑے ہوئے ہین ادھر دونون حکیمون نے تعویذ جیب سے نکالکر دریا مین ڈالے
کچھ اسم ہاے الٰہی ورد زبان کرکے اور ایک فلیتہ نکالکر روشن کیا جب وہ جل گیا تو کسی

خاک یا فتاح کہکر دریا مین ڈالی اور صاحبقران سے عرض کیا کہ ایک کشتی اس دریا مین پیدا
ہوگی ہم آپ سے کہے دیتے ہین جب وہ کنارے کے قریب آئے فوراً اُسپر جست کرکے سوار
ہوجائیے گا بالکل خوف نہ فرمائیے گا مگر اسکا خیال رہے کہ نہ کوئی اُسکا چلانے والا ہوگا نہ کوئی
روکنے والا جب آپ کشتی مین سوار ہوجائیے گا وہ کشتی خود بخود روانہ ہوگی اور زیر کوہ جاکر قائم ہوگی
جب کشتی زیر کوہ قائم ہوگی اُسوقت دریا مین جوش پیدا ہوگا اور دریا کو طغیانی ہوگی طوفان
پیدا ہوگا اور پانی جوش مار کر بلند ہونے لگے گا اسقدر پانی بلند ہوگا کہ کشتی برابر کوہ کے پہونچ
جائیگی جب کشتی برابر پہونچ جائے تو آپ فوراً جست کرکے کوہ پر تشریف لے جائیے گا
کشتی کو ترک فرمائیے گا ہم نے ایک عمل ایک کتاب مین دیکھا تھا اُسکی زکات دے چکے تھے
جب آپنے ہم سے فرمایا کہ کوئی تدبیر کرو تو یہ تدبیر ہمارے ذہن مین آئی اور ہم نے کی ہم دونون
اب اسم ہاے الٰہی پڑھتے ہین تاکہ کشتی ظاہر ہو اور آپ تشریف لے جائین مگر اس امر کا خیال
رہے کہ کوہ پر سے ساحر آپ پر سحر کرینگے اور کشتی پر نہ کشتی پر سحر اثر کرے گا نہ آپ پر آپ اطمینان سے
کشتی پر سوار چلے جائیے گا ہم نے قبل سے آپ سے عرض کردیا اب ہم کلام نہ کرینگے ہمارے عرض کرنے
کے موافق کام فرمائیے گا صاحبقران نے فرمایا کہ بہت بہتر ہے آپ اپنے کام مین مصروف
ہوجیے مین آمادہ کھڑا ہون خواجہ نے بھی یہ سب تقریر حکیمون کی سنی دل مین کہا کہ مین بھی
صاحبقران کے ہمراہ کشتی مین سوار ہونگا مجھ سے صاحبقران کو اکیلا نہ چھوڑا جائے گا کہ
ایسے سفر مین اکیلا چھوڑ دون گو دریا سے اور پانی سے خوف معلوم ہوتا ہے مگر کیا کیا جائے میرا
دوست ایسے مقام پر جائے کہ جہان سوائے دشمنون کے کوئی نہ ہو اور مین جانے دون یہ غیر
ممکن ہے کوئی مجکو دیکھ بھی نہین سکتا ہے نہ مین کسی پر ظاہر ہو سکتا ہون مثل روح کے اپنے
دوست کے ہمراہ رہونگا اگر کوئی موقع کمک و امداد ہوگا کمک کرونگا عیاری کرکے دشمن کو
قتل کرونگا معلوم ہوتا ہے کہ وہ جو حکیمون نے اور مرد درویش نے جو کہ صاحبقران کے خواب
مین آئے تھے کہا تھا کہ ایک دوست بہت بڑا صاحبقران کا پوشیدہ طور سے ہمراہ
ہوگا اسکے حال سے کوئی نہ آگاہ ہوگا وہ مین ہی ہون میری نسبت یہ اشارہ ہے مجھ سے
بڑھکر کون دوست ہے صاحبقران کا غرض خواجہ اتنو جو کچھ ہو تم چلو تم یہ سوچکر اور اپنے دل مین

تجویز کرکے خواجہ بھی آمادہ ہو کر کھڑے ہوئے کہ ادھر کشتی ظاہر ہوئی اور صاحبقران نے جست
کی اور کشتی پر سوار ہوئے ہین بھی فوراً سوار ہونگا اور ہمراہ جاؤنگا خواجہ تو اس قصد سے کمر
اور چڑھے ہوئے کھڑے تھے اور صاحبقران بھی آمادہ قریب دریا کے کھڑے ہوئے تھے کہ ادھر
حکیمون نے یا بدوح یا فتاح یا قاضی الحاجات کہکر اور اسم ہاے بزرگان دین باری تعالے
و دیگر دعا یہ پڑھ پڑھکر دم کرنا شروع کین دریا پر کیونکہ انھون نے ایک کتاب مین لکھا ہوا
دیکھا تھا کہ جو شخص تین دن تک کنارے دریا کے بیٹھکر یہ عمل پڑھے اور شیر برنج کھائے اور
تعویذ تحریر کرے اور اسی طلسم کا تکیتہ لکھکر دریا مین جلاکر اسکی خاک ڈالے اور تعویذ ڈالے اور
یا اسماء اور یہ دعا مین پڑھے تو دریا مین کشتی پیدا ہوگی اور اسقدر آب دریا کی طغیانی ہوگی اور
جسقدر دریا کا پانی ہوگا سب جوش مار کر بلند ہو جائے گا یعنے جسقدر بلندی پر منظور ہو عامل
کو وہ کشتی پہونچ جائے گی مگر عامل کو ضرور ہے کہ یہ عمل اُسوقت کرے کہ جس مقام پر کسی صورت
سے پہونچ نہ ہو اور جب دریا مین تعویذ ڈالے اور اسم ہاے الٰہی پڑھکر دریا پر دم کرے جہان
جانا اور جسطرف قصد ہو ادھر کا اشارہ کر دے اگر خود جانے والا ہو تو خود جست کرکے
کشتی پر سوار ہو یا اور کسی کو روانہ کرنا ہو تو وہ جانے والا جست کرکے سوار ہو اور عامل کنارے
دریا کے کھڑا ہوا اسم ہاے الٰہی پڑھے جائے جب تعداد تمام ہو جائے اپنے مقام پر چلا آئے
چاہے جس کام مین مصروف ہو وہ کشتی پہونچادے گی جب کشتی پر سے وہ شخص اُتر جائے گا
کشتی غائب ہو جائے گی دریا کا جوش کم ہو جائے گا پانی اپنے مقام پر قائم ہو جائے گا مگر
اسکا خیال رہے کہ جو جانے والا ہو اُسکا نام بروقت شروع کرنے عمل کے لیا جائے بس
اسقلینوس و شیاطین نے اُسی عمل کو اسوقت مین تیار کیا کیونکہ زکات دیچکے تھے
کل طریقون کو برتا تھا اور کل حکمون پر عمل کیا آمدم بر سر مطلب کہ جب حکیمون نے
اسم ہاے الٰہی جو کہ مخصوص اس کام کے لیے تھے پڑھکر دریا پر دم کیے سب نے مع صاحبقران
کے دیکھا کہ دریا کے پانی نے جوش مارا اور بیچ سے شق ہوا ایک مختصر کشتی طلائی اُس پانی
سے پیدا ہوئی نہ کوئی اُسپر ملاح تھا نہ ناخدا تھا وہ کشتی پانی پر آکر قائم ہوئی اور ایک
مرتبہ وہ کشتی مثل تیر کے اس طرف کو چلی کہ جدھر کنارے پر حمزہ اور اسقلینوس و حکیم

کھڑے ہوئے تھے جیسے ہی کشتی کنارے پر آکر پہونچی صاحبقران تو آمادہ تھے ہی فوراً جست
کرکے کشتی پر سوار ہوئے خواجہ عمرو بھی اپنی جان پر کھیل کر اور جست کرکے سوار ہوئے راوی
بیان کرتا ہی کہ اسقلینوس کو از روے علم کے معلوم ہوا تھا کہ ایک دوست صاحبقران کا
پوشیدہ طور سے ہمراہ ہوگا اور اسی کشتی پر جا بیٹھیگا تو حکیم نے محل پڑھنے کے وقت یہی نیت کی
تھی کہ جو دوست صاحبقران کا پوشیدہ طور سے ہمراہ صاحبقران کے سوار ہو تو اے موکلان
کشتی تم مزاحم نہ ہونا اُس دوست کا نام ہم کو نہین معلوم ہی اس سبب سے خواجہ سوار
ہوئے تو کسی قسم کی خرابی واقع نہین ہوئی ورنہ اگر حکیم اسقلینوس یہ لفظ نہ کہتے تو جس وقت
خواجہ سوار ہوئے تھے کشتی غرق ہو جاتی مگر اس لفظ کے کہنے سے کسی قسم کی خرابی نہ ہوئی
بس جیسے صاحبقران سوار ہوئے اور خواجہ کلیم اوڑھے ہوئے وہ کشتی ایک بار مثل تیر
کے طرف کوہ کے چلی سن سن چلی جاتی ہی کسی مقام پر تھمتی نہین ہی اور دونون حکیم کھڑے
ہوئے اسماے الٰہی پڑھ رہے ہین وہ کشتی چلی جاتی ہی یہانتک کہ وہ کشتی تو ادھر روانہ ہوئی
صاحبقران بلا خوف و خطر بیٹھے ہوئے ہین ذرا بھی پیشانی پر میل نہین ہی خواجہ عقب پشت
صاحبقران کھڑے ہوئے ہین اور یا حفیظ و رحیم یا مالک ورد زبان ہی ایک مرتبہ خواجہ کو
مذاق سوجھا پشت پر تو صاحبقران کے کھڑے تھے چپکے سے صاحبقران کے چٹکی لی کہ
صاحبقران کو ناگوار گذرا پہلو بدل لیا یہ خیال کرکے شاید کوئی پشہ وغیرہ ہی اُسنے کاٹا
دوبارہ پھر خواجہ نے چٹکی لی ایک مرتبہ صاحبقران نے ہاتھ مارا اور کہا کہ بڑے مچھڑ ہین یا ور
ہون نہ ہون کیونکہ خنکی ہی اور ایسے جانور ٹھنڈک مین بہت ہوتے ہین راوی بیان کرتا ہی
کہ کبھی خواجہ صاحبقران کی گردن پر چٹکی لیتے تھے کبھی ہاتھ پر صاحبقران یہ کہکر کہ
بہت مچھڑ ہین رہجاتے تھے یہ تو ادھر مذاق کرتے ہوئے چلے جاتے ہین کبھی صاحبقران
کے بازو پر ہاتھ رکھدیا صاحبقران کو جو بار معلوم ہوا پلٹ کر دیکھا کہ یہ کسنے میرے
شانہ پر ہاتھ رکھا کسی کو نہ پایا جب کسی کو نہ پایا صاحبقران نے فرمایا کہ واہ کیا
اچھے صاحب مذاق موکل ہین کہ بیکار کا مذاق کرتے ہین مین خوف کرنے والا نہین
ہون نہ مین ڈرتا ہون بیکار ڈراتے ہین کسی اور کو ڈراؤ مین ڈرنے والون مین نہین ہون ا

یہ کہکر صاحبقران خاموش ہورہے اُدھر جب اسم ہاے الٰہی ختم ہوگئے دونون حکیم
وہان سے فوراً لشکر مین آئے اور حکم دیا کہ فوراً لشکر تیار ہو اُسیوقت کمربندی ہوئی اور لشکر تیار
ہوگیا اور حکیم اُس لشکر کو لیکر زیر کوہ بے ستون قریب دریا کھڑے ہوگئے کہ اودھر صاحبقران
نے کوہ بے ستون کو فتح کیا اور راستہ کوہ کا کھلا اور ہم مع لشکر کے پہونچ گئے آگے دونون
حکیم کھڑے ہوئے دیکھ رہے ہین کہ کشتی مثل تیر کے چلی جاتی ہے بالاے کوہ سے جو ساحرون نے
دیکھا کہ ایک کشتی اس طرف کو چلی آتی ہے نہ تو اُسپر کوئی ملاح ہے نہ کشتی بان ہے صرف طلسم کشا
مسلح و مکمل بیٹھا ہوا ہے اور کشتی خودبخود چلی آتی ہے اور پانی مین جوش ہے اور دریا کا پانی خودبخود
بلند ہوتا جاتا ہے اور وہ کشتی اس سمت کو آتی ہے یہ دیکھکر اُن ساحرون مین ایک تلاطم برپا
ہوا اُنھون نے اپنے افسر کو خبر کی اُنکا افسر اُسیوقت اُس مقام پر آیا کشتی کو دیکھکر اپنے
ملازمون سے کہنے لگا کہ مین تو کشتی کے روکنے کی تدبیر کرتا ہون تم یہ کرو کہ جاکر بادشاہ بے ستون جادو
کو اس حال سے خبر کرو اُنھون نے کہا کہ بہت خوب وہ لوگ تو بے ستون جادو کی طرف
براے خبر روانہ ہوئے یہان پر جو قریب ایک ہزار کے ساحر تھے سب کے سب اس امر پر
آمادہ ہوئے کہ سحر کرکے کشتی کو روکین اُنکا جو افسر تھا وہ تو آگے کھڑا ہوا اسباب سحر لیکر اور
باقی عقب مین اُسکے صف باندھ کر کھڑے ہوئے اور اسباب سحر لیکر سحر کرنا شروع کیا کسی نے
گولہ اُٹھاکر مارا کسی نے نارنج سحر مارا کسی نے ترنج سحر کسی نے بیضہ فولادی کسی سخت قلب نے
سحر کیا کہ پتھر برسنے لگے کوئی سردمزاج جو برہم ہوا برف برسنے لگی کوئی آتش خو جو شعلہ در ہوا آگ
برسنے لگی کوئی برقین گرانے لگا کوئی خاک برسانے لگا مگر قدرت خداے جسکا سحر قریب کشتی جاتا
ہے خودبخود دفع ہوجاتا ہے اثر تک نہین کرتا ہے وہ کشتی چلی آتی ہے ذرا بھی اُسکو جنبش تک نہین
ہوتی کبھی دھوان ہوجاتا ہے کبھی غبار بلند ہوکر کشتی پوشیدہ ہوجاتی ہے پھر نظر آتی ہے ہر ایک اپنی
جان لڑائے ہوئے ہے کہ کشتی کو روکین مگر کشتی کسی صورت سے نہین رکتی ہے ساحر سحر کررہے
ہین اور عاجز ہورہے ہین اُدھر بے ستون جادو دربار مین بیٹھا ہوا تھا اور سب سردار
حاضر دربار تھے اپنے سردارون سے کہہ رہا تھا کہ جب سے مین یہان آیا ہون کچھ طلسم کشا
کا حال نہ معلوم ہوا کہ کس فکر مین ہے یہان آنے کی کوئی فکر بھی کی یا نہین دونون نمک حرام

حکیم ضرور صلاح دینگے کہ کوہ پر جائیے اور مقابلہ فرمائیے اس امر کی ضرور فکر کر رہے ہونگے سردار کہہ رہے
ہین کہ بھلا وہ کیا آئینگے یہان پرندہ پر تو مار نہین سکتا ہی انسان کی کیا لیاقت ہی جو آسکے بس بے
بس جو کچھ ہونا تھا وہ ہو گیا اب اس طلسم کا فتح ہونا محال ہی کیونکہ جب تک کوہ بے ستون
فتح ہو گا اُسوقت تک لوح کا نشان نہ ملے گا جب لوح نہ ملے گی طلسم کیونکر فتح ہو گا اور لوح کا
ملنا بہت مشکل ہی اور اس کوہ کا فتح ہونا امر دشوار اور روقت طلب ہی بے ستون جادو کہہ
رہا ہی کہ تم لوگ سچ کہتے ہو خیر دیکھو تو ہوتا کیا ہی اگر یہ لوگ اپنا سر پٹک پٹک کر مر بھی جائینگے
تب بھی کوہ پر آنا بسا دشوار ہی مین نے وہ تدبیر کی ہی آخر کو عاجز ہو کر واپس جائینگے مین نے
بہت بڑا کام کیا ہی سب ساکنان طلسم پر احسان کیا ہی سب کی جانین بچائین ہین سب
خوشامد سے کہہ رہے ہین کہ اگر آپ ایسے نہ ہوتے تو آپ پر اپنا بھروسہ بادشاہ طلسم
کیون فرماتے اور آپ کے پاس اپنے دشمن کو کیون قید کرتے اور آپ کو اس کوہ کا کیون
حاکم کرتے کیونکہ یہی تو مقام ہی یہان آپ ہی ایسے زبردست و عقل مند ساحر کی ضرورت
تھی اگر یہ مرحلہ فتح ہو گیا گویا تمام طلسم فتح ہو گیا آپ نے بہت معقول تدبیر کی ہی اگر آپ
نہ ہوتے تو کبھی یہ امر نہ ہوتا ایسی تدبیر کون کرتا اور کون یہ تدارک کرتا اسی تدارک کے
لائق یہ کام تھا آپ کی عقل کو کون پہونچ سکتا ہی راوی بیان کرتا ہی کہ اُنکی ان باتون سے
بے ستون کا یہ حال ہی کہ مثل غبرے دم کے پھولا جاتا ہی اپنے جامہ سے باہر ہی چہرہ فرط
خوشی سے سُرخ ہو رہا ہی اور یہ کہہ رہا ہی کہ یہ سب استاد کی خدمت کا اثر ہی اور آپ
لوگون کی عنایت اور قدردانی شہنشاہ شندکال کی مہربانی اور پرورش ہی یہ کہہ رہا
تھا کہ وہ لوگ بدحواس آکر پہونچے جو کہ دریا کی طرف کوہ پر بیٹھے ہوئے پاسبانی
کر رہے تھے آتے ہی سلام کیا اور کہا کہ یا بادشاہ بڑا غضب ہوا اور نئی بات ہی ہم نے
آجتک نہ دیکھی نہ سنی جو آج آنکھ سے دیکھا کہ آپ بیٹھے ہوئے کیا بے خبر ہین جلد خبر
لیجیے طلسم کشا کوہ پر آگیا ہمارا افسر کنارے پر کھڑا ہوا سحر کر رہا ہی اور طلسم کشا کو روک رہا
ہی یہ خبر جو سُنا تو بے ستون نے ایک مرتبہ ٹھہر کر کہا کہ کیا کیا پھر تو کہنا میری سمجھ مین
نہین آیا کیسا طلسم کشا اور کیسا آنا یہ تم کیا کہہ رہے ہو کیا دیوانے ہو گئے ہو اسپنے

حواس درست کرو کیا کچھ تم لوگون کو خبط ہو گیا ہی بھلا طلسم کشا کیونکر آسکتا ہی تین طرف تو
ہین نے سحر کرکے راہ بند کردی ہی چوتھی طرف دریا حائل ہی اب طلسم کشا کیونکر آئے گا کیا
مچھ بنکر آئے گا یا مگس بنکر معلوم ہوتا ہی کہ تم نے خواب دیکھا ہی اور خواب دیکھ کر یہان چلے
آئے واپس جاؤ اپنے حواس درست کرو اُنھون نے جواب دیا کہ ہم سچ عرض کرتے ہین اپنی
آنکھ سے دیکھا ہی کہ طلسم کشا کشتی پر سوار دریا کی طرف سے چلا آتا ہی اور دریا کا پانی بلند ہوتا
جاتا ہی اور دونون حکیم کچھ پڑھ پڑھکر پانی پر دریا کے دم کر رہے ہین جب ہم نے یہ واقعہ
دیکھا تو ہم نے اپنے افسر کو خبر کی وہ اُدھر کو گئے پہلے اُنکو بھی یقین نہ آتا تھا جب اُنھون نے
اپنی آنکھ سے دیکھ لیا تو ہم سے کہا کہ جا کر بادشاہ کو خبر کرو اور ہم طلسم کشا کو روکتے ہین خداوند
نعمت طرفہ ماجرا یہ ہی کہ نہ تو کشتی پر کوئی ملاح ہی نہ ناخدا ہی صرف طلسم کشا سوار ہی اور کشتی چلی
آتی ہی اب چاہے آپ کو یقین آئے چاہے نہ آئے ہم نے آپ کو آگاہ کر دیا ہم بری ہو گئے
اب ہم پر کوئی الزام نہین عائد ہو سکتا ہی اور یہ کارروائی دونون حکیمون کی ہی یہ سُن کے
بے ستون کے حواس جاتے رہے اور کہنے لگا کہ یہ امر اگر درست ہی تو بڑی خرابی ہوئی
اب سر دست اودھر کی راہ مسدود نہین ہو سکتی ہی خیر دیکھا جائے گا اگر طلسم کشا اکیلا
آتا ہی تو آنے دو بنا کیا لے گا اب ایسا جری و بہادر ہو گیا کہ اسّی ہزار ساحرون کو وار
صاف نکلا ہوا چلا جائے گا یہ غیر ممکن ہی اگر ساحر بھی ہوتا تو مقام خیال کرنے کا تھا
اکیلا ہمارا کیا کر سکتا ہی اگر ایک ایک مشت خاک اُٹھا کر ڈالین گے تو بھی وہ خاک
کے نیچے تپ جائے گا یہ کہکر سردارون سے کہا کہ تم سب جا کر سحر کرکے روکو اگر طلسم کشا
جیسا کہ یہ کہتے ہین کہ آتا ہی تو مجکو اطلاع دو تا کہ مین بھی آؤن یہ حکم پا کر سب سردار
اسباب سحر سے آراستہ ہو ہو کر طرف دریا کے چلے بے ستون نے اُسیوقت اہل
لشکر کو حکم دیا کہ سب تیار ہو جائین اور خود اسباب سحر سے آراستہ ہونے لگا وہ سردار
جنکو بے ستون نے روانہ کیا تھا وہ اُسوقت آ کر پہونچے کہ وہ ساحر جو کہ یہان
موجود تھے سحر کر رہے تھے اور روک رہے تھے کشتی رُکتی نہ تھی سحر کرکے عاجز ہو رہے
تھے اور باہم کہہ رہے تھے کہ کیا تدبیر کرین کیونکر روکین ہم تو پریشان ہو گئے سحر

اُڑے کرتے تو اور کشتی رُکتی نہین ہو کہ یہ سردار آکر پہونچے اُنھون نے ان لوگون سے دریافت
کیا کہ طلسم کشا کہان ہو اور کدھر سے آرہا ہو ان سب نے کشتی کی طرف اشارہ کرکے کہا
کہ دیکھو وہ کشتی چلی آتی ہو ہم تو سحر کرکے تھک گئے مگر کشتی پر سحر اثر نہین کرتا ہو گولے بھی
مارے برف بھی برسائی آگ بھی پتھر بھی برسائے نارنج و ترنج بھی مارے مگر کچھ اثر نہ ہوا
وہ کشتی اُسی طور سے چلی آتی ہو ان سردارون نے یہ سُنکے اور اُس کشتی کو آتے دیکھ کے
ان سب سے کہا کہ ہٹ جاؤ ہم لوگ سحر کرکے روک لین یہ تمھارے روکے سے نہ رُکیگی
کیونکہ تم لوگ معمولی سحر کرتے ہوگے اس سبب سے اُسپر اثر نہین کرتا ہوگا یہ جو اُن سب نے
سُنا اپنے دل مین اور باہم اشارون مین یہ کہکر ہنسے کہ ہم تو معمولی سحر کرتے تھے اس سبب سے
نہین رُکی اب یہ آئے ہین کمال کا سحر کرکے روک لینگے یہ اپنے وقت کے سامری و جمشید
ہین وہ سردار سامنے آکر کھڑے ہوئے اور کشتی کو آتے دیکھ کر ہر ایک نے جھولی سے ترنج
و نارنج وغیرہ نکالکر اور کشتی کو نشانہ بناکر اور تاک کر سحر کرنا شروع کیا فضل خدا سے ایک
کا بھی سحر کشتی تک نہ پہونچا سب نارنج و ترنج سرد ہوکر دریا مین گر پڑے یہ رنگ
دیکھ کر اُن ساحرون کے حواس جاتے رہے کہ ہم نے وہ ترنج و نارنج سحر کے مارے ہین اگر
کسی نے اس کشتی اور طلسم کشا پر اثر نہین کیا بلکہ قریب تک نہ پہونچا یہ وہ نارنج و ترنج
تھے کہ جنکو ہم نے ایک عمر صرف کرکے اور بہت محنت و مشقت کرکے تیار کیا تھا کیسا
ہی ساحر زبردست ہوتا اور ہم اُسپر مارتے تو وہ بھی نہ روک سکتا اور یہ سحر اُسکا کام تمام
کرتا یہ باہم باتین کرکے سب نے ملکر سحر کیا کہ ایک مرتبہ دریا کا پانی شق ہوا اور ایک
بہت بڑا مگر پیدا ہوا ایسا کہ اگر دم ماردے تو کشتی کا پتہ بھی نہ معلوم ہو کہ کشتی دریا مین
بھی یا نہین تھی اور وہ چلا نفس کشی کرتا ہوا طرف کشتی کے جب قریب پہونچا پانی ہوکر
اُسی پانی مین مل گیا اور ایک دھوان تھا کہ اُڑ گیا لوگ اور پریشان ہوئے اب تو
ساحر سحر کرنے لگے کسی نے سحر کرکے ہزارون برقین چمکا کر گرائین کسی نے ایسا سحر
کیا کہ تمام دریا مین آگ لگ گئی مگر کسی کے سحر نے کشتی پر اثر تک نہ کیا کشتی اُسیطور
سے چلی آتی ہو بلکہ یہ دوسرا امر واقع ہوا ہو کہ اب پانی بلند ہونے لگا ہو بہت تیزی کے

ساتھ جب یہ سردار بھی عاجز ہوئے اور کشتی نہ رکی اور نہ سحر نے اثر کیا بلکہ دیکھا کہ کشتی چلی آتی ہے
اور پانی دریا کا بلند ہو رہا ہے اُسکے ساتھ کشتی بھی بلند ہوتی ہے خیال کیا کہ ایسا نہ ہو کہ یہ پانی
بلند ہوتے ہوتے پہاڑ کے کنارے تک پہونچ جائے اور کشتی قریب آجائے تو بڑی خرابی
ہوگی باہم صلاح کی کہ بادشاہ کو خبر کرین بس انمین سے چند سردار بے ستون کو خبر
کرنے کو چلے اور باقی سب اُسی مقام پر کھڑے رہے اور سحر کرنے لگے اور اب جسقدر ساحر
اُس مقام پر ہین ادنی و اعلی سب سحر کر رہے ہین اور ایک تلاطم و شور و غل مچا ہوا ہے کہ
طلسم کشا کشتی پر سوار چلا آتا ہے رو کو آگے نہ دو ہر ایک اپنا سحر کر رہا ہے اُدھر اُن سردارون
نے جا کر بے ستون کو خبر کی بے ستون جادو دربار مین بیٹھا ہوا تھا چند سردار جو کہ
بہت معزز تھے وہ نہین گئے تھے سب حاضر دربار تھے اور بیرون قصر اسّی ہزار کا لشکر
تیار کھڑا ہوا تھا بے ستون سردارون سے کہہ رہا تھا کہ اُن سردارون نے وہان جا کر
اور سب حال دریافت کر کے ہم کو اطلاع نہ کی معلوم ہوتا ہے کہ اُن لوگون نے سب
جھوٹ کہا ہے اگر سچ ہوتا تو ضرور خبر کرتے یہ کہہ رہا تھا کہ وہ سردار آکر پہونچے بے ستون
نے اُنکو دیکھکر کہا کہ کیون کیا خبر لائے وہ واقعہ سچ ہے یا جھوٹ جلد بیان کرو اُنھون نے
عرض کیا کہ کیا بیان کرون جسقدر اُن لوگون نے عرض کیا تھا سب سچ ہے ہم سب
نے جا کر دیکھا تو واقعی ایک کشتی پر طلسم کشا سوار ہے اور وہ کشتی مانند تیر کے اس طرف
چلی آتی ہے جو ساحر وہان موجود ہین سب سحر کر رہے ہین سحر بالکل اثر نہین کرتا ہے ہم
سب نے اُنکو ہٹا کر اور ہم نے ملکر اُس کشتی پر سحر کیا اور وہ وہ سحر کیے کہ جو ہمارے کمال
کے تھے اور بہت مشقت سے بنائے تھے وہ سب صرف کیے مگر بالکل بیکار ہوے
کشتی اُسی طرف کو چلی آتی ہے بلکہ ایک نئی بات اب پیدا ہوئی ہے کہ پانی جوش کھا کر
بلند ہونے لگا ہے اور کشتی بھی اُسکے ساتھ بلند ہوتی جاتی ہے جب ہم عاجز اور پریشان
ہوئے اور ہمارے سحر برباد ہوئے ہم نے دیکھا کہ کشتی پر اثر نہین کرتے ہین تو ہم نے خیال
کیا کہ آپ کو خبر کرین بس ہم یہان حاضر ہوئے یہ جو اُن سردارون نے کہا بے ستون
اُٹھ کھڑا ہوا اور کہا کہ چلو مین خود چلتا ہون اور روکتا ہون یہ کہکر مع سردارون کے باہر آیا

لشکر تیار تھا کل لشکر کو لے کر تخت سحر پر سوار ہو کر ایک چشم زدن مین کنارے پر دریا کے آگے
پہونچا دیکھا کہ جسقدر ساحر اس مقام پر ہین سب سحر کر رہے ہین اور واقعی ایک چھوٹی سی کشتی
طلائی اسمین طلسم کشا بیٹھا ہوا وہ کشتی اسی طرف کو چلی آتی ہے اور پانی اب اسقدر دریا کا بلند ہوا
ہے کہ قریب ہے کہ پہاڑ سے مل جائے اور کسی ساحر کا سحر اس کشتی پر اثر تک نہین کرتا ہے یہ دیکھ کر
بے ستون کے حواس جاتے رہے اُن سب نے بادشاہ کو دیکھ کر اور جی توڑ توڑ کر سحر کرنا شروع
کیا مگر کچھ بھی نہ ہوا جب بے ستون نے دیکھا کہ سحر بالکل اثر نہین کرتا ہے کسی ساحر کا بس
لشکر کو تو یہ پہلے ہی صف بستہ ہونے کا حکم دے کر کھڑا ہوا تھا اور کل لشکر صف بستہ ہوا تھا
صاحبقران کشتی مین بیٹھے ہوئے تھے اور ملاحظہ فرما رہے تھے کہ تمام ساحران غدار و جادوگران
نابکار پہاڑ پر کھڑے ہوئے ہین حربہ ہائے سحر لیے ہوئے اور سحر کر رہے ہین میری کشتی پر
کسی کا سحر اثر نہین کرتا ہے اب بے ستون جادو آیا ہے صاحبقران بلا خوف و خطر کشتی
مین بیٹھے ہوئے چلے آتے ہین باطمینان تمام اُدھر بے ستون جو آکر پہونچا اور سب لشکر
صف آرا ہو چکا سردارون نے جو بادشاہ کو دیکھا مجرا کیا بے ستون نے پوچھا کہ کیا ماجرا
ہے سب نے کل حال بیان کیا بے ستون نے کہا کہ تم بیٹھ جاؤ مین سحر کر کے روکے لیتا ہون
پھر اُن سب کو ہٹا کر مع اُن سرداران معزز کے کہ جو کہ ہمراہ تھے سب کے آگے آکر اور کشتی
دیکھ کر سحر کیا کہ ایک پہاڑ برف کا کشتی پر گرا سب نے جانا کہ کشتی غرق ہو گئی مگر اُدھر جب وہ پہاڑ
اور قریب کشتی پہونچا دھوان ہو کر اڑ گیا بے ستون نے یہ واقعہ دیکھ کر خود بھی سحر
کیا اور سردارون سے کہا کہ تم بھی سحر کرو یہ کہکر سحر کرنا شروع کیا کسی نے برف برسائی کسی
نے پتھر کسی نے برقین کسی نے پہاڑ گرائے کسی نے آگ برسائی کسی نے سحر کیا کہ دریا
مین طوفان پیدا ہوا کسی نے سحر کیا کہ بڑی بڑی مچھلیان پیدا ہو کر طرف کشتی کے چلین
بے ستون نے کیہ کیا کہ ایک دیوار آہنی پانی پر قائم کی مگر جو سحر اور جو اشیا سے
کشتی کے قریب پہونچے اور کشتی کا عکس اُسپر پڑا وہ سحر برطرف ہو گیا اسیطور سے
دیوار بھی پھٹ گئی بے ستون اور دیگر ساحرون نے سحر کیا کہ دریا مین تلاطم ہوا اور
اور آتش فشان پیدا ہوا اُسنے نفس کشی کی اور شعلہ آتشین چھوڑ کر کشتی پر حملہ کیا جب

قریب کشتی پہونچا پانی تھا بے ستون نے سحر کیا کہ اپنے سر کے بال توڑ کر اسم سحر دم کر کے پھینکے
کہ وہ زنجیر بن گئے کشتی پر ماری جب وہ زنجیر قریب کشتی پہونچی ایک شعلہ پیدا ہوا پانی میں
سے نئی بات ہی کہ آگ نے لوہے کو مثل لکڑی کے جلا دیا یہ سحر بھی اسکا بیکار ہوا اب بے ستون
نے سحر کیا کہ ایک سوار مرکب سوار پیدا ہوا ہاتھ مین اُسکے گرز اسکے آتے ہی کشتی پر گرز مارا مگر
جیسے قریب کشتی پہونچکر گرز کا وار کیا ویسے ہی ایک شعلہ پیدا ہوا وہ سوار جلنے لگا اُسکے بعد
ایک شتر سوار پیدا ہوا وہ بھی جلگیا ایک نہنگ ایک سمت سے اور ایک سونس یکجانب
سے دونون جب قریب پہونچے ایک برق چمک کر گری کہ اُسنے اُن دونون کو جلا دیا
بے ستون نے سحر کیا کہ دریا کا پانی شق ہوا ایک جنشی بڑا سا پتھر لیے ہوے پیدا ہوا اُسنے
آتے ہی وہ پتھر کشتی پر مارا مگر قریب کشتی پہونچکر پانی ہو گیا اور برق چمک کر گری کہ وہ جنشی
جل گیا بے ستون نے سحر کیا کہ ایک دیو پیدا ہوا اُسنے ہوا پر سے آگ و پتھر مارنا شروع کیے
مگر کشتی کو بالکل جنبش نہ ہوئی ذرا سی نقصان نہ پہونچی جیسے وہ اس قصد سے جھپٹ کر چلا کہ
کشتی کو پنجہ مین دبا کر ڈبو دون اور قریب کشتی پہونچا ایک بجلی چمک کر گری کہ اُسنے اُس دیو کو
دو کر دیا یہ رنگ دیکھ کر بے ستون اور سحر کرنے لگا اب چارون طرف سے سحر ہو رہے
ہین دانے ماش کے و سرسون کے و سوزن کے پچھے و پیکان کے اُٹھا کر مارنا شروع کیے وہ سب
اشیا کشتی پر مثل گلہاے نچھاور کے نثار ہو کر دریا مین گر پڑین خلاصہ یہ کہ یہ لوگ سحر کرتے کرتے
تھک گئے اور کچھ نہ ہو سکا بے ستون بھی پریشان ہوا اور عاجز آ کر سردارون سے کہنے
لگا کہ کیا تدبیر کرون کیونکر سحر کرون کہ یہ کشتی رُکے اور طلسم کشا یہان تک نہ آئے یہ قصد
کرتا ہون کہ سحر کر کے راہ بند کر دون تو بھی ممکن نہین ہی جب کہ اس پر سحر اثر نہین کرتا ہی اور
جو شے سحر کی سد راہ ہو گی وہ کب باقی رہے گی ضرور اُس اسم کی برکت سے جو کہ طلسم کشا
کو یاد ہی برباد ہو جائے گی کیا تدارک کیا جائے بڑی خرابی ہوئی یہ ساری کارروائی اور
تدبیر حکیمون نے کی ہی انھون نے کوئی تدبیر محنت کر کے کی ہی کہ جسکا یہ اثر ہی دوسرے
طلسم کشا خود صاحب اسم اعظم ہی وہ خود اسم اعظم کو ورد زبان کیے ہو گا راوی بیان
کرتا ہی کہ ایک تو وہ کشتی ہی خود یہ اثر رکھتی تھی کہ اُسپر سحر اثر نہین کر سکتا تھا دوسرے

صاحبقران کشتی مین بیٹھے ہوئے اسم اعظم پڑھ رہے تھے چونکہ صاحبقران نے ملاحظہ
فرمایا تھا کہ بالائے کوہ مجمع اہل کوہ ہی اور سب سحر کر رہے ہین اور میرے اوپر سب کا سحر
چل رہا ہی اسی سبب سے اسم اعظم کو ورد زبان کیا تھا چنانچہ جب بے ستون نے یہ
سرداروں سے شکایت کی سرداروں نے عرض کیا کہ خداوند نعمت کیا عرض کرین ہم خود سحر
کرتے کرتے تھک گئے اور جسقدر سحر ہمارے کمال کے تھے ہم نے سب صرف کیے مگر
ایک بھی اثر پذیر نہ ہوا اپنے تمام جسم کو مجروح کر دیا اور خون لے لے کر صرف کیا ذرا بھی اثر
نہ ہوا راوی بیان کرتا ہی بے ستون نے جواب دیا کہ یہی حال میرے بھی جسم کا ہی کوئی
مقام ایسا نہیں ہی کہ جو مین نے مجروح نہ کیا ہو اور وہ سحر مین نے کیے ہین کہ اگر شکال
بادشاہ طلسم پر کرتا تو اسکو بھی اپنے کو بچانا بہت دشوار ہوتا اور بہت مشکل مگر یہان
پر کسی نے اثر نہ کیا سب بیکار ہو گئے یہ تقریر بے ستون سرداروں سے کر رہا تھا اور
ساحر سحر کر رہے تھے کہ یکایک وہ پانی ایسا بلند ہوا کہ کوہ کے کنارے سے مل گیا اب تو
اور تلاطم برپا ہو گیا اور ہر ایک اسباب سحر کو اٹھانے لگا اور یہ غل ہوا کہ لو طلسم کشا
کوہ پر آ گیا مار لو جانے نہ دو بے ستون نے اسوقت وہ وہ سحر کیے ہین اور اپنی زبان کو
چاک کر کر کے خون دیا ہی مگر ذرا بھی اثر نہ ہوا ایک بار کشتی مثل تیر شہاب کے کنارے پر
پہاڑ کے آ لگی اور قائم ہوئی جیسے کشتی کنارے پہونچی اور قائم ہوئی ویسے ہی صاحبقران
نے کشتی سے جو جست کی پہاڑ پر پہونچ گئے بیچ مین ساحرون کے جست کر کے پہونچے
انکے جست کے ساتھ ہی خواجہ نے بھی جست کی وہ بھی پہاڑ پر تھے بس چارون طرف
سے صاحبقران پر سحر ہونے لگا کوئی نارنج مارتا ہی کوئی ترنج کوئی گولہ کوئی ماش کے دانے
کوئی سرسون کے دانے کوئی رائی کوئی کالا دانہ کسی نے سحر کیا کہ گنبد بنکر طیار ہو گیا
اس سے سوار پیدا ہوا اُسنے صاحبقران پر حملہ کیا کسی کے سحر سے اژدر پیدا ہوا کسی کے
سحر سے شیر ببر کسی کے سحر سے نیل گاو کسی کے سحر سے گینڈا کسی کے سحر سے ارنا بھینسا
کسی کے سحر سے کرگدن کسی کے سحر سے دیو کسی کے سحر سے برق چمک کر گری کسی نے
سحر کیا آگ برسنے لگی کوئی سنگدل تیر برسانے لگا کوئی سرد مزاج برف گرانے لگا

کوئی خاک اُڑاتے لگا بے ستون تو سب ساحرون کے بیچ مین ٹھہرا ہوا سب کو ترغیب جنگ
دلارہا ہی راوی بیان کرتا ہی کہ اسّی ہزار ساحرونکا سحر صاحبقران پر ہورہا ہی صاحبقران اسم
اعظم باآواز بلند پڑھ رہے ہین جسکی برکت سے سحر باطل ہورہا ہی کسی کا سحر اثر نہین کرتا ہی
عقرب سلیمانی اُنکے ہاتھ مین علم ہی ساحرون کو برابر قتل کر رہے ہین خون کے دریا بہہ رہے
ہین ساحرون کے مرنے کی علامت بلند ہی خواجہ کا یہ عالم ہی کہ کبھی بر پشت صاحبقران
ہوتے ہین اور جو حریف صاحبقران پر حربہ کرتا ہی اُسکو قتل کرتے ہین کبھی ساحرون کے
غول مین جاکر حقہ ہاے آتشبازی ونخ دیتے ہین کہ جس سے سیکڑون ساحر جل جاتے ہین یہ سبکو
دیکھتے ہین انکو کوئی نہین دیکھتا ہی یہ نوبت ہی کہ کسی کے سر پر سوار ہوئے اُسنے ہاتھ ہین ہلکر سر
ہلایا کہ یہ میرے سر پر بار کیسا ہی اُسنے سر ہلایا انھون نے ایک ہاتھ رسید کیا کہ اسکی گردن
سے سر اُڑ گیا یہ کود کر دوسرے کے دوش پر جا بیٹھے وہ جھجھکا تھا کہ انھون نے اُسکا بھی کام
تمام کیا کسی کا شکم چاک کرکے قصہ پاک کیا کسی کے لپٹ کر خنجر مارا کہ وہ صاف داخل
دوزخ ہوا کبھی اُسی حالت مین لوٹ لگائی سیکڑون کے پاؤن قلم کرڈالے اسی طور سے
خواجہ قتل کرتے ہوئے طرف بے ستون کے جاتے ہین یہ سب کو دیکھ رہے ہین انکو
کوئی نہین دیکھتا ہی عجب طرح کی جنگ ہو رہی ہی لوگ حیران ہین کہ یہ کیا نئی آفت ہی کہ
خود بخود سر اُڑ جاتا ہی پاؤن کٹ جاتے ہین شکم چاک ہوجاتا ہی یا خود بخود آگ کا شعلہ
پیدا ہوکر جلا دیتا ہی ایک تو طلسم کشا سب کو قتل کر رہا ہی اُسپر کسی کا سحر اثر نہین کرتا ہی
دوسری آفت یہ ہی کہ ہم خود بخود ہلاک ہوئے جاتے ہین معلوم ہوتا ہی کہ کوئی پیر یا کوئی
موکل دونون حکیمون نے طلسم کشا کے ساتھ کر دیا ہی جو کہ ہم لوگونکو قتل کرتا ہی خواجہ
جہان دیکھتے ہین کہ صاحبقران پر کفار نے مجمع کیا ہی یہ وہان پہونچکر اُس مجمع کو درہم و
برہم کر دیتے ہین صاحبقران اس قصد سے لڑتے ہوئے کفار کو قتل کرتے ہوئے چلے
جاتے ہین کہ بے ستون کے قریب پہونچ جاؤن اور اُسکو قتل کرون تاکہ قصہ پاک
ہو کو وہ بے ستون فتح ہوجائے بادشاہ سابق رہائی پائے لوح طلسم ہاتھ آئے اور
خواجہ بھی اس قصد سے جاتے ہین کہ بے ستون کے قریب پہونچکر عیاری کرکے بے ستون

کو اسیر کرلون اس مقام پر بڑا مجمع ہی ہزارون ساحر قتل ہو رہے ہین اب صاحبقران نے
دونون ہاتھون مین تلوارین علم کر لی ہین دو دستی تلوار سے لڑ رہے ہین برابر وار پر وار کر رہے ہین
مینھ سرونکا برس رہا ہی لاشون کا انبار ہی بازار مرگ گرم ہی ہر ایک نقد جان سے گوہر بے بہائے
مرگ کا خریدار ہی سر مثل اولہ کے گر رہے ہین خون کا دریا بہہ رہا ہی راوی بیان کرتا ہی کہ
وہ کشتی اسیطور سے کنارے پر پہاڑ کے پانی پر قائم ہی اور اُسیطور سے پانی بلند ہی یہان
صاحبقران لڑ رہے ہین زیر کوہ سب آوازین آ رہی ہین ساحرون کے مرنے کی اور نعرہ
صاحبقران کی دونون حکیم بیقرار ہو رہے ہین اور کل اہل لشکر کہ کس طور سے ہم پہونچ جائین
اور شریک جنگ ہو کر لڑین اور اپنے آقا و مالک کی کمک کرین وہان بالاے کوہ یہ نوبت
ہی کہ جب ایک ہاتھ صاحبقران کا تھک جاتا ہی تو دوسرے ہاتھ سے لڑنا شروع کرتے
ہین جب وہ ہاتھ تھک جاتا ہی تو اس ہاتھ سے بعض وقت دونون ہاتھون سے لڑتے ہین سرون کے
ڈھیر لاشون کے انبار لگا دیئے ہین دریاے خون بہہ رہا ہی جب ساحرون کا زیادہ تر مجمع ہوتا
ہی اُسوقت صاحبقران اسم اعظم کو ورد زبان پکار کر فرماتے ہین اُسکی برکت سے تمام
ساحرون کا سحر دفع ہو جاتا ہی خلاصہ یہ کہ صاحبقران لڑتے بھڑتے قریب بے ستون
پہونچ گئے یہان پر ہزارون کا کھیت ہوا سیکڑون جان سے مارے گئے اور خواجہ تو بالکل
بے ستون سے جا کر کھڑے ہوئے اور یہ قصد کر رہے ہین کہ عیاری کر کے پکڑ لون اُدھر
بے ستون نے جو دیکھا کہ طلسم کشا کسی کے روکے سے نہین رُکتا ہی برابر قتل کرتا ہوا چلا
آتا ہی اور اسکا رُخ میری طرف ہی ہزارون کو مار کر ایک اکیلے نے گرا دیا ہی ساحرون کا سحر
بالکل بیکار ہی اُسکے حواس جاتے رہے یہ خیال کرنے لگا کہ کیا تدبیر کرون کیا نہ کرون اب تو
کوئی صورت جان بچنے کی نظر نہین آتی ہی بڑی خرابی ہوئی اس امر کا علم نہ تھا کہ طلسم کشا
اسطرف آجائے گا ورنہ اسکا بھی بندوبست کر دیا جاتا مگر ہوتا کیا جب کہ ہزارون ساحرون
کے سحر نے اثر نہ کیا تو وہ کیا سحر روک لیتا یہ بالکل میرا خیال خام ہی اب کوئی صورت
ایسی تجویز کرون کہ میری بھی جان بچے اور ساکنان طلسم کی بھی اور طلسم بھی باقی رہے اگر
میری جان نہ بچے بلا سے نہ بچے مگر ساکنان طلسم کی تو جان بچے اور طلسم تو باقی رہے وہ تدبیر ہی

بس سوچتے سوچتے اسکے ذہن مین یہ بات پیدا ہوئی عقل نے یہ رائے دی کہ یہی وقت ہو بادشاہ
سابق کے قتل کرڈالنے کا تو اسوقت قتل کرتا تھا جبکہ طلسم کشا دور تھا اب کیون
نہین قتل کرتا ہو کہ جبکہ طلسم کشا قریب آگیا ہو اور کوہ پر چڑھا ہوا لڑ رہا ہو بس بادشاہ طلسم کو
قتل کرکے یہ قصہ بھی پاک کر اگر بادشاہ طلسم قتل ہوجائے گا تو یہ امر ہوگا کہ لوح طلسم کشا کو
نہ ملے گی جب لوح نہ ملے گی تو پھر طلسم کا فتح ہونا محال ہو مین مارا گیا بلا سے مارا گیا طلسم ساکنان
طلسم تو بچے جو کہ خیر خواہ و نمک حلال ہوتے ہین وہ اپنے کو بچاتے نہین ہین مالک کی
خیر خواہی کرتے ہین اور اسکو ہر آفت سے بچاتے ہین اپنی جان دیتے ہین بس یہی رائے بہتر ہو
کہ بادشاہ سابق کو جو کہ میرے پاس مدت سے اسیر ہو قتل کرڈالون کیونکہ طلسم کشا اسی کے رہا
کرنے کی فکر مین زیادہ تر یہان آیا ہو اور اسی فکر مین ہو اور اسی امر کی کوشش کر رہا ہو جب
اُسکو یہ معلوم ہوگا کہ مین جسکی رہائی کی فکر مین یہان آیا تھا اور جسکے لیے مین نے اسقدر
کوشش کی تھی وہ بھی زندہ نہین ہو اُسکو دشمنون نے قتل کرڈالا تو پھر یقین ہو کہ اُس کی
بھی ہمت پست ہوجائے کیونکہ یہ امید قطع ہوجائے گی کہ اب لوح طلسم کا دستیاب
ہونا غیر ممکن ہو جب لوح نہ دستیاب ہوگی تو طلسم کا فتح ہونا دشوار ہو جب طلسم نہ فتح
ہوا تو یہ کوشش کرنا بیکار ہو بس اس تدبیر سے طلسم بھی بچا اور کوہ بھی بربادی کے
محفوظ رہا اور میری جان بھی یقین ہو کہ طلسم کشا ایسے ایسے خیال کرکے واپس چلا جائے گا
ایک منٹ نہ ٹھہرے گا یہ خیال کرکے اور یہ رائے ٹھہرا کر سوچنے لگا یہ امر تو تونے قرار دے لیا
اور خوب طور سے اسکی بہترائیان اور خرابیان دل نشین کرلین کسی قسم کی خرابی نہین ہو
اب برلئے قتل بادشاہ سابق طلسم روانہ کسی کو کرون اگر خود جاتا ہون تو یہان سے نکلنا
دشوار ہو دوسرے لشکر بے سردار کا ہوجائے گا ایسا نہ ہو کہ بھاگ کھڑا ہو تو تیسرے مین
ادھر گیا ادھر طلسم کشا نے سب کو قتل کرکے میرے پاس پہونچا یا اپنے کو تو بھی خرابی ہوگی
اور نہ کوئی ساحر ایسا صاحب اعتبار ہو کہ جسکو یہ خدمت سپرد کرون میرا یہان سے ہلنا
تو کسی صورت سے اچھا نہین ہو کیونکہ اگر مین یہانسے چلا جاؤنگا اور طلسم کشا کو معلوم
ہوگا کہ بے ستون جادو نے جاکر اپنے ہاتھ سے بادشاہ سابق طلسم کو قتل کرڈالا وہ ضرور

اسکے خون کے معاوضہ مین مجکو قتل کرے گا میری جان مفت برباد ہوگی اُسی کے ساتھ کوہ بھی برباد ہوگا جو میرا انتشا ہی وہ فوت ہو جائے گا اگر مین کسی کو روانہ کر کے قتل کرا ڈالونگا تو اس امر سے محفوظ رہونگا بس میرا جانا کسی طور سے صلاح وقت نہین ہی چونکہ یہ بہت بڑا مرد عاقل و دانا ہی اپنے دل سے خود بخود ایک بات تجویز کرتا ہی اُسکے بعد اُسکے سب پہلو دیکھ بھال کر اور جو خرابیان ہوتی ہین پہلے اُنکو نکالتا ہی اُسکے بعد اچھائیون پر نظر کرتا ہی جب دونون پہلو اپنے حق مین اچھے دیکھ لیتا ہی اور بہتر جان لیتا ہی اُسوقت اُسپر عمل کرتا ہی جب اسنے یہ سوچ لیا کہ بادشاہ سابق طلسم کے قتل کرنے مین یہ نفع ہی اب اسنے سوچا کہ کیونکر قتل کرون خود جا کر قتل کرون اپنے ہاتھ سے قتل کرنے مین خرابی پائی اُسکو ترک کیا اب تجویز کرنے لگا کہ کسکو اس امر کے لیے روانہ کرون کہ جو کہ صاحب اعتبار ہو اور بہت ہوشیاری سے کام کرے سوائے میرے اور اُسکے کوئی اس حال سے آگاہ نہ ہونے پائے یہ تجویز کر کے اب بے ستون نے نگاہ دوڑانا شروع کی چار دن رات اور دن یہی سوچنا شروع کیا کہ کسکو اس کام کے لیے مقرر کرون یہ دیکھ رہا تھا کہ اسکی نگاہ ایک ساحر پر پڑی کہ جو کہ ضعیف اور مرد کبیر سن تھا اور بے ستون کے نزدیک صاحب دیانت و اعتبار تھا کیونکہ اسی نے بے ستون کو مثل فرزندون کے گودیون مین پالا ہی بہت بڑا دوست بے ستون کا ہی بے ستون کے پسینہ پر اپنا خون گرانے کو مستعد ہی اگر کوئی اسکا سر بھی کاٹ ڈالے تو یہ راز بے ستون کا کسی سے نہ کہے جیسے ہی نگاہ بے ستون کی اسکے اوپر پڑی دیکھا کہ لڑ رہا ہی ایک مرتبہ پکار کر کہا کہ اے اشراق آدم خوار ذرا میرے پاس آؤ تم سے ایک بہت بڑی ضرورت ہی یہ سننا تھا کہ اشراق آدم خوار نے فوراً اپنے کو بے ستون کے پاس پہونچایا ایک منٹ کا عرصہ بھی نہ لگا یہ عرض کر چکا ہون کہ خواجہ برابر بے ستون کے ٹھٹے ہوئے ہین اس قصد سے کہ اسکو عیاری کر کے پکڑ لون خواجہ تدبیر کر چکے تھے کہ بے ستون نے اشراق کو پکارا خواجہ نے خیال کیا کہ اس امر کو بھی دیکھ لون کہ اسنے اشراق کو کس غرض سے پکارا ہی شاید کوئی اور صورت نکل آئے اور کام پورا ہو جائے کوئی ایسی بھی

ضرورت شدید ہے کہ جسکی غرض سے بے ستون نے اس ساحر کو طلب کیا ہے خواجہ پہلو سے
بے ستون مین کھڑے ہوئے اپنے دل سے باتین کر رہے تھے حمزہ صاحبقران لڑتے بھڑتے
ساحرون کو قتل کرتے ہوئے چلے آتے تھے طرف بے ستون کے کہ اشراق جادو آکر پہونچا
اور بولا کہ کیون آپ نے مجکو یاد فرمایا ہے بے ستون نے کہا کہ ما بدولت نے تم کو ایک ضرورت
سے یاد کیا ہے ذرا گوشہ مین چلو تو تم سے وہ ضرورت بیان کرون راوی کہتا ہے کہ بے ستون اور
اشراق آدم خوار اُس مقام سے ہٹکر ایک گوشہ مین آئے اور خواجہ بھی آئے انکے نزدیک
تو سوائے انکے تیسرا نہ تھا یہ نہ جانتے تھے کہ جان کا ملک الموت بھی موجود ہے مثل ہمزاد
کے جب گوشہ مین یہ دونون پہونچے تو بے ستون نے کہا کہ اے اشراق آدم خوار طلسم
کشا تو برابر میرے ساحرون کو قتل کر رہا ہے اور کسی کا سحر اُسپر اثر نہین کرتا ہے اور وہ میری
طرف چلا آتا ہے مین نے دیکھا ہے کتاب سامری مین کہ اگر مین قتل ہوا اور کوہ بے ستون
برباد ہوا تو اول تو راہ مرحلہ سوسن جادو کی کھل جائے گی دوسرے بادشاہ سابق
طلسم رہا ہو جائے گا وہ لوح کا پتہ طلسم کشا کو دے گا بلکہ خود تلاش کر کے لوح لا دیگا
اور شریک ہو کر طلسم کو فتح کرائے گا تیسرے میرے قتل کا تیغہ بھی وہی لائے گا جب
مین قتل ہونگا میرا قتل ہونا گویا طلسم کا برباد ہونا ہے اے اشراق ایک تدبیر ہے
میری بھی جان بچتی ہے اور طلسم بھی بچتا ہے اگر تم کوشش کرو جو مین کہون اُسپر عمل کرو اور
اس راز سے کسی کو آگاہ نہ کرو تو مین بیان کرون اشراق نے جواب دیا کہ ہم لوگ نمک
حلال ہین سر کٹ جائے گا مگر آپ کی بات نہ رائیگان ہوگی اور آپ کے راز سے
کوئی نہ آگاہ ہوگا اور جو آپ فرماینگے مین بسر و چشم بجا لاؤنگا آپ شوق سے فرمائین
بے ستون نے جب اُسکو پختہ پایا تو کہا کہ میرے ذہن مین یہ تدبیر آئی ہے کہ مین تم کو
نشان دے کر زندان خانہ طلسم مین بادشاہ سابق کے پاس بھیجون اور تم جا کر اُس کو اُس مقام
پر قتل کر ڈالو تا کہ یہ قصہ ہی پاک ہو جائے نہ وہ زندہ رہے گا نہ طلسم کشا اُسکو رہا
کرے گا نہ وہ میرے قتل کا تیغہ دے گا نہ مین قتل ہونگا نہ یہ کوہ برباد ہوگا نہ راہ
مرحلہ سوسن کی کھلے گی نہ لوحکا پتہ چلے گا نہ طلسم فتح ہوگا اور بدون اُس تیغہ کے

جو کہ چیخ کر بآواز بلند آواز طلسم کشا کو لاکر دے گا اور کسی تلوار سے قتل نہ ہونگا تمھاری تھوڑی
سی زحمت کرنے سے ہزاروں کی اور میری جان بچتی ہے اور شنگال بادشاہ طلسم پر تمھارا
احسان ہوگا کہ تمھاری کوشش سے طلسم بربادی سے بچے گا یہ جو بے ستون نے کہا کہ
تم جاکر بادشاہ سابق طلسم کو قتل کرو جو کہ قید ہے اشراق نے بھی سُنا خواجہ نے بھی خواجہ
نے دل مین کہا کہ کیا حرامزادہ ہے کیسی صاف تدبیر سوچا ہے واقعی اسکی رائے بہت ٹھیک
ہے اس نے بہت بڑی فکر کی ہے اپنا خیال جو ظاہر کیا ہے بہت درست ہے صاحبقران زیادہ تر اسی غرض
سے کوہ پر اسکے قتل کرنے کو آئے ہین مگر کیا ہوتا ہے اسنے تو اپنے نزدیک قصہ پاک ہی کیا تھا مگر
خداوند کریم نے خوب مجھکو پہونچا دیا اگر مین نے عیاری کرکے اُسکی جان نہ بچالی تو کچھ کام ہی
نہ کیا یہ ذرا چلے تو مین بھی اسکے ہمراہ ہونگا خواجہ تو یہ سوچ رہے تھے اور دل سے کہہ رہے
تھے اُدھر اشراق نے بے ستون کی تقریر سُنکے جواب دیا کہ یہ جو آپ نے فرمایا کہ تم جاکر
بادشاہ سابق طلسم کو قتل کرو جو کہ اسیر ہے مین قتل کرنے پر موجود ہون مگر مین اُسکے زندان خانہ
سے آگاہ نہین ہون جو جاکر قتل کرون بے ستون نے جواب دیا کہ یہ تو تم سچ کہتے ہو تم پر
کیا منحصر ہے سوائے میرے کوئی بھی آگاہ نہین ہے مگر مین تم کو نشان دیتا ہون اور پتہ دیتا
ہون اشراق نے عرض کیا کہ فرمایئے بے ستون نے کہا کہ اے اشراق تم یہانسے برابر
چلے جاؤ ایوان شاہی مین اور بیچ کا جو دالان ہے جہان بڑا تخت بچھا ہوا ہے اُسکو اُٹھانا اور
فرش ہٹانا جب زمین ظاہر ہو تو مین تم کو ایک انگشتری دیتا ہون وہ انگشتری اُس زمین پر
رکھنا اور کہنا کہ محافظ جادو مجھکو راہ دو مین زندان خانہ تک جاؤنگا مجھکو بے ستون نے
روانہ کیا ہے اور یہ انگشتری اپنی مجھکو نشانی دی ہے جب تم یہ کہوگے تو تڑاقہ ہوگا اور ایک
دروازہ ظاہر ہوگا اُسمین قفل لگا ہوا ہوگا تم اس انگشتری کو اُس قفل سے مس کرنا وہ
قفل کھل جائے گا تم دروازہ کھول کر اندر جانا پہلے تم کو ایک نارنگی ملے گی اُسکے بعد
ایک آئینہ ملے گا جب تم اُس راہ کو طے کرکے نیچے پہونچوگے تو ایک اژدر تم کو روکے گا
تم اُسکو یہ انگشتری جو کہ مین تم کو دونگا دکھا دینا وہ ہٹ جائے گا اُسکے ہٹ جانے
سے اور ایک دروازہ نظر آئے گا وہ بھی بند ہوگا اُسکو بھی اُسیطور سے مس کرکے

قفل کھولنا جب وہ کھل جائے تو اندر جانا ایک دیو ملے گا اور وہ سد راہ ہوگا اُس سے
کہنا کہ مجھکو بے ستون نے بھیجا ہی میرے پاس اُنکی نشانی موجود ہی پھر وہ مزاحم نہ ہوگا تم
برابر چلے جانا تھوڑی دیر کے بعد اور ایک دروازہ ملے گا اُسکو بھی اسی طور سے کھولکر اندر
جانا اب ایک صحرا ملے گا جب تم صحرا کو تمام کرکے وسط صحرا میں پہونچوگے تو ایک مقام پر
تم کو ایک سنگ سیاہ زمین پر پڑا ہوا نظر آئے گا تم اُس پتھر کو اُٹھانا ایک زینہ ظاہر ہوگا
اُس زینہ پر بلا خوف چلے جانا جب زینہ تمام ہوگا تو تم کو ایک صحرا ملے گا بعد تھوڑی
دور کے تم کو زندان خانہ کی دیوار نظر آئے گی اُسکے گرد ہزاروں ساحر کھینچے ہوئے حفاظت
کررہے ہونگے تم کو دیکھکر سب دوڑینگے تم اُنسے کہنا کہ ہم کو اپنے افسر کے پاس لے چلو
ہم کو بے ستون نے بھیجا ہی بس وہ تم کو اپنے افسر کے پاس لے جائینگے اُس کا نام
پاسبان جادو ہی جب تم اُسکے پاس جاؤگے وہ پہلے تم سے اپنا نام دریافت کریگا
تم اُسکو نام بتا دینا پھر وہ تم سے کہے گا کہ کوئی نشانی لائے ہو تم جو انگشتری میں تم کو دونگا
وہ اُسکو دیدینا وہ اُسکو لیکر اور دیکھکر کہے گا کہ کوئی تحریری نشانی لائے ہو تم جو خط
میں تم کو دونگا اُسکو دے دینا وہ اس تحریر کو دیکھکر تم سے یہ کہے گا کہ زندان خانہ
کے قفل کی کنجی میرے پاس نہیں ہی میں کیونکر قفل وا کروں تم کہنا کہ میں کنجی لایا ہوں
میں کنجی تم کو دیتا ہوں تم کہنا کہ میرے پاس ہی یہ کہکر کنجی اُسکو دکھا دینا جب تم کنجی
دکھا دوگے تو وہ یہ کہے گا کہ اگر کنجی تمھارے پاس موجود ہی شوق سے قفل کھولکر
اندر جاؤ کوئی منع نہیں کرتا ہی بس تم قفل کھولکر اندر جانا وہاں ایک قفس چھت میں
لٹکا ہوگا اُسکو اُتارنا اُسکی تدبیر یہ ہی کہ میں ایک تم کو لوح دونگا بس تم وہ لوح اُس
قفس کو دکھانا وہ خود بخود نیچے چلا آئے گا اُس میں بادشاہ سابق طلسم قید ہی بس اُسکو
باہر نکالکر فوراً قتل کرڈالنا ایک اُسکی نہ سننا وہ بہت کچھ فریاد و زاری کرے گا مگر
تم نہ سننا اُسپر رحم کھانا گویا اپنے حق میں اور سب ساکنان طلسم کے حق میں کانٹے
بونا اور سب کے ساتھ دشمنی کرنا ہی اشراق نے جواب دیا کہ آپ اطمینان رکھیں
میں بالکل ترس نہ کھاؤنگا ایک ہی وار میں کام اُسکا تمام کرونگا اور جسطرح

آپ نے فرمایا ہی اُسیطور سے راہ کو طی کرونگا لائیے وہ سب اشیا یہ تو فرمائیے کہ شہنشاہ کال تو
نہ ناراض ہونگے بے ستون نے جواب دیا کہ ناخوشی کی کونسی بات ہی جو ناخوش ہونگے
بلکہ خوش ہونگے اگر کچھ خفا بھی ہونگے تو ہم سمجھا بجھا کر راضی کر لینگے ہے تم بہت جلد جاؤ
یہ کہکر بہوڑے سے ایک انگشتری وایک لوح آہنی اور ایک کنجی نکالکر دی اور ایک
لفافہ بند جھولی سے نکالکر اشراق کو دیا اُسپر کچھ تحریر کر دیا اشراق سے کہدیا کہ
مین نے تمھارا نام لکھدیا ہی کہ مین اشراق کو روانہ کرتا ہون کہ یہ بادشاہ طلسم کو قتل
کر ڈالے تم مانع نہ ہونا یہ سُنکے اشراق نے وہ سب اشیا اپنے پاس بہت حفاظت سے
رکھے اور بے ستون سے رخصت ہو کر چلا تب بے ستون اپنے مقام پر آیا یہان آکر
دیکھا اُسیطور سے طلسم کشا سب کو قتل کر رہا ہی اور برابر لڑتا چلا آتا ہی ایک کا بھی
سحر اثر نہین کرتا ہی یہ تو یہان جنگ و پیکار کے تماشہ مین مصروف ہوا اور ساحرونکو
ترغیب دلا کر آمادہ کرنے لگا اس خیال سے کہ ذرا عرصہ ہو اور اشراق اپنا کام کرے
اُدھر اشراق روانہ ہوا خواجہ یہ سب حال سُن رہے تھے اور کیفیت دیکھ رہے
تھے جب اشراق روانہ ہو چکا تو خواجہ نے خیال کیا تم بھی چلو ایسا نہ ہو کہ یہ حرامزادہ
وہان جاکر بادشاہ کو قتل کرے تو سارا کام بنا بنایا بگڑ جائے تو بڑی خرابی ہوگی کسی نہ
کسی طور سے بادشاہ سابق طلسم کو رہا کرو قتل نہ ہونے دو یہ تجویز کرکے خواجہ عمرو
بھی عقب مین اشراق کے روانہ ہوئے گلیم اوڑھے ہوئے ادھر تو اشراق لشکر سے
نکلکر طرف ایوان شاہی کے روانہ ہوا تھوڑی دور چلا تھا کہ خواجہ بھی پہونچے پہلے
تو ذہن مین آیا کہ اسیطور سے گلیم اوڑھے ہوئے اسکو اسیر کر لون اور اسکی صورت
بنکر تیار ہو کر جاؤن اور رہا کر لون پھر خیال ہوا کہ تم قسم کھا چکے ہو کہ پوشیدہ ہو کر کسی پر
عیاری نہ کرونگا یعنے گلیم اوڑھ کر اگر ایسا کیا اور حمزہ کو خبر ہوئی تو پھر بڑی خرابی
ہوگی حمزہ ضرور ناراض ہونگا پھر خیال کیا کہ اسیطور سے گلیم اوڑھے ہوئے ہمراہ چلے
چلو جب یہ سب مرحلہ طی کر کے وہان پہونچے اور جب قفس سے نکالکر قصد کرے
کہ قتل کرون اُسوقت تو غائب کرے اور اسکو قتل کر ڈال آپ ہی خیال کیا کہ یہ تدبیر

اچھی نہین ہے سوا اس تدبیر کے کہ اسی مقام پر اسکو روک لیا جائے کسی ملازم خاص بے ستون
کی شکل بنکر اور اسکی صورت پر تیار ہوکر یہان سے جانا چاہیے یہ تجویز کرکے اپنے ہاتھ کو
دیکھا اور ہاتھ کی پشت کو تین سو ساٹھ فکر تازہ دم سامنے حاضر ہوئے ایک پسند کیا فورا
اُسی حالت مین قلم دوات و کاغذ نکالا اُسپر کچھ تحریر کیا ایک مہر کی اُسکو لفافہ مین بند کیا
لفافہ پر مہر کی اپنی صورت ایک ساحر زبردست کی جو کہ خاص مقربان بے ستون سے تھا
بنائی کیونکہ سب کو دیکھ چکے تھے جب سب باتون سے درست ہوگئے اُسوقت نگہ
اُتاری دیکھا کہ اشراق سامنے چلا آتا ہے بس اُسکو آواز دی کہ ای بھائی اشراق ذرا
ٹھہر جاؤ مجھکو تم سے کچھ ضروری کہنا ہے کچھ بادشاہ نے تم کو پیام دیا ہے وہ بھی اُسی طرح ضروری
پیام ہے اشراق نے یہ جو آواز سنی پلٹ کر دیکھا پہچانا کہ یہ تو خاص مقربان بادشاہ سے
ہین دل مین کہا کہ واہ کیا خوب کہ مجھ سے تو کہا کہ تم کسی سے یہ راز نہ کہنا بس ٹھہرو نہین چلے
جاؤ اور دوسرے کو آگاہ کرکے میرے عقب مین روانہ کیا اُسیوقت جو کہنا تھا کیون نہ
کہدیا جوان کے ہاتھ پیام بھیجا ہے پھر خیال مین آیا کہ اُسوقت نہ یاد آیا اب جو یاد آیا
تو انکی زبانی کہلا بھیجا ہے یہ بھی تو مثل میرے ہین جب ایسا ہی سمجھ لیا ہوگا جب تو بھیجا
ہوگا یہ دل سے باتین کرکے تھما اور پکار کر کہا کہ ای احراق جلد میرے پاس آؤ جو کہنا ہو
کہدو تاکہ مین اپنے کام کو جاؤن بادشاہ کی بھی کیا حرکتین ہین آپ ہی تو جلدی فرماتے
ہین اور آپ ہی پھر دیر نکالتے ہین دوسرون کو دوڑاتے ہین جب اُسنے احراق کہکر
پکارا اور یہ کلمہ کہا خواجہ سمجھے کہ مین جسکی شکل بنا ہون اُسکا نام احراق ہے خواجہ نے
یعنی احراق نقلی نے کہا کہ بھائی چلا تو آتا ہون کیا کرون ایک مقام پر گرا بھی تمام
پاؤن زخمی ہوگیا اسقدر جلدی کی بادشاہ نے کہ جاؤ جلدی جاؤ مین دوڑ کر چلا ٹھوکر
کھائی گرا بارے زخم چل گئے ایک ذرا ٹھہر جاؤ مین آتا ہون چلا نہین جاتا ہے یہ کہتے
ہوئے اور لنگ کرتے ہوئے قریب پہونچے اور کہا کہ ای بھائی بادشاہ نے مجھکو
الگ بلا کر فرمایا کہ مین نے اشراق آدم خوار کو ایک انگشتری اور لوح اور کنجی دیکر
برائے قتل بادشاہ سابق کے اُسکو زندان خانہ کی طرف روانہ کیا ہے اور سب

طریقہ بیان کردیے ہین تم یہ لفافہ اُنکے پاس لے جاؤ اور اُنکو دے دینا اور کہنا کہ میرے سامنے اسکو کھولکر پڑھ لیجیے اور اپنے کام کو جائیے جو اسمین تحریر ہو اُسپر عمل فرمائیے گا بادشاہ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ وہ میرے ایوان کی طرف گئے ہین بس ہین وہ لفافہ لے کر وہانسے چلا بارے آپ سے ملاقات ہو گئی اگر آپ وہان پہونچ جاتے تو بڑی خرابی ہوتی اور آفت ہوتی کیونکہ بادشاہ نے جب لفافہ دیا تھا اور تاکید کی تھی تو یہی فرمایا تھا کہ اسکو بہت جلد قبل اس واقعہ کے پہونچا دو کہ وہ ایوان مین نہ پہونچنے پائین اگر ایوان مین پہونچ گئے تو بڑی خرابی ہوگی کیونکہ ایک طریقہ مین اسوقت بھول گیا اُنکو تعلیم کرنے سے اور جب تک وہ نہ معلوم ہوگا کچھ نہ ہوگا بالکل بیکار ہوگا بلکہ اُنکی جان کا خطرہ ہے فرمایا ای بھائی احراق تم بہت جلد پہونچا دو چنانچہ مین وہان سے چلا خیر تم تک پہونچ گیا یہ کہکر لفافہ نکالا اشراق نے کہا کہ بھائی جلدی جاؤ تاکہ مین اُس کو تمھارے سامنے دیکھ لون اور اُسکے مضمون سے آگاہ ہو کر روانہ ہون اپنے کام کو احراق نقلی نے وہ لفافہ اشراق کے ہاتھ مین دیا اشراق نے لفافہ پر مہر بے ستون کی ثبت پائی مہر کو خوب پہچانا فوراً لفافہ کھولا اُسمین سے ایک کاغذ جو تہ کیا ہوا تھا نکلا اسکو کھولا اُسپر مہر تھی اب جو اشراق دیکھتا ہے کاغذ پر کچھ تحریر ہے مگر ایسی خراب روشنائی سے لکھا ہے کہ حرف بالکل محسوس نہین ہوتے ہین اب یہ غور کر کے دیکھنے لگا جب نہ دکھائی دیا قریب مُنھ کے لایا کہ شاید یہانسے دکھائی دے جیسے ہی قریب مُنھ کے وہ کاغذ پہونچا اور بھاپ مُنھ کی اُس کاغذ کو لگی ایک مرتبہ وہ حرف روشن ہو گئے اور ایک غبار سا اُن حرفون سے اور دھوان اور ایک خوشبو پیدا ہوئی وہ دھوان اور خوشبو جو دماغ مین پہونچی چونکہ ناک سے قریب تھا اشراق کو فوراً چھینک آئی اور دھم سے گرا خواجہ نے فوراً نعرہ کیا کہ منم خواجہ عمرو بن امیہ ضمری سر تراشندۂ ساحران و سر برندۂ جادوگران شاہ عیار پنیک طرار خنجر گداز یہ نعرہ کر کے آپ نے کہا کہ پہلے وہ انگشتری و لوح و کنجی و لفافہ جو کہ بے ستون نے دیا تھا اپنے قبضہ مین کیا اشراق کے کپڑے اُتار لیے اُسکو تو اُٹھا کر نذر زنبیل کیا آپ

اُسکی صورت پر تیار ہوئے اسطور سے کہ اگر اُسکا باپ یا ماں بھی دیکھے تو بھی نہ پہچان سکے
اور رو نکلی کیا اصل ہی اُسکے کپڑے پہنے راوی بیان کرتا ہی کہ جہان پر یہ واقعہ گذرا اُس مقام پر
احراق نقلی و اشراق آدم خوار کے سوا کوئی دوسرا نہ تھا اور خواجہ نے اسی غرض سے
ایسے مقام پر اسکو ٹوکا تھا جب خواجہ اسکے عقب مین چلے تھے تو یہ تدبیر کرلی تھی
کہ لفافہ تیار کیا تھا بس بیہوشی سے حرف تحریر کیے تھے اور یہ اُس بیہوشی کی خاصیت
تھی کہ جب مُنھ کی بھاپ لگے جب اُس سے خوشبو پیدا ہوگی اور ایک دھوان سا بلند
ہوگا چنانچہ ایسا ہی ہوا جیسا کہ تحریر ہو چکا جب خواجہ اسکو نذر زنبیل کرکے اُسکی صورت
پر تیار ہو چلے خوشی خوشی طرف ایوان کے روانہ ہوئے اور سب طریقہ توز بانی بے ستون
کے سُن چکے تھے کچھ دریافت کرنے کی ضرورت نہ تھی چنانچہ داخل ایوان ہوئے
بموجب ہدایت بے ستون تخت اُٹھا یا وہی کلمہ کہے دروازہ ظاہر ہوا اندر گئے
خلاصہ یہ کہ سب مقاموں کو طے کرکے زندان خانہ پر پہونچے سب ساحر جو کہ وہان برائے
حفاظت مقرر تھے بیٹھے ہوئے حفاظت کر رہے تھے خواجہ نے دیکھا کہ اُسمین ایک
ایک اپنے وقت کا سامری و جمشید ہی خواجہ نے بالکل خوف نہ کیا کیونکہ بے ستون
سے سُن چکے کہ تم خوف نہ کرنا وہ اذیت نہین پہونچا سکتے ہین جیسے ہی اُن ساحرون
خواجہ یعنے اشراق نقلی کو دیکھا سب نے چارون طرف سے گھیر لیا اور کہنے لگے
کہ تم کون ہو اور یہان کیون آئے ہو کیا سب دربان مر گئے جو تم چلے آئے اشراق
نقلی نے کہا کہ تم مجکو اپنے افسر کے پاس لے چلو مین اُس سے اپنے آنے کا سبب
بیان کرونگا وہ اشراق نقلی کو اُس کے افسر کے پاس لائے اُسنے جیسے ہی اشراق
کو دیکھا برائے تعظیم اُٹھکھڑا ہوا کیونکہ بے ستون کے ہمراہ دیکھ چکا تھا اپنے
برابر بٹھایا سبب آنے کا دریافت کیا اشراق نقلی نے کہا کہ بیان کرتا ہون
بس پہلے اُسکی مزاج پرسی کی اُسنے جواب دیا کہ اچھا ہون بادشاہ کا مزاج کیسا
ہی اشراق نے کہا کہ اچھا ہی بس اُسنے وجہ آنے کی پھر پوچھی اشراق نے کہا کہ مجکو
بادشاہ نے بھیجا ہی کہ جاکر بادشاہ سابق کو قتل کرو تو مین قتل کرنے آیا ہون اُسنے

کہا کہ میرا نام کیا ہے کہا کہ پاسبان جادو اُسنے کہا کہ کچھ نشانی لائے ہو انگشتری اشراق
نے دکھائی کہ پاسبان نے کہا کہ کوئی تحریری نشانی دکھائیے تب اشراق نے لفافہ
جو کہ بے ستون نے اشراق کو دیا تھا پاسبان جادو کو دیا پاسبان نے وہ خط
دیکھکر کہا کہ یہ دروازہ زندان موجود ہے بسم اللہ قفل کھولیے تشریف لے جائیے مگر
میرے پاس کنجی نہین ہے اشراق نے کہا کہ کنجی بھی میرے پاس موجود ہے مین لینا آیا
ہون بادشاہ نے دیدی ہے یہ کہکر کنجی جیب سے نکالی اُس کنجی کو لے کر در زندان پر آیے
قفل اُس کنجی سے کھولا دروازہ کھولکر اندر آئے بس دروازہ بند کر لیا راوی بیان کرتا ہے
کہ بادشاہ طلسم سیہکارے بلند آواز ایک قفس آہنی مین قید تھا وہ قفس سقف
مین لٹکا ہوا تھا اور ایسی قید سخت تھی کہ کسی طرف حرکت نہ کر سکتا تھا ایک ہی
حالت سے بیٹھا رہتا تھا جو کی روٹی اور سوئے کا ساگ جسمین بہا بر کا نمک کھانے
کو ملتا تھا اور گرم پانی وہ بھی یون کہ زمین شق ہوئی ایک حبشی پیدا ہوا وہ یہ سب
اشیا دے کر چلا گیا کسی انسان کی صورت دیکھنے مین نہ آتی تھی چنانچہ اسکو اسیطور
سے کچھ برس گذر گئے تھے ہمہ وقت یہ اپنے مرنے کی دعا کیا کرتا تھا اور اپنی حالت
پر رویا کرتا تھا ایک دن کا ذکر ہے کہ یہ روتے روتے سو گیا تھا اُسدن بہت پریشان
تھا اسنے خواب مین دیکھا کہ مین ایک صحرا مین چلا جاتا ہون اور مجکو پیاس بہت
شدت سے لگی ہوئی ہے مین پانی کی تلاش مین چلا ہون کہ اسکو ایک مقام پر ایک
چاہ ملا اُسپر ایک مرد بزرگ بیٹھے ہوئے تھے اسنے اُنسے پانی طلب کیا اُنھون نے
پوچھا کہ کیا دین و مذہب رکھتا ہے اسنے کہا کہ مین عجائب پرست ہون انھون نے
غصہ ہو کر اسکی طرف دیکھا اور کہا کہ جا دور ہو یہانسے یہان تیرا کچھ کام نہین ہے اور
ایک چوب اُٹھائی مارنے کو یہ وہان سے بھاگا اسیطور سے یہ خواب مین کئی
مقام پر گیا کہ جہان کنوان تھا اور ہر ایک کنوئین پر ایک مرد بزرگ بیٹھا ہوا
تھا ہر ایک سے اسنے وہی سوال کیا اور اسنے وہی جواب دیا اُسیطور سے اسکو سب نے
خفا ہو کر اپنے پاس سے نکالدیا چنانچہ یہ مارے پیاس کے بیتاب و بیقرار ادھر اُدھر

مارا مارا پھرتا تھا کہ اس مقام پر اسنے ایک مجمع دیکھا یہ وہان پہونچا دیکھا کہ ایک باغ کا
دروازہ کھلا ہوا ہی یہ سب لوگ اُس باغ مین چلے جاتے ہین اسنے بھی قصد کیا جانے کا کہ
ایک شخص نے کہا کہ تو کافر ہی تیرا کام جنت مین نہین ہی بلکہ تیرا کام تو دوزخ مین ہی اسنے
اُسی خواب مین کہا کہ کافر کسے کہتے ہین اور بجز کافر کسکو تب اُس شخص نے اسکو جواب دیا کہ کافر
وہ ہی جو خدا کو سجدہ نہ کرے بلکہ اُسکے بندونکو سجدہ کرے اور یہ کہے کہ ہم فلان کی بندگی کرتے
ہین اور مسلم وہ ہی جو کہ خداوند کریم کو جو کہ بالاے آسمان ہی سجدہ کرے اور اپنا خدا جانے
چنانچہ تو عجائب نگار کو سجدہ کرتا ہی جو کہ ایک ساحر ہی اور یہ لوگ سب خدا پرست
ہین اپنے خدا کو پہچانتے ہین اس سبب سے انکو یہ باغ جنت مرحمت ہوا ہی تیرا مقام
دوزخ ہی جا وہ جو سامنے مجمع ہی وہان تیرا کام ہی اسنے اُسی خواب مین دیکھا کہ اُس مجمع کے
مقابل مین دوسری طرف مجمع ہی ہزارون آدمیون کا یہ ادھر کو آیا جب یہان آکر پہونچا تو
دیکھا کہ بہت سے لوگ مہیب صورت کے ہاتھونمین گرز آتشی لیے ہوئے اہل مجمع کو اذیت
دیتے ہین وہ فریاد کرتے ہین وہ گرز مارتے ہین کہ اور خداوند کریم کو نہ پہچانو دوسرون کو سجدہ
کرو اور ایک غار ہی اُسمین آگ روشن ہی اُس سے شعلے بلند ہو رہے ہین اسمین پکڑ کر ڈالدیتے
ہین وہ جلنے لگتا ہی کوئی سماعت نہین کرتا ہی یہ جو خواب مین دیکھا ڈر گیا اور سہم گیا اُٹھکے
یہ کھڑا ہوا تھا کہ اسنے دیکھا اُسی خواب مین کہ دو گرز مار میری طرف بھی چلے بس یہ بھاگا
ہوا چلا آتا تھا اور وہ تعاقب نہین ترک کرتے تھے کہ اسنے دیکھا کہ ایک مرد بزرگ
ایک پتھر کی چٹان پر بیٹھے ہوئے ہین چہرہ اُنکا مثل آفتاب کے روشن ہی اور ایک
لوٹا کورا پانی سے بھرا ہوا سامنے رکھا ہی اور ایک آبخورہ کہ یہ بھاگا ہوا اُدھر جو نکلا تو
بیٹھے دیکھکر اسی عالم خواب مین اُنکے قریب جاکر گرا اور پکارا کہ مجکو انکے ہاتھ سے
بچائیے یہ مجکو ہلاک کرنے کا قصد رکھتے ہین اسنے دیکھا کہ مین نے جو اسطور سے کہا
تو ان مرد بزرگ نے میری طرف دیکھکر فرمایا کہ اسقدر بیقرار نہ ہو یہ تجکو ہلاک نہین
کرسکتے ہین یہ فرما کر انسے کہا کہ ذرا ابھی تھم جاؤ مین اس سے کچھ پوچھلون الگ کھڑے
رہو وہ دونون گرز مار الگ کھڑے رہے اِن مرد بزرگ نے اُس سے اسی عالم خواب مین

فرمایا کہ تو کافر ہی اور تیرا مقام جہنم ہی اور یہ فرشتگان عذاب ہین پھر تو کیون اپنے مقام سے
بھاگتا ہی جب تک دین اسلام نہ قبول کرے گا اس عذاب سے نہ نجات پائے گا بلکہ اس سے
زیادہ تر تیرے اوپر سختی کی جائے گی تب اِسنے اُسی عالم خواب مین اُنسے کہا کہ پھر میری کیونکر
جان بچے کہا کہ تو لعنت کر عجائب نگار پر اور عجائب پرستی سے توبہ کر خداوند کریم کو سجدہ کر
تو تیری جان اس عذاب سے بچے گی ورنہ تو اسی عذاب مین مبتلا رہے گا اسنے اُسی عالم خواب
مین کہا کہ پہلے تھوڑا پانی تو مرحمت فرمایئے کہ میرا دم شدت عطش سے نکلا جاتا ہی فرمایا کہ
پہلے تو مسلمان ہو لے پھر پانی لے ورنہ پانی پانا بہت دشوار ہی پناہ پانی بھی مشکل ہی اس
عذاب سے اُسنے یہ سُنکے اُسی عالم خواب مین کہا کہ مجکو اسی طور سے کئی مقام پر پانی ملا اور
یہی سب نے کہا اب تو میرا دم نکلا جاتا ہی مجکو تھوڑا پانی مرحمت ہو تاکہ میری جان
بچے فرمایا کہ جب تک مسلمان نہ ہوگا پانی نہ ملے گا اسنے کہا کہ مین مسلمان ہونے کو موجود
ہون تب اُن مرد بزرگ نے چند کلمہ اُسی عالم خواب مین وحدانیت خدا مین اسکے روبرو
بیان کیے کہ اسکے قلب سے زنگ کفر مثل سحاب کے اُڑ گیا شمع اسلام نے اپنی روشنی
اسکے سینہ مین ظاہر کی وہ اُسی عالم خواب مین صدق دل سے مسلمان ہوا جب مسلمان
ہو چکا اُن مرد بزرگ نے اُسکو پانی دیا وہ اُسنے پیا خوب سیر ہو کر اُن مرد بزرگ نے کہا کہ
اب بھی پیاس ہی اُسنے کہا کہ ہان اب تو اُن مرد بزرگ نے فرمایا کہ تو چین سے میرے پاس بیٹھ اور
یہ کہکر اسکو اپنے پاس بٹھا لیا اور اُن لوگون سے کہا کہ اب تم جاؤ یہ مسلمان ہو گیا
یہ لائق بہشت ہی وہ دونون گرزن واپس چلے گئے تب اُن مرد بزرگ نے اُسی عالم
خواب مین اس سے کہا کہ ای سیماے بلند آواز تو مسلمان تو ہوا مگر اس امر کا خیال
رکھنا کہ اب کبھی ترک اسلام نہ کرنا اُسنے کہا کہ جی نہین بھلا اب کیونکر ہو سکتا ہی تب
اُن مرد بزرگ نے بہت کچھ اُسکو پند و نصیحت کی وہ پند و نصیحت کر رہے تھے کہ
اسکی آنکھ کھل گئی اپنے کو اُس قفس مین قید پایا اب جو خیال کیا تو مین خواب دیکھ
رہا تھا خواب کا جو خیال آیا اسکا بند بند کانپنے لگا اُسیوقت سے اسنے یہ قصد
کر لیا کہ مین نے لعنت کی عجائب نگار پر اور عجائب پرستی کو ترک کیا اور خداوند کریم

کو سجدہ کرونگا اگر اہل اسلام کا خدا برحق ہی اور سچا خدا ہی تو مین یہ نیت کرتا ہون کہ اگر مین رہا
ہو جاؤنگا اور اس سختی سے و تکلیف سے نجات پاؤنگا تو ضرور ضرور دین اسلام کو قبول
کرونگا یہ کہکر رونے لگا اور اپنی رہائی کی دعا کرنے لگا کہ ای خدائے نادیدہ میرے حال
پر رحم فرما اگر تو برحق اور سچا خدا ہی تو مجھکو اس عذاب سے نجات دے اب تو تکلیف و
سختی قید کی برداشت نہین ہو سکتی ہی یا اپنی قدرت کاملہ سے کوئی ایسی صورت
پیدا کر کہ مین بہت جلد رہا ہو جاؤن مین نے خواب مین تیرا دین قبول کیا ہی اور مجھکو
بخدا د ماناہی یہ کہتا تھا اور روتا تھا روتے روتے اور دعا کرتے کرتے سو گیا اسنے
دیکھا کہ وہی مرد بزرگ تشریف لائے ہین فرماتے ہین کہ تو اسقدر بیقرار کیون ہوتا ہی
تیرے اوپر خداوند کریم نے رحم فرمایا اور تیری رہائی کا زمانہ قریب آگیا ہی اب سب
تمک حرام سزا پائینگے تو رہا ہوگا اور طلسم فتح ہوگا تجھکو لازم ہی کہ تو طلسم کشا کا شریک
ہو اور اسکی کمک کر اس امر کا خیال کرے کہ طلسم کشا آکر اس کوہ بے ستون کو فتح کریگا
اور بے ستون جادو کو قتل کرے گا اسکا عیار آکر تجھکو رہا کرے گا اطمینان رکھ اب
بہت قریب زمانہ پہونچ گیا ہی ہر وقت یہی دعا مانگا کر طلسم کشا جلد آئے اور تیری
رہائی کی صورت ہو تو رہا ہو کر طلسم کشا کو لوح کا نشان دینا اور ہر مقام پر اسکا شریک
رہنا اگر تو طلسم کشا کی شراکت کرے گا تو بڑی عزت پائے گا اور تیری تیری قدر ہوگی
بس جا اور دعا مانگ خداوند کریم تیری دعا کو قبول کرے گا یہ کہکر وہ مرد بزرگ غائب
ہو گئے اسکی آنکھ کھل گئی اپنے بستر کو معطر پایا اسکو اپنے خواب کا یقین ہوا اُسدن
سے یہ ہر وقت یہی دعا کیا کرتا تھا یا خدائے نادیدہ جلد طلسم کشا کو بھیج اور میری
رہائی کی فکر کر اسی فکر و تردد مین اسکو دن اور رات بسر ہوتی تھی آج بھی یہ بیٹھا ہوا
قفس مین یہی دعا کر رہا تھا اور دل مین کہہ رہا تھا کہ اُن مرد بزرگ نے فرمایا تھا کہ تو
بہت جلد رہا ہوگا کیا وہ خواب میرا غلط ہی مین تو کہہ نہین سکتا ہون کہ میرا خواب
غلط ہوگا اب سختی اُٹھ نہین سکتی ہی کیا اسی قید مین میری عمر تمام ہوگی یہ کہتا تھا
اور روتا تھا کہ اسکے کان مین دروازہ کھولنے کی صدا آئی اسنے پلٹ کر دیکھا یہ خیال

کرے کہ کیا سبب ہی کہ آج دروازہ کھلا کیونکہ جب سے مین یہان قید کیا گیا ہون دروازہ
نہین کھلا ہی آج دروازہ کھلنے کی کیا وجہ ہی گو پلٹا نہ جاتا تھا مگر جبراً و قہراً پلٹ کر دیکھا
اس خیال سے کہ کوئی نہ کوئی سبب ضرور ہی دروازہ کھولنے کا اب جو پلٹا اور دیکھا تو کیا
دیکھا کہ اشراق آدم خوار بلازم خاص بے ستون تلوار برہنہ ہاتھ مین لیے ہوئے دروازہ
سے ظاہر ہوا اُسنے اندر آکر دروازہ بند کر دیا اسنے جو اُسکو شمشیر برہنہ ہاتھ مین لیے ہوئے
دیکھا تو دم نکل گیا جسم کا خون خشک ہو گیا یہی خیال دل مین پیدا ہوا کہ یہ مجکو بحکم
بے ستون قتل کرنے کو آیا ہی خیر جو مرضی خداے نادیدہ کی میری آرزو نہ پوری ہوئی
کہ موت آگئی میری آرزو یہ تھی کہ مین بلازمت طلسم کشا سے مشرف ہوتا نمک حرام
میرے سامنے قتل ہوتے تو میرا دل خوش ہوتا مگر یہ آرزو میری پوری نہ ہوئی اور موت
آگئی یہ کیسا خواب تھا کہ اُن مرد بزرگ نے فرمایا تھا کہ تو رہا ہوگا اس قید سے مین قید
ہستی سے رہا ہوتا ہون واہ واہ کیا خوب دین اسلام ہی عالم خواب مین قبول کیا طلسم
کشا کے آنے کی دعا کرتے کرتے زبان خشک ہو گئی سامان بھی رہائی کا ہوا تو کیا ہوا
کہ ملک الموت سر پر آموجود ہوا یہ تصور کرکے وہ رونے لگا اور آنسو بہانے لگا
ادھر اشراق نقلی نے قریب قفس جاکر اُس لوح کا عکس ڈالا کہ جیسے ہی عکس پڑا وہ
قفس وہان سے طرف زمین کے مائل ہوا بادشاہ بیٹھا رو رہا تھا اور مرگ کا یقین ہو گیا
تھا کہ ای کریم کارساز اگر میری موت آئی ہو تو اتنی مہلت اور دے کہ مین طلسم کشا
کو دیکھ لون اور نمک حرامون سے انتقام لے لون پھر تجکو اختیار ہی مین تیرا دین قبول
کر چکا ہون یہ دعا کرتا جاتا تھا اور روتا جاتا تھا خلاصہ یہ کہ وہ قفس زمین پر آیا اشراق
نقلی نے کھڑکی کھولی اور سیماے بلند آواز کو قفس سے نکالا دیکھا کہ وہ زار و
قطار رو رہا ہی اور آنسو جاری ہین اشراق نقلی نے بادشاہ کو روتے دیکھ کر اپنے
دل مین کہا کہ نہ معلوم یہ کیون رو رہا ہی معلوم ہوتا ہی کہ اسکو اپنے مرنے کا یقین ہو گیا ہی
اس سبب سے رو رہا ہی خیر ذرا اسکو دھمکانا چاہیے یہ خیال کرکے اشراق نقلی
نے ایک مرتبہ کہا کہ کیون ای سیماے بلند آواز کیا حالت ہی اپنے کو کس حال مین

پاتے ہو اب بھی کچھ نہین گیا ہی اس امر کا اقرار کرو کہ مین اطاعت قشنگال سے باہر نہ ہونگا اور
مثل غلامون کے اُسکی اطاعت کرونگا او کبھی بھولے سے بھی اپنی سلطنت کا دعوے نہ
کرونگا یہ مقبولہ ہوگا تو اسوقت جان بچتی ہی ورنہ مین تم کو قتل کرنے کو بحکم بے ستون جادو
آیا ہون قتل کرونگا اب تمھارا بچنا دشوار ہی بیکار رو رہے ہو یہ رونا تمھارا کوئی فائدہ نہ
بخشیگا ناحق کو اپنی جان کھوتے ہو دیکھو میرے کہنے پر عمل کرو مین ابھی ابھی تم کو یہان سے
لے چلونگا اور سب سے تمھاری خطا معاف کرا دونگا ورنہ ایک ہاتھ مین تمھارا کام
تمام ہی یہ جو اشراق نے کہا بادشاہ نے یہ تقریر سنکے بہ نگاہ قہر اسکی طرف دیکھا اور کہا
سر کو ہلا کر کہ کیا بکتا ہی کیونکہ زبان مین سوزن دیے ہوئے تھے زبان سے بولتے کیا
سر ہلایا اور کہا کہ تو مجھکو قتل کر مین کبھی تیرے کہنے پر عمل نہ کرونگا یہ سب کلام اشارے
کیے بسبب سوزن کے جب اشراق نقلی نے یہ تقریر اس خیال سے کی تھی کہ اسکا
منشا معلوم ہوجائے کہ اسکو کچھ خیال اپنی رہائی کا ہی یا نہین ہی اور یہ امر اسکو منظور ہی
کہ مین اسطور سے رہا ہون کہ ان سب کی اطاعت کرون اسکو اپنی جان پیاری ہی یا
اپنا قتل ہونا منظور ہی جب دیکھا کہ اسکو اسطور سے رہائی منظور نہین ہی بلکہ قتل
ہونا منظور ہی دل سے کہا کہ یہ معلوم ہوتا ہی کہ اپنے قول کا پختہ ہی اور بات کا دھنی ہی
بس آگے بڑھ کر زبان سے سوزن لی اور کہا کہ ای بیسما سے بلند آواز خبردار و ہوشیار ہو جا
منم خواجہ عمرو عیار مین اشراق کی صورت بنکر تیرے رہا کرنے کو آیا ہون ای بادشاہ
آگاہ ہو کہ طلسم کشا یعنے حمزہ صاحبقران کوہ بے ستون پر تشریف لائے ہین مین
انکے ہمراہ آیا تھا وہ لڑ رہے ہین ساحرون سے مین بھی لڑ رہا تھا کہ یکایک مین قریب
بے ستون کے پہونچ گیا کہ اُسنے اشراق جادو کو اپنے پاس طلب کرکے
اُس سے کہا کہ تو جاکر بادشاہ سابق کو قتل کر تاکہ یہ قصہ پاک ہو مین نے اسکو عیاری
کرکے اسیر کر لیا اور اُسکی شکل بنکر یہان آیا اور اب تم اپنا حال بہت جلد بیان کرو
کہ کیون رو رہے ہو تم نے کیا خیال کیا تھا مجکو دیکھکر یہ جو خواجہ نے کہا اور اُسکی
زبان سے سوزن لی یہ سنتا تھا اور زبان کا قابو مین آنا تھا کہ اسکا چہرہ سرخ ہو گیا

اور اُسنے خوش ہوکر کہا کہ ای خواجہ عمرو مین آپ کا شکریہ کہان تک ادا کرون مین یہی تو خیال
کر رہا تھا کہ مجھسے خواب مین ایک مرد بزرگ نے مسلمان کرکے مجھکو فرمایا تھا کہ تو رہا
ہوگا طلسم کشا کا عیار آکر تجھکو رہا کرے گا تجھکو لازم ہی کہ تو طلسم کشا کی شراکت کر اور کمک
کرنا مین اُسی عالم خواب مین مسلمان ہوا تھا جب سے مسلمان ہون اور آپ کی آمد کا انتظار
کر رہا تھا جب آپ اشراق کی صورت پر شکل بناکر آئے تو میری امید قطع ہوگئی اور
مین نے خیال کیا کہ اب زندہ رہنا محال ہی یہ ضرور قتل کرے گا آہ نہ زیارت طلسم کشا
سے مشرف ہوا نہ جو جو آرزوئین دل مین تھین وہ سب پوری نہ ہوئین اور دنیا سے چلے
جب آپ نے وہ کلمہ کہے تو مین نے دل سے کہا کہ اس رہائی سے تو مرنا بہتر ہی مین نے
انکار کیا اب مین آپ سے دست بستہ عرض کرتا ہون کہ آپ نے بڑا احسان کیا مین عالم
خواب مین تو مسلمان ہوچکا ہون مجھکو آپ بھی مسلمان فرمایئے اور خدمت طلسم کشا مین لے
چلیے خواجہ نے فرمایا کہ پہلے تم یہ تو بیان کرو کہ تم کیونکر عالم خواب مین مسلمان ہوئے تب
سیماے بلند آواز نے خوشی خوشی اپنے دونون خواب بیان کیے تب خواجہ نے کہا کہ
ای سیماے بلند آواز تم عالم خواب مین تو خدا پرست ہوچکے ہو تم کو اب ضرورت سے
مسلمان کرنے کی نہین ہی یہی کافی ہی اگر تم کلمہ پڑھ لوگے تو سحر بھول جاؤ گے ابھی تم کو ضرورت
نہین ہی ہان جب طلسم فتح ہوجائے گا اور دشمنون سے انتقام لے لوگے اُسوقت سحر سے
توبہ کرنا اور کلمہ پڑھنا بادشاہ نے کہا کہ اچھا راوی بیان کرتا ہی کہ خواجہ نے کل حال اول
سے آخر تک بیان کیا تھا اور خواجہ نے اُسکے چہرہ پر نور اسلام کو جلوہ گر پایا تھا اور
پیشانی کو جمال اسلام سے روشن دیکھا تھا جب ہی تو بدون پھوکے اور رسنے اور اُس سے
کلام لیے زبان سے سوزن لے لی تھی مگر اُسپر بھی تو ہوشیار تھے کہ اگر اسنے کچھ بھی حرکت
کی تو مین غائب ہوجاؤنگا ہر طرح سے خواجہ نے اطمینان کر لیا تھا جب تو سوزن لی
تھی خلاصہ یہ کہ سیماے بلند آواز نے خواجہ کے قدمونپر سر رکھا اور کہا کہ میری خطا
کو معاف فرمایئے گا کہ مین نے اشراق آپ کو خیال کرکے بہت کچھ برا بھلا کہا تھا
اور امیدوار ہون کہ جہان آپ نے اتنا بڑا احسان کیا ہی کہ مجھکو رہا کیا گویا دوبارہ زندہ فرمایا

ورنہ اسی قید مین تڑپ تڑپ کر مر جاتا میرا رہا ہونا غیر ممکن تھا مین آپ کا اپنی زندگی بھر احسانمند
رہونگا اور آپ کی اور حمزہ صاحبقران یعنے طلسم کشا کے بار احسان سے کبھی سبکدوش نہونگا
مین احسان فراموش نہین ہون آپ نے اور طلسم کشا نے میری جان بچائی اور مجبور رہائی
ورنہ میرا رہا ہونا بہت دشوار تھا لہذا مین امیدوار ہون کہ مجکو اپنی صورت اصلی بھی دکھائیے
کیونکہ مین صورت آپ کی ملاحظہ کرکے اپنے دل کا شک بالکل دفع کرون مین آپ کی
صورت خواب مین دیکھ چکا ہون اور روے زیبا جب تک صورت اصلی نہ دیکھون گا
اُسوقت تک مجکو شک رہے گا لہذا میری یہ آرزو پوری فرمائیے اور میری امید برلائیے
خواجہ نے مسکرا کر اور اُسکا سر سینہ سے لگا کر فرمایا کہ ای سیماے بلند آواز یہ کوئی احسان
نہین ہی نہ کوئی صورت جان بچانے کی ہی سب کا زندہ رکھنے والا اور مردہ کرنے والا وہی خدا
کریم ہی جسنے سب کو پیدا کیا ہی جسکے حکم سے زمین و آسمان قائم ہین دریا روان ہین ہوا چلتی
ہی سورج و چاند گردش کرتے ہین اُسی کے اختیار مین ہی مین کیا کسی کو زندہ کرونگا یا مردہ
یا حمزہ کیا قدرت رکھتا ہی کہ کسی کو زندہ کرے یا مردہ جسکی جسقدر بروز ازل زندگی معین ہوئی
ہی اُسیقدر وہ زندہ رہے گا اُس سے زیادہ ایک منٹ زندہ نہین رہ سکتا ہی بس جو اُسکی
مصلحت تھی وہ ہوا ابھی تمھاری قضا نہ تھی اور تمھارے مقدر مین رہا ہونا مقرر تھا تم
ہوکے رہا یہ امر کہ مین نے رہا کیا یا حمزہ یہان آیا اس سبب سے رہا ہوئے اس امر کے لیے
وہ کریم کارساز ایک سبب پیدا کرتا ہی اور ایک وجہ جیسا کہ تم نے سُنا ہوگا کہ حیلہ رزق
و بہانے موت بس اُسنے یہی حیلہ نکال دیا تمھاری رہائی کا رہا یہ امر کہ تم نے جو یہ کہا کہ آپ
مجکو اپنی صورت دکھائیے تاکہ میرا شک دفع ہو تو تم نے کچھ مُنھ دکھائی و رونمائی بھی دی
ہی کہ میری صورت دیکھنے کی خواہش رکھتے ہو رونمائی لاؤ مین اپنی صورت دکھاؤن
سیماے بلند آواز نے جواب دیا کہ ای خواجہ سلامت آپ بخوبی آگاہ ہین کہ
مین قید شدید مین مبتلا تھا میرے پاس رونمائی کے لیے روپیہ کہان سے آیا بالکل مفلس
ہو رہا ہون ہان اگر آپ اسقدر صبر فرمائیے کہ مین یہانسے نکلون اور اپنے مقامات پر
جاؤن اور اپنے ملازمون و دوستون و خیرخواہون سے ملون اُسوقت مین آپ کی رونمائی

حاضر کرونگا یہ فرما دیجیے کہ آپکی کیا رونمائی ہوئی ہین اُسے حاضر کرونگا خواجہ نے جواب دیا کہ یہ
معاملہ قرضہ پر نہین ہوتا ہی جو مین قرض کرون اُسنے جواب دیا کہ خیر جو مرضی آپکی میری خوشی
آپنے نہ فرمائی خداوند کریم کسی کو مفلس نہ کرے بالکل اُسکی وقعت نہین ہوتی ہی کوئی اُسکا
اعتبار نہین کرتا ہی خواجہ نے کہا کہ تم بیکار اسقدر تکرار کرتے ہو اور اپنے کو زحمت مین مبتلا
کرتے ہو اس امر کی کیا ضرورت ہی کہ مین اپنی اصلی صورت دکھاؤن پھر دیکھ لینا جب روپیہ
تمھارے پاس ہوگا سیماے بلند آواز نے عرض کیا میرے خواجہ سلامت میرے
حال پر رحم فرمائیے اور مجھکو اپنی صورت اصلی دکھائیے جسقدر آپ فرمائینگے مین حاضر کرونگا
بلکہ کچھ نذر بھی دونگا خواجہ نے کہا کہ ہان ایک صورت سے مین صورت دکھا سکتا
ہون کہ تم عندالطلب رقعہ تحریر کردو تو مین اپنی صورت دکھادون اُسنے جواب دیا کہ بسرو
چشم بس خواجہ نے کہا کہ تحریر کرو اُسنے عرض کیا کہ دوات و قلم کہان ہی خواجہ نے کہا کہ یہین
موجود ہی مگر اُسکی بھی اجرت دینا پڑے گی اُسنے عرض کیا کہ بہت خوب بس خواجہ نے
دوات قلم نکالکر اور کاغذ سیماے بلند آواز کو دیا اور کہا کہ لکھدو اُسنے عرض کیا کہ کسقدر
روپیہ ہوا جواب دیا کہ جو تم کو توفیق ہو اور تم برداشت کرسکو بس سیماے بلند آواز نے
ہزار روپیہ کا رقعہ تحریر کرکے عندالطلب خواجہ کے حوالے کیا اور کہا کہ یہ آپکی رونمائی
کی بابت ہی اور جو مجھکو دینا ہوگا وہ مین الگ سے دونگا خواجہ نے وہ رقعہ لیکر نذر
قبول کیا اور اب جو قلا کرتے ہین اور زمین پر آگے ہین تو وہ صورت بدل گئی وہی ہیگاسی
ناک کھٹائی سے کان چھوٹی چھوٹی آنکھین چھ گز کا قد نیچے کا تین گز کا اوپر کا ناریل ایسا
سر کلچہ ایسے گال ٹاٹ کا کرتہ ٹاٹ کا پائجامہ پہنے ہوئے موجود تھے چونکہ سیماے بلند آواز
خواب مین خواجہ کو دیکھ چکا تھا پہلے ہی پہچان لیا بس اب جب خواجہ نے اپنی اصلی صورت
دکھائی اُسوقت سیماے بلند آواز نے سحر کیا کہ تمام قید جسم پر سے دور ہوگئی اور
ہاتھ پاؤن مین طاقت آگئی ایک مرتبہ انگڑائی لیکر اُٹھا۔ بیرون قید خانہ سب ساحر
و پاسبان جادو کے بیٹھے ہوئے کہہ رہے تھے کہ جب سے اشراق جادو اندر
گئے ہین اُسوقت سے باہر نہین آئے ہین نہ معلوم کیا کر رہے ہین پاسبان نے

جواب دیا کہ جو کچھ اُنسے بادشاہ نے فرمایا ہوگا جس طریقہ سے قتل کرنے کو کہا ہوگا اسطور سے
قتل کرینگے ہم کو کیا جب چاہین باہر تشریف لائین یہان یہ سب کہہ رہے ہین اندر جب
سیمائے بلند آواز اپنی قید دور کر چکا اور ہاتھ پانون مین طاقت آچکی اُسوقت ہاتھ
جوڑکر خواجہ سے کہنے لگا کہ آپ تشریف لے چلین جہان صاحبقران مقابلہ فرمارہے ہین
مین بھی آتا ہون وہ تیغہ لے آؤن جس سے بے ستون نمک حرام قتل ہوگا بدون اُس تیغہ
کے قتل نہ ہوگا اور کوئی تلوار اُسپر اثر نہ کریگی خواجہ نے جواب دیا کہ جاؤ شوق سے گرمت
جلد آنا وہان صاحبقران مقابلہ فرمارہے ہونگے اُسنے جواب دیا کہ مین ابھی آتا ہون
آپ وہان پہونچنے نہ پائینگے کہ مین حاضر ہوجاؤنگا خواجہ نے کہا کہ بہت بہتر یہ کہکر
خواجہ بھی اُٹھے کہ سیمائے بلند آواز نے سحر کیا کہ چھت زندان خانہ کی شگافتہ ہوئی
اور شگاف پیدا ہوا اسنے زمین سے خاک اُٹھاکر اپنے شانون پر چھڑکا اسم سحر دم کرکے بلی کے
پر پیدا ہوئے ادھر خواجہ نے دروازہ کھولکر اور خنجر ہاتھ مین لیکر نعرہ کیا۔ نعرہ

سنو عمرو ہون مین عیار صاحبقران | میرے ڈر سے کانپتا ہے جہان | دوندہ جہان گرد طرار ہون
جہانگیر عالم کا عیار ہون | کیا تیز رفتار ہوکر قدم | صبا ٹھوکرین کھائے ہر بار
اڑادون جہان کے بھی مین ہوش کو | نہ پہونچے مری گرد پاپوش کو | تراشندہ ریش کفار ہون
زمانہ کا مکار و غدار ہون

یہ نعرہ کرکے ایک مرتبہ اُن ساحرون پر گرے دو چار کو خنجر
سے ہلاک کیا دو ایک کو حقہ آتش بازی مارکر جلا دیا دس پانچ کے مُنہ جھلس دیے
وہ سب کے سب بیٹھے ہوئے تھے یکایک جو یہ نعرہ ہوا اور یہ آفت نازل ہوئی سب ڈر
گئے اور بدحواس ہوگئے کہ یہ نعرہ کیسا ہوا اندر زندان کے تو اشتراق آدم خوار برائے
قتل بادشاہ سابق گیا تھا یہ عمرو وہان کہان سے آگیا یہ جو نعرہ ہوا یہ سب کے سب
تو یہ فکر کر رہے تھے خواجہ نے دس پانچ کو قتل کرکے جلدی سے گلیم اوڑھ لی اُدھر
سیمائے بلند آواز نے زندان خانہ سے نکل کر نعرہ کیا منم شاہ طلسم منم سیمائے بلند آواز
اے کافران بدوغا و نمک حرامان بے حیا کے گذارم کہ از دست من زندہ و سلامت
بدر روی ہم تم سب کے خواجہ عمرو عیار حمزہ صاحبقران نے چونا لگایا تم پر کیا

منجمد ہو تمھارا جو بہت بڑا گورو ہی اُسکے چونا لگایا ایسی میخ ماری کہ تالو کے پار ہو گئی مجھکو
اشراق کی شکل بنکر اور یہان آکر رہا کیا اُس نمک حرام نے تو میرے قتل کے لیے اپنے
باپ اشراق کو روانہ کیا تھا راہ مین اُسپر عیاری ہو گئی اشراق کا دنیا سے فراق ہوا
دوسرے اشراق اُسی کے باپ نے مجبور ہا گیا وہ تو اپنی سی کر چکا تھا مگر کیا کرے
تقدیر سے ہر ایک مجبور ہی چونکہ میری تو قضا نہ تھی میرے مقدر مین رہا ہونا لکھا تھا اسکی
قضا تھی مین بچ گیا اور رہا ہو گیا اب وہ مارا جائے گا یہ کہکر جو سحر کیا بھلا اسکے سحر کا کون
جواب دے سکتا ہی بادشاہ طلسم تھا سحر مین طاق افسون گری مین شہرۂ آفاق شعبدہ
بازی مین مشاق ساحرون کے فرق کا تاج تھا جہان جم کر کھڑا ہو گیا طبقہ ہلا دیے گو کہ
برسون سے قید تھا زمانہ قریب پچاس برس کے ہوا سب سحر وغیرہ کم زور ہو رہا تھا پیر جالو
سے نکل گئے تھے اُسپر یہ عالم تھا کہ جدھر آنکھ کا اشارہ کر دیا اُسطرف کا طبقہ کا طبقہ اُٹر
گیا حرکت نے کے سبب سے طبقۂ زمین کے ہل جاتے تھے زمین کو زلزلہ آجاتا تھا یہ عالم
تھا بس بادشاہ طلسم نے نعرہ کر کے سحر جو کیا زندان خانہ منہدم ہو کر گرا بہت سے ساحر
اسکے نیچے دب کر ہلاک ہوئے ایک تلاطم مچ گیا اول تو خواجہ کے نعرہ سے تلاطم مچا ہوا
تھا دوسرے بادشاہ طلسم نے جو نعرہ کیا اور اپنے کو ظاہر کیا اور سحر کیا کہ زندان خانہ
گرا اور سب نے آواز سُنی پاسبان جادو نے سر اُٹھا کر دیکھا تو کیا نظر پڑا کہ سیماے بلند آواز
قید سے رہا ہو کے بالاے ہوا قائم ہین بس حواس جاتے رہے دم نکل گیا اور سب
ساحرون نے بھی دیکھا ہر ایک مردہ صد سالہ سے بدتر ہو گیا مگر اب کیا ہوتا ہی ایک
مرتبہ سب کے سب اسباب سحر اُٹھا کر چلے پاسبان نے بھی اسباب سحر اُٹھایا کہ جا کر
مقابلہ کرون چونکہ سیماے بلند آواز کو تعجیل تھی اسنے دیکھا کہ یہ سب میری طرف آتے
ہین اگر مین ان سے مقابلہ مین مصروف ہونگا وہان کا کام ہرج ہوگا اُس نمک حرام
بے ستون کے قتل مین عرصہ ہوگا بس انکا کام تمام کرے یہان تیرا ٹھہرنا بیکار ہی
یہ خیال کرکے اب جو اسم سحر پڑھکر دم کرتا ہی معاذ اللہ ایک برق چمک کر جو گرتی ہی
اسنے سب ساحرون کو ایک مرتبہ جلا کر خاک سیاہ کر دیا مع پاسبان جادو کے

کوئی زبان تک تو ہلا نہ سکا حربہ کرنا تو شی دیگر ہے بس اُن کے مرنے کی علامت بلند ہوئی کہ
بادشاہ طلسم نے سحر کیا کہ جسقدر عمارت تھی وہ سب گری اور میدان ہو گیا نہ وہ ایوان تھا نہ وہ
میدان نہ وہ زندان سب صحرا تھا وہ شیر وغیرہ جو کہ برائے حفاظت بے ستون نے تقرر کیے
تھے یہ حال دیکھکر خدمت بے ستون مین خبر کرنے کو بھاگے بادشاہ طلسم نے ان سب کو
خاک سیاہ کر کے اپنی راہ لی اُدھر خواجہ نے دس پانچ ساحرونکو قتل کر کے اور گلیم اوڑھ کر
چلے تھے کہ یہان سے نکل چلو اور چلکر صاحبقران کو اس حال سے آگاہ کرو کہ مین نے
بادشاہ طلسم کو جا کر رہا کر دیا وہ آتا ہی تیغہ قتل بے ستون لے کر آپ پریشان نہ ہجیے
یہ اُسی طرف چلے تھے کہ جسطرف سے آئے تھے کہ یہان بادشاہ طلسم نے سب کارخانہ
سحر کر کے درہم و برہم کر دیا تھا بس خواجہ ایک صحرا مین کھڑے ہوئے تھے کہ یکایک ایک
تڑاقہ ہوا اور برق چمکی اب جو خواجہ نے دیکھا تو وہ سب عمارت جو سامنے تھی دھوان ہو کر
اُڑ گئی اور اپنے کو اُس مقام پر پایا کہ جہان پر اشراق آدم خوار کو بیہوش کیا تھا اور ایوان
کیطرف چلے تھے بس خواجہ گلیم اوڑھے ہوئے طرف میدان جنگ کے چلے جہان
صاحبقران سے اور بے ستون سے معرکہ پڑا ہوا تھا صاحبقران برابر قتل کر رہے
تھے لاش پر لاش گر رہی تھی خون کا دریا روان تھا ساحرون کے مرنے کی علامت بلند
تھی شعلہ بلند ہو رہے تھے دھوان ہر طرف اُٹھ رہا تھا برقین چمک رہی تھین آگ برس
رہی تھی تیر گر رہے تھے برف برس رہی تھی ہنگامہ دار و گیر برپا تھا بے ستون درمیان
مین کھڑا ہوا سب کو ترغیب جنگ دلا رہا تھا اور خود بھی سحر کر رہا تھا بار بار سر
اُٹھا کر چارونطرف دیکھ بھی لیتا تھا خصوصاً ایوان کی طرف اس خیال سے کہ جب
اشراق آدم خوار سیماے بلند آواز کو قتل کرے گا چونکہ وہ بادشاہ طلسم تھا اُسکے
مرنے سے تمام طلسم و مرحلہ جات کو تہلکہ ہوگا اور آثار قیامت برپا ہونگے گو قتل
ہوتے نہ دیکھا مگر یہ کُل آثار دیکھکر دل خوش کر لونگا اس خیال سے دیکھتا تھا کہ
یکایک اسنے دیکھا اُس طرف کو لاکھون شعلہ بلند ہوئے اور غبار اُٹھا اور شور و غل
کی صدا آنے لگی یہ بہت دل مین خوش ہوا کہ اشراق نے بادشاہ طلسم کو قتل کر ڈالا

یہ انکے مرنے کی علامت بلند ہوئی ہے یہ خوش ہونے لگا چہرہ اسکا بحال ہوگیا گو جنگ و
پیکار کا رنگ بگڑا ہوا تھا مگر اسپر بھی یہ حال دیکھکر اسکو اسقدر خوشی ہوئی کہ فرط خوشی
سے پھولون نہ سماتا تھا کہ یکایک اسکے سامنے سیکڑون لاشین آکر دھما دھم گرنے لگین
اسنے دل مین کہا کہ یہ کیا آفت نازل ہوئی یہ لاشین کہان سے آئین انکو کس نے قتل
کیا اب جو غور کرکے دیکھا تو ان ساحرون کو پایا جو کہ براے پاسبانی بادشاہ طلسم کے
مقرر تھے اور دیکھا کہ پاسبان جادو کی بھی لاش ان لاشون مین ہے یہ دیکھکر بے ستون
کے حواس جاتے رہے اور حیران ہوا کہ انکو کس نے قتل کیا یہ حیران حیران دیکھ رہا تھا اور
پریشان ہو رہا تھا کہ یکایک ان سب لاشون سے ایک شعلہ پیدا ہوا اسی مقام پر
جلکر خاک سیاہ ہوگئین بے ستون جادو مثل طائر گم کردہ آشیان کے ساکت کھڑا
ہوا تماشہ دیکھا کیا کہ یہ کیا واقعہ ہے اور کیا ماجرا ہے ان سب ساحرون کو کس نے قتل کیا
اشراق باغی ہوگیا اسنے ان سب کو قتل کرکے شاہ طلسم کو رہا کردیا اب لڑائی و
پیکار بھول گیا ادھر صاحبقران اسم اعظم ورد زبان فرماتے ہوئے ساحرون کو قتل
کرتے ہوئے بے ستون کی طرف چلے آتے ہین اس مقام پر ہزارہا ساحر قتیل
ہو رہے ہین مثل پروانہ کے شمع شمشیر پر جل جل کر خاک ہو رہے ہین عجب عالم
ہے عجب وحشت ہے ساحر تو یہ چاہتے ہین کہ طلسم کشا بے ستون کے قریب نہ پہونچے
صاحبقران برابر قدم بڑھاتے ہوئے چلے جاتے ہین پیچھے قدم نہین ہٹاتے جہان
پر مجمع زیادہ پایا جم کر جو دو ہاتھ لگائے سب مجمع صاف ہوگیا آگے قدم بڑھایا جب تک
یہ لاشین نہین آئین تھین اسوقت تک تو بے ستون ہر ایک کو ترغیب جنگ
دے رہا تھا جب سے لاشین آئی ہین اسوقت سے یہ ششدر و پریشان ہے
کہ یہ کیا سامان ہے سب بھولا ہوا ہے اپنے تن بدن کی خبر نہین ہے کہ ان لاشونکی
راکھ سے ایک طائر ہفت سر پیدا ہوا اور بلند ہوکر وہ یون گویا ہوا کہ اے ساکنان
کوہ بے ستون و اے تابعان بے ستون جادو واے بے ستون جادو آگاہ ہو
کہ ہم سب کو بادشاہ طلسم نے قتل کیا اور وہ رہا ہو گیا ہے ہوشیار و خبردار ہو جاؤ

اُسنے رہا ہوتے ہی ایک اشارۂ ابرو مین یہ آفت برپا کردی کہ ہم جلکر خاک ہوگئے تمام
عمارت و مکان سب برباد ہوگئے اُس مقام پر ویرانہ ہوگیا مین آگاہ کرتا ہون کہ یہ
بے ستون مارا جائے گا کوہ بے ستون برباد ہوگا بادشاہ طلسم طلسم کشا کا شریک
ہوکر لوح کا پتہ دے گا طلسم کشا لوح کو حاصل کرکے طلسم کو فتح کرے گا جو شریک طلسم
کشا ہوگا وہ عزت پائے گا جو مخالفت کرے گا وہ ذلیل و خوار ہوگا مارا جائے گا
طلسم کشا کے عیار خواجہ عمرو نے عیاری کرکے بادشاہ طلسم کو رہا کیا اشراق نے آدم خوار
کو راہ سے پکڑ لیا اور خود اُسکی صورت بنکر گیا جو اشیا بے ستون نے اشراق کو
وہان تک جانے کے لیے دیے تھے اور نشانیان دین تھین وہ سب حاصل کرکے وہان
پہونچکر بادشاہ طلسم کو رہا کیا وہ اب آتا ہے یہ کہکر وہ طائر ایک سمت کو اڑ گیا
اس بیان کا سننا تھا کہ بے ستون نے زانو پر ہاتھ مارا کف افسوس ملنے لگا
تمام بدن مین یہ خبر سنکے رعشہ پڑ گیا اپنی موت کا یقین ہوگیا مگر ایسا سیاہ قلب تھا
جو سردار واقعہ دیکھکر اُسکے قریب آگئے تھے اور سب نے یہ خبر سُنی تھی اُنپر کیا
منحصر ہے جسقدر ساکنان طلسم تھے اور جسقدر اُس کوہ پر ساحر تھے گو جنگ وپیکار مین
مصروف تھے مگر یہ خبر سب نے سُنی اور سب پریشان ہوئے اُدھر بے ستون نے
اُن سردارون سے کہا کہ چاہے قتل کیا جاؤن کوہ بے ستون برباد ہو بلا سے ہو
مگر مین طلسم کشا کی اطاعت ہرگز ہرگز نہ کرونگا یہ کہہ ہی رہا تھا کہ وہ محافظ و دربان جو
کہ قتل ہونے سے باقی رہے تھے مثل محافظ جادو و اژدر جادو و ببران جادو کے
حیران و پریشان خائف و ترسان مثل بید لرزان سانس پھولی ہوئی دم پر بنی ہوئی
چاک گریبان آکر پہونچے اور بے ستون کو دیکھکر پکارے کہ ای بادشاہ غضب
ہوگیا آپ نے بڑا دھوکا کھایا وہ اشراق آدم خوار نہ تھا جسکو آپ نے
سب اسباب جو کہ قتل بادشاہ طلسم کے لیے درکار تھے دے کر اور سب
باتین بتا کر برائے قتل بادشاہ طلسم روان کیا تھا وہ عیار طلسم کشا خواجہ عمرو
تھا اُسنے سب مرحلہ طے کرکے بادشاہ طلسم کو رہا کیا بادشاہ طلسم نے پاسبان دیو

کو مع اسکے ہمراہیون کے قتل کیا ہم اپنی اپنی جان لیکر اور بچا کر یہ خبر پا کر بھاگے یہان آ کر
یہ معرکہ دیکھا کہ آپ سے معرکہ پڑا ہوا ہے ای بادشاہ اب کیا ہوگا بے ستون نے
انکی طرف بنگاہ یاس دیکھکر کہا کہ کیا بیان کرون اچھا جو ہونا تھا وہ ہوا مین تم سب سے
کہتا ہون کہ طلسم کشا یکہ و تنہا ہے سب جان لڑا کر اتنے عرصہ مین قتل کر لو کہ بادشاہ طلسم
نہ آنے پائے اسکے آنے تک اس قصہ کو پاک کر دو اگر وہ آگیا تو آفت برپا کر دے گا گو
بالکل بے دست و پا ہوگا مگر اسپر بھی اسکے سحر کا کوئی جواب نہ دے سکیگا ان سب نے
کہا کہ بہت خوب اب تو سب ساحر جو کہ آئے تھے کل حال دریافت کر کے لڑائی مین
مصروف ہوئے اور وہ جو کہ وہان موجود تھے وہ بھی لڑنے لگے جان دے دیکر بے ستون
نے جو اب پلٹ کر دیکھا تو طلسم کشا کو اپنے سے بہت چرب پایا اور ہزارون لاشون کا
انبار دیکھا بہت افسوس کیا اب سوائے مقابلہ کرنے کے کیا چارہ ہے خود بھی سحر
کرنے لگا خلاصہ یہ کہ صاحبقران اکیلے ساحرون کو قتل کر رہے تھے و برکت اسم اعظم
سحر سے محفوظ ہین نوبت یہ ہے کہ تمام کپڑے خون آلود ہین شرارے چھینٹون سے
چل رہے ہین قبضہ ہاتھ مین کہنہ بیٹھا ہے خود بھی پانچ چار زخم کھائے ہین تھک گئے
ہین مگر ہاتھ چلے جاتے ہین قدم بڑھے جاتے ہین کبھی لب پر اسم اعظم ہے کبھی دعا ہے
کہ تو ہی مدد کرنے والا ہے تو ہی رحم کرنے والا ہے تو ہی اس بلا سے بلکہ ہر بلا سے نجات
دینے والا ہے تو ہی اس جنگ و پیکار کو فتح کرنے والا ہے یہ کیا مجمع ہے اگر کروڑون کا مجمع
ہو اور تیری کمک و مدد شامل حال ہو تو ایک دم مین سب بھاگ جائین بقول شاعر
شعر اگر تو نہ یہ قوت و زور دے + تو پھر رستمی کوئی کیا کر سکے + ای مالک میرے ای
مدد کرنے والے یہ وقت مدد ہے اسقدر مجھ مین قوت و طاقت عطا فرما کہ مین ان
سب کو بھگا دون اور تیرے فضل و کرم سے کوہ بے ستون کو فتح کر لون مین بے مدد
ہون یہ ہزارون ہین خلاصہ یہ کہ صاحبقران کی یہ دعا ہوتی تھی اور ہر ضرب
دم بڑھتا تھا کیونکہ فضل خدا شامل حال فرخندہ مآل تھا صاحبقران تو لڑ رہے
تھے کہ خواجہ عمرو و بادشاہ طلسم کو رہا کر کے جو وہان سے چلے تھے تو میدان آ گئے

اُسوقت پہونچے کہ جب بے ستون کو سب حالات سے خبر ہو چکی ہی اور وہ اپنے لشکر کو
ترغیب لڑنے کی دے کر خود مصروف جنگ تھا ہی راوی بیان کرتا ہی کہ بے ستون جادو
رو وہ کمال کے سحر کر رہا ہی مگر ایک سحر بھی بے ستون کا صاحبقران پر اثر نہین کرتا ہی
نہ دیگر ساحرونکا مگر صاحبقران پر ساحرون کا مجمع ہی اور صاحبقران قتل کر رہے ہین یہ
واقعہ جو خواجہ عمرو نے دیکھا دل مین کہا کہ اب وقت پوشیدہ رہنے کا نہین ہی اپنے کو
ظاہر کرو اور حمزہ کو رہائی بادشاہ طلسم سے آگاہ کرو اور کہدو کہ پریشان نہ ہو لڑے جاؤ
بادشاہ طلسم کو مین نے رہا کیا اُسنے تمھاری اطاعت کی وہ تیغہ لینے کو گیا ہی کہ جسکے
بے ستون قتل ہوگا بدون اُس تلوار کے آئے بے ستون نہ قتل ہوگا یہ دل مین سوچ
ساحرون کو نامکھتے پھاندتے لاشونپر پاون رکھتے اور انکو کچلتے ہوئے قتل کرتے قریب
صاحبقران پہونچے رکاب پر ہاتھ رکھا صاحبقران نے پلٹ کر دیکھا کہ میرا پاون
کس نے پکڑا آپ گلیم تو اوڑھے تھے صاحبقران کو نہ دکھائی دیے جب کچھ نظر آیا تو
صاحبقران پھر لڑنے لگے کہ آپ نے ابکی مرتبہ زور سے پاون کو دبایا اور چٹکی لی
صاحبقران نے پلٹ کر دیکھا کسی کو نہ پایا فرمایا کہ واہ کیا خوب کشتی پہ مجھکو کاٹے
آئے یہان بھی ساتھ نہ چھوڑا کہ یہان تو ساتھ چھوڑتے مین تو لڑ رہا ہون وہ میرے
پاون مین کاٹ رہے ہین کہ انکو تاب باقی نرہی دوسرے اپنے کو ظاہر کرنا تھا
ایک مرتبہ قہقہہ مار کر ہنسے اور گلیم اُتار لی اور کہا کہ ای حمزہ مجھکو کیسے مین ہون
تمھارا خادم وجان نثار عمرو عیار کشتی مین بھی مین ہی نے تم کو ستایا تھا اور یہان
بھی شاباش ومرحبا لڑے جاؤ موقع نہین کہ مین تم سے کل حال بیان کرون مگر اتنا
کہے دیتا ہون کہ پریشان نہ ہو مین نے عیاری کرکے بادشاہ طلسم کو رہا کر دیا ہی وہ
شریک ہو گیا ہی تلوار بے ستون کے قتل کرنے کے لینے کو گیا ہی آتا ہوگا تیغہ
لے کر اتنی دیر تامل کرو کہ وہ آجائے اور تم کو تلوار دے صاحبقران نے جو
خواجہ عمرو اپنے یار وفادار وجان نثار وعاشق زار کو دیکھا مثل گل شگفتہ ہوئے
چہرہ بحال ہو گیا سرخی آگئی دل قوی ہو گیا کچھ جواب نہ دیا لڑنے لگے خواجہ

بھی اب بظاہر معروف جنگ ہوئے عقب پشت صاحبقران لڑ رہے ہین مگر اسپطور
رہے کہ کسی کے سر پر سوار ہوئے اُسنے سر ہلایا اُنھون نے خنجر مار کر اُسکا کام تمام کیا
جب وہ گرنے لگا دوسرے کے شانہ پر بیٹھے مثل بہر کے اُسکو جو بوجھ معلوم ہوا
وہ پلٹا اُسکا پلٹنا تھا کہ سر تن پر نہ تھا کسی کے لپٹ کر خنجر مارا کہ شکم چاک قصہ
پاک جہان پر مجمع دیکھا لوٹ لگائی برابر سر قلم کرتے ہوئے چلے گئے اسطور سے لڑ رہے
ہین ہین جب دیکھا خواجہ نے جہان پر صاحبقران لڑ رہے ہین وہان زیادہ مجمع ہے
جھپٹ کر پہونچے حقہ آتش بازی مار کر اُس مجمع کو درہم و برہم کردیا خلاصہ یہ کہ
اسپطور سے ہزارون ساحرون کو قتل کیا انجام کار ایک مقام پر جبکہ بے ستون
سے تھوڑا فاصلہ رہ گیا اور بے ستون نے پکار کر کہا کہ تم کیسے مرد ہو اور کیسے ساحر
ہو کہ ایک غیر ساحر یکہ و تنہا تم سب کو قتل کر کے میرے پاس چلا آتا ہے تم سے روکا
نہین جاتا ہے سبکی ناک کاٹے ڈالتا ہے کیسے مرد ہو یہ جو پکار کر کہا سب کو غیرت آگئی
اور ایک مرتبہ کل سرداروں و کل اہل لشکر نے حملہ کیا اور چارون طرف سے گھیر لیا
اور غل ہونے لگا کہ مار لو جانے نہ دو آگے قدم بڑھانے نہ دو چارون طرف سے وار
ہونے لگے صاحبقران پر اسقدر مجمع ہوا کہ ہوا کا گذر محال تھا قدم اُٹھانا محال تھا
صاحبقران نے یہ مجمع دیکھا اور خواجہ نے پریشان ہو کر دونون ہاتھون سے
پہاڑ وار کر رہے تھے ساحر مر کر گر رہے تھے ایک تشر و نشر برپا تھا صدائے
ہائے ہوے دلیران سے میدان جنگ گونج رہا تھا ساحرون کے مرنے کی
علامت بلند تھی شعلہ نکل رہے تھے آگ برس رہی تھی بیر غل مچا رہے تھے پنسول
ترسول و نارنج و ترنج اُچھل رہے تھے برقین چمک رہین تھین صاحبقران نے
جو کفار کا مجمع بہت دیکھا اور دیکھا کہ چشم زدن کی مہلت نہین ہے جلدی جلدی
اسم اعظم ورد زبان فرما رہے تھے اور ہاتھ برابر چل رہے تھے خواجہ بھی لڑ رہے
تھے یہ عالم جو صاحبقران و عمرو نے دیکھا کہ کسی طور سے مجمع کفار کا کم نہین ہوتا
بڑا اور بڑھتا جاتا ہے دست بدعا ہوئے اور یون دعا کرنے لگے کہ اے کریم کارساز

وا تو رب بے نیاز رحم فرما کمک کر کہ مین اس بلا سے نجات پاؤن اپنے فضل و کرم سے
اس لڑائی کو فتح کر اس کفار کے مجمع کو کم کر یہ وقت مدد ہی اور کمک ہی صاحبقران نے
جو یون دعا کی درگاہ خدا مین تیر دعا ہدف اجابت پر پہونچا کیونکہ در آسمان وا تھے فوراً
دعا قبول ہوئی دریائے رحمت الٰہی جوش زن ہوا بس یہ منظور خدا ہوا کہ اب لڑائی فتح
ہو جائے یہان یہ مجمع تھا اور اس کشاکش مین صاحبقران و خواجہ عمرو پھنسے ہوئے
تھے اور لڑ رہے تھے اُدھر جو بادشاہ طلسم خواجہ عمرو سے تیغہ لینے کو کہکر گیا تھا اُس مقام
پر پہونچا کہ جہان تیغہ رکھا ہوا تھا وہان پہونچا آواز دی کہ صمصام جادو خبردار ہو جا
مین آ پہونچا رہا ہو کر اگر اپنی زندگی چاہتا ہی تو میری خدمت مین ہاتھ باندھکر حاضر ہو
اور تیغہ میرے حوالے کر اور آگاہ ہو کہ مین ہون بادشاہ طلسم سیما سے بلند آواز یہ جو
نعرہ کیا صمصام جادو اپنے مقام پر بیٹھا ہوا تھا نعرہ کی صدا سُنکے ہوشیار ہوا اسنے
اپنے خادم سے کہا کہ بڑا غضب ہو گیا کہ کسی تدبیر سے بادشاہ طلسم رہا ہو گیا اور وہ
تیغہ لینے کو آیا ہی اب مین کیا کرون اگر مقابلہ کرتا ہون تو مین اُسکے مقابلہ کی طاقت
نہین رکھتا ہون اور اگر اطاعت کرتا ہون تو بے ستون کا دشمن ہوتا ہون خادم نے
کہا کہ پھر کیا تدبیر فرمایئے گا صمصام نے جواب دیا کہ سوائے اس تدبیر کے کہ تیغہ لے
یہان سے بھاگ کر بے ستون کے پاس چلا جاؤن اُسنے کہا کہ پھر عرصہ کس کام کا
راوی بیان کرتا ہی کہ صمصام جادو نے تیغہ صندوق سے نکالا اور اُسکو لے کر چاہا کہ
اُڑ کر جاؤن کہ سیما سے بلند آواز نے تھوڑے عرصہ تک انتظار کیا کہ اب صمصام
تلوار لے کر باہر آتا ہی جب وہ نہ آیا اسنے سمجھ کیا کہ دیوار مکان کی گری بادشاہ نے
دیکھا کہ صمصام تیغہ ہاتھ مین لیے ہوئے کھڑا ہوا ہی بھاگنے کا قصد رکھتا ہی ہی دغا باز
او مکار کہان جاتا ہی مین آ پہونچا مین تو انتظار کر رہا تھا کہ یہ نمک حرام اب حاضر
ہوتا ہی اور جب حاضر ہوتا ہی یہان اُسنے بھاگنے کی فکر کی تھی کہان جائے گا میرے
ہاتھ سے یہ کہکر سحر جو کیا تو ایک برق چمک کر گری صمصام بھاگنے کی فکر مین تھا
کہ بادشاہ نے صدا سُنی مُنھ پھیر کر جو دیکھا تو سامنے کھڑا پایا بہت گھبرایا کہ اب

کیا کرون ملک الموت سر پر موجود ہوگیا حیران و پریشان کھڑا تھا اور فکر کر رہا تھا کہ اطاعت کرون کہ برق چمک کر گری اسنے سپر سحر کو اٹھایا مگر وہ برق کب رکتی ہو گرتے ہی اُسکے سر سے گذر کر زمین مین غرق ہوگئی صمصام کے دو پرکالے ہوئے جو چیزین اُسکے سحر کی تھین سب برباد ہوگئین بادشاہ طلسم نے بڑھ کر تیغہ اُٹھا لیا اور پرواز کرکے طرف میدان جنگ کے جہان کہ صاحبقران لڑ رہے تھے روانہ ہوا ادھر سے یہ چلا اُدھر سے صمصام کی لاش خود بخود اُڑ کر چلی وہ چند لازم جو تھے یہ واقعہ دیکھ کر بھاگے تھوڑی دور چلے تھے کہ ایک برق چمک کر گری وہ سب کے سب ہلاک ہوگئے بے ستون جادو وہان لڑ رہا تھا اور سحر کر رہا تھا کہ صمصام کی لاش دھم سے جا کر اُسکے پاس گری بے ستون نے جو دیکھا تو صمصام بحافظ تیغہ سحر کش کو کشتہ پایا اب تو اُسکو اپنی موت کا یقین ہوا وہ لاشہ جلا ایک طائر اُسکے سر سے پیدا ہوا اُسنے بھی بربادی طلسم و کوہ بے ستون کی خبر دی اور کہا کہ بادشاہ طلسم نے جا کر صمصام جادو کو قتل کیا اور تیغہ پر قبضہ کیا اب وہ آتا ہو یہ کہکر وہ طائر اُڑ کر چلا گیا اسکا جانا تھا اور یہ خبر دینا تھا کہ بے ستون کا چہرہ زرد ہوگیا ہاتھ مین رعشہ پڑ گیا سکتہ کی نوبت ہوگئی مثل تصویر کے ساکت ہو کر رہ گیا مگر یہ عالم ہو اہل لشکر کو ترغیب دے رہا ہی اور ابتو خود بھی جان دے دے کر لڑ رہا ہو کہ یکایک آسمان پر نعرہ ہوا کہ نمک حرامون خبردار ہو ہوشیار ہو جاؤ مین آ پہونچا منم سیماے بلند آواز بادشاہ طلسم کی گذارم کہ از دست من زندہ و سلامت بدر روی او بے ستون جادو اپنے بچانے کی تدبیر کر مین تیغہ لے کر آیا ہون بادشاہ طلسم نے یہان آکر بڑا مجمع پایا اور خواجہ عمرو و حمزہ صاحبقران کو دیکھا کہ لڑ رہے ہین چونکہ یہ صاحبقران کو خواب مین بھی دیکھ چکا تھا دوسرے ان کتابون مین بھی دیکھ چکا تھا جنمین کیفیت فتح طلسم تحریر تھی پہلی ہی نگاہ مین پہچان لیا اور کفارون کا مجمع ان دونون بزرگوارون پر دیکھ کر بالاے ہوا سے سحر کیا کہ ایک برق چمک کر گری کہ جسقدر مجمع تھا سب درہم و برہم ہوگیا ہزارون ساحر ہلاک ہوے وہ مجمع کم ہوا بادشاہ طلسم ہوا پر سے

زمین پر برابر صاحبقران کے اُترا جھک کر صاحبقران کو سلام کیا خواجہ نے جو بادشاہ طلسم کو دیکھا صاحبقران سے عرض کیا کہ مبارک ہو بادشاہ طلسم تیغہ لے کر آگئے ملاحظہ فرمائیے یہ سامنے کھڑے ہوئے سلام کر رہے ہین صاحبقران سحر دِن جنگ تھے خواجہ کے کہنے سے پلٹ کر دیکھا ملاحظہ کیا کہ ایک مرد بزرگ تاج سر پر رکھے ہوئے قبائے گلکار زیب تن کیے ہوئے آلات حرب و ضرب سے آراستہ اسباب سحر ہاتھ مین لیے ہوئے سامنے کھڑا ہے جیسے ہی صاحبقران نے اُدھر دیکھا اُسنے سلام کیا صاحبقران نے جواب سلام دیا وہ دوڑ کر قدمون پر گرا بادشاہ طلسم نے آکر سحر جو کیا تو وہ مجمع کم ہوا اور سب متفرق ہو گئے اسقدر مہلت ملی کہ صاحبقران کو اُسنے سلام کیا اور قدم پر گرا صاحبقران نے اُسکے سر کو گلے سے لگایا فرمایا کہ شاباش و مرحبا اُسنے پھر سلام کر کے وہ تیغہ نذر دیا کہ جو کہ برائے قتل بے ستون لایا تھا اور عرض کیا کہ اب آپ اس تیغہ کو لے کر تشریف لیجائین مین ان کافرون سے سمجھ لونگا یہ اب کیا کر سکتے ہین آپ کے اقبال سے آپ کے غلام کا ہین صاحبقران نے وہ تیغہ اُسکے ہاتھ سے لیکر علم کیا اب جو وہ تیغہ بلند ہوا اور اُسکے جو عکس ساحرون پر پڑا سب سحر کرنا بھول گئے کیونکہ بانیان طلسم نے یہ خاصیت اُس تیغہ مین رکھی تھی کہ اگر کافرون کے مقابلہ مین یہ تیغہ بلند کیا جائے اور اُسکا عکس اُن پر پڑے تو ساحر کفار سحر فراموش کر جائے اور مطیع اسلام کو سحر فراموش نہ ہو ایسا ہی ہوا کہ جب صاحبقران نے تیغہ بادشاہ طلسم سے لیکر علم کیا سب ساحران کفار کو سحر فراموش ہوا اُدھر بادشاہ طلسم نے سنبھل کر جو سحر کیا ایک ہی مرتبہ کے حملہ مین ہزارون مر گئے اور تن خاک پر لوٹنے لگے اُدھر صاحبقران نے تیغہ پا کر بے ستون کیطرف رُخ کیا جو سامنے آگیا اُسکو بھی وار مین قلم کیا خلاصہ یہ کہ بادشاہ طلسم نے دو ہی حملون مین اسقدر ساحر قتل کیے کہ میدان صاف ہو گیا اور راستہ ہوا کہ صاحبقران بے ستون کے پاس پہونچکر بے ستون کو قتل کرین بے ستون نے جو یہ حال دیکھا اپنے ملازمون و اہل لشکر و سردارون کو پکارنے لگا کہ یہی وقت کمک اور مدد ہے بے ستون کے پکارنے سے سب جمع کر کے چلے تھے مگر اب کسی کا کچھ زور نہ چلتا تھا اور صاحبقران

کے قریب نہ پہونچ سکتے تھے بادشاہ طلسم کے سحر کے سبب سے یہ لوگ اپنی جان دے رہے ہین مگر اب ممکن نہین ہوتا ہو کہ طلسم کشا کو روک سکین خلاصہ یہ کہ بادشاہ طلسم نے دم بھر مین سبکو قتل کر کے ڈالدیا اب بخوبی میدان صاف ہو گیا کہ صاحبقران بھی مع تیغ کے قریب بے ستون پہونچ گئے نعرہ فرمایا کہ او بے ستون جادو خبردار ہو جا مین تیری جان کا ملک الموت آ پہونچا ہون اسی مین خیریت ہو کہ ہاتھ رومال سے باندھکر حاضر ہو اور اہل اسلام کا شریک ہو اور کفر پرستی ترک کر ورنہ تیری زندگی محال ہو میری اطاعت کر لے ستون نے دیکھا کہ سر پر قضا موجود ہو بادشاہ نے آکر تمام مجمع کو درہم و برہم کر دیا طلسم کشا میرے قریب آگیا اب بچنا محال ہو تو بھی اپنے دل کی حسرت نکال لے صاحبقران کی تقریر کا کچھ جواب تو نہین دیا مگر پلٹ کر جھولی پر ہاتھ ڈالا اور ایک بیضہ آہنی جلدی سے نکال کر اسپر اسم سحر دم کر کے اور خون کے چھینٹے دے کر آسمان پر مارا کہ ایک برق چمک کر چلی سر پر صاحبقران کے جیسے قریب پہونچی غائب ہو گئی اُسکا غائب ہونا تھا کہ تاریکی چھا گئی بالکل اندھیرا ہو گیا بے ستون نے پکار کر کہا کہ ای خیر خواہان من مین نے سحر کر کے اندھیرا کر دیا مین بھی جاتا ہون تم بھی بھاگ جاؤ یہ کہکر پرواز پیدا کر کے اُڑکر چلا اُسکے اس صدا سے جسقدر اُسکے ملازم اُس مقام پر تھے سب کے سب بھاگے بادشاہ طلسم نے جو تاریکی دیکھی اور یہ صدا بے ستون کی سُنی فوراً سحر کیا کہ آفتاب پیدا ہوا وہ تاریکی برطرف ہو گئی روشنی ہوئی صاحبقران و خواجہ و بادشاہ طلسم نے دیکھا کہ ہزارون ساحر مثل زاغ و زغن کے ہوا پر اُڑتے ہوئے بھاگے جاتے ہین اور ایک طرف بے ستون جادو بھاگا بھاگ چلا جاتا ہو بس بادشاہ طلسم نے سحر کیا کہ اُن سب کے آگے ایک دیوار آہنی حائل ہو گئی آگے نہ جا سکے بے ستون نے جو دیوار کو حائل پایا قصد کیا کہ سحر کرون اُدھر صاحبقران نے جو بے ستون کو ہوا پر قائم دیکھا تیغہ کو علم کر کے چمکایا چونکہ بے ستون بہت بلند نہ تھا اُسکا جو عکس پڑا بے ستون کو سحر فراموش ہوا وہانسے چلا کیونکہ یہ تدبیر بادشاہ طلسم نے بتا دی تھی کہ یا صاحبقران مین نے سحر کر کے دیوار حائل کی ہو آپ

تیغہ کا عکس بے ستون پر ڈالیے وہ سحر بھول جائے گا زمین پر گر پڑے گا آپ قتل ز
ایسا ہی صاحبقران نے کیا جیسے ہی بے ستون زمین پر آیا صاحبقران نے فرمایا کہ
اب بھی خبردار ہو جا اور میری اطاعت کر اور دین اسلام قبول کر بے ستون نے اس
حالت میں بھی ایک کلمہ درشت شان خداوند کریم میں اپنی زبان پر جاری کیا بس
صاحبقران کو غصہ آگیا ایک ہاتھ رسید کیا کہ بیاض گردن پر وہ تیغہ پڑا سر تن سے
اُڑ کر دور جا کر گرا بے ستون کے سر کا قلم ہونا تھا اور تن کا خاک پر گرنا تھا کہ یکایک
زلزلہ پیدا ہوا اور وہ پہاڑ دھواں ہو کر اُڑنے لگا اور جا بجا سے شق ہونے لگا عمارت
گرنے لگی آگ برسنے لگی برف باری ہونے لگی خاک اُڑنے لگی شعلے نکلنے لگے پتھر برسنے
لگے ہوا تیز و تند چلنے لگی آندھیاں سیاہ اُٹھنے لگیں تمام زمانہ تیرہ و تار ہو گیا جس قدر
ساحر بالائے ہوا اُڑ رہے تھے وہ تو بچے باقی سب فنا ہو گئے بادشاہ طلسم نے
جو یہ واقعہ دیکھا ایک مرتبہ بلند ہوا اور ایک پنجہ میں خواجہ کو لیا اور ایک پنجہ میں
مع مرکب کے صاحبقران کو اُٹھا لیا اور ابرو سے اشارہ کیا کہ وہ تاریکی برطرف
ہوئی روشنی ہونے لگی یہاں زیر کوہ حکیم اسقلینوس و شیاطین مع کل لشکر کے
کھڑے ہوئے تھے اور انتظار کر رہے تھے کہ بے ستون مارا جائے کوہ برباد ہو
تو ہم بھی جا کر صاحبقران کے شریک ہوں یکایک سب نے دیکھا کہ یا تو وہ کوہ
ہوا پر قائم تھا اور صدائے ہائے ہوئے آ رہی تھی یا ایک مرتبہ وہ کوہ کانپا اور
شق ہوا اُس سے شعلے پیدا ہوئے اور ساحروں کے مرنے کی علامت ظاہر ہوئی
دھواں ہو کر اُڑنے لگا بیرون کے شور و غل کی صدا آنے لگی حکیم اسقلینوس نے
رنگ دیکھ کر کہا کہ سب ہوشیار ہو جاؤ صاحبقران نے بے ستون کو قتل کیا
اب کوئی دم میں صاحبقران کفار سے مقابلہ کرتے ہوئے نظر آتے ہیں یہی حکیم
اسقلینوس کہہ رہے تھے خود بھی خوش ہو رہے تھے اور سب اہل لشکر بھی کہ یکایک
روشنی ہوئی اور آواز آئی کشتی کہ نام من بے ستون جادو بود افسوس مردیم و جان
دادیم بمطلب خود نرسیدیم یہ صدا صاحبقران و خواجہ عمرو نے بھی سنی اور سب تاریکی

وغیرہ برطرف ہوئی صاحبقران نے جب وہ تاریکی برطرف ہوئی دیکھا کہ ہزارون ساحر مرے
ہوئے پڑے ہین نہ وہ پہاڑ ہی نہ وہ عمارت نہ وہ سب ساحر ہین ہزارون تو مرے پڑے ہین
اور ہزارون بالاے ہوا اُڑ رہے ہین اور حکیم استقلینوس و شیاطین مع لشکر کے کھڑے ہوئے
ہین یہ دیکھ کر صاحبقران بہت خوش ہوئے اُدھر حکیمون نے جو خواجہ و صاحبقران کو
دیکھا اور دیکھا کہ ایک تاجدار بھی انکے عقب پشت کھڑا ہوا ہی خوش ہوگئے دونون حکیم مع
سردارون کے خدمت صاحبقران مین حاضر ہوئے اور مجرا بجالائے اور عرض کیا کہ فتح کوہ و
قتل بے ستون مبارک ہو یہ تقریر ہو رہی تھی اور وہ ساحر جو اُڑ کر بھاگے تھے انھون نے
جو دیوار حائل پائی اور بے ستون کے مرنے کی صدا سُنی بس سب کے جی چھوٹ گئے اور
باہم کہنے لگے کہ بھاگ کے جانے سے تو کچھ حاصل نہین چل کر لڑو اور جان دو بس سب کے سب
پلٹ پڑے آتے ہی زمین پر دیکھا کہ کوہ وغیرہ برباد پڑا ہی اور لاشہ ہمارے مالک کا پڑا ہوا ہی
نہ عمارت ہی نہ وہ میدان ہی سامنے طلسم کشا تلوار برہنہ ہاتھ مین لیے ہوئے کھڑا ہی اور بادشاہ
طلسم و خواجہ عمرو و عقب حکیم استقلینوس و حکیم شیاطین مع لشکر کے کھڑے ہین بس
یہ ساحر یہ واقعہ دیکھ کر ایک مرتبہ حربہ ہاے سحر سنبھالکر دوبارا صاحبقران پر حملہ آور
ہوئے ادھر سے صاحبقران تلوار علم کرکے چلے اور خواجہ اور حکیم مع لشکر کے کافرون سے
مل گئے تلوار چلنے لگی اب بادشاہ طلسم نے تلاطم ڈالدیا ہی جب کچھ کہکر دو ہتڑ مارا زمین شق
ہوئی سیکڑون غرق ہوگئے جب یہ کہکر اشارہ ابرو کا کیا برق گری ہزارون جلکر خاک ہوگئے
ادھر بادشاہ طلسم نے ہزارون کو قتل کیا اُدھر صاحبقران نے اِدھر لشکر اسلام نے بس
لشکر بے سردار کہانتک لڑے سب کے پاؤن اُٹھ گئے اور سب کے سب بھاگ کھڑے
ہوئے لشکر اسلام نے تعاقب کیا وزیر بے ستون نے جو یہ رنگ دیکھا سب سردارون کو
جمع کرکے اور یہ صلاح کرکے کہ اب بھاگنے سے کیا حاصل سردار ہمارا مارا جاچکا اس سے
بہتر یہ ہو کہ اطاعت کر لو سب نے کہا کہ جو آپ کی راے بس سب نے برگ کاہ اٹھا کر
منھ مین دبائی اور پکار کر کہا کہ دوہائی ہی طلسم کشا کی ہم امن طلب کرتے ہین اور اطاعت
کرتے ہین یہ صدا سُنکے صاحبقران نے ہاتھ روک لیا اور سب اہل لشکر کو منع فرمایا کہ اب

نہ قتل کرواور بادشاہ طلسم و حکیموں کو بھی ممانعت کی تہی سب نے بموجب حکم صاحبقران ہاتھوں روک لیا بس وزیر بے ستون فلک شکوہ نامی سب سرداروں اور اہل لشکر کو لے کر طرف صاحبقران کے چلا انہیں جو سیاہ قلب تھے انھوں نے کہا کہ ہم تو نہ اطاعت کرینگے نہ دین اسلام قبول کرینگے ہم تو جاتے ہین مریخ مردارخوار و صرغام مردارخوار کو خبر کرتے ہین کہ تم بیٹھے ہوئے کیا کر رہے ہو طلسم کشا نے آکر تمھارے مالک و مختار بے ستون کو قتل کیا کوہ بے ستون برباد ہو گیا جلد جا کر اپنے آقا کے خون کا عیوض طلسم کشا سے لو وہ دونون فوراً مع لشکر مردارخوارون کے آکر طلسم کشا سے لڑینگے اور طلسم کشا کو قتل کرینگے وہ چند سیاہ قلب تو ادھر کو چلے کہ مردارخوارون کو خبر کرین وزیر بے ستون فلک شکوہ جادو جو سردار قتل ہونے اور زخمی ہونے سے باقی رہ گئے تھے اور اہل لشکر ان سبکو لے کر خدمت صاحبقران مین حاضر ہوا ہاتھ باندھ کر عرض کیا کہ ہماری خطا کو معاف فرمایئے ہمارا بادشاہ آپ سے مقابلہ کر رہا تھا ہم بھی اسکے شریک تھے کیونکہ شرکت نہ کرتے تو نمک حرام نہ کہلاتے وہ مارا گیا اب ہم بے دست و پا ہین ہم پر رحم فرمایئے اور ترس کھایئے صاحبقران نے فرمایا کہ دین اسلام قبول کرو تو امان پاوگے سب نے عرض کیا کہ بہت بہتر اور بہت خوب ہم حاضر ہین یہ سنکے صاحبقران نے فرمایا کہ ٹھہرو اور قصد کیا کہ اب فرودگاہ کو واپس چلین ادھر خواجہ عمرو نے تمام کافرون کی لاشون کو لوٹ لیا سب کو برہنہ کر دیا اسیطور سے جو چند خدا پرست مارے گئے تھے انکو بھی لوٹا مگر برہنہ نہین کیا تمام اہل اسلام و خواجہ عمرو نے خزانہ و مال و اسباب بے ستون لوٹ لیا خواجہ سب لوٹ مار کر کے خدمت صاحبقران مین حاضر ہوئے صاحبقران نے مراجعت کا قصد کیا تھا کہ بادشاہ طلسم نے آکر ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ حضور فرودگاہ پر تشریف لے جایئن یہ غلام حاضر ہوتا ہے بدون غلام کے آنے اور غلام کی راے لیے کسی طرف کا قصد نہ فرمایئے گا مین ابھی حاضر ہوتا ہون صاحبقران نے فرمایا کہ کہان جاوگے عرض کیا کہ ایک ضرورت سے آپ بارگاہ تک پہونچنے پایئے گا کہ غلام حاضر ہو جایئگا صاحبقران نے فرمایا کہ بسم اللہ کرو بس بادشاہ طلسم

ایک طرف کو تخت سحر تیار کر کے روانہ ہوا اور صاحبقران مع حکیم اسقلینوس و حکیم شیاطین و دیگر سرداروں و اہل لشکر کے و خواجہ عمرو رکاب پر ہاتھ رکھے ہوئے ہمراہ صاحبقران چلے صاحبقران ان سب کو لیے ہوئے طرف فرودگاہ کے چلے تھے کہ ایک پنجہ گرا خواجہ کی کمر میں لپٹا اور خواجہ کو لے کر اڑا خواجہ چلائے کہ یا صاحبقران دیکھیے کوئی مجکو لیے جاتا ہے صاحبقران نے جو آنکھ اٹھا کر دیکھا کہ خواجہ لٹکے ہوئے چلے جاتے ہیں کمان دوش پر سے لی ترکش سے تیر کہ نشانہ خدنگ کروں جیسے قصد کیا کہ تیر لگاؤں کہ خواجہ غائب ہو گئے بس صاحبقران افسوس کنان طرف بارگاہ کے چلے اور پنجہ خواجہ کو لیے ہوئے جاتا ہے اب یہ سب حال جلد دوم میں تحریر ہوگا انشاء اللہ تعالے اگر حیات مستعار نے وفا کی اس جلد کو میں نے اسی مقام پر ختم کیا کہ بادشاہ طلسم صاحبقران سے اجازت لے کر ایک طرف کو چلا ہے خواجہ کو پنجہ لے گیا ہے صاحبقران بارگاہ کو جاتے ہیں چند ساحران سیہ کار مردار خواروں کو اس حال سے آگاہ کرنے جاتے ہیں کہ بے ستون مارا گیا ملکہ برجیس آفتاب منظر اپنے مقام پر اشتیاق صاحبقران میں بیٹھی ہوئی دمبدم کی خبر منگاتی ہے ملکہ لعلان حور پیکر اپنے کوہ پر خواجہ کے فراق میں بیقرار ہے بس یہ سب حال جلد دوم میں تحریر ہوگا میں اس جلد کو ختم کرتا ہوں اور ناظرین کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ جو عیب اس میں ملاحظہ فرمائیں اُسکو از راہ مہربانی معاف فرمائیں میری عرق ریزی پر خیال کر کے کیونکہ انسان مرکب ہے خطا و نسیان سے زیادہ والسلام خیر اختتام فقط

تمام شد جلد اول طلسم زعفران زار سلیمانی

خاتمہ الطبع

ہزاران ہزار شکر بدرگاہ خالق بے نیاز کریم کارساز و تحفہ درود و سلام بحضور سرور کائنات مفخر موجودات علیہ افضل التحیتہ والصلوات و ہدیہ درود بر آل اطہار و ائمہ کبار علیہم السلام کہ کتاب طلسم زعفران زار سلیمانی جسکے داستانہائے رنگین و مضامین

دلنشین کے دیکھنے کا زمانہ مشتاق تھا جسکو منشی احمد حسین صاحب قمر مرحوم نے آغاز کیا
تھا اور شیخ تصدق حسین صاحب داستان گو نے اختتام کو پہونچایا اور مولوی محمد اسمعیل
صاحب اثر کارپرداز قدیم مطبع نے بعبارت شائستہ و طرز بائستہ ترتیب دیا الحمد للہ کہ اسکی
پہلی جلد حسب الحکم جناب فیضمآب سرچشمہ جود و کرم عالی ہمم مرجع اہل کمال شیع فیض
و افضال خلق مجسم معظم و مکرم جناب منشی پراگ نراین صاحب مالک مطبع منشی نولکشور
مین بماہ اکتوبر ۱۹۰۵ء؁ زیور طبع سے آراستہ و پیراستہ ہوکر کحل الجواہر چشم نظارگیان
ہوئی خداوند کریم مقبول عالم فرمائے

نام کتاب	قیمت
طلسم ہفت پیکر - مصنفہ منشی احمد حسین متخلص بہ قمر - جلد اول	عہ/ ب
۲- ״ جلد دوم -	عہ/ ب
۳- ״ جلد سوم -	سے/ ب
طلسم خیال سکندری - جلد اول مصنفہ منشی احمد حسین قمر -	عما/ ب
ایضاً - جلد دوم -	عما/ ب
ایضاً - جلد سوم -	عما/ ب
طلسم نوخیز جمشیدی - جلد اول -	عہ/ ب
ایضاً - جلد دوم -	عہ/ ب
ایضاً - جلد سوم -	عما/ ب
قصہ ٹھگ - دو حصہ مطبوعۂ غیر -	عہ/ ب
ایضاً - حصہ چہارم - ״	۱۲/ ب
بیرنابالغ - دو حصہ - ״	عہ/ ب
سوانح عمری عمرو عیار - ״	عہ/ ب
سیرت محمدیہ - ״	سے/ ب
تاریخ کامیابی - ״	۸/ ب
سوانح عمری شیطان - ״	عہ/ ب
الف لیلہ دینازاد بطرز ناول -	عما/ ب
الف لیلہ نثر - بطور ناول معروف بہ شبستان حیرت	عما/ ب
پھول والون کی سیر - مطبوعۂ غیر -	۶/ ب
اخوان الصفا - اردو چھاپہ ٹیپ مطبوعۂ غیر	عہ/ ب
ترجمۂ اردو رابن سن کروسو چھاپہ ٹیپ	[illegible]
نتائج دلچسپ ناول - مطبوعۂ غیر -	۱۱/
ترجمۂ داستان امیر حمزہ بالتصویر - ہر چہار دفتر مسلسل ہندسہ مترجمہ مولوی عبد اللہ د	

نام کتاب	قیمت
نظر ثانی مولوی سید تصدق حسین صاحب - بوستان خیال - مصنفۂ محمد تقی خان ان کو میر تقی خیال بھی کہتے ہین باشندۂ گجرات یہ باکمال بعہد سلطنت محمد شاہ بادشاہ دہلی مین وارد ہوئے انکو قصہ گوئی سے بہت شوق تھا انکے ہمسایہ مین داستان امیر حمزہ بیان ہوتی تھی یہ بھی سننے جاتے تھے آخر انھون نے چند اجزا ایک قصہ تازہ کے تصنیف کرکے اُس محفل مین سنائے لوگون نے بہت پسند کیے جب اس قصہ دلاویز کی شہرت ہوئی دربار شاہی مین طلب کیے گئے اور خلعت فاخرہ سے ممتاز ہوئے اور بہ تعین مواجب مناسب حکم اختتام اس قصہ عجیب کیواسطے دیا گیا یہ کتاب دربار شاہی مین ہمیشہ پڑھی جاتی تھی لیکن چونکہ زبان اسکی فارسی تھی رفتہ رفتہ بوجہ ترقی اُردو کے معلے اسکا رواج جاتا رہا اس زمانہ مین کہ رواج فارسی کا کالعدم ہوگیا تو اتنی بڑی کتاب کا اُردو مین شائع ہونا مناسب تھا لہذا ان اجلاد کے ترجمے اور طبع مین کارخانہ نے جو صرف کثیر کیا وہ اظہر من الشمس ہے - اصل کتاب کی زبان فارسی ۱۸ جلدین ہین اور ترجمہ ہر ایک جلد مین دو دو جلدین شریک ہین جسکی نو جلدین حسب تفصیل ذیل ہین -	عہ/ ۱۲
۱- جلد مہدی نامہ -	للعہ/ ب
۲- جلد دوحۃ الابصار موسوم بہ معز الدین نامہ -	للعہ/ ب

نام کتاب	قیمت
۳ - جلد ضیاء الابصار موسوم بہ جمشید نامہ -	سے ۳ر
۴ - جلد شمس النہار ترجمہ خورشید نامہ -	معہ
۵ - جلد مطلع الانوار -	سے ب
۶ - جلد خزینۃ الاسرار -	صہ ب
۷ - جلد نور الانوار ترجمہ خورشید نامہ -	صہ ب
۸ - جلد مشرق الآثار ترجمہ خورشید نامہ -	صہ ب
۹ - جلد تفریح الاحرار ترجمہ معز الدین نامہ -	سے ۴ر ب
الف لیلہ باتصویر - دو کالم مین مشہور افسانہ ہزار اور ایک رات کا عربی مین ہے اسکا ترجمہ اُردو مین منجانب مطبع منشی طوطارام شایان مرحوم نے کیا تھا - بہ مزید نظر ثانی مولوی محمد حامد علیخان متخلص بہ حامد - کاغذ سفید وخشائی	عہ ب
فسانہ عجائب جلی قلم - باتصویر - لعبارت رنگین ونمکین از مرزا رجب علی بیگ سرور کاغذ سفید گندہ -	۹ر ب
ایضاً - کاغذ خشائی گندہ -	۷ر ب
الف لیلہ باتصویر - کامل ہر چہار جلد یکجائی مترجمہ مولانا محمد حامد علیخان صاحب - دو قسم	
۱ - کاغذ سفید چکنا -	۱۵
۲ - کاغذ رسمی سفید -	۱۴
قصۂ سندباد جہازی - ماخوذ از قصہ الف لیلہ	۲ر ب
کامروپ کا جادو - اردو کاغذ سفید -	۲ر ب
جادۂ تسخیر - قصہ دلچسپ مولفہ نواب محمد حیدر علیخان صاحب -	عہ ۳ر
فسانہ عجائب متوسط قلم - مصنفہ مرزا رجب علی بیگ سرور -	۶

نام کتاب	قیمت
کتب قصہ جات نظم	
الف لیلہ منظوم - کی متفرق جلدین حسب ذیل فروختنی ہین - کامل مجلد -	[illegible]
جلد اول از منشی طوطارام شایان -	۱۲ر
جلد دوم " کاغذ سفید	۱۰ر
جلد سوم " کاغذ خشائی و سفید	۶ر
جلد چہارم - از منشی شادی لال کاغذ خشائی و سفید	۱۳ر
مجموعۂ قصص - باتصویر شامل پانچ قصہ (۱) قصۂ سوداگر بچہ (۲) قصۂ ماہی گیر (۳) قصۂ ججمہ (۴) قصۂ منصور - (۵) قصۂ شاہ روم	۱ر
قصۂ سوداگر بچہ - قابل دید -	۶
بحر دانش - مطبوعۂ غیر -	۹
آہ وحشی - ترجمۂ ہنس جواہر از منشی محمد احسن بلگرامی -	۸ر
قصۂ ماہی گیر - عمدہ قصہ -	۶
ناٹک ہمت عالی - معروف بہ گل بکاؤلی حصۂ اول مولفہ مولوی الٰہی بخش صاحب -	۲
قصہ قاضی جونپور - حمق وعقل کا امتحان	۶
قصۂ ججمہ - دلچسپ عبرت انگیز -	۶
قصہ شاہ روم - باتصویر -	۶
قصۂ شیخ منصور - از شیخ احمد متخلص رسا	۶
سنگھاسن بتیسی - از منشی مکھن لال -	۴ر
گلزار ابراہیم - قصۂ حضرت ابراہیم ادہم -	[illegible]
چشمۂ شیرین - قصۂ شیرین و فرہاد -	۳ر
جوگن نامہ - از میان باطن اکبر آبادی -	۶